بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ

اور جو لوگ قرآن کو مظبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں اور نماز باقاعدگی سے ادا
کرتے ہیں تو بے شک ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے
(الاعراف:۱۷۰)

اکیسویں صدی کی منفرد اور۔ بے مثال انداز میں لکھی گئی تفسیر جس کی صدیوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی

تفسیر
فیضان القرآن

مفسر قرآن

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن البغدادی

فیضان القرآن پبلی کیشنز
فون: 0092-42-7917797

محمد ، احمد ، حامد ، محمود

قاسم ، عاقب ، فاتح ، شاهد ، حاشر ، رشید ، مشهود ، بشیر

نذیر ، داع ، شاف ، هاد ، مهد ، ماح ، منج ، ناه ، رسول

نبی ، امی ، تهامی ، هاشمی ، ابطحی ، عزیز ، حریص علیکم ، رؤف

رحیم ، طٰهٰ ، مجتبیٰ ، طٰسٓ ، مرتضیٰ ، حٰمٓ ، مصطفیٰ ، یٰسٓ

محمد

اولیٰ ، مزمل ، ولی ، مدثر ، متین ، مصدق

طیب ، ناصر ، منصور ، مصباح ، امر ، حجازی ، نزاری ، قریشی ، مضری

نبی التوبة ، حافظ ، کامل ، صادق ، امین ، عبد الله ، کلیم الله ، حبیب الله

نجی الله ، صفی الله ، خاتم الانبیاء ، حسیب ، مجیب ، شکور ، مقتصد ، قوی ، حفی

مامون ، معلوم ، حق ، مبین ، مطیع ، رسول الرحمة ، اول ، آخر

ظاهر ، باطن ، نبی الرحمة ، یتیم ، کریم ، حکیم ، سید ، سراج ، منیر

محرم ، مکرم ، مبشر ، مذکر ، مطهر ، قریب ، خلیل ، مدعو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ (الاعراف ۱۷۰)

اور جو لوگ قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں اور نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں تو بے شک ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے

اکیسویں صدی کی منفرد اور بے مثال انداز میں لکھی گئی تفسیر جس کی صدیوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی

تفسیر فیضان القرآن

مفسر قرآن

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن البغدادی

فیضان القرآن پبلی کیشنز
فون: 0092-42-7917797

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

تفسیر کا نام: تفسیر فیضانِ القرآن

مفسر: پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن البغدادی حفظ اللہ تعالیٰ

طباعت سن: 27 ربیع الثانی 1428ھ بمطابق 15 مئی 2007ء

تعداد: ایک ہزار

297.16
59 ح
۷۹۳۴۸

ناشر

فیضان القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ ادارہ فیضان القرآن لاہور مرکزی دفتر اے ون سلیم گارڈن شاہدرہ لاہور

0333-4213638 0092-42-7917797

Marfat.com

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

انتساب

تفسیر فیضان القرآن

صاحبِ قرآن سرکارِ دوعالم ﷺ کے
حضور ایک اُمتی کی کاوش اور عقیدت بھرا صلوٰۃ وسلام

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اللہ رب العزت کا فرمانِ عظیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۝ (القمر 17)

"اور ہم نے اس قرآن کو پڑھنے، سمجھنے، عمل کرنے اور پھیلانے کیلئے آسان کر دیا ہے پس کوئی ہے جو اسے پڑھے، سمجھے، عمل کرے اور دوسروں تک پہنچائے یا پہنچانے کا ذریعہ بنے،،

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظیم

"قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ"

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے کہ میں
تم سب کو اللہ رب العزت کی طرف بلا رہا ہوں۔

Marfat.com

اللّٰھم صلّ علٰی سیدنا محمد النبی
الامّی وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلّم

Marfat.com

عرضِ ناشر

قرآن مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا جو کہ اس امت کے لیے دستور حیات ہے اس امت کے ہر ہر فرد کو اپنانا ضروری ہے۔قرآن مجید کی مختلف انداز میں تشریحات موجود ہیں مگر ادارہ فیضان القرآن نے ایک نئے انداز میں یومیہ تاریخ کے مطابق درس ترتیب دیئے ہیں تاکہ مبتدی حضرات التزام کرسکیں اور اپنے ناغہ کا احساس کریں۔

اس میں آسانی کے لیے اول متن پھر ترجمہ بعدہ تشریح کا التزام کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے قرآن مجید کے اصل مقصود کو حاصل کرسکیں۔ادارہ نے ہر ممکن حدتک کوشش کی ہے کہ تفسیر فیضان القرآن کے طباعت اور جلد بندی میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ ہو تاہم اگر کسی قاری کو غلطی کا شائبہ محسوس ہو تو برائے کرم ادارہ کو مطلع فرمائیں۔شکریہ!

فیضان القرآن پبلی کیشنز، لاہور پاکستان

فون نمبر: 0092-42-7917797

Marfat.com

IDARA FIZAN-UL-QURAN.
Head Office:
A-1 Saleem Garden Shahdra
Lahore, Pakistan.
E-mail:fizanquran@hotmailcom
E-mail:fizanquran@yahoo.com
NTN.No. 2272470

ادارہ فیضان القرآن لاہور پاکستان
مرکزی دفتر A-1 سلیم گارڈن شاہدرہ لاہور
0333-4213638-0092-42-7917797

حوالہ نمبر ... ۲۰۱۲/۲۲/۱   تاریخ ... ۲۰۱۲/۳/۲۷

ایسے امر کی تصدیق کی جاتی ہے کہ تفسیر فیضان القرآن کے
متن کو حرفاً حرفاً پڑھا گیا ہے۔ ترجمہ و تشریحات
کو بھی دیکھا گیا ہے۔ الحمد للہ تفسیر فیضان القرآن ہر غلطی
سے پاک ہے۔ تاہم اگر کسی قاری کو کوئی غلطی یا کمی
بیشی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع کر کے ممنون
فرمائیے۔ انشاء اللہ العزیز جمیع اس تفسیر
کو پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور حسب دسترس دوسروں
تک پہنچانے کی ترغیب و تلقین فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا
حامی و ناصر ہو۔

[illegible signature]

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نگاہ اولین

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم و صل علیہ کما صلیت وسلمت و بارکت و رحمت و ترحمت علی سیدنا ابراھیم و علی آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید.

انسان کو اللہ رب العزت نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے جبکہ انسان روح اور جسم کا مرکب ہے۔ روح کے بغیر جسم مردہ کہلاتا ہے اور جسم کے بغیر روح۔۔۔۔۔۔

دونوں کے تعلق سے ہی انسان بنتا ہے۔ دونوں کی صحت اور سلامتی ہی میں شرف انسانیت ہے۔

خالق کائنات نے جہاں انسان کے خدوخال میں خوبصورتی رکھی ہے وہاں اس کے باطن کو مزین کرنے کے لئے عقل وبصیرت سے بھی نوازا ہے۔

اگر ہوا روشنی پانی پھل پھول اور بے شمار قیمتی نعمتیں اس کے جسم کو توانا اور مضبوط رکھتی ہیں تو قرآن مجید کے فیوض و برکات اسے روحانی طور پر طاقت ور رکھتے ہیں۔

انسان جسم اور روح کی پاکیزگی اور تندرستگی کے ساتھ ہی خلافت ارضی کی ذمہ داریاں صحیح طور پر بجالا کر ہی اللہ رب العزت کی طرف سے ابدی نعمت جنت کا مستحق ہوسکتا ہے۔

اللہ رب العزت کے بے پناہ فضل وکرم نے انسان کو اپنی تحویل میں رکھا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے طریق ہائے زندگی نے انسان کو جینے کی راہ دیکھائی۔ انسان کو سلیقہ مندی سے زندگی گذارنے کے گر سکھائے۔ ان نفوس قدسیہ علیھم السلام کی زندگیاں دوسروں کے لئے عمل کا نمونہ ٹھہریں کیونکہ انبیائے عظام علیھم السلام نے اللہ رب العزت کے احکام کو اپنی زندگیوں میں رائج کیا۔

دنیائے کائنات کے اندر کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل علیہم السلام تشریف لائے اور ان سب نے بغیر خوف وحزن اللہ رب العزت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔

سب سے آخر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو قرآن مجید کی چلتی پھرتی تصویر بنا دیا "**کان خلقه القرآن**" کے جواب میں یہ راز چھپا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لے لیا۔

"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون"

صدیوں سے قرآن مجید محفوظ چلا آ رہا ہے اس کی حفاظت کے کئی طریقے ہیں۔ 1۔ حفظ کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے حفاظ کے سینوں میں کشادگی پیدا فرمادی۔ دنیائے کائنات میں کسی کتاب کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اسے حفظ کیا جاسکے

Marfat.com

اور یاد رکھنے والے قریہ قریہ گلی گلی محلہ محلہ شہر در شہر ملک در ملک میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

2-اس کے معانی ومطالب کو ذہن نشین کرانے کے لئے اہل حق میں سے علمائے کرام کو اللہ رب العزت نے یہ اعزاز بخشا ہے "جنہوں نے قرآن مجید کے فیوض وبرکات کی تقسیم میں اپنی زندگیاں وقف کر ڈالیں"

متقدمین اور متاخرین میں متعدد اہل علم وفضل کا قرآن مجید سے روحانی تعلق رہا اور انہوں نے تفسیری خدمات احسن طریقے سے سرانجام دیں۔

دور حاضر میں بھی علمائے حق نے متقدمین اور متاخرین کی اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے تفسیری اسلوب میں اپنی زندگیاں بھی وقف کیں اور خدمت قرآن مجید کو اپنے لئے باعث رحمت وفضل جانا اور شبانہ روز اس کام میں لگا دیئے۔ اللہ رب العزت سابقین اور موجودہ اہل علم وفضل کی ان خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

چونکہ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور یہ زبان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار حق کی زبان ہے اس لئے لازم ہے کہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں قرآن مجید کے فضائل ومحاسن کا بھی ذکر کیا جائے تاکہ پڑھنے والے اس سے مزید محظوظ ہوسکیں۔

قرآن مجید کے متعلق اللہ رب العزت کا ارشاد عظیم ہے:

شکوک وشبہات سے مبرا کتاب

الم (۱) ذلک الکتب لا ریب فیه (البقرہ:2)

"الم اس کتاب (قرآن مجید) میں کچھ شک نہیں۔"

اندھیروں سے روشنی کی طرف

الر، کتب انزلنه الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربهم الی صراط العزیز الحمید (ابراہیم:۱)

"الر (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن مجید ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ آپ انسانوں کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر اللہ رب العزت کے حکم سے ہدایت کی روشنی میں لائیں اس اللہ کے راستے پر جو بڑا زبردست غلبے والا اور بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا ہے۔"

آغاز نزول قرآن کا مہینہ

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینت من الهدی و الفرقان (البقرۃ:۸۵)

رمضان وہ باعظمت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا وہ قرآن مجید جو عالم انسانیت کے لئے سرمایہ ہدایت ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے نظام ہدایت کی کھلی اور روشن دلیلیں ہیں اور جو حق وباطل کا فرق الگ الگ کر دینے والا ہے۔

Marfat.com

آغاز نزول قرآن لیلۃ القدر سے ہوا

انآ انزلنه فی لیلة القدر (القدر:۱)

''ہم نے قرآن مجید کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا۔''

قرآن مجید دنیاوی خزانوں سے بہتر خزانہ ہے

قل بفضل الله و برحمته فبذلک فلیفر حوا هو خیر مما یجمعون (یونس:۵۸)

''(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے یہ کتاب نازل ہوئی ہے تو اس پر انہیں خوش ہونا چاہئے کیونکہ یہ روحانی عظمتوں کا لازوال خزانہ ہے ان تمام مادی وسائل سے کہیں بہتر ہے جو یہ دنیاوی لوگ جمع کر رہے ہیں۔''

قرآن سمجھنے کے لئے آسان ہے

و لقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر (القمر:۲۲)

''اور یقیناً ہم نے اس قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے، عمل کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کے لئے آسان بنا دیا پس کوئی ہے جو اسے پڑھے، سمجھے، عمل کرے اور لوگوں تک پہنچائے؟''

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران خاموش رہنے کا حکم

و اذا قری القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلکم ترحمون (الاعراف:۲۰۴)

''اور جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے یعنی تم پر رحمت الٰہی نازل ہو اور فہم قرآن سے تم بہرہ ور ہو جاؤ۔''

قرآنی علوم سیکھنے کے لئے ہیں

الرحمن . علم القرآن . خلق الانسان. علمه البیان.(الرحمٰن:۴)

''رحمٰن (وہی ہے) جس نے قرآن مجید سکھایا انسان کو پیدا کیا اور اظہار مدعا کی صلاحیت بخشی۔''

قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کا حکم

کتب انزلنه الیک مبرک لیدبروآ ایته و لیتذکر اولوا الالباب (ص:۲۹)

''جو کتاب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل کی ہے، بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل و بصیرت غور و فکر کریں۔''

Marfat.com

قرآن مجید کی تلاوت سے قبل استعاذہ پڑھنے کا حکم

فاذا قرات القران فاستعذ بالله من الشيطن الرجيم (النحل:٩٨)

''اور جب تم قرآن مجید پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرلیا کرو۔''

قرآن مجید ترتیل سے پڑھنے کا حکم

ورتل القرآن ترتيلا (المزمل:۴)

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کے پڑھا کیجئے تاکہ اس کا مفہوم اور روحانی لذت قلب میں سما جائے۔''

قرآن مجید کی تلاوت سے قبل پاکیزہ رہنے کا حکم

لا يمسه الا المطهرون (الواقعه:٧٩)

''اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاکیزہ و پاک و طاہر ہیں''۔

قرآن مجید کے احکام لازم ہیں

ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد (القصص:٨٥)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے شک جس اللہ نے آپ پر قرآن مجید (عمل اور تبلیغ) کے لئے فرض کیا ہے بے شک وہ ایک اعلیٰ مقام میں لوٹا دے گا۔''

قرآن مجید سیدھا راستہ دیکھاتا ہے

ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم (بنی اسرائیل:٩)

''بے شک یہ قرآن مجید تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے''۔

قرآن مجید کو نہ پڑھنے والوں کے متعلق آقائے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ رب العزت سے شکوہ

و قال الرسول يرب ان قومى اتخذوا هذا القرآن مهجورا (الفرقان:٣٠)

اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم (کے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں) نے اس قران مجید کو چھوڑ رکھا تھا۔

قرآن مجید کی تلاوت نماز فجر کے وقت کرنے کا حکم

و قران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا (بنی اسرائیل:٧٨)

اور بوقت نماز فجر (قرآن مجید تلاوت کیا کرو) کیونکہ نماز فجر کے وقت قرآن مجید پڑھنا مشہود ہے (اس وقت فرشتے

Marfat.com

اعمال قلمبند کرتے ہیں)۔

قرآن مجید اللہ رب العزت کی طرف سے نصیحت ہے

ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا (المزمل:۱۹)

بے شک یہ قرآن مجید نصیحت ہے پس جو شخص چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔

قرآن مجید اور اقامت صلوٰۃ کا تعلق

ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفه وثلثه وطائفة من الذین معک ط والله یقدر اللیل والنهار ط علم ان لن تحصوه فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن ط (المزمل: ۲۰)

آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات قیام کرتے ہیں اور اللہ تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم ایسا نہ کرسکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔

اللہ رب العزت کا ذکر

و اذكر اسم ربک بكرة و اصيلا . و من الليل فاسجدله و سبحه ليلا طويلا.

اور صبح وشام اپنے رب کا ذکر یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو (الدھر:۲۵،۲۶)

اور رات کے طویل حصے میں طویل سجدے کیا کرو۔ اور رات گئے تک اس کی حمد بیان کرتے رہا کرو (یعنی نوافل نماز کی ادائیگی کا ذکر۔)

اللہ رب العزت کی چاہت

يدخل من يشاء في رحمته .... (الدھر۳۱)

اللہ رب العزت جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم قرآن مجید کے متعلق

بہترین انسان:

و عن عثمان بن عفانؓ قال: قال رسول الله ﷺ: خيركم من تعلم القرآن و علمه (رواہ البخاری)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے

تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن مجید کا علم حاصل کیا اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔

Marfat.com

قابل قدر شخص

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

لا حسد الا فی اثنین رجل اتاه الله القرآن فهو یقوم به آناء اللیل و آناء النهار و رجل اتاه الله مالا فهو ینفقه آناء اللیل و آناء النهار (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے:

صرف دو آدمی قابل قدر ہیں......ایک وہ جس کو اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی نعمت عطا فرمائی پھر وہ صبح وشام اس کے پڑھنے پڑھانے میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ رب العزت نے مال ودولت سے نوازا اور وہ بھی صبح وشام اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

اقوام کا عروج وزوال

عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

"ان الله یرفع بهذا الکتاب اقواما و یضع به آخرین" (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے:

کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی بدولت بہت سے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو ذلت دے گا اس پر عمل کرنے والے بلند درجے حاصل کریں گے جبکہ اس سے منہ موڑنے والے ناکام ونامراد ہوں گے۔

قلوب کی صفائی

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

ان هذه القلوب تصدا کما یصدا الحدید، اذا اصابه الماء، قیل یا رسول الله! ما جلائها؟ قال کثرة ذکر الموت و تلاوة القرآن (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے:

بنی آدم کے قلوب پر اس طرح زنگ آجاتا ہے جس طرح پانی لگنے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کے اس زنگ کو دور کرنے کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت کو شدت سے یاد کرنا اور قرآن مجید کی شدت سے تلاوت کرنا۔

Marfat.com

قرآن مجید تلاوت کرنے والے کا مقام

عن عائشه قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة و الذى يقرء القرآن و يتتعتع فيه و هو عليه شاق له اجران (بخاری، مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے:

جس نے قرآن مجید میں مہارت حاصل کر لی ہو یعنی اور اس کی قرات کے علاوہ مفہوم و مطالب کو بھی جانتا ہو وہ معزز وفادار اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو بندہ تلاوت کے دوران اٹکتا ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا ایک تلاوت کا دوسرا مشقت اور زحمت اٹھانے کا۔

قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغولیت

عن ابن سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

"يقول الرب تبرك و تعالىٰ من شغله القران عن ذكرى و مسالتى اعطيته افضل ما اعطى السائلين و فضل كلام الله تعالىٰ على سائر الكلام كفضل الله على خلقه" (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جس شخص کو میرے ذکر اور سوال کرنے سے قرآن مجید کی تلاوت نے مشغول رکھا میں اس کو اس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں کو عطا کرتا ہوں اور دوسرے کلاموں کے مقابلوں میں اللہ کے کلام کو ایسی عظمت و فضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔"

قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کا اجر

عن معاذ الجهنى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من قراء القرآن و عمل بما فيه البس و الداه تاجا يوم القيامة ضوءه احسن من ضوء الشمس فى بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنكم بالذى عمل بهذا؟ (رواہ احمد۔ ابوداؤد)

حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے

جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ حسین ہوگی جبکہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو اور آفتاب آسمانوں سے ہمارے پاس ہی اتر آئے......اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا کیا گمان ہے جس نے خود (قرآن پڑھا)

Marfat.com

اوراس پر عمل کیا ہو؟ اس کی جزا اور انعام کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

قرآن مجید کی تلاوت کی حفاظت کرنا

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

"تعاھدوا ھذا القرآن فو الذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلھا" (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے

قرآن حکیم کی نگرانی کرو مفہوم سمجھ کر روزانہ تلاوت کیا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس کا سینوں سے نکل جانا بندھے ہوئے اونٹ کے نکل بھاگنے سے زیادہ آسان ہے۔

قرآن مجید کو تجوید وقرات سے تلاوت کرنا

و عن ابی ھریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:

"ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھربہ" (متفق علیہ)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اتنی پسند نہیں جتنی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی آواز جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید تلاوت کرتے ہیں اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جو شخص بھی تلاوت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و مستجاب الدعوات ہوگا۔

قرآن مجید دور حاضر میں فتنوں سے نجات کا ذریعہ ہے

سنن ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے جس میں حضرت حارثؓ اعور فرماتے ہیں:

مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث

قد خلت علی علیؓ فاخبرتہ فقال او قد فعلوھا؟

میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کچھ لوگ بعض مسائل میں جھگڑا کر رہے ہیں۔

تو میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور انہیں اس بات کی خبر دی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا یہ باتیں ہونے لگیں؟

قلت نعم (میں نے کہا: جی ہاں۔)

قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انھا ستکون فتنہ

حضرت علیؓ نے فرمایا: "یاد رکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خبردار رہو عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔"

Marfat.com

قلت فما المخرج فیھا یا رسول اللہ؟

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے عرض کیا اس فتنے میں ذریعہ نجات کیا ہوگا؟

قال: "کتاب اللہ"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی کتاب"

فیہ نباء ما قبلکم و خبر ما بعد کم و حکم ما بینکم ھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ و من ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ.

کیونکہ قرآن مجید میں تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں۔تم سے بعد میں ہونے والی باتوں کی خبر ہے اور تمہارے آپس کے معاملات میں فیصلہ کرنے کا طریقہ ہے۔اور یہ دوٹوک بات ہے،اس میں ہنسی اور دل لگی کی باتیں نہیں ہیں جو سرکش اسے چھوڑ دے گا اللہ اس کی کمر توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کسی اور بات میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔

یاد رکھ!

و ھو حبل اللہ المتین اور اللہ کی مضبوط رسی یہی قرآن مجید ہے۔

و ھو الذکر الحکیم اور قرآن مجید حکمتوں سے بھری ہوئی ذکر والی کتاب ہے۔

و ھو الصراط المستقیم اور قرآن مجید بالکل سیدھی راہ ہے۔

و ھو الذی لا تزیغ بہ الا ھواء اور قرآن مجید کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتی ہیں۔

و لا تلتبس بہ الا لسنۃ اور نہ قرآن مجید سے زبانیں لڑکھڑاتی ہیں۔

و لا تشبع منہ العلماء اور قرآن مجید سے اہل علم کا دل کبھی سیر نہیں ہوتا۔

و لا یخلق علی کثرہ الرد اور قرآن مجید بار بار تلاوت کرنے سے پرانا محسوس نہیں ہوتا

و لا تنقضی عجائبہ اور قرآن مجید کی عجیب وغریب باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

و ھو الذی لم تنتہ الجن اذا سمعتہ حتی قالوا یہ وہی قرآن مجید ہے جسے سنتے ہی جن پکار اٹھے تھے

انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ

(بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن مجید سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔)

من قال بہ صدق جس نے قرآن مجید کے متعلق کہا، سچ کہا۔

من عمل بہ اجر جس نے قرآن مجید پر عمل کیا اجر پائے گا۔

و من حکم بہ عدل جس نے قرآن مجید کی بنیاد پر فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔

Marfat.com

و من دعآ الیه ھدی الی صراط مستقیم

جس نے قرآن مجید کی طرف دعوت دی اس نے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی۔

خذھا الیک یا اعور اے اعور! ان باتوں کو گرہ میں باندھ لو۔

حدیث مطہرہ کے ان الفاظ میں موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے بڑی راہنمائی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کیا "ہر وقت قرآن مجید کی تلاوت کرو" کی رٹ لگائے بیٹھے ہیں ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

یہ بات **اظھر من الشمس** ہے کہ قرآن مجید کی لذت وحلاوت اس وقت تک میسر نہیں آئے گی۔
جب تک صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کی جائے گی۔

قرآن مجید کی تدریس تفہیم تعمیل تشہیر میں مرد وعورت کا کردار برابر ہے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن اسحاق کی شہرہ آفاق تالیف ہے۔ اس میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان ہوا ہے کہ جب بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل ہوتی تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے مردانہ اجتماع میں سناتے پھر زنانہ اجتماع میں خاص عورتوں کو سناتے عورتیں بار بار سوال کرتیں اور جو بات سمجھ میں نہ آتی اس کے متعلق پوچھتیں تھیں۔

قرآن مجید کی حافظہ صحابیہ

یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ قرآن مجید کو حفظ کرنے کا رواج سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے ہی چلا آ رہا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حفظ قرآن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔

حضرت ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنھا کا ذکر حدیث کی کئی مستند کتابوں میں ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ حضرت ام ورقہ انصاری رضی اللہ عنہا حافظہ تھیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو ان کے محلہ کی مسجد کا امام مقرر فرمایا تھا اگر چہ یہ واقعہ ابتدائے اسلام سے تعلق رکھتا ہے جو بعد میں منسوخ ہو گیا لیکن اس سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ عورت قرآن مجید کی حافظہ قاریہ عالمہ فاضلہ ہو سکتی ہے۔ اس میں قباحت بھی نہیں بلکہ میرے نزدیک اگر عورت صرف عورتوں کی امامت کرائے یا صرف عورتوں کے اجتماع میں قرآن وحدیث کے درس دے۔ مسائل سمجھائے تو یہ دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی لیکن ان امور کے لئے پردے کا اہتمام بہر حال قائم رکھنا ضروری ہے۔ پردے کے اہتمام میں بھی عورت کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دور میں عورت کو وجہ تشہیر بنا دیا گیا ہے جس سے عورت کی نسوانیت کی پامالی ہوئی ہے اگر دینی سوچ کے حامل افراد عورت ہی کے ذریعے دین اسلام کی تشہیر کریں تو یقیناً یہ بہت بڑا انقلاب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید

٢٢٩٣٨

Marfat.com

میں عورت کے اچھے اور برے کرداروں کا ذکر کیا گیا ہے دیگر ادیان کی کتابوں میں عورت کا ذکر کہیں نہیں آتا اور اگر آئے بھی تو ان کے صرف برے کردار کا ذکر ہوگا اگر عورتوں میں برائیاں ہوں گی تو کیا مردوں میں برائیاں نہیں ہوں گی۔ اچھے اور برے کردار دونوں صنفوں میں ہیں۔

قرآن مجید میں ایک مکمل سورت ''سورۃ نساء'' اور دوسری سورۃ مریم قرآن مجید میں نیک عورتوں کی مثالوں میں فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور حضرت مریم بنت عمران علیہ السلام کا تذکرہ ملتا ہے بری عورتوں میں دو پیغمبروں کی بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ابولہب کی بیوی کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن مجید میں عورتوں کے متعلق باقاعدہ احکام موجود ہیں جس سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید کے 28 ویں پارے کا آغاز میں ظہار کا مسئلہ واضح ہوا۔ جائیداد میں وراثت کی حق دار رضامندی نکاح حق مہر لعان ایلا رضاعت اور دیگر کئی مسائل ایسے ہیں جن میں عورت کی انفرادیت کو قائم کیا گیا ہے۔

قرآن مجید نے عورت کی ایک مستقل شخصیت کو متعارف کرایا ہے۔ بیٹی ہو یا بیوی ماں ہو یا بہن اس کی حیثیت ایک مستقل فرد کی ہوتی ہے۔ نہ باپ نہ شوہر اور نہ بیٹے کے وہ دست نگر ہوتی ہے۔ اسے وراثت یا ہبہ کی شکل میں جائیداد سے حصہ مل سکتا ہے اور وہ خود بھی حدود میں رہ کر کما سکتی ہے۔ اسے مہر بھی ملتا ہے قانون اس کی پرورش کے لئے حکماً باپ بیٹے بھائی اور شوہر سے نفقہ بھی دلاتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق بعد میں اس سے کوئی بھی جائیداد اس کی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ عورت کی عزت و عفت پر الزام لگانے کو قرآن مجید نے انتہائی سنگین جرم قرار دیا ہے۔ اسی طرح نقاب عورت پر پابندی نہیں بلکہ خود اس کے فائدے کے لئے ہے۔ جو عورتیں نقاب میں رہتی ہیں وہ دوسروں کی نسبت زیادہ پرکشش ہوتی ہیں اسلام نے ہر صورت میں عورت کو مقام دیا ہے۔

کیونکہ عورت حقیقت میں قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔
عورت کے متعلق اتنی تفصیل لکھنے کا بھی میرے نزدیک خاص مقصد ہے۔
کیونکہ تحصیل علم کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے

"اطلبوا العلم من المهد الی اللحد"

''گود سے گور تک علم حاصل کرو'' اب گود سے مراد ایک ماں کی ''گود'' ہے۔
علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس بابت میں بڑا اہم نکتہ بیان کیا ہے فارسی شعر:۔

بتولہ باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرؓ بگیری
تو میدانی کہ سوز قرات تو
دگر گوں کرد. تقدیر. عمر را

Marfat.com

1-اے مسلمان عورت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مانند بن جا اور موجودہ زمانے کی تہذیب اور چال چلن سے روپوش رہ تا کہ تیری گود حضرت حسینؓ جیسی اولاد سے ہری ہو۔

اے مسلمان خاتون تجھے معلوم ہے کہ ایک خاتون ہی تھیں (حضرت فاطمہ بنت خطاب جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) جن کی تلاوت قرآن کے سوز وگداز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقدیر بدل دی تھی (وہ ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے وہ درجہ حاصل کیا کہ فاروق اعظم قرار پائے)

موجودہ دور میڈیا کا دور ہے۔فحاشی عریانی اور بے ہودگی نہ چاہتے ہوئے بھی گھروں میں داخل ہوگی۔اسے کس طرح روکا جائے؟ اس کا تدارک کس طرح ممکن ہے؟ روز بروز واہیاتی بڑھ رہی ہے میوزک سنٹروں میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ نوجوان کو بلیئرڈ گیمز ویڈیو سنٹرز آڈیو سنٹروں میں سکون ملتا ہے۔موسیقی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ذہنوں قلبوں اور زبانوں پر رواں دواں ہے ایسے حالات میں علمائے کرام کے جلسے وعظ اور جلوس معنی خیز نتائج پیدا نہیں کر رہے ہیں مزید بر آں رہی سہی کسر موبائل فونز نے نکال دی ہے اس نے اسلامی معاشرے میں جو تھوڑی بہت دینی حمیت باقی تھی وہ بھی نکال کر پھینک دی ہے۔ موبائل کا چھوٹا سا سیٹ لے لیں گھنٹہ بھر گانے سنیں سی ڈیز دیکھیں گرل فرینڈ بوائے فرینڈ سے روابط والدین اور اساتذہ لاعلم نتائج خطرناک قوم کا اخلاقی دیوالیہ عبادات کی تاثیر ختم اگر کسی گھر میں نماز پڑھی جارہی ہے تو دوسرے کمرے میں ڈیک بج رہا ہے۔اگر کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو تیسرے کمرے میں کیبل آن ہے۔مساجد اور مدارس کے قرب وجوار میں میوزک سنٹروں کی بھرمار ہے چراغ تلے اندھیرے کی مانند۔چاہتے انقلاب ہیں، لیکن ساڑھے پانچ فٹ کا انسان اپنے اوپر اور صرف اپنے گھر کے چھ یا سات افراد میں انقلاب تو نہ لا سکا۔

ہر چند...... ہر طرف...... پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں۔ان کا کچھ حل تو نکالنا چاہئے کیا ان حالات سے فتوے دے کر نکلا جاسکتا ہے؟ کیا ان حالات میں سخت وعظ دے کر نکلا جاسکتا ہے؟......نہیں ہرگز نہیں، لیکن ایسے حالات سے اس طرح نکلا جاسکتا ہے۔نوجوان نسل کی راہنمائی کی جاسکتی ہے ان حالات میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدق سے یہ راہنمائی ملی کہ ہر گھر ہر ادارے میں "مجلس قرآن مجید" کا قیام عمل میں لایا جائے۔

اور قرآن مجید کا ایسا نصاب ترتیب دیا جائے کہ روزانہ تلاوت ترجمہ اور تشریح کا مطالعہ ہو۔اور یہ کام گھر میں خواتین سے لیا جائے سکولز اور کالجز میں معلمات سے لیا جائے۔

اللہ رب العزت نے مجھ پر اتنا فضل کیا کہ میں ہمہ وقت سجدہ ریز ہوکر اس کا شکر ادا کرتا رہوں تو یقیناً یہ بھی کم ہے۔

تفسیر فیضان القرآن کو ایسے انداز میں تیار کر کے پیش کیا جارہا ہے

کہ اکیسویں صدی میں تفاسیر کے باب میں اس کا منفرد مقام ہوگا۔بفضلہ تعالی

میرے پیش نظر نہ تو خاص لوگ ہیں اور نہ ہی خاص الخواص احباب۔لائبریریاں کتب دینیہ سے بھری ہوئی ہیں پڑھنے والا کوئی نہیں ہر مصنف کی کتاب کسی نہ کسی مکتب فکر کی نمائندگی کر رہی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندہ کتب کی تشہیر ضروری ہے۔اور وہ صرف قرآن اور حدیث ہیں۔

Marfat.com

میرے نزدیک پاکستان اور آزاد کشمیر۔قرب و جوار میں رہنے والے وہ گھرانے ہیں جو جدید وقدیم تعلیم سے دور ہیں جنہیں نہ تو شہر جیسی سہولتیں میسر ہیں جن کے مرد سارا سارا دن گھر میں بیکار وقت گذارتے ہیں عورتیں کھیتوں میں کام کرتی نظر آتی ہیں ان بے چاروں کو دین کی حقیقی روح کا پتہ تک نہیں وہ جب مسائل میں گھرتے ہیں تو کبھی معجزے دس بیبیوں کے پڑھاتی ہیں اور کبھی مختلف ٹونے ٹوٹکے کر کے اپنے آپ کو تسلی دیتی ہیں کہ دین کا کام کرلیا ہے۔

ایسے گھرانوں میں قرآن مجید کی روشنی پھیلانے کی ضرورت ہے کیونکہ چراغ قرآن جلاؤ کہ بڑی جہالت ہے۔

اس سلسلہ میں تفسیر فیضان القرآن کے اندر 365 درس تیار کئے گئے ہیں اور یہ درس انگریزی مہینوں کی تاریخوں کے مطابق تشکیل دیئے گئے ہیں اس سلسلہ میں درج ذیل پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

گھر میں درس قرآن مجید کا آغاز

گھروں میں درس قرآن مجید کا آغاز کیا جائے اور یہ درس گھر کا سربراہ دے اگر وہ نہیں تو بیوی دے یا پھر گھر کا کوئی بچہ یا بچی دے اور سب لوگ بیٹھ کر سنیں۔

سکول/کالجز میں درس قرآن مجید کا اہتمام

سکولز/کالجز/مرد وخواتین درس قرآن مجید کا قیام میں معلمہ/معلم اجتماعی اسمبلی میں یا ہر کلاس میں ہر روز نصاب کے مطابق درس دینے کا اہتمام کرے۔

کارخانوں اور فیکٹریوں میں درس قرآن مجید کا قیام

ان کے منیجرز یا مالکان کارخانے کے کام شروع کرنے سے قبل روزانہ درس کا اہتمام کرے۔

تھانوں میں درس قرآن مجید کا قیام

انچارج تھانہ یا کسی کانسٹیبل کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ صبح یا شام کو ہر روز درس قرآن مجید دے کیونکہ پولیس کی ڈیوٹی زیادہ تر رات کی ہوتی ہے اور صبح دیر تک انہیں سونے کی عادت ہے اگر یہ لوگ سو کر اٹھنے کے بعد وضو/غسل کریں پھر درس قرآن مجید کا آغاز کریں تو بہت بڑی سعادت ہوگی۔

جیل خانہ جات میں درس قرآن مجید کا قیام

پاکستان اور آزاد کشمیر کے جیل خانہ جات میں درس قرآن مجید کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

قومی بینکوں میں درس قرآن مجید کا اہتمام

بینکوں میں درس قرآن مجید کا آغاز شروع دن سے بڑے احسن طریقے سے ممکن ہے۔ یہاں پر منیجر اگر خود اس کا

Marfat.com

آغاز کریں یا کسی آفیسر صاحب کی ڈیوٹی لگائیں تو بھی بہتر ہوگا۔

ملٹی نیشنل کمپنیز

ان کے اندر بھی درس قرآن مجید کی مجالس قائم کی جائیں گی اور وہیں سے کسی صاحب کو تیار کیا جائے گا جو کہ درس قرآن دے سکے۔

بار کونسلز اور قومی اداروں میں درس قرآن مجید کا آغاز

اس سلسلہ میں بھی کوشش کی جائے گی کہ اجتماعی طور پر صبح بار کونسل میں وکلاء حضرات درس قرآن مجید کے بعد اپنے کام کا آغاز کریں۔

اسی طرح پارلیمنٹ لاجز ہاسٹل اور ججز صاحبان کے ریٹائرنگ رومز میں آغاز درس قرآن مجید سے کیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مزید کوشش کی جائے گی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے درس قرآن مجید کی مجالس قائم کی جائیں گی۔
میری خواہش ہے کہ ابتدائی طور پر کم از کم 365 جگہوں پر یہ مجالس قائم ہوں بفضل تعالیٰ اس سلسلہ میں کوئی بھی شخص یا ادارہ راقم کو مطلع کر دے، بنفسِ نفیس وہاں پہنچیں گے اور مجلس قرآن مجید کا قیام عمل میں لائیں گے۔ جن دوستوں کے گھروں یا اداروں میں یہ سلسلہ شروع ہو جائے اُن سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھائیں۔

یاد رکھیں! فتنوں کے دور میں نجات کا واحد ذریعہ تلاوت قرآن مجید تفہیم قرآن مجید تعمیل قرآن مجید اور تشہیر قرآن مجید میں ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں دور حاضر میں لوگ جن مسائل سے دوچار ہیں جن مصائب میں الجھے ہوئے ہیں ان کا حل بھی تدریس قرآن مجید میں ہے کیونکہ جہاں پر قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے وہاں سے نحوستیں شیطانی حرکتیں اور ناتفاقیاں بھاگ جاتی ہیں جہاں قرآن مجید پڑھا جائے۔ وہ جگہ بقعۂ نور بن جاتی ہے اور رحمت خداوندی اس جگہ کو گھیر لیتی ہے اور پھر وہاں پر راحت ہی راحت ہوتی ہے امن ہی امن ہوتا ہے رحمت ہی رحمت ہوتی ہے۔ یہ قرآن مجید کا فیضان ہے۔

فیضانِ قرآن کی یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہوئی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
قرآن بچا لیتا ہے ہر آفت و بلا سے
تقدیر بدل جاتی ہے فیضانِ قرآن سے

"تفسیر فیضان القرآن" کو شائع کر کے دوسروں تک پہنچانے کے سلسلہ میں مادی نفع حاصل کرنے کا ادنیٰ سا خیال بھی ذہن میں نہیں ہے۔ الحمدللہ

بس ایک ہی فکر ہے کہ امت مسلمہ قرآن مجید جیسی گوہر نایاب اور مقدس ترین کتاب کو اپنا مقصد حیات بنا کر اپنی کھوئی ہوئی عظمت رفتہ کو پھر سے حاصل کر لے۔ یہی میری تمنا ہے اور یہی میرا مقصود ہے۔

Marfat.com

تفسیر فیضان القرآن کے دوران بڑے مراحل سے گذرنا پڑا مسودہ جات کی تیاری پروف ریڈنگ بائنڈنگ کمپوزنگ اور دیگر مالی امور ان تمام مراحل میں جن بھائیوں اور بہنوں نے تعاون کیا ہے ان کے لئے دعا ہے کہ اللہ رب العزت انہیں قرآن مجید اور صاحب قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت اتباع نصیب فرمائے (آمین) درس فیضان الحدیث بھی تیاری کے مرحلہ پر ہے۔ بفضل تعالیٰ عنقریب اُسکی بھی اشاعت ہوگی۔

آخر میں اس امید کے ساتھ کہ تفسیر فیضان القرآن ہر گھر اور ہر ادارے میں ''مجلس قرآن'' کے قیام کا موجب بنے گی اور دوست واحباب اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے تا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان عظیم کا قرض ہم سے اترنے کا سبب بن جائے۔

''کہ میرا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دو جو یہاں موجود نہیں''

یہ پیغام دیے سے دیا جلانے کے مترادف ہے

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدق سے ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت بخش دے اور میرے لئے والدین کے لئے اہل وعیال کے لئے خاندان کے لئے دوست واحباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنادے آمین

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن بغدادی

بانی وچیئرمین ادارہ فیضان القرآن لاہور

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفاتحہ

سورۃ الفاتحہ مکی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 01 اور آیات کی تعداد 07 ہے کلمات کی تعداد 27 اور حروف کی تعداد 140 ہے ترتیب قرآنی کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی پہلی سورۃ ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے قرآن مجید کی پانچویں سورۃ ہے۔

آیت نمبر 1 تا 3: میں اللہ رب العزت کی حمدیت، ربوبیت، رحمانیت، رحمیت، حاکمیت کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر 4: اس میں عبادت اور استعانت کا تذکرہ ہے یعنی عبادت کا استحقاق اللہ رب العزت ہی کو ہے اور استعانت بھی اسی سے ہی طلب کی جائے گی۔

آیت نمبر 5 تا 6: میں دعا کا تذکرہ ہے جس میں بندہ اللہ رب العزت سے سیدھے راستے کے حصول کے لئے دعا کرتا ہے انعام یافتہ شخصیتوں کی جماعت انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین میں شامل ہونے کی دعا کرتا ہے۔ اور گمراہ افراد کی جماعت (یہود ونصاریٰ، مشرکین، اور منافقین) سے دور رہنے کی دعا کرتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ کے اختتامِ تلاوت پر آمین کہہ کر پھر استدعا کرتا ہے کہ اے اللہ میری دعا کو قبول فرما۔

Marfat.com

Marfat.com

یکم جنوری درس فیضان القرآن نمبر 1 تعوّذ پر مشتمل ہے

تعوّذ **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ**

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

قرآن مجید کی تلاوت سے قبل تعوذ پڑھنے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ بندہ اللہ رب العزت سے حفاظت طلب کر رہا ہے۔ اور اپنی عاجزی کا اظہار کر رہا ہے اور دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ مجھے شیطان کی ظاہری اور باطنی شرارتوں سے محفوظ رکھ۔ کیونکہ تیری مدد کے بغیر میں شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید پڑھنے سے قبل تعوذ اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ رب ذوالجلال سے پروٹیکشن مانگی جائے کہ اے اللہ مجھے تیری پروٹیکشن درکار ہے تاکہ جب میں قرآن مجید کی تلاوت کا آغاز کروں تو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہوں۔

جب تک اللہ رب العزت کی طرف سے پروٹیکشن نہ ملے قرآن مجید سمجھ میں نہیں آسکتا۔ جب تک اللہ رب العزت کی طرف سے پروٹیکشن نہ ملے قرآن مجید پر عمل بھی نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا قران مجید!

☆ پڑھنے کے لئے۔

☆ سمجھنے کے لئے۔

☆ عمل کرنے کے لئے۔

☆ اور لوگوں تک پہنچانے کے لئے۔

اللہ رب العزت کی پروٹیکشن ہر حال میں درکار ہے۔ اور یہ پروٹیکشن اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے ہی سے ملتی ہے۔

تعوذ حقیقت میں دعا ہے۔ شیطان سے بچنے کے لئے حصار ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ شیطان تمہارے جسم میں اس طرح اثر کرتا ہے جس طرح خون تمام جسم میں دوڑتا ہے۔ شیطان آدمی کو دیکھتا ہے جب کہ انسان شیطان کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے سے قاصر ہے۔ اس لئے اس کے حملوں سے آسانی سے بچاؤ نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر مسلمان جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اسے شیطان کے ظاہری و باطنی اثر سے بچنے کے لئے تعوذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

Marfat.com

آداب تلاوت میں یہ بات لازم ہے کہ تلاوت کی ابتداء
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم سے کی جائے۔
تاکہ رب ذوالجلال ہمیں اپنی تحویل وحفاظت میں لے لے۔
تاکہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران سمجھنے عمل کرنے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے وقت شیطان ہمیں ورغلا نہ سکے۔
اور نہ ہی ہمارے اندر شبہات یا وسوسے ڈالنے میں کامیاب ہوسکے۔اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ رکھے۔
آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

2 جنوری درس فیضان القرآن نمبر 2 تسمیہ پر مشتمل ہے

تسمیۃ **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○**

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے تین نام بیان کئے گئے ہیں اللہ. رحمن. رحیم

اللہ: یہ ایسا نام ہے جو صرف اسی کی ذات کے لئے استعمال ہوتا ہے کسی اور کو اس نام سے نہیں پکارا جاتا اور نہ ہی پکارا جائیگا۔ اس نام کو اسم ذات بھی کہتے ہیں۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ زمین و آسمان، دریا، پہاڑ، نباتات، جمادات، چاند، سورج، الغرض ہر چیز کائنات کی اسی کی پیدا کردہ ہے۔

رحمٰن: اللہ رب العزت کا صفاتی نام ہے یہ اس کی رحمت عامہ کا مظہر ہے۔ وہ سب پر یکساں رحم فرماتا ہے بن مانگے کائنات کی ہر چیز پر مہربان ہے اس سے اس کی رحمانی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔

رحیم: یہ بھی اللہ رب العزت کا صفاتی نام ہے یہ اس کی رحمت خاص کا مظہر ہے۔ وہ اپنے بندوں پر خصوصی انعام فرماتا ہے ایک نیکی کے بدلے میں ستر درجے بخشتا ہے۔

اسلام ایک مکمل دین ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے ضابطہ حیات ہے جس کا آج تک نہ تو کوئی نعم البدل پیش کر سکا اور نہ قیامت تک اس کا کوئی امکان باقی ہے کیونکہ قرآن مجید ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک نے خود اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود بھی اس کی زیر، زبر، شد، مد میں کبھی کوئی کمی پیشی نہ کر سکا اگرچہ مخالفین اسلام نے ہمیشہ سے اس کے ردو بدل میں کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکے بلکہ نسل انسانی کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔

آج جس موضوع پر تحریر لکھی جارہی ہے اس کا تعلق دور حاضرہ سے بہت گہرا ہے انسان ہمیشہ سے ہر معاملہ میں اختصار چاہتا ہے پس جہاں اس نے اپنے معاملات میں اختصار کو اولیت دی وہاں پر اس نے قرآن مجید کی آیات اور سورتوں پر بھی طبع آزمائی کی لیکن حیرانگی اس امر پر ہے کہ اس حد تک قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے ساتھ علم الاعداد کے ذریعے مذاق کیا گیا ہے کہ کسی طرف سے منظم آواز تک بلند نہ کی گئی حالانکہ اس ملک میں اہل قرآن کہلانے والوں کی کمی نہیں اس کے باوجود اس معاملہ میں پڑنے کی کسی نے بھی زحمت گوارہ نہ کی اس سلسلہ میں علماء کرام جنہوں نے اپنی تالیفات اور مضامین میں اشارتاً یا کنایتاً تذکرہ کیا ہے اور اس کی مذمت بھی کی ہے۔ جبکہ 786 کے متعلق بھرپور مضامین میدان عمل میں نہیں آئے۔ اس پر سوائے افسوس کے کچھ نہیں کہا جاسکتا قبل ازیں کہ ہم اس پر تفصیل سے موجودہ صورت حال کی عکاسی کرتے ہوئے اپنا مافی الضمیر پیش

Marfat.com

کرنے کی جسارت کریں ضروری ہے کہ آیت بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کی فضیلت بیان کی جائے تا کہ عوام وخواص اس کی اہمیت وافادیت کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آئندہ 786 یا سورتوں کے اعداد لکھنے میں احتیاط سے کام لیں گے۔ قرآن مجید اللہ رب العزت کا وہ کلام ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں اس کی کل آیات تقریباً 6666 ہیں اوران میں سے ایک مستقل آیت بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ بھی ہے۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر اس طرح موجود ہے۔

1۔ سورۃ نمل پارہ 19 آیت نمبر 30 کے مطابق "اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" ایک مکمل آیت ہے دیگر مقامات پر اس آیت کے دو حصے موجود ہیں۔

2۔ سورۃ ھود پارہ 12 آیت نمبر 41 کے مطابق " بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" کا پہلا حصہ "وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا.." اس آیت میں بِسمِ اللهِ کا حصہ موجود ہے۔

3۔ سورۃ الحشر پارہ 28 آیت نمبر 22 ".... هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ" اس آیت میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کا آخری حصہ موجود ہے اس طرح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ قرآن مجید کی مستقل آیت ہے۔

ان تینوں حوالوں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نہ صرف قرآن مجید میں ایک آیت کی شکل میں موجود ہے بلکہ اس کا ابتدائی حصہ اور آخری حصہ بھی مختلف آیات کی صورت میں موجود ہے جو کہ مستقل قرآنی آیت ہونے کا بین ثبوت ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس کی فضیلت کا ذکر ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یوں منقول ہے کہ آپ کا ایک قبر سے گزر ہوا کشف قبور سے معلوم ہوا کہ صاحب قبر عذاب قبر میں مبتلا ہے عرصہ کے بعد دوبارہ اسی قبر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ صاحب قبر عذاب قبر سے آزاد ہے اور نور کے طبق کو ان لوگوں میں بھی تقسیم کر رہا ہے جو عذاب قبر میں گرفتار ہیں لیکن ان کے پیچھے ایصال ثواب کرنے والا کوئی نہیں۔ آپ اللہ سے ہم کلام ہوئے تو معلوم ہوا کہ موصوف جب فوت ہوا تھا تو اس کی بیوی حاملہ تھی بیٹا پیدا ہوا تو کسی استاذ سے علم سیکھنے گیا تو استاذ نے پہلا جو سبق دیا وہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے الفاظ پر مشتمل تھا بچے کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ صاحب قبر کے لئے موجب نجات بن گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ رَحمٰن ورَحِیم ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کوئی بھی کام بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھنے کے بغیر کیا جائے وہ ناقص اور نامکمل رہتا ہے حتیٰ کہ نماز کے لئے وضو کا آغاز کیا جائے تو بھی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھنی چاہیے۔ کائنات میں کوئی نبی یا رسول ایسا نہیں گزرا جس پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کی آیت نازل نہ ہوئی ہو۔ قرآن مجید اور صحاح ستہ کی کتب بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کی فضیلت واہمیت سے بھری ہوئی ہیں۔ اکثر صوفیاء کے نزدیک بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ میں اسم اعظم ہے اس وجہ سے پوری آیت کریمہ اپنے اندر بھرپور لذت سموئے ہوئے ہے سابقہ انبیائے کرام کی امتوں نے اپنے اپنے نبیوں کے بعد ان کے لائے ہوئے احکامات "الہامی کتب" یا "الہامی صحف" کو بدل کر رکھ دیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانا ان کے لیے تو معمولی سی بات ہوتی تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جنہوں نے تحریفات کی جرأت کی وہ اپنی اپنی کتابوں کے بڑے بڑے عالم تھے جنہیں آج ہم مسلمان علماء کے نام سے منسوب کرتے ہیں چونکہ قرآن پاک کی تبدیلی ناممکن تھی اس کے احکامات

Marfat.com

میں ردوبدل کرنا، متن کو چھیڑنا، خاصا مشکل کام تھا پس ان عالمین نے ایک نیا فن اور نیا علم اختراع کیا اور اس کا نام علم الاعداد رکھا یہ علم یونانیوں کی طرف سے آیا ہے اور اسے یہود و نصاریٰ نے ہائی جیک کیا اور مستشرقین نے اسے اسلام میں داخل کر دیا برصغیر پاک و ہند کے اکثر علماء و صوفیاء نے اسے اہم ترین حیثیت دے ڈالی صاحب علم الاعداد نے حروف تہجی کو ہی اپنا موضوع سخن بنایا اور عربی کے اٹھائیس حروف کو نمبرات میں تقسیم کر دیا ہے اس کے استعمال کا بھی عجیب طریقہ ہے کہ ایک شخص حساب کے لئے آتا ہے اس کا نام اس کی والدہ کا نام کاغذ پر لکھا جاتا ہے پھر اس کے ناموں کے حروف الگ الگ کر کے قیمتیں جمع کی جاتی ہیں اور انہیں 30 پر تقسیم کیا جاتا ہے اس طرح حاصل تقسیم اس عبارت کا متبادل کہلاتا ہے۔ جس طرح بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے تمام الفاظ کے عدد نکالے گئے پھر ان اعداد کی قیمتوں کو جمع کیا گیا حاصل شدہ جمع کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا قائم مقام مقرر کر دیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس نے کہا کہ ان کی قیمتوں کو جمع کیا جائے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے اعداد کی قیمتیں جمع ہی کی جائیں انہیں تفریق یا ضرب یا تقسیم نہ کیا جائے یا فیصد نہ نکالا جائے صرف جمع ہی کرنا ہے یا کچھ بھی نہیں کرنا ہے وغیرہ یہ سارا طریقہ ظنی علوم پر مبنی نظر آتا ہے اور ایک ظنی علم کو حقیقی علم کے مقابل کرنا کس طرح انصاف کہلائے گا جبکہ حقیقی علم وہ ہے جو کہ وحی الٰہیہ پر مبنی ہے ان اعداد کے ذریعے سے اللہ رب العزت کے کلام کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔! افسوس صد افسوس!

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے پڑھنے سے جو ایمانی کیفیت پیدا ہوتی تھی اس سے کس طرح محروم کر دیا گیا؟ اور قوم کو 786 کے عدد پر لگا کر دین کی کون سی خدمت سرانجام دی جا رہی ہے؟ حالانکہ مسلمانوں کا یہ مستقل اسلامی عمل ہے کہ جب بھی وہ کام شروع کریں یعنی کھانا کھائیں یا کسی کے ساتھ خط و کتابت کریں یہاں تک کہ معمولی سے کام کا بھی آغاز کریں گے تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی جائے گی تا کہ اللہ رب العزت کے ذاتی اور صفاتی نام کی برکت سے اس کام میں بھی خیر و برکت آ جائے لیکن بدقسمتی سے امت کے بیشتر لوگ 786 کے استعمال سے اپنے ایمان کی خودکشی کر رہے ہیں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے کل انیس حروف ہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور یاد رہے " الٓمّٓ " ایک نہیں بلکہ تین لفظ ہیں اس لئے الٓمّٓ پڑھنے سے تیس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جب بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرحیم پڑھی جائے گی تو پڑھنے والا 10×19=190 نیکیوں کا مستحق ہوگا اسی طرح جہنم کے انیس داروغے ہیں بسم اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے والا جہنم کے ان 19 داروغوں سے محفوظ رہے گا کیا 786 لکھنے والے یا پڑھنے والے کو اس حدیث کے مطابق ثواب یا اللہ کی برکت کا مستحق سمجھا جائے گا ہرگز نہیں یقیناً نہیں۔ ہمارے نکتہ نظر کے مطابق 786 لکھنے والا یا پڑھنے والا گستاخ قرآن ہے 786 لکھنے والا اس عمل سے جتنی بڑی گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے اس سے ہماری روح کانپ اٹھتی ہے کیونکہ براہ راست خالق کائنات کی گستاخی ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے اور اللہ کے کلام سے جو سلوک ہم کر رہے ہیں وہ ہم پر عیاں ہے حالانکہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کے ناموں کے متعلق ارشاد گرامی ہے "لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى" اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ دوسرے مقام پر یہ بھی واضح بیان ہوا ہے کہ اپنے رب کو اس کے نام اور صفات سے پکارا کرو جس طرح اپنے آباؤ اجداد کو پکارتے ہو۔ یہاں پر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم اپنے آباؤ اجداد کو ان کے نام والقاب کی بجائے اعداد نکال کر ذکر کرتے ہیں۔۔؟؟ ایسا ہرگز نہیں۔ یقیناً عقل مند لوگ ایسا سوچنا بھی

Marfat.com

مناسب نہیں سمجھتے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہم اپنے حسب نسب کے ذکر میں تو مبالغہ آرائی کی انتہاء کر دیں لیکن خالق کائنات کے معاملہ میں ہمارا طرزِ عمل افسوس ناک ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد گرامی ہے۔"اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اسی طرح حدیث مبارک میں ہے کہ "اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں اسے ان ناموں سے پکارا کرو" اگر ایک شخص اللہ کے پیارے پیارے ناموں کو چھوڑ کر فرضی اعداد کے مجموعہ کی صورت میں انہیں لکھے یا پڑھے تو ایسے شخص کے متعلق کیا رائے دی جائے گی۔

قرآن مجید میں ارشاد گرامی ہے "کہ آپس میں ایک دوسرے کو برے القاب سے مت یاد کیا کرو" اسلام ایک عام شخص کو برے ناموں سے پکارنے پر منع کرتا ہے اور اسی طرح برے القاب کو پسند نہیں کرتا تو اسلام کس طرح اللہ پاک کے ناموں کو علم الاعداد یا علم الابجد کی صورت میں پڑھنے یا لکھنے کی اجازت دے گا؟ مثال کے طور پر ایک شخص کا نام جلیل خان ہے علم الاعداد کی روشنی میں اس کے عدد کا مجموعہ 420 بنا تو کیا ہم اسے خط لکھتے وقت یا پکارتے ہوئے علم الاعداد کی روشنی میں جناب محترم 420 صاحب کہہ کر پکار سکتے ہیں یا لکھ سکتے ہیں ایسا کرنے سے ہمیں کوئی شخص محقق نہیں کہے گا اور نہ ہی جدت پسند کہے گا اگر علم الاعداد کے ذریعے نام لکھنا اتنا ہی اہم ہوتا تو ہر شخص اپنے نام کے ساتھ تخلص یا کنیت لکھنے کی بجائے عدد کنیت رکھنے میں زیادہ آسانی سمجھتا۔ عام حالات میں اگر کسی شخص کا نام کالا خان ہو تو اسے نام کی بجائے کالو کہہ کر بلایا جائے تو ضرور یہ شخص ناگواری محسوس کرے گا اگرچہ اس شخص کے ساتھ آپ کے کتنے ہی گہرے مراسم کیوں نہ ہوں اسی طرح جلیل خان کو محترم 420 کہہ کر پکارنے میں آپ کی نیت کتنی ہی صاف کیوں نہ ہو آپ قابل مواخذہ ہوں گے۔ لہٰذا یہ بات کہنا پڑے گی کہ اعداد سے کسی کو پکارنا بلانا یا لکھنا قطعاً پسندیدہ فعل نہیں ہے اکثر و بیشتر 786/92 لکھا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ جس سے عام شخص 786 سے مراد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لیتا ہے اور 92 سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیا جاتا ہے جو کہ سراسر ظلم و زیادتی اور گناہ عظیم پر مبنی ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ "بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔" اس حدیث کی روشنی میں وہ لوگ ایمان کو کس طرح ضائع کر رہے ہیں آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں علم الاعداد کے ماہرین نے کہاں کہاں نقب لگائی اور کن کن ناموں پر طبع آزمائی کی ان ظالموں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی اور صفاتی ناموں کے بھی عدد نکالنے کی جرأت کی جس سے ان لوگوں کے ایمانوں کی کجی کا صاف پتہ چلتا ہے۔ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہترین اخلاق اور بہترین حسن سلوک کا درس دیا ہے جس سے ایک عام انسان کی بھی کردار سازی ہوتی ہے لہٰذا 786 ہو یا 92 ہو لکھنا یا پڑھنا اسلام کی رو سے قطعاً ممنوع ہے۔ لمحہ فکریہ ہے آج علم الاعداد پر اس حد تک انحصار ہو چکا ہے کہ سارے قرآن کو علم الاعداد میں ڈھال کر رکھ دیا ہے۔ قرآن مجید کے اکثر نسخوں کے شروع میں سورۃ بقرہ سورۃ فاتحہ کے تعویذوں کی شکل میں نقش ملتے ہوئے نظر آئیں گے۔ چھوٹی سورتوں کے اعداد نقش تو آسانی سے تیار ہو جاتے ہیں لیکن بڑی سورتوں کے نقش کی تیاری کس طرح ممکن ہے؟

اگر دورِ حاضرہ کے جدید محققین کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ علم الاعداد ایک تحقیقی عمل ہے اور بطور تحقیق کے علم الاعداد کی تحقیق کو قبول کرنے میں کیا حرج ہے؟ تو جناب پھر ایک حافظ قرآن کو مکمل قرآن پاک حفظ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسے بھی اس جدید تحقیق سے بہرہ ور کریں اور اسے صرف اعداد ہی میں قرآن مجید حفظ کروا دیں، اسی طرح رمضان المبارک کی راتوں میں

Marfat.com

صلوٰۃ التراویح آسان اور مختصر ہو جائے گی اور اس طرح ایک قرآن کی بجائے ہزاروں قرآن مجید کا اختتام ہوا کرے گا اسی طرح ایک اور طبقہ جو کہ 786 یا 92 لکھنے کو ادب کے پہلو سے لیتے ہیں یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مکمل لکھیں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل نام لکھیں گے تو بعد ازاں کاغذ کے پرزے کہیں گرنے سے بے ادبی اور گستاخی ہوگی ان افراد کے لئے یہ عرض ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے 786 لکھنا اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی بجائے 92 لکھنا بذات خود بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے لہٰذا ایسی عددی عبارت لکھنے سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

علم الاعداد یا علم الابجد کی تاریخی حیثیت

علم الابجد سے مراد وہ آٹھ کلمے جو حروف تہجی کے بالترتیب اعداد معلوم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں انہیں علم الابجد کہتے ہیں وہ کلمے درج ذیل ہیں۔

1۔ابجد 2۔ھوز 3۔حطی 4۔کلمن 5۔سعفص 6۔قرشت 7۔ثخذ 8۔ضظغ

علم الابجد کی عددی قیمتیں

1۔ابجد	(الف=1، ب=2، ج=3، د=4)
2۔ھوز	(ھ=5، و=6، ز=7)
3۔حطی	(ح=8، ط=9، ی=10)
4۔کلمن	(ک=20، ل=30، م=40، ن=50)
5۔سعفص	(س=60، ع=70، ف=80، ص=90)
6۔قرشت	(ق=100، ر=200، ش=300، ت=400)
7۔ثخذ	(ث=500، خ=600، ذ=700)
8۔ضظغ	(ض=800، ظ=900، غ=1000)

عربی حروف تہجی کی ترتیب درج ذیل ہے۔

لکھنے کا طریقہ: ا،ب،ت،ث،ج،ح،خ،د،ذ،ر،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ع،غ،ف،ق،ک،ل،م،ن،و،ھ،ء،ی

پڑھنے کا طریقہ: الف، با، تا، ثا، جیم، حا، خا، دال، ذال، را، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، عین، غین، فا، قاف، کاف، لام، میم، نون، واؤ، ہمزہ، ھا، یا۔

یہ حروف تہجی کی وہ ترتیب ہے جو دین اسلام نے ہمیں دی ہے جبکہ ان پر عددی قیمتیں اگر دین اسلام نے دی ہوتیں تو درج بالا طریقہ کی ترتیب کے مطابق ہی ہوتیں جب کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ماہرین علم الاعداد و علم الابجد نے جو عددی ترتیب دے رکھی ہے۔ وہ ساری کی ساری ظنی اور قیاس پر مبنی ہیں۔ لہٰذا جس علم کی عددی ترتیب ہی ظنی اور قیاسی ہو تو ان اعداد کے ذریعے قرآن مجید کی

Marfat.com

آیات یا سورتوں پر عددی جمع، تفریق، تقسیم، ضرب وغیرہ کس طرح ممکن ہے اردو کے سنتیس، عربی کے اٹھائیس، انگلش کے چھبیس، فارسی کے بتیس حروف ہیں جن پر ان زبانوں کی بنیادیں قائم ہیں ان میں عربی حروف تہجی واحد حروف ہیں جن کا اسلام میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ یعنی اسلام کی آئینی اور راہنما کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی بنیاد عربی حروف تہجی پر ہے۔ فارسی، انگلش، وغیرہ کے حروف کی قیمتیں کیوں متعین نہیں کی گئیں خصوصی طور پر عربی حروف تہجی ہی کو کیوں موضوع بنایا گیا اس پر غور کرنے سے آپ آسانی سے اغیار کی سوچ کو سمجھ سکتے ہیں ماہرین علم الاعداد کی سوچ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اردو کے حروف تہجی میں اضافی طور پر درج ذیل الفاظ مستعمل ہوتے ہیں۔ پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، گ، ان الفاظ کی عددی قیمتیں اس طرح درج کی گئی کہ پ پر ب کی قیمت ٹ پرت کی قیمت۔ چ پر ج کی قیمت۔ ڈ پر د کی قیمت۔ ڑ پر ر کی قیمت۔ گ پر ک کی قیمت۔ متعین کی جاتی ہیں جو کہ سراسر مضحکہ خیز ہیں کیونکہ پ سے پنکھا بن سکتا ہے بنکھا نہیں بن سکتا اسی طرح ج سے جادو بن سکتا ہے چادو نہیں بن سکتات سے تلوار بن سکتی ہے ٹلوار نہیں بن سکتی لہٰذا اردو کے درج بالا حروف کی عربی کے حروف کے ساتھ مطابقت کس طرح قائم ہوسکتی ہے اس لحاظ سے بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ علم قیافہ ہے جس میں غلطی کا امکان خارج از امکان نہیں۔

تو ہم بات کر رہے تھے ابجد کی۔ ابجد، ہوز اور حطی میں دس حروف ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی قیمت اپنے پہلے حرف سے بقدر ایک کے بڑھتی جائے گی پھر کلمن اور سعفص کی قیمتیں دہائیوں میں بڑھیں گی ان میں سے ہر حرف کی قیمت پہلے حرف سے بقدر دس گنا زیادہ ہوگی۔ پھر قرشت، ثخذ، اور ضظغ کی قیمتوں میں سینکڑوں کے حساب سے اضافہ ہوگا یعنی ان حروف کی قیمت پہلے حروف کی قیمت سے بقدر سو زیادہ ہوجاتی ہے جن کی تفصیل اوپر بیان کردی گئی ہے۔ حروف کی ان قیمتوں سے تاریخی مادے نکالے جاتے ہیں اور اس سے بچوں کے تاریخی نام نکالے جاتے ہیں ناموں کے حروف کی تعداد جمع کرنے سے سن پیدائش نکل آتا ہے۔ بعض صورتوں میں بعض حروف کے اعداد خارج کیے جاتے ہیں یا بڑھائے جاتے ہیں تو تاریخ نکلتی ہے اسے علم الاعداد یا علم الابجد میں تخریج کہتے ہیں۔

حروف تہجی (ALPHABET) ابتدائی حروف کا مرکب ہے جس سے کسی زبان کے حروف مراد ہوتے ہیں زمانہ قدیم میں فن تحریر کے رواج سے بیشتر اظہار مطلب کا واحد ذریعہ ''تصویریں'' ہوا کرتی تھیں رفتہ رفتہ ان تصاویر کو مختصر کرکے حروف بنادیئے گئے ان کی ایجاد کا سہرا فونیقی قوم کے سر ہے جنہوں نے سب سے پہلے حروف تہجی مرتب کئے بعد میں سوائے چین اور جاپان کے تمام دنیا نے اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اسے اپنایا یورپ میں جو لاطینی حروف تہجی رائج ہیں وہ اسی فونیقی تہجی سے اخذ کئے گئے تھے اور ان کا نام (ALPHABETA) جو الفا اور بیٹا کا مرکب ہے۔ یہ لاطینی زبان کے ابتدائی دو حروف ہیں اور فونیقی الف اور ب کے ہم آواز ہیں موجودہ عربی حروف تہجی بھی فونیقی ہی کی ایک صورت ہیں کیونکہ فونیقی قوم بھی عربوں کی طرح سامی النسل تھی جس رسم الخط میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ حبش کو خط تحریر کیا تھا اس میں اور فونیقی خط میں ایک عجیب مشابہت موجود ہے فونیقی ابجد اور یونانی ابجد کا رسم الخط تقریباً مشابہت رکھتا ہے۔ اسی طرح جس طرح عربی رسم الخط اور اردو رسم الخط میں بھی بہت حد تک مشابہت ہے۔ یاد رہے کہ ھندی رسم الخط آرامی سے اخذ کیا گیا ہے اور آرامی رسم الخط بھی فونیقی رسم الخط کی پیداوار ہے۔ اردو رسم الخط عربی رسم الخط کی ایک شکل ہے جس کو خط نستعلیق کہتے ہیں اردو میں 37 حروف، فارسی میں 32 اور عربی میں 28 ہیں۔

Marfat.com

علم الاعداد سے مراد وہ علم ہے جو کہ عدد کی قیمتوں کو واضح کرتا ہے اسکا تعلق عربی کے حروف تہجی سے ہے حروف اور زبان کے بعد عدد انسان کا سب سے عظیم تخلیقی کارنامہ ہے عدد نویس کے تمام نظام بائیں سے دائیں لکھے جاتے ہیں یعنی جوں جوں عدد بائیں کی طرف جاتا ہے اس کی قیمت میں دس گنا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

عدد کی دو قسمیں ہیں: مطلق یعنی صحیح عدد اور مضاف یعنی کسر والے عدد ان اعداد کو مختلف طریقوں کے باہم رکھنے سے رقمیں بنتی ہیں جن کے پڑھنے کو گنتی کہتے ہیں اعداد خالصتاً اہل ہند کی ایجاد ہیں چونکہ یہ عربوں کے توسط سے یورپ پہنچے اس لئے اہل یورپ نے اسے عربی رقوم (arbicfigures) کا نام دیا ہے اسی طرح صفر کا سہرا بھی یورپ نے عربوں کے سر باندھا ہے حالانکہ اس کا موجد برصغیر پاک وہند ہے کیونکہ اہل ہند نے ہی دنیا میں سب سے پہلے گنتی کو 1000 سے بڑھا کر مہا سنگھ تک پہنچا دیا تھا۔ یورپ میں اب بھی گنتی ملین۔ بلین اور ٹریلین تک محدود ہے۔ عرب ایک ہزار تک گنتے ہیں اور پھر اسے دس گنا، سو گنا کر کے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن پاک وہند کی بنیادی گنتی کا عنصر دس عدد ہے جسے گنتے ہوئے مہا سنگھ تک پہنچ جاتے ہیں جیسے اکائی، دہائی، سینکڑہ، ہزار، دس ہزار، لاکھ، دس لاکھ، کروڑ، دس کروڑ، ارب، دس ارب، کھرب، دس کھرب، نیل، دس نیل، سنکھ، دس سنکھ، مہا سنکھ یعنی گنتی کچھ فرق کے ساتھ ویدک دور میں بھی ملتی ہے ویدوں کی تصنیف کے زمانے کا تعین دس ہزار قبل مسیح کیا گیا مشہور مصری عالم جرجی زیدان کے بقول ریاضی، نجوم اور ہیئت کی طرح عربوں نے ارقام (ہند سے) کا علم دوسری صدی ہجری میں ہندوؤں سے سیکھا۔ پہلا عرب جس نے اس کی شرح لکھی اس کا نام ابو جعفر محمد ابن موسیٰ الخوارزمی تھا اسے یورپ میں حساب غبار کا موجد سمجھا جاتا تھا لیکن بقول قاضی صاعد اندلسی (1029 ـ 1070) کے مطابق حساب غبار ہندوستان ہی سے عربوں میں آیا اور خوارزمی نے اسے شرح وبسط سے بیان کیا ہے جس کے سلسلے میں ہندوستان میں دو اصطلاحات استعمال ہوتی تھیں ایک "پٹی گنرت" جس میں حساب یعنی گنرت پٹی یا تختی پر کیا جاتا تھا اور دوسرا 'دھولی کرم' جس میں زمین (دھول) پر انگلی سے یہ عمل کیا جاتا تھا۔ عربوں نے اسے علم الحساب التحت اور الحساب الغبار کا نام دیا تھا۔

یعقوبی (897) احمد البنطی (900ء) ابو عثمان (785 ـ 868) ابوالحسن المسعودی (956) ابن ندیم (936 ـ 995) اور البیرونی (973 ـ 1075) حضرات اعداد اور صفر کو ارقام الہند ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ عربی علامات اور رومن علامات میں جمع اور تفریق وغیرہ کے عمل ممکن نہ تھے اس لئے عربوں نے ہندی رقوم کو معمولی سی ردوبدل کے بعد قبول کر لیا اور پھر اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا تھا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے فتوحات کیں تو فلسفہ وحکمت اور سحری علوم کا ذخیرہ ایرانیوں اور یونانیوں سے انہیں ہاتھ لگا چونکہ شریعت اسلامیہ نے علوم سحر کو حرام قرار دیا تھا اس لئے زمانہ اسلام میں یہ علوم نسیاً منسیاً ہو کر رہ گئے پھر بھی کچھ علوم سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے۔ جس وقت مسلمانوں میں صوفیاء کا دور شروع ہوا اور روحانی شوق میں مجاہدے ریاضتیں مراقبے ہو رہے تھے تاکہ حواس کے حجابات درمیان سے اٹھا کر خوارق قوتیں پیدا کی جائیں اس دور میں لوگوں نے ان

Marfat.com

متروکہ علوم وفنون کی طرف توجہ دینا شروع کی اور اس حد تک کمال پیدا کرلیا کہ سابقین کو پیچھے چھوڑ گئے حتیٰ کہ امام بونی کی کتاب شمس المعارف ان دلچسپ مسائل پر ایک ضخیم کتاب ہے حالانکہ صوفیوں میں اس امر کا اختلاف تھا کہ آیا تصرف حروف کے ذریعے سے ہوتا ہے یا کسی اور سبب سے بعض کے نزدیک حروف اپنے عنصری طبائع کے ذریعے کام کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ حروف جو کچھ کام کرتے ہیں وہ نسبتی عدد کی وجہ سے کرتے ہیں حتیٰ کہ حروف کا علم لوگوں میں عام ہو گیا اس سے استفادہ خواصین نے نہ کیا بلکہ عام لوگوں نے بہت حد تک کیا اور اسے کاروبار، تجارت، نفع، نقصان، شادی، ناراضگی وغیرہ جیسے مسائل کے لئے بطور ہتھیار استعمال کیا جانے لگا آج ہر گلی ہر محلہ ہر شہر ہر ضلع میں اعداد کے ذریعے مستقبل کے حالات بتانے والے ہزاروں کی تعداد میں لوگ ملیں گے پاکستان اور دنیا کے مسائل پر پیشین گوئیاں اور تبصرہ کرتے نظر آئیں گے اور بانگِ دہل چیلنج کریں گے کہ جو چاہو سو پوچھو۔ ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ کون کہتا کہ کلام میں اثر نہیں اپنے مستقبل کا حساب کرائیں۔ بیٹے کی پیدائش، شادی کی ناکامی، محبت کی ناکامی، مقدمے میں کامیابی، گھریلو جھگڑے، کامیابی یقینی وغیرہ جیسے مسائل پر مبنی پمفلٹ، اشتہارات، بینرز اور بورڈ نظر آئیں گے پاکستان کے روزنامے ماہنامے پندرہ روزے ایسے واہیات چیلنجوں سے بھرے ہوئے نظر آئیں گے حالات کا مارا ہوا سائل ایسے لوگوں کے پاس اپنی تکلیف رفع کرانے کے لئے جاتا ہے تو یہ لوگ اس سائل سے معائنہ فیس 100 روپے سے لے کر 1000 تک وصول کرتے ہیں بعد ازاں کام کے بہانے ہزاروں روپے بطور خرچہ فیسیں لیتے ہیں ان اعداد کے نام پر فراڈ اور دھوکہ ہو رہا ہے اور لوگ اعداد کی ڈرامائی شکل سے مرعوب ہو کر لوٹے چلے جا رہے ہیں سب سے زیادہ خواتین بچیاں اور بزرگ عورتیں عاملین کے پاس جا جا کر تعویذ گنڈوں کے ذریعے اپنے مال اور اعمال برباد کرا رہی ہیں اللہ ان کو ہدایت دے (آمین)

سوال: علم الابجد اور علم الاعداد کی حیثیت کیا ہے۔؟

جواب: علم الابجد سے مراد ا، ب، ج وغیرہ ہے۔ اور علم الاعداد سے مراد۔ ا، ب، ج پر لگائی قیمتوں کا نام ہے تاریخی لحاظ سے اسے ایک ظنی اور قیاسی علم کہا جاسکتا ہے جو تخمین وظن پر مبنی ہے۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے ان کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی ان اعداد کو بطور متبادل قرآنی آیات کے استعمال کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔۔

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم الاعداد اور علم الابجد کی وضاحت کی جائے۔؟

جواب: قرآن مجید کی کوئی آیت بھی ایسی نہیں جس سے ان علوم کی اہمیت وفضیلت کا پتہ چلتا ہو اور نہ ہی ذخیرہ احادیث میں کوئی ایسی حدیث ملتی ہے جس میں ایسے علوم کا تذکرہ ہو یہ بات یاد رہے کہ قرآن وحدیث وحی متلو اور وحی غیر متلو ہے وحی کے ذریعے اللہ رب العزت نے تمام علوم جس کی امت مسلمہ اور بنی نوع انسان کو ضرورت تھی اس کا تذکرہ کر دیا ہے اب اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ ظنی اور قیاسی علوم کو قرآن وحدیث کی آیات، سورتیں اور اسماء الٰہی اور اسمائے النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آزمایا جائے۔

سوال: کیا علم الاعداد کے ذریعے قرآن مجید کی تفسیر جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! علم الاعداد کے ذریعے کسی بھی صورت میں قرآن مجید کی تفسیر کرنا جائز نہیں اور نہ ہی علم الاعداد کے ذریعے

Marfat.com

قرآن مجید کی کسی بھی آیت یا سورۃ کے عدد نکالنا جائز ہے بلکہ اس سے ایک مسلمان گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

سوال: کیا 786 یا 92 کسی سورۃ وغیرہ کا نقش اعداد کی شکل میں بنایا جاسکتا ہے۔؟

جواب: جی نہیں! پہلی بات تو یہ واضح رہے کہ 786 یا 92 یا کسی سورۃ وغیرہ کے نکلے ہوئے اعداد کے متعلق یہ بات واضح رہے کہ یہ ساری چیزیں ظنی اور انسان کی اختراع شدہ ہیں جب کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت اور ایک ایک سورۃ حتی کہ ایک ایک لفظ اپنے اندر فیوض وبرکات کو سموئے ہوئے ہے یہ بھی یاد رہے کہ گنتی انسان کی ایجاد ہے جب کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے گنتی ظنی علوم پرمبنی ہے جب کہ قرآن مجید حقیقی علم ہے علم الاعداد میں جوگنتی پیش کی گئی ہے اس کی ترتیب اس کے اپنے محل کے مطابق نہیں یعنی عامل لوگ کبھی اعداد کو جمع کر کے حساب لگاتے ہیں کبھی منفی کر کے کبھی ضرب وتقسیم کے ذریعے حساب کرتے ہیں کسی ایک کلیہ پر انحصار نہیں کیا جاسکتا بلکہ جہاں پر ان کا گمان غالب ہوتا ہے اسے ہی حرف آخر مان لیتے ہیں) جب کہ قرآن مجید کی ترتیب اس کے محل کے مطابق ہے اللہ کا کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوا ہے، لاریب کلام ہے جو کہ ماضی اور حال اور مستقبل کے تمام حالات وواقعات اور پیشین گوئیوں سے آگاہ کرتا ہے لہٰذا ایک آدمی 786 یا 92 یا کسی سورۃ کا نقش بنا کر ان فیوض وبرکات سے مستفیض نہیں ہوسکتا جس کی انسان کو خواہش ہے۔

سوال: کیا 786 سے مراد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ ایسا لکھنا پڑھنا اور کہنا اسلام کے نزدیک ممنوع ہے۔

سوال: کیا 786 اور 92 کے عدد کو متبرک سمجھا جاسکتا ہے۔؟

جواب: جی نہیں! لیکن اکثر لوگ 786 یا 92 کو متبرک سمجھتے ہیں ان نمبرات کے نوٹ گاڑیاں مکان پلاٹ یا کوئی اور چیز خریدنے میں یا ان نمبرات کو الاٹ کرانے میں اپنی خوش بختی سمجھتے ہیں جو کہ قطعاً غلط ہے اور وہم پر مبنی ہے۔

سوال: کیا قرآن مجید میں علم الاعداد کی مذمت کا تذکرہ ہے؟

جواب: جی ہاں قرآن مجید کی سورۃ اعراف آیت نمبر 180۔181 میں آتا ہے کہ ''اور اللہ کے سب نام اچھے ہیں آپ اس کو اس کے ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے نام میں کجی اختیار کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے اور ہماری مخلوقات میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اس آیت میں علم الاعداد کے ذریعے اسمائے الٰہیہ کا بیان کرنے کی مذمت کی ہے۔

خلاصہ کلام

1۔ قرآن مجید کا پڑھنا سیکھنا سمجھنا اس پر عمل کرنا اور اسے لوگوں تک پہنچانا فرض عین ہے۔

2۔ علم الاعداد یا علم الابجد کا علم ظنی اور اختراعی علم ہے۔

3۔ قرآن مجید کا کوئی نعم البدل یا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلعم یا ؐ لکھنا منع ہے مکمل صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور لکھنا فرض ہے۔

4۔ 786 لکھنے سے اسے وہ احترام نہیں دیا جائے گا جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو حاصل ہے۔

Marfat.com

5۔ 786 یا 92 گنتی کا عدد ہے جو دنیا کی ہر جنس کے لئے لکھا جائے گا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ 785 کے بعد 786 کو چھوڑ کر 787 لکھا جائے اسی طرح 91 کے بعد 92 کو چھوڑ کر 93 کو لکھا جائے کیونکہ 786 اور 92 متبرک عدد ہیں اور نہ ہی 92 عدد لکھنے پر کوئی درود شریف پڑھے گا۔

6۔ قرآن مجید واحد کتاب ہے کہ اگر اس کے معنی نہ بھی آتے ہوں تو اس کا ثواب ضرور ملتا ہے روئے زمین میں واحد کتاب ہے جو کہ حفظ کی جاتی ہے اور لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے کیا اتنی تعداد میں گنتی زبانی یاد رہ سکتی ہے ایسے لوگوں کی عقل وفکر پر کیوں پردہ پڑا ہوا ہے ایسے لوگ کیوں غور وفکر نہیں کرتے لہٰذا تمام اہل فکر سے درخواست کی جاتی ہے کہ 786 اور 92 کے عدد کو لکھنا ترک کیا جائے اور قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے اعدادی نقوش کو لکھنا چھوڑ دیا جائے اگر کسی کو فیوض برکات کے لئے کچھ لکھ کر ہی دینا ہے تو قرآن مجید کی آیت یا سورۃ لکھ کر دیں انشاء اللہ العزیز قرآن مجید کی وہ آیت یا سورۃ ضرور موجب شفاء بنے گی۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں
فیضانِ قرآن کی یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہوئی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

3/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 3

سورۂ فاتحہ پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣﴾

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿٤﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿٥﴾

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٦﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ○ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ○ انصاف کے دن کا مالک ہے ○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ○ ہم کو سیدھا راستہ دکھا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا ○ ان کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو راستہ سے بھٹک گئے ○

Marfat.com

تشریح: سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے لحاظ سے پہلی سورۃ ہے جو مکۃ المکرمہ میں نازل ہوئی۔
فاتحہ کے معنی ہیں آغاز کرنا، کھولنا، ابتدا کرنا۔ چونکہ اس سورۃ سے قرآن مجید کی تلاوت کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے اسے فاتحہ کہتے ہیں۔ اسے مضامین کے اعتبار سے قرآن مجید کا دیباچہ بھی کہتے ہیں، اس کا الفاتحہ نام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجویز فرمایا ہے۔ اس کے اور بھی کئی نام ہیں، مشہور و معروف نام مندرجہ ذیل ہیں۔

سورۃ الشفاء:

سورۃ الشفا اس لئے کہتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ سے روحانی اور جسمانی شفا حاصل ہوتی ہے۔

ام القرآن:

امّ القرآن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی اصل ہے اور قرآن مجید کے سب علوم اس میں جمع ہیں۔

تعلیم المسئلہ:

تعلیم المسئلہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے بندوں کو سوال کرنا سکھایا ہے۔

سبع المثانی:

سبع المثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔
اسے سورۃ الحمد، الکافیہ، الکنز الاساس اور الصلوٰۃ کے نام سے بھی نسبت حاصل ہے، جس سے اس سورۃ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔
اس سورۃ کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ یہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔ الفاظ و آیات کے اعتبار سے یہ سورۃ اگرچہ مختصر ہے مگر مضامین کے اعتبار سے اور معانی کے لحاظ سے دریا کوزہ میں بند ہے۔
اگر ہم قرآن مجید کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کرنا چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں تین قسم کے مضامین موجود ہیں، جن کا ذکر بار بار کیا گیا ہے:

اوّل:

زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا ہے، ہر چیز اس کے احاطہ میں ہے ہر چیز کا وہ وارث و مالک ہے اور کائنات کی ہر چیز کی وہ نگہبانی اور پرورش کر رہا ہے۔

دوم:

ہر انسان اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے اور انسان کو مکلف پیدا کیا گیا ہے، قیامت کے دن ہر شخص نے اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جہاں ہر خیر و شر کا حساب ہونا ہے اور اس کے مطابق جزا اور سزا دی جائے گی۔

Marfat.com

سوم:
دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ کی طرف سے رسول اور نبی بھیجے گئے ہیں، جن کا کام لوگوں کی راہنمائی کرنا ہے اور نیکی اور بدی کے متعلق آگاہ کرنا ہے۔ سیدھے راستہ کی طرف گامزن کرنے کے لئے ان نفوس قدسیہ نے انتہا کر دی تھی۔ قرآن مجید کے یہ تینوں مضامین سورۃ الفاتحہ میں اجمالاً بیان کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت ابی سعد بن معلیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو میں تمہیں مسجد سے باہر جانے سے قبل قرآن مجید کی ایک اہم سورۃ بتاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سورۃ الحمد ہے جس کی سات آیات ہے اور وہ بہت بڑا ورد ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام حاضر تھے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مبارک ہو اللہ رب العزت نے آپ کو دو نور عطا فرمائے ہیں:
ایک سورۃ الفاتحہ دوسرے سورۃ البقرۃ
جب ہم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ساری خوبیوں اور تعریفوں کا مالک اللہ ہے، جو ساری کائنات کا پالنے اور پرورش کرنے والا ہے۔ جب وہ ہماری تمام ضروریات کا ضامن ہے تو پھر ہمیں اپنی دنیاوی ضروریات کو مکمل کرنے کے لئے سیدھی راہ سے کبھی ادھر اُدھر نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ دھوکہ، فریب، جھوٹ اور ناجائز ذرائع ہرگز استعمال نہ کریں۔ جب ہماری حاجتوں اور ضرورتوں کا پورا ہونا یقینی امر ہے تو ہم انہیں غلط طریقوں سے کیوں پورا کریں۔
پھر ہم نے تلاوت کی کہ وہ بہت مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ یہ اس کی رحمت ہے کہ کائنات کی چھوٹی سے چھوٹی شے سے لے کر بڑی سے بڑی ہستیوں پر اس کی رحمت احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہر نیک و بد، مؤمن و کافر کی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے، کوئی اسے جانے تب بھی اس پر رحم کر رہا ہے، کوئی نہ جانے تب بھی اس پر رحم کر رہا ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے میں کبھی بھی کمی نہیں آتی۔ وہ اس دنیا میں ہم پر مہربانی اور شفقت فرما رہا ہے اور آخرت میں بھی رحم فرمانے کی امید دی ہوئی ہے اور ہم اس کی امید پر زندگی گزار رہے ہیں۔ پھر ہم نے پڑھا کہ وہ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال و افعال کا بدلہ پائے گا۔ اس دن کوئی کسی کا سہارا نہ بنے گا نیک اعمال کا حامل شخص اس دن خوف و خطر سے آزاد ہوگا اور بداعمال کا حامل متفکر و پریشان ہوگا۔ ہمیں اس دن کے آنے سے قبل تیاری کرنی چاہئے اور نیک عمل کرنے چاہئیں۔
پھر ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں صرف اپنے رب کی بندگی کرتے ہیں۔ عبادت میں نہ تو ہم ظاہراً شرک کرتے ہیں اور نہ باطناً۔ عبادت خالص اللہ رب العزت کی کرتے ہیں اور اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہر حال اور ہر وقت ہم اللہ رب العزت سے مدد کے طلب گار رہتے ہیں تاکہ وہ ہمیں سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس پر ہم چل کر منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ ان لوگوں کے راستہ کے حصول کی دعا کر رہے ہیں، جن پر اللہ رب العزت نے انعامات کی بارش کر دی اور ایسے لوگوں سے بچنے کی درخواست کرتے ہیں جن پر اللہ رب العزت کا غصہ اور غضب نازل ہوا اور وہ قومیں نافرمانی کی پاداش میں ملیامیٹ ہوگئیں۔ لوگوں

Marfat.com

کے لئے نشانِ عبرت بن گئیں اور اس دعا میں ہمارا یہ مدعا بھی ہوتا ہے کہ اے اللہ ہمیں صالحین میں شامل فرما اور مغضوبین سے بچا۔ سورۃ فاتحہ کے ختم پر نماز میں اور خارجِ نماز آمین کہنا مسنون ہے اِس کے علاوہ بھی جو دعا کی جائے اس کے آخر میں آمین کہا جائے۔ احادیث شریفہ میں اس کی فضیلت اور ترغیب وارد ہوئی ہے۔ آمین کا معنیٰ ہے کہ اے اللہ قبول فرما! ایک مرتبہ دعا کی پھر قبولیت کی دعا کی یہ مل کر گویا کہ دو مرتبہ دعا ہو جاتی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ البقرہ

سورۃ البقرہ مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 286 اور رکوع کی تعداد 40 ہے کلمات کی تعداد 6221/6121 اور حروف کی تعداد 25500 ہے۔ ترتیب قرآنی کے لحاظ سے اس کا نمبر 02 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 87 ہے۔ یہ قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ ہے۔ بقرہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رکوع نمبر 08 میں گائے کے متعلق واقعہ موجود ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا نام سورۃ البقرہ ہے۔ بقرہ کے معنی گائے یا بیل ہے چونکہ اس میں گائے کے ذبح کرنے اور اس کے ذریعے سے ایک مقتول کو زندہ کرنے کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام سورۃ البقرہ رکھا گیا ہے۔ اگر چہ اس میں اور بھی اعلیٰ مضامین ہیں لیکن گائے کا یہ عجیب و غریب قصہ صرف اسی سورت میں ہے سورۃ البقرہ میں سب سے زیادہ احکام ہیں اتنے زیادہ احکام کسی اور سورۃ میں نہیں ملتے۔

آیت نمبر 1 تا 40: ایمان والوں کا تذکرہ، کفار کا ذکر منافقین کی عادات وخصائل کا بیان، عبادت کا حکم، شرک کی ممانعت، اعجاز قرآنی، خلافت فی الارض، ملائکہ کا وجود، آدم کی تخلیق، آدم کی فضیلت، اللہ رب العزت کی نافرمانی سے نقصان کا اندیشہ، بنی اسرائیل کی فضیلت کا تذکرہ، آدم کی خطا اور آدم کی توبہ کی قبولیت کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

آیت نمبر 41 تا 60: حصول دنیا کے لئے قرآن مجید کے معانی کو تبدیل کرنیکی ممانعت، اللہ کے احکامات صاف صاف بیان کرنے کا حکم، اقامت صلوٰۃ، زکوٰۃ کی ادائیگی، صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہنا، دعوت حق دینا اور خود بھی اس پر عمل کرنا، سب نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اعمال صالحہ قیامت کے دن کام آئیں گے۔ نافرمان لوگوں کی شکلیں تک مسخ کردی جائیں گی۔ بنی اسرائیل پر انعامات کی بارش، فرعون کی غرقابی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم اور من وسلویٰ کا تذکرہ شامل ہے۔

آیت نمبر 61 تا 120: اچھے اعمال والا جنت کا مستحق ہے پتھروں کی خوبیوں کا ذکر، جادو اور ٹونے ٹوٹکے سے ممانعت، ظالم ہے وہ شخص جو لوگوں کو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرے، مساجد میں صرف اللہ کا ذکر کریں اور دنیاوی لغو قسم کی باتیں نہ کریں، کن فیکون کے مفہوم کا ذکر، اللہ سے مانگنے کا ذکر بار بار مانگنے کا تذکرہ، اللہ رب العزت مانگنے والے سے خوش ہوتے ہیں، اور نہ مانگنے والے سے ناراض ہوتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا، تعمیر کعبہ، آل ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ، تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے متبعین کا نام مسلمان تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی امت کو امامت دینے کا تذکرہ۔

Marfat.com

آیت نمبر 121 تا 175: تبدیلی قبلہ کا ذکر، نیکی میں تعاون کرنے کا اور برائی میں تعاون نہ کرنے کا ذکر، نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کا حکم اور اللہ سے ڈرنا، اللہ کا ذکر کرنے کا حکم، اور اس کا شکر کرنے کا حکم، ناشکری سے منع کیا گیا ہے شہید زندہ ہے ان کی زندگی کا ادراک عام فہم نہیں، اموال کے خسارے میں آزمائش ہے۔ صابرین کے لئے خوشخبری ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں حج وعمرہ کے متعلق بیان، اللہ کی آیات کو چھپانے والوں کا انجام فضول رسم ورواج سے اپنے آپ کو بچاؤ اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم۔

آیت نمبر 176 تا 188: ان آیات میں زیادہ تر مضامین اسلامی ریاست کے تمدن، معاشرت، معیشت، قانون اور اصول سیاست وغیرہ کی ہدایات پر مشتمل ہیں۔ شریعت نے جن چیزوں کو حرام کہا ہے، ان کا ذکر، حرام کمانے کی ممانعت حلال کی وضاحت، نیکی کی تعریف، مالِ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ، انفاق فی سبیل اللہ کا تذکرہ۔ قصاص کے متعلق بیان۔ وصیت کی تعریف۔ روزوں کے متعلق تفصیلی احکامات، دعا اور قبولیت دعا کا ذکر، اعتکاف کا تذکرہ۔ روزے کی حالت میں کھانے پینے، مباشرت سے اجتناب کا حکم، ایک دوسرے کے مال کھانے کی ممانعت۔

آیت نمبر 189 تا 199: جنگ کرنے کا حکم، اسباب فتنہ، احسان کر کے جتلانے سے منع کیا گیا ہے، احکامات حج، سفر حج میں زادِ راہ لے کر جانا ہے۔ تقویٰ کے وطن کو کبھی نہ چھوڑا جائے۔ حج کے دوران تجارت کی جاسکتی ہے۔ حقوق العباد کا حکم۔

آیت 200 تا 220: اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا، مومنوں سے مذاق کرنے کی ممانعت، آزمائش سے گھبرانا منع ہے۔ مال خرچ کرنے کا حکم، جہاد کا حکم، مرتد واجب القتل ہے۔ شراب اور جوا کبیرہ گناہ ہیں، ضرورت سے زائد اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے، حیض کا حکم، قسموں سے منع کیا گیا ہے۔ بیوہ کی عدت، طلاق کے مسائل، خلع اور ایلاء کے مسائل، وصیت کا ذکر۔

آیت نمبر 221 تا 260: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم، اور جالوت کا بیان، تعداد کی کمی سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ اللہ کے حکم پر استقامت میں رہنا چاہیے، رسولوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی گئی ہے۔ آیت الکرسی کے مفہوم کا ذکر۔ کسی کو جبراً مسلمان نہیں بنانا چاہیے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان پر تمام احکام دین فرض ہوجاتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا مناظرہ، حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پرندوں کے متعلق معجزہ۔

آیت نمبر 261 تا 286: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بعد اس کا احسان نہ جتلانے کا ذکر، سوال کا جواب دینا بھی صدقہ ہے۔ صدقہ دے کے تنگ کرنے سے ممانعت، شیطانی وسوسہ کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے کے متعلق بیان۔ ناجائز جگہ یا ناجائز موقعوں پر خرچ کرنا بھی ظلم ہے۔ سود سے ممانعت، لین دین کا بیان، تجارت میں نفع ہے، گواہی کا بیان، عورتوں کی شہادت کا بیان، شہادت کے لئے طلب کیا جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیے، اچھے کام کا اجر ہے۔ برے کام کا وبال، آخر میں تفصیلی دعا ہے۔

Marfat.com

4رجنوری درس فیضان القرآن نمبر 4

سورۂ بقرہ آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٢﴾
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾
اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿٧﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨﴾ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا
یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

Marfat.com

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾
اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ
هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ
مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ
فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا
فِيْهِ ۙۗ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ
بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف لام میم یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں راہ دکھاتی ہے ڈر رکھنے والوں کو وہ جو یقین کرتے ہیں بن دیکھے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کے اوپر نازل ہوا اور جو آپ سے قبل نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ہ انھیں لوگوں نے اپنے رب کی راہ پائی ہے اور وہی کامیابی کو پہنچنے والے ہیں ہ جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے یکساں ہے ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ماننے والے نہیں ہیں ہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ہ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ہ وہ اللہ کو اور مومنین کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر وہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے ہ ان کے دلوں میں مرض ہے تو اللہ نے ان کے مرض کو بڑھا دیا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں ہ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں ہ خبردار یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن سمجھتے نہیں ہ جس وقت ان کو کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بیوقوف ایمان لائے ہیں خبردار کہ بیوقوف یہی لوگ ہیں مگر وہ نہیں جانتے ہ اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے محض ہنسی کرتے ہیں ہ اللہ ان سے ہنسی کر رہا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے رہا ہے وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں ہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کی تجارت سودمند نہ ہوئی اور وہ نہ ہوئے ہدایت پانے والے ہ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے آگ جلائی جب آگ نے اس کے اردگرد کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی بینائی سلب کر لی اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا ان کو کچھ نظر نہیں آتا ہ وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں اب یہ لوٹنے والے نہیں ہیں ہ یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہو اس میں تاریکی بھی ہو اور گرج چمک بھی وہ کڑک سے ڈر کر موت سے بچنے کے لئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رہے ہوں حالانکہ اللہ منکروں کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے ہ قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہوں کو اچک لے جب بھی ان پر بجلی چمکتی ہے اس میں وہ چل پڑتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو وہ رک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ان کے کان اور ان کی آنکھوں کو سلب کر لے اللہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے ہ

تشریح :الم یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ بہت سے اکابر جن میں خلفاء اربعہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم بھی ہیں ان کا موقف یہی ہے۔ بعض حضرات نے ان کے کچھ معانی بھی بتائے ہیں کسی نے کہا ہے کہ یہ ان سورتوں کے نام ہیں جن کے شروع میں آئے ہیں۔ الم قرآن کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ الم الف اللہ کا پہلا حرف ہے اور لام اللہ کے نام لطیف کا پہلا حرف ہے اور میم مجید کا پہلا حرف ہے۔ مفسرین نے حروف مقطعات کے ذریعہ سورتیں شروع کرنے کی یہ حکمت بھی لکھی ہے

Marfat.com

کہ اہل عرب کو بتانا تھا کہ یہ کتاب جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اس کے کلمات انہیں حروف سے مرکب ہیں جو تمہاری گفتگو اور محاورات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تم فصیح بلیغ ہو اس جیسی کتاب بنا کر لاؤ۔

یہ کتاب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔ اس کا وحی الٰہی ہونا اور خداوند قدوس کی طرف سے نازل ہونا۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں نظر صحیح کی جائے تو کسی عاقل کے لئے کسی طرح کے شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

قرآن کی دعوت عام ہے ہر انسان کو قرآن نے حق کی دعوت دی ہے اور بار بار سمجھایا ہے اور دلائل پیش کئے ہیں جن کو سامنے رکھ کر تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا بھی ہدایت پر آ سکتا ہے لیکن چونکہ اس سے وہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں۔ جو لوگ متقی ہیں۔ قرآن مجید پڑھ کر اور سن کر ان کی وصفِ تقویٰ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بعد متقین کی صفات بیان فرمائیں اول یہ کہ وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جن باتوں کی خبر دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں بتائی ہیں ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے ان سب کو مانتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں کہ نماز کے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات سب کو خوب دِھیان اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس میں مالی فرائض زکوٰۃ اور عشر اور واجبات صدقہ فطر وغیرہ نفلی صدقات سب داخل ہیں۔

نماز کا باقاعدگی سے اور مسلسل ادا کرنا ہی اقامت صلوٰۃ ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی پابندی سے کرنا ہے۔ بعض لوگ نماز فجر پڑھ لیتے ہیں بقیہ نمازیں ترک کر دیتے ہیں، مصروفیت کی بنا پر نماز نہ ادا کی۔ شادی بیاہ کے پروگراموں میں اور فوتیدگی کے گھروں میں جانے کی وجہ سے بھی اکثر لوگوں کی نمازیں چھوٹ جاتی ہیں۔ اس لیئے آیت میں اقامت صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ بعض لوگ زکوٰۃ کبھی کبھار دیتے ہیں یعنی سستی کا ہلی یا پھر کنجوسی کی وجہ سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں لیت و لعل سے کام لیتے ہیں۔ یہاں آیت کا منشاء یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں تسلسل رکھو اور نماز باجماعت ادا کرو۔ جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں بے شمار فوائد ہیں۔ اس لئے قرآن مجید کا مقصد یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی میں تسلسل ہو۔ اور باجماعت نماز کا اہتمام ہو۔

ایمان وہ معتبر ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اس کی تمام کتابوں پر ایمان ہو۔ اللہ کے کسی ایک نبی یا اس کی کسی ایک کتاب کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ ایمان کے تین اہم جزو ہیں توحید، رسالت اور موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانا، یہاں ان تینوں چیزوں کو بتا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی نماز اور زکوٰۃ کا بھی ذکر فرما دیا۔ کیونکہ ایمان قلبی کے بعد دوسرا درجہ نماز کا ہے اور اس کے بعد زکوٰۃ ہے۔ ایک فریضہ بدنیہ اور دوسرا فریضہ مالیہ بیان فرما دیا۔ ان لوگوں کے لئے ہدایت پر ہونے اور کامیاب ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ جن کی صفات پہلے بیان ہوئیں۔ ان کو اس بات کی سند دی گئی کہ یہ ہدایت پر ہیں اور حقیقی اور واقعی کامیابی انہی کو حاصل ہونے والی ہے جو آخرت میں اللہ کی رضا اور دخول جنت کی صورت میں حاصل ہوگی۔ اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں۔

اور جو لوگ حق واضح ہوتے ہوئے اور حق و باطل کو سمجھتے ہوئے کفر پر جمے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے طے کر رکھا ہے کہ ہمیں ہرگز کسی حالت میں اسلام قبول نہیں کرنا۔ جب انہوں نے اپنی شرارت اور عناد کی وجہ سے اپنی استعداد خود برباد کر دی تو اپنی تباہی کا سبب وہ خود ہی بن گئے۔ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور دین اسلام خوب پھیلنے لگا تو یہود اور خاص کر ان کے علماء اور احبار دشمنی پر اتر آئے کچھ لوگ اوس اور خزرج میں سے بھی اسلام کے مخالف ہو گئے۔ اسلام کی اشاعت عام ہو

Marfat.com

جانے کے بعد کھل کر یہ لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اور دشمنی کے اظہار سے بھی عاجز تھے اس لئے انہوں نے یہ چال چلی کہ ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا، اندر سے کافر تھے اور ظاہر میں مسلمان تھے۔ یہ لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر بھی ایمان لائے۔ پھر فرمایا کہ ان لوگوں کا یہ دعویٰ سراسر جھوٹ ہے۔ یہ اہل ایمان نہیں ہیں۔۔ ایمان فعل قلب ہے۔صرف زبانی دعویٰ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوگا۔ جب تک دل سے ان چیزوں کی تصدیق نہ کرے جو اللہ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ بتائی ہیں اور جن پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے اس وقت تک کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا۔

منافقین اپنے اس عمل کو چالبازی اور ہوشیاری سمجھتے ہیں کہ ہم نے خوب اللہ تعالیٰ اور مومنین کو دھوکہ دیا اور اپنا کام نکالا، حالانکہ اس دھوکہ دہی اور چالبازی کا برا انجام خود انہی کے سامنے آئے گا۔ مرض نفاق حسد اور حب دنیا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دنیا میں ایسا شخص ذلیل ہوتا ہے اور آخرت میں منافق کے لئے سخت سزا ہے۔ اس وقت چونکہ ہم دلوں کا حال نہیں جانتے اس لئے ہم کسی مدعی اسلام کو یوں نہیں کہیں گے کہ یہ منافق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک کی طرف سے اس زمانہ کے منافقوں کے نفاق کا علم تھا اس لئے متعین طریقے پر ان کو منافق قرار دیا گیا ہم ظاہر کے مکلف ہیں جو شخص کہے گا۔ میں مسلمان ہوں اس کو مسلمان سمجھیں گے، جب تک کہ اس سے کفر کا کوئی کلمہ یا کفر کا کوئی کام صادر نہ ہو۔

جب ان سے کہا جاتا تھا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے تھے کہ جی ہم کہاں فساد کر رہے ہیں؟ ہمارا کام تو اصلاح کرنا ہی ہے۔ جس فساد میں یہ لوگ مبتلا تھے اس میں کئی طرح سے حصہ لیتے تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فتنے کھڑے کرتے تھے ...اور دشمنانِ اسلام کو لڑائیوں پر آمادہ کرتے تھے اور مسلمانوں کے راز دشمنوں تک پہنچاتے تھے۔ اور جو لوگ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتے ان کو اسلام سے روکنے کا سبب بنتے تھے۔ اور مسلمانوں کا تمسخر اُڑاتے تھے۔

اور جب ان سے کہا جاتا تھا کہ ایمان لے آؤ یعنی دینِ اسلام کو سچے دل سے قبول کرو تو وہ کہتے تھے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو بے وقوف ہیں ہم بیوقوفی کا کام کیوں کریں۔ حضراتِ صحابہ اور خاص کر انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کو انہوں نے بیوقوف بنایا۔ اور گویا اپنے سمجھدار اور ہوشیار ہونے کا دعویٰ کیا۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ بلا شبہ یہ خود بیوقوف ہیں، جس نے ایمان کھویا کفر اختیار کیا اسلام کو نقصان پہنچایا اپنی آخرت برباد کی۔ ان کی بیوقوفی میں کیا شک ہے؟ اور ان کے استہزاء کا وبال انہیں پر پڑے گا۔ یہاں دنیا میں مسلمانوں کی طرف اشارے کرتے ہیں زبانوں سے ان کا مذاق بناتے ہیں۔ آخرت میں مومنین ان پر ہنسیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہر شخص کو فطرت ایمان پر پیدا فرمایا پھر عقل اور ہوش بھی دیا۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کو معبوث فرمایا۔ کتابیں نازل فرمائیں اس سب کے باوجود اگر کوئی شخص ہدایت کو اختیار نہ کرے اور گمراہی کو اختیار کرے تو یہ ہدایت کے بدل گمراہی خریدنے والا بن گیا۔ اس نے اپنی عقل وبصیرت کی پونجی کو جس کے ذریعہ ہدایت پر چل سکتا تھا، ضائع کر دیا۔ یعنی اپنی پونجی گمراہی حاصل کرنے میں لگا دی ایسے لوگوں کی یہ تجارت نفع مند نہیں، بلکہ سراسر نقصان اور خسران کا باعث ہے۔ آخرت میں بربادی کو خریدا فطرت سلیمہ جو ان کی پونجی تھی اس کو برباد کیا ایسی تجارت میں نفع کہاں؟ اہل ایمان کو دھوکہ دیا ان کو بیوقوف بتایا اور خود ہی دھوکہ میں پڑے اور برباد ہوئے۔

Marfat.com

منافقوں نے ظاہری طور پر اسلام قبول کرلیا اور دل میں ان کے ایمان نہ تھا ظاہری ایمان قبول کرنے سے جو کچھ انہیں دنیاوی فائدہ پہنچ گیا مثلاً جان و مال محفوظ کرلیا کہ مسلمان ان سے تعرض نہ کریں اس کو اولاً ایسے شخص سے تشبیہ دی جو اندھیری رات میں آگ جلائے اور اس روشنی سے راستہ دیکھنے کا فائدہ حاصل کرنا چاہے اور ان لوگوں کا جو انجام ہونے والا ہے کہ مرتے ہی سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ منافقوں نے اپنے طور پر بڑی ہوشیاری کی کہ ایمان ظاہر کر کے دنیا کا کچھ فائدہ اٹھالیا لیکن دل میں جو کفر گھسا ہوا ہے اس کی وجہ سے موت کے بعد جن مصیبتوں میں گرفتار ہوں گے اس کو نہ سوچا اور کفر میں بڑھتے بڑھتے اس درجے پر پہنچ گئے کہ بہرے بھی ہیں حق سننے کے قابل نہ رہے اور گونگے بھی ہیں جن کے منہ سے کلمہ حق ادا نہیں ہوسکتا اور اندھے بھی ہیں جو راہِ حق نہیں دیکھ سکتے۔ اپنا نفع نقصان جاننے اور سمجھنے سے غافل ہیں۔ ان کے بارے میں نہ سوچا جائے کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں گے اور دل سے مسلمان ہوں گے۔ منافقوں کی یہی حالت ہے جب غلبہ اسلام کو دیکھتے ہیں اور اس کا نور پھیلتا ہوا نظر آتا ہے تو اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں پھر جب دنیا کی محبت زور پکڑتی ہے اور دنیاوی فائدے کفر اختیار کئے رہنے میں نظر آتے ہیں تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں یعنی ایمان کی طرف بڑھنے سے رک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت سے سب کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس کی طرف بڑھنا اور اس کا دین قبول کرنا لازم ہے۔ وہ چاہے تو سننے اور دیکھنے کی ساری قوتیں ختم فرمائے اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ان آیات میں اہل ایمان کی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے اور اہل ایمان کا انجام خیر کا بھی تذکرہ ہے۔ کافروں کی کیفیت کا ذکر اور ان کے انجام بد کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ منافقین کے کردار کے متعلق بڑی وضاحت کی گئی ہے نفاق کو قلبی بیماری سے تعبیر کیا گیا ہے اور قلبی نفاق کا آغاز جھوٹ سے ہوتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

5/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 5

سورہ بقرہ آیت نمبر 21 تا 39 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ
مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا
النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا
مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ط وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ

Marfat.com

وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ
بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى
السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ
قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ
لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ

Marfat.com

أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ
أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا
مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي
الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا
فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ ہ وہ ذات جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور اتارا آسمان سے پانی اور اس سے پیدا کئے پھل تمہاری غذا کے لئے پس تم کسی کو اللہ کے برابر نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو ہ اگر تم اس کلام کے متعلق شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے کے اوپر نازل کیا ہے تو لاؤ اس کے مانند ایک سورۃ اور بلا لو اپنے حمایتوں کو بھی اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو ہ پس اگر تم یہ نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن بنیں گے آدمی اور پتھر وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے ہ اور خوش خبری دے دوان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام کئے اس بات کی کہ ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جب بھی ان کو ان باغوں میں سے کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو اس سے پہلے ہمیں دیا گیا تھا

Marfat.com

اور ملے گا ان کو ایک دوسرے سے ملتا جلتا اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥ اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ بیان کرے مثال مچھر کی یا اس سے بھی کسی چھوٹی چیز کی پھر جو ایمان والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے ان کے رب کی جانب سے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال کو بیان کر کے اللہ نے کیا چاہا ہے اللہ اس کے ذریعہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے اور وہ گمراہ کرتا ہے ان لوگوں کو جو نافرمانی کرنے والے ہیں ٥ جو اللہ کے عہد کو اس کے باندھنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں نقصان اٹھانے والے ٥ تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں زندگی عطا کی پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر وہ زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ وہی ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف توجہ کی اور سات آسمان درست کئے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں فرشتوں نے کہا کیا تو زمین میں ایسے لوگوں کو بسائے گا جو اس میں فساد کریں اور خون بہائیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں اللہ نے کہا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ٥ اور اللہ نے سکھا دیئے آدم کو سارے نام پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان لوگوں کے نام بتاؤ ٥ فرشتوں نے کہا کہ تو پاک ہے ہمیں وہی کچھ علم ہے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے تو ہی بڑے علم والا اور حکمت والا ہے ٥ اللہ نے کہا اے آدم! ان کو بتا ان لوگوں کے نام تو جب آدم نے بتائے ان کو ان لوگوں کے نام تو اللہ نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کے بھید کو میں ہی جانتا ہوں اور مجھ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ٥ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور کافروں میں سے ہو گیا ٥ اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمھاری بیوی دونوں جنت میں رہو اور اس میں کھاؤ فراغت کے ساتھ جہاں سے چاہو اس درخت کے نزدیک مت جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ٥ پھر شیطان نے اس درخت کے ذریعہ دونوں کو لغزش میں مبتلا کر دیا اور ان کو اس عیش سے نکال دیا جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا تم سب اترو یہاں سے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے اور تمھارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور کام چلانا ہے ایک مدت تک ٥ پھر آدم نے سیکھ لئے اپنے رب سے چند بول تو اللہ اس پر متوجہ ہوا بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ ہم نے کہا تم سب یہاں سے اترو پھر جب آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ اور جو لوگ انکار کریں گے اور ہماری نشانیوں کو جھٹلائیں گے تو وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥

تشریح: مومنین مخلصین اور کافرین اور منافقین کا ذکر کرنے کے بعد اب دلائل کے ساتھ توحید کی دعوت دی گئی۔ اور اللہ جل شانہ کی شان خالقیت اور شان ربوبیت بیان فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نعمت کا تذکرہ فرمایا جس کا مظاہرہ سب کے سامنے ہے اور ایک کم سمجھ آدمی بھی اس کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شانِ خالقیت کا مظاہرہ تو چھوٹی بڑی چیز میں ہوتا ہے لیکن بہت واضح چیزیں جو سب کے سامنے ہیں اور کم سمجھ بھی جن کو سمجھتا اور جانتا ہے ان میں سے تین چیزیں بیان فرمائیں۔ جن میں سے اول یہ ہے کہ اس نے زمین کو پیدا فرمایا۔ یہ

Marfat.com

زمین سب کے سامنے ہے اس پر بستے ہیں اور رہتے سہتے ہیں اگر کوئی نابینا ہو تو وہ بھی یہ تو جانتا ہی ہے کہ میں کسی چیز پر آباد ہوں کسی چیز پر چل پھر رہا ہوں جو زمین ہے اس کا وجود ہی بتاتا ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا بڑی قدرت والا ہے پھر زمین کا وجود محض وجود ہی نہیں بلکہ انسانوں کے لئے اس کا وجود بڑی نعمت ہے ساری زمین انسانوں کے لئے بچھونا ہے جس پر رہتے سہتے ہیں چلتے پھرتے ہیں اس کے اتنے بڑے پھیلاؤ میں انسانوں کے رہنے کے مکانات بنانے چلنے پھرنے سفر کرنے حاجتیں پوری کرنے کے مواقع ہیں اگر زمین پر پہاڑ ہی پہاڑ ہوتے یا پانی ہی پانی ہوتا تو اس پر رہنا دشوار ہو جاتا۔ زمین کے ساتھ ہی آسمان کا ذکر فرمایا اور وہ یہ کہ آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا۔ یہ چھت ستاروں سے مزین ہے۔ دیکھنے میں بھلی معلوم ہوتی ہے اس کی طرف نظر کرنے سے فرحت اور بشاشت محسوس ہوتی ہے۔

پھر بارش کے پانی کا تذکرہ کیا اور یہ فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے آسمان سے پانی اتارا اور اس کے ذریعہ طرح طرح کے پھل پیدا فرمائے جو بنی نوع انسان کے لئے رزق ہیں۔ ایک ہی زمین ہے اس میں طرح طرح کے پھل ہیں جن کے رنگ بھی مختلف ہیں مزے بھی مختلف ہیں۔

آخرت میں فرمایا کہ جب اپنے رب اور خالق کو تم نے اس کے دلائل قدرت کے ذریعہ اور اس کی نعمتوں کے واسطہ سے پہچان لیا تو عقل اور سمجھ کا تقاضا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اس کو ایک جانو اور ایک مانو اس کی الوہیت اور ربوبیت کا اقرار کرو۔ اور اس کے مقابل میں شریک مت ٹھہراؤ۔ ان سب باتوں کو جانتے اور سمجھتے ہوئے اس کے لئے شریک تجویز کرنا اور کسی کو اس کے علاوہ عبادت کا مستحق سمجھنا علم فہم اور عقل و دانش کے خلاف ہے۔

پھر توحید کے ثابت کرنے کے بعد رسالت کے ماننے اور تسلیم کرنے کی دعوت دی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا جو انسان تھے اور انسانوں سے انسان کی زبان میں بات کرتے تھے۔ جتنے بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے ان کی نبوت ثابت کرنے کے لئے ہر ایک زمانہ کے ماحول کے اعتبار سے معجزات دیئے گئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ سارے عالم کے انسانوں کے لئے ہے آپ سے بے شمار معجزات کا ظہور ہوا۔ ان معجزات میں بہت بڑا معجزہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو آپ پر نازل ہوئی جس کا نام قرآن مجید ہے ایک ایسا معجزہ دے دیا گیا جس کی فصاحت و بلاغت کے سامنے تمام شعراءِ عرب عاجز رہ گئے۔

اہل عرب کو قرآن جیسی کوئی سورت بنا کر پیش کرنے کے لئے تحدی کی گئی ہے یعنی مقابلہ میں کوئی سورت لانے کا چیلنج کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تم سب اپنے حامیوں اور مددگاروں کو بلالو اور اللہ تعالیٰ کے سوا سارے حمائیتیوں کو جمع کرو پھر قرآن کریم جیسی کوئی سورت بنا کر پیش کرو۔ پہلے دس سورتیں بنا کر لانے کا چیلنج کیا گیا تھا پھر ایک سورت لانے کے لئے فرمایا گیا تمام فصحاء بلغاء ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت بھی بنا کر نہ لاسکے اور یکسر عاجز رہ گئے۔

اسی لئے ارشاد فرمایا کہ اگر تم قرآن کے مقابلہ میں کوئی سورت نہیں لاسکتے اور ہرگز نہیں لاسکو گے تو دوزخ کی آگ سے اپنے کو بچاؤ یعنی قرآن لانے والے کی رسالت اور دعوت کے منکر ہو کر عذابِ دائمی کے مستحق نہ بنو اور دیکھتے بھالتے دھکتی ہوئی آگ کا ایندھن نہ بنو۔

Marfat.com

کافروں کی سزا بتانے کے بعد اہل ایمان اور اعمال صالحہ والے بندوں کی جزا ذکر فرمائی ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کی صورتوں میں ظاہر ہوگی۔

اول، تو یہ فرمایا کہ یہ لوگ باغوں میں رہیں گے یہ باغات دار النعیم میں ہوں گے جسے جنت کہا جاتا ہے۔ان باغات میں نہریں جاری ہوں گی جو صاف ستھرے پانی کی ہوں گی جس میں کسی طرح کا تغیر نہ ہوا ہوگا، اور دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا مزہ تبدیل نہ ہوا ہوگا۔اور شراب کی نہریں ہوگی جو پینے والوں کے لئے لذت کا ذریعہ ہوں گی۔اور صاف ستھرے شہد کی نہریں ہوں گی۔اور جو شراب وہاں پی جائے گی وہ لذت کے لئے ہوگی۔اس سے نہ نشہ آئے گا اور نہ سر میں درد ہوگا۔

دوم یہ فرمایا کہ ان باغوں کے درختوں میں جو پھل ہوں گے وہ ان کو کھانے کے لئے پیش کئے جائیں گے اور جب کبھی کوئی پھل لایا جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا اور وجہ اس کی یہ ہوگی کہ وہ پھل آپس میں ہم شکل ہوں گے اگر چہ لذت اور مزے میں مختلف ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جنت کے پھلوں سے دنیا میں کوئی پھل نہیں بس ناموں کی مشابہت ہے یعنی پھلوں کو دیکھ کر اہل جنت کہیں گے کہ یہ سیب ہیں۔یہ انار ہیں ہم نے اس کو دنیا میں کھایا تھا۔لیکن وہ مزے میں دنیا والے پھل کی طرح نہ ہوں گے بلکہ ان کا مزہ اور کیف جنت کے اعتبار سے ہوگا۔

سوم: یہ فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے بیویاں ہوں گی جو پاکیزہ بنائی ہوئی ہیں، وہ گندگی اور تکلیف دینے والی چیز سے پاک ہوں گی۔ان کا ظاہر اور باطن سب کچھ عمدہ اور بہترین ہوگا۔شوہروں کی بات مانیں گی نافرمانی نام کو بھی نہ ہوگی۔

دنیا کی نعمتوں میں کدورت ملی ہوئی ہے خوشی کے ساتھ رنج ہے تندرستی کے ساتھ بیماری ہے۔پھولوں کے ساتھ کانٹے ہیں۔مال اور عہدوں کے ساتھ دوسروں کا حسد اور دشمنی ہے۔آخرت کی نعمتیں ابدی ہیں دائمی ہیں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ان کے زوال اور چھن جانے کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔زندگی بھی دائمی ہوگی۔مخالفین اور معاندین سے یہ تو نہ ہوسکا کہ کتاب اللہ کے مقابلہ میں کوئی سورت بنا کر لاتے لیکن انہوں نے ایک اعتراض کردیا۔کہ جب اللہ تعالیٰ نے عنکبوت مکڑی اور ذباب مکھی کا قرآن مجید میں تذکرہ فرمایا تو مشرکین کہنے لگے کہ اس میں تو مکڑی اور مکھی کا تذکرہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس حقیر مثال سے کیا ارادہ کیا ہوگا۔یہ مثال اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔لہذا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہوسکتا۔

اللہ جل شانہٗ نے ان معاندین اور معترضین کی تردید فرمائی اور ان کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے نہیں شرماتا۔کہ کوئی چیز مثال میں پیش فرمائے خواہ مچھر ہی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہو۔کیونکہ مثال اپنی جگہ ٹھیک ہے ممثل لہ کے مطابق ہے، موقعہ کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو مثالیں پیش فرمائی ہیں۔سمجھانے کے لئے اور معاندین کو راہ حق پر لانے کے لئے ہیں اور جو اہل ایمان ہیں وہ مزید اپنے ایمان پر ثابت قدم ہو جاتے ہیں۔جو لوگ اس مثال کو اپنے لئے ذریعہ کفر بنا لیتے ہیں یعنی مثال پر اعتراض کر کے اپنے کفر میں مزید اضافہ کر لیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو حکم عدولی پر کمر بندھے ہوئے ہیں۔یہ لوگ اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور ایک طرح کا عہد ہے کہ انسان اپنی عقل سے اپنے خالق اور مالک کو پہچانے، اور اپنے خالق اور

Marfat.com

مالک کو واحد جانے۔ یہ لوگ ان چیزوں کو کاٹتے ہیں جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا، اور ان احکام میں صلہ رحمی بھی ہے اور اہل ایمان سے دوستی کرنا بھی ہے۔

اور یہ لوگ زمین میں فساد کرتے ہیں، فساد بگاڑ کو کہتے ہیں اور یہ بہت جامع لفظ ہے، کفر اختیار کرنا، منافق بننا، مشرک ہونا، اللہ کی وحدانیت کا منکر ہونا، دوسروں کو ایمان سے روکنا، حق اور اہل حق کا مذاق بنانا، حقوق کا غصب کرنا، چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا، قتل و خون کرنا، جس کی شریعت میں اجازت نہیں دی گئی۔ یہ سب فساد فی الارض میں داخل ہے۔ کہ یہ لوگ پورے خسارے میں ہیں۔ انہوں نے دنیا کے حقیر فائدوں پر نظر کی، اور آخرت کے دائمی عذاب کے مستحق بنے جس سے بڑھ کر کوئی خسارہ نہیں۔

یہ لوگ اپنے خالق و مالک کے کیسے منکر ہو رہے ہیں اور اس کی توحید سے کیسے انحراف کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس نے تم کو وجود بخشا ہے۔ تم نطفے کی حالت میں بے جان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی دی تمہارا جسم بنایا اور اس میں روح پھونکی۔ جب تمہاری اجل مقررہ ختم ہوگی۔ اس زندگی کے بعد اسی کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ اس وقت اس دنیا میں کیئے ہوئے اعمال کا حساب ہوگا۔ کفر کا اور برے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ ایمان اور عمل صالح کی بھی جزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنی شانِ خالقیت بیان فرمائی ہے کہ اس نے تمہیں صرف پیدا کر کے نہیں چھوڑ دیا بلکہ تمہاری حاجت کی چیزیں زمین میں پیدا فرمائیں، زمین میں جو کچھ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے شرعی قواعد اور قوانین کے مطابق اس سے نفع حاصل کر سکتے ہو۔ خود زمین انسانوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اور رحمت ہے اور اس کی سطح پر اور اس کے اندر ان گنت چیزیں ہیں۔ انسان ان سب سے متنفع ہوتے ہیں۔

انسان کی تخلیق سے پہلے اس زمین میں جنات رہتے تھے۔ وہ آگ سے پیدا کئے گئے تھے ان کے مزاج میں شر ہے، زمین میں بہت فساد کرتے رہے اور خون بہاتے رہے اللہ جل شانہٗ نے زمین میں اپنا خلیفہ پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا کہ زمین میں خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے جنات کا حال دیکھ رکھا تھا انہوں نے سمجھا کہ زمین کا مزاج ایسا ہی ہے جو اس میں رہے گا فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ انہوں نے اس سے پہلے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی تھی جس میں متضاد قوتیں جمع ہوں اور ان کے مجموعہ سے ایسی طبیعت پیدا ہو جائے جس سے خیر کا مظاہرہ ہو۔ عفت بھی ہو، شجاعت بھی ہو۔ عدل و انصاف بھی ہو۔ اہل شر کی سرکوبی پر قدرت بھی ہو۔ لہٰذا وہ سوال کر بیٹھے۔ انہوں نے بطور تعجب یہ عرض کیا کہ کیا آپ اپنی زمین میں ایسا خلیفہ بنائیں گے جو نافرمانی کرے گا، ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں اور ہر عیب اور ہر نقص سے آپ کی تنزیہ کرتے ہیں اور ہر کمال سے آپ کو متصف جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ہم اس کے پیدا کرنے کی حکمتیں جانتے ہیں۔

جس نئی مخلوق کے پیدا فرمانے اور زمین میں خلیفہ بنانے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا تھا وہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا اول تو پتلا بنایا گیا پھر اس میں روح پھونکی گئی۔ اور جب یہ جاندار چیز بن گئی اور جاننے اور پہچاننے کے قابل ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ساری چیزوں کے نام بتا دیئے پھر ان چیزوں کو فرشتوں پر پیش فرمایا جن کے نام حضرت آدم علیہ السلام کو بتا دیئے تھے اور فرمایا تم مجھے ان کے نام بتا دو اگر تم سچے ہو۔ تو فرشتے بتانے سے عاجز رہ گئے۔ اور اس طرح سے اللہ جل شانہٗ نے نئی مخلوق کی فضیلت ثابت فرما دی اور بتا دیا کہ اس نئی مخلوق میں صفتِ علم ایک ایسی بڑی چیز ہے جس کی

Marfat.com

وجہ سے زمین میں خلاف قائم کی جاسکتی ہے اور باقی رکھی جاسکتی ہے۔
جب فرشتوں نے دیکھ لیا کہ اس نئی مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نواز دیا اور جو علوم اس کو دیئے ہیں وہ ہم میں نہیں ہیں تو انہوں نے اپنی عاجزی کا اقرار کرلیا۔ آپ نے جو کچھ ارادہ فرمایا اس کے متعلق کسی قسم کا کوئی سوال اٹھانا درست نہیں اور آپ علیم ہیں سبھی کچھ جانتے ہیں اور حکیم بھی ہیں آپ کا کوئی ارادہ اور فعل حکمت سے خالی نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ تم ان کے نام بتادو، چنانچہ انہوں نے ان چیزوں کے نام بتادیئے۔ فرشتوں کی عاجزی کا اور حضرت آدم علیہ السلام کے علم کا خوب اچھی طرح مظاہرہ ہوگیا تو علم کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خلافت کے لئے علم ضروری ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل تھے کیونکہ ان کو ان سے زیادہ علم دیا گیا۔
جب آدم علیہ السلام کی فضیلت ظاہر ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کرو۔ یہ تو یقینی طور سے ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ سجدہ عبادت کا نہ تھا کیونکہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ پھر یہ سجدہ کون سا تھا؟ بعض حضرات نے فرمایا کہ سجدہ تو اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور آدم علیہ السلام کو قبلہ بنایا گیا تھا۔ اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ سجدہ تو آدم علیہ السلام ہی کو تھا لیکن یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدہ عبادت نہ تھا جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کو سجدہ کیا تھا۔
شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ میں غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ خواہ کیسا ہی ہو۔ حکم سن کر فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اس نے اس بات سے انکار کیا۔ ابلیس ملعون نے نہ صرف یہ کہ حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو غلط بتایا اور اعتراض کر بیٹھا کہ آپ نے افضل کو حکم دیا کہ غیر افضل کو سجدہ کرے۔ یہ حکمت کے خلاف ہے۔ اس نے اپنے خیال میں آگ کو مٹی سے افضل سمجھا اس لئے جو آگ سے پیدا ہوا ہے اس کو بھی مٹی سے پیدا شدہ شخص سے افضل سمجھ لیا۔ آگ کو مٹی سے افضل سمجھنا ہی اول تو غلط ہے۔ آگ میں فساد زیادہ ہے صلاح کم ہے۔ اور مٹی میں سراپا خوبی ہے، جو نافع ہی نافع ہے۔ اور سب سے بڑی جو خوبی کی چیز مٹی میں ہے وہ تواضع اور فروتنی ہے پھر کام کی چیزیں سب زمین ہی سے نکلتی ہیں۔ انسانوں اور جنوں کے رہنے کی جگہ بھی زمین ہی ہے۔ پھل، میوے، غلے، ہرے بھرے باغ، کھیتیاں،، سب زمین سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اور بہت سی وجوہ سے مٹی کو آگ پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر مومن بندے کا کام یہ ہے کہ وہ بات مانے حکم کی تعمیل کرے اگر چہ اپنی سمجھ کے خلاف ہی ہو۔
اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور خوب با فراغت! اچھی طرح کھانے کا کھلا اختیار دے دیا۔ لیکن ایک درخت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے پاس نہ جانا۔ اگر تم نے اس میں سے کھا لیا تو ظالموں میں شمار ہو جاؤ گے۔ اس کے کھانے سے جو ممانعت کی خلاف ورزی ہوگی، یہ گناہ ہوگا اور ہر گناہ، گناہ کرنے والے کیلئے وبال ہے۔ جب خلاف ورزی کرلو گے تو یہاں جن نعمتوں میں رہ رہے ہو سلب ہو جائیں گی اور یہاں سے نکلنا پڑے گا۔ اور یہ بھی اپنی جان پر ظلم ہوگا۔
شجرہ (درخت) جس کے کھانے سے منع فرمایا تھا وہ کون سا درخت تھا۔ وہ انگور کا درخت تھا، انجیر کا درخت تھا یا کوئی خاص راز والی بات تھی، صحیح علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ کون سا درخت تھا۔ اللہ جل شانہٗ نے آدم علیہ السلام سے فرما دیا تھا کہ دیکھو، یہ ابلیس تمہارا دشمن ہے تم دونوں کو جنت سے نہ نکال دے یعنی ادھر شیطان نے بھی دشمنی پر کمر باندھ لی تھی اور حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی اور ان کی ذریت کو تکلیف پہنچانے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔ وہ اس تاک میں رہا کہ ان کو کسی طرح جنت سے نکلواؤں اور یہاں کی نعمتوں

Marfat.com

سے محروم کروں۔ چنانچہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ دیکھو تم کو اس درخت کے کھانے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ جو کوئی شخص اس درخت میں سے کھالے گا۔ وہ ہمیشہ یہیں رہے گا۔ اور جو بادشاہی یہاں حاصل ہے اس میں کبھی ضعف نہ آئے گا۔ اور اس نے صرف معمولی طور پر ہی ترغیب نہیں دی، بلکہ دونوں میاں بیویوں سے قسم کھا کر کہا کہ بے شک میں تمہارے لئے خیر خواہی کا مشورہ دینے والا ہوں۔ شیطان کے سمجھانے اور قسم کھانے سے دونوں میاں بیوی نے اس درخت میں سے کھالیا جس سے منع فرمایا گیا تھا۔ اس درخت کو چکھنا تھا کہ جنت کے کپڑے ان کے تن سے جدا ہو گئے اور دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئیں۔ اللہ جل شانہٗ نے ان کو پکار کر فرمایا کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا اور کیا میں نے یہ نہ کہا تھا کہ بلاشبہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں فوراً گناہ کے اقراری ہوئے اور مغفرت طلب کرنے لگے۔

جب شجرہ کا واقعہ پیش آ گیا تو اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ تم یہاں سے اتر جاؤ۔ زمین میں جا کر رہو، وہاں تم میں بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ اور زمین میں تم کو ٹھہرنا ہے اور ایک زمانہ تک نفع حاصل کرنا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی سے جو خطا ہوگئی اس کی وجہ سے انہیں بہت زیادہ ندامت تھی۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان کو چند کلمات بتائے گئے کہ ان کے ذریعے توبہ کریں، یہ کون سے کلمات تھے۔ بعض مفسروں نے فرمایا کہ سورۂ اعراف میں جو ان کی توبہ کے الفاظ مذکور ہیں۔

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ضرور ہم خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کے الفاظ بتائے انہوں نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے توبہ کے الفاظ خود ہی القاء فرمائے اور ان کی توبہ قبول فرمائی...... اور ارشاد فرمایا کہ وہ توبہ قبول فرمانے والا اور بہت بڑا مہربان ہے جب کبھی بھی کوئی شخص ندامت کے ساتھ رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ معافی اور مغفرت تو ہوگئی لیکن جنت میں واپس نہیں بسایا گیا کیونکہ تکوینی طور پر ان کو پہلے ہی سے دنیا میں بھیجنا اور خلیفہ بنانا طے تھا ان کے دنیا میں آنے کی وجہ سے بہت کثیر تعداد میں ان کی ذریت کے افراد مرد اور عورت ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے مستحق جنت ہوئے۔

اور یہیں سے سمجھتے جاؤ کہ تمہارے خالق اور مالک کی طرف سے وہاں ہدایت آئے گی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر آئیں گے اس کی کتابیں نازل ہوں گی۔ ان پیغمبروں اور کتابوں پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی تعلیمات اور ہدایات کے مطابق زندگی گزارنی ہوگی جو ہدایت کا اتباع کریں گے ان کے لئے یہاں واپس آ کر خیر ہی خیر ہے نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی رنج لاحق ہوگا۔

حضرت آدم اور حضرت حوا کے قصہ میں انسانوں کے لئے بڑی نصیحتیں ہیں اور شیطان کا بھی ذکر اس انداز سے کیا گیا ہے کہ وہ انسانوں کا ازلی دشمن ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 6

سورۂ بقرہ آیت نمبر 40 تا 59 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

Marfat.com

شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ اِذْ
نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْؕ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا
عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰىؕ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

Marfat.com

خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے بنی اسرائیل! یاد کرو میرے اس احسان کو جو میں نے تمھارے اوپر کیا اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمھارے عہد کو پورا کروں گا اور میرا ہی ڈر رکھو ٥ اور ایمان لاؤ اس چیز پر جو میں نے اتاری ہے تصدیق کرتی ہوئی اس چیز کو جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور نہ لو میری آیتوں پر مول تھوڑا اور مجھ سے ڈرو ٥ اور صحیح میں غلط کو نہ ملاؤ اور سچ کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو ٥ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ تم لوگوں سے نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ٥ اور مدد چاہو صبر اور نماز سے اور بیشک وہ بھاری ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو ڈرنے والے ہیں ٥ جو گمان رکھتے ہیں کہ ان کو اپنے رب سے ملنا ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ٥ اے بنی اسرائیل میرے احسان کو یاد کرو جو میں نے تمھارے اوپر کیا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا والوں پر فضیلت دی اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان کسی کے کچھ کام نہ آئے گی نہ اس کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ اس سے بدلے میں کچھ لیا جائے گا اور نہ ان کی کوئی مدد کی جائیگی ٥ اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے چھڑایا وہ تمہیں بڑی تکلیف دیتے تھے تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بھاری آزمائش تھی ٥ اور جب ہم نے دریا کو پھاڑ کر تمہیں پار کرایا پھر بچایا تمہیں اور غرق کر دیا فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھتے رہے اور جب ہم نے موسیٰ سے وعدہ کیا چالیس رات کا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے ٥ پھر ہم نے اس کے بعد تمہیں معاف کر دیا تا کہ تم شکر گزار بنو ٥ اور ہم نے تمھارے اوپر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ٥ اور جب ہم نے کہا کہ داخل ہو جاؤ اس شہر میں اور کھاؤ اس میں سے جہاں سے چاہو فراغت کے ساتھ اور داخل ہو دروازہ میں سر جھکائے ہوئے اور کہو کہ اے رب ہماری خطاؤں کو بخش دے ہم تمھاری خطاؤں کو بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دیں گے ٥ تو انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی دوسری بات سے اس پر ہم نے ان لوگوں کے اوپر جنھوں نے ظلم کیا ان کی نافرمانی کے سبب سے آسمان سے عذاب اتارا ٥

تشریح : بنی اسرائیل (اسرائیل کی اولاد) اس سے یہودی مراد ہیں۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ جن کی اولاد بارہ قبیلوں پر منقسم ہے۔ اور بنی اسرائیل کا خطاب ان سب کو

Marfat.com

شامل ہے۔بنی اسرائیل مدینہ منورہ میں اور خیبر میں اور شام میں اور ان کے علاوہ مختلف علاقوں میں آباد تھے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو خصوصی خطاب بھی فرمایا ہے اور ان کو اپنے انعامات اور احسانات یاد دلائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بنی اسرائیل پر جو کچھ تھیں وہ ان کو جانتے تھے انہیں اپنی تاریخ کا پتہ تھا۔قرآن مجید میں ان نعمتوں کا تذکرہ فرمانے میں جہاں یہود کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ کے آخری نبی پر ایمان لائیں۔جب یہودیوں کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا علم ہو گیا اور یہ اہل علم تھے، اہل کتاب تھے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات اپنی کتاب میں پاتے تھے اور پہچان بھی گئے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی بشارت پہلے سے دی گئی ہے۔تو ان کو سب سے پہلے ایمان لانا لازم تھا۔لیکن بجائے اسلام میں آگے بڑھنے کے انہوں نے اسلام سے منحرف ہونے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار کرنے میں پہل کر لی۔اسی کو فرمایا کہ تم اس کتاب کے انکار کرنے والوں میں پہل کرنے والے مت بنو۔

میری آیات پر ایمان لاؤ اور میرے تمام رسولوں کی تصدیق کرو جس میں حضرت سیدنا محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی شامل ہے اور حقیر دنیا کے چلے جانے کی وجہ سے ایمان سے نہ رکو، اگر کفر اختیار کئے رہنے میں کچھ منافع نظر آتے ہیں تو ان کو چھوڑو۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو علامات توریت شریف میں لکھی تھیں ان کو چھپاتے تھے۔ان کو حکم فرمایا کہ تم حق کو باطل کے ساتھ مت ملاؤ۔اپنی بنائی ہوئی بات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرو خود تراشیدہ بات کو حکم خداوندی ظاہر نہ کرو۔

نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔قرآن مجید میں بکثرت دونوں کا ذکر ساتھ ساتھ آیا ہے۔نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔اللہ کا ذکر کرنے کی توفیق ہوتی ہے نفس میں رجوع الی اللہ اور تواضع پیدا ہوتی ہے۔اور نماز کی برکات اور ثمرات بہت ہیں جو علماء اسلام نے اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔زکوٰۃ سے نفس کی کنجوسی دور ہوتی ہے اور مال کا خبث بھی دور ہوتا ہے۔اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔یعنی نماز با جماعت پڑھو۔لیکن یہودیوں کو خصوصی خطاب اس لئے فرمایا کہ ان لوگوں میں حب جاہ اور حب مال کا مرض تھا۔نماز اور زکوٰۃ میں ان دونوں کا علاج ہے۔اس لئے فرمایا کہ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہیں تھا۔اب تک جو نماز پڑھتے رہے اب اس کو چھوڑو اور اب وہ نماز پڑھو جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے جو رکوع اور سجدہ دونوں پر مشتمل ہے۔اس آیت شریفہ سے نماز با جماعت کی اہمیت معلوم ہوئی۔احادیث شریفہ میں بھی اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشک میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جو جمع کر لی جائیں پھر نماز کا حکم دوں تاکہ اذان دی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں جو لوگوں کا امام بنے اور میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف چلا جاؤں جو جماعت میں حاضر نہ ہوئے۔پھر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔(صحیح بخاری)

اہل کتاب یہودی قرآن کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جانتے تھے اس لئے پوشیدہ طور پر کبھی کبھی اپنے عوام اور رشتہ داروں کو اسلام قبول کرنے کا مشورہ دیتے تھے اور خود اسلام قبول نہیں کرتے تھے۔

Marfat.com

اس کے علاوہ بھی علماء یہود میں بے عملی عام تھی لوگوں کو نماز روزے کا حکم کرتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کو عار دلائی اور فرمایا کہ جو خیر کا حکم کیا ہے اس خیر میں دوسروں سے آگے بڑھنا چاہئے۔

علماء یہود سے خطاب فرمایا ہے وہ لوگ تحصیلِ دنیا کے لئے اور ریاست اور جاہ باقی رکھنے کے لئے حق چھپاتے تھے اور اسلام نہ خود قبول کرتے تھے اور نہ دوسروں کو قبول کرنے دیتے تھے ان کو حکم ہوا کہ حق قبول کرو اسلام لاؤ، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگو، صبر اور صلاۃ کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرو جو اللہ سے نزدیک کرے گی اور برائیوں سے روکے گی اسلام قبول کرنے پر جو کچھ تکلیف پہنچ جائے، مال اور ریاست میں کمی آجائے اسے صبر کے ساتھ برداشت کرو۔ نماز میں ظاہر اور باطن سب عبادت میں لگ جاتا ہے۔ یہ ظاہری طہارت اور باطنی تزکیہ دونوں کو شامل ہے کچھ نہ کچھ مال بھی خرچ ہوتا ہے مثلاً وضو اور غسل کے لئے پانی حاصل کرنا پڑتا ہے اور ستر عورت کے لئے کپڑوں کا انتظام کرنا پڑتا ہے اگر صحیح طریقہ پر نماز پڑھی جائے تو دل اور اعضاء نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اس میں شیطان سے مقابلہ ہے اور اللہ رب العزت شانہٗ سے مناجات ہے۔

بنی اسرائیل کو بار بار اپنی نعمتوں کی یاد دہانی فرمائی۔ اپنے زمانہ میں بنی اسرائیل کو دوسری اقوام پر فضیلت اور برتری حاصل تھی۔ کیونکہ ان میں حضرات انبیاء علیہم السلام ہوتے تھے اور ان کے ماننے والے بھی ہوتے تھے اور اعمال صالحہ والے بھی موجود تھے۔ یہودیوں کی دنیا طلبی حب مال، حب جاہ اور اس بات کا حسد کہ نبی ہم میں سے کیوں نہ آیا عربوں میں سے کیوں آیا ان چیزوں نے ان کو برباد کر دیا۔ قرآن مجید نے خطاب کر کے ان سے فرمایا کہ دنیا کو نہ دیکھو، آخرت پر نظر کرو۔ اموال و اولاد اور قوم اور قبیلہ قیامت کے دن بالکل کام نہیں آسکتا وہاں نہ کوئی جان کسی کی طرف سے کوئی حق ادا کر سکے گی یہ نہ ہو سکے گا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے قرضہ دے دے یا کسی طرح کا کوئی اور حق چکا دے، اور یہ نہ ہو سکے گا کہ کوئی کسی کی طرف سے عذاب بھگت لے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنے ایک بہت بڑے انعام کا تذکرہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے تمام قبیلے مصر میں رہتے تھے۔ غیر ملکی ہونے کی وجہ سے مصر کے لوگ فرعون اور فرعون کی قوم ان پر بری طرح مسلط تھے ان کی زندگی غلاموں سے بھی بدتر تھی ان سے بڑی بڑی بے گاریں لیتے تھے اور ایسی بدترین غلامی میں بنی اسرائیل مبتلا تھے کہ مصری لوگ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے تو یہ ذرا چوں بھی نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں پیدا فرمایا پھر ان کو اور ان کے بھائی ہارون علیہم السلام کو نبوت عطا فرمائی، فرعون سے ان کا مقابلہ اور مناظرہ ہوا۔ فرعون نے مقابلہ کے لئے جادوگر بلائے معجزہ کے سامنے وہ لوگ نہ ٹھہر سکے اور اپنی ہار مان کر جادوگروں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کی وجہ سے بنی اسرائیل پر فرعون اور اس کی قوم کی اور زیادہ سختیاں بڑھ گئیں۔ اللہ جل شانہٗ کا موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل کھڑے ہو اور راتوں رات روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ یہ لوگ ملک مصر سے نکل آئے۔

اور سمندر کے کنارے پہنچ گئے ان کے نکلنے کی جب فرعون اور آل فرعون کو خبر لگی تو فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا۔ بنی اسرائل دریا کے کنارے پہنچ چکے تھے سورج نکل چکا تھا فرعون جو اپنے لشکروں کے ساتھ پیچھے سے پہنچا تو بنی اسرائیل گھبرا گئے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور مجھے راہ بتائے گا اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم اپنی لاٹھی سمندر میں مارو!

Marfat.com

انہوں نے سمندر میں لاٹھی ماری تو سمندر پھٹ گیا۔ اور یہ لوگ بھی سمندر میں داخل ہو گئے بنی اسرائیل کا پار ہونا تھا اور فرعون اور اس کے لشکر کا سمندر میں داخل ہونا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو ملا دیا اور فرعون اپنے لشکروں اور جماعتیوں سمیت ڈوب گیا ان کے ڈوبنے کے اس منظر کو بنی اسرائیل اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

جب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام بنی اسرائیل کو لے کر سمندر پار ہو گئے تو ایک میدان میں پہنچ گئے۔ طور پہاڑ اسی میدان میں ہے۔ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہاں بلایا ایک مہینہ اعتکاف کرنے اور روزے رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ لیکن تیس راتیں گزرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مسواک کر لی جس سے وہ خاص قسم کی رائحہ دور ہو گئی جو روزہ رکھنے سے منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ جب یہ رائحہ دور ہو گئی تو دس دن مزید روزہ رکھنے کا حکم ہوا۔ لہذا چالیس دن کوہ طور پر گزارے مدت مذکورہ گزر جانے کے بعد توریت شریف عطا ہوئی۔

ادھر ان کے پیچھے ان کی قوم بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت ہارون علیہ السلام جن کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پیچھے چھوڑ گئے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کو سمجھایا اور بتایا کہ تم فتنے میں پڑ گئے ہو تمہارا رب رحمٰن ہے میرا اتباع کرو۔ میری اطاعت کرو۔ اس پر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم برابر اس بچھڑے کے آگے پیچھے لگے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام واپس آ جائیں۔

جب موسیٰ علیہ السلام توریت شریف کی تختیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے یہ ماجرا دیکھا، بہت غصہ ہوئے اور پوری صورت حال معلوم فرمائی پتہ چلا کہ سامری نے یہ حرکت کی ہے، اس سے بھی سوال جواب فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو بد دعا دے دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بچھوے کو جلا دیا اور راکھ کر کے سمندر میں بہا دیا۔ اور فرمایا: تمہارا معبود صرف اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے توجہ دلانے سے ان کو اپنی گمراہی کا احساس ہو گیا۔

تم اپنے پیدا کرنے والے کے حضور میں توبہ کرو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مستحق عبادت وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے اسے چھوڑ کر تم ایسی چیز کی پرستش میں لگ گئے جس کی شکل وصورت تمہارے آدمی نے خود بنائی۔ شرک کی سزا دوزخ کا دائمی عذاب ہے اس سے بچنے کے لئے توبہ کر لو۔ اور توبہ کی قبولیت کے لئے یہ شرط لگائی کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو۔ اور فرمایا کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے یہ ایک وقتی تکلیف ہے جس کا سہہ لینا دوزخ کے دائمی عذاب کے مقابلہ میں بہت زیادہ سہل ہے۔

امت محمدیہ پر اللہ جل شانہ کا بہت بڑا فضل وکرم ہے ان کی توبہ ندامت سے اور آئندہ گناہ کے نہ کرنے کا فیصلہ کر لینے پر اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے قبول ہو جاتی ہے۔ کوئی کیسا ہی کتنا بڑا گناہ کرے، کفر اختیار کرے شرک کا کام کرے اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ سچے دل سے اسلام قبول کرے توحید ورسالت پر ایمان لائے اس کی توبہ قبول ہے۔

جب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام توریت شریف لے کر تشریف لائے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ آپ فرمارہے ہیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ہمارے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔ ہم تو اس کو جب مانیں گے جب اللہ تعالیٰ ہم سے خود فرمائیں کہ یہ میری کتاب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا چلو یہ بھی سہی تم لوگ اپنے نمائندے تیار کر لو اور جو لوگ میرے ساتھ چلیں وہ روزہ رکھیں اور پاک صاف ہو کر چلیں جس دن ان کو خداوند قدوس سے ہم کلامی سے مشرف ہونے کا موقعہ آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

ان ستر آدمیوں کو بھی ساتھ لے گئے اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر یہ لوگ مطمئن نہ ہوئے اور دوسری کروٹ بدلی اور کہنے لگے کہ ہم تمہاری بات جب مانیں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کو علانیہ طور پر اپنے آمنے سامنے دیکھ لیں۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ان کو بجلی کی کڑک نے پکڑ لیا اور وہ دیکھتے ہی دیکھے لقمہ اجل بن گئے۔ جب یہ ماجرا ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فکر لاحق ہوئی کہ پہلے ہی بنی اسرائیل مجھے متہم کرتے تھے اور طرح طرح کی باتیں کرتے تھے اب اتنے آدمی ہلاک ہوگئے تو میں جب یہ بیان کروں گا کہ وہ لوگ بجلی کی کڑک سے مر گئے تو خدا جانے کیا کیا باتیں بنائیں گے اور کیسے اتہام دھریں گے لہذا انہوں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی جس کی وجہ سے دوبارہ زندہ کردیئے گئے۔ اس نعمت کا شکر ان زندہ ہونے والوں پر اور ساری قوم پر واجب ہوا۔

جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور دریا پار کرکے ایک بیابان جنگل میں پہنچے۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے لئے کچھ سایہ کا انتظام ہونا چاہیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی جس کی وجہ سے ان کے لئے بادل بھیج دیئے گئے دن میں جب وہ سفر کرتے تھے تو بادل ان پر سایہ کرتے تھے۔ اور کھانے کی ضرورت بدستور جس کا ہر انسان محتاج ہے تو ان کی اس حاجت کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے من اور سلوی نازل فرمائے۔

من جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا تھا۔ اور یہ طلوع فجر سے طلوع شمس تک نازل ہوتا تھا ایک دن کی ضرورت کے بقدر ہر شخص کو لینے کی اجازت تھی اس سے زیادہ کوئی لے لیتا تو وہ خراب ہوجاتا تھا۔ سلوی یہ کوئی پرندہ تھا جو بٹیر سے مشابہ تھا اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے پاس خوب زیادہ تعداد میں پرندے بھیج دیتا تھا جو ہوا کے ذریعہ آجاتے تھے وہ لوگ ان کو ذبح کردیتے تھے اس بارے میں بھی حکم تھا کہ بقدر ضرورت لیں اور ذخیرہ بنا کر نہ رکھیں لیکن انہوں نے اس بات پر عمل نہ کیا من اور سلوی دونوں کا ذخیرہ بنایا اور جب دوسرے دن اسے دیکھا تا کہ کھائیں تو اس میں بدبو آچکی تھی اور خراب ہوچکا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت میں تغیر نہ آتا اور وہ بدبودار نہ ہوتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل سے فرمایا کہ چلو اس سرزمین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ اس میں تو بڑے جابر قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ہمارے بس کا نہیں جو ان سے مقابلہ کریں تم جاؤ اور تمہارا رب جائے دونوں وہاں جا کر قتال کرلیں۔ ان کی اس حرکت پر چالیس سال کے لئے بیت المقدس کی سرزمین ان پر حرام کردی گئی پھر یوشع علیہ السلام کی سرکردگی میں بیت المقدس فتح ہوا جب بیت المقدس میں داخل ہونے لگے تو حکم ہوا کہ اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرتے ہوئے داخل ہوں، جھکے ہوئے داخل ہوں تواضع کا طریقہ اختیار کریں۔ کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے داخل ہوں جس کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ ہم گناہوں کی بخشش کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا تھا کہ ایسا کرو گے تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے۔ ظالموں نے اس کو بدل دیا جھکے ہوئے داخل ہونے کے بجائے بچوں کی طرح اپنے دھڑوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے جس میں ایک طرح کا استہزا ہے۔ حِطَّةٌ کی بجائے حبة فی شعیرة، کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ایسی حرکت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے فاسقانہ کرتوتوں کی وجہ سے ان پر عذاب نازل فرمادیا۔ کہ ان لوگوں پر طاعون بھیج دیا گیا تھا جس کی وجہ سے کثیر تعداد میں بنی اسرائیل کی موتیں ہوئیں۔

Marfat.com

مومن بندوں کو ہر حال میں اپنے خالق و مالک ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے جب اللہ تعالیٰ فتح اور کامرانی دے تو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف متوجہ ہوں عاجزی اور فروتنی کو اختیار کریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں خشوع خضوع کے ساتھ داخل ہوئے فتح مکہ کے بعد حضرت ام ہانی کے گھر میں آٹھ رکعات نماز پڑھی یہ چاشت کا وقت تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب فارس فتح کیا اور ایوان کسریٰ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بھی آٹھ رکعت نماز پڑھی۔

بنی اسرائیل وہ قوم ہے جس پر سب سے زیادہ انعامات و اکرام کا نزول ہوا تھا لیکن امتوں میں سب سے زیادہ اسی امت نے سرکشی بھی کی اور نافرمانی بھی اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ یہ قوم فرعون کی غلامی میں عرصہ دراز تک رہی تھی قرآن مجید کا یہاں بتانا یہ مقصود ہے کہ غلام قوموں کو جتنا بھی نوازا جائے ان کے ذہنوں سے غلامی کبھی نہیں نکلتی گردنوں کی غلامی سے چھٹکارا مل جائے تو اتنی اہم بات نہیں جب تک ذہن کی غلامی سے آزادی نہ ملے انسان آزاد نہیں ہو سکتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

7/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 7

سورہ بقرہ آیت نمبر 60 تا 82 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَاؕ
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌؕ اِهْبِطُوْا
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

Marfat.com

يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى
وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

Marfat.com

تُثِيرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا
الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَاِذْ
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَاِنَّ مِنَ
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
مِنْهُ الْمَآءُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُّؤْمِنُوا لَكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُونَهُمْ
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ اَفَلَا
تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَا يَعْلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ
بِاَيْدِيهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ

Marfat.com

ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم
مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ
قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً
وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو اس سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ پھرو زمین میں فساد مچانے والے بن کر ٥ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے اپنے رب کو ہمارے لئے پکارو کہ وہ نکالے ہمارے لئے جو اگتا ہے زمین سے ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز موسیٰ نے کہا کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے ایک ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو کسی شہر میں اترو تو تمہیں ملے گی وہ چیز جو تم مانگتے ہو اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور پھرے اللہ کا غصہ لیکر یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد پر نہ رہتے تھے ٥ یوں ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی ان میں سے جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اس نے نیک کام کیا تو اس کے لئے اس کے رب کے پاس اجر ہے اور ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ اور جب ہم نے تم سے تمھارا عہد لیا اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھایا پکڑو اس چیز کو جو ہم نے تمہیں دی ہے مضبوطی کے ساتھ اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو تا کہ تم بچو ٥ اس کے بعد تم اس سے پھر گئے اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم ہلاک ہو جاتے ٥ اور ان لوگوں کا حال تم جانتے ہو جو سبت کے معاملہ میں اللہ کے حکم سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہا کہ تم لوگ ذلیل بندر بن جاؤ ٥ پھر ہم نے اس کو عبرت بنا دیا ان لوگوں کے لئے جو اس کے روبرو تھے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے بعد آئے اور اس میں ہم نے نصیحت رکھ دی ڈر والوں کے لئے ٥ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو انھوں نے

Marfat.com

کہا کیا تم ہم سے ہنسی کررہے ہو موسیٰ نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا نادان بنوں ٥ انھوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کرو کہ وہ ہم سے بیان کرے کہ وہ گائے کیسی ہو موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچہ ان کے بیچ کی ہو اب کرڈالو جو حکم تمہیں ملا ہے ٥ انھوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کرو وہ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہو موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گہرے زرد رنگ کی ہو دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہو ٥ انھوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کرو کہ وہ ہم سے بیان کرے کہ وہ کیسی ہو کیوں کہ گائے میں ہمیں شبہ پڑ گیا ہے اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پالیں گے ٥ موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہو محنت کرنے والی نہ ہو زمین کو جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی دینے والی نہ ہو وہ سالم ہو اس میں کوئی داغ نہ ہو انھوں نے کہا کہ اب تم واضح بات لائے پھر انھوں نے اس کو ذبح کیا اور وہ ذبح کرتے نظر نہ آتے تھے ٥ اور جب تم نے ایک شخص کو مارا پھر ایک دوسرے پر اس کا الزام ڈالنے لگے حالانکہ اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا جو کچھ تم چھپانا چاہتے تھے ٥ پس ہم نے حکم دیا کہ مارو اس مردے کو اس گائے کا ایک ٹکڑا اس طرح زندہ کرتا ہے اللہ مردوں کو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دیکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو ٥ پھر اس کے بعد تمھارے دل سخت ہوگئے پس وہ پتھر کی مانند ہوگئے یا اس سے بھی زیادہ سخت پتھروں میں بعض ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے اور بعض پتھر ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو ٥ کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ یہود تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور پھر اس کو بدل ڈالتے تھے سمجھنے کے بعد اور وہ جانتے ہیں ٥ جب وہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہوئے ہیں اور جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں کہ وہ تمھارے رب کے پاس تم سے حجت کریں کیا تم سمجھتے نہیں ٥ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ٥ اور ان میں سے ان پڑھ ہیں جو نہیں جانتے کتاب کو مگر آرزوئیں ان کے پاس گمان کے سوا اور کچھ نہیں ٥ پس خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ تھوڑی سی پونجی حاصل کریں پس خرابی ہے اس چیز کی بدولت جو ان کے ہاتھوں نے لکھی اور ان کے لئے خرابی ہے اپنی اس کمائی سے ٥ اور وہ کہتے ہیں ہمیں دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن کہو کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اپنے عہد کو خلاف نہیں کرے گا یا اللہ کے اوپر ایسی بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ٥ ہاں جس نے کوئی برائی کی اور اس کے گناہ نے اس کو گھیرے میں لے لیا تو وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥ اور جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے وہ جنت والے لوگ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥

تشریح: یہ بھی میدان تیہ کا قصہ ہے جب بنی اسرائیل کو پیاس لگی اور پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانی کا سوال کیا جب موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں پانی کی درخواست کی تو اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا لاٹھی کا پتھر پر مارنا تھا کہ اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ جس پتھر میں لاٹھی مارنے سے چشمے جاری ہوتے تھے یہ ایک ہلکا سا پتھر تھا جو چوکور تھا۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھیلے میں رہتا تھا جب پانی کی حاجت ہوتی اسے زمین پر رکھ کر لاٹھی مار دیتے تھے جس سے چشمے جاری ہو جاتے

Marfat.com

تھے۔جب بنی اسرائیل پانی سے سیراب ہو جاتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو اٹھا کر تھیلے میں رکھ لیتے تھے۔لق دق میدان میں اللہ جل شانہٗ نے بنی اسرائیل کے کھانے کے لئے من وسلویٰ عطا فرمایا اور ان کے پینے کے لئے پتھر سے چشمے جاری فرمائے یہ اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل پر بہت بڑا انعام تھا۔اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بہت بڑا معجزہ بھی تھا۔

چونکہ میدان تیہ میں بنی اسرائیل کو دونوں وقت کھانے کے لئے من وسلویٰ ملتا تھا انسان کا کچھ ایسا مزاج ہے کہ وہ ایک قسم کا کھانا کھاتے بد دل ہو جاتا ہے۔اور اس کی طبیعت کا تقاضا ہوتا ہے کہ مختلف قسم کے کھانے کھائے بنی اسرائیل من وسلویٰ کھاتے کھاتے اُکتا گئے لیکن انہوں نے طبعی اُکتاہٹ کو دیکھا اور اس بات کو نہ دیکھا کہ ہم ایسی بدترین غلامی سے نکل کر آئے ہیں جہاں ہمارے بچے ذبح کر دیئے جاتے تھے اور اُف نہ کر سکتے تھے ایسے بڑے دشمن کا ہلاک اور برباد ہونا اور اس سے نجات پانا یہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے سامنے کھانے کی طبعی اکتاہٹ پر صبر کر لینا معمولی بات ہے لیکن انہوں نے صبر کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے زمین سے نکلنے والی چیزیں پیدا فرمائے، ہمیں سبزیاں چاہئیں۔کھیرا چاہئے، گیہوں چاہئے، مسور کی دال چاہئے اور پیاز چاہئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی یہ ادا پسند نہ آئی اور فرمایا کہ تمہارے پاس عمدہ کھانا بغیر کسب معاش اور بغیر محنت و مشقت کے پہنچ جاتا ہے۔تم اس عمدہ چیز کو چھوڑ کر گھٹیا چیزیں طلب کر رہے ہو، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔اگر تم کو سبزیاں ترکاریاں دال اور پیاز چاہئے۔تو کسی شہر میں چلے جاؤ۔یہ چیزیں وہاں ملیں گی۔ساتھ ہی فرمایا: کہ یہود پر ذلت اور مسکنت ماری گئی یعنی ان کے ساتھ لازم کر دی گئی۔وہ برابر ذلیل رہیں گے۔

اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے اور اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے آگے بڑھ جاتے تھے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل نے شروع دن میں تین سو نبیوں کو قتل کر دیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب والا وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا جسے کسی نبی نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے مطرود اور مردود ہونا کوئی یہودی قوم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہونا اور مستحق اجر و ثواب ہونا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔جو بھی کوئی شخص ایمان کی صفت سے متصف ہوگا وہ اپنے رب کے نزدیک اور مستحق اجر و ثواب اور بے خوف و بے غم ہوگا۔

جب خاتم النبیین سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی جن کی آمد کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی تو اب لازمی امر ہو گیا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی ہر بات تسلیم کریں۔اور جتنے اہل مذاہب آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا میں موجود تھے یا اب موجود ہیں خواہ وہ کسی نبی کے ماننے اور پیرو ہونے کے مدعی ہوں اور خواہ کسی بھی دین پر ہوں ان سب پر فرض ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور ہر وہ عقیدہ تسلیم کریں اور مانیں جو آپ نے بتایا۔قیامت تک کے لئے ہر قوم ہر جماعت ہر فرد ہر علاقہ کے انسان آپ کی امت دعوت میں شامل ہیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت شریف لے کر آئے اور مستقل شریعت بنی اسرائیل کو دی گئی تو بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا

Marfat.com

کہ اللہ وحدہ' لا شریک لہ کی کتاب پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کا اتباع کریں اور اس کی شریعت پر عمل کریں گے۔ جب انہوں نے سخت احکام دیکھے تو عمل کرنے سے انکاری ہو گئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے پہاڑ طور کو اس کی جگہ سے اکھاڑ کر ان کے اوپر کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ دیا ہے اسے قوت کے ساتھ لے لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو۔

جب انہوں نے دیکھا کہ واقعی پہاڑ گرنے کو ہے تو اس وقت مان لیا لیکن بعد میں اس میثاق عظیم کو توڑ دیا اور اقرار سے پھر گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کرنے کی توفیق دی اور ان کو باقی رکھا اور حضرات انبیاء کرام ان کی طرف آتے رہے اور ان کو ہدایات دیتے رہے اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت شاملِ حال نہ ہوتی تو دنیا و آخرت میں برباد ہو جاتے۔

جیسے مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن معظم قرار دیا گیا ہے اسی طرح سے یہود کے لئے ہفتہ کے دن کو معظم قرار دیا گیا تھا۔ اور اس کی تعظیم کے لئے یہ حکم بھی تھا کہ اس دن مچھلی کا شکار نہ کریں۔ ایک طرف تو یہ حکم تھا اور دوسری طرف ان کا امتحان تھا وہ امتحان اس طرح سے تھا کہ دوسرے دنوں میں مچھلیاں عام حالات کے مطابق پانی میں اندر ہی رہتی تھیں اور ہفتہ کے دن خوب ابھر ابھر کر پانی پر آجاتی تھیں جس کا تذکرہ سورۃ اعراف کی آیت میں فرمایا ہے چونکہ ہفتہ کے دن مچھلیاں خوب ابھر کر سامنے آجاتی تھیں اس لئے ان لوگوں نے ان کے پکڑنے کے لئے حیلے نکالے اور یہ کہا کہ ہفتہ کا دن آنے سے پہلے جال اور مچھلی پکڑنے کے کانٹے پہلے سے پانی میں ڈال دیتے تھے۔ چنانچہ وہ ان میں پھنس کر رہ جاتی تھی جب ہفتہ کا دن گزر جاتا تھا تو ان کو پکڑ لیتے تھے۔ اور اپنے نفسوں کو سمجھا لیتے تھے کہ ہم نے ہفتے کے دن ایک مچھلی بھی نہیں پکڑی وہ تو خود سے جالوں میں اور کانٹوں میں آگئیں اور یہ جال اور کانٹے ہم نے جمعہ کے دن ڈالے تھے ان کو منع کرنے والوں نے منع کیا تو نہ مانے لہٰذا اللہ پاک کی طرف سے ان پر یہ عذاب آیا کہ ان کو بندر بنا دیا گیا۔ جب یہ لوگ بندر بنا دیئے گئے۔ تو بندروں کی طرح آوازیں نکالتے تھے ان کی دُمیں بھی پیدا ہو گئیں جو لوگ ان کو منع کرتے تھے وہ ان کے پاس گئے اور کہا کہ کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا تو وہ سر ہلا کر جواب دیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ جو قوم مسخ ہوئی ہے وہ مسخ شدہ حالت میں تین دن سے زیادہ نہیں رہی ان تین دنوں میں انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں۔ اور ان کی نسل بھی نہیں چلی۔ یہ جو بندروں اور خنزیروں کی نسلیں ہیں۔ مسخ شدہ قوموں کی نسلیں نہیں ہیں بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مستقل مخلوق ہے۔

ان آیات میں ذبح بقرہ کا واقعہ ذکر فرمایا ہے یہ واقعہ کیوں پیش آیا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مقتول ہو گیا تھا اور قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ قاتل کا پتہ چلانے کے لئے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قاتل کا پتہ چلانے کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو اور اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر مارو۔ بات سننے کے ساتھ ہی ان کو چاہئے تھا کہ کوئی بھی ایک بیل ذبح کر کے مقتول پر مار دیتے۔ لیکن اول تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کو مذاق اور مخول بتایا کہنے لگے کہ کہاں بیل کے گوشت کا ٹکڑا مقتول کے جسم کو مارنا اور کہاں مقتول کا زندہ ہو کر نام بتانا یہ بے جوڑ بات ہے آپ تو ہم لوگوں کا مذاق اڑا رہے ہیں ان جاہلوں نے یہ نہ سوچا کہ ہمیں اللہ کا نبی ایک بات بتا رہا ہے جو اللہ کی طرف سے ہے اس میں مذاق اور مخول کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ اپنی جہالت اور حماقت سے ایسی بات کہہ بیٹھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت ناگوار ہوا۔ ایک ادنیٰ مسلمان سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اللہ کے حکم کو مخول

Marfat.com

اور ٹھٹھا مذاق بنائے۔ یہ تو جہالت کی بات ہے پھر اللہ کا نبی کیسے اللہ کی طرف کسی ایسے حکم کی طرف نسبت کر سکتا ہے جو مذاق اور مخول ہو۔ پھر جب بیل ذبح کرنے پر راضی ہو گئے تو طرح طرح کے سوالات کرتے گئے۔ اور ان سوالات کے ذریعہ بندشوں اور قیدیوں میں بندھتے چلے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ کوئی بھی بقرہ ذبح کر دیتے تو ان کا کام چل جاتا لیکن انہوں نے سختی کا راستہ اختیار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بے تکے سوالات کرتے رہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر حکم میں سختی فرما دی۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے قلوب کی قساوت اور سختی بیان فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ تمہارے دل پتھروں کی طرح سخت ہو گئے بلکہ پتھروں سے بھی زیادہ ان میں سختی آ گئی۔ دلائل قدرت بھی دیکھتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت بھی دیکھتے ہیں ان کے دلوں میں ذرا خدا کا خوف نہیں ہے اور حق قبول کرنیکے لئے ذرا بھی آمادہ نہیں۔ پتھروں میں تو یہ بات ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں اور بعض پھٹ پڑتے ہیں تو ان میں پانی نکل آتا ہے اور بعض ان میں ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں جو کچھ کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے اس سب کی سزا پاؤ گے دنیا کی کچھ دن کی زندگی کے دھوکے میں نہ آؤ۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو حکم ہے کہ تم اہل کتاب کی طرح سخت دل مت بن جاؤ۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب ملی تھی پھر ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے آدمی ان میں سے فاسق ہیں۔

پھر مسلمانوں کی یہ امید اور آرزو ختم فرما دی کہ یہودی ایمان لائیں گے، اور فرمایا کہ ان کے اسلاف کا یہ حال تھا کہ اللہ کا کلام سنتے تھے پھر جانتے بوجھتے اور سمجھتے ہوئے اس میں تحریف کر دیتے تھے اور یہ لوگ ان پر اب تک کوئی نکیر نہیں کرتے اور طریقہ کار کو غلط نہیں بتاتے بلکہ ان سے محبت اور تعلق میں بہت آگے ہیں۔ اور جس طرح ان لوگوں نے اپنے زمانہ میں آیات بینات کا کھلا مشاہدہ کیا پھر بھی اپنے نبیوں کی تکذیب کی اور اللہ کے کلام کی تکذیب کی اسی طرح یہ لوگ بھی معجزات اور دلائل اور شواہد دیکھتے ہیں لیکن ٹس سے مس نہیں ہوتے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے۔ جو لوگ خود مبتلائے تحریف ہوں اور دوسروں کو ایمان لانے سے روک رہے ہوں وہ خود کیا ایمان لائیں گے؟

عام منافقین کی طرح یہودی منافق بھی مسلمانوں کے سامنے یہ ظاہر کر دیتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے اور اسی ظاہر کرنے میں یہ بھی کہہ جاتے تھے کہ توراۃ شریف میں ایسا ایسا لکھا ہے اور اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت اور آپ کی علامات اور صفات موجود ہیں۔ پھر جب تنہائیوں میں ایک دوسرے سے ملتے تو آپس میں کہتے کہ تم لوگ عجیب ہو مسلمانوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے ہو اور ان کو یہ بھی بتاتے ہو کہ ان کا ذکر اور صفت توراۃ شریف میں موجود ہے یہ تو تم اپنے اوپر حجت قائم کر رہے ہو۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو مسلمان اللہ پاک کے حضور میں تم پر حجت قائم کر دیں گے اور خود تم اپنے اقرار سے پکڑے جاؤ گے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ مواخذہ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے جو دلوں میں ہے اسے اس کا بھی پتہ ہے اور جو کچھ ظاہر کر رہے ہیں وہ اس سے بھی باخبر ہے۔ اگر مسلمانوں سے حق چھپایا تو اللہ پاک کے حضور میں اس وجہ سے کفر کے عذاب سے کیونکر خلاصی ہو گی کہ ہم نے مسلمانوں کو صحیح بات نہ بتائی تھی۔ جب

Marfat.com

شقاوت کسی کو گھیر لیتی ہے تو وہ جان بوجھ کر اسی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

پھر یہودی جاہل اَن پڑھ عوام کا تذکرہ فرمایا ہے یہ لوگ نہ توریت شریف پڑھ سکتے تھے نہ اور کسی طرح کا علم رکھتے تھے البتہ جھوٹی آرزوؤں میں اُلجھے ہوئے تھے۔ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ ہمیں جنت میں ضرور جانا ہے اگر عذاب بھی ہوا تو تھوڑے سے دن دوزخ میں رہیں گے اور ہم انبیاء کرام علیہم السلام کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقرب ہیں اس کی اولاد ہیں اور نبوت صرف ہمارے ہی اندر رہ سکتی ہے۔ ان کے خیال میں نہ اللہ کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے سے ان کے محبوب عند اللہ ہونے میں فرق آتا تھا اور نہ سود کھانے سے ان کی دین داری کو دھبہ لگتا تھا نہ کسی طرح کے کسی بھی برے عمل سے ان کو آخرت کا فکر لاحق ہوتا تھا۔

پھر یہودی علماء کی بدعملی اور دھاندلی اور حب دنیا کی وجہ سے ان کی بربادی کا تذکرہ فرمایا ہے عوام جب علماء کے پاس جاتے تھے اور ان سے مسائل معلوم کرتے تھے اور ساتھ ہی رشوت بھی دیتے تھے تو وہ لوگ سائل کی رضا جوئی کے لئے اس کی مرضی کے مطابق مسئلہ بتا دیتے تھے، خود اپنے ہاتھ سے مسئلہ لکھ دیتے تھے اور عوام کو باور کراتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور توریت شریف میں یوں ہی نازل ہوا ہے جو شخص رشوت نہ لاتا اس کے لئے مسئلہ میں ادل بدل نہیں کرتے تھے۔ ان کے علماء تحریف کتاب اللہ کے مجرم بھی تھے اور رشوت خوری کے گناہ میں بھی مبتلا تھے۔ اللہ جل شانہٗ نے ان کا حال بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان کے لئے دونوں وجہ سے ہلاکت اور بربادی ہے۔

ان کا خیال تھا کہ ہم کچھ دن دوزخ میں رہیں گے پھر ہم تو دوزخ سے نکل آئیں گے اور ہماری جگہ مسلمان دوزخ میں چلے جائیں گے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر جب آپ نے یہود سے جو سوال و جواب کئے تھے ان میں یہ بھی تھا کہ آپ نے دریافت فرمایا کہ دوزخی کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم دوزخ میں تھوڑا سا وقت گزاریں گے پھر آپ لوگ اس میں ہمارے بعد داخل ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا دور ہو جاؤ اللہ کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا کہ تم اس میں سے نکل جاؤ اور تمہارے بعد ہم اس میں چلے جائیں۔

یہود کو کہا گیا تم یہ جو کہتے ہو کہ ہم دوزخ میں ہمیشہ نہ رہیں گے صرف چند دن عذاب ہوگا۔ تمہاری بات غلط ہے۔ تم ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہو۔ ضابطہ یہ ہے کہ جو شخص برائی کرے اور اس کی برائی ہر طرف سے اس کو گھیر لے کہ وہ کفر اختیار کرے جو سب سے بڑی برائی ہے۔ تو وہ دوزخ والا ہے اس میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ تم لوگ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہو لہٰذا ضابطہ کے مطابق ہمیشہ دوزخ میں رہو گے۔ اور اہل جنت وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جنہوں نے اللہ کے سب نبیوں کو مانا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم کو مانا اور اعمال صالحہ انجام دیئے۔ یہ حضرات ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

الغرض بسا اوقات قرآن مجید میں چھوٹے چھوٹے واقعات میں بڑی بڑی سبق آموز باتیں ہوتی ہیں جن سے اہل نظر جلد اپنے آپ کو سدھار لیتے ہیں جیسے اصحاب سبت کا واقعہ قابل توجہ ہے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 8

سورہ بقرہ آیت نمبر 83 تا 103 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا
وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ
فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط
وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ

Marfat.com

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا
مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا
عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

Marfat.com

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْاؕ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ
كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ
عَلٰى حَيٰوةٍۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْاۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ
سَنَةٍۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى
قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ
بَيِّنٰتٍۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا
نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا

Marfat.com

يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ
السِّحْرَ ۗ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا
يُعَلِّمٰنِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ
بِضَارِّينَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ۟ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ
أَنَّهُمْ اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور نیک سلوک کرو گے ماں باپ کے ساتھ قرابت داروں کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کیساتھ اور یہ کہ لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر تم اس سے پھر گئے سوا تھوڑے لوگوں کے اور تم اقرار کر کے اس سے ہٹ جانے والے لوگ ہو ٥ اور جب ہم نے تم سے یہ عہد لیا کہ تم اپنوں کا خون نہ بہاؤ گے اور اپنے لوگوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالو گے پھر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ ہو پھر تم ہی وہ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو ان کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو گناہ اور ظلم کے ساتھ پھر اگر وہ تمھارے پاس قید ہو کر آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر ان کو چھڑاتے ہو حالانکہ خود ان کا نکلنا تمھارے اوپر حرام تھا کیا تم کتاب الٰہی کے ایک حصہ کو مانتے ہو اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو پس تم میں جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن ان کو سخت عذاب میں ڈال دیا جائے اور اللہ اس چیز سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے

Marfat.com

ہو ○ یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی پس نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی ○ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح پاک سے اس کی تائید کی تو جب بھی کوئی رسول تمھارے پاس وہ چیز لے کر آیا جس کو تمہارا دل نہیں چاہتا تھا تو تم نے تکبر کیا پھر ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو تم نے مار ڈالا ○ اور یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں نہیں بلکہ اللہ نے ان کے انکار کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے اس لئے وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں ○ اور جب آئی اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایک کتاب جو سچا کرنے والی ہے اس کو جو ان کے پاس ہے اور وہ پہلے سے کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے پھر جب آئی ان کے پاس وہ چیز جس کو انہوں نے پہچان لیا تھا تو انھوں نے اس کا انکار کردیا پس اللہ کی لعنت ہے انکار کرنے والوں پر ○ کیسی بری ہے وہ چیز جس سے انھوں نے اپنی جانوں کا مول کیا کہ وہ انکار کررہے ہیں اللہ کے اتارے ہوئے کلام کا اس ضد کی بناء پر کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اتارے پس وہ غصہ پر غصہ کما کر لائے اور انکار کرنے والوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کلام پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے اوپر اترا ہے اور وہ اس کا انکار کرتے ہیں جو اس کے پیچھے آیا ہے حالانکہ وہ حق ہے اور سچا کرنے والا ہے اس کا جو ان کے پاس ہے کہو اگر تم ایمان والے ہو تو تم اللہ کے پیغمبروں کو اس سے پہلے کیوں قتل کرتے رہے ہو ○ اور موسیٰ تمھارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا پھر تم نے اس کے پیچھے بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظلم کرنے والے ہو ○ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہ طور کو تمہارے اوپر کھڑا کیا جو حکم ہم نے تمہیں دیا ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے نہیں مانا اور ان کے کفر کے سبب سے بچھڑا ان کے دلوں میں رچ بس گیا کہو اگر تم ایمان والے ہو تو کیسی بری ہے وہ چیز جو تمہارا ایمان تمہیں سکھاتا ہے ○ کہو کہ اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر خاص تمھارے لئے ہے دوسروں کو چھوڑ کر تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو ○ مگر وہ کبھی اس کی آرزو نہیں کریں گے بہ سبب اس کے جو وہ اپنے آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو ○ اور تم ان کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے ان لوگوں سے بھی زیادہ جو مشرک ہیں ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر پائے حالانکہ اتنا جینا بھی اس کو عذاب سے بچا نہیں سکتا اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کررہے ہیں ○ کہو کہ جو کوئی جبریل کا مخالف ہے تو اس نے اس کلام کو تمھارے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے وہ سچا کرنے والا ہے اس کو جو اس کے آگے ہے اور وہ ہدایت اور خوش خبری ہے ایمان والوں کے لئے ○ جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے ○ اور ہم نے تمھارے اوپر واضح نشانیاں اتاریں اور کوئی ان کا انکار نہیں کرتا مگر وہی لوگ جو فاسق ہیں ○ کیا جب بھی وہ کوئی عہد باندھیں گے تو ان کا ایک گروہ اس کو توڑ پھینکے گا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان نہیں رکھتے ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول آیا جو سچا کرنے والا تھا اس چیز کا جو ان کے پاس ہے تو ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی اللہ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ اس کو جانتے ہی نہیں ○ اور وہ اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو شیاطین سلیمان کی سلطنت پر لگا کر پڑھتے تھے حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ یہ شیاطین تھے جنھوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ اس چیز میں پڑ گئے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی جب کہ ان کا حال یہ تھا کہ جب بھی کسی کو اپنا یہ فن سکھاتے تو اس سے کہہ دیتے کہ ہم

Marfat.com

تو آزمائش کے لئے ہیں پس تم کافر نہ بنو مگروہ ان سے وہ چیز سیکھتے جس سے مرد اور اس کی عورت کے درمیان جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر اس سے کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تھے اور وہ ایسی چیز سیکھتے جو ان کو نقصان پہنچائے اور نفع نہ دے اور وہ جانتے تھے کہ جو کوئی اس چیز کا خریدار ہوا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہ کیسی بری چیز ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش وہ اس کو سمجھتے ہ اور اگر وہ مومن بنتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کا بدلہ ان کے لئے بہتر تھا کاش وہ اس کو سمجھتے ہ

تشریح: توریت شریف کے چند احکام کے بارے میں بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے پختہ عہد لیا تھا کہ تم ان سب کاموں کو کرنا انہوں نے عہد کرلیا۔ لیکن ان میں سے تھوڑے سے آدمیوں کے علاوہ سب اس عہد سے پھر گئے اور عہد کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ زمانہ نزول قرآن کے یہودیوں کو مخاطب فرمایا کہ تم بھی اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر ہو اور قبولِ حق سے اعراض کئے ہوئے ہو۔

آیت شریف میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے۔ اور پھر والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں سے اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ ان چیزوں کا سابقہ امتوں کو بھی حکم تھا اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر نسخ وارد نہیں ہوا۔ امت محمدیہ بھی ان سب چیزوں کی مامور ہے۔

مدینہ منورہ میں یہودیوں کے دو بڑے قبیلے بنی نضیر اور بنی قریظہ آباد تھے اور دو قوم یمن سے آکر آباد ہوگئی تھیں ان میں سے ایک قبیلہ کا نام اوس تھا اور دوسرے کا نام خزرج تھا، یہ دونوں قبیلے بت پرست تھے اور یہودیوں کے دونوں قبیلے اپنے کو دین سماوی پر سمجھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی پابندی کا دم بھرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب کا کچھ ایسا مزاج تھا کہ لڑائی کے بغیر گزارہ ہی نہ ہوتا تھا۔ جب اوس اور خزرج میں لڑائی ہوتی تھی تو بنو قریظہ اوس کی مدد کرتے تھے اور بنو نضیر خزرج کے حمایتی بن جاتے تھے اس میں جہاں اوس اور خزرج کے افراد مارے جاتے اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوتے وہاں یہودیوں کے دونوں قبیلوں کے افراد بھی مارے جاتے تھے اور بہت سے افراد ترک وطن پر بھی مجبور ہو جاتے تھے۔

اور جب بنی نضیر اور بنی قریظہ کے کسی فرد کو دشمن قید کر لیتا تو اس کو چھڑانے کے لئے ان کی دونوں جماعتیں پیسے خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی تھیں جب ان سے کوئی پوچھتا کہ تم اس کو کیوں چھڑا رہے ہو تمہاری حرکت سے تو وہ دشمن کے قبضے میں گیا ہے اور ترک وطن پر مجبور ہوا ہے۔ تو جواب دیتے تھے کہ ہم کو شریعت موسوی میں یہ حکم دیا گیا کہ جب کسی کو قیدی دیکھو تو اسے رہائی دلا دو۔ لہٰذا ہم اس حکم کی پابندی کرتے ہیں اس حکم پر عمل کرنے تو تیار تھے کہ قیدی کو رہائی دلا دیں۔ لیکن جس وجہ سے وہ گھر سے بے گھر ہوا اور دشمن کے چنگل میں پڑ کر قیدی ہوا اس کے اختیار کرنے یعنی اپنوں کے مقابلہ میں جنگ کرنے والوں کی مدد سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ ان سے کہا جاتا تھا کہ تم یہ کیا کرتے ہو تم خود ہی اپنوں کے مقابلہ میں مددگار بنے اور اس قتال کی وجہ سے تمہارا آدمی گرفتار ہو کر قیدی ہوا، اب اس کے چھڑانے کو تیار ہو۔؟ اس کا جواب یہ دیتے تھے کہ چونکہ اوس اور خزرج ہمارے حلیف ہیں اس لئے ان کی مدد کرنے پر مجبور ہیں۔

Marfat.com

یہودیوں کی مذکورہ بالا بے عملی کا ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا میں رسوا اور ذلیل ہوں اور آخرت میں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ چنانچہ بنو نضیر مسلمانوں کے ہاتھوں ذلیل ہوئے مدینہ منورہ سے خیبر کو نکال دیئے گئے اور پھر خیبر سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نکال دیا، اور در بدر مارے پھرتے رہے۔ اور بنی قریظہ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

جو حال یہودیوں کا تھا وہی آج مسلمانوں کا ہے۔ وہ بھی کتاب اللہ کے بعض حصے پر عمل کرتے ہیں اور بعض پر عمل نہیں کرتے، جو لوگ بے عمل ہیں وہ تو درکنار جو لوگ بظاہر دین دار ہیں ان کی دینداری بھی نماز، روزہ اور دو چار کاموں تک محدود ہے۔ حرام ذریعہ سے مال کمانا اور حرام محکموں میں ملازمت کرنا، رشوتیں دینا اور رشوتیں لینا، میراث کا مال کھا جانا، بہنوں کو اور یتیموں کو -اور بیواؤں کو میراث کا شرعی حصہ نہ دینا، بیاہ شادی اور مرنے جینے میں غیر اسلامی طور طریق اختیار کرنا، اس طرح کے امور میں دینداری کے دعوئی دار بھی مبتلا ہیں۔ بہت سے لوگ زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ حج بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کے سامنے اسلامی تعزیرات حدود اور قصاص نافذ کرنے کی بات آتی ہے تو ٹھٹھک کر رہ جاتے ہیں اور اس کے نفاذ کے لئے ہاں کرنے کو تیار نہیں۔

ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی یعنی توریت شریف اور ان کے بعد بھی رسول بھیجتے رہے اور عیسی بن مریم کو کھلے کھلے معجزات دیئے جو ان کی نبوت اور رسالت پر واضح دلائل تھے۔ مردوں کو زندہ کرنا، مٹی سے پرندہ کی صورت بنا کر اس میں پھونک دینا جس سے پرندہ ہو کر اڑ جانا، مادرزاد اندھے اور برص والے کو اچھا کر دینا اور غیب کی باتیں بتا دینا، اور روح القدس یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ ان کی تائید کرنا۔ یہ سب امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کے لئے واضح دلائل تھے۔ بعض احکام انہوں نے ایسے بتائے جن سے توریت شریف کے بعض احکام منسوخ ہو گئے تو اس پر یہودی ان کے دشمن ہو گئے، ان سے حسد بھی کیا اور عناد پر بھی تل گئے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت ہی تکلیف دی اور ان کے قتل کے درپے ہو گئے قتل تو نہ کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اوپر اٹھا لیا لیکن ان سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام قتل کر چکے تھے۔

قرآن مجید میں فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے قتل اور تکذیب کے درپے یہودی اس لئے ہو جاتے تھے کہ جو احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتاتے تھے وہ ان کے نفسوں کو اچھے نہیں لگتے تھے اور ان کی طبیعت کے خلاف ہوتے تھے۔ لہذا وہ ان کی تکذیب تو کرتے ہی تھے قتل بھی کر دیتے تھے۔

یہودی اسلام کو قبول نہیں کرتے تھے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے تھے آپ کی سچائی کی علامات اور معجزات دیکھ کر بھی منحرف تھے اور اس گمراہی کو اپنے لئے کمال اور باعث فخر سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اور پردے پڑے ہوئے ہیں کسی کی بات ہمارے دلوں پر اثر نہیں کر سکتی اور اپنے دین کے علاوہ ہم کوئی دوسرا دین قبول نہیں کر سکتے،

اللہ تعالیٰ نے ان کو ملعون قرار دے دیا ہے لعنت اور پھٹکار میں گرفتار ہیں دلوں پر پردے اور غلاف کچھ نہیں کفر کی پھٹکار اور لعنت کے سبب ایمان سے محرومی ہے۔

مدینہ منورہ میں یہودی اس لئے آکر آباد ہوئے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گی تو ہم ان کا اتباع کریں گے۔ اوس اور خزرج کے قبیلے بھی یمن سے آکر مدینہ منورہ میں آباد ہوئے تھے یہ لوگ بت پرست مشرک تھے۔ یہودیوں سے ان

Marfat.com

لوگوں کی جنگ ہوتی رہتی تھی اور یہودی ان سے کہا کرتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے ان کی بعثت کا زمانہ قریب آچکا ہے۔ ہم ان پر ایمان لا کر ان کے ساتھ تم سے جہاد کریں گے۔

یہ لوگ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صفت جانتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی اور آپ مدینہ منورہ میں بھی تشریف لے آئے اور یہودیوں نے آپ کو ان علامات اور صفات کے ذریعہ پہچان بھی لیا جو ان کے علم میں تھیں کہ یہ واقعی نبی آخر الزماں ہیں ہم جن کی انتظار میں تھے انہوں نے آپ کے معجزات بھی دیکھے اور سب کچھ دیکھتے ہوئے آپ کی نبوت اور رسالت کے منکر ہو گئے۔ ان کو اوس اور خزرج کے بعض افراد نے توجہ بھی دلائی اور کہا کہ اے یہودیو! تم اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کرو تم ہی تو کہا کرتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ ہم نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اور ان کے ساتھ مل کر تمہیں مغلوب اور مقہور کر دیں گے۔ لہذا اب تم حق کو قبول کرو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور مسلمان ہو جاؤ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ وہ نبی نہیں ہیں ہم جس کے انتظار میں تھے وہ تو ہم ہی میں سے ہوگا۔ عرب میں سے نہیں ہوگا۔ اور یہ حسد ان کو کھا گیا کہ نبی عرب میں سے کیوں آیا۔

اگر یہ لوگ نبی آخر الزمان پر ایمان لاتے تو اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لیتے، منکر اور منحرف ہو کر ہمیشہ کے دائمی عذاب کے مستحق ہو گئے۔

یہودی کہتے ہیں ہم صرف توریت پر ایمان لاتے ہیں اس کے سوا کسی کتاب کو نہیں مانتے۔ ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: جو کتاب ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے۔ وہ اس کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے۔ جس پر وہ ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ قرآن کو نہ ماننا توریت کے نہ ماننے کو مستلزم ہے۔

توریت شریف میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے علاوہ کسی قوم میں سے اللہ تعالیٰ نبی بھیجے تو اس کو مت ماننا اور توریت کے علاوہ اللہ کی کسی دوسری کتاب پر ایمان نہ لانا۔ یہ سب باتیں ان کے ذاتی حسد کی وجہ سے ہیں۔ یہودیوں کی بری حرکتوں میں سے یہ بھی تھا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کر دیتے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم توریت پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو تو یہ بتاؤ کہ تم نے اللہ کے نبیوں کو قتل کرنے کا ارتکاب کیوں کیا نبی کا قتل کرنا توریت شریف کے قانون سے بھی کفر ہے۔ یعنی تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام بھی کھلی ہوئی اور واضح دلیلیں لے کر آئے جو تم نے خود دیکھیں جس سے ان کا رسول اللہ ہونا واضح ہو گیا اور انہوں نے پوری طرح توحید کی دعوت دی۔ لیکن جب وہ کوہ طور پر توریت شریف لینے چلے گئے تو تم لوگوں نے ان کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تمہارا یہ غیر اللہ کی پرستش کرنا سراسر ظلم صریح تھا۔

یہودیوں کے دعوؤں اور آرزوؤں میں یہ بھی تھا کہ عالم آخرت کی خیر اور خوبی اور جنت کا داخلہ اور نعمتوں کا حصول یہ سب کچھ ہمارے لئے ہی خاص ہے۔ دوسرے کسی دین والے اور کسی بھی قوم اور نسل کے لوگ جنت میں نہ جائیں گے ان کے اس خیالی جھوٹے دعوے اور جھوٹی آرزو کے پیش نظر ان کو مباہلہ کی دعوت دی گئی کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو آجاؤ، ہم اور تم مل کر موت کی دعا کریں کہ دونوں فریق میں سے جو بھی جھوٹا ہو وہ ابھی فوراً مر جائے جب یہ بات سامنے آئی تو اس پر آمادہ نہ ہوئے اور راہِ فرار اختیار کر لی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ موت کی تمنا کرتے تو اسی وقت مر جاتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر یہودی موت کی تمنا کرتے تو

Marfat.com

اسی وقت مرجاتے اور دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتے اور مباہلہ کے لئے نکلتے تو واپس ہوکر نہ جاتے اور مال کچھ بھی نہ پاتے۔

یہ تو سب لوگوں سے زیادہ زندگی کی حرص رکھتے ہیں۔ان کی خواہش ہے کہ کاش ہزار سال زندہ رہ جاتے اگر ہزار سال بھی زندہ رہ جائیں تو موت آ ہی جائے گی اور موت کے بعد وہی عذاب کا سامنا اور دوزخ کا داخلہ ہوگا۔ابلیس کو ہزاروں سال کی زندگی دے دی گئی مگر انجام دوزخ ہی ہے۔

ایک مرتبہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں پوچھ رہے تھے انہوں نے وعدہ کرلیا تھا کہ آپ یہ باتیں بتادیں تو ہم آپ کا اتباع کرلیں گے جب آپ ان کا جواب دیتے گئے تو ہر بات مانتے گئے آخر میں جب یہ ذکر آیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے ہیں تو انہوں نے یہ بات نکالی کہ جبریل تو ہمارے دشمن ہیں اگر میکائیل آپ پر وحی لانے والے ہوتے تو ہم مان لیتے۔اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہو، ہوا کرے جبریل کا کوئی قصور نہیں وہ مامور من اللہ ہے۔جو شخص جبریل سے دشمنی کرتا ہے وہ حقیقۃً اللہ کا دشمن ہے کیونکہ جبریل کو اللہ تعالیٰ نے قاصد بنایا۔اللہ کے کسی رسول سے دشمنی رکھنا فرشتوں میں سے ہو انسانوں میں سے یہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہے۔جو شخص یہ کہتا ہے کہ جبریل سے ہماری دشمنی ہے اور میکائیل سے ہماری دشمنی نہیں ہے وہ غلط کہتا ہے۔وہ درحقیقت میکائیل علیہ السلام کا بھی دشمن ہے۔

جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم المرتبہ رسول آیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اس کتاب کی تصدیق بھی کی جسے یہود مانتے تھے اور اس کو اللہ کی کتاب جانتے تھے۔ان لوگوں نے دونوں کتابوں میں مطابقت ہوتے ہوئے اللہ کی کتاب توریت شریف کو پسِ پشت ڈال دیا۔قرآن کو تو قبول کیا ہی نہیں اور توریت شریف کے بھی منحرف ہوگئے اور اس انداز سے منکر اور منحرف ہوئے کہ گویا وہ جانتے ہی نہیں ہیں کہ توریت اللہ کی کتاب ہے۔

جادوگری کا سلسلہ پرانا ہے۔ہونا تو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادہ ہی سے ہے۔اسباب جو بھی ہوں، جادو بھی ایک سبب ہے جس سے احوال میں کچھ تغیر ہوجاتا ہے اور جس پر جادو کیا جائے اس کو تکلیف پہنچ جاتی ہے۔حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی امت کے لوگوں نے کہا کہ تم تو انہیں لوگوں میں سے ہو جن پر جادو کردیا گیا ہو۔اور یہی بات حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں ان کی امت کے افراد نے کہی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ تو مشہور ہے اور یہ جادوگری کا سلسلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ تک تھا اور اس کے بعد بھی رہا، ایک یہودی نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا، جس کا ذکر بخاری شریف میں موجود ہے۔اور اب بھی جادوگر دنیا میں موجود ہیں اور جادوگری دنیا میں رواج پائے ہوئے ہے۔تو یہود کی شکایت فرمائی کہ اللہ کی کتاب انہوں نے پسِ پشت ڈال دی، فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں جو شیاطین پڑھتے تھے۔یعنی جادو کرتے تھے اور اس میں مشغول رہتے تھے، انہوں نے اس کا اتباع کیا۔

جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ کے پیغمبروں میں سے تھے تو یہودیوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں کہ سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نبی تھے حالانکہ وہ صرف ایک جادوگر تھے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل کی۔اور صاف فرمایا کہ سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر اختیار کیا کہ شیاطین کا یہ مشغلہ تھا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

Marfat.com

کسی زمانہ میں جادو کا بہت چرچا تھا، خاص کر شہر بابل میں جو عراق میں واقع ہے، جادو کے اثرات کو دیکھ کر لوگ اس سے بہت متاثر ہوئے اور جادوگروں کو مقدس سمجھنے لگے، اللہ جل شانہ نے جادو کا ضرر اور اس کی مذمت ظاہر فرمانے کے لئے دو فرشتوں کو بھیجا جن کا نام ہاروت اور ماروت تھا کہ وہ سحر کی حقیقت واضح کریں تاکہ معجزہ اور سحر میں فرق ظاہر ہو جائے۔ اس میں لوگوں کا امتحان بھی مقصود تھا کہ دیکھا جائے کہ کون ایمان اور خیر کو اور کون کفر اور شر کو اختیار کرتا ہے۔

وہ دونوں فرشتے جب لوگوں کو جادو کی کوئی چیز بتاتے تو پہلے یہ ظاہر کر دیتے تھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے بندوں کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے کہ ان چیزوں کو جان کر کون شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے، جو شر سے بچ جائے اور کون شخص اپنے دین کو برباد کرتا ہے اور اپنے لئے شر کو اختیار کرتا ہے۔

وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے وہ چیز سیکھ لیتے تھے، جس کے ذریعہ میاں بیوی میں جدائی کر دیتے تھے۔ جادو کے ذریعہ اس زمانہ کے لوگ کیا کیا حرکتیں کرتے ہوں گے کیا ایذائیں دیتے ہوں گے ان میں سے صرف ایک ایسی چیز کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی مبغوض اور شیطان کو بہت محبوب ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دینا۔

جادو کا اثر بھی جبھی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو، پھر جب اللہ چاہتا ہے تو جادو کٹ بھی جاتا ہے، جب جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم جو کچھ لائے ہو وہ جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو نیست و نابود کر دے گا۔ سحر کا عمل معوذتین کے پڑھنے سے رفع ہو جاتا ہے۔

سحر کمزور لوگوں کو جلد متاثر کرتا ہے قرآن مجید میں سحر کا ذکر اس حد تک ہے کہ یہ لوگوں کے مابین جدائی کے معاملہ میں زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اور خاص کر کے زوجین کے مابین اس حد تک تنازعہ پیدا کرتا کہ نوبت طلاق تک آ جاتی ہے۔ سحر کا عمل جہاں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے ختم ہو جاتا ہے وہ مستقل طور پر آیۃ الکرسی کے روزانہ پڑھنے سے اثر ہی نہیں ہوتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 9

سورہ بقرہ آیت نمبر 104 تا 121 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝١٠٥ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ
مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٠٦ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝١٠٧ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١٠٨ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

Marfat.com

مِّنۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِہِمۡ مِّنۢ
بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ
بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ
اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ یَّدۡخُلَ الۡجَنَّۃَ
اِلَّا مَنۡ کَانَ ہُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ تِلۡکَ اَمَانِیُّہُمۡ ؕ قُلۡ ہَاتُوۡا بُرۡہَانَکُمۡ
اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰی ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ
مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ
یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ لَیۡسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیۡءٍ ۪
وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیۡسَتِ الۡیَہُوۡدُ عَلٰی شَیۡءٍ ۙ وَّہُمۡ یَتۡلُوۡنَ
الۡکِتٰبَ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِہِمۡ ۚ فَاللّٰہُ
یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾
وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ
وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمۡ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡہَاۤ
اِلَّا خَآئِفِیۡنَ ۬ؕ لَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ
عَظِیۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰہِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ٭ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ
اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَہٗ

Marfat.com

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ
اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ
قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ
تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور سنو اور کفر کرنے والوں کے لئے دردناک سزا ہے ۰ جن لوگوں نے انکار کیا خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین وہ نہیں چاہتے کہ تمھارے اوپر تمھارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اترے اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے چن لیتا ہے اللہ بڑے فضل والا ہے ۰ ہم جس آیت کو موقوف کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل دوسری لاتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۰ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور تمھارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ۰ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوالات کرو جس طرح اس سے پہلے موسیٰ سے سوالات کئے گئے اور جس شخص نے ایمان کو کفر سے بدل دیا وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا ۰ بہت سے اہل کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ تمھارے مومن ہو جانے کے بعد وہ کسی طرح پھر تم کو کافر بنا دیں اپنے حسد کی وجہ

Marfat.com

باوجودیکہ حق ان کے سامنے واضح ہو چکا ہے پس معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ہ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو تم اللہ کے پاس پاؤ گے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ یقیناً اس کو دیکھ رہا ہے ہ اور وہ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی لوگ جائیں گے جو یہودی یا عیسائی ہوں یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو ہ بلکہ جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ مخلص بھی ہے تو ایسے شخص کے لئے اجر ہے اس کے رب کے پاس ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ کوئی غم ہ اور یہود نے کہا کہ نصاریٰ کسی چیز پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کسی چیز پر نہیں اور وہ سب آسمانی کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح ان لوگوں نے کہا جن کے پاس علم نہیں انھیں کا سا قول پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کا فیصلہ کرے گا جس میں یہ جھگڑ رہے تھے ہ اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس سے روکے کہ وہاں اللہ کے نام کی یاد کی جائے اور ان کو اجاڑنے کی کوشش کرے ان کا حال تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ مسجدوں میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہوں ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بھاری سزا ہے ہ اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لیے ہے تم جدھر رخ کرو اسی طرف اللہ ہے یقیناً اللہ وسعت والا ہے علم والا ہے ہ اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اسی کے حکم بردار ہیں سارے ہ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے وہ جب کسی کام کا کرنا ٹھہرا لیتا ہے تو بس اس کے لئے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ہ اور جو لوگ علم نہیں رکھتے انھوں نے کہا اللہ کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی اسی طرح ان کے اگلے بھی انھیں کی سی بات کہہ چکے ہیں ان سب کے دل ایک جیسے ہیں ہم نے پیش کر دی ہیں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ہ ہم نے تمہیں ٹھیک بات دے کر بھیجا ہے خوش خبری سنانیوالا اور ڈرانے والا بنا کر اور تم سے دوزخ میں جانے والوں کی بابت کوئی پوچھ نہیں ہوگی ہ اور یہود و نصاریٰ ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی ملت کے پیرو نہ بن جاؤ تم کہو کہ جو راہ اللہ دکھاتا ہے وہی اصل راستہ ہے اور اگر بعد اس علم کے جو تمہیں پہنچ چکا ہے تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلہ میں نہ تمھارا کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ حق ہے پڑھنے کا یہی لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر اور جو اس کا انکار کرتے ہیں تو وہی گھاٹے میں رہنے والے ہیں ہ

تشریح : اے ایمان والو دیکھو یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرارت سے راعنا کہہ کر خطاب کرتے ہیں اس لئے ان کی دیکھا دیکھی تم راعنا نہ کہا کرو۔ اور "بجائے اس کے" انظرنا کہا کرو اور اس حکم کو بسماع قبول سن لو اور ان کافروں کو جو شرارت سے ایسا کہتے ہیں ذلت کا عذاب ہوگا مبادا ان کی تقلید میں تم بھی کافر ہو جاؤ اور اسی سزا کے مستحق ہو۔

تم یاد رکھو کہ کفار اہل کتاب ہوں یا مشرکین تم پر حسد کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی جانب سے کوئی بہتری نازل ہو بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمام بہبودیاں انہیں کے حصہ میں آئیں مگر ان کی یہ خواہش محض لایعنی ہے اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے مخصوص کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے پس اس کا فضل کسی خاص فرقہ تک محدود کیسے رہ سکتا ہے۔ اسی بنا پر ایک عرصہ تک ہم نے بنی اسرائیل کو صاحب کتاب بنایا ان کے بعد ہم نے تم کو کتاب عطا کی۔

مسلمانو تم اہل کتاب کی باتوں میں نہ آنا کیونکہ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ بعد اس کے کہ ان پر حق ظاہر ہو گیا ہے اپنی طرف سے بلکہ محض حسد سے چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں بعد تمہارے ایمان لے آنے کے دوبارہ کافر بنا دیں پس اگر یہ ان کی صریح

Marfat.com

دشمنی ہے جس کا مقتضایہ ہے کہ ان سے انتقام لیا جائے مگر تم اس قصور کو معاف کرو اور جب تک اللہ رب العزت ان کے بارے میں اپنا ایک خاص حکم نافذ نہ فرمادیں اس وقت تک تم ان سے درگذر کرو اور یہ حکم کا نافذ کرنا کچھ دشوار نہیں کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ٹھیک ٹھیک نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور ان کے علاوہ جو نیکی ہو سکے وہ بھی کرو۔ کیونکہ جو نیکی بھی تم اپنے لئے کرلو گے اس کو خدا کے یہاں پالو گے کیونکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارا کوئی عمل جزا سے خالی رہ جائے ادھر تو اللہ رب العزت نے مسلمانوں سے ثواب کا وعدہ کیا ادھر نصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ ہمارے سوا جنت میں جا ہی نہیں سکتا اس لئے اللہ رب العزت اس کا یوں رد فرماتے ہیں۔

اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے علاوہ اور کوئی ہرگز نہ جاسکے گا۔ یہ ان کی دل خوش کن باتیں ہیں اور کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے اچھا آپ ان سے فرمائیں کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی حجت پیش کرو حجت ان کے پاس کیا تھی کہ وہ پیش کرتے اس لئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اور یہ لوگ کیوں نہیں داخل ہوں گے۔ جو کوئی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے جھکا دے تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ بے کھٹکے جنت میں جائیں گے۔

اور جس طرح یہود و نصاریٰ مجموعی طور پر مسلمانوں کے دین کو باطل ٹھہراتے ہیں یوں ہی یہ لوگ آپس میں بھی ایک دوسرے کے مذہب کو باطل کہتے ہیں چنانچہ یہود نے کہا کہ نصاریٰ کسی معتدبہ سے شے یعنی مذہب پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کسی معتدبہ شے مذہب پر نہیں اور یہ دونوں فریق کتاب اللہ پڑھتے اور اہل علم تھے جب کہ اہل علم میں یہ اختلاف ہوا تو ان کی تقلیدوں میں بے علموں میں اختلاف ہو گیا چنانچہ یوں ہی ان لوگوں نے بھی جو علم نہیں رکھتے ان ہی کی طرح کہا سو اس اختلاف کا فیصلہ اگر چہ دنیا میں علمی طور پر ہو چکا ہے مگر وہ ان لوگوں کے تعصب اور عناد کی وجہ سے اس اختلاف و نزاع کو ختم نہیں کر سکا اس لئے اللہ رب العزت قیامت کے دن اس مسئلہ میں عملی فیصلہ فرمائیں گے۔

اور ان کو بتلادیں گے کہ اپنے اپنے وقت میں یہودیت و نصرانیت دونوں صحیح تھیں مگر اسی وقت تک جب تک وہ اپنے اصلی صورت پر باقی تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دونوں باطل ٹھہریں اور اس وقت صحیح مذہب صرف اسلام تھا اور گو ان دونوں فریق میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ حق پر ہونے کا مدعی ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حق پر نہیں کیونکہ ان میں ہر فریق مساجد میں خدا کا نام لینے سے مانع ہوتا ہے جیسا کہ منافقین کا مسجد ضرار بنانا اس پر شاہد ہے خواہ وہ واقعہ اس سے پہلے کا ہو یا بعد کا کیونکہ وہ اس سعی کا ایک خاص فرد ہے لہذا وقت نزول آیت کے اس کا موجود نہ ہونا مضر نہیں۔

اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا کی مسجدوں کو اس سے روکے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو تو یہ بھی حق نہ تھا کہ وہ ان میں داخل ہوتے بجز اس حالت کے کہ ان کو خدا کا خوف ہوتا وہ ڈرتے ڈرتے ان میں قدم رکھتے جیسا کہ لوگ سلاطین کے درباروں میں جاتے ہیں پس ان کو ویران کرنے کا ان کو کب حق حاصل ہو سکتا ہے اور اس گستاخی کی سزا ان کیلئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہوگی۔ اور آخرت میں ان کو بڑا عذاب ہوگا۔

اور چونکہ ویرانی مساجد کا ایک بڑا سبب اختلاف قبلہ بھی تھا اس لئے اللہ رب العزت اس کی یوں تردید فرماتے ہیں اور یہ خیال کہ ان مساجد کا قبلہ وہ نہیں ہے جو ہماری مساجد کا ہے محض باطل ہے کیونکہ مشرق و مغرب دونوں اللہ ہی کے ہیں اور اس لئے اسے

Marfat.com

حق ہے کہ جس جانب کو چاہے قبلہ مقرر کر دے پس اس کے حکم سے جس طرف بھی تم رخ کرو وہیں اللہ کا رخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پھیلاؤ والے اور بڑے علم والے ہیں اور اس لئے نہ ان کی ذات محدود ہے۔ اور نہ ان کا علم۔ اس جگہ پر سمجھ لینا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے لئے وسعت اور پھیلاؤ ثابت کیا ہے یہ وسعت وہ نہیں ہے جو اجسام میں ہوا کرتی ہے بلکہ وہ وسعت ہے جو اس کی ذات کے شایاں ہے اور چونکہ خود اس کی ذات ہی کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں اس لئے اس پر مجملاً اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ اللہ رب العزت میں وہ وسعت ہے جس کی کیفیت کے ادراک سے ہماری عقل قاصر ہے، یہ تو ان کی عملی کیفیت تھی۔

اب ان کی اعتقادی حالت سنو وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے بیٹا بنایا چنانچہ یہود حضرت عزیز کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو، توبہ توبہ وہ بیٹا بنانے سے پاک ہے اور اس لئے اس کا کوئی بیٹا نہیں بلکہ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں ہیں سب اس کی ملک ہیں سب کے سب اس کے مطیع ہیں بایں معنی کہ کسی کو اس کے حکم سے سرتابی کی مجال نہیں اور یہ مخالفت جو کفار و عصاۃ میں مشاہد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خود اللہ رب العزت نہیں چاہتے کہ ان کو اطاعت کے لئے مجبور کیا جائے کیونکہ اس سے مصلحت امتحان فوت ہوتی ہے ورنہ ان کی بھی مجال نہیں مخالفت کر سکیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کہ موجد ہیں آسمانوں اور زمین کے اور جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت کو کسی چیز کے پیدا کرنے میں کسی قسم کی زحمت اٹھانی نہیں پڑتی بلکہ چاہنے کی دیر ہوتی ہے، جب اس کا وجود چاہا موجود ہو گئی اور جب کہ اللہ رب العزت کے یہ صفات ہیں تو کسی مخلوق کو ان کا بیٹا بنانا سراسر جہالت ہے۔ اور ان کی ہٹ دھرمی کی یہ حالت ہے کہ یہ نادان لوگ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی جس کو نشانی کہا جا سکے اور جن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نشانی بتاتے ہیں یہ نشانی ہی نہیں۔ اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یوں ہی ان سے پہلے والوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا ان سب کے دل کجی اور عناد میں ایک دوسرے سے ملتے جاتے ہیں اس لئے باتیں بھی ملتی جلتی ہیں سو ہم ان احمقانہ درخواستوں پر کوئی توجہ نہیں کرتے ہم نے ان لوگوں کے لئے دلائل بیان کر دیئے ہیں جو یقین کریں اور جو یقین نہ کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے نہ کوئی دلیل دلیل ہے اور نہ کوئی نشانی نشانی پس جبکہ ان کے عمل اور اعتقاد اور کجی کی یہ حالت ہے تو وہ مستحق جنت کیسے ہو سکتے ہیں جس کے وہ مدعی ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور دعوت کے جواب میں یہ لوگ ایسی باتیں کرتے تھے جس سے آپ کو رنج بھی تھا اور اس کے ساتھ آپ یہ بھی چاہتے تھے کہ جو درخواست ان کی ایک حد تک قابل قبول ہو اگر اس کو قبول کر لیا جائے تو اچھا ہے کہ یہ لوگ نشانی چاہتے ہیں اگر ان کے منشاء کے موافق کوئی نشانی ان کو دکھلا دی جائے تو شاید یہ ایمان لے آئیں گے اس لئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم نے آپ کو اس حالت میں سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ آپ اس کے ماننے والوں کو خوشخبری دینے والے۔ اور نہ ماننے والوں کو ڈرانے والے ہیں غرض آپ کے ارسال سے مقصود صرف تبشیر و انذار ہے اور دوزخیوں کے متعلق آپ سے باز پرس نہ ہوگی کہ یہ کیوں دوزخ میں گئے اور آپ نے ان کے بچانے کی کوشش کیوں نہ کی، پھر آپ کو ان کے متعلق اتنی فکر کیوں ہے۔

اور نہ یہود آپ سے کبھی خوش ہو سکتے ہیں اور نہ نصاریٰ تاوقتیکہ آپ ان کا دین قبول نہ کر لیں پس آپ ان کی ہدایت کی فکر چھوڑ دیں اور ان کی قطع طمع کے لئے ان سے کہہ دیں کہ صرف خدا کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اس کے ماسوا گمراہی یہ لوگ آپ کو

Marfat.com

اپنی کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ کیونکہ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو یوں پڑھتے ہیں جیسا کہ اسے پڑھنا چاہئے یعنی بلا کم وکاست پڑھتے ہیں کہ نہ عبارت میں تغیر کرتے ہیں اور نہ معانی بگاڑتے ہیں وہ لوگ ہیں جو اس پر صحیح معنی میں ایمان رکھتے ہیں نہ کہ یہ لوگ جن کی حالت ان کے برخلاف ہے پھر ان کو اس پر ایمان رکھنے والا کیسے کہا جا سکتا ہے۔ آخر میں ان کو دھمکی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو اس کتاب کو نہ مانیں وہی لوگ نقصان میں ہیں لہٰذا ان کو چاہئے کہ کفر کو چھوڑ کر اس پر ایمان لائیں اور خسران سے بچیں اور اس پر ایمان لانے کے لئے لازم ہے قرآن پر ایمان لانا اس لئے ان کو چاہئے کہ قرآن پر ایمان لائیں۔

آج کے درس میں خصوصی بات مسجد کے متعلق ہے مسجد اسلام کا قلعہ ہے مسجدیں درحقیقت اسلام کی ترویج واشاعت کا ذریعہ بنتی چلی آرہی ہیں اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو مسجدوں میں آنے سے روکے میرے نزدیک دورِ حاضرہ میں اس آیت کا مفہوم صحیح معنوں میں نکل کر سامنے آرہا ہے۔ کہ آج مساجد اللہ کی کم نظر آتی ہیں مساجد کی شناخت و پہچان مسلکی بنیاد پر بن گئی ہے اور ایسے ہی نیچے گر کر مسجدوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے برادریاں اور علاقے مساجد کے مالک بن بیٹھے ہیں نمازیں ادا کیں اور مساجد کو تالے لگا دیتے ہیں مسجدوں کے نام فرقوں اور مسلکوں کی بنیادوں پر رکھے جاتے ہیں مسجدوں کے اندر عبارتیں لکھی جاتی ہیں کہ یہ مسجد فلاں مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہے۔ افسوس مسجد کو یعنی اللہ کے گھر کا درجہ نہیں دیا جارہا ہے حالانکہ مسجد کی تعریف اتنی ہی کافی ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے عبادت کے لئے اور نماز کی ادائیگی کے لئے۔ آج ہماری حالت اتنی ناگفتہ بہ ہو چکی ہے مسجدوں کے معاملات میں جھگڑے ہوتے ہیں مسجدوں پر قبضے ہوتے ہیں۔ مسجدوں کو سیل کیا جاتا ہے دوستو اس حالت سے کہیں اس دنیا میں اللہ کے عذاب کی پکڑ نہ آجائے اللہ ہماری مغفرت فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

10/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 10

سورہ بقرہ آیت نمبر 122 تا 141 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ
وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا
بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ

Marfat.com

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى
عَذَابِ النَّارِؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ
الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا
وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع
وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗؕ وَلَقَدِ
اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَاۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ
اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ
الْمَوْتُۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًاۖۚ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْاؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًاؕ وَمَا كَانَ

Marfat.com

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ
مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ
اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا
فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ
مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ
اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے بنی اسرائیل میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں نے تمہارے اوپر کیا اور اس بات پر ہی کہ میں نے تمہیں تمام اقوام عالم پر فضیلت دی ۰ اور اس دن سے ڈرو جس میں کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی سفارش فائدہ دے گی اور نہ کہیں سے ان کو کوئی مدد پہنچے گی ۰ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے پورا کر دکھایا اللہ نے کہا میں تمہیں سب لوگوں کا امام بناؤں گا ابراہیم نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی اللہ

Marfat.com

نے کہا میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچتا٥ اور جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے اجتماع کی جگہ اور امن کا مقام ٹھہرایا اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو اور ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھو٥ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنادے اور اس کے باشندوں کو جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں پھلوں کی روزی عطا فرما اللہ نے کہا جو انکار کرے گا میں اس کو بھی تھوڑے دنوں فائدہ دوں گا پھر اس کو آگ کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے٥ اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اٹھارہے تھے اور یہ کہتے تھے اے ہمارے رب قبول کر ہم سے یقیناً تو ہی سننے والا جاننے والا ہے٥ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری نسل میں سے اپنی ایک فرماں بردار امت اٹھا اور ہمیں ہمارے عبادت کے طریقے بتا اور ہمیں معاف فرما تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے٥ اے ہمارے رب اور ان میں ان ہی میں کا ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ہے٥ اور کون ہے جو ابراہیم کے دین کو ناپسند کرے مگر وہ جس نے اپنے آپ کو احمق بنالیا ہو حالانکہ ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوگا٥ جب اس کے رب نے کہا کہ اپنے آپ کو حوالے کردو تو اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالے کردیا٥ اور اسی کی نصیحت کی ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور اسی کی نصیحت کی یعقوب نے اپنی اولاد کو اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے اسی دین کو چن لیا ہے پس اسلام کے سوا کسی اور حالت پر تمہیں موت نہ آئے٥ کیا تم موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے انھوں نے کہا ہم اسی خدا کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیم اسماعیل اسحاق کرتے آئے ہیں وہی ایک معبود ہے اور ہم اس کے فرماں بردار ہیں٥ یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی اس کو ملے گا جو اس نے کمایا اور تمہیں ملے گا جو تم نے کمایا اور تم سے ان کے کئے ہوئے کی پوچھ نہ ہوگی٥ اور انہوں نے کہا کہ تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ آپ کہدیں بلکہ ملت ابراہیم جس میں ٹیڑھا پن نہیں اور وہ مشرک بھی نہیں تھے٥ کہدو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب کی طرف نازل کیا گیا اور جو دیئے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو دیئے گئے انبیاء اپنے رب کی طرف سے نہیں جدائی کرتے ہم درمیان ان کے کسی ایک میں اور ہم اس کے لئے فرمانبردار ہیں٥ پس اگر وہ ایمان لے آئیں جیسا کہ تم ایمان لائے ہو پس تحقیق ہدایت یافتہ ہوئے اور اگر روگردانی کریں پس بے شک وہ مخالفت میں ہیں پس عنقریب کافی ہوگا ان کو اللہ تعالیٰ اور وہ سننے والے اور جاننے والے ہیں٥ رنگ دینا اللہ کا اور کون زیادہ بہتر ہے اللہ سے رنگ دینے میں اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں٥ آپ کہدیں کیا تم لوگ ہمارے ساتھ جھگڑا کرتے ہو اللہ کے بارے میں اور وہ ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہم اس کے لئے خالص ہونے والے ہیں٥ کیا کہتے ہو تم بے شک ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب یہودی یا نصرانی تھے آپ کہدیں کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے گواہی کو چھپایا جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے پہنچی اور نہیں اللہ بے خبر جو تم عمل کرتے ہو٥ یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی اس کو ملے گا جو اس نے کمایا اور تمہیں ملے گا جو تم نے کمایا اور تم سے ان کے کئے ہوئے کی پوچھ نہ

Marfat.com

ہوگی ہ

تشریح: اے بنی اسرائیل دیکھو تم کو پھر سمجھایا جاتا ہے کہ تم ناشکری سے باز آؤ اور میری اس نعمت کو یاد کرو جو کہ میں نے تم پر کی ہے اور خاص کر اس کو کہ میں نے تم کو دوسری مخلوق پر جزئی فضیلت دی اور تم کو وہ بعض خصوصیات عطا کیں جو اوروں کو نہیں کیں، مثلاً ایک یہی کہ تمہارا خاندان صدیوں سے علم دین کا مرکز چلا آ رہا ہے اور اس میں کثرت سے انبیاء ہوئے ہیں اور اس دن سے ڈرو جس میں کوئی کسی سے کچھ بھی کام نہ آئے گا، اور نہ اس سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ اللہ رب العزت کی مرضی کے بغیر اس کو سفارش نفع دے گی۔ اور نہ ان کی قوت سے مدد کی جائے گی کہ اللہ رب العزت پر دباؤ ڈال کر اور زبردستی ان کو چھڑا لیا جائے اور تم اپنے آباء کے حالات وواقعات میں غور کرو۔ اور دیکھو کہ کیا ان کا طرز بھی یہی تھا جو تمہارا ہے۔

چنانچہ تم اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ تمہارے جداعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کو جو کہ تمہارے تمام مناقب ومفاخر کا سرچشمہ ہیں، ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تھا۔ تو انہوں نے تمہاری طرح سرکشی اور نافرمانی نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے ان کو پورا کر دیا تھا اس امتحان میں کامیاب ہو جانے پر اللہ رب العزت نے ان سے کہا۔ کہ میں تم کو لوگوں کا مقتدا بنانے والا ہوں انہوں نے کہا۔ اور میری اولاد میں سے۔ جواب ملا کہ میرا یہ عہدہ ظالموں کو نہیں پہنچ سکتا ہاں غیر ظالموں کو بے شک مل سکتا ہے۔ یہ واقعہ تم کو اس لئے یاد دلایا گیا ہے کہ اس سے تم دو باتیں معلوم کرو۔ اول یہ کہ ابراہیم علیہ السلام تمہارے جداعلیٰ کا برتاؤ اللہ رب العزت کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس کا ان کو کیا نتیجہ ملا اور دوسرے یہ کہ جن کا برتاؤ اس برتاؤ کے خلاف ہے جن کو ظالم کہا گیا ہے۔ وہ کس نتیجہ کے مستحق ہیں سو ابراہیم علیہ السلام اللہ رب العزت کی عبادت کرتے تھے اور اس کا ثمرہ ان کو یہ ملا کہ ان کو امامت کا عہدہ دیا گیا۔ اور جس کا برتاؤ ان کے خلاف اس کو ہمیشہ کے لئے اس عہدہ سے محروم کر دیا گیا۔ اب تم ان واقعات میں غور کر کے اپنی اصلاح کرو۔

وہ زمانہ بھی یاد کرو جب کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور محل امن بنایا اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم سے جائے نماز بناؤ یعنی یہاں نماز پڑھا کرو اور ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو ہدایت کی کہ تم میرے اس گھر کو باہر سے آنے والوں اور یہاں کے رہنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو اور انہوں نے ان ہدایتوں پر عمل کیا، یہ واقعات اس لئے یاد دلائے گئے ہیں کہ تم سوچو کہ جو مکان خدا کے نزدیک اتنا محترم ہے اور جس کا نگراں تمہارے اجداد کو بنایا گیا تھا اس کے ساتھ تمہارا کیا برتاؤ ہے۔

پس تم ان واقعات کو یاد کر کے اپنی روش کو بدلو اور وہ زمانہ بھی یاد کرو جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس شہر کو پرامن بنا دیجئے کہ لوگ اس میں چین سے زندگی بسر کریں اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں کی غذا دیجئے میں سب کو نہیں کہتا بلکہ ان ہی کو کہتا ہوں جو ان میں سے خدا اور آخرت پر ایمان لائیں رہے وہ لوگ جو ایسا نہ کریں سو ان کے متعلق آپ کو اختیار ہے چاہے دیں چاہے نہ دیں جواب ملا کہ ایمان والوں کے ساتھ تو وہی برتاؤ کیا جائے گا جس کی تم نے درخواست کی ہے اور جو کفر کرے گا اس کو اول میں تھوڑے دنوں دنیا میں منافع دنیوی سے نفع پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد جب وہ مر جائے گا تو زبردستی اس کو عذاب دوزخ میں لے جاؤں گا اور وہ برا مرجع ہے۔ خدا بچائے۔

یہ واقعہ اس لئے یاد دلایا جاتا ہے کہ تم چند امور پر غور کرو اول یہ کہ تمہارے جداعلیٰ کو اس گھر اور اس شہر سے کیسا تعلق تھا اور تمہارا اس کے ساتھ کیا برتاؤ ہے۔ دوم یہ کہ تمہارے جداعلیٰ کفر کو کتنا بڑا گناہ سمجھتے تھے کہ کفار کے لئے دنیوی منفعت کی درخواست بھی

Marfat.com

کرتے ہوئے ڈرے اور لفظ اہل جو اپنے عموم سے کفار کو بھی شامل تھا اس کو من آمن منہم سے خاص کر دیا تا کہ ضمناً بھی کفار درخواست میں داخل نہ ہو جائیں سوم یہ کہ اس واقعہ میں کفار کے لئے وعید مذکور ہے جو ابتداء ہی میں تم کو سنادی گئی تھی پس تم ان واقعات پر غور کر کے اپنی حالت درست کرو اور اس وعید کے مستحق نہ بنو۔

وہ زمانہ بھی یاد کرو جب کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی شرکت میں اسماعیل بھی خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے انہوں نے کہا تھا کہ اے ہمارے رب یہ خدمت ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ سننے والے اور جاننے والے ہیں اور اس لئے ہماری درخواست کو سنتے اور ہماری نیتوں کو جانتے ہیں اے ہمارے رب آپ یہ بھی کریں اور اس کے ساتھ ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک اپنی تابعدار جماعت بنائیں اور ہم لوگوں کو ہمارے عبادت کے طریقے بتلائیں۔ اور ہماری کوتاہیوں سے درگذر کر کے ہم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائیں کیونکہ واقعی آپ بڑی رحمت کے ساتھ توجہ فرمانے والے اور رحمت والے ہیں۔

اے ہمارے رب آپ یہ بھی کر دیں اور اس کے ساتھ ان اہل مکہ میں انہی میں سے ایک رسول بھیجیں جو آپ کی آیتیں ان کے روبرو پڑھے اور انہیں آپ کی کتاب اور شریعت سکھلا دے اور اس طرح ان کو ناپاک خیالات اور گندے افعال سے پاک صاف کرے کیونکہ آپ ہر چیز پر قابو پانے والے حکمت والے ہیں اور جو چاہتے ہیں اس کو پختگی کے ساتھ کرتے ہیں جس میں کوئی خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ ایسا کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں یہ واقعات اس لئے یاد دلائے گئے ہیں کہ تم سوچو کہ تمہارے اجداد کو اللہ رب العزت کی اطاعت کس درجہ مدنظر تھی اور وہ اپنی اولاد کو کس حالت میں دیکھنا پسند کرتے تھے اور تمہاری حالت وہی ہے یا نہیں۔ نیز جب وہ عظیم الشان رسول آیا جس کی ابراہیم واسماعیل علیہما السلام نے درخواست کی تھی تو تم نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ الغرض تم ان تمام واقعات پر گہری نظر ڈالو اور سمجھو کہ یہ تھا ابراہیم کا مذہب واقعی یہ مذہب نہایت صحیح تھا۔

اور اس مذہب ابراہیم علیہ السلام سے کون منہ پھیرے گا بجز اس کے جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جس کا وہ مذہب ہے اس کی یہ حالت ہے کہ ہم نے دنیا میں ان کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا اور آخرت میں وہ اہل صلاح ہیں کیونکہ ان کی طاعت اور فرمانبرداری کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے پروردگار نے ان سے کہا کہ آپ اطاعت قبول کیجئے تو فوراً بلا کسی چون وچرا کے اس کے جواب میں کہا کہ میں نے رب العالمین کی اطاعت قبول کی تو جس کے مرتبہ کی یہ حالت ہو اور جس کا مذہب یہ ہو جو ابھی معلوم ہوا اس کے مذہب سے اعراض کرنے والا احمق نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا لہٰذا بنی اسرائیل کو چاہئے کہ اس مذہب کو اختیار کریں کیونکہ یہ مذہب ایک تو فی نفسہ اچھا ہے دوسرے یہ مذہب ابراہیم کا تھا اور تیسرے اس کی وصیت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور یعقوب علیہ السلام نے بھی چنانچہ فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے دین منتخب کیا ہے جو اطاعت حق ہے پس تم ہرگز ہرگز کسی حالت میں نہ مرنا مگر کہ تم اللہ رب العزت کے مطیع ہو۔

بلکہ تم لوگ اس وقت موجود تھے جبکہ یعقوب علیہ السلام کے انتقال کا وقت ہوا جب کہ انہوں نے اپنی اولاد سے دریافت کیا کہ تم میرے بعد کس کی پرستش کرو گے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے خدا اور آپ کے دادا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے خدا کی ایسی حالت میں پرستش کریں گے کہ وہ تنہا معبود ہوگا اور اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ بنایا گیا ہوگا اور ہم اسی کے فرمانبردار ہوں گے پس تمہیں خوب معلوم ہے کہ یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مذہب اللہ رب العزت کی اطاعت تھا اس

Marfat.com

لئے تم کو اس مذہب سے گریز نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ جان بوجھ کر جھوٹ بولنا چاہئے کہ یعقوب علیہ السلام یہودی یا نصرانی تھے اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو اس کی وصیت کی تھی خیر یہ بحث محض اتمام حجت کیلئے تھی ورنہ اس تفتیش کی ضرورت ہی نہیں کہ یعقوب کا مذہب کیا تھا اور ابراہیم کا مذہب کیا تھا کیونکہ وہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی اس کے اعمال اس کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے اور تم سے ان کاموں کے متعلق سوال نہ ہوگا جو وہ کیا کرتے تھے اس لئے خواہ یہودی ہوں یا نصرانی یا مسلمان تم اس بحث کو چھوڑ کر یہ سوچو کہ خود یہودیت یا اسلام کیسے ہیں اور ان میں کون قابل اختیار ہے اور کون قابل ترک مگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ۔ تم کہہ دو کہ یہودی یا نصرانی نہیں بلکہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کو اختیار کرو۔ جس میں بالکل ٹیڑھا پن نہیں جو کہ یہودیت ونصرانیت میں ہے اور نہ وہ یہود ونصاریٰ کی طرح مشرک تھے اور خوب وضاحت کے ساتھ کہ ہم خدا کو مانتے ہیں اور اس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی۔ اور ان کتابوں کو بھی مانتے ہیں جو ابراہیم کو دی گئیں۔ اور ان کو بھی مانتے ہیں جو اور نبیوں کو ان کے رب کی جانب سے دی گئیں۔ اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے جیسا کہ تم لوگ کرتے ہو اور ہم اس کے بالکل مطیع ہیں نہ کہ تمہاری طرح نافرماں اب اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے تب تو سمجھو کہ وہ بھی راہ پر آ گئے اور اگر اب بھی وہ روگردانی کریں تو سمجھ لو کہ وہ برسر مخالفت ہیں ان کو حق مقصود ہی نہیں سو تم ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کرو اللہ رب العزت ان سے تمہاری طرف سے نمٹ لیں گے اور وہ سننے اور جاننے والے ہیں۔ اوپر بیان کیا ہے کہ اہل کتاب مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ اور اس کے اندر دو مضمون تھے ایک یہ کہ تم اپنا مذہب بدل دو اور دوسرا یہ کہ تم بھی اسی زرد پانی میں اپنے آپ کو رنگو جس میں ہم اپنے کو رنگ سے پاک کرتے ہیں کیونکہ ان کے یہاں دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو زرد پانی میں نہلاتے تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ پاک ہو گیا پس اللہ رب العزت نے ان کا رد فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی قابل اتباع ہے پھر فرمایا کہ اے مسلمانوں ان کو کہو کہ ہم کو اللہ نے رنگ دیا اور پاک کر دیا ہے اور خدا سے اچھا رنگنے والا اور کون ہو سکتا ہے تو پھر ہم تمہارے رنگ میں کیونکر رنگ جائیں۔ ہم اسی کے پرستار رہیں گے اس پر بھی اگر وہ حجت سے باز نہ آئیں تو ان سے کہہ دو کہ کیا تم ہم سے خدا کے معاملہ میں مجادلہ کرتے ہو، حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی کس قدر نازیبا اور ناشائستہ حرکت ہے اور اگر اب بھی تم باز نہ آؤ۔ تو تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں پس جیسا ہم کریں گے ہم بھریں گے اور جیسا تم کرو گے تم بھگتو گے ہم تو خدا کو نہیں چھوڑ سکتے اور ہم تو اسی کے ہو کر رہیں گے اس کے سوا کسی کو نہیں مان سکتے۔

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد سب کے سب یہودی یا نصرانی تھے اللہ اکبر کس قدر بہتان عظیم ہے ان سے کہو کہ تم زیادہ واقف ہو۔ یا اللہ تعالیٰ۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ واقف ہے۔ پس جب کہ وہ کہتا ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی نہ تھے۔ تو تم کو اس کا کیا حق ہے بلکہ تم واقعہ کو جانتے ہو اور خود گواہ ہو کہ وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ پکے مسلمان تھے مگر دانستہ چھپاتے ہو اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اس گواہی کو چھپا دے جو اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے محفوظ ہے اور جس کا ادا کرنے کا وہ مامور ہے اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے۔ اور وہ تم کو ضرور ان کی سزا دے گا۔ خیر یہ بحث کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام وغیرہ کا کیا مذہب تھا محض اتمام حجت کے لئے ہے کیونکہ وہ

Marfat.com

ایک جماعت گذر چکی ان کے لئے ان کے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت سوال نہ ہوگا بلکہ تم سے تمہارے اعمال کی نسبت سوال ہوگا۔ لہذا اس بحث کو چھوڑ دو وہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ دیکھو کہ تم کیا کرتے ہو اور جو کچھ کرتے ہو وہ اچھا ہے یا برا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے جہاں مراد حضرت یعقوب کی اولاد ہے وہاں اس کا معنی آفاقی بھی ہے بنی اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی عبداللہ ہے اللہ کا بندہ۔ جب اس معنی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ترجمہ کریں تو ترجمہ یہ ہوگا اے اللہ کے بندوں کی اولاد اس طرح قرآن مجید کا پیغام کسی خاص قوم یا نسل تک محدود نہیں رہتا بلکہ آفاقی بن جاتا ہے جس سے ساری نسل انسان موجودہ اور آنے والی سب مخاطب ہیں۔ ایک خاص بات کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ اس دن سے بھی ڈرتے رہو یعنی قیامت کے دن سے جب کوئی چیز کام نہ آئے گی کوئی سفارش کوئی جان کام نہ آئے گی سوائے وہ اعمال صالحہ جو تم نے کر رکھے ہیں اس دن تمہارے لئے ذریعہ نجات بنیں گے اور ان اعمال صالحہ کو کرنے کا موقع یہی زندگی ہے اسے غفلت میں مت گزارو اور نہ ہی دنیا میں اس حد تک مگن رہو کہ عمل خیر کا موقع ہی نصیب نہ ہو سکے اور وقت گزر جائے اور پھر قبر میں ندامت اور پشیمانی سے وقت گزرے اور قیامت کے دن بے بسی میں رہنا پڑے۔ آج کے درس میں یہ بات بھی ہمیں سمجھ میں آ رہی ہے کہ دعائیں کثرت سے کیا کریں دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جب بیت اللہ کی تعمیر شروع کی ساتھ دعائیں بھی کرتے جاتے تھے کہ اے اللہ ہمیں قبول فرما بیشک تو دعاؤں کو سننے والا ہے دعا کرنے سے اللہ رب العزت خوش ہوتے ہیں لہذا بار بار دعا کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت کے لئے دعا کی تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے کہ میں دعائے خلیل ہوں اور نوید مسیحا ہوں۔ یہ انبیائے کرام نے جس نام کو اپنی امت کے لیئے پسند فرمایا ہے اور ایک دوسرے کو اس کی تلقین کی ہے۔ وہ نام مسلمان ہے یہ نام اللہ کو بھی پسند ہے اور یہی نام اللہ رب العزت نے امت انبیائے کرام کے لیئے پسند فرمایا ہے۔ امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلمان کا نام رکھا گیا ہے۔ اس معاملہ میں بھی ہماری بدبختی ہے کہ مسلمان کہلانا پسند نہیں کرتے۔ بقیہ سب اپنے لئے منتخب کر رکھے ہیں کبھی آپ ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں تو آپ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کون ہیں اگر آپ کا جواب یہ ہو کہ میں مسلمان ہوں تو پھر پوچھا جائے گا کہ آپ کون ہیں کہ کون سے مسلمان آپ اگر یہ کہیں کہ یہ نام کافی نہیں تو کوئی بھی مطمئن نہیں ہوگا جب تک آپ نہ کہیں کہ سنی یا اہل حدیث یا وہابی مسلمان ہوں پھر پوچھا جائے گا کہ کون سے سنی ہیں یہ اتنا بڑا المیہ جیسے کہ اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ ہمیں ہر حال میں اپنے آپ کو سدھارنا تھا اپنے اعمال کو درست کرنا تھا ہر وقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں وقت گزارنا تھا۔ لیکن ہم نے یہ سب چیزیں پس پشت ڈال دیں ہیں اور لایعنی باتوں کی طرف ہم پڑ گئے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں سوائے اپنے آپ کو کمزور کرنے کے سوائے اپنی طاقت کو ختم کرنے کے کچھ بھی نہ کر سکے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

11 / جنوری درس فیضان القرآن نمبر 11

سورۂ بقرہ آیت نمبر 142 تا 152 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ
مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ
وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى
الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ
فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

Marfat.com

الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
وَ لَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَاۤ
اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَ لَئِنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ
جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾
كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ
وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾
فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اب بے وقوف کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے ان کے قبلہ سے پھیر دیا کہو کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دیکھاتا ہے ٥ اور اس طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنا دیا تاکہ تم رہو بتانے والے لوگوں پر اور رسول ہو تم پر بتانے والا اور جس قبلہ پر تم تھے ہم نے اس کو صرف اس لئے ٹھہرایا تھا تاکہ ہم جان لیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اس سے الٹے پاؤں پھرتا ہے اور بے شک یہ بات بھاری ہے مگر ان لوگوں پر جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ تمھارے ایمان کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنے والا مہربان ہے ٥ ہم تمھارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس ہم نے تم کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو اب اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے رخ کو اسی کی طرف کرو اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ یہ حق ہے اور ان کے رب کی جانب سے ہے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو وہ کر رہے ہیں ٥ اور اگر تم ان اہل کتاب کے سامنے تمام دلیلیں پیش کر دو تب بھی وہ تمھارے قبلہ کو نہ مانیں گے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کر سکتے ہو اور نہ وہ خود ایک دوسرے کے قبلہ کو مانتے ہیں اور اس علم کے بعد جو تمھارے پاس آچکا ہے اگر تم ان کی خواہشوں کی پیروی کرو گے تو یقیناً تم ظالموں میں ہو جاؤ گے ٥ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ حق کو چھپا رہا ہے حالانکہ وہ اس کو جانتا ہے ٥ حق وہ ہے جو تیرا رب کہے پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ بنو ٥ ہر ایک کے لئے ایک رخ ہے جدھر وہ منہ کرتا ہے پس تم بھلائیوں کی طرف دوڑو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ٥ اور تم جہاں سے بھی نکلو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرو بیشک یہ حق ہے تمھارے رب کی طرف سے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ٥ اور تم جہاں سے بھی نکلو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرو اور جس جگہ تم ہوا کرو تو منہ کرو اس کی طرف تاکہ نہ ہو لوگوں کو تم سے جھگڑنے کا موقع مگر جو ان میں بے انصاف ہیں پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تمھارے اوپر پوری کر دوں اور تاکہ تم راہ پا جاؤ ٥ جس طرح ہم نے تمھارے درمیان ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ چیزیں سکھا رہا ہے جن کو تم نہیں جانتے تھے پس تم مجھ کو یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میرا احسان مانو میری ناشکری نہ کرو ٥

تشریح: اللہ رب العزت تحویل قبلہ کا حکم دینا چاہتے ہیں مگر اس خوبی کے ساتھ کہ مضمون بالا کا سلسلہ بھی نہ ٹوٹنے پائے اور چونکہ مضمون سابق میں اہل کتاب کی لغویات کو رد فرماتے آرہے ہیں اس لئے اس مضمون تحویل قبلہ کو اس تمہید کے ساتھ شروع فرماتے ہیں۔ عنقریب جبکہ تم کو تحویل قبلہ کا حکم دیا جائے گا احمق لوگ اہل کتاب یوں کہیں گے کہ وہ کونسی بات تھی جس نے ان کو ان کے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر یہ لوگ اب تک قائم تھے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ مشرق و مغرب اور تمام جہات اللہ ہی کیلئے ہیں اور اس لئے اسے حق ہے کہ ان میں مالکانہ تصرف کرے جس کو چاہے قبلہ بنائے جس کو چاہے نہ بناوے اور

Marfat.com

جب تک چاہے بنائے اور جب چاہے اس کے قبلہ ہونے کو منسوخ کر دے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ جس کو چاہتے ہیں سیدھا رستہ دیکھاتے ہیں سو چونکہ اس وقت سیدھا راستہ یہ تھا کہ مسجد حرام کی جانب رخ کیا جائے اس لئے اس نے ہمیں یہ رستہ بتایا اور ہم اس سیدھے رستہ پر چلنے کے لئے بیت المقدس سے پھر گئے۔ اب رہی یہ بات کہ اللہ رب العزت نے اسے کیوں تجویز فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی وجہ اس کا مالک مشرق و مغرب ہونا ہے۔ پس اس نے اپنے ایک جائز حق کی بنا پر اسے تجویز کیا اور صحیح رستہ بننے کے بعد وہ رستہ اس نے ہم کو بتلایا اور ہم اس کی بتلانے سے اس پر چلے۔

اور سیدھا رستہ بتا کر ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم قیامت میں لوگوں کے مقابلہ میں اپنی شہادت کے سبب انبیاء کی طرف سے گواہ بنو۔ اور یہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کے قابل اعتبار اور تمہاری گواہی کے سچا ہونے پر گواہ ہوں گے واضح ہو کہ قیامت میں امت محمد یہ کا انبیاء کی طرف سے ان کی امتوں کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے گواہی دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی تصدیق فرمانا یہ واقعات حدیثوں میں موجود ہیں اور اس شہادت کو جو ہدایت کی انتہاء بتلایا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ہی ایک انتہاء یت ہے بلکہ یہ بھی ایک منجملہ دوسری انتہاء کے ہے اور حاصل یہ ہے کہ ہم نے تم کو ہدایت دی جس سے تم کو دوسرے فوائد کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ تم شاہد بن گئے۔ اور اس سے یہ فائدہ ہوا کہ تم اللہ رب العزت کی دربار میں سرکاری گواہ بننے کے سبب سے مشرف ہوئے اور اس جگہ اس غایت کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اس جگہ ان مجرمین سے خطاب ہو رہا ہے جن کے مقابلہ میں یہ شہادت دی جائے گی۔ پس اس طرح ان کو سنانا مقصود ہے کہ نادانو جن سے تم جھگڑ رہے ہو۔ اور جن کے سامنے تم جرم کا ارتکاب کر رہے ہو تم جانتے نہیں یہ کون ہیں یہ وہ سرکاری گواہ ہیں جو دربار میں تمہارے جرائم کی شہادت دیں گے پس تم علاوہ ارتکاب جرم کے یہ بھی ایک حماقت کر رہے ہو کہ گواہوں کے سامنے ارتکاب جرم کرتے ہو۔

چند دن کے لئے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے پھر اس کو منسوخ کر دینے کی حکمت کے بارے میں فرماتے ہیں اور ہم نے وہ قبلہ جس پر تم اب تک قائم تھے محض اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہمیں عملی طور پر ان لوگوں میں جو رسول کا اتباع کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں جو اس سے پیچھے ہٹتے ہیں امتیاز ہو جائے پس وہ مقصد حاصل ہو گیا اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ قبلہ بیت المقدس عرب لوگوں پر گراں گزرتا تھا کیونکہ وہ لوگ بوجہ اولاد اسمٰعیل ہونے کے کعبہ کا قبلہ ہونا چاہتے تھے علاوہ ان لوگوں جن کو اللہ رب العزت نے ہدایت دی انہوں نے سمجھا کہ ہمیں کسی خاص قبلہ سے کیا غرض ہمیں تو اللہ رب العزت کی اطاعت مقصود ہے۔ الغرض اس قبلہ کے مقرر کرنے میں یہ مصلحت تھی اور اللہ رب العزت کو یہ منظور نہ تھا کہ غیر قبلہ کو قبلہ ظاہر کر کے تمہارا ایمان برباد کرے کیونکہ جب وہ حقیقت میں قبلہ نہ ہوگا اور ایسی حالت میں اس کی طرف نمازیں پڑھی جائیں گی۔ اور اس کے قبلہ ہونے پر ایمان لایا جائے گا تو وہ نمازیں بھی ضائع ہوں گی اور اس کے قبلہ ہونے پر ایمان بھی برباد ہو گا بلکہ وہ اس وقت میں صحیح تھا جس کی طرف نمازیں بھی مقبول تھیں اور اس کے قبلہ ہونے پر ایمان بھی۔ کیوں نہ ہو واقعی وہ لوگوں پر نہایت مہربان اور بڑے رحم کرنے والے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمہارا آسمان کی طرف بار بار چہرہ انور اٹھا اٹھا کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ آپ قبلہ کی تبدیلی چاہتے ہیں پس ہم آپ کا چہرہ اسی قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جس کو تم پسند کرتے ہو۔ اچھا آپ اپنا

Marfat.com

چہرہ مبارک آج سے مسجد حرام کی طرف کیا کرو اور صرف مدینہ ہی میں نہیں بلکہ آپ جہاں کہیں بھی ہو اپنا چہرہ اسی کی طرف کرو۔ اس حکم پر اہل کتاب میں شور پھیل گیا۔ اور کہنے لگے کہ یہ کیسے نبی ہیں کہ انبیاء کے قبلہ کو چھوڑ کر مشرکین کے قبلہ کو اختیار کر رہے ہیں اور لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں اور اہل کتاب خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تبدیل ناجائز اور خود تمہاری طرف سے نہیں بلکہ یہ واقعی اور اللہ رب العزت کی طرف سے ہے اور ہم آپ سے کہہ دیتے ہیں کہ ان کا عناد اس مرتبہ پر پہنچا ہوا ہے اگر آپ ان اہل کتاب کے سامنے ہر ایک نشانی اپنے صدق کی پیش کر دو گے تب بھی وہ تمہارے قبلہ کو نہ مانیں گے اور یہ کچھ تمہارے ہی ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے نہیں ہیں پس تم ان کے راہ راست پر آنے کی فکر نہ کرنا اور اگر بعد اس کے کہ آپ کو حقیقت معلوم ہو چکی ہے آپ نے ان کی شورشوں سے متاثر ہو کر قبلہ کے بارہ میں ان کی خواہشات کا اتباع کیا تو اس وقت جبکہ تم ایسا کرو آپ کا شمار ظالموں میں ہوگا جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس تحویل قبلہ کو بذریعہ اپنی کتابوں کے یا بذریعہ حقانیت اسلام کے دلائل عامہ کے یوں ہی یقین کے ساتھ جانتے ہیں جس طرح وہ اپنی اولاد کو جانتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں ایک جماعت حقیقت کو جان بوجھ کر چھپاتی ہے۔ لہذا آپ کو ان کی ذرا بھی پرواہ نہ ہونی چاہئے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ قبلہ بالکل صحیح اور آپ کے رب کی جانب سے ہے۔ اس لئے آپ کو ان میں سے نہ ہونا چاہئے جو اس میں شک کرتے ہیں نہ اعتقاداً نہ عملاً اور نہ آپ کو اہل کتاب کی لایعنی باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اور شک کی کیا بات ہے آخر ان شور مچانے والوں میں سے ہر ایک فریق کے لئے ایک جداگانہ جہت ہے جس کی طرف وہ رخ کرتے ہیں اور وہ قبلہ بھی تو واقع میں یا ان کے زعم میں اللہ رب العزت کا ہی مقرر کیا ہوا ہے اس کی ذات تو قبلہ ہونے کو مقتضی نہیں ہے پس اسی طرح تمہارے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک قبلہ مقرر کر دیا اس میں شک وشبہ کی کیا بات ہے اور جبکہ معاملہ بالکل صاف ہے تو تم ان لایعنی باتوں کو چھوڑ و اور چستی کے ساتھ اچھے کاموں میں لگے رہو کیونکہ تم جہاں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ وہیں سے تم کو لے آئے گا اور تمہارے اعمال کا محاسبہ کرے گا اس کو تم بعید نہ سمجھنا کیونکہ اللہ رب العزت ہر چیز پر قادر ہے اور چونکہ مسجد حرام کی طرف رخ کرنا بھی اچھا کام ہے اور متعدد وجوہ سے اندیشہ ہے کہ شاید تم کسی شبہ یا مغالطہ میں پڑ کر اس میں سستی کرو اس لئے مزید تاکید کے طور پر تم سے کہا جاتا ہے کہ جہاں کہیں سے بھی تم نکلو اور جہاں کہیں بھی جاؤ مسجد حرام کی جانب رخ کیا کرو۔ اور اس میں کسی قسم کا اندیشہ نہ کرو کیونکہ بلاشبہ یہ امر واقعی اور تمہارے اللہ رب العزت کی طرف سے ہے اور یہ واضح رہے کہ جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے غافل نہیں ہے پس اگر اس میں ذرا سا بھی سستی کرو گے تو اچھا نہ ہوگا اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پھر کہا جاتا ہے کہ تم جہاں کہیں سے بھی نکلو اور جہاں کہیں بھی جاؤ پس اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کیا کرو اور اے مسلمانو تم لوگ بھی جہاں کہیں بھی جاؤ مسجد حرام کی طرف رخ کرو تا کہ لوگوں کی حجت تم پر قائم نہ ہو اور وہ یہ نہ کہیں کہ جب ان لوگوں کا دعویٰ تھا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبلہ بدلا ہے اور اس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم نہیں دیا تو بلا حکم اللہ رب العزت انہوں نے اس مقرر کئے ہوئے قبلہ کو کیوں چھوڑ دیا بجز ان لوگوں کے جو ظلم پر کمربستہ ہیں کیونکہ وہ تو اس حالت میں بھی اعتراضات سے باز نہ آئیں گے اور کہیں گے کہ ان پر آبائی رسم غالب ہے اور انہوں نے انبیاء کے قبلہ کو چھوڑ دیا وغیرہ وغیرہ پس تم ان سے نہ ڈرنا کہ ان کی لغویات سے متاثر ہو کر اپنے قبلہ کو چھوڑ بیٹھو اور مجھ سے ڈرنا اور اس قبلہ کو نہ چھوڑنا پس ایک وجہ تو اس حکم کی اوپر مذکور ہوئی اور دوسری وجہ یہ ہے تا کہ میں تمہاری

Marfat.com

تعمیل حکم کی وجہ سے تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور ان ہدایات کے بعد امید ہے کہ تم کسی مغالطہ میں نہ پڑو گے اور صحیح راہ پر رہو گے۔

چونکہ ہم نے تمہیں ہی میں سے ایک ایسا رسول بھیجا ہے۔ جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کرسناتا ہے اور تمہیں برائیوں سے پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب اللہ اور شریعت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے اور یہ ہمارا بہت بڑا انعام ہے اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم مجھے اطاعت میں یاد رکھو۔ میں تمہیں جزا میں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو اور چونکہ اللہ رب العزت کا شکر یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ نافرمانی نہ کی جائے۔

اللہ کے ذکر اور شکر سے مراد یہ ہے کہ بندہ ہر وقت ذکر الٰہی میں محو رہے۔ ذکر کا لفظی معنی یاد کرنے کے ہیں اور یاد کا اصل تعلق انسان کے دل سے ہے اور پھر زبان سے ہے اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے بندے تو مجھے ایک مرتبہ یاد کر میں تجھے دس مرتبہ یاد کروں گا تو مجھے اپنی مجلس میں یاد کر میں تجھے ملائکہ کی مجلس میں یاد کروں گا تو میری طرف چل کر آ۔ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ تو میری طرف ایک قدم چل کر دیکھ میں تیری طرف دس قدم چل کر آؤں گا۔ تو مجھے بلند آواز میں یاد کر میں تجھے لوگوں کے دلوں سے یاد کروں گا پھر فرمایا کہ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے اور شکر یہ ہے کہ بندہ ہر دم ہر لحہ اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اور اس کی نعمتوں کا اظہار کرے یقیناً اللہ رب العزت شکر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

12 رجنوری درس فیضان القرآن نمبر 12

سورۂ بقرہ آیت نمبر 153 تا 167 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾
وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ
وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ
الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ
الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ
وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ
رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ
اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ
وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِۙ اُولٰٓئِكَ
يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَۙ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا
وَبَيَّنُوۡا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ
وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَۙ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى
الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ
فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ
تَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيۡعًاۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ
اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ

Marfat.com

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں ٥ اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور ثابت قدم رہنے والوں کو خوش خبری دے دو ٥ جن کا حال یہ ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ٥ یہی لوگ ہیں جن کے اوپر ان کے رب کی مہربانیاں ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہیں جو راہ پر ہیں ٥ صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اسپر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے کچھ نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے جاننے والا ہے ٥ جو لوگ چھپاتے ہیں ہماری اتاری ہوئی کھلی نشانیوں کو اور ہماری ہدایت کو بعد اس کے کہ ہم اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں کھول چکے ہیں تو وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں ٥ البتہ جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور بیان کیا تو ان کو میں معاف کر دوں گا اور میں ہوں معاف کرنے والا مہربان ٥ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور اسی حال میں مر گئے تو وہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت ہے اسی حال میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ ان کو ڈھیل دی جائے گی ٥ اور تمھارا معبود ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ٥ بیشک آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو انسانوں کے کام آنے والی چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے مردہ زمین کو زندگی بخشی اور اس نے زمین میں سب قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان حکم کے تابع ہیں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ٥ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا برابر ٹھہراتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنا چاہیے اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھنے والے ہیں اور اگر یہ ظالم اس وقت کو دیکھ لیں جب کہ وہ عذاب کو دیکھیں گے کہ زور سارا کا سارا اللہ کا ہے اور اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے ٥ جب کہ وہ لوگ جن کے کہنے پر دوسرے چلتے تھے ان لوگوں سے الگ ہو جائیں گے جو ان کے کہنے پر چلتے تھے عذاب ان کے سامنے ہوگا اور ان کے سب طرف کے رشتے ٹوٹ چکے ہوں گے ٥ وہ لوگ جو پیچھے چلے تھے کہیں گے کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹنا

Marfat.com

مل جاتا تو ہم بھی ان سے الگ ہو جاتے جیسے یہ ہم سے الگ ہو گئے اس طرح اللہ ان کے اعمال کو ان کے لیے حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ آگ سے نکل نہ سکیں گے ہ

تشریح :اے مسلمانو اگر تم کو اس شکر و عدم کفر میں دشواریاں پیش آئیں تو تم صبر اور نماز سے مدد لو کیونکہ صبر کا اس باب میں مؤثر ہونا تو ظاہر ہے اور نماز اس لئے مؤثر ہے کہ اگر اس کو با قاعدہ ادا کیا جائے تو اس میں خاصیت ہے تعلق مع اللہ کی اور اس میں اثر ہے قوت قلب کا جس سے صبر سہل ہو جاتا ہے پس جبکہ تم صبر و تحمل سے کام لو گے تو اللہ رب العزت کی مدد تمہارے ساتھ ہو گی بلا شبہ اللہ رب العزت صبر تحمل سے کام لینے والوں کے ساتھ اور ان کے معین و مددگار ہیں۔

اور یہ ضرور ہے کہ استقامت میں کچھ لوگ مارے بھی جائیں گے مگر تم ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ کہنا وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کی خبر نہیں۔

اور ہم تمہیں تھوڑا سا خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے بھی آزمائیں گے لہٰذا تم اس پر بھی صبر کرنا اور اے ہمارے رسول تم ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو جن کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں جان گئی یا مال آبرو یا آرام جو کچھ بھی گیا کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ وہ بھی اللہ ہی کی تھی اور اللہ کے پاس چلی گئی اور ہم بھی اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں بھی اسی کے پاس واپس جانا ہے یہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی خاص رحمتیں بھی ہوں گی اور عام رحمت بھی۔

اور یہ لوگ ہیں جو صحیح رستہ پر ہیں۔

صفا و مروہ جو مکہ میں دو پہاڑ ہیں اللہ رب العزت کی مقرر کی ہوئی نشانیوں میں سے ہیں پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر اس پر لازم ہے کہ ان دونوں کے درمیان با قاعدہ آئے جائے لہٰذا تم ضرور یہ کام کیا کرو اور ذرا اندیشہ نہ کرو۔ اور جو کوئی خوشی سے کام کرے تو ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں کہ یہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اہل کتاب قبلہ کو بخوبی جانتے ہیں اور دانستہ اسے چھپاتے ہیں اب تم سن لو کہ بلا شبہ جو لوگ چیزوں کو چھپاتے ہیں جن کو ہم نے نازل کیا ہے یعنی دین کی کھلی باتیں اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم نے ان کو اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے صاف صاف بیان کر دیا ہے جیسا کہ یہ اہل کتاب کرتے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان پر اللہ رب العزت بھی لعنت کرتے ہیں اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں بجز ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور ان باتوں کو جن کو وہ اب تک چھپاتے رہے ظاہر کر دیا تو میں ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ کروں گا اور میں نہایت رحمت کے ساتھ توجہ کرنے والا اور رحم والا ہوں۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اس کو مہلت دی جائے گی اور چونکہ سب سے بڑا کفر شرک ہے اس لئے تمہیں بتایا جاتا ہے کہ تمہارا معبود جو کہ تمہاری عبادت کا مستحق ہے ایک معبود ہے اور اس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں یہ ایک دعویٰ ہے جس کے لئے صرف ایک دو دلیلیں نہیں بلکہ بہت سے دلائل ہیں۔

چنانچہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو کہ دریا میں وہ اشیاء لے کر چلتی ہیں جو آدمیوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور اس پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتار کر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے خشک

Marfat.com

ہو جانے کے بعد تر و تازہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کو گردش دینے میں اور اس بادل میں جو آسمان زمین کے درمیان متقید رہتا ہے بہت سے دلائل ہیں مگر ان ہی لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں کیونکہ ان چیزوں کے اندر غور کرنے والا اگر سمجھدار ہے تو سمجھ لے گا کہ ان کا بنانے والا کوئی نہایت عظیم الشان اور صاحب حکمت وحکومت ہے اور اپنی حکومت میں منفرد ہے کیونکہ اگر کوئی دوسرا ان باتوں میں اس کا شریک ہوتا تو یہ نظام قائم نہیں رہ سکتا تھا اس لئے کہ اس صورت میں ہر ایک دوسرے کو دبانے اور اپنا حکم چلانے کی کوشش کرتا جس کا نتیجہ جنگ ہوتا اور جنگ کا نتیجہ فساد نظام ہوتا۔ کیونکہ خدا کے اوصاف میں سے جس طرح کمال علم ہے یوں ہی کمال مالک کمال قدرت کمال حکومت کمال اختیار بھی اسی کا ہے اور صورت حال میں نہ کسی کے لئے کمال ملک ہے۔ کیونکہ ہر چیز میں دوسرا برابر کا شریک ہے اور نہ کمال قدرت وغیرہ کیونکہ ہر ایک کسی حکم کے نافذ کرنے میں دوسرے کا محتاج ہے جب تک دوسرا رضامند نہ ہو کوئی کچھ نہیں کرسکتا اس لئے کوئی بھی خدا نہ رہا۔ اللہ رب العزت کا ارشاد لَوْ كَانَ فِيهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا برہان قطعی ہے۔ اس لئے اللہ رب العزت توحید کو ثابت کر کے مشرکین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو باوجود اس قدر دلائل توحید کے موجود ہونے کے خدا کے علاوہ اوروں کو بھی شریک بناتے ہیں جن سے وہ ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ خدا سے محبت ہے کیونکہ مقتضائے ایمان یہی ہے اور کاش یہ ظالم لوگ اس وقت جبکہ یہ کوئی مصیبت دیکھیں جن سے ان کے معبودان کو نہ بچاسکیں یہ سمجھیں کہ تمام قوت اللہ رب العزت ہی کو حاصل ہے اور ان کے تراشے ہوئے معبودوں کو کچھ بھی قوت نہیں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے اور بعض کہتے ہوں گے کہ کاش ایک مرتبہ اور ہم کو دنیا میں واپس جانا نصیب ہو جائے تاکہ ہم وہاں جا کر ان سے یوں ہی بیزارگی ظاہر کریں گے جس طرح آج قیامت کے دن انہوں نے ہم سے بیزارگی ظاہر کی اسی طرح اللہ رب العزت ان کو ان کے اعمال دکھلائیں گے وہ ان کے لئے حسرتوں کے موجب ہوں گے اور وہ آگ سے کسی طرح نہ نکل سکیں گے۔

صفا اور مروہ اللہ رب العزت کی نشانیوں میں سے ہیں حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ سعی بھی کریں یعنی صفا اور مروہ کے مابین سات چکر لگائیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جس نے عمرہ کیا ہے اس پر حج فرض ہے یہ تب ہے جب اس نے عمرہ اشہر حج میں کیا ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں حج ذوالحجہ کے مخصوص ایام میں ہوتا ہے جب کہ عمرہ سارا سال ہوتا رہتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر ایک حج ادا فرمایا ہے جب کہ عمرے کئی کیے ہیں۔ حج اور عمرہ کا سفر بہت مبارک سفر ہے۔

اس سفر میں خرچ کرنے سے رزق بڑھتا ہے زندگی کے تمام اسفار میں سے بہترین سفر حج وعمرہ کا سفر ہے۔ جو کرتے رہنا چاہیے میرے نزدیک موجودہ دور میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کو سال یا دوسرے سال لازمی حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کرنی چاہیے کیونکہ وہ قوم کے راہنما ہوتے ہیں ان کے جانے سے روحانی اور جسمانی تربیت ہوگی۔ طہارت ہوگی۔ اس عمل سے بہتر انداز سے تبلیغ ہوگی جو نوجوان مرد وعورت درس پڑھ رہے ہیں ان سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ آپ ضرور حج یا عمرہ کے لئے سفر باندھیں جو بھی حالات ہوں کوشش کر کے سفر کریں اور کعبۃ اللہ میں جا کر اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں ہمارے لئے دعا کریں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 رجنوری درس فیضان القرآن نمبر 13

سورۂ بقرہ آیت نمبر 168 تا 182 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا
مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط
اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ
تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ
کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا
مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ
بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ ط

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ
بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ
اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ
لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
إِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ ۗ
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۖ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ
فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۖ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۖ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

Marfat.com

اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ
تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ
خَیۡرَا ۚۖ اِلۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا
عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنۡۢ بَدَّلَہٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُہٗ
عَلَی الَّذِیۡنَ یُبَدِّلُوۡنَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنۡ خَافَ
مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَیۡنَہُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۸۲﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

لوگو! زمین کی چیزوں میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو بیشک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ٥ وہ تمہیں صرف برے کام اور بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اس بات کی کہ تم اللہ کی طرف وہ باتیں منسوب کرو جن کے بارے میں تمہیں کوئی علم نہیں ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر چلو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اس صورت میں بھی کہ ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ جانتے ہیں ٥ اور ان منکروں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایسے جانور کے پیچھے چلا آ رہا ہو جو بلانے اور پکارنے کے سوا اور کچھ نہیں سنتا یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں وہ کچھ نہیں سمجھتے ٥ اے ایمان والو ہماری دی ہوئی پاک چیزوں کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرنے والے ہو ٥ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے صرف مردار کو اور خون کو اور سور کے گوشت کو اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو پھر جو شخص مجبور ہو جائے وہ نہ خواہش مند ہو اور نہ حد سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ جو لوگ اس چیز کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہے اور اس کے بدلے میں تھوڑا مول لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں صرف آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ نہ ان سے ہم کلام ہوگا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کا سودا کیا اور بخشش کے بدلے عذاب کا تو کیسی سہار ہے ہیں ان کو آگ کی ٥ یہ اس لئے کہ اللہ نے اپنی کتاب کو ٹھیک ٹھیک اتارا مگر جن لوگوں نے کتاب میں کئی راہیں نکال لیں وہ ضد میں دور جا پڑے ٥ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ پورب اور پچھم کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور پیغمبروں پر اور مال دے اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو

Marfat.com

اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت یہی لوگ ہیں جو سچے نکلے اور یہی ہیں ڈر رکھنے والے ۝ اے ایمان والو تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد غلام کے بدلے غلام عورت کے بدلے عورت پھر جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ معروف کی پیروی کرے اور خوبی کے ساتھ اس کو ادا کرے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے پس جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لئے دردناک عذاب ہے ۝ اور اے عقل والو قصاص میں تمھارے لئے زندگی ہے تاکہ تم بچو ۝ تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو وہ معروف کے مطابق وصیت کر دے اپنے ماں باپ کے لئے اور اپنے قرابت داروں کے لئے یہ ضروری ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ۝ پھر جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے اس کو بدلا یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ البتہ جس کو وصیت کرنے والے کی بابت یہ اندیشہ ہو کہ اس نے جانب داری یا حق تلفی کی ہے اور وہ آپس میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ۝

تشریح: اے لوگو تم شرک اور رسوم شرک کو چھوڑ دو اور زمین کی حلال اور پاک چیزیں کھاؤ اور ناجائز طور پر حلال کو حرام کر کے یا خواہ مخواہ حلال کو حرام سمجھ کے شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے وہ تمہیں ان ہی باتوں کی ہدایت کرتا ہے جو بری اور گندی ہیں اور اس کی بھی کہ اللہ کے ذمہ وہ بات لگاؤ جس کی تم کو خبر نہیں یہ چونکہ نہایت صاف اور سچی بات ہے اس لئے اس کا مقتضی یہ تھا کہ وہ اس کو مانتے اور اس پر عمل کرتے مگر ان کی حالت اس کے خلاف ہے اور جب کہ ان سے کہا جاتا ہے کہ ان احکام کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کا اتباع نہ کریں گے بلکہ ہم ان ہی رسموں کا اتباع کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے ہم کہتے ہیں کہ کیا ان کا یہ اتباع مناسب ہے اگرچہ ان کے باپ دادا نہ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ صحیح رستہ پر ہوں۔

اور ان کافروں کی حالت ایسی ہے جیسے کوئی اس جانور کے پیچھے چلا جو بجز بلانے اور پکارنے کے کچھ نہیں سنتا پس جس طرح وہ جانور محض آواز سنتا ہے اور اس کا مقصود نہیں سمجھتا اور نہ اس پر کاربند ہوتا ہے یوں ہی یہ لوگ محض گفتگو سنتے ہیں اور نہ اس کا مطلب سمجھتے ہیں اور نہ اس پر کاربند ہوتے ہیں اور چونکہ یہ سننا بوجہ غیر نافع ہونے کے کالعدم ہے اس لئے یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے اے مسلمانو ہم نے پیشتر مشرکین کو حکم دیا تھا کلوا مما فی الارض حلالا طیبا الایۃ مگر انہوں نے اس کو نہ مانا۔

اب تم سے کہا جاتا ہے کہ تم حلال کاموں میں مشرکین کی تقلید نہ کرنا اور جن حلال چیزوں کو انہوں نے حرام کر رکھا ہے تم ان کو حرام سمجھ کر ان سے احتراز نہ کرنا بلکہ جو عمدہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھانا اور خدا کا شکر کرنا۔

- اب ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ اللہ نے کس کس چیز کو حرام کیا ہے سو اللہ تعالیٰ نے تم پر ان چیزوں کو حرام نہیں کیا جن کو یہ مشرکین حرام بتلاتے ہیں بلکہ صرف مردار اور خون اور سور کے گوشت اور ان چیزوں کو حرام کیا ہے جو خدا کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہو جن کو یہ مشرکین حلال جانتے ہیں۔ پس تم ان چیزوں کے کھانے سے احتراز کرو۔ اور جن عمدہ چیزوں کو ان لوگوں نے بلاوجہ حرام کر رکھا ہے انہیں کھاؤ۔

جو شخص ان کے کھانے کے لئے بھوک کی وجہ سے مجبور ہو بحالیکہ نہ وہ ان کی حرمت کا انکار کر کے اللہ رب العزت کے مقابلہ میں

Marfat.com

سرکشی کرنے والا ہو اور نہ بلا اجازت یا ضرورت سے زیادہ کھا کر حد سے آگے بڑھنے والا ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ اللہ رب العزت بہت بڑے معاف کرنے والے اور بڑی رحمت والے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کو اپنی رحمت سے معاف کر دیا۔

اس جگہ یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ جو لوگ اس کتاب کو چھپاتے ہیں جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور بعض اس کی معمولی قیمت لیتے ہیں۔ ان کا یہ مال بھی حرام ہے اور وہ لوگ اپنے پیٹوں میں محض آگ کھاتے ہیں اور نہ خدا ان سے قیامت کے دن محبت سے کلام کرے گا اور نہ ان کے گناہ معاف کرے گا اور ان کے لئے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے عوض گمراہی اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو ٹھیک ٹھیک اتارا ہے اور جو لوگ اس کتاب کے بارے میں جس کو اللہ رب العزت نے ٹھیک ٹھیک اتارا ہے بے راہی اختیار کریں وہ اللہ رب العزت کی ایسی مخالفت میں مبتلا ہیں جو کہ حق سے بہت دور اور سراسر ناجائز اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں مذکورہ سزا بالکل صحیح ہے اور وہ لوگ ایسی ہی سزا کے مستحق ہیں۔ اے اہل کتاب تم اپنی کتابوں کی ان تصریحات کو چھپاتے ہو جو تمہارے لئے مضر ہیں اور قبلہ کے متعلق بحث کر کے مسلمانوں کو دین حق سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہو۔

تمہاری ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیکی صرف یہی ہے کہ مغرب کی طرف منہ کر لیا جائے جیسا کہ یہود کرتے ہیں یا مشرق کی طرف منہ کر لیا جائے جیسا کہ نصاریٰ کرتے ہیں یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو کیونکہ یہ اگر نیکی نیتی ہیں تو ایمان اور اطاعت کا نام ہے بلکہ حقیقی نیکی اس کی نیکی ہے جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر اور فرشتوں پر اور خدا کی کتابوں پر اور انبیاء پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ مال کو باوجود اس کی محبت کے رشتہ داروں اور یتیموں اور غریبوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور غلاموں کے بارے میں ان کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کرے۔ اور باقاعدہ نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جو لوگ جس وقت کوئی جائز عہد کر لیں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور خاص کر جو لوگ تنگدستی اور بیماری اور لڑائی کے وقت صبر و تحمل سے کام لیں یہ لوگ وہ ہیں جو کہ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں پس درست ہے اس بحث کو چھوڑ کر ان اوصاف کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو تا کہ تم سچے اور متقی بن جاؤ جیسے کہ مسلمان ہیں۔

اے مسلمانو تم یہ کام تو کرتے ہی ہو جن کا اوپر ذکر ہوا۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے احکام بھی تم کو بتلائے جاتے ہیں تا کہ تم ان پر بھی عمل کرو پس واضح ہو کہ تم پر مقتولین قتل عمد کے بارے میں قصاص مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ آزاد آدمی دوسرے آزاد آدمی کے عوض میں قتل کیا جائے اور غلام غلام کے بدلہ میں اور عورت عورت کے بدلہ میں۔

اور معاملہ قصاص میں اولیاء مقتول کو معافی کا بھی حق دیا گیا ہے پس جس شخص کو اس کے فریق کی جانب سے قصاص معاف کر دیا جائے اور دیت میں مال واجب ہو تو اس صورت میں اولیاء کی جانب سے معقول طور پر مطالبہ ہونا چاہئے اور قاتل کے وارثوں کی جانب سے اس مال کو مقتول کے وارثوں کو خوبی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ لہٰذا جو کوئی اس قانون کے بعد حد سے آگے بڑھے گا اس کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

اور اے عقل والو تم کو یہ قانون ناگوار نہ ہونا چاہئے کیونکہ قصاص کے قانون میں تمہارے لئے زندگی ہے کیونکہ اس سے امن

Marfat.com

قائم ہوتا ہے اور تمہاری جانیں محفوظ رہتی ہیں امید ہے کہ تم لوگ ناگواری سے پرہیز رکھو گے۔

اور دوسرا حکم یہ ہے کہ تم پر ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر وصیت کرنا فرض کیا گیا ہے اس وقت جب کہ تم میں سے کوئی مرنے لگے اگر اس نے مال چھوڑا ہو۔ یہ حکم ثابت ہے پرہیز گاروں پر لہذا ان کو اس پر عمل کرنا چاہئے رہے غیر متقین پس ان کے لئے اس کا وجود اور عدم برابر ہے۔ پس جبکہ باقاعدہ وصیت ہو چکی ہو۔ تو اس کے بعد جو کوئی اس کے سننے کے بعد اس میں کسی قسم کا تغیر کرے خواہ یہ تغیر غلط بیانی سے ہو مثلاً یہ کہ اس نے فلاں کے لئے اتنی وصیت کی ہے۔ اور وہ واقع کے خلاف ہو یا فعل سے مثلاً یہ کہ جتنی وصیت کسی کے لئے کی تھی اتنا اس کو نہ دیا جائے بلکہ کم یا زیادہ دیا جائے تو اس کا گناہ موصی پر نہ ہوگا بلکہ انہی پر ہوگا جو اس میں تغیر کریں گے کیونکہ اللہ رب العزت سننے والے اور جاننے والے ہیں لہذا وہ جانتے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والا کون ہے ہاں جس کو وصیت کنندہ کی جانب سے غلطی سے حق سے انحراف یا دانستہ گناہ کا علم ہو۔ اور وہ لوگوں کو سمجھا بجھا کر تقسیم شرعی پر راضی کر دے اور اس طرح ان کے درمیان صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ تغیر اپنی طرف سے نہیں بلکہ بحکم شرع ہے اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

آج کے درس میں ہم اس بات کو پھر دہراتے ہیں کہ شیطان کی اتباع مت کرو۔ شیطان کی اتباع بے حیائی اور برے کام ہیں جن کی طرف وہ تمہیں لگاتا ہے۔ بندہ ہر وقت اپنا محاسبہ کرے اگر اس کا مزاج بے حیائی کی طرف بڑھ رہا ہے اور برے کام کرتے ہوئے اسے گھن نہیں آتی تو وہ سمجھ جائے کہ شیطان کی وہ پیروی کر رہا ہے۔ اور شیطان کے جال میں وہ بری طرح پھنس چکا ہے۔ اس کا حل رزق حلال کے حصول میں ہے۔ رزق حلال کھانے والا کبھی بھی شیطان کے جال میں نہیں پھنسے گا۔ رزق حلال کے لئے ذرائع پیدا کئے جائیں کیونکہ حرام کا لقمہ بندے کو بے شرم بے غیرت اور بے حیا کر دیتا ہے۔ حلال کا لقمہ بندے کو حیادار غیرت مند اور شرم جود و وفا کا پیکر بنا دیتا ہے۔ اسلا کا منشاء یہی ہے۔ کہ بندے میں غیرت اور خودداری آئے اور وہ معاشرے میں غیرت مند شخص بن کر جیئے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب بندہ رزق حلال کے حصول میں لگا رہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

14/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 14

سورۂ بقرہ آیت نمبر 183 تا 196 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ
الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ
شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ

Marfat.com

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ
نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ
أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ
فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ
الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ
عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم
بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ
قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم
مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ

Marfat.com

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٙ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار بنو ہ گنتی کے چند دن پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے اور جن کو طاقت ہے تو ایک روزہ کا بدلہ ایک مسکین کا کھانا ہے جو کوئی مزید نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور تم روزہ رکھو تو یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو ہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا ہدایت ہے لوگوں کے لئے کھلی نشانیاں راستہ کی اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ اس میں روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے اللہ تمھارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ تمھارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ کی بڑائی کرو اس پر کہ اس نے تمہیں راہ بتائی اور تا کہ تم اس کے شکر گزار بنو ہ اور جب میرے بندے تم سے میری بابت پوچھیں تو میں نزدیک ہوں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں تو چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر یقین رکھیں تا کہ وہ ہدایت پائیں ہ تمھارے لئے روزہ کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کیا گیا وہ تمھارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو اللہ نے جانا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کررہے تھے تو اس نے تم پر عنایت کی اور تمہیں معاف کردیا تو اب تم ان سے ملو اور چاہو جو اللہ نے تمھارے لئے لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے الگ ظاہر ہو جائے پھر پورا کرو روزہ رات تک اور جب تم مسجد میں اعتکاف میں ہو تو بیویوں سے خلوت نہ کرنا یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے نزدیک نہ جاؤ اس طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تا کہ وہ بچیں ہ اور تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق طور پر نہ کھاؤ اور ان کو حاکموں تک نہ پہنچاؤ تا کہ دوسروں کے مال کا کوئی حصہ تم کو مل جائے حالانکہ تم اس کو جانتے ہو ہ وہ تم سے چاند کی بابت پوچھتے ہیں کہدو کہ وہ اوقات ہیں لوگوں کے لئے اور حج کے لئے اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں آؤ چھت پر سے بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی پرہیز گاری کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو ہ اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہ اور قتل کرو ان کو جس جگہ پاؤ اور نکال دو ان کو جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ سخت تر ہے قتل سے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک کہ وہ تم سے اس میں جنگ نہ چھیڑیں پس اگر وہ تم سے جنگ لڑیں تو ان کو قتل کرو یہی سزا ہے منکروں کی ہ پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہ اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو اس کے بعد سختی نہیں ہے مگر ظالموں پر ہ حرمت والا مہینہ حرمت والا مہینہ کا بدلہ ہے اور حرمتوں کا بھی قصاص ہے پس جس نے تم پر زیادتی کی تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ہ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور کام اچھی طرح کرو بیشک اللہ پسند کرتا ہے اچھی طرح کام کرنے والوں کو ہ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لیے پھر اگر تم روکیجاؤ تو جو قربانی کا جانور میسر ہو وہ پیش کردو اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے روزہ یا صدقہ یا قربانی کا جب امن کی حالت ہو اور کوئی حج تک عمرہ کا

Marfat.com

فائدہ حاصل کرنا چاہے تو وہ قربانی پیش کرے جو اس کو میسر آئے پھر جس کو میسر نہ آئے تو وہ حج کے ایام میں تین دن کے روزے رکھے اور سات دن کے روزے جب کہ تم گھروں کو لوٹو یہ پورے دس ہوئے یہ اس شخص کے لئے ہے جس کا خاندان مسجد حرام کے پاس آباد نہ ہو اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ٥

تشریح :اے ایمان والو تم پر چند دن روزہ رکھنا بھی فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا امید ہے کہ تم اس پر عمل کر کے معصیت سے بچو گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں روزے پورے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مہینہ کو روزوں کے لئے مخصوص کیا ہے لہٰذا تم کو چاہئے کہ جو کوئی تم میں سے وہ مہینہ پائے تمام مہینہ کے روزے رکھے۔

اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں روزے رکھ لے۔ اتنی تھوڑی مدت مقرر کرنے اور اس کے ساتھ مریض و مسافر کو افطار کی اجازت دینے سے اللہ رب العزت تمہارے متعلق آسانی چاہتے ہیں اور تم پر تنگی نہیں چاہتے اور اس نے ایسا اس لئے بھی کیا ہے تاکہ تم تعداد مقررہ پوری کر دو ورنہ اگر روزوں کے لئے طویل زمانہ مقرر کیا جاتا یا مریض و مسافر کو اجازت افطار نہ دی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ تم اس تعداد کو پورا نہ کرتے اور ایسا اس نے اس لئے بھی کیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ کہ اس نے تمہاری رہنمائی کی اس توقع پر بھی ایسا کیا کہ تم شکر کرو۔

اللہ رب العزت کا فرمان عظیم ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ میرے بندے میرے احکام کو سن کر اور یہ خیال کریں کہ اگر خدا دور ہوا۔ اور دور ہونے کی وجہ سے اسے خبر نہ ہوئی کہ ہم نے اس کی اطاعت کی ہے تو محنت رائگاں ہو جائے گی میری نسبت تم سے سوال کریں کہ خدا دور ہے یا نزدیک تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے قریب ہوں اور مجھے ہر بات کا علم ہے۔ چنانچہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو اس پکارنے والے کی بات کا جواب دیتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ وہ بلا تردد میرے احکام کو قبول کریں اور مجھے مانیں امید ہے کہ ان احکام کی تعمیل کر کے سعادت حاصل کریں گے۔ تمہارے لئے روزہ کی شب میں اپنی عورتوں سے مشغول ہونا جائز کر دیا گیا جو کہ اب تک ناجائز تھا کیونکہ وہ تمہارا اوڑھنا بچھونا ہیں اور تم ان کا اوڑھنا بچھونا ہو۔ اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی خیانت کرتے تھے اور بیویوں سے خلاف قانون روزے کی شب میں صحبت کر کے معصیت ارتکاب کرتے تھے اور پھر پشیمان ہوتے تھے لہٰذا اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معافی دی۔ اچھا اب ان سے ملاقات کرو اور جو کچھ تمہارے لئے خدا نے لکھ دیا اس کو طلب کرو اور کھاؤ پیو تاوقتیکہ صبح کا سفید ڈورا رات کے سیاہ ڈورے سے ظاہر ہو جائے حاصل یہ کہ صبح صادق طلوع ہو جائے اس کے بعد روزے کو رات تک مکمل کرو۔

اور جس حالت میں تم مساجد میں معتکف ہو اس حالت میں تم ان سے مباشرت نہ کرنا۔ یہ خدا کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں پس ان کے پاس نہ جانا یوں صفائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں سے بیان کرتے ہیں اس امید پر کہ وہ ان کی خلاف ورزی سے بچیں گے اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ اور نہ مالوں کے مقدمات کو حکام کے یہاں اس غرض سے دائر کرو کہ تم لوگ کے مالوں کا ایک حصہ جان بوجھ کر گناہ کے ذریعہ سے کھا جاؤ۔

اللہ رب العزت کا ارشاد عظیم ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگ تم سے چاند کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیوں بنائے گئے اور ان کے گھٹنے بڑھنے میں کیا مصلحت ہے تم ان کے جواب میں کہہ دو کہ ان کا فائدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے۔ اور حج کے لئے

Marfat.com

تعین اوقات کے ذرائع ہیں جن سے لوگ اپنے کاموں کے اوقات مقرر کرتے ہیں اور جن سے حج کا زمانہ معلوم ہوتا ہے۔

﴿ اور چونکہ اب تک تم میں مقابلہ کی قوت نہ تھی اس لئے اب تک تم کو لڑائی سے روکا جاتا رہا ہے۔لیکن اب چونکہ تم میں سے مقابلہ کی قوت پیدا ہوگئی ہے اس لئے اب حکم دیا جاتا ہے کہ جو لوگ تم سے جنگ کریں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے جنگ کرو اور یاد رکھو حد سے نہ بڑھنا کہ اللہ رب العزت حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور جہاں انہیں پاؤ وہیں مارو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکالو۔

یہ خیال نہ کرنا کہ قتل بری بات ہے کیونکہ شر تو قتل سے کہیں زیادہ سخت ہے قتل میں تو مصلحتیں اور منفعتیں بھی ہوتی ہیں اور شر میں تو کوئی مصلحت ہی نہیں پس جبکہ وہ ہر وقت شر پر کمر بستہ ہیں اور لوگوں کے گمراہ کرنے۔اور مسلمانوں کی رسائی میں برابر منہمک ہیں تو تم قتل سے کیوں ڈرو اور اس کا لحاظ رکھو کہ تم مسجد حرام کے اندرون سے جنگ نہ کرنا۔تاوقتیکہ وہ خود اس رقبہ میں تم سے جنگ نہ کریں اب اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو کافروں کی یہی سزا ہے۔

اب اگر وہ تمہارے جنگ سے مرعوب ہو کر یا کسی اور وجہ سے تم سے لڑنے سے باز آجائیں اور اللہ رب العزت سے معافی چاہیں تو ہم ان کو معاف کرتے ہیں کیونکہ اللہ رب العزت بہت بڑے معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں ان کے لئے ان کو معاف کر دینا کوئی بات نہیں اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک شر نہ رہے اور پورا دین اللہ رب العزت ہی کا ہو جائے اور اسلام کے سوا عرب میں اور کوئی دین نہ رہے اب اگر وہ شر سے باز آجائیں تو پھر ان پر کوئی زیادتی نہ کی جائے کیونکہ زیادتی انہیں پر ہے جو ظلم پر کمر بستہ ہیں اور باز ہی نہیں آنا چاہتے۔رہا شہر حرم میں جنگ کا سوال پس اس کا جواب یہ ہے کہ شہر حرام کا مقابل شہر حرام ہے۔اور حرمت کا بدلہ حرمت۔پس اگر وہ اشہر حرم کا احترام کریں تم بھی کرو اور اگر وہ احترام نہ کریں تو جیسی زیادتی کوئی تم پر کرے ویسی ہی زیادتی تم اس پر کرو اور اللہ رب العزت سے ڈرو کہ ناحق زیادتی نہ کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کے ساتھ اور ان کے حامی ومددگار ہیں اور اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کی ضرورت ہو تو خرچ بھی کرو اور بخل کر کے اپنے ہاتھوں اپنے کو تباہی میں نہ ڈالو جو کام کرو اچھی طرح کرو۔کیونکہ اللہ رب العزت اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔﴾

اور حج اور عمرہ کو خالص اللہ کے لئے پورا کرو بغیر اس کے کہ ان کے فرائض واجبات وغیرہ میں کمی ہو ادا کیا کرو۔پھر اگر تم بعد احرام حج یا عمرہ کے کسی مرض یا دشمن کی جانب سے حج یا عمرہ روک دیئے جاؤ تو فی الحال بجائے حج یا عمرہ کے جو قربانی کا جانور میسر ہو وہ ہی سہی۔اس کو خود یا دوسرے کی معرفت حرم میں ذبح کرا کر باقاعدہ احرام سے نکل جاؤ۔بعد کو اس کی قضا کر لینا اور اس وقت تک سر نہ منڈاؤ نہ بال کٹواؤ جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ حرم میں نہ پہنچ جائے اور وہاں ذبح نہ ہو جائے پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو جس کے لئے بال منڈوانے یا کٹوانے کی ضرورت تو ایسی حالت میں قبل از وقت بھی سر منڈوا یا بال کٹوا سکتے ہو مگر اس کا فدیہ لازم ہے جو کہ تین روزے صدقہ یا حرم میں قربانی ہے۔پھر جب تم مرض یا دشمن سے بے خوف ہو تو اس وقت یہ قانون ہے کہ جو کوئی حج کے زمانہ میں عمرہ سے لے کر حج تک متمتع ہو بایں معنیٰ کہ حج کے زمانہ میں دونوں کام کئے ہو۔خواہ دونوں کا ساتھ احرام باندھا ہو یا یکے بعد دیگرے تو جو کوئی جانور قربانی کا میسر ہو اس کا حرم میں خاص اوقات میں ذبح کرنا لازم ہے۔پھر جس کو ناداری وغیرہ کی وجہ سے قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس پر تین دن کے روزے حج کے زمانہ میں اور سات

Marfat.com

اس وقت جب کہ تم حج وغیرہ سے فارغ ہو کر گھر واپسی کرتے ہو لازم ہیں یہ پورے دس روزے ہیں یہ اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قرب وجوار میں نہیں رہتے اور جو ایسے نہیں ہیں ان کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے۔ پس تم ان احکام کی پوری پوری پابندی کرو اللہ رب العزت سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ رب العزت سخت عذاب دینے والے ہیں۔

اس درس میں ایک خصوصی بات یہ ہی ہے کہ عورتوں کو مردوں کا لباس قرار دیا گیا ہے اور مردوں کو عورتوں کا لباس قرار دیا گیا ہے یعنی مردوں کی عزت وطہارت عورتوں کی وجہ سے ہے اور عورتوں کی ناموس وعصمت کی حفاظت مردوں کی وجہ سے ہے۔ معاشرے میں دیکھیں شادی شدہ مرد اور عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ایسا مرد جو دیر سے شادی کرے یا عورت جو دیر سے شادی کرے وہ زبان زد عام ہوتے ہیں۔ اور جو مرد وعورت شادی نہ کریں ان کی بھی زندگی ادھوری اور نامکمل ہوتی ہے لباس حقیقت میں عیب کو چھپاتا ہے اور جسم کے ننگے پن کو پردہ دیتا ہے قرآن مجید نے بھی یہی کہا کہ شادی شدہ زندگی ایک دوسرے کے عیب کو چھپادیتی ہے۔ اور ایک دوسرے کو پردہ فراہم کرتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ شادی شدہ جوڑا معاشرے کا حسن ہوتا ہے۔ اور لوگوں میں قدر ومنزلت پاتا ہے معاشرہ انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور معاشرہ کی کوشش ہوتی ہے کہ انہیں اپنے معاملات میں شامل کریں اسلئے پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اسلام نے ہر حال میں مرد وزن کو مقام ومرتبہ دیا ہے کسی بھی دین میں اس نوعیت کا احترام نہ ہے پھر بھی اہل مغرب تقاضا کرتا ہے کہ عورت کو حقوق دیے جائیں اب معلوم نہیں کہ وہ کن حقوق کے متعلق بات کرتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

15 / جنوری درس فیضان القرآن نمبر 15

سورۂ بقرہ آیت نمبر 197 تا 210 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫
وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ
قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ
مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ

Marfat.com

خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا
كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی
الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا
جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِیَ
الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حج کے متعین مہینے ہیں پس جس نے حج کا عزم کرلیا تو پھراس کو حج کے دوران نہ کوئی فحش بات کرنی ہے اور نہ گناہ کی اور نہ لڑائی جھگڑے کی اور جو نیک کام تم کروگے اللہ اس کو جان لے گا ہ اور تم زادِراہ لو بہترین زادِراہ تقویٰ کا زادِراہ ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرو ہ اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرو پھر جب لوگ عرفات سے واپس ہوں تو اللہ کو یاد کرو مشعر حرام کے نزدیک اور اسکو یاد کرو جس طرح اللہ نے بتایا ہے اس سے پہلے یقیناً تم راہ بھٹکتے ہوئے لوگوں میں تھے ہ پھر طواف کو چلو جہاں سے سب لوگ چلیں اور اللہ سے معافی مانگو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے پھر جب تم اپنے حج کے اعمال پورے کرلو تو اللہ کو یاد کرو جس طرح تم پہلے اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ پس کوئی آدمی کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں اسی دنیا میں دے دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہ اور کوئی آدمی ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ہ اور اللہ کو یاد کرو مقرر دنوں میں پھر جو شخص جلدی کرکے دو دن میں مکہ واپس آجائے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص ٹھہر جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس کے لئے ہے جو اللہ سے ڈرے اور تم اللہ سے ڈرتے ہو اور خوب جان لو کہ تم اسی کے پاس اکٹھا کئے جاؤ گے ہ اور لوگوں میں سے کوئی ہے کہ اس کی بات دنیا کی زندگی میں تمہیں خوش لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے ہ اور جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے تو وہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور کھیتیوں اور جانوں کو ہلاک کرے حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ہ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وقار اس کو گناہ پر جما دیتا ہے پس ایسے شخص کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ہ اور لوگوں میں کوئی ہے کہ اللہ کی خوشی کی تلاش میں اپنی جان کو بیچ دیتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے ہ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطانوں کے قدموں پر مت چلو وہ تمھارا کھلا دشمن ہے ہ اگر تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ تمھارے پاس واضح دلیلیں آچکی ہیں تو جان لو کہ اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے ہ کیا لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ بادل کے سائبانوں میں آئے اور فرشتے بھی آجائیں اور معاملہ کا فیصلہ کردیا جائے اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں ہ

تشریح: حج کا زمانہ وہی چند مہینے ہیں جو تم کو شروع سے معلوم ہیں۔ پس جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج لازم کرلے تو اس کو نہ فحش بات کرنی چاہئے اور نہ حکم عدولی اور نہ لڑائی جھگڑا کیونکہ قانوناً نہ حج میں فحش ہے نہ حکم عدولی اور اچھے کام جتنے چاہو کرو کیونکہ جو اچھے کام تم کروگے وہ خدا کو معلوم ہوں گے۔ اور ان کا بدلہ تمہیں اچھا ملے گا۔ اور حج کو جاتے وقت توشہ لے لیا کرو۔ کیونکہ توشہ کی بڑی خوبی بچاؤ ہے چوری خیانت ذلت سوال وغیرہ سے یاد رکھو! تمہیں ہر کام میں مجھ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور کوئی کام میرے حکم کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔

اور یہ جو رسم ہے کہ عرفات سے روانگی کے بعد تجارت نہیں کرتے اور اس کو برا جانتے ہیں یا اب جو نیا خیال پیدا ہوگیا ہے کہ حج

Marfat.com

میں مطلقاً تجارت برا کام ہے یہ غلط خیالات ہیں تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم عرفات سے روانگی سے پہلے اور بعد میں بذریعہ تجارت کے اللہ رب العزت کا فضل یعنی معاش طلب کرو لہذا تم عرفات سے روانگی سے قبل بھی تجارت کر سکتے ہو اور بعد میں پھر جب تم عرفات سے روانہ ہو جاؤ تو مزدلفہ میں آکر ٹھہر و اور مشعر حرام کے پاس مزدلفہ میں خدا کی یاد کرو اور اس کو اس لئے یاد کرو کہ اس نے تم کو صحیح رستہ دکھایا اور واقعی تم اس رہنمائی سے پہلے سیدھے راستے سے ناواقف تھے۔

پھر اے قریش تم کو خاص طور پر حکم دیا جاتا ہے کہ تم لوگ بھی وہیں سے روانہ ہوا کرو جہاں سے اور لوگ روانہ ہوتے ہیں۔ بلکہ اوروں کی طرح تم بھی عرفات پہنچا کرو اور انہیں کی طرح عرفات سے روانہ ہوا کرو غرور سے خدا سے معافی مانگو اللہ رب العزت معافی قبول فرمانے والا ہے کیونکہ اللہ رب العزت بہت بخشنے والے اور بڑے رحم فرمانے والے ہیں اور پھر جبکہ تم اپنے افعال حج پورے کر چکو تو اپنے باپ داد کے مناقب ومفاخر نہ بیان کیا کرو جیسا کہ تم اب تک کرتے رہے ہو بلکہ جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے اسی طرح یا اس سے بھی بڑھ کر خدا کا ذکر کرو پھر سمجھو کہ جو لوگ حج میں خدا کو یاد کرتے ہیں وہ بھی دو طرح کے ہیں بعض لوگ وہ ہیں جو آخرت سے بالکل غافل ہیں جیسے کفار مکہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو سب کچھ دنیا میں دیدیجئے اور ایسے شخص کا یہ حکم ہے کہ اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کچھ ان میں وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے اللہ ایک خوبی ہمیں دنیا میں عطا فرمائیے اور ایک آخرت میں ان کا یہ حکم ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے اعمال سے حصہ ملے گا اور ان کو اس کے انتظار میں گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور وہ دن بہت جلد آنے والا ہے۔

اور تم چند گنتی کے دنوں میں اللہ رب العزت کی یاد کرو ایام معدودات سے مراد ایام تشریق گیارہویں بارہویں تیرھویں تاریخیں ذی الحجہ کی ہیں اور پھر جو کوئی ان تین دنوں میں سے پہلے دنوں میں منیٰ سے مکہ آنے میں جلدی کرلے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی تیسرے دن تک دیر کرے اور تیسرے دن کا کام ختم کر کے لوٹے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اسی کے لئے ہے جو کہ حج میں افعال ممنوع سے بچتا رہا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ہروقت ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اسی کے پاس اکٹھے کر کے لائے جاؤ گے اور وہاں تم کو اپنے افعال کی جواب دہی کرنی ہوگی اور ان تنبیہات وتہدیدات پر کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو ان کی پروا نہیں کرتے بلکہ محض چرب زبانی اور سراسر منافقانہ باتیں کرتے ہیں اور جن کی وہ گفتگو جو کہ محض دنیاوی غرض سے ہوتی ہے تم کو پسند آتی ہے اور اپنے مافی الضمیر پر اللہ رب العزت کو گواہ کرتے ہیں۔

حالانکہ وہ تمہارے پاس سے جاتے ہیں تو اکثر زمین میں اس غرض سے چلتے پھرتے ہیں کہ اس میں کفر پھیلا کر فساد کریں اور کھیتی اور آدمیوں اور جانوروں کو تباہ وبرباد کریں کیونکہ اللہ رب العزت فساد کو پسند نہیں کرتے اور جب کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ رب العزت سے ڈر اور فساد مت کر تو غرور اس کو گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے سو اس کو دوزخ کافی ہے اور وہ بری آرام گاہ ہے اور کچھ وہ ہیں جو ان سے متاثر ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ دیتے ہیں اللہ ایسے بندوں کے حال پر مہربان ہے اب ان لوگوں کو خطاب فرماتے ہیں جو مسلمان تو خلوص سے ہوئے تھے مگر اپنے دین سے بھی فی الجملہ تعلق باقی تھا اور وہ بھی محض اس لئے کہ وہ اس کو اسلام کے خلاف نہ سمجھتے تھے چنانچہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پہلے یہودی تھے انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد بھی اونٹ کے گوشت سے نفرت اور ہفتہ کی تعظیم قائم رکھی تھی جس کا منشا یہ تھا کہ دین موسوی میں

Marfat.com

یہ امور ضروری تھے اور اسلام میں ان کی ممانعت نہیں پس اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ

اے مسلمانوں تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے جو تم کو دھوکا دے کر گمراہ کرنا چاہتا ہے اب اگر اس کے بعد بھی کہ تمہارے پاس کھلی کھلی باتیں دلائل و احکام آ چکی ہیں تم لغزش کرو گے تو جان لو کہ اللہ رب العزت صاحب قوت بھی ہے اور حکمت والے بھی۔

اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اب بھی اگر لوگ اسلام میں داخل نہ ہوں تو ایمان لانے میں کیا وہ اس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ ابر کے سائبانوں میں خود خدا اور فرشتہ ان کے پاس آئیں اور آ کر براہ راست ان سے درخواست کریں کہ آپ لوگ مسلمان ہوں جائیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ دلائل سے تو اتمام حجت پورے طور پر ہو چکا ان سے یہ لوگ متاثر نہ ہوئے تو اب یہی صورت رہ گئی کہ خدا اور فرشتے خود آ کر انہیں سمجھائیں لہذا وہ اسی کے منتظر ہو سکتے ہیں یہ معاملہ طے ہو چکا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو اب ان کے ایمان لانے کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی اگر وہ ایمان نہیں لاتے نہ لائیں۔

دنیا اور آخرت کے لئے دعا کرنے کا حکم ہے فرمایا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف دنیا طلب کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہماری دنیا بھی نواز دے۔ اور سنوار دے آخرت بھی۔ ان لوگوں کے لئے فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ نیک کمائی والے ہیں اور اللہ رب العزت نے دنیا میں بھی ان کا حصہ رکھا ہے اور آخرت میں بھی انہیں عطا کیا جائے گا۔ اسلام ایسا دین نہیں کہ لوگوں کو دنیا سے منقطع کر دے اور صرف کونے میں بٹھا کر تسبیح و تقدیس کی تلقین کرتا رہے۔ بلکہ اسلام تو ہر حال میں دنیاوی زندگی کو با مقصد گزارنے کا حکم دیتا ہے بلکہ دنیاوی زندگی گزارنے کے گر تو اسلام نے ہی سکھائے ہیں تاکہ مومن دنیا کی زندگی حسین طریقے سے گزارے اور آخرت میں بھی اللہ کے حضور جب پیش ہو تو حسین طریقے سے حاضری ہو۔ اللہ ہماری دنیا بھی بہتر کر دے اور ہماری آخرت بھی بہتر کر دے۔ اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

16/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 16

سورۂ بقرہ آیت نمبر 211 تا 221 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَآءِيْلَ كَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا
فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

Marfat.com

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا
شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ
اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

Marfat.com

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ
وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ وَ یَسْــَٔلُوْنَكَ
مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَۙ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ
الْیَتٰمٰىؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْؕ
وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّؕ
وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْۚ وَ لَا تُنْكِحُوا
الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْاؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْؕ اُولٰٓىٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا
اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں اور جو شخص اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے اس کے مل جانے کے بعد پس بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والے ہیں آراستہ کردی گئی ہے دنیا کی زندگی ان لوگوں کی نظر میں جو منکر ہیں اور وہ ایمان والوں پر ہنستے ہیں حالانکہ جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان کے مقابلہ میں اونچے ہوں گے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ۰ لوگ ایک امت تھے انھوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ اتاری کتاب حق کے ساتھ تاکہ وہ فیصلہ کردے ان باتوں کا جن میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ اختلاف انھیں لوگوں

Marfat.com

نے کئے جن کو حق دیا گیا تھا بعد اس کے کہ انکے پاس کھلی کھلی ہدایت آچکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پس اللہ نے اپنی توفیق سے حق کے معاملہ میں ایمان والوں کو راہ دیکھائی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے ○ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر وہ حالات گزرے ہی نہیں جو تم سے پہلے لوگوں پر گزرے تھے ان کو سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی یاد رکھو اللہ کی مدد قریب ہے ○ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دو کہ جو مال تم خرچ کرو تو اس میں حق ہے تمھارے ماں باپ کا اور رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے ○ تم پر لڑائی کا حکم ہوا ہے اور وہ تمہیں گراں معلوم ہوتی ہے ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمھارے لئے بھلی ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لئے بری ہو اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے ○ لوگ تم سے حرمت والے مہینہ کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑنا کیسا ہے کہہ دو کہ اس میں لڑنا بہت برا ہے مگر اللہ کے راستہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے لوگوں کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برا ہے اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑی برائی ہے اور یہ لوگ تم سے برابر لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمھارے دین سے پھیر دیں اگر قابو پائیں اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں مرجائے تو ایسے لوگوں کے عمل ضائع ہوگئے دنیا میں اور آخرت میں اور وہ آگ میں پڑنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے لوگ تم سے شراب اور جوئے کی بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ بہت زیادہ ہے ان کے فائدے سے اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دو کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس طرح اللہ تمھارے لئے احکام کو بیان کرتا ہے تاکہ تم دھیان کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں اور وہ تم سے یتیموں کی بابت پوچھتے ہیں کہہ دو کہ جس میں ان کی بہبود ہو وہ بہتر ہے اور اگر تم ان کو اپنے ساتھ شامل کرلو تو وہ تمھارے بھائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ کون خرابی پیدا کرنے والا ہے اور کون درستگی پیدا کرنے والا اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشکل میں ڈال دیتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا ہے ○ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور مومن باندی بہتر ہے ایک مشرک عورت سے اگرچہ وہ تمہیں اچھی معلوم ہو یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے وہ اپنے احکام کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ○

تشریح: تم بنی اسرائیل سے پوچھو تو سہی کہ ہم نے ان کو کس قدر (کثیر) روشن دلیلیں دی تھی مگر انہوں نے سب کو کفر سے بدل دیا اور ہمارے یہاں کا قانون ہے کہ جو کوئی خدا کی نعمت کو بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آچکی ہے کفر سے بدلتا ہے تو اس کو سخت سزا ملتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہایت سخت سزا دینے والے ہیں اس لئے ان کو کیوں نہ سزا دی جائے اصل بات یہ ہے کہ کفار کے لئے دنیاوی زندگی کو مزین کر دیا گیا ہے اسی لئے وہ اسی پر فریفتہ ہیں اور مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں اور ان کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا سے ڈرنے والے مومنین قیامت میں ان سے بڑھے ہوں گے پس ان کا ان کو حقیر سمجھنا محض بے جا ہے اور ان کا قیامت میں ان سے بڑھا ہوا ہونا کچھ مستبعد نہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت جس کو چاہتے ہیں بے حساب دیتے ہیں اور یہ عادت ان

Marfat.com

لوگوں کی نئی نہیں بلکہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔

چنانچہ پہلے سب لوگ ایک جماعت تھے جن کا مذہب اسلام واطاعت حق تھا بعد کو آپس میں نزاعات پیدا ہو گئے تو اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کو مطیعین کو خوشخبری دینے والے اور نافرمانوں کو ڈرانے والے بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی تا کہ وہ لوگوں کے درمیان ان کے نزاعی امور میں فیصلہ کرے مگر انہوں نے اس میں بھی اختلاف کیا اور غضب ہے کہ اس میں اختلاف انہیں لوگوں نے کیا جن کو وہ کتاب دی گئی تھی۔ اور وہ بھی اس کے بعد کہ ان کے پاس دلائل آچکے تھے اور وہ کسی مغالطہ کی بناء پر نہیں بلکہ آپس کی عداوت سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کو تو گمراہی میں چھوڑا اور جن لوگوں نے اس کو مانا ان کو اس نے اپنے فضل سے وہ حق بتلا دیا جس میں لوگوں نے نزاع پیدا کر رکھا تھا اور یہ کوئی قابل انکار بات نہیں کیونکہ ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے اور اس لئے خدا جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے مگر عادۃً اس کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ آدمی مخالفت عنادی سے مجتنب اور تدبر سے کام لینے والا ہو

یہاں تک کفار کی اہل ایمان کے ساتھ قدیمی مخالفت کا بیان کر کے اب مسلمانوں کو ان کی ایذاؤں پر تحمل کی ہدایت فرماتے ہیں۔

کہ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یونہی آسانی سے جنت میں چلے جاؤ گے تم کو گذشتہ لوگوں کی سی حالت پیش نہ آئے یہ نہیں ہو سکتا ان پر تنگی اور سختی واقع ہوئی اور ان کو خوب جھڑ جھڑایا گیا۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ رسول اور ان کے ساتھی گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی مدد نہ معلوم کب ہوگی ہماری تکالیف تو نا قابل برداشت ہوگئی ہیں۔ پس اس قاعدہ سے تمہارا بھی امتحان ہو رہا ہے تم گھبراؤ نہیں خدا کی مدد قریب ہے اور وہ عنقریب تمہیں ان تکالیف سے نجات دینے والے ہیں۔ مگر یہ امتحانات لازمی نہیں ہیں۔ بلکہ جن کو چاہتے ہیں اس سے مستثنیٰ بھی کر دیتے ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا چیز خدا کی راہ میں خرچ کریں تم جواب میں ان سے کہہ دو کہ خرچ کے لئے نہ کوئی خاص شے مقرر ہے۔ نہ کوئی خاص مقدار۔ جو کچھ میسر ہو خرچ کرو مگر جو مال بھی خرچ کرو تو اس کو ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں غرض اہل حاجت یا اہل قرابت کے لئے خرچ ہونا چاہئے۔ اور خرچ کرنے ہی پر اکتفا نہ کرو بلکہ جو نیک کام بھی ہو سکے کرو اللہ رب العزت تم کو اس کی جزا دے گا کیونکہ وہ اس سے واقف ہے۔ تم پر جہاد بھی فرض کر دیا گیا۔ حالانکہ وہ تم کو طبعی طور پر ناگوار ہے حقیقت یہ ہے کہ اس میں ناگواری کی کوئی بات نہیں۔ وہ ممکن ہے کہ ایک بات تو ناگوار ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو جیسا کہ جہاد اور یہ بھی بہت ممکن ہے کہ ایک بات تم کو مرغوب ہو اور وہ تمہارے لئے بری ہو جیسا کہ ترک جہاد اور ہم بتلا دیتے ہیں کہ تمہارے مصالح ومضار کو اللہ رب العزت تم سے زیادہ جانتے ہیں اور تم اتنا نہیں جانتے لہذا تم اپنے اقتضاء طبعی کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کے حکم کا اتباع کرو اور سمجھو کہ ہماری بہتری اسی میں ہے۔

لوگ اشہر حرام میں جنگ کے متعلق بھی تم سے دریافت کرتے ہیں اور منشا اس سوال کا اعتراض ہے مسلمانوں پر جس کی وجہ یہ تھی کہ جہاد میں مسلمانوں کے ہاتھ سے رجب کی پہلی تاریخ کو جس کو وہ جمادی الثانی کی تیسویں سمجھے ہوئے تھے۔ ایک کافر مارا گیا تھا آپ فرما دیجئے کہ اس میں لڑنا واقعی بڑا گناہ ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور مسجد حرام کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑے گناہ ہیں اور خود شر ہی قتل سے بڑھ کر ہے پھر کونسی وجہ ہے کہ تم ان جرائم کو نہیں دیکھتے جن کے تم مرتکب ہو

Marfat.com

اور مسلمانوں کے ایک ایسے فعل پر اعتراض کرتے ہو۔ جو اول تو اس درجہ کا گناہ نہیں دوسرے اس کا صدور بھی غلطی سے ہوا تھا۔ یہ کفار کا مجادلہ تھا اور وہ مجادلات ہی تک اپنی کوشش کو محدود نہ رکھیں گے۔ بلکہ وہ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے تا آنکہ اگر ان سے ہو سکے تو وہ تم کو تمہارے دین سے پھیریں اور یہ تم کو واضح رہے کہ جو لوگ تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیں گے اور وہ کفر کی حالت میں مر جائیں گے تو دنیا و آخرت میں ان کے تمام اعمال ضبط ہو جائیں گے اور ان کا کوئی کام مستحق اجر نہ رہے گا اور اس لئے وہ دوزخی ہوں گے بایں معنی کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں برخلاف ان کے جو لوگ مومن ہیں اور جنہوں نے خدا کے لئے اپنے گھر بار اہل و عیال عزیز و قریب دوست آشنا مال و دولت وغیرہ چھوڑے اور خدا کی راہ میں کفار سے لڑے یہ لوگ خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ان کی یہ امیدواری بالکل بجا ہے۔ کیونکہ اللہ بڑے مغفرت کرنے والے اور رحم والے ہیں اور اس لئے وہ ان کے گناہوں کو معاف کر کے ان پر رحمت فرمائیں گے۔

لوگ تم سے شراب اور قمار بازی کے متعلق بھی سوال کرتے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کے لئے دنیاوی منفعتیں بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے ان کو برا سمجھ کر چھوڑ دیا جائے۔

اور لوگ تم سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا چیز خرچ کریں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ جتنا آسان ہو خرچ: کرو کوئی تحدید و تعیین نہیں ہے۔ اللہ رب العزت یوں صاف احکام بیان فرماتے ہیں امید ہے کہ تم غور کرو گے اور سمجھو گے کہ ان میں کس قدر سہولت اور مصالح کی رعایت ہے اور یہ سوچ کر ان پر عمل کرو گے۔

اور لوگ یتیموں کی بابت بھی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کیا جائے آپ ان سے کہہ دیں کہ ہر حال میں ان کی مصلحت کا لحاظ رکھنا بہتر ہے اور اگر تم ان کا خرچ کھانا پینا وغیرہ الگ اور اپنا الگ نہ کرو تو کچھ مضائقہ بھی نہیں کیونکہ وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اگر بلا قصد کچھ تھوڑا بہت تم نے ان کا کھا پی لیا یا انہوں نے تمہارا کھا پی لیا تو کچھ برائی نہیں اور اللہ ان کو بھی جانتا ہے جن کو یتیموں کا بگاڑ مقصود ہے اور اس لئے وہ ان کا مال ضائع کرتے ہیں اور ان کو بھی جن کو ان کی مصلحت مدنظر ہے۔ اور ان کا مال بدنیتی سے نہیں کھاتے لہذا تم ضروری احتیاط رکھو اور خواہ مخواہ پریشان نہ ہو اور یہ اللہ رب العزت کی عنایت ہے کہ اس نے تمہیں گنجائش دیدی ورنہ اگر اللہ رب العزت چاہتا تو تمہیں مصیبت میں ڈال دیتا مگر اس نے تمہاری کمزوریوں پر نظر کر کے ایسا نہیں کیا اللہ تعالیٰ صاحب قوت بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرنا تاوقتیکہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یاد رکھو کہ مومن لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھی معلوم ہوتی ہو۔ اور اسی طرح مشرکین مردوں سے بھی اپنی عورتوں کا نکاح نہ کرنا تاوقتیکہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ یاد رکھو کہ مومن غلام بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ تمہیں اچھا لگے۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر کتابی عورتوں کے ساتھ نکاح کی کیوں اجازت دی گئی حالانکہ وہ بھی اللہ رب العزت کے دشمن ہیں اس کا جواب یہ ہے کتابی مرد میں شدت عداوت تو نہیں اور کتابی عورت میں شدت عداوت نہ ہے۔ اس لئے اس سے نکاح کی اجازت دی گئی یہ گفتگو محض اشارتاً ہے اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ احکام اسلام کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا فلاں حکم خلاف عقل ہے۔ ان کا یہ کہنا ہی اس کی دلیل ہے کہ ان کو عقل نہیں۔ اور جبکہ ان کو عقل ہی نہیں تو وہ خدا کے حکم کو کیسے جانچ سکتے ہیں کہ یہ خلاف

Marfat.com

عقل ہے یا موافق عقل اور اللہ رب العزت اپنے احکام لوگوں کے لئے صاف صاف بیان فرما رہے ہیں۔ امید ہے کہ وہ نصیحت مانیں گے۔

آخر میں پھر عرض کی جاتی ہے کہ فتنوں اور شرانگیزیوں سے اپنے آپ کو بچائیں کیونکہ فتنہ اور شرانگریزی قتل کرنے سے بھی سخت عمل ہے فتنوں میں جھوٹ بولنا، غیبت کرنا لڑائی جھگڑا کرنا بدگوئی کرنا۔ بدخوئی کرنا۔ جیسے رذائل اخلاق کرتے ہیں ان سے ہر ممکن حد تک بچا جائے۔ خاندان کے خاندان فتنوں کی وجہ سے اجڑ جاتے ہیں فتنوں کے دور میں قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ اور ذھنی وقلبی اذیت سے گزرنے کے لئے صبر کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیں اسی میں نجات ہے۔ اور یہی چیز بندے کو کامیاب بنا دیتی ہے۔ شراب اور قمار بازی سے بھی اپنے آپ کو بچانا بہت ضروری ہے۔ اور یاد رکھیں نشہ والی چیز کبھی بھی آپ کو نفع نہیں دے گی۔ جو چیز خود بیماری ہے وہ دوسروں کو کیا شفا دے گی اسلام نے جہاں مسلمانوں کو حلال رزق کھانے کا حکم دیا ہے۔ وہاں حرام سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے۔ بلکہ اس کی تفصیل بیان کی ہے حرام سے ہر حال میں بچنا ہی ضروری ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

Marfat.com

17 /جنوری درس فیضان القرآن نمبر 17

سورۂ بقرہ آیت نمبر 222 تا 231 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى
يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا
تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ
تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ

Marfat.com

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ
یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ
دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
شَیْـًٔا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى
تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ اَنْ یَّتَرَاجَعَآ
اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا

Marfat.com

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور وہ تم سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دو کہ وہ ایک گندگی ہے اس میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو اس طریقہ سے ان کے پاس جاؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور وہ دوست رکھتا ہے، پاک رہنے والوں کو ٥ تمھاری عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تمھیں ضرور اس سے ملنا ہے اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دو ٥ اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ کہ تم بھلائی نہ کرو اور پرہیز گاری نہ کرو اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کرو اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اللہ تمھاری بے ارادہ قسموں پر تمہیں نہیں پکڑتا مگر وہ اس کام پر پکڑتا ہے جو تمھارے دل کرتے ہیں اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ٥ جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھالیں ان کے لئے چار مہینے تک کی مہلت ہے پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ معاف کر دینے والا مہربان ہے ٥ اور اگر وہ طلاق کا فیصلہ کریں تو یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے پیدا کیا ہے ان کے پیٹ میں اور اس دوران میں ان کے شوہران کو پھر لوٹا لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ صلح کرنا چاہیں اور ان عورتوں کے لئے دستور کے مطابق اسی طرح حقوق ہیں جس طرح دستور کے مطابق ان پر ذمہ داریاں ہیں اور مردوں کا ان کے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا ہے ٥ طلاق دو بار ہے پھر یا تو قاعدہ کے مطابق رکھ لینا ہے یا خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کر دینا اور تمھارے لئے یہ بات جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ ان عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو مگر یہ دونوں کو ڈر ہو کہ وہ اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے پھر اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے تو دونوں پر گناہ نہیں اس مال میں جس کو عورت فدیہ میں دے یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان سے باہر نہ نکلو اور جو شخص اللہ کی حدوں سے نکل جائے تو وہی لوگ ظالم ہیں ٥ پھر اگر وہ اس کو طلاق دیدے تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ مرد اس کو طلاق دیدے تب گناہ نہیں ان دونوں پر کہ پھر مل جائیں بشرطیکہ انھیں اللہ کی حدوں پر قائم رہنے کی توقع ہو یہ خداوندی ضابطے ہیں جن کو وہ بیان کر رہا ہے ان لوگوں کے لئے جو دانش مند ہیں ٥ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت تک پہنچ جائیں تو ان کو یا قاعدہ کے مطابق رکھ لو یا قاعدہ کے مطابق رخصت کر دو اور تکلیف پہنچانے کی غرض سے نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا اس نے اپنا ہی برا کیا اور اللہ کی آیتوں کو کھیل

Marfat.com

نہ بناؤ اور یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو اور اس کتاب وحکمت کو جو اس نے تمھاری نصیحت کے لئے اتاری ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ آپ سے لوگ حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس میں صحبت کی جائے یا نہیں آپ کہہ دیجئے کہ وہ ایک گندگی ہے لہٰذا تم حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہا کرو۔ اور ان سے قربت نہ کیا کرو تاوقتیکہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو پھر ان کے پاس جاؤ جہاں سے تم کو خدا نے اجازت دی ہے اور اگر غلطی سے اس گناہ میں مبتلا ہو جاؤ تو توبہ کرو کیونکہ اللہ رب العزت ان کو پسند کرتے ہیں جو قصور ہو جانے کے بعد توبہ کر لیتے ہیں اور ان کو جو سرے سے گناہ ہی سے پاک رہتے ہیں۔

بخاری شریف میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حیض عورتوں کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو اللہ رب العزت نے حضرت آدم کی تمام زمین کی بیٹیوں پر لازم کر دیا ہے۔

حیض ایک فطری چیز ہے جس سے کوئی عورت مستثنیٰ نہیں۔

دوران حیض عورت پر نماز معاف ہے قضاء کی ضرورت نہیں۔

حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اس سے زائد ایام میں اگر خون آئے تو وہ استحاضہ کہلائے گا جو کہ ایک بیماری ہے۔

دوران حیض روزہ بھی معاف ہے لیکن دیگر ایام میں اتنے روزے رکھے جائیں جتنے روزے ایام حیض میں رہ گئے تھے بلکہ ہم تو اپنے درس میں لوگوں کو یہ بھی ترغیب دے رہے ہیں کہ اپنے گھروں میں بیٹیوں، بہنوں، عورتوں کو راغب کریں اور حساب لگائیں کہ کب سے انہیں حیض آ رہا ہے اس دوران میں جتنے بھی رمضان کے روزے چھوٹ گئے تھے ان کی تعداد کا حساب کر کے ان روزوں کی قضاء کی جائے تاکہ ادائیگی فرض کی تکمیل ہو سکے اگر ایسا نہ کیا گیا تو گناہ لازم آتا ہے۔

مائیں اپنی بیٹیوں کی ہر ممکن حد تک رہنمائی کریں۔ اگرچہ اس دور میں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا نے ہر قسم کے موضوعات پر گفتگو کھلے عام شروع کر رکھی ہے تو دین سیکھنے میں ابھی تک حجاب کیوں باقی ہے!۔

دوران حیض عورت گھر کے تمام کام کر سکتی ہے۔

نمازی آدمیوں کے تمام کام بھی کر سکتی ہے۔

حیض والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر سوائے مجامعت کے بوس وکنار وغیرہ کر سکتا ہے۔

حیض والی عورت کا جھوٹا بھی کھایا جا سکتا ہے۔

حیض والی عورت اور اس کا شوہر اکٹھے آرام کر سکتے ہیں غذا وغیرہ کا استعمال کر سکتے ہیں کوئی ممانعت نہیں۔

اللہ رب العزت نے عورت کو مرد کے لئے وجہ سکون بنایا ہے۔ عورت کائنات کی وہ نعمت ہے جس کا نعم البدل کوئی نہیں اس نعمت کے استعمال کا طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ''عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم جس طرح آنا چاہتے ہو آ سکتے ہو کھیتی سے مراد بچوں کی پیدائش ہے کیونکہ بچہ کی پیدائش صرف قبل میں

Marfat.com

جماع کرنے سے ہوتی ہے اس لئے قبل میں جماع جائز ہے لہذا درجہ ذیل آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

مجامعت صرف قبل میں جائز ہے دبر (یعنی پیٹھ میں) مجامعت کی سخت ممانعت ہے بلکہ دورہ حاضر میں عورتوں کو اس سلسلہ میں خود بھی احتیاط سے کام لینا چاہئے ایسے مرد جو دبر میں مجامعت کے لئے بضد ہوں انہیں اللہ رب العزت کا خوف دلائیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدگی کے متعلق وعید سنائیں یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ یاد رہے! جدید تحقیقات سے یہ بات بھی عیاں ہو رہی ہے کہ دبر میں مجامعت سے ایڈز کا مرض پیدا ہوتا ہے، اسلام نے سینکڑوں سال قبل فطرتی طریقہ سکھلا کر مومنوں کو ایسی بیماریوں سے محفوظ کرایا ہے۔

حیض کے دوران بھی مجامعت کرنا منع ہے

اگر شہوت سے مجبور ہو کر دوران حیض مجامعت کر لی تو دس غریب آدمیوں کو یا اتنی مقدار کے برابر صدقہ دینا اس کا کفارہ ہے۔

ایک مرتبہ مجامعت کرنے کے بعد اگر دوبارہ مجامعت کرنا چاہے تو وضو کرنے کا حکم ہے۔

انزال کے وقت عضو تناسل کو عضو مخصوصہ سے باہر نکالنے کو عزل کہتے ہیں ایسا عمل بیوی کی اجازت سے کیا جا سکتا ہے۔

مجامعت کی کیفیت اور بیوی کی حالت اور دیگر پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے ایسا شخص بدترین اور لعین ہے چاہے مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے ممانعت ہے۔

اور تم لوگ خدا کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ اس خوف سے کہ تم کوئی نیکی کر بیٹھو اور کسی گناہ سے بچ جاؤ اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دو یعنی تم نیکی سے بچنے اور گناہ کرنے کے لئے خدا کی قسمیں نہ کھایا کرو کہ وہ قسمیں تمہارے لئے عذر بن جائیں اور تم یہ کہہ دو کہ ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم قسم کھا چکے ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے کہ وہ تمہاری قسموں کو بھی سنتا اور تمہاری نیتوں کو بھی جانتا ہے اگر تم نیکیوں سے بچنے اور گناہ کے ارتکاب کے لئے ایسے حیلے تراشو گے تو تم کو سزا دے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت تم پر تمہاری قسموں میں لغو واقع ہونے پر تو مواخذہ نہ کرے گا۔ ہاں وہ ان پر مواخذہ کرے گا جن کو تمہارے دلوں نے کمایا ہے اس جگہ یہ سمجھنا چاہئے کہ قسم کئی طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جس سے قسم مقصود نہ ہو بلکہ بطور تکیہ کلام کے صادر ہو جیسے عرب میں لا واللہ بلی واللہ اور آج کل جیسے ہر بات پر قسم مروج ہے۔ جس کو قرآن میں لغو کہا گیا ہے اس میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ خواہ فعل ماضی سے متعلق ہو یا مستقبل سے۔ دوسری وہ کہ قصداً گذشتہ فعل پر قسم کھائی جائے اور وہ خلاف واقع ہو مگر قسم کھانے والا اس کو واقع کے خلاف نہ سمجھتا ہو یہ قوانین شرعیہ کلیہ کے ذریعہ سے اس دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں بھی نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ تیسری قسم وہ ہے جو کسی گذشتہ فعل پر قصداً قسم کھائی جائے اور خلاف واقع ہو اور قسم کھانے والا اس کو واقع کے خلاف جانتا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وہ جھوٹ ہونے کے سبب گناہ ہے اور جس طرح اور جھوٹوں میں کفارہ نہیں یوں ہی اس میں بھی نہیں اور چوتھی قسم وہ ہے جو آئندہ فعل کے متعلق قصداً منعقد کی جائے۔ اس میں کفارہ ہے۔ چنانچہ ولا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم میں یمین منعقدہ ہی کی ممانعت ہے اور اسی کو جرم قرار دے کر اس سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

اور چونکہ قسم کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کی قسم کھالے اس لئے اللہ رب العزت اس کا بھی حکم بیان فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کی قسم کھالیں ان کو حق ہے چار مہینے گزرنے کے انتظار کا بایں معنی کہ وہ قانوناً چار مہینے

Marfat.com

تک اپنی قسم پر قائم رہ سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے ایسا کیا تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ فوراً نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر چار مہینے کے اندر انہوں نے اپنی قسم کو توڑ دیا تو نکاح باقی رہے گا اور کفارہ دینا ہوگا۔ اسی مضمون کو اللہ رب العزت یوں بیان فرماتے ہیں پھر اگر وہ قسم کھانے کے بعد چار مہینے کے اندر اس قسم سے پلٹ گئے اور اپنی قسم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو خیر اللہ رب العزت ان کا قصور کفارہ کے ذریعہ سے معاف کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔ اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھے کر لی ہے اس لئے چار مہینے کے اندر صحبت نہیں کی تا کہ چار مہینے گزر جانے سے حسب قانون شرعی طلاق پڑ جائے تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اللہ رب العزت سننے والے بھی ہیں اور جاننے والے بھی ہیں اس لئے انہوں نے حکم دے دیا کہ چار مہینے گزرنے سے طلاق ہو گئی۔

جن عورتوں کو خاص شرائط کے ساتھ اور خاص حالت میں طلاق دی گئی ہے وہ عورتیں اپنے متعلق تین حیضوں کا انتظار کریں اور جب تک تین حیض نہ گزر جائیں اس وقت تک دوسری جگہ شادی نہ کریں اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کو چھپا لیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے مثلاً یہ کہ وہ حاملہ ہیں اور اپنے حمل کو چھپا کر دعویٰ کریں کہ ہمیں تین حیض آ چکے یا یہ کہ ان کو تین حیض آ چکے ہیں اور وہ ان حیضوں کا اخفا کریں اور کہیں کہ ہمیں حیض نہیں آئے اور عدت نہیں گزری سو یہ دونوں باتیں ناجائز ہیں اور ان کو ایسا نہ کرنا چاہئے اگر وہ درحقیقت خدا اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

بعض مذاہب میں نکاح لازمی طور پر عمر بھر کا بندھن ہوتا ہے اور کسی حالت میں بھی اسے ختم نہیں کیا جا سکتا خواہ اس کا قائم رہنا فریقین کے لئے کتنی ہی شدید ذہنی اور جسمانی اذیت کا باعث ہو! لیکن اسلام ایسی سختی کا روادار نہیں جو تقاضائے فطرت کے منافی ہو۔ اسلام میں نکاح کو اس کی بعض معاشرتی خصوصیات کی وجہ سے اگرچہ دینی اور شرعی مقام حاصل ہے لیکن چونکہ یہ عملی طور پر ایک عمرانی معاہدہ ہے اور یہ معاہدہ فریقین کی یکساں رضامندی سے عمل میں آتا ہے اس لئے اگر فریقین اس معاہدہ کو نبھانے کے قابل نہ رہیں یا آپس میں عقد کو قائم رکھنے کی کوئی صورت نہ رہے تو شریعت اسلامیہ نے اس معاہدہ کو باعزت طور پر ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ شریعت مطہرہ کے نزدیک حتی الامکان کوشش کی جائے کہ یہ معاہدہ نکاح منقطع نہ ہو۔ کیونکہ اسلام نے انسانی فطرت کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا اور انسان کو ایسے حالات سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے جو اس کے لئے ذہنی یا جسمانی اذیت کا باعث بنے۔ چونکہ معاہدہ نکاح کو دینی تقدس بھی حاصل ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کو "ابغض الحلال" بھی کہا ہے اور اس میں جلد بازی سے منع کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ معاہدہ نکاح حتی الامکان برقرار رہے اور صرف اسی صورت میں یہ تعلق ختم ہو جب حقیقتاً اس کے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آئے۔

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں میاں بیوی کے درمیان تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کی غرض سے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے لڑائی جھگڑا علیحدگی کا پیش خیمہ ہے اس کے متعلق اصلاحی تدابیر کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۳۴)

...والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلاتبغوا علیھن سبیلا...

ترجمہ: اور جن عورتوں کے متعلق تمہیں معلوم ہو کہ سرکش اور بدخوئی کرنے لگی ہیں تو پہلے انہیں زبانی سمجھاؤ اور اگر وہ نہ سمجھیں تو

Marfat.com

پھران کے ساتھ آرام کرنا ترک کردو۔اگراس پر بھی باز نہ آئیں تو ہلکی سزادواوراگران امور سے تابع فرمان ہو جائیں تو پھرانہیں تکلیف دینے کا کوئی بہانہ تلاش نہ کرویعنی پھرانہیں طلاق نہ دو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکشی کے تین درجہ ہیں یعنی عورت کی سرکشی یہ ہے کہ وہ خاوند میں دلچسپی نہ لے اس سے بغض رکھے اوراطاعت بھی نہ کرے اور بے حیائی کی مرتکب بھی ہو۔

طلاق سے قبل طریقہ اصلاح

۱-عورت کوحکمت کے ساتھ سمجھا جائے۔

۲-ناراضگی کرکے اس سے کچھ مدت کے لئے ازدواجی تعلقات منقطع کرلئے جائیں۔

۳-اخلاقی دائرے میں رہ کر سزا دی جائے۔اصلاح کی ان مذکورہ تدابیر کے ناکام ہونے کی صورت میں مرداورعورت دونوں کے خاندانوں میں سے ایک ایک صاحب فہم وعدل نمائندہ مقرر کیا جائے یہ دونوں صاحب حالات کا جائزہ لینے کے بعدوجہ فساددورکروانے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں بھی قرآن مجید رہنمائی فرماتا ہے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر۳۵) میں ہے۔

وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حكماً من اهله وحكما من اهلها ان یرید اصلاحا
یوفق الله بینهما ان الله كان علیماً خبیراً

ترجمہ:اگرتمہیں ان دونوں میاں بیوی کے درمیان تعلقات میں تفرقہ کا خوف ہوتوایک نمائندہ اس مرد کے رشتہ داروں میں سے اورایک نمائندہ اس عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کروپھراگروہ دونوں نمائندے صلح کرانا چاہیں تو اللہ تعالی ان دونوں میاں بیوی کے درمیان موافقت پیدا کردے گا اللہ تعالی یقیناً جاننے والا اورخبردار ہے۔

احادیث کی رو سے طلاق کا تصور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک ناپسندیدہ عمل طلاق دینا ہے۔ (سنن ابی داؤد شریف)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ ابلیس ہررات کواپنا تخت پانی پر بچھاتا ہےاوراپنے شیطانی لشکرکو بھیجتا ہےاور سب سے زیادہ مرتبہ اس کے نزدیک اس شیطان کا ہوتا ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔۔ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے قتل کرادیا ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا مختلف چیلے اپنے فتنوں والے کام بتاتے ہیں ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا ایک اورآتا ہےاورکہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں جھگڑا کرادیا اورنوبت طلاق تک آگئی اوروہ جدا ہوگئے ابلیس اسے اپنے قریب کرتا ہے اورکہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہےاس کے صلے میں اس کو بقیہ پر سردار مقرر کردیتا ہے۔ایک اورروایت کے مطابق کھڑے ہوکر اس کا استقبال کرتا ہےاوربغل گیرہوتا ہے۔اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ طلاق کتنا ناپسندیدہ عمل ہے لیکن انتہائی ناگزیر حالات میں استعمال کرنا بھی جائز ہے۔(مسند امام احمد)

Marfat.com

طلاق کے لغوی معنی

طلاق کے معانی ہیں چھوڑ دینا یا ترک کر دینا۔

طلاق کے اصطلاحی معنی

شریعت میں اس سے مراد یہ ہے کہ جب مرد کی طرف سے تعلق نکاح کو ختم کر دیا جائے اسے طلاق کہتے ہیں۔

احتیاط طلاق

طلاق ایسا عمل ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پسند نہیں فرمایا لیکن جب انتہائی ناگوار حالات کا سامنا ہو اور طلاق کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو ایسے حالات میں شریعت مطہرہ بھی طلاق کی اجازت دیتی ہے۔

طلاق دینے کی وجوہات

۱-عورت کا وظیفہ زوجیت سے کثرت سے انکار کرنا۔

۲-بدخلق ہونا، گالی گلوچ دینا، بدتمیزی کرنا وغیرہ۔۔

مندرجہ بالا صورتوں میں اصلاح کی جائے اور اگر عورت راہ راست پر آ جائے تو ٹھیک ہے بصورت دیگر طلاق دی جا سکتی ہے لیکن اس کے باوجود شریعت مطہرہ رہنمائی کر رہی ہے۔سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۴ میں آتا ہے:

یاایھا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدوالکم فاحذروھم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولادوں میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم ڈھیل دے دو چشم پوشی کرلو اور معاملے سے درگزر کرلو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔یعنی حتی المقدور طلاق کے معاملے میں درگزر سے کام لیا جائے۔

طلاق کی اقسام

طلاق کی تین اقسام ہیں۔(۱) طلاق رجعی (۲) طلاق بائن (۳) طلاق مغلظہ

طلاق رجعی

طلاق کے حق کو استعمال کرنے کے بارہ میں اسلام کے اصولی ہدایات یہ ہیں کہ مرد عورت کو طہر کے ایام میں صرف ایک طلاق دے اور دوران عدت رجوع کر سکتا ہے اسے طلاق رجعی کہتے ہیں۔

۲-طلاق بائن

مرد عورت کو طہر کے ایام میں ایک طلاق دے پھر دوسرے طہر میں دوسری طلاق دے اسے طلاق بائن کہتے ہیں عدت کے بعد اگر چہ دوبارہ رجوع کرنا چاہے تو افہام وتفہیم سے دوبارہ عقد کیا جا سکتا ہے۔اس سلسلہ میں تحفظات کے لئے اگر شرائط بھی طے کرنا پڑیں تو مزید شرائط طے کئے جا سکتے ہیں۔

Marfat.com

طلاق مغلظہ

مرد عورت کو ایک طہر میں ایک طلاق دیتا ہے اور دوسرے طہر میں دوسری طلاق دیتا ہے۔ تیسرے طہر میں تیسری طلاق دیتا ہے اور اس دوران کسی بھی شکل میں رجوع نہیں کر سکتا اسے طلاق مغلظہ کہتے ہیں اب عورت اپنے شوہر پہ شرعاً حرام ہے۔

طلاق دینے کا طریقہ

اگر قطع تعلق کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو خاوند اپنی زوجہ کو جب وہ حیض سے فارغ ہو مجامعت سے قبل ایک طلاق دے۔ پھر دوسرے ماہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو مجامعت سے قبل دوسری بار طلاق دے پھر تیسرے ماہ عورت حیض سے پاک ہو تو مجامعت سے قبل تیسری طلاق دے اب بیوی کے مابین رشتہ ازدواج مکمل طور پر منقطع ہو چکا ہے۔ خاوند کو جو اتنی مہلت دی گئی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ خاوند اپنے اس فیصلے پر ایک بار غور کر لے اگر خاوند اپنے فیصلے کو واپس لینا چاہتا ہے تو طلاق رجعی اور طلاق بائن موجود ہیں ان کی عدت کے دوران طلاق کا فیصلہ واپس لے سکتا ہے جب تیسری طلاق تیسرے طہر میں دے دی گو اب اس نے یہ اعلان کر دیا کہ وہ اس عورت کو کسی قیمت پر اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا اس کے بعد اسے یہ حق قطعاً نہیں کہ پھر رجوع کرتا پھرے اور مختلف علمائے کرام سے فتوؤں پر بخشیں کراتا پھرے یا پھر عورت کو اپنی خواہشات کا کھلونا بنائے رکھے۔

یہ اسلام کا قانون طلاق ہے جبکہ موجودہ دور میں اس کا موزانہ کریں ایک طرف جاہلانہ طریقے سے جس میں شوہر جب چاہتا ہے طلاق دیتا رہتا ہے اور دوسری طرف ہندوؤں، یہودیوں اور نصاریٰ کے قانون کے مطابق جو ایک بار نکاح کی زنجیر میں جکڑ دیا گیا اب حالات کیسے ہی ناگفتہ بہ کیوں نہ ہو جائیں چھٹکارا کی کوئی صورت موجود نہیں۔ شریعت اسلامیہ میں میانہ روی۔ اعتدال و توازن ہے۔ جس کا مقابلہ دنیائے قدیم و جدید کا کوئی نظام قانون نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے شریعت مطہرہ کا مذاق بنا دیا ہے۔

خلع

خلع علیحدگی کو کہتے ہیں اگر علیحدگی کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہو تو وہ نکاح سے آزاد ہونے پر اصرار کرے تو مرد کی طرف سے طلاق دینے پر خلع ہوتا ہے لیکن اگر مرد طلاق دینے سے انکار کر دے تو عورت اپنے حق مہر یا دیگر حال منفعت خلع حاصل کر سکتی ہے اس کے متعلق قرآن مجید سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۹ میں آتا ہے:

.....کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی کر لے.....

نفس خلع کے لحاظ سے عورت کو خلع طلب کرنے کا ایسا ہی حق ہے جیسا مرد کو طلاق دینے کا حق ہے جس طرح کوئی شخص مرد کو طلاق دینے سے نہیں روک سکتا اسی طرح کوئی شخص عورت کو خلع لینے سے نہیں روک سکتا۔ لہذا! عورت ہو یا مرد ہر ایک کو طلاق یا خلع کا اختیار صرف آخری چارہ کار کے طور پر استعمال کرنا چاہئے نہ کہ محض خواہشات کی تکمیل کے لئے طلاق یا خلع کو کھیل بنا لیا جائے کوشش کی جائے کہ یہ معاملہ خاندان کے بااثر لوگوں کے ذریعے حل کیا جائے بصورت دیگر عدالت مجاز کو اختیار ہے کہ حالات واقعات کی روشنی میں جو بھی فیصلہ تجویز کریں شوہر کو قبول کرنا ہوگا اور اس کی عوض میں طلاق دینا ہوگی۔

Marfat.com

خلع کی وجوہات

۱-شوہر وظیفہ زوجیت کے قابل نہ ہو۔

۲-بدکاری کی طرف راغب کرے۔

۳-نان ونفقہ نہ دیتا ہو۔

۴-عورت کو مرد پسند نہ ہو یا اس سے تسکین قلب میسر نہ آئے۔

ان وجہ کی بناء پر بیوی اپنے شوہر سے خلع طلب کرنے کی مجاز ہے۔دورہ حاضرہ میں خلع کے سلسلہ میں بھی خواتین کو احتیاط برتنا چاہئے حتی المقدور آبادکاری کو ترجیح دینی چاہئے۔جب کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر خلع لینا لازم ہے۔

خلع کے احکام

۱-خلع میں ایک طلاق دی جائے۔

۲-خلع کی عدت ایک حیض ہے۔

۳-خلع میں دی گئی ایک طلاق طلاق بائن ہے۔

۴-خلع یافتہ اگر حاملہ ہے تو بچے کی پیدائش تک عدت ہے۔

۵-خلع کے بعد عورت عدت اپنے میکے گزارے گی۔

۶-نکاح کے بعد اور خلوت صحیحہ سے قبل اگر خلع ہو گیا تو عورت پر کوئی عدت نہیں وہ علیحدگی کے بعد کسی بھی وقت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

۷-اگر دوران عدت خلع یافتہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو سابقہ عدت ساقط ہو جائے گی اس کے بجائے عدت وفات گزارنا ہوگی اور وہ خاوند کی وراثت کی حقدار بھی ہوگی اور وہ عدت شوہر کے گھر گزارے گی۔

۸-خلع یافتہ خاتون دوران عدت نکاح نہیں کر سکتی۔

ایلاء

قرآن مجید سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۶-۲۲۷ میں آتا ہے۔

للذین یؤلون من نسائھم تربص اربع اشھرہ فان فاء وافان اللہ غفور رحیم
وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیمo

ترجمہ: جولوگ اپنی بیویوں کے پاس (مجامعت نہ کرنے کی) قسم اٹھالیں ان کا چار مہینے انتظار کیا جائے اگر وہ اس عرصہ میں بیویوں سے رجوع کر لیں (تو ان کی غلطی کو اللہ معاف کر دے گا) کیونکہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم والا ہے اور اگر وہ (رجوع نہ کریں بلکہ) طلاق کا ارادہ کریں تو بے شک اللہ تعالی سمیع وعلیم ہے۔

اگر خاوند بیوی کی زبان درازی، یا ترکی بہ ترکی جواب دینے یا ناروا مطالبات سے تنگ آ کر اس بیوی سے مجامعت نہیں کرتا اسے اسلام میں ایلاء کہتے ہیں۔

Marfat.com

شریعت اسلامیہ نے بیوی کے پاس نہ جانے کی مدت قسم چار ماہ رکھی ہے اب شوہر کو یہ حق نہیں کہ وہ اس مدت میں اضافہ کرے لہذا! چار ماہ اس کی قسم ہے رجوع کرلے یا طلاق دے دے۔

ایلاء کے احکام

۱-جس عورت سے ایلاء کیا گیا ہو اس کی مدت چار مہینے ہے۔

۲-چار مہینے کے اندر شوہر کو بیوی سے رجوع کرنا ہوگا ورنہ طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔

۳-مدت مقررہ سے قبل رجوع کرنے کی صورت میں قسم ٹوٹ جائے گی جس کا کفارہ دینا ہوگا۔

۴-قسم توڑنے کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے یا لباس پہنانا ہے اگر یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھنا ہے۔

۵-اگر چار مہینے یا اس سے کم مدت کے لئے بیوی کے پاس جانے کی قسم اٹھائی ہے تو اس مدت کے گزرتے ہی رجوع کر لینا چاہئے اس صورت میں نہ قسم ٹوٹے گی اور نہ ہی کفارہ واجب ہوگا۔

۶-اگر چار مہینے سے زائد مدت کے لئے یا غیر معینہ مدت کے لئے قسم اٹھائی ہے تو چار مہینے اندر رجوع کرنا ہوگا یا طلاق دینا ہوگی۔

۷-چار مہینے کے بعد قسم کی مدت میں توسیع کرنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔

دورہ حاضرہ میں طلاق کا طریقہ اس طرح رائج ہونا چاہئے

خاندان افراد سے بنتے ہیں اور افراد میں سے اہم دو فرد میاں بیوی ہیں جن کے تعلق سے خاندان بنتا ہے اور معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔اگر ان کا تعلق ہی پائیدار نہ ہو تو خاندان کا نظام منہدم ہو جاتا ہے اور معاشرے کو دیمک لگ جاتی ہے۔لہذا وہ تعلق جسے قائم کرنے کے لئے بڑے بڑے جتن کئے جاتے ہیں بڑی بڑی چھان بین کی جاتی ہے مختلف دوستوں کے ذریعے۔امور خانہ کے ذریعے۔حسب ونسب کے ذریعے۔احباب و دوست کے ذریعے۔خوبصورت اور خوب سیرت کے ذریعے اور بیشتر کئی ظاہر طریقوں سے جس رشتے کو قائم کرنے کے لئے پرکھا جاتا ہے اور جب پسند آجائے تو منگنی۔دہیاڑے، نکاح۔بارات۔ولیمہ بڑے سج دھج سے ان امور کا انعقاد کیا جاتا ہے بعدازاں ذرا سی غفلت۔ذرا سی کوتاہی۔ذرا سی لڑائی جھگڑے کے صلے میں اتنی مشکل پراسیس سے قائم کئے گئے رشتے کو جھٹ طلاق طلاق طلاق کہہ کر ختم کر دیا جاتا ہے اور پھر بعدازاں پچھتاوا ہی پچھتاوا رہ جاتا ہے۔ان میں سے کچھ لوگ کسی گنجائش والے مسلک سے فتویٰ لے کر زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں اور کچھ ڈرتے ڈرتے سازشی نکاح یعنی حلالہ کا سہارا لے کر اپنی بیوی کو واپس لے آتے ہیں مجھے بحیثیت طالب علم آج تک سمجھ نہیں آسکی کہ جس مسلک کے پاس گنجائش ہے کیا وہ اپنی طرف گنجائش دیتے ہیں یا اسلام کا حوالہ دیتے ہیں؟ اور جو حلالہ کو کرائے کا سانڈ سمجھنے کے باوجود حلالہ کا فتویٰ دیتے ہیں کیا ان کے پاس بھی اسلام کا حوالہ ہے؟ کیوں اتنا بڑا تضاد ہے؟ جبکہ قرآن وحدیث اور فقہائے کرام کے اقوال موجود ہیں جس میں طلاق کا سنت طریقہ درج کیا گیا ہے جس میں بقیہ اور دیگر طریقہ طلاق کو بدعت کہا گیا ہے۔جبکہ ہمارے معاشرے کے حالات یہ ہیں کہ نوجوان کو نہ طلاق کے مسائل کی خبر ہے اور نہ نکاح کے مسائل کے متعلق علم ہے۔ان بے چاروں کا یہ حال ہے کہ انعقاد نکاح میں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلمے جب تک نہ پڑھے جائیں تو نکاح نہیں ہوتا۔ان بے چاروں کا یہ

Marfat.com

حال ہے کہ شادی پہ ہزاروں روپے پانی کی طرح بہادیتے ہیں لیکن حق مہر کی شرعی حیثیت ۳۲ روپے سمجھتے ہیں ان نادانوں کا یہ حال ہے کہ جنابت کے غسل کا پتہ تک نہیں۔ان بے چاروں کا یہ حال ہے کہ ولیمہ کی حیثیت کی خبر نہیں یہ بے چارے شادی کو صرف وظیفہ زوجیت کا نام دیتے ہیں نہ انہیں بیوی کی قدر کی خبر ہے اور نہ اس کے مقام و مرتبہ کی یہ بیچارے طلاق جب دے بیٹھتے ہیں تو پھر شرمندگی کا شکار ہو جاتے ہیں نیم مولویوں کو ڈھونڈتے ہیں اور کبھی سفارشیں ڈھونڈتے ہیں کہ علماء سے یہ مسئلہ حل کرالیا جائے۔ علمائے کرام بھی جن کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اسے بچا لیتے ہیں اور جن بیچاروں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا وہ بیوی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ایسے سینکڑوں واقعات راقم کے سامنے ہیں۔جن سے لوگوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے۔اس وجہ سے ہم موجودہ دور کی این جی اوز کے سامنے تمسخر کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔وہ یہ بات بانگ دہل کہتے ہیں کہ مولویوں نے اسلام کا مذاق بنا رکھا ہے اور وہ ہمارا اور ہمارے مذہب کا مذاق اڑاتے نہیں جھجکتے۔حالانکہ مذاق ہمارا تو اڑانا چاہئے مذہب کا نہیں کیونکہ مذہب کو ہم صحیح معنوں میں نہیں سمجھ سکے اور ہمارے عجیب وغریب فتاوئی جات نے ہمیں لوگوں کے سامنے نشانہ عبرت بنا دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے اور بزرگان دین کی قدم بوسی سے اور اساتذہ کرام کے جوتے سیدھے کرنے کے بعد جو شرح صدر عطا فرمایا ہے اس کا حاصل اپنے قارئین کرام مرد خواتین کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ اگر میاں بیوی کے مابین تنازعہ کھڑا ہو جائے یا آپس میں miss understanding ہو جائے تو ایسے حالات میں دیکھیں کہ قرآن مجید اور احادیث رسول اور فقہاء کرام ہماری کس طرح رہنمائی فرماتے ہیں۔قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: جن کی نافرمانی کا تمہیں خوف ہو تو تم انہیں نصیحت کرو اور ان کے بستر الگ کر دو اور انہیں ہلکی پھلکی سزا دو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف کوئی بہانہ (طلاق دینا) تلاش نہ کرو۔

پہلی صورت

عورت کو سمجھایا جائے نصیحتیں کی جائیں اسے نفع ، نقصان کے تمام ممکنہ پہلوؤں سے آگاہ کیا جائے اگر وہ نہ سنبھلے تو!

دوسری صورت

شوہر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بیوی سے ازدواجی تعلقات منقطع کر دے اس کے اندر اکیلے پن کا احساس بیدار کرے اگر پھر بھی نہ سنبھلیں تو!

تیسری صورت

شوہر ہلکی پھلکی سزا دے۔لیکن اس بات کا احتیاط رہے کہ جسم کے نازک حصوں کو متاثر نہ کرے یعنی ایسی ترکیب کرے جس سے اس کے اندر خوف پیدا ہو اور وہ اطاعت کی طرف بہ سبب ڈر مائل ہو جائے۔اگر اس طریقے سے بھی وہ نہ سنبھلیں یا اختلافات کو ختم نہ کرے تو پھر!

Marfat.com

چوتھی صورت

اس کے متعلق بھی قرآن مجید رہنمائی کرتا ہے:

سورۃ النساء آیت نمبر ۳۶ میں ہے کہ:

ترجمہ: اگر تمہیں ان دونوں میاں بیوی کے مابین کے آپس کے تعلقات میں جدائی کا خوف ہو تو ایک نمائندہ مرد کے رشتہ داروں میں سے لیں اور ایک نمائندہ عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرلیں پھر اگر دونوں صاحب الرائے صلح کرانا چاہیں تو اللہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ اللہ یقیناً جاننے والا اور خبردار ہے۔

پس اگر اس ذریعہ کو استعمال کرنے کے باوجود مفاہمت یا موافقت نہ ہوسکے تو "ابعض الحلال" ہونے کے باوجود باہم مجبوری اسلام نے میاں بیوی کو بذریعہ طلاق علیحدگی اختیار کرنے کی اجازت دی ہے اب طلاق جودی جائے گی اس میں پھر رجوع کی گنجائش بشکل عدت موجود رہے گی چونکہ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ طلاق دینا ہے۔ لہٰذا شوہر بیوی کو حیض سے پاک ہونے کے بعد طہر میں جس میں مجامعت نہ کی گئی ہو ایک طلاق دے دے بیوی عدت شوہر کے گھر گزارے اگر رات دن اس کے سامنے رہنے سے ممکن ہے کہ رجوع کی صورت پیدا ہو جائے لیکن اگر اس کے باوجود بھی رجوع نہیں ہوتا تو پھر شریعت اسلامیہ کے نزدیک طلاق دو ہی ہیں اچھے طریقے سے رکھ لیں یا احسان کرتے ہوئے رخصت کر دیں تین طلاقیں دینا ضروری نہیں کہ مرد تین طلاقیں دے کر ہی اسے فارغ سمجھے گا بلکہ ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد بھی فارغ کیا جا سکتا ہے۔ لڑائی جھگڑا کر کے نہیں بلکہ عزت و احترام سے وہ رشتہ جو قائم نہیں رہ سکا اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر خواہ مخواہ تین طلاقیں ہی لازمی ہے تو پھر ترتیب سے ہر طہر میں الگ طلاق دی جائے۔ جب تین طلاقیں عدت کے ساتھ پوری ہو جائیں تو اب مرد پر پوری طرح حرام ہے تو اب وہ مرد نہ تو کسی سے فتویٰ پوچھنے کا مجاز ہے اور نہ کسی سے فتویٰ کے لئے سفارش کی ضرورت ہے ان حالات میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب باوجود تین طلاقیں بالترتیب دینے کے بعد کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ بیوی واپس آ جائے یہاں پر شریعت مطہرہ کا جواب یہ ہے کہ ایسی کوئی صورت واپسی کی نہیں۔ البتہ! ایک کیفیت موجود ہے وہ "حتی تنکح زوجا غیرہ" کے ضمن میں بیان کی جاتی ہے وہ کیفیت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے یعنی ایسی مطلقہ جسے تین طلاقیں مغلظہ پڑ چکی ہیں آزادانہ (مشروط نہیں) کسی آزاد مسلمان مرد سے بھی عقد کرلے اور اتفاق سے یہ شوہر فوت ہو جائے یا مندرجہ بالا مسنون طریقہ سے طلاقیں دے تو اس عورت سے اگر اب پہلا مرد (بوجہ ہمدردی) عقد کرنا چاہے تو شریعت میں کوئی ممانعت نہیں وہ عقد کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ! کہ وہ عورت بھی مائل ہو اور عقد کے لئے تیار ہو جائے (مشروط نہیں اور نہ ہی مجبوری سے) "حتی تنکح زوجا غیرہ" کا حقیقی مفہوم یہی بنتا ہے جب طلاق دینے والا مرد "حتی تنکح زوجا غیرہ" کا مفہوم سمجھ جائے گا تو پھر تکرار نہیں کر سکتا کہ کسی طرح بھی وہ خاتون مجھے لوٹائی جائے (یا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں) کیونکہ جو مرد نے مندرجہ بالا سنت طریقہ سے طلاق دی ہو گی وہ قطعاً نہ تو اخلاقی طور پر کسی کو کہنے کا مجاز ہو گا اور نہ شرعاً رعایت کا مستحق ہو گا شریعت نے اور معاشرہ نے اسے بڑا وقت دیا تھا سوچنے کا سمجھنے کا۔ لیکن "اب کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئی کھیت" کے مصداق ہے۔ لہٰذا! ہمارے علماء کرام! مفتیان شرع سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس بات میں نہایت احتیاط سے کام لیتے ہوئے طلاق کا جو سنت طریقہ ہے اس کی نشاندہی کروائیں اور سائلین سے پوچھیں کہ کیا تو نے مسنون طریقے

Marfat.com

سے طلاق دی ہے۔ اگر اس نے سنت طریقے سے طلاق دی ہے تو اب بیوی اس پر مطلقاً حرام ہے لیکن اگر اس نے سنت طریقے سے طلاق نہیں دی تو پھر معاشرے پر رحم کھاتے ہوئے مطلقاً طلاق ہونے کا فتویٰ نہ دیں۔ تاکہ اسے پھر کبھی کسی مکتبہ فکر سے طلاق کی وضاحت نہ کرانا پڑے اور کبھی دوسرے مکتبہ فکر سے طلاق کی کیفیت نہ پوچھتا پھرے اور خواہ مخواہ اسلام کا اور حامیان اسلام کا مذاق نہ بنتا رہے۔ طلاق کے معاملہ میں اسلام نے جتنی گنجائش دی ہے اتنی تو کسی بھی مذہب نے نہیں دے رکھی ہے اگر پھر بھی یہ لوگ مطمئن نہیں ہوتے تو پھر اللہ ہی ان کا حافظ ہے۔

اور جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ یوں ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر بھی ہیں مثلاً یہ کہ ان کو ناحق تکلیف نہ دی جائے اور ان کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا جائے اور اس سے پوری مماثلت مطلوب نہیں۔ کیونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص فوقیت ہے مرد حاکم ہیں عورت محکوم۔ یہ متبوع ہیں وہ تابع اور یہ تفاوت کوئی قابل اعتراض بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ صاحب قوت وحکمت ہیں اور قوت کی بناء پر ان کو ایسا کرنے کا اختیار ہے اور حکمت کی بناء پر اس میں اعتراض کی گنجائش نہیں۔

اور جس وقت تم لوگ اپنی عورتوں کو طلاق رجعی دیدو اور وہ اپنی عدت کی میعاد مقررہ تک پہنچنے کو ہوں تو اس وقت تم کو دونوں اختیار ہے خواہ ان کو عمدگی کے ساتھ روک لو اور رجعت کے ذریعہ سے ان کو اپنے نکاح سے نہ نکلنے دو یا خوبی کے ساتھ ان کو چھوڑ دو اور ترک رجعت سے اپنے نکاح سے نکل جانے دو۔ اور اس میں عورت کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہوتا کہ تم ان کو روک کر ان پر زیادتی کرو اور یاد رکھو کہ جو کوئی ایسا کرے گا وہ حقیقت میں خود اپنا نقصان کرے گا کیونکہ ایسا کرنے سے وہ سخت سزا کا مستحق ہوگا اور تم اللہ رب العزت کے احکام کو دل لگی بھی نہ بنانا بلکہ پختگی کے ساتھ عمل کرنا اور اللہ رب العزت کی جو نعمت تم پر ہے اس کو اور کتاب اور شریعت اس نے جو تم پر ایسی حالت میں نازل کی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے تم کو نصیحت کرتا ہے ان دونوں کو یاد رکھنا اور ان کے مقتضا پر عمل کرنا اور اللہ رب العزت سے ڈرتے رہنا اور یہ سمجھتے رہنا کہ اللہ رب العزت ہر چیز سے واقف ہے۔

ان آیات میں خصوصی طور پر عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے اس سے مراد اپنی بیوی ہے۔ یعنی اپنی بیوی سے مجامعت کسی بھی انداز اور طریقے سے کرنا جائز ہے۔ لیکن یاد رہے جماع فی الدبر (پیٹھ پیچھے جماع حرام ہے) جائز نہیں ہے۔ عورت کو کھیتی سے منسوب کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ عورت سے ہی نسل انسان کا آغاز ہوتا ہے۔ اور عورت ہی کائنات میں سلسلہ نسل کی بقا کی علامت ہے کھیتی بھی پھلتی پھولتی ہے پھل دیتی ہے فصل دیتی ہے۔ اسلام نے عورت کو جلوت اور خلوت میں عزت وآبرو سے نوازا ہے۔ عورت کے ساتھ خلوت نشینی کا رنگ ڈھنگ بتایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرد عورت سے جماع فی الدبر بھی کرنا شروع کردے ایسے عمل سے اخلاق تباہ ہوتے ہیں نیز کئی امراض جنم لیتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق ایڈز کی وجہ بھی یہی عمل بن رہا ہے۔ اس وجہ سے دنیا پریشان ہے اربوں روپے ایڈز جیسے موذی مرض کو روکنے کے لئے خرچ کئے جارہے ہیں اور بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو بتلایا جارہا ہے کہ لوگ اس عمل سے بچ سکیں اگر ہم مسلمان اور کافر کے مابین اس مرض کی کوئی نسبت نکالیں تو یقیناً کافر اس مرض میں مبتلا زیادہ نظر آئیں گے۔ جبکہ مسلمان بہت کم اس مرض کا شکار نظر آئیں گے کیونکہ اسلام نے اسے پسند بھی نہیں کیا اور عورت کے ساتھ مجامعت کی لذت کا بھی راستہ بتادیا ہے اس راستے سے مجامعت کرنے سے جسمانی اور روحانی سکون ملتا ہے۔ اور اس مجامعت کے صلہ میں اللہ رب العزت اولاد جیسی نعمت سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

18/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 18

سورۂ بقرہ آیت نمبر 232 تا 242 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا
وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

Marfat.com

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا
فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ
لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ
وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ
وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

Marfat.com

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو ان کو نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ وہ دستور کے موافق آپس میں راضی ہو جائیں یہ نصیحت کی جاتی ہے اس شخص کو جو تم میں سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو یہ تمھارے لئے زیادہ پاکیزہ اور ستھرا طریقہ ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے ۵ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں ان لوگوں کے لئے جو پوری مدت تک دودھ پلانا چاہتے ہوں اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ہے ان ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق کسی کو حکم نہیں دیا جاتا مگر اس کی برداشت کے موافق نہ کسی ماں کو اس کے بچے کے سبب سے تکلیف دی جائے اور نہ کسی باپ کو اس بچے کے سبب سے اور یہی ذمہ داری وارث پر بھی ہے پھر اگر دونوں پر کوئی باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلواؤ تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ تم قاعدہ کے مطابق وہ ادا کر دو جو تم نے ان کو دینا ٹھہرایا تھا اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے ۵ اور تم میں جو لوگ مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک انتظار میں رکھیں پھر جب وہ اپنی مدت کو پہنچیں تو جو کچھ وہ اپنی ذات کے بارے میں قاعدہ کے موافق کریں اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تمھارے کاموں سے پوری طرح باخبر ہے ۵ اور تمھارے لئے اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو پیغام دینے میں کوئی بات اشارۃً کہو یا اپنے دل میں چھپائے رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تم ضرور ان کا دھیان کرو گے مگر چھپ کر ان سے وعدہ نہ کرو تم ان سے صرف دستور کے مطابق کوئی بات کہہ سکتے ہو اور عقد نکاح کا ارادہ اس وقت تک نہ کرو جب تک مقررہ مدت اپنی ختم میں نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے پس اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ۵ اگر تم عورتوں کو ایسی حالت میں طلاق دو کہ نہ ان کو تم نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ ان کے لئے کچھ مہر مقرر کیا ہے تو ان کے مہر کا تم پر کچھ مواخذہ نہیں البتہ ان کو دستور کے

Marfat.com

مطابق کچھ سامان دے دو وسعت والے پر اپنی حیثیت کے مطابق ہے اور تنگی والے پر اپنی حیثیت کے مطابق یہ نیکی کرنے والوں پر لازم ہے ٥ اور اگر تم ان کو طلاق دو قبل اس کے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کر چکے تھے تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہو اس کا آدھا اداء کر دو الا یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ مرد معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا زیادہ قریب ہے تقوی سے اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے ٥ پابندی کرو نمازوں کی اور پابندی کرو بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے ٥ اگر تمہیں اندیشہ ہو تو پیدل یا سواری پر پڑھ لو پھر جب حالت امن آجائے تو اللہ کو اس طریقہ پر یاد کرو جو اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم نہیں جانتے تھے ٥ اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ رہے ہوں وہ اپنی بیویوں کے بارے میں وصیت کر دیں کہ ایک سال تک ان کو گھر میں رکھ کر خرچ دیا جائے پھر اگر وہ خود سے گھر چھوڑ دیں تو جو کچھ وہ اپنی ذات کے معاملہ میں دستور کے مطابق کریں اس کا تم پر کوئی الزام نہیں اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کو بھی دستور کے مطابق خرچ دینا ہے یہ لازم ہے پرہیزگاروں کے لئے ٥ اس طرح اللہ تمھارے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو ٥

تشریح: اور جب تم عورتوں کو طلاق دیدو اور وہ اپنی میعاد مقررہ تک پہنچ جائیں یعنی زمانہ عدت گزر جائے اور وہ دوسرے آدمیوں سے نکاح کرنا چاہیں تو تم ان کو اس بات سے نہ روکنا جبکہ وہ آپس میں باقاعدہ رضا مند ہو چکے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے اور اس کے خلاف میں تمہارا ابتلا ہونا محتمل ہے کیونکہ اگر تم نے ان کو نکاح نہ کرنے پر مجبور کیا تو خود تمہاری نسبت بھی یہ احتمال ہے کہ ان سے ناجائز تعلق پیدا کر لو۔ اور ان کی نسبت بھی یہ احتمال ہے کہ وہ تم سے یا کسی اور سے ناجائز تعلق پیدا کر لیں اور یہ بھی واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ مصالح ومفاسد کو جانتا ہے پس تم اس کے احکام میں مزاحمت نہ کرو اور عملی طور پر اور اعتقادی طور پر ان کو مانو۔

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پائیں۔ یہ حکم ان کے لئے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہیں ورنہ یہ مدت فی نفسہ لازم نہیں ہے بلکہ اس سے کم دودھ پلانا بھی جائز ہے اور بچے کے باپ کے ذمہ ان کا کھانا اور کپڑا ہے مگر عمدگی کے ساتھ جس میں ان کو تنگی اور تکلیف نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باپ کی استطاعت کا لحاظ نہ کیا جائے کیونکہ کسی شخص کو اس کی استطاعت کے موافق ہی مکلف کیا جاسکتا ہے اور اس کی استطاعت سے بڑھ کر اس کو تکلیف نہیں دی جاسکتی۔ لہذا نہ ماں کو اس کے بچے کے ذریعہ سے تکلیف دی جاسکتی ہے کہ اس کو مجبور کیا جائے کہ تم مفت یا تنگی کے ساتھ کھانا کپڑا لے کر دودھ پلاؤ اور نہ اس کو جس کا وہ بچہ ہے اس کے ذریعہ سے تکلیف دی جاسکتی ہے کہ اس کو مجبور کیا جائے کہ تم اپنی استطاعت سے زیادہ صرف کر کے بچہ کو دودھ پلواؤ اب اگر مرد تنگ دست ہو تو قاضی عورت کو حکم دے گا کہ تم قرض لے کر خرچ کرو اور وہ قرضہ مرد سے دلوایا جائے گا کیونکہ کما کر قرض کا ادا کرنا مرد کی قدرت ہے اور عورت کو تنگی برداشت کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ اس میں عورت کو تکلیف دینا ہے اور بصورت باپ کے نہ ہونے کے بچہ کے ذو رحم محرم وارث پر ایسا ہی لازم ہے۔ اب اگر وہ آپس کی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دو سال سے کم بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ ماں کو ناحق تکلیف دینا مقصود نہ ہو بشرطیکہ جو دینا ٹھہر چکا ہے اس کو عمدگی کے ساتھ ان کے حوالہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ کسی حکم کی خلاف ورزی کرو اور یہ

Marfat.com

جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے۔

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں ان کی بیویوں کے متعلق یہ حکم ہے کہ وہ اپنے متعلق چار مہینے اور دس دن کے گزرنے کا انتظار کریں اور اس وقت تک نکاح وغیرہ نہ کریں پھر جب وہ اپنی مقررہ میعاد تک پہنچ جائیں تو شرعی قاعدہ سے وہ کسی سے نکاح کر لیں یا دوسری جگہ چلی جائیں اور جبکہ ان کو ایسا کرنے کا حق بھی ہے پھر کونسی وجہ ہے کہ تم ان کو روکو لہذا تم کو ایسا نہ کرنا چاہئے اور واضح رہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے اس لئے کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرنا چاہئے اور تم کو اس پیغام شادی میں بھی گناہ نہیں جو تم بیوہ عورتوں کو عدت کے زمانہ میں بلا صراحت کے تعریض کے ساتھ دو یا اس کو اپنے دل میں چھپائے رکھو۔ اس زمانہ میں خفیہ طور پر نکاح کا قول وقرار نہ کرنا چاہئے بجز اس کے کہ تم ان سے تعریضاً خطبہ کرو جس کی تم کو شرعاً اجازت ہے اور اس زمانہ میں عقد نکاح کی بھی نہ ٹھان لینا تاوقتیکہ عدت اپنی میعاد مقررہ کو نہ پہنچ جائے یعنی عدت میں نکاح بھی نہ کر لینا بلکہ عدت کے بعد کرنا چونکہ اوپر تعریض خطبہ کی اجازت دی تھی اس لئے احتمال تھا کہ شاید ایک طرف سے تعریض خطبہ ہو اور دوسری طرف سے رضامندی ظاہر کرنے پر عدت ہی میں نکاح ٹھن جائے اس لئے اس کو روک دیا گیا اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں بھی جانتے ہیں کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرنا اور یہ جان لینا کہ اللہ تعالیٰ غفور بھی ہیں اور حکیم بھی اور اس کے گرفت نہ کرنے کا منشا کبھی مغفرت ہوتی ہے اور کبھی حلم پس تم عدم مواخذہ سے دھوکا نہ کھانا۔

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم کسی مصلحت سے عورتوں کو طلاق دیدو جب کہ تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو۔ اور یہ طلاق دینا جائز ہے اور اگر تم نے ایسا کیا کہ جس صورت میں مہر مقرر نہیں کیا گیا اور قبل از وطی طلاق ہوگئی تو اس صورت میں روانگی کے وقت خوبی کے ساتھ ان کو ایک جوڑا کپڑوں کا دیدو یہ جوڑا صاحب وسعت پر اس کی حیثیت سے موافق ہے۔ اور تنگدست پر اس کی حیثیت کے موافق یہ واجب ہے اچھے کام کرنے والوں یعنی مسلمانوں پر۔

اور اگر تم ان کو اس سے پیشتر طلاق دیدو کہ ان کو ہاتھ لگاؤ۔ حالانکہ تم مہر بھی مقرر کر چکے ہو تو پھر تمہارے ذمہ جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ عورتیں اپنا حق نصف مہر چھوڑ دیں یا وہ شخص جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے یعنی خاوند جس کو حق ہے اس کو باقی رکھنے نہ رکھنے کا اپنا حق نصف مہر معاف کر دے اور عورت کو پورا دیدے اور اے مردو تمہارا معاف کر دینا اور عورتوں کو پورا مہر دے دینا اقرب الی التقویٰ ہے کیونکہ اس میں اس معاہدہ کا صورۃً ترک نہیں ہے جو عورت سے بوقت عقد ہوا تھا اور اس کے خلاف میں یعنی نصف دینے میں صورۃً اس کی خلاف ورزی ہے اور یہ ضرور ہے کہ اس میں تمہارا نقصان ہے مگر تم آپس کی رواداری کو نہ بھولو یہ نفع کسی غیر کو نہیں ہو رہا بلکہ اس کو ہو رہا ہے جو تمہاری بیوی تھی یہ تمہارا نقصان بھی فائدہ سے خالی نہیں کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ رب العزت اس کو دیکھتے ہیں پس تمہارا یہ سلوک بھی اس کی نظیر میں ہے اور وہ تم کو اس کا اجر دے گا۔

اور تم انہی دنیاوی قصوں میں نہ پھنسے رہنا بلکہ نمازوں کا اور بالخصوص نماز وسطیٰ کا جو نماز عصر ہے پورا پورا خیال رکھنا۔ اور نمازوں میں اللہ رب العزت کے سامنے عاجزی کی حالت میں کھڑے ہونا پھر اگر تم کو نماز پڑھنے میں دشمن وغیرہ کا اندیشہ ہو تو پھر پیادہ یا سوار جس حالت میں بھی ہو سکے نماز پڑھنا پھر جبکہ تم کو کوئی خطرہ نہ ہو تو تم اسی طرح اللہ کی یاد کرو جس طرح اس نے تم کو وہ باتیں تعلیم کی ہیں جن کو تم نہ جانتے تھے۔

Marfat.com

اور جو لوگ بیویاں چھوڑ جائیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کے لئے ایک سال تک نان ونفقہ کی وصیت کریں پھر اگر وہ عدت گزر جانے کے بعد خود نکل جائیں اور سال بھر نہ ٹھہریں تو اس کا ان کو حق ہے اور تم پر اس تصرف میں کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے نفسوں میں خوبی کے ساتھ کریں مثلاً شوہر متوفی کے گھر سے چلا جانا یا دوسری جگہ نکاح کر لینا وغیرہ اور اللہ تعالیٰ صاحب قوت وحکمت ہیں اس لئے با اختیار خود اور بلا مزاحمت مناسب احکام تجویز فرماتے ہیں۔

بیوہ کو اسلام نے بہت تحفظ فراہم کیا ہے اسے بے دست و پا نہیں چھوڑا گیا ہے۔ اور نہ ہی اسے معاشرے کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر وہ بے اولاد ہے تو اسے ہمدردی اور شفقت کے پیش نظر متوفی کے لواحقین نان ونفقہ ادا کرتے رہیں اگر وہ صاحب اولاد ہے تو اولاد پر اس کی کفالت لازم ہے۔ اگر وہ جوان ہے اور بے اولاد ہے یا اولاد والی ہے نکاح کرنا چاہے تو کوئی بھی اسے مت روکے۔ اور نہ ہی اس سے کسی کی رسوائی ہوتی ہے۔ برائی سے بہتر نکاح کرنا ہے اگر کوئی جوان عورت بیوہ ہو جائے اس کے بچے چھوٹے ہیں اور وہ عورت ان بچوں کی پرورش میں لگ جائے ان کی تعلیم وتربیت اچھے طریقے سے کرنے کی وجہ سے عقد ثانی نہ کرے۔ ایسی عورت کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح میری یہ دو انگلیاں اکھٹی ہیں اس طرح وہ عورت قیامت دن میرے ساتھ جنت میں ہوگی۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہوگا ایسی عورتوں کی بہت امداد کرنا چاہیے امداد کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں بھکاری بنا دیا جائے بلکہ ان کے لئے مستقل روزگار کے اسباب بنائے جائیں تا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اپنی اولاد کو معاشرے کا بہترین فرد بنانے میں کامیاب ہوسکیں۔ انہیں اس حال میں پہنچانے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19 / جنوری درس فیضان القرآن نمبر 19

سورۂ بقرہ آیت نمبر 243 تا 253 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٢٤٣ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٤٤ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝٢٤٥ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى
اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ط قَالُوْا وَمَا
لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
وَاَبْنَآئِنَا ط فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ط وَاللّٰهُ

Marfat.com

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ
اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
فَاِنَّهٗ مِنِّىْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

Marfat.com

لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ
اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے بھاگ کھڑے ہوئے موت کے ڈر سے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے تو اللہ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ پھر اللہ نے ان کو زندہ کیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ٥ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ اللہ اس کو بڑھا کر اس کے لئے کئی گنا کردے اور اللہ ہی تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور کشادگی بھی اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا موسیٰ کے بعد جب کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیجئے تا کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں نبی نے جواب دیا ایسا نہ ہو کہ تمہیں لڑائی کا حکم دیا جائے تب تم نہ لڑو انھوں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں حالانکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے اور اپنے بچوں سے جدا کیا گیا ہے پھر جب ان کو لڑائی کا حکم ہوا تو تھوڑے لوگوں کے سوا سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ٥ اور ان کے نبی نے ان سے کہا اللہ نے طالوت کو تمھارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے انھوں نے کہا کہ اس کو ہمارے اوپر بادشاہی کیسے مل سکتی ہے حالانکہ اس کے مقابلہ میں ہم بادشاہی کے زیادہ لائق ہیں اور اس کو زیادہ دولت بھی حاصل نہیں نبی نے کہا اللہ نے تمھارے مقابلہ میں اس کو چنا ہے اور علم اور جسم میں اس کو زیادتی دی ہے اور اللہ اپنی سلطنت جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے

Marfat.com

کی نشانی یہ ہے کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمھارے رب کی طرف سے تمھارے لئے تسکین ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کی چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں اس صندوق کو فرشتے لے آئیں گے اس میں تمھارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو ٥ پھر جب طالوت فوجوں کو لے چلا تو اس نے کہا اللہ تمہیں ایک ندی کے ذریعہ آزمانے والا ہے پس جس نے اس کا پانی پیا وہ میرا ساتھی نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا وہ میرا ساتھی ہے مگر یہ کہ کوئی اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے تو انھوں نے اس میں سے خوب پیا بجز تھوڑے آدمیوں کے پھر جب طالوت اور جو اس کے ساتھ ایمان پر قائم رہے تھے دریا پار کر چکے تو وہ لوگ بولے کہ آج ہمیں جالوت اور اس کی فوجوں سے لڑنے کی طاقت نہیں جو لوگ یہ جانتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انھوں نے کہا کہ کتنی ہی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ٥ اور جب جالوت اور اس کی فوجوں سے ان کا سامنا ہوا تو انھوں نے کہا اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو جمادے اور ان کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر ٥ پھر انھوں نے اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے داؤد کو بادشاہت اور دانائی عطا کی اور جن چیزوں کا چاہا علم بخشا اور اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے دفع نہ کرتا رہے تو زمین فساد سے بھر جائے مگر اللہ دنیا والوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے ٥ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں سناتے ہیں ٹھیک ٹھیک اور بے شک تو پیغمبروں میں سے ہے ٥ ان پیغمبروں میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے بلند کئے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور ہم نے اس کی مدد کی روح القدس سے اللہ اگر چاہتا تو ان کے بعد والے صاف حکم آجانے کے بعد نہ لڑتے مگر انھوں نے اختلاف کیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کسی نے انکار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے ٥

تشریح: کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو موت کے خوف سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے تھے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تنبیہ کے لئے ان کے لئے موت کا حکم دیا تھا اور وہ مر گئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا تھا جس سے یہ مقصود تھا کہ ان پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ موت و حیات اللہ کے قبضہ میں ہیں اور نہ اسباب عادیہ پر موت کا مدار ہے نہ حیات کا اور اس ذریعہ سے ان کے دل سے موت کا خوف نکل جائے اور وہ موت کے خوف اور زندگی کی خواہش سے احکام خداوندی کی تعمیل میں کوتاہی نہ کریں۔ چونکہ یہ تمام انعامات تھے اس لئے اللہ رب العزت استطر اداً فرماتے ہیں کہ واقعی اللہ رب العزت لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے کہ ان کی مصالح کا لحاظ رکھتا ہے مگر بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے اور پھر بھی اس کی مخالفت کئے جاتے ہیں۔ پس تم اس ذریعہ سے عبرت پکڑو۔ اور ان لوگوں کی طرح موت سے مت ڈرو اور خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان لو کہ اللہ رب العزت سننے والے اور جاننے والے ہیں ان کو تمہاری پوری حالت معلوم ہے اور بلا اس کی مشیت کے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے کہ نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کرے اور اللہ اس کو اس کے لئے بہت مرتبہ بڑھادے اے مسلمانو بول اٹھو کہ ہم ہیں اور اس کی راہ میں خرچ کرو اور اس خرچ کرنے میں تم کو تنگی کا خیال نہ ہونا چاہئے کیونکہ تنگی و فراخی خرچ سے نہیں ہوتی بلکہ یہ دونوں باتیں اللہ رب العزت کے قبضہ میں ہیں اور اللہ ہی رزق کو تنگ کرتا ہے اور وہی فراخ کرتا ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد اللہ رب العزت بنی اسرائیل کا ایک قصہ بیان فرماتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو عبرت ہو اور وہ جہاد سے جان نہ چرائیں فرماتے ہیں کیا تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے کیا نالائقی کی کہ جہاد کی خود درخواست کی اور پھر اس سے جان چرائی اور جنہوں نے جان چرائی اس کا ان کو کیا نتیجہ ملا۔قصہ یہ ہے کہ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ آپ ہمارے لئے بادشاہ بنایئے کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں گے تو انہوں نے جواب میں کہا کہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا جائے کہ تم جنگ نہ کرو اگر ایسا ہو تو خواہ مخواہ اپنے اوپر مصیبت نہ ڈالو انہوں نے کہا بھلا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اور ہمارے لئے کونسی وجہ ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جنگ نہ کریں۔حالانکہ ہم کو ہمارے گھروں سے اور ہمارے بال بچوں میں سے نکالا گیا ہے پس جبکہ ان پر جنگ فرض کی گئی تو سب کے سب پھر گئے علاوہ تھوڑے سے لوگوں کے اور ان کو اس کی سزا ملے گی کیونکہ اللہ رب العزت ان ظالموں سے بخوبی واقف ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ ان کے نبی نے ان کے جہاد پر پختگی ظاہر کرنے کے بعد کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لئے بادشہ مقرر کیا ہے تو تم اس کی اطاعت قبول کرو مگر انہوں نے حجت شروع کر دی اور کہا کہ اس کو ہم پر حق حکومت کیسے حاصل ہو سکتی ہے حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکومت کے مستحق ہیں اور اس کو ہماری طرح مالی وسعت نہیں دی گئی۔ان کے نبی نے کہا کہ یہ حجت لایعنی ہے اول تو اللہ رب العزت نے اسے تمہارے مقابلہ میں انتخاب کیا ہے اور دوسرے اس کو بجائے وسعت مال کے وسعت علم اور قوت جسم تم سے زائد دی ہے اور تیسرے اللہ رب العزت کو حق ہے کہ وہ اپنا ملک جسے چاہے دے اور چوتھے اللہ تعالیٰ صاحب وسعت ہیں اور ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہیں اور صاحب علم وسیع ہیں اس لئے وہ خوب جانتے ہیں کہ کون اہل ہے اور کون نا اہل ان وجوہ سے تم کو اس بارہ میں حجت زیبا نہیں اور ان کے نبی نے یہ بھی کہا کہ اس کی سلطنت منجانب اللہ کی یہ نشانی ہے کہ تمہارے پاس جالوت کے یہاں سے وہ صندوق جس میں تمہارے رب کی جانب سے تسکین اور ان اشیاء کا بقیہ ہیں جن کو آل موسیٰ وال ہارون نے چھوڑا تھا اس حالت میں آئے گا کہ فرشتے اس کو تمہارے پاس لاتے ہوں گے اس واقعہ میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ماننے والے ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اور انہوں نے طالوت کی حکومت تسلیم کر لی اور جہاد کو روانہ ہو گئے۔

پس جبکہ طالوت اپنے لشکر سمیت جہاد کے لئے چل دیئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری جانچ کرے گا کہ تم کہاں تک اطاعت گزار اور تحمل شاق پر آمادہ ہو پس جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا اس کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور جو اس کو نہ چکھے گا وہ میرا ہے۔باستثناء اس کے جو اپنے ہاتھ سے ایک چلو اٹھائے سو جب وہ نہر آئی تو سب نے خوب پانی پیا۔علاوہ تھوڑے سے آدمیوں کے اور امتحان میں ناکامیاب ہوئے اس کے بعد جب وہ طالوت اور ان کے ساتھ وہ لوگ جو ایمان لائے تھے نہر سے آگے بڑھے تو انہوں نے کہا کہ ہم میں تو آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی تاب نہیں ہے اور لڑائی سے ہمت ہار دی مگر جو لوگ سمجھتے تھے کہ ہمیں اللہ رب العزت سے ملنا اور اس کے روبرو جانا ہے انہوں نے کہا کہ ہمت ہارنے کی کوئی بات نہیں کس قدر مختصر جماعتیں ہیں جو بحکم اللہ رب العزت جماعت کثیر پر غالب آ چکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں اور یہ کہہ کر لڑنے پر آمادہ ہو گئے اور جب جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ میں میدان میں آئے تو کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر غیب سے صبر نازل فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ۔اور ہمیں ان کافر لوگوں پر فتح دے۔پس انہوں نے اللہ رب العزت کے حکم

Marfat.com

سے ان کو شکست دی اور داود علیہ السلام نے جالوت کو مار ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے طالوت کے بعد ان کو سلطنت اور نبوت عطا کی اور اس کے علاوہ اور امور بھی جو چاہے سکھلائے جیسے زرہ بنانا جانوروں کی زبان سمجھنا وغیرہ۔

اور یہ تمام کاروائی محض دفع شر کے لئے تھی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ سے بعض کی مدافعت نہ کرتا تو تمام زمین خراب ہو جاتی اور اہل باطل غلبہ پا کر اہل حق کو تباہ کر دیتے پھر آپس میں شر فساد کرتے جس کا انجام تباہی تھا مگر اللہ رب العزت تمام جہان پر فضل کرنے والے ہیں اس لئے انہوں نے قانون جہاد مقرر کر دیا تا کہ بانی شر کفار یا فنا ہو جائیں یا مغلوب ہو کر فساد سے باز رہیں یہ اللہ رب العزت کی آیات ہیں جن کو ہم تمہیں صحیح پڑھ کر سناتے ہیں اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یقیناً آپ اللہ رب العزت کے پیغمبروں میں سے ہیں ورنہ اتنے پرانے واقعات بغیر وحی کے بالکل صحیح صحیح آپ کو کیسے معلوم ہو سکتے تھے۔

وہ پیغمبر جن میں کے ایک فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ ہم نے ایک کو دوسرے پر خاص خاص فضیلتیں دی ہیں چنانچہ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ رب العزت نے کلام کیا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور کسی کو یہ شرف تو نہیں دیا بلکہ اس کے دوسرے مراتب بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو یہ فضیلت دی کہ ان کو ان کے نبوت کے مخصوص روشن دلائل عطا کئے جیسے احیاء موتی وابراء اکمہ وابرص اور روح القدس کے ذریعہ سے ان کو قوت پہنچائی اور یہ خصوصیات لوگوں کی جہالت اور نادانی سے ان کے اختلاف ونزاع کا باعث ہوگئیں۔ کیونکہ جب ایک نبی کے پیروکاروں نے دوسرے نبی میں وہ خاص خصوصیتیں نہ پائی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور جنگ وجدل تک نوبت پہنچی مگر خدا کو یونہی منظور تھا اور اگر خدا کو ان کا زبردستی روکنا منظور ہوتا تو اللہ رب العزت کے جبر سے آپس میں جنگ نہ کرتے بلکہ اللہ رب العزت کے سامنے گردن جھکانے پر مجبور ہوتے مگر اللہ رب العزت کو بغرض امتحان مجبور کرنا منظور نہ تھا اس لئے انہوں نے آپس میں اختلاف کیا سو بعض تو ان میں سے وہ تھے جو ایمان لائے اور کچھ ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے کفر کیا اور کوئی یہ نہ کہے کہ خدا ان کو جب روک سکتا تھا تو کیوں نہ روکا کیونکہ خدا حاکم مطلق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر اعتراض کا کسی کو حق نہیں یہ ضرور ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں حکمتیں ہوتی ہیں مگر اس سے حکمت بھی نہیں پوچھی جا سکتی۔

آج کے درس میں قرض حسنہ کی ترغیب بھی دی گئی ہے اللہ کو کون قرض حسنہ دے گا اللہ کے راستے میں اللہ کے لئے خرچ کرنا قرض حسنہ ہے۔ اس دور میں بہترین قرض حسنہ تبلیغ دین کے لئے خرچ کرنا ہے یعنی ان لوگوں کے معاون بننا جو خالصتاً اللہ کے دین کے لئے کام کر رہے ہیں اس میں زیادہ تر دینی ادارے جو تبلیغ کا کام کر رہے ان کی معاونت ہے کیونکہ وہ اللہ رب العزت کے کام میں مصروف کار ہیں انہیں امداد کی ضرورت ہوتی ہے ممکن حد تک ان کے ساتھ تعاون کرنا ان کے کام میں ہاتھ بٹانا بھی قرض حسنہ ہے۔ اس کے متعلق فرمایا گیا کہ جو قرض حسنہ دے گا یہ تجارت کا بھی اصول ہے۔ جتنی بڑی انوسٹمنٹ ہوگی اتنا ہی زیادہ نفع ہوگا تو جو مالک کائنات کے ساتھ تجارت کرتے ہیں اللہ رب العزت کے احکام لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں تو پھر اللہ رب العزت خوش ہو کر کئی گنا کا نفع دے کر اس کی رقم لوٹا دیتے ہیں کیونکہ تنگی اور کشادگی اللہ رب العزت کے ذمہ ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 20

سورۂ بقرہ آیت نمبر 254 تا 260 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي
الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

Marfat.com

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖۤ اَنْ
اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ
قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ
وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ
وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا
ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو خرچ کرو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو دیا ہے اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہے اور نہ دوستی ہے اور نہ سفارش اور جو منکر ہیں وہی ہیں ظلم کرنے والے ٥ اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے وہ تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے اور وہی ہے بلند مرتبہ بڑا ٥ دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے پس جو شخص شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والوں کا وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا ان کے دوست شیطان ہیں وہ ان کو اجالے سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہینگے ٥ کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں حجت کی کیوں کہ اللہ نے اس کو سلطنت دی تھی جب ابراہیم نے کہا میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ بولا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ اللہ سورج کو پورب سے نکالتا ہے تم اس کو پچھم سے نکال دو تب وہ منکر حیران رہ گیا اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ٥ یا جیسے وہ شخص جس کا گزر ایک بستی پر سے ہوا اور وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی اس نے کہا ہلاک ہو جانے کے بعد اللہ اس بستی کو دوبارہ کیسے زندہ کرے گا پھر اللہ نے اس پر سو برس تک لئے موت طاری کر دی پھر اس کو اٹھایا اللہ نے پوچھا تم کتنی دیر اس حالت میں رہے اس نے کہا ایک دن یا ایک دن سے کچھ کم اللہ نے کہا نہیں بلکہ تم سو برس رہے ہو اب تم اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ وہ نہیں بگڑیں اور اپنے گدھے کو دیکھیں تا کہ ہم آپ کو لوگوں کے لئے نشانی بنائیں اور ہڈیوں کو دیکھیں کس طرح ہم ان کا ڈھانچہ کھڑا کرتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں پس جب اس پر واضح ہو گیا تو کہا میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ٥ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب مجھ کو دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا اللہ نے کہا کیا تم نے یقین نہیں کیا ابراہیم نے کہا کیوں نہیں مگر اس لئے کہ میرے دل کو تسکین ہو جائے فرمایا تم چار پرندے لو اور ان کو اپنے سے ہلا لو پھر ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ پہاڑی پر رکھ دو پھر ان کو بلاؤ وہ تمھارے پاس دوڑتے ہوئے چلتے آئیں گے اور جان لو کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥

تشریح: چونکہ جنگ میں مال کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے مال خرچ کرنے کی ترغیب فرمائی۔ اے مسلمانو خدا کی راہ میں جو مال ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پیشتر کہ وہ دن آئے جس میں نہ بیع ہوگی کہ تم نیکیاں خرید لو اور نہ دوستی ہوگی کہ بلا معاوضہ کوئی اپنی نیکیاں دوست سمجھ کر تم کو دیدے اور نہ بلا اجازت اللہ رب العزت سفارش ہوگی کہ کوئی چھوڑا دے اور نیکیوں کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ وہاں صرف نیکیاں کام آئیں گی پس تم کو چاہئے کہ خرچ کر کے خوب نیکیاں کما لو ورنہ اس وقت پچھتانا پڑے گا اور کافر جو کہ بالکلیہ اعمال خیر سے روگرداں ہیں وہی ظالم ہیں پس تم ان جیسے نہ بنو۔

Marfat.com

فضائل آیة الکرسی: اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیہ الوہیت، وحدانیت، حیات علم، ملک، قدرت، ارادہ، جمع فرما دی ہیں:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالمنذر (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو اللہ کی کتاب میں وہ کون سی آیت تمہارے پاس ہے جو سب سے بڑی عظمت والی ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے پھر وہی سوال فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ وہ آیت اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابوالمنذر تمہیں علم مبارک ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو جنت کے داخل ہونے میں اس کے لئے صرف موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جس نے آیۃ الکرسی لیٹتے وقت پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے چند گھروں کو امن سے رکھے گا۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے رات کو اپنے بستر پر پہنچ کر آیت الکرسی پڑھ لی۔ صبح ہونے تک اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا اور شیطان قریب نہ آئے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے صبح کو سورۂ حم یعنی سورۂ مومن اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک پڑھی اور اس کے ساتھ آیۃ الکرسی بھی پڑھ لی تو شام ہونے تک ان دونوں کی وجہ سے محفوظ رہے گا اور جس نے ان دونوں کو شام کو پڑھ لیا تو صبح ہونے تک محفوظ رہے گا۔

اللہ کی یہ شان ہے کہ وہی تنہا معبود ہے اور اور کوئی معبود نہیں بجز اس زندہ اور برقرار رہنے والے کے کمال بیداری کی اس کی یہ شان ہے کہ غفلت اضطراری کو بھی وہاں دخل نہیں چنانچہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اور غفلت اختیاری کا تو ذکر ہی کیا ہے اور کمال ملک کی یہ حالت ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے سب اسی کا ہے اور کمال ہیبت یہ ہے کہ کون ہے جو اس کی یہاں کسی کی سفارش کر سکے بجز اس کے کہ وہ سفارش خود اس کی ایماء سے ہو اور کمال علم یہ ہے کہ وہ جملہ موجودات کے تمام حاضر و غائب حالات کو جانتا ہے اور مخلوقات اس کے معلومات کے کسی حصہ پر حاوی نہیں ہو سکتیں بجز اس مقدار کے جس کو وہ خود چاہے اور وسعت سلطنت و کمال اہلیت سلطنت و انتظام یہ کہ اس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور وہ ان سب کی حفاظت کرتا ہے اور باوجود اس کے اسے ان کی حفاظت ذرا بھی بار نہیں بلکہ اگر ایسے ایسے لاکھوں اور بلکہ کروڑوں آسمان و زمین ہوں تو ان کی بھی وہ یوں ہی حفاظت کر سکتا ہے جس طرح موجود آسمان و زمین کی اور وہ عالی مرتبہ عظیم الشان ہے۔

اور جبکہ اللہ رب العزت کی یہ شان ہے تو اس کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہوا تو اس کو نہ ماننا اور اس کی اطاعت سے سرتابی کرنا جو کہ حقیقت ہے کفر کی بلاشبہ ظلم ہوگا۔

اب یہ سمجھو کہ اگر وہ کفار کو ایمان کے لئے مجبور کرے تو وہ ایسا بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ ان پر پوری قدرت رکھتا ہے اور ایسا کرنا اس کا جائز حق بھی ہے کیونکہ وہ ان کا مالک ہے اور مالک کو اپنے ملک میں ہر تصرف کا حق حاصل ہے مگر چونکہ یہ جبر کرنا حکمت کے خلاف تھا اس لئے اس نے ان کو مجبور نہیں کیا۔

اور فرمایا کہ ہماری طرف سے دین میں کوئی جبر نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اختیار کو ایمان کے لئے کام میں لائے یا کفر کے لئے کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو گئی ہے اس حالت میں اگر کوئی گمراہی اختیار کرے گا تو وہ خود اپنے کو برباد

Marfat.com

کرے گا اور جب خود اپنے آپ کو دیدہ دانستہ تباہی میں ڈال رہا ہے تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس مجبور کرے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جو احکام اور آثار ہدایت اور گمراہی اختیار کرنے کے ہیں وہ ان پر دنیا میں بھی مرتب ہوں گے اور آخرت میں بھی مثلاً مومن کا محفوظ الدم ہونا اور کافر کا مباح الدم ہونا وغیرہ وغیرہ۔

جبکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ ہدایت ایمان باللہ اور کفر بالطاغوت ہے تو جو کوئی شیطان کو نہ مانے اور اللہ رب العزت کو مانے وہ ہلاکت سے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے گا کیونکہ اس نے ایک مضبوط کڑے کو تھام رکھا ہے جس کے لئے کبھی شکستگی نہیں یعنی وہ متمسک بالایمان ہے اور جو ایمان کو سنبھالے رہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے ہیں اس لئے وہ اس کے اقوال کو سنتے اور افعال کو دیکھتے ہیں تو پھر اس کے لئے خطرہ کی کونسی وجہ ہے اللہ تعالیٰ سرپرست مومنین ہیں چنانچہ وہ مومنوں کو گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتے ہیں اور کافروں کے سرپرست شیاطین ہیں۔ چنانچہ وہ ان کو ہدایت کی روشنی سے نکال کر گمراہی کی تاریکیوں میں لاتے ہیں۔ یہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اب اللہ رب العزت اسی سلسلہ میں ایک کافر اور دو مومنوں کے قصے بیان کرتے ہیں جو کہ ایمان کی ترغیب اور کفر سے نفرت دلاتے ہیں۔

کیا آپ نے اسے نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اپنے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سلطنت دی تھی اس نے کس قدر نامعقول حرکت کی قصہ اس کا جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے مقابلہ میں کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے کہا کہ یہ بات تو میرے اندر بھی موجود ہے اور میں زندہ بھی کرتا ہوں اور مارتا بھی ہوں چنانچہ میں کسی کو قتل نہیں کرتا جو کہ اس کا زندہ رکھنا ہے اور کسی کو قتل کر دیتا ہوں جو کہ اس کا مارنا ہے تو مجھے تمہارا خدا ہونا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بہت کوڑ مغز ہے یہ نہیں سمجھتا کہ کسی میں حیات اور موت کا پیدا کرنا اور چیز ہے اور حیات حاصلہ سے تعرض نہ کرنا اور موت کا سبب ظاہری بن جانا اور تو انہوں نے دوسری دلیل اختیار کی اور فرمایا کہ اچھا اگر اس دلیل کو تم نہیں سمجھ سکتے تو ہم تمہیں دوسری دلیل سے سمجھاتے ہیں چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے اگر تو خدا ہے تو مغرب سے لے آ۔ اس پر وہ کافر مبہوت ہو گیا اور اسے کوئی جواب نہ بن آیا۔

اور اس کا مقتضی یہ تھا کہ ایمان لے آتا مگر اس نے عناد سے کام لیا اور ایمان نہیں لانا چاہا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ہدایت نہیں کی کیونکہ اللہ کی عادت ہے کہ وہ ان کافروں کو راہ پر نہیں لاتا جو ظلم پر کمربستہ ہیں۔

یہ حالت تو ایک کافر کی تھی۔ اب اس کے مقابلہ میں ایک مومن کی حالت بیان فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تم نے اس جیسا شخص جس کا ایک بستی پر ایسی حالت میں گزر ہوا تھا کہ وہ اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی اور ویران تھی اس نے اس بستی کو ویران اور اس کے رہنے والوں کو بے نام و نشان دیکھ کر حیرت سے کہا کہ نہیں معلوم اللہ تعالیٰ اس بستی کے رہنے والے والوں کو ان کے مرنے کے بعد کس طرح زندہ کریں گے اگرچہ یہ امر یقینی ہے کہ وہ ان کو زندہ کریں گے لیکن اگر میں اس کا نمونہ بھی دیکھ لیتا تو اچھا ہوتا۔

اس پر اللہ رب العزت نے اس کو موت دے کر سو برس تک مردہ رکھا اس کے بعد اسے موت سے اٹھایا اور کہا کہ بتلاؤ تم کتنے دنوں اس حالت میں رہے انہوں نے کہا کہ صرف ایک دن رہا یا کچھ کم اللہ رب العزت نے فرمایا نہیں بلکہ تم سو برس اس حالت

Marfat.com

میں رہے پس اب تم اپنے کھانے کی چیزوں کو دیکھو کہ ان میں ذرا تغیر نہیں آیا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو کہ اس کی کیا حالت ہوگئی ہے۔ ان کے دیکھنے سے تم کو اس کا بھی اطمینان ہو جائے گا کہ میں سو برس تک مردہ رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا تو اس سے تم کو معلوم ہوگا اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو زندہ کرے گا یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ تا کہ خود تم کو بھی احیاء کا نمونہ معلوم ہو جائے اور تا کہ ہم تم کو دوسرے لوگوں کے لئے بھی نمونہ بنائیں اور وہ تمہاری حالت معلوم کر کے حشر ونشر کا انکار نہ کریں۔

اور اگر اس سے بھی زیادہ اطمینان چاہتے ہو تو اپنے گدھے کی ہڈیوں کو دیکھو اور دیکھو کہ ہم ان کو کیسے ترکیب دیتے اور اس کے بعد ان کو گوشت پہناتے ہیں یہ کہہ کر اس کو زندہ کر دیا پس جبکہ خود اپنے اوپر گزرنے اور دوسرے کو دیکھنے غرض دونوں طرح سے یہ کیفیت احیاء منکشف ہوگئی تو انہوں نے کہا کہ اب میں بحق الیقیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اسی قسم کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو مجھے مشاہدہ کرا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ تو چونکہ ظاہر الفاظ سے ابہام ہوتا تھا کہ شاید ان کو اس پر یقین نہیں اس لئے اللہ رب العزت ..... اس ابہام کو دور کرنے کے لئے ان سے کہا کہ کیا تمہیں یقین نہیں کہ میں ایسا کروں گا انہوں نے کہا کہ یقین کیوں نہ ہوتا یقین ہے اور میں یقین حاصل کرنے کیلئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون اور اطمینان ہو جائے کیونکہ یقین کا تعلق عقل سے ہے اور وہم کبھی کبھی حکم عقل میں مزاحمت کر کے اس اطمینان میں رخنہ اندازی کر دیتا ہے جو کہ استدلالی یقین سے حاصل ہوتا ہے۔ اب جبکہ مشاہدہ ہو جائے گا تو وہم کو اس رخنہ اندازی کی گنجائش نہ رہے گی اور سکون قلب پورے طور پر حاصل ہو جائے گا۔

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جب تم یہ چاہتے ہو تو اچھا چار جانور لے لو اور ان کو اپنی طرف مانوس کر لو اس کے بعد ان کو ذبح کر کے گوشت پوست وغیرہ کو خوب خلط ملط کر کے ان پہاڑوں میں سے جو تمہارے سامنے ہیں ہر ایک پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو پھر ان کو بلاؤ۔ وہ سب زندہ ہو کر تمہارے پاس دوڑ کر آ جائیں گے تم اس طریق سے اپنا اطمینان کر لو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب اور حکمت والے ہیں اور غلبہ کی وجہ سے وہ ہر کام کر سکتے ہیں۔ اور باوجود قدرت کے جس کام کو نہیں کرتے اس میں حکمت ہوتی ہے۔

اللہ کی دوستی ایمان والوں سے ہے اللہ رب العزت ایمان والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا رہتا ہے جبکہ جنہوں نے شیطان کو دوست بنا رکھا ہے وہ کفر میں ہیں اور شیطان کا کام ہے اپنے دوستوں کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لیجانا اور انہیں دوزخی بنانا ہے۔ دوستو! اگر کامیابی چاہتے ہو تو اللہ رب العزت کے دوست بن جاؤ تا کہ اللہ رب العزت خود تمہارا دوست بن جائے۔ اس سے بہتر نہ کوئی تعلق ہے اور نہ کوئی واسطہ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

21/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 21

سورہ بقرہ آیت نمبر 261 تا 273 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

Marfat.com

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا
الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ
الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ
وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۖ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ
نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا
الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

Marfat.com

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ
وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾
لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ
ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا
مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ ہو جس سے سات بالیں پیدا ہوں ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے ۰ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور ان کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۰ مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو اور اللہ بے نیاز ہے تحمل والا ہے اے ایمان والو احسان رکھ کر اور ستا کر اپنے صدقہ کو ضائع نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا پس اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی ہو پھر اس پر زور سے مینہ پڑے اور اس کو بالکل صاف کر دے ایسے لوگوں کو اپنی کمائی کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ منکروں کو راہ نہیں دیکھاتا ۰ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے کے لئے اور اپنے نفس میں پختگی کے لئے خرچ کرتے ہیں ایک باغ کی طرح ہے جو بلندی پر ہو اس پر زور کا مینہ پڑا تو وہ دونا پھل لایا اور اگر زور کا مینہ نہ پڑے تو ہلکی پھوار بھی کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے ۰ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اس کے نیچے نہریں جاری ہوں اس میں اس کے واسطے ہر قسم کے پھل ہوں اور وہ بوڑھا ہو جائے اور اس کے بچے ابھی کمزور ہوں تب اس باغ پر ایک بگولہ آئے جس میں آگ ہو پھر وہ باغ جل جائے اللہ اس طرح تمھارے لئے کھول کر نشانیاں

Marfat.com

بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو ٥ اے ایمان والو خرچ کرو عمدہ چیز کو اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمھارے لئے زمین میں سے پیدا کیا ہے اور ردی چیز کا قصد نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو حالانکہ تم کبھی اس کو لینے والے نہیں الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا ہے ٥ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بری بات کی تلقین کرتا ہے اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا اور اللہ وسعت والا ہے جاننے والا ٥ وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دے دیتا ہے اور جس کو حکمت ملی اس کو بڑی دولت دی گئی اور نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں ٥ اور تم جو خرچ کرتے ہو یا جو نذر مانتے ہو اس کو اللہ جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ٥ اگر تم اپنے صدقات ظاہر کر کے دو تب بھی اچھا ہے اور اگر تم انھیں چھپا کر محتاجوں کو دو تو یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ تمھارے کاموں سے باخبر ہے ٥ ان کو ہدایت پر لانا تمھارا ذمہ نہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو مال تم خرچ کرو گے اپنے ہی لئے کرو گے اور تم نہ خرچ کرو مگر اللہ کی رضا چاہنے کے لئے اور تم جو مال خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تمھارے لئے اس میں کمی نہ کی جائیگی ٥ صدقات ان حاجت مندوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہوں زمین میں دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے ناواقف آدمی ان کو غنی خیال کرتا ہے ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے تم ان کو ان کی صورت سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے ٥

تشریح: پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو انفاق کا حکم دیا تھا اب ہم کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ رب العزت کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی ایسی حالت ہے جیسے اس دانہ کی جو کہ سات بالیں نکالے جن میں سے ہر بالی میں سو دانہ ہوں یعنی ان کو ان کے مالوں کا سات سو گنا بدلا دیا جائے گا اور یہیں تک محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو اور بھی بڑھا دے گا جس کے لئے چاہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب وسعت اور صاحب علم ہے اور صاحب وسعت ہونے کی وجہ سے بڑھانا اس کے احاطۂ قدرت میں ہے اور صاحب علم ہونے کی وجہ سے وہ جانتا ہے کہ کون اس زیادتی کا مستحق ہے۔

جو لوگ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں نہ تکلیف پہنچاتے ہیں ان کو ان کے پروردگار کے یہاں ان کا معاوضہ ملے گا اور نہ ان پر کچھ اندیشہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے سائل سے اچھی بات کہنا اور اس کی خطا سے درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف ہو اور اللہ غنی اور بردبار ہیں اور غنا کی وجہ سے وہ کسی صدقہ کے قبول کرنے پر مجبور نہیں ہیں اور بردبار ہونے کی وجہ سے وہ ایسے لوگوں کو فوراً سزا نہیں دیتے۔

پس اے مسلمانوں تم کو چاہئے کہ اپنے صدقوں کو احسان اور تکلیف کے ذریعہ سے اس شخص کی طرح برباد نہ کیا کرو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے صرف کرتا ہے اور خدا اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور اس لئے اس کی حالت ایسی ہے جیسے اس چکنے پتھر کی جس پر مٹی ہو اور اس پر موسلا دھار بارش پڑی ہو اور اس نے اس کو صاف کر دیا ہو کہ جس طرح اس کی تمام مٹی دھل گئی اور وہ صاف کا صاف رہ گیا یوں ہی ان لوگوں کے لئے ان کی کمائی میں سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا اور اس کا مقتضی یہ تھا کہ وہ اس ریا کو چھوڑ دیتے اور کفر سے باز آ جاتے مگر ان کو یہ منظور ہی نہیں اس لئے خدا بھی ان کو ہدایت نہیں کرتا کیونکہ اللہ رب العزت کی عادت ہے کہ وہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو کفر پر کمر بستہ ہیں اور ہدایت چاہتے ہی نہیں۔

Marfat.com

اور برخلاف ان کے جو لوگ طلب رضائے حق سبحانہ کے لئے احکام خداوندی پر اعتقاد اور یقین کی جہت سے اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی حالت ایسی ہے جیسے اس باغ کی حالت جو کہ ٹیکرے پر ہو جس پر موسلا دھار بارش پڑی ہو تو وہ دونا پھل لایا ہو اور اگر موسلا دھار مینہ نہ پڑے تو شبنم بھی کافی ہے کیونکہ جس طرح وہ باغ بعض حالتوں میں ثمرات کثیرہ سے اور بعض حالات کسی قدر کم ثمرات سے بہرہ ور ہے اور کسی حالت میں ثمرات سے خالی نہیں۔ یوں ہی یہ لوگ بھی علی حسب تفاوت و مراتب خلوص ثمرات متفاوتہ سے بہرہ یاب ہیں۔ مگر بفضلہ تعالیٰ محروم کسی حال میں نہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے اور اس لئے ان کی جزا ملنا ضروری ہے پس تم کو چاہئے کہ اپنے انفاق وغیرہ میں رضا جوئی حق سبحانہ اعتقاد راسخ وغیرہ کا لحاظ رکھو اور جو باتیں ان کے بے کار کرنے والی ہیں جیسے من اذی وریا ان سے احتراز کرو۔

تم سوچو کیا تم میں کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اس کو بڑھاپا آ گیا ہو اور اس کے کمزور اور نا قابل کسب بال بچے بھی ہوں پھر عین اس حالت میں جبکہ وہ ہر طرح سے اس باغ کا محتاج ہو اس کو ایک بگولہ لگے جس میں آگ ہو اور وہ جل بھن جائے ہرگز نہیں۔ تو پھر تم اس کو کیسے پسند کرتے ہو کہ تم اعمال صالحہ کرو اور من واذی و ریا وغیرہ سے ان کو بے کار کردو اور عین اس حالت میں جبکہ تم کو ان کے ثمرات کی احتیاج ہو۔ ان سے محروم ہو جاؤ دیکھو اللہ رب العزت یوں تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتے ہیں امید ہے کہ تم سوچو گے اور سمجھو گے کہ ان میں کیا کیا فائدے ہیں۔ اور ان کے ترک میں کیا کیا نقصان ہیں۔

اے مسلمانو تم سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تم اپنی کمائی کی عمدہ چیزوں میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے خرچ کیا کرو کیا تم ناکارہ چیز میں سے خرچ کرتے ہو حالانکہ تمہاری یہ حالت ہے کہ اگر خود تم کو وہ چیز دی جائے تو تم اس کے لینے والے نہیں ہو بجز اس کے کہ تم اس کے باب میں چشم پوشی کرو پس جبکہ تم خود اس کو لینا پسند نہیں کرتے تو دوسروں کو کیوں دیتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور محمود الصفات ہیں اور ان کو تمہاری اچھی چیزوں کی بھی پرواہ نہیں تو وہ بری چیزوں کو کیوں قبول کریں گے

شیطان تم کو خرچ کرنے کی صورت میں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بری بات بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی جانب سے مغفرت اور زیادہ دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اس کے وعدہ میں تخلف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ صاحب وسعت بھی ہے اس لئے وہ اپنے وعدہ کے پورا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے صاحب علم بھی ہے وہ تمہارے استحقاق کو بھی جانتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اسی کو علم صحیح عطا فرماتا ہے ہر کسی کو یہ دولت نصیب نہیں۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو علم صحیح عطا ہو جائے اسے بڑی دولت مل گئی اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ لوگ علم صحیح حاصل کریں مگر نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں رہے بیوقوف سو وہ اپنے اوہام باطلہ ہی کو حکمت اور علم صحیح سمجھ کر اسی پر قناعت کرتے ہیں اور علوم صحیحہ کو اپنے توہمات سے رد کرتے ہیں جیسا عوام و خواص بے دین پس ان سے قبول کی کیا توقع ہے

اور تم کو اس سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے یا جو کچھ بھی تم منت مانو گے وہ اللہ رب العزت کے علم میں ہو گی اور اس کا ضرور تم کو معاوضہ ملے گا اور جو لوگ ظالم ہیں اور حقوق اللہ و حقوق العباد کے ادا کرنے میں تساہل کرتے ہیں ان کا

Marfat.com

کوئی مددگار نہیں جوان کو سزا سے بچائے اب اگر تم خیر خیرات کا اظہار کرو تو وہ بھی بہت خوب ہے اور اگر ان کا اخفا کرو اور چپکے سے محتاجوں کو دیدو تو یہ تمہارے حق میں اس سے بھی بہتر ہے اور یہ تمہارے گناہوں کے ایک حصہ کے دور کرنے کا بھی سبب ہو جائے گا۔ یہ خیال نہ کرنا کہ اگر ہم چھپا کر دیں گے تو اللہ رب العزت کو کیا خبر ہوگی کیونکہ اللہ رب العزت تمہارے تمام کاموں سے بخوبی خبر دار ہے خواہ تم ان کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو۔

اے مسلمانو تم لوگ جو کچھ مال صرف کرتے ہو اپنے نفع کے لئے کرتے ہو پس تم کو اپنے نفع پر نظر رکھنا چاہیے تمہیں اس سے کیا بحث کہ کوئی مسلمان ہے یا کافر اور تم کو اس خرچ کرنے سے صرف اللہ رب العزت کا رخ مطلوب ہے اور وہ تمہیں ہر حالت میں حاصل ہے اور جو کچھ تم صرف کرو گے وہ تم کو پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارے حق میں ذرا بھی کمی نہ کی جائے گی۔ الغرض تم صرف کرنے میں اپنے نفع اور اللہ رب العزت کی رضا جوئی پر نظر رکھو اور کسی کے اسلام و کفر پر نظر نہ کرو کہ نفس کفر مانع تصدیق نہیں ہے۔ اور نہ اسلام کے لئے ان پر اس قسم کا دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے اور نہ صدقہ کو اس مصلحت سے ان سے روکا جا سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

اب اس کا اصلی مصرف بتلاتے ہیں جو دینی کاموں میں مشغولی کی وجہ طلب معاش کے لئے زمین میں چل پھر نہیں سکتے اور نہ وہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں اس لئے انجان آدمی ان کو سوال سے بچنے سے مالدار سمجھتا ہے لہذا روزی کا یہ ذریعہ بھی ان کے حق میں مسدود ہے اور اسباب ظاہری میں کوئی سبیل نہیں کہ واقف حال شخص از خود ان کی مدد کریں اور ان کو صدقہ دیں تم ان کو صرف ان کی ہیئت سے پہچان سکتے ہو نہ کہ سوال سے کیونکہ وہ عام محتاجوں کی طرح اصرار کے ساتھ سوال نہیں کرتے اور جبکہ صدقات دراصل ان کا حق ہیں تو تمہیں چاہیے کہ ایسے لوگوں پر سب سے پہلے صرف کرو اور جو کچھ مال تم خرچ کرو گے اس کا تم کو اجر ملے گا کیونکہ اللہ رب العزت اس سے واقف ہے۔

آج کے درس میں بڑی اہم بات صدقات کے حوالے سے کی جارہی ہے پہلی بات یہ یاد رکھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ مال خوب بڑھتا رہتا ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں مال کے بڑھنے کی مثالیں مختلف اجناس کے حوالوں سے دی ہیں کہ جس طرح گندم کا ایک دانہ کاشت کرنے سے سو سو دانے ملتے ہیں اسی طرح اللہ رب العزت کی راہ میں ایک روپیہ خرچ کرنے سے کئی کئی گنا کی شکل میں وہ روپیہ لوٹا دیا جاتا ہے میرا! الحمد للہ ذاتی تجربہ ہے۔ میں جب بھی اللہ کی راہ میں ذاتی جیب سے خرچ کرتا ہوں تو مجھے ہر دفعہ دس سے سو گنا کی شکل میں نفع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر میں سجدے میں جاتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ کس طرح اس کی توفیق سے اس کی راہ میں خرچ کیا۔

دوسری بات اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا جائے تو اس سے نہ تو احسان جتلایا جائے اور نہ ہی باتیں کر کے تکلیف پہنچائی جائے۔ جو لوگ اللہ رب العزت کی خاطر کسی کی امداد کرتے ہیں یا نیکی کے پھیلانے میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں یا جس طرح اس تفسیر کی اشاعت میں مرد و خواتین خرچ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے اللہ رب العزت کی طرف سے یہ جزا ہے کہ انہیں دنیا میں رہتے ہوئے دنیاوی خوف سے نجات مل جائے گی اور آخرت کے دکھ سے بھی چھٹکارا مل جائے گا۔ تیسری بات اگر صدقہ دے کر اذیت پہنچائی جائے، یا اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کر کے بار بار تذکرہ کیا جائے۔ تو اس سے بہتر ہے یہ کہہ دینا کہ معاف

Marfat.com

کردیں۔ چوتھی بات احسان رکھ کراور ستا کر اپنے صدقات کو ضائع مت کریں۔ اس کا مطلب دیکھاوے کے لیے خرچ کرنا ہے۔ پانچویں بات جولوگ اپنا مال اللہ رب العزت کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کیلئے بڑے ہی درجات ہیں۔ چھٹی بات صدقات ظاہراً خرچ کرنا یا چھپ کر یا اپنی نذریں اللہ کی راہ میں دو اللہ اس کے عوض تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جنت میں مقام اعلیٰ نصیب کرے گا۔ آخری بات صدقات دل کھول کر دو اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان تمہیں ڈراتا ہے کہ صدقہ وخیرات کرنے سے مال میں کمی واقع ہوتی ہے شیطان کے اس وسوسے کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے بلکہ مال ومتاع کو اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

22/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 22

سورہ بقرہ آیت نمبر 274 تا 283 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا
لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ
الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ
اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى
الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

Marfat.com

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ
لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

Marfat.com

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ
عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جو لوگ اپنے مالوں کو رات اور دن چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور ان کے لئے نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں نہ اٹھیں گے مگر اس شخص کی مانند جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنادیا ہو یہ اس لئے کہ انھوں نے کہا کہ تجارت کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسا سود لینا حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے پھر جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ وہ لے چکا وہ اس کے لئے ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو شخص پھر وہی کرے تو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ پسند نہیں کرتا ناشکروں کو گنہگاروں کو ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور نماز کی پابندی کی اور زکوۃ ادا کی ان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم مومن ہو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑائی کے لئے خبردار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرلو تو اصل رقم کے تم حق دار ہو نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے ٥ اور اگر ایک شخص تنگی والا ہے تو اس کی فراخی تک مہلت دو اور اگر معاف کر دو تو یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو ٥ اور اس دن

Marfat.com

سے ڈرو جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا کیا ہوا پورا پورا مل جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ٥ اے ایمان والو جب تم کسی مقررہ مدت کے لئے ادھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور اس کو لکھے تمھارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا اللہ نے اس کو سکھایا اسی طرح اس کو چاہیے کہ لکھ دے اور وہ شخص لکھوائے جس پر حق آتا ہے اور وہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور اس میں کوئی کمی نہ کرے اور اگر وہ شخص جس پر حق آتا ہے بے سمجھ ہو یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوادے اور اپنے مردوں مین دو آدمیوں کو گواہ لے لو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو تا کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری عورت اس کو یاد دلائے اور گواہ انکار نہ کریں جب وہ بلائے جائیں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا میعاد کے تعین کے ساتھ اس کو لکھنے میں کاہلی نہ کرو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کا طریقہ ہے اور گواہی کو زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ تم شبہ میں نہ پڑو لیکن اگر کوئی سودا دست بدست ہو جس کا تم آپس میں لین دین کیا کرتے ہو تو تم پر کوئی الزام نہیں کہ تم اس کو نہ لکھو مگر جب گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو اللہ تمہیں سکھاتا ہے ٥ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن رکھنے کی چیزیں قبضہ میں دے دی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرنا ہو تو چاہیے کہ جس پر اعتبار کیا گیا وہ اعتبار کو پورا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص گواہی کو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہوگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جاننے والا ہے ٥

تشریح : جو لوگ اپنے مالوں کو صحیح مصرف میں خرچ کریں رات کو یا دن کو خفیہ یا علانیہ ان کو ان کے پروردگار کے یہاں ان کا اجر ملے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور نہ ان پر کسی قسم کا اندیشہ ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

انفاق کی بحث ختم کر کے سود کی بحث شروع کرتے ہیں وجہ اس لی یہ ہے کہ سود ضد ہے صدقہ کی کیونکہ صدقہ میں اپنے مال کا جائز طور پر گھٹانا ہوتا ہے اور سود میں اس کا ناجائز طور پر بڑھانا اور صدقہ میں اہل حاجت کو نفع پہنچانا اور سود میں ان کو ضرر پہنچانا نیز سود مانع تصدق ہے۔

اب سود کی بحث سنو اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں یوں ہی کھڑے ہوں گے جس طرح وہ شخص جس کو شیطان اپنے اثر سے خبطی کردے یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بیع تو سود ہی جیسی ہے اگر سود حرام ہے تو بیع کیوں جائز ہے اور اگر بیع جائز ہے تو سود کیوں حرام ہے اور واقعہ یہ ہے کہ دونوں یکساں نہیں ہیں کیونکہ بیع کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے جو کہ حقائق اشیاء کو جانتا ہے اور اس کی بناء پر وہ ان کے تماثل و تفارق کو بھی جانتا ہے۔ پس جبکہ یہ فرق معلوم ہوگیا تو اب جس شخص کے پاس اس کے رب کی جانب سے سود خواری سے بچنے کی نصیحت آئی اور اس نے اللہ کے حکم کے مقابلہ میں عقلی رائے کو چھوڑ دیا اور سود خواری سے باز آ گیا تو گذشتہ سود اسی کا ہے اور اس سے واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے گا اور اس کا معاوضہ اللہ رب العزت کے سپرد ہے اور جو کوئی پھر بھی وہی کرے یعنی یہی کہے انما البیع مثل الربوا اور وہی کرے جو پہلے کرتا تھا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

Marfat.com

سودوہ لفظ ہے، جس کے اندر خود گھن موجود ہے۔ موجودہ دور میں سود کی وہ نوعیت جس کا تذکرہ قرآن مجید میں آتا ہے بہت کم ہے۔ اسلام نے سود کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے دولت کا توازن قائم نہیں رہتا۔ ہمدردی کا پہلو ختم ہو جاتا ہے۔ کسی کو قرض بغیر لالچ کے نہیں دیا جاتا، معاشرے کی سوشل لائف کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ امیر امیر تر ہو جاتا ہے اور غریب غربت کی لکیر سے بھی نیچے آ جاتا ہے ایسے حالات میں اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کو اقتصادی طور پر مضبوط اور ان کی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیئے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ تاریخ ان حقائق کو کبھی بھی جھٹلا نہیں سکی کہ جس معاشرے میں سود جڑ پکڑ لیتا ہے وہاں رشتوں کے امتیاز مٹ جاتے ہیں۔ بعض اوقات سود خور سود بڑھ جانے کی وجہ سے مجبور لوگوں سے ان کی جائیدادیں حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے بچوں اور بچیوں کو غلام بنا لیتے ہیں۔ حتی کہ سود خور اس انتہاء کو پہنچ جاتے ہیں جہاں پر انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اس نوع کا سود اب بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے اور خصوصاً مسلم معاشرے میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے کہ جب ان سے کچھ مدت کے لئے ایک لاکھ روپیہ ادھار لیا جاتا ہے تو وہ دس ہزار روپے کاٹ کر نوے ہزار روپے سود کی شکل میں دیں گے۔ اور جب واپس لیں گے تو ایک لاکھ روپیہ وصول کریں گے۔ پاکستانی معاشرے میں بھی اس قسم کے سودی لین دین ہو رہے ہیں۔

حدیث میں ہے: سود لینے والے اور سود دینے والے دونوں لعنتی ہیں۔ بلکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہاں تک فرمان عظیم ہے کہ سودی لین دین کرانے والا بھی اور ایسی مجلس جہاں پر ایسا کاروبار ہو رہا ہو سب لعنتی ہیں۔

جہاں تک پاکستان میں موجودہ بینکاری نظام، قومی بچت سکیمیں، اسٹیٹ لائف اور اقساط پر اشیاء کا حاصل کرنا وغیرہ کے متعلق جائز اور ناجائز کی بڑی بڑی بحثیں ہیں۔ ان کے متعلق ہماری مختصر تحقیق یہ ہے کہ جب تک ملک میں نظام اسلام رائج نہیں ہو جاتا ان اشیاء سے اپنے حالات و واقعات کے مطابق استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ہماری تصنیف "اسلام میں سود کا تصور" ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ چونکہ یہ سب ادارے ہیں، جبکہ سود کے متعلق جو بد اثرات مرتب ہوئے ہیں وہ اس نوع میں بہت کم نظر آتے ہیں جبکہ جو طبقہ انفرادی طور پر سودی نقدی لین دین کرتا ہے وہ مطلقاً حرام کی قسم ہے۔ اللہ رب العزت ایسے معاملات سے بچنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھو کہ اللہ رب العزت سود کا دشمن ہے اور صدقات کا حامی چنانچہ اللہ تعالیٰ سود کو ملیا میٹ کرتا ہے اسی طرح کہ وہ اس کو قانوناً حرام کرتا ہے اور اس طرح بھی کہ وہ آخرت میں اس پر سزا دے گا اور صدقات کو بڑھاتا ہے یوں بھی کہ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دیتا ہے اور یوں بھی کہ آخرت میں اس کا اجر بڑھائے گا اور جو کوئی سود کی حمایت کرے اس کو اللہ رب العزت پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ کافر اور گناہ گار ہے اور اللہ رب العزت کسی کافر اور گناہ گار کو پسند نہیں کرتے۔

اس کے مقابلہ مومنین کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور خاص کر نماز کو ٹھیک ٹھیک پڑھا اور زکوۃ دی۔ ان لوگوں کے لئے ان کا معاوضہ ہے ان کے رب کے یہاں اور ان پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے اور فرماتے ہیں اے مسلمانوں اللہ رب العزت سے ڈرو اور تمہارا جو کچھ سود کسی پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم درحقیقت مومن ہو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے کیونکہ ایمان کا مقتضی یہی ہے اور اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ رب العزت اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان

Marfat.com

جنگ سن لو اور سمجھ لو کہ آج ہی سے تمہارے اور اللہ رب العزت اور رسول کے درمیان حالت جنگ ہے اور اگر تم اس کے لینے کے خیال سے پلٹ جاؤ تو پھر تمہارا راس المال جو کہ صحیح طور پر تمہارا تمہارے مدیون کے ذمہ واجب الاداء ہے تم کو ملے گا نہ تم راس المال سے زیادہ لے کر دوسروں پر ظلم کر سکتے ہو اور نہ تمہارا راس المال ضبط کرا کر تم پر ظلم کیا جا سکتا ہے۔

اور اگر وہ تمہارا مدیون تنگدست ہو تو گنجائش تک اسے مہلت ہونی چاہئے کیونکہ ایسی حالت میں اس کو دق اور پریشان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں آخر وہ بے چارہ کہاں سے دے گا اور اگر تم اپنا قرض اسے اللہ کے لئے معاف کر دو تمہارے لئے مہلت دینے سے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو کیونکہ اس صورت میں جو تم کو اس کا معاوضہ ملے گا اس سے تمہارے قرض کو کچھ بھی نسبت نہیں اور تم اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ رب العزت کے حضور میں لے جاؤ گے پھر تم میں سے ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا کہ کسی کے اچھے اعمال کو نظر انداز کر دیا جائے یا کسی برے اعمال پر غیر واجبی سزا دی جائے اور اس سے ڈر کر اس کے لئے نیکیوں کا اہتمام کرو جیسے مدیون تنگدست کو قرض معاف کر دینا یا مہلت دے دینا وغیرہ۔

اس مضمون سے چند امور ثابت ہوئے اول یہ کہ سود مطلقاً حرام ہے نہ کہ صرف اضعافاً مضاعفہ جیسا کہ آج کل کے جاہل مجتہد کا خیال ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے سود والوں کو راس المال سے ایک حبہ زائد لینے کی اجازت نہیں دی اور اس کو ظلم قرار دیا ہے دوم یہ کہ سود ان افعال میں سے ہے جن کا قبح مدرک بالعقل ہے اور اس لئے وہ زنا چوری ڈکیتی کی طرح قبل از نہی بھی حرام تھا۔ کیونکہ اگر سود اس سے پہلے جائز ہوتا تو پہلے سود کو چھوڑوانے کے کوئی معنی نہ تھے نیز اللہ رب العزت نے اس کو ظلم فرمایا ہے اور ظلم قبل از ورود نہی بھی حرام ہے اور جو سود وصول ہو چکا ہے اس کی واپسی کا حکم نہ دینا بنا پر تعذر ہے۔ سوم یہ کہ جب سود ظلم ہے اور ظلم ہونے کی وجہ سے قبل از ورود نہی بھی حرام تھا تو دار الحرب میں بھی سود جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ ظلم کسی جگہ جائز نہیں۔ یہاں تک سود کا مسئلہ طے ہو چکا اس کے بعد دوسرے احکام بیان فرمائے ہیں۔

اے مسلمانو جب تم کسی خاص اور معین میعاد تک کے لئے ادھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ اور یہ ضرور ہے کہ تمہارے درمیان میں جو کوئی اس لین دین کا لکھنے والا ہو وہ اس کو انصاف کے ساتھ لکھے اور کسی کے نفع یا ضرر کے لئے کوئی بات واقع کے خلاف نہ لکھے اور کسی لکھنے والے کو بلا وجہ لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہئے بلکہ چونکہ اللہ رب العزت نے اس کو لکھنا سکھایا ہے اس لئے اس کو لکھنا چاہئے کیونکہ اول تو اس تعلم کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے اہل حاجت کا کام نکلے دوسرے یہ اس تعلم کا شکر بھی ہے اور جس کے ذمہ حق ہے اس کو چاہئے کہ وہ مضمون بتلائے کیونکہ بتلانا اقرار ہے اس حق کا اور وہ اس پر حجت ہو گا برخلاف صاحب حق کے بتلانے کے اور اس کو بتلانے میں خدا سے ڈرنا چاہئے اور اس حق میں کچھ کم نہ کرنا چاہئے۔ پس اگر وہ شخص جس پر حق ہے خفیف العقل اور مجہور عن التصرف ہو یا کمزور اور نابالغ ہو یا وہ مضمون لکھوا نہ سکتا ہو اس لئے کہ وہ گونگا ہے یا زبان نہیں جانتا یا اور کوئی وجہ ہو تو اس کے سرپرست کو چاہئے کہ وہ انصاف کے ساتھ مضمون بتلائے۔

اور معاملہ قلم بند ہو جانے کے بعد اپنوں میں سے دو مردوں کو گواہ بنا لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں سہی۔ یہ سب ان گواہوں میں سے ہوں جن کو تم گواہ ہونے کی حیثیت سے پسند کرتے ہو دو عورتیں اس خیال سے رکھی گئی ہیں کہ ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ اور جب گواہوں کو گواہ بننے کے لئے بلایا جائے تو انکار نہ کرنا چاہئے اور تم اس

Marfat.com

معاملہ کے لکھنے سے اکتایا نہ کرو کہ جانے دو کون لکھے بلکہ اس کو شروع سے لے کر اس کی میعاد تک تفصیلی طور پر لکھ لیا کرو خواہ وہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ یہ بات اللہ رب العزت کے نزدیک زیادہ قرین انصاف اور شہادت کے لئے زیادہ ٹھیک رہنے والی اور اس سے قریب تر ہے کہ تم کو اس معاملہ میں شک وشبہ نہ ہو یہ حکم کتابت ہر حالت میں ہے بجز اس صورت کے کہ معاملہ فوری بیع وشراء کا ہو جس کو تم روزانہ آپس میں کیا کرتے ہو۔ پس اس صورت میں تم پر کوئی الزام نہیں کہ تم اس کو نہ لکھو کیونکہ اس میں حرج عظیم ہے اور جب تم خرید وفروخت کیا کرو تو اگر اس میں نزاع کا احتمال ہو تو اس میں بھی گواہ بنالیا کرو اور نہ کسی کاتب کو کوئی تکلیف دینی چاہئے۔ اور نہ گواہ کو کہ اپنی مصلحت کے لئے ان کی مصلحت کو نظر انداز کر دو اور اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری حکم عدولی ہے اور اللہ رب العزت سے ڈرو اور کوئی کام اس کی ہدایت کے خلاف نہ کرو اور اللہ رب العزت تمہیں تمہاری دینی ودنیوی نفع کی باتیں سکھلاتے ہیں اس لئے تم کو چاہئے کہ ان کو سیکھو اور ان پر عمل کرو اور واضح رہے کہ اللہ رب العزت کو ہر بات کا علم ہے۔ اس لئے وہ تمہاری اطاعت و نافرمانی دونوں کو جانتے ہیں اور اس لئے جیسے تمہارے اعمال ہوں گے اسی کے موافق تم کو بدلہ دیں گے۔

اور اگر تم سفر میں ہو اور ایسی حالت میں کوئی معاملہ کرو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو ایسی چیزیں سہی جن کو گروی رکھا جائے اور مرتہن کا ان پر قبضہ ہو جائے۔ اور اگر تم ایک دوسرے کا اعتبار کرو اور اس لئے رہن کی نوبت نہ آوے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے اس کو چاہئے کہ اس اعتبار کرنے والے کا حق ادا کرے۔ اور اللہ رب العزت سے ڈرے جو کہ اس کا پروردگار ہے اور اس کے حق سے انکار نہ کرے۔

اور جس وقت ادائے شہادت کی ضرورت ہو۔ اس وقت تم شہادت کو نہ چھپاؤ بلکہ جو کچھ تم کو اس معاملہ کے متعلق علم ہو اس کو صحیح صحیح بیان کرو اور یاد رکھو کہ جو کوئی اسے چھپائے گا۔ اس کا دل گناہ گار ہے اور یہ بھی واضح رہے تم جو کچھ کرتے ہو اللہ رب العزت کو اس کا علم ہے۔

قرض کے معاملہ میں نرم رویہ رکھنے کا حکم ہے کوشش کرو اسے یعنی مقروض کو مہلت دو۔ اگر پھر بھی مقروض قرض اتارنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اسے معاف کرو اللہ اس سے کہیں زیادہ تمہیں لوٹا دے گا اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ جب تم لین دین آپس میں کرو تو اسے لکھ لیا کرو لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے اور باقاعدہ گواہ متعین کریں اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں بطور گواہ لکھ لیں اگر دوران سفر کوئی لکھنے والا موجود نہ ہو تو گروی رکھ سکتے ہو اگر آپس میں اعتماد کریں تو جس پر اعتبار کیا گیا ہو وہ خوف خدا ذھن میں رکھے۔ اور بعد میں اپنے قول سے پھر نہ جائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

23/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 23

سورۂ بقرہ آیت نمبر 284 تا 286 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ
بِہِ اللّٰہُ ط فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قف
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق
غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۲۸۵ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَہَا ط لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج

Marfat.com

وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تم اپنے دل کی باتوں کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے گا بخشے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ٥ رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے نازل ہوا اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اللہ کسی پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق اس کو ملے گا وہی جو اس نے کمایا اور اس پر پڑے گا وہی جو اس نے کیا اے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا ہم غلطی کر جائیں اے ہمارے رب ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ڈالا تھا ہم سے پہلے لوگوں پر اے ہمارے رب ہم سے وہ نہ اٹھوا جس کی طاقت ہمیں نہیں اور درگزر کر ہم سے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا کارساز ہے پس انکار کرنے والوں کے مقابل میں ہماری مدد کر ٥

تشریح: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے وہی ان کا مالک ہے اور اسی نے ان کو پیدا کیا ہے پھر وہ ان سے ناواقف کیسے ہو سکتا ہے اور جبکہ وہ مالک ہے ما في السموات والارض کا تو اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس کو محاسبہ کا حق ہے کہ اگر تم اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرو گے یا اس کو مخفی کرو گے وہ دونوں صورتوں میں خدا اس کا محاسبہ کرے گا پھر یہ ضرور نہیں کہ جو مجرم ثابت ہوا سے سزا ہی دے بلکہ اسے اختیار ہے کہ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کرے اور یہ اس لئے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اس لئے جس طرح اس کو سزا پر قدرت ہے مغفرت پر بھی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ گواہی کے چھپانے سے احتراز واجب ہے کیونکہ وہ ایک جرم ہے اور اللہ رب العزت کو اس کا علم بھی ہے اور اس کو اس پر محاسبہ کا حق بھی ہے اور اس نے اس کے وقوع کی خبر بھی دی ہے اس پر سزا ہونے کا بھی احتمال ہے تو کتمان سے بچنا ضروری ہوا۔

یہ تمام باتیں جو بیان کی گئی ہیں ان سب کو رسول بھی مانتے ہیں اور جملہ مومنین بھی چنانچہ وہ سب خدا کو بھی مانتے ہیں اور اس کے فرشتوں کو بھی اور اس کی تمام کتابوں کو بھی اور اس کے تمام رسولوں کو بھی یہ کہہ کر ہم اس کے رسولوں میں کسی رسول کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔

اور کہتے ہیں کہ ہم خدا کے احکام کو بسماع قبول سنتے اور ان پر عمل کر کے خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور جو ہم سے کوتاہی ہو

Marfat.com

ے رب اس کے متعلق ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں اور یہ اس لئے کہ ہمیں آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور اپنے ...داب دہی کرنی ہے اگر آپ معاف نہ کریں گے تو ہم کیا جواب دیں گے اور جبکہ رسول اور مومنین کی یہ حالت ہے تو ...ں کو بھی یہی کرنا چاہئے۔

اللہ رب العزت ہر شخص کو صرف اس کی مقدور بھر مکلف بناتے ہیں اس لئے اس کے مفید بھی وہی کام ہیں جو اس نے اپنے اختیار سے کئے ہیں اور مضر بھی وہی ہین جو اس نے اپنے اختیار سے کئے ہیں اور جو امور غیر اختیار ہیں جیسے وساوس جو بلا اختیار پیدا ہوتے ہیں اور شک وشبہ کی حد تک نہیں پہنچتے وہ زیر تکلیف داخل نہیں ہیں اور نہ ان پر مواخذہ ہے اور گو خطا ونسیاں بھی حد تکلیف میں داخل ہیں اور اگر ان پر مواخذہ کیا جائے تو بجا ہوگا۔ اسی طرح اگر امور شاقہ کا تم کو مکلف بنایا جائے تو بھی بے ضابطہ نہیں مگر تمہارے لئے اتنی سہولت پیدا کرتے ہیں کہ تم ہم سے درخواست کرو اور کہو کہ اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو آپ ہم پر گرفت نہ کیجئے اور اے ہمارے پروردگار آپ یہ بھی کیجئے اور اس کے ساتھ آپ احکام شاقہ کا بار گراں بھی ہم پر نہ لادیئے جیسا کہ آپ نے اس کو ہم سے پہلے لوگوں پر لادا تھا۔ اور اے اللہ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوایئے جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ایسی باتوں سے ہمیں معافی دیجئے اور جو قصور ہم سے ہماری طاقت کی حد میں ہو جائے اس کو ہمیں بخش دیجئے۔ اور ہم پر رحم کیجئے۔ آپ ہی ہمارے آقا ہیں، اسی لئے ہم آپ سے یہ التجا کرتے ہیں اور چونکہ آپ ہمارے مولا ہیں اور مولا اپنے غلاموں کا حامی ہوتا ہے اس لئے آپ گروہ کفار کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمایئے اور ہمیں ان پر فتح دیجئے جب تم یہ درخواست کرو گے تو ہم اسے منظور کریں گے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اس منظوری کی اطلاع دیدی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ رب العزت نے دعا کے بعد اپنی منظوری ظاہر فرمائی۔

ایمان کے متعلق یہ بات بڑی واضح ہے کہ ایمان قول وقرار کا نام ہے ایمان زبان سے اقرار اور دل سے یقین کا نام ہے اگر کوئی شخص زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل میں یقین نہیں رکھتا وہ منافق ہے اور اگر کوئی شخص دل سے یقین رکھتا ہے اور اقرار زبان سے نہیں کرتا اس کا کمزور ایمان ہے۔ ایمان کی تفصیل بیان کی گئی ہے یعنی ایمان اللہ پر ایمان ملائکہ پر ایمان رسولوں پر ایمان آسمانی کتابوں پر، ایمان آخرت پر ایمان تقدیر پر کہ وہ من جانب اللہ ہے اور ہم انبیائے کرام اور رسولوں کے مابین فرق نہیں کرتے یہ بھی ہمارا ایمان ہے۔ سورۃ البقرۃ ختم ہو رہی ہے آخری دعا ہے اسے یاد کریں اور نماز کے بعد مانگا کریں بڑی مختصر اور جامع دعا ہے اللہ رب العزت قبول فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران مدنی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 20 اور آیات کی تعداد 200 ہے۔کلمات کی تعداد 3542 اور حروف کی تعداد 15336 آیت نمبر 33 میں آل عمران کا تذکرہ آتا ہے۔اسی نسبت سے اس کا نام آل عمران قرار پایا ہے۔ترتیب قرآنی کے لحاظ سے اس کا تیسرا نمبر ہے ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 89 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 20: حروف مقطعات سے آغاز، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اسکی آیات کے منکرین کے لئے سخت عذاب اور متشابہات کا ذکر ہے۔کفار اور مشرکین کو آگاہ کیا گیا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد کبھی بھی کام نہیں آئیں گے اللہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔جیسا غزوہ بدر میں ہوا، صبر و توکل سے اللہ کی مدد ملتی ہے، عورتیں، بیٹے، خزانے صرف دنیا میں کام آتے ہیں اس کے علاوہ سامان آخرت کے متعلق بھی سوچنا ضروری ہے اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو جائیں تو سب پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

آیت نمبر 21 تا 40: احکامات الٰہیہ پر پابندی کریں عدل وانصاف پر قائم رہیں۔اللہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔جسے چاہتا ہے بادشاہت دے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔عصری علوم کا جاننا ضروری ہے، غزوہ بدر میں قیدیوں کی رہائی اسی وجہ سے ہوئی تھی کہ مسلمان ان سے عصری علوم سیکھیں۔مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں، قیامت کے دن نامہ اعمال دیکھ کر افسوس کرنا، اللہ سے محبت حقیقت میں اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر اور حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر، معیار دعا، قبولیت دعا اور استدعائے دعا کا ذکر ہے۔

آیت نمبر 41 تا 100: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، ان کے معجزات، ان کی تعلیمات، اہل کتاب کو دعوت حق دی گئی ہے اللہ کو بے انصافی پسند نہیں ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کے پرچم بلند کئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں مشابہت۔دونوں مشرکین کی طرف آئے تھے۔اللہ لالچ کرنے والوں سے بات نہیں کرے گا، اصل نیکی یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو جو تم کو سب سے زیادہ عزیز ہے، وفد نجران کے ساتھ مباہلہ کا ذکر۔

آیت نمبر 101 تا 130: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو، یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے آباؤ اجداد میں سے تھے۔قرآن نے اس بات کی نفی کی ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک نہ تھے بلکہ وہ توحید پرست

Marfat.com

تھے۔ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی گئی، یہود و نصاری سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کعبہ کی فضیلت کا تذکرہ، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو نیکی کی طرف بلاتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں جو بھی نیکی کا کام کرو گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی، کسی غیر مسلم کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ غزوہ بدر اور احد میں قلیل ہونے کے باوجود کامیابی ملی ہے۔

آیت نمبر 131 تا 160: سود سے منع کیا گیا ہے دوگنا چوگنا کر کے مت کھاؤ۔ احتساب کا معیار، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو لازمی کرو۔ مومن خوشحالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جاتے ہیں لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور شکر گزاروں کو جلد بدلہ عطا فرماتا ہے۔ کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ کچھ لوگ جنگ میں موت کے ڈر سے نہیں جاتے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طبعی موت آئی تھی، سیف اللہ تھے اس کے معنی اللہ کی تلوار۔ احد کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

آیت نمبر 161 تا 200: خیانت کرنے والا ظالم ہے دنیا کے مال میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے قیامت کے دن مال سانپ کی شکل میں ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ کائنات میں غور و فکر کرو اللہ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں دیں ان کو بہترین اجر ملے گا۔ اللہ کی تخلیق میں غور و فکر کرنا، قلیل تعداد نے ہمیشہ غلبہ حاصل کیا ہے۔ کافروں کی زیبائش سے مت متاثر ہو یہ متاع قلیل ہے ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صبر کریں اور ثابت قدم رہیں اور مورچوں پر ڈٹے رہیں اور اللہ سے ڈریں تا کہ کامیابی حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

24/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 24

سورۂ آل عمران آیت نمبر 1 تا 20/مشتمل ہے

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓ ۙ﴿۱﴾ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ
بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾
مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ
ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا
فِی السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾ ہُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ
اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ
مِنۡہُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ ہُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ ؕ
فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَہَ مِنۡہُ
ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَۃِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِہٖ ۚ وَ مَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ ۘ

Marfat.com

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ
الْمِیْعَادَ ۹ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ
وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ ۱۰
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۱۱ قُلْ
لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ
الْمِهَادُ ۱۲ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ؕ
وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی
الْاَبْصَارِ ۱۳ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ
وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ ۱۴ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

Marfat.com

وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾
الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿١٦﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ
وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ
حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل
لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ
اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف لام میم ٥ اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے اس نے تم پر کتاب اتاری حق کے ساتھ سچا کرنے والی اس چیز کو جو اس کے آگے ہے اور اس نے تورات اور انجیل اتاری ٥ اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ نے فرقان اتارا بیشک جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے ٥ بیشک اللہ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ٥ وہی تمھاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ وہی ہے جس نے تمھارے اوپر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں محکم ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں پس جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں فتنہ کی تلاش میں اور اس کے مطلب کی تلاش میں حالانکہ ان کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے

Marfat.com

ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے سب ہماری رب کی طرف سے ہے اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں ٥ اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو نہ پھیر جب کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی سب کچھ دینے والا ہے ٥ اے ہمارے رب تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کوئی شبہ نہیں بیشک اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ٥ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ آگ کے ایندھن ہوں گے ٥ ان کا انجام ویسا ہی ہوگا جیسا فرعون والوں کا اور ان سے پہلے والوں کا ہوا انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اس پر اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث ان کو پکڑ لیا اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ٥ انکار کرنے والوں سے کہہ دو کہ اب تم مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف جمع کر کے لے جائے جاؤ گے اور جہنم بہت برا ٹھکانا ہے ٥ بیشک تمھارے لئے نشانی ہے ان دو گروہوں میں جن میں (بدر میں) مڈبھیڑ ہوئی ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا منکر تھا یہ منکر کھلی آنکھوں سے ان کو دوگنا دیکھتے تھے اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی مدد کا زور دے دیتا ہے اس میں آنکھ والوں کے لئے عبرت ہے لوگوں کے لئے خوش نما کر دی گئی ہے محبت خواہشوں کی عورتیں بیٹے سونے چاندی کے ڈھیر نشان لگے ہوئے گھوڑے مویشی اور کھیتی یہ دنیوی زندگی کے سامان ہیں اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے ٥ کہو کیا میں تمہیں بتاؤں اس سے بہتر چیز ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان مین ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں ہوں گے اور اللہ کی رضامندی ہوگی اور اللہ کی نگاہ میں ہیں ٥ اس کے بندے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا ٥ وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے ہیں فرماں بردار ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات کو مغفرت مانگنے والے ہیں اللہ کی گواہی ہے اور فرشتوں کی اور اہل علم کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قائم رکھنے والا ہے انصاف کا اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے اس میں جو اختلاف کیا وہ آپس کی ضد کی وجہ سے کیا بعد اس کے کہ ان کو صحیح علم پہنچ چکا تھا اور جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے ٥ پھر اگر وہ تم سے اس بارے میں جھگڑیں تو ان سے کہہ دو کہ میں اپنا رخ اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے تابع ہیں وہ بھی اور اہل کتاب سے اور ان پڑھوں سے پوچھو کیا تم بھی اسی طرح اسلام لاتے ہو اگر وہ اسلام لائیں تو انھوں نے ہدایت پالی اور اگر وہ پھر جائیں تو تمھارے اوپر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے بندے ٥

تشریح: اس سورۃ کے ابتدائی حصہ کے نزول کا یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مناظرہ کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت پر یوں استدلال کیا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔ غیب کی باتیں بتاتے تھے پرندوں کی مورتیں بنا کر ان میں پھونک مارتے تھے۔ تو وہ زندہ جانور بن جاتے تھے اور ان کے اللہ رب العزت کا بیٹا ہونے پر یوں استدلال کیا تھا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے بچپن میں گہوارہ میں گفتگو کی جو کہ ان سے پہلے کسی نے کی تھی نہ ان کے بعد کسی نے کی۔ اور ان کے ثالث ثلثہ ہونے پر یوں استدلال کیا کہ اللہ رب العزت کہتا ہے کہ ہم نے کیا، ہم نے حکم دیا وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تنہا نہیں۔ اور اس کے ساتھ عیسیٰ اور مریم علیہا السلام بھی ہیں ورنہ وہ یوں کہتا کہ میں نے کیا۔ میں نے حکم دیا وغیرہ۔ ان کے ان لغو اور بیہودہ استدلالات کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے یوں دیا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ضرور۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ رب العزت زندہ ہیں اور مریں گے نہیں۔ اور عیسیٰ کسی نہ کسی دن ضرور مریں گے انہوں نے جواب دیا کہ بے شک۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ رب العزت ہر چیز کا انتظام کرتا اس کی نگرانی کرتا اور اس کو رزق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک آپ نے فرمایا کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام بھی ان میں سے کوئی کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز آسمان اور زمین کی مخفی نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ ان میں سے بجز اس کے جس کا علم ان کو خدا نے دے دیا ہے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ رب العزت نے مریم کے رحم میں اپنی مرضی کے موافق عیسیٰ کی صورت بنائی اور خدا نہ کھاتا نہ پیتا ہے اور نہ پاخانہ پیشاب کرتا ہے انہوں نے کہا بے شک۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں نے یوں ہی پیٹ میں رکھا۔ جس طرح ایک عورت رکھتی ہے اس کے بعد ان کو یوں ہی جنا جس طرح وہ جنتی ہے۔ اور ان کو یوں ہی غذا دی جاتی تھی جس طرح بچوں کو دی جاتی ہے۔ اور بڑے ہو کر وہ کھانا کھاتے اور پانی وغیرہ پیتے۔ اور پاخانہ پیشاب کرتے تھے۔ انہوں نے کہا بے شک۔ جب انہوں نے ان سب باتوں کا اقرار کر لیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر وہ خدا کے بیٹے اور خدا اور ثالث ثلثہ کیونکر ہو سکتے ہیں اس پر وہ سمجھ گئے مگر مانا نہیں۔ یہ واقعہ ابن جریر میں بروایت محمد بن جعفر بن الزبیر عن ربیع مروی ہے۔

یہ تو اس سورۃ کا شانِ نزول تھا اب تفسیر سنو اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی یہ شان ہے کہ بجز اس زندہ برقرار کے کوئی قابل پرستش نہیں اور جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا یا ثالث ثلثہ مانتے ہیں یہ ان کی جہالت اور نادانی ہے کیونکہ وہ فانی ہیں اور فانی معبود نہیں ہو سکتا یہ مضمون کتاب اللہ کا ہے جس کی تصدیق اہل کتاب کو واجب اور ضروری ہے۔

کیونکہ اس نے تم پر کتاب کو واقعیت کے ساتھ اور ایسی حالت میں نازل کیا ہے کہ وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے چنانچہ جو مضامین ایسے ہیں کہ بدل نہیں سکتے جیسے مسائل متعلق ذات وصفات۔ فرائض رسالت وحشر وغیرہ وہ اس میں بھی اسی طرح ہیں۔

اور یہ تنزیل کوئی نئی بات بھی نہیں کیونکہ اس سے پیشتر وہ لوگوں کو ہدایت کرنے کے لئے توراۃ وانجیل نازل کر چکا ہے پس اس قاعدہ سے اس نے اسے بھی نازل کیا ہے اور اسی نے اس کے منزل ہونے پر دلائل بھی نازل کئے ہیں لہٰذا جو لوگ اب بھی اللہ رب العزت کی آیات کا انکار کریں اور انہیں نہ مانیں ان کے لئے سخت عذاب مقرر ہے اور یہ کوئی قابل استبعاد بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ غالب ہیں ہر چیز پر اور انتقام لینے والے ہیں پس غلبہ کی وجہ سے ان کو عذاب پر قدرت ہے اور منتقم ہونے کی وجہ سے اس کا وقوع ہوگا۔

اللہ پر کوئی چیز نہ زمین میں مخفی ہے اور نہ آسمان میں نیز وہ جو رحموں میں تمہاری صورتیں جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے پس جبکہ وہ تمہارے حالات سے اس وقت بھی بے خبر نہیں ہے۔ جبکہ تم ماں کے پیٹ میں ہوتے ہو۔ تو اس وقت ان سے کیسے بے خبر ہوگا۔ نیز اس خود مختارانہ تصرف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی قابل پرستش نہیں بجز اس غالب حکمت والے کے۔

وہ عزیز وحکیم ہی ہے جس نے اپنی کمال غلبہ وحکمت کی بنا پر تم پر اس حالت میں کتاب نازل کی اس میں کچھ آیتیں پکی ہیں جن

Marfat.com

میں ان کے واضح المراد ہونے کی وجہ سے کسی چالاک کی چالاکی نہیں چل سکتی یہ آیتیں اصل کتاب ہیں اور انہی پر اس کی تعلیم مبنی ہے جیسے آیات توحید وغیرہ اور دوسری ایسی ہیں جن کے مراد میں خفا ہے۔ جن میں چالاک لوگ چالاکی کرتے ہیں جیسے روح اللہ وکلمۃ اللہ وغیرہ سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ واضح المراد آیات کو چھوڑ کر اس میں سے ان آیات کے پیچھے پڑتے ہیں جن کے مراد میں خفا ہے کبھی طلب شرک کی غرض سے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور کبھی اس کے صحیح معنی معلوم کرنے کی خواہش سے۔

حالانکہ ان کے صحیح معنی یقینی طور پر سوائے اللہ رب العزت کے کوئی نہیں جانتا۔ اور جو لوگ علم میں پختہ اور محقق ہیں وہ اس وقت تک جب تک کہ ان کو بیان شارح سے صحیح مراد نہ معلوم ہو جائے کہتے ہیں کہ ان کے معنی خواہ کچھ ہوں ہمیں اس سے بحث نہیں ہم تو ان پر اجمالاً ایمان لاتے ہیں کیونکہ معلوم المراد اور خفی المراد سب ہمارے رب کے پاس سے ہیں اس سے ان کے کج طبعوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔

یہ لوگ جو کہ علم میں پختہ ہیں یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب آپ نے ہم کو ہدایت دی ہے دوسرے کج طبعوں کی طرح ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کیجئے اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے بلاشبہ آپ بڑے دینے والے ہیں اے ہمارے رب ہم یہ درخواست اس لئے کرتے ہیں کہ آپ اس دن کے لئے لوگوں کو جمع کرنے والے ہیں جس کے آنے میں کوئی تردد نہیں اور وہاں ان سے ان کے اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پس اگر ہمارے دل ٹیڑھے ہوئے اور ہم نے آپ کی کتاب میں کجروی کی اور آپ کی رحمت سے محروم رہے تو پھر ہمارا کیا ٹھکانا ہے۔

معلوم ہوا کہ قیامت ضرور آئے گی اور اس میں لوگوں کے اعمال کی باز پرس ہوگی تو اب سمجھو کہ اس روز کافر کا کیا حال ہوگا۔ جن لوگوں نے کفر کیا خدا کے مقابلہ میں ان کے مال اور ان کی اولاد کچھ کام نہ آئیں گے اور وہ لوگ دوزخ کی آگ کا ایندھن ہوں گے۔

ان کا حال بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو ان کے جرائم کے سبب سے اللہ رب العزت نے انہیں پکڑ لیا اور سخت سزا دی کیونکہ اللہ رب العزت سخت سزا دینے والے ہیں۔ آپ ان کفار سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم لوگ دنیا میں مسلمانوں سے مغلوب کئے جاؤ گے اور قیامت میں اکٹھے کر کے دوزخ میں داخل کئے جاؤ گے اور تمہیں خبر بھی ہے کہ دوزخ کیا شے ہے بہت برا ٹھکانا ہے۔

تمہارے لئے ان دو جماعتوں کی جنگ میں جو ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تھیں جن میں سے ایک جماعت خدا کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری کافر تھی۔ جو کہ اپنی جماعت کو اور مسلمانوں کو آنکھ سے دیکھ کر فریقین کی صحیح تعداد کے معلوم نہ ہو چکنے کی وجہ سے تخمینی طور پر اپنے کو مسلمانوں سے کم از کم دو گنا سمجھتے تھے گو واقع میں ان سے تگنے کے قریب تھے اس مغلوبیت کا نمونہ موجود تھا اور تم نے دیکھ لیا کہ کافروں کی اتنی بڑی اور قوی جماعت ان مختصر سے اور کمزور مسلمانوں سے کس طرح مغلوب ہو گئی اور اس جماعت قلیلہ کا یہ غلبہ کوئی بعید بات نہیں۔ کیونکہ غلبہ کی مدار قلت وکثرت پر نہیں بلکہ تائید حق پر ہے اور خدا جس کو چاہتا ہے اپنی مدد سے قوت پہنچاتا ہے غرض اس واقعہ میں ایک عبرت ہے اہل کفر کے لئے کفر سے باز آئیں اور یہ غرور نہ کریں کہ ہم مسلمانوں کو پیس دیں گے اور انہیں مٹا دیں گے وغیرہ وغیرہ کیونکہ وہ صرف اپنی قوت سے نہیں لڑتے بلکہ خدائی قوت بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور خدا کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر خود مسلمان اپنی حماقت سے خدا کو ناراض کر کے اس کی تائید کو منقطع کر دیں تو اور بات ہے۔

Marfat.com

کفار کا حال بیان کر کے اس کے بعد کفر کا منشا بیان کرتے اور اس کی غلطی ظاہر فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے مرغوبات نفس یعنی عورتوں اور بیٹوں۔ اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نمبری گھوڑوں اور دوسرے جانوروں اور کھیتی وغیرہ وغیرہ کی محبت کو خوشنما بنا دیا گیا ہے اور ان کی محبت ان کے لئے داعی الی الکفر اور مانع ایمان ہو جاتی ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ صرف دنیوی زندگی میں فائدہ اٹھانے کی چیزیں ہیں اور مرنے کے بعد بالکل بے کار ہیں اور اللہ کی یہ شان ہے کہ اس کے پاس یعنی اس کے قبضہ میں حسن مال ہے لہذا ان کی طلب کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کو مطلوب بنانا چاہئے تاکہ وہ انجام بہتر کرے۔ آپ ان کفار سے جو کہ متاع دنیا کو مطلوب بنائے ہوئے ہیں کہہ دیجئے کہ میں تم کو ان سے بہتر چیزیں بتلا دوں۔

اچھا سنو جو لوگ گناہوں سے بچتے ہیں ان کو ان کے رب کے پاس ایسے باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور دنیاوی باغات کی طرح عارضی نہیں بلکہ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاک صاف بیویاں بھی ملیں گی اور اللہ رب العزت کی جانب سے پروانہ خوشنودی بھی عطا ہوگا اور اللہ رب العزت بندوں کو دیکھتے ہیں اور ان سے ان کی حالت پوشیدہ نہیں۔ اس لئے یہ چیزیں انہیں ملیں گی جو واقعی طور پر متقی ہیں۔

جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے۔ پس آپ ہمارے گناہ معاف فرما دیجئے اور ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ رکھئے جو کہ صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فروتنی کرنے والے ہیں اور نیک کاموں میں مال خرچ کرنے والے ہیں۔ گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اس جگہ مومنین سے نعمتوں کا وعدہ فرمایا۔ جس سے مقصود کفار کو ایمان کی ترغیب دینا تھا۔ اب توحید کی تعلیم فرماتے ہیں جو کہ اصل ایمان ہے۔

اللہ رب العزت گواہی دیتا ہے کہ کوئی قابل پرستش نہیں ہے۔ بجز اس کے اور فرشتے اور اہل علم بھی گواہی دیتے ہیں کہ وہ تنہا معبود ہے اس شان سے کہ وہ انصاف پر قائم ہے اور جب اللہ رب العزت اور فرشتے اور اہل علم سب گواہ ہیں اور ان کی گواہی یقیناً صحیح ہے تو یہ ایک حقیقت ثابتہ اور امر واقعی ہے کہ کوئی قابل پرستش نہیں بجز اس غالب اور حکمت والے کے اور جو لوگ کسی اور کو اس میں شریک کرتے ہیں۔ خواہ عیسیٰ ہوں۔ یا کوئی اور وہ بلاشبہ غلطی پر ہیں۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ رب العزت کے نزدیک مقبول دین اسلام ہی ہے کیونکہ توحید خالص اسی میں ہے اور کسی دین میں نہیں ہے۔ اور یہ بات خود اہل کتاب بھی جانتے ہیں۔ اور ان کا اختلاف جہالت سے نہیں بلکہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں کیونکہ ان اہل کتاب نے اس میں اختلاف علم آجانے کے بعد ہی کیا ہے اور محض آپس کی مخالفت سے اور یہ واضح ہو کہ جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانیں گے جیسے یہ اہل کتاب ان کو بہت جلد سزا ملے گی کیونکہ اللہ رب العزت بہت جلد بندوں کا حساب لینے والے ہیں۔

پس اگر اب بھی یہ کفار لوگ جیسے نصاریٰ وغیرہ تم سے حجت کریں اور اپنی باطل پرستی پر جمے رہیں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنے کو اللہ رب العزت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور انہوں نے بھی جو کہ میرے متبع ہیں اور اس کے بعد جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے۔ ان سے بھی اور مشرکوں سے بھی کہہ دیجئے کہ کیا میرے متبعین کے ساتھ تم بھی اطاعت قبول کرتے ہو اب اگر وہ بھی اطاعت قبول کر لیں تو تمہاری طرح وہ بھی ہدایت یافتہ ہو گئے اور اگر وہ اس سے پیٹھ پھیر لیں اور اطاعت سے انکار کریں تو آپ

Marfat.com

کا کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ آپ پر صرف پیغام پہنچا دینا تھا تو آپ کر چکے اور اللہ تعالیٰ بندوں کے حال سے واقف ہیں ان کی شرارت کو جانتے ہین ان کو سزا دیں گے۔

آج کے درس میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ فرمایا گیا ہے کہ تمہارے لئے عورتوں کی محبت اولاد کی محبت سونے چاندی کو جمع کرنے کی محبت خوبصورت گھوڑوں، مویشی اور کھیتی باڑی کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے آج کے دور میں اس آیت کا مفہوم بڑا ہی واضح ہے عورت تو معاشرے کے ذھن میں سوار ہو چکی ہے۔ اس کی کشش اس کی میک اپ والی صورت نے تو ہر شخص کو گھائل کر دیا ہے۔ لوگ اس کے حصول کے لئے ہر حد کو چھور ہے ہیں۔ اولاد کی محبت میں حلال وحرام کا امتیاز مٹ چکا ہے کاروبار زندگی بھر خزانوں کی شکل میں ہر شخص کرنے کو تیار ہے سواریاں خوشنما گاڑیاں خریدنے کے چکر میں ہر وقت رہتا ہے۔ بے مقصد گھوڑے جانور شوقیہ اس کے لئے پال رہا ہے۔ زمینیں پلاٹ خرید کر فارم ہاؤس بنا رہا ہے۔ باغات لگا رہا ہے۔ اسلام نے اسے دنیا کی زندگی کہہ کر اس کی مدت اور مختصر کر دی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر اس کا استعمال صحیح اور درست طریقے سے کرو گے۔ تو اللہ رب العزت کے دربار میں اس کا اجر بہت پاؤ گے اور اگر اس دنیا میں کھو جاؤ گے تو اللہ رب العزت کے ہاں خالی رہو گے اصل اجر تو رب کبریا کے پاس ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

25/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 25

سورۂ آل عمران آیت نمبر 21 تا 30 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ لا
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لا فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ
تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ صلے وَّغَرَّهُمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ قف وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز

Marfat.com

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ
وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ
تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ
مُّحْضَرًا ۖۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ
بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جو لوگ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو مار ڈالتے ہیں جو لوگوں میں سے انصاف کی دعوت لے کر اٹھتے ہیں ان کو ایک دردناک سزا کی خوش خبری دے دو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کا مددگار کوئی نہیں ٥ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا تھا ان کو اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر ان کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے بے رخی کرتے ہوئے ٥ یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی بجز چند دنوں کے اور ان کی بنائی ہوئی باتوں نے ان کو ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ہے ٥ پھر اس وقت کیا ہوگا جب ہم ان کو جمع کریں گے ایک دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ٥ تم کہو اے اللہ سلطنت کے مالک تو جس کو

Marfat.com

چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے تیرے ہاتھ میں ہے سب خوبی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ۰ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو بے جان سے جان دار کو نکالتا ہے اور تو جان دار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ۰ مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو اللہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں مگر ایسی حالت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو اور اللہ تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ۰ کہہ دو کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۰ جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکی کو اپنے سامنے موجود پائے گا اور جو برائی کی ہوگی اس کو بھی اس دن ہر آدمی یہ چاہے گا کہ کاش ابھی یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے ۰

تشریح: جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں۔ اور ان کو بھی قتل کرتے ہیں جو ان کو اچھی بات کا حکم کریں۔ اور ان سے پہلے ان کے بڑے ایسا کرتے تھے آپ ان کو سخت تکلیف اور عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال حسنہ دنیا و آخرت میں بے کار ہو چکے ہیں۔ اور صرف گناہ رہ گئے ہیں۔ جن کی ان کو سزا ملے گی۔ اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا جو ان کو خدا کے عذاب سے چھوڑائے۔

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک کافی حصہ دیا گیا تھا جس کا مقتضی یہ تھا کہ وہ اس پر عمل کرتے۔ سو ان کی حالت یہ ہے کہ ان کو اسی کتاب اللہ کی طرف اسی غرض سے بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان صحیح فیصلہ کرے پھر بھی وہ منہ موڑ کر چل دیتے ہیں اور خود اپنی کتاب کے فیصلہ کو بھی نہیں مانتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ چند دن ہی آگ ہم کو جلائے گی پھر ہم جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ ان چند روز کی مقدار وہ صرف چالیس روز بیان کرتے ہیں۔ پس جب کہ ان کو دوزخ کی طرف سے اطمینان ہے تو انہیں نیک کاموں کی ضرورت کیا ہے اور حق طلبی سے غرض کیا۔ مگر یہ ان کی ایک منگھڑت بات ہے اور وہ اسی غلط خیال کی بنا پر دین حق کو چھوڑ کر ایک باطل مذہب پر قناعت کئے ہوئے ہیں پس اگر وہ اسی خیال باطل پر جمے رہے اور دین حق کو چھوڑ رکھا تو برا حال ہوگا۔ جبکہ ہم ان کو اس دن کے لئے جمع کریں گے۔ جس کے آنے میں کچھ بھی تردد نہیں اور ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا کہ ان کی نیکیوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یا تھوڑا بدلہ دیا جائے یا کسی کی برائیوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ یا مناسب سے زیادہ سزا دی جائے۔

پس جب کہ ان کفار کی ضد اور ہٹ دھرمی کی یہ حالت ہے کہ ان پر نصیحت اثر نہیں کرتی تو اب آپ اللہ رب العزت سے سلطنت مانگئے۔ کیونکہ جو کام ہزار انبیاء کی نصیحت سے نہیں نکلتا۔ وہ سلطنت اور حکومت سے نہایت آسانی سے نکل جاتا ہے۔

اور کہئے اے اللہ اے تمام ملک کے مالک آپ ہمیں حکومت دیجئے۔ اور گو ہم کمزور اور تعداد میں کم ہیں مگر باوجود اس کے بھی آپ اس پر قادر ہیں۔ کیونکہ آپ کی شان یہ ہے کہ جسے چاہتے ہیں اسے سلطنت دیتے ہیں اور جس سے چاہتے ہیں حکومت چھین لیتے ہیں۔ اور جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں۔ اور جسے چاہتے ہیں ذلیل کرتے ہیں بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں چنانچہ آپ رات کے ایک حصہ کو دن میں داخل کرتے اور اس طرح رات کو گھٹاتے اور دن کو بڑھاتے ہیں اور دن

Marfat.com

کے ایک حصہ کو رات میں داخل کرتے اور اس طرح دن کو گھٹاتے اور رات کو بڑھاتے ہیں اور جاندار یعنی جانوروں وغیرہ کو بے جان یعنی انڈے وغیرہ سے نکالتے اور بے جان یعنی انڈے وغیرہ سے جاندار یعنی جانوروں وغیرہ کو نکالتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اَن گنت روزی دیتے ہیں یہ نمونے ہیں آپ کی قدرت کاملہ کے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

واضح ہو کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں نے اپنی حکومت میں لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور وہ مجبوراً مسلمان ہوئے۔ تو یہ امر تو بالکل غلط ہے۔ اور نہ اسلام میں ایسا کوئی حکم ہے۔ کہ تم لوگوں کو مجبور کرو۔ اور نہ مسلمانوں نے ایسا کیا ہے۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ حکومت کو دخل تھا اسلام کے شیوع میں تو یہ ایک واقع ہے۔ اور اس کے انکار کی ضرورت نہیں کیونکہ سلطنت میں ایک قدرتی اثر ہے، جذب قلوب کا۔ اور جس قوم کے پاس سلطنت ہوتی ہے اس کے افعال و اقوال اس کی وضع قطع اس کی طرز معیشت وغیرہ سب لوگوں کو پیاری معلوم ہوتی ہے اور لوگ باختیار خود بلا جبر و اکراہ ان کو قبول کرتے ہیں۔ تو کیا ان کو اس کے اختیار کرنے پر حکومت نے مجبور کیا ہے۔ نہیں بلکہ وہی قدرتی اثر ہے جو کہ سلطنت میں ہوتا ہے۔

اور دوسری مثال یہ ہے کہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں غور کریں کہ آپ نے تیرہ برس مکہ میں رہ کر کتنے لوگوں کو مسلمان کیا۔ اور دس برس مدینہ منورہ رہ کر کتنے لوگوں کو۔ اور مدینہ میں بھی فتح مکہ سے پہلے کتنے لوگ مسلمان ہوئے اور بعد کو کس قدر۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ حکومت کو شیوع اسلام میں دخل تھا۔ یا نہیں تھا اور ضرور تھا۔ کیونکہ جب آپ مکہ میں تھے اس وقت آپ کے وعظ اور اخلاق و عادات میں تاثیر کم نہ تھی۔ اور مدینہ میں آکر وہ تاثیر کچھ بڑھ نہ گئی تھی۔ پھر یہ تفاوت کیوں تھا۔ اس کا منشا صرف یہ تھا کہ مکہ میں آپ کے پاس حکومت نہ تھی۔ اور مدینہ میں حکومت تھی۔ پس یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ اسلام کی اشاعت میں حکومت کو دخل تھا۔ مسلمانوں نے اپنی کسی ذاتی غرض سے حکومت حاصل نہیں کی۔ بلکہ وہ اس میں اپنے حاکم خدائے تعالیٰ کی اطاعت کے لئے مجبور تھے۔

جب اللہ رب العزت کو دنیا میں اپنا قانون جاری کرنا ضروری تھا تو اس کے حفاظت کے لئے قوت کی ضرورت تھی۔ سلاطین دنیا اپنی ذاتی اغراض کے لئے قانون بناتے ہیں اور قوت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ تو کیا اللہ رب العزت کو اپنے ملک میں اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے اپنے قانون کی قوت سے حفاظت کرنے کا اتنا بھی حق نہیں جتنا کہ سلاطین دنیا کو ہے پس ثابت ہوا کہ اسلام کا بایں معنی بزور شمشیر پھیلنا نہ واقع کے خلاف ہے اور نہ اس پر کچھ اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ اگر اسلام پہلے معنی کی رو سے بھی بزور شمشیر پھیلایا جاتا۔ گو واقعہ ایسا نہیں ہے۔ تاہم قابل اعتراض نہ تھا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ کفر خدائی حکومت کی بغاوت اور اس کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور بغاوت اور قانون کی خلاف ورزی کو قوت سے روکنا۔ اور ملک میں بزور شمشیر بدامنی کا انسداد کرنا کوئی جرم نہیں۔ بلکہ یہ عین انصاف ہے چنانچہ تمام دنیا کے سلاطین اور تمام دنیا کے عقلاء کا اس پر اتفاق ہے اور تمام سلطنتوں میں اسی مقصد کے لئے پھانسیاں اور جیل خانہ اور توپ خانہ اور فوجیں وغیرہ موجود رہتی ہیں تو جب سلاطین دنیا کا یہ جبری طور پر اپنی قانون کو اپنی رعایا سے منوانا کسی عاقل کے نزدیک جرم نہیں ہے۔ تو اللہ رب العزت کا جو احکم الحاکمین ہے اپنی رعایا کو اپنے قانون کے ماننے کے لئے مجبور کرنا کیسے جرم ہو سکتا ہے۔ پس مقتضائے عقل یہی ہے کہ اس کو تسلیم کیا جائے کہ اللہ رب العزت کا حق اکراہ کامل طور پر حاصل ہے۔ مگر چونکہ یہ جبر مصلحت امتحان کے خلاف تھا اس لئے اس نے اس حق سے کام نہیں

Marfat.com

لیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ جولوگ ایسے لایعنی اعتراضات کرتے ہیں وہ اللہ رب العزت کے معنی ہی نہیں جانتے۔

اوران سے زیادہ نادان وہ ہیں جو ایسے اعتراضات سے مغلوب ہو کر حقائق اسلامیہ کا انکار کر بیٹھتے ہیں پس مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پرائے شگون کے لئے اپنی ناک نہ کٹایا کریں اور مخالفین کے جواب میں حقائق اسلامیہ کا انکار نہ کیا کریں۔

اللہ رب العزت تعلیم دعائے حصول سلطنت کے بعد کفار کے ساتھ برتاؤ کی تعلیم فرماتے ہیں۔ کہ جب ان کی سرکشی اور عناد کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ کسی طرح اللہ رب العزت کی اطاعت قبول کرنے پر راضی نہیں ہیں اور بغاوت ہی پر کمربستہ ہیں۔ تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں سے تجاوز کر کے کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں نہ یوں کہ مسلمانوں سے دوستی نہ رکھیں اور کفار سے دوستی رکھیں اور نہ یوں کہ مسلمانوں سے بھی دوستی رکھیں اور کفار سے بھی۔ اور نہ یہ دوستی اور محبت دل سے ہونی چاہئے۔ اور نہ ظاہری برتاؤ سے اور کوئی ایسا کرے گا اس کو خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔

تم ان سے کسی قسم کا بچاؤ کرو۔ اور اپنے کو ان کے ضرر سے محفوظ رکھو بشرطیکہ اس سے بچنے کی کوئی اور صورت نہ ہو۔ اور ضرر بھی معمولی نہ ہو اور احتمال ضرر بھی غالب ہو۔ اس صورت میں صرف اظہار دوستی کی اجازت ہے اور دلی دوستی کی اب بھی اجازت نہیں۔ اور جو معاملات دشمنی کے ساتھ بھی جمع ہو سکتے ہیں۔ اور دوستی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ جیسے بدخلقی نہ برتنا یا مہمان کی خاطر داری۔ انسانی ہمدردی۔ یا بیع وشرا ولین دین وغیرہ یہ دوستی میں داخل نہیں ہیں۔ اور نہ یہ امور فی نفسہ ممنوع ہیں۔ کہ خدا نے تم کو ضرر کفار سے بچنے کے لئے اظہار دوستی کی اجازت دی ہے مگر اس کے ساتھ ہی خدا تم کو اپنے سے بھی ہوشیار کرتا ہے تو تم ایسا نہ کرنا۔ کہ ان سے دلی دوستی یا بے قاعدہ اظہار دوستی کر کے اللہ رب العزت کی مخالفت کر بیٹھو اور یہ یاد رہے کہ اللہ رب العزت کی ہی طرف لوٹنا ہے۔ اس لئے تم کو کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہئے جس سے تمہیں اس کے سامنے ندامت ہو۔ آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اپنے مافی الضمیر کو دل ہی میں پوشیدہ رکھو گے۔ یا اس کو زبان وغیرہ سے ظاہر کرو گے ہر صورت میں وہ تمہارا مافی الضمیر اللہ رب العزت کو معلوم ہوگا۔ اور صرف مافی الضمیر ہی نہیں بلکہ وہ ان تمام چیزوں کو بھی جانتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور علم کے ساتھ ان کو ہر چیز پر قدرت بھی ہے ان وجوہ سے اگر تم کفار سے حقیقۃ یا ظاہرا دوستی رکھو گے۔ تو وہ تم کو اس پر سزا دے سکتے ہیں۔ پس تم کو اس سے کامل احتیاط چاہئے۔ اس کی برائی کا گو آج تمہیں احساس نہ ہو۔ مگر جس روز ہر شخص اپنے اچھے کئے اور برے کئے کو اپنے سامنے موجود پائے گا اس روز اس کو اس کا احساس ہوگا کہ کاش اس کے اور اس دن کے درمیان ایک مسافت بعیدہ ہوتی۔ اور اس لئے اس کو اپنے برے اعمال سے سابقہ نہ پڑتا۔ مگر اس وقت کی اس خواہش سے بجز حسرت کے اور کچھ نہ ہوگا جو کہ خود بھی تکلیف دہ ہے۔ اور اس لئے اللہ رب العزت پھر تم کو اپنے سے ہوشیار کرتا ہے کہ تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ اور اس طرح اس کے عذاب سے بچو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

آج کے درس کا خلاصہ یہ ہے کہ یاد رکھیں عزت وذلت اللہ رب العزت کے پاس ہے اسے لوگوں میں تلاش نہ کریں اسیطرح بادشاہت اور فقیری بھی اللہ رب العزت کے کنٹرول میں ہے۔ ووٹ اور سپورٹ میں اقتدار نہیں اور نہ ہی کسی کی ناراضگی سے آپ کو اقتدار سے ہٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی کی مہربانی سے آپ کو اقتدار مل سکتا ہے۔ جب تک اللہ رب العزت نہ چاہیں لہٰذا سب سے توجہ ہٹا کر صرف ایک وحدہ لاشریک کی بندگی کریں اسی کو اپنا کارساز بنائیں۔

Marfat.com

26/ جنوری درس فیضان القرآن نمبر 26

سورۂ آل عمران آیت نمبر 31 تا 41 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ
اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ
وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ۚ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ
لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ
وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا
رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕۚ

Marfat.com

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ
يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ
بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ
الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف کردے گا اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے ٥ کہو کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ٥ بیشک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو سارے عالم کے اوپر منتخب کیا ہے یہ ایک دوسرے کی اولادیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب میں نے نذر کیا تیرے لئے جو میرے پیٹ میں ہے وہ آزاد رکھا جائیگا پس تو مجھ سے قبول کر بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے ٥ پھر جب اس نے جنا تو اس نے کہا اے میرے رب میں تو لڑکی جنی ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنا ہے اور لڑکا نہیں ہوتا لڑکی کی مانند اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ٥ پس اس کے رب نے اس کو اچھی طرح قبول کیا اور اس کو عمدہ طریقہ سے پروان چڑھایا اور زکریا کو اس کا سرپرست بنایا جب کبھی زکریا ان کے پاس حجرہ میں آتا تو وہاں رزق پاتا اس نے پوچھا اے

Marfat.com

مریم تمھیں کہاں سے ملتا ہے مریم نے کہا یہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے ٥ اس وقت زکریا نے اپنے رب کو پکارا اس نے کہا اے میرے رب مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر بیشک تو دعا کا سننے والا ہے ٥ پھر فرشتوں نے اس کو آواز دی جب کہ وہ حجرہ میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ اللہ تجھ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور اپنے نفس کو روکنے والا ہوگا اور نبی ہوگا نیکوں میں سے ٥ زکریا نے کہا اے میرے رب میرے لڑکا کس طرح ہوگا حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اسی طرح اللہ کر دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے ٥ زکریا نے کہا اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے کہا تمھارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرتے رہو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرو ٥

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل کتاب سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ رب العزت سے محبت رکھتے ہو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے تو میرا اتباع کرو۔ کیونکہ محب کا کام محبوب کی رضا جوئی ہوتی ہے اور اللہ رب العزت کی خوشنودگی اسی میں ہے۔ کہ تم میرا اتباع کرو اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اللہ رب العزت بھی تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کریں گے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت بڑے ہی معاف کرنے والے اور رحمت والے ہیں کہ ایسے ضدی اور متمرد لوگوں کو بھی معاف کرنے کو تیار ہیں۔

اللہ رب العزت اہل کتاب سے خطاب کر کے بعض گذشتہ واقعات بیان فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) اور نوح (علیہ السلام) کو اور ابراہیم (علیہ السلام) کے گھرانے اور عمران کے گھرانے کو تمام جہان کے مقابلہ میں منتخب کیا۔ بحالیکہ وہ ایسی اولاد تھے جو کہ ایک دوسرے سے نسبتی تعلق کے ساتھ روحانی تعلق بھی رکھتے تھے اور سب کے سب اللہ رب العزت کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ پس وہ ان کی نسبی اولاد ہونے کے ساتھ روحانی اولاد بھی تھی۔

چنانچہ تم یاد کرو جب عمران کی بیوی نے بحالت حمل کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے آپ کے لئے اس بچہ کی منت مانی ہے۔ جو کہ میرے پیٹ میں ہے کہ میں اس کو آپ کے گھر بیت المقدس کی خدمت کے لئے چھوڑ دوں گی پس آپ اس کو میری جانب سے قبول فرمائیے۔ بے شک آپ سننے اور جاننے والے ہیں اس لئے آپ کو میری نذر بھی معلوم ہے اور نیت بھی اور یہ درخواست بھی پھر جبکہ انہوں نے اس کو جنا۔ اور دیکھا کہ وہ لڑکی ہے اور لڑکی زنانہ کمزوری کی وجہ سے بیت المقدس کی خدمت کے لئے زیبا نہیں تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میں نے تو خلاف توقع اس پیٹ کے بچے کو لڑکی کی شکل میں جنا خیر جیسی کچھ ہے آپ کے لئے حاضر ہے غرض وہ اس لڑکی کے پیدا ہونے سے بددل ہوئی اور حقیقت یہ ہے اللہ رب العزت کو اس بچہ کی حالت خوب معلوم ہے جس کو اس نے جنا ہے لہذا یہ اس سے زیادہ پسند ہے۔

اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں واضح ہو کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اس کو شیطان چھیڑتا ہے اور وہ اس سے روتا ہے۔ بجز مریم علیہا السلام اور ان کے بچہ عیسی علیہ السلام کے۔

الغرض مریم کی ماں ان کو اپنی منت اتارنے کے لے بیت المقدس میں اللہ رب العزت کے سپرد کرنے کے لئے آئیں پس

Marfat.com

ان کے رب نے ان کو بقبول حسن قبول کیا اور قدر کے ساتھ لیا اور عمدہ طور پر ان کو نشو ونما دیا اور وہ خوب پھولیں پھلیں کہ خرق عادت کے طور پر غذا پائی۔ نیکی وطاعت میں زندگی بسر کی۔ بچہ ہوا وہ بھی ایسا عجیب اور زکریا علیہ السلام ان کے خالو کو ان کا کفیل بنایا۔ جنہوں نے ان کو ایک عمدہ مکان میں رکھا۔ جو کہ بالا خانہ تھا زکریا علیہ السلام جب کبھی اس عمدہ مکان بالا خانہ میں ان کے پاس جاتے۔ تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں دیکھتے۔ وہ پوچھتے کہ اے مریمؑ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں۔ تو وہ کہتیں کہ وہ اللہ رب العزت کے پاس کی ہیں اس نے خرق عادت کے طور پر مجھے دی ہیں واقعی بات ہے کہ اللہ جس کو چاہتے ہیں۔ بے حساب رزق دیتے ہیں۔

اس واقعہ کو دیکھ کر زکریا علیہ السلام کو اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ کا استحضار ہوا۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ جب اللہ رب العزت خلاف عادت مستمرۃ مریم کو رزق دیتے ہیں تو کیا عجب ہے کہ خلاف عادت مجھے بھی اولاد دیں اس لئے زکریا نے وہیں اپنے پروردگار سے دعا کی چنانچہ کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے خلاف عادت عمدہ اولاد دیجئے۔ آپ دعا کو سننے والے اور قبول کرنے والے ہیں۔

پس فرشتوں نے ایسی حالت میں کہ وہ محراب میں کھڑے ہوئے۔ اور نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کو آواز دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں۔ بحالیکہ وہ اللہ رب العزت خدا کی ایک بات عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرنے والے۔ اور سردار۔ اور نفس کو اتباع شہوات سے بہت روکنے والے اور نبی ہوں گے نیکوں میں سے۔

الغرض جب فرشتوں نے ان کو خدا کا یہ پیغام پہنچایا تو...... انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار۔ میرے بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ مجھے تو بڑھاپا آ پہنچا۔ اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یوں ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسباب کے پابند نہیں بلکہ وہ جو چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس کے لئے اسباب بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور بلا اسباب کے بھی کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار پھر آپ میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دیجئے جس سے میں سمجھ لوں۔ کہ میری بیوی کو حمل رہ گیا ہے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن لوگوں سے بات نہ کرو گے ہاں اشارہ سے گفتگو کرو گے اور تم کو چاہئے کہ اللہ رب العزت کی خوب یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو۔ دیکھو لڑکے کی خوشی میں اس میں کمی نہ آوے۔

اس واقعہ سے اللہ رب العزت کی آل عمران وآل ابراہیم پر کمال عنایت وتوجہ ظاہر ہوئی۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے مکالمہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہے حضرت زکریا کا بڑھاپا اور بیوی کے حیض کا خشک ہو جانا یہ ظاہری اسباب تھے اولاد کے لئے یہ بھی ختم ہو گئے تھے لیکن اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو نے ہم سے اولاد مانگی ہے اور دلیل دی ہے کہ اگر حضرت مریم کو بے موسم پھل مل سکتے ہیں تو مجھے اولاد کیوں نہیں۔ تو مالک کائنات نے حضرت زکریا علیہ السلام کو اولاد سے نواز دیا۔ اب بندہ اللہ سے کس طرح اولاد حاصل کرتا ہے یہ خالق کا اور بندے کا عمل ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

27/جنوری درس فیضان القرآن نمبر 27

سورۂ آل عمران آیت نمبر 42 تا 54 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ
وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

Marfat.com

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ
طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾
اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ
اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾
رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تمہیں منتخب کیا اور تمہیں پاک کیا اور تمہیں دنیا بھر کی عورتوں کے مقابلہ میں منتخب کیا ہے ٥ اے مریم اپنے رب کی فرماں برداری کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ٥ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں وحی کر رہے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنے قرعے ڈال رہے تھے کہ کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ تم اس وقت

Marfat.com

ان کے پاس موجود تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے ٥ جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تمہیں خوش خبری دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا وہ دنیا اور آخرت میں مرتبہ والا ہوگا اور اللہ کے مقرب بندوں میں ہوگا ٥ وہ لوگوں سے باتیں کرے گا جب ماں کی گود میں ہوگا اور جب پوری عمر کا ہوگا اور وہ صالحین میں سے ہوگا ٥ مریم نے کہا اے میرے رب میرے کس طرح لڑکا ہوگا جب کہ کسی مرد نے مجھ کو ہاتھ نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ٥ اور اللہ اس کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائے گا ٥ اور وہ رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی مانند صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے واقعی پرندہ بن جاتی ہے اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ کرتے ہو بیشک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو ٥ اور میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے کی ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ بعض ان چیزوں کو تمہارے لئے حلال ٹھہراؤں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ٥ بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی پس اس کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے ٥ پھر جب عیسیٰ نے ان کا انکار دیکھا تو کہا کہ کون میرا مددگار بنتا ہے اللہ کی راہ میں حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے مددگار ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور آپ گواہ رہیے کہ ہم فرماں بردار ہیں ٥ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس تو لکھ لے ہمیں گواہی دینے والوں میں اور انھوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے ٥

تشریح: دوسرا قصہ یہ ہے جس وقت فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم اللہ تعالیٰ نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے۔ اور تم کو برائیوں سے پاک صاف کیا ہے اور تمام جہان کی عورتوں کے مقابلہ میں تمہیں منتخب کیا ہے لہٰذا اے مریم تم اپنی پروردگار کی اطاعت کرتی رہو۔ اور سجدہ کرتی رہو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جو لوگ مسلمان ہیں۔ اور اللہ رب العزت کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں تم بھی ان کی موافقت کرو۔ اور ان کی طرح تم بھی نماز ادا کرتی رہو نماز کے اجزا میں سے ان دو جزوں کو اختیار کیا ہے کہ ان میں عاجزی زیادہ ہے۔

جب کہ فرشتوں نے مریم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ایک بات کی خوش خبری دیتے ہیں جن کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے۔ وہ دنیا میں بھی ذی وجاہت ہوں گے اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ رب العزت کے مقربوں میں سے ہوں گے اور لوگوں سے گہوارہ میں بھی اور ادھیڑ ہونے کی حالت میں بھی کلام کریں گے اور نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

تو مریم نے کہا۔ کہ اے میرے رب میرے لڑکا کیسے ہوگا مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ کہ یوں ہی ہوگا اللہ تعالیٰ کو اسباب کی ضرورت نہیں وہ بغیر اسباب کے بھی اور اسباب سے بھی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے چنانچہ جب وہ کسی بات کو طے کر چکتا ہے کہ یوں ہو تو اس سے صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے یعنی کسی کام کے ہونے میں صرف حکم کی دیر ہے جہاں حکم ہوا اور ہو گیا۔

Marfat.com

الغرض وہ اسے ضرور پیدا کرے گا اور اس کو آسمانی کتابیں اور حکمت اور خاص کر توریت وانجیل سکھائے گا اور بنی اسرائیل کے پاس خدا کا پیغام لانے والا بتائے گا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے اپنی رسالت پر یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی کی ایک مورت پرندہ کی شکل میں بناؤں گا۔ پھر اس میں پھونک ماروں گا میرا کام صرف اتنا ہوگا اس کے بعد وہ خدا کے حکم سے نہ کہ میری قدرت واختیار سے سچ مچ پرندہ ہو جائے گا۔ اور میں بحکم خداوندی نہ کہ اپنے قدرت واختیار سے کیونکہ میں بندہ اور عاجز اور مخلوق ہوں مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو اچھا کروں گا۔ اور مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور میں تمہیں خدا کی وحی سے ان چیزوں کی خبر دوں گا۔ جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ اس میں تمہارے لئے میری رسالت کی ایک بڑی دلیل ہے۔

اور میں تمہارے پاس ایسی حالت میں آیا ہوں کہ اپنے سے پہلے کتاب تورات کی تصدیق کرتا اور مانتا ہوں اس لئے کسی کو یہ بھی گنجائش نہیں کہ وہ یہ کہے۔ کہ یہ کیسا رسول ہے۔ اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے لئے کسی قدر آسانی کردوں۔ اور تمہارے لئے بعض وہ باتیں حلال کردوں جو کہ تمہارے اوپر حرام کردی گئیں تھیں اس لئے میرے ماننے میں تمہارا فائدہ بھی ہے اور یہ میں اپنی طرف سے نہ کروں گا۔ بلکہ سب خدا کے حکم سے کروں گا۔ پس تم خدا سے ڈرو، اور میرا کہا مانو۔ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس جس طرح میں اس کی پرستش کرتا ہوں تم بھی اس کی پرستش کرو یہ سیدھا رستہ ہے۔

اس پیغام کا پہنچانا تھا۔ کہ بنی اسرائیل میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی اور رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایذا رسانی سے گزر کر ان کے قتل کے درپے ہو گئے پس جبکہ انہوں نے ان کا کفر اور ارادہ قتل معلوم کیا تو کہا کہ کون لوگ مددگار ہیں خدا کے اور اس کے ساتھ میرے۔ ان کے حواریوں نے کہا کہ ہم مددگار ہیں اللہ کے اور ان کے ساتھ آپ کے بھی۔ کیونکہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں اور اس لئے خدا کی نصرت ہمارا فرض ہے اور آپ گواہ رہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں اے ہمارے رب ہم اس کتاب پر ایمان لائے جس کو آپ نے نازل فرمایا۔ اور ہم نے آپ کے رسول کا اتباع کیا۔ پس آپ ہمیں ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے۔ جو آپ کی توحید وغیرہ پر گواہ ہیں۔ اور انجام اس مخالفت بنی اسرائیل کا یہ ہوا کہ انہوں نے ان کے قتل کی تدبیر کی۔ اور اس کے مقابلہ میں اللہ رب العزت نے ان کے بچاؤ کی تدبیر کی۔ اور اللہ سب مدبرین میں بہتر مدبر ہیں اس لئے ان کی تدبیر غالب رہی۔ اور بنی اسرائیل ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یہ دین سابقہ ادیان کا تسلسل ہے اسی طرح اس میں انبیائے کرام کا جو بھی ذکر ہے وہ بھی ایک تسلسل ہے نیک لوگوں کا ذکر بھی ایک سلسلے کی کڑی ہے حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن مجید میں کرنے سے یہی مراد ہے۔ کہ یہ سارے معاملات اسلام ہی کا حصہ ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ نے تجھے منتخب کیا ہے اور تمہیں پاکیزگی عطا کی اور تمہیں دنیا بھر کی عورتوں کے مقابلہ میں منتخب کیا ہے یہی وہ اعزاز ہے جو خالق کائنات نے عورتوں کو دے رکھا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

28/جنوری درس فیضانِ القرآن نمبر 28

سورۂ آل عمران آیت نمبر 55 تا 71 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى
اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ٘ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى
عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ

Marfat.com

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى
كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ
فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا
مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ
لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

Marfat.com

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ میں تمہیں واپس لینے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں اور جن لوگوں نے انکار کیا ہے پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی پس میں تمھارے درمیان ان چیزوں کے بارے میں فیصلہ کروں گا جن میں تم جھگڑتے تھے ٥ پھر جو لوگ منکر ہوئے ان کو سخت عذاب دوں گا دنیا میں اور آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ٥ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کو اللہ ان کا پورا اجر دے گا اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ٥ یہ ہم تمہیں سناتے ہیں اپنی آیتیں اور پر حکمت مضامین ٥ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے اللہ نے اس کو مٹی سے بنایا پھر اس کو کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا ٥ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم نہ ہو شک کرنے والوں میں ٥ پھر جو تم سے اس بارے میں حجت کرے بعد اس کے کہ تمھارے پاس علم آچکا ہے تو ان سے کہو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اپنی عورتوں کو اور تمھارے عورتوں کو اور ہم اور تم خود بھی جمع ہوں پھر ہم مل کر دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو ٥ بیشک یہ سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ پھر اگر وہ قبول نہ کریں تو اللہ مفسدوں کو جاننے والا ہے ٥ کہو اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمھارے درمیان مسلم ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے پھر اگر وہ اس سے اعراض کریں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو ہم فرماں بردار ہیں ٥ اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل اس کے بعد اتاری گئی ہے کیا تم سمجھتے نہیں ٥ یہی تم لوگ ہو کہ اس بارے میں جھگڑا کرتے ہو جس کا تمھیں کچھ علم تھا اب تم ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمھیں کوئی علم نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے ٥ ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی بلکہ دین حنیف مسلم تھا اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ٥ لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو ہے جنھوں نے اس کی پیروی کی اور یہ پیغمبر اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ ایمان والوں کا ساتھی ہے ٥ اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کردے حالانکہ وہ نہیں گمراہ کرتے مگر وہ خود اپنے آپ کو مگر وہ اس کا احساس نہیں کرتے ٥ اے اہل کتاب اللہ کی نشانیوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو ٥ اے اہل کتاب تم کیوں صحیح میں غلط کو ملاتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ٥

تشریح: جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کو آمادہ قتل پا کر عیسیٰ علیہ السلام کو اطمینان دلانے کے لئے فرمایا کہ اے عیسیٰ تم گھبراؤ نہیں تم کو یہود نہ مار سکیں گے بلکہ میں تم کو طبعی موت سے وفات دوں گا جس وقت بھی دوں۔

اور ان کے پنجے سے نکالنے کی یہ تدبیر کروں گا کہ تم کو اپنی طرف آسمان پر بجسد عنصری اٹھالوں گا جہاں تم دوبارہ نزول کے وقت تک زندہ رہو گے اور اس کے بعد دوبارہ دنیا میں پھر بھیجے جاؤ گے۔

اور اس طرح ان گندے کافروں کے اختلاط سے تم کو پاک کروں گا۔ اور تمہارے پیروی کرنے والوں کو جو کہ حقیقۃ مسلمان اور

Marfat.com

سچے عیسائی ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صحیح دین عیسوی پر تھے ان لوگوں سے قیامت تک بالا رکھوں گا۔ جو کہ کافر ہیں۔ اس کے بعد تم سب کی جن میں مسلمان اور سچے عیسائی اور محرف اور مبدل عیسائی اور یہودی وغیرہ سب داخل ہیں میری طرف واپسی ہوگی اور واپسی پر میں تمہارے ان امور میں عملی فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف اور تنازع رکھتے تھے۔ کہ جولوگ کافر ہیں ان کو سخت عذاب دوں گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو ان کو عذاب سے بچالیں اور جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو اللہ رب العزت ان کے پورے معاوضے دے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

فرماتے ہیں کہ مخالفین نے عیسیٰ کے باب میں یہ غلطی کی کہ ان کو جھوٹا قرار دے کر ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور موافقین نے ان کے باب میں یہ غلطی کی۔ کہ ان کو بے باپ کے پیدا دیکھ کر ان کو خدا کا بیٹا اور خدا اور ثالث ثلثہ کہنے لگے۔ اس کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی حالت جیسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹی سے بنایا اس کے بعد ان سے کہا۔ کہ انسان ہو جاؤ۔ سو وہ انسان ہو گئے۔

پس جس طرح آدم بے ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ اور اس لئے نہ وہ خدا ہوئے نہ خدا کے بیٹے اور نہ ثالث ثلثہ۔ اسی طرح عیسیٰ بے باپ کے پیدا ہونے سے خدا کے بیٹے یا خدا وغیرہ نہیں ہو سکتے بلکہ وہ بندہ ہی ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے حکم سے پیدا کیا۔ یہ بات بالکل صحیح اور تمہارے رب کی جانب سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

اور جبکہ یہ بالکل صحیح ہے اور اس میں ذرا بھی شبہ نہیں پس جو شخص تمہیں مغالطہ دینے کے لئے تم سے اس میں حجت کرے۔ بعد اس کے کہ تمہارے پاس اس کا صحیح علم آچکا ہے اور اس روشن حقیقت سے منکر ہی رہے تو اس کا علاج بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آپ اس سے کہہ دیجئے۔ کہ آؤ ہم مسلمان اور تم نصاریٰ اپنے اپنے بیٹوں کو۔ اور اپنی اپنی عورتوں کو اور اپنے اپنے مردوں کو بلا لیں پھر تضرع کے ساتھ دعا کریں۔ اس طور پر کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں ہم اس انتہائی فیصلہ پر اس لئے تیار ہیں کہ یہ بیان کہ عیسیٰ کی حالت آدم کی حالت جیسی ہے بالکل صحیح بیان ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی غالب وحکمت والے ہیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کسی طرح خدا نہیں ہو سکتے۔ گو ان کا عناد اور ہٹ دھرمی انتہا کو پہنچ چکی ہے مگر تم نصیحت نہ چھوڑو۔ اور ان سے کہو کہ اے اہل کتاب تم ایسی بات کی طرف آؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان یکساں مسلم ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان اس میں اجمالاً اتفاق ہے۔ گو تفصیل میں تم نے اپنی جہالت سے اختلاف پیدا کر لیا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں۔ اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کریں اور نہ خدا کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو جو ہماری ہی طرح مخلوق و مملوک ومحکوم وغیرہ ہے خدا بنالیں یعنی تم ان باتوں کو قبول کرو جیسا کہ تم کرتے ہو۔ اور ان کے صحیح معنی میں غور کر کے اس اختلاف کو ختم کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا یا ثالث ثلثہ ماننا چھوڑو۔ کیونکہ ان کا خدا وغیرہ ماننا اور اس کو منافی توحید نہ سمجھنا کھلا ہوا جہل اور مکابرہ ہے پس اگر وہ اپنے اس مسلم اصول سے پھریں اور صحیح معنی میں اس کے ماننے سے انکار کریں تو ان سے کہہ دو کہ تم نہیں مانتے تو تم جانو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان اور شرک سے سخت بیزار ہیں۔

اس کے بعد مشترکہ طور پر یہود ونصاریٰ کو خطاب فرماتے ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم کو اپنے مذہب پر بتلا کر ان کے باب

Marfat.com

میں ناحق کیوں حجت کرتے ہو۔ حالانکہ توریت وانجیل توان کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں اوران کے وقت میں ان کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر وہ تمہارے مذہب پر کیسے ہوسکتے ہیں کیا تم بالکل ہی نہیں سمجھتے کہ اتنی موٹی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانی۔ بلکہ وہ سیدھے مسلمان تھے۔ جن میں کجی کا نام تک نہ تھا اور مشرکین میں سے بھی نہ تھے جیسا کہ تمہارے دوسرے بھائی اہل مکہ کا خیال ہے مذہبی حیثیت سے ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا پورا اتباع کیا۔ یعنی ان کی امت اوران کے بعد یہ نبی اوران کو ماننے والے مسلمان کیونکہ ان کا مذہب اصولاً توان کے ساتھ موافق ہے ہی اکثر فروع میں بھی ان کے موافق ہے۔

اہل کتاب چاہتے ہیں۔ کہ کاش وہ کسی طرح تمہیں سیدھے رستے سے بھٹکادیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اس خواہش اور کوشش میں بھی خوداپنے ہی کو گمراہ کررہے ہیں کیونکہ یہ جدوجہد خودایک گمراہی ہے اورانہیں اس کا احساس بھی نہیں اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہیں اور گو کہ وہ اس کو جانتے بھی ہیں۔ مگر چونکہ اس کے مقتضی پر عمل نہیں کرتے۔ اس لئے اس کا علم بھی عدم کے حکم میں ہے اے اہل کتاب تم کیوں نادان بنتے ہو۔ اور کیوں اللہ رب العزت کی آیات کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ تم ان کے منجانب اللہ ہونے کی دل سے شہادت دیتے ہو گو زبان سے اقرار نہیں کرتے۔

اے اہل کتاب تم حق کو باطل سے کیوں مخلوط کرتے ہو۔ اور کیوں حق کو چھپاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ حق ہے۔ ارے نادانو باز آ وجانے دو شرارت کو۔ اہل کتاب کو تمہارے گمراہ کرنے کی بڑی ہی تمنا ہے۔ چنانچہ وہ اس کے لئے مختلف کوششیں کرتے ہیں جن میں سے ایک کوشش مناظرہ ہے۔

اہل کتاب سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں چونکہ ان کی راہنمائی کے لئے بھی انبیائے کرام تشریف لائے تھے اس لئے جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم حق اور باطل کو جمع کیوں کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ حق یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سچے رسول ہیں۔ تمام نشانیاں جو تم نے تورات اورانجیل میں پڑھ رکھی ہیں وہ ساری نشانیاں سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہیں لہٰذا یہ حق ہے تم پر کہ کم از کم تم لوگ تو ایمان والے بن جاؤ تم تو انکار کرنے والے نہ بنو اور نہ ہی حقائق والی باتوں کو چھپا کر رکھو تم پر زیادہ ضروری ہے۔ اسلام قبول کرنا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29 جنوری درس فیضان القرآن نمبر 29

سورۃ آل عمران آیت نمبر 72 تا 91 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ط قُلْ

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ لا اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ

اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ج یُؤْتِیْهِ

مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ

لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ج وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

Marfat.com

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

Marfat.com

وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ
یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤی
اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ
مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ
یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ
حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾
اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ
اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ
هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ
یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰی بِهٖ ؕ
اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۹۱﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو چیز اتاری گئی ہے اس پر صبح کو ایمان لاؤ اور شام کو اس کا انکار کر دو شاید کہ مسلمان بھی اس سے پھر جائیں ○ اور یقین نہ کرو مگر صرف اس کا جو چلے تمھارے دین پر کہو ہدایت وہی ہے جو اللہ ہدایت کرے اور یہ اسی کی دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ دے دیا جائے جو تمہیں دیا گیا تھا یا وہ تم سے تمھارے رب کے یہاں حجت کریں کہو کہ بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا ہے ○ علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ○ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر تم اس کے پاس امانت کا ڈھیر رکھو تو وہ اس کو تمھیں ادا کر دے اور ان میں کوئی ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار امانت رکھ دو تو وہ تم ادا نہ کرے الا یہ کہ اس کے سر پر کھڑے ہو جاؤ یہ اس سبب سے کہ وہ کہتے ہیں کہ غیر اہل کتاب کے بارے میں ہم پر کوئی الزام نہیں اور وہ اللہ کے اوپر جھوٹ لگاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں ○ بلکہ جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ سے ڈرے تو بیشک اللہ ایسے متقیوں کو دوست رکھتا ہے ○ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی زبانوں کو کتاب میں موڑتے ہیں تاکہ تم اس کو کتاب میں سے سمجھو حالاں کہ وہ کتاب میں سے نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور وہ جان کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ○ کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے اور وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بنو اس واسطے کہ تم دوسروں کو کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اس کو پڑھتے ہو ○ اور نہ وہ تمھیں یہ حکم دیگا کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بناؤ کیا وہ تمھیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو ○ اور جب اللہ نے پیغمبروں کو عہد لیا کہ جو کچھ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت دی پھر تمھارے پاس پیغمبر آئے جو سچا ثابت کرے ان پیشین گوئیوں کو جو تمھارے پاس ہیں تو تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے اللہ نے کہا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا انھوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں فرمایا اب گواہ رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں ○ پس جو شخص پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ○ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں حالاں کہ اسی کے حکم میں ہے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ○ کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہمارے اوپر اتارا گیا اور جو اتارا گیا ابراہیم پر اسمٰعیل پر اسحاق پر اور یعقوب پر اور اولاد یعقوب پر اور جو دیا گیا موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں ○ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نامرادوں میں سے ہوگا ○ اللہ کیوں کر ایسے لوگوں کو ہدایت دے گا جو ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے حالانکہ وہ گواہی دے چکے کہ یہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں آچکی ہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○

Marfat.com

ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اس کے فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہوگی ٥ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ٥ البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ بیشک جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ گمراہ ہیں ٥ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور انکار کی حالت میں مرگئے اگر وہ زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دیں تو قبول نہ کیا جائے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ٥

تشریح: اور دوسری کوشش یہ کہ اہل کتاب کی ایک جماعت نے اپنے لوگوں سے کہا کہ مسلمان مناظرہ میں شکست کھانے والے نہیں ہیں اس لئے ان سے مناظرہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں فریب سے ان کو شکست دو۔ وہ یہ کہ تم شروع دن میں بظاہر اس کتاب پر ایمان لے آ ؤ جو مسلمانوں پر نازل کی گئی ہے۔ اور آخر دن میں اس کے منکر ہو جاؤ امید ہے کہ یہ تدبیر کارگر ہوگی۔ اور اس تدبیر سے وہ لوگ اس دین سے پلٹ جائیں گے۔

اور انہوں نے اپنے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ دیکھو تم مسلمانوں کا شکار کرنے جاتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہی تمہیں پھانس لیں اس لئے تم کو لازم ہے کہ تم کسی کی بات نہ مانو بجز ان لوگوں کے جو تمہارے دین کے پیرو ہیں کیونکہ تمہارا دین سچا ہے اور سب مذہب باطل ہیں۔ اس جگہ اللہ رب العزت ان کی بات کاٹ کر فرماتے ہیں۔ کہ آپ فرما دیجئے۔ کہ خدا کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور تمہارا بیان سراسر غلط ہے۔ اس کے بعد ان کے کلام کو پورا کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ تم کسی کی یہ بات نہ مانو کہ کسی کو بھی ایسی چیز دین کی دی جائے گی جیسی تم کو دی گئی ہے اس سے بڑھ کر تو درکنار ورنہ وہ لوگ تم سے تمہارے رب کے پاس حجت کریں گے اور کہیں گے کہ ان لوگوں نے دنیا میں تسلیم کیا تھا کہ تمہارا دین سچا ہے اور باوجود اس کے بھی مخالفت کرتے تھے اور اس کا تمہارے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ پس جبکہ ان دو باتوں میں سے ایک بات ضروری ہے۔ کہ یا تم ایسے اقرار سے باز رہو۔ یا خدا کے سامنے شکست کھاؤ۔ اب تم سوچ لو کہ کون سی بات بہتر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا کے سامنے مسلمانوں سے ہار جانا کسی طرح مفید نہیں اس لئے لازم ہے کہ تم ایسا اقرار کسی سے نہ کرو۔

اب اللہ رب العزت ان کو جواب دیتے ہیں کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ فضل بالکل خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ وہ کسی اور کو نہ دے۔ یا نہ دینے دے اور خدا کے یہاں کسی چیز کی کچھ کمی بھی نہیں کیونکہ خدا صاحب وسعت ہے اور وہ اہل فضل سے ناواقف بھی نہیں۔ کیونکہ وہ بہت جاننے والا ہے اس لئے جس کو چاہتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کرتا ہے جب اہل کتاب کو مخصوص کرنا چاہا ان کو کیا۔ اور جب مسلمانوں کو کرنا چاہا ان کو کیا۔ ایسی حالت میں اہل کتاب کو کیا حق ہے۔ کہ وہ کہیں کہ ایسی چیز کسی کو نہیں دی جاسکتی۔ جیسی ان کو دی گئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت بڑے فضل والے ہیں اور جو لوگ ان کے فضل کو اپنے ہی تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی غلطی ہے۔

اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کو مال کی ایک بہت بڑی مقدار کا امین بناؤ تو وہ اپنی امانت داری کی وجہ سے تمہیں واپس دے دے گا۔ اور کوئی ان میں سے ایسا ہے کہ اگر تم اسے صرف ایک دینار کا امین بناؤ تو وہ بھی تمہیں واپس نہ دے گا۔ مگر جب تک تم اس کے سر پر برابر کھڑے رہو۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کا قول ہے کہ ہم پر ان ناخواندہ لوگوں یعنی غیر اہل کتاب

Marfat.com

کے باب میں کوئی راہ مواخذہ نہیں ہے اور ہم ان کے ساتھ جو کچھ بھی کریں۔ ہمارے لئے سب جائز ہے اور اس طرح وہ اللہ رب العزت پر جھوٹ تراشتے ہیں۔ اور وہ جانتے بھی ہیں۔ کہ یہ افتراء ہے۔

پس انہیں ضرور سزا ہوگی۔ اور ایک نہیں کئی۔ ایک بدعہدی کی۔ دوسری حرام خواری کی تیسرے اللہ رب العزت پر افتراء کی غرض ان کا یہ دعویٰ غلط ہے ہاں جو کوئی اپنے عہد کو پورا کرے اور بدعہدی کرنے سے بچے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اللہ رب العزت اس سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کا قاعدہ ہے کہ وہ معاصی سے بچنے والوں سے محبت کیا کرتا ہے۔

چونکہ بدعہدی کی جس طرح ایک صورت امانت میں خیانت ہے۔ یوں ہی اس کی ایک صورت جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا مال مارنا بھی ہے اس لئے مزید وضاحت کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اللہ رب العزت کے عہد۔ اور اپنے قسموں کے عوض میں تھوڑے درم لیتے ہیں اور تھوڑے مال کے پیچھے قسمیں کھا لیتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں صرف اس جرم پر نظر رکھتے ہوئے کوئی حصہ نہیں۔ اور غصہ کے سبب سے اللہ رب العزت ان سے نہ بات کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف بنظر التفات دیکھے گا۔ اور نہ انہیں بے گناہ ٹھہرائے گا۔ اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔

اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں۔ جو کتاب کے پڑھنے میں کج زبانی کرتے ہیں اور اس میں اپنی طرف سے باتیں ملاتے ہیں تا کہ تم اس ملائے ہوئے کو کتاب کا ایک جز سمجھو۔ حالانکہ وہ کتاب کا جز نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ وہ خود ان کا ملایا ہوا ہے اور اللہ رب العزت پر جھوٹ تراشتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم جھوٹ تراشتے ہیں۔

اور اہل کتاب کا یہ خیال بھی محض غلط ہے کہ انبیاء نے انہیں اپنی الوہیت کے عقیدہ کی تعلیم کی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشاعت سے مقصود خود اللہ رب العزت بننا ہے۔ کیونکہ کسی آدمی کو اس کی گنجائش نہیں ہے کہ اللہ رب العزت اس کو کتاب اور حکومت اور ریاست دے اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ رب العزت کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ یہی کہے گا کہ تم اللہ والے بنو اس وجہ سے کہ تم کتاب خدا پڑھاتے اور پڑھتے ہو کیونکہ اس میں اللہ والے بننے کا حکم ہے۔ نہ کہ مخلوق کا بندہ بننے کا اور نہ یہ گنجائش ہے کہ وہ تمہیں حکم دے کہ تم فرشتوں اور رسولوں کو خدا بناؤ۔ کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا اور وہ بھی اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو یہ بات اس سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ خدا کا امین ہے۔ اور خدا نے اسے اس کا اہل دیکھ کر اپنا امین بنایا ہے پھر وہ خائن کیونکر ہو سکتا ہے۔

اور صرف یہ ہی نہیں۔ کہ اللہ رب العزت نے ان کو اہل سمجھ کر اس کام کو ان کے سپرد کیا ہے بلکہ ان سے اطاعت کا عہد بھی لیا گیا ہے۔ جس وقت خدا نے انبیاء سے عہد لیا اور کہا کہ جب میں تم کو کتاب اور شریعت دوں پھر تمہارے پاس ہمارا کوئی رسول آئے جو کہ اس کتاب وشریعت کی تصدیق کرتا ہو۔ جو کہ تمہارے پاس ہے تو تم کو اس کی تصدیق کرنی ہوگی۔ اور تم کو اس کے فرائض رسالت کے انجام دینے میں اس کی مدد کرنی پڑے گی اور یہ کہہ کر کہا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہاں ہم کو اس کا اقرار ہے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جب تم کو اقرار ہے تو تم اس اقرار کے گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

Marfat.com

پس جولوگ اس عہداور اقرار کے بعداس سے پھریں گے تو وہ لوگ نافرمان ہوں گے اور ایسی سزا کے مستوجب ہوں گے۔ جو نافرمانوں کے لئے مقرر ہے۔ اب تم بتلاؤ کہ کیا اب بھی وہ خدا کے دین کے سوا کچھ اور طلب کریں گے اور مخلوق کو اپنی خدائی کی ہدایت کریں گے اور خاص کر ایسی حالت میں۔ کہ جو کوئی بھی آسمان اور زمین میں ہے خواہ انبیاء ہوں یا کوئی اور سب خوشی سے یا مجبوری سے اس کے مطیع ہیں اور اس لئے وہ ہر طرح اپنے کو اس کے قبضہ میں پاتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اسی کی طرف واپس بھی جائیں گے جہاں ان کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہوگی پس ان مجموعی واقعات سے ثابت ہوا۔ کہ انبیاء کسی طرح ایسا نہیں کرسکتے کہ لوگوں کو اپنی خدائی تسلیم کرائیں۔

آپ فرمادیجئے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا۔ اور جو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا۔ اور جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور ان کے علاوہ دوسرے نبیوں کو دیا گیا ہم کسی کا انکار کر کے اس کے اور دوسرے نبیوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی کے تابعدار ہیں لہذا ہم پر یہ شبہ کرنا کہ ہم خدا بننا چاہتے ہیں۔ محض غلط ہے اور یہ بھی فرمادیجئے۔ کہ یہی ہے اسلام اور اسی کی طرف ہم تم کو بلاتے ہیں۔

جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا۔ وہ اس کی جانب سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ان لوگوں میں سے ہوگا جو نقصان اور گھاٹے میں رہیں گے اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں۔ جو ابتداء ہی سے مسلمان نہیں ہوئے اور وہ بھی جو اسلام لاکر پھر گئے۔

پس اب اللہ رب العزت ان لوگوں کی حالت بیان فرماتے ہیں جو اسلام لا کر اس سے پھر جاتے ہیں جس کو مرتد کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں تم سوچو تو سہی خدا ایسے ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کو کیسے ہدایت کرے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد ایسی حالت میں کفر اختیار کیا۔ کہ وہ گواہی دے چکے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ اور ان کے پاس دلائل بھی آچکے تھے کیونکہ سیدھے رستہ پر لانے کے دو طریقے ہیں۔ یا تو ان کو اس پر مجبور کیا جائے۔ یا سمجھایا جائے مجبور کرنے کا تو اللہ رب العزت کے یہاں قانون ہی نہیں۔ سو یہ سب کچھ ہو چکا۔ اور انہوں نے عملاً۔ اپنی غلطی کو تسلیم بھی کر لیا۔ مگر پھر نفسانی اغراض کی بنا پر اس سے پھر گئے۔ تو اب ایسوں کی ہدایت کا کون سا طریقہ ہے۔ بجز اس کے کہ وہ خود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور اتباع ہویٰ کو چھوڑیں۔ لہذا جب تک وہ ایسا نہ کریں گے۔ اللہ رب العزت انہیں ہدایت نہ کرے گا کیونکہ اللہ رب العزت کا قاعدہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو ظلم پر کمربستہ ہیں جب تک کہ وہ اس مانع ہدایت یعنی اصرار علی الظلم کو زائل نہ کریں ان لوگوں پر اللہ رب العزت کی لعنت ہے اور فرشتوں کی بھی اور لوگوں کی بھی سب کے سب کی وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے اور اس سے کبھی انہیں نجات نہ ہوگی نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ اور نہ ان کو راحت کے لئے مہلت دی جائے گی۔

ہاں وہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جنہوں نے اس ارتداد کے بعد توبہ کرلی اور اپنی حالت کی اصلاح کرلی۔ وہ بے شک بخش دیئے جائیں گے کیونکہ اللہ بڑے بخشنے والے اور رحمت والے ہیں اور اس لئے وہ ایسے مجرموں کو بھی بخش دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے۔ اور اس سے توبہ نہیں کی۔ بلکہ برابر کفر میں ترقی کرتے رہے۔ اور جبکہ ان کی توبہ مقبول نہیں۔ تو یہ لوگ گمراہ ہی ہیں اور ایسے توبہ سے ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتے پس ان کو چاہئے کہ وہ خود کفر سے توبہ کریں۔

Marfat.com

اور اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔ تو پھر ان کی نجات کی کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا قانون ہے کہ جو لوگ کافر ہوں اور وہ ایسی حالت میں مرجائیں۔ کہ اپنے کفر پر قائم ہوں۔ تو ان میں سے کسی سے معمولی انفاق تو در کنار زمین بھر سونا بھی نہ لیا جائے گا۔ اگر وہ یہ مقدار خود اپنی طرف سے پیش کر کے اس کے ذریعہ سے چھوٹنا چاہے اور ان کے لئے تکلیف دہ عذاب مقدر ہے اور ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا جو اپنی قوت سے انہیں چھڑا لے۔

اب یاد رکھیں سوائے اسلام کے کہیں اور دین کو نہ تو تسلیم کیا جائے گا اور نہ ہی اسے پسند کیا جائے گا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جس دین کو پسند کیا گیا ہے وہ صرف اسلام ہے یہ دین بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے ہے۔ جو قبول کریں گے وہ مسلمان کہلائیں گے اور جو نہیں کریں گے وہ کافر کہلائیں گے اس آیت سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ یہ جو لوگ خیال رکھتے ہیں کہ تمام ادیان کے وجود کو تسلیم کیا جائے یہ بات غلط ہے حکم ہے تبلیغ دین کا حکم نفاذ دین کا نہ تو آج ہم تبلیغ کر رہے ہیں اور نہ ہی دین کے نفاذ کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں یہ مقام افسوس ہے اور ذلت و رسوائی بھی اسی لیئے ہم پر مسلط ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

30 جنوری درس فیضان القرآن نمبر 30

سورۂ آل عمران آیت نمبر 92 تا 109 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ
شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (۹۲) كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۹۳) فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۹۴) قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا
مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۹۵) اِنَّ
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى
لِّلْعٰلَمِیْنَ (۹۶) فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۬ۚ وَ مَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

Marfat.com

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ شَهِیْدٌ
عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا
فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ
كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ
وَ فِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا
وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ
تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ

Marfat.com

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ
ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾
تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا
لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ
تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تم ہرگز نیکی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے جب تک تم ان چیزوں میں سے نہ خرچ کرو جن کو تم محبوب رکھتے ہو اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے اس سے اللہ باخبر ہے ٥ سب کھانے کی چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں بجز اس کے جو اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا قبل اس کے کہ تورات اترے کہو کہ تورات لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو ٥ اس کے بعد بھی جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھیں وہی ظالم ہیں ٥ کہو اللہ نے سچ کہا اب ابراہیم کے دین کی پیروی کرو جو حنیف تھا اور وہ شرک کرنے والا نہ تھا ٥ بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کے لئے ہدایت کا مرکز ٥ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی منکر ہو تو اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے ٥ کہو اہل کتاب تم کیوں اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ کہو اے اہل کتاب تم ایمان لانے والوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو تم اس میں عیب ڈھونڈتے ہو حالانکہ تم گواہ بنائے گئے ہو اور اللہ تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ٥ اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی بات مان لو گے تو وہ تمہیں ایمان کے بعد پھر منکر بنا دیں گے ٥ اور تم کس طرح انکار کرو گے حالانکہ تمہیں اللہ کی آیتیں سنائی جارہی ہیں اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے اور جو شخص اللہ کو مضبوطی سے پکڑے گا تو وہ پہنچ گیا سیدھی راہ پر ٥ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو ٥ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا یہ انعام اپنے اوپر یاد رکھو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی

Marfat.com

پس تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے تو اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا اس طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ۵ اور ضرور ہے کہ تم میں ایک گروہ ہو جو نیکی کی طرف بلائے بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے ۵ اوران لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور باہم اختلاف کرلیا بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آچکے ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۵ جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے کالے ہوں گے تو جن کے چہرے کالے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے تو اب چکھو عذاب اپنے کفر کے سبب سے ۵ اور جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۵ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں حق کے ساتھ سنا رہے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ۵ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کے لئے ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۵

تشریح: مسلمانوں کے لئے معمولی خرچ کرنا بھی نافع ہے۔ اس لئے ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ضرور خرچ کرو۔ تمہیں تمہارا خرچ کرنا ضرور نافع ہوگا۔ مگر اتنا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جو چیز تم خرچ کرو وہ نکمی نہ ہو جو کہ تمہارے دل سے اتری ہوئی ہو۔ بلکہ اچھی اور خود تم کو پسند ہو، کیونکہ تم غیر کامل بھلائی کبھی نہیں حاصل کر سکتے۔ تاوقتیکہ تم ان چیزوں میں سے نہ خرچ کرو جو تم کو پسند ہوں۔ اس لئے کہ دل سے اتری ہوئی چیزوں کا دینا کوئی کمال نہیں۔ ایسی چیزوں کو تو آدمی پھینک بھی دیا کرتا ہے پھر ان کا کسی کو دے دینا کیا کمال ہے۔ کمال اس میں ہے کہ نفس مزاحمت کرے اور کہے کہ دینا مناسب نہیں۔ مگر تم اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے نفس کی مزاحمت کی پرواہ نہ کرو۔ اور اس کو دے ڈالو۔ پس اصل کمال تو یہ ہے۔ اور یوں جو کچھ بھی خرچ کرو گے خواہ اچھی شے ہو یا بری تو اس کا تم کو مناسب بدلہ دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت اس کو جانتے ہیں اور جان کر نظر انداز کرنا ان کی عادت نہیں ہے۔

اب فرماتے ہیں کہ یہود کا دعویٰ ہے کہ اونٹ کا گوشت اور دودھ خدا نے ابراہیم (علیہ السلام) پر حرام کیا تھا۔ اور اس بناء پر وہ تم پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم اتباع ابراہیم کے مدعی ہو کر اس کا گوشت اور دودھ کیوں کھاتے ہو۔ مگر ان کا یہ اعتراض لغو ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر جو کہ توریت سے پہلے دین ابراہیمی پر تھے نزول توریت کے پیشتر ہر کھانا حلال تھا۔ جس میں اونٹ کا گوشت اور دودھ بھی داخل ہیں باستثناء اس کے جس کو ابراہیم کے پوتے یعقوب نے مرض عرق النساء کی وجہ سے خود اپنے اوپر بذریعہ قسم حرام کرلیا تھا جو کہ اونٹ کا گوشت تھا پس اس لئے اونٹ کا گوشت نہ ابراہیم پر حرام تھا۔ اور نہ نزول تورات تک ان کی امت پر بلکہ صرف یعقوب نے اسے خود اپنے اوپر خاص ضرورت سے حرام کرلیا تھا آپ ان سے کہیے کہ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ یہ چیزیں ابراہیم کے وقت سے حرام ہیں تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو ہم بھی دیکھیں کہ اس میں یہ مضمون کہاں ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اس سے دعویٰ کا بے سند ہونا ظاہر ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ خدا نے سچ کہا ہے۔ اور واقعہ یہ ہی ہے کہ ابراہیم پر یہ چیزیں حرام نہ تھیں پس تم ابراہیم علیہ السلام کے اصلی مذہب کا اتباع کرو وہ سیدھے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے اور ان کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے ان کے اتباع کا دعویٰ نہ کرو۔

اس سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو لوگ اپنے کو مسلمان کہہ کر اسلام کے خلاف عقائد و خیالات رکھتے ہیں۔ وہ در حقیقت مسلمان نہیں

Marfat.com

ہیں اور صرف ان کا دعویٰ اسلام کافی نہیں ہے چنانچہ یہود بھی اپنے کو متبع ابراہیم اور مذہب ابراہیم پر کہتے تھے مگر خدا نے ان کے اس دعوی کو تسلیم نہیں کیا اور ان کو اتباع ابراہیم کا حکم دیا اب ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں ان کی عمارت کعبہ کا ذکر فرماتے ہیں۔

کہ ابراہیم کی عظمت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے خدا کی جانب سے مقرر کیا گیا ہے وہ گھر ہے جو کہ بابرکت اور موجب ہدایت عالم ہونے کی حالت میں شہر مکہ میں واقع ہے۔ جو کہ ابراہیم (علیہ السلام) کا بنایا ہوا ہے اس میں اس کی فضیلت کی کھلی نشانیاں موجود ہیں جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے جو کہ ایک محترم پتھر ہے جس پر ابراہیم (علیہ السلام) نے کھڑے ہو کر کعبہ کی تعمیر کی تھی جس کی وجہ سے اس کو یہ عزت دی گئی کہ اس کے پاس لوگوں کو نماز پڑھنے کی ہدایت کی گئی اور دوسری نشانی یہ کہ حضرت ابراہیم کی دعا سے اس کو یہ عزت حاصل ہے کہ جو اس میں یا اس کے متعلق مقامات میں داخل ہو جائے وہ قانونا مامون ہو جاتا ہے اور تیسری نشانی یہ کہ اس گھر کا حج لوگوں پر لازم ہے۔ مگر سب پر نہیں بلکہ صرف ان پر جو قادر ہوں اس تک پہنچنے کی راہ پر یہ باتیں ایسی ہیں جن کو ماننا لازم ہے اور جو نہ مانے تو خود اسی کا نقصان ہے اللہ رب العزت کا کچھ نقصان نہیں کیونکہ اللہ رب العزت تمام جہاں سے بے نیاز ہے لہذا نہ اسے ان کے ایمان سے فائدہ ہے اور نہ کفر سے نقصان ہے۔

اس مضمون سے چند باتیں معلوم ہوئیں اول حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت جن کی نسبت سے خانہ کعبہ کو یہ شرف حاصل ہوا۔ دوم خانہ کعبہ کی عظمت کہ اس کے بانی ایسے بڑے شخص ہیں سوم خانہ کعبہ کا بیت المقدس سے مقدم اور اس سے افضل ہونا چہارم دین ابراہیمی کا افضل اور واجب الاتباع ہونا اور اہل کتاب ان سب باتوں کے مخالف تھے خواہ عملاً خواہ اعتقاداً

اس لئے حکم ہوتا ہے کہ جب یہ واقعات مسلم ہیں۔ اور اہل کتاب ان کو نہیں مانتے تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب تم کیوں اللہ رب العزت کی آیات کا انکار کرتے ہو اور جو باتیں اللہ رب العزت تمہیں تعلیم کرتے ہیں ان کو کیوں نہیں مانتے حالانکہ اللہ رب العزت خود ان باتوں کے گواہ ہیں جو تم کرتے ہو اور اس لئے ان کو دوسرے گواہوں کی ضرورت نہیں جیسا کہ دنیاوی حکام کا قاعدہ ہوتا ہے اور اس بناپر تمہارے لئے جرم کے انکار کی ذرا بھی گنجائش نہیں جیسا کہ دنیاوی سلطنتوں کے مجرموں کو ہوتی ہے مثلاً یہ کہ جرم کے وقت گواہ موجود ہیں لیکن سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں توڑ لیں گے یا اپنی صفائی سے ان کے ثبوت بے کار کر دیں گے۔ آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ تم شرارتیں کر کے مسلمانوں کو راہ اللہ رب العزت سے کیوں روکتے ہو یوں کہ تم اس کی کجی کے خواہاں ہو اور چاہتے ہو کہ اس سیدھے رستے کو اپنی شبہات سے ان کی نظر میں ٹیڑھا بنا دو یا اس میں رخنہ اندازی کر کے واقع میں اس کو کج بنا دو مثلاً یہ کہ ان میں عداوت کی آگ مشتعل کر کے ان کو آپس میں لڑا دو۔ جیسا کہ تم میں سے ایک شخص شاس بن قیس نے اوس وخزرج مسلمانوں کے دو قبیلوں کو ان کی جاہلیت کے جھگڑے یاد دلا کر ان کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی حالانکہ تم باخبر ہو اور جانتے ہو کہ یہ برا کام ہے اور یہ واضح رہے کہ اللہ رب العزت ان کاموں سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو اس لئے وہ تم کو سخت سزا دیں گے۔

اے مسلمانو تم کو اپنی مقدور بھر خدا سے یوں ڈرتے رہنا چاہئے جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور کسی کے بھڑکانے سے یا کسی اور وجہ سے کوئی بات اس کی مرضی کے خلاف حتی الامکان نہ کرنی چاہئے اور خاص کر جس وقت تم پر موت آئے اس وقت تو اس کا بہت ہی لحاظ رکھنا چاہئے کیونکہ موت سے پہلے مخالفتوں کی تو تلافی ممکن بھی ہے اور مرنے کے بعد تلافی ممکن نہ ہوگی۔

Marfat.com

اورتم خدا کی رسی کو مجتمع ہونے کی حالت میں مضبوط تھامے رہو یعنی خدا کی اطاعت کو نہ چھوڑو جو کہ اللہ رب العزت سے وابستہ کرنے والی ہے اور خواہشات نفسانی کا اتباع کر کے متفرق اور منتشر نہ ہو جیسا کہ ابھی تم ایک کافر کے دھوکے میں آ کر لڑنے پر امادہ ہو گئے تھے۔

اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے اور اس نے تمہارے درمیان الفت ومحبت پیدا کر دی اور تم خدا کے اس انعام کی بدولت آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔اور تم کفر کی بدولت آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے اس نے تمہیں ہدایت کر کے اس گڑھے سے بچا دیا۔دیکھو اللہ رب العزت تمہارے لئے یوں صاف صاف احکام بیان فرماتے ہیں امید ہے کہ تم ان کو توجہ سے سنو گے اور ان پر عمل کر کے سیدھے رستے پر رہو گے۔

تم کو چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو کہ دوسروں کو بھلائی کی طرف بلایا کرے اور اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے اور یہ سمجھ لو کہ وہی لوگ پورے کامیاب ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔لیکن یہ بھی جاننا چاہئے کہ دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہل وہی لوگ ہیں جو دین کو بخوبی سمجھے ہوئے ہیں اور جو دین کی حقیقت ہی نہیں جانتے وہ اس کے اہل نہیں ہیں اگر وہ ایسا کریں گے تو خود بھی برباد ہوں گے اور دوسروں کو بھی تباہ کریں گے۔

اور تم ان جیسے نہ ہو جو کہ دین میں متفرق ہو گئے اور جنہوں نے اس میں نفسانیت سے اختلاف کیا بعد اس کے کہ ان کے پاس حق کے دلائل واضحہ آ چکے تھے جیسے یہود ونصاریٰ اور تمہیں ایسا کرنے سے اس لئے روکا جاتا ہے کہ ان کو ایسا کرنے کی وجہ سے بڑا عذاب ہو گا۔اگر کوئی مسلمان دین میں بدعت پیدا کرے اس کی مخالفت لازم ہے۔اگر چہ اس کا نتیجہ تفرق اور اختلاف ہو کیونکہ یہ تفرق مخالفت کرنے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ اس بدعت نکالنے والے کی طرف سے ہے آج کل دنیا پرست لوگ اس بلا میں مبتلا ہیں کہ وہ اہل حق پر طعن کرتے ہیں کہ وہ فرق باطلہ کے ساتھ اتفاق کیوں نہیں کرتے اور دین میں تفرقہ کیوں ڈالتے ہیں۔ افسوس یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ تفرقہ ڈالنے والے اہل حق نہیں بلکہ اہل باطل ہیں اور اس لئے ان سے کہنا چاہئے کہ تم نے اسلام کے خلاف روش اختیار کر کے دین میں تفرقہ کیوں پیدا کر رکھا ہے تم حق کی پیروی کر کے اہل حق کے ساتھ اتفاق کیوں نہیں کرتے آگے اس عذاب کا بیان فرماتے ہیں کہ جس روز کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ منہ سیاہ ہوں گے اس روز ان مختلف لوگوں کے ساتھ مختلف برتاؤ ہو گا سو جن کی منہ سیاہ ہوں گے ان کو یوں ڈانٹا جائے گا کہ کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اچھا تو اب عذاب کا مزہ چکھو بدیں وجہ کہ تم کفر کرتے تھے اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ لوگ اللہ رب العزت کی رحمت میں غرق ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ ضرور اللہ رب العزت کی آیتیں ہیں جن کو ہم تمہارے سامنے صحیح صحیح پڑھتے ہیں اور ان میں جو کچھ سزا جزا بیا ن کی گئی ہے وہ ضرور واقع ہو گی جس کا منشاء خود لوگوں کے افعال اختیاریہ ہیں اور خود اللہ رب العزت مخلوقات پر ظلم کرنا نہیں چاہتے کہ انہیں خواہ مخواہ سزا دیں یا ان کے اچھے افعال کا بدلہ نہ دیں اور اگر وہ کسی کو بلا جرم سزا دینا چاہیں یا کسی کے نیک اعمال کا بدلہ نہ دینا چاہیں تو انہیں اس کا حق بھی ہے اور اختیار بھی حق اس لئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب بلا شرکت غیر خدا ہی کا ہے اور مالک کو اپنی ملک میں ہر طرح کے تصرف کا حق حاصل ہے اور اختیار اس لئے کہ تمام مقدمات اللہ ہی کی طرف لوٹے جائیں گے اور وہ تنہا اس کا فیصلہ کرے گا۔اس لئے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور کوئی اس کی مزاحمت نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

31 جنوری درس فیضان القرآن نمبر 31

سورہ آل عمران آیت نمبر 110 تا 120 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا
بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

Marfat.com

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ
خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ
وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ
مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ
سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اب تم بہترین گروہ ہو جس کو لوگوں کے واسطے نکالا گیا ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا ان میں سے کچھ ایمان والے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ۵ وہ تمھارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے مگر کچھ ستانا اور اگر وہ تم سے مقابلہ کریں گے تو تمہیں پیٹھ دکھائیں گے پھر ان کو مدد بھی نہ پہنچے گی ۵ اور ان پر مسلط کردی گئی ذلت خواہ وہ کہیں بھی پائے جائیں سوا اس کے کہ اللہ کی طرف سے کوئی عہد ہو یا لوگوں کی طرف سے کوئی عہد ہو اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے اور ان پر مسلط کردی گئی پستی یہ اس واسطے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے رہے اور انھوں نے پیغمبروں کو ناحق قتل کیا یہ اس سبب سے ہوا کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے نکل جاتے تھے ۵ سب اہل کتاب یکساں نہیں ان میں ایک گروہ عہد پر قائم ہے وہ راتوں کو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں یہ صالح لوگ ہیں ۵ جو نیکی بھی وہ کریں گے اس کی ناقدری نہ کی جائے گی اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ۵ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا تو اللہ کے مقابلہ میں ان کے مال اور اولاد ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے ۵ وہ اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر وہ اس کو برباد کردے اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۵ اے ایمان والو اپنے غیر کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے ان کو خوشی ہوتی ہے تم جس قدر تکلیف پاؤ ان کی عداوت ان کی زبان سے نکلی پڑتی ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی سخت ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کردی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو ۵ تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم سب آسمانی کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب آپس میں ملتے ہیں تو تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں کہو تم اپنے غصہ میں مر جاؤ بیشک اللہ دلوں کی بات کو جانتا ہے ۵ اگر تمہیں کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو ان کو رنج ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرو تو ان کی کوئی تدبیر تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے ۵

تشریح :اے مسلمانو! تم وہ بہتر جماعت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے وجود میں لائی گئی ہے چنانچہ تم لوگوں کو اچھی بات بتلاتے ہو۔ اور بری بات سے منع کرتے ہو اور اللہ رب العزت پر ایمان رکھتے ہو برخلاف دوسروں کے کہ ان میں یہ باتیں نہیں ہیں اس لئے تم ان سے بہتر بھی ہو اور ان کو نفع پہنچانے والے بھی۔

اور جبکہ تمہاری یہ حالت ہے تو اگر اہل کتاب اپنی ضد کو چھوڑ کر ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا کیونکہ وہ بھی بدتر حالت سے نکل کر بہتر حالت میں آجاتے مگر وہ ایسا کرتے ہی نہیں چنانچہ کچھ لوگ ان میں سے مومن ہیں جن کی تعداد بہت کم ہے اور اہل کتاب کا بڑا حصہ برابر نافرمانی پر جما ہوا ہے لیکن ان سے تم کو کوئی خطرہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے بجز

Marfat.com

معمولی تکلیف کے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو جنگ میں تمہیں پیٹھ دیں گے اور شکست کھا کر بھاگیں گے اور بھاگنے کے بعد ان کی مدد نہ کی جائے گی کہ کوئی ان کی حمایت کے لئے تم سے لڑے اور اسطرح وہ مغلوبی کے بعد ان کو تم پر غالب کر دے ان پر ذلت کا سکہ بٹھا دیا گیا ہے جہاں کہیں بھی پائے جائیں اور اس لئے وہ ہر جگہ ذلیل ہی ہوں گے اور کہیں انہیں عزت نہ ہو گی خواہ وہ کچھ بھی کریں ہاں اللہ رب العزت کے تعلق اور مسلمانوں کے تعلق سے وہ اس ذلت سے بچ سکتے ہیں اور وہ خدا کا غضب لے کر پھرے اور ان پر پستی کا سکہ بٹھا دیا گیا اور یہ سزائیں اس لئے دی گئیں کہ آیات خداوندی کا انکار کرنا اور انبیاء کو ناحق قتل کرنا ان کا کام تھا۔

یہ حالت اکثر کی ہے اور سب یکساں نہیں ہیں چنانچہ اہل کتاب میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے۔ اوقات شب میں اس حالت میں خدا کی آیات پڑھتے ہیں وہ لوگ خدا پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور قیامت پر بھی اور اچھی بات بتلاتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں چستی کرتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں کی جماعت میں سے ہیں اور جو کچھ نیک کام یہ لوگ کریں ان کے اس کام کی ناقدری ہرگز نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

جنہوں نے کفر پر اصرار کیا ہے خدا کے مقابلہ میں نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد اور وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے آخرت میں ان کے مالوں کے کارآمد نہ ہونے کی ایک تو یہ صورت ہے کہ وہ مر کر اسے چھوڑ جائیں گے اور اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے اس لئے وہ مال وہاں بے کار ہوں گے اور دوسری صورت یہ ہے کہ ان کے صدقات وغیرہ جو وہ اپنے نزدیک خدا کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں وہ مقبول نہ ہوں اور اس لئے ان کا مال بے کار ثابت ہوا۔

جو کچھ یہ لوگ دنیاوی زندگی میں خدا کے خوش کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں اس کی حالت ایسی ہے جیسے ایک ہوا جس میں کڑاکے کی سردی ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی کو لگے جنہوں نے بذریعہ کفر وفسق کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور وہ اس کو تباہ کر دے سو جس طرح وہ کھیت ایسی ہوا سے تباہ ہو جاتا ہے اور اس میں سے ایک دانہ بھی اس کے ہاتھ نہیں لگتا یوں ہی ان کے نفقات جو کہ آخرت کی کھیتی ہیں ان کے کفر کے سبب تباہ و برباد ہیں۔ اور ان کا کوئی ثمرہ نہیں مل سکتا اور اس میں خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

اور جب کہ یہ کافر لوگ اپنے بھی دوست نہیں تو اے مسلمانو تم کو ان سے کس دوستی کی توقع ہو سکتی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے مسلمانو تم اپنے لوگوں کو چھوڑ کر کسی کو صاحب راز نہ بناؤ کیونکہ یہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے چنانچہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں مضرت پہنچے ان کے منہ سے ان کی عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو عداوت ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ تو بہت ہی بڑی ہے ہم نے تم سے اس حکم کے دلائل بیان کر دیئے امید ہے کہ تم ان کو سمجھو گے اور ان سے اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ واقعی یہ لوگ خاص دوست بنانے کے قابل نہیں ہیں دیکھو تم تو وہ لوگ ہو کہ ان سے دل سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے ذرا بھی محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو جن میں ان کی کتاب بھی داخل ہے اور ان کی یہ حالت ہے کہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے چنانچہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب تم سے الگ ہوتے ہیں تو مارے غصہ کے تم پر دانتوں سے انگلیاں کاٹتے ہیں جس کا منشا کفر ہے پس اس اختلاف عقیدہ وعمل کے ساتھ تمہیں انہیں دوست بنانا کب جائز ہو سکتا ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ مر جاؤ اپنے غصہ سے اللہ رب العزت سینوں کی بھی باتوں سے خوب واقف ہے اس لئے وہ تمہارے اس مخفی غیظ وغضب سے بھی واقف ہے اور تم کو اس پر سزا دے گا۔

Marfat.com

عداوت کی یہ حالت ہے کہ اگر تم کو کوئی اچھی حالت پہنچ جائے تو انہیں ناگوار ہوتی ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

لیکن اگر تم تحمل کرو گے اور خدا سے ڈرتے رہو گے تو ان کی تدبیر ضرر تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی کیونکہ صبر سے ان کی مخالفت نہ بھڑکے گی اور تقویٰ سے نصرت خداوندی تمہارے شاملِ حال رہے گی اس لئے تم ضرر سے محفوظ رہو گے کیونکہ جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ رب العزت اس کو اپنے علم وقدرت سے احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے نہ یوں ضرر کا احتمال ہے کہ اللہ رب العزت کی بے خبری میں وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیں اور نہ یوں کہ وہ جو کچھ کریں اللہ رب العزت اس کی مدافعت نہ کر سکیں۔

اور جو تکالیف کفار کے ہاتھوں مسلمانوں کو پہنچی ہیں وہ یا تو ان کی مصلحت کے لئے تھیں مثلاً ابتلا وامتحان ورفع درجات وغیرہ یا کسی بے عنوانی کے سبب جیسے جنگ احد میں، اس مضمون میں دو باتیں بیان کی گئی تھیں۔ ایک اللہ رب العزت کی نصرت کا اطمینان دلایا گیا تھا دوسرے اس کو مشروط بصبر وتقویٰ کیا گیا تھا۔

اہل ایمان کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے جو کہ انسانوں کے راہنمائی کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جس کا کام ہمیشہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا ہے چاہے کوئی نیکی کی بات کو مانے یا نہ مانے لیکن اس امت کا کام ہے کہ وہ خیر کی باتیں لوگوں کو بتاتی رہے۔ اور حق سچ کی طرف لوگوں کو ترغیب دیتی رہے عدل وانصاف کے قیام کے لئے جدوجہد کرتی رہے باطل اور سامراجی نظام کے خاتمہ کے لئے بھی تگ ودو کرتی رہے اور لوگوں کو اس پر تیار کرتی رہے کہ کس طرح انہوں نے حق کے پیغام پر عمل کرنا ہے۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ کافروں کی جماعت جو مسلمانوں کو تکالیف میں دیکھتی ہے تو بہت خوش ہوتی ہے اور جب مسلمانوں کا غلبہ دیکھتی ہے تو یہ لوگ بہت رنجیدہ ہوتے ہیں اور دل میں کڑتے رہتے ہیں کہ کسی طرح ان پر دوبارہ مصائب کے پہاڑ ٹوٹیں۔ اور مسلمان لوگ ذلیل وخوار ہوں اے مسلمانو اگر تم صبر کرو اور فقط اللہ سے ڈرو تو یہ کافر تمہیں کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور نہ ہی تمہیں رسوا کرنے میں کامیاب ہوں گے کافروں کی یہ جماعت جو عمل بھی کر رہی ہے اللہ رب العزت اس سے خوب واقف ہے اور اللہ رب العزت ان کا حساب خود لیں گے تم نے گھبرانا نہیں اور نہ ہی پسپائی اختیار کرنی ہے۔ بغیر نتائج کے تبلیغ کرتے رہو اجر صرف رب کبریا سے طلب کرو اور اس کی طرف سے دیا جانے والا اجر ختم ہونے والا نہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

یکم فروری درس فیضان القرآن نمبر 32

سورۂ آل عمران آیت نمبر 121 تا 129 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ط
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

Marfat.com

شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب تم صبح کو اپنے گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو جنگ کے مقامات پر متعین کیا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ جب تم میں سے دو جماعتوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ مسلمان بھروسہ کریں اور اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بدر میں جب کہ تم کمزور تھے پس اللہ سے ڈرو تا کہ تم شکر گزار بنو ٥ جب تم مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمھارے لئے کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد کرے ٥ اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرو اور دشمن تمھارے اوپر یک دم آ پہنچے تو تمھارا رب پانچ ہزار نشان کئے ہوئے فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا ٥ اور یہ اللہ نے اس لئے کیا تا کہ تمھارے لئے خوش خبری ہو اور تمھارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ تا کہ اللہ کافروں کے ایک حصہ کو کاٹ دے یا ان کو ذلیل کر دے کہ وہ ناکام لوٹ جائیں ٥ تمہیں اس امر میں کوئی دخل نہیں اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے کیوں کہ وہ ظالم ہیں ٥ اور اللہ ہی کے اختیار میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ غفور رحیم ہے ٥

تشریح: اب ایسے واقعات بیان فرماتے ہیں جن میں صبر و تقویٰ میں اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں کی مدد کی گئی تھی اور اس میں کوتاہی کی وجہ سے ان کو نقصان اٹھانا پڑا تھا اس کے لئے تین غزووں کا ذکر فرماتے ہیں ایک غزوہ احد کا جس میں مسلمانوں کی بے اعتدالی کی وجہ سے ان کو شکست ہوئی تھی دوسرے غزوہ بدر کا جس میں مسلمانوں کے استقلال اور تقویٰ کی وجہ سے ان کو فتح ہوئی تھی تیسرے غزوہ حمراء الاسد کا جس میں کفار پر رعب ڈال کر لڑائی کو روک دیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کو ضرر سے بچا لیا گیا تھا۔

اور تم اس زمانہ کو یاد کرو جبکہ اے نبی تم اپنے گھر سے روانہ ہو کر احد میں مسلمانوں کو لڑائی کے لئے مناسب موقعوں پر جمارہے تھے بحالیکہ اللہ رب العزت تمہارے اقوال و افعال کو سنتے اور جانتے ہیں جب کہ تمہاری دو جماعتوں بنی سلمہ و بنی حارثہ نے عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کی جماعت کو لوٹتے دیکھ کر بزدلی کی ٹھان لی تھی اور واپسی پر تیار ہو گئے تھے حالانکہ ان کی یہ پست ہمتی نہایت نازیبا تھی کیونکہ اول تو خدا ان کا متولی کار تھا پھر ایسی حالت میں ان کے لئے بزدلی کی کون سی وجہ تھی اور دوسرے مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ خدا ہی پر بھروسہ کریں پھر اللہ رب العزت پر بھروسہ کو چھوڑ کر ان کو اپنے ضعف پر نظر کرنا کب زیبا تھا۔

اور تیسرے حق تعالیٰ اس سے پیشتر بدر میں تمہاری ایسی حالت میں مدد بھی کر چکے تھے جب تم کمزور تھے اور عملی طور پر اپنی

Marfat.com

نصرت و کارسازی کا نمونہ دکھلا چکے تھے تو تم کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرنی چاہئے امید ہے کہ تم اللہ رب العزت کی عنایتوں کی قدر کرو گے اور آئندہ کبھی مخالفت کا ارادہ نہ کرو گے۔ اللہ رب العزت نے تمہاری بدر میں ایسی حالت میں مدد کی تھی کہ تم کمزور تھے یعنی اس وقت جبکہ اے نبی تم ان کمزور مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے انسے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہیں یہ کافی نہ ہوگا کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے تمہاری یوں مدد کرے کہ ان کو تمہاری مدد کے لئے اتارا جائے پھر آپ جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہیں ضرور کافی ہوگی اگر تم مستقل رہو اور خدا کی نافرمانی سے ڈرو اور وہ ابھی تم پر آپڑیں کہ تم جنگ کے لئے تیار بھی نہ ہو تو بجائے تین ہزار کے تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری یوں مدد کرے گا کہ وہ ایک خاص ہیئت اور وضع پر ہوں گے جو کہ عادتاً لڑنے والوں کے لئے اپنے لوگوں اور دشمنوں کے درمیان امتیاز کرنے کے لئے لازم ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرشتوں کے ذریعہ سے مدد کی خبر دی اور خدا نے اس خبر کو تمہارے لئے محض ایک خوش خبری بنایا تھا تاکہ تم اس سے خوش ہو جاؤ اور تمہارے دلوں کو اضطراب سے سکون ہو جائے اور حقیقت یہ ہے کہ فرشتوں پر فتح موقوف نہ تھی کیونکہ فتح تو صرف اللہ رب العزت کی طرف سے ہے جو کہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اور تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ تم اپنے گھر سے چل کر احد میں لوگوں کو مناسب مواقع پر جما رہے تھے تاکہ اللہ رب العزت کفار کے ایک حصہ کو فنا کرے یا ان کی سرکوبی کرے کہ وہ ناکام لوٹ جائیں۔

جب احد میں دندان مبارک شہید ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اس وقت آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگ دیا اس پر آپ کو حکم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی بات نہ فرمادیں۔ فلاح اور عدم فلاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں نہیں نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان باتوں سے کوئی سروکار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام پر مامور ہیں وہ کئے جائیں اب اللہ رب العزت کو اختیار ہے کہ وہ انہیں فنا کرے یا سرکوبی کرے ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں سزا دے اس کو ان کے متعلق ہر قسم کا اختیار حاصل ہے اس لئے وہ جس کو بخشنا چاہے بخشتا ہے اور جس کو سزا دینا چاہے اس کو سزا دیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت بخشنے والا۔ اور بڑا رحم والا ہے۔

غزوہ بدر دراصل کفر و اسلام کا پہلا معرکہ تھا جس میں اہل عرب آپس میں ایک دوسرے کے خلاف میدان عمل میں کھڑے تھے ایک طرف نظریہ تھا اسلام تھا انقلاب تھا دوسری طرف جہالت تھی کفر تھا اور پرانی روایات تھیں۔ باطل کثیر تھا وسائل و اسباب سے لیس تھا امراء شامل تھے سرداران قریش شامل تھے زرق برق لباس والے تھے۔ ناچ گانے والیاں تھیں عیاشیاں تھیں تکبر تھا غرور تھا جب کہ حق قلیل تھا بے سروساماں تھا۔ صداقت سے بھرے ہوئے صحابی تھے اس میں غلام زیادہ تھے غریب زیادہ تھے سامان زیست کم تھا سامان اسلحہ نہ ہونے کے برابر تھا مقابلہ کے لئے ضروری سواریوں کی کمی تھی لیکن اس کے باوجود اعتماد تھا تو اللہ رب العزت پر راہنمائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی عاجزی تھی انکساری تھی ہر شخص دوسرے کی عزت میں مگن تھا اسلام کی سربلندی کے لئے جرأت تھی کفر کے زور کو توڑنے کا عزم تھا امداد کے لئے صرف خدائے وحدہ لاشریک پر بھروسہ تھا بالآخر کائنات ارضی نے دیکھا کہ باطل مٹ گیا اس کا غرور خاک میں مل گیا بڑی بڑی گردنوں والے تہہ تیغ ہو گئے۔ طاقت و اقتدار کا حقیقی مالک اللہ رب العزت ہے وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے وہ گناہوں کو معاف کرنے والا رحیم و کریم ہے۔

Marfat.com

2/فروری درس فیضان القرآن نمبر 33

سورۂ آل عمران آیت نمبر 130 تا 143 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۙ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

Marfat.com

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۱۳۶
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۱۳۷ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًی
وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۱۳۸ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۱۳۹ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ
وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا
یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۱۴۰ ۙ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ
الْكٰفِرِیْنَ ۱۴۱ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ
الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۱۴۲ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۱۴۳

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو سود کئی کئی حصہ بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو ٥ اور ڈرو اس آگ سے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ٥ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ٥ اور دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین جیسی ہے وہ تیار کی گئی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ٥ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں وہ غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ٥ اور ایسے لوگ کہ جب وہ کوئی کھلی برائی کر بیٹھیں یا اپنی جان پر کوئی ظلم کر ڈالیں تو وہ اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے اور وہ جانتے بوجھتے اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے یہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے کیسا اچھا بدلہ ہے کام کرنے

Marfat.com

والوں کا تم سے پہلے بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں تو زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا یہ بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت و نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لئے اور ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مومن ہو اگر تمہیں کوئی زخم پہنچے تو دشمن کو بھی زخم پہنچا ہے اور ہم ان ایام کو لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو گواہ بنائے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو چھانٹ لے اور انکار کرنے والوں کو مٹا دے کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تم سے ان لوگوں کو جانا نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ ان کو جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تم موت کی تمنا کر رہے تھے اس سے ملنے سے پہلے سو اب تم نے اس کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا

تشریح : جبکہ سلسلہ گفتگو ذکر مغفرت و تعذیب تک پہنچا تو اب مناسب معلوم ہوا کہ بعض ایسے افعال پر متنبہ کیا جائے جو کہ موجب تعذیب ہیں اور تحصیل مغفرت کی ترغیب دی جائے۔

تو فرمایا اے مسلمانو تم دگنا چگنا سود نہ کھایا کرو سود کا ایک پیسہ اور ایک کوڑی بھی حرام ہے مگر دگنا چگنا کی اس لئے قید لگائی ہے کہ اس وقت یہی طریق مروج تھا اور اللہ رب العزت سے ڈرو اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو امید ہے کہ یہ طریق اختیار کر کے تم کامیاب ہو گے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اور اللہ رب العزت اور رسول کی اطاعت کرو امید ہے کہ ایسا کرنے سے تم پر رحم کیا جائے گا اور تم تیزی سے اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو کہ جس کی وسعت تمام آسمان اور زمین ہیں وہ تیار ہے ان متقیوں کے لئے جو فراغت اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو غصہ کو ضبط کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اچھے کام کرنے والے ہیں اور اللہ اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ تیار ہے ان لوگوں کے لئے جن کی یہ حالت ہے کہ جب وہ کوئی برا کام کرتے ہیں تو اس کے کر چکنے کے بعد اللہ رب العزت کو یاد کرتے ہیں اور اس کو یاد کر کے اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ رب العزت سے معافی چاہنا اس لئے ہے کہ اللہ رب العزت کے سوا اور کون گناہ معاف کر سکتا ہے تو پھر اس سے معافی نہ چاہی جائے تو اور کس سے چاہی جائے اور اپنے فعل پر دیدہ و دانستہ اصرار نہیں کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا معاوضہ ان کے پروردگار کی جانب سے بخشش اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں یہ نہیں کہ وہ باغات ان کو عارضی طور پر دیئے جائیں بلکہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ مغفرت و باغات نہایت عمدہ معاوضہ ہے کام کرنے والوں کا۔

اور اس شکست سے جو تمہاری بے اعتدالی سے احد میں تم کو حاصل ہوئی ہے کمزور نہ بنو اور نہ اس کا غم کرو اور یہ یاد رکھو کہ گو اس وقت عارضی شکست ہو گئی ہے مگر انجام کار تم غالب ہو گے اگر تم مومن رہو گے یعنی پورے طور پر ایمان کے مقتضے پر عمل کرو گے اگر تمہیں زخم پہنچ جائے تو نہ کوئی ہمت ہارنے کی بات ہے نہ غم کی کیونکہ اول تو جماعت کفار کو بھی تو ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے چنانچہ بدر میں وہ شکست کھا چکے ہیں تو کیا انہوں نے ہمت ہار دی تھی؟ نہیں تو پھر تم کیوں ہمت ہارتے ہو۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ شکست و فتح کے دن وہ ہیں جن کو ہم لوگوں میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں اور بمقتضائے حکمت کبھی

Marfat.com

ایک فریق کو غلبہ دے دیتے ہیں اور کبھی دوسرے فریق کو پس اگر اس وقت تم کو شکست ہوگئی ہے تو مایوسی کی کون سی بات ہے ہمت کرو پھر تم کو غلبہ ہو جائے گا۔ اور تیسری بات ہے کہ یہ شکست تمہیں اس لئے دلائی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ عملی طور پر سچے مومنوں کو جان لے اور تم میں سے بعضوں کو شہید بنائے سو یہ اس کو مقتضے ہے کہ تم استقامت دکھلا کر اپنے کمال ایمان کا عملی ثبوت دو اور خدا کی اس نعمت کا شکر کرو کہ اس نے تم کو نعمتِ شہادت عطا فرمائی نہ کہ تم ہمت ہارو اور شکست کا سوگ کرو اور اس کی یہ وجہ نہیں کہ خدا کو کفار سے محبت ہے اور اس لئے اس نے ان کو غلبہ دیا ہے وہ تو ظالم ہیں اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ اور چوتھی بات یہ ہے یہ شکست اس لئے دلائی گئی تا کہ اللہ مسلمانوں کو میل کچیل سے پاک کر دے کیونکہ مصائب سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے، نخوت وتکبر ٹوٹتا ہے۔ کفار اس تعدی سے قہر خدا کے زیادہ مستحق ہوں گے اور خدا ان سے بہت شدت کے ساتھ انتقام لے گا اور اس سے ان کی جرأت بڑھے گی اور دل کھول کر مسلمانوں سے مقابلہ کریں گے اور اس وقت ان کو پوری سزا دی جائے گی۔ پس گو یہ کفار کی فتح ہے مگر حقیقت کے لحاظ سے عین شکست ہے۔ جیسا کہ جنگ میں ایک فریق اس لئے پسپا ہوتا ہے کہ دوسرا فریق نکل کر زد میں آجائے یا اس کا محاصرہ کیا جا سکے پس یہ پسپائی صورۃً شکست ہوتی ہے مگر حقیقت میں عین فتح ہے اور غنیم کا بڑھنا بظاہر غلبہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں موت کے منہ میں جانا ہے۔

اچھا ان کو جانے دو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں یوں ہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ خدا نے عملی طور پر ان لوگوں کو نہیں جانا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ تکالیف پر صبر کرنے والوں کو جانا اور تم تو موت کا سامنا ہونے سے پیشتر موت کی آرزو کرتے تھے سو اب تم نے اسے کھلی آنکھوں دیکھ لیا اور تمہارا مطلوب تمہیں مل گیا اب اس سے کیوں بھاگتے ہو الغرض تم کو کمزوری نہ دکھلانا چاہئے اور شکست کا غم نہ کرنا چاہئے بلکہ مردانہ وار نصرتِ دین الٰہی میں مصروف رہنا چاہئے۔

آج کے درس میں خصوصی طور پر اس بات کا حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ کی اطاعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تا کہ مسلمانوں پر رحم کرو اور اللہ رب العزت انہیں معاف کرتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب بندہ اطاعت میں لگ جائے پھر وہ رحم کا حق دار ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

3 فروری درس فیضان القرآن نمبر 34

سورہ آل عمران آیت نمبر 144 تا 155 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ
لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ
ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ
رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا
ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ
قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْۤ
اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

Marfat.com

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ
مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ
اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ
تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ
صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى
اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً
نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ
يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

Marfat.com

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ
بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو شخص پھر جائے وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر گزاروں کو بدلہ دے گا ٥ اور کوئی جان مر نہیں سکتی بغیر اللہ کے حکم کے اللہ کا لکھا ہوا وعدہ ہے اور جو شخص دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اس کو ہم دنیا میں سے دے دیتے ہیں اور جو آخرت کا فائدہ چاہتا ہے اس کو ہم آخرت میں سے دے دیتے ہیں اور شکر کرنے والوں کو ہم ان کا بدلہ ضرور عطا کریں گے ٥ اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں ان پر پڑیں ان سے نہ وہ پست ہمت ہوئے نہ انھوں نے کمزوری دکھائی اور نہ وہ دبے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ٥ ان کی زبان سے اس کے سوا کچھ اور نہ نکلا کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے جو زیادتی ہوئی اس کو معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور منکر قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما ٥ پس اللہ نے ان کو دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا اچھا بدلہ بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ٥ اے ایمان والو اگر تم منکروں کی بات مانو گے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم ناکام ہو کر رہ جاؤ گے ٥ بلکہ اللہ تمھارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے ٥ ہم منکروں کے دلوں میں تمھارا رعب ڈال دیں گے کیوں کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل نازل نہیں کی ان کی جگہ جہنم ہے اور ظالموں کے لئے برا ٹھکانہ ہے ٥ اللہ نے تم سے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا جب کہ تم ان کو اللہ کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم خود کمزور پڑ گئے اور تم نے کام میں جھگڑا کیا اور تم کہنے پر نہ چلے جب کہ اللہ نے تمہیں وہ چیز دکھادی تھی جو کہ تم چاہتے تھے تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور تم میں سے بعض آخرت چاہتے تھے پھر اللہ نے تمھارا رخ ان سے پھیر دیا تا کہ تمھاری آزمائش کرے اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے ٥ جب تم چڑھے جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے

Marfat.com

اور رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے پکار رہا تھا پھر اللہ نے تمہیں غم پر غم دیا تا کہ تم رنجیدہ نہ ہو اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے چوک گئی اور نہ اس مصیبت پر جو تم پر پڑے اور اللہ خبر دار ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ پھر اللہ نے تمہارے اوپر غم کے بعد اطمینان اتارا یعنی اونگھ کہ اس کا تم میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ اس کو اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی وہ اللہ کے بارے میں خلافِ حقیقت خیالات جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے تھے وہ کہتے تھے کیا ہمارا بھی کچھ اختیار ہے کہو سارا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے وہ اپنے دلوں میں ایسی بات چھپائے ہوئے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس معاملہ میں کچھ ہمارا بھی دخل ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے کہو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تب بھی جن کا قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل پڑتے یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جانتا ہے سینوں والی بات کو ٥ تم میں سے جو لوگ پھر گئے تھے اس دن کو دونوں گروہوں میں مڈبھیڑ ہوئی ان کو شیطان نے ان کے بعض اعمال کے سبب سے پھسلا دیا تھا اللہ نے ان کو معاف کر دیا بے شک اللہ بخشنے والا حوصلہ والا ہے ٥

تشریح :اور اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول ہی تو ہیں جن کا کام لوگوں کو اللہ رب العزت کے احکام پہنچانا اور لوگوں کو خدا کا مطیع بنانا ہے اور خود تو معبود نہیں کہ ان کی وفات سے دین ہی ختم ہو جائے اور رسول بھی کچھ نئے نہیں بلکہ ان سے پہلے اور بھی رسول ہو چکے ہیں۔ تو کیا ان کے مرجانے سے دین بھی ختم ہو گیا تھا؟ نہیں اور جبکہ ان کے مرنے سے دین ختم نہیں ہوا تو اب یہ بتلاؤ کہ اگر یہ رسول اپنی موت سے انتقال فرما جائیں یا بالفرض شہید ہی ہو جائیں جیسا کہ ابھی تم نے ایک نامعلوم آواز میں سنا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے جس سے تم بددل ہو کر دین الٰہی کی اعانت سے دست کش ہونے پر تیار ہو گئے تھے تو کیا تم اسلام سے الٹ پاؤں لوٹ جاؤ گے اور اسلام کی اعانت چھوڑ دو گے اور کیا تمہارا ایسا کرنا عقلاً درست ہو سکتا ہے۔ تو پھر یہ تمہاری کیسی حرکت تھی کہ تم ایک نامعلوم آواز کی بنا پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے دین الٰہی سے دست کشی پر تیار ہو گئے تھے خبر دار آئندہ ایسی حرکت نہ کی جائے اور یاد رہے کہ جو کوئی اسلام سے الٹے پاؤں لوٹ جائے گا وہ اللہ رب العزت کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور برخلاف اس کے جو لوگ اللہ رب العزت کی نعمت اسلام کی قدر کرنے والے ہیں اور اس لئے نہ اسلام کو چھوڑتے ہیں اور نہ اس کی اعانت سے دست کش ہوتے ہیں عنقریب اللہ رب العزت ان کو اس کا بدلہ دے گا پس تم کو اسلام پر قائم رہ کر اس کی مدد کرنا چاہئے۔ اور جنگ سے نہ ڈرنا چاہئے

کیونکہ کسی شخص کے لئے یہ بات حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی اور طریق سے مرجائے بجز حکم اللہ رب العزت کے۔ جس کے لئے ایک میعاد معین ہے پس جبکہ موت کا خدا کے حکم کے سوا کوئی اور ذریعہ نہیں اور وہ حکم بھی ایک خاص وقت ہی پر ہو گا تو پھر جنگ سے ڈرنے اور جان چرانے کی کون سی وجہ ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی خواہ مخواہ اسباب ہلاکت اختیار کرے۔ مثلاً بے دھڑک آگ میں گھس جایا کرے یا کنوئیں میں کود پڑا کرے یا سانپ اور درندے سے بچنے کی کوشش نہ کرے وغیرہ وغیرہ کیونکہ بلا وجہ اسباب موت اختیار کرنا اقدام خودکشی ہے۔ پس یہ جائز نہیں ہو سکتا جب اللہ رب العزت کسی ایسے فعل کا حکم دے جس میں جان کا خطرہ جیسے جہاد تو خواہ مخواہ یہ سمجھ لینا کہ ہم مر ہی جائیں گے اور اس لئے اس حکم کی تعمیل میں پس و پیش کرنا یا اس کو ترک کرنا جائز نہیں۔ اور جنگ میں تم کو سراسر دنیاوی منفعت ہی مدنظر نہ ہونی چاہئے بلکہ اصالۃً منفعت اُخروی مدنظر ہونی چاہئے اور

Marfat.com

تبعاً مال غنیمت وغیرہ بھی مطلوب ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو کوئی جہاد وغیرہ اعمال صالحہ کے بدلے میں اصالۃً عوض دنیا کا خواہاں ہوگا ہم اسے اس میں سے دیں گے بشرطیکہ کسی مصلحت کے خلاف نہ ہو اور آخرت میں اسے کچھ نہ ملے گا اور جو معاوضہ آخرت کا خواہاں ہوگا ہم اسے اس میں سے دیں گے اور اس کے ساتھ دنیاوی معاوضہ مال غنیمت وغیرہ بھی اگر ہم چاہیں گے تو دیں گے۔ غرض ثواب آخرت کی ذمہ داری ہے اور غنیمت وغیرہ مشیت پر موقوف ہے اور جو لوگ ہمارے انعامات کی قدر کریں گے ان کو اس شکر وقدر کا معاوضہ بھی دیں گے پس طالبین ثواب آخرت دو جزاؤں کے مستحق ہوئے ایک جزائے فعل دوسرے جزائے شکر۔

اور تم لوگوں سے جہاد کا مطالبہ کوئی نیا مطالبہ نہیں ہے اور نہ تمہاری اعانت دین کوئی نئی بات ہے بلکہ پہلے کتنے نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے کفار سے جنگ کی ہے اور نہ وہ اس مصیبت کی وجہ سے جو ان پر خدا کی راہ میں پڑی نہ کمزور ہوئے اور نہ کفار سے دبے اور اس صبر واستقلال کی وجہ سے وہ خدا کے محبوب ہوئے کیونکہ اللہ رب العزت صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور اس جہاد وصبر واستقلال پر بھی ان کا قول یہی تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ اور اپنے کام میں حدِ شرعی سے آگے بڑھ جانا معاف کر دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں جماعتِ کفار پر فتح دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا کا عوض ملک وجاہ ومال بھی انہیں عطا کیا اور آخرت کا عمدہ بدلہ بھی اور یہ انعامات اس لئے کئے کہ وہ نیک کام کرنے والے تھے اور خدا نیک کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور محبت مقتضی ہے انعام کو پس تم کو بھی ان کی تقلید کرنی چاہئے اور منافقوں کے بہکانے میں نہ آنا چاہئے۔

اے مسلمانو! اگر ان کافروں منافوں کا کہنا مانو گے تو یہ لوگ تمہیں الٹے پاؤں کفر کی طرف لوٹا دیں گے اور پھر سے کافر بنا دیں گے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم گھاٹے میں ہو جاؤ گے دیکھو یہ لوگ تمہارے مددگار نہیں ہیں بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ بہتر مددگار ہے پس تم اسی کو اپنا مددگار سمجھو اور اسی کا کہنا مانو کافروں کو نہ مددگار سمجھو اور نہ ان کا کہنا مانو تم کو خیال ہے کہ کہیں کفار ہم پر دوبارہ حملہ نہ کر دیں۔ لیکن تم پریشان نہ ہو ہم ابھی ان کے دل میں رعب ڈالے دیتے ہیں ان کی اس بداعمالی کی وجہ سے کہ انہوں نے اللہ رب العزت کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کیا جس کی شرکت پر اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور اس لئے وہ واپس نہیں آئیں گے یہ سزا تو ان کی فی الحال ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری قرارگاہ ہے ان ظالموں کی۔

مگر شکست تم نے اپنے ہاتھوں اٹھائی ہے کیونکہ خدا نے اس وقت جب تم ان کو خدا کے حکم سے قتل کر رہے تھے تم سے اپنا وعدہ غلبہ سچا کر دیا تھا اور تم کو ان پر غلبہ دیا تھا یہاں تک کہ جب تم بزدل ہو گئے اور آپس میں اسی معاملہ میں جھگڑنے لگے کہ ہم کو اب بھی مورچہ پر قائم رہنا چاہئے یا نہیں اور آخر کار تم نے نافرمانی کی اور مورچے سے ہٹ گئے بعد اس کے کہ اللہ رب العزت نے تم کو وہ شے دکھلا دی تھی جس کو تم چاہتے تھے یعنی غلبہ وفتح اور اختلاف وتفریق اختیار کیا چنانچہ کوئی تم میں دنیا مالِ غنیمت کا خواہاں تھا اور خلاف حکم مورچے کو چھوڑ کر لوٹ میں مصروف تھا اور کوئی تم میں آخرت کا خواہاں تھا تب اس نے تم کو کفار کی طرف سے دوسری طرف پھیرا اور تم کو ہزیمت دی تا کہ تمہیں ان نافرمانیوں کی وجہ سے مصیبت میں پھنسائے اور تمہیں معلوم ہو کہ نافرمانی کا انجام ایسا ہوتا ہے ورنہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں مغلوب کرے اور یہ بھی تم پر اللہ رب العزت کی ایک مہربانی تھی کہ تم کو تنبیہ کر دی اور دوسری

Marfat.com

مہربانی یہ کہ اللہ رب العزت نے تمہیں معافی دیدی اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت فضل کرنے والے ہیں مسلمانوں پر کہ نافرمانی کی حالت میں بھی ان کے مفاد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جرم کو معاف کردیتے ہیں۔

پھر تم کو اس وقت ان سے پھیرا جبکہ تم چڑھے چلے جارہے تھے اور کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور رسول تمہارے پیچھے سے تم کو پکار رہے تھے کہ اے اللہ کے بندو میری طرف آؤ اے اللہ کے بندو میری طرف آؤ مگر تم ایسے تھے کہ سنتے ہی نہ تھے پس یہ ہزیمت دے کر اس نے تم کو غم پر غم دیا کیونکہ اس سے پہلے تم کو کئی طرح سے غم تھا اول اپنے زخمی ہونے کا دوسرے اپنے عزیزوں کے زخمی یا مقتول ہونے کا، تیسرا مال غنیمت ہاتھ سے جانے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر کا اب شکست اور ہزیمت کا غم بھی ان میں مل گیا تو غم کی تکمیل ہوگئی۔

اور یہ غم پر غم اس لئے دیا گیا تاکہ تم مختلف انواع کے غموں سے آشنا ہو کر آئندہ نہ کسی فوت شدہ منفعت پر غم کرو اور نہ کسی آنے والی مصیبت پر اور اس طرح تم کو غم سے بالکل نجات ہو جائے کیونکہ غم کی دو ہی قسمیں ہیں ایک وہ جو فوت مرغوب سے حاصل ہو اور دوسرے وہ جو نزول مکروہ سے لاحق ہو اور اس واقعہ میں تم دونوں غموں سے آشنا ہو چکے تو اب اگر کوئی غم آئندہ لاحق ہوگا وہ انہیں دو قسموں میں سے کسی ایک میں داخل ہوگا اور وہ غیر مانوس نہ ہوگا اس لئے اس کا چنداں اثر نہ ہوگا۔ اگر ہوگا بھی تو تم اس کو یہ سمجھ کر دفع کرسکتے ہو کہ ہمیں پہلے ایسے واقعات پیش آئے تھے تو ہمارا کیا بگڑ گیا تھا اور اب آئے ہیں تو ہمارا کیا بگڑ جائے گا اور اس طرح تم غم سے نجات پاسکتے ہو اور اللہ رب العزت کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے اس لئے وہ ان کے مناسب جزا و سزا اور اصلاحیں تجویز کرتے ہیں اسی وجہ سے اللہ رب العزت تم کو شکست دے کر غم پر غم دیا۔

پھر غم کے بعد تم پر اطمینان یعنی اونگھ نازل کی جو کہ تم میں سے ایک جماعت مومنین پر چھائی ہوئی تھی تاکہ تمہارا غم غلط ہو اور اس صدمہ سے تمہیں نجات ملے۔

اور برخلاف اس کے دوسری جماعت منافقین کی یہ حالت تھی کہ ان کو اپنی جانوں کی پڑی تھی کہ وہ اپنے متعلق اللہ رب العزت کی نسبت ناحق نادانی کے خیال کررہے تھے کہ اس نے ہمیں مصیبت میں ڈالا اب ہماری جان کاہے کو بچے گی چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ کیا ہمارا کوئی بس ہے کہ ہم بچ جائیں ہم تو مجبوراً لڑائی میں شریک ہوئے اور اب شریک رہنے پر مجبور ہیں کیونکہ اگر ہم الگ ہوتے ہیں تو یہ مسلمان ہمیں پیس ڈالیں گے پس ہم دونوں طرح مصیبت میں ہیں آپ ان سے فرمادیجئے کہ احمقو تمہارا کیا بس ہوتا اختیار سب اللہ ہی کے لئے ہے۔

پس آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے حق میں مقتول ہونا لکھا ہوا تھا وہ ضرور اپنے گھروں سے نکل کر اپنے مقتلوں کی طرف آتے اور وہاں آکر مقتول ہوتے۔ مسلمانوں کو الزام دینا اور خواہ مخواہ پچھتانا فضول ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں خدا نہیں ہیں آپ سے قبل انبیائے کرام فوت ہو چکے ہیں لہٰذا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما جائیں تو کیا آپ دین سے پھر جاؤ گے اگر ایسا کرو گے تو اپنا نقصان کرو گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/فروری درس فیضان القرآن نمبر 35

سورۂ آل عمران آیت نمبر 156 تا 171 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا
فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي
الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

Marfat.com

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا
كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّاۤ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَاۤ
اَصَابَكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ
یَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ
وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ

Marfat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے انکار کیا وہ اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں جب کہ وہ سفر یا جہاد میں نکلتے ہیں اور ان کو موت آجاتی ہے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو وہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ اللہ اس کو ان کے دلوں میں سبب حسرت بنادے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے ہ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس سے بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہوں ہ اور تم مرگئے یا مارے گئے بہرحال تم اللہ ہی کے پاس جمع کیے جاؤ گے ہ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے لئے نرم ہوا گر تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمھارے پاس سے بھاگ جاتے پس ان کو معاف کردو اور ان کے لئے مغفرت مانگو اور معاملات میں ان سے مشورہ لو پھر جب فیصلہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں ہ اگر اللہ تمھارا ساتھ دے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمھارا ساتھ چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کرے اور اللہ ہی کے اوپر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو ہ اور نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپائے گا وہ اپنی چھپائی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا پھر ہر جان کو اس کے کیے ہوئے کا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر کوئی کچھ ظلم نہ ہوگا ہ کیا وہ شخص جو اللہ کی مرضی کا تابع ہے وہ اس شخص کے مانند ہو جائے گا جو اللہ کا غضب لے کر لوٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے ہ اللہ کے یہاں ان کے درجے الگ الگ ہوں گے اور اللہ دیکھ رہا ہے جو وہ کرتے ہیں ہ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے بیشک یہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ہ اور جب تم کو ایسی مصیبت پہنچی جس کی دوگنی مصیبت تم پہنچا چکے تھے تو تم نے کہا کہ یہ کہاں سے آگئی کہو یہ تمھارے اپنے پاس سے ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ہ اور دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ کے دن تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اللہ کے حکم سے پہنچی اور اس واسطے کہ اللہ مومنین کو جان لے ہ اور ان کو بھی جان لے جو منافق تھے جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمن کو دفع کرو انھوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ جنگ ہونا ہے تو ہم ضرور تمھارے ساتھ

Marfat.com

چلتے یہ لوگ اس دن ایمان سے زیادہ کفر کے قریب تھے وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے جس کو وہ چھپاتے ہیں ٥ یہ لوگ جو خود بیٹھے رہے اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے کہو تم اپنے اوپر سے موت کو ہٹا دو اگر تم سچے ہو ٥ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس ان کو روزی مل رہی ہے ٥ وہ خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل میں سے ان کو دیا ہے اور خوش خبری لے رہے ہیں کہ جو لوگ ان کے پیچھے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لئے بھی نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ وہ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ٥

تشریح: یہ بتلایا جاتا ہے کہ نہ شرکت جنگ سے احتراز زندہ رکھ سکتا ہے اور نہ شرکت جنگ مار سکتی ہے۔ بلکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی مارتا ہے اور یاد رہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا پس اگر تم ایسی باتیں کرو گے تو اللہ رب العزت ان کو دیکھے گا اور اس کی تم کو سزا دے گا۔

اور اگر بالفرض تم اللہ رب العزت کی راہ میں مارے جاؤ تو بھی تمہارا کچھ نقصان نہیں بلکہ فائدہ یہ ہے اس سے تمہارے گناہ معاف ہوں گے اور تم پر رحمت ہوگی اور اللہ رب العزت کی جانب سے مغفرت اور رحمت ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن کو لوگ زندہ رہ کر جمع کرتے ہیں اور جن کے لئے ان کو زندگی مطلوب ہے اور اگر تم مرو گے یا قتل ہو جاؤ گے خواہ اللہ رب العزت کی راہ میں یا دوسرے سے تو اللہ ہی کی طرف لے جائے جاؤ گے اور جب کہ دونوں حالتوں میں خدا ہی کی طرف جانا ہے تو اللہ رب العزت کی راہ میں جان دے کر مغفرت اور رحمت کیوں نہ حاصل کرو۔

اور جبکہ تم کو یہ معلوم ہو چکا کہ مسلمانوں نے نافرمانی کی وجہ سے شکست کھائی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم خود بھی ان '' شکست کھانے والوں '' کو معاف کردو اور اللہ رب العزت سے بھی ان کے لئے معافی چاہو اور ان کی اس غلطی کا کچھ خیال نہ کرو اور ان کا جی خوش کرنے اور اپنی رائے کو قوت دینے کے لئے ان سے معاملات میں مشورہ کیا کرو کیونکہ یہ لوگ عقل کے لحاظ سے بھی قابل اعتماد ہیں اور خلوص کے لحاظ سے بھی پھر مشورہ کے بعد تم کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ رب العزت پر بھروسہ کر کے اس کام کو کرو۔ کیونکہ مشورہ اور رائے محض سبب کے درجہ میں ہیں اور مؤثر نہیں مؤثر حقیقی اللہ رب العزت ہیں اس لئے انہیں پر اعتماد چاہیے۔ اللہ رب العزت توکل کرنے والوں سے محبت کرتے تھے۔

اب اس جگہ دو باتیں نہایت کار آمد بتلائی جاتی ہیں اول یہ کہ فتح کا مدار اللہ رب العزت کی مدد پر ہے اگر وہ تمہاری مدد کرے تو پھر کوئی نہیں جو تم پر غالب ہو سکے اور اگر وہ تمہاری مدد نہ کرے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے نہیں لہٰذا تم کو اللہ رب العزت کی اطاعت اختیار کر کے اس کی مدد و نصرت کو اپنا شریک کار بنانا چاہیے اور اس کی مخالفت کر کے اس کو اپنے سے منقطع نہ کرنا چاہیے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو صرف خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس کے حکم کے مقابلہ میں اپنی ضعف اور دشمن کی قوت پر نظر نہ کرنی چاہیے کیونکہ حکم جہاد خود دلیلِ قوت ہے خواہ قوت ذاتی ہو یا نصرتِ خداوندی کے ساتھ مل کر۔

چونکہ متبعین رضوان اللہ کو یہ امتیاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت حاصل ہوا ہے اس لئے آگے فرماتے ہیں کہ واقعی اللہ

Marfat.com

رب العزت نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا جب کہ انہی میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور اس ذریعہ سے ان کو گناہوں سے پاک کرتا اور ان کو اللہ رب العزت کی کتاب اور صحیح علم سکھلاتا ہے اور حقیقت میں وہ لوگ اس سے پیشتر کھلی گمراہی میں تھے پس ان کو اس احسان کی قدر کرنی چاہئے اور ان کی تعلیم پر عمل کر کے دولتِ تقرب عند اللہ سے بہرہ اندوز ہونا چاہئے۔

پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں اور فرماتے ہیں جس وقت تم کو احد میں وہ شکست پہنچی جس سے دوگنی بدر میں تم کفار کو پہنچا چکے تھے کیونکہ تمہارے تو ستر ہی آدمی مقتول ہوئے ہیں اور تم نے ستر قتل کیے تھے اور ستر قید تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آئی اے نبی آپ ان سے فرما دیجئے کہ یہ ''مصیبت'' خود تمہاری جانب سے ہے کہ تم نے اللہ رب العزت کے اس احسان کو جو اس نے تم پر رسول بھیج کر کیا تھا پوری قدر نہیں کی اور رسول کی مخالفت کی اس لئے اللہ نے تم کو شکست دلا دی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ جس طرح طاعت کی صورت میں تم کو فتح دے سکتا ہے یوں ہی معصیت کی صورت میں تم کو شکست بھی دلا سکتا ہے تم کفار کو دوگنی مصیبت پہنچا چکے ہو پھر ان کی طرف سے اگر تم کو مصیبت پہنچ گئی تو ناگواری کیوں ہے اور اس سے شکستہ خاطر کیوں ہوتے ہو۔ بلکہ اس کا سبب خود تم ہو اور تم نے نافرمانی کر کے یہ مصیبت خود مول لی ہے۔

اور جو مصیبت تم پر اس روز پڑی ہے جس روز احد میں دو جماعتوں یعنی مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا وہ اللہ رب العزت کے حکم سے ہے اور اس نے اسے تم پر اس لئے ڈالا ہے تا کہ وہ عملی طور پر مومنین کو بھی جان لے جنہوں نے منافقانہ برتاؤ کیا اور ان سے کہا گیا کہ آؤ اور تم بھی اللہ رب العزت کی راہ میں جنگ کرو یا کم از کم کفار کو اپنی کثرت تعداد سے مرعوب کر کے ان کو مسلمانوں سے دفع کرو تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ خود میدان جنگ میں جانے کے لئے بھی فن حرب سے واقفیت کی ضرورت ہے اگر ہم لڑائی بھڑائی جانتے ہوتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے مگر ہمیں تو لڑنا آتا ہی نہیں۔ ایسی حالت میں ہم کیسے شرکت کر سکتے ہیں۔

یہ لوگ جس روز انہوں نے یہ کہا ایمان کی بہ نسبت کفر سے قریب تر تھے کیونکہ یہ جواب ادعاء ایمان کے بھی خلاف تھا اس لئے کہ وہ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جو ان کے دل میں نہ تھی اور یہ بات صرف تخمینی نہیں بلکہ تحقیقی ہے کیونکہ اللہ رب العزت ان باتوں کو خوب جانتا ہے جن کو وہ دل میں پوشیدہ رکھتے ہیں اس لئے وہ جانتا ہے کہ جو بات ان کے منہ پر تھی وہ ان کے دل میں نہ تھی بلکہ دل میں صرف یہ تھا کہ اچھا ہے کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت جو شریک جنگ ہوئے تھے یہ کہا تھا کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو مارے نہ جاتے آپ ان سے فرما دیجئے کہ اچھا اگر تم سچے ہو اور فی الحقیقت تمہارے کہنا ماننے میں یہ اثر ہے کہ جو تمہارا کہنا مانے وہ موت سے بچ جائے گا تو تم اپنے سے موت کو دفع کر دینا۔ اور خود نہ مرنا ہم بھی دیکھیں کہ تم ایسا کیونکر کر سکتے ہو اور جب کہ تم خود اپنے سے موت کو دفع نہیں کر سکتے تو دوسروں سے اس کو کیسے دفع کر سکتے ہو۔

اور اے مخاطب تجھے ایسے لوگوں کو مردہ نہ سمجھنا چاہئے جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اور اس لئے نہ دوسروں کے مقتول ہونے پر غم کرنا چاہئے اور نہ اپنے کو قتل سے بچانے کے لئے جنگ سے گریز کرنی چاہئے کیونکہ وہ مردہ نہیں ہیں بلکہ اپنے پروردگار

Marfat.com

کے نزدیک یوں زندہ ہیں کہ ان کو ایسی حالت میں رزق دیا جاتا ہے کہ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس سے وہ کہ خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے سے آ کر ابھی ان سے نہیں ملے بلکہ آئندہ شہید ہو کر بحالت ایمان وفات پا کر ان سے ملیں گے ان کے متعلق وہ اس بات سے خوش ہیں کہ ان پر مرنے کے بعد نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے کیونکہ انکو اپنے ذاتی تجربہ سے اس کا علم ہو چکا ہے اور انہوں نے شہید ہو کر مراتب عالیہ حاصل کئے ہیں۔

گو شہداء کو عارضی طور پر جنت میں آنے جانے اور کھانے پینے کی اجازت ہے۔ مگر ان کا سفر اصلی جنت سے باہر ہے اس لئے اس جگہ یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ وہ قیامت میں جنت سے کیسے نکالے جائیں گے اور وہ اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے کیسے نکلتے ہیں کیونکہ علی الاطلاق یہ قاعدہ یہ مسلم نہیں کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد اس سے کوئی نہیں نکل سکتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں جنت میں تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس آئے۔

الغرض دخول جنت دو قسم کا ہے ایک عارضی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء اور حضرت آدم وحوا کا دخول اور دوسرا اصلی جیسا کہ قیامت میں اہل جنت کا دخول پس پہلی قسم کے دخول کے بعد خروج اور اخراج دونوں ممکن بلکہ واقع ہیں خروج کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی ہے اور اخراج کی مثال حضرت آدم وحوا کا اخراج ہے۔

اور دوسری قسم کے دخول بعد اخراج تو یقیناً نہ ہوگا رہا اپنی خوشی سے عارضی طور پر خروج اس کے امتناع کی کوئی دلیل نہیں بجز اس کے کہ یوں کہا جائے کہ جنت اور دوزخ کے سوا کوئی اور جگہ ہی نہ ہوگی اور جنتی جنت سے نکل کر دوزخ میں تو کاہے کو جائیں گے اور کوئی جگہ جانے کی ہے ہی نہیں لہذا جنت میں ہی رہیں گے پس اگر ایسا ہے تو یہ وجہ تو عدم خروج کی ہو سکتی ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔

یہ بھی یاد رکھیں جو اپنی زندگیوں کو اللہ کی راہ میں کٹا دیں انہیں مردہ مت کہو اور نہ یہ سمجھو کہ ان کی زندگی بیکار ضائع ہو گئی ہے انہیں تو اللہ رب العزت کی طرف سے برزخی زندگی میں رزق ملتا ہے اور وہاں انہیں مثالی زندگی دی گئی ہے اور وہ لوگ اس اجر میں راضی ہیں۔ یاد رکھیں! اللہ ایمان والوں کی قربانیاں جیسی بھی دی ہوں گی ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کو اجر عظیم سے نوازتا رہتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

5رفروری درس فیضان القرآن نمبر 36

سورۂ آل عمران آیت نمبر 172 تا 189 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ
الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا
نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ

Marfat.com

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ
مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾ لَقَدْ سَمِعَ
اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨١﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٨٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ
اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ
النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ
بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ

Marfat.com

إِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۗ وَلَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ
أَشْرَكُوٓا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٨٦﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ
وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا
يَشْتَرُونَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوْا وَّ
يُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨٩﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو مانا بعد اس کے کہ ان کو زخم لگ چکا تھا ان میں سے جو نیک اور متقی ہیں ان کے لئے اجر ہے ٥ جن سے لوگوں نے کہا کہ دشمن نے تمھارے خلاف بڑی طاقت جمع کر لی ہے اس سے ڈرو لیکن اس چیز نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور وہ بولے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے ٥ پس وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل کے ساتھ واپس آئے ان لوگوں کو کوئی برائی پیش نہ آئی اور وہ اللہ کی رضامندی پر چلے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ٥ یہ شیطان ہے جو تمہیں اپنے دوستوں کے ذریعہ ڈراتا ہے تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو ٥ اور وہ لوگ تمھارے لئے باعث غم نہ بنیں جو انکار

Marfat.com

میں سبقت کر رہے ہیں وہ اللہ کو ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اللہ چاہتا ہے کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا ہے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں یہ خیال نہ کریں کہ ہم جو ان کو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے ہم تو بس اس لئے مہلت دے رہے ہیں کہ وہ جرم میں اور بڑھ جائیں اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ○ اللہ وہ نہیں کہ مسلمانوں کو اس حالت پر چھوڑے جس طرح کہ تم اب ہو جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے اور اللہ یوں نہیں کہ تمہیں غیب سے خبردار کرے بلکہ اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے پس تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمھارے لئے بڑا اجر ہے ○ اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل میں سے دیا ہے وہ ہر گز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں اچھا ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بہت برا ہے۔ جس چیز میں وہ بخل کر رہے ہیں اس کا قیامت کے دن انکو طوق پہنایا جائے گا اور اللہ ہی وارث ہے زمین و آسمان کا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ○ اللہ نے ان لوگوں کا قول سنا جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں ہم لکھ لیں گے ان کے اس قول کو اور ان کے پیغمبروں کو ناحق مار ڈالنے کو بھی اور ہم کہیں گے کہ اب آگ کا عذاب چکھو ○ یہ تمھارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ناانصافی کرنے والا نہیں ○ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جس کو آگ کھالے ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے تمھارے پاس رسول آئے کھلی نشانیاں لے کر اور وہ چیز لے کر جس کو تم کہہ رہے ہو پھر تم نے کیوں ان کو مار ڈالا اگر تم سچے ہو ○ پس اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو کھلی نشانیاں ہیں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں پورا اجر تو بس قیامت کے دن ملے گا پس جو شخص آگ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کیا جائے وہی کامیاب رہا اور دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا سودا ہے ○ یقیناً تم اپنے جان اور مال میں آزمائے جاؤ گے اور تم بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے ان سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی اور ان سے بھی جنھوں نے شرک کیا اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے ○ اور جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم خدا کی کتاب کو پوری طرح ظاہر کرو گے اور اسکو نہیں چھپاؤ گے مگر انھوں نے اس کو پس پشت ڈال دیا اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا کیسی بری چیز ہے جس کو وہ خرید رہے ہیں ○ جو لوگ اپنے ان کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کئے اس پر ان کی تعریف ہو انکو عذاب سے بری نہ سمجھو ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور اللہ ہی کے لئے ہے زمین و آسمان کی بادشاہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

تشریح: جن لوگوں نے احد سے فراغت کے بعد ابوسفیان کے تعاقب کے لئے اللہ رب العزت اور رسول کی دعوت کو منظور کیا بعد اس کے کہ ان کو احد میں زخم پہنچ چکا تھا ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اس کے بعد بھی اچھے کام کئے اور تقویٰ اختیار کیا اور کوئی کام ایسا نہیں کیا جو موجب حبط اعمال یا تنقیص اجر ہو بڑا اجر ہے وہ لوگ جن سے لوگوں یعنی بنی عبدالقیس نے ابوسفیان وغیرہ کے سکھائے سے یہ کہا کہ لوگوں یعنی ابوسفیان وغیرہ نے تمہارے مقابلہ کے لئے فوج جمع کی ہے تم ان سے ڈرو اور ان کے تعاقب کی جرأت نہ کرو تو اس بات نے ان کا ایمان بڑھایا اور بجائے اس کے کہ وہ خوف زدہ ہوتے انہوں نے کہا کہ ہمیں ان کی فوج

Marfat.com

کی کچھ پرواہ نہیں ہمیں اللہ رب العزت کافی ہے پس اس تفویض کا یہ اثر ہوا کہ اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو لڑائی سے بچالیا اور وہ اللہ رب العزت کے انعام اور اس کے فضل سے ایسی حالت میں لوٹے کہ ان کو برائی نے چھوا تک نہیں اور انہوں نے اللہ رب العزت کی خوشنودی کا اتباع کیا یہ نفع الگ رہا اور حقیقت یہ ہے کہ خدا بڑے فضل والا ہے کہ اس نے مسلمانوں کو بلا زحمت کے اتنا بڑا ثواب دے دیا۔

ہاں اے مسلمانو اگر چہ تم اس وقت نہیں ڈرے اور صاف جواب دے دیا مگر آئندہ کے لئے تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان جس کا تم کو بخوبی علم ہے اپنے دوستوں سے صرف ڈرایا ہی کرتا ہے کبھی بلا واسطہ بطور وسوسہ کے اور کبھی بواسطہ جیسا کہ اس نے اس وقت کیا ہے اور کر کچھ نہیں سکتا پس تم شیطان کے بہکائے میں آ کر ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرنا اگر تم درحقیقت مومن ہو جیسا کہ واقعہ ہے۔

یہ تو مسلمانوں کو ہدایت تھی اور اے نبی تم کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ یہ لوگ جو دوڑ دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں اور نہایت تیزی و مستعدی کے ساتھ انعال کفر و عداوت اسلام و مسلمین وغیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں تمہارے لئے موجب رنج و غم نہ ہونے چاہیں کیونکہ یہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے پس ان کے اس فعل میں مضرت تو کچھ نہیں ہوئی اور حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ رب العزت چاہتے ہیں کہ ان کی شرارت کی بناء پر ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھیں اور یہ لوگ منافع اخروی سے بالکل محروم رہیں اس لئے نہ ان کو ہدایت دی جاتی ہے اور نہ ان کو ان کی کاروائیوں سے جبراً روکا جاتا ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں مین یہ مقصد فوت ہوتا ہے بلکہ ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ وہ خود اپنے اختیار سے خوب گناہ کمئیں اور ان کی پاداش میں منافع اخروی سے محروم رہیں اور صرف محروم ہی نہیں بلکہ ان کو ان کی بدکاریوں پر بڑی سزا بھی ہوگی۔

اور کچھ ان منافقین ہی کی تخصیص نہیں بلکہ جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر لیا وہ منافقین ہوں یا کفار مجاہرین ان سب کا یہی حکم ہے کہ وہ اپنے اس فعل سے خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اس کی پاداش میں ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا اور جو لوگ کفر کرتے ہیں۔ان کو ہمارے فی الحال سزا نہ دینے سے یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہم جو ان کو مہلت اور ڈھیل دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے بہتر ہرگز نہیں بلکہ ان کے لئے سراسر بری ہے کیونکہ ہم ان کو صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں ترقی کریں اور خوب دل کھول کر گناہ کریں اور چونکہ یہ ڈھیل ان کو گناہ پر مجبور کرنے والی نہیں ہے اس لئے اس میں ہم پر کوئی الزام نہیں بالخصوص جبکہ وہ ڈھیل بھی انہی کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔اور انکو ان بداعمالیوں کے عوض میں ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔

علاوہ اس حکمت کے ایک حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ رب العزت ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اس حالت پر چھوڑے رکھے جس پر تم اب ہو تا آنکہ وہ گندوں کو پاکوں سے جدا کر دے اور اس کی صورت یہی ہے کہ ان کا برتاؤ مسلمانوں کے خلاف ہو اس لئے ان کو ایسے برتاؤں کی گنجائش دی گئی ہے

اور پس تم کو اللہ اور سول پر ایمان رکھنا چاہئے اور ان کے اقوال کو صحیح اور انعال میں حکمت سمجھ کر ان کو تسلیم کرنا چاہئے اور خواہ مخواہ کے شکوک و شبہات میں نہ پڑنا چاہئے اور اگر تم ایمان رکھو گے اور مخالفت سے بچو گے تو تمہیں بڑا معاوضہ ملے گا۔

گفتگو جہاد کے معاملہ میں ہو رہی تھی اور جہاد میں مال کے خرچ کی ضرورت ہے اور اس کے خرچ کرنے میں لوگ بخل بھی

Marfat.com

کرتے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ ان چیزوں کے متعلق بخل کرتے ہیں جو اللہ رب العزت نے ان کو اپنے فضل سے دی ہیں اور جہاد وغیرہ میں اس کو خرچ نہیں کرنا چاہتے وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے ہرگز بہتر نہیں ہے بلکہ سراسر برا ہے کیونکہ عنقریب وہ اشیاء جن کے متعلق وہ بخل کرتے ہیں قیامت میں سانپوں کی صورت میں ان کے گلے کا ہار بنائی جائیں گی اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ رب العزت ہی کو حاصل ہے اور اس لئے جب مدعیان ملک فنا ہو جائیں گے تو ان کا مالک اللہ رب العزت ہی رہ جائے گا۔ اور کوئی برائے نام بھی اپنی ملکیت کا دعویٰ نہ کر سکے گا تو یہ سراسر نادانی ہے کہ اپنے اختیار سے خدا کو دے کر اس سے بہتر معاوضہ نہ لیا جائے اور ہم یہ بھی بتلائے دیتے ہیں کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ رب العزت اس سے خبردار ہے اور اس لئے وہ تمہارے بخل کو بھی جانتا ہے جس کی وہ تمہیں سزا دے گا۔

اور چونکہ وہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے اسی لئے اللہ رب العزت نے ان لوگوں کی بات بھی ضرور سنی ہے جنہوں نے اللہ رب العزت کے قول من ذاالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً کون کر اس کے جواب میں یوں کہا کہ بے شک اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں جب ہی تو ہم سے قرض مانگتا ہے ہم اس بات کو جو انہوں نے کہی ہے ضرور لکھیں گے اور ان کے انبیاء کے ناحق قتل کرنے کو بھی اور اس بے باکی و گستاخی کے عوض میں ان سے کہیں گے کہ اچھا اب تم آگ کا عذاب چکھو یہ عذاب اس خاص مقدار پر اس کی وجہ سے ہے جو تم اپنے ہاتھوں کر چکے ہو کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ رب العزت بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے کہ وہ بلا جرم یا جرم سے زائد سزا دے۔

واضح ہو کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو صرف قیامت میں تمہارے کاموں کے بدلے پورے پورے دیئے جائیں گے اگر اچھے اعمال ہوئے اچھا بدلہ ملے گا اور جنت میں جاؤ گے اور اگر برے اعمال ہوئے برا بدلہ ملے گا۔ پس اگر دنیا میں سزا نہ ہو تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم سزا سے بچ گئے کہ ان مکذبین کو قیامت میں ضرور سزا ملے گی اور جبکہ برے اعمال کی سزا دوزخ اور اچھے کاموں کا بدلہ جنت ہے تو جو شخص دوزخ سے دور کر کے جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا لہذا تم کو وہی کام کرنے چاہئیں جو دوزخ سے دور اور جنت میں داخل کرنے والے ہیں اور دنیاوی زندگی پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہاں تک جہاد کی بحث چلی آ رہی ہے اس کے آخر میں ایک جامع حکم بیان فرماتے ہیں جو جہاد و غیر جہاد سب کو شامل ہے فرماتے ہیں کہ مسلمانو آئندہ بھی تمہارے مالوں اور جانوں کے معاملہ میں تمہارا امتحان کیا جائے گا کبھی یوں کہ تم کو جہاد کا حکم دیا جائے گا جس میں جان و مال دونوں کا نقصان ہے۔ اور کبھی یوں کہ آفات سماویہ سے ان کو نقصان پہنچایا جائے گا

اوپر اہل کتاب کی تکذیب رسول کا صراحۃً ذکر تھا اور منشا اس کا کتمان نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا جو کہ کتب سابقہ میں مذکور تھی اس لئے اب اس کتمان کی مذمت بیان فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور جبکہ اللہ رب العزت نے ان لوگوں سے جن کو کتاب دی گئی یہ عہد لیا کہ تم اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرو گے اور اس کے کسی جز کو اپنی ذاتی غرض سے نہ چھپاؤ گے دیکھو کہ انہوں نے اس عہد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا سو انہوں نے اس کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض میں تھوڑے دام لے لئے کہ دنیاوی مال کے لالچ میں مضمون نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو چھپا لیا پس نہایت بری چیز ہے وہ جس کو وہ اس عہد کے بدلہ میں لے رہے ہیں اور تم ان لوگوں کو جو اپنے اس ناشائستہ فعل پر خوش ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کاموں

Marfat.com

پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے مثلاً ان کو مومن اور متقی وغیرہ کہا جائے اور یہ نہ سمجھنا کہ انہیں عذاب نہ دیا جائے گا ضرور دیا جائے گا اور معمولی بھی نہیں بلکہ ان کو سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا کیونکہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

درس میں اس چیز کی بھی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ شیطان اپنے دوستوں کے ذریعے اہل ایمان کو ڈراتا ہے شیطان کے دوست وہ لوگ ہیں جو شیطانی کاموں میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں لیکن ان کا انجام بہت برا ہی ہوتا ہے شیطان قوتیں اگرچہ غالب رہتی ہیں لیکن ان کی مثال غبارے کی طرح ہوتی ہے خوب پھول جاتا ہے لیکن ذرا سی چھبن سے اس کی ساری ہوا نکل جاتی ہے مومن کی بنیاد ٹھوس وجود پر ہوتی ہے اس کے اندر استقامت اور بردباری ہوتی ہے وہ اطمینان قلب سے زندگی گزارتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت کے ارشاد گرامی میں ہے کہ اگر تم مومن ہو تو شیطان کے دوستوں سے مت ڈرو صرف مجھ سے ڈرو میں تمہارے اندر سے ان کا خوف نکال دوں گا اور تمہیں کامیابی بھی دوں گا اور غلبہ بھی دوں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6 فروری درس فیضان القرآن نمبر 37

سورۂ آل عمران آیت نمبر 190 تا 200 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ فِىْ خَلْقِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

Marfat.com

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا
يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے باری باری آنے میں عقل والوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں o جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں وہ کہہ اٹھتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ سب کچھ بے مقصد نہیں بنایا تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب تو نے جس کو آگ میں ڈالا اس کو تو نے واقعی رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں o اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی

Marfat.com

طرف پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر ٥ اے ہمارے رب تو نے جو وعدے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ٥ ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے ہو پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور وہ لڑے اور مارے گئے ان کی خطائیں ضرور ان سے دور کر دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ ان کا بدلہ ہے اللہ کے یہاں اور بہترین بدلہ اللہ ہی کے پاس ہے اور ملک کے اندر منکروں کی سرگرمیاں تمہیں دھوکے میں نہ ڈالیں ٥ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے ٥ البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے باغ ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے ان کی میزبانی ہوگی اور جو کچھ اللہ کے پاس نیک لوگوں کے لئے ہے وہی سب سے بہتر ہے ٥ اور بیشک اہل کتاب میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب کو بھی مانتے ہیں جو تمھاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب کو بھی مانتے ہیں جو اس سے پہلے خود ان کی طرف بھیجی گئی تھی وہ اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور وہ اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچ نہیں دیتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ٥ اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور اللہ سے ڈرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو گے ٥

تشریح: بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کی آمد و رفت میں اس مدعا پر بہت سے دلائل موجود ہیں مگر ہر ایک کے لئے نہیں بلکہ عقل والوں کے لئے جن کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے غرض ہر حالت میں یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔

یہ لوگ غور و خوض کے بعد جس نتیجہ پر پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے اس مخلوق کو لایعنی نہیں پیدا کیا بلکہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ پاک ہیں ہر نقص وعیب سے لہذا آپ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے اے ہمارے رب یہ درخواست ہم اس لئے کرتے ہیں کہ جس کو آپ دوزخ میں داخل کریں اس کو آپ نے رسوا کر دیا اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ رسوا ہوں۔

پس اس لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک اعلان کرنے والے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کا یوں اعلان کرتے بھی سنا ہے کہ اے اللہ کے بندو اپنے پروردگار کو مانو ہم نے اس اعلان کو قبول کیا اور ہم ایمان لے آئے پس آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہماری برائیوں کو دور کر دیجئے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ اور ان کے گروہ میں شامل کر کے موت دیجئے۔ اے ہمارے پروردگار جو آپ نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے وہ بھی ہمیں دے اور ہمیں قیامت میں رسوا نہ کر آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ مگر باوجود اس کے اس درخواست کے کئی منشا ہیں ایک اپنا فرض ادا کرنا جو بمقتضائے عبدیت ہم پر عائد ہے۔ یعنی اپنی احتیاج اور افتقار کو ظاہر کرنا اور دوسرا یہ کہ وعدہ کے بعد بھی آپ کا حق اور

Marfat.com

اختیار باقی ہے کہ آپ نہ دیں یہ دوسری بات ہے کہ آپ اس اختیار سے لازم طور پر کام نہ لیں پس جبکہ اس کے بعد بھی آپ کو نہ دینے کا حق واختیار باقی ہے اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں اور تیسرا یہ کہ آپ نے طاعت پر جزا کا ضرور وعدہ فرمایا ہے جس میں تخلف نہیں ہوسکتا مگر اس کا تو وعدہ نہیں کیا ہم تمہیں لامحالہ طاعت پر قائم رکھیں گے۔ پس ان درخواستوں کے یہ معنی ہیں کہ آپ ہمیں ان نعمتوں کا اہل رکھیں۔

(پس جبکہ انہوں نے یہ دعائیں کیں تو ان کے رب نے یعنی میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کیا کیونکہ میرا قانون ہے کہ میں کسی کام کرنے والے کے کام کو ضائع نہیں کرتا بشرطیکہ خود اس کام کے کرنے والے کی جانب میں ایسے امور موجود نہ ہوں جو اس کے ضائع کرنے کے مقتضی ہوں مثلاً کفر یا عدم خلوص خواہ وہ کام کرنے والا مرد ہو یا عورت کیونکہ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو۔ پس جبکہ میں کسی کام کرنے والے کے کام کو ضائع نہیں کرتا تو جن لوگوں نے میری راہ میں گھر بار چھوڑا اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا اور ان کو ایذا دی گئی اور کفار سے جنگ کی اور مارے گئے ہیں ان کی برائیاں دور کردوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور اللہ ہی کے یہاں بہتر معاوضہ ہے اس لئے تمہیں اسی سے معاوضہ کا طلب ہونا چاہئے۔

اے مخاطب تجھے کفار کا شہروں میں چلنا پھرنا مغالطہ میں نہ ڈالے کہ تو بھی ان کا یہ چلنا پھرنا دیکھ کر سمجھے کہ کفر سے ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا اور وہ ہم سے زیادہ مزہ میں ہیں یہ لوگ صرف چند روز نفع اٹھائیں گے، اس کے بعد ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور وہ بری آرام گاہ ہے لیکن برخلاف ان کے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے باغات ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی بحالیکہ یہ باغات ان کا سامان ضیافت ہوں گے خدا کی جانب سے اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر ہے نیک لوگوں کے لئے ان کو اسی کا طالب ہونا چاہئے)

اب اس سورت کو جامع نصیحت پر ختم کرتے ہیں جو کہ خلاصہ ہے تمام سورت کا کہ اے مسلمانو جب خاص کوئی تم کو تکلیف پہنچے خواہ کفار کی جانب سے یا اللہ رب العزت کی طرف سے تو تم اس پر صبر کرو اور جبکہ تکلیف تم میں اور کفار میں مشترک ہو جیسے حالت قتال تو تم کافر کے مقابلہ میں صبر کرو اور ان سے ہٹے نہ رہو اور جبکہ جنگ کی حالت نہ ہو تو اس سے غافل نہ ہو اور جنگ کے لئے تیار رہو اور ہر حالت میں خدا سے ڈرتے رہو۔ امید ہے کہ تم ان باتوں پر عمل کر کے کامیاب ہوگے۔

اس درس میں ذکر پر بھی بہت زور دیا گیا ہے ان لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو لوگ اللہ رب العزت کو کھڑے بیٹھے اور کروٹیں بدل بدل کر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور پھر کائنات کے مالک کی بنائی ہوئی تخلیق پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور پھر عاجز ہو کر یہ کہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ اے اللہ کوئی بھی چیز تو نے بے کار نہیں بنائی۔ اور نہ ہی بے مقصد تخلیق کی ہے تیری ذات پاک ہے ہمیں عذاب جہنم سے ضرور بچانا۔ کائنات کی ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے۔ بغیر مقصد کے اللہ رب العزت نے کسی بھی چیز کو خلق نہیں کیا ہے آج کے درس میں دعاؤں کا ذکر بڑی کثرت سے کیا گیا مناسب ہوگا کہ ان دعاؤں کو یاد کرلیں ایک تو یہ دعائیں ''ربنا'' سے شروع ہوتی ہیں یعنی اے ہمارے رب اس جملے میں بڑی ہی اعانت موجود ہے آخر میں بس ایک ہی بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے اے ایمان والو صبر سے کام لو اور مضبوطی سے مقابلہ کرو اور رابطہ صرف اللہ سے مضبوط رکھو اور صرف اللہ رب العزت کا ڈر اپنے اندر پیدا کرو سمجھو لو کہ تم کامیاب ہوجاؤ گے کیونکہ کامیابی کا معیار صرف رب کبریا سے تعلق قائم رکھنے میں ہے اور کسی چیز میں نہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النساء

سورۃ النساء مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 176 اور رکوع کی تعداد 24 ہے۔کلمات کی تعداد 3720 اور حروف کی تعداد 16667 ہے۔ترتیب قرآنی کے لحاظ سے اس کا نمبر 4 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 92 ہے۔چونکہ اس میں زیادہ تر عورتوں کے مسائل کا تذکرہ ہے اس لئے اسے سورۃ النساء کہا جاتا ہے یہ نام اس سورۃ کی آیت نمبر 3 سے لیا گیا ہے۔جس کا معنی ہے عورتیں۔یہ سورۃ عائلی قوانین معاشرتی مسائل،قومی اور ملی اصطلاحات پر مبنی ہے یہ غزوہ احد میں 70 کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت ان کے خاندان کی بحالی،بیوگان کی سرپرستی،یتیموں کی حفاظت اور ان کی وراثت کی تقسیم کے مسائل سے آگاہ کیا گیا ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: تمام انسانوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے قرابت داروں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو،یتیم کے مال کے متعلق ذکر ہے،چار شادیوں کی اجازت اس وقت ہے جب کہ ان کے حقوق کی ادائیگی کر سکو عدل وانصاف کر سکو۔مہر کے متعلق،حق مہر معاف کروانا غلط ہے،ورثاء کے لئے وصیت نہیں بلکہ غیر وارثوں کے لئے وصیت ہے،عاق نامہ کا تصور غلط ہے اگر بیوی کا حق مہر ادا نہیں کرے گا تو یہ قرض ہے اسے قرض کے خانہ میں لکھا جائے گا،بدکاروں کی سزا کا ذکر ہے،دیا ہوا مال واپس نہیں لینا اسی طرح وقف،ہبہ،صدقہ واپس لینے یا اس کا ذکر کرنے سے منع کیا گیا ہے حرمت والے رشتوں کا ذکر ہے،رضاعی بہن بھی حرام ہے،رضاعت کے لئے دو سال مدت ہے قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

آیت نمبر 31 تا 70: میاں بیوی کے درمیان تنازع کی شکل میں لڑکی والوں کی طرف سے اور لڑکے والوں کی طرف سے نمائندے بنائیں،عزیزوں سے صلہ رحمی کریں،تیمم کا حکم،شرک سب سے بڑا گناہ ہے،دو بہنوں سے بیک وقت نکاح حرام ہے۔

آیت نمبر 71 تا 100: اللہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے لڑنا گناہ ہے نیکی اللہ کی طرف سے اور بدی اپنے نفس کا قصور ہے،اطاعت رسول اطاعت خداوندی ہے۔نیکی کی ترغیب دینے والے کو بھی اجر ملے گا مومن کا قتل جائز نہیں قتل کی صورت میں قصاص دے یا دیت دے،دیت کی رقم 100 اونٹ کے برابر ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر 101 تا 130: نماز قصر کا ذکر ہے نماز اوقات مقررہ پر فرض ہے، توبۃ النصوح، سچی توبہ، گناہ خود کر کے کسی اور کے سر تھوپنا بہتان عظیم ہے، صلح میں خیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرنے والا دوزخی ہے، انسان خواہشات کا مجموعہ ہے۔ یتیم لڑکیوں کے حقوق اور ان کے مناسب جگہوں پر نکاح کا تذکرہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنا یا قتل کرنے کی نفی، عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ماننے کی مذمت۔

آیت نمبر 131 تا 147: عورتوں کے حقوق کا تفصیلی بیان۔ طلاق، خلع اور رضاعت کے مسائل کا بیان جو شخص اپنی ہمت اور کوشش دین کے کاموں میں لگا تا ہے تو اللہ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کو دل جمعی اور مستقل ارادہ عطا کرتا ہے۔ گواہی اپنے خلاف، اپنے ماں باپ کے خلاف، رشتہ داروں کے خلاف دینا صحیح حق ہے۔ اس کا تعلق صرف عدالت تک محدود نہیں ہے بلکہ عام زندگی میں حق سچ کا ساتھ دینے کو کہا گیا ہے عدل کے معاملہ میں ایک دوسرے کے معاون بنو۔ منافقوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے جو آیات کا غلط مفہوم بیان کرتے ہیں یا اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ مشرک اور منافق دوزخ کے آخری درجہ میں ہوں گے۔ اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اور اصلاح کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے۔

آیت نمبر 148 تا 176: اللہ بری بات کے اظہار کو ناپسند فرماتا ہے، نیکی کی تشہیر کرنا ضروری ہے بشرطیکہ نیت ترغیب کی ہو، غیبت کی مذمت، حضرت عیسیٰ کے متعلق قصہ کفر اور ظلم کرنے والوں کی مغفرت نہ ہوگی، کلالہ کی وراثت کے متعلق ذکر ہے کلالہ کی تعریف کی گئی ہے بیشتر مضامین کا تعلق وراثت سے ہے۔

Marfat.com

7/ فروری درس فیضان القرآن نمبر 38

سورۂ نساء آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا
الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ص
وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②
وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا
طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ وَاٰتُوا النِّسَآءَ

Marfat.com

صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ
مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ﴿۴﴾ وَ لَا تُؤْتُوا
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ
ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾
وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ
رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا
اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِیْرًا
فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۶﴾ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَ اِذَا حَضَرَ
الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ
وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾ وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۹﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ
نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ﴿۱۰﴾ ع یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا

Marfat.com

تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ
اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ
اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ
غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطہ سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خبردار رہو قرابتداروں سے بیشک اللہ تمھاری نگرانی کر رہا ہے ٥ اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کرو اور برے مال کو اچھے مال سے نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ یہ بہت بڑا گناہ ہے ٥ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے یتیموں کے بارے میں تو عورتوں میں جو تمہیں پسند ہوں ان میں سے دو دو تین تین چار چار تک نکاح کرلو اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو ایک ہی نکاح کر دیا جو کنیز تمھاری ملک میں ہو اس میں امید ہے کہ تم انصاف سے نہ ہٹو گے ٥ اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کرو پھر اگر وہ اس میں سے کچھ تمھارے لئے چھوڑ دیں اپنی خوشی سے تو تم اس کو ہنسی خوشی سے کھاؤ ٥ اور نادانوں کو اپنا وہ مال نہ دو جس کو اللہ نے تمھارے لئے قیام کا ذریعہ بنایا ہے اور اس مال میں سے ان کو کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے بھلائی کی بات کہو ٥ اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو اگر ان میں ہوشیاری دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کردو اور ان کا مال اسراف سے اور اس خیال سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے نہ کھاؤ اور جس کو حاجت نہ ہو وہ یتیم کے مال سے پرہیزگاری کرے اور جو شخص محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ ٹھہرالو اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے ٥ ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں سے عورتوں کا بھی حصہ ہے تھوڑا ہو یا زیادہ ہو ایک مقرر کیا ہوا حصہ ٥ اور اگر تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور محتاج موجود ہوں تو اس میں سے ان کو بھی کچھ دو اور ان سے ہمدردی کی بات کہو ٥ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انھیں ان کی بہت فکر رہتی پس ان کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور بات پکی کہیں ٥ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے ٥ اللہ تمہیں تمھاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اگر عورتیں دو سے زائد ہیں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اس مال سے جو مورث چھوڑ گیا ہے اور اگر وہ اکیلی ہے تو اس کے لئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ کو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اس مال کا جو وہ چھوڑ گیا ہے بشرطیکہ مورث کے اولاد ہو اور اگر مورث کے اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا تہائی ہے اور اگر اس کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے یہ حصے وصیت نکالنے کے بعد یا ادائے قرض کے بعد ہیں جو وہ وصیت کر جاتا ہے تمھارے باپ ہوں یا تمھارے بیٹے ہوں تم نہیں جانتے کہ ان میں تمھارے لئے سب سے زیادہ نافع کون ہے یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا فریضہ ہے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ٥ اور تمھارے لئے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمھاری بیویاں چھوڑیں بشرطیکہ ان کے اولاد نہ ہو اور اگر ان کے اولاد ہو تو تمھارے لئے بیویوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے وصیت نکالنے کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا ادائے قرض کے بعد اور ان بیویوں کے لئے چوتھائی ہے تمھارے ترکہ کا اگر تمھارے اولاد نہیں ہے اور اگر تمھارے اولاد ہے تو ان کے لئے آٹھواں حصہ ہے تمھارے ترکہ کا بعد وصیت نکالنے کے بعد جس

Marfat.com

کی تم وصیت کر جاؤ یا ادائے قرض کے بعد اور اگر کوئی مورث مرد یا عورت ایسا ہو جس کے نہ اصول ہوں اور نہ فروع اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ اس سے زائد ہوں تو وہ ایک تہائی میں شریک ہوں گے بعد وصیت نکالنے کے بعد جس کی وصیت کی گئی ہو یا ادائے قرض کے بعد بغیر کسی کو نقصان پہنچائے یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ علیم وحکیم ہے ٥ اور اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے ٥ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے مقرر کئے ہوئے ضابطوں سے باہر نکل جائے گا اس کو وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت والا عذاب ہے ٥

تشریح: اے لوگو تم اپنے پروردگار سے ڈرو اور کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو۔ جس نے تم کو ایک شخص آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور اول اس نے اس سے اس کے جوڑے حوا کو اس کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور اس کے بعد ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

اور تم اس خدا سے ڈرو جس کے واسطے تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے حقوق وغیرہ کا سوال کیا کرتے ہو قرابتوں سے بھی یوں کہ ان کو قطع نہ کرو واضح رہے کہ اللہ رب العزت تمہارا نگراں اور تمہارے کاموں سے خبردار ہے پس تم کو ان احکام کے ماننے میں کوتاہی نہ کرنی چاہئے ورنہ تم کو سزا دے گا۔

اور تم یتیموں کے مال نہ دبایا کرو۔ بلکہ جس وقت وہ بالغ ہو جائیں اس وقت ان کے مال ان کو دے دیا کرو۔ اور اپنے پاک مالوں کے عوض ان کے گندے مال نہ لیا کرو چونکہ جاہلیت میں ایک یہ بھی معمول تھا کہ یتیموں کے مال جو اچھے ہوتے تھے ان کو خود رکھ لیتے تھے ان کے بجائے اپنے ردی مال رکھ دیتے تھے اللہ رب العزت اس برتاؤ سے منع فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تمہارے مال گو ردی ہوں۔ مگر پاک تو ہیں۔ اور ان کے مال گو عمدہ ہوں مگر مغصوب ہونے کی وجہ سے ناپاک اور خبیث ہیں پس یہ کونسی عقل کی بات ہے کہ پاک مال دے کر ناپاک مال لیا جائے۔ پس تم ایسا نہ کیا کرو اور نہ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر کھاؤ۔ کیونکہ یہ باتیں بڑا گناہ ہیں۔

اس حکم سے طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ قصداً یتیموں کے مال نہ کھائیں لیکن ہم لوگ جو یتیم لڑکیوں سے نکاح کر لیتے ہیں اور ان کے لئے ایک خاص تعداد میں اپنی تجویز سے مہر مقرر کرتے ہیں ممکن ہے کہ اس کے اندازہ کرنے میں ہم سے غلطی ہو جائے اور اسی طرح ہم بلا قصد آج مال یتیم کھانے والے قرار پائیں اس لئے اس آیت میں اس کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں اور اگر تم کو خطرہ ہے کہ تم ان یتیم لڑکیوں کے باب میں جو تمہاری ولایت میں ہیں انصاف نہ کرو گے اور ان کو اتنا مہر نہ دو گے جتنے کے وہ مستحق ہیں بلکہ ان کا مہر تھوڑا کر کے ان کی حق تلفی کرو گے۔ تو احتیاط اسی میں ہے کہ تم اس سے نکاح نہ کرو۔

اور عورتیں نہ معدوم ہیں نہ ان کے نکاح میں کوئی تنگی ہے اور نہ تعداد منکوحات ہی میں کوئی تنگی ہے کہ ایک ہی ہو اس سے زائد نہ ہو لہٰذا تم کو خلجان میں پڑنے کی ضرورت نہیں تم اور عورتوں میں سے جو تم کو پسند ہوں ان سے نکاح کر لو دو دو سے بھی اور تین تین سے بھی اور چار چار سے بھی مگر اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر دو دو تین تین چار چار میں تم کو عدل نہ کرنے کا خطرہ ہو تو زائد

Marfat.com

کی کوئی ضرورت نہیں، ایک بیوی یا صرف اپنی مملوکہ لونڈیاں رکھو یہ صورت ظلم نہ کرنے سے قریب تر ہے۔

اور جبکہ تم ایک عورت سے یا کئی عورتوں سے نکاح کرو تو خوشی سے ان عورتوں کو ان کے مہر دے دیا کرو اور نہ تو یہ کرو کہ بالکل نہ دو اور نہ یہ کہ عدالت تک نوبت پہنچے اور عدالت کے دباؤ سے دو اور نہ یہ کہ عورتوں پر دباؤ ڈال کر ان سے معاف کرالو اب اگر وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے اس کا کچھ حصہ یا سارا چھوڑ دیں تو وہ تمہارے لئے حلال ہے تم اسے کھاؤ۔ تمہیں مبارک ہو اور تمہارے لیے جائز ہے۔

نکاح عربی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد عقدِ ازدواج، شادی بیاہ وغیرہ

نکاح کے شرعی معنی

ایک ایسا معاہدہ جس کے ذریعے مرد عورت کے درمیان جنسی تعلقات جائز اور اولاد کا نسب صحیح ہو جاتا ہے۔

نکاح کا مقصد

قرآن مجید میں شادی شدہ مرد اور عورت کو محصن اور محصنہ کہا گیا ہے جس کا مطلب قلعہ بند ہو جانے کے ہیں اس میں یہ اشارہ موجود ہے کہ نکاح کا مقصد مرد اور عورت کو شیطانی وسوسوں اور شہوانی حملوں سے محفوظ رکھنا ہے تاکہ تحفظ عفت و عصمت ہو۔ نکاح کے ذریعے معاشرے اور افراد معاشرہ میں تسکین جذبات کے ساتھ ذہنی اور فکری پاکیزگی پیدا کرنا ہے محض شہوت رانی اس کا مقصد نہیں۔

نکاح کی اہمیت

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ دونوں میں نکاح کی مذہبی اور سماجی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور اسے نسل کی بقا ترقی اور معاشرتی زندگی کے استحکام کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مرد اور عورت کے اس فطری، قانونی اور جائز ملاپ سے انسانوں کی نسل کا آغاز ہوا ہے۔ قرآن مجید میں شوہر کے لئے بیوی کا ہونا اور بیوی کے لئے شوہر کا ہونا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے زیر کفالت افراد کے نکاح کا بھی حکم دیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان اس کے ذریعے اپنا گھر آباد کرنے کے قابل ہو سکے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ نکاح سنت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سنت کی ادائیگی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ اسلام میں مجرد رہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ مزید فرمایا کہ نکاح تکمیل اسلام کا ذریعہ ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بھی ہے کہ تم میں سے جو نکاح کی توفیق رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ علمائے کرام نے ان روایات کی بناء پر فرمایا ہے کہ مالی اور جسمانی لحاظ سے استطاعت ہو تو نکاح کرنا فرض ہے فحاشی اور زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر مزاج میں اعتدال ہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے بلکہ نفل نماز سے بدرجہا افضل ہے۔

شرائط نکاح

عقد کے انعقاد کے لئے مرد اور عورت کے لئے تین بنیادی شرطیں ہیں۔

۱- ایجاب وقبول　　۲- حق مہر　　۳- انعقاد مجلس

Marfat.com

ایجاب وقبول

نکاح کی شرط اول ہے جس کا مطلب ہے مرد اور عورت دونوں میں سے ایک کہے کہ میں نے اپنے آپ کو مقررہ مہر اور روبرو مجلس تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا دونوں میں سے جو بھی کہے گا وہ ایجاب کہلاتا ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ عموماً ایجاب عورت کی طرف اور قبول مرد کی طرف سے ہوتا ہے اسی طرح ایجاب کی اجازت بذمہ عورت یا اس کے سربراہ (ولی) کا ہونا ازحد ضروری ہے بغیر سربراہ (ولی) کے نکاح باطل ہوتا ہے اس سلسلے میں احادیث نبویہ کے ارشاد قابل توجہ ہیں۔

۱- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا نکاح الا بولی" عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا یہ روایت مختلف اسناد سے مروی ہے۔

۲- حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔"

۳- حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے نکاح نہ کروائے اور جو عورت بغیر ولی کے خود کو کسی کی زوجیت میں دے دے گی تو پس وہ زانیہ ہے۔ (دار قطنی کتاب النکاح صفحہ نمبر ۳۸۳)

۴- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کرتے ہیں کہ کسی عورت کا نکاح ولی کی اجازت اور دو عادل گواہوں کے بغیر درست نہیں۔ (دار قطنی کتاب النکاح صفحہ نمبر ۳۸۲)

۵- اسی مضمون کی روایت حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن سالمؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہیں۔

۶- خلفائے راشدین نے بھی اسی طریقہ کو اپنایا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے تو اپنے عہد خلافت میں اس پر سختی سے عمل کروایا اور اعلان کیا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہ ہوگا۔

۷- ایک دفعہ ایک عورت نے اپنے جائز ولی کے بجائے کسی دوسرے شخص کو اپنا ولی بنا کر نکاح کر لیا۔ حضرت عمرؓ کے پاس یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا اور ولی بننے اور نکاح کرنے والے دونوں کو کوڑے لگوائے۔

۸- اسی طرح حضرت علیؓ بھی اس بارے میں سختی فرمایا کرتے تھے اور ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے والے کو کوڑے لگوایا کرتے تھے۔

سربراہ (ولی) کا حق جن کو حاصل ہے ان میں عورت کا باپ دادا۔ حقیقی بھائی، چچا وغیرہ شامل ہیں علاوہ ازیں بچی جس کی کفالت میں ہو وہی اس کا سربراہ (ولی) ہو سکتا ہے عام حالات میں عورت نکاح کے موقع پر سربراہ (ولی) نہیں بن سکتی مثلاً ماں، نانی، بہن، پھوپھی، خالہ وغیرہ۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا عمل قابل تقلید ہے ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے خاندان کے ایک لڑکے اور لڑکی کے نکاح کی بات طے کی جب دیگر امور طے پا گئے تو آپؓ نے خاندان کے ایک شخص کو کہا کہ وہ اس کا نکاح بحیثیت ولی

Marfat.com

اجازت دے کیونکہ عورتوں کو نکاح کی ولایت یعنی سربراہی کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ بہنوئی، داماد، خالو، پھوپھا۔ کسی حیثیت میں ولی نہیں بن سکتے۔ آج کل کے دور میں ایجاب وقبول کے مسئلہ کو ثانوی حیثیت دے دی گئی ہے اور بغیر ولی (سربراہ) کے لڑکا اور لڑکی خود ہی ایجاب وقبول کر لیتے ہیں جو کہ قطعاً کسی بھی صورت میں مناسب نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ولی (سربراہ) کے متعلق آتا ہے:

فانکحوھن باذن اھلھن (النساء:۲۵)

پس ان سے نکاح کروان کے سرپرستوں (ولی) کی اجازت سے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو بغیر سرپرستی کے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا! ایجاب وقبول سے مراد فقط لڑکی اور لڑکے کا انفرادی طور پر اقرار کرنا نہیں بلکہ دونوں کا (ولی) کی موجودگی میں سرِاجلاس اقرار کرنا ضروری ہے۔

حق مہر

نکاح کی دوسری شرط حق مہر ہے بلکہ نکاح میں اسے بنیادی حیثیت حاصل ہے

مہر کی تعریف

مہر اس مالی منفعت کا نام ہے جو نکاح کے نتیجہ میں خاوند کی طرف سے بیوی کو دینا لازم ہے اور اس مال پر بیوی کلی طور پر تصرف کا حق رکھتی ہے حق مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ واجب ہے۔

قرآن مجید میں ہے: واتوا النساء صدقتہن نحلہ (النساء:۴)

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوشدلی کے ساتھ ادا کرو۔

مہر بیوی کا حق ہے وہی اس کی مالک ہے وہ جس طرح چاہے اسے اپنے استعمال میں لاسکتی ہے خاوند کی وفات تک اگر حق مہر ادا نہیں ہوا تو دیگر قرضوں کی طرح حق مہر کی ادائیگی بھی خاوند کے ترکہ سے لازمی طور پر کی جائے گی۔

مہر مسمّٰی

وہ مہر ہے جو فریقین کی رضامندی سے طے پایا جائے اور اعلان نکاح میں اس کا تذکرہ ہو۔

مہر مسمّٰی کی دو قسمیں ہیں: ۱-مہر معجّل ۲-مہر مؤجل

۱-مہر معجّل

مقررہ مہر کا وہ حصہ جو بوقت نکاح فوری طور پر ادا کیا جائے یا بیوی کے مطالبہ پر ادا کرنا تسلیم کیا جائے وہ مہر معجّل کہلاتا ہے۔

احتیاط: ایسے مہر کی عدم ادائیگی کی صورت میں بیوی خاوند کو اپنے نفس پر قدرت دینے سے انکار کر سکتی ہے اور عورت کے مطالبے پر فوری ادائیگی کرنے پر خاوند کو مجبور کر سکتی ہے۔

Marfat.com

۲-مہر موٴجل

وہ مہر جس کی ادائیگی کی ایک میعاد مقرر کی جائے مثلاً ایک سال یا دو سال یا غیر معینہ مدت لیکن اس صورت میں مہر دینا خاوند کے ذمے لازم ہوتا ہے۔

احتیاط: ایسا نہیں کہ بوقت نکاح مہلت طلب کر لے یا اپنی شان و شوکت بڑھانے کے لئے بہت ساری رقم بطور مہر اس نیت سے متعین کر لے کہ ابھی تو مہلت لی جائے بعد میں معاف کرا لیا جائے گا یا مطلقاً نہیں ادا کیا جائے گا۔ شرعاً یہ نکاح درست نہیں ہوگا کیونکہ اس میں بد نیتی شامل ہے۔

مہر مجہول

وہ مہر ہے جو متعین نہ کیا جائے۔ نہ مالیت کے لحاظ سے۔ نہ جنس کے اعتبار سے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ حق مہر میں جانور، زمین، مکان یا کار دوں گا یا اتنی مالیت کی نقدی یا پارچہ جات دوں گا ایسے مہر کے متعلق فریقین کے مابین تنازعہ ہو جائے اور ثبوت بھی موجود نہ ہوں تو ان سب صورتوں میں سربراہان اگر کوئی بات طے کر لیں تو بہت مناسب ہے اگر طے نہ ہو سکے تو یہی تنازعہ عدالت میں جانے کی صورت میں قاضی رجج مہر مثل مقرر کرے گا یعنی قاضی رجج یا صاحب الرائے لوگ فریقین کی حیثیت کے مطابق حق مہر مقرر کریں گے اسے مہر مثل کہا جائے گا۔

حق مہر کی مقدار

حق مہر کی مقدار کے متعلق ایک عرصہ سے بحث چلی آ رہی ہے اور اس پر کبھی بھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا کہ کم از کم مہر کتنا ہو اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہونا چاہئے ہاں یہ ضرور ہوتا رہا ہے کہ دوران نکاح حق مہر لکھتے وقت بیشتر تنازعات نے جنم لیا ہے جو کہ دیر تک قائم رہے اور نفرت کا موجب بھی بنتے رہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مہر کی اہمیت و فضیلت سے عدم واقفیت ہو جس بنا پر فریقین کے درمیان جھگڑے بنتے رہے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ''شرعی حق مہر'' ہونا چاہئے اور شرعی حق مہر کی تفصیل خود بیان کرتے ہیں کہ ساڑھے بتیس روپے ہے افسوس ہے کہ حق مہر کو ساڑھے بتیس روپے تسلیم کرتے ہیں اور پھر اسے نکاح فارم میں زیر تحریر لاتے ہیں حالانکہ شریعت مطہرہ نے حق مہر کے متعلق ایک اصولی حکم دیا ہے۔

''حق مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہونا چاہئے''

قرآن مجید میں آتا ہے: ومتعوهن على الموسع قدره وعلى المقتر قدره (البقرہ:۲۳۶)

ترجمہ: خوش حال اپنے حالات کے مطابق اور غریب اپنے حالات کے مطابق معروف طریقے سے (مال) دے۔

حق مہر کے متعلق تمام مسالک اور تمام مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ حق مہر مرد کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہئے ایسے افراد جو شادی بیاہ کی دیگر رسومات پر تو ہزاروں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں لیکن حق مہر کے سلسلے میں ان کا رویہ یکسر ہی بدل جاتا ہے حق مہر کے سلسلے میں ہمارے سامنے کچھ مثالیں موجود ہیں جنہیں پیش کیا جا رہا ہے۔

جو حق مہر ازواج مطہرات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقرر ہوتا تھا کم از کم ۵۰۰ درہم ہے۔ حضرت ام حبیبہؓ کا حق

Marfat.com

مہر چار ہزار درہم مقرر ہوا۔ حضرت فاطمہؓ کا حق مہر چار سو مثقال چاندی تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ام کلثومؓ کو ۴۰ ہزار درہم حق مہر ۱۷ھ میں ادا کیا (الفاروق صفحہ ۴۰۴) لہذا حق مہر کے متعلق اتنا ہی کافی ہے کہ حالات و واقعات کے مطابق مرد کی معاشی حیثیت کو ملحوظ خاطر رکھ کر مرد یا اس کا ولی متعین کر سکتا ہے حق مہر خالصتاً عورت کی ملکیت ہے۔

دور حاضر میں حق مہر کی نوعیت کیسی ہو؟

حق مہر کی اتنی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے کہ تاریخ انسانیت کے پہلے انسان حضرت آدمؑ نے بھی اپنی زوجہ حضرت حواؑ کا حق مہر ادا کیا جو کہ ۱۰ مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی شکل میں تھا۔ بعض حالات میں لوہے کی انگوٹھی۔ کپڑے کا جوڑا اور قرآن مجید کی تعلیم دینے کو بھی حق مہر قرار دیا گیا۔ مقصد حق مہر کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنا مقصود تھا۔ لہذا! دور حاضر میں حق مہر کی درج ذیل شکلیں ہو سکتی ہیں ان میں سے کسی بھی صورت کو اپنایا جا سکتا ہے۔

۱۔ مرد کی ایک سال کی کل تنخواہ حق مہر میں دی جائے۔

۲۔ مرد نے جو زیور بوقت نکاح عورت کے لئے تیار کروایا ہوا سے حق مہر میں ادا کر دیا جائے۔ شرط یہ کہ زیور کسی سے ادھار نہ لیا ہو یا کسی عزیز رشتہ دار سے یا بہن بھائی میں سے کسی کا نہ ہو کیونکہ حق مہر ملکیتی مال پر ہوتا ہے اور ملکیتی مال کو اپنے تصرف سے نکال کر زوجہ کے تصرف میں دینا مقصود ہوتا ہے اگر اس مال کا وہ خود مالک نہیں تو زوجہ کو ملکیت پر کس طرح فائز کر سکتا ہے۔

۳۔ یا پھر شادی پر جو اخراجات مکمل کر رہا ہے اس کے تناسب سے حق مہر متعین کرے۔

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ چونکہ مرد زیور اپنی حیثیت کے مطابق بنواتا ہے اور زیور عورت کی زینت و زیبائش اور کمزوری بھی ہے لہذا زیور ہی کو حق مہر کی شکل میں ادا کر دینا چاہئے تا کہ عورت کی بھی زیبائش ہو جائے اور حق مہر کا فریضہ بھی ادا ہو جائے۔

انعقاد مجلس

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے:
''کسی عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر اور دو عادل گواہوں کے بغیر درست نہیں۔'' (بدایۃ المجتہد کتاب النکاح جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۸۲)۔

سنن ابن داؤد میں ہے ''کہ نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ'' (بدایۃ المجتہد کتاب النکاح)

انعقاد مجلس سے مراد یہ ہے کہ جب نکاح منعقد کیا جائے تو کم از کم دو گواہ ضرور موجود ہوں صحت نکاح کے لئے ان کا ہونا از حد ضروری ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں۔ (محلی ابن حزم جلد نمبر ۹ ص نمبر ۴۵۳)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ کوئی نکاح ولی کی رضامندی اور دو عادل گواہوں کے بغیر درست نہیں ہوتا اور جو نکاح کے بغیر ہو وہ باطل ہے۔

گواہوں کے لئے بالغ ہونا ضروری ہے مرد گواہ رکھے جائیں بوقت ضرورت ایک مرد اور دو عورتیں بھی انعقاد نکاح کے گواہ بن

Marfat.com

سکتے ہیں۔ یادرہے وہ شخص جس سے بوقت ضرورت سچی گواہی کی توقع نہ ہو اس کو گواہ بنانا فضول ہے حضرت عمرؓ کا قول یہ تھا جو نکاح چھپ کر پڑھا جائے اور اس نکاح کے بعد عورت نے اپنے آپ کو مرد کے سپرد کردیا تو اسے زنا تصور کرتے ہوئے رجم کیا جائے گا۔ (بحوالہ بدایۃ المجتھد)

ایک مجلس میں کم از کم دو گواہوں کا ہونا بھی کافی ہے مجلس میں افراد کی تعداد زیادہ ہو جائے تو بہت مناسب ہے۔

ازواج کی تعداد

اس مسئلہ پر آج کل بڑے زور وشور سے بحث ہو رہی ہے کہ مردوں کو چار شادیوں کی کیوں اجازت ہے؟ شریعت اسلامیہ نے ایک مرد کو اس شرط کے ساتھ اجازت دے رکھی ہے کہ وہ شرعی ضرورت کے تحت اگر عدل ومساوات بیویوں کے مابین قائم کر سکے تو وہ ایک سے زائد بیوی سے نکاح کر سکتا ہے لیکن بیک وقت چار سے زائد بیویاں نکاح میں نہیں رکھ سکتا قانون فطرت اور معاشرے کے پیش نظر تعداد ازواج ایک اہم ضرورت ہے۔

اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس نے اس ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا اور بعض شرائط کی پابندی کے ساتھ تعداد ازواج کی اجازت دی ہے۔

اگر کسی بھی صورت میں تعداد ازواج کی اجازت نہ ہو اور اسے ایک دینی حکم قرار دیا جائے تو معاشرے کو سخت مشکلات اور ناگفتہ بہ قباحتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اس بناء پر قرآن مجید نے بعض مصالحت کے پیش نظر مردوں کو ایک سے زائد شادیوں کی اجازت دی ہے۔

الف: قومی حالات کا تقاضا مثلاً کسی جنگ کے نتیجہ میں مردوں کی تعداد بہت کم ہو جائے اور عورتوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہو جائے۔

ب: دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عورت بیمار ہو جائے اور ازدواجی ذمہ داریوں کے قابل نہ ہو ایسی صورت میں اگر مرد اجازت چاہے تو عدل ومساوات کی شرط کے ساتھ اسے دوسری شادی کی اجازت نہ دینا انسانی فطرت پر ظلم کے مترادف ہے اور جذبہ تراحم کے خلاف اقدام ہوگا۔ دوسری شادی کی اجازت نہ دینے کی وجہ سے دو ہی صورتیں پیدا ہو سکتی ہے ایک یہ کہ بیوی کی بیماری کی وجہ سے خاوند بھی عملاً تجرد کی زندگی پر مجبور ہو جائے گا جو کہ بذات خود قانون فطرت سے بغاوت ہے۔ دوسری صورت یہ کہ مرد خود کو دوسری شادی کے لئے آزاد کرنے کی خاطر بیمار بیوی کو طلاق دے دے اور خود دوسری شادی کرلے حالانکہ پہلی بیوی علیحدگی نہ چاہتی ہو۔

ان حالات میں معقول صورت وہی ہے جو اسلام نے پیش کی ہے اور عدل ومساوات کی شرط کے ساتھ دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے تاکہ بیمار بیوی اپنے سہارے سے بھی محروم نہ ہو اور اس کا شوہر محض بیوی کی بیماری کی وجہ سے فطرت سے بغاوت پر ہی مجبور نہ ہو۔ یہی صورت عورت کے بانجھ ہونے کی صورت میں بھی پیدا ہو سکتی ہے اس کے علاوہ مرد طبعی طور پر بھی بعض اوقات ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس صورت میں مغربی معاشرہ اپنے افراد کو دوسری شادی کی اجازت تو نہیں دیتا مگر شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو برداشت کر لیتا ہے لیکن اسلام شادی کے بغیر جنسی تعلق کو زنا سے تعبیر کرتا ہے اور اس کی سزا تجویز کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک صحت مند معاشرے کی تشکیل احساس ذمہ داری کو اجاگر کرنے کے لئے غیر شادی شدہ ملاپ کی بجائے تعداد ازواج کی اجازت دینا عین فطرت ہے۔

Marfat.com

اسلام نے ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت کو عدل و مساوات کے ساتھ مشروط کیا ہے جیسا کہ آیت نمبر ۳ میں ہے۔

فان خفتم الاتعدلو افواحدة

ترجمہ: اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو ایک ہی عورت سے نکاح کرو۔

لہٰذا اگر کوئی شخص ایک سے زیادہ شادیاں کرنے میں عدل کی شرط کو ملحوظ خاطر نہ رکھ سکے یا پہلی بیوی سے ظالمانہ سلوک رکھے اور دوسری شادی میں اس کی رضامندی کو ملحوظ نہ رکھے نہ اسے اطلاع دے اور نہ اس کے حقوق کی ادائیگی کرے اور نہ ہی سب کے ساتھ عدل قائم رکھنے کا یقین دلائے تو حالات کے مطابق مناسب قانون کے ذریعے سے ایسے شخص کو ایک سے زائد شادی کرنے سے روکا جاسکتا ہے یا پہلی بیوی کو اس کے جملہ حقوق کے ساتھ ''حق علیحدگی'' دیا جاسکتا ہے۔

لمحہ فکریہ

اسلام نے ایک سے زائد شادی پر جو عدل کی پابندی لگائی ہے اور احادیث مبارکہ میں ایسے شخص کے متعلق بڑی کثرت سے وعیدیں ہیں جو کہ دونوں بیویوں کے مابین عدل نہیں کرسکتا اس کے جسم کا نصف حصہ قیامت کے دن مفلوج ہوگا اور اسی مفلوج زدہ حالت میں اٹھایا جائے گا دورہ حاضرہ میں [illegible]ل مشکل ہے کیونکہ ضروریات زندگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ایک عام آدمی جتنی سہولتیں ایک بیوی کو دے چکا ہے ایسی سہولتیں دوسری بیوی کو قطعاً نہیں دے سکتا۔ لہٰذا لذت شہوت کے لئے دوسری شادی کرنا مناسب نہیں تاہم بانجھ پن یا کسی اور وجہ سے پہلی بیوی مرد کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہے تو اس کی رضامندی اور اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے مخصوص حالات کے تناظر میں دوسری شادی کرسکتا ہے۔

اب احکام اموال تیامیٰ بیان کرتے ہیں جو لوگ اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ وہ تصرف فی الاموال میں نفع نقصان اور جا و بیجا کا لحاظ رکھیں تم اپنے وہ مال جن میں اللہ رب العزت نے بطور عادت کے تمہاری بقا رکھی ہے اور اس لحاظ سے وہ قابل قدر ہیں ان کے حوالہ نہ کرو۔ اور اپنے طور پر ان کو ان میں سے کھلاؤ پہناؤ اور ان سے معقول بات کہہ دو کہ ہمیں مال کو تمہاری سپردگی میں دینے سے کوئی انکار نہیں مگر چونکہ تمہیں اتنی سمجھ نہیں کہ اس کی حفاظت کرو۔ اس لئے ہم معذور ہیں۔ یا یہ کہ تم انہیں اپنے قبضے میں پا کر ان سے نرمی سے گفتگو کیا کرو اور اس عام اصول کے بعد ہم کہتے ہیں کہ تم یتیموں کی نابالغی کے زمانہ میں جانچ پڑتال کرتے رہا کرو کہ انہیں مال کے صحیح طور پر خرچ کرنے کا سلیقہ ہے یا نہیں تا آنکہ جس وقت وہ شادی کی حد کو پہنچیں اور بالغ ہو جائیں تو اگر تم ان سے درستی افعال کا مشاہدہ کرو تو ان کے مال ان کے حوالہ کردو۔ اور چونکہ اس جگہ یہ بھی خطرہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھ کر جب یتیم بالغ ہو جائیں گے تو ہمیں ان کا مال ان کو دینا ہوگا ان کے بالغ ہونے سے پہلے ہی صاف کردیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ تم ان کو فضول خرچی کرکے اور ان کے بلوغ سے پیش دستی کرکے نہ کھا اڑا دینا بلکہ اس کو ان کے بلوغ تک باقی رکھنا اور ہر شخص کو بلا اسراف و مبادرت کے بھی کھانے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اس کا یہ قانون ہے کہ جو شخص یتیموں کے مال سے مستغنی ہو۔ اس کو تو ان کے کھانے سے بالکل احتراز چاہئے۔ اور جو حاجت مند ہو۔ اسے مناسب طور سے اس میں سے کھانے کی اجازت ہے پس جبکہ تم جانچ پڑتال اور درستی افعال دیکھ لینے کے بعد ان کے مال ان کے حوالہ کرو تو ان کے مقابلہ میں لوگوں کو اپنے مال دینے کا گواہ بنا لیا کرو مبادا کل کو کوئی قصہ پیدا ہو اور وہ انکار کرجائیں کہ ہمیں تو نہیں دیا۔ پس اگر تم گواہ بنالو گے تو اپنی صفائی میں پیش تو کرسکو گے اگر گواہ نہ

Marfat.com

بھی بناؤ تو بھی کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ کافی پڑتال کرنے والے ہیں جب ان کے روبرو دیا ہے تو اور کسی کی کیا ضرورت ہے۔

اور چونکہ یتیموں کے اموال اس صورت میں بھی کھائے جاتے ہیں کہ ان میں سے لڑکیوں کو تو مطلقاً وارث نہیں مانتے۔ اور لڑکوں کو تا حد بلوغ لہٰذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جو مال اور دیگر اقرباء چھوڑ جائیں اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہے خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ یعنی ہر کم وبیش مال میں یہ حصہ ہے اور اس طرح پر نہیں کہ جس قدر تم چاہو دے دو بلکہ بحیثیت ایک مقررہ حصہ کے۔ پس تم ان کو محروم کر کے ان کی حق تلفی نہ کیا کرو۔ بلکہ میراث میں ان کا حصہ دیا کرو۔

اور صرف یہ ہی نہیں کہ حقداروں ہی کو حصہ دو بلکہ جس وقت کہ ترکہ کی تقسیم کے وقت غیر وارث رشتہ دار اور یتیم اور غریب غرباء موجود ہوں ان کو اس میں سے تبرعاً کچھ دے دیا کرو مگر بالغوں کے حصہ میں سے اور ان کی موجودگی سے خفا نہ ہوا کرو کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے نہ دینا ہو تو ان سے معقول بات کہا کرو۔ کہ ہم لوگ ضرور آپ لوگوں کی خدمت کرتے مگر اس وجہ سے معذور ہیں اس سے یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ جب غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کا اس قدر پاس کیا گیا ہے تو یتیم جو کہ قرابت دار ہونے کے ساتھ عام طور پر مسکین بھی ہوتے ہیں ان کو ان کے حق وراثت سے محروم کرنا کس قدر بری بات ہے۔ کیونکہ ان میں علاوہ حقدار ہونے کے تینوں وجہ تبرع کی بھی موجود ہیں اول قرابتدار ہونا اور دوسرے یتیم ہونا اور تیسرے مسکین ہونا۔

اور مزید تقویت کے لئے فرماتے ہیں اور ان لوگوں کو جن کی یہ حالت ہے۔ کہ اگر وہ مرتے وقت کمزور بال بچے چھوڑ جاتے تو ان کو ان کے متعلق تکلیف پانے اور اولیاء کی بدسلوکی کا اندیشہ ہوتا اور وہ اس سے غمگین ہوتے۔ یتیموں کی حق تلفی سے ڈرنا چاہئے کیونکہ آخر یہ بھی تو کسی کی اولاد ہیں۔ ان کے ماں باپ کو بھی ان کا ایسا ہی خیال تھا۔ جیسا کہ ان کو اپنی اولاد کا ہے۔ پھر اگر یہ حق تلفی کی رسم بد جاری رہی تو ان کی اولاد کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا جو وہ دوسروں کی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں پس اگر وہ اپنی اولاد کی بہبودی چاہتے ہیں۔ تو اس رسم کو چھوڑ دیں اور ان کے معاملہ میں اللہ رب العزت سے ڈریں اور ان کی حق تلفی نہ کریں کہ۔ یتیموں کی حق تلفی ایک سخت جرم ہے اور جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جلتی آگ میں داخل ہوں گے۔

اب تم کو قانون میراث بتلایا جاتا ہے جس سے تم کو یتیموں وغیرہ کے حقوق کا پورا پورا علم ہوگا۔

اسلام نے عورتوں کو وراثت میں باقاعدہ حصہ دار مقرر کیا ہے۔ جن کی تفصیل ذیل میں موجود ہے کسی شخص کی وفات پر اس کی تمام منقولہ جائیداد ترکہ کہلاتی ہے۔ اسلام نے ترکہ کی تقسیم کے جو اصول وضع کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ تجہیز و تکفین کے مصارف

جو ترکہ کسی متوفی نے چھوڑا ہے اسے اس کے وارثوں میں تقسیم کرنے سے پہلے اس میں سے تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جائیں۔ تجہیز و تکفین نہایت ہی سادگی اور سنت رسول ﷺ کے مطابق کی جائے اگر میت کا ترکہ یا وارث نہیں ہیں تو یہ ذمہ داری قریبی پڑوسی ادا کرتے ہیں یا کریں۔

Marfat.com

۲-قرض کی ادائیگی

ترکہ سے تجہیز و تکفین کے بعد میت کے ذمہ اگر کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی کی جائے بیوی کا حق مہر بھی خاوند کے ذمہ بطور قرض واجب الادا ہوتا ہے اس کی ادائیگی بھی لازم کی جائے گی۔

۳-وصیت کی ادائیگی

اگر متوفی نے وصیت کی ہوگی تو ایک تہائی حصہ مال پر عمل کیا جائے گا ورثاء کے حق میں وصیت درست نہیں بیوی کے سلسلہ میں وصیت کی جاسکتی ہے بلکہ اسے کرنی بھی چاہئے تاکہ حالت بیوگی میں اسے دربدر نہ کردیا جائے۔

وہ وارث جن کا حصہ قرآن پاک میں مقرر کردیا گیا ہے ان کی تعداد بارہ ہے۔ جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد

چار مرد یہ ہیں۔

۱-میت کا باپ۔ ۲-میت کا صحیح دادا۔

۳-ماں شریک بھائی یعنی (میت اور اس کے باپ الگ الگ ہوں اور ماں ایک ہو)۔

۴-خاوند۔

عورتیں

آٹھ عورتیں یہ ہیں۔

۱-میت کی بیوی ۲-بیٹی ۳-پوتی۔

۴-سگی بہن یعنی (میت اور اس کے ماں باپ ایک ہی ہوں)۔

۵-باپ شریکی بہن (یعنی میت اور اس کی ماں الگ الگ ہو اور باپ ایک ہو)۔

۶-دادی۔ ۷-والدہ۔ ۸-بہن۔

قرآن پاک میں وارثوں کے حصے

قرآن پاک میں جو وارثوں کے حصے مقرر کئے گئے ہیں وہ کل چھ ہیں۔

۱-	آدھا حصہ	۱/۲
۲-	چوتھائی حصہ	۱/۴
۳-	آٹھواں حصہ	۱/۸
۴-	دو تہائی حصہ	۲/۳
۵-	ایک تہائی حصہ	۱/۳
۶-	چھٹا حصہ	۱/۶

Marfat.com

باپ کا حال

باپ کے تین حال ہیں۔

۱-اگر میت نے بیٹا یا پوتا بھی چھوڑا ہے تو باپ کو کل مال کا چھٹا حصہ ۱/۶ ملے گا۔

۲-اگر میت نے بیٹی یا پوتی چھوڑی ہے۔ بیٹا یا پوتا نہیں چھوڑا تو باپ عصبہ بھی ہوگا اور کل مال کا چھٹا حصہ بھی پائے گا۔

۳-اگر میت نے اولاد یعنی بیٹا یا بیٹی۔ پوتا یا پوتی نہیں چھوڑی تو باپ کو صرف عصبہ بنے گا باقی ذوی الفروض سے جو بچے گا وہ بھی باپ لے جائے گا۔

صحیح دادا کے حال

صحیح دادا کے چار حال ہیں۔

تین حال جو باپ کے ہیں وہی دادا کے ہیں مگر باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم رہے گا کیونکہ میت سے باپ کا رشتہ قریب ہوتا ہے اور قریب کے ہوتے ہوئے دور والے کو نہیں ملتا۔

ماں شریکی اولاد کا حال

ماں شریکی اولاد کے تین حال ہیں۔

۱-اگر ایک ہے تو تمام مال کا چھٹا حصہ ۱/۶ ملے گا۔

۲-دو یا تین ہونے کی صورت میں مال کا تیسرا حصہ ۱/۳ ملے گا۔

۳-اس میں ماں شریکی بہن اور ماں شریکا بھائی برابر حصہ دار ہوں گے۔

نوٹ: میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی۔ باپ یا دادا ہونے کی صورت میں ماں شریکی بہن/بھائی ورثہ سے محروم ہوں گے۔

بیوی

بیوی چاہے ایک ہو یا زیادہ اس کے دو حال ہیں۔ اگر میت نے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑی ہے۔ چاہے اس بیوی سے ہو یا کسی دوسری بیوی سے تو بیوی کو کل مال کا آٹھواں حصہ ۱/۸ ملے گا اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں کل مال کا چوتھائی حصہ یعنی ۱/۴ ملے گا۔

بیٹی

اس کے تین حال ہیں۔ اگر ایک ہے تو کل مال کا آدھا حصہ ملے گا۔ اگر زیادہ ہیں تو کل کا ۲/۳ دو تہائی حصہ ملے گا۔ اگر میت نے بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی چھوڑا ہے یہ تو بیٹی کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائے گی اور ذوی الفروض سے جو مال باقی بچے گا۔ اس کو ان پر اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بیٹے کے دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ ملے گا۔

پوتی

کل چھ حالات ہیں۔

Marfat.com

۱-اگر اکیلی ہے تو کل مال کا آدھا پائے گی۔

۲-ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ۲/۳ حصہ پائے گی۔مگر یہ اس وقت ہے کہ میت نے پوتی کے ساتھ کوئی بیٹی نہ چھوڑی ہو۔

۳-اگر پوتی کے ساتھ ایک بیٹی کو بھی چھوڑا ہے تو پوتی کو مال کا چھٹا حصہ ملے گا۔

۴-دو بیٹیاں ہونے کی صورت میں پوتی محروم ہو جاتی ہے۔

۵-ہاں اگر دو بیٹیوں کے ساتھ کوئی پوتی یا پوتا بھی چھوڑا ہے تو یہ پوتا یا پڑپوتا اس پوتی کو عصبہ کر دے گا کہ جو ذوی الفروض کے بعد باقی بچے گا وہ اس طرح تقسیم ہو گا کہ پوتی کو ایک حصہ اور پوتے کو دو حصے۔

۶-اگر میت نے اپنا ایک بیٹا چھوڑا ہے تو پوتی محروم۔

سگی بہن

سگی بہنوں کے چار حال ہیں۔

۱-اگر ایک ہے تو کل مال کا آدھا ۲/۱ یعنی حصہ پائے گی۔اگر زیادہ ہیں تو کل مال کا دو تہائی حصہ یعنی ۲/۳۔

۲-اگر بہن کے ساتھ بھائی بھی ہے تو بہن عصبہ ہے اور مال کی تقسیم اس طرح ہو گی۔کہ بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک حصہ۔

۳-اور اگر میت نے بہن کے ساتھ بیٹا یا آٹھ پوتیاں بھی چھوڑی ہیں تو اس صورت میں بہن عصبہ ہوں گی۔

۴-اور اگر میت نے بہن کے ساتھ پوتا یا باپ یا دادا چھوڑا ہے تو بہن محروم۔

۵-باپ شریکی بہن علاتی بہن کے کل سات حال ہیں۔

اگر ایک ہے تو کل مال کا ۲/۱ حصہ ملے گا زیادہ ہیں تو ۲/۳ ملے گا مگر یہ اس وقت ہے کہ جب سگی بہن نہ ہو اگر ان کے ساتھ ایک سگی بہن بھی ہے تو علاتی بہن کو ۶/۱ ملے گا اگر دو سگی بہنیں ہیں۔تو علاتی بہن محروم۔اگر کوئی باپ شریکا بھائی بھی ہو تو یہ عصبہ ہو جائیں گے اور ان کا مال اس طرح تقسیم ہو گا۔کہ بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک حصہ اور علاتی بہن اپنے بھائی اور میت کی بیٹی یا پوتی کے ہوتے ہوئے عصبہ ہو جائے گی اور یہ علاتی بہن بیٹے، پوتے، باپ، دادا کے ہوتے ہوئے محروم رہے گی۔

ماں

ماں کے تین حال ہیں۔اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے کی اولاد چھوڑی ہے تو ماں کو کل مال کا ۶/۱ حصہ ملے گا۔اگر دو بھائی ر بہن۔علاتی یا حقیقی ہوں تو بھی ماں کو ۶/۱ حصہ ملے گا اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو ماں کو پورے مال کا ۳/۱ حصہ ملے گا۔۔اور اگر یہ اولاد یا بہن بھائی نہیں ہیں۔اور خاوند یا بیوی ماں باپ کے ساتھ ہیں تو خاوند یا بیوی سے بچے ہوئے مال کا ۳/۱ حصہ ملے گا۔

دادی

دادی کو کل مال کا ۶/۱ حصہ ملے گا مگر جب دادی صحیح ہو فاسدہ نہ ہو۔یعنی درمیان میں عورت کا واسطہ نہ ہو۔مذکر کی طرف سے رشتہ ہو۔ماں کے ہوتے ہوئے دادی محروم اور باپ فقط اپنی طرف کی دادیوں کو محروم کر دے گا۔ماں کی طرف کی دادیاں باپ سے

Marfat.com

محروم نہ ہوں گی اور قریب کے رشتہ کی دادی کے ہوتے ہوئے دور کے رشتے کی دادی محروم ہو جائے گی۔

یہ اسلام کی شان ہے کہ مرنے کے بعد بھی عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا جا رہا ہے اور انہیں وہ حقوق دیئے جا رہے ہیں۔ جن کی خبر عورتوں کو بھی نہیں ہے۔ لہذا اگر آج بھی عورتوں کو حقوق دینے ہیں تو اسلام کے ذریعے ہی انہیں وہ حقوق ملیں گے جن سے وہ محروم ہیں اور کوئی مذہب اس حد تک انہیں حقوق نہیں دے سکتا۔

اور اگر کوئی مرد ایسا ہو کہ کلالہ ہونے کی حالت میں مورث ہو ایسی حالت میں مرے کہ نہ اس کے باپ دادا ہوں اور نہ بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی یا کوئی عورت ایسی ہو جو حالت مذکورہ میں مورث ہو اور اس کے ایک اخیافی بھائی بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ اس سے یعنی ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب صرف بھائی ہوں یا صرف بہنیں یا مخلوط تہائی میں برابر کے شریک ہیں لیکن بعد اس وصیت کے جو وہ مرنے والا کرے یا بعد دین کے اور ایسی حالت میں کہ اس کو اس تقسیم سے نقصان نہ پہنچایا جائے بایں طور کہ وصیت و دین سے پہلے ہی حصہ لے لیا جائے کیونکہ ایسا کرنے میں مردے کا نقصان ہے۔

ان وارثوں کے لئے یہ حصص مذکورہ ایسی حالت میں ہیں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے وصیت ہے جس کے پورا نہ کرنے کی گنجائش نہیں اور ان احکام کی تعمیل میں کوتاہی نہ کی جائے اللہ تعالیٰ جاننے والے ہیں اس لئے تعمیل نہ کرنے والوں کو سزا دیں گے اور فوراً اس لئے نہیں دی گئی کہ وہ حلیم ہیں الغرض یہ اللہ رب العزت کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو کوئی اللہ اور رسول کی عملاً و اعتقاداً اطاعت کرے گا اور ان حدود کے اندر رہے گا وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور عارضی طور پر نہیں بلکہ یوں کہ وہ ان میں ہمیشہ کو رہے گا۔ اور یہ حقیقت میں بہت بڑی کامیابی ہے بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو یہ دولت حاصل ہو جائے اور جو کوئی خدا و رسول کی نافرمانی کرے گا اور وہاں اس کو ذلیل کرنے والا عذاب ہو گا یہ حالت اطاعت کاملہ اور عصیان کامل کی تھی اور درمیانی حالت یعنی اعتقاداً اطاعت و عملاً مخالفت کا حکم درمیانی ہے کہ ایک محدود زمانہ کے لئے اس کو سزائے دوزخ ہو گی اور معافی کی بھی امید ہے اور اعتقاداً مخالفت و عملاً اطاعت مخالفت کاملہ کے ساتھ ملحق ہے۔ اور اس کا حکم وہی ہے۔ جو مخالفت کاملہ کا ہے۔

اگرچہ آج کے درس کی تفصیل بڑی حد تک ہو چکی ہے لیکن ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یتیموں کے مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ گھاٹے والے سودے کو اچھے سودے سے مت بدلو اور نہ اپنے مالوں میں ان کے مال کو مکس کرو کہ اچھے اور برے مال کا امتیاز بھی مٹ جائے اور انہیں ملا کر مت کھاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً یہ کبائر گناہ میں شامل ہے۔ اور تم خدا کے ہاں بہت بڑے گناہ گار لکھے جاؤ گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

8 رفروری درس فیضان القرآن نمبر 39

سورۃ نساء آیت نمبر 15 تا 23 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ
فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ
فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِیْلًا ۱۵ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَ
اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۱۶ اِنَّمَا
التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ
مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۱۷
وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ
اُولٰٓىٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۱۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ

Marfat.com

مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ
يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ
مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ
اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ
الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالٰی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اورتمہاری عورتوں میں سے جوکوئی بدکاری کرے تو ان پر اپنوں میں چار گواہ لاؤ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں کے اندر بند رکھو یہاں تک کہ ان کو موت اٹھالے یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ نکال دے ٥ اور تم میں سے دو مرد جو وہی بدکاری کریں تو ان کو اذیت پہنچاؤ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان کا خیال چھوڑ دو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان

Marfat.com

ہے ٥ توبہ جس کی قبول کرنا اللہ کے ذمہ ہے وہ ان لوگوں کی ہے جو بری حرکت نادانی سے کر بیٹھتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں وہی ہیں جن کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں ہے جو برابر گناہ کرتے رہیں یہاں تک کہ جب موت ان میں سے کسی کے سامنے آجائے تب وہ کہے گا کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں ان کے لئے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اے ایمان والو تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کو زبردستی اپنی میراث میں لے لو اور نہ ان کو اس غرض سے روکے رکھو کہ تم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس کا کچھ حصہ ان سے لے لو مگر اس صورت میں کہ وہ کھلی ہوئی بے حیائی کریں اور ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اس میں تمھارے لئے بہت بڑی بھلائی رکھ دی ہو ٥ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اس کو بہت سا مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا تم اس کو بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لوگے ٥ اور تم کس طرح اس کو لوگے جب کہ ایک دوسرے سے خلوت کر چکا ہے اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں ٥ اور ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمھارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے ہو چکا بیشک یہ بے حیائی ہے اور نفرت کی بات ہے اور بہت برا طریقہ ہے ٥ تمھارے اوپر حرام کی گئیں تمھاری مائیں تمھاری بیٹیاں تمھاری بہنیں تمھاری پھوپھیاں تمھاری خالائیں تمھاری بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا تمھاری دودھ شریک بہنیں تمھاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمھاری پرورش میں ہیں جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے لیکن اگر ابھی تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمھارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور یہ کہ تم اکٹھا کرو دو بہنوں کو مگر جو پہلے ہو چکا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥

تشریح: تعدی حدود اللہ کے قانون عام کے بعد اس کی بعض خاص خاص صورتیں بیان فرماتے ہیں اور ان کی اصلاح فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک زنا ہے۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو عورتیں تمہاری منکوحہ عورتوں میں سے زنا کا ارتکاب کریں تم ان کے خلاف اپنے میں سے آزاد اور بالغ اور مسلمان مردوں میں سے چار گواہ طلب کرو۔ اب اگر وہ چار آزاد اور بالغ اور مسلمان مرد گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو۔ یعنی ان کو نظر بند رکھو تا آنکہ موت انہیں مار ڈالے اور وہ اپنی موت سے مر جائیں یا خدا ان کے لئے کوئی اور راہ اس نظر بندی سے نکلنے کی پیدا کرے چنانچہ اللہ رب العزت نے قانون حد زنا مقرر فرما کر ان کے لئے وہ راہ نکال دی اور یہ حکم منسوخ فرما دیا۔

اور منکوحہ عورتوں کے علاوہ جو دو شخص مرد و عورت بھی تم میں سے اس زنا کا ارتکاب کریں تم ان کو بجائے حبس کے مناسب تکلیف پہنچاؤ یعنی وہ تکلیف جو حکام کی رائے میں مناسب ہو اب اگر وہ آئندہ کے لئے توبہ کریں اور اپنی حالت درست رکھیں۔ تو تم ان سے اعراض کرو اور پھر کچھ نہ کہو اور یہ حکم اعراض اس لئے ہے کہ اللہ بڑا رحمت کے ساتھ متوجہ ہونے والا۔ رحم والا ہے۔ اس لئے وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کر کے ان کو معاف کر دیتا ہے۔ لیکن یہ رجوع برحمت انہیں لوگوں پر ہے۔ جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں اور نتیجہ کو نہیں دیکھتے اور اس کے بعد نتیجہ پر نظر کر کے جلدی ہی یعنی وقت کے اندر توبہ کر لیتے ہیں اور اتنی دیر نہیں کرتے کہ توبہ کا

Marfat.com

وقت نکل جائے سو یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ رب العزت رحمت کے ساتھ توجہ فرمائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم وحکمت والے ہیں۔

اور یہ قانون توجہ برحمت ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو برابر گناہ کرتے رہیں۔ حتی کہ جس وقت ان میں سے کسی کی موت سامنے آجائے اور وہ عالم آخرت کا مشاہدہ کرے اس وقت کہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کے لئے کہ اس وقت بھی توبہ نہ کریں اور کفر ہی کی حالت میں مرجائیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے ہم نے تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور چونکہ منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک عورتوں کا زبردستی مالک بن جانا ہے لہذا کہا جاتا ہے کہ اے مسلمانو تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اپنے متعلقین کے مرنے کے بعد زبردستی ان کی عورتوں بیویوں کے مالک بن بیٹھو۔ اور ان میں اپنی مرضی سے مالکانہ تصرف کرو۔ کہ چاہو تو ان کا اپنے سے زبردستی نکاح کرلو۔ چاہو تو کسی اور سے، اور چاہو تو نہ خود نکاح کرو۔ اور نہ کسی اور سے بلکہ ان کو بے نکاح کے اپنے یہاں مقید رکھو۔

اور نہ ان کو اس کی اجازت ہے کہ تم اپنی عورتوں کو اس لئے اپنے نکاح میں مقید رکھو کہ وہ خلع پر مجبور ہوں اور اس طرح تم ان سے کم از کم اس مال کا کوئی حصہ لے اڑ د جو تم نے مہر میں ان کو دیا تھا۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کوئی کھلی ہوئی بری بات کریں مثلاً زنا کریں یا تمہاری نافرمانی کریں ایسی حالت میں تم ان کو خلع کے لئے مجبور کر سکتے ہو۔

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو اور پہلی بیوی کو جو ناپسند ہے چھوڑنا ہی چاہو حالانکہ تم اس ایک کو بہت سا مال مہر میں یا بطور ہبہ کے دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیونکہ اس مال لینے کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ تم عورت کو قصوروار ٹھہراتے ہو۔ ورنہ اس تاوان کے کیا معنی تو کیا تم اس کو جھوٹا الزام رکھ کر اور کھلے گناہ کے طور پر لیتے ہو ایسا نہ چاہئے اور تم یہ بھی تو سوچو کہ آخر تم اس کو کیسے اور کس حق سے لیتے ہو۔ اور تم ان سے اپنا حق وصول کر چکے ہو۔ تو اب ان کے حق میں دست اندازی کا تمہیں کیا حق ہے اور بالخصوص جب تم نے انسے نکاح کیا تھا تو اس وقت تم نے ان تمام حقوق ولوازم کا التزام کیا تھا۔ جو بروئے نکاح تم پر ہوتے ہیں مثلاً بعد خلوت پورا مہر ادا کرنا اور بلاوجہ اس سے کچھ واپس نہ لینا۔ یا کوئی چیز ہبہ کر کے اس سے واپس نہ لینا۔ پس اب تم اپنے اس عہد سے کیسے پھرتے ہو۔

اور منجملہ اس تعدی حدود اللہ کے ایک تعدی اپنے باپ دادوں کی منکوحات سے نکاح کرنا ہے۔ لہذا کہا جاتا ہے کہ جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا ہے ان سے تم نکاح نہ کیا کرو کہ وہ ایک بے حیائی کی بات اور نفرت کے قابل بات ہے۔ اور بہت برا طریق ہے۔

اسی سلسلہ میں تمہیں دوسری محرمات پر بھی مطلع کیا جاتا ہے

شریعت نے جن عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا ہے انہیں محرمات کہتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

ا- ابدی محرمات: ایسی عورتیں جن سے کبھی بھی نکاح جائز نہ ہو وہ مطلقاً حرام ہوتی ہیں ان کی بھی اقسام ہیں جو کہ ذیل میں ہیں۔

(۱) حرمت بوجہ نسب اصلی

ایسی عورتیں جو ماں کی نسبت سے حرام ہیں ان کے ساتھ ابدی نکاح حرام ہے۔ یعنی ماں، دادی، نانی وغیرہ کی حرمت نص صریح سے

Marfat.com

ثابت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔حرمت علیکم امھتکم (سورۃ النساء آیت نمبر۲۴) ترجمہ:تم پرتمہاری مائیں حرام ہیں۔
امہات ام کی جمع ہے۔جس کا معنی ہے ماں اوراس جگہ ماں کے علاوہ نانی اور دادی وغیرہ بھی ہیں اور باپ کی ماں مراد ہیں بلکہ ماں کی ماں اوراس سے اوپر کی مائیں یعنی پڑنانی وغیرہ اور دادی سے مراد پڑدادی وغیرہ سبھی مراد ہیں۔

(۲) حرمت بوجہ نسب فرعی

وہ عورتیں جومرد کی نسل میں شمار ہوتی ہیں ان سے نکاح ابدی طور پر حرام ہے مثلاً بیٹی، پوتی، نواسی وغیرہ اس کی حرمت بھی نص صریح سے ثابت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔حرمت علیکم امھتکم وبنتکم (سورۃ النساء آیت نمبر۲۳)۔
ترجمہ:تم پرتمہاری مائیں اور بیٹیاں حرام ہیں۔
بیٹی کے مفہوم میں نواسی پوتی وغیرہ بھی آجاتی ہیں احادیث میں ان سب کے لئے بنت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۳) حرمت بوجہ نسبت اصلی

وہ عورتیں جو ماں یا باپ کی نسبت سے حرام ہو جاتی ہیں جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی، بہنوں کی حرمت اور بھانجیوں اور بھتیجیوں کی حرمت بھی نص صریح سے ثابت ہوتی ہے جیسا کہ آیت نمبر۲۳ میں ہے:۔

واخواتکم.....وبنت الاخ وبنت الاخت

ترجمہ:اورتم پرتمہاری بہنیں حرام ہیں اورتمہارے بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں یعنی بھتیجیاں اور بھانجیاں سب حرام ہیں بہن سے مرادتمام قسم کی بہنیں حقیقی یا سوتیلی،سوتیلی بہن اور بھائی سے مراد چاہے باپ کی طرف سے ہو چاہے ماں کی طرف سے ہر دوطرح سے حرام ہیں کیونکہ ان پر بہن کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح بہنوں اور بھائیوں کی اولاد نیچے تک سب نکاح حرام ہیں۔

(د) حرمت بوجہ نسبت فرعی

وہ عورتیں جو دادا، دادی اور نانا، نانی کی نسبت سے حرام ہوں جیسے پھوپھی اور خالہ وغیرہ ان سے بھی نکاح ابدی حرام ہے۔

"وعمتکم وخلتکم" اورتم پرتمہاری پھوپھیاں اورتمہاری خالائیں بھی حرام ہیں۔
اسی طرح دادا کی بہن بھائی کی پھوپھی اور نانا کی بہن اور ماں کی پھوپھی اور اسی طرح باپ کی خالہ اور ماں کی خالہ بھی اس حرمت میں شامل ہیں ان سے بھی ابدی طور پر نکاح حرام ہے۔

حرمت بوجہ مصاہرت اصلی

ایسی خواتین جو حقیقی رشتہ داروں سے نکاح کرنے کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں جیسے باپ کی منکوحہ سے ابدی طور پر نکاح حرام ہے:۔ ولاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء
ترجمہ:ان عورتوں سے مت نکاح کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں۔

Marfat.com

اس حکم میں سوتیلی ماں اور دادا یا نانا کی منکوحہ کی حرمت محض عقد سے لازم ہو جاتی ہے مجامعت اور مباشرت شرط لازمی نہیں۔

حرمت بوجہ مصاہرت فرعی

ایسی خواتین جو کسی نسبت کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے حرام ہو جاتی ہیں۔ جیسے ساس کی ماں ساس کی دادی نانی وغیرہ سے نکاح ابدی طور پر حرام ہے۔ ساس اور ساس کی ماں وغیرہ کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔

وامھت نسائکم.....

ترجمہ: اور تمہاری بیویوں کی مائیں بھی حرام کی گئیں ہیں۔

بیٹے پوتے نواسے کی بیوی وغیرہ سے بھی نکاح ابدی طور پر حرام ہے

وحلائل ابنائکم والذین من اصلابکم .ر

ترجمہ: تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری نسل سے ہوں وہ بھی تم پر حرام ہیں۔ بیٹے کے ساتھ پوتے نواسے کی بیویاں بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔

۔متبنیٰ یعنی منہ بولا بیٹا اور منہ بولے رشتے حرمت میں نہیں آتے ان سے بوقت ضرورت حالات و واقعات کے تحت نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی شرعی طور پر کوئی پابندی ہے بلکہ سورۃ الاحزاب میں آیت نمبر ۳۷ کے مطابق سرکار دو عالم ﷺ نے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کی مطلقہ بیوی سے نکاح فرمایا۔

-ایسی بیوہ عورت جو اپنے پہلے خاوند سے بچی لائی ہو اس کا دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح ہو جائے اور خلوت صحیحہ ہو جانے پر سوتیلی لڑکی بھی حرام ہو جاتی ہے۔

اس کا ذکر آیت نمبر ۲۳ میں ہے۔

.....وربائکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن.....

ترجمہ: تمہاری وہ سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم خلوت کر چکے ہو اور تمہارے گھر میں پلی ہوں تم پر حرام ہیں۔

حرمت بوجہ رضاعت

وہ رشتے جو بوجہ نسب حرام ہو جاتے ہیں اگر وہی رشتے بوجہ بنائے رضاعت قائم ہوں تو ان سے بھی نکاح ابدی طور پر حرام ہو جاتا ہے۔ جیسے رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی خالہ، رضاعی پھوپھی وغیرہ البتہ رضاعت صرف دودھ پینے والے بچے تک محدود رہتی ہے اس کے دوسرے بہن بھائی اس کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتے رضاعی رشتوں میں رضاعی ماں اور رضاعی بہنوں کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے

"وامھاتکم التی ارضعنکم واخواتکم من الراضاعة"

ترجمہ: تمہاری وہ مائیں بھی تم پر حرام ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی۔

لہٰذا! رضاعت کی حرمت نسب کی طرح ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ کا فرمان ہے۔

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (ابن ماجہ، کتاب النکاح)

ترجمہ: دودھ پینے والے پر رضاعت کی وجہ سے وہ تمام رشتے حرام ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

رضاعت کی عمر

جس عمر میں دودھ پینے سے رضاعت قائم ہو جائے اسے مجاعت کی عمر کہتے ہیں اور یہ عمر دو سال کی ہے۔ اگر بچے کا دودھ پینا دو سال کے اندر ثابت ہو جائے تو حرمت رضاعت قائم ہو جاتی ہے نبی اکرم علیہ کا ارشاد گرامی ہے۔

"انما الرضاعة من المجاعة" (ابی داؤد باب فی رضاعۃ الکبیر صفحہ ۲۸۱)

ترجمہ: بے شک رضاعت مجاعت سے ثابت ہے۔

مجاعت سے مراد وہ بھوک جو عمر رضاعت کے اندر بچہ محسوس کرتا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

دودھ پینے سے حرمت اس وقت قائم ہوتی ہے جب دودھ سے بچے کا پیٹ بھرے یعنی دودھ اس کی خوراک ہو دودھ چھڑانے سے قبل اس نے کسی دوسری عورت کا دودھ پیا ہو۔ (ترمذی کتاب الرضاع باب ان الرضاع لاتحرم الا فی الصغر ۱/۱۳۷)۔

اس کے متعلق بدایۃ المجتہد میں علامہ ابن رشد لکھتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بچہ اگر دو سال کی عمر میں دودھ پیئے تو رضاعت ثابت ہوگی امام مالک۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اور اکثر فقہائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

یاد رہے! دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا رشتہ دودھ پلانے والی کی اولاد کے علاوہ اس کے یا اس کے خاوند کے دوسرے رشتہ داروں سے بھی عقد نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ نے فرمایا: دودھ پینے والے پر رضاعت کی وجہ سے تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوئے ہیں۔

وقتی محرمات

ایسی خواتین جن سے نکاح کسی شرعی عذر کی وجہ سے جائز نہ ہو اور جب وہ رکاوٹ دور ہو جائے تو نکاح ہو جائے وقتی محرمات کہلاتی ہیں۔

۱- دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا حرام ہے۔

۲- دو ایسی خواتین جو آپس میں خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی ہوں انہیں بھی ایک مرد اکٹھا نکاح میں نہیں کر سکتا۔

۳- ایسی عورت جو شادی شدہ ہو اس سے بھی نکاح جائز نہیں۔

۴- چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں سے نکاح جائز نہیں۔ ۵- معتدہ (دورانِ عدت) نکاح جائز نہیں۔

۶- طلاق مغلظہ والی عورت سے سابق شوہر نکاح نہیں کر سکتا۔

۷- مشرک مرد۔ مشرک عورت سے نکاح جائز نہیں وہ وہ صورتیں ہیں جو کسی وقتی یا کسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر وقتی وجہ یا رکاوٹ دور ہو جائے تو نکاح جائز ہے جیسے مشرک اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح جائز ہوگا مشرک ہونا وجہ یا رکاوٹ ہے۔

Marfat.com

9رفروری درس فیضان القرآن نمبر 40

سورہ نساء آیت نمبر 24 تا 33 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ
غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ
يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ
الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

Marfat.com

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ ۟ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ
نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ
نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور وہ عورتیں بھی حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں مگر یہ کہ وہ جنگ میں تمھارے ہاتھ آئیں یہ اللہ کا حکم ہے تمھارے اوپر ان کے علاوہ جو عورتیں ہیں وہ سب تمھاری لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم اپنے مال کے ذریعہ سے ان کے طالب بنو ان کو قید نکاح میں لے کر نہ کہ بدکاری کے طور پر پھران عورتوں میں سے جن کو تم کام میں لاؤ ان کو ان کا طے شدہ مہر دے دو اور مہر کے ٹھہرانے کے بعد جو تم نے آپس میں راضی نامہ کیا ہو تو اس میں کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور تم میں سے جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمھاری ان کنیزوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر لے جو تمھاری قبضہ میں ہوں اور مومنہ ہوں اللہ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم آپس میں ایک ہو پس ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور معروف طریقہ سے ان کے مہر ادا کر دو اس طرح کہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں نہ کہ آزاد شہوت رانی کریں اور چوری چھپے آشنائیں کریں پھر جب وہ نکاح میں آجائیں اور اس کے بعد وہ بدکاری کی مرتکب ہوں تو آزاد عورتوں کے لئے جو سزا ہے اس کی نصف سزا ان پر ہے یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے بدکاری کا اندیشہ رکھتا ہو اور اگر تم ضبط سے کام لو تو یہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ اللہ چاہتا ہے کہ تمھارے واسطے بیان کرے اور تمھیں ان لوگوں کے طریقوں کی ہدایت دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تم پر توجہ کرے اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور اللہ چاہتا ہے کہ تمھارے اوپر توجہ کرے اور جو لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بہت دور نکل جاؤ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کمزور بنایا گیا ہے ٥ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی خوشی سے اور خون نہ کرو آپس میں بیشک اللہ تمھارے اوپر بڑا مہربان ہے ٥ اور جو شخص سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے ٥ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تمھیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمھاری چھوٹی برائیوں کو معاف کر دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے ٥ اور تم ایسی چیز کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے مردوں کے لئے حصہ ہے اپنی کمائی کا اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اپنی کمائی کا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ٥ اور ہم نے والدین اور قرابت مندوں کے چھوڑے ہوئے میں ہر ایک کے لئے وارث ٹھہرادئے ہیں اور جن سے تم نے عہد باندھ رکھا ہو تو ان کو ان کا حصہ دے دو اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

تشریح: اور تم پر حرام کی گئیں شوہر والی عورتیں مگر وہ جو گرفتار ہو کر تمہاری مملوک ہو جائیں کیونکہ اس سے انکا وہ نکاح باقی نہ رہا اور اب وہ غیر منکوحہ ہو گئیں اور انہیں کے حکم میں وہ عورتیں بھی ہیں جو دار الحرب کو چھوڑ کر دار الاسلام میں چلی آئیں اور مسلمانوں کی رعایا بن جائیں یا کسی اور سبب سے پہلے نکاح سے نکل جائیں الغرض یہ عورتیں تم پر اس طرح حرام کی گئیں کہ وہ تحریم تم پر خدا کی لکھی ہوئی ہے اور تم اس کے ماننے پر مجبور ہو اور تمہیں اس میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔

اور ماسوا ان مذکورہ عورتوں کے تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں مگر مطلقا نہیں بلکہ اس خاص صورت سے کہ تم ان کو اپنے مالوں سے طلب کرو۔ اور مال کے ساتھ بھی ہر حالت میں نہیں بلکہ صرف اس حالت میں کہ ان کو بیوی بناؤ اور صرف شہوت

Marfat.com

کرنے والے نہ ہو۔ جیسے زنا یا متعہ پس جبکہ ابتغاء بالمال لازم ہو تو ان عورتوں میں سے جن سے تم کو اس خاص طریق سے نفع اٹھانا منظور ہو ان کو تم بحیثیت مقرر من جانب اللہ ہونے کے ان کے معاوضہ یعنی مہر دو۔ لزوم مال ضروری اور مقرر من جانب اللہ ہے جس کے نظر انداز کرنے یا ساقط کرنے کا تم کو حق نہیں۔

اور بعد اس کے اگر تم آپس میں کسی بات پر راضی ہو جاؤ مثلاً یہ کہ عورت کل مہر یا اس کا کوئی حصہ چھوڑ دے یا تم اس مقرر میں اضافہ کرو تو جس بات پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اس لئے اس کے تمام احکام علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

-نکاح متعہ

وقتی نکاح کرنا، یعنی محدود مدت کے لئے عملِ زوجیت کی خاطر نکاح کرنا اسے بھی شریعت نے منع کر دیا ہے۔

نکاح محلل

ایسا نکاح جس کا مقصد طلاق مغلظہ کی حامل عورت کو اپنے سابق شوہر پر حلال کرنے کے لئے کیا جائے۔ یعنی جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں تو عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے کوئی شخص وقتی نکاح کر کے خلوت صحیحہ یا مجامعت کرنے کے بعد اسے اس وجہ سے چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنے سابق شوہر کے لئے حلال ہو چکی ہے ایسا نکاح ممنوع ہے اس نکاح کو سازشی نکاح بھی کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرنے والے اور کروانے والے پہ لعنت فرمائی ہے اور نکاح کرنے والے کو کرائے کا سانڈھ قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تم کو نکاح حتی الامکان حرہ اور مسلمان عورتوں سے کرنا مناسب ہے اور جو لوگ تم میں سے وسعت نہ رکھیں کہ مومن اور حرہ عورتوں سے نکاح کریں تو خیر اپنے بھائیوں یعنی مسلمانوں کی مملوکہ یعنی مسلمان لونڈیوں سے ہی اور گو کافرات کتابیات سے بھی نکاح جائز ہے۔ مگر جب مسلمان ملتی ہے تو اس کو ترجیح دینا چاہئے۔ اگرچہ مسلمان لونڈی ہو اور کتابی حرہ پس جو ترتیب آیت سے مفہوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اول حرہ مومنہ اس کے بعد مومن لونڈی اس کے بعد کتابیہ حرہ اس کے بعد کتابیہ لونڈی۔

اور تم سب مسلمان آپس میں دین کے لحاظ سے ایک ہو۔ اور اس لئے تمہیں صرف ظاہر پر اکتفا کرنا چاہئے پس تم ان لونڈیوں سے نکاح کرو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو۔ اور بلا مالکوں کی اجازت کے لونڈی کی رضامندی سے نہ کرو۔ کیونکہ ان کو بطور خود نکاح کا اختیار نہیں ہے اور ان کو بھی باقاعدہ ان کے معاوضہ مہر دو کیونکہ بلا التزام مہر کے ان سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا اس لئے ان کے لئے بھی مہر ضروری ہے۔

اور یہ نکاح ایسی حالت میں ہونا مناسب ہے کہ وہ عفیفہ اور پارسا ہوں نہ تو علانیہ زنا کرتی ہوں۔ اور نہ خفیہ آشنائیاں کرنے والی ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ نکاح میں جس طرح یہ دیکھنا مناسب ہے کہ وہ مومن ہیں یوں ہی یہ بھی دیکھنا مناسب ہے کہ وہ آوارہ و بدچلن تو نہیں ہے اور گو اس بات کا حرائر میں ہی دیکھنا مناسب ہے مگر چونکہ حرائر میں عام حالت عفت ہی ہوتی ہے اس لئے وہاں یہ قید نہیں لگائی گئی اور لونڈیوں میں دواعی کے کثیر ہونے کی وجہ سے بدچلنی کا احتمال قوی ہے اس لئے وہاں اس تحقیق کی ضرورت بتلادی۔

Marfat.com

خیر تو جس وقت ان کی عفت کی تحقیق کر کے ان کو منکوحہ بنالیا جائے اب اگر وہ بے حیائی کی بات زنا کا ارتکاب کریں تو حرائر کی طرح شادی سے ان کی سزا میں اضافہ نہ ہوگا بلکہ اب بھی ان پر غیر شادی شدہ حرائر کی سزا کی آدھی ہی لازم ہوگی۔

کیونکہ ان میں شادی کے بعد دواعی زنا مثل بے حجابی اور غیر محرموں کے ساتھ اختلاط وغیرہ بوجہ ان کے لونڈی ہونے اور خدمت مولی کے بحالہا باقی ہوتے ہیں برخلاف حرائر کے وہاں صرف ایک داعی تقاضائے شہوت تھا اور وہ شادی سے دفع ہوگیا تھا اس لئے شادی کے بعد زنا سے ان کی سزا میں زیادتی ہو جائے گی اور لونڈیوں کی سزا کو بحالہا باقی رکھا جائے گا اور ان کو بمنزلہ غیر شادی شدہ کے قرار دیا جائے گا۔ پس اس سے جس طرح منکوحہ لونڈیوں کے زنا کا حکم ہوا یوں ہی غیر منکوحہ لونڈیوں کے زنا کا حکم بھی معلوم ہوگیا۔

چونکہ منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک اموال میں ناجائز تصرف ہے اس کو ناجائز طور پر لینا یا زنا کی خرچی لینا وغیرہ یا جیسے سود کھانا یا رشوت لینا وغیرہ اس لئے تصرف فی النساء کے بعد تصرف فی الاموال کے متعلق حکم دیا جاتا ہے اے مسلمانو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریق سے نہ کھایا کرو جیسے ناجائز نکاح کر کے مہر لینا یا زنا کی خرچی لینا یا سود کھانا لیکن وہ معاملہ جس کے ذریعہ سے تم ایک دوسرے کا مال کھاتے ہو کوئی مباح معاملہ ہو اس کا مضائقہ نہیں۔

اور جس طرح اتلاف اموال ناجائز طور سے ممنوع ہے یوں ہی اتلاف نفوس بھی ممنوع ہے لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لوگوں کو ناحق قتل نہ کیا کرو۔ خواہ وہ تمہارے ساتھ مذہب میں شریک ہوں یا انسانیت میں اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ اس لئے وہ تمہیں ایسے کاموں سے روکتا ہے جن میں تمہارا دینی و دنیوی ضرر ہے اور جو کوئی براہ تعدی و ظلم ایسا کرے گا۔ ہم عنقریب اسے آگ میں جھونکیں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ بہت آسان ہے۔

لیکن اگر تم ان جیسے بڑے بڑے گناہوں سے احتراز کرو گے تو ہم بذریعہ طاعات کے تمہارے معمولی گناہ تم سے دور کر دیں گے اور تم کو ایک معزز جگہ بہشت میں بھی داخل کریں گے۔

اور منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک میراث نہ دینا ہے اس لئے حکم دیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے ہر اس مال کے لئے جسکو ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں اور ان لوگوں نے چھوڑا ہے جن سے تمہاری یوں قسماقسمی ہوئی ہے کہ ہم زندگی میں ایک دوسرے کی طرف سے دیت ادا کریں گے اور مرنے کے بعد بصورت نہ ہونے دوسرے ورثہ کے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وارث قرار دیئے ہیں۔ پس تم ان کو ان کا حصہ دیا کرو۔

اس درس میں ایک بات تفصیل طلب ہے کہ عورتوں کی کمائی کے متعلق ذکر ہے تو قرآن مجید میں واضح طور پر آیا ہے عورتوں کی کمائی عورتوں کے لئے ہے اور مردوں کی کمائی مردوں کے لئے ہے یہاں پر یہ مسئلہ بھی واضح ہوگیا کہ عورتیں سروس کر سکتی ہیں اسلام کا منشاء یہ ہے کہ فحاشی اور عریانی سے بچتے ہوئے اگر عورت سروس کرتی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسلام نے بے حیائی سے منع کیا ہے اور سرعام بے پردگی سے منع کیا ہے اگر پردے میں رہتے ہوئے عورت محنت مزدوری کرتی ہے تو یہ جائز ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10 / فروری درس فیضان القرآن نمبر 41

سورۂ نساء آیت نمبر 34 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

Marfat.com

اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا
فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ
مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ
اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

Marfat.com

مِنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫
وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّيْنِ ؕ وَ لَوْ
اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ
اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّیْ مَنْ يَّشَآءُ
وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

مرد عورتوں کے او پر قوام ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد نے اپنے مال خرچ کئے پس جو

Marfat.com

نیک عورتیں ہیں وہ فرماں برداری کرنے والی پیٹھ پیچھے نگہبانی کرتی ہیں اللہ کی حفاظت سے اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہوان کو سمجھاؤ اور ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ دو اور ان کو سزا دو پس اگر وہ تمھاری اطاعت کریں تو ان کے خلاف الزام کی راہ نہ تلاش کرو بیشک اللہ سب سے اوپر ہے بہت بڑا ہے ۰ اور اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان تعلقات بگڑنے کا اندیشہ ہوتو ایک منصف مرد کے رشتہ داروں میں سے کھڑا کردو اور ایک منصف عورت کے رشتہ داروں میں سے کھڑا کرو اگر دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کردے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے ۰ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اچھا سلوک کرو ماں باپ کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت دار و پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور مملوک کے ساتھ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والے بڑائی کرنے والے کو ۰ جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور جو کچھ انھیں اللہ نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے چھپاتے ہیں ان کافروں کے لئے اللہ نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۰ وہ لوگ جو دکھلاوے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر جس کا شیطان ساتھی بن جائے پس وہ برا ساتھی ہے ۰ ان پر کیا مصیبت ہو جائے گی اگر وہ اللہ پر اور دن آخرت پر ایمان لاتے اور اس میں سے خرچ کرتے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اور اللہ ان سے اچھی طرح باخبر ہے ۰ بیشک اللہ ذرا بھی کسی کی حق تلفی نہیں کرتا اگر نیکی ہو تو وہ اس کو دگنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے ۰ پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ بنائیں گے اور تمہیں ان لوگوں کے اوپر گواہ بنا کر کھڑا کریں گے ۰ وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی اس روز تمنا کریں گے کہ کاش زمین ان پر برابر کردی جائے اور وہ اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے ۰ اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو مسح کرلو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ۰ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ ملا تھا وہ گمراہی کو مول لے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ سے بھٹک جاؤ ۰ اللہ تمھارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کافی ہے حمایت کے لئے اور اللہ کافی ہے مدد کے لئے ۰ یہود میں سے ایک گروہ بات کو اس کے ٹھکانے سے ہٹا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سنو اور تمھیں سنوایا نہ جائے وہ اپنی زبان کو موڑ کر کہتے ہیں راعنا دین میں عیب لگانے کے لئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور سنو اور ہم پر نظر کرو تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر اور درست ہوتا مگر اللہ نے ان کے انکار کے سبب سے ان پر لعنت کردی ہے پس وہ ایمان نہ لائیں گے مگر بہت کم ۰ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہے تصدیق کرنے والی اس کتاب کی جو تمھارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا دیں پھر ان کو الٹ دیں پیٹھ کی طرف یا ان پر لعنت کریں جیسے ہم نے لعنت کی سبت والوں پر اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ۰ بیشک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا طوفان باندھا ۰ کیا تم نے دیکھا ان کو جو اپنے آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ان پر ذرا بھی ظلم

Marfat.com

نہ ہوگا ٥ دیکھو یہ اللہ پر کیسا جھوٹ باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے ٥

تشریح: منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک معاملات زن وشوئی میں تعدی ہے اس لئے کہ مرد دو وجہ سے عورتوں پر حاکم ہیں ایک اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو یعنی مردوں کو دوسرے پر یعنی عورتوں پر فوقیت عطا کی ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ انہوں نے ان پر اپنے مال صرف کئے ہیں یعنی مہر دیا ہے پس جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کی اس برتری کا لحاظ رکھ کر ان کے سامنے ان کی اطاعت گزار اور ان کے پیچھے اس وجہ سے ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ کیا ہے سو ایسی عورتوں کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

اور جو عورتیں ایسی ہیں جن کی نافرمانی کا آثار و قرائن سے تم کو خطرہ ہو ان کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ اول ان کو نصیحت کرو۔ اگر مان لیں فبہا اور اگر نہ مانیں تو انھیں ان کی خواب گاہوں میں چھوڑ دو اور ان سے اختلاط زن وشوئی ترک کر دو۔ اس پر اگر مان جائیں تو خیر اور اگر نہ مانیں تو انھیں مناسب انداز سے مارو۔ پس اگر وہ تمہارا کہنا مان جائیں تو ان کے خلاف ایذاء کی کوئی راہ نہ ڈھونڈو کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بالاتر اور بڑا ہے اور اس لئے جس طرح عورتوں کی بے اعتدالی پر تم عورتوں کو سزا دیتے ہو تمہاری بے اعتدالی پر وہ تم کو سزا دے گا۔

اور اگر وہ نہ مانیں اور تم کو اندیشہ ہو ان کی باہمی مخالفت کا۔ تو ایک ثالث مرد کے لوگوں میں سے اور ایک ثالث عورت کے لوگوں میں سے تحقیق کے لئے بھیجو تاکہ معلوم کریں کہ قصور کس کا ہے اور قصور معلوم کر کے قصوروار کو فہمایش کریں اگر ان کو اصلاح منظور ہوگی اور نیک نیتی سے معاملہ کو طے کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان موافقت پیدا کر دیں گے اور وہ دونوں کسی ایسے امر پر متفق ہو جائیں گے جس سے اس نزاع کا خاتمہ ہو جاوے۔ خواہ یوں کہ وہ سمجھا کر میل کرا دیں یا یوں کہ ان میں تفریق کرا دیں کیونکہ اللہ رب العزت علم والے اور باخبر ہیں۔

نکاح کے بعد اسلام نے میاں بیوی کے مابین کچھ حقوق اور فرائض متعین کئے ہیں اگر دونوں ان پر عمل پیرا ہوں تو زندگی ایک نعمت بن جاتی ہے لیکن اگر دونوں ان حقوق کا خیال نہیں رکھتے تو زندگی اجیرن بن جاتی ہے آج کل عام شکایات ہیں کہ میاں بیوی میں نااتفاقی ہے مرد کو عورت سے شکایت ہے اور عورت کو مرد سے بے شمار شکوے ہیں۔ جب اتفاق نہ ہو اور باہم under standing نہ ہو تو زندگی تلخ اور نہایت خراب ہو جاتی ہے نااتفاقی دنیا کے ساتھ ساتھ دین کو بھی برباد کر دیتی ہے اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے اور دیگر رشتہ داروں پر بھی میاں بیوی کی معاشرے میں عزت نہیں ہوتی اولاد بھی نفرت کرتی ہے اور دیگر خاندان والے بھی۔ ایسی نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں ایک دوسرے کے خیال کا پتہ ہوتا ہے مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ میری بیوی نوکرانی بن کر رہے اور بیوی کا خیال ہوتا ہے کہ مرد میرا غلام بن کر رہے اور میری ہر ناجائز اور جائز خواہش کی تکمیل کا موجب بنے جب طرفین کے مابین اس قسم کے خیالات ہوں تو پھر زندگی کس طرح نبھ سکتی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء. ترجمہ: مردوں کو عورتوں پر فوقیت دی گئی۔

اور دوسرے مقام پر بھی آتا ہے کہ

Marfat.com

......وعاشروھن بالمعروف .....(سورۃ النساء آیت نمبر۱۹)۔ترجمہ:اور عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔

اس کا بہترین حل یہی ہے کہ مرد دیکھے کہ اس کے ذمہ کیا کیا حقوق ہیں جنہیں ہر صورت مرد نے ادا کرنا ہے اسی طرح عورت دیکھے کہ مرد کے کیا کیا حقوق میرے ذمہ ہیں جن کی ادائیگی کے بغیر کوئی چارہ نہیں عورت اپنے فرض ادا کرے اور مرد اپنے فرض کی ادائیگی کرے حقوق خود ایک دوسرے کو مل جائیں گے ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اپنے اپنے فرائض کی خبر نہ ہو اور حقوق کا خوب واویلا مچایا جائے نتیجتاً سوائے فساد کے کچھ حاصل نہ ہوگا آپس کے معاملات میں کبھی بھی ضد نہ کی جائے بلکہ گفتگو کر کے اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ”بیوی پر سب سے زیادہ حق اس کے خاوند کا ہے اور خاوند پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے“(حاکم)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ”تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں“

سورۃ بقرہ آیت ۲۸۸ میں ہے......ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجة.....

ترجمہ:جس طرح ان عورتوں پر کچھ ذمہ داریاں ہیں ویسے ہی مطابق دستور انہیں حقوق بھی حاصل ہیں لیکن مردوں کو ان پر ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے۔

لہٰذا! نکاح کے نتیجہ میں جو حقوق طرفین کو حاصل ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے حق مساکنت،حق مقاربت،حق ثبوت نسب،حق توارث اور حق مصاہرت حاصل ہیں یعنی میاں بیوی اکٹھے ایک جگہ رہنے کا حق رکھتے ہیں کسی دوسرے کو اس پر اعتراض کا حق نہیں اسی طرح دونوں حسب حصہ شرعی ایک دوسرے کے ترکہ میں حقدار ہیں۔۔دونوں کے لئے حرمت مصاہرت واقع ہوگی۔

بیوی کے حقوق و فرائض

الف:نکاح کے نتیجہ میں بیوی حق مہر کی حق دار ہوتی ہے اور خاوند پر اس کی ادائیگی لازم ہے۔

ب:بیوی نان نفقہ کی حق دار ہوتی ہے اور خاوند نان نفقہ ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

ج:بیوی کو خاوند کے گھر رہنے کا حق حاصل ہوتا ہے اس کے مقابل پر بیوی پر یہ ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ وہ خاوند کے ازدواجی حقوق بھرپور طریقے سے ادا کرے۔موجودہ دور میں تو خاص طور پر خاوند کے لئے نمود و زیبائش کر کے اسے خوش رکھے ایسا نہ ہو کہ بیرون محفلوں میں بیوی تو بن سنور کر جائے اور اپنے شوہر کو نظر انداز کر دے۔

اور منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک تعدی اللہ رب العزت کی عبادت اور ماں باپ وغیرہ کے ساتھ برتاؤ میں ہے لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم لوگ اللہ رب العزت کی پرستش کرو۔اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔خواہ فرشتہ ہو یا انسان یا جن یا ستارہ یا کچھ اور اور ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرو۔اور دوسرے رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور غریبوں سے بھی اور رشتہ دار پڑوسی سے بھی اور غیر رشتہ دار پڑوسی سے بھی کیونکہ قطع نظر قرابت سے خود پڑوسی بھی مقتضی حُسنِ سلوک ہے پس تم اس حسنِ سلوک کو رشتہ دار پڑوسیوں ہی تک محدود نہ رکھو بلکہ رشتہ داروں کے ساتھ بھی کرو اور غیروں کے ساتھ بھی اور ہم پہلو ساتھی سے بھی خواہ وہ رفیق سفر ہو یا ہم مجلس

Marfat.com

یا بیوی یا کوئی اور اور مسافر سے بھی اور اپنے مملوک لونڈی غلاموں سے بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت نہیں کرتے جو مغرور اور شیخی باز ہوں دوسروں کو خاطر میں نہ لاتے ہوں۔

اور جو کہ خود بھی دوسروں کی مالی یا کسی اور قسم کی نفع رسانی میں دریغ کرتے ہوں اور دوسروں کو بھی قولاً یا فعلاً دریغ کی ترغیب دیتے ہوں اور جو کچھ مال یا علم وغیرہ اللہ رب العزت نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپاتے ہوں تا کہ دوسروں کو اس سے نفع نہ پہنچ جائے اور ہم نے ان نہ ماننے والوں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے پس تم ایسا نہ کرنا کہ احکام کو نہ مانو۔

اور اللہ رب العزت ان لوگوں سے بھی محبت نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ صحیح طور پر خدائے تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت پر جو لوگ اس طرح خرچ کرتے ہیں ان کا مصاحب شیطان ہے جو ان کو غلط مشورہ دیتا ہے اور جس کا شیطان مصاحب ہو تو وہ اس کا نہایت بڑا مصاحب ہے۔

اگر یہ خیال ہو کہ شاید ہمیں ایمان اور انفاق کا بدلہ نہ ملے اور اس طرح ہمارا ایمان اور انفاق برباد ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ رب العزت ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے کہ بالکل حق مار لینا تو درکنار اس میں ذرہ برابر بھی کمی کریں بلکہ ان کا فضل تو اتنا بڑھا ہوا ہے کہ اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اس کو بڑھائیں گے اور اپنے پاس سے اس کا بڑا معاوضہ دیں گے۔

خاوند کے حقوق و فرائض

الف: خاوند نکاح کے نتیجہ میں بیوی سے ازدواجی تعلقات یعنی مقاربت کا حق دار ہوتا ہے اسی طرح گھریلو کام کاج اور بچوں کی پرورش کے سلسلے میں بیوی سے مدد لینے کا حق بھی خاوند کو حاصل ہوتا ہے۔

ب: خاوند پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بیوی کا حق مقاربت اور نان نفقہ ادا کرے اس کی رہائش کا انتظام کرے۔ بیوی کے صاحب جائیداد یا صاحب مال صاحب ثروت ہونے سے خاوند کی یہ ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔

ج: ایک سے زائد بیوی رکھنے کی صورت میں ان کے ساتھ مساویانہ سلوک اور عدل کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

د: خاوند بیوی کو حق مہر ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ر: خاوند کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بیوی کی عزت نفس مجروح نہ ہونے دے اور نہ ہی اسے اپنے رشتہ داروں بھائی بہنوں اور والدین کے رحم و کرم پر چھوڑ دے کیونکہ خاوند اس سے اپنے نفس کی طہارت حاصل کر رہا ہے لہذا اس کے ذمہ ہی یہ چیزیں عائد ہوتی ہیں کہ وہ بیوی کی ہر ممکن حد تک دلجوئی کرتا رہے اور ہر ممکن حد تک ان کے حقوق کا خیال بھی رکھے اور ان کا تحفظ بھی کرے۔

قیامت کے دن عدالت میں حاضری کے وقت ان پر کیسی بنے گی جب ہم ہر جماعت میں سے اس جماعت کے خلاف یا موافق ایک گواہی دینے والے ان کے نبی کو حاضر عدالت کریں گے اور اس سلسلہ میں آپ کو ان لوگوں کے خلاف جو کہ آپ کے زمانہ میں ہیں گواہ ہونے کی حیثیت سے حاضر عدالت کریں گے اور آپ ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ اچھا ہم بتلاتے ہیں سنو اس روز یہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور رسول کی نافرمانی کی یہ چاہیں گے کہ کاش ان سے زمین ہموار کر دی جاتی اور ان کو زمین کا پیوند کر دیا جاتا۔ کہ یہ عذاب وہ نہ دیکھتے اور وہ اس روز خدا سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے پس یہ بھی خیال نہیں کیا جا سکتا کہ ہم جرم سے مکر جائیں گے اور رسول کی شہادت کو مجروح کر دیں گے لہذا اس روز بذریعہ اقرار اور بذریعہ شہادت دونوں طرح ان پر

Marfat.com

جرم ثابت ہوگا۔

اور منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا ہے۔لہذا حکم دیا جاتا ہے۔کہ اے مسلمانو! تم ایسی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ کہ تم نشہ میں ہوتا وقتیکہ تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔اور نہ جنبی حالت میں یہاں تک کہ غسل کرلو۔ یا اس کے مثل دوسرے کسی عذر کی حالت میں جس میں تم پانی کے استعمال سے معذور ہو۔

کہ تم بیمار ہو جس کی وجہ سے پانی کا استعمال نہیں کرسکتے یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پیشاب سے فارغ ہوکر آیا ہو۔یا تم نے عورتوں سے قربت کی ہو۔اور ان تمام صورتوں میں تم کو پانی نہ ملے تو تحصیل طہارت کے لئے پاک زمین کے استعمال کا قصد کرو۔کہ ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر اپنے پورے چہروں کا مسح کرو اور دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرو۔اس کا نام تیمم ہے واقعی اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہیں۔

یہاں تک ان تعدیوں کی تفصیل تھی جن کا تعلق مسلمانوں سے تھا۔اب اس تعدی کی تفصیل کرتے ہیں جس کا تعلق اہل کتاب سے ہے اور فرماتے ہیں۔کہ اے مخاطب کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب اللہ کا ایک معقول حصہ دیا گیا ہے کہ ان کی کیسی عجیب حالت ہے یہ لوگ خود گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی طرح تم بھی گمراہ ہو جاؤ اور گو یہ بات فی نفسہ خطرہ کی ہے مگر تم کو کوئی اندیشہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو جانتا ہے اور ان سے تمہاری حفاظت کرتا ہے اور اللہ رب العزت تمہارا سرپرست اور کافی مددگار ہے اور یہود میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کلمات کو ان کے صحیح موقع سے پھیرتے اور ان کو بے موقع استعمال کرتے ہیں اور بجائے سمعنا واطعنا کے سمعنا وعصینا اور بجائے واسمع کے واسمع غیر مسمع اور بجائے انظرنا کے راعنا زبانیں بگاڑ کر اور دین میں طعن کے طور پر کہتے ہیں اور اگر وہ بجائے سمعنا وعصینا کے سمعنا واطعنا اور بجائے واسمع غیر مسمع کے واسمع اور بجائے راعنا کے انظرنا کہتے تو یہ ان کے لئے بہتر اور موقع کے لحاظ سے بہت درست ہوتا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے کفر عنادی کے سبب سے ملعون ومردود کر دیا ہے اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے بجز تھوڑے لوگوں کے جو کفر عنادی نہیں رکھتے اس لئے مردود وملعون نہیں ہوئے۔

اب اللہ رب العزت مسلمانوں کے ساتھ یہود کے معاندانہ برتاؤ کو بیان کرکے ان کو فہمائش کرتے ہیں اے وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے تم عناد سے باز آؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا ہے وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے۔جو تمہارے پاس ہے قبل اس کے کہ ہم چہروں کے نشانات آنکھ ناک منہ کو مٹادیں اور اس طرح اُن کو ان کی پشتوں کی حالت پر کر دیں یا ہم انہیں یوں ملعون اور بندر بنادیں جیسا کہ ہم نے اصحاب سبت ہفتہ کے دن کی بے حرمتی کرنے والوں کو ملعون اور بندر بنایا تھا۔ پس اگر تم ایمان نہ لائے اور اس کی سزا میں یہ امور واقع ہو گئے تو اُس وقت تم کیا کرو گے اور اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ جس کو وہ کرنا چاہتا ہے گویا کہ کیا ہی ہوا ہے کیونکہ اس کے ہونے میں کچھ بھی زحمت نہیں بلکہ صرف چاہنے کی دیر ہے اور چاہنے کے بعد فوراً ہوا۔

اے اہل کتاب تم کو خیال نہ ہونا چاہئے کہ کفر وشرک بھی دوسرے گناہوں کی طرح ایک گناہ ہیں جس طرح مسلمان گناہ کرتے ہیں اور ان کے گناہ معاف ہو سکتے ہے یوں ہی ہمارا گناہ بھی معاف ہوسکتا ہے کیونکہ خدا کا قانون ہے کہ وہ اس کو بلا توبہ معاف نہیں

Marfat.com

کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے۔ اور جو گناہ اس سے کمتر ہیں۔ اور وہ ہیں جو ایمان کی حالت میں ہوں ان کو بلا توبہ بھی معاف کر دے گا مگر سب کے لئے نہیں بلکہ جس کے لئے معاف کرنا چاہیے گا اُس کیلئے معاف کرے گا اور اگر معاف نہ کرنا چاہے گا تو حسبِ قوانین مقررہ سزا دے گا اور حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی خدا کو مان کر اس کے ساتھ کسی کو شریک بھی کرے چہ جائیکہ خدا کو ہی نہ مانے اس نے اپنی طرف سے ایک بڑے گناہ کی بات گھڑ لی جو محض بے اصل ہے۔ جس کا کوئی منشا نہیں اور ایسا جُرم اس قابل نہیں ہے کہ اسے معاف کیا جائے۔

یہاں تک اہل کتاب کے ضلال اور تعنت وعناد اور اس کے متعلقات کو بیان فرما کر اب اُن کے دعویٰ تقدس کا رد فرماتے ہیں کہ اے نبی کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو باوجود شرک و کفر جیسے ناپاک جرائم کے ارتکاب کے اپنا تزکیہ کرتے اور اپنے کو بے گناہ ٹھہراتے ہیں دیکھو تو ان کی حالت کس قدر عجیب ہے کیونکہ ان کو خود اپنے منہ سے اپنے کو گناہ سے پاک صاف کرنے کا کوئی حق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو پاک صاف کرنا چاہے گا اس کو پاک صاف کرے گا اور جس کو اس کے گناہ گار ہونے کی وجہ سے پاک صاف نہ کرنا چاہے گا اس کو پاک نہ کرے گا اور اس معاملہ میں لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا کہ کوئی واقعی طور پر مجرم نہ ہو اس کو خواہ مخواہ مجرم قرار دیدیا جائے۔

اب تم دیکھو کہ یہ لوگ اپنے تزکیہ نفس میں خدا پر کس طرح جھوٹ تراشتے ہیں چنانچہ جن چیزوں کو خدا نے جرم قرار دیا ہے۔ اُن کی نسبت دعوے کرتے ہیں۔ کہ یہ امور خدا کے نزدیک جرم نہیں ہیں اور اسی بناء پر تزکیہ کرتے ہیں اور ان کے مجرم ہونے کے لئے یہ بھی کافی کھلا ہوا گناہ ہے۔

عورتوں پر مردوں کو فضیلت دی گئی ہے لیکن اس میں اختصاص ہے چونکہ مرد کے ذمہ بیرونی سارے امور ہیں نان نفقہ پرورش کے لئے تگ و دو اور دیگر کئی امور نمٹانے کے لئے مرد کو حق فائق دیا گیا ہے اس سے کئی اشکال پیدا ہوتے ہیں کہ شائد مرد کو فوقیت سے مراد من مانی ہے اور عورت کو دوسرے درجے کا شہری بنا دیا گیا ہے عورتوں کے قدموں میں جنت رکھ کر مردوں کو اس کے قدموں میں بٹھا کر رکھ دیا گیا ہے۔ بس اس کی خدمت کرتا رہ تو کونسا ایسا مرد ہے جو کسی ماں کا بیٹا نہیں لہٰذا یہاں پر تو عورت کو برتری حاصل ہوگی یہ اسلام کا اعزاز ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

11 / فروری درس فیضان القرآن نمبر 42

سورۂ نساء آیت نمبر 51 تا 59 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ ؕ
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ لا
اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ
اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

Marfat.com

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ
اَبَدًاؕ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ٘ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ﴿۵۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ
بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۵۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ
وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ
شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب سے حصہ ملا تھا وہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے زیادہ صحیح راستہ پر ہیں ٭ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تم اس کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے کیا خدا کے اقتدار میں کچھ ان کا بھی دخل ہے پھر تو یہ لوگوں کو ایک تل برابر بھی نہ دیں گے کیا یہ لوگوں پر حسد کر رہے ہیں اس بناء پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے پس ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی ہے اور ہم نے ان کو ایک بڑی سلطنت بھی دے دی ٭ ان میں سے کسی نے اس کو مانا اور کوئی اس سے رکا رہا اور ایسوں کے لئے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے ٭ بیشک جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا ان کو ہم سخت آگ میں ڈالینگے جب ان کے جسم کی کھال جل جائے گی تو ہم ان کی کھال کو بدل کر دوسری کر دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٭ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کو ہم باغوں میں داخل کریں گے جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اس میں وہ ہمیشہ رہینگے وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ان کو ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے ٭ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے تمہیں بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٭ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تمھارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہ بات اچھی ہے اور اس کا انجام بہتر ہے

Marfat.com

تشریح: اب اللہ رب العزت اہل کتاب کی وہ شرارت بیان فرماتے ہیں جس میں عداوت کے سوا اور کوئی احتمال نہیں اور فرماتے ہیں اے نبی کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جن کو کتاب کا ایک معقول حصّہ دیا گیا کہ وہ کس قدر نامعقول حرکت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی عداوت میں خود اپنی کتاب کا بھی انکار کر بیٹھے ہیں چنانچہ جب ان سے مشرکین پوچھتے ہیں کہ بتلاؤ ہم صحیح رستہ پر ہیں یا مسلمان۔ تو وہ اپنے مذہب کے خلاف محض نفسانیت سے بت اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کفار مشرکین کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ سیدھے راستہ پر ہیں جس کے صاف یہ معنے ہیں۔ کہ توحید سے جس کے مسلمان معتقد ہیں۔ بُت پرستی اور شیطان پرستی جو شیوہ ہے مشرکین کا زیادہ صحیح اور درست ہے۔

اب اللہ رب العزت ان کی مخالفت و معاندت کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آخر یہ لوگ اسقدر عداوت کیوں رکھتے ہیں کیا یہ خدائی سلطنت کے کسی حصّہ کے مالک ہیں کہ اس حالت میں وہ اور لوگوں کو کچھ نہ دیں۔ جبکہ ایسا نہیں اور سلطنت بتمامہ اللہ رب العزت کی ہے اور اس بناء پر وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ تو اس میں ان کا کیا اجارہ ہے یا وہ اس دولت پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے سو یہ بھی بے معنی ہے کیونکہ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب بھی دی اور حکمت بھی دی اور بڑی عظیم الشان سلطنت بھی۔ اس پر کچھ لوگ ان میں سے اس کتاب و حکمت پر ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے اس سے اعراض کیا جیسے یہ حاسد ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا گیا اور مومنین کو ان سے متمتع کیا پس جبکہ خود انھوں نے اپنے ہاتھوں ان نعمتوں کو دھکے دیئے اب حسد بے معنی ہے اور ان حاسدوں کیلئے بھڑکتی دوزخ کافی ہے وہ خوب ان کو ان کی شرارتوں کی سزا دے گی۔

کیونکہ جو لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں خواہ یہ لوگ حاسدین ہوں یا ان کے سوا ہم عنقریب انہیں آگ میں جھونکیں گے اور ان کو ہمیشہ آگ میں رکھیں گے جس کی صورت یہ ہوگی کہ جب کبھی بھی ان کی کھالیں گل جائیں گی ہم ان کو دوسری کھالیں دیدیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب اور حکمت والا ہے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور عارضی طور پر نہیں بلکہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے ان میں پاک صاف بیویاں ہوں گی اور ان کو ہم گھنے سایہ میں داخل کریں گے۔

اس جگہ یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ جنت میں آفتاب تو ہوگا نہیں پھر سایہ کیسے ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی نعمتوں کو دنیوی نعمتوں کے مشابہ بنایا ہے مگر ان کے تکون کی صورت وہ نہیں رکھی گئی جو دنیا میں ہے بلکہ ان کا تکون محض اپنی قدرت سے وابستہ رکھا ہے چنانچہ دنیا میں دودھ آدمی اور جانوروں کے خون سے بنتا ہے لیکن جنت کا دودھ اس شکل سے نہیں بنا اسی طرح دنیا کا شہد مکھیوں سے پیدا ہوتا ہے مگر جنت کا شہد مکھیوں سے پیدا نہیں ہوتا۔

یہاں تک اہل کتاب کی تعدیوں کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں ایک تعدی اداء امانت میں کوتاہی اور فیصلہ میں بے انصافی ہے لہٰذا کہا جاتا ہے کہ اللہ رب العزت تم لوگوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو ان کے حوالہ کر دیا کرو جن کی وہ ہیں خواہ وہ امانتیں دنیا سے متعلق ہوں جیسے خانہ کعبہ کی کنجی جو حضرت علیؓ نے خادم بیت اللہ سے لے لی ہے۔ یا دین سے جیسے احکام خداوندی جن کا علم

Marfat.com

اہل علم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ وہ ان کو ناواقفوں تک پہنچادیں اس طرح جب تم کوئی فیصلہ کروتو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اور دوست دشمن میں امتیاز کرو اور اس بنا پر وہ کنجی جو حضرت علیؓ نے خادم بیت اللہ سے لی ہے اس کا فیصلہ اس خادم کے حق میں کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ علیؓ مسلمان ہیں اور خادم بیت اللہ مذکور کافر۔ اللہ رب العزت تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتے ہیں جس سے تم دنیا میں نیک کام اور آخرت میں مستحق اجر ہو گے اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والے ہیں اور اس لئے وہ تمہارے اقوال کو سنتے اور افعال کو دیکھتے ہیں اگر تم نے ذرا بھی لغزش کی تو تم کو سزا دیں گے۔ اس جگہ چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ اگر منصفانہ فیصلہ کسی کے خلاف ہو تو وہ اس کو ناگوار ہو۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اے مسلمانو! تم اولاً اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے حکم سے رسول کی اطاعت کرو۔ اور ان ارباب حکومت کی بھی جو تم میں اور ان کے کسی فیصلہ کو اپنی خواہش کے خلاف سمجھ کر اس کے ماننے سے انکار نہ کرو۔

اب اگر تم لوگوں میں یعنی رعایا و حکام میں یا رعایا میں آپس میں کسی بات پر نزاع ہو تو چونکہ ارباب حکومت خواہ کوئی ہوں معصوم نہیں ہیں اور اس لئے یہ ضرور نہیں کہ وہی حق پر ہوں اور اسی طرح تم بھی معصوم نہیں ہو لہٰذا تم اس معاملہ کو خدا اور رسول کے طرف لوٹاؤ اور کتاب وسنت سے اس کا فیصلہ کرو اگر تم خدا پر ایمان رکھتے ہو کیونکہ اس ایمان کا مقتضےٰ یہی ہے یہ امر تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کنجی کا واقعہ جو کہ انّ اللہ یامرکم الخ کا شان نزول ہے اور جس کی طرف ہم نے تشریح کے ضمن میں اشارہ کیا ہے۔

اس کا یہ قصہ ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہونا چاہا۔ عثمان بن طلحہ جن کے پاس کنجی رہتی تھی انھوں کنجی دینے سے انکار کیا۔ حضرت علیؓ نے ان سے کنجی زبردستی لے لی اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں انکی کنجی واپس کرنے کا حکم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی ان کے حوالہ کردی اس واقعہ سے ان پر اثر ہوا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

درس میں اہم بات یہ بھی ہے کہ حسد سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے یعنی جن پر اللہ رب العزت نے فضل کیا ہے ان پر آپ کو حسد کرنے کا کوئی حق نہیں حسد تو انسان کو کھوکھلا کردیتی ہے انسان کی شخصیت کو برباد کردیتی ہے حسد اس طرح جلا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کردیتی ہے۔ اس طرح حسد بندے کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ حسد سے بچنا چاہیے حسد سے بچنے کا مجرب نسخہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی کثرت سے ہر نماز کے بعد تلاوت کرنا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12رفروری درس فیضان القرآن نمبر 43

سورۂ نساء آیت نمبر 60 تا 76 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن
قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا
أَن يَكْفُرُوا بِهِ ط وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ
الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم
مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ
مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ
قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

Marfat.com

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا
وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ
لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ
فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًاۙ ﴿۶۶﴾
وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًاۙ ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِیْنَۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ
اللّٰهِؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا۠ ﴿۷۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ
فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّۚ
فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ
اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَىٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ
مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِؕ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ

Marfat.com

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ
وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اس پر جو اتارا گیا ہے تمھاری طرف اور جو اتارا گیا ہے تم سے پہلے وہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ لے جائیں شیطان کی طرف حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر بہت دور ڈال دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی طرف اور رسول کی طرف تو تم دیکھو گے کہ منافقین تم سے کترا جاتے ہیں ٥ پھر اس وقت کیا ہوگا جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی مصیبت ان پر پہنچے گی اس وقت یہ تمھارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آئیں گے کہ خدا کی قسم ہمیں تو صرف بھلائی اور ملاپ سے غرض تھی ٥ ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس سے خوب واقف ہے پس تم ان سے اعراض کرو اور ان کو نصیحت کرو اور ان سے ایسی بات کہو جو ان کے دلوں میں اتر جائے ٥ اور ہم نے جو رسول بھیجا اسی لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر وہ جب کہ انھوں نے اپنا برا کیا تھا تمھارے پاس آتے اور اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی چاہتا تو یقیناً وہ اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پاتے ٥ پس تیرے رب کی قسم وہ کبھی ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے باہمی جھگڑے میں تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اس کو خوشی سے قبول کر لیں ٥ اور اگر ہم ان کو حکم دیتے کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دیا اپنے گھروں سے نکلو تو ان میں سے تھوڑے ہی اس پر عمل کرتے اور اگر یہ لوگ وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے لئے یہ بات بہتر اور ایمان پر ثابت رکھنے والی ہوتی ٥ اور اس وقت ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا اجر دیتے اور ان کو سیدھا راستہ دکھاتے ٥ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کیسی اچھی ہے ان کی دوستی کا یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کا علم کافی ہے ٥ اے ایمان والو

Marfat.com

اپنی احتیاط کرلو پھر نکلو جدا جدا یا اکھٹے ہو کر اور تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو دیر لگا دیتا ہے پھر اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا o اور اگر تمہیں اللہ کا کوئی فضل حاصل ہو تو کہتا ہے گویا تمھارے اور اس کے درمیان کوئی رشتہ محبت ہی نہیں کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا o پس چاہیے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچ دیتے ہیں اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب ہو تو ہم اس کو بڑا اجر دیں گے o اور تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے جو کہتے ہیں کہ خدایا ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی حمایتی پیدا کردے اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار کھڑا کردے o جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت کمزور ہے o

تشریح: اللہ رب العزت نے اوپر منصفانہ فیصلہ کا حکم دیا تھا اور اس کے بعد مسلمانوں کو اس کے ماننے کا حکم دیا تھا اب ان لوگوں کی حالت بیان فرماتے ہیں جو دعویٰ ایمان کر کے صحیح فیصلہ کے ماننے سے گریز کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں کہ وہ کیسا عجیب کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ادھر تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم مومن ہیں اور ادھر وہ چاہتے ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر شیطان کے پاس مقدمہ لے جائیں اور اس سے فیصلہ کرائیں حالانکہ دو باتیں اس سے مانع ہیں اول یہ کہ انہیں حکم کیا گیا ہے کہ وہ اسے نہ مانیں اور دوسری بات یہ کہ شیطان چاہتا ہے کہ انہیں راہ راست سے بھٹکا کر بہت دور پہنچا دے۔

اور جبکہ ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کی طرف جس کو خدا نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف آؤ اور ان سے فیصلہ چاہو اور شیطان کی طرف نہ جاؤ تو آپ ان منافقین کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ سے رکتے ہیں اور آپ کی طرف نہیں آنا چاہتے سو اس وقت تو یہ لوگ اعراض کرتے ہیں لیکن اس وقت ان پر کیسی بری بنے گی جب یہ اس کا نتیجہ دیکھیں گے اور ان کو اس کی بدولت کوئی مصیبت پہنچے گی کچھ نہ پوچھو جو اس وقت ان کی حالت ہوگی اس کے بعد وہ تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصود تو مقدمہ کو دوسروں کے پاس لے جانے سے صرف نیکی کرنا اور مدعی مدعا علیہ کے درمیان موافقت پیدا کرنا تھا کیونکہ آپ کے یہاں صحیح صحیح فیصلہ ہوتا اور اس میں احتمال تھا کہ دوسرا فریق اس کو پسند نہ کرے اور دوسری جگہ یہ احتمال تھا کہ وہاں کچھ مدعی کو دبا کر اور کچھ مدعا علیہ کو دبا کر ایک ایسا معتدل فیصلہ ہو جائے گا جس پر دونوں فریق راضی ہو جائیں۔ اس کے سوا ہمارا کچھ مقصود نہ تھا یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کی باتیں اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ یہ محض بناوٹ ہے اور حقیقت یہی ہے کہ ان کو سرے سے آپ کا فیصلہ تسلیم نہیں اور وہ شیطانی فیصلہ کو آپ کے فیصلہ سے بہتر جانتے ہیں۔

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر محض اس لئے کہ بحکم اللہ رب العزت اس کی اطاعت کی جائے پس اسی اصول پر تم کو بھی اسی غرض سے بھیجا گیا ہے ان منافقین کا فرض تھا کہ وہ تمہاری اطاعت کرتے اور اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا اور بجائے اطاعت کے مخالفت کی تھی تو اس پر اصرار نہ کرتے بلکہ بجائے اصرار کے یہ ہوتا کہ جب انہوں نے مخالفت کر کے اپنے اوپر ظلم کیا تھا تو وہ

Marfat.com

تمہارے پاس آتے اور اللہ رب العزت سے معافی چاہتے اور رسول یعنی تم بھی ان کیلئے معافی چاہتے تو اللہ رب العزت ایسا نہ تھا کہ انہیں معاف نہ کرتا بلکہ وہ ضرور اللہ رب العزت کو متوجہ ہونے والا رحمت والا پاتے۔

پس جب کہ ان کی حالت یہ ہے جو مذکور ہوئی تو گو وہ زبان سے دعویٰ کریں کہ ہم مومن ہیں لیکن آپ کے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے تا آنکہ وہ آپ کو اپنے آپس کے نزاع میں حاکم بنائیں اور آپ اس کا فیصلہ کریں پھر وہ اپنے اندر اس فیصلہ سے جو آپ نے کیا ہے منکرانہ تنگی نہ پائیں اور اسے اعتقاداً پورے طور پر تسلیم کرلیں پس جب یہ انکاری تنگی باقی نہ رہے گی ایمان متحقق ہو جائے گا۔

اور اگر وہ لوگ وہ سب کام کرتے جن کی ان کو نصیحت کی جائے خواہ آسان ہوں یا شاق ناگوار ہوں یا گوار تو یہ ان کے لئے بہتر اور ان کو ایمان پر بہت جمانے والا ہوتا کیونکہ طاعات سے ایمان و اعتقاد کو قوت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت ہم ان کو بڑا معاوضہ دیتے۔اور ان کو سیدھی راہ پر چلاتے اور ان کو جنت میں انبیاء وصدیقین وشہداء وصلحاء کی معیت حاصل ہوتی۔

کیونکہ ہمارا قانون ہے کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ جنت میں انبیاء وصدیقین وشہداء وصلحاء کے ساتھ ہوگا گو تفاوت اعمال سے درجات متفاوت ہوں اور اس معیت فی الجنۃ کی وجہ سے عارضی طور پر معیت فی الدرجہ کی حاصل ہوگی۔ کہ نیچے کے درجہ کے لوگ اوپر والوں سے ملاقات کے لئے ان کے درجہ میں چلے جائیں۔اور جس درجہ کی رفاقت بھی ہو بہر حال اچھی اور قابل تحصیل ہے کیونکہ یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کا انعام ہے جو ان مطیعین پر کیا جاتا ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے کہ کون اس انعام کا اہل ہے اور کون نہیں۔

اور منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک تعدی جہاد میں کوتاہی ہے۔

اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا پہلو اختیار کرو۔اور کفار جو تمہارے مٹانے کی فکر میں ہیں ان کی سرکوبی کرو۔ ورنہ یہ تمہیں کچل ڈالیں گے پس جبکہ ان کی سرکوبی ضروری ہوئی تو حسب ضرورت متفرق جماعتوں کی شکل میں یا مجتمع ہو کر لشکر کی صورت میں چلو۔

اور یہ ہم تم کو بتائے دیتے ہیں کہ تم میں کوئی کوئی ایسا بھی ضرور ہے جو جہاد سے بیٹھ رہے گا اور اس میں شرکت نہ کرے گا پھر اگر تم کو مصیبت پہنچے گی تو کہے گا کہ اللہ رب العزت نے مجھ پر بڑا کرم کیا کہ میں ان کے ساتھ لڑائی میں موجود نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ رب العزت کا فضل پہنچے تو یوں خودغرض بن کر کہ گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی نہ تھی یوں کہے گا کہ اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا اور اس طرح بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ پس ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا۔

تو جو لوگ طالب دنیا نہیں ہیں اور دنیاوی زندگی کو آخرت کے عوض بیچتے ہیں ان کو چاہئے کہ اللہ رب العزت کی راہ میں جنگ کریں اور پیچھے نہ ہٹیں اور یہ بھی ہم بتلائے دیتے ہیں کہ جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جنگ کرے گا پھر خواہ وہ مارا جائے یا غالب ہو ہر صورت میں ہم عنقریب اسے بڑا معاوضہ دیں گے اور تم کو یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ آخر تمہارے لئے کونسی وجہ ہے کہ تم اللہ رب العزت کی راہ میں اور اللہ رب العزت کا بول بالا کرنے کے لئے اور ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو کفار کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے کفار سے جنگ نہ کرو۔

جو ان کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے اور اس لئے وہ صرف اللہ رب العزت سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں کسی طرح اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم اور بدکار ہیں جن کے ساتھ ہمارا نباہ نہیں ہوسکتا اور ہمارے لئے اپنے پاس

Marfat.com

سے کوئی سرپرست بنا جو ہماری خبر لے اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنا جو ہماری مدد کرے اور ہمیں ان ظالموں کے پنجہ سے چھڑا دے۔

جو لوگ مسلمان ہوتے ہیں ان کا قاعدہ ہے کہ وہ اللہ رب العزت کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو لوگ کافر ہوتے ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں پس جبکہ یہ واقعات مسلم ہیں تو چونکہ تم مسلمان ہو اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو کیونکہ یہ جنگ اللہ رب العزت کی راہ میں ہے جو کہ مسلمانوں کا فرض ہے اور تم کو چاہئے کہ کفار سے مرعوب نہ ہو کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ شیطان کا مکر کمزور ہے جو ہرگز حق سبحانہ پر غالب نہیں آسکتا۔

درس ہذا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اذن الٰہی سے تعبیر کیا گیا۔ یعنی اللہ رب العزت کا یہ فرمان عظیم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم تمہیں اللہ رب العزت نے دے رکھا ہے۔ اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ اگر لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جا بیٹھیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھ کر توبہ کریں استغفار کریں گڑگڑائیں اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں اللہ کے حضور توبہ قبول کرنے کے لئے کہیں تو یقیناً اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر انہیں معاف کر دے گا۔ اور اللہ رب العزت تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ لوگ ساتھ ہوں گے قیامت کے دن ان ہستیوں کے جن پر اللہ نے بہت انعامات کر رکھے ہیں یعنی انبیائے کرام صدیقین حضرات۔ اور جنھوں نے رب کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے اور جنھوں نے نیک عمل کر کے اپنے لئے جنت کو واجب ٹھہرالیا قیامت کے دن کیسی اچھی دوستی ہوگی ان نفوس قدسیہ کی۔۔ یہ تعلق یہ معیت جب اللہ رب العزت کسی کو عطا فرماتے ہیں تو سمجھ لیں کہ ان لوگوں پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہوتا ہے اس بارے میں اللہ رب العزت کا علم کافی ہے اس درس میں جو چیز ہمیں ذھنی طور پر تیار کرتی ہے وہ تعلق اللہ رب العزت ہے کہ ہر ممکن حد تک اس کے ساتھ وابستہ رہو اور اس کے تعلق پر کس اور کو نہ تو اہمیت دو اور نہ ہی کسی اور کو اس پر برتری دو تمام تعلقات اس ہستی کے سامنے ختم ہیں بس ایک ہی سے تعلق ہے اور وہ تعلق باللہ ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 رفروری درس فیضان القرآن نمبر 44

سورہ نساء آیت نمبر 77 تا 87 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَۚ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةًۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا
الْقِتَالَۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا
قَلِیْلٌۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰىٚ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا (۷۷)

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ
وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِۚ وَ اِنْ
تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا (۷۸)
مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ٘ وَ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ

Marfat.com

سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِیْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ﴿۸۰﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا
مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ
یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ
عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى
الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا
نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ
بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِیْلًا ﴿۸۴﴾
مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ
یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ
اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

Marfat.com

إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان کو لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ انسانوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے یا اس سے بھی زیادہ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہم پر لڑائی کیوں فرض کر دی کیوں نہ چھوڑے رکھا ہمیں تھوڑی مدت تک کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے اس کے لئے جو پرہیزگاری کرے اور تمہارے ساتھ ذرا بھی ظلم نہ ہوگا ٥ اور تم جہاں بھی ہو گے موت تمہیں پالے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تمہارے سبب سے ہے کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ لگتا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے ٥ تمہیں جو بھلائی بھی پہنچتی ہے خدا کی طرف سے پہنچتی ہے اور تمہیں جو برائی پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی سبب سے ہے اور ہم نے تمہیں انسانوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی گواہی کافی ہے ٥ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو الٹا پھرا تو ہم نے ان پر تمہیں نگراں بنا کر نہیں بھیجا ہے ٥ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں قبول ہے پھر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اس کے خلاف مشورہ کرتا ہے جو وہ کہہ چکا تھا اور اللہ ان کی سرگوشیوں کو لکھ رہا ہے پس تم ان سے اعراض کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بھروسہ کے لئے کافی ہے ٥ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے ٥ اور جب ان کو کوئی بات امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو وہ اسکو پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ اس کو رسول تک یا اپنے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تو ان میں سے جو لوگ تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے ٥ پس لڑو اللہ کی راہ میں تم پر اپنی جان کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں اور مسلمانوں کو ابھارو امید ہے کہ اللہ منکروں کا زور توڑ دے اور اللہ بڑا زور والا اور بہت سخت سزا دینے والا ہے ٥ جو شخص کسی اچھی بات کے حق میں کہے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہے اور جو اس کی مخالفت میں کہے گا اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ٥ اور جب کوئی تم کو دعا دے تو تم بھی دعا دو اس سے بہتر یا الٹ کر وہی کہہ دو بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ٥ اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے ٥

تشریح: یہاں تک صراحۃ ترغیب جہاد کے بعد اب ان کو ملامت کی جاتی ہے جو طبعی کمزوری کی بنا پر جہاد سے جان چراتے ہیں فرماتے ہیں کہ اے نبی تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جو مسلمانوں کو اپنے ایمان کا یقین دلانے کے لئے بے وقت جنگ کرنا

Marfat.com

چاہتے تھے ان سے کہا گیا تھا کہ ابھی اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور لڑائی بھڑائی مت کرو ابھی وقت نہیں ہے اور فی الحال صرف نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اب فرضیت جہاد کے وقت ان کی کیا حالت ہے اچھا سنو یہ لوگ پہلے تو جنگ کے خواہاں تھے پس جبکہ ان کی خواہش کے موافق ان پر جنگ فرض کر دی گئی ایک گروہ ان کا آدمیوں سے یوں ڈرتا ہے جیسے اللہ رب العزت سے ڈرتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ اور کہتا ہے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ابھی سے ہم پر جنگ کیوں لازم کر دی کسی قریب مدت تک اسے کیوں نہ مؤخر کر دیا آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے بندو! یہ باتیں کیوں کرتے ہو سامان دنیا جس کی وجہ سے تم ایسی باتیں کرتے ہو بہت کم اور محض بے حقیقت ہے اور آخرت متقین کے لئے بہتر ہے پس تم متقین بنو اور آخرت کو حاصل کرو۔

تم ایسی باتیں موت کے خوف سے کرتے ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ تم کسی حال میں موت سے بچ نہیں سکتے اور جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہارے پاس پہنچے گی اگر چہ تم قلعی چونہ کے مضبوط قلعوں میں ہو۔

اور اگر جہاد میں جبراً قہراً شریک بھی ہوئے تو اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچ گئی اور انہیں فتح ہو گئی اور مال غنیمت مل گیا تو کہتے ہیں یہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچ گئی تو کہتے ہیں کہ آپ کی نحوست ہے آپ ان سے فرما دیجئے کہ ہر چیز خواہ برائی ہو یا بھلائی اللہ رب العزت کی طرف سے ہے اور نحوست کا خیال باطل ہے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ بات سمجھنے کو تیار نہیں ہوتے اور ذرا بھی فہم سے کام نہیں لیتے۔

اب اے نبیؐ ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ جو نیکی تمہیں پہنچے وہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہے اور اس کے فضل سے ہے اور جو برائی تمہیں پہنچے وہ خود تمہاری طرف سے اور تمہاری کسی غلطی کا نتیجہ ہے جس کو اللہ رب العزت نے اس پر مرتب کیا ہے اور جب تمہاری یہ حالت ہے تو دوسروں کی بالا دلی ہو گی اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ان لوگوں کا اس مصیبت کو آپ کی طرف نسبت کرنا غلط ہے اور وہ خود ان کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے اور چونکہ یہ لوگ اس کو آپ کی نحوست بتلاتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ اللہ رب العزت کے رسول نہیں ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے رسول کی حیثیت سے بھیجا ہے اور اللہ رب العزت اس امر کا کافی گواہ ہے لہٰذا ان کا انکار بالکل غلط ہے۔

جو شخص اس رسول کی اطاعت کرے گا تو چونکہ اس نے اطاعت بحکم خدا کی اس لئے اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو کوئی رو گردانی کرے تو خود اس کا ضرر ہے۔ اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا اس میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ ہم نے آپ کو ان پر نگراں اور ان کے افعال کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

ایک حالت منافقین کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام اطاعت ہے اور ہم اطاعت شعار ہیں پھر جب وہ تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں کی ایک جماعت رات کو اپنے قول کے خلاف مشورہ کرتی اور مخالفانہ کاروائیوں کے لئے تجویزیں تیار کرتی ہے اور گو وہ جماعت سمجھتی ہے۔ کہ ہماری کاروائیوں کی کسی کو اطلاع نہیں۔ مگر اللہ رب العزت ان تمام تجاویز کو لکھ رہے ہیں جو وہ رات کے وقت کرتے ہیں اور قیامت میں ان کو ان کے سامنے پیش کر کے ان کو شرارتوں کی سزا دی جائے گی۔

پس آپ ان سے اعراض فرمائیے ان کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیجئے کیونکہ اللہ کافی کارساز ہے۔

Marfat.com

اور جب ان کے پاس کوئی بات امن یا خوف کی آتی ہے تو وہ نافرمانی سے شرارت سے اسے شائع کر دیتے ہیں اور یہ ان کی سخت بیہودگی ہے۔ کیونکہ اگر وہ اسے بجائے شائع کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ان لوگوں تک پہنچا دیتے جو اس کے سمجھنے کے اہل ہیں۔ تو اس میں یہ فائدہ تھا کہ ان لوگوں کو جو اس خبر سے صحیح نتائج اخذ کرتے اس کا علم ہو جاتا۔ جو کہ ایک فائدہ بخش بات ہوتی کیونکہ وہ اس سے نتائج مفیدہ اخذ کرتے کہ اس خبر کی اصلیت کیا ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو ہمارا اس میں کیا فائدہ ہے اور کیا نقصان ہے۔ اور اگر اس میں نقصان ہے تو ہم اس سے کیونکر بچ سکتے ہیں یا اس کی کیونکر تلافی کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور عوام میں مشتہر کرنے سے بجز احتمال ضرر کے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ الغرض ان واقعات سے ثابت ہوا۔ کہ یہ لوگ شیطان کے پیرو ہیں اور یہ خدا کا انعام اور رحمت ہے کہ تم اس سے بچے ہوئے ہو۔ کیونکہ اگر خدا کا وہ فضل اور اس کی وہ رحمت تم پر نہ ہوتی جواب ہے تو تم بھی ان کی طرح شیطان کے پیرو ہوتے۔

پس جبکہ یہ لوگ شرکت جہاد سے گریز کرتے ہیں جیسا کہ ابھی ان کی حالت بیان کی گئی تو اے نبی آپ خود خدا کی راہ میں جنگ کیجئے اور دوسروں کے نہ شریک ہونے کا آپ پر کوئی اثر نہیں کیونکہ آپ کو صرف آپ کی ذات کا مکلف بنایا جاتا ہے دوسروں کا مکلف نہیں بنایا جاتا اور دوسروں سے جس قدر تعلق ہے وہ صرف تبلیغ اور تحریض کا ہے اس لئے مسلمانوں کو صرف جنگ پر برانگیختہ کیجئے اب انہیں اختیار ہے۔ کہ وہ شریک ہوں یا نہ ہوں۔

آپ کو تحریض مومنین کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے آپ کے اجر میں اضافہ ہوگا کیونکہ ہمارا قانون ہے۔ کہ جو کوئی کسی قسم کی عمدہ سفارش کرے مثلاً شرکت جہاد کی ترغیب دے اس کو اس میں سے حصہ ملے گا اور جو کوئی بری سفارش کرے مثلاً لوگوں کو شرکت جہاد سے روکے اس کو اس میں سے حصہ ملے گا پس چونکہ یہ تحریض عمدہ سفارش ہے اس لئے اس کا اجر آپ کو ملنا ضروری ہے اور یہ حصہ دینا خدا کے لئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس لئے وہ عمدہ سفارش پر جزا اور سفارش پر سزا دے سکتا ہے۔

اور منجملہ تعدی حدود اللہ کے ایک تعدی جواب سلام میں ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب تم کو سلام کیا جائے تو تم جواب میں اس سے بہتر سلام کرو یا کم از کم اسی کو لوٹا دو دیکھو اس میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔

چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ وہ تم کو قیامت میں بغرض محاسبہ ضرور جمع کرے گا اس میں کوئی خلجان اور شبہ کی بات نہیں اور ظاہر ہے کہ خدا سے زیادہ کون سچا ہوگا لہٰذا احساب کا وقوع ثابت ہے۔

درس ہذا میں موت کے متعلق بھی تذکرہ خصوصی طور پر اہمیت کا حامل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے تم جہاں بھی جاؤ گے موت تمھیں پکڑ لے گی موت کا وقت مقرر ہے موت ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جسے ماننے کے بغیر چارہ ہی نہیں اور موت کے سامنے بڑی بڑی طاقتیں، تو تمیں بے بس نظر آتی ہیں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ایک خاص فرق یہ بھی ہے کہ کافر موت سے ڈرتا ہے اور مسلمان موت سے نہیں ڈرتا بلکہ موت کو خوش ہو کر قبول کرتا ہے۔ جو لوگ موت سے ڈر کر بھاگتے ہیں وہ اگر مضبوط ترین قلعوں میں بھی اپنے آپ کو بند کر لیں موت پھر بھی ان کو آ کر رہے گی۔ جب بھی کوئی اچھائی آپ کو پہنچے تو سمجھ جائیں کہ اللہ رب العزت کا خاص فضل و کرم ہے اور جب بھی آپ کو برائی پہنچے تو پھر بھی سمجھ لیں کہ یہ اپنے نفس کا کوئی خاص فتور ہے یا اپنے نفس کا بھی عمل دخل

Marfat.com

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا
اِلَّا خَطَئًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ
لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ
وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ
لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ
مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پھر تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم منافقوں کے معاملہ میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کے سبب سے ان کو الٹا پھیر دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ ان کو راہ پر لاؤ جس کو اللہ نے گمراہ کر دیا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تم ہرگز اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاسکتے ٥ وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح انھوں نے انکار کیا ہے تم بھی انکار کرو تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ پس تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں پھر اگر وہ اس کو قبول نہ کریں تو ان کو پکڑو اور جہاں کہیں ان کو پاؤ انھیں قتل کرد اور ان میں سے کسی کو ساتھی اور مددگار نہ بناؤ ٥ مگر وہ لوگ جن کا تعلق کسی ایسی قوم سے ہو جن کے ساتھ تمھارا معاہدہ ہے یا وہ لوگ جو تمھارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے سینے تنگ ہو رہے ہیں تمھاری لڑائی سے اور اپنی قوم کی لڑائی سے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر زور دے دیتا تو وہ ضرور تم سے لڑتے پس اگر وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمھارے ساتھ صلح کا رویہ رکھیں تو اللہ تمہیں بھی ان کے خلاف کسی اقدام کی اجازت نہیں دیتا ٥ دوسرے کچھ ایسے لوگوں کو بھی تم پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں جب کبھی وہ فتنہ کا موقع پائیں وہ اس میں کود پڑتے ہیں ایسے لوگ اگر تم سے یکسو نہ رہیں اور تمھارے ساتھ صلح کا رویہ نہ رکھیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو تم ان کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں پاؤ یہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت دی ہے ٥ اور کسی مومن کا کام نہیں کہ وہ مومن کو قتل کرے مگر یہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو وہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خونبہا دے الا یہ کہ وہ معاف کریں پھر مقتول اگر ایسی قوم میں سے تھا جو تمھاری دشمن ہے اور وہ خود مسلمان تھا تو وہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے تھا کہ تمھارے اور اس کے درمیان عہد ہے تو وہ اس کے وارثوں کو خوں بہا دے اور ایک مسلمان کو آزاد کرے پھر جس کو میسر نہ ہو تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ توبہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور جو شخص کسی دوسرے مسلمان کو جان کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے

Marfat.com

اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اے ایمان والو جب تم سفر کی راہ میں ہو تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سامان غنیمت ہے تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا تو تحقیق کر لیا کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے ٥ برابر نہیں ہو سکتے بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں لڑنے والے ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کا درجہ اللہ نے بیٹھ رہنے والوں کی نسبت بڑا رکھا ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم میں برتری دی ہے ٥ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تشریح: اے مسلمانو تم کو کیا ہوا کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو کہ ایک انہیں مسلمان کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر حالانکہ وہ کافر ہیں اور خدا نے ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو مردود کر رکھا ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ان لوگوں کو ہدایت کرو جن کو ان کے سوء اختیار کے سبب اللہ رب العزت نے گمراہ کیا ہے۔ یہ تمہاری سخت غلطی ہے۔ اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ جس شخص کو خدا گمراہ کرے اے مخاطب تو اس کی ہدایت کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا۔

وہ منافق مسلمان ہونے کے بجائے وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ اس طرح تم اور وہ دونوں یکساں ہو جاؤ۔ لہذا تم ان کو دوست نہ بناؤ جب تک وہ مخلص مومن نہ بن جائیں۔

اب اگر وہ اس سے اعراض کریں اور کفر پر جمے رہیں تو تم کو اجازت ہے۔ کہ انہیں جہاں پاؤ قید کر دو اور قتل کر دو اور تم ان میں سے کسی کو دوست اور حامی نہ بناؤ مگر وہ لوگ جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے یا وہ ایسی حالت میں تمہارے پاس آئیں اور وہ نہ چاہتے ہوں کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہو کر تم سے لڑیں یا تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑیں اور تمہارے پاس آ کر جنگ سے الگ رہنے کا وعدہ کریں اے مسلمانو تم کو کفار کی جنگ سے دل تنگ نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہ اس نے ان کو مغلوب کیا اور اگر خدا چاہتا تو بجائے تم کو ان پر غلبہ دینے کے ان کو تم پر غلبہ دیتا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ بجائے امن طلب کرنے کے تم سے جنگ کرتے۔

اگر وہ تمہارے حلیفوں کے حلیف بن کر یا براہ راست تم سے مصالحت کر کے تم سے الگ رہیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہارے سامنے صلح پیش کریں تو اس صورت میں حق تعالے نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ نہیں تجویز کی اس لئے تم کو ان پر کوئی زیادتی نہ کرنی چاہیے۔

ان کے علاوہ تم دوسرے ایسے لوگوں کو جو تم سے بھی بے خطر رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی بے خطر رہنا چاہتے ہیں۔ اس قماش کا پاؤ گے جب ان کو شرارت کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ تو اس میں پھنس جاتے ہیں۔ اور فساد پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ سو ان کا یہ حکم ہے کہ اگر یہ لوگ اپنی مصالحانہ روش پر قائم رہ کر تم سے الگ نہ رہیں اور تمہارے سامنے مصالحت پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھوں کو نہ روکیں بلکہ تم سے جنگ کریں تو چونکہ انہوں نے بدعہدی کی اس لئے تم کو اجازت ہے کہ جہاں پاؤ انہیں گرفتار اور قتل کرو۔ اور یہ لوگ ہیں جن کے قید و قتل پر اللہ رب العزت نے تمہارے لئے کھلی حجت بنائی ہے۔ اور تم کو ان کے قید و قتل کرنے میں

Marfat.com

برسر حق قرار دیا ہے۔ کیونکہ بدعہدی وامن شکنی کے مرتکب وہ خود ہیں۔

ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو منافق معلوم الکفر والنفاق ہوں تو ان کا حکم کفار مجاہرین کا ہے اور جن شرائط کے ساتھ کفار مجاہرین کا قید وقتل جائز ہے۔ انہیں کے ساتھ انکا قید وقتال بھی جائز ہی ہے۔ لیکن اگر کسی مصلحت سے ان کو قتل نہ کیا جاوے تو یہ بھی جائز ہے اور جن منافقین معلوم النفاق کو قتل نہیں کیا گیا وہ محض مصلحت کی بنا پر تھا چنانچہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ ان شریروں کو قتل کیوں نہیں کر دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مارتے ہیں۔

الغرض یہ تو قتل کفار کے متعلق حکم تھا۔ اور قتل مومن کا یہ حکم ہے۔ مسلمان کو زیبا نہیں کہ وہ اپنی طرف سے بلا اجازت یا بلا ایجاب اللہ رب العزت کسی مسلمان کو کسی طرح قتل کرے بجز غلطی سے قتل کرنے کے کہ مقصود قتل نہ ہو بلکہ اتفاق سے قتل واقع ہو جاوے جیسے ہرن پر نشانہ لگایا لیکن آدمی کے لگ گیا۔

اور قتل خطا بھی بالکل معاف نہیں بلکہ اس کا حکم یہ ہے۔ کہ جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مومن غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا اور وہ دیت جو اس مقتول کے ورثہ کو دی جانی لازم ہے بجز اس صورت کے کہ وہ لوگ دیت معاف کر دیں اب اگر وہ مقتول خطاء ان کفار کا ہو جن کے اور تمھارے درمیان معاہدہ ہے۔ تو اس صورت میں دیت بھی واجب ہے۔ جو کہ اسکے لوگوں کو دی جائے گی۔ اور مومن غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا بھی پھر جس شخص کو غلام لونڈی میسر نہ ہو اس کو دو مہینے کے پے درپے روزے رکھنے ہونگے۔ تو یہ اس کے لئے توبہ ہو جائے گی اور تم کو چاہئے کہ ان احکام میں نہ عملی مداخلت کرو نہ عقلی بلکہ ان کو تسلیم کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جاننے والے حکمت والے ہیں انہوں نے اپنے علم وحکمت کی بنا پر یہ احکام مقرر کئے ہیں۔

اور جو شخص قصداً اور جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے یوں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہے اور اس پر اللہ رب العزت کا غضب ہوگا اور وہ اسے رحمت سے دور کر دے گا۔ اور اس نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اب فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! جب تم اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کے لئے جا رہے ہو اور کسی کو قتل کرنا چاہو تو پہلے خوب سوچ سمجھ لیا کرو کہ اس کا قتل جائز بھی یا نہیں۔

اور جو کوئی تمہیں سلام کرے جو کہ اس کے اسلام کی علامت ہے تو جواب میں یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔ بلکہ جان بچانے کے لئے ایسا کہتا ہے۔ جیسا کہ تم نے اس شخص کے بارے میں کیا تھا۔ جو کہ بکریاں لئے جا رہا تھا اور جس نے تمہیں سلام کیا تھا جس پر تم نے یہ الزام لگا کر کہ یہ جان بچانے کے لئے ایسا کہتا ہے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کی بکریاں لے گئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت سی غنیمتیں ہیں جو تم کو جائز طور سے دیجائیں گی پہلے تم بھی ایسے ہی تھے کہ اس مقتول کی طرح تمہارے اسلام کا علم بھی تمہارے دعوئی ہی سے ہو سکتا ہے اس کے بعد اللہ رب العزت نے تم پر احسان کیا کہ تم کو ایسے افعال کی توفیق دی جس سے اس دعوئی کا دل سے ہونا معلوم ہوا پس تم غور کر لیا کرو اور یکایک کسی مسلمان کو متہم کر کے قتل نہ کر دیا کرو۔ واضح رہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ رب العزت اس سے باخبر ہیں پس اگر تم اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی کرو گے تو مستحق سزا کے ہوگے۔

جو لوگ کسی تکلیف میں مبتلا نہیں جیسے اندھے یا لنگڑے یا اپاہج یا بیمار وغیرہ اور بوجہ فرض عین نہ ہونے کے جہاد کو چھوڑ بیٹھے

Marfat.com

ہیں اور جو لوگ اللہ رب العزت کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں دونوں اللہ رب العزت کے نزدیک رتبہ میں برابر نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو جو اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ہیں ان لوگوں پر جو بیٹھے ہوئے ہیں مرتبہ کے لحاظ سے فضیلت دی ہے اور بیٹھے ہوئے بالکل محروم نہیں کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان اور دوسرے اعمال صالحہ پر عمدہ معاوضہ کا وعدہ کیا ہے اور اس کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے ہوؤں پر بڑے معاوضے یعنی اپنی جانب سے مرتب عالیہ اور مغفرت اور رحمت کے لحاظ سے فوقیت دی ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

درس میں اس بات کی طرف بھی وضاحت موجود ہے کہ جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے گا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اسکا مستقل ٹھکانہ جہنم ہوگا جسمیں وہ ہمیشہ رہے گا۔ وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہوگا اور اللہ رب العزت کا غضب بھی اس پر ہوگا یہ خودکش حملے جو مسلمان ملکوں میں کر رہے ہیں اور انکے حملوں سے مسلمان کی جانیں اور مسلمان ملکوں کی املاک تباہ و برباد ہو رہی ہیں یہ سب ظلم عظیم کے مترادف ہے اس سے ملت اسلامیہ کے مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے چند دنیاوی فائدوں کیلئے ملت اسلامیہ کے شیرازہ کو بکھیرنا کونسا درست عمل ہے مسلمان بچوں کو یتیم کرنا عورتوں کو بیوہ کرنا مسلمان نوجوان کو معذور کرنا کونسی دانشمندی ہے اور کونسا انتقام ہے اور اس طرح کس حد تک فائدہ ہوگا لہٰذا نوجوان مسلم کو چاہیے کہ ممکن حد تک مسلمان کے جان و مال کی حفاظت کریں اور انہیں کسی طرح بھی نقصان نہ پہنچنے دیں بلکہ ایسے عناصر کی دینی تربیت کی جائے تاکہ نوجوان مسلم بہتری کی طرف بڑھیں اور ناامید والی زندگی سے باہر نکلیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

15/فروری درس فیضان القرآن نمبر 46

سورۂ نساء آیت نمبر 97 تا 104 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ

Marfat.com

اِنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾
وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ
مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ ۪
وَلْتَاْتِ طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا
جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى
اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ
عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ
اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا یَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جو لوگ اپنا برا کر رہے ہیں جب ان کی جان فرشتے نکالیں گے تو وہ ان سے پوچھیں گے کہ تم کس حال میں تھے وہ کہیں گے کہ ہم زمین میں بے بس تھے فرشتے کہیں گے کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم وطن چھوڑ کر وہاں چلے جاتے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے مگر وہ بے بس مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ کوئی راہ پا رہے ہیں یہ لوگ ٥ توقع ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے گا اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ٥ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے گا وہ زمین

Marfat.com

میں بڑے ٹھکانے اور بڑی وسعت پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کے یہاں مقرر ہو چکا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے o اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں کمی کرو اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے بیشک کافر لوگ تمھارے کھلے ہوئے دشمن ہیں o اور جب تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور ان کے لئے نماز قائم کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمھارے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے ہوئے ہو پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ تمھارے پاس سے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت آئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور وہ تمھارے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ بھی اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافر لوگ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے کسی طرح غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں اور تمھارے اوپر کوئی گناہ نہیں اگر تمہیں بارش کے سبب سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار دو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے o پس جب تم نماز ادا کرو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب اطمینان ہو جائے تو نماز کی اقامت کرو بیشک اہل ایمان پر مقرر وقتوں کے ساتھ فرض ہے o اور قوم کا پیچھا کرنے سے ہمت نہ ہارو اگر تم دکھ اٹھاتے ہو تو وہ بھی تمھاری طرح دکھ اٹھاتے ہیں اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو امید وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے o

تشریح: چونکہ اس جگہ فضیلت جہاد بیان فرمائی گئی ہے اور ہجرت مقدمہ ہے جہاد کا اس لئے اب ہجرت کی ترغیب دیتے ہیں جن لوگوں کو فرشتوں نے ایسی حالت میں مارا کہ وہ بذریعہ کفر و شرک اور دیگر معاصی کے اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے انہوں نے دھمکا کر کہا کہ تم کس کام میں مصروف تھے اور کیا کیا کرتے تھے انھوں نے اس کے جواب میں بجائے ان کاموں کے بیان کرنے کے ان کی وجہ بیان کی اور کہا ہم اس سرزمین میں کمزور تھے اور لوگوں کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے اس لئے مجبوراً جو وہ کرتے تھے وہ ہم کرتے تھے اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر تمہارا یہ کہنا صحیح ہے کہ ہم دباؤ کی وجہ گناہ کرتے تھے تو وہاں رہنا کیا ضروری تھا کیا اللہ رب العزت کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں کسی اور جگہ جہاں تم آزادی کے ساتھ نیک کام کر سکتے چلے جاتے اس کا جواب ان کے پاس کچھ نہیں لہٰذا ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ بری جائے بازگشت ہے۔

بجز ان مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جو فی الحقیقت کمزور ہوں کہ نہ وہ کہیں جانے کی تدبیر کر سکتے ہوں اور نہ کسی ایسی جگہ کا رستہ انہیں معلوم ہو غرض کہ وہ فی الحقیقت مجبور اور معذور ہوں اور اس لئے با دل ناخواستہ بظاہر کفار کے ساتھ اعمال میں بقدر ضرورت موافقت کرتے ہوں سو یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے متعلق امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بہت بخشنے والے ہیں وہ تو ان جرائم کو بھی معاف کر دیتے ہیں جو کہ قصداً کئے جائیں پھر وہ انہیں کیوں نہ معاف کریں گے، جو مجبوری سے کئے گئے۔

اس بیان سے معلوم ہوا کہ جس جگہ رہنے میں دین کا ضرر ہو اس جگہ کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ جس کو ہجرت کہتے ہیں اور گو گھر بار چھوڑنا دشوار معلوم ہوتا ہو اور آدمی سوچتا ہے کہ کہاں جاؤں لیکن پریشان نہ ہونا چاہیے کیونکہ جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں گھر بار چھوڑے گا اس کو زمین میں بہت سے ٹھکانے اور بڑی گنجائش ملے گی پس اگر کوئی گھر بار چھوڑ کر نکلا اور کسی ٹھکانے پر پہنچ گیا تو اس کا مقصد پورا ہوا اور اگر کسی ٹھکانے پر نہ پہنچ سکا اور رستہ ہی میں مر گیا تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ جو کوئی گھر بار چھوڑ کر اپنے گھر

Marfat.com

سے نکلے اور خدا اور رسول کی طرف چلے پھر راہ میں اسے موت آجاوے تو اس کا معاوضہ اللہ رب العزت کے ذمہ ثابت ہو گیا کہ اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اللہ رب العزت بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔

اور چونکہ ہجرت و جہاد میں سفر کرنا پڑتا ہے اس لئے اب سفر کا حکم بیان کیا جاتا ہے کہ جب تم کسی مقصد کے لئے زمین میں چلو مگر اس شرط سے کہ منزل مقصود تین دن کے رستہ پر ہو تو اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم چار رکعت والی فرض نماز سے نصف کم کر دو اور صرف دو رکعت پڑھو۔ بلکہ ایسا نہ کرنے میں گناہ ہے کیونکہ یہ قصر واجب ہے۔ جبکہ تم کو اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں تکلیف پہنچائیں گے۔ کیونکہ کافر مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔

جس طرح ہم نے خوف کفار کی وجہ سے کمیت صلوٰۃ میں تخفیف کی ہے۔ یوں ہی ہم اس کی کیفیت ادا میں بھی سہولت پیدا کرتے اور کہتے ہیں کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں موجود ہوں اور انہیں نماز پڑھائیں تو صلوٰۃ خوف انہیں یوں پڑھایئے تاکہ آپ کی عدم موجودگی میں وہ اسی قاعدے سے نماز پڑھیں۔

کہ ان سے فرمایئے کہ جس وقت اکھٹے نماز پڑھنے میں خطرہ ہو۔ تو وہ دو گروہ ہو جائیں پھر ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑی ہو اور ان کو مزید احتیاط کے لئے مناسب ہو کہ وہ اپنے ہتھیار لئے ہوئے نماز پڑھیں پھر جبکہ یہ لوگ پہلی رکعت کا سجدہ کر چکیں تو ان کو چاہیے کہ وہ حفاظت کے لئے تمہارے پیچھے ہو جائیں اور ان کی جگہ وہ دوسرا گروہ آئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کا پہلو اختیار کریں اور اپنے ہتھیار لئے رہیں اور جب آپ اپنی نماز پوری کر چکیں تو یہ دونوں گروہ اسی قاعدے سے اپنی ایک ایک رکعت جو باقی تھی الگ الگ پوری کر لیں ہم نے اس قاعدے سے نماز پڑھنے کا اس لئے حکم دیا ہے کہ کافر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے کسی طرح غافل ہو جاؤ اور وہ تم پر دفعتہ حملہ کر دیں اور جبکہ تم دو جماعتوں میں منقسم ہو کر اور ہتھیار لئے ہوئے نماز پڑھو گے تو ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو گی۔

اور چونکہ ہتھیار رکھنے کا حکم محض احتیاط کے لئے ہے اس لئے اگر تمہیں بارش وغیرہ کی وجہ سے ہتھیار رکھنے میں تکلیف لاحق ہو یا تم بیمار ہو اور اس وجہ سے تم ہتھیار نہ اٹھا سکو تو کوئی حرج نہیں کہ تم ہتھیار رکھ دو اور بچاؤ کا پہلو اس صورت میں بھی رکھنا ضرور ہے تم کو اس قدر پریشانی ہے کہ تم اطمینان کے ساتھ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے جب تم ان پابندیوں کے ساتھ نماز ادا کر چکو تو پھر کوئی پابندی نہیں تم کھڑے بیٹھے بیٹھے اور کروٹوں کے بل لیٹے لیٹے جس طرح مناسب سمجھو اس طرح اللہ رب العزت کی یاد کرو۔

الغرض یہ حکم تو حالت خوف سے متعلق تھا پھر جب تم مطمئن ہو اور تمہیں کفار وغیرہ کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو تو نماز کو باقاعدہ ادا کرو کیونکہ نماز مسلمانوں کے ذمہ ایک موقت فریضہ ہے جس کا ادا کرنا حسب قدرت ہر حالت میں ضروری ہے اور جونکہ کفار کا آزاد چھوڑ دیا جانا خطرناک ہے اور اگر ایک وقت ان سے خطرہ نہ ہو تو دوسرے وقت اس کا اندیشہ ہے

اس لئے تم کو چاہیے کہ ان لوگوں سے سستی نہ کرو یہ ضروری ہے کہ اس سے تمہیں تکلیف ہو گی لیکن تم سمجھو اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو جیسی تمہیں تکلیف ہوتی ہے انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے پھر جب وہ ہمت نہیں ہارتے تو تم کیوں ہمت ہارو اور خاص کر ایسی

Marfat.com

حالت میں کہ تم کو اللہ تعالیٰ سے ان انعامات کی بھی اُمید ہے جن کی ان کو نہیں ہے مثلاً دنیا میں غلبہ اور آخرت میں جزا اور اگر کہیں بظاہر اس کے خلاف ہو مثلاً کفار کو غلبہ ہو جائے تو یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اس لئے اس میں کوئی مصلحت ہوتی ہے مثلاً تم کو تنبیہ یا کفار کو ہمت دلا کر تمہارے مقابلہ پر لانا اور پھر کفار کو کامل شکست دینا وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھیں نماز کسی صورت میں معاف نہیں اور نہ ہی بے نماز کا کوئی عمل قبول کیا جائے گا دوران جہاد اگر نماز کا وقت ہو جائے تو اسکو کسطرح ادا کی جائے۔آج کے درس میں اسکا طریقہ بیان کیا گیا ہے کوئی شخص یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اب جہاد اسلام کی خاطر کیا ہے اب ہم چاہیں نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں سب برابر ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ جہاد کے دوران نماز کا حکم دے کر جہاں نماز کی اہمیت کو بیان کیا گیا وہ جہاد کے عمل سے بڑھ کر جو عمل ہے اسکے ادا کرنے کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب ایسا وقت آجائے تو پھر کس طرح تم ادائیگی نماز کرنا ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ کافر ہو جاتا ہے۔آج ہمارے معاشرے میں اہل عبادت کا بہت فقدان ہے بلکہ نمازوں کی طرف تو لوگوں کو ذرا توجہ نہیں بلکہ کچھ لمحہ کیلئے مسجد میں بیٹھنے کو اپنے لیے مصیبت سمجھتے ہیں اللہ ایسی حالت سے اہل ایمان کو نکال دے اور انہیں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

16 ر فروری درس فیضان القرآن نمبر 47

سورۂ نساء آیت نمبر 105 تا 115 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَآىٕنِیْنَ خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ
وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا
یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ یَّعْمَلْ
سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۱۰﴾

Marfat.com

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ
لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک ہم نے یہ کتاب تمھاری طرف حق کے ساتھ اتاری ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دیکھایا ہے اور بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو ہ اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہ اور تم ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنے آپ سے خیانت کررہے ہیں اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خیانت والا اور گنہ گار ہو ہ وہ آدمیوں سے شرماتے ہیں اور اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ وہ سرگوشیاں کرتے ہیں اس بات کی جس سے اللہ راضی نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے ہ تم لوگوں نے دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑا کرلیا مگر قیامت کے دن کون ان کے بدلے اللہ سے جھگڑا کرے گا یا کون ہوگا ان کا کام بنانے والا ہ اور جو شخص برائی کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پائے گا ہ اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ

Marfat.com

اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ اور جو شخص کوئی غلطی یا گناہ کرے پھر اس کی تہمت کسی بیگناہ پر لگا دے تو اس نے ایک بڑا بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لے لیا ۝ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تو یہ ٹھان ہی لیا تھا کہ تمہیں بہکا کر رہے گا حالانکہ وہ اپنے آپ کو بہکا رہے ہیں وہ تمھارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور اللہ نے تم پر کتاب اتاری ہے اور تمہیں وہ چیز سکھائی ہے جس کو تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل ہے تم پر بہت بڑا ۝ ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں بھلائی والی سرگوشی صرف اس کی ہے جو صدقہ کرنے کو کہے یا کسی نیک کام کے لئے یا لوگوں میں صلح کرانے کے لئے کہے جو شخص اللہ کی خوشی کے لئے ایسا کرے تو ہم اس کو بڑا اجر عطا کریں گے ۝ مگر جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنین کے راستہ کے سوا کسی اور راستہ پر چلے گا حالانکہ اس پر راہ واضح ہو چکی تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے ۝

تشریح: یہ بتلایا جاتا ہے کہ تم جا و بیجا ہر طرح کفار کو نقصان نہ پہنچاؤ بلکہ جو کارروائی کرو قانون کی حد میں رہ کر کرو ہم نے کتاب نازل کی جو کہ ایک قانون ہے اس کے مطابق فیصلہ کرو اور آئندہ کبھی ایسے لوگوں کی طرف سے بھی نہ جھگڑنا جو گناہ کر کے خود اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں کیونکہ اللہ رب العزت خیانت پیشہ گنہگار کو پسند نہیں کرتے یہ خیانت کرنے والے لوگوں سے اصل واقعہ کو چھپا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپا سکتے اور وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ وہ رات کے وقت ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جس کو وہ پسند نہیں کرتا یعنی یہ اپنے اوپر سے الزام دفع کرنے کے لئے باتیں بناتے ہیں ہم نے مانا کہ تم لوگوں نے ان خیانت کرنے والوں کی طرف سے دنیاوی زندگی میں جھگڑا کر لیا اور ان کو الزام خیانت سے بری کرا دیا سو تم یہ بتاؤ کہ قیامت میں ان کی طرف سے اللہ رب العزت سے کون بحث کرے گا یا ان کا کون وکیل ہوگا جو بحث کے علاوہ دوسرے طریق سے ان کا کام بنا دے کوئی نہیں تو اس ناپائیدار وکالت کا کیا فائدہ۔

اور اگر تم نے نادانی سے ایسا کیا ہے تو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور یہ نہ کہنا چاہئے کہ اب تو ہم گناہ کر چکے اب کیا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی دوسروں کی تکلیف کا کام کرے یا صرف اپنے ہی اوپر ظلم کرے اور ایسا کام کرے جس سے خود اسی کا ضرر ہو اس کے بعد اللہ رب العزت سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ کو بڑا متوجہ ہونے والا اور رحمت والا پائے گا۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ جو کوئی کسی قسم کا گناہ کمائے گا اس کا خمیازہ خود اسی کو بھگتنا پڑے گا دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا اور اس لئے تم خیانت پیشہ لوگوں کی حمایت کر کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے تمہارے نفع کے لئے کیا تھا اس لئے اس کی سزا بھی تم ہی بھگتو اور اللہ رب العزت جاننے والا اور حکمت والا ہے اس لئے اس نے اپنے علم و حکمت کی بناء پر یہ قانون مقرر کیا ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ جو کوئی معمولی قصور یا بڑا گناہ کر کے کسی بے قصور پر ڈالے گا اس نے ایک بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے اوپر اٹھایا لہٰذا آئندہ ایسی حرکت نہ کرنی چاہیے۔

اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم پر خدا کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی جس نے تمہیں بچا لیا تو تم ضرور غلط راہ پر ہو لیتے۔ کیونکہ ان میں سے ایک جماعت نے تو ارادہ کر ہی لیا تھا کہ تم کو غلط رستہ پر لے چلیں صرف تمہارے مغالطہ کھانے کی دیر تھی اور اگر خدا تم کو نہ بچاتا تو تمہارا حسن ظن کی بناء پر مغالطہ میں پڑ جانا کچھ بھی بعید نہ تھا لیکن چونکہ خدا تمہارا محافظ ہے اس لئے وہ تم کو گمراہ

Marfat.com

نہیں کر سکتے اور وہ ان کارروائیوں سے اپنے ہی کو گمراہ کر رہے ہیں کیونکہ خدا تمہارا حامی و مددگار ہے اور اس نے تم پر کتاب اور علم صحیح نازل کیا ہے اور تمہیں وہ باتیں بتائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے اور اللہ رب العزت کا فضل تم پر بڑا ہے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے وہ تمہیں کس طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

یہاں یہ بھی جان لینا چاہیے کہ عام طور پر لوگوں کے بہت سے مشوروں میں کوئی بہتری نہیں ہوتی کیونکہ وہ سراسر دنیاوی اغراض اور منافع پر مبنی ہونے ہیں جیسے کہ ابھی تمہیں خیانت پیشہ لوگوں کے طرف داروں کی حالت معلوم ہو چکی ہے پس تم کو مشوروں میں احتیاط سے کام لینا چاہیے ہاں جو کوئی کسی کو خیرات کی یا کسی کے ساتھ سلوک کی یا لوگوں کے درمیان مصالحت کی ترغیب دے اس کے ان مشوروں میں ضرور بہتری ہے۔

اور جو کوئی طلب رضائے اللہ رب العزت کے لئے ایسا کرے گا ہم اسے بڑا معاوضہ دیں گے اور جو کوئی صحیح راستہ معلوم ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا۔ اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف کوئی اور راہ اختیار کرے گا تو ہم اس کے نتیجہ میں اسے جہنم میں جھونکیں گے۔

شریعت اسلامیہ نے ایک طرف بددیانتی سے بچنے کی تلقین کی ہے تو دوسری طرف خیانت سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے بددیانتی اور خیانت معاشرے کا ناسور ہے اس سے معاشرے کے اندر بہت بڑا بگاڑ پیدا ہوتا ہے معاشرے کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں امانت اور دیانت معاشرے کا حُسن ہے جہاں انکا پاس رکھا جاتا ہے وہاں معاشرہ دن بدن پھلتا پھولتا ہے اور معاشرے میں سے ناانصافی نکل جاتی ہے مکہ کے معاشرے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار امانت اور دیانت پر مبنی گزرا تھا جس نے مکہ کے معاشرے کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا تھا کہ آپ علیہ السلام بہترین امین دیانت دار وفادار ساتھی ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

17 رفروری درس فیضان القرآن نمبر 48

سورۂ نساء آیت نمبر 116 تا 126 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ
بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ
إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ
لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ
وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا
يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

Marfat.com

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَیْسَ
بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ
وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ یَّعْمَلْ
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ
اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا گناہوں کو بخش دے گا جس کے لئے چاہے گا اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بہک کر بہت دور جا پڑا ۱ وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں دیویوں کو اور وہ پکارتے ہیں سرکش شیطان کو اس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور شیطان نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا ۵ میں ان کو بہکاؤں گا اور ان کو امیدیں دلاؤں گا اور ان کو سمجھاؤں گا تو وہ چوپایوں کے کان کاٹیں گے اور ان کو سمجھاؤں گا تو وہ اللہ کی بناوٹ کو بدلیں گے اور جو شخص اللہ کے سوا شیطان کو دوست بناتا ہے اس نے واضح نقصان اٹھایا ۵ وہ ان کو وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے مگر شیطان کے تمام وعدے فریب کے سوا اور کچھ نہیں ۵ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا ۵ نہ تمھاری آرزوؤں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں جو کوئی بھی برا کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور وہ نہ پائے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور نہ مددگار ۵ اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا ۵ اور اس سے بہتر کس کا دین ہے جو اپنا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ چلے دین ابراہیم پر جو ایک طرف کا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا تھا ۵ اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۵

Marfat.com

تشریح :اب ایک بڑی مخالفت کو بیان فرماتے ہیں جو کہ شرک ہے اور فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بلاتوبہ معاف نہ کریں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے اور اس سے کمتر گناہوں کو جس کے لئے چاہیں گے بلاتوبہ بھی معاف کر دیں گے اور جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرے حقیقت یہ ہے کہ وہ صحیح رستہ سے بہت دور ہٹ گیا اور وہ اس قابل ہے کہ اس کو معاف نہ کیا جاوے جب کہ وہ توبہ نہ کرے اور سیدھے رستہ پر نہ آئے۔

ان کی گمراہی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ وہ بظاہر خدا کے سوا صرف دیویوں کو پکارتے ہیں جو مردوں کی نسبت بھی کمزور ہیں اور فی الحقیقت وہ کسی کو نہیں پکارتے بجز شیطان کے جو سرکش ہے۔ جس کو اللہ رب العزت نے اس کی سرکشی کی بدولت ملعون مردود کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص کسی طرح خدا کا شریک اور قابل پرستش نہیں ہوسکتا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخلوق کی گمراہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔

چنانچہ اس نے اللہ رب العزت سے کہا تھا۔ کہ میں آپ کے بندوں سے ایک الگ حصہ کرلوں گا۔ اور آپ کی اطاعت کے ساتھ اپنی اطاعت بھی کراؤں گا۔ اور اس طرح ان کو گمراہ کروں گا۔ اور طرح طرح کی لایعنی ہوسوں میں مبتلا کروں گا۔

اور وہ میرے حکم سے بتوں وغیرہ کے نام پر جانوروں کے کان کاٹیں گے۔ اور میرے حکم سے اللہ رب العزت کی پیدا کی ہوئی شئے کو بدلیں گے۔ خواہ وہ پیدا کی ہوئی شئے حسی ہو یا معنوی پس اس میں تغیر دین وتغیر فطرت الٰہیہ تغیر ہیات جیسے داڑھی منڈانا اور گودنا وغیرہ منہیات شرعیہ سب آگئے اور جو شخص اللہ رب العزت کو چھوڑ کر شیطان کو سرپرست بنائے گا۔ تو وہ کھلے گھاٹے میں رہا۔

چنانچہ شیطان ان سے وعدہ بھی کرتا ہے۔ اور ان کو بڑی بڑی امیدیں بھی دلاتا ہے مگر یہ سب کچھ نمائشی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان ان سے کسی غرض سے معاہدہ نہیں کرتا بجز ان کو دھوکا دینے کے۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو ہم عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے۔ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی اور عارضی طور پر نہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ رب العزت نے ان سے اس کا وعدہ کیا ہے۔ اور ایسا سچا وعدہ کیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ وعدہ ممکن نہیں کیونکہ اللہ رب العزت سے زیادہ بات کا سچا کون ہوگا چونکہ یہ وعدہ مبنی ہے۔ ایمان وعمل صالح پر اس لئے نجات نہ تمہاری خوش کن توقعات پر مبنی ہے اور نہ اہل کتاب کی توقعات پر۔

بلکہ جو کوئی بھی کوئی برا کام کرے گا۔ اس کو حسب قانون مقرر اس کی جزا دی جائے گی۔ اور وہ اللہ رب العزت کے سوا نہ کوئی دوست پائے گا۔ اور نہ مددگار خواہ تم ہو یا اہل کتاب۔

اور جو کوئی نیک کام کریگا۔ خواہ مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ خواہ ابتداء یا اعمال کی سزا بھگت کر اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہ کیا جاوے گا۔ کہ ان کی کسی نیکی کا معاوضہ بالکل نہ دیا جائے یا کم دیا جائے۔ اس میں تنبیہ ہے مسلمانوں کو کہ اعمال کا خیال رکھیں۔

اب اہل کتاب کے اس نظریہ کی تردید فرماتے ہیں۔ کہ ان کا دین مسلمانوں کے دین سے اچھا ہے۔ اہل کتاب کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اس سے اچھا کس کا دین ہوسکتا ہے۔ جس نے اپنا رخ اللہ رب العزت کے حوالہ کر دیا۔ اور صرف خدا کا مطیع بن گیا ہو کسی

Marfat.com

دنیاوی غرض سے نہیں بلکہ ایسی حالت میں کہ وہ نیکو کار ہو اور مذہب ابراہیم کی پیروی کرے۔ کہ وہ ابراہیم علیہ السلام سیدھے مسلمان ہیں۔ جس میں کج روی کا نام تک نہیں اور خدا نے ابراہیم کو اپنا خالص دوست بنایا ہے۔ الغرض اس میں اتنی خوبیاں موجود ہیں۔ کہ وہ شرک وکفر ونفاق اور نافرمانی سے بالکل مبرا ہے۔ اور جس سے اس کا تعلق ہے۔ اور وہ بھی انہیں صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ شرف سے بھی سرفراز ہے۔ پھر اس کے مذہب سے کوئی ایسا مذہب جس میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ کیونکر اچھا ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں پس اہل کتاب وغیرہ کا دعویٰ کہ ہمارا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے اچھا ہے۔ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ خدا ہی کی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں اس لئے قابل پرستش صرف اللہ ہی ہے جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے مشرکین اور ان کے اعمال سب اس کے احاطہ قدرت وعلم میں ہیں۔ پس وہ ایسے لوگوں کو ضرور سزا دے گا۔

یاد رکھیں شرک بہت بڑا گناہ ہے قومیں شرک کی وجہ سے ذلیل وخوار ہوتیں ہیں شرک ہی کی وجہ سے سابقہ امتوں پر عذاب نازل ہوا تھا شرک ہے کیا اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو بھی ذات کے لحاظ سے یا صفات کے لحاظ سے شریک کرنا شرک کہلاتا ہے ذات کے لحاظ سے تو شرک کفار کر رہے ہیں اور صفات کے لحاظ سے شرک تقریباً مسلمان بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایک بات سمجھ لیں جسکو خدا نہ دینا چاہے اُسے روئے زمین کی ہر طاقت زور بھی لگا دے قطعاً کچھ بھی نہیں دے سکتی اور جسے خدا عطا کرنا چاہے سب لوگ زور لگا کر اسے محروم کر کے دیکھ لیں اُسے محروم نہیں کر سکتے جب دینے والی وہ ذات ہے تو پھر در بدری کیوں اسی لیے تو اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ میں بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دونگا لیکن شرک نہیں معاف کرونگا اور جو شرک کرے وہ گمراہ ہے۔ گمراہ کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

18رفروری درس فیضان القرآن نمبر 49

سورۂ نساء آیت نمبر 127 تا 141 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِؕ قُلِ
اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّۙ وَ مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَى
النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْیَتٰمٰى بِالْقِسْطِؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِیْمًا ۱۲۷ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًاؕ وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ
وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۱۲۸ وَ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ
النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا

Marfat.com

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾
وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا
اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ
نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ
يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

Marfat.com

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ
وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِیْمَاۙ ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ
اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًاؕ ﴿۱۳۹﴾ وَ قَدْ نَزَّلَ
عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ اِنَّكُمْ
اِذًا مِّثْلُهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ
جَمِیْعَاۙ ﴿۱۴۰﴾ الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌۙ قَالُوْۤا اَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَیْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَؕ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ﴿۱۴۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے۔

اور لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں حکم پوچھتے ہیں کہہ دو اللہ تمھیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے اور وہ آیات بھی جو تمھیں کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جن کو تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لئے لکھا گیا ہے اور چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لے آؤ اور جو آیات کمزور بچوں کے بارے میں ہیں اور یتیموں کے ساتھ انصاف کرو اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کو خوب معلوم ہے ○ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں آپس میں کوئی صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے اور حرص انسان کی طبیعت میں بسی ہوئی ہے اور اگر تم اچھا سلوک کرو اور خدا ترسی سے کام لو تو جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہے ○ اور تم ہرگز عورتوں کو برابر نہیں رکھ سکتے اگرچہ تم ایسا کرنا چاہو پس بالکل ایک ہی طرف نہ

Marfat.com

جھک پڑو کہ دوسری کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح کرلو اور ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور اگر دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے احتیاج کردے گا اور اللہ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے ٥ اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے حکم دیا ہے ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی کہ اللہ سے ڈرو اور اگر تم نے نہ مانا تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں والا ہے ٥ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بھروسہ کے لئے اللہ کافی ہے ٥ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اے لوگو اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے ٥ جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہو تو اللہ کے پاس دنیا کا ثواب بھی ہے اور آخرت کا ثواب بھی اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٥ اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بنو چاہے وہ تمھارے یا تمھارے ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو اگر کوئی مال دار ہے یا محتاج تو اللہ تم سے زیادہ دونوں کا خیر خواہ ہے پس تم خواہش کی پیروی نہ کرو کہ حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کجی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ٥ اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی اور جو شخص انکار کرے اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا تو وہ بہک کر دور جا پڑا ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر انکار کیا پھر ایمان لائے پھر انکار کیا پھر انکار میں بڑھتے گئے تو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ ان کو راہ دکھائے گا ٥ منافقوں کو خوش خبری دے دو کہ ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ٥ وہ لوگ جو مومنوں کو چھوڑ کر منکروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت کی تلاش کر رہے ہوں تو عزت ساری اللہ کے لئے ہے ٥ اور اللہ کتاب میں تم پر حکم اتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق کیا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو گئے اللہ منافقوں کو اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ اکٹھا کرنے والا ہے ٥ وہ منافق تمھارے لئے انتظار میں رہتے ہیں اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فتح حاصل ہوتی ہے تو کہتے ہیں کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے اور اگر منکروں کو کوئی حصہ مل جائے تو ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمھارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور پھر بھی ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ ہی تم لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور اللہ ہرگز کافروں کو مومنوں پر کوئی راہ نہیں دے گا ٥

تشریح: بعض ان اعمال کا ذکر کرتے ہیں جو شرک تو نہیں مگر رسوم اہل شرک سے تھے اور فی الجملہ مسلمانوں میں بھی موجود تھے چنانچہ فرماتے ہیں۔

کہ لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ شاید کچھ تخفیف ہو جائے آپ فرما دیجئے اللہ رب العزت تم کو خود ان کے بارے میں حکم بتلا رہا ہے اور وہ آیتیں تم کو ان کا حکم بتلا رہی ہیں جو تمہارے سامنے قرآن میں پہلے سے ان یتیم عورتوں کے باب میں پڑھی جاتی ہیں جن سے تم خوبصورت ہونے کی صورت میں شادی کر لیتے ہو مگر ان کو تم خدا کی طرف سے مقرر شدہ حقوق مہر نہیں دیتے اور جن سے تم بحالت بدصورتی شادی کرنے سے اعراض کرتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس باب میں کہ تم یتیموں کے لئے انصاف کا اہتمام کرو پس تم ان آیات کو بغور پڑھ کر ان سے احکام معلوم کرو اور

Marfat.com

ان پر عمل کرو اور صرف اسی قدر اکتفا ضروری نہیں بلکہ اس کے علاوہ جو نیک کام ان کے بارے میں تم کر سکتے ہو وہ بھی کرو کیونکہ تم جو نیک کام کرو گے وہ رائیگاں نہ ہوں گے بلکہ اس کا تم کو بدلہ ملے گا کیونکہ اللہ رب العزت اس کو جانتے ہیں۔

اب زوجین کے نزاع کے رفع کا طریقہ بتلایا جاتا ہے کہ اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ اس کو اپنے خاوند سے بد دماغی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس کے تعلقات کو کسی قسم کی مصالحت سے درست کر لیں۔ مثلاً مرد اپنی غلطی کا اقرار کر کے اپنی غلطی سے رجوع کرے یا عورت دب جائے اور اپنے خاوند کی مرضی کے تابع کر دے۔

اور جس صورت سے بھی ہو صلح بہتر ہے اور ہم یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ نفوس بخل سے جدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارے نفس ایثار کو مشکل سے گوارا کریں گے اور صلح میں دقت ہوگی اور اگر تم باوجود اس کے بھی ایثار سے کام لو اور بیوی سے اچھا برتاؤ کرو اور اس کو نقصان یا تکلیف پہنچانے سے بچو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ اللہ رب العزت تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے اور اس لئے تمہاری یہ نیکی ضائع نہیں ہو سکتی بلکہ تمہیں اس کا بدلہ ملے گا۔

اور ہم یہ بھی بتلا دیتے ہیں کہ تم عورتوں میں بہمہ وجوہ برابری نہیں کر سکتے گو تم کتنا ہی چاہو پس اگر بالکل برابری نہ کر سکو تو تم بالکل پھر بھی نہ جاؤ کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑ دو جیسے ادھر میں لٹکی ہو کہ نہ وہ خاوند والیوں کی طرح کھاتی پہنتی اور چین کرتی ہو اور نہ بے شوہروں کی طرح، آزاد و مختار ہو اور اگر تم اپنی حالت درست رکھو گے اور عورت کو تکلیف پہنچانے سے بچو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر دے گا اور ان پر مواخذہ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا رحمت والا ہے۔

اور اگر وہ مصالحت پر رضا مند نہ ہوں اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اس کا بھی مضائقہ نہیں خدا اپنی وسعت سے ہر ایک کو دوسرے کے بے نیاز کر دے گا چنانچہ مرد کو کوئی اور بیوی دیدے گا اور عورت کو کوئی اور خاوند دیدے گا۔ یا اس کے گذارے کا کوئی اور انتظام کر دے گا اور اللہ تعالیٰ صاحب وسعت ہیں اس لئے وہ ایسا کر سکتے ہیں اور حکیم ہیں اس لئے ایسا قانون مقرر فرمایا۔

اور ہم یہ بھی بتلا دیتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے پس تم کو کسی چیز میں کسی قسم کا تصرف بلا اس کی اجازت کے نہ کرنا چاہئے خواہ تمہاری بیویاں ہوں یا خود تمہاری ذات اور تمہارے افعال اور اسی بناء پر ہم نے لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور خود تم کو بھی ہدایت کی ہے کہ اپنے تمام افعال میں خدا سے ڈرو اور کوئی کام بلا اجازت خداوندی نہ کرو اب اگر تم اسے مان لو تو تمہارا فائدہ ہے اور اگر اسے نہ مانو تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم بتلا چکے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اس کو ان پر ہر طرح قابو و اختیار ہے پھر کوئی چیز اسے کیسے نقصان پہنچا سکتی ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ہر چیز سے بے نیاز اور ہر حیثیت سے کامل ہونے کی وجہ سے علی الاطلاق مستحق حمد ہیں پھر کسی کے انکار اطاعت سے ایسے کامل و بے نیاز ذات کا کیا نقصان ہے اور ہم یہ بھی بتلا دیتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اس لئے کسی کو زمین و آسمان میں مالکانہ تصرف کا کوئی حق نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی کارسازی میں ہر قسم کے شریک و سہیم اور مداخلت و معین سے مستغنی ہے پس تم اس کو اپنا کارساز سمجھو اور کسی کو کارساز نہ سمجھو اور اسی کی اطاعت کرو اور کسی کی نہ کرو۔

Marfat.com

اور اس کی قدر کرو کہ وہ تم سے یہ خدمت لینا چاہتا ہے کیونکہ اگر وہ چاہے تو تم کو ختم کر کے تمہاری جگہ دوسرے لوگ لا سکتا ہے اور اسے اس پر پوری قدرت ہے پس یہ اس کا احسان ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا۔

اور ہم یہ بھی بتلائے دیتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی اطاعت میں صرف منافع دنیوی ہی مدنظر نہ ہونے چاہئیں جیسا کہ منافقین فقط جان و مال و آبرو کی حفاظت کے لئے اطاعت کرتے ہیں کیونکہ جو شخص اطاعت سے صرف دنیا کا معاوضہ چاہتا ہے تو یہ اس کی سراسر حماقت ہے کیونکہ اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا معاوضہ ہے پھر خلوص سے اطاعت کر کے وہ دونوں معاوضے کیوں نہیں حاصل کرتا اور اللہ سننے والا اور دیکھنے والا بھی ہے اس لئے یہ احتمال نہیں کہ تمہارے افعال کا اجر نہ ملے اور یہ بھی ضرور ہے کہ تم اپنی اطاعت میں خلوص کا لحاظ رکھو۔

اے مسلمانو! تم عورتوں کے معاملہ میں بھی اور دوسرے معاملات میں بھی انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور خدا کے لئے گواہی دینے والے بنو اگر چہ وہ گواہی خود اپنے اوپر ہو یا ماں باپ پر یا دوسرے رشتہ داروں پر اور اس میں کسی کے نفع نقصان کا خیال نہ کرو بلکہ سچ سچ ہے وہ کہو کیونکہ خواہ وہ مشہود علیہ غنی ہو یا فقیر تمہیں اس کے مصالح کی رعایت کا کوئی حق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری نسبت ان کا زیادہ حقدار ہے۔ پس جب وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم بلا رو رعایت صاف صاف کہہ دو۔

پس تم اس طریق سے ہٹ کر خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور اگر تم باوجود اس فہمائش کے بھی اپنا بیان بدلو گے یا صحیح واقعہ کے بیان سے اعراض کرو گے تو تم کو سزا دی جائے گی کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا کو اس کی خبر ہے اور جبکہ انصاف پر قائم رہنا اور خدا کے لئے سچی گواہی دینا لازم ہے تو ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے۔

اس لئے کہا جاتا ہے کہ اے مسلمانو تم خدا پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل کی گئیں ہیں سب پر ایمان رکھو کیونکہ یہ مقتضائے انصاف ہے اور یہ یاد رکھو کہ جو کوئی خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت ان سب کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے خواہ کلاً یا جزاً تو وہ سیدھے رستہ سے بہت دور ہٹ گیا۔

اب ان لوگوں کی حالت سنو جو منافقین ہیں سو ان کی حالت یہ ہے کہ جو لوگ اول زبانی ایمان لائے پھر اس زبانی ایمان کے خلاف قول یا فعل صادر کر کے کافر ہو گئے اس کے بعد پھر دعویٰ ایمان کر کے بظاہر مومن ہوئے پھر اس دعوے کے خلاف قول یا فعل صادر کر کے کافر ہو گئے اس کے بعد وہ بار بار دعویٰ ایمان کرتے ہیں اور اس کی مخالفت کر کے کافر ہوتے ہیں پھر یہ نہیں کہ اس بار بار کے کفر کے بعد بھی توبہ کر لیتے اور سچے دل سے ایمان لے آتے بلکہ کفر میں برابر ترقی کر رہے سو ان کا حکم یہ ہے اللہ تعالیٰ نہ انہیں معاف کرتا ہے اور نہ انہیں راہ ایمان پر لے آتا ہے کیونکہ وہ معاند ہیں اور اپنے عناد کی وجہ سے ایمان نہیں لانا چاہتے۔ پھر خدا کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ مجبور کرے اور ہدایت کو خواہ مخواہ ان کے گلے ڈالے لہذا آپ ان منافقین کو خوشخبری سنا دیجئے کہ انہیں تکلیف دہ عذاب ہو گا۔

یہ وہ لوگ ہیں جو باوجود دعویٰ ایمان کے مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں آیا وہ اس تدبیر سے ان کے نزدیک عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں سو اگر ایسا ہے تو یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ عزت کل اللہ کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہتے ہیں اسے

Marfat.com

دیتے ہیں۔اور جسے نہیں چاہتے اسے نہیں دیتے پھر کیا ضرورت ہے کہ ان کا یہ مقصد اس تدبیر سے حاصل ہی ہو جائے اور جب یہ ضرور نہیں تو اس کے لئے کفر اختیار کرنا سراسر بے معنی ہے۔

یہ لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرتے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت نے تم پر اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم آیات خداوندی کو اس حالت میں سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کے ساتھ تمسخر کیا جاتا ہے۔تو تم ان کے پاس نہ بیٹھو۔ تاوقتیکہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں کیونکہ اس حالت میں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی انہی جیسے ہو گے اور جبکہ یہاں تک ممانعت ہے۔تو ان کا کفار سے دوستی کرنا اور ان کی کفریات میں شرکت کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ان کو ان کے ساتھ دوستی کرنے دو اللہ رب العزت ان منافقوں کو اور ان کے دوست کافروں کو سب کو دوزخ میں اکٹھا کرے گا۔

یہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے متعلق ایک خاص حالت کے منتظر رہتے ہیں کہ دیکھیں انہیں فتح ہوئی یا شکست اگر خدا کی جانب سے تمہیں فتح ہو تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔تو ہمیں کیوں نہ حصہ دیا جائے اور اگر اتفاق سے کافروں کو غلبہ کا کچھ حصہ مل گیا۔تو ان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر قابو یافتہ نہ تھے۔اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں سے نہیں بچایا جب یہ واقعات مسلم ہیں تو تم ہمیں کیوں نہ حصہ دو اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور ان کافروں کے درمیان قیامت میں فیصلہ کریں گے بلکہ فیصلہ سراسر مسلمانوں کے موافق اور کفار کے خلاف کریں گے۔

معاشرے کا ایک ناانصافی پر مبنی اصول ہے کہ جب کسی شخص میں برائی دیکھیں گے تو خوب شور مچائیں گے اور جب ایسی ہی برائی کی بات کسی اپنے والدین یا رشتہ دار میں دیکھیں گے تو پھر نظر چرا لیں گے۔اور مختلف تاویلات دے کر بات کا رخ بدل لیں گے ایسے لوگ معاشرے کے بد دیانت لوگ ہوتے ہیں ان ہی کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو حق بات کا ساتھ دو اللہ کے بھیجے ہوئے دین کے متعلق اگر گواہی دینی پڑ جائے تو سچی گواہی دینا چاہے وہ تمہارے اپنے خلاف کیوں نہ ہو تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف کیوں نہ ہو یہ مت سمجھو کہ جھوٹی شہادت دینے سے تمہیں کوئی فائدہ مل جائے گا یا تمہارا نقصان ہو جائے گا بلکہ یاد رکھو نفع نقصان کا مالک اللہ رب العزت ہے جب وہ نفع دے تو کوئی نقصان نہیں دے سکتا جب وہ نقصان دے تو کوئی بھی نافع نہیں بن سکتا بس تمہارا کام حق کی بات کی شہادت دینا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

19 رفروری درس فیضان القرآن نمبر 50

سورۂ نساء آیت نمبر 142 تا 152 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا
قَلِیْلًا ۝۱۴۲ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖۗ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى
هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ۝۱۴۳ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ
اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝۱۴۴ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝۱۴۵ اِلَّا الَّذِیْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۴۶ مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ۝۱۴۷

Marfat.com

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

منافقین اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ ہی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کیساتھ کھڑے ہوتے ہیں محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اور وہ اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں ٥ وہ دونوں کے بیچ لٹک رہے ہیں نہ ادھر ہیں اور نہ ادھر اور جس کو اللہ بھٹکا دے تم اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاسکتے ٥ اے ایمان والو مومنوں کو چھوڑ کر منکروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کی کھلی حجت قائم کرلو بیشک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوں گے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے ٥ البتہ جو لوگ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑلیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کریں تو یہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب دے گا اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر گذاری کرو اور ایمان لے آؤ اللہ بڑا قدرداں ہے سب کچھ جاننے والا ہے ٥ اللہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اگر تم بھلائی کو ظاہر کردو یا اس کو چھپاؤ یا کسی برائی سے درگزر کرو تو اللہ معاف کرنے والا قدرت رکھنے والا ہے ٥ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں ایک

Marfat.com

راہ نکالیں o ایسے لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کو جدا نہ کیا ان کو اللہ ان کا اجر دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے o

تشریح: واضح ہو کہ منافق لوگ اللہ سے فریب دہی کر رہے ہیں۔ ان کے فریب کا حاصل یہ ہے کہ وہ دوستی کے پردے میں دشمنی کرتے ہیں اور اللہ رب العزت کا ان کے جواب میں یہ فریب ہے کہ وہ ان کو فوراً سزا نہیں دیتا جس سے ان کو اور جرأت ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہو رہے ہیں لیکن اس جنگ میں غلبہ اللہ رب العزت کو ہوگا یوں ہی کہ وہ اپنی چالوں میں ناکام ہوں گے اور اللہ رب العزت انہیں ان کی سزا دیں گے۔

غرض ایک تو ان کی شرارت تھی اور دوسری شرارت ان کی یہ ہے کہ جب نماز کو اٹھتے ہیں تو سستی سے اٹھتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں عبادت منظور نہیں۔ بلکہ صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ ہم لوگ نماز میں موجود ہیں تا کہ مسلمانوں کو اعتراض کا موقعہ نہ ملے اور انہیں ان کی جانب سے شبہ نہ ہو۔ اور اسی وجہ سے یہ لوگ نماز میں اللہ کا ذکر بھی کم کرتے ہیں کیونکہ دلچسپی تو ہے نہیں صرف ضابطہ کی کارروائی کرنی ہے پس ضابطہ پورا کیا اور گئے غرض وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ایمان و کفر کے درمیان ڈاواں ڈول ہیں نہ اِدھر ہی ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ جی لگا کر نماز پڑھیں اور نہ اُدھر ہی ہیں کہ کافروں کی طرح نماز سے واسطہ ہی نہ رکھیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جس کو اس کے عناد و سرکشی کی وجہ سے خدا گمراہ کرے اس کے لئے تم ہدایت کی کوئی راہ نہ پاؤ گے۔

ہاں اے مسلمانو جب تمہیں منافقین کا کفر معلوم ہو گیا۔ تو اب تم سے کہا جاتا ہے کہ تم کافروں کو جن میں منافقین بھی داخل ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر دوست نہ بناؤ۔ کیا تم ایسا کر کے اپنے اوپر خدا کی کھلی حجت قائم کرتے ہو جس کا تمہارے پاس کوئی جواب نہ ہو ایسا ہرگز مناسب نہیں۔

منافقین جن کو تم مسلمان سمجھ کر دوستی کرتے ہو دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہوں گے کیونکہ یہ کفار مجاہرین سے بھی بدتر ہیں اور تم ان کے لئے کوئی مددگار نہ پاؤ گے ہاں جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑ لیا اور اپنے دین کو خدا کے لئے خالص کر لیا سو یہ لوگ بیشک مسلمانوں کے ساتھ اور ان میں شمار ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں کو وہی معاملہ کرنا چاہئے جو وہ آپس میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب مومنین کو اجر عظیم دے گا جن میں یہ لوگ بھی داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ خود کسی کو بلاوجہ کیا سزا دیتے وہ تو کسی کے لئے اپنی ذاتی غرض سے کسی کی نسبت بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتے بجز اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اس لئے وہ اس ظالم کو برا کہنے کی معقول وجہ رکھتا ہو سو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ وہ انتقام کی حد تک ظالم کو برا کہے لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ ناحق کسی کو برا نہ کہے یہ بھی واضح رہے کہ اللہ رب العزت سننے والے اور جاننے والے ہیں اس لئے اگر کوئی کسی کو ناحق برا کہے گا تو وہ اسے سزا دیں گے۔

اور گو انتقام لینے کی اجازت دی گئی ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اگر تم ظاہر کر کے یا چھپا کر کوئی اچھا کام کرو مثلاً ظلم کرنے والے کے ساتھ حسن سلوک کر دیا کم از کم اس کو معاف کر دو تو یہ نہایت اچھا ہے کیونکہ اللہ رب العزت نہایت صاحب قدرت ہونے کی حالت میں بہت معاف کرنے والے ہیں اور اس لئے جس بات کو وہ اپنے لئے پسند کرتے ہیں اس کو تمہارے لئے بھی پسند کرتے ہیں الغرض جبکہ ان کا دوسروں کے متعلق یہ طرز عمل ہے کہ وہ کسی کی نسبت ناحق بری بات کہنے کو بھی پسند نہیں

Marfat.com

کرتے اور گو انتقام کی اجازت دیتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی معافی کی ترغیب بھی دیتے ہیں اور خود اپنے متعلق ان کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ باوجود صاحب قدرت ہونے کے معاف کرنے والے ہیں تو ان کی نسبت کیونکر احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ شکر گزاری اور ایمان لے آنے کے باوجود بھی سزا دیں گے۔ الغرض منافقین کے متعلق گفتگو ختم ہوئی اب اہل کتاب کے متعلق گفتگو فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ خدا پر ایمان لا کر اس کے رسولوں کا انکار کریں اور اس طرح خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کچھ رسولوں کو مانتے ہیں اور کچھ کو نہیں مانتے اور اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان ایک راہ بنا دیں جو کہ نہ خالص ایمان ہو نہ سراسر کفر یہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں اور ان کا وہ ایمان جو وہ خدا اور اس کے بعض رسولوں پر رکھتے ہیں قابل اعتبار نہیں اور ہم نے ان کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے تمام رسولوں پر اور انہوں نے ان میں کسی کے درمیان تفریق نہیں کی وہ ان کو ضرور ان کا معاوضہ دے گا اور ان کے پہلے گناہ معاف کرے گا کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے۔

پانچویں پارہ کی آخری آیت غور طلب ہے کہ اللہ رب العزت تم پر عذاب نازل کر کے کیا کرے گا اللہ رب العزت کو تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زائد محبت ہے اور جو اپنی مخلوق سے بے انتہا محبت کرتا ہے وہ اسے کیونکر عذاب میں مبتلا کرے گا لیکن اگر بندہ ناشکری کرے گا ایمانداری کے ساتھ زندگی نہیں گزارے گا پھر تو مالک کائنات اُسے دنیا میں بھی پکڑے گا اور آخرت میں بھی پکڑے گا لہٰذا اس کے شکر گزار رہو اور حالت ایمان میں ثابت قدم رہو کسی بھی شکل میں متزلزل نہ ہو تو اللہ رب العزت ایسے بندوں پر کرم کرنے والا رحم کرنے والے مہربان ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20رفروری درس فیضان القرآن نمبر 51

سورۂ نساء آیت نمبر 153 تا 162 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا
تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا
عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا
اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا
لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ
شَهِيْدًا ۚ ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿١٦٠﴾
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ
اَجْرًا عَظِيْمًا ع ﴿١٦٢﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اہل کتاب تم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار لاو پس موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ اس سے بھی بڑی چیز کا مطالبہ کر چکے ہیں انھوں نے کہا کہ ہمیں اللہ کو بالکل سامنے دکھادو پس ان کی اس زیادتی کے باعث ان پر بجلی آپڑی پھر کھلی نشانی آچکنے کے بعد انھوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا پھر ہم نے اس سے درگزر کیا اور موسیٰ کو ہم نے کھلی حجت عطا کی ٥ اور ہم نے ان کے اوپر کوہ طور کو اٹھایا ان سے عہد لینے کے واسطے اور ہم نے ان سے کہا کہ دروازے میں داخل ہو سر جھکائے ہوئے اور ان سے کہا کہ

Marfat.com

سبت کے معاملہ میں زیادتی نہ کرنا اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا۵ ان کو جو سزا ملی وہ اس پر کہ انھوں نے اپنے عہد کو توڑا اور اس پر کہ انھوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس پر کہ پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل قید ہیں بلکہ اللہ نے ان کے انکار کے سبب سے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے تو وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۵ اور ان کے انکار پر اور مریم پر بڑا طوفان باندھنے پر۵ اور ان کے کہنے پر کہ ہم نے مسیح بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کردیا حالانکہ انھوں نے نہ اس کو قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کردیا گیا اور جو لوگ اس میں اختلاف کرر ہے ہیں وہ اس کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں ان کو اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور بیشک انھوں نے اس کو قتل نہیں کیا۵ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے۵ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۵ پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے وہ پاک چیزیں ان پر حرام کردیں جو ان کے لئے حلال تھیں اور اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی راہ سے بہت روکتے تھے۵ اور اس وجہ سے کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ اس سے انھیں منع کیا گیا تھا اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھاتے تھے اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۵ مگر ان میں جو لوگ علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تمھارے اوپر اتاری گئی ہے اور جو تم سے پہلے اتاری گئی اور وہ نماز کے پابند ہیں زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں ایسے لوگوں کو ہم ضرور بڑا اجر دینگے۵

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب تم سے درخواست کرتے ہیں کہ تم اپنی نبوت کی تصدیق کے لئے ان پر آسمان سے کوئی نوشتہ اُتارو پس گویہ انتہادرجہ کی ہٹ دھرمی ہے کیونکہ وہ دعویٰ کے ثبوت کے لئے منکر کو کسی خاص طریقہ کی تعین کا کوئی حق نہیں، ہاں مطلق دلیل کے مطالبہ کا حق ہے سو بجائے ایک دلیل کے بہت سے دلائل موجود ہیں۔لیکن تم اسی کو غنیمت سمجھو کہ انہوں نے اتنے ہی پر اکتفا کیا ورنہ ان کے جہل وعناد کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ اس کا مطالبہ اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا کیونکہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے تو جو خاص ان کے نبی تھے اس سے کہیں بڑھ کر مطالبہ کیا تھا۔اور کہا تھا کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھلا دو۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اس بیجا بات پر ان پر بجلی گری پس جبکہ خود اپنے نبی کے ساتھ ان کا یہ برتاؤ تھا۔تو اگر تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کیا گیا تو کیا شکایت ہے۔

پھر ہٹ دھرمی اور جہل کا اسی پر خاتمہ نہیں ہوجاتا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر جہل وہٹ دھرمی یہ کہ انہوں نے پرستش کے لئے بچھڑا بنالیا اور اس کی پوجا شروع کردی۔وہ بھی نادانی سے نہیں بلکہ بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلے کھلے دلائل توحید ورسالت کے آچکے تھے سو ہر چند کہ اس دانستہ سرکشی کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ان کو سخت سزادی جائے مگر ہم نے اس سے درگذر کیا اور کوئی سزا نہیں دی بلکہ محض امتحان خلوص کے بعد ان کا قصور معاف کردیا۔

اس کرم کا مقتضیٰ یہ تھا کہ وہ سرکشی چھوڑ دیتے مگر اس پر بھی وہ باز نہ آئے اور صرف نرمی دنختی ہی نہیں۔ بلکہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کھلی ہوئی دلیل بھی دی تھی مگر وہ بھی ان کے لئے کافی نہیں ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ طبیعتیں تین قسم کی ہیں ایک وہ جو خوف سے اطاعت قبول کرتی ہیں دوسری وہ جو احسان کے سامنے سر جھکادیتی ہیں۔تیسری وہ جو دلیل کے آگے سرخم کردیتی ہیں۔سو ہم نے

Marfat.com

تینوں طریقے ان کے ساتھ برتے مگر یہ کسی طرح سرکشی سے باز نہ آئے ,لیکن چونکہ بہ نسبت دوسرے طریقوں کے سختی کے طریق سے کسی قدر دبتے تھے اس لئے سختی سے ان کے مقابلے میں اکثر کام لیناپڑا۔

اور اس لئے ایک موقع پر ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان کے سروں پر کوہ طور لا کھڑا کیا۔ اور ایک اور موقع پر ہم نے ان کے غرور توڑنے کے لئے ان سے کہا کہ اس دروازہ میں جو تم کو معلوم ہے عاجزانہ داخل ہو اور ایک موقع پر ہم نے ان سے کہا کہ خبر دار ہفتہ کے دن میں مچھلیوں کا شکار کر کے ہمارے حکم سے تجاوز نہ کرنا اور اس کا ہم نے ان سے سخت عہد لیا۔ مگر سب بے سود ہوا اور وہ کسی طرح سیدھے نہ ہوئے اور برابر سرکشیاں کرتے رہے پس ان کے عہد و پیمان کو توڑنے اور آیات خداوندی کا انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور ان کے اس کہنے کے سبب سے ہمارے دل محفوظ ہیں مگر یہ غلط ہے اور ان کے دل محفوظ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عنادی کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اس لئے وہ عام طور پر ایمان نہیں لاتے ہاں تھوڑے سے لوگ جو ایسے نہیں ہیں وہ ضرور ایمان لاتے ہیں۔

الغرض امور مذکورہ بالا کی وجہ سے اور ان کے کفر اور ان کے مریم علیہا السلام پر ایک بڑا بہتان (تہمت زنا) لگانے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ بن مریم خدا کے رسول کو سولی دے کر مار ڈالا حالانکہ ان کا یہ قول علاوہ جرأت علی اللہ ہونے کے جھوٹ بھی ہے کیونکہ نہ انہوں نے ان کو مار ڈالا جیسا کہ ان کا اور نصاریٰ کا دعویٰ ہے اور نہ انہیں سولی دی۔

بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا یعنی کسی اور کو ان کا ہمشکل بنا دیا گیا اور اس ہمشکل کو انہوں نے سولی دی اور قتل کیا اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ اور یہ لوگ اس کے متعلق شبہ میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس بجز گمان باطل کی پیروی کے کوئی ذریعہ علم نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ امر یقینی ہے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرشتوں کے ذریعہ سے اپنی طرف اٹھا لیا اور وہ آسمان پر اب تک زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورے قابو پانے والے ہیں اس لئے وہ حضرت عیسیٰؑ کو بجسد عنصری آسمان پر لے جانے اور وہاں اتنی مدت تک زندہ رکھنے پر قادر ہیں۔ وہ صاحب حکمت بھی ہیں اس لئے انہوں نے بمقتضائے حکمت یہ طریق حفاظت اختیار کیا گو دوسرے طریقوں سے بھی ان کی حفاظت کر سکتے تھے۔

الغرض وہ ابھی زندہ ہیں اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور اس زمانہ کا کوئی اہل کتاب نہ ہوگا جو ان پر ایمان نہ لائے بلکہ ان کے انتقال سے پہلے یا اپنے مرنے سے پہلے ضرور ان پر ایمان لائے گا اور وہ قیامت میں ان پر اس ایمان کے گواہ ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ یہود کے ظلم عظیم کی وجہ سے جس کی کس قدر تفصیل پیشتر گذر چکی ہے اور کچھ آئندہ ہوتی ہے ہم نے ان پر وہ بعض حلال اشیاء حرام کر دی اور خاص کر ان کے بہت سے لوگوں کے مالوں کو ناجائز طور پر کھانے کی وجہ سے یہ تو وہ سزا تھی جس میں اچھے لوگ بھی ضمناً داخل ہو گئے تھے کیونکہ قانون عام ہوتا ہے اور آخرت میں ہم نے ان میں سے خاص کافروں کے لئے تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

الغرض عام حالت تو اہل کتاب کی وہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی ہاں ان میں جو لوگ علم میں پختہ مومن ہیں کہ اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی اور ان پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور جو کہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کی حالت وہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب بڑا معاوضہ دیں گے۔

Marfat.com

21/فروری درس فیضان القرآن نمبر 52

سورۂ نساء آیت نمبر 163 تا 177 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ
وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ
وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ
عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ط وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا

Marfat.com

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ
مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۫ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع لَنْ
يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

Marfat.com

وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ
وَلَدٌ وَّلَهٗٓ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ إِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِنْ
كَانُوٓا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ہم نے تمھاری طرف وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور اسکے بعد کے نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور دی ٥ اور ہم نے ایسے رسول بھیجے جن کا حال ہم تمہیں پہلے سنا چکے ہیں اور ایسے رسول بھی جن کا حال ہم نے تمہیں نہیں سنایا اور موسیٰ سے اللہ نے کلام کیا ٥ اللہ نے رسولوں کو خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ مگر اللہ گواہ ہے اس پر جو اس نے تمھارے اوپر اتارا ہے کہ اس نے اس کو اپنے علم کے ساتھ اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ گواہی کے لئے کافی ہے ٥ جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا وہ بہک کر بہت دور نکل گئے ٥ جن لوگوں نے انکار کیا اور ان کو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا نہ ہی ان کو جہنم کے سوا کوئی راستہ دکھائے گا ٥ جس مین وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے لئے یہ آسان ہے ٥ اے لوگو تمھارے پاس رسول آ چکا تمھارے رب کی ٹھیک بات لے کر پس مان لو تاکہ تمھارا بھلا ہو اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو مسیح ابن مریم تو بس اللہ کے ایک رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی جانب سے ایک روح ہیں پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں باز آ جاؤ یہی تمھارے حق میں بہتر ہے معبود تو بس ایک اللہ ہی ہے وہ پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے ٥ مسیح کو ہرگز اللہ کا بندہ بننے سے عار نہ ہوگا اور نہ مقرب فرشتوں کو ہوگا اور جو اللہ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو اللہ ضرور سب کو اپنے پاس جمع کرے گا ٥ پھر جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام کئے تو ان کو وہ پورا پورا

Marfat.com

اجر دے گا اور اپنے فضل سے ان کو مزید بھی دے گا اور جن لوگوں نے عار اور تکبر کیا ہوگا ان کو دردناک عذاب دے گا ٥ اور وہ اللہ کے مقابلہ میں نہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار اے لوگو تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمھارے اوپر ایک واضح روشنی اتاردی ٥ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کو انھوں نے مضبوط پکڑ لیا ان کو ضرور اللہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی طرف سیدھا راستہ دکھائیگا ٥ لوگ تم سے حکم پوچھتے ہیں کہہ دو اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجائے اور اسکے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ایک بہن ہو تو اس کے لئے اس کے ترکہ کا نصف ہے اور وہ مرد اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس بہن کے کوئی اولاد نہ ہو اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان کے لئے اس کے ترکہ کا دو تہائی ہوگا اور اگر کئی بھائی بہن مرد عورتیں ہوں تو ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے اللہ تمھارے لئے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آخر یہ لوگ آپ کی رسالت کو اس قدر عجیب اور بعید کیوں سمجھتے ہیں اور ایسی عجیب درخواستیں کیوں کرتے ہیں جن کو یہ لوگ نبی تسلیم کرتے ہیں وہ کونسا آسمان سے نوشتہ لائے تھے اور جب ان کی نبوت کا ثبوت نوشتہ آسمانی پر موقوف نہیں تھا تو آپ کی نبوت اس پر کیوں موقوف ہے۔

ہم نے آپ پر یوں تو وحی بھیجی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد نبیوں پر بھیجی تھی جن کی نبوت ان کو بھی تسلیم ہے اور اس اجمال کی قدرے تفسیر یہ ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی اور داؤدؑ کو زبور دی۔ گو ان میں سے بعض کی نبوت یہود کو تسلیم نہیں جیسے عیسیٰؑ وسلیمانؑ مگر یہ ان کا مکابرہ ہے کیونکہ جس دلیل سے دوسرے انبیاء کی نبوت ثابت ہے اسی دلیل سے ان کی بھی ثابت ہے۔

اور ہم اس جگہ تمام رسولوں کا جن کی طرف وحی کی گئی نام بنام ذکر نہیں کرتے بلکہ اجمالاً ہم ان تمام رسولوں کو ذکر کرتے ہیں جن کو علاوہ ان مذکورین کے اب تک ہم نے تمھارے سامنے بیان کیا ہے اور جن کو اب تک تمھارے سامنے بیان نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی طرف بھی وحی کی تھی اور عام وحی سے بڑھ کر۔ موسیٰ علیہ السلام سے خاص طور پر خدا نے گفتگو کی تھی تو کیا ان کی نبوت کی تصدیق کیلئے کوئی آسمان سے نوشتہ آیا تھا نہیں تو پھر تمہاری نبوت کے لئے نوشتہ کی کیا ضرورت ہے اگر کہا جائے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف لکھی ہوئی تورات آئی تھی وہ نوشتہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کا ایک دعویٰ تھا کہ یہ خدا کا نوشتہ ہے ایسا ہی تمہارا قرآن کی نسبت دعویٰ ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور جس طرح اس کا نوشتہ ہونا دلیل سے ثابت تھا یوں ہی قرآن کا کلام اللہ ہونا دلیل سے ثابت ہے پھر دونوں میں کیا فرق ہے اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے یہ نوشتہ خدا کا ہے کوئی نوشتہ بلاتوسط موسیٰ علیہ السلام کے نہیں آیا تھا یوں ہی یہاں بھی ایسا نوشتہ نہیں ہے پھر ان کے دعویٰ کی تو تصدیق کی جائے اور تمہارے دعویٰ کو رد کیا جائے اس کی کیا وجہ ہے پس ثابت ہوا کہ ان کی آپ سے اس قسم کی درخواستیں سراسر لایعنی اور مبنی بر عناد ہیں ہم نے رسولوں کو مختار کل اور لوگوں کی معاندانہ درخواستوں کو پورا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا۔

بلکہ ہم نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا ہے تاکہ رسولوں کی آمد کے بعد لوگوں کی اللہ پر حجت نہ رہے کہ ہم کو آپ کی مرضیات ونامرضیات معلوم ہی نہیں تھیں ہم اطاعت کیسے کرتے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قابو یافتہ اور صاحب

Marfat.com

حکمت ہے اس لئے نہ ارسال رسل قابل انکار ہے اور نہ وہ طریق جو اس کے لئے وہ اختیار کرے قابل اعتراض ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اس خاص طریق سے جس کے یہ معاند طالب ہیں گواہی نہیں دینا چاہتا۔

ہاں اس کتاب کے ذریعہ سے جس کو اس نے نازل کیا ہے تمہاری رسالت کی گواہی دیتا ہے کیونکہ اس نے اس کو سہواً یا خطاً نازل نہیں کیا بلکہ اپنے علم سے دانستہ نازل کیا ہے پس جبکہ قرآن کا کلام الٰہی ہونا اس کے معجز ہونے سے ثابت ہے اور سہو و نسیان اور غلطی کا احتمال مرتفع ہے تو اب خدا کی گواہی میں کیا شبہ ہے اور جب کہ کوئی شبہ نہیں تو دوسرے خاص طریق سے گواہی کی کیا ضرورت ہے۔

اور تمہاری نبوت پر صرف خدا ہی گواہی نہیں دیتا بلکہ فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں اور یہ محض تائید کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور اس کی گواہی کے ہوتے ہوئے کسی گواہ کی ضرورت نہیں اب رہی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی تو قرآن سے ثابت ہے فرشتوں کی گواہی کا کیا ثبوت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس شہادت کے فرشتے گواہ ہیں یہ بھی ان کی گواہی کا ثبوت ہے اور خدا کافی گواہ ہے اس کی گواہی کے بعد کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اور اہل کتاب کی درخواست کی لغویت ظاہر ہو چکی۔

اب فرماتے ہیں کہ جو لوگ اس حقیقت ثابتہ کے خود منکر ہیں اور لایعنی شبہات کے ذریعہ سے دوسروں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں وہ راہ راست سے بہت دور ہٹے ہوئے ہیں نیز جو لوگ منکر اور اس انکار میں ظالم ہیں کہ ناحق اور ضد سے انکار کرتے ہیں خدا ایسا نہیں ہے کہ انہیں معاف کر دے اور نہ ایسا ہے کہ ان کو کسی دوسرے راستے پر چلائے بجز راہ جہنم کے اور یوں بھی نہیں کہ اس میں داخل ہو کر پھر نکل آئیں بلکہ یوں کہ وہ اس میں ہمیشہ کو رہیں اور یہ بات اللہ رب العزت کے لئے کچھ مشکل نہیں بلکہ بہت آسان ہے لہٰذا اس کو ایک عاجز کی دھمکی سمجھ کر نظرانداز نہ کرنا چاہیے۔

اے لوگو ہم محض تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب کی جانب سے یہ رسول تمہارے پاس سچی باتیں لے کر آیا تم اس کو مانو یہ ماننا تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم اب بھی انکار کرو تو واضح ہو کہ اللہ رب العزت کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ رب العزت کا ہی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے عظیم الشان شہنشاہ اور مالک سمٰوٰت والارض کو تم بے حقیقت لوگوں کے کفر سے کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا بلکہ تمہارا ضرر ہے کہ تم مافی السمٰوٰت والارض میں داخل ہونے کے سبب اس کی مُلک اور مِلک میں داخل ہو اور وہ تم پر پوری قدرت اور استحقاق رکھتا ہے اس لئے وہ تمہیں اس نافرمانی کی سزا دے سکتا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں ان کو تمہاری اس نافرمانی کی اطلاع بھی ہے اور حکمت والے ہیں فوراً سزا دینے سے ناواقفیت کا دھوکہ نہ ہونا چاہئے۔ پس وہ تمہیں اس کی سزا دیں گے لہٰذا تمہیں کفر سے باز آنا چاہیے۔

پھر اہل کتاب کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے اہل کتاب نصاریٰ تم اپنے دین میں سے حد سے نہ بڑھو اور بغیر سچی بات کے کوئی جھوٹی بات اللہ رب العزت کے ذمہ نہ لگاؤ اللہ رب العزت نے ہرگز نہیں کہا کہ مسیح خدا یا خدا کا بیٹا ہے بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ رب العزت کے رسول اور اس کی ایک بات ہے جو کہ اس نے مریم سے کہی تھی یعنی ان کا مریم سے پیدا کرنا ایسا ہی آسان اور سہل تھا جیسا کہ ان سے کوئی بات کہنا اور وہ اللہ رب العزت کی جانب سے ایک روح تھے جیسے اور ارواح بشریہ پس نہ تم ان کو خدا مانو اور نہ خدا کا بیٹا بلکہ خدا اور رسولوں پر خدا کے حکم کے موافق ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں تم اس سے باز

Marfat.com

آؤ یہ باز آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ اللہ معبود واحد ہے نہ وہ مرکب ہے اجزاء ثلثہ سے اور نہ اس کے دو شریک ہیں وہ منزہ ہے اس سے کہ اس کے لئے کوئی بیٹا ہو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔

اور خود مسیح کو اس سے عار نہیں ہو سکتی کہ وہ اللہ رب العزت کے بندے ہوں اور نہ ملائکہ مقربین کو عار ہو سکتی ہے بلکہ وہ فخر کے ساتھ عبدیت کو تسلیم کئے ہوئے ہیں پھر تم مدعی ست گواہ چست کا مصداق کیوں بنتے ہو اور جس کسی کو بندگی سے عار ہو وہ عار کرے وہ ان سب عار کرنے اور نہ کرنے والوں کو اپنے پاس قیامت میں جمع کرے گا۔ پھر جو لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے بندگی سے عار نہیں کی بلکہ وہ حسب الحکم ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے گا۔ اور اپنے فضل سے معاوضہ سے زائد بھی دے گا اور جن لوگوں نے بندگی سے عار کی اور تکبر کیا ان کو تکلیف دہ عذاب دے گا۔

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے دلیل آچکی اور ہم نے تم پر واضح روشنی نازل کر دی ہے جس نے باطل کی تاریکی کو فنا کر دیا ہے لہٰذا تمہارے لئے حق کو قبول نہ کرنے میں کوئی عذر نہیں رہا۔

پس جو لوگ اللہ رب العزت پر ایمان لائے اور اس کو مضبوط پکڑ لیا سو یہ لوگ تو مقبول ہیں اور اللہ ان کو اپنی رحمت میں شامل کرے گا اور اپنے تک پہنچنے کے سیدھے رستے پر چلائے گا اور جو لوگ اندھے بن جائیں ان کے ساتھ اس کے خلاف برتاؤ کیا جائے گا۔

اب بیان احکام فرماتے ہیں کہ اے رسول لوگ تم سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں اگر کوئی شخص ایسا مرے جس کے کوئی اولاد بیٹا، بیٹی پوتا، پوتی نہ ہو اور نہ ماں باپ ہوں اور اس کے ایک عینی یا علاتی بہن ہو تو اس بہن کو اس مال کا آدھا ملے گا جو اسنے چھوڑا اور اگر یہ شخص جس کا اوپر ذکر ہوا ہے زندہ ہو اور بہن مذکورہ مر جائے تو یہ اس کے کل مال کا وارث ہو گا بشرطیکہ اس بہن کے اولاد نہ ہو یہ تو ایک بہن کا بیان تھا اب اگر شخص مذکورہ میت کے دو مذکورہ بالا بہنیں ہوں تو ان کو اس مال میں سے جو اسنے چھوڑا دو تہائی ملے گا اور اگر شخص مذکورہ میت کے بھائی بہن یعنی مذکر مونث مخلوط ہوں تو بشرطیکہ سب عینی یا علاتی ہوں مذکر کو دو مونثوں کے برابر ملے گا اور اگر عینی و علاتی مخلوط ہوں تو ان کا حکم دوسرا ہے جو کتب فرائض میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ یہ تمہارے لئے اس لئے بیان کرتا ہے کہ مبادیٰ تم غلطی کرو کسی کو اس کے حق سے زائد دیدو اور کسی کو کم یا بالکل نہ دو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انبیاء کرام کی آمد کا مقصد لوگوں کو جنت کی خوشخبری دنیا اللہ کے انعام و کرام کے متعلق بتانا اللہ رب العزت کے فضل و کرم کے متعلق لوگوں کے اندر احساس پیدا کرنا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ عذاب قبر سے ڈراتے ہیں دوزخ کے عذاب سے ڈراتے ہیں تاکہ ان ہستیوں کے بعد لوگوں کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے حجت مکمل ہو جائے اللہ رب العزت کے ہر کام میں حکمت اور غلبہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ مائدہ

سورۃ المائدہ مدنی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 16 اور آیات کی تعداد 120 ہے حروف کی تعداد 13464 اور کلمات کی تعداد 2844 ہے۔ یہ نام اس سورۃ کی آیت نمبر 114 سے لیا گیا ہے جسکا معنیٰ ہے کھانوں سے بھرا ہوا خوان ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 5 ہے۔ اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 112 ہے۔

یہ سورۃ احکامات پر مشتمل ہے شراب وجواء حلال وحرام کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: شعائر اللہ کی حرمت کا تذکرہ ہے، مردار جانوروں کی فہرست ہے حلال وحرام میں احتیاط کرنا حرمت والے مہینوں میں شکار سے منع کیا گیا ہے دین اسلام کی کاملیت کا تذکرہ اہل کتاب کا ذبیحہ اہل کتاب سے نکاح جائز ہے مشروط طریقے سے، وضو غسل تیمم کا ذکر ہے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا کا واقعہ، ناحق قتل تمام لوگوں کے قتل کے برابر ہے ایک انسان کی جان بچانا تمام کائنات کی جان بچانا ہے۔ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کرنے یا فساد پھیلانے کی سزا قتل کرنا یا سولی پر چڑھانا یا مخالف جانب سے ہاتھ کاٹ دینا یا جلاوطن کرنا ہے آخرت میں عذاب الگ سے ہے۔ عدل وانصاف کا حکم ہے۔

آیت نمبر 31 تا 60: باغی کی حد کا بیان ہے جان کے بدلے جان اور آنکھ اور ناک کے بدلے میں آنکھ اور ناک، یہود نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ فرقے مت بناؤ ورنہ مخالفین تمہیں اکھاڑ دیں گے اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ تم کو آزماتا ہے تا کہ تم نیکیوں کی طرف لپکو، یہود ونصاریٰ تمہارے دوست نہیں وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والے ہی غالب رہیں گے جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بناتے ہیں ان کو دوست مت بناؤ، بے عقل اذان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

آیت نمبر 61 تا 80: نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا مشرکوں پر جنت حرام ہے وہ جہنمی ہیں استغفار کی تاکید آئی ہے۔ نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اسی طرح برے کاموں سے نہ روکنا بھی بہت برا ہے۔

آیت نمبر 81 تا 100: نجاشی کے مسلمان ہونے اور اس کے ایمان کی تعریف کی گئی ہے نیک لوگوں کا اجر جنت ہے اللہ حدوں کو توڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا قسموں کے کفارے کا ذکر ہے محتاجوں کو کھانا کھلانا اور روزے رکھنے ہیں۔ شراب، جوا، تھان، فال

Marfat.com

نکالنا سب شیطانی کام ہیں شیطان یہ چاہتا ہے کہ جوا کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت پیدا کرے، حالت احرام میں شکار منع کیا گیا ہے۔ دین کی تکمیل اور نبوت کا تذکرہ موجود ہے۔

آیت نمبر 101 تا 120: ان آیات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے مقصد سوالات کرنے کی ممانعت کا ذکر، سفر کے دوران موت آجانے کی صورت میں اپنا مال کسی دوسرے کے سپرد کرنے کے احکامات اور طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نشانات، استعارات اور تشبیہات کی شکل میں بیان کیے گئے ہیں۔ نزول مائدہ کی درخواست کا بیان، نزول مائدہ کے سلسلہ میں تنبیہ کا ذکر، قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ان کی امت کے ایک مقدمہ اور اس کے فیصلہ کا ذکر، اس مضمون پر سورۃ کا اختتام ہے۔

Marfat.com

22/فروری درس فیضان القرآن نمبر 53

سورۂ مائدہ آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ
اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ
الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا
حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ② حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَمَا

Marfat.com

ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ
اَلْيَوْمَ يَىٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ
اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ٘ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ٘ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهٗ ٘ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ

Marfat.com

جَاۤءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۤىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۤءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَاۤءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۤءَ
بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ
اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ
اُولٰۤىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالٰی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو عہد و پیمان کو پورا کرو تمہارے لئے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کئے گئے سوا ان کے جن کا ذکر آگے کیا جا رہا ہے مگر احرام کی حالت میں شکار کو حلال نہ جانو اللہ حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے ۝ اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ

Marfat.com

حرمت والے مہینوں کی اور نہ حرم میں قربانی والے جانوروں کی اور نہ پٹے بندھے ہوئے نیاز کے جانوروں کی اور نہ حرمت والے گھر کی طرف آنے والوں کی جو اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی ڈھونڈ نے نکلے ہیں اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آ جاؤ تو شکار کرو اور کسی قوم کی دشمنی کہ اس نے تمہیں مسجد حرام سے روکا ہے تمہیں اس پر نہ ابھارے کہ تم زیادتی کرنے لگو تم نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ٥ تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور نام پر ذبح کیا گیا ہو اور وہ جو مر گیا ہو گلا گھونٹنے سے یا چوٹ سے یا اونچے سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور وہ جس کو درندے نے کھایا ہو مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ گناہ کا کام ہے آج کافر تمھارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو صرف مجھ سے ڈرو آج میں نے تمھارے لئے تمھارے دین کو پورا کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا پس جو بھوک سے مجبور ہو جائے لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ وہ پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیز حلال کی گئی ہے کہو کہ تمھارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جن کو تم نے سدھایا ہے تم ان کو سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا پس تم ان کے شکار میں سے کھاؤ جو وہ تمھارے لئے پکڑ رکھیں اور ان پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرو اللہ بیشک جلد حساب لینے والا ہے ٥ آج تمھارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمھارے لئے حلال ہے اور تمھارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور حلال ہیں تمھارے لئے پاک دامن عورتیں مسلمان عورتوں میں سے اور پاک دامن عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی جب تم انھیں ان کے مہر دے دو اس طرح کہ تم نکاح میں لانے والے ہو نہ اعلانیہ بدکاری کرو اور نہ خفیہ آشنائی کرو اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کا عمل ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ٥ اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجا سے آئے یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تا کہ تم شکر گزار بنو ٥ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے اس عہد کو یاد کرو جو اس نے تم سے لیا ہے جب تم سے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کی بات تک جانتا ہے ٥ اے ایمان والو اللہ کے لئے قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو اور کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہی تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ٥ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیا ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے ٥ اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ایسے لوگ دوزخ والے ہیں ٥ اے ایمان والو اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اللہ نے تم سے ان کے ہاتھ کو روک دیا اور اللہ سے ڈرو اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ٥

Marfat.com

تشریح: اے مسلمانو! تم اپنے جائز وعدوں کو پورا کیا کرو۔ خواہ وہ وعدے اللہ تعالیٰ سے ہوں یا مخلوق سے جیسے معاملات باہمی میں جبکہ ایفاء عہد واجب ہوا۔ تو اب تم کو وہ باتیں بتلائی جاتی ہیں جن کی پابندی تم پر سے لازم ہیں۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اونٹ گائے، بکری کی قسم کے تمام جانور باستثناء ان جانوروں کے جو آئندہ آیت حرمت علیکم میں بیان کئے جائیں گے تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے ہیں لہٰذا تم ان کو کھا سکتے ہو۔

اور جس حالت میں تم محرم ہو اس حالت میں تم شکار کو حلال نہ سمجھو کیونکہ جو جانور از قسم شکار ہیں اس حالت میں نہ ان کا شکار کرنا حلال ہے اور نہ وہ جانور جو شکار کیا جائے۔ الغرض تمہارے لئے یہ قانون ہے اور تم اس کا اتباع کرو۔ اور اس میں چون و چرا مت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مختار ہیں اور جو چاہتے ہیں حکم کرتے ہیں کسی کو پوچھنے کا حق نہیں کہ یہ تمہارا کام صرف اطاعت ہے۔

الغرض جس طرح اوپر احرام کی حالت میں شکار سے تعرض کرنے کی ممانعت کی گئی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اے مسلمانو! تم اللہ رب العزت کی نشانیوں جیسے مساجد حرم کعبہ وغیرہ کے متعلق افعال ممنوعہ کو اعتقاداً یا عملاً حلال نہ جانو اور محترم مہینوں ذوالقعدہ ذوالحجہ ومحرم ورجب کے متعلق افعال ممنوعہ کو اور نہ اس جانور کے متعلق افعال ممنوعہ کو جو حرم میں قربانی کے لئے لے جایا جائے اور نہ ان لوگوں کے متعلق افعال ممنوعہ کو جو خانہ کعبہ کا اس حالت میں قصد کرتے ہیں۔ کہ وہ اللہ رب العزت سے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں اور احرام کی حالت میں شکار سے بھی تعرض نہ کرو۔ جب احرام سے نکل جاؤ اس وقت شوق سے شکار کرو کوئی روک ٹوک نہیں۔ بشرطیکہ حرم سے باہر ہو۔

اور یہ بھی نہ ہونا چاہئے کہ تم کو ایک قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا۔ اس پر برانگیختہ کرے۔ کہ ان پر زیادتی کرو۔ بلکہ تم کو ہر شخص کے معاملہ میں خواہ اس سے تم کو مذہبی عداوت ہو یا نفسانی انصاف سے کام لینا چاہئے اور جو کام کرنا چاہو اس کے متعلق پہلے شریعت سے فتویٰ حاصل کرنا چاہئے پھر اس کام کو کرنا چاہئے۔ یہ تو دشمنوں کے متعلق دستور العمل ہے۔

اور دوستوں کے متعلق یہ برتاؤ ہونا چاہئے کہ جاو بیجا ان کی حمایت نہ کرو بلکہ نیکی و پرہیزگاری کی بات پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور تعدی پر مدد نہ کرو اور ہر کام میں اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ رب العزت سخت عذاب دینے والا ہے لہٰذا اگر تم مخالفت کرو گے تو سخت سزا دے گا۔

اور تم پر ہر وہ جانور حرام کیا گیا ہے جو اپنی موت سے مر جائے اور خواہ چرندہ ہو یا پرندہ اور بہنے والا خون اور سور کا گوشت پوست وغیرہ اور غیر اللہ کے نامزد کیا ہوا جانور اور گلا گھٹا ہوا جانور اور چوٹ کھایا ہوا جانور اور اوپر سے نیچے گرا ہوا جانور۔ اور سینگ سے مارا ہوا جانور۔ اور درندہ کا کھایا ہوا جانور الغرض وہ کل جانور جو علاوہ اس طریقہ کے جو جانور کے حلال کرنے کے لئے شریعت میں مقرر ہے کسی دوسرے طریقہ سے مرے ہوں حرام ہیں باستثناء ان جانوروں کے جن کو صدمات مذکورہ میں سے کوئی صدمہ پہنچا ہو، اور وہ ابھی زندہ ہوں اور ان کو تم نے باقاعدہ حلال کر لیا ہو تو وہ کھا سکتے ہو۔ اور وہ جانور بھی حرام ہیں جن کو معبودان باطلہ کے تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی حرام ہے کہ تم اشیاء کو تیروں کے ذریعہ سے تقسیم کرو کیونکہ یہ سب گناہ کی باتیں ہیں پس تم ان سے بچو آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہم اس دین کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور ان کی ہمتیں پست ہو گئیں پس تم ان احکام پر عمل کرنے میں مت ڈرو۔ اور ان پر عمل کے چھوڑنے میں مجھ سے ڈرو کیونکہ آج میں تمہارے دین کو تمہارے لئے

Marfat.com

مکمل کر چکا ہوں اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے بحیثیت دین کے اسلام کو پسند کیا ہے لہذا تم کو کفار سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور میرے احکام کی تعمیل لازم ہے۔

جو کوئی سخت بھوک کی حالت میں جان بچانے کے لئے اشیاء محرمہ مذکورہ بالا میں سے کسی شے کے کھانے کے لئے مجبور ہو بحالیکہ وہ کسی گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہیں ہے۔ بلکہ فقط جان کی حفاظت مقصود ہے تو اس کو ان چیزوں میں سے بقدر جان بچانے کے کھالینا جائز ہے۔ اور اس کا یہ کھالینا معاف ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے اور مہربان ہیں۔

اس کو ایسی حالت میں جرم نہیں رکھا۔ اس بنا پر اگر ایسی حالت میں کوئی ان کے کھانے سے احتراز کرے۔ اور مر جائے تو اس پر مواخذہ ہوگا۔

اب ان اشیاء کا بیان فرمانا چاہتے ہیں جو حلال ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے حلال کیا، کیا چیزیں ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ جملہ پاکیزہ چیزیں جو وقتاً فوقتاً تم کو بتلائی گئی ہیں وہ سب تمہارے لے حلال کی گئیں ہیں۔

اور ان کے علاوہ جو شکاری جانور کتا یا شکرہ وغیرہ ایسے ہوں کہ تم نے ان کو شکار پر چھوڑ کر سدھایا ہو کہ تم ان کو شکار کا وہ طریقہ سکھلاتے ہو جس کو خدا نے تم کو سکھلایا ہے تو ان کا شکار بھی تمہارے لئے حلال ہے۔ پس تم اس شکار کو جس کو انہوں نے تمہاری خاطر روک رکھا ہے۔ اور خود اس میں سے نہیں کھایا کھاؤ اور یہ ضرور ہے کہ اس جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو اور خدا سے ڈرو۔ کہ بے قاعدہ شکار کئے ہوئے جانور کو بھی کھالو کیونکہ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اس وقت تم کیا جواب دو گے؟

اس جگہ شکاری جانور کے حلال ہونے کے متعلق چند باتیں بتائی ہیں اول یہ کہ شکاری جانور کو شکار کے لئے باقاعدہ سدھایا جائے۔ دوسرے یہ کہ اس کو جانور پر چھوڑ کر امتحان کیا جائے کہ وہ سیکھ گیا یا نہیں تیسرے اس کو اس کی تعلیم دی جائے کہ وہ شکار کو تمہاری خاطر پکڑے نہ کہ اپنی غرض سے اور اس کی شناخت کتے میں یہ ہے کہ جب وہ شکار کو پکڑے تو خود نہ کھائے اور باز وغیرہ میں یہ کہ جب تم اس کو شکار پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد تم اسے بلاؤ تو لوٹ آئے چوتھی بات یہ کہ جب شکاری جانور کو شکار پر چھوڑا جائے تو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا جائے پانچویں بات یہ کہ جب وہ جانور شکار کو پکڑے تو تمہارے لئے روک رکھے اور خود نہ کھالے، ان شرائط کے ساتھ وہ شکار اگر مر گیا ہو تو حلال ہے اور اگر زندہ ملا اور ذبح کے لئے وقت ملا۔ تو ذبح کے بغیر حلال نہ ہوگا شکاری جانور کا امتحان جانور پر چھوڑ کر کم از کم تین مرتبہ کیا جائے اگر وہ تینوں مرتبہ کامیاب ہو تو سمجھا جائے گا کہ اب وہ اس کام کے لئے باقاعدہ سدھالیا گیا۔ اور اس کا شکار شرائط مذکورہ کے ساتھ حلال ہوگا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ کہ آج تمہارے لئے دوسری پاکیزہ چیزیں یعنی شکاری جانوروں کے شکار حلال کر دی گئیں اور تم کو یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے یعنی یہود و نصاریٰ ان کا کھانا جس میں ذبیحہ بھی داخل ہے تمہارے لئے حلال ہے۔ مگر بشرطیکہ وہ ان چیزوں میں سے نہ ہو جو تم پر خاص طور پر حرام کی گئیں ہیں۔ جیسے لحم خنزیر یا میتۃ وغیرہ اور تمہارا کھانا ذبیحہ وغیرہ ان کے لئے حلال ہے لہذا تم انہیں اپنا کھانا کھلا سکتے ہو۔

اور وہ مومن عورتیں بھی جو نکاح میں لائی گئی ہوں۔ اور کی وہ عورتیں بھی جو نکاح میں لائی گئی ہوں تمہارے لئے حلال ہیں جن کو

Marfat.com

تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے یعنی یہود و نصاریٰ لیکن ہر حالت میں نہیں بلکہ اس وقت جب کہ تم ان کو معاوضہ دو۔ اور معاوضہ بھی یوں نہیں۔ جیسے خرچی دی جاتی ہے بلکہ یوں کہ تم ان سے نکاح کرنے والے ہو۔ نہ کہ شہوت رانی کرنے والے جیسا کہ بازاری عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور نہ ان سے آشنائی کرنے والے جیسا کہ خانگیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور اس کے معاوضہ میں تم پر مہر لازم ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ تم اپنی طرف سے متعین کر دو۔ ورنہ شریعت اپنی طرف سے لازم کرے گی اور تم کو خواہی نخواہی قبول کرنا ہوگا۔ یہ احکام اللہ رب العزت کے ہیں جن پر ایمان لازم ہے اور جو کوئی ان ایمان کی باتوں سے یا ان کی مثل دوسری باتوں سے انکار کرے اس کا سب کیا اکارت ہوا اور وہ آخرت میں گھاٹے میں ہونے والوں میں سے ہوگا۔

اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اہل کتاب سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو کہ مذہباً اہل کتاب ہیں نہ کہ صرف قومیت کے لحاظ سے، خواہ وہ عقیدہ دہریہ ہوں۔ یا کچھ اور اس زمانہ میں اکثر لوگ ایسے ہی ہیں لہذا نکاح وغیرہ کے لئے اس کی تحقیق کر لینی چاہئے کہ عورت کے خیالات کیسے ہیں۔ دوسرے اس نکاح و تحلیل طعام سے مقصود تنگی کا رفع کرنا ہے۔ نہ کہ اس کی ترغیب دینا پس خواہ مخواہ مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر اہل کتاب کی طرف رغبت کرنا نہ چاہئے۔ تیسرے یہ انعام مسلمانوں پر ہے کہ ان کے لئے تکثیر محلات کر کے تنگی کو دفع کر دیا۔ اور مسلمانوں کا تمام احکام پر عمل کرنا ایک لازمی امر ہے پس ان دونوں باتوں کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلا کہ مناکحت وغیرہ کو مسلمانوں کے لئے اس صورت سے مباح کیا گیا ہے۔ کہ اس سے کسی دوسرے اسلامی حکم پر زور نہ پڑے اور مطلب یہ ہے کہ تم احکام اسلامیہ کے پابند ہو کر اہل کتاب کا ذبیحہ کھا سکتے ہو۔ اور اہل کتاب عورتوں سے شادی کر سکتے ہو۔

پس اگر ایسا کرنے سے دوسرے احکام پر عمل چھوٹتا ہو۔ تو اس صورت میں ایسا کرنے کی اجازت نہ ہوگی گو اس سے خود وہ شے مثلاً کھانا یا عورت حرام نہ ہو۔ پس اس زمانہ میں جو اہل کتاب کے ساتھ مناکحت یا ان کے ساتھ مؤاکلت رائج ہے اس کا منشاء چونکہ عملاً انس بالکفر اور ایمان کی بے وقعتی اور احکام اسلام سے لاپروائی بلکہ ان کی تحقیر ہے اس لئے یہ مواکلت و مناکحت اس آیت کی رو سے مباح نہ ہوگی۔

اب طہارت جسمانی کا بیان فرماتے ہیں اور اس کو وضو سے شروع کرتے ہیں جو حدث اصغر کی دور کرنے والی ہے۔

کہ اے مسلمانو! طہارت روحانی کے ساتھ تم کو طہارت جسمانی کی بھی ضرورت ہے۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ جب تم نماز کے لئے اٹھو تو نماز سے قبل اپنے پورے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو کہنیاں بھی دھونے میں آجائیں اور اپنے سروں پر بھیگا ہاتھ پھیر لو۔ اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو۔ یہ باتیں فرض ہیں اور دوسرے امور جو وضو کے متعلق احادیث سے ثابت ہیں وہ سنت یا مستحب ہیں۔

یہ حکم تو اس وقت ہے۔ جب کہ وضو ٹوٹا ہوا ہو اور اگر تم جنبی ہو۔ اور تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو سارا بدن دھوؤ اور اس طرح پورے پاک ہو جاؤ۔

اگر تم بیمار ہو اور پانی کا استعمال مضر ہو۔ اور اس حالت میں وضو یا غسل کی ضرورت ہو یا کوئی تم میں سے پاخانہ پیشاب سے فارغ ہو کر آئے اسے وضو کی ضرورت ہے یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو تم کو نہانے کی ضرورت ہو اور تمہیں وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ملے یا پانی موجود ہو لیکن تم اسے استعمال نہ کر سکتے ہو خواہ اس لئے کہ اس کا استعمال مضر ہے یا اس لئے کہ تم کو اس کے استعمال

Marfat.com

پر قدرت نہیں ہے تو تم پاک مٹی کا قصد کرو پھر اس پر دونوں ہاتھ مار کر ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیرو اور دوسری دفعہ دونوں ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیرو اس کو شریعت میں تیمم کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت کو ان پابندیوں کے عائد کرنے سے یہ منظور نہیں وہ تم پر کچھ بھی تنگی کرے۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کردے۔ اس لئے وہ تم کو وضو اور غسل کا حکم دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہے کہ سہولتیں پیدا کر کے تم کو تنگی سے بچائے اور اس طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرے امید ہے تم ہمارے ان انعامات کی قدر کرو گے۔

الغرض تم کو ان پابندیوں سے دل تنگ نہ ہونا چاہئے اور خدا کی اس نعمت کو جو تم پر ہے اور اس کے اس عہد کو کہ احکام سننے اور ماننے کا اقرار کیا تھا۔ یاد رکھنا چاہئے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے میں خدا سے ڈرتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ رب العزت دلوں تک کی باتیں جانتا ہے اس لئے تمہارے افعال اس پر مخفی نہیں رہ سکتے اس لئے وہ بصورت عملی یا اعتقادی خلاف ورزی کی تم کو سزا دے گا۔

نیز اے مسلمانو! تم کو اللہ رب العزت کے لئے جو وہ حکم دے اس پر عمل کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جانے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے ہونا چاہئے۔ اور یہ نہ ہونا چاہئے۔ کہ تم کو کسی قوم کی دینی یا نفسانی عداوت اس پر آمادہ کردے۔ کہ تم انصاف نہ کرو اور ان کے مقابلہ میں ہر جا و بیجا بات کو روا رکھو۔ بلکہ تم کو ہر دوست دشمن کے ساتھ انصاف کرنا چاہئے جس کا معیار یہ ہے کہ کسی کے معاملہ میں اللہ رب العزت و رسول کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ بلکہ جو کام کرنا چاہو۔ شریعت کے حکم سے کرو۔ کیونکہ یہی بات پرہیزگاری سے قریب تر ہے تم جو کچھ کرتے ہو اللہ رب العزت اس سے بخوبی واقف ہیں اگر تم نے اس میں کوتاہی کی تو تم کو سزا دی جائے گی۔ اور اگر اس کی تعمیل کی تو مستحق انعام ہو گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ایمان لا کر اچھے کام کئے اللہ رب العزت کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کے لئے مغفرت ہوگی۔ اور ان کو بڑا معاوضہ ملے گا۔ اور برخلاف اس کے جن لوگوں نے ایمان سے انکار کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ لوگ دوزخی ہوں گے۔

اے مسلمانو! تم اللہ رب العزت کے اس انعام کو یاد کرو جو کہ تم پر اس وقت ہوا تھا۔ جبکہ ایک جماعت کفار نے تمہاری طرف اس غرض سے ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا تھا کہ تم کو مٹا دیں تو اس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا تھا اور وہ تم پر قابو نہ پا سکے تھے اور اس نعمت کو یاد کر کے تم سوچو کہ ایسے منعم کی مخالفت کہاں تک مناسب ہے اور یہ سوچ کر اللہ رب العزت سے ڈرو۔ اور اس کی مخالفت نہ کرو۔ اور اللہ رب العزت کے اس قدرت کاملہ اور عجیب تصرف کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ رب العزت ہی پر بھروسہ رکھیں۔

آج کے درس میں زیادہ تر مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے احکامات بیان کیے گئے ہیں تاکہ مسلمانوں کی زندگی درست سمت سے گذرے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے مطابق اپنے شب و روز میں حلال و حرام کے فرق کو سمجھ سکیں حلال اور اس پر عمل کرنے سے برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور حرام پر چلنے سے ناکامی و نامرادی نصیب ہوتی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/فروری درس فیضان القرآن نمبر 54

سورۂ مائدہ آیت نمبر 12 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

Marfat.com

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٤﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ
وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾
يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ
مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ
أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ
بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ
فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے کہا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمھارے گناہ ضرور دور کردوں گا اور تمہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی پس تم میں سے جو شخص اس کے بعد انکار کرے گا تو سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہ پس ان کی عہد شکنی کی بنا پر ہم نے ان پر لعنت کردی اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کردیا وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھلا بیٹھے اور تم برابر ان کی کسی نہ کسی خیانت سے آگاہ ہوتے رہتے ہو بجز تھوڑے لوگوں کے ان کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرو اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے o اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ان سے ہم نے عہد لیا تھا پس جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھلا بیٹھے پھر ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیا اور آخر اللہ ان کو آگاہ کردے گا اس سے جو کچھ وہ کررہے تھے o اے اہل کتاب تمھارے پاس ہمارا رسول آیا ہے وہ کتاب الٰہی کی بہت سی باتوں کو تمھارے سامنے کھول رہا ہے جن کو تم چھپاتے تھے اور وہ درگزر کرتا ہے بہت سی چیزوں سے بیشک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور ایک ظاہر کرنے والی کتاب آچکی ہے o اس کے ذریعہ سے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دیکھاتا ہے جو اس کی رضا کے طالب ہیں اور اپنی توفیق سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لارہا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے o بیشک ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا کہ خدا ہی تو مسیح ابن مریم ہے کہو پھر کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے آگے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں سب کو اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے o اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں تم کہو کہ پھر وہ تمھارے گناہوں پر تمہیں سزا کیوں دیتا ہے نہیں بلکہ تم بھی اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق میں سے ایک آدمی ہو وہ جس کو چاہے گا بخشے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے o اے اہل کتاب تمھارے پاس ہمارا رسول آیا ہے وہ تمہیں صاف صاف بتارہا ہے رسولوں کے ایک وقفہ کے بعد تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا نہیں آیا پس اب تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے o

تشریح: مسلمانوں کو فرمایا کہ تم کو پہلی امتوں سے بھی سبق لینا چاہئے کہ انہوں نے بدعہدی کی تو اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ بعض واقعات بیان کرتے ہیں غور سے سنو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ان میں تعداد قبائل کے موافق بارہ سردار مقرر کئے تا کہ وہ اپنے ماتحتوں پر ایفاء عہد کی تاکید رکھیں اور اللہ رب العزت نے ان سے کہہ دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اس لئے جو کچھ تم کرو گے اس کا مجھے علم ہوگا اب اگر تم ٹھیک ٹھیک نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے ان کی مدد کرتے اور اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرکے اس کے معاوضہ کے مستحق ہوتے رہے میں تمہاری ان نیکیوں کے ذریعہ سے تم سے تمہارے

Marfat.com

گناہوں کو دور کروں گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور اگر کوئی ان باتوں کے خلاف کرے گا۔ تو اس کے ساتھ معاملہ بھی اس کے خلاف کیا جائے گا۔ پس جو کوئی تم میں سے ان ہدایات کے بعد بھی کفر کرے اور احکام مذکورہ کی خلاف ورزی کرے۔ تو وہ صحیح رستہ سے بھٹک گیا۔

مگر اس پر انہوں نے عہد شکنی کی پس ان کی عہد شکنی کے سبب ہم نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ جو کہ ان کے اعمال کا لازمی نتیجہ تھا ان کی یہ حالت ہے کہ وہ باتوں کو ان کے موقعوں سے پھیرتے ہیں اور کبھی تحریف لفظی کرتے ہیں اور کبھی تحریف معنوی اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی، ان کا ایک معقول حصہ بھول گئے ہیں اے نبی تم برابر ان کی ایک نئی خیانت پر مطلع ہوتے رہتے ہو جو وہ آپ کی مخالفت میں کرتے رہتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے۔ ان کی بدعہدی کا مگر ان میں سے تھوڑے سے لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو عہد خدا سے کیا تھا۔ اس کو پورا کرتے ہیں اور اسی کی بنا پر تم پر ایمان لاتے ہیں سو آپ ان کی شرارت کو معاف کیجئے اور درگزر کیجئے کیونکہ یہ اچھا کام ہے۔ اور اللہ رب العزت اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

یہ تو یہود کی بدعہدی کا بیان تھا۔ اب نصاریٰ کی بدعہدی سنو اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نصاریٰ ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا سو وہ بھی ان باتوں کا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ایک معتد بہ حصہ بھول گئے پس ہم نے ان کو یہ سزا دی کہ قیامت تک ان میں آپس میں دشمنی اور بغض ڈال دیا پس جب تک ان میں نصرانیت رہے گی اس وقت تک ان میں بغض و نفاق لازم ہے۔ لیکن اگر وہ نصرانیت کو خیر باد کہہ دیں اور ملحد اور دہریہ بن جائیں یا باہمی نفاق کے ساتھ دنیوی مصالح کی بناء پر دوسری قوموں کے مقابلہ میں متفق ہو جائیں۔ تو وہ اور بات ہے۔ غرض یہ تو دنیوی سزا تھی اور عنقریب ان کو اللہ تعالیٰ قیامت میں عملاً بتلا دیں گے کہ وہ کیا کرتے تھے۔

پس اے مسلمانو! تم ان سے سبق لو۔ اور بدعہدی نہ کرو۔ ورنہ تمہارا بھی وہی انجام ہوگا۔ جو ان کا ہوا۔ چنانچہ آج کل مشاہدہ ہو رہا ہے۔ کہ مسلمانوں نے دین کو چھوڑ دیا۔ اللہ رب العزت نے ان سے اپنے انعامات واپس لے لئے اور ان میں عداوت ڈال دی اللھم ارحمنا واغفرلنا وتب علینا یہاں تک مسلمانوں کی عبرت کے لئے اہل کتاب کی بدعہدی اور اس کے نتائج بیان فرمائے تھے۔

اب فرماتے ہیں اے اہل کتاب جانے دو جہالت کو تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے اور یہ ان کی رسالت کا ایک ثبوت بھی ہے کہ وہ تم سے کتاب اللہ کی ان بہت سی باتوں کو ظاہر کرتا ہے جن کو اب تک تم چھپاتے تھے حالانکہ ان کے پاس بجز وحی کے ان کے جاننے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے لہذا یہ اس کی رسالت کی دلیل ہے اور بہت سی باتوں سے اپنی سیر چشمی اور کریم النفسی سے درگزر بھی کرتا ہے اور یہ اس کی رسالت کی دوسری دلیل ہے۔ کیونکہ اگر اس نے نفسانی خواہش سے دعویٰ رسالت کیا ہوتا۔ تو اس میں نہ یہ سیر چشمی ہو سکتی تھی اور نہ کریم النفسی کیونکہ ایسا شخص تو اپنا اثر بڑھانے کے واسطے ناجائز ذرائع بھی استعمال کرتا ہے، پھر وہ معقول ذریعوں کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے اور اپنے مخالفین کی خیانتوں اور بے ایمانیوں پر کیونکر پردہ ڈال سکتا ہے۔

الغرض تمہارے پاس خدا کی جانب سے ایک روشنی جو کہ تاریکی جہل کو دور کرنے والی ہے اور ایک روشن کتاب آ چکی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں۔ سلامتی کی راہیں دکھلاتا ہے اور باطل کی

Marfat.com

تاریکیوں سے نکال کر حق کی روشنی کی طرف لاتا۔ اور ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ پس تم اس رسول کو مانو اور اس کتاب کو قبول کرو۔ اور اس روشنی سے فائدہ اٹھاؤ اور ان کے ثمرات محمودہ سے محروم رہ کر خسران ابدی میں مبتلا نہ ہو۔ ورنہ پچتاؤ گے۔

پھر نصاریٰ کی حالت بیان فرماتے ہیں۔ جو ایک بری صورت ہے ان کی بدعہدی کی اور فرماتے ہیں کہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ رب العزت مسیح بن مریم ہی تو ہے۔ آپ ان سے فرمائیے کہ اگر اللہ رب العزت مسیح بن مریم کو اور بلکہ ان کے ساتھ ان کی ماں کو بھی جس نے ان کو جنا ہے اور تمام روئے زمین کے آدمیوں کو بالکل نیست نابود کرنا چاہے تو ایسا کون ہے اس کو ایسا کرنے سے منع کر دے جبکہ کوئی نہیں، اور اللہ رب العزت اپنے ارادہ کے نافذ کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے، تو ایک عاجز اور کمزور مخلوق جو اپنے سے فنا کو بھی نہیں رفع کر سکتے۔ اس کو تم اللہ رب العزت کیسے مانتے ہو۔ غرض یہ خیال محض غلط ہے اور آسمان وزمین کی بادشاہت صرف اللہ رب العزت کے لئے ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں نہ مسیح نہ اور کوئی اور وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اسی بنا پر اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کیا نادانوں نے ان کی بے باپ کے پیدا ہونے سے ان کو اللہ رب العزت کا بیٹا سمجھ لیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے لئے بے باپ کے پیدا کرنا بھی ایسا ہی ہے۔ جیسے باپ سے پیدا کرنا۔ بس جس طرح باپ سے پیدا ہونے والے خدا نہیں ہو سکتے۔ یوں ہی بے باپ کے پیدا ہونے سے بھی کوئی خدا نہیں ہو سکتا۔

یہاں تک اللہ رب العزت یہود و نصاریٰ کی علیحدہ علیحدہ بے ہودگیاں بیان فرما کر اب ان کی مشترکہ بے ہودگی بیان فرماتے ہیں کہ مشترکہ بے ہودگی ان کی یہ ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ نے کہا ہے۔ کہ ہم خدا کی اولاد کی مانند اور اس کے محبوب ہیں آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر وہ تمہارے گناہوں کے سبب تم کو سزا کیوں دیتا ہے جس کا تم انکار نہیں کر سکتے پس ثابت ہوا۔ کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ اور تم خدا کے بیٹے اور محبوب نہیں ہو۔ بلکہ تم بھی منجملہ ان آدمیوں کے جن کو اس نے پیدا کیا ہے ایک آدمی ہو جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی اور جو ان کے درمیان ہے ان سب کی بادشاہی خاص اللہ ہی کو حاصل ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں، نہ عزیر جیسا کہ یہود کا خیال ہے اور نہ مسیح جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے، اور نہ بت اور ملائکہ جیسا کہ مشرکین کا خیال ہے اور نہ کوئی پیر، یا پیغمبر جیسا کہ آج کل پیر پرستوں کا اعتقاد ہے اس لئے وہ تصرف میں مختار مطلق ہے اور یہ واضح رہے کہ سب کی واپسی اسی کی طرف ہوگی اور وہاں اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہوگی اس لئے جھوٹے دعوؤں اور غلط عقیدوں سے باز آنا چاہئے۔

اے اہل کتاب ایک عرصہ تک رسولوں کے سلسلہ منقطع رہنے بعد اب ہمارا رسول تمہارے پاس ایسی حالت میں آیا ہے۔ کہ وہ تم سے سچی سچی باتیں بیان کرتا ہے کہ مبادا تم یہ کہو کہ نہ ہمارے پاس نیک کاموں پر کوئی خوشخبری دینے والا آیا اور نہ برے کاموں پر کوئی عذاب سے ڈرانے والا تو ہم نیک کام کیونکر کرتے اور برے کام کیونکر چھوڑتے۔ اب یہ عذر بھی نہیں ہو سکتا، کیونکہ تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آچکا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد حقیقت میں انبیاء کرام کی تسلسل کا حصہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا کام آپ کی امت کے صاحب خیر اور صاحب علم انجام دیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

24رفروری درس فیضان القرآن نمبر 55

سورۂ مائدہ آیت نمبر 20 تا 34 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٠ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢١ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝٢٢ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٣ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝٢٤ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ

Marfat.com

إِلَّا نَفْسِيْ وَأَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي
الْأَرْضِ ؕ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ
أَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۚ إِنِّيْٓ أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ إِنِّيْٓ أُرِيْدُ أَنْ تَبُوْٓأَ بِإِثْمِيْ وَإِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
أَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
قَتْلَ أَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ
غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ أَخِيْهِ ؕ
قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ
سَوْءَةَ أَخِيْ ۚ فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۚ
كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ أَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ أَحْيَاهَا
فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ
ثُمَّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ إِنَّمَا

Marfat.com

جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ
فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ
مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی
الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو اس نے تمھارے اندر نبی پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا تھا ہ اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمھارے لئے لکھ دی ہے اور اپنی پیٹھ کی طرف نہ لوٹو ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے ہ انھوں نے کہا کہ وہاں ایک زبردست قوم ہے ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہوں گے ہ دو آدمی جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور ان دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا انھوں نے کہا کہ تم ان پر حملہ کر کے شہر کے پھاٹک میں داخل ہو جاؤ جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو ہ انھوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہم کبھی وہاں داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں پس تم اور تمہارا خداوند دونوں جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں ہ موسیٰ نے کہا اے میرے رب اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا اختیار نہیں پس تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی کر دے اللہ نے کہا وہ ملک ان پر چالیس سال کے لئے حرام کر دیا گیا یہ لوگ زمین میں بھٹکتے پھریں گے پس تم اس نافرمان قوم پر افسوس نہ کرو ہ اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ حق کے ساتھ سناؤ جب کہ ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قربانی قبول نہ ہوئی اس نے کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس نے جواب دیا کہ اللہ تو صرف متقیوں سے قبول کرتا ہے ہ اگر تم مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاؤ گے تو میں تمہیں قتل کرنے کے لئے تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو سارے جہان کا رب ہے ہ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی لے لے پھر تو آگ والوں میں شامل ہو جائے اور یہی سزا ہے ظلم کرنے والوں کی ہ پھر اس کے نفس نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا اور اس نے اس کو قتل کر ڈالا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا ہ پھر خدا نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین میں کریدتا تھا تا کہ وہ اس کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے اس نے کہا افسوس میری حالت پر کہ میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا پس وہ بہت شرمندہ ہوا ہ اسی سبب

Marfat.com

سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد برپا کیا ہو تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک شخص کو بچایا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو بچالیا اور ہمارے پیغمبران کے پاس کھلے ہوئے احکام لے کر آئے اس کے باوجود ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں کرتے ہیں ٥ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کے لئے دوڑتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں یا ان کو ملک سے باہر نکال دیا جائے یہ ان کی رسوائی دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے ٥ **مگر جو لوگ توبہ کرلیں تمہارے قابو پانے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥**

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک عہد شکنی خاص یہود کی یہ ہے۔ کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ رب العزت کے اس انعام کو یاد کرو۔ جو کہ تم پر اس وقت ہوا جب کہ اس نے تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ خاص خاص نعمتیں دیں جو اب تک جہان بھر میں بحیثیت مجموعی کسی کو نہیں دیں اور ان نعمتوں کو یاد کر کے خیال کرو، کہ ایسے منعم کی اطاعت کہاں تک ضروری اس کی مخالفت کہاں تک ناجائز ہے اس تمہید کے بعد اب میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ میری قوم اس پاک سرزمین میں داخل ہو۔ جس کو اللہ رب العزت نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور تم لوگ اس میں کسی نہ کسی وقت ضرور داخل ہو گے۔ لیکن اس شرط سے کہ تم لوگ جہاد کرو۔ پس اس میں فتح کی پیشین گوئی بھی تھی اور پیچھے نہ ہٹو کہ اس کے نتیجہ میں تم گھاٹے میں رہنے والوں میں سے ہو جاؤ کہ دین بھی جائے اور دنیا بھی۔

اس وقت لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ اس سرزمین میں بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں اور ہم اس میں ہرگز نہ داخل ہوں گے تاوقتیکہ وہ وہاں سے نہ نکل جائیں پس اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہونے کو تیار ہیں۔

ان خوفزدہ لوگوں میں سے دو شخصوں نے جن پر اللہ رب العزت نے انعام کیا اور استقامت فی الدین عطا کی یہ کہا۔ کہ تم ان کے نکلنے کا انتظار نہ کرو، بلکہ دروازہ میں گھس کر ان کے پاس پہنچو۔ کیونکہ اگر جنگ ہوئی تو غلبہ تمہیں کو ہوگا کیونکہ یہ سرزمین تمہارے حصہ میں آچکی ہے۔ اور اللہ رب العزت پر بھروسہ کرو۔ اگر تم درحقیقت مومن ہو کیونکہ ایمان کا مقتضا یہی ہے۔

اس کے جواب میں بھی انہوں نے یہ ہی کہا کہ اے موسیٰ جب تک وہ اس میں ہیں اس وقت تک ہم اس میں ہرگز نہ داخل ہوں گے لہذا تم اور تمہارا (اللہ رب العزت) جاؤ اور ان سے لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں جب تم انہیں وہاں سے نکال دو گے ہم تمہارے ساتھ چلیں گے اور اس میں داخل ہوں گے۔

یہ بے ہودہ جواب سن کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ میرا قابو صرف اپنے اوپر اور اپنے بھائی ہارون پر ہے اور ان لوگوں پر میرا کوئی بس نہیں لہذا آپ ہمارے اور اس نافرمان جماعت کے درمیان امتیاز فرمایئے اور ہم کو ان کے وبال میں گرفتار نہ کیجئے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا جب یہ لوگ سرکشی کرتے ہیں تو یہ سرزمین ان پر چالیس برس تک حرام کردی گئی۔ اب یہ ایک عرصہ تک جس کی میعاد نہیں بتلائی گئی آوارہ پھریں گے۔ پس تم ان نافرمان لوگوں کی حالت پر غم نہ کرنا۔ یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ کبھی ان کی خستہ حالی پر رحم کر کے ہم سے ان کی سفارش کرو۔ ایسا نہ کرنا بلکہ ان کو ان کی بداعمالی کی سزا بھگتنے دینا الغرض اس واقعہ سے

Marfat.com

یہود کی بدعہدی اور اس کا انجام معلوم ہو گیا۔
اب اللہ رب العزت مزید تائید کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ بیان فرماتے ہیں جن میں ایک مقبول اور دوسرا مردود تھا۔ حالانکہ دونوں نبی کے بیٹے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقبولیت کا مدار عمل ہے نہ کہ نسب وانتساب۔
چنانچہ فرماتے ہیں ان کو آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح صحیح پڑھ کر سنایئے تا کہ وہ سمجھیں۔ کہ نسب وانتساب بلا عمل بے کار ہے۔ قصہ یہ ہے کہ جب ان دونوں نے اللہ رب العزت کی جناب میں اپنی اپنی نذر پیش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک کی نذر بوجہ خلوص کے قبول ہوئی اور دوسرے کی بوجہ عدم خلوص کے قبول نہ ہوئی۔ تو اس نے جس کی نذر قبول نہ ہوئی تھی۔ دوسرے پر حسد کیا اور کہا کہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔
دوسرے نے جواب میں کہا کہ مجھ پر ناحق غصہ ہے۔ میرا کیا قصور خدا کا قانون ہے کہ وہ متقین ہی کی نذر قبول کرتا ہے لیکن اگر باوجود اس کے بھی تو میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے، تا کہ تو مجھے مار ڈالے۔ تو تجھے اختیار ہے میں اس دھمکی کی بنا پر تیری طرف ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں تا کہ تجھے قتل کروں کیونکہ میں خدائے رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور تو محض اس دھمکی سے مستحق قتل نہیں ہو گیا تا کہ میں تیرے قتل کے درپے ہوں اور نہ اس وقت تک، ورکوئی موجب قتل موجود ہے۔ جس کی بناء پر میں تجھے قتل کروں۔ اس لئے اگر اسی وقت سے میں تیرے قتل کے درپے ہو جاؤں تو یہ گناہ ہے۔ جب تو قتل کرے گا۔ اس وقت جیسا ہو گا دیکھا جائے گا۔ ایک تو یہ وجہ ہے میرے تیرے قتل کا ارادہ نہ کرنے کی، دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اگر تو مجھے ناحق اور ظلماً قتل کر دے تو اپنے اس فعل اختیاری کے لازمی نتیجہ کے طور پر تو میرے گناہ بھی اور اپنے گناہ بھی دونوں لے جائے اور دوزخیوں میں سے ہو جائے۔
مقصود اس تقریر سے اس کو اس خیال سے روکنا تھا تا کہ وہ قتل ناحق سے باز آجائے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اس لڑکے نے جو اس کو برتقدیر قتل ناحق دوزخیوں میں سے ہونے کی دھمکی دی۔ یہ ٹھیک ہے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔
اب قصہ کی تکمیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ گفتگو تو ہو چکی اس کے بعد اس کے نفس نے اس کے لئے اس کے بھائی کے قتل کو آسان کر دیا اور وہ اس پر آمادہ ہو گیا اور اس نے موقع پا کر اسے قتل کر دیا اور وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا۔ کیونکہ اس سے اسے آخرت کا نقصان ہوا اب قتل کے بعد اسے یہ فکر ہوئی کہ اب اس لاش کو کیا کروں۔ تو اللہ رب العزت نے ایسی حالت میں ایک کوا بھیجا کہ وہ اپنے پنجوں وغیرہ سے اس غرض سے زمین کھودتا تھا۔ تا کہ وہ اس کو دکھلا دے کہ وہ کوا کیونکر اپنے بھائی کی لاش کو چھپاتا ہے۔ تا کہ اس سے اس کو اپنے بھائی کے دفن کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔ پس جب کوے نے اپنے بھائی دوسرے کوے کی لاش کو دفن کیا۔ تو اس کو طریقہ معلوم ہوا۔ اب اس نے کہا کہ ہائے میری تباہی کیا میں اس سے بھی گیا گزرا کہ اس کوے جیسا ہو جاؤں اور اس کی طرح اپنے بھائی کی لاش چھپا دوں۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس سے شرمندہ ہوا۔
چونکہ خونِ ناحق بہت بری بات تھی جیسا کہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے اس وجہ سے ہم نے اس کے انسداد کے لئے خاص اہتمام کے ساتھ بنی اسرائیل پر یہ حکم لکھ دیا کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے جس کو اس نے قتل کیا ہو یا بلا فساد فی الارض کے جس میں کفر اور بغاوت اور ڈکیتی وغیرہ داخل ہیں قتل کیا اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا کیونکہ اس نے اس طریق کی تائید کی جو تمام لوگوں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتا ہے اور جس نے اسے ترک قتل سے زندہ رکھا اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔ کیونکہ

Marfat.com

اس نے اس طریق کی تائید کی جو تمام لوگوں کی جانوں کو خطرہ سے بچانے والا ہے۔ ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول دلائل واضحہ لے کر آئے جنہوں نے اس قتل ناحق کی برائی بتلائی تاہم اب بھی بہت سے ان میں خونریزی میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے خلاف ان کا تلوار اٹھانا اس کی بین دلیل ہے۔

اور چونکہ خونریزی اور فساد فی الارض کی ایک صورت ڈکیتی بھی ہے اس لئے اس مناسبت سے آگے ڈکیتی کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ جو لوگ عہد اطاعت یا مصالحت کے بعد آبادی سے دور خدا اور رسول سے جنگ کرتے اور جو لوگ ان کی رعایا ہیں خواہ مسلمان ہوں یا ذمی ان کی جان یا مال کو نقصان پہنچاتے یا رستہ کو پرخطر کرتے اور اس طرح زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ایک سزا یہی ہے کہ ان کو گرفتار کر کے قتل کیا جائے اگر ان سب نے یا ان میں سے کسی ایک نے کسی کو صرف قتل کیا ہو۔ یا کہ سولی دے کر مارا جائے اگر انہوں نے یا اور ان سے کسی ایک نے قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو۔ اس صورت میں صرف پہلی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ اور ان دونوں کے ساتھ الگ الگ تیسری سزا کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے یا صرف ایک طرف کا ہاتھ یعنی دایاں اور دوسری طرف کا پاؤں یعنی بایاں کاٹا جائے اگر انہوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے صرف مال لیا ہو یا ان کو زمین سے دور کیا جائے یعنی ان کو قید کر کے زمین پر چلنے پھرنے سے روک دیا جائے۔ اگر صرف رستہ کو پرخطر کر دیا ہو اور قتل وغارت کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

یہ سزا تو ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور اصلی سزا بھی باقی ہے وہ یہ کہ آخرت میں ان کو بڑا عذاب ہوگا۔ الغرض یہ سزا ان تمام اشخاص کو دی جائے گی جو افعال مذکورہ کا ارتکاب کریں بجز ان لوگوں کے جو اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر قابو پاؤ کیونکہ ان کا یہ سرکاری جرم معاف ہے اب تم جان لو کہ فی الحقیقت اللہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم والا ہے کیونکہ اس نے ایسے شدید جرم کو بھی معاف کر دیا ہے، ہاں اب ان سے حق العباد کا مطالبہ کیا جائے گا اور قصاص اور مال وغیرہ ان کے شرائط خاصہ کے ساتھ وصول کیا جائے گا۔

آج کے درس میں یہ بات بھی بڑی واضح طریقے سے ملی ہے کہ جس نے کسی ایک جان کو قتل کیا گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا ہے اور جس نے کسی ایک انسان کو زندگی دی گویا اس نے ساری انسانیت کو حیات دی۔ یہ سبق صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ یہ پیغام ساری انسانیت کیلئے ہے صرف اس ایک پیغام کو پڑھ کر ہر شخص کو محسوس کر لینا چاہیے کہ اسلام وہ دین ہے جو یہ آفاقی پیغام دیتا ہے جو دہشت گردی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ مذمت کرتا ہے اسلام کے نزدیک صرف ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے چہ جائیکہ ملکوں کے اندر دہشت گردی کرنا کسی طرح بھی روا نہ ہی اسلام حکم دیتا ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ پیغام فقط مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ عالم انسانیت کو دیا جا رہا ہے لوگو دنیا میں زندگی بانٹو موت کا کھیل اب ختم کر دو اور لوگوں کو سکون سے جینے دو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

25 فروری درس فیضان القرآن نمبر 56

سورۂ مائدہ آیت نمبر 35 تا 43 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۵) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ
مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۳۶) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ
وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ (۳۷) وَ السَّارِقُ
وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۳۸) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ
فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۹) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَغْفِرُ
لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۴۰) یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا

Marfat.com

يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚۛ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ
وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ
تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ
اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ٥ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا ہی اور ہو تاکہ وہ اس کو فدیہ میں دے کر قیامت کے دن کے عذاب سے چھوٹ جائیں تب بھی وہ ان سے قبول نہ کی جائے گی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل

Marfat.com

جائیں مگر وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ایک مستقل عذاب ہے ٥ اور چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا اور اللہ غالب اور حکیم ہے ٥ پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو اللہ بیشک اس پر توجہ کرے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے وہ جس کو چاہے سزا دے اور جس کو چاہے معاف کر دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اے پیغمبر تمہیں وہ لوگ رنج میں نہ ڈالیں جو کفر کی راہ میں بڑی تیزی دیکھا رہے ہیں خواہ وہ ان میں سے ہوں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے یا ان میں سے ہوں جو یہودی ہیں جھوٹ کے بڑے سننے والے سننے والے دوسرے لوگوں کی خاطر جو تمہارے پاس نہیں آئے وہ کلام کو اس کے مقام سے ہٹا دیتے ہیں وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم ملے تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ ملے تو اس سے بچ کر رہنا اور جس کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو تم اللہ کے مقابل اس کے معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتے یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے نہ چاہا کہ ان کے دلوں کو پاک کرے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے وہ جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں حرام کے بڑے کھانے والے ہیں اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو خواہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا ان کو ٹال دو اگر تم ان کو ٹال دو گے تو وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور وہ کیسے تمہیں حکم بناتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے اور پھر وہ اس سے منہ موڑ رہے ہیں اور یہ لوگ ہرگز ایمان والے نہیں ہیں ٥

تشریح: یہاں تک اہل کتاب کے حالات بیان فرما کر اب مسلمانوں کو متنبہ فرماتے ہیں جو کہ مقصود ہے ان واقعات کے نقل کرنے سے اور فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو تم کو چاہئے کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈتے رہو اور اہل کتاب کی طرح نقض عہد اور ناحق خونریزی وغیرہ کا ارتکاب کر کے خدا سے دوری مول نہ لو اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہو تا کہ فساد فی الارض دور ہو اور امن و عافیت کا دور دورہ ہو امید ہے کہ تم ان احکام کی تعمیل کرنے والے بنو گے۔ اور ان کو چھوڑ کر خسارہ میں نہ پڑو گے۔

اب ہم تم کو کفار کا نتیجہ سناتے ہیں تا کہ تمہیں عبرت ہو جو لوگ کافر رہے اور انہیں ایمان نصیب نہ ہوا۔ ان کی یہ حالت ہو گی کہ اگر دنیا بھر کی چیزیں اور اتنی ہی اس کے ساتھ اور بھی ان کے پاس ہوں اور وہ ان کو اس غرض سے دینا چاہیں کہ ان کے ذریعہ سے ان کی جان قیامت کے عذاب سے بچ جائے تو وہ چیزیں ان سے نہ لی جائیں گی اور ان کو سخت تکلیف دہ عذاب ہو گا۔ اور وہ چاہیں گے کہ کسی صورت سے دوزخ سے نکل جائیں۔ حالانکہ وہ اس سے کسی طرح نہ نکل سکیں گے اور ان کے لئے پائیدار عذاب ہو گا۔ جو کبھی زائل نہ ہو گا۔ پس تم کفر سے بچو اور احکام مذکورہ پر کاربند رہو۔

اور جو مرد چور اور اسی طرح جو عورت چور ہو تو ان کے متعلق تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے لئے کی سزا میں بحیثیت عقوبت خداوندی کے ان کے دائیں ہاتھ گٹے سے کاٹ ڈالو۔ اور یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اللہ رب العزت غالب ہے ہر شے پر وہ جو حکم چاہے دے سکتا ہے۔ اور حکیم بھی ہے اس حکم میں مصلحت کا بھی لحاظ رکھتا ہے۔

الغرض یہ دنیاوی سزا تو ٹل نہیں سکتی، بحث سزائے آخرت میں ہے کہ وہ بھی ٹل سکتی ہے یا نہیں سو اس کا یہ حکم ہے کہ جو کوئی

Marfat.com

اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلے اور اپنی حالت درست کرلے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائیں گے اور اس کا گناہ معاف فرمادیں گے کیونکہ اللہ رب العزت بہت بڑے بخشنے والے اور رحمت والے ہیں۔

اگر کسی کو یہ اشکال ہو کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ سرقہ کبریٰ یعنی ڈکیتی میں ڈاکوؤں کی گرفتاری سے پہلے توبہ کرنے سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور سرقہ صغریٰ یعنی چوری میں قبل از گرفتاری توبہ کرنے سے حد ساقط نہیں ہوتی تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اس کے لئے مخصوص ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں اس لئے وہ آزادانہ طور پر اپنے شاہی اختیار سے جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معاف کرتا ہے۔

الغرض یہاں تک خطاب عام طور پر تھا۔ اب خاص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں۔ کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ جو کہ دھڑا دھڑ کفر میں گرتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے بھی جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کے دل تصدیق نہیں کرتے اور یہود میں سے بھی اپنے افعال سے آپ کے لئے موجب حزن و ملال نہ ہونے چاہئیں اور آپ کو اس کا ذرا رنج نہ ہونا چاہئے کہ یہ کیوں کفر میں مبتلا ہو کر اپنے کو تباہ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا آپ سے مسئلہ پوچھ کر اس کو ماننا مقصود نہیں۔ بلکہ وہ دوسروں کی باتوں کے ماننے والے ہیں جو کہ آپ کے پاس نہیں آئے۔ جن کی یہ حالت ہے کہ باتوں کو ان کے موقع سے پھیرتے ہیں۔ اور احکام الٰہی میں لفظی یا معنوی جیسا موقع دیکھتے ہیں تحریف کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی شرارتوں کے اثر سے اللہ رب العزت نے ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہا۔ اور ان کو دنیا میں رسوائی ہوگی اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب طے شدہ ہے آپ کا رنج کچھ فائدہ بخش نہیں ہوسکتا۔ یہ لوگ سچ سے سخت متنفر اور جھوٹ کو بڑے سننے والے اور سخت حرام خور ہیں۔

اب اگر یہ آپ کے پاس مقدمہ لے کر آئیں۔ تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض کریں کہ ہم کچھ نہیں جانتے جو تمہارا جی چاہے کرو اور اگر آپ ان سے اعراض کریں تو یہ اچھا ہے کیونکہ وہ آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے پھر ان کے جھگڑے میں پڑنا اور اپنی تکذیب کرانا بے سود ہے اور اگر آپ فیصلہ کریں تو پھر ان میں انصاف سے فیصلہ فرمایئے اور بالکل رو رعایت یا اندیشہ نہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ منصفوں کو پسند کرتے ہیں اور ان میں سے یہ بھی تو کوئی پوچھے کہ ان کے پاس تورات موجود ہے کہ اس میں خدا کا حکم موجود ہے۔ وہ آپ کو اس مقدمہ معلومہ میں حاکم کیسے بناتے ہیں پھر اگر بنایا بھی سہی تو اس مین حاکم بنانے کے بعد اس سے پھرتے کیسے ہیں یعنی اول تو ایسی حالت میں ان کو تمہیں حاکم بنانا ہی بے معنی ہے۔ کیونکہ تورات کو وہ خدا کی کتاب مانتے ہیں۔ اور آپ کو خدا کا رسول نہیں مانتے یہ تو صریح خدا کے فیصلہ پر دوسرے کے فیصلہ کو ترجیح دینا ہے اور یہ صریح بے ایمانی ہے۔ اور اس سے بھی قطع نظر کی جائے تو جس کے فیصلہ کو خود انہوں نے بخوشی قبول کیا ہے اس کو بھی نہ ماننا یہ صریح ہٹ دھرمی اور نفس پرستی ہے۔ الغرض وہ سراسر نفس پرست متبع ہوا ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ وہ کسی کو ماننے والے نہیں نہ خدا کو نہ حکم کو۔

یہ بہت بڑا ظلم ہے یہ لوگ نہ تو قرآن کو جانتے ہیں اور نہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے ہیں جبکہ تورات، زبور، انجیل میں اوصاف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل تذکرہ موجود ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

26 رفروری درس فیضان القرآن نمبر 57

سورۂ مائدہ آیت نمبر 44 تا 56 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى

وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ
شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ
وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ

Marfat.com

الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ
الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ
مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ
فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا
فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ
بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ
یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا

Marfat.com

دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي
اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ
لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾
اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک ہم نے تورات نازل کی ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے اسی کے مطابق خدا کے فرماں بردار انبیاء یہودی لوگوں کا فیصلہ کرتے تھے اور ان کے مشائخ اور علماء بھی اس لئے کہ وہ خدا کی کتاب پر نگہبان ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے گواہ تھے پس تم انسانوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو دنیاوی اغراض و مقاصد کے بدلے مت فروخت کرو متاع حقیر کے عوض نہ بیچو اور جو کوئی اس کے مطابق نہ چلے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں ہ اور ہم نے اس کتاب میں ان کے لیے لکھ دیا ہے کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اا ور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر پھر جس نے اس کو معاف کر دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا

Marfat.com

جواللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں ٥ اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا تصدیق کرتے ہوئے اپنے سے پہلے کی کتاب توارت کی اور ہم نے اس کو انجیل دی جس میں ہدایت اور نور ہے اور وہ تصدیق کرنے والی تھی اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور ہدایت اور نصیحت ڈرنے والوں کے لئے ٥ اور چاہیے کہ انجیل والے اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے اور جو کوئی اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ نافرمان ہیں ٥ اور ہم نے تمھاری طرف کتاب نازل کی حق کے ساتھ تصدیق کرنے والی پچھلی کتاب کی اور اس کے مضامین پر نگہبان پس تم ان کے درمیان فیصلہ کرو اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا اور جو حق تمھارے پاس آیا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک طریقہ ٹھہرایا اور اگر خدا چاہتا تو تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا مگر اللہ نے چاہا کہ وہ اپنے دئے ہوئے حکموں میں تمھاری آزمائش کرے پس تم بھلائیوں کی طرف دوڑو آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں آگاہ کردے گا اس چیز سے جس میں تم اختلاف کررہے تھے ٥ اور ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے اتارا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور ان لوگوں سے بچو کہ کہیں وہ تمہیں پھسلا دیں تمھارے اوپر اللہ کے نازل کیے ہوئے کسی حکم سے پس اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ ان کو ان کے بعض گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے اور یقیناً لوگوں میں سے زیادہ آدمی نافرمان ہیں ٥ کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور اللہ سے بڑھ کر کس کا فیصلہ ہوسکتا ہے ان لوگوں کے لئے جو یقین کرنا چاہیں ٥ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دیکھاتا ٥ تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ ان ہی کی طرف دوڑ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں تو ممکن ہے کہ اللہ فتح دیدے یا اپنی طرف سے کوئی خاص بات ظاہر کردے تو یہ لوگ اس چیز پر جس کو یہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے ٥ اور اسوقت اہل ایمان کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو زور شور سے اللہ کی قسمیں اُٹھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے اور وہ گھاٹے میں رہے ٥ اے ایمان والو تم میں جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ جلد ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو اللہ کو محبوب ہونگے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا وہ مسلمانوں کے لئے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے ٥ تمھارے دوست تو اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں ٥ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو دوست بنائے تو بیشک اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے ٥

تشریح: منافقین اور یہود کی عیاری وغیرہ کا بیان فرما کر ایک عجیب ترتیب کے ساتھ قرآن کا حق ہونا اور اس پر عمل کا واجب ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر عمل کی تاکید۔ اور منافقین و یہود کے دھوکے سے بچنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔
چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مسلم ہے کہ ہم نے ایسی حالت میں تورات نازل کی کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ انبیاء جو کہ خدا تعالیٰ کے مطیع تھے اور اللہ والے اور ان کو اس کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے اقراری تھے یہود کے لئے اس کے

Marfat.com

ذریعہ سے فیصلہ کرتے ہیں تواے یہود تم کو لوگوں سے نہ ڈرنا چاہئے اور مجھ سے ڈرنا چاہئے اور میری آیات کے بدلے دنیا کا متاع قیمت نہ لینی چاہئے مگر تم ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا کے نازل کئے ہوئے حکم کے خلاف حکم کرتے ہو۔

اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ان پر لکھ دیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں کا بھی بدلہ ہے بشرطیکہ مماثلت ممکن ہو پھر جو اپنے حق کو خیرات کردے اور خدا کے واسطے معاف کردے۔ تو وہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے جس سے اللہ رب العزت اس کو اپنی حق تلفی معاف کردے گا۔ مگر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور اپنی طرف سے احکام تراش کر خدا کی طرف منسوب کردیئے اور ظاہر ہے کہ جو کوئی اللہ رب العزت کے نازل کردہ حکم کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ لوگ بالکل ظالم ہیں۔

الغرض پہلے ہم نے توریت نازل کی جس پر توریت کے ماننے والے انبیاء وغیرہ عمل کرتے رہے اور ان کے گزر جانے کے بعد ہم ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو ایسے طور پر لائے کہ وہ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے ان کو انجیل دی کہ اس میں ہدایت اور روشنی تھی۔ اور وہ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتی اللہ رب العزت سے ڈرنے والوں کے لئے سراپا ہدایت اور نصیحت تھی۔ لہذا انجیل کے ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ اس کے موافق فیصلہ کریں جو اس انجیل میں اللہ رب العزت نے نازل کیا ہے مگر وہ بھی ایسا نہیں کرتے۔ چنانچہ وہ آپ کی تصدیق نہیں کرتے جس کا ان کو انجیل میں حکم ہے اور ظاہر ہے کہ جو اللہ رب العزت کی نازل کردہ کتاب سے فیصلہ نہ کریں وہ بالکل نافرمان ہیں۔ پس اس سے نصاریٰ کا نافرمان ہونا بھی ثابت ہوا۔

ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے کہ وہ بھی سچی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی سچائی کی محافظ بھی ہے اس لئے کہ وہ ان کے مضامین کی تصدیق کرتی ہے۔ آپ بھی اس کتاب سے ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور جو حق آپ کے پاس آچکا ہے اس سے گزر کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔

ہم نے ہرامت کے لئے ایک سیدھی سڑک اور ایک شاہراہ عمل بنایا ہے، جس پر چل کر خدا تک پہنچ سکتے ہیں، اس لئے آپ کے لئے یہ شاہراہ بنائی ہے جس پر چلنے کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ پس آپ دوسرے رستوں کو چھوڑ کر اسی پر چلیے اور اگر اللہ رب العزت چاہتا۔ تو تم سب کو ایک ہی جماعت بناتا۔ جو ایک ہی رستہ پر چلتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا تاکہ ان احکام میں جو اس نے تم کو دیئے ہیں۔ تمہارا امتحان کرے۔ کہ کون رسمی حیثیت سے قانون الٰہی کا اتباع کرتا ہے اور کون اس کو اللہ رب العزت کا قانون سمجھ کر اس کو مانتا ہے۔ کیونکہ جب ایک قانون کے بجائے دوسرا قانون آئے گا تو جو لوگ بحیثیت قانون الٰہی کے اس کو مانتے تھے وہ بے تکلف اس کو مان لیں گے۔ اور جو دوسری حیثیت سے اس کو مانتے تھے وہ اسے رد کردیں گے اور اس طرح امتحان ہو جائے گا۔ پس چونکہ اس نئے دین میں تمہارا امتحان ہے۔ اس لئے رسوم کو چھوڑ دو۔ اور ایک دوسرے پر سبقت کر کے نیکیوں کو حاصل کرو جو کہ اس دین میں منحصر ہیں۔

تم یہ نہ سمجھو کہ ہم دنیا ہی میں رہیں گے۔ اس لئے ہم جو چاہیں کریں ہم سے کوئی پوچھنے والا نہیں کیونکہ ایک روز تم سب کی واپسی اللہ رب العزت ہی کی طرف ہوگی۔ پھر وہ تمہیں ان باتوں کو بتلائے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے کہ وہ حق تھیں۔ یا باطل

Marfat.com

اور وہ بتلانا صرف قولی نہ ہوگا بلکہ عملی ہوگا کہ تم کو سزا دی جائے گی۔ جس سے تم کو ان کا حق ہونا معلوم ہو جائے گا۔
چونکہ مذکورہ بالا واقعات سے یہ ثابت ہوا۔ کہ یہود و نصاریٰ ہرگز اس قابل نہیں کہ مسلمان ان سے دوستی کریں اس لئے مسلمانوں کو ان کی دوستی سے منع فرماتے ہیں۔

اسلام نے معاشرے میں اعتدال اور امن قائم رکھنے کیلئے سزا کا تصور بھی دیا ہے جسکے ساتھ جس قسم کا ظلم ہوا تناہی وہ سزا کا مستحق ہو ایسا نہ ہو کہ اُس کی زیادتی تھوڑے درجے کی ہو جبکہ سزا اُسے بڑے پیمانے پر ملے قطعا یہ معاشرتی انصاف نہیں اسلام نے معاشرے میں انصاف قائم رکھنے کیلئے قصاص کا نظام دیا اور اگر کوئی معاف کر دے تو اسکے لیے بڑے درجات ہیں اور اگر کوئی عوضانہ حاصل کرنا چاہیے تو اسکے لیے دیت کا نظام دیا ہے کیونکہ مالی تعاون بہت بڑے زخم کو کرمندمل کر دیتا ہے اسلیے قتل میں بھی دیت ہے اور دیگر اعضا ناک کان کی بھی دیت ہے اور قصاص بھی اگر کوئی اسلامی قوانین کی مطابق فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ بہت ظالم کہلائے گا شریعت ایک منہاج ہے جو کہ معاشرے کو بدامنی اور افراتفری سے بچانے کا ذریعہ ہے کوئی معاشرہ بغیر شریعت کے نہیں لیکن ان سب سے بہترین شریعت اسلام ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

27 فروری درس فیضان القرآن نمبر 58

سورۂ مائدہ آیت نمبر 57 تا 66 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا
وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۵۷ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝۵۸ قُلْ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۵۹ قُلْ هَلْ
اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ
وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝۶۰ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ
قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

Marfat.com

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ
مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ
إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ أَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۙ وَ
يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَأَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنھوں نے تمھارے دین کو مذاق اور کھیل بنالیا ہے ان لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور نہ کافروں کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو وہ لوگ اس کو

Marfat.com

مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے ہ کہو کہ اے اہل کتاب تم ہم سے صرف اس لئے ضد رکھتے ہو کہ ہم ایمان لائے اللہ اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس پر جو ہم سے پہلے اتارا گیا اور تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں ہ کہو کیا میں تمہیں بتاؤں وہ جو اللہ کے یہاں انجام کے اعتبار سے اس سے بھی زیادہ برا ہے وہ جس پر خدا نے لعنت کی اور جس پر اس کا غضب ہوا اور جن میں سے بندر اور سور بنادئے اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی ایسے لوگ مقام کے اعتبار سے بدتر اور راہِ راست سے بہت دور ہیں ہ اور جب وہ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کافر آئے تھے اور کافر ہی چلے گئے اور اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جسے وہ چھپا رہے ہیں ہ اور تم ان میں سے اکثر کو دیکھو گے کہ وہ گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں کیسے برے کام ہیں جو وہ کررہے ہیں ہ ان کے مشائخ اور علماء ان کو کیوں نہیں روکتے گناہ کی بات سے کہنے سے اور حرام کھانے سے کیسے برے کام ہیں جو وہ کررہے ہیں ہ اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں انھیں کے ہاتھ بندھ جائیں اور لعنت ہو ان کو اس کہنے پر بلکہ خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور تمھارے اوپر تمھارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ اترا ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور انکار کو بڑھا رہا ہے اور ہم نے ان کے درمیان دشمنی اور کینہ قیامت تک کے لئے ڈال دیا ہے جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد پھیلانے میں سرگرم ہین حالانکہ اللہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردیتے اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کرتے ہ اور اگر وہ تورات اور انجیل کی پابندی کرتے اور اس کی جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو وہ کھاتے اپنے اوپر سے اور اپنے قدموں کے نیچے سے کچھ لوگ ان میں سیدھی راہ پر ہیں لیکن زیادہ ان میں ایسے ہیں جو بہت غلط کررہے ہیں ہ

تشریح: کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ تمہاری دوستی کے لائق نہیں ہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں کیونکہ ان میں باہم مناسبت کفر ہے۔ اور تمہیں ان سے کوئی مناسبت نہیں۔ اور یہ واضح رہے کہ جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ بھی انہیں میں سے ہے کیونکہ وہ ظالم ہے اور اللہ رب العزت ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

چونکہ خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اسی لئے تم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ یعنی منافقین کو دیکھتے ہو۔ کہ وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھستے ہیں جس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ظالم ہیں کہ باوجود ممانعت کے بھی اس پر مصر ہیں۔ اور اس لئے اللہ رب العزت ان کو ہدایت نہیں کرتا وہ اپنے دل میں کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان سے موالات کیسے چھوڑ دیں، ہمیں اندیشہ ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت پڑے اور اس وقت ہمیں ان کی دوستی کے چھوڑنے پر پچھتانا پڑے سو کچھ بعید نہیں کہ اللہ رب العزت خلاف توقع ان کے اپنی جانب سے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کی فتح یا اسی قسم کی کوئی اور بات لے آئے اور یہ اس خیال پر جس کو وہ اپنے دل میں لئے ہوئے ہیں پشیمان ہوں کہ ہم نے برا کیا جو یہ سمجھا کہ یہ کسی وقت ہمارے کام آئیں گے یہ تو اپنے اوپر سے بھی مصیبت کو دفع نہ کرسکے پس ایک طرف تو خود ان کو ندامت ہوگی اور دوسری طرف مسلمان انہیں شرمائیں گے اور کہیں گے کہ کیوں جی؟ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زوروں سے خدا کی قسمیں کھاتے تھے کہ وہ ضرور تمہارے ساتھ ہیں۔ اور پس وہ اس وقت عجب بے چارگی کے عالم میں ہوں گے۔

Marfat.com

اے مسلمانو! تم موالات کفار کی ممانعت سن چکے ہو۔ اب جو کوئی تم میں سے ان سے حقیقی موالات کر کے یا کسی دوسرے طریق سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اسے واضح رہے کہ اس کے ایسا کرنے سے دین کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا کیونکہ عنقریب اللہ رب العزت اپنے دین کی مدد کے لئے ایسے لوگوں کو لائے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں جو کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں دبنے والے۔ کافروں کے مقابلہ میں غالب ہوں گے جو کہ اللہ رب العزت کی راہ میں بے دھڑک جہاد کریں گے اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ دولت اللہ رب العزت کا فضل ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے صاحب وسعت ہیں جن کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں بڑے صاحب علم ہیں۔ جن سے کوئی چیز مخفی نہیں لہذا وہ جانتے ہیں کہ کون اہل ہے اور کون نا اہل۔ اور جو اہل ہوتا ہے اس پر اس کی حالت کے مناسب انعام فرماتے ہیں۔

تمہارے دوست اور دوستی کے قابل اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہیں جن کا کام یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ رب العزت کے سامنے پست ہیں تمام احکام کو قبول کرتے ہیں اور حتی الامکان ان پر عمل کرتے ہیں۔ پس تم ان کو دوست بناؤ نہ کہ ان ضدی سرکشوں کو اور یہ ہم بتلائے دیتے ہیں۔ کہ جو اللہ در سول اور مسلمانوں سے دوستی کرے تو اسے یہ خیال نہ ہونا چاہئے کہ ممکن ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت پڑے اور ہمیں کفار کی اعانت کی ضرورت ہو کیونکہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ خدا کی جماعت ہی غالب ہوگی اور نہ ان میں سے کسی کو ان کی اعانت کی ضرورت ہوگی اور نہ ان میں اس کی اعانت کی اہلیت ہے۔

پھر مزید تا کید کے لئے کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! دیکھو تم ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے یعنی اہل کتاب اور دوسرے کافروں کو۔ اور خدا سے ڈرو اگر تم درحقیقت مومن ہو کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ خدا سے ڈرا جائے اور اس کے کسی حکم کی مخالفت نہ کی جائے اور دشمنان دین کو دوست نہ بنایا جائے۔

انہوں نے عام طور پر بھی تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے اور خاص طور پر بھی چنانچہ جب تم اذان کے ذریعہ سے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے ہو تو یہ اس کو مذاق اور کھیل بناتے ہیں یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ دین کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور نہیں جانتے کہ قانون شاہی کی توہین بادشاہ کی توہین ہے۔

اے رسول آپ ان بے سمجھ مذاق کرنے والوں سے کہئے کہ تم جو ہم پر ہنستے ہو۔ اور ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو کیا تم اس بات کو برا جانتے ہو۔ کہ ہمارا طرز عمل تمہارے خلاف ہے۔ کہ ہم خدا پر بھی ایمان لے آئے اور اس پر بھی جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور تم میں بہت لوگ نافرمان ہیں اور وہ خدا پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور نہ وہ اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا۔ اور نہ اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا گیا۔ جب کہ اس کے سوا تم اور کوئی ہماری برائی نہیں دیکھتے تو اب تم خود سوچ لو کہ تمسخر کے قابل ہمارا فعل ہے یا تمہارا۔

آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ تم ہمارے طرز عمل پر ہنستے ہو۔ اچھا سنو یہ ایک واقعہ ہے جس کا تم انکار نہیں کر سکتے کہ جن کو خدا نے ملعون کیا اور جن پر اس کا قہر نازل ہوا۔ اور جن میں سے اس نے بندر اور سور بنائے اور جنہوں نے شیطان پرستی کی وہ لوگ حیثیت میں بدترین خلق اللہ اور سیدھے رستہ سے سب سے زیادہ گمراہ ہیں ان کا طرز ہمارے طرز عمل سے کہیں برا ہے اب تم سوچ لو جن کی یہ حالت ہے۔ تم ہو یا ہم بتاؤ کہ تمہارا طریق برا ہے یا ہمارا۔ الغرض ان کی یہ حالت ہے کہ وہ دین کے ساتھ مذاق بھی کرتے

Marfat.com

ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ وہ کفر ہی لے کر آئے تھے اور کفر ہی لئے ہوئے چلے گئے تو پھر وہ ایمان کس وقت میں لائے اور اللہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جن کو وہ چھپاتے ہیں اس لئے انہیں اس دھوکہ میں نہ رہنا چاہئے کہ ہماری شرارتوں کی کسی کو خبر نہیں ہے۔

اور تم ان میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ دوڑ دوڑ کر گناہ میں اور خاص کر حرام خوری میں گرتے ہیں بہت برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ان کے اللہ والے اور عالم ان کو گناہ کی بات بولنے یا کرنے اور بالخصوص حرام خوری سے کیوں نہیں منع کرتے جبکہ یہ ان کا فرض تھا بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اور یہود نے کہا کہ خدا نہایت بخیل ہے گویا کہ اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہے بندھ جائیں ان کے ہاتھ اور ملعون ہوں یہ اپنے اس قول کی بدولت اللہ کا ہاتھ کیوں بستہ ہوتا اس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں کہ وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اگر یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے رہتے تو پھر ہم ان کی برائیاں دور کر دیتے اور ان کو عیش کے باغوں میں داخل کرتے جہاں چین کرتے اور اگر یہ توریت وانجیل پر اور دوسرے ان باتوں پر جو ان کے رب کی طرف سے ان کی طرف نازل کی گئیں ہیں پورا عمل کرتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی داخل ہے تو وہ اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی یعنی ان کو کثرت سے رزق دیا جاتا۔ اور آج ان کی یہ نوبت نہ ہوتی۔ کہ اللہ رب العزت پر بخل کا الزام لگائیں یہ نوبت تو صرف ان کے کفر کی وجہ سے آئی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں جو لوگ اللہ رب العزت کے دین کا کام کرتے ہیں ان پر رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق کی تنگی کا وہ شکوہ نہیں کرسکتے بلکہ رزق انکے گھروں میں بارش کے پانی کی طرح برستا ہے بشرطیکہ اللہ کے دین کا کام کیا جائے بے لوث اور بے غرض ہو کر اگر اللہ رب العزت کے دین کا کام طمع میں کیا جائے گا تو جس طرح یہ نقات سے خالی ہے اسی طرح طمع کرنے والا انسان بھی خالی رہتا ہے لہذا دین کا کام اسطرح کرو جیسا کہ کرنے کا حق ہے۔ کیونکہ یہ اللہ رب العزت کا کام ہے ابتدائی کام اقامت صلوۃ ہے۔ اگر آپ اقامت صلوۃ کی تحریک شروع کریں تو یہ بہت بڑا انقلاب ہے اپنے بچوں کو اپنی بیوی کو اور اپنے رشتہ داروں کو نماز کی تلقین کریں۔ جو نہیں پڑھتے انکے ساتھ ناراضگی کا اظہار کرو جسطرح آپ ذاتی وجہ سے ناراضگی مول لیتے ہیں بالکل اسی طرح آپ اللہ رب العزت کیلئے بھی ناراضگی کا اظہار کریں اور احتجاج کریں کہ ضدی شخص یا بچہ جب تک نماز کا آغاز نہیں کرے گا کسی طرح اس کے ساتھ راضی نامہ نہیں کیا جائے گا معاشرے کی بدحالی کا ذکر قرآن مجید اسطرح کرتا ہے کہ جب آپ بچوں کو نماز کیلئے بلاتے ہیں تو وہ کھیل میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بالکل پرواہ نہیں کرتے موجودہ دور میں کھیل تماشا سے مراد گھروں میں ایک کمرے میں کوئی بڑا بوڑھا نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اور اُسی گھر میں دوسرے کمرے میں کیبل ٹیلی ویژن پر ڈرامے دیکھے جارہے ہیں تیسرے کمرے کو آپ دیکھیں گے کہ بڑے بزرگ بیٹھ کر فضول باتیں کر رہے ہوتے ہیں یہ سب وہ طریقے ہیں جو موجودہ دور میں رائج ہیں ان حالات میں اقامت صلوۃ کی تحریک کی ضرورت ہے۔ آج عزم کریں کہ جتنے بھی درس میں موجود ہیں کسی بھی صورت میں نماز کو ترک نہیں کریں گے پھر دیکھیں کہ اللہ کس طرح سے مدد کرتا ہے۔

Marfat.com

28/فروری درس فیضان القرآن نمبر 59

سورۂ مائدہ آیت نمبر 67 تا 77 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ
وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ
اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا
كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا
وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

Marfat.com

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ
اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ
اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ
اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ
اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے پیغمبر جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو پہنچادو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اللہ کے پیغام کو نہیں پہنچایا
اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچائے گا اللہ یقیناً منکر لوگوں کو راہ نہیں دیتا ہ کہہ دو اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں جب تک تم قائم نہ

Marfat.com

کرو توارات اور انجیل کو اور اس کو تمھارے اوپر اترا ہے تمھارے رب کی طرف سے اور جو کچھ تمھارے اوپر تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ یقیناً ان میں سے اکثر کی سرکشی اور انکار کو بڑھائے گا پس تم انکار کرنے والوں کے اوپر افسوس نہ کرو ہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور صابی اور نصرانی جو شخص بھی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور نیک عمل کرے تو ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف سے بہت سے رسول بھیجے جب کوئی رسول ان کے پاس ایسی بات لے کر آیا جس کو ان کا جی نہ چاہتا تھا تو بعضوں کو انھوں نے جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کر دیا ہ اور خیال کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی پس وہ اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ نے ان پر توجہ کی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے بن گئے اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں ہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا کہ خدا ہی تو مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے اور تمھارا رب بھی جو شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے حرام کی اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے اور اگر وہ باز نہ آئے اس سے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے کفر پر قائم رہنے والوں کو ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا ہ یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اس سے معافی کیوں نہیں مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہ مسیح ابن مریم تو صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں ایک راستباز خاتون تھیں دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں ہ کہو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمھارے نقصان کا اختیار رکھتی ہے اور نہ نفع کا اور سننے والا اور جاننے والا صرف اللہ ہی ہے ہ کہو اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے خیالات کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے گمراہ ہوئے اور جنھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہ

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جاتا ہے کہ اے رسول جو کچھ تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کو حرف بحرف پہنچا دو اور اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو سمجھا جائے گا کہ تم نے بالکل خدا کا پیغام نہیں پہنچایا اور اس طرح جو کچھ تم اب تک کر چکے ہو۔ وہ بھی کالعدم ہو جائے گا۔

اور تم تبلیغ میں ذرا اندیشہ نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ذمہ کرتے ہیں کہ وہ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھیں گے اور اس لئے وہ تم کو کوئی معتد بہ ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ گو ضرر سے بچانے کی ایک دوسری صورت بھی تھی وہ یہ کہ ان کو ہدایت ہو جاتی اور وہ ایمان لے آتے۔ مگر اس کو اس لئے اختیار نہیں کیا کہ اللہ رب العزت ان لوگوں کو جو کہ کفر پر مصر ہیں ہدایت نہیں کرتے۔

الغرض آپ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تمہارا مذہب بالکل ہیچ ہے اس لئے تم ایسے طریق پر نہیں ہو جس کو کوئی چیز کہا جائے لہذا کہا جاتا ہے کہ تم اس وقت تک کسی چیز پر نہیں ہو جب تک کہ تم توریت اور انجیل کے احکام پر پورا عمل نہ کرو جو دوسرے انبیاء کے ذریعہ تمہاری طرف نازل کئے گئے ہیں اور اس کی صورت یہی ہے کہ تم اس رسول کو مانو اور اس کی وحی کا اتباع کرو۔ کیونکہ وہ سب اس پر متفق ہیں کہ اس وقت قابل عمل اس رسول کی وحی ہے۔ الغرض تم یہ پیغام صاف صاف ان کو پہنچا دو اور یہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ جو وحی ان کے باب میں تمہاری طرف نازل کی گئی ہے وہ بجائے ان کو راہ راست پر لانے کے

Marfat.com

ان کی سرکشی اور کفر بڑھائے گی جس سے وہ مستحق سزا ہوں گے۔
اور اس سے بمقتضائے شفقت آپ کو ملال ہونے کا احتمال ہے پس تم ان کافر لوگوں کی تباہی پر بالکل رنج نہ کرنا کیونکہ رنج غیر اختیاری تکلیف پر ہوتا ہے۔ اور جو مصیبت کوئی از خود خرید ے اس پر کیا رنج۔ ہاں جو لوگ مسلمان ہیں وہ سب اور جو لوگ یہودی ہیں اور جو لوگ صائبین ہیں اور جو نصاریٰ ہیں ان میں سے صرف وہ لوگ جو مسلمان ہو گئے ہوں اور اس طرح خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں اور اچھے کام کرتے ہوں۔ سو یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی یہ وحی سے وحشت اور اس کے مقابلہ میں ان کی سرکشی نئی نہیں ہے۔ بلکہ وہ پہلے سے اس کے خوگر ہیں۔
چنانچہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور اس کی یاد دہانی کے لئے مختلف اوقات میں بہت سے رسول بھیجے۔ مگر انہوں نے ایک کی بھی نہیں مانی چنانچہ جب کوئی رسول ان کے پاس ایسا پیغام لے کر آیا جس کو ان کا جی نہیں چاہتا۔ تو انہوں نے کسی کی بھی نہ مانی بلکہ ان میں سے کچھ کی تو صرف تکذیب کی اور کسی کو مار بھی ڈالتے ہیں اور انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ ان کو ان کی شرکشیوں پر کوئی سزا نہ ہوگی۔ اس لئے وہ اندھے اور بہرے بن گئے تھے مگر ان کو سزا دی گئی جس سے ان کی آنکھیں اور کان کھلے اس لئے اللہ رب العزت نے ان پر رحمت کے ساتھ توجہ کی اس کے بعد پھر اندھے اور بہرے بن گئے مگر سب نہیں بلکہ ان میں سے بہت سے الغرض اب تک ان کی یہی روش چلی آتی ہے اور اب وہ پھر اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں اور ہم یہ بتلائے دیتے ہیں کہ اگر وہ اندھے اور بہرے بن گئے ہیں تو بن جائیں خدا تو دانا بینا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔
یہاں تک یہود کی حالت بیان کر کے اب نصاریٰ کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ کہا تھا کہ خدا مسیح بن میرم ہی ہے۔ انہوں نے کفر کیا اور مسیح بن مریم نے ان کو اس کی تعلیم نہ دی تھی بلکہ انہوں نے صاف کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل خدا کی پرستش کرو جو کہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے کیونکہ جو کوئی خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرے خدا نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کے کوئی معاون و مددگار نہیں جو ان کو دوزخ سے بچا سکیں۔
نیز انہوں نے بھی کفر کیا جنہوں نے کہا کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے اور وہ تین چیزیں باپ بیٹا روح القدس ہیں اور باپ کا نام خدا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز معبود واحد کے جس کا عیسیٰ بن مریم نے اقرار کیا ہے اور اگر یہ لوگ ان کفریات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا۔ ان پر سخت تکلیف دہ عذاب واقع ہوگا جب واقعات یہ ہیں تو کیا یہ لوگ خدا سے توبہ نہ کریں اور اس سے معافی نہ چاہ لیں حالانکہ خدا بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے جو کہ ان کے تمام جرموں کو بخشنے اور ان پر رحمت کرنے پر تیار ہے اگر یہ ایسا کریں تو کیا ان کا کچھ بگڑ جائے گا۔ پس ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور معافی چاہ لیں۔
مسیح بن مریم صرف رسول ہیں نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے کیونکہ ان سے پہلے اور بہت سے رسول ہو چکے ہیں جن میں سے کسی کی نسبت یہ لوگ خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تو پھر عیسیٰ کیسے خدا یا خدا کے بیٹے ہو جائیں گے اور ان کی ماں صدیقہ ہیں جو کہ خدا کی باتوں کی پورے طور پر تصدیق کرتی ہیں اس لئے وہ بھی نہ خدا ہیں نہ خدا کی بیوی یا بیٹی۔ پس جب کہ عیسیٰ کی ذاتی

Marfat.com

حالت یہ ہے کہ وہ ایک رسول تھے، جیسے اور رسول اور ان کی ماں کی یہ حالت تھی کہ وہ بھی خدا کی نیک بندی تھیں تو پھر عیسیٰ میں خدائی یا خدا کا بیٹا ہونا کہاں سے آئی۔ ان کے علاوہ ایک موٹی بات یہ ہے کہ وہ دونوں ماں بیٹے کھانا کھاتے تھے اور خدا یا بالفرض جو اس کی صفات پر ہو۔ کھانے پینے سے منزہ ہے تو پھر عیسیٰ خدا کیونکر ہو گئے۔ آپ ہم کو دیکھئے کہ ہم ان کے لئے کیونکر دلائل بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ذرا ان کو دیکھئے کہ ان کی الٹی سمجھ انہیں کہاں لے جارہی ہے۔ آپ نا واقفوں سے کہئے کہ کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہارے لئے نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نفع پہنچانے کا۔ حالانکہ صرف خدا ہی ہے جو کہ سمیع مطلق و علیم مطلق ہے جو کہ ہر بات کو سنتا اور ہر شے کو جانتا ہے۔ پس جبکہ وہ تمہاری ہر بات کو سنتے اور ہر حالت کو جانتے بھی نہیں تو ان کی عبادت کے کیا معنی۔ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کس قدر نادانی کی بات ہے کہ سننے اور جاننے والے نافع اور ضار خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کی جاتی ہے جو نہ نفع پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان اور نہ وہ اپنے پرستاروں کی درخواست کو سنتے ہیں اور نہ ان کی حالت کو جانتے ہیں اور جبکہ ان کے اعتقاد کا بطلان پورے طور سے ظاہر ہو چکا۔

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں بے جا غلو مت کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع مت کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہت سوں کو گمراہ کیا اور اس طرح سیدھے راستہ سے بھٹک گئے کیونکہ اس کا انجام اچھا نہیں ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی عقیدہ بڑا واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اس سے پہلے بھی بے شمار رسول گذر چکے ہیں ان کی والدہ سچی خاتون تھیں دونوں کھانا کھاتے تھے اسکا تذکرہ اسلیے ضروری ہے تھا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا رکھا تھا اور حضرت مریم کو اور روح القدس کو بھی خدا بنا رکھا تھا اسلیے یہ تثلیث کے قائل تھے یعنی تین خداؤں کے، اسکی نفی کی گئی ہے فرمایا گیا کہ صرف ایک خدا ہے اور اسکے ساتھ کوئی شریک نہیں نہ کوئی رسول اور نہ کوئی اور شخصیت وہ اکیلا ہے اسکا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی بیٹا اور نہ کوئی ہمسر ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 60

سورۂ مائدہ آیت نمبر 78 تا 93 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ
وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ
مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

Marfat.com

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ
الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ
فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا
أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾

Marfat.com

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَوٰةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (۹۱)
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا
أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَٰغُ الْمُبِينُ (۹۲) لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّءَامَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّءَامَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ (۹۳) ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر لعنت کی گئی داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے اس لئے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے آگے بڑھ جاتے تھے ۰ وہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے برائی سے جو وہ کرتے تھے نہایت برا کام تھا جو وہ کر رہے تھے ۰ تم ان میں سے بہت سے آدمی دیکھو گے کہ کفر کرنے والوں سے دوستی رکھتے ہیں کیسی بری چیز ہے جو انھوں نے اپنے لئے آگے بھیجی ہے کہ خدا کا غضب ہوا ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں پڑے رہیں گے ۰ اگر وہ ایمان رکھنے والے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور اس پر جو اس کی طرف نازل تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے مگر ان میں اکثر نافرمان ہیں ۰ ایمان والوں کے ساتھ دشمنی میں تم سب سے بڑھ کر یہود اور مشرکین کو دیکھو گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی میں تم سب سے زیادہ ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اسلئے کہ ان میں عالم اور راہب ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے ۰ اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا ہے تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اس سبب سے کہ انھوں نے حق کو پہچان لیا وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہی دینے والوں میں سے لکھ لے ۰ اور ہم کیوں نہ ایمان لائیں اللہ پر اور اس حق پر جو ہمیں پہنچا ہے جب کہ ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ شامل کرے ۰ پس اللہ ان کو اس قول کے بدلہ میں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا ۰ اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو وہی لوگ دوزخ والے ہیں ۰ اے ایمان والو ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمھارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۰ اور اللہ نے تمہیں جو حلال چیزیں

Marfat.com

دی ہیں ان مین سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو ٥ اللہ تم سے تمھاری بے معنی قسموں پر گرفت نہیں کرتا مگر جن قسموں کو تم نے مضبوط باندھا ان پر وہ ضرور تمھاری گرفت کرے گا ایسی قسم کا کفارہ ہے دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ کفارہ ہے تمھاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھا بیٹھو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنے احکام بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو ٥ اے ایمان والو شراب اور جوا اور تھان اور پانسے یہ سب شیطانی کام ہیں پس تم ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ ٥ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ان سے باز آؤ گے ٥ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور بچو اگر تم اعراض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے ٥ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کر چکے ہیں جب کہ وہ ڈرے اور ایمان لائے اور نیک کام کیا پھر ڈرے اور ایمان لائے پھر ڈرے اور نیک کام کیا اور اللہ نیک کام کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے ٥

تشریح: کہ بنی اسرائیل میں وہ لوگ جو کافر ہو گئے تھے ان پر خدا کی جانب سے داؤد کی زبان اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ رب العزت کی نافرمانی کی اور ان کی عادت تھی کہ وہ حد سے بڑھ جاتے تھے چنانچہ ایک بری عادت ان کی یہ تھی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو کسی ایسی بات سے نہ روکتے تھے جس کو وہ کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کی نافرمانی ان کے نزدیک کوئی چیز نہ تھی، کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو شخص گناہ کو گناہ اور برا سمجھتا ہے وہ اگر اپنی شامت نفس سے خود اس سے احتراز نہیں کرتا تو کم سے کم دوسرے سے ضرور کہتا ہے کہ بھائی یہ برا کام ہے گو میں اس بلا میں مبتلا ہوں مگر تم ایسا نہ کرو مگر ان میں یہ بات بھی نہ تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کو برا ہی نہ سمجھتے تھے پس نہایت برا کام تھا جو وہ کرتے تھے۔

یہ تو ان بزرگوں کی حالت تھی اور اس زمانہ میں بھی تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو اس روش پر دیکھو گے چنانچہ ان کو دیکھو گے کہ کفار سے دوستی رکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں کفر کوئی نفرت کی چیز نہیں نہایت برا کام ہے وہ جوان کے نفسوں نے ان کے لئے آگے بھیجا کیونکہ اس کے سبب سے، خدا ان پر ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اور اگر وہ در حقیت، خدا پر اور نبی پر اور اس کتاب پر جو اس کی طرف نازل کی گئی ایمان رکھتے ہوتے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو وہ ان کو دوست بناتے مگر ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں اور دعویٰ محض زبانی ہے۔

اور اس موالات کفار کا اصلی سبب مسلمانوں کی دشمنی ہے چنانچہ آپ مسلمانوں کے سخت ترین دشمن یہود اور مشرکین کو پائیں گے جن میں باہم دوستی ہے اور ان کی بہ نسبت دوستی کے لحاظ سے قریب تر ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لئے کہ ان میں اہل علم اور تارک الدنیا لوگ ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ لوگ منکر نہیں ہیں۔

اور جب وہ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کی گئی ہے تو تم اس حق کی وجہ سے جس کو انہوں نے پہچانا ہے ان کی آنکھوں کو ایسی حالت میں آنسوؤں سے بہتے دیکھتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے آپ ہم کو بھی ان

Marfat.com

کے ساتھ لکھ دیجئے جو اس کتاب کے حق ہونے پر گواہ ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ ہم خدا پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آیا ہے ایمان نہ لائیں جس حالت میں کہ ہم اس کے خواہاں ہیں کہ ہم کو ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر دے۔ پس جب کہ انہوں نے یہ کہا تو اللہ رب العزت نے اس بات کے عوض میں جو انہوں نے کہی ان کو وہ باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یوں دیئے کہ وہ ان میں ہمیشہ کو رہیں گے اور نیکوں کا معاوضہ بھی یہی ہے اور برخلاف اس کے جو لوگ کفر پر مصر رہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے وہ لوگ دوزخی ہیں۔

یہاں تک اہل کتاب کے متعلق ضمنی گفتگو ختم، اب سلسلہ احکام شروع کرتے ہیں اور ان میں بعض مشرکانہ رسموں کی بھی اصلاح فرماتے ہیں۔

کہ اے مسلمانو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو جن کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے حرام مت کرو۔ اور اس طرح حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ رب العزت حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور جن چیزوں کو خدا نے تمہیں حلال اور پاکیزہ ہونے کی حالت میں دیا ہے ان میں سے کھاؤ اور ان کو حرام سمجھ کر ان سے احتراز مت کرو اور اس خدا سے ڈرو جس کو تم مانتے ہو۔

اور چونکہ تحریم حلال کی ایک صورت یمین بھی ہے۔ اس لئے اس کا بھی حکم بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ رب العزت تمہاری فضول قسموں پر تو مواخذہ نہیں کرے گا ہاں ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جو تم نے کسی کام سے باز رہنے یا اس کے کرنے کے لئے منعقد کی ہیں۔ پس جبکہ تم قسم منعقد کر لو۔ اور پھر اس کے خلاف کر لو تو اس کا کفارہ ان کھانوں میں سے جو کہ تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو جو کھانا اوسط درجہ کا ہو نہ تو بہت اعلیٰ ہو نہ بہت ادنیٰ اس میں سے دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا صدقہ فطر کے حساب سے ان کو کھانا دینا ہے یا ان کو اس قدر کپڑا دینا جو کہ اکثر حصہ بدن کو ڈھانک سکے یا ایک غلام آزاد کرنا خواہ مومن ہو یا کافر اور جو کوئی ان میں سے کسی بات کا مقدور نہ رکھتا ہو۔ تو صرف تین دن کے پے درپے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا چکو اور پھر اس کو توڑ دو خواہ ضرورت سے توڑو یا بلاضرورت اور اس کے ساتھ تم کو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اور بلاضرورت نہ توڑو اگر ضرورت ہو تو اس کی تلافی کفارہ سے کرو۔ دیکھو اللہ رب العزت اپنے احکام تمہارے لئے بیان کرتے ہیں۔ امید ہے کہ تم قدر کرو گے اور ان پر عمل کرو گے۔

اے مسلمانو! ہم تم کو یہ بھی بتلاتے ہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور تقسیم کے تیر سب قابل نفرت چیز اور شیطانی کام ہیں پس تم ان سے بچو اور کبھی ان کا استعمال نہ کرو امید ہے کہ تم اس ہدایت پر عمل کر کے کامیاب بنو گے دیکھو شراب اور جوے ہیں شیطان کا مدعا یہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے کیونکہ شراب میں عقل باقی نہیں رہتی۔ اس لئے اس حالت میں بہت آسانی سے ایسے افعال صادر ہو سکتے ہیں جو موجب عداوت ہوں اور جوے میں نقصان مال ہوتا ہے جس کا مفضی الی العداوۃ ہونا ظاہر ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ یہ افعال فی نفسہ غرض شیطان کے لئے معین ہیں پس یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ شرابیوں اور جواریوں میں باہم عداوت نہیں ہوتی بلکہ وہ غالباً ایک دوسرے سے میل رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس میل سے بھی شیطان کا مدعا حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ میل بھی شیطانی ہے لیکن جس وقت وہ اس میں فائدہ نہیں دیکھتا تو جوتا چلوا دیتا ہے۔ الغرض شیطان ان سے کبھی موانست کا کام لیتا ہے تاکہ گناہ میں ترقی ہو۔ اور کبھی مخالفت وعداوت کا اور تم کو خدا کی یاد اور بالخصوص نماز سے روک دے تو اب بتلاؤ کہ کیا تم ان کاموں سے باز آؤ گے یا شیطان کی مراد پوری کر کے اس کو خوش کرو گے عقل کا مقتضا تو یہی ہے کہ ان سے باز آؤ۔

Marfat.com

اور تم سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تم خدا کی اطاعت کرو اور اس سلسلے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطاعت کرو یہ ہمارے احکام ہیں جن کا ماننا تمہارے لئے ضروری ہے اب اگر تم ان سے پیٹھ پھیرو تو اس میں خود تمہارا نقصان ہے۔ رسول کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ صرف احکام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے نہ کہ تم کو مجبور کرنا جب وہ اپنا فرض ادا کر چکے تو ذمہ داری تم پر عائد ہوگئی۔

شراب وغیرہ کی مذمت اور ان سے احتراز کا حکم سن کر یہ خیال ہوا کہ جو لوگ مسلمان شراب پیتے تھے۔ اور اب وہ زندہ نہیں ہیں ان کیا حشر ہوگا۔ آیا خطا کار سمجھے جائیں گے یا نہیں۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارا قانون ہے کہ جو لوگ متصف بالایمان ہوں اور اچھے کام کرتے ہوں۔ ان پر کسی ایسی شے میں جس کو وہ کھائیں پئیں خواہ وہ کچھ بھی ہو کوئی گناہ نہیں۔ جبکہ وہ منہیات شرعیہ سے بچتے اور متصف بالایمان ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پس جب کہ ان شرائط کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ لوگ جو مر گئے وہ ایسے ہی تھے۔ تو پھر ان پر کیوں گناہ ہوگا وہ نیک کار ہیں اور خدا نیک کاروں کو پسند کرتا ہے۔

جب تک شراب مکمل حرام نہیں ہوئی تھی اگر اس سے قبل مسلمان فوت ہو چکے تھے انہوں نے شراب بھی پی تھی تو ایسے لوگ بھی بخشیں جائیں گے اس لئے کہ اگر اسلام کے بدترین دشمن قبول اسلام کے بعد مرتبہ صحابیت کو پہنچ سکتے ہیں اور انہیں باقاعدہ رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کرنے کا حکم ہے شراب حرام ہے بلکہ جوا پانسے بازی سب حرام ہے میرے نزدیک تو سگریٹ، نسوار، حقہ ٹیبلیٹس نشے والی انجکشن نشے والے سیرپ نشے والے سب حرام ہیں بلکہ پان میں جو چونا کتھا استعمال ہوتا ہے وہ بھی حرام ہے پان میں جو سپاری جیسے کھنکا کیا جاتا ہے وہ بھی کھانا حرام ہے اب اسکے اوپر کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ہم اس پر کہیں ایسی رائے کو قبول کرنے پر تیار ہیں جسمیں ہلکی سی لچک بھی معلوم ہوتی ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

2/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 61

سورۂ مائدہ آیت نمبر 94 تا 108 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ
الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ
صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ط عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ج وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ
حُرُمًا ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

Marfat.com

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ؕ
ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا
حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ
مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ

Marfat.com

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ
ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ
اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا
فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖؗ
اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی
وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو اللہ تمھیں اس شکار کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈالے گا جو بالکل تمھارے ہاتھوں اور تمھارے نیزوں کی زد میں ہوگا تاکہ اللہ جانے کہ کون شخص اس سے بغیر دیکھے ڈرتا ہے پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اسکے لئے دردناک عذاب ہے ٥ اے ایمان والو شکار کو نہ مارو جبکہ تم حالت احرام میں ہو اور تم میں سے جو شخص اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کا بدلہ اسی طرح کا جانور ہے جیسا کہ اس نے مارا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے یا اس کے کفارہ میں چند محتاجوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے برابر روزے رکھنے ہوں گے تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا چکھے اللہ نے معاف کیا جو کچھ ہو چکا اور جو شخص پھرے گا تو اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے ٥ تمھارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا جائز کیا گیا تمھارے فائدے کے لئے اور قافلوں کے لئے اور جب تک تم احرام میں ہو خشکی کا شکار تمھارے اوپر حرام کیا گیا اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم حاضر کئے جاؤ گے ٥ اللہ نے کعبہ حرمت والے گھر کو لوگوں کے لئے قیام کا باعث بنایا اور حرمت والے مہینوں کو اور قربانی کے جانوروں کو اور گلے میں پٹہ پڑے ہوئے جانوروں کو بھی یہ اس لئے کہ تم جانو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ٥ جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان

Marfat.com

ہے ہ رسول پر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ہ کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں اچھی لگے پس اللہ سے ڈرو اے عقل والو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ہ اے ایمان والو ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں گراں گزریں اور اگر تم ان کے متعلق سوال کرو گے ایسے وقت میں جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے ان سے درگزر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے ہ ایسی ہی باتیں تم سے پہلے ایک جماعت نے پوچھیں پھر وہ ان کے منکر ہو کر رہ گئے ہ اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام (بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور) مقرر نہیں کئے مگر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے ہ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ جانتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں ہ اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو کوئی گمراہ ہو تو اس سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اگر تم ہدایت پر ہو تو تم سب نے اللہ کے طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کر رہے تھے ہ اے ایمان والو تمہارے درمیان گواہی وصیت کے وقت جب کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اس طرح ہے کہ دو معتبر آدمی تم میں سے گواہ ہوں یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آ جائے تو تمہارے غیروں میں سے دو گواہ لے لئے جائیں پھر اگر تمہیں شبہ ہو جائے تو دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو اور وہ دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی قیمت کے عوض اس کو نہ بیچیں گے خواہ کوئی قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم گنہ گار ہوں گے ہ پھر اگر پتہ چلے کہ ان دونوں نے کوئی حق تلفی کی ہے تو ان کی جگہ دو اور شخص ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق پچھلے دو گواہوں نے مارنا چاہا تھا وہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے اگر ہم ایسا کریں تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے ہ یہ قریب ترین طریقہ ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں یا اس سے ڈریں کہ ہماری قسم ان کی قسم کے بعد الٹی پڑے گی اور اللہ سے ڈرو اور سنو اللہ نافرمانوں کو سیدھی راہ نہیں چلاتا ہ

تشریح: اے مسلمانو! تم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بعض ایسے شکاروں کے ذریعہ سے آزمائے گا جن تک تمہارے ہاتھوں اور تیروں کی رسائی ہوگی۔ اور تم بآسانی ان کا شکار کر سکو گے تاکہ عملی طور پر اللہ رب العزت کو معلوم ہو جائے کہ اس سے بن دیکھے کون ڈرتا ہے۔ پس تم کو اس امتحان میں پورا اترنا چاہئے۔ اور قانونِ مقرر کی حد سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ جو شخص اس تنبیہ کے بعد بھی حد مقرر سے آگے بڑھے گا۔ اس کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب مقرر ہے اس تنبیہ کے بعد وہ قانون بتلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اے مسلمانو! تم ایسے حال میں جنگلی شکار کو قتل نہ کرو کہ تم احرام باندھے ہو۔

اور جو دانستہ کوئی ایسا فعل کرے تو اس پر اس کا تاوان لازم ہے جو کہ یہ ہے۔ بھیڑ بکری اونٹ گائے بھینس کی قسم میں سے وہ جانور جو قیمت میں اس جانور کے برابر ہو جس کو اس نے قتل کیا ہے۔ جس کو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز کریں جو دینی حیثیت سے بھی قابل اعتبار ہوں۔ اور قیمتوں کی تشخیص میں بھی مہارت رکھتے ہوں بدیں صورت کہ وہ بشکل ہدی حرم میں ذبح ہونے کے لئے کعبہ پہنچے یا جرمانہ کی صورت میں اس کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اتنی قیمت کا کھانا صدقہ فطر کے قاعدہ سے محتاجوں کو دینا۔ یا ان فقیروں کی

Marfat.com

تعداد کے برابر روزے رکھنا اور یہ تاوان یا جرمانہ اس لئے لازم ہے تا کہ اپنے کام کے برے نتیجہ کا مزہ چکھے اور آئندہ احتیاط کرے اب تک جو کچھ ہو چکا اس کو خدا نے معاف فرما دیا اور آئندہ جو ایسا کرے اس سے اللہ رب العزت تاوان یا جرمانہ لازم کر کے انتقام لے گا اور اللہ ہر چیز پر قابو یافتہ اور انتقام لینے والا ہے۔ کیونکہ وہ جس طرح معاف کرتا ہے یوں ہی انتقام بھی لیتا ہے۔

تمہارے لئے دریا یعنی پانی کا شکار مچھلی تم کو اور مسافروں کو نفع پہنچانے کی غرض سے حلال کر دیئے گئے ہیں اور تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو پس تم خشکی میں شکار نہ کرنا اور اس خدا سے ڈرنا جس کی طرف لے جا کر تم کو جمع کیا جائے گا اور تم کو اپنے افعال کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ایک محترم گھر ہے اور محترم مہینہ کو اور قربانی کے جانور کو جو حرم میں ذبح کے لئے لے جایا جائے اور ان کے گلے کے ہاروں کو جو کہ ان کے گلے میں ہیں اسی غرض سے ڈالے جاتے ہیں کہ ان سے ان کا قربانی ہونا معلوم ہو جائے ان سب کو لوگوں کی بقاء کا ذریعہ بنایا ہے کیونکہ کعبہ کو عزت دے کر اس کی وجہ سے حرم مقرر کی جس میں قتل وقتال ممنوع ہوا۔ اس کا حج وعمرہ فرض کر کے وہاں قربانی کا حکم دیا۔ اور حکم دیا کہ قربانی کے جانوروں سے یا حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں سے کوئی تعرض نہ کیا جائے شہر حرام میں جو قتل وقتال کو ممنوع قرار دیا۔ ان سے ہزاروں لاکھوں خونریزیاں بند ہوگئیں۔ پس امور مذکورہ کا لوگوں کے لئے سبب بقاء ہونا ظاہر ہے خدا تعالیٰ کے معمولی حکموں میں ایسی عظیم الشان حکمتیں ہیں۔ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور نہ صرف آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو بلکہ ہر چیز کو جانتا ہے کیونکہ جب تم اس علم کے منشاء پر غور کرو گے تو اس کو تمام اشیاء میں مشترک پاؤ گے اور اس سے تم کو اس کی تصدیق ہو جائے گی کہ واقعی خدا ہر چیز کو جانتا ہے۔ مقصود اس جگہ یہ ہے کہ تم خانہ کعبہ کو محترم سمجھو۔ اور اس کے زائروں اور وہاں کے رہنے والوں اور وہاں کے قربانی کے جانوروں اور ان کے ہاروں سے کوئی تعرض نہ کرو جو ان کے گلے میں پڑے ہوں اور شہر حرام کی حرمت کا لحاظ رکھو تم کو یہ بھی واضح ہو کہ اللہ رب العزت سخت عذاب دینے والے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ بڑے معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں اور اس بنا پر تم کو اس کے احکام کی خلاف ورزی پر جرأت نہ ہونی چاہئے اور جو مخالفت ابتک ہو چکی ہے تو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ کو عہد کرنا چاہئے کہ پھر ایسا نہ کریں گے۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ صرف حکم پہنچا دینا ہے سو وہ اپنا کام کر چکے اب ماننا اور نہ ماننا تمہارا کام ہے اور اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتے ہیں جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور ان کو بھی جن کو تم چھپاتے ہو اس لئے تم کو کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔

اے مسلمانو! ایک حکم تم کو یہ بھی دیا جاتا ہے کہ تم ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر تمہارے لئے ان کو ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں ناگوار ہو۔ اور اگر تم اس وقت میں جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے اور وحی کا سلسلہ جاری ہے سوال کرو گے تو تم سے ان کو ظاہر کیا ہی جائے گا پس وہ تمہاری خواہش کے خلاف ہوگا اس لئے تمہیں ناگوار ہوگا خیر اب تو خدا نے معاف کیا مگر آئندہ احتیاط رہے اور واقعی اللہ بڑے معاف کرنے والے اور حلم والے ہیں کہ بہت سے قصوروں پر تو مواخذہ ہی نہیں کرتے۔ اور سزا میں بھی جلدی نہیں کرتے دیکھو تم سے پہلے بھی لوگوں نے ایسی باتیں پوچھی تھیں۔ پس جبکہ ان کو جواب دیا گیا تو انہوں نے ان کو قبول نہ کیا۔ مبادا تمہاری بھی

Marfat.com

یہی حالت ہو۔ اس لئے تم اس سلسلہ کو بند کرو اور جو حکم آ جائے اس پر عمل کر لو۔ اور جو نہ آئے اسے پوچھو نہیں۔
وہ سوالات جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ یہ تھے کسی نے اپنے نسب کے متعلق سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے۔ کسی نے پوچھا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی کہاں ہے، کسی نے فرضیت حج کا حکم نازل ہونے پر سوال کیا۔ کہ صرف ایک سال کے لئے یہ حکم ہے یا ہر سال کے لئے کچھ لوگ محض استہزاء کے طور پر سوال کرتے تھے۔ پس چونکہ ان تمام سوالوں کے جواب میں ناگواری کا اندیشہ تھا۔ اس لئے سوالات کی ممانعت کر دی گئی۔
تم کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ خدا نے نہ کوئی بحیرہ بنایا نہ سائبہ نہ وصیلہ نہ حامی۔ بلکہ کفار لوگ خدا پر جھوٹ تراشتے ہیں اور بہت سے ان میں بے سمجھ ہیں جو کہ تراشنے والوں کی تقلید میں خدا کی طرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہیں۔
اور جب کہ ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کی طرف جس کو خدا نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف آؤ اور جو وہ بتائیں ان کو مانو تو کہتے ہیں کہ ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں جس طریق پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہ ہمیں کافی ہے بھلا کوئی ان نادانوں سے پوچھئے کہ کیا تمہارے باپ دادا کا طریق تمہیں ہر حالت میں کافی ہے اگر چہ تمہارے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہو۔ اور نہ صحیح راستہ پر چلتے ہو۔
خیر اے مسلمانو! اگر وہ نہیں سمجھتے نہ سمجھیں تم اپنے کو سنبھالو ان کی فکر نہ کرو۔ کیونکہ جب تم ہدایت پر ہو گے تو جو کوئی اپنی ضد سے گمراہ ہوگا اس کی گمراہی تمہیں کچھ نقصان نہ پہچانے گی۔ دیکھو تم سب کو خدا کے پاس جانا ہے اور وہاں وہ جو کچھ تم کرتے تھے سب تم کو بتلا دے گا پس تم اس کی مخالفت نہ کرنا۔
اے مسلمانو! تم کو یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ مرنے لگے اور اس وقت کوئی وصیت کرنا چاہے تو وصیت کے وقت تمہارے آپس کی شہادت کا نصاب تم میں سے دو معتبر شخص ہیں یا اگر تم بحالت سفر کسی اور جگہ ہو اور ایسی حالت میں تمہیں موت کا واقعہ آ جائے اور تم میں سے دو آدمی نہ مل سکیں تو دو اور دوسری قوم کے سہی پس تم ان دونوں کو وصیت کر کے ان کو اپنی وصیت پر گواہ بنا لیا کرو۔
اب اگر ان دو شخصوں پر جو کہ وصی بھی ہیں اور میت کی وصیت کے گواہ بھی تم کو کسی خیانت کا شبہ ہو۔ تو اس کے متعلق یہ قانون ہے کہ تم ان کو نماز کے بعد روک لو اور وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس خیانت کے جس کا ہم پر الزام لگایا گیا ہے مرتکب نہیں ہوئے کہ تھوڑے سے مال کے لئے جھوٹی قسم کھالیں اگر چہ کوئی ہمارا رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم خدا کی شہادت کو چھپائیں۔ جس کے اظہار کا اس نے ہمیں حکم دیا ہے اگر ہم ایسا کریں۔ تو بلاشبہ ہم گناہ گاروں میں سے ہوں گے جب وہ قسم کھالیں تو وہ اس وقت بری ہو گئے۔
اب اگر بعد کو معلوم ہو کہ واقعی وہ گناہ کے مستحق ہوئے ہیں اور جس بنا پر ان کو مستحق گناہ قرار دیا جاتا ہے وہ اس کا انکار کریں تو اب ان لوگوں میں جن کے مقابلہ میں یہ استحقاق ہوا ہے دو ایسے شخص جو میت سے قریب تر ہوں ان کے بجائے کھڑے ہوں اور وہ قسم کھائیں کہ ہمارا بیان ان کے بیان سے زیادہ قابل قبول ہے اور ہم نے جھوٹ بیان کر کے حد سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اگر ہم نے ایسا کیا ہو تو بلاشبہ ظالموں میں سے ہیں جب وہ ایسا کر دیں تو ان کے موافق فیصلہ کر دیا جائے یہ تو محض ضابطہ کی کارروائی ہے

Marfat.com

اور اصلی بات یہ ہے کہ تم سب کو خدا سے ڈرنا چاہئے۔ اور اس کے احکام کو بگوش قبول سننا چاہئے۔ ایسی حالت میں نہ کوئی خیانت کرے گا۔ نہ قسموں کی ضرورت ہوگی۔ نہ کوئی جھوٹا الزام لگائے گا۔ اور یہ بھی انہیں کے لئے مفید ہے جو اطاعت پر آمادہ ہیں ورنہ جو لوگ خدا کا حکم ماننا ہی نہیں چاہتے ان کے لئے یہ بھی مفید نہیں۔ کیونکہ اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا جو نافرمانی پر مصر ہوں۔

آج کے درس میں بھی بہت اُمور کیلئے حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم خاصہ رکھتا ہے اہل ایمان کیلئے تا کہ اہل ایمان کی اصلاح ہو سکے اور زندگی کی صحیح راہ پر چل سکیں اس میں ایک اور بات بڑی اہمیت کی حامل ہے خبیث اور طیب برابر نہیں ہو سکے اگر چہ خبیث کی اکثر یت ہی کیوں نہ ہو جائے یعنی خبیث افراد قوت میں کیوں نہ آ جائیں اور پاکیزہ فطرت کے لوگ کم کیوں نہ ہوں۔ پھر بھی یاد رکھیں ان میں بڑا فرق ہے اور یہی فرق قیامت تک رہے گا خبیث لوگ سے مراد شر انگیز لوگ فتنہ ڈالنے والے افراد جنکی وجہ سے معاشرہ ناسور بن جائے جبکہ طیب لوگ جو سلیم الفطرت ہوتے ہیں نرم گوشے رکھنے والے ہوتے ہیں نرم مزاج ہوتے ہیں نرم کیفیت کے حامل ہوتے ہیں ان سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے خبیث لوگوں سے مت ڈرو اللہ سے ڈرو اگر عقل رکھتے ہوتا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

3/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 62

سورۂ مائدہ آیت نمبر 109 تا 120 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ
وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا
فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ
اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ

Marfat.com

وَبِرَسُوْلِیْۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ
الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ
عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾
قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَى ابْنُ
مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا
عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ
مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْۗ بِحَقٍّؕ اِنْ كُنْتُ
قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَؕ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْۚ
فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ

Marfat.com

صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جس دن اللہ رب العزت انبیائے کرام کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا تمہیں کیا جواب ملا تھا وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا تو ہی ہے ○ جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ ابن مریم میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمھاری ماں پر کیا جب کہ مین نے روح پاک سے تمھاری مدد کی تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم مٹی سے پرندہ جیسی صورت میرے حکم سے بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی تھی اور تم اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے اور جب تم مردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکا جب کہ تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو ان کے منکروں نے کہا یہ بس ایک کھلا ہوا جادو ہے ○ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈال دیا کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرماں بردار ہیں ○ جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تمھارا رب یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اتارے عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ○ انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم یہ جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس پر گواہی دینے والے بن جائیں ○ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے رب تو آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار جو ہمارے لئے ایک عید بن جائے ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں عطا کر تو ہی بہترین عطا کرنے والا ہے ○ اللہ نے کہا میں یہ خوان ضرور تم پر اتاروں گا پھر اس کے بعد تم میں سے جو شخص منکر ہوگا اس کو میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگی ○ اور جب اللہ پوچھے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا کے سوا معبود بنالو وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ہے میرا یہ کام نہ تھا کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو ضرور معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے بیشک تو ہی ہے چھپی ہوئی باتوں کا جاننے والا ○ میں نے ان سے وہی بات کہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے اور تمھارا بھی اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو ان پر تو ہی نگراں تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے ○ اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اللہ رب العزت کہیں گے آج وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ

Marfat.com

ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہو وہ اللہ سے راضی ہوئے یہی ہے بڑی کامیابی ٥ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٥

تشریح: دیکھو قیامت میں اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کرے گا۔ اور کہے گا بتلاؤ کہ تم کو تمہاری ہدایات پر تمہاری امتوں کی جانب سے کیا جواب دیا گیا۔ آیا انہوں نے ان کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ یا نہیں تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں آپ ہی ان کی حالت سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ آپ ہی پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں اور وہ یہ کہہ کر الگ ہو جائیں اور ساری بات تمہارے سر آپڑے گی۔ دیکھو اب ہم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے تم کو معلوم ہوگا کہ رسول کس طرح صاف الگ ہو جائیں گے اور ساری ذمہ داری مجرمین پر عائد کریں گے۔

جس وقت اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ بن مریم۔ تم اول میرے اس انعام کو یاد کرو۔ جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر اس وقت کیا جبکہ میں نے روح القدس کے ذریعہ سے تمہاری مدد کی تم لوگوں سے اپنی اور اپنی ماں کی صفائی کے لئے گہوارہ میں بھی باتیں کرتے تھے اور عمر پا کر ادھیڑپن میں بھی اور جبکہ میں نے تم کو آسمانی کتابیں اور عقل کی باتیں اور بالخصوص توریت اور انجیل سکھلائی اور جب کہ تم مٹی سے پرندوں کی شکل کی مورتیں بناتے اور ان میں پھونک مارتے تھے اور وہ خدا کے حکم سے نہ کہ تمہاری قدرت سے سچ مچ پرندہ ہو جاتی تھیں اور تم میرے حکم سے نہ کہ اپنی قدرت سے مادر زاد اندھوں اور مریضان برص کو اچھا کرتے تھے۔

اور جب کہ تم مردوں کو میرے حکم سے نہ کہ اپنی قدرت سے قبروں سے نکالتے تھے۔ اور جب کہ میں نے اس وقت تم سے بنی اسرائیل کو روکا تھا۔ جبکہ تم اپنی رسالت کے اثبات کے لئے ان کے پاس معجزات مذکورہ بالا جیسے روشن دلائل لائے تھے اور اس پر انہوں نے کہا تھا کہ یہ تو نرا کھلا ہوا جادو ہے اور وہ تم کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اور جب تمہارے توسط سے حواریین کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے اس رسول پر ایمان لاؤ۔ تو انہوں نے اسے قبول کیا اور کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور آپ گواہ رہیں کہ ہم اللہ رب العزت کے فرماں بردار ہیں۔

واقعہ یہ ہے جس وقت حواریوں نے یہ کہا کہ اے عیسیٰ بن مریمؑ کیا تمہارا رب ایسا کر سکتا ہے کہ آسمان سے ہمارے اوپر تیار کھانا اتارے۔ تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا کہ خدا سے ڈرو اور ایسی لایعنی فرمائشیں نہ کرو اگر تم درحقیقت مومن ہو کیونکہ ایمان کے بعد امتحان بے معنی ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ سوال امتحاناً نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل روزی کی طرف سے مطمئن ہو جائیں اور ہم ''پراگندہ روزی پراگندہ دل'' کے مصداق نہ رہیں اور اس کے ساتھ ہم کو اس کا مزید یقین بھی ہو جائے کہ آپ نے ہم سے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ اور بعد مشاہدہ کے ہم اس پر گواہ بن جائیں۔

اس کے بعد عیسی بن مریم نے کہا۔ اے اللہ اے ہمارے رب آپ ہم پر آسمان سے تیار کھانا اتاریئے جو کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے خوشی کا موجب ہو۔ اور آپ کی طرف سے آپ کی کمال قدرت اور میرے رسالت کی ایک دلیل ہو۔ اور آپ ہمیں رزق دیجئے اور آپ بہتر رزق دینے والے ہیں اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا میں اس کو تم پر اتار دوں گا۔ پس تم کو چاہئے کہ اس کے اترنے کے بعد اس کا حق ادا کرو جو شخص اس کے نزول کے بعد ناقدری کرے گا اور اس کے مقتضے پر عمل

Marfat.com

نہ کرے گا اس کو میں ایسی سزا دوں گا کہ جہاں بھر میں کسی کو نہ دوں گا۔
اور فرماتے ہیں کہ جس وقت اللہ رب العزت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ اے عیسیٰ تم ہمارے انعامات مذکورہ کو پیش نظر رکھ کر یہ بتاؤ کہ کیا باوجود ہمارے انعامات کے تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ اس وقت وہ کہیں گے۔ کہ آپ پاک ہیں اس سے کہ آپ کا کوئی شریک ہو۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں لیکن اگر بالفرض میں نے کہا ہو تو آپ اس کو ضرور جانتے ہیں۔ کیونکہ آپ تو میرے دل کی بات بھی جانتے ہیں پھر میرے کہے ہوئے کو کیوں نہ جانتے اور میں آپ کے جی کی بات نہیں جانتا جب تک آپ ظاہر نہ فرمائیں کیونکہ صرف آپ ہی علام الغیوب ہیں پھر ایسی حالت میں میں مدعی الوہیت کیسے ہو سکتا ہوں۔ الغرض میں نے ان سے ایسا ہرگز نہیں کہا میں نے تو صرف وہ ہی بات کہی تھی جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔ یعنی یہ کہ تم خدا کی پرستش کرو جو کہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور جب تک میں ان میں رہا اس وقت تک میں ان کی حالت دیکھتا رہا لیکن اس وقت تک کسی نے ایسے کفریہ عقیدہ کو ظاہر نہ کیا تھا تاکہ میں اس کی اصلاح کرتا۔ پھر جبکہ آپ نے مجھے آسمان پر بلا کر بالکل اپنے قبضہ میں لے لیا۔ تو میری نگرانی ختم ہو گئی۔ اور اس وقت صرف آپ ان کے نگراں تھے۔ اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو آپ کو حق ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ انہیں معاف کریں تو آپ کو اس پر قدرت بھی ہے کیونکہ آپ ہر چیز پر پورا قابو رکھنے والے ہیں۔ اور کچھ بیجا بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ حکمت والے ہیں۔

اب اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کی سچائی انہیں نفع پہنچائے گی اور جھوٹوں کا جھوٹ انہیں نقصان پہنچائے گا۔ چنانچہ ان کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کیونکہ خدا ان سے خوش ہے وہ خدا سے خوش ہیں اور جھوٹوں کے لئے دوزخ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ برخلاف جھوٹوں کے نہ وہ خدا سے خوش نہ خدا ان سے خوش۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پس صاحب سلطنت ہونے کی وجہ سے اسے یہ حق ہے کہ وہ جس کو چاہے یہ کامیابی عطا فرمائے اور صاحب قدرت ہونے کی وجہ سے اسے اس کا اختیار ہے لہذا اس نے استحقاق واختیار کی بنا پر یہ کامیابی سچوں کو عطا فرمائی پس نہ اس میں شک کی گنجائش ہے نہ اعتراض کی۔

جنت وہ نعمت ہے جسکا کوئی نعم البدل نہیں اللہ رب العزت کے تحفوں میں سے بہترین تحفہ ہے اہل نار اس دن جنتیوں کو دیکھ کر حسرت کریں گے کہ اے کاش ہم نے بھی نیکیاں کی ہوتی اچھائیاں کیں ہوتی تو آج ہم در بدر نہ ہوتے اور نہ ہی دوزخ کے حق دار بنتے ہمارے اعمالوں نے ہمیں اپنوں سے دور کر دیا اور ہمیں بے دست و پا کر دیا جبکہ جنتیوں کے مزے ہی مزے ہونگے اور وہ یہ کہتے ہوئے سُنے جائیں گے کہ ہمارے رب نے جو دنیا میں وعدہ کیا تھا وہ آج پورا ہو چکا ہے اور پھر وہ سجدہ میں گر جائیں گے اور اسکی حمد و ثناء بیان کریں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانعام

سورۃ الانعام مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 165 اور رکوع کی تعداد 20 ہے کلمات کی تعداد 3100 اور حروف کی تعداد 12935 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 136 سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنیٰ ہے جانور چونکہ اس سورۃ میں جانوروں کے حلال وحرام کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام الانعام رکھا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس سورۃ کا نمبر 6 ہے۔ جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 55 ہے۔

مسلمانوں کو جب تبلیغ کرتے ہوئے بارہ سال گذر گئے اور گنتی کے لوگ ایمان لائے تو مسلمانوں میں اضطراری کیفیت پیدا ہونے لگی۔ ان حالات میں یثرب سے اوس اور خزرج کے بااثر لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے ان حالات میں اس سورۃ کا نزول ہوا۔

آیت نمبر 1 تا 30: اللہ کی تعریف کی گئی ہے۔ رسول کے بشر ہونے کا راز یہ ہے کہ اطاعت کرنے والے بہانہ نہ کرسکیں کہ رسول تو فرشتہ ہے ہم بشر ہوتے ہوئے اس کی پوری طرح اتباع نہ کرسکیں گے۔ قیامت پر شک کرنے والے خسارے میں ہیں اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹی بات اللہ کی طرف منسوب کرے سب کا حساب ہوگا۔

آیت نمبر 31 تا 60: اس میں اخلاق وکرداری پستی میں گر کر اپنے آپ کو زنگ آلودنہ کریں بداعمالیاں کرنے سے دوزخ ممکن ہے قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث پر عمل لازم ہے تو یہ لازمی چیز ہے۔ غیر اللہ کی عبادت بہت بڑی گمراہی ہے اللہ کی صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے جورات کو روحیں قبض کرتا ہے، مخالفین توحید سے مقاطعہ نیند کو موت کی بہن قرار دیا گیا ہے۔

آیت نمبر 61 تا 90: عذاب کی تین قسمیں ہیں آسمان سے عذاب آنا، زمین سے آنا اور فرقہ بازی یعنی آپس میں اختلاف کرنا بھی عذاب کی ایک قسم ہے۔ قیامت کا وقت مقرر نہیں، انبیاء کا نام لے کر کہا گیا ہے کہ سب صالح تھے۔ دعوت کا معاوضہ طلب نہیں کرنا، وہ صلہ ہی کافی ہے جو آخرت میں ملے گا۔

آیت نمبر 91 تا 120: قرآن کی حقانیت کا ذکر ہے اللہ کی صفات کا ذکر ہے کسی کے جھوٹے خداؤں کو برانہ کہو مبادا وہ تمہارے حقیقی اور سچے خدا کو گالیاں دیں، گناہ کی تعریف جو دل میں کھٹکے۔ نیکی کی تعریف جس سے راحت ملے۔ کافروں کو اپنے اعمال خوشنما لگتے ہیں کا ذکر ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر 121 تا 140: جو نیک عمل کریگا اللہ اس کا دوست ہوگا اعمال کے مطابق جزا ملے گی جنت کی تصویر کھینچی گئی ہے حق تلفی کرنے والے کبھی فلاح نہ پائیں گے میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے ان کی اتباع نہ کرو جو نافرمان ہیں بے حیائی سے بچو، قتل سے بچو، ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ناپ تول پورا کرو۔

آیت نمبر 141 تا 165: قرآن کی اتباع کرو نیکی کا اجر دس گنا ہے اور برائی کا بدلہ برائی ہے۔ مسلمانوں کی زندگی کا نصب العین نماز، قربانی، زندگی اور موت صرف اللہ کی خاطر ہے۔ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا اور میں مسلمان ہوں۔ فقر و غناء علم و جہل، صحت اور بیماری جن کو دی گئی ہے اس میں ان کی آزمائش ہے۔ قرآن مجید کے مبارک ہونے اور ہدایت کے لئے اس کا اتباع کا حکم ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ توحید کا صریح اعلان کیجئے تا کہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

Marfat.com

4 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 63

سورۂ انعام آیت نمبر 1 تا 10 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَ النُّوْرَ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ (۱) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًاؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ (۲) وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ
وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (۳) وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ (۴) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْؕ
فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (۵) اَلَمْ یَرَوْا كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
اٰخَرِیْنَ (۶) وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ

Marfat.com

لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ
عَلَیْهِ مَلَكٌؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَ لَوْ
جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝۹
وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا پھر بھی منکر لوگ دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہراتے ہیں ۰ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت مقرر کی اور مقرر مدت اسی علم کے میں ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو ۰ اور وہی اللہ آسمانوں میں ہے اور وہی زمین میں وہ تمہارے چھپے اور کھلے کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۰ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے جو نشانی ان کے پاس آتی ہے وہ اس سے اعراض کرتے ہیں ۰ چنانچہ جو حق ان کے پاس آیا ہے اس کو بھی انھوں نے جھٹلایا پس عنقریب ان کے پاس اس چیز کی خبریں آئیں گی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ۰ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا ان کو ہم نے زمین مین جما دیا تھا جتنا تمہیں نہیں جمایا اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارش برسائی اور ہم نے نہریں جاری کیں جو ان کے نیچے بہتی تھیں پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے باعث ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو اٹھایا ۰ اور اگر ہم تم پر ایسی کتاب اتارتے جو کاغذ میں لکھی ہوتی اور وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی انکار کرنے والے یہ کہتے کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے ۰ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو معاملہ کا فیصلہ ہو جاتا پھر انھیں مہلت نہ ملتی ۰ اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اس کو بھی آدمی بناتے اور انکو اسی شبہ میں ڈال دیتے جس میں وہ اب پڑے ہوئے ہیں ۰ اور تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو ان میں سے جن لوگوں نے مذاق اڑایا ان کو اس چیز نے آگھیرا جس کو وہ مذاق اڑاتے تھے ۰

تشریح: حمد مخصوص ہے اللہ رب العزت کے لئے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جملہ جواہر کو بذات خود اور بلا شرکت غیر پیدا کیا اور تاریکیوں کو اور روشنی کو اور جملہ اعراض کو بنایا اور اس لئے سب کا معبود وہی ہے اور اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں مگر کافر لوگ پھر بھی دوسروں کو اپنے رب کے برابر کرتے اور ان کی پرستش کرتے ہیں کس قدر عجیب بات ہے وہ وہی تو ہے جس نے اول تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تمہاری حیات کے لئے ایک میعاد مقرر کی جس پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور تم مر جاتے ہو۔ جس کا علم تم کو مشاہدہ سے حاصل ہے اور اس کے علاوہ ایک اور معین میعاد جس پر تمہارے زمانہ موت کا خاتمہ ہو کر تمہارے لئے دوبارہ

Marfat.com

حیات حاصل ہوگی مگر پھر بھی اس کے بارے میں شک کرتے ہو اور اس پر جیسا چاہیے یقین نہیں کرتے یہ تمہاری غلطی ہے اور حقیقت ہے کہ وہ ہی معبود ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس تم اس پر یقین لاؤ اور جس طرح اسے ماننا چاہیے اس طرح مانو۔ کیونکہ وہ تمہارا باطن اور تمہارا ظاہر سب جانتا ہے اور جو کچھ کماتے ہو اس کو بھی جانتا ہے پس تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ ورنہ وہ تمہیں سزا دے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں دیکھو ہم ان کو کس کس طرح سمجھاتے ہیں۔ مگر یہ ایمان نہیں لاتے۔ پس ان لوگوں نے سچ کو جھٹلایا جبکہ وہ ان کے پاس آیا۔ اور اس کے ساتھ استہزء و تمسخر کیا سو عنقریب اس حق کی خبریں جس کے ساتھ یہ تمسخر کرتے تھے۔ ان کے سامنے آجائیں گی اور وہ ان کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے جبکہ ان کو اس استہزاء کی سزا دی جائے گی۔ یہ لوگ استہزا کے نتائج بد سے بے فکر ہو کر استہزاء میں مصروف ہیں۔

کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم ایسی ہی باتوں کے سبب ان سے پہلے کتنی ایسی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے زمین میں وہ قوت دی تھی جو تم کو نہیں دی اور جن پر اولی ہم نے دھواں دھار مینہ برسائے اور ان کے نیچے نہریں بہائیں جس سے وہ متکبر اور سرکش ہوئے پھر جبکہ انہوں نے گناہوں میں پوری ترقی کر لی۔ تو ہم نے ان کے گناہوں کی بدولت ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کی جگہ نئی جماعت پیدا کی۔ یہ باتیں ان کے راہ راست پر لانے کے لئے کافی ہیں مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی سے ان کو بھی نہ مانیں گے۔

اور ان کی ہٹ دھرمی یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ اگر ہم کاغذ میں لکھا ہوا نوشتہ بھی آپ پر نازل کرتے اور وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے بھی چھو لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ تو سراسر کھلا جادو ہی ہے اور اس میں نوشتہ خداوندی ہونے کا احتمال بھی نہیں اور ایک ہٹ دھرمی ان کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس نبی پر فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا جو ہمارے سامنے اس کو خدا کا پیغام پہنچاتا جس سے ہم کو اس کی رسالت کی تصدیق ہو جاتی حالانکہ اگر ہم فرشتہ اتارتے تو یہ اس کو بھی نہ مانتے جس کے نتیجہ میں ہلاک کر دیئے جاتے۔ اور قصہ ہی ختم ہو جاتا اب ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر پھر انہیں مہلت نہ دی جائے گی۔

اور ایک ہٹ دھرمی ان کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خود فرشتہ رسول کیوں نہ ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم اس کو فرشتہ بناتے تب بھی ہم اس کو مرد صورت ہی بناتے۔ کیونکہ نہ فرشتوں کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کی ان میں قوت ہے اور نہ عدم مجانست کے سبب یہ ان سے مستفید ہو سکتے تھے پھر بھی ہم ان پر اس حقیقت کو مشتبہ کر دیتے اور اس میں بھی وہ وہی شبہات کرتے جواب کر رہے ہیں کہ تو فرشتہ کدھر ہے تو تو ہمارے جیسا آدمی ہے اور اگر وہ کوئی علامات و نشانات اپنے فرشتہ ہونے کے دکھلاتا۔ تو کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے تو فرشتہ بنانا بھی بے نتیجہ تھا۔ الغرض یہ سراسر ہٹ دھرم ہیں۔ اور ان کے انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے جس کا لحاظ کیا جائے اور آپ ان کے استہزاء کی کوئی پرواہ نہ کیجئے۔ اور تم سے پہلے بہت سے رسولوں کے ساتھ تمسخر کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمسخر کرتے تھے اور رسولوں کا اس سے کچھ ضرر نہ ہوا۔

جو لوگ نیک لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ اس مذاق کا بالآخر خود بھی شکار ہو جاتے ہیں اسلیے کسی کا بھی مذاق نہیں اُڑانا چاہیے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

5/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 64

سورۂ انعام آیت نمبر 11 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ انۡظُرُوۡا
کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۱﴾ قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰہِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ
لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ اَلَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَہٗ مَا
سَکَنَ فِی الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳﴾ قُلۡ اَغَیۡرَ
اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ ہُوَ یُطۡعِمُ وَ لَا یُطۡعَمُ ؕ
قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَ لَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ
الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۴﴾ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ
عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾ مَنۡ یُّصۡرَفۡ عَنۡہُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَہٗ ؕ وَ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ
الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ؕ
وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۷﴾ وَ ہُوَ الۡقَاہِرُ

Marfat.com

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ
قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ
بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ
لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ہ پوچھو کہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کہو سب کچھ اللہ کا ہے اس نے اپنے اوپر رحمت لکھ دی ہے وہ ضرور تمہیں جمع کریگا قیامت کے دن اس میں کوئی شک نہیں جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہی ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے ہ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ٹھہرتا ہے رات میں اور جو کچھ دن میں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا ہے جاننے والا ہے ہ کہو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو مددگار بناؤں جو بنانے والا ہے آسمانوں اور زمین کو اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا کہو مجھ کو حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا بنوں اور تم ہرگز مشرکوں میں سے نہ بنو ہ کہو کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ہ جس شخص سے وہ اس دن ہٹا لیا جائیگا اس پر اللہ نے بڑا رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے ہ اور اگر اللہ تجھ کو کوئی دکھ پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسکو دور کرنے والا نہیں اور اگر اللہ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے ہ اور اسی کا زور ہے اپنے بندوں پر اور وہ حکمت والا سب کی خبر رکھنے والا ہے ہ تم پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے کہو اللہ وہ میرے اور تمھارے درمیان گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن اترا ہے تا کہ میں تمہیں اس سے خبردار کردوں اور اسکو جسے یہ پہنچے کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں کہو میں اس کی گواہی نہیں دیتا کہو کہ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور میں بری ہوں تمھارے شرک سے ہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسکو پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جن لوگوں نے اپنے کو گھاٹے میں ڈالا ہوا اس کو نہیں جانتے ہ

تشریح: آپ ان تمسخر کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ تم تمسخر کرتے ہو اور اس کے انجام بد سے نہیں ڈرتے۔ ذرا زمین میں چلو۔ پھرو۔ پھر دیکھو کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔ یہ لوگ جو دوسروں کو خدا کے برابر بتاتے ہیں آپ ان سے فرمایئے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ کس کی ہیں ان کا خالق اور مالک کون ہے آپ ہی اس کے جواب میں کہیں کہ اللہ کی

Marfat.com

ہیں پس حجت تمام ہوئی کیونکہ اب سوال یہ ہوسکتا ہے کہ پھران سرکشوں کوسزا کیوں نہیں دیجاتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے اپنے اوپر رحمت نازل کرلی ہے اور اس لئے ان کو فی الحال سزا نہیں دیتا مگر اس سے بالکل مطمئن نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ تم سب کو اکٹھا کر کے قیامت کے دن کی طرف لائے گا جہاں تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس اور ان پر جزا و سزا ہوگی۔

آپ ان نادانوں سے جو آپ کو شرک کی دعوت دیتے ہیں۔ خواہ صراحۃ یا اپنے مذہب کی حقانیت کے مدعی ہو کر دلالۃ یوں کہئے کہ اے نادانو کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو متولی کار بنالوں۔ جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے حالانکہ وہ سب کو کھانا دیتا ہے اور اسے کوئی کھانا نہیں دیتا کیونکہ وہ کھانے سے منزہ ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ سے ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مجھے اس محتاج الیہ اور غیر محتاج اور خالق ارض وسما کی جانب سے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے خدا کے سامنے گردن جھکائی ہ اور خبردار آپ ہرگز ہرگز مشرکین میں سے نہ ہونا بلکہ ان کی ایسی درخواست پر آپ صاف کہہ دیجئے۔ کہ اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا جس میں مجھ سے میرے اعمال کی باز پرس ہوگی وہ عذاب اس قدر سخت ہوگا کہ جس سے اس روز وہ عذاب ہٹالیا جائے تو سمجھو کہ اس نے اس پر رحم کیا۔ اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یہ واضح رہے کہ اگر خدا تمہیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے۔ تو پھر اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں بجز اسی کے اور اگر وہ تمہیں کوئی بڑی سے بڑی بہتری پہنچادے تو وہ پہنچا سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کوئی اس کو اس سے روک نہیں سکتا اور جبکہ نفع اور ضرر دونوں اسی کے اختیار میں ہیں تو پھر اسی کی اطاعت ہونی چاہئے اور کسی کی بات نہ ماننی چاہئے وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور اس کے تمام بندے اسی کے اختیار میں ہیں اور وہی صاحب حکمت اور واقف کار ہے۔ آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ ان مشرکین سے جو کہ آپ کو مفتری کہتے ہیں یہ کہئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ کس کی گواہی مرتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ قابل قبول ہے سو ظاہر ہے۔ کہ خدا سے زیادہ کسی کی بھی نہیں اب آپ کہئے کہ بس فیصلہ ہوا میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے کہ میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں اور فی الحقیقت یہ قرآن میری طرف خدا کی جانب سے وحی کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے تم کو بھی ڈراؤں اور ان کو بھی جن کو یہ قرآن پہنچے خواہ عربی ہوں یا عجمی۔ اور اس زمانہ میں ہوں۔ یا قیامت تک انسان ہوں یا جن میں نے اس قرآن کو نہیں بنایا اور یہی خدا کی شہادت بھی ہے اور اس کا ثبوت کہ یہ خدا کی وحی ہے۔ اگر تم اس کو میرا بنایا ہوا سمجھتے ہو۔ تو ایسا تم بھی بنالاؤ بس فیصلہ ہے۔ اچھا تم یہ بتلاؤ کہ کیا واقعی تم یقین کے طور پر کہتے ہو کہ خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہیں اس کا جواب ہٹ دھرمی سے وہ یہی دیں گے کہ ہم کو یقین ہے آپ اس کے جواب میں کہہ دیجئے کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔

تو آپ کہہ دیجئے کہ بات صرف یہی ہے کہ خدا معبود واحد ہے۔ اور میں ان چیزوں سے بری ہوں۔ جن کو تم خدا کا شریک بتاتے ہو اگر مشرکین نہ جانیں تو نہ جانیں مگر جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو یوں ہی جانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں کیونکہ ان کتابوں میں توحید بھری پڑی ہے اور گو انہوں نے اس میں مضامین شرکیہ ملادیئے مگر وہ یہی جانتے ہیں کہ یہ خدائی باتیں نہیں ہیں بلکہ بنائی ہوئی ہیں یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کو سن کر ہر طالب حق کو ایمان لے آنا چاہئے مگر جنہوں نے اپنے کو کھو رکھا ہے۔ سو وہ ان پر بھی ایمان نہ لائیں گے لہذا یہ لوگ بڑے ہی ظالم ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا پر افترا کرتے اور دانستہ خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 65

سورۂ انعام آیت نمبر 21 تا 30 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ
نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا
مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ
يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

Marfat.com

رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوا يُخْفُونَ
مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾
وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ
تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ
وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے یقیناً ظالموں کو فلاح نہیں ملتی ۰ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم کہیں گے ان شریک ٹھہرانے والوں سے کہ تمھارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعویٰ تھا ۰ پھر ان کے پاس کوئی فریب نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ کہیں گے کہ اللہ اپنے رب کی قسم ہم شرک کرنے والے نہ تھے ۰ دیکھو یہ کس طرح اپنے آپ پر جھوٹ بولے اور کھوئی گئیں ان سے وہ باتیں جو وہ بنایا کرتے تھے ۰ اور ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو تمھاری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب وہ تمھارے پاس تم سے جھگڑنے آتے ہیں تو وہ منکر کہتے ہیں کہ یہ تو بس پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ لوگوں کو روکتے ہیں اور خود بھی اس سے الگ رہتے ہیں وہ خود اپنے کو ہلاک کر رہے ہیں مگر وہ نہیں سمجھتے ۰ اگر تم ان کو اس وقت دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش ہم پھر بھیج دیئے جائیں تو ہم اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں ۰ اب ان پر وہ چیز کھل گئی جس کو وہ اس سے پہلے چھپاتے تھے اور وہ واپس بھیج دئے جائیں تو وہ پھر وہی کریں گے جس سے وہ روکے گئے تھے اور بے شک وہ جھوٹے ہیں ۰ اور کہتے ہیں کہ زندگی تو بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہم پھر اٹھائے جانے والے نہیں اور اگر تم اسوقت دیکھتے جب کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے وہ ان سے پوچھے گا کیا یہ حقیقت نہیں ہے وہ جواب دیں گے ہاں ہمارے رب کی قسم یہ حقیقت ہے خدا فرمائیگا اچھا تو عذاب چکھو اس انکار کے بدلے جو تم کرتے تھے ۰

تشریح: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر بہتان باندھے یا خواہ مخواہ خدا کی آیات کو جھٹلائے بس یہ لوگ کامیابی سے محروم ہیں۔ کیونکہ جو سراسر ظالم اور ظلم پر کمربستہ ہوں وہ کامیاب نہیں ہوتے یہ صرف دنیا ہی میں ایسی باتیں کرتے ہیں۔
اور جس روز ہم ان سب کو قیامت میں اکٹھا کریں گے اور بعد اکٹھا کرنے کے پھر ان سے پوچھیں گے کہ کیوں جی تمہارے وہ

Marfat.com

شرکاء کہاں ہیں جن کو تم خدا کے شرکاء کہا کرتے تھے ذرا ہم بھی تو دیکھیں۔ اس وقت یہ کسی کو بھی نہ بتلاسکیں گے پھر جب ان کو اس کا کوئی جواب نہ بن آئے گا تو ناچار وہ کہیں گے کہ اپنے پروردگار خدا کی قسم ہم تو آپ کے لئے شریک بنانے والے نہ تھے بھلا دیکھو تو سہی انہوں نے اپنی نسبت کیسا سفید جھوٹ بولا اور اب کیسے وہ جھوٹی باتیں ان سے غائب ہوگئیں جو یہ بنایا کرتے تھے۔

اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور آپ کا قرآن وغیرہ سنتے ہیں اور ہم نے ان کے عناد کے سبب ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹیں لگادی ہیں کہ وہ اے سماع قبول نہ سنیں اور ان کے عناد کی یہ حالت ہے کہ اگر آپ کی سچائی کی ہر ایک نشانی آنکھ سے دیکھ لیں تب بھی اس کو نہ مانیں حتیٰ کہ جب وہ آپ سے مناظرہ کرنے آتے ہیں تو یہ کافر نری ہٹ دھرمی سے کہتے ہیں کہ یہ تو محض پہلے لوگوں کے افسانہ ہیں ان باتوں میں کیا رکھا ہے اور یہ خدا کی بیان کی ہوئی باتیں نہیں ہوسکتیں اور وہ دوسروں کو بھی اس سے باز رکھتے ہیں۔ اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں وہ ان معاندانہ باتوں سے صرف اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں اور انہیں اس کا احساس نہیں آخرت میں وہ اپنی ان حرکتوں پر پچھتائیں گے۔

کاش تم ان کو اس وقت دیکھو۔ جبکہ ان کو دوزخ کے پاس کھڑا کیا جائے گا اور وہ صرف اتنے ہی پر یہ کہتے ہوں گے کہ اے کاش ہم کو پھر دنیا میں واپس کیا جائے۔ اور وہاں جا کر پھر ہم اپنے پروردگار کے احکام کو نہ جھٹلائیں۔ اور ہم مومنین میں سے ہوں اس وقت جو کچھ ان کی حالت ہوگی وہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس میں داخل ہونے کے بعد جو کچھ حالت ہوگی اس کا تو ذکر ہی کیا ہے اور ان کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ہم واپسی کے بعد ایمان لے آتے بلکہ اگر ان کو لوٹایا جاتا تو پھر وہی کرتے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ کیونکہ واپسی کی صورت میں ان کے ذہن سے مشاہدہ کو دھویا جاتا۔ ورنہ مقصد امتحان فوت ہوتا۔ اور اس کے غائب ہونے کے بعد پھر ان کی وہی حالت عود کر آتی۔ اور کچھ یاد بھی رہتا تو اس میں وہ تاویل کرتے اور کہتے کہ دوزخ وغیرہ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ وہ ایک خواب وخیال تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اس قول میں بھی جھوٹے ہیں کہ ہم واپس کئے جاتے تو ایمان لے آتے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی ہماری صرف دنیاوی زندگی ہے اور ہم قبروں سے نہ اٹھائے جائیں گے مگر یہ بھی صرف یہیں ہے اور قیامت میں یہ باتیں نہ ہوں گی۔

کاش تم ان کو اس وقت دیکھو جبکہ وہ اپنے رب کے سامنے مجرمانہ حیثیت سے کھڑے ہوں گے اس وقت ان کی عجیب حالت ہوگی اور یہ اس وقت اپنے اس انکار پر سخت نادم ہوں گے اللہ رب العزت ان سے فرمائیں گے کہ کیوں جی کیا یہ امر واقعی نہیں ہے کیا یہ بھی کوئی جادو ہے اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ ہاں قسم ہمارے پروردگار کی بے شک یہ امر واقعی ہے اس کے جواب میں اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ اچھا اب اپنے انکار کی بدولت عذاب کا مزہ چکھو۔

دوستو! یہ دنیا دار العمل ہے یہاں کمالیں نیکیاں جتنی کمائی جاسکتی ہیں اور یہاں کی کمائی آگے کام آئے گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

7/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 66

سورۂ انعام آیت نمبر 31 تا 41 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا
سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا
كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ
وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ
اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا
فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

Marfat.com

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؔ
وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓىِٕرٍ
یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ
ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ
فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ
اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ
فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

یقیناوہ لوگ گھاٹے میں رہے جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر اچانک آئیگی تو وہ کہیں گے ہائے افسوس اس باب میں ہم نے کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے ٥ دیکھو کیسا برا بوجھ ہے جس کو وہ اٹھائیں گے اور دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے اور آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو تقوٰی رکھتے ہیں کیا تم نہیں سمجھتے ٥ ہمیں معلوم ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے تمہیں رنج ہوتا ہے یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں ٥ اور تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انھوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف پہنچانے پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کو ہمارے مدد پہنچ گئی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور پیغمبروں کی کچھ خبریں تمہیں پہنچ ہی چکی ہیں ٥ اور اگر ان کی بے رخی تم پر گراں گزر رہی ہے تو اگر تم مین کچھ زور ہے تو زمین مین کوئی سرنگ ڈھونڈ دیا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے لئے کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس تم نادانوں میں سے نہ بنو ٥ قبول تو وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ اٹھائے گا پھر وہ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ رسول پر کوئی نشانی اسکے رب کی طرف سے نہیں

Marfat.com

اتری کہو اللہ بے شک قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جو بھی جانور زمین پر چلتا ہے اور جو بھی پرندہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہے وہ سب تمھارے ہی طرح کے انواع ہیں ہم نے لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے پھر سب اپنے رب کے پاس اکھٹے کیئے جائیں گے ○ اور جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ بہرے گونگے ہیں تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے ○ کہو یہ بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت آجائے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے بتاؤ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ تم اسی کو پکارو گے پھر وہ دور کرتا ہے اس مصیبت کو جس کے لئے اس کو تم پکارتے ہو اگر وہ چاہتا ہے اور تم بھول جاتے ہو ان کو جنھیں تم شریک ٹھہراتے ہو ○

تشریح : وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہونے کو جھٹلایا اور گو اس وقت ان کو اس کا احساس نہیں مگر ایک وقت ان کو احساس ہوگا یہاں تک کہ جب قیامت اچانک ان کے پاس آپہنچے گی۔ تو وہ اس نقصان کو محسوس کر کے بہت حسرت وافسوس کریں گے اور کہیں گے کہ ہائے اے افسوس ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے اس قیامت کے بارے کی اور اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے۔ ارے برا ہے وہ بوجھ جو وہ اٹھائیں گے یہ لوگ دنیاوی زندگی کو ہی مقصود بالذات سمجھے ہوئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی زندگی محض لہو ولعب کی طرح ہے اور جس طرح لہو ولعب سے مقصود طبیعت کا انبساط وانشراح ہوتا ہے جو کہ ایک درجہ میں خود بھی مطلوب ہے اور دوسرے مقاصد کا ذریعہ بھی ہے یوں ہی حیات دنیاوی خود مقصود نہیں۔ بلکہ وہ مقاصد آخرت کا ذریعہ ہے جو کہ خود بھی مقصود ہے اور دوسرے مقاصد کا ذریعہ بھی نیز جس طرح لہو لعب چونکہ مقصود بالذات نہیں ہوتے۔ اور اس لئے ان کا زمانہ بھی بہت کم ہوتا ہے یوں ہی حیات دنیا بھی چونکہ مقصود بالذات نہیں۔ اس لئے اس کا زمان بھی ایسا ہی قلیل ہے اس لئے یہ مقصود بنانے کے قابل نہیں اور جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے پچھلا گھر بہتر ہے کیونکہ وہ مقصود ہے اور اس کے چین وآرام دائم اور باقی رہنے والے ہیں۔

یہاں تک کفار کو خطاب فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ جو باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان سے آپ کو صدمہ ہوتا ہے سو آپ رنج نہ کیجئے کیونکہ یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے آپ تو ہمارے احکام پہنچاتے ہیں۔ یہ ظالم خدا کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور اگر کسی درجہ میں آپ کی بھی تکذیب ہے تو یہ تکذیب کوئی نئی بات نہیں آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی تکذیب کی گئی ہے بس آپ اس وقت تک صبر کیجئے آپ کو ضرور غلبہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کہہ چکا ہے۔

اور اگر آپ پر آیات خداوندی سے ان کا منہ موڑنا گراں ہو اور آپ یہ بھی چاہیں کہ کس طرح یہ ان کو قبول ہی کرلیں تو اگر آپ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرسکیں اور اس سرنگ کے ذریعہ سے زمین میں سے یا اس سیڑھی کے ذریعہ سے آسمان سے کوئی اپنی صدق کی نشانی لاسکیں جس کو یہ لوگ قبول کرلیں تو آپ لے آیئے کیونکہ ہم کہہ چکے ہیں کہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے کہ نشانی دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ نہ مانیں گے اور اگر خدا چاہتا تو ان کو مجبور کر کے ہدایت پر مجتمع کر دیتا۔

اور وہ براہ عناد یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حقیقی رسول تھا۔ تو اس پر اس کی رسالت کی کوئی نشانی کیوں نہ نازل ہوئی۔ اور جو نشانیاں وہ پیش کرتا ہے۔ وہ نشانیاں ہی نہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ کوئی ایسی نشانی نازل کرے جس پر تمہاری گردنیں جھک جائیں کا مصداق ہو مگر بہت لوگ نادان ہیں کہ وہ ایسی نشانیوں کی فرمائشیں کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ فرمائشی نشانیوں کو بھی نہ

Marfat.com

مانیں گے جس کا نتیجہ ہلاکت ہوگا پس اس لحاظ سے وہ اپنی تباہی کے طالب ہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ ضرور زندہ کئے جاؤ گے اور زمین میں جو کوئی چلنے والا ہے اور جو کوئی پرندہ اپنے بازوؤں سے اڑتا ہے وہ سب تمہاری طرح ان کا زندہ ہونا بھی ضرور ہے کیونکہ ہم نے لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی اور ہر چیز ہمارے یہاں قلم بند ہے اس لئے ان کا زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ پس سب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے پھر بعد زندہ ہونے کے وہ سب اپنے رب کی طرف اکھٹا کئے جائیں گے یہ بات بالکل صحیح ہے۔

اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی اللہ رب العزت کے قبضہ میں ہے اور اس لئے خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستہ پر قائم کرتا ہے۔ وہ ناحق سچی باتوں کو جھٹلاتے ہیں چونکہ یہ لوگ ان باتوں کی تکذیب اپنے باطل مذہب شرک کی بنا پر کرتے ہیں۔ اس لئے آپ ان لوگوں سے جو خدا کا شریک بناتے ہیں یوں کہئے اچھا تم بتلاؤ کہ اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آجائے تو کیا اس وقت تم خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم دعویٰ شرکاء میں سچے ہو۔ تو تم کو ایسا ہی کرنا چاہئے مگر ہم جانتے ہیں کہ تم ایسا نہ کرو گے کیونکہ اس وقت اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ تو تم خدا کے سوا کسی اور کو مدد کے لئے نہیں بلاتے ہو بلکہ اسی کو بلاتے ہو۔ اور وہ اگر چاہتا تو اس تکلیف کو جس کی طرف تم اس کو بلاتے ہو دور بھی کر دیتا ہے اور جن کو تم شریک بناتے ہو۔ ان کو بھول جاتے ہو۔ پس جبکہ اس وقت تم خدا کے سوا کسی اور کو مدد کے لئے نہیں بلا سکتے۔ یہ تو تمہاری سر اسر نادانی ہے کہ اس کی مخالفت کر کے اس سے لڑائی مول لیتے اور اس کے ساتھ ایسوں کو شریک کرتے ہو۔ جو تمہارے کچھ کام نہیں آسکتے۔

انسان پر جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے اسوقت اُسے اللہ رب العزت کے سوا اور کوئی یاد نہیں آتا فرق صرف اتنا ہے کہ بعض Great God کہتے ہیں بعض رام بھی کہتے ہیں بعض Super Power کہتے ہیں بعض گورو کہتے ہیں بہت انسان کسی نہ کسی شکل میں حقیقت میں وحدہ لاشریک کو پکارتے ہیں تو پھر کیوں نہیں اس پر ایمان لاتے اور انکے بھیجے ہوئے رسول علیہ السلام کو تسلیم کرتے۔ آج ملت اسلامیہ کے جو فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین حق کے پیغام کو قریہ قریہ گلی گلی پہنچا دیں یہ انکا فریضہ ہے جو کسی بھی شکل میں معافی کے قابل نہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 67

سورۂ انعام آیت نمبر 42 تا 55 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا
اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ
يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

Marfat.com

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾
وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

ترجمه:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تم سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے ان کو پکڑا سختی میں اور تکلیف میں تا کہ وہ گڑگڑائیں ہ پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ وہ گڑگڑائے بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان ان کے عمل کو ان کی نظر میں

Marfat.com

خوش نما کر کے دیکھا تا رہا ہ پھر جب انھوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جوان کو کی گئی تھی تو ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے پس ان لوگون کی جڑ کاٹ دی گئی جنھوں نے ظلم کیا تھا اور ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے ہ کہو! یہ بتاؤ کہ اللہ اگر چھین لے تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو اس کو واپس لائے دیکھو ہم کیوں کر طرح طرح سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ اعراض کرتے ہیں ہ کہو یہ بتاؤ اگر اللہ کا عذاب تمھارے اوپر اچانک یا علانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا ہ اور رسولوں کو ہم صرف خوش خبری دینے والے یا ڈرانے والے کی حیثیت سے بھیجتے ہیں پھر جو ایمان لایا اور اپنی اصلاح کی تو ان کیلئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ہ اور جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو ان کو عذاب پکڑ لے گا اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے ہ کہو! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس آتی ہے کہو! کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے ہ اور تم اس وحی کے ذریعہ سے ڈراؤ ان لوگوں کو جو اندیشہ رکھتے ہیں اس بات کا کہ وہ اپنے رب کے پاس جمع کئے جائیں گے اس حال میں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا شاید کہ وہ اللہ سے ڈریں ہ اور تم ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی خوشنودی چاہتے ہوئے ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ تم پر نہیں اور تمھارے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ ان پر نہیں کہ تم ان کو اپنے سے دور کر کے بے انصافوں میں ہو جاؤ ہ اور اس طرح ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے سے آزمایا ہے تا کہ وہ کہیں کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل ہوا ہے کیا اللہ شکر گزاروں سے خوب واقف نہیں ہ اور جب تمھارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے تو ان سے کہو کہ تم پر سلامتی ہو تمھارے رب نے اپنے اوپر رحمت رکھ لی ہے بے شک تم میں سے جو کوئی نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے ہ اور اس طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں اور تا کہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جائے ہ

تشریح: یہاں سے یہ بتلاتے ہیں کہ عذاب آنا کوئی قابل انکار بات نہیں۔ کیونکہ اس کے نظائر گزر چکے ہیں چنانچہ تم سے پہلے ہم نے متعدد جماعتوں کی طرف رسول بھیجے مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی اس کے بعد ہم نے ان پر تنگ دستی اور بیماری کے ذریعہ سے گرفت کی۔ کہ وہ عاجزی کریں۔ اب بھی اگر وہ عاجزی کر لیتے تو ہم درگزر کر جاتے۔ پس جس وقت انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تھا۔ اسی وقت کیوں نہ عاجز بن گئے کہ معاملہ یہیں تک ختم ہو جاتا ہے مگر ان کے دل تو سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا پس جبکہ انہوں نے عاجزانہ روش اختیار نہ کی اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کو بالکل بھلا دیا تو ہم نے دوسرا طریق اختیار کیا کہ ہم نے ان پر ہر شے کے دروازے کھول دیئے اور خوب نعمتیں دیں یہاں تک کہ جب وہ ان پر اترا گئے اور جرائم میں حد سے گزر گئے تو ہم نے اچانک ان پر گرفت کی۔ اب وہ متحیر ہیں کہ یہ کیا ہو گیا پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور ان کو نیست و نابود کر دیا گیا اور قابل تعریف ہیں اللہ رب العزت جو پروردگار عالم ہیں کہ انہوں نے ان مفسدین فی الارض کو فنا کر کے دنیا کو ان کے شر سے بچالیا۔

آپ ان سے کہیئے کہ اچھا تم یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری قوت سماعت اور تمہاری نظریں سلب کر لے۔ اور تمہارے دلوں پر

Marfat.com

مہر لگا دے کہ تم کچھ بھی نہ سمجھ سکو تو خدا کے سوا کونسا ایسا معبود ہے جو ان چیزوں کو تمہارے پاس واپس لائے گا۔ تو پھر کیا غیر اللہ کو خدا کا شریک بتانا حماقت نہیں ہے دیکھو تو ہم کس طرح عنوان بدل بدل کر واقعات سے استدلال کر کے ان کے سمجھانے کے لئے دلائل بیان کرتے ہیں مگر وہ اس پر بھی برابر اعراض کر رہے ہیں اچھا آپ ان سے یوں کہئے۔ کہ ظالموں تم برابر اعراض کئے جا رہے ہو۔ اور کسی طرح حق کو نہیں سنتے تو تم یہ بتلاؤ کہ اگر بے خبری کی حالت میں اچانک یا ہوشیاری کی حالت میں علی الاعلان تمہارے پاس خدا کا عذاب آجائے تو اس وقت کیا ظالموں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا۔ بلکہ صرف ظالم ہلاک ہوں گے۔ تو تم اس ظلم صریح پر کیوں کمر بستہ ہو۔ اور کیوں نہیں اس سے باز آجاتے اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں، تو وہ جانیں۔

اور ہم رسولوں کو صرف ایسی حالت میں بھیجتے ہیں کہ وہ اچھے لوگوں کو خوشخبری دینے والے اور بروں کو ڈرانے والے ہوتے ہیں نہ یوں کہ وہ کسی کو مجبور کریں اب جو کوئی ان کی باتوں پر ایمان لے آئے اور اپنی حالت درست کر لے تو ان کو نہ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں تو ان کو ان کی نافرمانی کی بدولت عذاب پہنچے گا۔ آپ ان سے اپنی رسالت کی حقیقت بھی صاف صاف بیان کر دیجئے جس سے ان کے لایعنی اعتراضات و استفسارات و مطالبات کا خاتمہ ہو جائے جو یہ وقتاً فوقتاً کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ قیامت کب ہوگی۔ یا یہ کہ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ پھر تم رسول کیسے ہو یا اگر آپ رسول ہیں تو فلاں معجزہ دکھلایئے وغیرہ وغیرہ۔ کہہ دیجئے کہ نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور میں ان میں حسب منشا تصرف کر سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ تم درخواست کرو میں اسے پورا کروں اور نہ میں غیب داں ہو کہ جملہ مغیبات سے واقف ہونے کے سبب جو تم سوال کرو۔ اس کا جواب دے سکوں اور نہ میں فرشتہ ہوں کہ مجھ پر یہ اعتراضات کئے جائیں کہ یہ کیسے رسول ہیں کہ کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اور بازاروں میں بھی پھرتے ہیں اور نہ تمہاری فرمائشوں کا پورا کرنا میرے ذمہ ہے۔ کیونکہ میں اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے صرف انہیں باتوں کی پیروی کروں گا جو میری طرف وحی کی جائیں۔ یہ میری رسالت کی حقیقت ہے اب تمہیں اختیار ہے خواہ مانو یا نہ مانو۔ ان سے کہئے کہ کیا نابینا اور بینا برابر ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے اور کہتے ہو۔ کہ ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے اور جیسے ہم ہیں۔ ویسے ہی تم ہو۔ پس مجھ میں اور تم میں فرق یہ ہے کہ مجھ کو خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ اور میں حقائق کو دیکھتا ہوں اور دوسروں کو بتلاتا ہوں اور تم اندھے ہو کہ تم نہ خود دیکھ سکتے ہو۔ اور نہ دوسروں کو دکھلا سکتے ہو۔

اور جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے وہ نہ ڈریں گے۔ مگر آپ اس قرآن کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرایئے جن کو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ ایسی حالت میں خدا کے پاس جمع کئے جائیں کہ نہ ان کا کوئی مددگار ہو۔ جو ان کو قوت سے بچا لے اور نہ کوئی سفارشی ہو جو کہہ سن کر چھڑا لے امید ہے کہ یہ لوگ اس کو سن کر خدا کی نافرمانی سے بچیں گے۔

اور کافر لوگ جو آپ سے کہتے ہیں کہ ہم اس شرط سے آپ کی باتیں سننے پر تیار ہیں کہ یہ کم حیثیت لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں۔ ہمارے ساتھ جلسہ میں شریک نہ ہوں۔ کیونکہ اس میں ہماری توہین ہے۔ تو آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ ہرگز اس کو منظور نہ کریں اور آپ ان لوگوں کو جو صبح و شام خدا کو پکارتے ہیں۔ اپنے پاس سے نہ ہٹائیں کیونکہ آپ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں اور ان پر آپ کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں اور جبکہ ہر شخص اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے تو پھر آپ کو ان تدبیروں کی کیا ضرورت ہے پس آپ ہرگز ان کو نہ نکالئے کہ آپ ان کو مجلس سے نکال کر ظالموں میں سے ہو جائیں۔ اور اس نہ نکالنے کی مصلحت

Marfat.com

یہ ہے کہ اس طرح غریب مسلمانوں کو توفیق اسلام دے کر ہم نے ان میں بعض کا بعض سے امتحان کیا ہے تا کہ انجام اس کا یہ ہو کہ وہ اپنی شرارت سے یوں کہیں۔ کہ کیا یہ ہی ذلیل لوگ ہیں جن پر اللہ رب العزت نے ہم میں سے انتخاب کر کے انعام کیا ہے۔ اور کیا اس کے انعام کے لئے یہ ہی لوگ رہ گئے تھے۔ اور ہم میں جو معزز لوگ تھے وہ اس قابل نہ تھے اور اس سے ان کی معاندانہ روش ظاہر ہو جائے۔ اب اللہ رب العزت ان کے اس بیہودہ اعتراض کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیا خدا قدر دانوں کو نہیں جانتا جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان پر انعام کیوں کیا ہم پر کیوں نہ کیا۔

اور حاصل جواب یہ ہے کہ انعام کا مدار دنیاوی جاہ و حشم پر نہیں بلکہ قدر دانی پر ہے پس اسنے ان کو قدر دان پایا ہے اس لئے انعام کیا تم کو قدر دان نہ پایا۔ تم پر انعام نہیں کیا۔ ان کو نہ نکالنے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دوسروں کے لئے ذریعہ امتحان ہیں۔ اور ان کے مجلس سے دور کرنے میں یہ مصلحت فوت ہوتی ہے۔

اب ان کے متعلق ایک قانون کی صورت میں حکم دیا جاتا ہے جو اپنے گناہوں کی معذرت لے کر آئے ہیں کہ جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے گناہوں کے متعلق معذرت کریں تو آپ ان کو تسلی دیجئے اور فرمایئے کہ تم پر سلامتی ہے اور کوئی خطرہ کی بات نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی گناہ کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے۔ اور اپنی حالت درست کر لے۔ تو اللہ رب العزت اسے معاف فرما دیں گے اور ان پر رحم کریں گے۔ کیونکہ وہ بڑے بخشنے والے اور بڑے رحمت والے ہیں۔ یہ تفصیل اور توضیح ہے احوال مومنین و کفار کی ہم وضاحت کے ساتھ آیات اس لئے بیان کرتے ہیں تا کہ جرائم پیشہ لوگوں کا طریق خوب معلوم ہو جائے اور لوگ اس کو جان کر اس سے احتراز کریں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت کو وہ جماعتیں وہ مجلسیں وہ افراد چاہے ہوں چاہے عورتیں جہاں پر صبح و شام اللہ رب العزت کو یاد کیا جا رہا ہو اور وہ ہر وقت اللہ رب العزت کی رضا چاہتے ہوں ان سے اپنے آپکو دور نہ رکھیں بلکہ انکے پاس جا کر بیٹھا کریں انکا کوئی بوجھ آپ پر نہیں اور نہ ہی آپکا کوئی بوجھ ان پر ہے اللہ رب العزت کو یہ لوگ بہت پسند ہیں لہذا ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرو اسی میں نجات ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 68

سورۂ انعام آیت نمبر 56 تا 70 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ قُلْ
لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾
قُلْ اِنِّیْ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖؕ مَا عِنْدِیْ مَا
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ
الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ
بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ
لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا
یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ
كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّىۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ

Marfat.com

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ
يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا
لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ
كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾
وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

Marfat.com

اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا کَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ
بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو مجھے اس سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کہو میں تمھاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرسکتا اگر میں ایسا کروں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور میں راہ پانے والوں میں سے نہ رہوں گا ٥ کہو میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اس کو جھٹلایا ہے وہ چیز میرے پاس نہیں جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو فیصلہ کا اختیار صرف اللہ کو ہے وہی حق کو بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ٥ کہو: گر وہ چیز میرے پاس ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمھارے درمیان معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو ٥ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اللہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور درخت سے گرنے والا کوئی پتہ نہیں جس کو اس کا علم نہ ہو اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں گرتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز مگر سب ایک کھلی کتاب میں درج ہے ٥ اور وہی ہے جو رات میں تمہیں وفات دیتا ہے اور دن کو جو کچھ تم کرتے ہو اس کو جانتا ہے پھر تمہیں اٹھا دیتا ہے اس میں تا کہ مقرر مدت پوری ہو جائے پھر اسی کی طرف تمھاری واپسی ہے پھر وہ تمہیں باخبر کر دیگا اس سے جو تم کرتے رہے ہو ٥ اور وہ غالب ہے اپنے بندوں کے اوپر اور وہ تمھارے اوپر نگران بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے ٥ پھر سب اللہ اپنے مالک حقیقی کی طرف واپس لائے جائیں گے سن لو حکم اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ٥ کہو کون تمہیں نجات دیتا ہے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے تم اس کو پکارتے ہو عاجزی سے اور چپکے چپکے کہ اگر خدا نے ہمیں نجات دے دی اس مصیبت سے تو ہم اس کے شکر گزار بندوں میں سے بن جائیں گے ٥ کہو خدا ہی تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر تکلیف سے پھر بھی تم شرک کرنے لگتے ہو ٥ کہو خدا قادر ہے اس پر کہ تم پر کوئی عذاب بھیج دے تمھارے اوپر یا تمھارے پیروں کے نیچے سے یا تمہیں گروہ گروہ کر کے ایک کو دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھا دے دیکھو ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں ٥ اور تمھاری قوم نے اس کو جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہو! میں تمھارے اوپر داروغہ نہیں ہوں ہر خبر کے لئے ایک وقت مقررہ ہے اور تم جلد ہی جان لوگے ٥ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں عیب نکالتے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے بے انصاف لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ٥ اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان پر ان کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری نہیں البتہ یاد دلانا ہے شاید کہ وہ بھی ڈریں ٥ ان لوگوں کو چھوڑ و جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور جن کو

Marfat.com

دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہو تا کہ کوئی شخص اپنے کئے میں گرفتار نہ کیا جائے اس حال میں کہ اللہ سے بچانے والا کوئی مددگار اور سفارشی اس کے لئے نہ ہو اگر وہ دنیا بھر کا معاوضہ دے تب بھی قبول نہ کیا جائیگا یہی لوگ ہیں جو اپنے کئے میں گرفتار ہو گئے ان کے لئے کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اس لیے کہ وہ کفر کرتے تھے ٥

تشریح: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ لوگ آپ کو بت پرستی کی دعوت دیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کو پکاروں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کروں گا کیونکہ اگر میں ان کی پیروی کروں تب تو یقیناً میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہ رہوں گا آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں یقیناً ایک ایسے طریق پر ہوں جو کہ بہت ظاہر اور میرے رب کی جانب سے ہے۔ اور تم اس کو جھٹلاتے ہو۔ اور کہتے ہو۔ کہ جو تم کہتے ہو اگر وہ سچ ہے۔ تو ان کے نہ ماننے پر جو دھمکیاں تم دیتے ہو۔ ان کا ظہور کیوں نہیں ہوتا۔ وغیرہ اس کا جواب یہ ہے کہ جن چیزوں کی تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے قبضہ میں نہیں کیونکہ ہر حکم کا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے۔ اور جبکہ اس کا قول بھی ٹھیک اور فعل بھی ٹھیک۔ تو یہ ماننا ضروری ہے کہ عذاب وغیرہ کی خبریں جو اس نے دی ہیں وہ صحیح ہیں اور تاخیر کسی حکمت پر مبنی ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں اگر وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچاتے ہو۔ میرے قبضہ میں ہوتیں۔ تو میں تمہاری جلدی مچانے پر کبھی کا ان کو لے آیا ہوتا۔ اور اب تک میرے اور تمہارے درمیان کبھی فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

الغرض یہ ان کی محض معاندانہ حجتیں ہیں اور اللہ ان ظالموں کی حالت سے بخوبی واقف ہے کیونکہ وہ کامل العلم ہیں اور ان کے کمال علم کی یہ شان ہے کہ غیب کے جملہ خزانہ اسی کے قبضہ میں ہیں۔ ان کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تمام ان چیزوں کو جانتا ہے۔ جو خشکی اور تری میں ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر ایسی حالت میں کہ وہ اس کو جانتا ہے اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے اور نہ کوئی تر چیز کہیں ہے اور نہ کوئی خشک چیز کہیں ہے مگر وہ کتاب مبین لوح محفوظ میں درج ہے جس میں اللہ رب العزت نے اپنے معلومات درج فرمائے ہیں۔

اور وہی ہے جو کہ رات میں تم کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کہ ان تمام کاموں کو جانتا ہے جو تم نے دن میں کئے ہیں الغرض وہ وہ ہے جو رات کو تمہیں سلا کر اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اس کے بعد جب دن ہوتا ہے تو پھر تم کو دنیا کی طرف بھیج دیتا ہے اور یہی طریق جاری رکھتا ہے تا کہ وہ میعاد جو کہ جو تمہارے دنیا میں رہنے کے لئے مقرر کی گئی ہے اس طرح پوری کر دی جائے اور جب وہ میعاد آجاتی ہے تو اس وقت تم کو موت دیتا ہے اس کے بعد پھر قیامت میں زندہ ہو کر اسی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ اور اس کے بعد وہ تم کو وہ تمام باتیں بتلائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

اور وہ ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے اور اس کے تمام بندے اس کے حکم اس کے اختیار اس کے قدرت کے تحت میں ہیں اور وہ تم پر تمہارے افعال کی نگرانی کرنے والے فرشتے چھوڑتا ہے۔ اس لئے تم تمام عمر اس کے قبضہ اور زیر نگرانی میں رہتے ہو یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس وقت بھی وہ ہمارے ہی قبضہ میں ہوتا ہے کیونکہ اس کو ہمارے فرستادہ اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں جس کے معنی موت ہیں اور وہ فرستادہ اس قدر ہمارے قبضہ میں ہوتے ہیں کہ ہمارے حکم کی تعمیل میں ذرا کوتاہی

Marfat.com

نہیں کرتے اس لئے جو کوئی مرتا ہے۔ وہ ہمارے ہی قبضہ میں ہوتا ہے اس کے بعد سب مردہ اللہ رب العزت کی طرف لوٹائے جائیں گے جو کہ ان کا واقعی مولا ہے۔ پس ان واقعات سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ رب العزت علیم مطلق۔ قدیر مطلق اپنے بندوں پر پورا قابو اور کامل اختیار رکھنے والے ہیں۔ لہذا سن لو کہ حکم صرف خدا ہی کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے پس تم خواہ مخواہ کی حجتیں نہ نکالو۔ اور محاسبہ سے ڈرو جو ایسا کرے گا اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں آپ ان سے یہ بھی کہیے کہ اچھا یہ بتاؤ کہ خشکی اور تری کی تاریکیوں اور سختیوں سے تم کو کون نجات دیتا ہے جس حالت میں کہ تم گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی یہ کہہ کر پکارتے ہو۔ کہ اگر آپ نے اب کے ہمیں اس مصیبت سے بچا لیا تو ہم ضرور ضرور شکر گزار ہوں گے اور آپ کی نافرمانی نہ کریں گے یہ لوگ اگر جواب نہ دیں تو آپ فرمائیے کہ اللہ ہی تو تمہیں اس سے بلکہ ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے کوئی دیوتا اور دیوی تو نہیں نجات دیتی پھر بھی تم ان کو اس کے شریک بناتے ہو۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ ہی خدا جو تم کو مصائب سے نجات دیتا ہے جس کا تم انکار نہیں کر سکتے۔ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے۔ خواہ تمہارے اوپر سے کہ آسمان سے بجلی گرے یا کوئی اور بلا آئے خواہ تمہارے پاؤں کے نیچے سے کہ زمین تمہیں نگل جائے یا زمین پھٹ کر طوفان آجائے یا اور کوئی صورت پیش آئے یا تم کو مختلف جماعتوں کی صورت میں آپس میں بھڑا دے۔ اور اس طرح ایک کو دوسرے کی جنگ کا مزہ چکھادے پھر عذاب کے آنے میں استبعاد کی کونسی بات اور انکار کی کونسی وجہ ہے۔ مگر یہ ایسے بے سمجھ ہیں کہ کس طرح نہیں سمجھتے۔ اور تم سے کہا جاتا ہے کہ تمہاری قوم مشرکین مکہ اس عذاب کو جھٹلاتے ہیں حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے ان کے انکار کا منشاء یہ ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو عذاب آتا کیوں نہیں ہر خبر کے لئے ایک محل ہے۔ جس پر وہ واقع ہوتی ہے اس سے پہلے اس کی وقوع کی خواہش بے معنی ہے۔

اور آپ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب آپ ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کے متعلق واہی تباہی باتیں کرنے میں مشغول دیکھیں تو آپ ان سے کنارہ کشی کیجئے تا آنکہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔ اور اگر شیطان کسی وقت تمہیں بھلا دے اور ممانعت کا خیال نہ رہے تو یاد آنے کے بعد ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اگر بضرورت ان کی مجلس میں شرکت کا اتفاق ہو۔ اور اسی میں اس قسم کی باتیں ہونے لگیں تو ان لوگوں پر جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ان باتوں کو برا جانتے ہیں انکے افعال کا کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں ان کے ذمہ بشرط قدرت نصیحت کر دینا ہے ممکن ہے کہ وہ لوگ خدا سے ڈر جائیں اور ان باتوں سے باز آئیں اور آپ ان لوگوں کو بھی چھوڑ دیجئے اور ان سے تعلقات نہ رکھئے جنہوں نے اپنا دین لہو و لعب اور لغویات کو بنا رکھا ہے اور وہ لہو لعب پر اس قدر جمے ہوئے ہیں جیسے دین پر قائم ہونا چاہئے اور ان کو دنیاوی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور ان کو اس قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہئے مبادا کوئی شخص اپنے کئے کے بدلے میں یوں پھنس جائے کہ نہ خدا کے سوا کوئی یار و مددگار ہو۔ اور نہ کوئی سفارشی اور اگر وہ ہر ایک معاوضہ پیش کرے۔ تو وہ بھی اس سے منظور نہ کیا جائے کیونکہ یہ لوگ جو اپنے اعمال کے بدلے میں پھنسے ہیں۔ سخت تکلیف میں ہوں گے کیونکہ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب پینے کی چیز تیز گرم پانی اور سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 69

سورۂ انعام آیت نمبر 71 تا 90 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا
وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى
الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۵ قَوْلُهُ الْحَقُّ ط وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ط
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

Marfat.com

وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّا
اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾
وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ اَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ
اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ
حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ
وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ
زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

Marfat.com

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ اَشْرَكُوْا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتے اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے اس شخص کی مانند جس کو شیطانوں نے بیابان میں بھٹکا دیا اور وہ حیران پھر رہا ہو اس کے ساتھی اس کو سیدھے راستہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آجاؤ کہو کہ راہنمائی تو صرف اللہ کی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم اپنے آپ کو عالم کے رب کے حوالے کردیں ٥ اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے ٥ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائیگا اس کی بات حق ہے اور اسی کی حکومت ہوگی اس روز جب صور پھونکا جائیگا وہ غائب و حاضر کا عالم اور حکیم و خبیر ہے ٥ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو میں تمہیں اور تمھاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں ٥ اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو دکھا دی آسمانوں اور زمین کی حکومت اور تا کہ اس کو یقین آجائے ٥ پھر جب رات نے اس پر اندھیرا کرلیا اس نے ایک تارہ کو دیکھا کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا کہ میں ڈوب جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ٥ پھر جب اس نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا کہ میرا رب مجھ کو ہدایت نہ کرتا تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا ٥ پھر جب سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! میں اس شرک سے بری ہوں جو تم کرتے ہو ٥ میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ٥ اور اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی اس نے کہا کیا تم اللہ کے معاملہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھا دی ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اللہ کا شریک

Marfat.com

ٹھہراتے ہو مگر یہ کہ کوئی بات میرا رب ہی چاہے میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے کیا تم نہیں سوچتے ہو اور میں کیوں کر ڈروں تمھارے شریکوں سے جب کہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک ٹھہراتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کیلئے اس نے تمہیں کوئی سند نہیں اتاری اب دونوں فریقوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم جانتے ہو ہ جو لوگ ایمان لائے اور نہیں ملایا انھوں نے اپنے ایمان میں کوئی نقصان انھیں کے لئے امن ہے اور وہی سیدھی راہ پر ہیں ہ ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں بے شک تمھارا رب حکیم و علیم ہے ہ اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب عطا کئے ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی اور نوح کو بھی ہم نے ہدایت دی اس سے پہلے اور اسکی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی اور ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی ان میں سے ہر ایک صالح تھا ہ اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے دنیا والوں پر فضیلت عطا کی ہ اور ان کے باپ دادوں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے وہ بھی اور ان کو ہم نے چن لیا اور ہم نے سیدھے راستہ کی طرف ان کی راہنمائی کی ہ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے سرفراز کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضائع ہو جاتا جو کچھ انھوں نے کیا تھا ہ یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کی پس اگر یہ مکہ والے اس کا انکار کر دیں تو ہم نے اس کے لئے ایسے لوگ مقرر کر دئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں ہ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی پس تم بھی ان کے طریقہ پر چلو میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا یہ تو بس ایک نصیحت ہے دنیا والوں کے لئے ہ

تشریح: مشرکین کو کہا جاتا ہے کہ تم جو ہمیں غیر اللہ کی پرستش کی دعوت دیتے ہو۔ تو کیا یہ عقل کا تقاضا ہے کہ ہم خدا کے سوا ایسی چیزوں کو پکاریں جو کہ نہ ہمیں نفع پہنچا سکتی ہوں نہ نقصان اور جبکہ ہمیں خدا صحیح رستہ پر چلا رہا ہے اس کو چھوڑ کر ہم الٹے پاؤں دلوٹیں۔ جیسے وہ شخص جس کو شیاطین زمین میں ایسی حالت میں لئے جا رہے ہیں کہ وہ حیران ہو اور نہ جانتا ہو کہ وہ اسے کہاں لے جا رہے ہیں اور اس کا انجام کیا ہوگا اور اس کے کچھ ساتھی ہوں جو اس کو صحیح رستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ ارے ہمارے پاس آ۔ کدھر جا رہا ہے اور وہ ان کی آواز پر کان نہ دھرتا ہو آپ کہہ دیجئے کہ ایسی حالت میں ہم تمہاری بات نہیں مان سکتے کیونکہ خدا کی رہنمائی ہی رہنمائی ہے اور اس کے سوا سب گمراہی ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کی اطاعت کریں۔

اور یہ کہ تم ٹھیک طور پر نماز پڑھو اور اس خدا سے ڈرو اور کوئی کام اس کے خلاف نہ کرو اور وہ وہی ہے جس کی طرف لا کر تم کو اکٹھا کیا جائے گا جہاں تم سے تمہارے افعال کی باز پرس ہوگی اور وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بجا طور پر پیدا کیا اور اس روز پھر پیدا کرے گا جس روز وہ کہے گا کہ ہو جا اور وہ شے ہو جائے گی اس کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے جس میں ذرا شبہ کی گنجائش نہیں۔

اور جس روز صور پھونکا جائے گا جس میں یہ قول کن ہوگا اس روز خدا ہی کی حکومت ہوگی اور کسی کی ظاہری بھی حکومت نہ ہوگی اور وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے پس جبکہ وہ اپنے کمال علم کی وجہ سے ہر چیز کو جانتا بھی ہے اور کمال سلطنت کی وجہ سے ان پر پوری قدرت بھی رکھتا ہے۔ تو اس کے قول میں شک و انکار کی کیا گنجائش ہے پس یہ مسلم ہے کہ وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ صاحب حکمت اور ہر چیز سے باخبر بھی ہے۔

Marfat.com

پس ان واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ہم کو کب گنجائش ہے کہ ہم اس سے نہ ڈریں اور اس کی اطاعت نہ کریں اور دوسروں کو اس کا شریک بنائیں۔ کیونکہ اول تو وہ ہمارا خالق ہے اس جہت سے بھی ہم پر اطاعت واجب ہے۔ دوسرے اس نے ہم کو اپنی اطاعت کا حکم بھی کیا ہے تیسرے اس نے ہمیں نافرمانی سے بچنے کی بھی ہدایت کی ہے چوتھے ہم کو اس کے پاس جانا ہے اور وہاں ہمارے اعمال کی باز پرس ہوگی۔ پانچویں وہ ہمارے اعمال سے واقف بھی ہیں اس لئے ہمارا جرم اس پر مخفی بھی نہیں رہ سکتا چھٹے وہ حکیم بھی ہے اس لئے اگر ہمارے فعل پر فوراً سزا نہ ہو تو ہم اس سے دھوکا نہیں کھا سکتے۔ ساتویں جن کی عبادت کی طرف ہم کو دعوت دی جاتی ہے وہ اس قابل بھی نہیں۔ کہ ہم کو کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکیں۔ آٹھویں۔ ہم صحیح راستہ پر بھی ہیں پس ہم کو غیر اللہ کی پرستش کی کب گنجائش ہو سکتی ہے۔

مشرکین کے مقابلہ میں دلائل کے سلسلہ کو یہاں تک پہنچا کر اب دوسرا طریقہ اختیار فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہ تمہارے دادا ابراہیم کو جن کی پیروی کے تم مدعی ہو شرک سے نفرت تھی اور انہوں نے اس کے استیصال میں کوشش کی۔ فرماتے ہیں جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں بڑی بیجا بات ہے اور میں آپ کو اور آپ کی قوم کو کھلی غلطی میں مبتلا دیکھ رہا ہوں اور ہم ابراہیم کو یوں آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلا رہے ہیں۔ تاکہ پورے اہل یقین میں سے ہو جائیں۔

چنانچہ جب ان پر رات کی تاریکی چھائی۔ تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا جو کہ موجودہ ستاروں میں سب سے بڑا تھا۔ تو ان کو اس بنا پر ابھی تک وہ صاحب وحی نہ ہوئے تھے اور ان کو اللہ رب العزت کے خصائص جلیہ کا تو اپنی عقل سے علم ہو چکا تھا۔ مگر اوصاف خفیہ کا علم نہ تھا۔ ادھر ستاروں کی حالت کی بھی پوری واقفیت نہ تھی کہ وہ بھی بتوں کی طرح جماد ہیں۔ اس لئے ان کو اس کی ظاہری آب و تاب اور شان و شوکت سے اس کے مصادق رب ہونے کا دھوکا ہوا اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا وہ رب معلوم ہوتا ہے جس کا نقشہ میرے ذہن میں ہے کہ وہ تمام مخلوقات کا خالق اور ان میں متصرف اور سب سے بڑھ کر اور اعلیٰ ہے پھر جبکہ وہ غروب ہوا تو کہا استغفر اللہ مجھے بڑا دھوکا ہوا میں غروب ہونے والوں کو محبوب نہیں بناتا معبود تو درکنار۔ کیونکہ معبود کے لئے بقاء لازم ہے یوں ہی محبوب بھی ایسی چیز ہونی چاہئے جو باقی ہے پھر جبکہ چاند نکلا دیکھا تو خیال ہوا کہ وہ تو نہیں تھا یہ ہوگا اس لئے کہا کہ یہ میرا وہ رب معلوم ہوتا ہے جس کا نقشہ میرے ذہن میں ہے پس جب وہ بھی غروب ہو گیا تو پہلے سے زیادہ اپنی غلطی پر افسوس ہوا اور کہا کہ اپنی عقل کی رسائی تو معلوم ہو گئی۔ اب تو خدا ہی بیڑا پار کرے تو خیریت ہے ورنہ اگر میرا رب مجھے اپنی معرفت کی طرف رہنمائی نہ کرے گا۔ تو ضرور میں راہ گم کردہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پھر جب آفتاب کو نکلا دیکھا۔ تو کہا کہ پہلے دو خیال تو غلط ثابت ہوئے۔ مگر یہ میرا وہ رب معلوم ہوتا ہے جس کی مجھے تلاش ہے کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے جبکہ وہ بھی غروب ہو گیا تو اب محسوسات کی خدائی کے بطلان کا بالکل یقین ہو گیا۔

اب انہوں نے اپنی قوم کے سامنے ایک موقع پر صاف کہہ دیا کہ اے میری قوم میں بری ہوں۔ ان تمام چیزوں سے جن کو تم خدا کا شریک بتاتے ہو میں نے تو اپنا رخ ایسی حالت میں اس کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ کہ میں بالکل اسی کی طرف مائل ہوں۔ اور میں اعلان کرتا ہوں کہ میں شریک بنانے والوں میں نہیں ہوں انہوں نے تو یہ کہا اور ان کی قوم نے ان سے حجت شروع کر دی اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے بارے میں مجھ سے حجت کرتے ہو۔ حالانکہ اس

Marfat.com

نے مجھے سیدھا رستہ بتلا دیا ہے۔

اور تم مجھے اپنے معبودوں سے ڈراتے ہو میں ان سے جن کو تم خدا کے شریک بناتے ہو۔ بالکل نہیں ڈرتا کیونکہ وہ مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے ہاں خدا کوئی بات چاہے تو وہ کر سکتا ہے اس لئے اس سے ضرور ڈرتا ہوں نیز میرا خدا ہر چیز کو علم میں لئے ہوئے ہے برخلاف تمہارے معبودوں کے کہ ان کو اپنی بھی خبر نہیں پس جبکہ حالت یہ ہے کہ میرا خدا قادر بھی ہے اور علیم بھی ہے اور تمہارے معبودوں میں یہ دونوں صفتیں نہیں۔ میں ان چیزوں سے کیسے ڈر سکتا ہوں جن کو تم نے شریک بنا رکھا ہے۔ جبکہ تم کو اس کا ڈر نہیں کہ تم نے خدا کے ساتھ ایسی چیزوں کو عبادت میں شریک کیا۔ جن کے متعلق اس نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری حاصل یہ کہ تمہارے معبود ڈرنے کی چیز نہیں۔ پس جبکہ یہ بات ثابت ہوگئی، کہ تمہارے معبود ڈرنے کی چیز نہیں۔ اور تمہارا شرک ڈرنے کی چیز ہے تو اب بتلاؤ۔ کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق بے خوفی کا زیادہ حقدار ہے اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ وہ تو کیا جواب دیتے۔ ہم بتلاتے ہیں جو لوگ ایمان لے آئے۔ اور اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی جیسے ابراہیم علیہ السلام تو وہ صحیح رستہ پر ہیں کیونکہ بت وغیرہ واقع میں ڈرنے کی چیز نہیں پس ان سے ڈرنا حماقت ہے اور شرک ڈرنے کی چیز ہے اس سے نہ ڈرنا جہل ہے۔

اور یہ حجت جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے مقابلہ میں پیش کی۔ جس کو تم ابھی سن چکے ہو ہماری حجت تھی جو کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی جو کہ دنیا میں ان کے مناظرہ میں غالب ہونے کی وجہ سے اور آخرت میں ان کے راہ راست پر ہونے کے سبب ان کی سرفرازی کا باعث ہوئی۔ تمہارا رب صاحب حکمت اور بڑے علم والا ہے ان کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔

الغرض ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت کی اور ہم نے انہیں اسحٰق بیٹا اور یعقوب پوتا عطا کئے۔ ہم نے ان میں سے بھی ہر ایک کو ہدایت کی۔ اور ہم ان تینوں سے پہلے نوح کو ہدایت کر چکے تھے جو کہ ان کے اجداد میں تھے اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام) کو ہدایت کی کیونکہ یہ لوگ نیک کار تھے اور ہم نیک کاروں کو اسی قسم کی جزا دیتے ہیں کہ ان کو ہدایت کرتے ہیں اور ان کی اولاد میں سے زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس کو ہدایت کی کیونکہ یہ تمام اشخاص ہی اس قابل تھے۔ اور ان کی اولاد میں سے اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو بھی ہدایت کی۔ کیونکہ وہ بھی نیک تھے اور اس لئے اس کے اہل تھے اور ہدایت کے علاوہ ان تمام مذکورہ اشخاص کو نبوت عطا کر کے تمام جہان پر فضیلت دی۔ اور ان کے علاوہ ان کے بعض آباواجداد اور ان کی اولاد اور برادر بھائی بندوں کو بھی ہدایت دی اور ہم نے ان مذکورہ بالا اشخاص کو مقبول بنایا اور سیدھے رستہ کی طرف ان کی رہبری کی ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جو کہ ان لوگوں کو حاصل ہوئی وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بناتا ہے الغرض یہ تمام کمالات اس کو اسی لئے حاصل ہوئے کہ وہ موحد تھے۔ اور اگر وہ کسی کو خدا کا شریک بناتے تو بجائے اس کے کہ یہ کمالات ان کو دیئے جائیں۔ ان کے تمام اعمال ضبط ہو جاتے۔ اور وہ جو کچھ کیا کرتے تھے سب غارت ہو جاتا۔ لیکن وہ کوئی نادان نہ تھے جو ایسا کرتے بلکہ وہ عارف تھے اور خدا کو پہچانتے تھے پس ان سے یہ کیسے ممکن تھا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم کو واضح ہو۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت دی یہ سب چیزیں عطا کی ہیں اور یہ

Marfat.com

ایک حقیقت ہے جو بالکل صحیح ہے اب اگر یہ لوگ یعنی تمہاری قوم اور بعض یہود ان چیزوں یعنی کتاب وحکم ونبوت کو نہ مانیں جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ آدمی رسول نہیں ہوسکتا اور جیسا کہ بعض یہود بعض انبیاء کی نبوت کے منکر ہیں تو ان کے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم نے ان چیزوں کو ایسے لوگوں کے حوالہ کیا ہے۔ جو ان کے منکر نہیں یعنی جب خود وہ لوگ جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں ان کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کا انکار لغو ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے ہدایت کی ہے پس آپ بھی ان لوگوں کی اس ہدایت کی اقتداء کریں۔ یعنی اللہ رب العزت کو ماننا اور اسی کی اطاعت کرنا۔ اور شرک سے اجتناب اور نفرت پیروی کیجئے بایں معنی کہ جو کام وہ کرتے تھے۔ وہ ہی آپ کیجئے یعنی جس طرح وہ شرک سے نفرت رکھتے تھے۔ آپ بھی رکھیئے اور جس طرح وہ لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔ آپ بھی کیجئے۔ اور یہ جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے جھوٹ بول کر تم سے کچھ لینا نہیں ہے اور میں تم سے اس پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا کہ اس کے لئے مجھے جھوٹ کی ضرورت ہو۔ حقیقت یہ ہی ہے کہ یہ صرف نصیحت ہے جہاں بھر کے لئے اور ہرگز جھوٹ نہیں ہے۔

توحید واحد عقیدہ ہے جو کہ عقل سلیم میں بھی آسانی سے آجاتا ہے دین اسلام کی تبلیغ جتنی آج کے دور میں آسانی سے سمجھائی جاسکتی ہے اتنی تو اسوقت مشکل تھی جب نزول قرآن جاری تھا آج کو انسانی ارتقاء اور ترقیوں نے بہت سے کائنات کے راز طشت از بام کردیئے اب تو لوہا گرم ہے اب تو آسان طریقے سے لوگوں کو سمجھایا جاسکتا ہے۔ یہ باتیں بالکل حقیقت پر مبنی ہیں اسمیں ذرہ بھر بھی جھوٹ نہیں اور ہمیں جھوٹ بول کر کیا ملے گا۔ سچائی تو دنیا کیلئے راہنما اصول ہے نصیحت جب کرنا ہو تو اسمیں تو بے شک سچائی کا ہونا بھی ازحد ضروری ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

11 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 70

سورۂ انعام آیت نمبر 91 تا 99 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ
شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ مُوْسٰی نُوْرًا
وَّھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَہٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَھَا وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُکُمْ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ
خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (۹۱) وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ
بَیْنَ یَدَیْہِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ (۹۲) وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ
اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْھِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا

Marfat.com

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ
الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ
كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ
النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ ۙ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ
اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور انھوں نے اللہ کا بہت غلط اندازہ لگایا جب انھوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری کہو کہ وہ کتاب کس نے اتاری تھی جس کو لے کر موسی آئے تھے وہ روشنی تھی اور رہنمائی تھی لوگوں کے واسطے جس کو تم نے ورق ورق کر رکھا تھا کچھ کو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو اور تمہیں وہ باتیں سکھائیں جن کو نہ جانتے تھے تم اور نہ تمھارے باپ دادا کہو کہ اللہ نے اتاری پھر ان کو چھوڑ دو کہ اپنی کج بحثیوں میں سے کھیلتے رہیں ٥ اور یہ کہ ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے برکت والی ہے تصدیق کرنے والی ان کی جو اس سے پہلے ہیں اور تا کہ تو ڈرائے مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لائیں گے اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں ٥ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو اور جو کہے کہ جیسا کلام خدا نے اتارا ہے میں بھی اتاروں گا اور کاش تم اس وقت دیکھو جب کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ لاؤ اپنی جانیں نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائیگا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور تم نشانیوں سے تکبر کرتے تھے ٥ اور تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آگئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ اسباب ہم نے تمہیں دیا تھا سب تم پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمھارے ساتھ سفارش والوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمھارا کام بنانے مین ان کا بھی حصہ ہے تمھارا رشتہ ٹوٹ گیا اور تم سے جاتے رہے وہ دعوے جو تم کرتے تھے ٥ بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بیجان کا جان دار سے نکالنے والا ہے وہی تمھارا اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو ٥ وہی برآمد کرنے والا ہے صبح کا اور اس نے رات کو سکون کا وقت بنایا اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے یہ ٹھہرایا ہوا ہے بڑے غلبہ والے کا بڑے علم والے کا ٥ اور وہی ہے جس نے تمھارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پاؤ بیشک ہم نے دلائل کھول کر بیان کردیے ہیں ان لوگوں کے لئے جو جاننا چاہیں ٥ اور وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے پھر ہر ایک کے لئے ایک ٹھکانا ہے اور ہر ایک کے لئے اس کے سونپے جانے کی جگہ ہم نے دلائل کھول کر بیان کردئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھیں ٥ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے نکالی اگنے والی ہر چیز پھر ہم نے اس سے سرسبز شاخ نکالی جس سے ہم تہ بہ تہ دانے پیدا کردیتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے ہوئے اور باغ انگور کے اور زیتوں کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے اور جدا جدا بھی ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو جب وہ پکتا ہے بے شک ان کے اندر نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں ٥

تشریح: اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی قدر نہیں کی جیسی ان کو کرنی چاہئے تھی جبکہ انہوں نے بے دھڑک یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ کیونکہ یہ مشرکین لوگ تو بشریت کو منافی نبوت خیال کرتے ہیں۔ اور اس لئے وہ کسی کی نبوت بھی نہیں مانتے۔ کہ ان کا فرض تھا۔ کہ اللہ کو سچا مانیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ رسول بشر ہی ہوتے ہیں اور ہم نے آدمیوں کو ہی رسول بنایا ہے چنانچہ فلاں کو بنایا فلاں کو بنایا تو پھر اس کا انکار کرنا خدا کو جھوٹا ماننا ہے۔ اور اس کا ناقدری ہونا ظاہر ہے۔ اب

Marfat.com

دوسرے عنوان سے ان کا رد فرماتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ ان مشرکین اور اہل کتاب سے کہہ دیجئے کہ یہ واقعہ کہ موسیٰ پر کتاب نازل کی گئی۔ صحیح اور ثابت ہے کہ وہ کتاب جو موسیٰ ایسی حالت میں لائے تھے۔ کہ وہ لوگوں کے لئے سراسر روشنی اور سراپا ہدایت تھی۔ جس کو تم لوگ اپنی خواہش نفسانی کے لئے متفرق کاغذات بناتے ہو جن کو تم ظاہر بھی کرتے ہو۔ اور بہت سا حصہ اپنے مقاصد کے خلاف ہونے کی وجہ سے چھپاتے بھی ہو۔ اور جس میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دی گئی ہے جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد یہ کتاب کس نے نازل کی خیر یہ تو کیا جواب دیتے۔ آپ ہی فرما دیجئے کہ اللہ ہی نے تو نازل کی ہے۔ پھر تم کیسے کہتے ہو۔ کہ خدا نے کسی آدمی پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ گویہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے کوئی چیز کسی پر نازل نہیں فرمائی مگر جیسا کہ ظاہر ہو چکا ہے یہ انکار ان کا غلط ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور بابرکت اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور ہم نے اس کو اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ مکہ والوں اور اس کے گرداگرد تمام روئے زمین کے لوگوں کو اس سے ڈرائیں۔ اور جو لوگ دل سے آخرت کو مانتے ہیں اور اس لئے ان کو ڈر ہے۔ کہ اگر وہ اس کا انکار کریں گے تو مستحق سزا ہوں گے وہ لوگ اس کو مانتے بھی ہیں۔ اور وہ اپنی نماز کی بھی نگہداشت کرتے ہیں جو کہ دلیل ہے ان کے اعتقاد کی۔ پس اگر دوسرے لوگ نہ مانیں تو یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔ جو خدا پر جھوٹ تراشے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے کسی آدمی پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ یا وہ کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہیں کی گئی یا یہ کہے کہ جیسا کلام خدا نے نازل کیا ہے میں بھی بنا دوں گا۔

اور کاش تم ان کو اس وقت دیکھو جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی تکلیف میں ہوں گے اور فرشتے ان کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانوں کو کہاں لئے بیٹھے ہو آج تم کو اس بات کا معاوضہ کہ تم اللہ رب العزت پر ناحق بہتان لگاتے تھے۔ اور اس کی آیات کے ماننے سے تکبر کرتے تھے ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس وقت جو کچھ بے کسی اور بے چارگی اور ذلت وندامت کے لحاظ سے جو ان کی حالت ہوگی وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ تو موت کے وقت ان کی کیفیت ہوگی اور جس وقت یہ اللہ رب العزت کے روبرو پیش ہوں گے اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ ہمارے پاس اسی طرح تنہا آئے ہو جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا تھا اور جو چیزیں نعمتیں ہم نے تم کو دی تھیں۔ جن پر تم کو گھمنڈ تھا ان کو اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے کسی نے بھی تمہارا ساتھ نہ دیا اور ہم تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کی نسبت تمہارا دعویٰ تھا کہ وہ تمہارے اندر خدا کے شریک ہیں اور جس طرح تم خدا کے بندے ہو۔ یوں ہی ان کے بھی اور جس طرح خدا تم سے اپنی عبادت کرانے کا حق رکھتا ہے یوں ہی وہ بھی رکھتے ہیں اب تمہارے درمیان بالکل انقطاع ہو گیا اور تم سے وہ سب باتیں غائب ہو گئیں جو تم غلط طور پر کہا کرتے تھے اس وقت یہ سخت پریشان اور پشیمان ہوں گے۔

اے نادان مشرکو اللہ تعالیٰ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر ایسے پودے اگانے والے ہیں وہ زندہ کو مردہ سے نکالتے ہیں جیسے انڈوں سے بچے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والے ہیں جیسے مرغی سے انڈے۔ یہ صفات تمہارے معبودوں میں کہاں ہیں پس کہاں لے جائے جا رہے ہو اور تمہاری اوندھی سمجھ تمہیں کدھر لے جا رہی ہے اور وہ رات کے اندھیرے کو چیرنے والا۔ اور اس کو چیر کر اس میں

Marfat.com

سے صبح کا نکالنے والا ہے۔ اور اس نے رات کو آرام کی چیز اور آفتاب اور ماہتاب کو حساب کی چیز بنایا ہے۔ یہ باتیں تمہارے معبودوں میں کہاں ہیں اور وہ ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم خشکی اور تری کی تاریکیوں میں ان کی روشنی اور سمت سے رستہ معلوم کرو تمہارے معبودوں نے ایسا کونسا کام کیا ہے ہم نے جاننے والوں کے لئے توحید کے دلائل تفصیل سے بیان کردیئے۔ پس جواب بھی نہ سمجھے۔ وہ سراسر جاہل ہے اور اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو صرف ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر تمہارے لئے ایک مستقر ہے اور ایک مستودع، مستقر دنیا ہے جہاں وہ رہتے ہیں اور مستودع قبر ہے۔ پس حاصل یہ ہوا کہ تم کو پیدا کرکے ایک وقت تک دنیا میں رکھتا ہے اس کے بعد تم کو مار دیتا ہے۔ اور تم برائے چندے قبروں میں رہتے ہو اور تم کو قیامت میں دوبارہ زندہ کرے گا۔ سو یہ باتیں تمہارے معبود میں کہاں ہیں ہم ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ دلائل بیان کرچکے ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں لیکن اگر اب بھی کوئی نہ سمجھے تو وہ سراسر بے سمجھ ہے۔

اور اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اس سے ہر اگنے والی چیز کا ابتدائی حصہ نکالا۔ پھر اس سے ایک ہری چیز نکالی جس سے کچھ عرصہ بعد دانے نکالیں گے۔ جو اوپر تلے ہوں گے۔ یہ تو غلوں کی حالت ہے اور کھجوروں سے گچھے نکلتے ہیں اور اس سے انگوروں کے باغات نکالے اور زیتون اور انار نکالے کہ وہ کچھ ملتے جلتے۔ اور اس کے پکنے کو بھی دیکھو۔ پھر دیکھو کہ وہ پہلے کیا تھا۔ اور اب کیا ہوگیا۔ اور اس سے اس کے وسعت علم وقدرت وحکمت کا اندازہ کرو۔ پھر دیکھو کہ یہ باتیں خدا کے سوا کس میں ہیں جن کو اس کا شریک بنایا جائے۔ الغرض ان مذکورہ بالا واقعات میں بہت سے دلائل تفردنی الالوہیت ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو مانیں اور جو نہ مانیں ان کے لئے کچھ بھی نہیں۔

بہت سے دلائل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر کام ایسا ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں کرسکتا مثلاً مینہ برسانا۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو صرف خدا کرسکتا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ علی ہذا۔ دانہ اگانا یہ صرف خدا کرسکتا ہے اور کوئی نہیں پھر اس کو بڑھانا۔ یہ بھی خدا ہی کرسکتا ہے اور کوئی نہیں۔ پھر اس میں پھل لگانا یہ بھی خدا ہی کرسکتا ہے اور کوئی نہیں پھر اس کو بڑھانا۔ پھر اس کو پکانا۔ یہ بھی خدا ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں۔ پس یہ تمام دلائل توحید ہیں پھر ان میں سے ہر دلیل بہت سے دلائل پر مشتمل ہے۔ مثلاً انگور کا درخت پیدا کرنا۔ ایک دلیل ہے۔ انار کا دوسری دلیل ہے۔ وہکذا پھر ان میں سے بہت سے ہر ایک میں دلائل ہیں کیونکہ دانہ کے نباتی شکل میں آنے تک معلوم نہیں اس میں کتنے تغیرات ہوتے ہیں پھر اس کے پودا بننے تک نہیں معلوم کتنے تغیرات ہوتے ہیں۔ ہر تغیر ایک مستقل دلیل توحید ہے۔ کیونکہ اس پر سوائے خدا کے کسی کو قدرت حاصل نہیں۔ اسلئے صرف ایک پودے میں ہزاروں اور لاکھوں دلائل ہیں۔ اسلئے مذکورہ بالا واقعات میں کروڑوں دلائل توحید ہیں۔

درس توحید میں یہ بات عیاں ہے کہ لوگوں نے اللہ کی قدر اس طرح نہ کی جسطرح کا حق تھا ساری کائنات کو دیکھیں اسکے نظام کو دیکھیں زمین کی تمام کاشت کا ملاحظہ کریں سوائے رب کے ایسی کاشت کو کوئی بھی پھل پھول نہیں دے لگتا۔ صرف انسان اپنے جسم کی ساخت کو دیکھ لینے سے اللہ رب العزت کی قدر میں اضافہ بن سکتا ہے ہاتھ دیکھیں پاؤں، آنکھیں دیکھیں، زبان دیکھیں ہر چیز اپنے اپنے محل وقوع پر اچھی لگتی ہے کیا ان چیزوں کو بنانے والا اللہ کے سوا کوئی اور ہوسکتا ہے. انسان کائنات کی ہر چیز سے لطف اندوز ہو لیکن بندگی خالصتاً اللہ رب العزت کی کرے تب جا کر اسکا حق ادا ہوتا ہے اور اسکی قدر جسطرح اسکا حق کرنے کا موقع ملتا ہے۔

Marfat.com

12/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 71

سورۂ انعام آیت نمبر 101 تا 121 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ
الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ
جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ
فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ

Marfat.com

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ
بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع
وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا
يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ
اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

Marfat.com

صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ
تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا
لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ
مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ
اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـــِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور انھوں نے جنات کو اللہ کا شریک قرار دیا حالانکہ اسی نے ان کو پیدا کیا ہے اور بے جان بوجھے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراشیں پاک اور برتر ہے وہ ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں ۰ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کا کوئی بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ اس کی کوئی بیوی نہیں وہی ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز کو جاننے والا ہے ۰ یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں پس تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے ۰ اس کو نگاہیں نہیں پاتیں مگر وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ بڑا باریک بین او ر باخبر ہے ۰ اب تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی روشنیاں آچکی ہیں پس جو بینائی سے کام لے گا وہ اپنے ہی لئے اور جو

Marfat.com

اندھا بنے گا وہ خود نقصان اٹھائیگا اور میں تمھارے اوپر کوئی نگران نہیں ہوں ٥ اور اس طرح ہم اپنی دلیلیں مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ کہیں کہ تم نے پڑھ دیا اور تاکہ ہم اچھی طرح کھول دیں ان لوگوں کے لئے جو جاننا چاہیں ٥ تم بس اس چیز کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی طرف سے تم پر وحی کی جا رہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے اعراض کرو ٥ اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان کے اوپر نگران نہیں بنایا ہے اور نہ تم ان پر مختار ہو ٥ اور اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو ورنہ یہ لوگ حد سے گزر کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگ جائیں گے اسی طرح ہم نے ہر گروہ کی نظر میں اس کے عمل کو خوش نما بنا دیا ہے پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے اسوقت اللہ انہیں بتا دے گا جو وہ کرتے تھے ٥ اور یہ لوگ اللہ کی قسم بڑے زور سے کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آ جائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں کہہ دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمھیں کیا خبر کہ اگر نشانیاں آ جائیں تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے ٥ اور ہم نے ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس کے اوپر پہلی بار ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو ان کی سرکشی مین بھٹکتا ہوا چھوڑیں گے ٥ اور اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے اور ہم ساری چیزیں انکے سامنے اکٹھا کر دیتے تب بھی یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے الا یہ کہ اللہ چاہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نادانی کی باتیں کرتے ہیں ٥ اور اسی طرح ہم نے شریر آدمیوں اور شریر جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا وہ ایک دوسرے کو پر فریب باتیں سکھاتے ہیں دھوکہ دینے کیلئے اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے پس تم انہیں چھوڑ دو کہ وہ جھوٹ باندھتے ہیں ٥ اور ایسا اس لئے ہے کہ اس کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اس کو پسند کریں اور تاکہ جو کمائی انھیں کرنی ہے وہ کر لیں ٥ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں حالانکہ اس نے تمھاری طرف واضح کتاب اتاری ہے اور جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے اتاری گئی ہے واقعیت کے ساتھ پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو ٥ اور تمھارے رب کی بات پوری سچی ہے اور انصاف کی کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اور اگر تم لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں ہیں تو وہ تمہیں خدا کے راستہ سے بھٹکا دیں گے وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں ٥ بے شک تمھارا رب خوب جانتا ہے ان کو جو ان کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہین اور خوب جانتا ہے ان کو جو راہ پائے ہوئے ہین پس کھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو ٥ اور کیا وجہ ہے کہ تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے حالانکہ خدا نے تفصیل سے بیان کر دی ہیں وہ چیزین جن کو اس نے تم پر حرام کیا ہے سوا اس کے کہ اس کے لئے تم مجبور ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بناء پر راہ گم کرتے ہیں بغیر کسی علم کے بے شک تمھارا رب خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو ٥ اور تم گناہ کے ظاہر کو بھی چھوڑ دو اور اس کے باطن کو بھی جو لوگ گناہ کما رہے ہیں ان کو جلد بدلہ مل جائیگا اس کا جو وہ کر رہے تھے ٥ اور تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو یقیناً یہ بے حکمی ہے اور شیاطین القا کر رہے ہیں اپنے ساتھیوں کو تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہا مانو گے تو تم مشرک ہو جاؤ گے ٥

تشریح: دلائل توحید کے بعد پھر مشرکین کے خیالات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ایک جہالت تو یہ کی کہ غیر اللہ کو معبود بنایا اور دوسری جہالت یہ کی کہ انہوں نے خدا کا شریک فی التصرف جنوں کو بنایا جو کہ ذوی العقول

Marfat.com

میں سب سے ارذل مخلوق ہے۔جیسا کہ مجوس وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ شیطان کو خدا کا شریک فی التصرف مانتے ہیں حالانکہ وہ ان سب جاعلین ومجعولین کا خالق ہے اور اس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور اس وجہ سے نہ جنوں میں شریک ہونے کی اہلیت ہے۔اور نہ ان لوگوں کو ایسا کرنا زیبا تھا اور انہوں نے محض بلا دلیل اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بھی اپنی طرف سے گھڑ لئے چنانچہ یہود و نصاریٰ عزیر و مسیح کو بیٹے اور مشرکین عرب فرشتوں کو بیٹیاں کہتے ہیں وہ پاک ہے اور برتر ہے۔ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

وہ موجد ہے آسمانوں اور زمین اور مافیہا کا اس لئے جو کچھ ان میں ہے وہ اس کی مخلوق ہونے کے سبب نہ اس کا شریک ہونے کے قابل ہے اور نہ بیٹا بیٹی بننے کے لائق۔اس کے علاوہ تم یہ بھی تو سمجھو کہ اگر خدا تذکیر و تانیث اور جننے جنانے سے بالاتر ہو۔جیسا کہ واقع ہے تو پھر بیٹا بیٹی کیسے اور اگر بالفرض وہ ان باتوں سے بالاتر نہ ہو جیسا کہ تمہارے اعتقاد سے ظاہر ہے۔تو پھر عورت تو ہو نہیں سکتا ضرور مرد ہوگا۔اور مردوں کے اولاد بیویوں سے ہوتی ہے تو اب تم یہ سمجھو کہ اس کے بیوی تو ہے ہی نہیں اولاد کہاں سے ہوگی یہ مستقل حماقت ہے کہ بلا بیوی کے تم نے اولاد مان لی۔الغرض وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد اور اولاد سے منزہ ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور ان میں سے کوئی وصف بھی کسی کے لئے ثابت نہیں تو پھر کوئی شریک کیونکر ہو سکتا ہے الغرض وہ عالی شان خدا جس کی یہ صفات ہیں جو ابھی تم کو معلوم ہوئیں تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اس کی پرستش کرو۔اور یاد رکھو کہ وہ ہر چیز پر مسلط ہے اور تمام چیزیں اس کے قبضہ اور اختیار میں ہیں پس اگر تم اس کی مخالفت کرو گے تو وہ تمہیں سزا دے گا۔

تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے۔کہ وہ غائب ہے۔اور اسے ہمارے افعال کی کیا خبر ہوگی کیونکہ نظریں اس کو نہیں دیکھتیں۔اور وہ پوشیدہ کا بڑا جاننے والا اور نہایت باخبر ہے دیکھو تمہارے پاس بصیرت کی باتیں جن سے تم صحیح واقفیت حاصل کر سکتے ہو آ چکی ہیں۔اب جو ان سے بینائی حاصل کر کے بینا بنے تو اس کا فائدہ ہے اور جو باوجود ان کے بھی اندھا ہے تو اس کا اپنا نقصان ہے۔اور میں تمہارا نگراں نہیں ہوں کہ تمہارے افعال کی نگہداشت کروں۔اور کوئی کام خلاف نہ کرنے دوں بلکہ تم خود اپنے افعال کے ذمہ دار ہو اور ہم یوں عنوان بدل بدل کر دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ یہ معاندین اپنے عناد سے یوں کہیں کہ تم تو یہ باتیں کسی سے پڑھ آئے ہو اور تاکہ ہم ان کو ان لوگوں کے لئے بیان کر دیں۔جو ناواقف اور انجان ہیں اور صرف جہالت سے وہ کفر میں مبتلا ہیں۔اور عناد مقصود نہیں ہے۔الغرض ان آیات کی تصریف میں دو فائدہ ہیں۔ایک معاندین کے کمال عناد کا ظہور جو کہ ان پر حجت ہوگا اور دوسرا ناواقفوں کی اصلاح۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ان مشرکین کے بارے میں بہت شفقت ہے۔اور آپ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ لوگ راہ راست پر آ جائیں۔لہذا آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ اس کی پیروی کیجئے جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اور شرک سے بچتے رہئے کیونکہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور جو لوگ شرک کرتے ہیں۔ان سے رخ پھیر لیجئے۔اور ان کی خرافات کی طرف التفات نہ کیجئے۔اور نہ اس فکر میں پڑیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ ہدایت قبول کر لیں۔کیونکہ اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے مگر خدا کو منظور نہیں ہے۔پھر آپ کیوں ان کے پیچھے پڑتے ہیں۔اب رہی یہ بات کہ خدا کو کیوں منظور

Marfat.com

نہیں۔ پس اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر خدا ان کو مجبور کرے۔ تو یہ اس کی حکمت امتحان کے خلاف ہے۔ اور اختیار سے وہ ماننے والے نہیں۔ اس لئے خدا کو ان کی ہدایت منظور نہیں اور ہم نے آپ کو ان پر نگراں نہیں بنایا۔ اور نہ آپ ان پر مسلط ہیں۔ پھر آپ کو ان کی کیا فکر پڑی ہے۔ آپ کا کام اتباع وحی ہے آپ اسے کئے جائیے۔

اور آپ کو آپ کی جماعت کو یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن کو یہ پکارتے ہیں گو وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ مگر تم بلاضرورت ان کو برا نہ کہو کہ اس کے جواب میں یہ تعدی کر کے نادانی سے خدا کو برا کہیں اور تم اس کا سبب بنو۔ لیکن اگر ان کی تحقیر کی کوئی معقول وجہ ہو۔ جیسے ان کی الوہیت کا ابطال وغیرہ اور اس پر وہ لوگ خدا پر تعدی کریں۔ تو اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ اور تم ذمہ دار نہیں ہو۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تم خواہ مخواہ ان کے معبودان باطلہ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ ان کو اپنی جہالت سے معبود سمجھتے ہیں اور اپنے اس فعل کو اپنی نادانی سے اچھا سمجھتے ہیں اس لئے ان کو اشتعال ہوگا اور وہ خدا کو برا کہیں گے جو کہ ان کی نادانی اور سراسر تعدی ہے۔ جس طرح ہم نے ان کی نظر میں ان کے عمل کو مستحسن کر رکھا ہے یوں ہی ہم نے ہر قوم کے عمل کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا ہے۔ پس ان کو بے فکر نہ ہونا چاہئے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ان افعال کی سزا نہ ملے گی۔

قرآن مجید کا آفاقی پیغام دنیا کے تمام مذاہب کے متعلق ہے، یعنی لوگوں کے باطل مذہبوں کو برا بھلا مت کہیں، نہ ہی اپنی تقاریر اور تحریروں میں انہیں گالی دیں۔ کیونکہ ان کے باطل ہونے میں شک نہیں، لیکن جب انہیں بُرا کہیں گے تو لامحالہ وہ بھی الٹا آپ کو، آپ کے مذہب کو گالیاں بھی دیں گے اور بُرا بھلا بھی کہیں گے، حالانکہ ہمارا دین اسلام سچا دین ہے لہذا اپنے سچے دین کے لئے ان سے گالیاں مت نکلوائیں، نیز تبلیغ کا انداز بھی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ ہمیشہ حکمت عملی سے دعوت حق دے اور اسمیں اسکا رویہ، اخلاق زبان دانی کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ دین اسلام دنیا کے اس وقت جتنے بھی مذاہب ہیں انہیں قطعاً سب وشتم کرنے کا حکم نہیں دیتا، اگر ان مذاہب کی نفی بھی کرتا ہے تو تفکر وتدبر کے ذریعے، لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اچھے اخلاق وکردار سے غیر مسلموں کو دعوت دیا کریں، جہاں اس آیت میں غیر مسلموں کے متعلق حکم نظر آتا ہے، وہاں اسلام کے اندر موجود مسالک، مکاتب فکر کے رویوں کا بھی ذکر محسوس ہوتا ہے۔ یعنی مختلف مسالک اور مکاتب کے پیشواؤں کو بھی گالیاں مت دو اور نہ ہی تحریراً وتقریراً ان کی مذمت کرو۔

اور یہ لوگ پوری قوت کے ساتھ قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی جسے وہ نشانی کہتے ہیں آگئی تو وہ ضرور ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانات تو اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں میرے قبضہ میں نہیں ہیں اور تم نہیں جانتے کہ جب وہ نشانی آجائے گی۔ تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پلٹ دیں گے اور اس طرح حقیقت بینی اور حقیقت فہمی سے روک دیں گے چونکہ باوجود حق کے واضح ہو جانے کے محض عناداً وہ ایمان نہیں لائے اور ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔

ان کے عناد کی نوبت یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ اگر ان کے پاس فرشتوں کو بھی بھیج دیتے۔ اور وہ بھی ان سے باتیں کر لیتے۔ اور ہر چیز کو ان کے آمنے سامنے لاکر بھی کھڑا کر دیتے۔ تو یہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آئیں اور جبکہ ان کی حالت یہ ہے کہ تو ان کو

Marfat.com

چاہیے تھا کوئی فرمائش نہ کرتے۔ پس آپ ان کی باتوں میں نہ آیئے اور اس کے درپے نہ ہو جایئے کہ کوئی آیت ایسی آجائے جس سے یہ ایمان لے آئیں۔

اور جس طرح یہ لوگ آپ کو یوں مغالطہ دیتے ہیں کہ اگر کوئی نشانی آجائے گی تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ یوں ہی یہ لوگ یہ مغالطہ بھی آپ کو دے رہے ہیں۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ جس جانور کو تم ذبح کرتے ہو اس کو تو کھا لیتے ہو۔ اور جو اپنی موت یا کسی اور طریق سے مرجائے تو اسے نہیں کھاتے پس تم کو چاہیے کہ مذبوح کو بھی نہ کھاؤ۔ پس آپ ان کے دھوکے میں نہ آیئے دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا اتباع کریں تو وہ آپ کو خدا کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ محض اوہام باطلہ کے پیرو ہیں۔ تمہارا رب ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو اس کے رستہ سے بھٹکتے ہیں۔ اور ان کو بھی جو صحیح راستہ پر ہیں پس تم ان کے مغالطہ میں مت آؤ اور جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اس کو کھاؤ۔

مردار اور مذبوح میں یہ فرق ہے کہ مذبوح پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے جس سے وہ کھانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اور مردار میں یہ بات نہیں۔ دوسرے اللہ رب العزت نے مذبوح کو حلال کیا ہے۔ اور مردار کو حرام۔ اور مسلمانوں کا کام اللہ رب العزت کی اطاعت ہے۔ لہذا مذبوح کو مردار پر قیاس نہ کرنا چاہیے اور ان کے اس شبہ کا جواب کہ اپنی ماری حلال اور خدا کی ماری حرام یہ ہے کہ مذبوح بھی ہماری ماری ہوئی نہیں۔ وہ بھی خدا کی ماری ہوئی ہے کیونکہ قبض روح جو حقیقت ہے موت کی، یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہمارا کام صرف ذبح ہے جو محض ایک سبب ہے موت کا۔ اور جب دونوں خدا ہی کے مارے ہوئے ہیں تو یہ کہنا غلط ہے کہ اپنی ماری حلال اور خدا کی ماری ہوئی حرام۔ الغرض حقیقت یہ ہے کہ جو ہم نے بیان کی اور بہت سے لوگ محض اپنی خواہشات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور ان کے دل میں شکوک و شبہات ڈالتے ہیں اور اللہ رب العزت ان حد سے بڑھنے والوں سے بخوبی واقف ہے اور ان کو سزا دے گا۔

اور اے مسلمانو تم سے کہا جاتا ہے کہ ظاہری اور باطنی خواہ وہ جوارح سے تعلق رکھتے ہوں یا قلب سے وہ علی الاعلان ہوں یا خفیہ۔ ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں ان کو ان کے ان گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ جن کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے بشرطیکہ وہ باقی رہیں اور اگر توبہ سے یا محض فضل سے یا کسی اور طریق سے معاف ہو چکے ہیں تو اور بات ہے۔

و ذروا ظاهر الاثم و باطنة............

یہ آیت موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ یعنی صرف گناہ وہ نہیں جو بظاہر کیے جائیں، یا جو ظاہر ہو جائے یا جسے لوگوں کے سامنے کیا جائے۔ مثلاً سینما دیکھنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغل خوری کرنا، بددیانتی کرنا، بدعہدی کرنا، زنا کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، بری مجالس میں بیٹھنا یا بیہودہ لغویات کا استعمال کرنا۔ لیکن باطن طور پر یعنی چھپ کر گناہ کرنا وہ بھی گناہ کہلاتا ہے۔ جس طرح آجکل کوئی شخص کمرے میں بیٹھ کر اکیلا سی ڈیز کے ذریعے یا کیبل کے ذریعے یا ڈش انٹینا کے ذریعے ٹیپ رکارڈ کے ذریعے، ریڈیو کے ذریعے، موبائل فون کے ذریعے فحاشی عریانی دیکھے، گانے سنے بُری حرکتیں کرے۔ بری باتیں ذہن میں دہرائے یہ باطنی گناہ ہیں، ان سے بھی بچنا چاہیے، ان کا بھی حساب ہوگا۔ پانچواں کلمہ ہم پڑھتے ہیں، جس کا

Marfat.com

ترجمہ کچھ اس طرح ہے کہ اے اللہ ہم توبہ کرتے ہیں ہر گناہ سے، جو جان بوجھ کر کئے ہیں یا جو بھول کر کئے ہیں، جو گناہ چھپ کر کئے ہیں، جو سر عام کئے ہیں، ایسے گناہ سے بھی توبہ کرتے ہیں جنہیں میں گناہ سمجھتا ہوں، لیکن پھر بھی کرتا ہوں۔ ایسے گناہوں سے بھی توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گناہ نہیں سمجھتا، لیکن حقیقی طور پر وہ گناہ والے عمل کہلاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ جو عمل ہم چھپ کر کرتے ہیں اس کا کسی کو علم نہیں، یا شائد وہ گناہ کے ضمن میں نہیں آتے، ایسا ہرگز نہیں، بلکہ وہ عمل زیادہ قابلِ گرفت ہیں، جنہیں خلوت میں کیا جائے اور جلوت میں آدمی پارسا نظر آرہا ہو۔ اپنی خلوت اور جلوت کے امتیاز کو مٹانا ہی تقویٰ ہے۔ جو تم نظر آرہے ہو واقعی طور پر تمہیں وہ ہی ہونا چاہئے۔

اور تم ان چیزوں میں سے کچھ نہ کھاؤ۔ جن پر اللہ کا نام قصداً نہیں لیا گیا بھول کر ایسا ہو تو مضائقہ نہیں اور ہم یہ بتلا دیتے ہیں کہ وہ ایک گناہ کی چیز ہے جس کے کھانے سے آدمی سخت گناہ گار ہوتا ہے پس تم ہرگز ایسا نہ کرو۔

اور یہ بھی بتلا دیتے ہیں کہ شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں ایسے اعتراضات ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے مباحثہ کریں پس تم ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم ان کا کہا مانو گے اور ہمارے حکم کو قبول نہ کرو گے تو پھر تم بھی مشرک ہو۔ مسلمانوں کو اس حکم سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ مشرکین شبہ ڈالتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ تمہاری ماری حلال اور خدا کی ماری حرام۔ پس یا تو دونوں کو چھوڑ دو یا دونوں کو کھاؤ۔ مگر اللہ رب العزت حکم دیتے ہیں کہ صرف وہ جانور کھاؤ جس پر ذبح کے وقت حقیقتاً یا حکماً اللہ کا نام لیا گیا ہے اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اس کو نہ کھاؤ اگر تم مشرکین کا کہنا مانو گے۔ تو تم بھی مشرک ہو۔ حالانکہ نہ ان لوگوں نے خدا کا انکار کیا اور نہ رسول کا۔ نہ کسی اور حکم شرعی کا بلکہ ایک حلال شے کو حرام یا حرام شے کو حلال سمجھ لیا۔ اس پر بھی اللہ رب العزت ان کو مشرک بتلاتے ہیں۔

اس زمانہ میں اسلام کی حقیقت زبان سے یہ کہنا رہ گئی ہے کہ ہم مسلمان ہیں نہ اصول اسلام کو ماننے کی ضرورت ہے، نہ فرع کو۔ کوئی شخص صرف اس کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا۔ کہ ہم مسلمان ہیں جب تک قرآن و حدیث اسے مسلمان نہ کہیں اور قرآن بتلاتا ہے کہ جو ذرا کے کسی ایسے حکم کا انکار کرے جو قطعی طور پر ثابت ہے کافر ہے۔ چنانچہ ابھی تم پڑھ چکے ہو کہ مذبوح علی اسم اللہ کو حلال نہ سمجھنے۔ اور مردار کو حرام نہ سمجھنے پر کس زور کے ساتھ مشرک کہا گیا ہے۔ پس اگر تم درحقیقت مسلمان ہو تو تم کو چاہئے کہ ایسے مسلمان بنو جس کو قرآن و حدیث مسلمان کہیں۔ ورنہ صرف تمہارا منہ سے اپنے کو مسلمان کہنا کچھ کارآمد نہ ہوگا۔

زبان سے مسلمان کہنا کافی نہیں۔ بلکہ اپنی عادات واطوار سے بھی مسلمان کہنا ثابت کرنا پڑے گا اور مسلمان کا مقام ومرتبہ تو حقیقت میں قرآن مجید کے تابع ہے۔ اگر اتباع قرآن وحدیث کی کرتا ہے تو صحیح العقیدہ مسلمان کہلائے گا ورنہ اللہ ہی حافظ ہو گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

13/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 72

سورۂ انعام آیت نمبر 122 تا 140 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي
النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

Marfat.com

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ
اَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ
اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ
بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا
تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ

Marfat.com

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ
وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾
وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ
حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۗ
سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ
الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۗ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۗ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۗ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی دی اور ہم نے اس کو ایک روشنی دی کہ اس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہے اس سے نکلنے والا نہیں اس طرح کافروں کی نظر میں ان کے اعمال خوش نما بنا دیے گئے

Marfat.com

ہیں٥ اور اس طرح ہر بستی میں ہم نے گنہ گاروں کے سردار رکھ دیۓ ہیں کہ وہ وہاں حیلے کریں حالانکہ وہ جو حیلہ کرتے ہیں اپنے ہی خلاف کرتے ہیں مگر وہ اس کو نہیں سمجھتے ٥ اور جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہی نہ دیا جائے جو خدا کے پیغمبروں کو دیا گیا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کس کو بخشے جو لوگ مجرم ہیں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ذلت نصیب ہوگی اور سخت عذاب بھی اس وجہ سے کہ وہ مکر کرتے ہیں ٥ اللہ جس کو چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے تو اس کے سینہ کو بالکل تنگ کر دیتا ہے جیسے اس کو آسمان میں چڑھنا پڑ رہا ہو اس طرح اللہ گندگی ڈال دیتا ہے ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے ٥ اور یہی تمھارے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے واضح کر دی ہیں نشانیاں غور کرنے والوں کے لئے ٥ انھیں کے لئے سلامتی کا گھر ہے ان کے رب کے پاس اور وہ ان کا مددگار ہے اس عمل کے سبب سے جو وہ کرتے رہے ٥ اور جس دن اللہ ان سب کو جمع کریگا اے جنوں کے گروہ تم نے بہت سے لے لئے انسانوں میں سے اور انسانوں میں سے ان کے ساتھی کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے کا استعمال کیا اور ہم پہنچ گئے اپنے اس وعدہ کو جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا خدا کہے گا اب تمھارا ٹھکانا آگ ہے ہمیشہ اسمیں رہو گے مگر جو اللہ چاہے بے شک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے ٥ اور اسی طرح ہم ساتھ ملا لیں گے گنہ گاروں کو ایک دوسرے سے بہ سبب ان کے اعمال کے جو وہ کرتے تھے ٥ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تمھارے پاس تمھیں میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمھیں میری آیتیں سناتے اور تمھیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے ہم خود اپنے خلاف گواہ ہیں اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں رکھا اور وہ اپنے خلاف خود گواہی دیں گے کہ بے شک ہم منکر تھے ٥ یہ اس وجہ سے کہ تمھارا رب بستیوں کو ان کے ظلم پر اس حال میں ہلاک کرنے والا نہیں کہ وہاں کے لوگ بے خبر ہوں ٥ اور ہر شخص کا درجہ ہے اس کے عمل کے لحاظ سے اور تمھارا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ٥ اور تمھارا رب بے نیاز رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے اور تمھارے بعد جس کو چاہے تمھاری جگہ لے آئے جس طرح اس نے تمھیں پیدا کیا دوسروں کی نسل سے ٥ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ آکر رہے گی اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ٥ کہو اے لوگو تم عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر میں بھی عمل کر رہا ہوں تم جلد ہی جان جاؤ گے کہ انجام کار کس کے حق میں بہتر ہے یقیناً ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے ٥ اور خدا نے جو کھیتی اور چوپائے پیدا کئے اس میں سے انھوں نے خدا کا کچھ حصہ مقرر کیا ہے پس وہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے ان کے گمان کے مطابق اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے پھر جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو حصہ اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسا برا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں ٥ اور اسطرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کو خوش نما بنا دیا ہے تاکہ ان کو برباد کریں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس ان کو چھوڑ دو کہ اپنی افترا میں لگے رہیں ٥ اور کہتے ہیں کہ یہ جانور اور یہ کھیتی ممنوع ہے انھیں کوئی نہیں کھا سکتا سوا اس کے جس کو ہم چاہیں اپنے گمان کے مطابق اور فلاں چوپائے ہیں کہ ان کی پیٹھ حرام کر دی گئی ہے اور کچھ چوپائے ہیں جن پر وہ اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب انھوں نے اللہ پر افترا کیا ہے اللہ جلد ان کو اس افترا کا بدلہ دے گا ٥ اور کہتے ہیں کہ جو فلاں قسم کے جانوروں کے پیٹ میں ہے وہ ہمارے مردوں کے لئے خاص ہے اور وہ ہماری عورتوں کے لئے حرام ہے اگر وہ مردہ ہو تو اس میں سب شریک ہیں اللہ جلد ان کو اس کہنے کی سزا دے گا بے شک اللہ حکمت والا علم والا ہے ٥ وہ

Marfat.com

لوگ گھاٹے میں پڑ گئے جنھوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا نادانی سے بغیر کسی علم کے اور انھوں نے اس رزق کو حرام کیا جو اللہ نے ان کو دیا تھا اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے وہ گمراہ ہو گئے اور ہدایت پانے والے نہ بنے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ سے مجادلہ کرتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا۔ پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کو ایک روشنی دی جس کو لئے ہوئے۔ وہ برابر لوگوں میں بے تکلف چلتا پھرتا ہے۔ ایسا ہی جیسا وہ شخص جس کی یہ حالت ہو کہ وہ تاریکیوں میں گھرا ہوا ہو۔ جن سے وہ کبھی نکلنے والا نہیں جبکہ وہ دونوں برابر نہیں پہلا شخص دوسرے سے ہر طرح بہتر ہے، تو ثابت ہوا کہ مومن کافر سے بہتر ہے پہلی مثال مومن کی ہے جو کفر کی روحانی موت سے بحیات ایمانی زندہ ہوا ہے۔ اور وہ ایمان کی روشنی میں بصیرت کے ساتھ چلتا پھرتا ہے اور دوسری مثال کافر کی ہے جو کہ جہالات کثیرہ کی تاریکیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ جب تک وہ کفر کو نہ چھوڑے ان سے نہیں نکل سکتا۔ اور جبکہ مومن ہر طرح بہتر ہے کافر سے تو یہ کیوں مومن نہیں ہو جاتے۔ اور کفر پر کیوں مصر ہیں، بلکہ مسلمانوں کو کافر بنانے کی فکر میں ہیں۔ یوں ہم نے کافروں کے لئے ان کے اعمال کو مستحسن بنا رکھا ہے کہ وہ بد سے بدتر افعال کو بہتر سے بہتر سمجھتے ہیں۔

ہم نے بغرض امتحان ہر بستی میں بڑے جرائم پیشہ رکھے ہیں۔ تاکہ وہ اس میں اپنی کج طبعی سے شرارتیں کریں اور اس سے ان پر بھی حجت قائم ہو۔ اور ان کے ذریعے سے دوسروں کا امتحان بھی ہو اور حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اپنے ہی سے شرارت کرتے ہیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے۔ کیونکہ اس کا خمیازہ انہی کو بھگتنا ہوگا۔ یہ چند واقعات تھے ان کے جہل وعناد کے اور ایک خاص واقعہ ان کے جہل وعناد کا یہ ہے کہ جس وقت ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے جس سے آپ کی رسالت کی تصدیق ہوتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جیسی خدا کے رسولوں کو دی گئی ہے۔ کہ ہم پر فرشتہ نازل ہو یا کوئی نوشتہ آسمان سے آئے۔ جو ان کی نبوت کی تصدیق کرے۔ لیکن یہ سراسر جہالت اور ہٹ دھرمی ہے کیونکہ اگر ہر شخص کے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے تو غرض رسالت ہی فوت ہوتی ہے۔

اور اللہ بہتر جانتا ہے جہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے اس لئے جس کو اہل دیکھتا ہے اسے منتخب کرتا ہے اور یہ لوگ اس کے اہل نہیں تو پھر ان کو یہ منصب کیونکر مل جائے اور کیسے ان کو صاحب وحی و صاحب کتاب بنا دیا جائے۔ الغرض یہ ان کی محض بے جا ضد ہے۔ اور عنقریب ان لوگوں کو جنہوں نے جرم پر کمر باندھ رکھی ہے۔ ان شرارتوں کی بدولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا۔

ہدایت و گمراہی اللہ رب العزت کے قبضہ میں ہے جس کو اللہ چاہتا ہے کہ اسے ہدایت کرے۔ اس کے سینہ کو اسلام کے لئے خوب کھول دیتا ہے جس میں وہ اچھی طرح اور بے تکلف داخل ہو جاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کے سینہ کو نہایت درجہ تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ سینہ اس تنگی کی وجہ سے آسمان کو چڑھا جاتا ہے۔

پس یوں ہم پلیدی کو ان لوگوں پر مسلط کر دیتے ہیں جو اصلاً ایمان لانے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ کہ ان سے ایسے ایسے ناپاک افعال صادر ہوتے ہیں کہ کبھی وہ دوسروں کو کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں کبھی معاندانہ درخواستیں کرتے ہیں۔ الغرض یہ رستہ جس پر کفار چل رہے ہیں بالکل غلط ہے۔

Marfat.com

اور جس رستہ پر آپ چل رہے ہو تمہارے رب کا بتایا ہوا ہے آپ اسی پر ہیں اور کسی کے مغالطہ میں آ کر اس سے ذرہ بھر بھی الگ نہ ہو ہم ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کریں دلائل بیان کر چکے جو ان کی حق بینی کے لئے کافی ہیں اور جو کسی طرح بھی حق کو قبول کرنے پر آمادہ ہیں۔ جو نصیحت کو قبول کر لیں ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے جس میں وہ ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رہیں گے۔ یہ تو مومنین کی حالت ہے۔

اور کفار کی حالت یہ ہے کہ جس روز اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اپنے پاس لا کر جمع کرے گا پس نہ پوچھو کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہوگی۔ اس روز اللہ رب العزت ان سے فرمائیں گے کہ اے جنوں کی جماعت تم نے تو بہت سے آدمیوں کو اپنا بنا لیا اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے ان کے دوست آدمی کہیں گے۔ کہ واقعی اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا ہم نے ان سے گمراہی حاصل کی اور انہوں نے ہم سے فرمانبرداری اور اب ہم اپنے اس میعاد پر پہنچ گئے جو آپ نے ہمارے لئے مقرر کی تھی اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ اب دوزخ تمہارا ٹھکانہ ہے تم سب اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہ سزا ان کے لئے نہایت مناسب اور بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ یقیناً تمہارا رب صاحب حکمت اور بڑا جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ان سے قیامت میں بھی کہیں گے۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم میں سے ایسے رسول نہ آئے تھے جو تم سے میرے احکام بیان کرتے ہوں اور تم کو تمہارے اس دن کے آنے سے ڈراتے ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ضرور آئے تھے اور ہم گواہ ہیں اپنے اوپر۔ اور یہ عذر کریں گے کہ ان کو دنیاوی زندگی نے دھوکا دیا۔ اور وہ یہ اقرار کر کے خود اپنے اوپر گواہی دیں گے کہ واقعی وہ کافر تھے الغرض تم ان واقعات میں غور کرو اور ان سے عبرت حاصل کرو۔

اللہ رب العزت کی عادت ہے۔ کہ وہ بستیوں کو ان کے ظلم کے سبب ایسی حالت میں تباہ نہیں کرتے۔ کہ ان کے رہنے والے بالکل بے خبر ہوں۔ اور ان کو متنبہ نہ کیا گیا ہو۔ پس تم کو متنبہ کیا جا رہا ہے تاکہ سرکشی کی صورت میں تم کو قانوناً سزا دی جا سکے۔ اب بچنا نہ بچنا تمہارے اختیار میں ہے اور جیسا جیسا کوئی کرے گا ہر ایک کو اس کے کام کے مناسب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کاموں سے بھی بے خبر نہیں ہے یہ لوگ جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں ان کو ان کے مناسب جزا دی جائے گی۔ اور اب تک جو سزا نہیں دی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا رب بے نیاز رحمت والا ہے پس اس کی بے نیازی جس کے سبب ان کی نافرمانی سے اس کا کوئی ضرر نہیں ہے۔

اگر وہ چاہے تو آج تم سب کو فنا کر دے اور تمہارا جانشین جس کو چاہے بنا دے جیسا کہ تم کو دوسروں کی اولاد پیدا کیا اور ان کو فنا کر دیا۔ لیکن یہ صرف تاخیر ہے یہ نہیں ہے کہ عذاب بالکل آئے ہی گا نہیں۔ کیونکہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور آنے والی ہے۔ اور تم خدا کو بے بس نہیں کر سکتے کہ وہ ایسا نہ کر سکے آپ یہ احکام ان کو سنا دیجئے۔ اور جو ضدی لوگ نہ مانیں ان سے کہہ دیجئے کہ اے لوگو تم اپنے طور پر کام کرتے رہو۔ میں بھی اپنے طور پر کام کر رہا ہوں۔ پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ دار آخرت کا اچھا نتیجہ کس کے لئے ہے۔ تم ظالم ہو اور ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔

اللہ رب العزت پھر مشرکین کی لغویات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بعض بے ہودگیاں ان کی پہلے سن چکے ہو کہ وہ خواہ مخواہ آیات طلب کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو بہکاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اور ان کے علاوہ دوسری بے ہودگیاں وہ یہ کرتے

Marfat.com

ہیں کہ انہوں نے اس کھیتی میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس وجہ سے وہ اس کل کا مالک ہے اللہ کا صرف ایک حصہ لگایا ہے اور محض اپنے گمان باطل سے کہا ہے کہ یہ تو اللہ کا ہے۔ اور یہ ہمارے معبودوں کا حالانکہ وہ کل کھیتی اللہ کی ہے اور خود ان کی بھی نہیں۔ چہ جائیکہ ان کے معبودوں کی پھر غضب یہ ہے کہ جو حصہ ان کے معبودوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں مل سکتا۔ اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے معبودوں کو پہنچ جاتا ہے۔ نہایت ہی برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں کیونکہ اول تو وہ تمام کھیتی اللہ کی ملک تھی۔ اس میں ان کے معبودوں کا کیا حق تھا جو ان کو شریک کیا جاتا ہے۔ دوسرے جو حصہ خدا کا رکھا گیا ہے اس میں سے بھی اپنے معبودوں کو دے دینا سر اسر غلطی ہے۔ پھر جو اپنے معبودوں کے لئے رکھا ہے اس سے خدا کو بے تعلق کر دینا یہ تیسری غلطی ہے۔

الغرض ایک تو ان کی یہ بیہودگی تھی یوں ہی ایک بیہودگی ان کی یہ ہے کہ بہت سے مشرکین کے لئے ان کے شیاطین معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کو مستحسن بنا رکھا ہے۔ تا کہ وہ ان کو تباہ کر دیں اور ان کے دین کو ان پر مخبوط کر دیں اور اس طرح وہ اسی کو دین سمجھ جائیں۔ چنانچہ وہ مشرک اس کو مستحسن سمجھتے اور اس پر کاربند ہیں۔ لڑکیوں کو برابر مار ڈالتے ہیں اور اس جگہ ضمناً ہم بتلائے دیتے ہیں کہ ان کی ضد اور عناد کی وجہ سے خدا کو ہدایت کرنا منظور نہیں۔ ورنہ یہ خدا سے کچھ زبردست نہیں ہیں۔ اس لئے اگر وہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے۔ پس آپ ان کی فکر میں نہ پڑیے اور جو افتراء یہ کرتے ہیں۔ انہیں کرنے دیجئے۔

ایک بیہودگی ان کی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے گمان باطل سے کہا کہ یہ وہ جانور اور کھیتی ہیں۔ جو ممنوع الاستعمال ہیں۔ ان کو کوئی نہیں کھا سکتا۔ بجز اس کے جس کو ہم چاہیں۔ اور کچھ جانور ہیں جن کی پیٹھیں چڑھنے اور بوجھ لادنے کے لئے حرام کر دی ہیں۔ اب نہ ان پر بوجھ لادا جا سکتا ہے۔ اور نہ کوئی سوار ہو سکتا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں کہ جن پر ذبح کے وقت وہ خدا کا نام نہیں لیتے ان احکام کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس طرح وہ اس پر افتراء کرتے ہیں عنقریب وہ ان کو اس افتراء کا بدلہ دے گا۔ اور ایک بیہودگی ان کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے وہ ہمارے مردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ ہو تو وہ مرد و عورت سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب اللہ رب العزت ان کے اس غلط بیان کا بدلہ دے گا اور اب تک جو سزا نہیں دی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ صاحب حکمت اور بڑا جاننے والا ہے اور ابھی تک اس کی حکمت اور اس کا علم اس کو مقتضی نہیں ہوا بے شک وہ لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں جنہوں نے خدا پر افتراء کے طور پر اپنی اولاد کو محض حماقت سے بلا جانے بوجھے مار ڈالا اور ان چیزوں کو حرام کر لیا جن کو اس نے ان کو بطور رزق کے دیا تھا۔ بلا شبہ وہ ایسا کرنے سے گمراہ ہو گئے۔ اور صحیح رستہ پر نہ رہے الغرض یہ سب ان لوگوں کے بہتان ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب مالک کائنات کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو پھر ان لوگوں کیلئے دین اسلام کے متعلق سینہ کھول دیتا ہے ان میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دین کو بخوبی سمجھنے لگتے ہیں اور اگر اللہ بہتری نہ چاہے تو ایسے لوگوں کا سینہ تنگ کر دیتا ہے اور وہ لوگ گمراہی میں چلے جاتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

14/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 73

سورۂ انعام آیت نمبر 141 تا 150 کا ترجمہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا
وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ
حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

Marfat.com

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۴۴) قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا
اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۵) وَعَلَى
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (۱۴۶)
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ (۱۴۷) سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَاۤ اَشْرَكْنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَاؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَاؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ (۱۴۸) قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۱۴۹)
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَاۚ
فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ (۱۵۰)

Marfat.com

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور وہ اللہ ہی ہے جس نے باغ پیدا کیے کچھ ٹیٹوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور کچھ نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ اسکے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم ملتے جلتے بھی اور ایک دوسرے سے مختلف بھی کھاؤ ان کی پیداوار جب کہ وہ پھلیں اور اللہ کا حق ادا کرو اس کے کاٹنے کے دن اور اسراف نہ کرو بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ اور اس نے مویشیوں میں بوجھ اٹھانے والے پیدا کیے اور زمین سے لگے ہوئے بھی کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمھیں دی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے اللہ نے آٹھ جوڑے پیدا کیے دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے پوچھو کہ دونوں نر اللہ نے حرام کیے ہیں یا کہ دونوں مادہ یا وہ بچے جو بھیڑوں اور بکریوں کے پیٹ میں ہوں مجھے دلیل کے ساتھ بتاؤ اگر تم سچے ہو اور اسی طرح دو اونٹ کی قسم سے ہیں اور دو گائے کی قسم سے پوچھو کہ دونوں نر اللہ نے حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچے جو اونٹنی اور گائے کے پیٹ میں ہوں کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تمہیں حکم دیا تھا پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے تا کہ وہ لوگوں کو بہکا دے بغیر علم کے بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیکھاتا کہو کہ جو مجھ پر وحی آئی ہے اس میں تو میں کوئی چیز نہیں پاتا جو حرام ہو کسی کھانے والے پر سوا اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو لیکن جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے نہ نافرمانی کرے اور نہ زیادتی کرے تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور یہود پر سارے ناخن والے جانور حرام کیے ہوئے تھے اور گائے اور بکری کی چربی حرام کی سوا اس کے جو ان کے پیٹھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا کسی ہڈی سے ملی ہوئی ہو یہ سزا دی تھی ہم نے ان کو ان کی سرکشی پر اور یقیناً ہم سچے ہیں ۝ پس اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو کہہ دو کہ تمھارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے ٹل نہیں سکتا ۝ جنھوں نے شرک کیا وہ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کر لیتے اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے بھی جو ان سے قبل ہوئے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے ہمارا عذاب چکھا کہہ کیا تمھارے پاس کوئی علم ہے جس کو تم ہمارے سامنے پیش کرو تم تو صرف گمان کی پیروی کر رہے ہو اور محض اٹکل سے کام لیتے ہو ۝ کہو کہ پوری حجت تو اللہ کی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا ۝ کہو کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس پر گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے اگر وہ جھوٹی گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور تم ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہراتے ہیں ۝

تشریح: اور وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے باغات کو پیدا کیا۔ ان کو بھی جو ٹیٹوں پر چڑھائے ہوئے ہیں جیسے انگور اور ان کو بھی جو ٹیٹوں پہ چڑھائے ہوئے نہیں ہیں جیسے دوسرے درخت کھجوروں کو بھی۔ اور کھیتوں کو بھی یوں کہ ان کے پھل مختلف ہیں۔ اور زیتون کو بھی اور انار کو بھی یوں کہ وہ کچھ کچھ ملتے جلتے ہیں اور کچھ کچھ نہ ملتے جلتے اور اس بنا پر وہ ان کا مالک ہے۔ وہ تم کو اجازت دیتا ہے کہ جب وہ پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ۔

اور تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ جس روز تم انہیں کاٹو تو اس کا حق عشر دے دیا کرو اور کسی بات میں حد شرعی سے نہ بڑھو کہ دوسروں کی

Marfat.com

مملوکات ناحق کھانے لگو۔ یا فقراء کا حق نہ دو۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔
اور اللہ نے مویشی میں سے بھی ہر ایک کو پیدا کیا ہے۔ اونچے قد کے جانوروں کو بھی جو بوجھ اٹھانے کے قابل ہیں۔ اور چھوٹے قد کے جانوروں کو بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کا بھی مالک ہے۔ وہ تم کو اجازت دیتا ہے کہ ان چیزوں میں سے جو اس نے تم کو بطور رزق کے دی ہیں۔ کھاؤ اور ان کو حرام کر کے شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور تم کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے الغرض اس نے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے ہیں دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے اور ان کو حلال کیا ہے۔ اب جو ان کی حرمت کے مدعی ہیں آپ ان سے کہئے۔ کہ خدا نے دونروں کو حرام کیا ہے یا دو ماداوں کو۔ یا ان کو جو ان ماداوں کے رحموں میں ہوں۔ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو۔ تو تم دلیل سے مجھے ان میں سے کسی کی حرمت پر مطلع کرو مگر تمہارے پاس دلیل ہے ہی نہیں تو تم کیا مطلع کرو گے اور اس نے دو گائے کی قسم سے اور دو اونٹ کی قسم سے پیدا کئے ان میں سے بھی کسی کو حرام نہیں کیا۔ اب جو لوگ ان کی حرمت کے مدعی ہیں آپ ان سے کہئے کہ اس نے نروں کو حرام کیا ہے یا ماداوں کو یا ان کو جو ماداوں کے رحموں میں ہوں کسی کو بھی نہیں تو پھر تم ان کے حرمت کے مدعی کیسے ہو کیا تم اس وقت موجود تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی ہدایت کی کہ یہ چیزیں حرام ہیں تم ان کو نہ کھانا جبکہ یہ بھی نہیں تو پھر تم ظالم نہیں بلکہ اظلم ہو۔ اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔ جو خدا پر جھوٹ تراشے۔ تا کہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا جو ظلم پر کمر بستہ ہوں۔
مگر آپ اتمام حجت کئے جائیے اور ان سے کہیں کہ ان چیزوں کی حرمت تم خدا کی طرف کیسے منسوب کرتے ہو میں تو اس وحی میں جو مجھ پر کی گئی ہے ان میں سے کسی چیز کو بھی کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا ہاں جو مردار ہو۔ یا دم مسفوح ہو۔ یا سور کا گوشت وغیرہ ہو وہ بے شک حرام ہیں کیونکہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ جو کھانے کے قابل نہیں۔ یا وہ گناہ کی چیز ہو جس کو غیر اللہ کے نام زد کیا گیا ہو وہ بھی حرام ہے مگر تم ان چیزوں کو حلال سمجھتے ہو۔ اس لئے تم بالکل خدا کے احکام کو بدلتے ہو۔ جن کو اس نے حرام کیا تھا تم ان کو حلال کر رہے ہو۔ اور جن کو اس نے حلال کیا تھا تم ان کو حرام کر رہے ہو۔
الغرض یہ چیزیں بے شک حرام ہیں پھر جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے کھانے کے لئے مضطر ہو۔ بشرطیکہ نہ وہ ان کی حرمت اصلیہ کا انکار کر کے اللہ رب العزت کے مقابلہ میں سرکشی کرنے والا ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ یا محض بلا ضرورت کھا کر حد سے تجاوز کرنے والا تو اس کے لئے حد اضطرار تک یہ چیزیں بھی حرام نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے کہ ان کو اس حالت میں حرام نہیں رکھا۔ ف۔
اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ حکم تو مسلمانوں کا تھا اور خاص یہود پر ہم نے ہر ناخن والی چیز کو حرام کر دیا تھا۔ اور گائے بکری کی قسم میں سے ہم نے ان پر ان کی چربیاں حرام کر دی تھیں۔ بجز ان چربیوں کے جن کو ان کی پیٹھیں یا آنتیں اٹھائے ہوئے ہوں یا وہ ہڈی پر چپٹی ہوں۔ یہ ہم نے ان کو ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور نہ وہ فی نفسہ قابل تحریم نہ تھیں اور ہم یہ بالکل صحیح کہتے ہیں جس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہیں۔ لیکن ان میں بھی وہ محرمات نہیں جن کی حرمت کے یہ مشرکین مدعی ہیں پھر اللہ رب العزت نے کب اور کس شریعت میں ان کو حرام کیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ محض افتراء ہے اب اگر یہ تم کو جھٹلا دیں تو تمہارا رب بہت فراخ رحمت والا ہے اس لئے ان کو فوراً سزا نہ دے گا۔ لیکن کسی نہ کسی وقت وہ ضرور انہیں سزا دے گا۔ یہ لوگ دلائل سے زچ ہو کر کہیں

Marfat.com

گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہم کوئی چیز حرام کرتے پس جب خدا کی یہ مرضی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ بھی ایک ہٹ دھرمی ہے۔ یوں ہی بے ہودہ عذروں سے ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی جس کا انجام یہ ہوا تھا کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا خوب مزا چکھا۔ آپ ان سے کہیئے کہ کیا تمہارے پاس جبر پر اور اس کے عذر ہونے پر کوئی دلیل صحیح موجود ہے کہ تم اس کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ یقیناً کوئی دلیل تمہارے پاس موجود نہیں، تم محض وہم و باطل کے پیرو ہو۔ اور سراسر اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو خدا ہی کی حجت پوری رہی اور تمہاری گمراہی ثابت ہوگئی۔ اب اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا مگر اس کی عادت یہ ہے کہ وہ معاندین کو ہدایت نہیں کرتا آپ ان سے یہ بھی کہیئے کہ اچھا تم اپنے گواہ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ خدا نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے اب اگر وہ گواہی دیدیں تو تم ان کے ساتھ گواہ نہ ہونا کیونکہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو بناتے ہیں اور اس لئے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی پیروی کی جائے۔

یہ درس بڑی اہمیت کا حامل ہے اسمیں حلال و حرام کے ان جانوروں کا تذکرہ ہے جن کا ہمارے روزمرہ کے دسترخوانوں سے گہرا تعلق ہے ان چیزوں کے کھانے کا ذکر ہے یا منع کیا گیا ہے جن سے سارا دن ہی واسطہ رہتا ہے اسلام نے معمولی سی معمولی بات پر بھی گرفت کی ہے اور عام سی عام پر بھی راہنمائی کی ہے یہی چیز ظاہر کرتی ہے کہ اسلام فطرتی دین ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

15/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 74

سورۂ انعام آیت نمبر 151 تا 165 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْــٴًـا
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

Marfat.com

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ
وَ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ
قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ
اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ
یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ
وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا
مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى

Marfat.com

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦١﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ
وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ
أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ
إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ
وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو آؤ میں سناؤں وہ چیزیں جو تمھارے رب نے تم پر حرام کی ہیں یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائی کے کام کے پاس نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اور جس جان کو اللہ نے حرام ٹھہرایا اسکو نہ مارو مگر حق پر یہ باتیں ہیں جن کی خدا نے تمھیں ہدایت فرمائی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو ہم کسی کے ذمہ ہی چیز لازم کرتے ہیں جس کی اسے طاقت ہو اور جب بولو تو انصاف کی بات کرو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو یہ چیزیں ہیں جن کا اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اللہ نے حکم دیا کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے پس اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کردیں گے یہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم بچتے رہو وہ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی نیک کام کرنے والوں پر اپنی نعمت پوری

Marfat.com

کرنے لئے اور ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تا کہ وہ اپنے رب کے ملنے کا یقین کریں ٥ اور اسی طرح ہم نے یہ کتاب اتاری ہے ایک برکت والی کتاب پس اس پر چلو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے ٥ اس لئے کہ تم یہی نہ کہنے لگو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں کو دی گئی تھی اور ہم انکو پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے ٥ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم سب میں سے بہتر راہ پر چلنے والے ہوتے پس آچکی تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت تو اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری نشانیوں سے اعراض کرتے ہیں ہم ان کو ان کے اعراض کی پاداش میں بہت برا عذاب دیں گے ٥ یہ لوگ کیا اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمھارا رب آئے یا تمھارے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آئے جس دن تمھارے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آپہنچے گی تو کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ نیکی نہ کی ہو کہو تم راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں ٥ جنھوں نے اپنے دین میں راہیں نکالیں اور گروہ گروہ بن گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر جب وہی ان کو بتا دیگا جو وہ کرتے تھے ٥ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس کا دس گنا ہے اور جو شخص برائی لے کر آئیگا تو اس کو بس اس کے برابر ملیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ٥ کہو کہ میرے رب نے مجھ کو سیدھا راستہ بتا دیا ہے دین صحیح ابراہیم کی ملت کی طرف جو یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے ٥ کہو میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرماں بردار ہوں ٥ کہو! کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں جب کہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص بھی کوئی کمائی کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تمھارے رب کی طرف تمھارا لوٹنا ہے پس وہ تمھیں بتا دے گا وہ چیز جس میں تم اختلاف کرتے تھے ٥ اور وہی ہے جس نے زمین میں تمھیں ایک دوسرے کا جانشین بنایا اور تم میں سے ایک کا رتبہ دوسرے پر بلند کیا تا کہ وہ آزمائے تمھیں اپنے دئے ہوئے میں تمھارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ آپ ان سے کہئے کہ تم تو ناحق خدا پر افتراء کرتے ہو کہ خدا نے فلاں چیز حرام کی فلاں حرام کی آؤ میں تمہیں وہ چیزیں بتاؤں جو سچ تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں اچھا سنو اس نے تم پر شرک کو حرام کیا ہے۔ اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اور اس نے تم پر والدین کی نافرمانی کو حرام کیا ہے۔ اور تمہیں حکم دیا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرو۔ اور تم پر قتل اولاد کو حرام کیا ہے اور تم کو حکم دیا ہے کہ اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کرو۔ ہم تم کو بھی رزق دیں گے اور ان کو بھی اور تم پر بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ بے حیائی کی باتوں کے پاس بھی نہ بھٹکو۔ جو کھلم کھلا ہوں ان کے بھی اور خفیہ ہوں ان کے بھی۔ اور قتل ناحق کو بھی حرام کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے۔ ہاں جائز طور پر قتل جیسے حدود و قصاص میں مستثنیٰ ہے۔ ان باتوں کی اس نے تم کو ہدایت کی ہے امید ہے کہ تم سمجھو گے اور سمجھ کر ان کے پابند ہو گے اور یتیموں کے مال میں ناجائز تصرف کو بھی حرام کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ یتیم کے مال کے پاس بھی نہ بھٹکو۔ کہ اس کی حفاظت کرنا۔ اس کو یتیم کی حوائج ضروریہ میں خرچ کرنا۔ وغیرہ وغیرہ تصرف کرنا مستثنیٰ ہے۔ تا وقتیکہ وہ اپنی حد بلوغ کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں کمی کو بھی حرام کیا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ ناپ تول کو

Marfat.com

انصاف کے ساتھ پورا کرو اور یہ حکم اسی حد تک ہے جہاں تک تمہیں پورا کرنے کی قدرت ہو۔ اور جو تمہاری قدرت سے خارج ہے اس میں مواخذہ نہیں کیونکہ ہم کسی کو مکلف نہیں بناتے مگر اس کی مقدور بھر پس جو زیادتی و کمی قدرت سے خارج ہے وہ معاف ہے اور ناانصافی کو بھی تم پر حرام کیا ہے کہ جب تم کوئی بات کہو تو انصاف کو ملحوظ رکھو۔ اگرچہ تمہارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور اس کی رشتہ داری کی وجہ سے بھی انصاف کو نہ چھوڑو اور خدا کے معاہدہ کو جو تم اس سے کر چکے ہو توڑنے کو بھی حرام کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ خدا کے عہد کو ضرور پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت کی ہے۔ امید ہے کہ تم نصیحت قبول کرو گے اور ان کو مانو گے۔

اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ یہ میرا رستہ ہے جو کہ سیدھا ہونے کی حالت میں موجود ہے۔ پس تم اس کا اتباع کرو۔ اور دوسرے رستوں پر نہ جاؤ کہ وہ تمہیں مقصود سے دور لے جائیں گے یہ بھی اس نے تم کو ہدایت کی ہے امید ہے کہ تم مخالفت سے بچو گے پہلے بھی لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا۔ چنانچہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے نیکوکار ہونے کی بنا پر ان کو کتاب دی تھی۔ کہ وہ مکمل اور ہر ضروری امر کی تفصیل اور سراسر ہدایت اور رحمت تھی۔ لوگ اپنے رب کے سامنے پیشی کا یقین کریں اور اس بناء پر اس کی اطاعت کا التزام کریں۔ پس اسی غرض سے تم کو بھی یہ ہدایت کی گئی ہے۔

اور تم کو بتلایا جاتا ہے کہ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے اور خیر و برکت والی ہے پس تم اس کا اتباع کرو اور خواہ مخواہ کے شبہات نہ کرو امید ہے کہ تمہارے ایسا کرنے سے تم پر رحم کیا جائے گا۔

اس کو ہم نے اس لئے بھی نازل کیا ہے۔ مبادا تم یہ کہو کہ ہم سے پہلے دو جماعتیں یہود و نصاریٰ پر کتاب نازل کی گئی۔ اور ہم ان کے علم سے بے خبر تھے پس ہم اطاعت کیسے کر سکتے تھے۔ لہٰذا ہم معذور ہیں یا تم یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان سے زیادہ صحیح رستہ پر ہوتے سو اب تمہارے ان دونوں عذروں کے ختم کرنے کے لئے تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک روشن حقیقت اور سراسر ہدایت اور سراپا رحمت یعنی کتاب اللہ آچکی ہے اور اب تمہارے لئے کوئی عذر نہیں ہے پس جو لوگ اب بھی خدا کی آیات کی تکذیب کرتے اور ان سے اعرض کرتے ہیں وہ نہایت ظالم ہیں۔ ان کے اعراض کا بدلہ سخت ناگوار عذاب دیں گے۔

اس قدر دلائل کے بعد بھی جب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو کیا یہ لوگ کسی اور بات کے منتظر ہیں۔ بجز اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آئیں اور انہیں یقین دلائیں یا خود خدا ان کے پاس آئے اور وہ ان سے کہے کہ واقعی یہ ہمارے رسولؐ ہیں اور یہ ہماری کتاب ہے یا کوئی اور خدا کی بڑی نشانی آدے جو انہیں ایمان پر مجبور کر دے سو فرشتے اور خدا تو آئیں گے نہیں۔ ہاں خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی۔ جس کے سامنے سر جھکانے پر کفار مجبور ہوں گے لیکن جس روز تمہارے رب کی وہ بعض نشانیاں آئیں گی۔ اس روز کسی ایسے شخص کا ایمان جو پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی تھی اس کو کچھ نافع نہ ہوگا۔ لہٰذا وہ بھی کالعدم ہوا۔ اچھا آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ تم انہیں امور مذکورہ کے منتظر رہو اور ایمان نہ لاؤ ہم بھی وقت کے منتظر ہیں جب وقت آئے گا۔ اس وقت تم سے سمجھ لیں گے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے اپنے اپنے دین کو جدا جدا کر رکھا ہے اور خدا کے دین کو چھوڑ کر الگ الگ دین لئے بیٹھے ہیں۔ آپ کسی بات میں ان میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ ان سے بالکل جدا ہیں۔ اس لئے نہ آپ سے ان کے اعمال کی بازپرس ہو سکتی ہے۔ اور نہ آپ کو خواہ مخواہ ان سے ہمدردی کی ضرورت ہے کہ آپ اس کی خواہش کریں کہ جس طرح بھی ہو یہ مسلمان ہو جائیں ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے وہ جس حالت پر ان کو چاہے گا

Marfat.com

رکھے گا اس کے بعد جب وہ خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو وہ ان کو وہ باتیں بتلا دے گا۔ جو وہ کہا کرتے تھے یعنی ان کو سزا دے گا۔

لیکن اس میں انصاف کا لحاظ رکھا جائے گا۔ چنانچہ جو شخص نیکی لیکر آئے گا اس کی نیکی کی یوں قدر کی جائے گی کہ اس کو کم از کم اس کا دس گنا بدلہ دیا جائیگا اور جو شخص کوئی برائی لیکر آئے گا۔ اس کا اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر بالکل ظلم نہ کیا جائیگا۔ آپ ان سے اپنی بے تعلقی کو یوں ظاہر فرما دیجئے۔ کہ ان سے کہہ دیجئے کہ تم لوگ غلط رستوں پر ہو۔

اور مجھے میرے رب نے سیدھا رستہ بتا دیا ہے یعنی وہ مضبوط دین جو کہ ابراہیم کا مذہب ہے جو کہ سیدھے مسلمان تھے۔ اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے پھر مجھے تم سے کیا تعلق آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے جو کہ رب العالمین ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں کسی کو شریک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس کا حکم کیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلا اس کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہوں نیز۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا میں خدا کے سوا کوئی اور رب ڈھونڈوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ جس میں وہ اشیاء بھی داخل ہیں جن کو رب ماننے کی تم مجھے ترغیب دیتے ہو اور یہ قانون ہے کہ جو شخص بھی کوئی کام کرتا ہے۔ وہ اپنی ہی ذمہ داری کرتا ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اس لئے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ کروں میں اور بھرو تم پس مجھے معاف رکھو۔ اور گناہوں کا بوجھ تمہیں اٹھاتے رہو اس کے بعد تمھاری واپسی تمھارے پروردگار کی طرف ہوگی پس وہ تمہیں وہ باتیں بتائے گا۔ جن میں تم میرے ساتھ اختلاف رکھتے تھے۔

اور وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں تمہارے اسلاف کا جانشین بنایا۔ اور مرتبہ کے لحاظ سے بعض میں سے بعض پر فوقیت دی کسی کو خادم بنایا کسی کو مخدوم کسی کو حاکم کسی کو محکوم کسی کو تابع کسی کو متبوع کسی کو ذلیل کسی کو شریف تا کہ وہ تمھارا ان باتوں میں امتحان کرے جو اس نے تم کو دی ہیں پس جو تمہارے بزرگوں کو مار کر تمہیں ان کی جگہ قائم کر سکتا ہے۔ وہ تم کو مار کر تم کو دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔ اور جو دنیا میں بغرض امتحان فرق مراتب پر قدرت رکھتا ہے وہ آخرت میں بطور جزا و سزا کے بھی فرق مراتب پر قدرت رکھتا ہے لہٰذا جو دھمکی اوپر دی گی ہے اس کو بے حقیقت نہ سمجھا جائے یہ بات یقینی ہے کہ آپ کا رب نافرمانوں کو بہت جلد سزا دینے والا ہے اور یہ صحیح ہے کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے۔ اور بڑا رحمت والا ہے اگر یہ نافرمان اب بھی ایمان لے آئیں۔ تو وہ سب گناہوں کو معاف کرنے پر تیار ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الاعراف

یہ سورۃ الاعراف مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 206 اور رکوع کی تعداد 24 ہے کلمات کی تعداد 3387 اور حروف کی تعداد 14635 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 46,47 سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے۔''بلند مقام'' اس لئے اس کا نام الاعراف ہے اس مین صاحب اعراف کا ذکر ہے۔اعراف جنت اور جہنم کے مابین ایک بلند مقام کو بھی کہتے ہیں۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس سورۃ کا نمبر 7 ہے جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 39 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: قرآن کی پیروی کریں، قوانین قرآن کی اتباع کریں۔حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس کا سجدہ نہ کرنا، تکرار کرنا اور اپنے آپ کو بہتر کہنا، تکبر کرنا، مکالمہ بازی کرنا، قیامت تک مہلت مانگنا تاکہ لوگوں کو گمراہ کر سکے، اللہ نے مہلت دے دی، مکمل واقعہ آدم علیہ السلام بہترین لباس تقوی کا ہے۔شیطان سے بچیں وہ مختلف صورتوں میں حملہ کرتا ہے اللہ فحش باتوں کی تعلیم نہیں دیتا۔

آیت نمبر 31 تا 70: اچھا لباس پہن کر اللہ کی عبادت کریں، خوب کھاؤ فضول خرچی نہ کرو اللہ اس کو پسند نہیں کرتا۔زندگی مہلت ہے متقی غمگین نہ ہوں گے۔دوزخی کہیں گے یا اللہ ان کا عذاب دوگنا کردے۔جنہوں نے گمراہ کیا دنیا تماشہ ہے دنیا کی زندگی میں اللہ کو نہ بھولو، دین میں اپنی طرف سے اضافہ نہ کرو احکام وفرائض کی اہمیت کا تذکرہ ہے۔زمین وآسمان کو چھ دن میں بنایا ہے پانی زمین میں طاقت پیدا کرتا ہے۔حساب وکتاب کا تذکرہ ہے۔اصحاب اعراف کا ذکر ہے جنت والوں اور دوزخیوں سے گفت و شنید ہے۔

آیت نمبر 71 تا 100: حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا واقعہ قوم عاد حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے مارنے پر عذاب قوم لوط علیہ السلام قوم شعیب علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر 101 تا 150: بنی اسرائیل پر مہربانیاں اور ان کی نافرمانیوں کا تذکرہ فرعون کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ہر بچہ دنیا میں دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔دنیا کی طمع سے بچو، اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں ان ناموں سے پکارو۔اور ایسے لوگوں سے تعلق مت رکھو، جو ان ناموں کی غلط تاویلیں کرتے ہیں اللہ کے ناموں کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

آیت نمبر 151 تا 162: اللہ نیک لوگوں کی سرپرستی فرماتا ہے جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو توجہ سے سنو، قرآن تقاضا کرتا ہے

Marfat.com

کہ اس کو پڑھا جائے اس کو سنا جائے اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔ اپنے اندر ہی اندر اس کو یاد کریں اونچی آواز سے اور آہستہ آواز سے بھی، بیشک جو اللہ کے نیک بندے ہیں وہ اسے سجدہ کرتے ہیں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو قرآن مجید کی آیت پر سجدہ کرتا ہے تو شیطان چیختا ہے کہ میں برباد ہو گیا میں نے سجدہ نہ کر کے ذلت اٹھائی۔

آیت نمبر 163 تا 206: بنی اسرائیل کا تذکرہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اصحاب سبت کے واقعات کا تذکرہ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا تذکرہ، بنی اسرائیل کے ایک مشہور و معروف آدمی کی مثال سے قوم کو سمجھانے کا ذکر انسانوں اور جنوں کی بد اعتدالیوں کا ذکر، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و تبلیغ کے ارشادات کا تذکرہ مختلف ادوار کے مشرکین کے شرک کا ذکر۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قوم قریش سے خطاب۔ قرآن مجید کو سننے اور سمجھنے کی ہدایات۔ اور زندگی کے لمحات گزارنے کا طریقہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ نا اہل لوگوں کا ذکر قرآن مجید پڑھنے والے اور اقامتِ صلوۃ والے نیک لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں کے اجر اللہ رب العزت ضائع نہیں کرتے۔

Marfat.com

16 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 75

سورۂ اعراف آیت نمبر 1 تا 10 پر مشتمل ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓصٓ ۚ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ
هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾
وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا
مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ:
پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف لام صاد ٥ یہ کتاب ہے جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے پس آپ کا دل اسکے باعث تنگ نہ ہوتا کہ آپ اسکے ذریعہ سے لوگوں کو ڈراؤ اور ایمان والوں کے لئے یاد دہانی ہے ٥ جو اترا ہے تمھاری جانب تمھارے رب کی طرف سے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ٥ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا ان پر ہمارا عذاب رات کو آپہنچا یا دوپہر کو جب کہ وہ آرام کر رہے تھے ٥ پھر جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ اس کے سوا کچھ نہ کہہ سکے کہ واقعی ہم ظالم تھے ٥ پس ہمیں ضرور پوچھنا ہے ان لوگوں سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے اور ہمیں ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے ٥ پھر ہم ان کے سامنے سب بیان کر دیں گے علم کے ساتھ اور ہم کہیں غائب نہ تھے ٥ اس دن وزن دار صرف حق ہوگا پس جن کی تولیں بھاری ہونگی وہی کامیاب ٹھہریں گے ٥ اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی وہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے ٥ اور ہم نے تمہیں زمین میں جگہ دی اور ہم نے تمھارے لئے اس میں زندگی کا سامان فراہم کیا مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو ٥

تشریح: ایک عظیم الشان کتاب یعنی یہ سورۃ آپ کی طرف نازل کی جارہی ہے۔ جس میں آپ پر دو قسم کی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ایک خود اس پر عمل کرنے کی اور دوسری اس کو لوگوں کو پہنچانے کی اور چونکہ یہ دونوں بڑی ذمہ داریاں ہیں اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو کوئی تنگی لاحق ہو۔ بالخصوص جبکہ اس میں مشرکین کے معبودات باطلہ کی سخت مذمت بھی ہے پس آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں اس کے متعلق کوئی تنگی نہ ہونی چاہے اور آپ کو ان دونوں باتوں کو فراخ دلی کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔ اور یہ کتاب نازل اس لئے کی گئی ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ان کے برے اعمال کے بُرے نتائج سے ڈرائیں۔ اور مسلمانوں کی نصیحت کے لئے تاکہ وہ کتاب ان کو نصیحت کرے۔

اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ تم سب جن وانس اس کتاب کی پیروی کرو۔ جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور اس کے سوا دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو جو کہ تم نے بنا رکھے ہیں۔ اس قسم کے احکام بہت مرتبہ دیئے جا چکے ہیں مگر تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ایسا نہ چاہیے۔ کیونکہ اس کا نہایت برا نتیجہ نکلے گا۔

اور کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جن کو ایسی ہی حرکتوں کی وجہ سے ہم تباہ کر چکے ہیں اور رات کے وقت کہ وہ بے فکری سے سو رہے تھے ہمارا عذاب ان کے پاس آ گیا۔ یا دوپہر کے وقت کہ وہ قیلولہ کر رہے تھے۔ پس جس وقت ہمارا عذاب ان کے پاس آیا۔ اس وقت وہ اپنی سب اکڑفوں بھول گئے تھے اور اس وقت وہ یہ کہتے تھے کہ واقعی ہم ظالم تھے اور ہم نے بڑی زیادتی کی کہ خدا کی اور اس کے رسولوں کی بات نہ مانی پس تم ان واقعات سے عبرت حاصل کرو اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تباہ کرنے والی ہیں اور کتاب منزل کا اتباع کرو کیونکہ ہم قیامت میں تمام ان لوگوں سے باز پرس کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے کہ تم لوگوں نے رسولوں کی بات مانی تھی یا نہیں اور نہیں تو کیوں اور رسولوں سے بھی باز پرس کریں گے کہ تم نے ان کو ہمارے پیغام پہنچائے تھے یا نہیں اور چونکہ رسول پیغام پہنچا چکے ہیں اس لئے وہ تو بری ہو جائیں گے اور صرف تمہارے اوپر بات آپڑے گی پھر ہم خود تمام واقعات اپنے

Marfat.com

ذاتی علم سے تمہارے سامنے بیان کریں گے کیونکہ ہم تمام واقعات کو دیکھ رہے ہیں اور ہم تم سے غائب نہیں ہیں کہ ہمیں خبر نہ ہو اس لئے تمہیں انکار کی بھی گنجائش نہ ہوگی۔

پھر تمہارے اعمال تولے جائیں گے اور اس روز اعمال کا تولا جانا بالکل صحیح ہے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں پھر جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری ہوں گے اور نیکیوں کا پلہ جھکتا رہے گا وہ تو کامیاب ہیں اور جس کے تولے ہوئے اعمال ہلکے ہوں گے اور نیکیوں کا پلہ اڑتا رہے گا سو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کا نقصان اٹھایا اور جان بھی کھوئی کہ وہ ہمارے آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے اور ان کی تکذیب کرتے تھے۔ واضح ہو کہ من ثقلت موازینہ میں جملہ مومنین داخل ہیں کیونکہ اگر وہ عاصی نہیں ہیں تب تو نیکیوں کے پلے کا جھکا ہونا ظاہر ہے اور اگر عاصی ہیں تو چونکہ نیکیوں کے پلہ میں ایمان بھی ہے اور ایمان سے وزنی کوئی بھی گناہ نہیں اس لئے پھر بھی وہ ہی پلہ جھکا رہے گا۔ اور اس کی وجہ سے عذاب ابدی سے نجات پا جائے گا اور چونکہ کفر کے مقابلے میں کوئی نیکی وزن نہیں رکھتی اس لئے کافروں کی نیکیوں کا پلہ بالکل ہلکا ہوگا۔ اس لئے وہ عذاب ابدی کی سزا پائیں گے اور چونکہ ایمان کے ساتھ معاصی کچھ نہ کچھ وزن رکھتے ہیں اور اس طرح بے وزن نہیں ہیں۔ جیسے کفر کے ساتھ نیکیاں اس لئے گناہوں کا پلہ بھی کچھ کچھ جھکے گا۔ اور اسی نسبت سے نیکیوں کے پلہ میں خفت ہوگی پس اسی نسبت سے عصاۃ سزا کے مستحق ہوں گے اب اللہ رب العزت کو اختیار ہے کہ وہ اس پر سزا دے یا معاف کر دے اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی نیکیاں بھی میزان میں رکھی جائیں گی۔ جیسے محتاجوں کو نفع پہنچانا خیر خیرات وغیرہ مگر چونکہ کفر کی وجہ سے وہ بے وزن ہوں گی اس لئے ان پر کسی جزا کا استحقاق نہ ہوگا اور کفار کی نیکیوں کا میزان میں رکھا جانا من خفت موازینہ سے سمجھتا ہے۔ کیونکہ موازین جمع میزان کی نہیں بلکہ موزون کی ہے اور مراد اعمال صالحہ ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم نے تم پر احسانات کئے ہیں کہ ہم نے تمہیں زمین میں مضبوطی کے ساتھ جمایا تم اس میں صرف رہے ہی نہیں بلکہ اس میں حسب منشا تصرف بھی کرتے ہو اور ہم نے اس میں تمہارے لئے سامان زندگی پیدا کئے جن سے تم آسانی سے اپنی زندگی کے دن پورے کرتے ہو اور یہ احسانات مقتضی ہیں شکر کو جس کی صورت یہ ہے کہ اس منعم کی مخالفت نہ کی جائے بلکہ اطاعت کی جائے مگر تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

شکر کرنے سے انعام بڑھتے ہیں اور ناشکری سے انعامات میں کمی واقع ہوتی ہے اللہ رب العزت کا فرمان عظیم ہے تم نیکیوں پر شکر ادا کرتے رہو میں انعامات کی بھرمار کرتا رہوں گا اور شکر کا تقاضا ایک یہ بھی ہے کہ بندہ ہر حال میں ہر وقت اُسی کو یاد کرتا رہے اسی میں اُسکی کامیابی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

17/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 76

سورۂ اعراف آیت نمبر 11 تا 25 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ
مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ
مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ
جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

Marfat.com

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا
مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا
وُرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُونَا مِنَ الْخٰلِدِينَ ﴿٢٠﴾
وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا
ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ
وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر ہم نے تمھاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو پس انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا○ خدا نے کہا کہ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جبکہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا ابلیس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے بنایا ہے اور آدم کو مٹی سے ○ خدا نے کہا کہ تو اتر یہاں سے تجھے یہ حق نہیں کہ تو اس میں گھمنڈ کرے پس نکل جا یقیناً تو ذلیل ہے○ ابلیس نے کہا کہ اس دن تک کے لئے تو مجھے مہلت دے جب کہ سب لوگ اٹھائے جائیں گے○ خدا نے کہا کہ تجھ کو مہلت دی گئی○ ابلیس نے کہا کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی لوگوں کے لیے تیری سیدھی

Marfat.com

راہ پر بیٹھوں گا ٥ پھر ان پر آؤں گا ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور انکے دائیں سے اور ان کے بائیں سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ٥ خدا نے کہا کہ نکل یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا جو کوئی ان میں سے تیری راہ پر چلے گا تو میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا ٥ اور اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ جہاں سے چاہو مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے پھر شیطان نے دونوں کو بہکایا تاکہ وہ کھول دے ان کی وہ شرم کی جگہیں جو ان سے چھپائی گئی تھیں اس نے ان سے کہا کہ تمھارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتہ نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جائے ٥ اور اسنے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ٥ پس مائل کر لیا ان کو فریب سے پھر جب دونوں نے درخت کا پھل چکھا تو ان کی شرمگاہیں ان پر کھل گئیں اور وہ اپنے کو باغ کے پتوں سے ڈھانکنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تمھیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے ٥ انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ٥ خدا نے کہا اترو تم ایکدوسرے کے دشمن ہو گے اور تمھارے لئے زمین میں ایک خاص مدت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ٥ خدا نے کہا اسی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے ٥

تشریح: اور علاوہ احسانات مذکورہ کے ہم نے تم پر یہ احسانات بھی کئے کہ ہم نے تم کو پیدا کیا اور عدم سے وجود میں لائے پھر تم کو صورت عطا کی جس سے اس وجود کی تکمیل ہوئی پھر اس ظاہری تکمیل پر بھی اکتفا نہ کیا بلکہ کمال معنوی بھی عطا کیا وہ یہ کہ ہم نے تم کو یوں عزت دی کہ فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اس پر سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا پس اس طرح ہم نے تمہاری عزت بڑھائی اور ہمارے یہ انعامات بھی اسی کو تقاضا کرتے ہیں کہ تم شکر کرو جس کی صورت اطاعت ہے۔

اس قصہ میں کئی مفید باتیں ہیں۔ اول یہ کہ اللہ رب العزت کی مخالفت کا نتیجہ کس قدر برا ہے اور دوسرے یہ کہ شیطان تمہارا قدیمی دشمن ہے اور تیسرے یہ کہ اس نے اللہ رب العزت کے سامنے تم کو گمراہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور تم ان باتوں کو معلوم کر کے اس کی مخالفت سے باز آؤ۔ اور اپنے دشمن کا مقصد پورا نہ کرو۔ پس واضح ہو کہ جب ابلیس نے سجدہ نہ کیا تو اللہ رب العزت نے فرمایا۔ کہ تجھے کس چیز نے روک دیا کہ تو سجدہ نہ کرے۔ جبکہ میں تجھے حکم دے چکا تھا اس نے کہا کہ مجھے یہ امر مانع ہوا۔ کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔ اور اسے مٹی سے پیدا کیا آگ اشرف ہے مٹی سے، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جب تیرے تکبر کی یہ حالت ہے کہ تو صرف آدم ہی نہیں بلکہ ہم سے بھی بڑا بنتا ہے۔ کیونکہ اگر آدم تیری نظر میں اس قابل تھا تو ہمارا حکم تو تیرے لئے واجب التعمیل تھا۔

تو تو اُتر جا اس آسمان یا جنت سے کیونکہ تجھے کوئی حق نہیں کہ تو اس میں بڑا بنے کیونکہ یہ جگہ مطیعین کے لئے مخصوص ہے اور نافرمانوں کا یہاں کوئی کام نہیں پس نکل جا یہاں سے کہ تو ذلیلوں میں سے ہے۔

اس نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت دیجئے جس روز یہ لوگ اٹھائے جائیں یعنی اس روز تک مجھے زندہ رکھئے کہا اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے اب اس نے کہا کہ جب مجھے مہلت دے دی گئی تو بدیں وجہ کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ اور ایسا حکم دیا ہے جو میری شان کے خلاف تھا جس سے میں آپ کی مخالفت پر مجبور تھا میں بھی ان کے لئے آپ کا سیدھا راستہ روک کر بیٹھ جاؤں گا پھر

Marfat.com

میں ان کے پاس آگے سے بھی آؤں گا۔ اور پیچھے سے بھی اور دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی غرض ہر طرف سے میں انہیں روکوں گا اور میری اس کوشش سے اکثر لوگوں کو اپنی ہدایت کا قدرداں نہ پائیں گے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ بس بک بک مت کر نکل جا یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر جو تیرا اتباع کرے گا اس کو بھی اور ساتھ میں تجھ کو بھی جہنم میں داخل کر کے تم سب سے جہنم بھر دوں گا الغرض یہ معاملہ تو شیطان کے ساتھ ہوا جس سے مخالفت اور اللہ رب العزت کے مقابلے میں تکبر کا نتیجہ تم کو معلوم ہو سکتا ہے۔

اور آدمؑ کے ساتھ معاملہ یہ ہوا کہ ان سے کہا گیا۔ کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جہاں سے تمہارا جی چاہے کھاؤ پیو کوئی روک ٹوک نہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ درخت جو تم کو بتلایا جاتا ہے اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا کہ تم ہماری مخالفت کر کے ظالموں میں سے ہو جاؤ۔

اب آدم وحوا کی یہ حالت دیکھ کر شیطان نے ان کے نقصان رسانی کے لئے یہ سوچا کہ وہ ان کو ننگا کر کے ان کی شرمگاہوں کو جو کہ لباس سے ڈھکی ہوئی تھیں ان کے سامنے ظاہر کر دے اس نے اس کی یہ تدبیر کی کہ ان سے کہا کہ تمہارے رب نے اس درخت سے محض اس لئے روکا ہے کہ مبادا اس کو کھا کر تم فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ کیونکہ اس کے کھانے میں یہ دونوں خاصیتیں ہیں، اور قسم کھا کر ان کو اپنی خیر خواہی کا یقین دلایا۔

پس اس طرح ان کو دھوکے سے گڑھے میں گرا دیا پس جس وقت انہوں نے اس درخت کو چکھا۔ اسی وقت ان کا لباس اُتر گیا۔ اور ان کی شرمگاہیں ان کے سامنے کھل گئیں۔ اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر اپنے اوپر رکھنے لگے ادھر ان کی یہ حالت ہوئی ادھر دوسری طرف اللہ رب العزت نے آواز دی کہ کیوں؟ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور تم سے یہ نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اب چونکہ ان کو اپنی غلطی کا مشاہدہ سے علم ہو گیا اس لئے انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا کہ بہکائے میں آ کر آپ کی مخالفت کی آپ ہمیں معاف کیجئے اور ہم پر رحم فرمایئے اور اگر آپ ہمیں معاف نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو ضرور ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اس کے جواب میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تم دونوں نیچے جاؤ کیونکہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو اور جنت دشمنی کی جگہ نہیں ہے زمین میں آپس میں داؤں پیچ چلو۔ اور خوب کشتی لڑو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت معین تک رہنا اس سے فائدہ اٹھانا طے شدہ ہے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ تم اسی میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے دوبارہ نکالے جاؤ گے۔

یہ واقعہ حضرت آدمؑ کا تھا جس سے تم کو معلوم ہو گیا۔ کہ شیطان نے جس بات کا اللہ رب العزت کے سامنے بیڑا اٹھایا تھا۔ اس نے تمہارے باپ آدمؑ کو اس کا نمونہ بھی دکھا دیا۔ اور حضرت آدم نے جو دھوکہ کھایا اس کا خمیازہ بھگتا۔ پس تم ان واقعات سے عبرت حاصل کرو اور شیطان کے مشوروں پر عمل مت کرو۔ اور یاد رکھو شیطان انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

18/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 77

سورۂ اعراف آیت نمبر 26 تا 39 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ
لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾
قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ ط
فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

Marfat.com

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾
يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا
وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ
الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

Marfat.com

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ
ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمھارے بدن کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور زینت بھی اور تقویٰ کا لباس اس سے بھی بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ غور کریں ٥ اے آدم کی اولاد شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اس نے تمھارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا اس نے ان کے لباس اتروائے تاکہ ان کو ان کے سامنے بے پردہ کرے وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھتے ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے ٥ اور جب وہ کوئی فحش (کھلی برائی) کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے پایا ہے اور خدا نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے کہو اللہ کبھی برے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے ذمہ وہ بات لگاتے ہو جس کا تمھیں کوئی علم نہیں ٥ کہو کہ میرے رب نے قسط کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو اور اسی کو پکارو اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے جس طرح اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا اسی طرح تم دوسری بار پیدا ہو گے ٥ ایک گروہ کو اس نے راہ دکھا دی اور ایک گروہ ہے کہ اس پر گمراہی ثابت ہو چکی انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا رفیق بنایا اور گمان یہ رکھتے تھے کہ وہ ہدایت پر ہیں ٥ اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہنو اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ٥ کہو کہ اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالا تھا اور کھانے کی پاک چیزوں کو کہو وہ دنیا کی زندگی میں بھی ایمان والوں کے لیے ہیں اور آخرت میں تو وہ خاص انھیں کے لئے ہوں گی اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو جاننا چاہیں ٥ کہو میرے رب نے تو بس فحش باتوں کو حرام ٹھہرایا ہے وہ کھلی ہوں یا چھپی اور گناہ کو ناحق کی زیادتی کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کا تم علم نہیں رکھتے ٥ اور ہر قوم کے لئے ایک مقرر مدت ہے پھر جب ان کی مدت آجائے تو وہ نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ٥ اے بنی آدم اگر تمھارے پاس تمھیں میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنائیں تو جو شخص ڈرا اور جس نے اصلاح کر لی ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٥ اور جو لوگ میری آیات کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں

Marfat.com

وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے ٥ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی نشانیوں کو جھٹلائے ان کے نصیب کا جو حصہ لکھا ہوا ہے وہ انھیں مل کر رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے ان کی جان لینے کے لئے ان کے پاس پہنچیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے تھے کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ وہ سب ہم سے کھوئے گئے اور وہ اپنے اوپر اقرار کریں گے کہ بے شک وہ انکار کرنے والے تھے ٥ خدا کہے گا داخل ہو جاؤ آگ میں جنوں اور انسانوں کے اس گروہوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں جب بھی کوئی گروہ جہنم میں داخل ہوگا وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کریگا یہاں تک کہ جب وہ اس میں جمع ہو جائیں گے تو ان کے پچھلے اپنے اگلوں سے کہیں گے اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا پس تو ان کو آگ کا دہرا عذاب دے خدا کہے گا کہ سب کے لئے دہرا عذاب ہے مگر تم نہیں جانتے ٥ اور ان کے اگلے اپنے پچھلوں سے کہیں گے تمہیں ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں پس اپنی کمائی کے نتیجہ میں عذاب کا مزہ چکھو ٥

تشریح: کہ اے اولاد آدم علیہ السلام ہم نے تم پر لباس اتارا ہے یعنی اسے تمہارے لئے پیدا کیا ہے جو کہ تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور تمہاری زینت ہے اور ہمارے اس انعام کا مقتضیٰ بھی یہ ہی ہے کہ تم شکر کرو۔ اور اطاعت کرو یہ لباس تو کپڑوں وغیرہ کا ہے جو جسم کی شرمناک چیزوں کو چھپانے والا اور اس کی زینت ہے اور دوسرا لباس تقوی کا لباس ہے جو روح کی شرمناک عیوب کو چھپانے والا اور اس کیلئے موجب زینت ہے یہ اس سے بہتر ہے پس جس طرح تم لباس جسم کی قدر کرتے ہو اس سے بڑھ کر تم کو لباس روح کی قدر کرنی چاہیے۔ یہ دلائل ہیں اللہ تعالیٰ کے جن سے صرف اس کا معبود ہونا ثابت ہوتا ہے اور بطلان شرک ظاہر ہوتا ہے امید ہے کہ لوگ ان کو سمجھ کر ان سے نصیحت حاصل کریں گے۔

اے بنی آدم شیطان تمہیں خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے دادا دادی کو جنت سے یوں نکالا تھا کہ وہ ان سے ان کا لباس اس غرض سے اتارتا تھا کہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھلا دے حاصل یہ کہ ان کو شرمناک طریق سے اور ننگا کر کے جنت سے نکالا تھا پس تم اس کے دھوکے میں نہ آنا ورنہ وہ تمہیں بھی مصیبت میں ڈال دے گا کیونکہ وہ اور اس کی جماعت تمہیں اس جگہ سے دیکھتی ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے اس لئے تم ان سے اور ان کے مکر سے غافل ہو۔ مگر وہ تم سے اور تمہارے گمراہ کرنے سے غافل نہیں ہیں ان حقائق واضحہ کا تقاضا یہ تھا کہ لوگ سب کے سب ایمان لے آتے مگر ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا متولی کا رہنا دیا جو ایمان نہیں لاتے کیونکہ وہ اسی کے کہنے پر چلتے اور اسی کے مشورہ پر عمل کرتے ہیں اور اسی لئے جب وہ شیطان کے اغواء سے کوئی برا کام کرتے ہیں تو باغوائے شیطان یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی کام پر قائم پایا ہے اور خدا نے ہمیں اس کا حکم کیا ہے آپ ان لوگوں سے اس غلط عذر کی تردید میں کہہ دیں کہ خدا بری بات کا حکم نہیں کیا کرتا کیا تم خدا کے ذمہ وہ بات لگاتے ہو جس کو تم نہیں جانتے بڑی بے جابات اور نہایت سخت جرأت ہے۔

آپ فرما دیجئے کہ خدا نے مجھے انصاف کا حکم کیا ہے اور کہا ہے کہ ہر مسجد کے قریب اپنے رُخ سیدھے خدا کی طرف کر لیا کرو یعنی جب کسی مسجد میں بغرض عبادت جانا چاہو تو پہلے نیت درست کر لو اور عین عبادت میں تو بالاولی ایسا کرنا ضروری ہے اس لئے تم عبادت کے وقت اس کو اس حالت میں پکارو کہ تم اس کے لئے اطاعت کو خالص کرنے والے اور کسی دوسرے کو اس میں شریک نہ کرنے والے ہو کیونکہ جس طرح اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے یوں ہی تم دوبارہ پیدا ہو گے۔ اور اس وقت تم سے تمہارے اعمال

Marfat.com

کی باز پرس ہوگی اور تمہیں یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح پہلے ہوا تھا۔ الغرض ایک جماعت کو خدا نے ان دلائل کے ذریعہ سے ہدائت کی اور وہ ہمارے احکام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ایک جماعت ایسی ہے کہ اس کو ہدایت نہیں کی اور اس لئے ان پر گمراہی مقرر ہو چکی ہے کیونکہ انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا سرپرست بنالیا ہے اور انہی کا کہنا مانتے اور انہی کی بات سنتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح راستہ پر ہیں ان وجوہ سے وہ دلائل میں غور ہی نہیں کرتے کہ انہیں صحیح راستہ معلوم ہو اس لئے گمراہی ان پر لازم ہوگئی ہے۔

اے اولاد آدم تمہارے یہ خیالات بھی بیہودہ ہیں کہ کپڑے پہن کر طواف ممنوع ہے اور فلاں فلاں شے جو درحقیقت حلال ہیں ان کا کھانا پینا حرام ہے اور تم کو چاہیے کہ ہر مسجد کے قریب کپڑے پہن لو اور مسجد میں ننگے نہ جاؤ چہ جائے کہ وہاں ننگے طواف کر دیا ننگے نماز پڑھو اور حلال چیزوں کو شوق سے کھاؤ پیو۔ اور حلال کو حرام سمجھ کر یا کسی اور طریقہ سے حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ رب العزت حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

آپ ان سے کہئے کہ آخر خدا کی زینت لباس کو جس کو اس نے اپنے بندوں کے استعمال کے لئے بنایا ہے۔ اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو۔ جن کو اس نے ان کے کھانے کے لئے پیدا کیا ہے کس نے حرام کر دیا اور اسے اس کا کیا استحقاق تھا کہ وہ مخلوقات خداوندی میں اس کی غرض کے خلاف تصرف کرے تم اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے پس ثابت ہوا کہ یہ خیالات سراسر غلط ہیں۔

آپ ان سے کہئے کہ جن چیزوں کے نسبت تم دعویٰ کرتے تھے کہ خدا نے ان کو حرام کیا ہے ان کا حال تو معلوم ہو گیا۔ اب میں تمہیں بتاتا ہو کہ اس نے فی الواقع کیا چیزیں حرام کی ہیں اچھا سنو میرے رب نے تمام بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے ان کو بھی جو ظاہر ہوں اور ان کو بھی جو خفیہ ہوں اور دوسرے تمام گناہوں کو بھی حرام کیا ہے اور خاص کر ناحق ظلم کرنے کو اور اس کو کہ تم خدا کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کرو جن کی بابت خدا نے کوئی حجت نازل نہیں کی جس کی بنا پر ان کو خدا کا شریک قرار دیا جائے اور اس کو کہ تم خدا کے ذمہ وہ بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے الغرض یہ امور ہیں جن کو خدا نے حرام کیا ہے جن کو تم اس کے برعکس خدا کا حلال کردہ اور اللہ کا قانون سمجھ کر ان پر عمل درآمد کر رہے ہو۔

اور اگر اس پر شبہ ہو کہ اگر درحقیقت یہ خدا کی حرام کی ہوئی چیزیں نہیں اور ہم خدا پر افتراء کرتے ہیں تو ہمیں سزا کیوں نہیں دی جاتی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہر گروہ کے لئے ایک میعاد متعین ہوتی ہے سو اس وقت تک ان کو مہلت دی جاتی ہے پھر جبکہ ان کا وہ وقت مقرر آنے کو ہوتا ہے تو اس سے ذرا دیر بھی پیچھے ہٹ نہیں سکتے اور اسی طرح اس سے آگے بھی نہیں بڑھ سکتے پس ابھی تمہاری وہ میعاد معین نہیں آئی اس لئے ابھی تم کو سزا نہیں دی گئی۔

اے اولاد آدم اگر تمہارے پاس خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آئیں جو تم سے میرے احکام بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ کچھ رسول پہلے آچکے ہیں اور ایک رسول اب بھی موجود ہیں تو تم لوگوں پر ان کی اطاعت لازم ہے اور تم کو ان کی ہدایت سے اعراض کی ذرا گنجائش نہیں ہے جو صاف لفظوں میں لانبی بعدی فرماتے ہیں اور آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت نہیں مل سکتا اور اس آیت میں صرف انہیں رسولوں کے اتباع کا حکم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آچکے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اور حضرت عیسیٰ بھی جو کہ آپ سے پہلے کے رسول ہیں اگرچہ آپ کے بعد تک زندہ رہیں۔

Marfat.com

اب جو خدا سے ڈرے اور اپنی حالت درست کرے ان لوگوں پر تو نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری باتوں کو جھٹلائیں اور ان کے ماننے سے تکبر کریں یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اب ان امور کے معلوم ہونے کے بعد اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔ جو خدا پر جھوٹ تراشے یا اس کی باتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ان لوگوں کو نوشتہ تقدیر میں سے ایک وقت تک ان کا مقررہ حصہ ملے گا یہاں تک کہ جس وقت ہمارے فرستادہ فرشتے ان کے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ وہ ان پر قبضہ کرتے اور ان کو موت دیتے ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ اب کہاں ہیں وہ جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب انہیں بلاؤ کہ تمہیں بچائیں وہ کہیں گے کہ وہ تو سب ہم سے غائب ہو گئے۔ اور وہ اپنے متعلق اقرار کریں گے کہ واقعی وہ کافر تھے۔

اللہ رب العزت ان سے کہیں گے۔ کہ تم بھی ان جماعتوں میں شامل ہو کر دوزخ میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جنوں اور آدمیوں کی گزر چکی ہیں۔ جس وقت دوزخ پر مختلف جماعتیں یکے بعد دیگرے داخل ہوں گی اس وقت یہ حالت ہوگی۔ کہ جس وقت ایک گروہ داخل ہوگا۔ تو وہ اپنے مثل دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا اور جس وقت سے اس میں جمع ہو جائیں گے۔ تو ہر پچھلا گروہ اپنے سے پہلے گروہ کی نسبت کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا آپ ان کو دوزخ کا دوگنا عذاب دیجئے۔ حق تعالےٰ فرمادیں گے کہ تم سب کو دوگنا ملے گا کیونکہ تم ان سے کس بات میں کم تھے جو ان کو تم سے زیادہ اور تم کو کم دیا جائے۔

اسلام نے ننگی انسانیت کو لباس کی زینت عطا کی ہے لباس کے ذریعے انسان کی ستر کی حفاظت ہوتی ہے انسان شرم وحیاء کا پیکر بنتا ہے جبکہ یاد رکھیں بعض لوگ لباس پہن کر بھی ننگے ہوتے ہیں اور بعض کے لباس میں انتہائی سادگی ہوتی ہے لیکن اُسمیں حیا اور شرم ہوتا ہے اسلیے فرمایا گیا کہ اصل لباس تقوی والا ہے۔ یعنی حقیقی لباس وہ ہے۔ جس میں طہارت اور تقوی ظاہر ہوتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 78

سورۂ اعراف آیت نمبر 40 تا 53 کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ
هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

Marfat.com

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ
حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ
رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِیْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۟ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَهُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ
اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ
قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ
عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ
اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا
وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ
یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾
هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ

Marfat.com

نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن
شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ط
قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بے شک جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور انسے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ گھس جائے اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ان کے لئے دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا اور ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں ہ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص پر اس کی طاقت کے موافق ہی بوجھ ڈالتے ہیں یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ہ اور ان کے سینہ کی ہر خلش کو ہم نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ پانے والے نہ تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا ہمارے رب کے رسول سچی بات لے کر آئے تھے اور آواز آئیگی کہ یہ جنت ہے جس کے تم وارث ٹھہرائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے ہ اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اس کو سچا پایا کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا وہ کہیں گے ہاں پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر ہ جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی ڈھونڈتے تھے اور وہ آخرت کے منکر تھے ہ اور دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی اور اعراف کے اوپر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی علامت سے پہچانیں گے اور وہ جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے مگر وہ امیدوار ہوں گے ہ اور جب دوزخ والوں کی طرف ان کی نگاہ پھیری جائیگی تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں شامل نہ کرنا ان ظالم لوگوں کے ساتھ ہ اور اعراف والے ان اشخاص کو پکاریں گے جنھیں وہ ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے وہ کہیں گے کہ تمھارے کام نہ آئی تمھاری جماعت اور تمھارا اپنے کو بڑا سمجھنا ہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسم کھا کر کہتے تھے کہ ان کو کبھی اللہ کی رحمت نہ پہنچے گی جنت میں داخل ہو جاؤ اب نہ تم پر کوئی ڈر ہے اور نہ تم غمگین ہوگے اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ پانی ہم پر ڈال دو یا اس میں سے جو اللہ نے تمھیں کھانے کو دے رکھا ہے وہ کہیں گے کہ اللہ نے ان دونوں چیزوں کو کافروں کے لئے حرام کر دیا ہے ہ وہ جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا تھا اور جن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا پس آج ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح انھوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا کہ وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے رہے ہ اور ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے کر آئے ہیں جس کو ہم نے علم کی بنیاد پر مفصل

Marfat.com

کیا ہے ہدایت اور رحمت بنا کران لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں ٥ کیا اب وہ اسی کے منتظر ہیں کہ اسکا مضمون ظاہر ہو جائے جسدن اس کا مضمون ظاہر جائیگا تو وہ لوگ جو اس کو پہلے بھولے ہوئے تھے بول اٹھیں گے کہ بے شک ہمارے رب کے پیغمبر حق لےکر آئے تھے پس اب کیا کوئی ہماری سفارش کرنے والے ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم کو دوبارہ واپس بھیج دیا جائے تاکہ ہم اس سے مختلف عمل کریں جو ہم پہلے کر رہے تھے انھوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا اور ان سے گم ہوگا وہ جو وہ گھڑتے تھے ٥

تشریح : جن لوگوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا اور ان کے ماننے سے تکبر کیا۔ ان کے لئے آسمانوں کے دروازہ نہ کھولے جائیں گے اور ان کو آسمان سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے تا آنکہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے اور یہ تو ناممکن ہے تو ان کا جنت میں داخل ہونا بھی ناممکن ہے اور یوں بدلہ دیتے ہیں جرائم پیشہ لوگوں کو جس کا نمونہ تم کو ابھی معلوم ہو چکا ہے نیز ان کے لئے جہنم کے بستر ہوں گے اسی طرح ان کے اوپر اوڑھنے ہوں گے اور یوں بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو جس کا نمونہ تم ابھی سن چکے ہو۔

اور برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لائے اور اپنے مقدور بھر نیک کام کیے یہ لوگ اہل جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہم ان کے سینوں سے وہ کینہ جو کہ ان کے سینوں میں بمقتضائے بشریت تھا۔ گو وہ اس سے عام طور پر کام نہ لیتے ہوں بالکل نکال لیں گے ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہتے ہوں گے کہ شکر اس خدا کا جس نے ہمیں اس مقام کی رہنمائی کی اور ہم ایسے نہ تھے۔ کہ خود اس کی راہ پالیں اگر خدا ہمیں راہنمائی نکرتا۔ ہمارے پروردگار کے پیغمبر ہمارے پاس بالکل سچی باتیں لائے تھے چنانچہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ سب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کو آواز دی جائے گی کہ جنت ہے جس کا تم کو تمہارا اعمال کے عوض مالک بنایا گیا ہے تم اس میں رہو۔

اور اہل جنت اہل دوزخ کو آواز دیں گے۔ کہ ہم نے تو جو کچھ ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ صحیح پایا۔ تو کیا جو کچھ تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے صحیح پایا وہ کہیں گے کہ ہاں ہم نے بھی ٹھیک پایا اب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا۔ کہ لعنت خدا کی ان ظالموں پر جو کہ خدا کی راہ سے روکتے اور اس کے کجی کے خواہاں تھے اور وہ آخرت کے منکر تھے۔

اور ان کے درمیان ایک آڑ ہوگی جو کہ حد فاصل ہے دوزخ اور جنت کے درمیان جس کو اعراف کہتے ہیں۔ اور اس اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر فریق میں سے ان کو جن کو وہ دنیا میں جانتے تھے ان کے انداز سے پہچانتے ہوں گے۔ اور یہ لوگ جنتیوں کو اس طرح آواز دیں گے کہ سلامتی ہے تم پر یہ لوگ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور اس کے خواہاں ہوں گے چنانچہ یہ خواہش ان کی ایک وقت میں پوری کردی جائے گی اور وہ انجام کار اس میں داخل ہو جائیں گے اور جس وقت ان کی نظریں اہل دوزخ کی طرف پھیر دی جائیں گی تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب اب ہمیں ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کیجئے۔

اور یہ اصحاب اعراف ان لوگوں کو جن کو وہ انداز سے پہچانتے ہیں کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تکبر جو تم کیا کرتے تھے تمہارے کچھ بھی کام نہ آیا ہاں ذرا دیکھو تو کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کی نسبت تم کہا کرتے تھے کہ خدا ان کو اپنی رحمت کا کوئی حصہ نہ دے گا۔ جاؤ جی جنت میں نہ تم پر کوئی اندیشہ کی بات ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ انداز کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف نے بعض اہل جنت کو اعراف میں بلا کر اہل دوزخ میں سے ان لوگوں کو دکھلایا جن کو وہ دنیا میں جانتے تھے اور دوزخ میں ان کے

Marfat.com

انداز سے ان کو پہنچانتے تھے اور ان سے کہا کہ خوب پہچان لو۔ یہ ہی لوگ ہیں کہ جن کی نسبت تم ایسا ایسا کہا کرتے تھے اس کے بعد ان اہل جنت سے کہا کہ اچھا ان کے سامنے جنت میں جاؤ تا کہ ان کو خوب ندامت ہو اور یہ اہل جنت اور اہل اعراف کی اہل دوزخ سے یہ گفتگو تھی جو تم سن چکے۔

اور اہل دوزخ کی اہل جنت سے یہ گفتگو ہوگی کہ وہ اہل جنت کو آواز دیں گے کہ ہم پر کچھ حصہ پانی میں سے یا اس چیز میں سے جو خدا نے تم کو کھانے کو دی ہے گرا دو وہ کہیں گے کہ خدا نے ان چیزوں کو کافروں پر حرام کر دیا ہے جنہوں نے اپنا دین لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔

اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جب وہ دنیاوی زندگی کے دہوکے میں تھے اور اس دن کو بالکل بھولے ہوئے تھے تو آج ہم بھی انھیں بھولتے ہیں اور ان کی راحت وآرام کی طرف سے بالکل بے پروائی برتتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے اس دن کے پیش آنے کو بھولے ہوئے تھے اور اس کیلیے انہوں نے کوئی ذخیرہ نہ کیا تھا اور جیسا کہ وہ ہماری باتوں کا انکار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیسی قیامت کیسا حساب کتاب کیسا عذاب ثواب کیسا رسول سب پرانے لوگوں کے افسانے ہیں یہ لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں آخر یہ لوگ اس کو کیوں نہیں مانتے کیا یہ اس کی تصدیق کے لئے کسی اور بات کے منتظر ہیں کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب ان باتوں کا وقوع ہو جن کی یہ کتاب خبر دیتی ہے تب ایمان لائیں لیکن ان کو واضح ہو کہ جس روز اس کا نتیجہ برآمد ہوگا۔ اس روز وہ لوگ جو پیشتر اس کو بھول گئے تھے یوں کہیں گے۔ کہ واقعی ہمارے پروردگار کے رسول بالکل صحیح باتیں لائے تھے اب ہم ان باتوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں پس کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے کیا ہم دنیا میں واپس کیے جاسکتے ہیں کہ وہاں جا کر ہم اس کے خلاف کام کریں جو ہم پہلے کرتے تھے الغرض ان لوگوں نے اپنی جانوں کا نقصان اٹھایا اور وہ سب چیزیں ان سے غائب ہوگئیں جو وہ تراشا کرتے تھے۔ اس لئے اب پچھتاتے ہیں مگر پچھتانے سے کیا ہوتا ہے۔

یاد رکھیں دنیاوی زندگی اور اسکی نعمتیں انسانوں کو اکثر دھوکہ میں رکھتی ہیں اور انسان بھول جاتا ہے کہ اس نے اس کے بعد بھی کہیں جانا ہے یہ دنیا اسکا مستقل ٹھکانہ نہیں اور نہ ہی دنیاوی زندگی اسکے لیے بہتر پیغام لانے والی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کہ ہمیں آخرت کا شعور وفہم عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 79

سورہ اعراف آیت نمبر 54 تا 64 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿54﴾ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿55﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿56﴾ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ
مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۗ
كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿57﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ
نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذٰلِكَ

Marfat.com

نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ
عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾

ترجمه: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بے شک تمھارا رب وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر متمکن ہوا وہ اڑھاتا ہے رات کو دن پر دن اس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا ہوا اور اس نے پیدا کئے سورج اور چاند ستارے سب تابعدار ہیں اسکے حکم کے یاد رکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا بڑی برکت والا ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ٥ اپنے رب کو پکارو گڑ گڑاتے ٥ ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ٥ اور زمین میں فساد نہ کرو اس کی اصلاح کے بعد اور اسی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ یقیناً اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے ٥ اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے پھر جب وہ بوجھل بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم غور کرو ٥ اور جو زمین اچھی ہے اس کی پیداوار نکلتی ہے اس کے رب کے حکم سے اور جو زمین خراب ہے اس کی پیداوار کم ہی ہوتی ہے اسی طرح ہم اپنی نشانیاں مختلف پہلوؤں سے دکھاتے ہیں ان کے لئے جو شکر کرنے والے ہیں ٥ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا نوح نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ٥ اس کی

Marfat.com

قوم کے بڑوں نے کہا کہ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ تم ایک کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو ہ نوح نے کہا کہ اے میری قوم مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں بھیجا ہوا ہوں سارے عالم کے پروردگار کا ہ تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور تمھاری خیر خواہی کر رہا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہوا کہ تمھارے رب کی نصیحت تمھارے پاس تمہیں میں سے ایک شخص کے ذریعہ آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تا کہ تم بچو اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے ہ پس انھوں نے اس کو جھٹلایا دیا پھر ہم نے نوح کو بچالیا اور ان لوگوں کو بھی جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے اور ہم نے ان لوگوں کو ڈبو دیا جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا بے شک ہو لوگ اندھے تھے ہ

تشریح :اے لوگو تم نے کیوں ناحق بہت سے رب بنا رکھے ہیں ان میں کوئی تمہارا رب نہیں ہے۔ فی الحقیقت تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر تخت پر بیٹھا اور آسمان اور زمین میں حکومت شروع کی اب وہ رات کو دن پر ڈھکتا ہے اور اس کو رات سے چھپا دیتا ہے اس طور سے کہ جب وہ اس کے نیچے سے نکل جاتا ہے تو وہ تیزی سے اس کا تعاقب کرتی ہے اور پھر اس کو چھپالیتی ہے اور جبکہ پھر نکل جاتا ہے تو پھر تعاقب کرتی ہے اور جس نے سورج اور چاند اور ستاروں کو ایسی حالت میں پیدا کیا کہ وہ اس کے حکم کے تابع ہیں خوب کان کھول کر سن لو کہ پیدا کرنا اور اختیار دونوں اسی اللہ کے لئے خاص ہیں نہ کسی دوسرے کے لئے پیدا کرنا ثابت ہے اور نہ اس کو کوئی اختیار ہے اس لئے صرف وہی رب ہے اور کوئی ربوبیت کی اہلیت نہیں رکھتا الغرض بڑی خوبیوں کا مالک ہے وہ اللہ جو رب ہے تمام جہاں کا۔

اور جبکہ رسول کو بھیج کر اور کتاب نازل کر کے زمین کی اصلاح کی گئی ہے تو تم شرک وکفر کی تائید کر کے اس کی اصلاح کے بعد زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اور اس کو امید وخوف کے ساتھ پکارو یعنی اس کے عذاب وغیرہ سے ڈرو بھی۔ اور اس کے ثواب وغیرہ کی توقع بھی رکھو کیونکہ ایمان بین الخوف والرجاء رہے۔ ایسا کرنے سے اللہ رب العزت تم پر رحمت کرے گا کیونکہ خدا کی رحمت نیک کاروں سے قریب ہے۔

اور وہ اللہ ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت بارش سے ایسی حالت میں بھیجتا ہے کہ وہ بارش کی آمد کی خوش خبری دینے والی ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم ان کو ایک مردہ اور خشک سرزمین کی طرف چلاتے ہیں پھر وہاں لے جا کر اس سرزمین پر پانی برساتے ہیں پھر پانی برسا کر اس سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں جب تم کو یہ معلوم ہو چکا۔ تو آپ سمجھو۔ کہ یوں ہی ہم مردوں کو قبروں سے نکالیں گے اور ان واقعات کے پیش نظر ہونے کے بعد اس میں انکار تو درکنار استبعاد کی بھی گنجائش نہیں امید ہے کہ تم نصیحت قبول کرو گے اور سمجھو گے کہ جس میں یہ باتیں ہیں وہی رب ہے اور جو عاجز محض ہیں وہ رب نہیں ہو سکتے نیز سمجھو گے کہ دوبارہ پیدا ہونا جس کی اس قادر مطلق نے خبر دی ہے بالکل صحیح ہے الغرض ہم اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں اور جو سرزمین عمدہ ہوتی ہے اس کے رب کے حکم سے اس کے نباتات خوب نکلتے ہیں اور جو سرزمین خراب ہوتی ہیں اس کے نباتات بہت ہی کم اور وہ بھی بدقت اور وہ نکمے نکلتے ہیں پس اسی پر وعظ ونصیحت کو قیاس کر لو کہ جو قلوب عمدہ ہوتے ہیں۔ ان میں اس کے آثار نہایت عمدہ اور بہت آسانی سے ظاہر ہو جاتے ہیں اور جو قلوب خراب ہوتے ہیں۔ ان میں ان کے آثار بہت کم اور وہ بھی بدقت اور وہ بھی خراب ظاہر ہوتے ہیں یوں ہم عنوان بدل بدل کر دلائل بیان کرتے ہیں۔ مگر انہی لوگوں کے لئے

Marfat.com

جو قدر کریں اور جو قدر نہ کریں ان کے لئے کچھ بھی نہیں اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ یہ باتیں نئی نہیں ہیں۔ بلکہ پرانی ہیں۔ اور پہلے انبیاء نے بھی اپنی اُمتوں کو یہی تعلیم کی ہے۔ جس کو انہوں نے نہ مانا۔ تو انہوں نے اُس کا خمیازہ بھگتا۔

ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بحیثیت رسول کے بھیجا۔ تو انہوں نے کہا۔ اے میری قوم تم بت پرستی چھوڑ دو اور اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں مجھے تم پر ایک عظیم الشان دن کے عذاب کا خطرہ ہے۔ اُس کے جواب میں ان کی قوم کے معزز طبقہ نے کہا۔ کہ یہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں حالانکہ تمہیں کھلی غلطی میں مبتلا دیکھ رہے ہیں اس پر انہوں نے کہا۔ کہ اے میری قوم مجھے ذرا سی بھی غلطی لاحق نہیں ہوئی اور نہ میں تم سے ایسی بات کہتا ہوں۔ چنانچہ اب تک میں نے تم سے کوئی تعرض نہیں کیا مگر میں رسول ہوں رب العلمین کا اس لئے میں اس کہنے پر مجبور ہوں میں خدا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں۔ اور میں اللہ رب العزت کے متعلق وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے پس تم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اپنے خیر خواہ اور جاننے والے کی بات مانو۔ اور خواہ مخواہ حجت نہ کرو اور کیا اس سے تعجب ہے کہ خدا کی نصیحت تم میں سے ایک شخص کی معرفت تمہارے پاس اس غرض سے آئی ہے کہ وہ تمہارے افعال کے انجام بد سے ڈرا دے۔ اور تا کہ تم ڈرو۔ اور اس اُمید پر کہ رحم کیا جائے مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ رسول آدمی ہوتے ہیں۔ اور اسی قوم کے ہوتے ہیں پس انہوں نے ان کی تکذیب کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اور ان کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے، بچالیا۔ اور جن لوگوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا۔ کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے۔ حق کو نہ دیکھ سکتے تھے۔

اللہ رب العزت کو نہایت عاجزی اور انکساری سے رات کے آخری حصے میں پکارنے کا حکم ہے۔ اُس حصے میں آواز صحیح نکلتی ہے۔ اور دکھ درد کا اظہار بھی صحیح طریقے سے ہوتا ہے۔ رات کے آخری پہر میں پکارنا حقیقت قرب الٰہی کی دلیل ہے جتنا مومن رات کو پکارے گا اتنا ہی اُسے مزہ آئے گا اللہ رب العزت سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

21/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 80

سورۂ اعراف آیت نمبر 65 تا 84 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ
هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ
بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ
جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا
لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا

Marfat.com

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ
سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ
صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

Marfat.com

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ مَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾
وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًاؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا انھوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم ڈرتے نہیں ٥ اس کی قوم کے بڑے جو انکار کر رہے تھے بولے ہم تو تمہیں بے عقلی میں بتلا دیکھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو ٥ ہود نے کہا کہ اے میری قوم مجھے کچھ بے عقلی نہیں بلکہ میں خداوند عالم کا رسول ہوں ٥ تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور تمھارا خیر خواہ اور امین ہوں ٥ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک شخص کے ذریعہ تمھارے رب کی نصیحت آئی تا کہ وہ تم کو ڈرائے اور یاد کرو جب کہ اس نے قوم نوح کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ بھی دیا پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ ٥ ہود کی قوم نے کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم تنہا اللہ کی عبادت کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں پس تم جس عذاب کی دھمکی ہمیں دیتے ہو اس کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ٥ ہود نے کہا کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے ناپاکی اور غصہ واقع ہو چکا ہے کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں جن کی خدا نے کوئی سند نہیں اتاری پس انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ٥ پھر ہم نے بچا لیا اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے اور ماننے نہ تھے ٥ اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا انھوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک کھلا ہوا نشان آ گیا ہے یہ اللہ کی

Marfat.com

اونٹنی تمھارے لئے ایک نشانی کے طور پر ہے پس اس کو چھوڑ دو کہ وہ کھائے اللہ کی زمین میں اور اس کو کوئی گزند نہ پہنچانا ورنہ تمہیں ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا٥ اور یاد کرو جب کہ خدا نے عاد کے بعد تمہیں ان کا جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں ٹھکانا دیا تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو٥ ان کے قوم کے بڑے جنھوں نے گھمنڈ کیا ان مومنین سے بولے جو نا تواں گنے جاتے تھے کہ تمہیں یقین ہے کہ صالح اپنے رب کے بھیجے ہوئے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ ہم تو جو وہ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان رکھتے ہیں٥ وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ ہم تو اس چیز کے منکر ہیں جس پر تم ایمان لائے ہو٥ پھر انھوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے پھر گئے اور انھوں نے کہا اے صالح اگر تم پیغمبر ہو تو وہ عذاب ہم پر لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے٥ پھر انھیں زلزلہ نے آپکڑا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے٥ اور صالح یہ کہتا ہوا ان کی بستیوں سے نکل گیا کہ اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی مگر تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے٥ اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم کھلی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا٥ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انھیں اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پھر ہم نے بچا لیا لوط کو اور اس کے گھر والوں کو اس کی بیوی کے سوا جو پیچھے رہ جانے والوں میں بنی اور ہم نے ان پر بارش برسائی پتھروں کی پھر دیکھو کہ کیسا انجام ہوا مجرموں کا٥

تشریح: اور قوم عاد کی طرف ان کے ہم قوم آدمی ہود کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم بت پرستی چھوڑو اور خدا کی پرستش کرو کیونکہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ جب واقعہ یہ ہے۔ تو کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہو ان کی قوم کے معزز طبقہ نے جو کافر تھے۔ یہ کہا کہ ہم تمہیں حماقت میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ اور ہم تمہیں ضرور جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اے میری قوم مجھے حماقت لاحق نہیں۔ اور نہ میں تم سے ایسی بات کہتا مگر میں رسول ہوں رب العلمین کا۔ اس لئے اس کہنے پر مجبور ہوں میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر خواہ کی بات مانو۔ اور حجت نہ کرو اور کیا تم کو اس سے تعجب ہے کہ تمہارے رب کی نصیحت تم میں سے ایک شخص کی معرفت تمہارے پاس اس غرض سے آئی کہ وہ تمہیں تمہارے افعال بد کے انجام بد سے ڈراوے سو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ پس تم تعجب نہ کرو اور میری بات مانو اور تم اس بات کو یاد رکھو۔ کہ اس نے قوم نوح کے بعد ہم کو ان کا جانشین بنایا اور تمہیں ان سے زیادہ پھیلاؤ دیا۔ بس تم خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرو۔ امید ہے۔ کہ تم کامیاب ہو گے۔ انہوں نے کہا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم تنہا خدا کی پرستش کریں۔ اور ان کو چھوڑ دیں۔ جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے ہم سے یہ نہیں ہو سکتا پس اگر تم سچے ہو۔ تو ہمارے پاس وہ عذاب لے آؤ جس کا بصورت نہ ماننے کے تم ہم سے وعدہ کیا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ خدا کا عذاب اور اس کا غضب تم پر آچکا اب زیادہ دیر نہیں ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو۔ جن کو خود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھا ہے۔ جس کے متعلق خدا نے کوئی حجت نازل نہیں کی۔ کہ یہ بڑے دیوتا ہیں۔ اور یہ چھوٹے دیوتا۔ اور یہ دیوی وغیرہ وغیرہ۔ پس تم عذاب کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ پس ہم نے ان کو

Marfat.com

اوران کے ساتھ والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اوران لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا، اور آیندہ بھی ما ننے والے نہ تھے۔

اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم خدا کی پرستش کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک حقیقت واضحہ آ چکی ہے۔ جس کے انکار میں تمھارے پاس کوئی عذر نہیں ہے پس تم اس کو مانو نیز یہ خدا کی اونٹنی ہے اور تمہارے لئے ایک نشانی اونٹنی ہے پس تم اس کو خدا کی زمین میں کھانے دو اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی نہ لگاؤ کہ تم کو سخت تکلیف دہ عذاب آ پکڑے۔ اور تم اس بات کو یاد کرو کہ اس نے قوم عاد کے بعد تم کو ان کا جانشین بنایا اور زمین میں تم کو اس حالت میں ٹھکانا دیا کہ تم نرم زمینوں میں محلات بناتے ہو۔ اور پہاڑوں کو بطور مکانات کے تراشتے ہو۔ اور خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو اس قوم کے ان بڑے لوگوں نے جنہوں نے اطاعت سے تکبر کیا۔ کمزوروں سے جو ان میں سے ایمان لائے تھے یہ کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ صالح اس کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے انہوں نے کہا۔ کہ بیشک جو پیغام ان کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اس کے جواب میں ان لوگوں نے تکبر کیا۔ یہ کہا کہ جس چیز پر تمھارا ایمان ہے ہم اسے نہیں مانتے اب انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ اور یہ جرأت کی کہ کہا کہ اے صالح اگر تو خدا کا بھیجا ہوا ہے تو لے آ اس عذاب کو جس کا تو ہم سے بصورت نہ ماننے کے وعدہ کرتا ہے اس پر ان کو شدید زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے پس صالح علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا اے قوم میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ تمہاری خیر خواہی کی۔ مگر کیا کیا جائے کہ تم خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے لہٰذا اس کا خمیازہ بھگتو۔

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بحیثیت رسول کے بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم بے حیائی کی بات کا ارتکاب کرتے ہو۔ حالانکہ تمام جہاں میں وہ بے حیائی کی بات تم سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو۔ اور گاہے گاہے بھی نہیں بلکہ تم اس کی نہایت کثرت کرنے والے لوگ ہو۔ الغرض جس وقت لوط نے یہ کہا تو انھیں کوئی جواب نہ بن پڑا اور ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف بنتے ہیں اس لئے ہم گندوں میں ان کا رہنا مناسب نہیں پس ان کی اس ہٹ دھرمی پر ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو تو بچالیا۔ بجز ان کی بیوی کے کہ وہ رہ گئیں۔ اور ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔ اب تم دیکھو۔ کہ ان جرائم پیشہ لوگوں کا کیا برا انجام ہوا۔

اغلام بازی یا پھر لڑکوں سے بدفعلی کرنا انتہائی بُرا عمل ہے بلکہ اس سے اب تو ایڈز جیسا موذی مرض بھی پیدا ہو رہا ہے لہٰذا اسکے متعلق لوگوں کی راہنمائی کی جائے کہ اس عمل سے ہر ممکن بچا جائے اللہ رب العزت ایسے بُرے عمل سے ہر ایک کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

22/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 81

سورۂ اعراف آیت نمبر 85 تا 99 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا
تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا
فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ
طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ

Marfat.com

يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَاؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ
فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَاؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًاؕ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَاؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ
خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىٕنِ
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ
لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ
لَكُمْۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا
قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

Marfat.com

نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور مدین کی قوم کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے پس ناپ اور تول پوری کرو اور مت گھٹا کر دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور فساد نہ ڈالو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم مومن ہو ٥ اور راستوں پر مت بیٹھو کہ ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے ان لوگوں کو روکو جو اس پر ایمان لا چکے ہیں اور راہ میں کجی تلاش کرو اور یاد کرو جب کہ تم بہت تھوڑے تھے پھر جب تمہیں بڑھا دیا اور دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ٥ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا ہے جو دے کر میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا ہے تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ٥ قوم کے بڑے جو متکبر تھے انھوں نے کہا کہ اے شعیب ہم تمہیں اور ان لوگوں کو جو تمھارے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہماری ملت میں پھر آ جاؤ شعیب نے کہا کیا ہم بیزار ہوں تب بھی ٥ ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر ہم تمھاری ملت میں لوٹ آئیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی اور ہم سے یہ ممکن نہیں کہ ہم اس ملت میں لوٹ آئیں مگر یہ خدا ہمارا رب ہی ایسا چاہے ہمارا رب ہر چیز کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے ہم نے اپنے رب پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ٥ اور ان بڑوں نے جنھوں نے اس کی قوم میں سے انکار کیا تھا کہا کہ اگر تم شعیب کی پیروی کرو گے تو تم برباد ہو جاؤ گے پھر ان کو زلزلہ نے پکڑ لیا پس وہ اپنے گھر میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے ٥ جنھوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا گویا وہ کبھی اس بستی میں بسے ہی نہ تھے جنھوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی گھاٹے میں رہے ٥ اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا چکا تھا اور تمھاری خیر خواہی کر چکا اب میں کیا افسوس کروں منکروں پر ٥ اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی نبی بھیجا اس کے باشندوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تا کہ وہ گڑگڑائیں ٥ پھر ہم نے دکھ کو سکھ سے بدل دیا یہاں تک کہ انھیں خوب ترقی ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ تکلیف اور خوشی تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پہنچتی رہی ہے پھر ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ اس کا گمان بھی نہ رکھتے تھے ٥ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی نعمتیں کھول دیتے مگر انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کو پکڑ لیا ان کے اعمال کے بدلے ٥ پھر کیا بستی والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آ پڑے جب کہ وہ سوتے ہوں ٥ یا کیا بستی والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر چاشت کے وقت عذاب آ پڑے جبکہ وہ

Marfat.com

کھیل رہے ہوں ۰ کیا اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے پس اللہ کی تدبیروں سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو تباہ ہونے والے ہوں

تشریح: اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے ہم قوم شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم خدا کی پرستش کرو۔ تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک حقیقت واضح آچکی ہے اور اب تم معذور نہیں ہو سکتے پس تم ناپ تول کو پورا کرو۔ اور لوگوں سے ان کی چیزوں کو کم نہ کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم ماننے والے ہو۔ اور ہر رستے پر یوں نہ بیٹھا کرو۔ کہ لوگوں کو دھمکیاں دو اور ان کو خدا کے رستے سے روکو۔ جو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اس بات کو یاد کرو۔ کہ تم کم تھے اس نے تم کو زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو کہ فساد پھیلانے والوں کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ اور اگر تم میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو ان باتوں پر ایمان لے آئی ہے۔ جن کو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور ایک جماعت ایسی ہے جو ان باتوں پر ایمان نہیں لائی۔ تو شور وشر نہ کرو بلکہ اس وقت تک صبر کرو کہ خدا ہمارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس کے جواب میں ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے جنہوں نے اطاعت سے تکبر کیا۔ یہ کہا کہ اے شعیب ہم تمہیں بھی بستی سے نکال دیں گے۔ اور تمہارے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو تم پر ایمان لائے۔ یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے غرض ان دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہونی ہے۔ پس یا بستی سے نکل جاؤ۔ یا ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ انہوں نے کہا۔ کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں لوٹ آویں۔ اگرچہ ہم اُس کو بُرا سمجھتے ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا بے شک ہم نے خدا پر صریح جھوٹ تراشا اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ آئیں بعد اس کے کہ خدا نے ہمیں اس سے نجات دی ہے اور ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم اس میں لوٹ آویں بجز اس صورت کے کہ خدا ہی کو منظور ہو۔ جو کہ ہمارا رب ہے رہی تمہاری دھمکی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا رب ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں لئے ہوئے ہے اس لئے وہ ہماری اور تمہاری حالت سے واقف ہے۔ پس جو اسے منظور ہے ہم اس پر راضی ہیں اور خدا ہی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے اللہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور آپ بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

جب ان کی دھمکی شعیب پر موثر نہ ہوئی تو انہوں نے دوسری تدبیر کی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے عوام سے کہا۔ کہ اگر تم نے شعیب کا اتباع کیا۔ تو اس وقت تم بالکل نقصان میں ہو گے اس پر ان کو شدید زلزلہ نے آپکڑا اور وہ اپنی سرزمین میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

الغرض جن لوگوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی۔ بجائے اس کے کہ وہ شعیبؑ کو نکالتے خود ان کی یہ حالت ہوگئی۔ کہ گویا کبھی وہ اس بستی میں رہے ہی نہ تھے۔ نیز جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی خود وہی نقصان میں رہے خیر وہ قوم تباہ ہوئی اب شعیبؑ اُن کے پاس سے گزرے۔ اور کہا۔ کہ اے میری قوم میں تم کو خدا کے پیغامات پہنچا چکا تھا۔ اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی مگر تم نے اس کی قدر نہ کی۔ اور خمیازہ بھگتا اب میں کافر لوگوں کا کیسے غم کروں ان واقعات سے تمہیں انبیاؑ کی تعلیم اور لوگوں کی تکذیب اور اس کے برے نتائج کا علم ہو چکا۔ مگر یہ سزائیں ان کو دفعۃً نہیں دی گئیں۔ بلکہ بعد تنبیہات کے دی گئیں تھیں۔ کیونکہ اس طرح سزا دینا ہماری عادت نہیں ہے۔

Marfat.com

اور ہم نے کوئی نبی کسی بستی میں نہیں بھیجا۔ مگر اول ہم نے ان بستی والوں کو محتاجی اور بیماری سے پکڑا۔ کہ وہ اپنے تکبر کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے سامنے عاجزی کریں۔ پھر جبکہ وہ اس پر بھی متنبہ نہ ہوئے۔ تو ہم نے بجائے بدحالی کے خوشحالی بدل دی۔ یہاں تک کہ وہ خوب ترقی کر گئے۔ اور کہا کہ یہ تکالیف ان مدعیان رسالت کی تکذیب کا نتیجہ نہ تھیں۔ ورنہ اب بھی تو ہم اسی حالت پر قائم ہیں۔ پھر یہ ترقی کیوں ہے۔ ایسی باتیں تو دنیا میں ہوتی ہی آئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے باپ داداؤں کو بھی محتاجی اور بیماری پہنچتی تھی اور ان خیالات کی بنا پر وہ دنیاوی ترقی کے ساتھ معاصی میں بھی خوب ترقی کر گئے۔ تو ہم نے ان کو ایسی حالت میں اچانک پکڑ لیا۔ کہ ان کو اس کی خبر بھی نہ تھی یہ نتیجہ ہوا۔ ان کے الحاد اور بد دینی کا اور اگر وہ بستیوں والے ایمان لے آئے۔ تو ہم آسمان کی برکتیں ان پر کھول دیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ تکذیب کی تو ہم نے ان کے کرتوتوں کی بدولت انہیں پکڑ لیا۔ تو کیا وہ بستیوں والے اس سے مطمئن ہو گئے تھے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو ایسی حالت میں آجاوے۔ کہ وہ سوتے ہوں یا وہ اس سے مطمئن تھے۔ کہ ان پر دوپہر کے وقت ایسی حالت میں ہمارا عذاب آئے۔ کہ وہ لہو ولعب میں مصروف ہوں۔ جب کہ ان کے پاس اس اطمینان کی کوئی وجہ نہ تھی۔ تو یہ سراسر ان کی حماقت تھی نیز کیا وہ مکر خداوندی سے مطمئن تھے اور یہ نہ جانتے تھے کہ ممکن ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی ایک تدبیر ہو جو اس نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اختیار کی ہے۔ جب کہ اس کی کوئی وجہ نہ تھی تو انہوں نے اس کو مکر خداوندی کیوں نہ سمجھا۔ پس یہ بھی ان کی حماقت تھی۔ خلاصہ یہ کہ ان کو نقصان اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن ہوئے۔ ورنہ اطمینان کی کوئی وجہ نہ تھی۔ کیونکہ خدا کے مکر سے وہی لوگ بے خطر ہوتے ہیں۔ جو گھاٹے میں آنے والے ہوتے ہیں۔

برے لوگوں کو ڈھیل دینا اور انہیں ترقیاں دیتے رہنا یہ بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے یاد رکھیں زیادہ مال دار ہونا بھی آزمائش ہے اور زیادہ غربت بھی بہت بڑا امتحان ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے امتحان جب آئیں تو کثرت سے توبہ کریں عبادت کریں خیرات کریں بخل سے بچیں۔ حسد سے بچیں اللہ کی مخلوق سے محبت کریں اور تکبر سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

23/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 82

سورہ اعراف آیت نمبر 100 تا 108 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ
أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ
وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا
مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلٰى قُلُوبِ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا
لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ
بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِ فَظَلَمُوا
بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوسٰى يٰفِرْعَوْنُ
إِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيقٌ عَلٰى أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى
اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ط قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي

Marfat.com

إِسْرَآءِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا سبق نہیں ملا ان کو جو زمین کے وارث ہوئے ہیں اس گئے اگلے باشندوں کے بعد کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو پکڑ لیں ان کے گناہوں کے سبب اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے پس وہ نہیں سمجھتے ٥ یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم تمہیں سنا رہے ہیں ان کے پاس ہمارے رسول نشانیاں لے کر آئے تو ہرگز نہ ہوا کہ وہ ایمان لائیں اس بات پر جس کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اس طرح اللہ منکرین کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے ٥ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا ٥ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس مگر انھوں نے ہماری نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا پس دیکھو کہ مفسدوں کا کیا انجام ہوا ٥ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں ٥ سزاوار ہوں کہ اللہ کے نام پر کوئی بات حق کے سوا کہوں میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانی لے کر آیا ہوں پس تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دے ٥ فرعون نے کہا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اس کو پیش کرو اگر تم سچے ہو ٥ تب موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو یکا یک وہ ایک صاف اژدہا بن گیا اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا ٥

تشریح :اور کیا جب ایک جماعت ہلاک ہو چکی۔ اور اس کی جگہ دوسری جماعت آئی تو ان کو جو پہلے رہنے والوں کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہیں۔ اس بات نے رہنمائی نہیں کی کہ اگر ہم چاہیں۔ تو پہلے لوگوں کی طرح ان کو بھی ان کے گناہوں کی بدولت تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔ یہ ان کی پہلوں سے زیادہ حماقت تھی کیونکہ ان کے پاس صرف دلیل تھی اور ان کے پاس دلیل بھی تھی اور نظیر بھی۔ اور اصل بات یہ ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں۔ پس وہ کسی بات کو بسماع قبول سنتے بھی نہیں خود سمجھنا تو درکنار قصہ مختصر یہ بستیاں ہیں۔ جن کی خبریں ہم تم سے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس ان کے رسول صاف صاف باتیں لے کر آئے سو وہ ایسے نہ تھے۔ کہ ایمان لے آئیں وہ پیشتر محض عناداً تکذیب کر چکے تھے جس سے ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ دیکھو ہم یوں کفر پر مصر لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں جس کا نمونہ تم ابھی دیکھ چکے ہو اور لوگوں نے مصائب کے وقت ان کے ٹل جانے پر ایمان لانے کے عہد بھی کئے۔ مگر ہم نے بہتوں کے لئے کوئی عہد نہیں پایا بلکہ مصائب کے دفع ہو جانے کے بعد وہ بدعہد ثابت ہوئے اور ہم نے بہت سوں کو نافرمان ہی پایا۔

یہ واقعات تو ہو چکے پھر ان مذکورہ بالا رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے

Marfat.com

سرداروں کی طرف بھیجا۔ سوانہوں نے بھی ان کا حق ادا نہ کیا۔ پھر دیکھو کہ ان فساد پھیلانے والوں کا کیسا برا انجام ہو۔ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ اے فرعون میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ اس میں ذرا جھوٹ نہیں۔ کیوں کہ میں اس کا حق دار ہوں کہ بجز سچ کے خدا کے ذمہ کوئی بات نہ کہوں۔ واقعی میں تمھارے پاس ایک واضح حقیقت لے کر آیا ہوں۔ پس تم میری رسالت کو قبول کرو۔ اور بنی اسرائیل کو جن کو تم نے ناحق غلام بنا رکھا ہے میرے ساتھ بھیج دو۔ کیونکہ میری رسالت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ اس کے جواب میں فرعون نے کہا۔ کہ اگر تم کوئی نشانی لائے ہو جس سے یہ بات ثابت ہو کہ درحقیقت تم خدا کے بھیجے ہوئے ہو تو اس کو پیش کرو اگر تم اس دعوی میں سچے ہو۔ اس پر موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالدی۔ تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ بجائے لاٹھی کے وہ تو ایک کھلا ہوا اژدھا ہے خیر ایک نشانی تو یہ ہوئی دوسری نشانی یہ کہ انہوں نے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس سے اپنا ہاتھ نکالا۔ تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو دیکھنے والوں کیلئے ایک روشن ہاتھ ہے

یہ بات بڑی غور طلب ہے کہ قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آتا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور جس اُمت کا تذکرہ کردیا ہے۔ وہ قوم بنی اسرائیل ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کی طرف آئے تو اسے کہا کہ اے فرعون میں تمہاری طرف اللہ رب العزت کا پیغام لیکر آیا ہوں کیونکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول مبعوث ہوا ہوں میں تمہاری راہنمائی کیلئے اور قوم کو غلامی سے نجات دلانے کیلئے آیا ہوا اور تورات کتاب آسمانی لیکر آیا ہوں تاکہ تم لوگ شرک چھوڑ دو اور اپنی خدائی کا دعوی ترک دو اور اس رب العالمین کی بندگی کرو جس نے کائنات کو خلق کیا ہے۔ اور جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی اس نے پیدا کیا ہے۔ اسمیں ذرہ بھر جھوٹ نہیں جس رسول نے دعوت حق دی ہے قوم نے اُسے جھوٹا کہا اور نبی نے ہمیشہ یہ کہا کہ میرا کام سچ بولنا ہے جھوٹ بولنا بالکل نہیں اور پھر خدا پر کس کی جرات ہے وہ جھوٹ بولے۔ اور صداقت دعوت حق کا پہلا زینہ ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کی ذات حق ہے۔ لازمی طور پر اسکا پیغام بھی حق پر مبنی ہوتا ہے۔ جو اس پیغام کی دعوت دیتا ہے۔ وہ بھی پہلے حق بیان کرنے کی وجہ سے مشہور ہوتا ہے۔ اسلیے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعوت حق دی ساتھ یہ بھی کہا کہ دیکھ میں بالکل سچ بول رہا تم کسی زعم میں مبتلا نہ رہنا اور نہ ہی کسی خام خیال میں رہنا فرعون نے دلیل طلب کی تو آپ علیہ السلام نے دلیل کے طور پر اپنے معجزے جو خدائے وحدہ لاشریک کی طرف سے انہیں عطا ہوئے تھے وہ فوراً ظاہر کردیے۔ بقیہ گفتگو اگلے درس میں دیجائے گی اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

24/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 83

سورۂ اعراف آیت نمبر 109 تا 126 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿١٠٩﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی
الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿١١١﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ
فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ
وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ
اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ
النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی
مُوْسٰۤی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا
صٰغِرِیْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٢١﴾

Marfat.com

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے ہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمھاری زمین سے نکال دے اب تمھاری کیا رائے ہے ہ انھوں نے کہا موسیٰ کو اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں ہرکارے بھیجو ہ کہ وہ تمھارے پاس سارے جادوگر لے آئیں ہ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے انھوں نے کہا ہمیں انعام ضرور ملے گا اگر ہم غالب رہے ہ فرعون نے کہا ہاں اور یقیناً تم ہمارے مقربین میں داخل ہوگے ہ جادوگروں نے کہا یا تو تم ڈالو یا ہم ڈالنے والے بنتے ہیں ہ موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو پھر جب انھوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان پر دہشت طاری کر دی اور بہت بڑا کرتب دکھایا ہ اور ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ نگلنے لگا اس کو جو انھوں نے گھڑا تھا ہ پس حق ظاہر ہو گیا اور جو کچھ انھوں نے بنایا تھا باطل ہو کر رہ گیا ہ پس وہ لوگ وہیں ہار گئے اور ذلیل ہو کر رہے ہ اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے ہ انھوں نے کہا ہم ایمان لائے رب العالمین پر ہ جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا ہ فرعون نے کہا تم لوگ موسیٰ پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمھیں اجازت دوں یقیناً یہ ایک سازش ہے جو تم لوگوں نے شہر میں اس غرض سے کی ہے کہ تم اس کے باشندوں کو یہاں سے نکال دو تو تم بہت جلد جان لوگے ہ میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا ہ انھوں نے کہا ہمیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ہ تو ہمیں صرف اس بات کی سزا دینا چاہتا ہے کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے سامنے آگئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں وفات دے اسلام پر ہ

تشریح: موسیٰ علیہ السلام نے جب دو نشانیاں دکھائیں تو اس کے جواب میں فرعون کی قوم کے سردار لوگوں نے جن میں سب سے بڑا فرعون تھا یہ کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑا واقف کار جادوگر ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ تم کو تمھارے ملک سے نکال دے۔ پس اے حاضرین دربار تم کیا رائے دیتے ہو۔ اور اس کا مقابلہ کیونکر کیا جائے۔

Marfat.com

چونکہ اس جماعت کا سرغنہ اور اصل اس رائے کا فرعون ہی تھا۔اس لئے انہوں نے اسی ہی کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی کو مہلت دیجئے۔اور تمام شہروں میں جادوگروں کو جمع کرنے والے آدمی بھیجئے۔کہ وہ ہر ماہر سحر جادوگر کو تمہارے پاس لے آئیں۔اس رائے پر عمل کیا گیا۔اور ہر شہر میں آدمی بھیج دیئے گئے۔اور جادوگر فرعون کے پاس آئے انہوں نے کہا۔کہ اگر ہم غالب رہیں۔تو سرکار سے انعام ضرور لیں گے اس نے کہا۔بہت اچھا تم کو انعام بھی دیا جائے گا اور ''مزید بران'' تم مقربان بارگاہ میں سے بھی ہوگے یہ گفتگو ہو چکی اور ایک خاص روز اور خاص مقام مقابلہ کے لئے طے ہو گیا۔اب جب کہ مقابلہ کا وقت ہوا تو انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم ہی ڈالیں۔انہوں نے کہا کہ تمہیں ڈالو۔پس جب انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں۔تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان کو خوفزدہ کر دیا۔اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔کہ آپ اپنی لاٹھی ڈال لئے انہوں نے لاٹھی ڈال دی جو کہ ڈالتے ہی اژدھا بن گئی۔تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ اژدھا اب سب کو نگلے جاتا ہے جن کو وہ جادو کے زور سے گھڑتے تھے۔اب امر حق ظاہر ہو گیا۔ان کے کام باطل ثابت ہوئے اس پر وہ لوگ وہاں یعنی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور بالکل ذلیل ہوگئے۔اور یہ حالت دیکھ کر تمام جادوگر سجدہ میں گر گئے اور کہا کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لے آئے یہ حالت دیکھ کر فرعون نے کہا کہ کیا تم نے مجھ سے اجازت بھی نہ لی اور قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم ایمان لے آئے یقیناً یہ تمہاری شرارت تھی جو تم نے شہر میں اس غرض سے کی ہے کہ تم شہر سے اس کے رہنے والوں کو نکال دو کیونکہ اس تدبیر سے تمہارا عوام پر اثر پڑے گا۔اور اس طریق سے تم اپنی جمعیت بڑھا کر سلطنت کا مقابلہ کرو گے اور حکومت حاصل کر کے ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھی نہیں ہوئے جلاوطن کرو گے سو اس کا نتیجہ تمہیں معلوم ہو جائے گا میں اول مخالف جانب سے تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹوں گا پھر تمہیں سب کو سولی دوں گا۔انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے رب کے پاس جانے ہی والے ہیں۔پس جو تیرا جی چاہے کر۔اے اللہ جس وقت ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہو جس کی ہم کو دھمکی دی گئی ہے۔آپ ہم پر بارش کی طرح صبر گرائیے اور ہمیں اپنا فرمانبردار ہونے کی حالت میں موت دیجئے۔مبادا ہم سے مصیبت کا تحمل نہ ہو اور ہم لغزش کھا جائیں گے۔ایک قصہ تو یہ تھا۔جس سے تم کو ایک نبی کی تکذیب اور ان کے مقابلہ میں مخالفین کی ذلت اور ان کا مسلمانوں پر بیجا ظلم اور مسلمانوں کی اس کے مقابلہ میں استقامت کے واقعات معلوم ہوئے۔

انبیائے کرام نے جب بھی دعوت دی قوم نے انہیں گمراہ کہا یا جادوگر کہا ہے آج کے درس میں بھی ہم نے یہ پڑھا کہ جادوگر نبوت کے سامنے ڈھیر ہو جاتے ہیں۔کیونکہ نبوت حق کی علامت ہے اور جادوگری جھوٹ کی علامت ہوتی ہے۔ہمارے دور میں بھی لوگ جادو اور سحر کی حقیقت کو مانتے ہیں یاد رکھیں جو شریعت کے ساتھ وابستہ رہیں انہیں کچھ نہیں بلکہ لوگ ان سے ڈرتے ہیں اللہ ہم سب پر رحم فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

25/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 84

سورۂ اعراف آیت نمبر 127 تا 141 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ
بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ
يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ
اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ

Marfat.com

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا
بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ
هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾
وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ
فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا
يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

Marfat.com

وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِۚ
یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۱۴۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ وہ ملک میں فساد پھیلائیں اور تجھ کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑیں فرعون نے کہا کہ ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں ٥ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخری کامیابی اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لئے ہے ٥ موسیٰ کی قوم نے کہا ہم تمھارے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور تمھارے آنے کے بعد بھی موسیٰ نے کہا قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کر دے اور بجائے ان کے تمہیں اس سرزمین کا مالک بنا دے پھر دیکھے کہ تم کیسا عمل کرتے ہو ٥ اور ہم نے فرعون والوں کو قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا کیا تا کہ ان کو نصیحت ہو ٥ لیکن جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ ہمارے لئے ہے اور اگر ان پر کوئی آفت آتی تو اس کو موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کی نحوست بتاتے سنو ان کی بدبختی تو اللہ کے پاس ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے ٥ اور انھوں نے موسیٰ سے کہا ہمیں مسحور کرنے کے لئے تم خواہ کوئی بھی نشانی لاؤ ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں پھر ہم نے ان کے اوپر طوفان بھیجا اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ سب نشانیاں الگ الگ دکھائیں پھر بھی انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے ٥ اور جب ان پر کوئی عذاب پڑتا تو کہتے اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو جس کا اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے اگر تم ہم پر سے اس عذاب کو ہٹا دو تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دیں گے ٥ پھر جب ہم ان سے دور کر دیتے آفت کو کچھ مدت کے لئے جہاں بہر حال انھیں پہنچنا تھا تو اسی وقت وہ عہد کو توڑ دیتے پھر ہم نے ان کو سزا دی اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے بے پرواہ ہو گئے ٥ اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے ان کو ہم نے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنایا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر تیرے رب کا نیک وعدہ پورا ہو گیا بہ سبب اس کے کہ انھوں نے صبر کیا اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ برباد کر دیا جو وہ بناتے تھے اور جو وہ چڑھاتے تھے ٥ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا پھر ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو پوجنے میں لگ رہے تھے اپنے بتوں کے انھوں نے کہا اے موسیٰ ہماری عبادت کیلئے بھی ایک بت بنا دے جیسے ان کے بت ہیں موسیٰ نے کہا تم بڑے جاہل لوگ ہو ٥ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ باطل ہے ٥ اس نے کہا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمھارے لئے تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں تمام اہل عالم پر فضیلت دی ہے ٥ اور جب ہم نے فرعون کی آل سے تمہیں نجات

Marfat.com

دی جو تمہیں سخت عذاب میں ڈالے ہوئے تھے تمھارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمھاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے تمھاری بڑی آزمائش تھی ۝

تشریح: دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا۔ کہ کیا آپ موسیٰ اور ان کی قوم کو چھوڑے رکھیں گے۔ تا کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے رہیں۔ اور تمہیں بھی چھوڑ دیں اور تمھارے معبودوں کو بھی جو کہ آپ نے لوگوں کی پرستش کیلئے نئے تجویز کئے ہیں۔ اس قدر ڈھیل دینا مناسب نہیں ہے ان سے کہا۔ کہ تمھاری رائے نہایت صحیح ہے۔ اب ہم یہ تدبیر کریں گے کہ ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے۔ جن سے اندیشہ فساد ہے اور ان کی عورتوں کو اپنی خدمت کے لئے زندہ رکھیں گے اس طرح فساد کا خطرہ مٹ جائے گا اور ایسا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ وہ ہماری رعایا ہیں۔ اور ہم ان پر غالب ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اس تجویز کا علم ہوا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں خدا سے مدد چاہو۔ اور مصائب پر صبر کرو۔ ملک خدا کا ہے وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور گو ابتداءً رکاوٹیں پیدا ہوں اور مصیبتیں پیش آئیں۔ مگر انجام متقین ہی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو آپ کے آنے سے قبل بھی تکلیف دی گئی چنانچہ جب آپ پیدا ہونے کو تھے اس وقت بھی یہ ہی قصہ ہوا تھا۔ اور آپ کے آنے کے بعد بھی تکلیف دی گئی بس ہم تو مصیبتوں ہی کے ہو لئے انہوں نے کہا گھبراؤ نہیں کچھ بعید نہیں۔ کہ اللہ رب العزت تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور تمہیں اس ملک میں اس کا جانشین بنائے۔ پھر دیکھئے کہ تم کیا کام کرتے ہو آیا ان انعامات کے شکر میں اس کی اطاعت کرتے ہو۔ یا کفران نعمت کر کے بغاوت و سرکشی کرتے ہو پس تم بددل نہ ہو۔ اور استقلال کیساتھ عارضی مصائب جھیلو۔ اس واقعہ سے نبی کے مقابلہ میں کفار کی بے حد زیادتی اور مسلمانوں کا ابتلاء اور ابتلاء کے بعد آخری کامیابی کی بشارت معلوم ہوتی ہے جو کفار اور مسلمانوں دونوں کے لئے سبق آموز ہے۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ہم نے گروہ فرعون کی زیادتیوں پر ان کی تنبیہ کے لئے ان کو قحط سالی اور پھلوں کی کمی سے پکڑا۔ کہ وہ نصیحت قبول کریں۔ اس پر ان کا طرز عمل یہ ہوا کہ جب انہیں کوئی اچھی پیش آتی۔ تو کہتے۔ کہ یہ ہماری وجہ سے ہے اور ہم اس کے مستحق ہیں اور اگر انہیں کوئی ناگوار بات پہنچتی۔ تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں سے شگون لیتے اور کہتے کہ یہ ان کی نحوست ہے۔ اور اب اللہ رب العزت اس خیال کی غلطی ظاہر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ خوب سن لو کہ تمھارا یہ خیال محض غلط ہے۔ اور حقیقت صرف یہ ہے۔ کہ تمھاری ان تکالیف کا سبب خدا کے پاس ہے جو تمہاری شرارتوں پر مبنی ہے۔ تم موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کو ناحق سبب ٹھیراتے ہو بات یہ ہی ہے جو ہم نے کہی ہے۔ کہ ضرر پہنچانے والا اللہ ہے۔ جب انہوں نے ہماری تنبیہ سے یہ الٹا سبق لیا۔ کہ اس کو موسیٰ علیہ السلام کی نحوست سمجھی اور یہ بھی کہا کہ جب آپ ہمارے پاس اس غرض سے کوئی نشانی لائیں گے کہ آپ اس کے ذریعہ ہم پر جادو کریں۔ تو ہم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا اور ہم آپ کی تصدیق کرنے والے نہیں۔ اس پر ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈکیاں اور خون یہ کھلی کھلی نشانیاں بھیجیں سو اس پر بھی انہوں نے تکبر کیا۔ اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے۔

اور جس وقت ان پر عذاب آیا۔ اس وقت تو انہوں نے یہ کہا۔ کہ اے موسیٰ آپ ہمارے لئے اپنے رب سے اس قاعدہ سے

Marfat.com

دعا کیجئے جو ہم قسم کھاتے ہیں۔ کہ اگر آپ ہم سے عذاب کو دور کردیں گے تو ہم ضرور آپ کی تصدیق کریں گے۔ اور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے پھر جب کہ ہم نے ان سے عذاب کو خاص اس میعاد تک دور کردیا۔ جس کو وہ پہنچنے والے تھے تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو اپنے عہد کو توڑ رہے ہیں اب ہم نے ان سے انتقام لیا اور اس وجہ سے کہ وہ ہماری باتوں کو جھٹلائے اور ان سے غافل تھے ان کو سمندر میں ڈبو دیا اور اس طرح ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس ملک کے مشارق و مغارب کا وارث بنا دیا۔ جن میں ہم نے مختلف قسم کی پیداوار سے برکت دی تھی اور خدا کا وہ وعدہ جو اس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا ان کے صبر واستقلال کی بدولت پوری ہوگا۔ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے ان تمام کاروائیوں کو جو وہ مسلمانوں کے خلاف کرتے تھے اور ان کے سارے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اور ان واقعات سے کفار کا برا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جو اس زمانہ کے کفار کے لئے موجب عبرت ہے نیز اس سے کمزور مسلمانوں کے لئے امید افزا ہے۔

یہاں تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعات بیان فرما کر اب بنی اسرائیل کی حالت بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان انعامات کی کیا قدر کی اور ان کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے اور فرماتے ہیں کہ ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو صحیح سلامت سمندر سے گزار دیا اب وہ سمندر سے گزرنے کے بعد ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں پر جمے ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ دیکھ کر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دو۔ جیسے ان کے معبود ہیں۔ انہوں نے تم ایسے لوگ ہو کہ جہالت کی باتیں کیا کرتے ہو ارے نادانو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا یہ مشغلہ تباہ و برباد ہے اور جو کام وہ کرتے ہیں محض باطل ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کیا میں خدا کے سوا تمہیں کوئی اور معبود ڈھونڈ کردوں۔ حالانکہ اس سے تم کو تمام جہان پر فضیلت دی ہے اور جب کہ ان سے تم کو گروہ فرعون سے ایسی حالت میں رہائی دی ہے کہ وہ تمہیں سخت تکالیف پہنچاتے تھے کہ وہ تمہارے بیٹوں کو مارتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھ لیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی جانب سے بہت بڑی آزمائش تھی تم بتلاؤ کہ کیا ایسے خدا چھوڑ کر کسی اور چیز کو معبود بنانا زیبا ہے۔

تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو مار دیتا تھا جبکہ ان کی بچیوں کو زندہ رکھتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان حالات میں اللہ رب العزت کی تدبیر سے پیدا بھی ہوئے اور محفوظ بھی رہے یہ سب کچھ اللہ رب العزت کی قدرت سے ہے پھر بھی انسان اُسے وحدہ لاشریک نہ مانے تو سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں کیا جاسکتا اللہ رب العزت ہدایت کی نصیب فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

26/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 85

سورۂ اعراف آیت نمبر 142 تا 151 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ
هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤٢
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ
اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٤٣ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِيْنَ ۝١٤٤ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً

Marfat.com

وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ
الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ
سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ
وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا
سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ
مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ
بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

Marfat.com

رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾

ترجمه: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور اسکو پورا کیا دس مزید راتوں سے تو اسکے رب کی مدت چالیس راتوں میں پوری ہوئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میرے پیچھے تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا اصلاح کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا ○ اور جب موسیٰ ہمارے وقت پر آ گیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا مجھے اپنے آپ کو دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں فرمایا تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا البتہ پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو تم بھی مجھ کو دیکھ سکو گے پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش آیا تو بولا میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں ○ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمہیں لوگوں پر اپنی پیغمبری اور اپنے کلام کے ذریعہ سے سرفراز کیا پس لو اب جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا ہے اور شکر گزاروں میں سے بنو ○ اور ہم نے اس کے لئے تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پس اس کو مضبوطی سے پکڑ و اور اپنی قوم کو حکم دو کہ ان کے بہتر مفہوم کی پیروی کریں عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا ○ میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق گھمنڈ کرتے ہیں اور اگر وہ ہر قسم کی نشانیاں دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو نہ اپنائیں گے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا لیں گے یہ اس سبب سے ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان کی طرف سے اپنے کو غافل رکھا ○ اور جنھوں نے ہماری نشانیوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال اکارت ہو گے اور وہ بدلے میں وہی پائیں گے جو وہ کرتے تھے ○ اور موسیٰ کی قوم نے اس کے پیچھے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنایا ایک دھڑ جس سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ وہ نہ ان سے بولتا ہے اور نہ کوئی راہ دیکھاتا ہے اس کو انھوں نے معبود بنالیا اور وہ بڑے ظالم تھے ○ اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے محسوس کیا کہ وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے تو انھوں نے کہا اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو یقیناً ہم برباد ہو جائیں ○ اور جب موسیٰ رنج و غصہ میں بھرا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا تو اس نے کہا تم نے میرے بعد میری بری جانشینی کی کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر لی اور اس نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اس کو اپنی طرف کھینچنے لگا ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے لوگوں نے مجھے دبا لیا اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں پس تو دشمنوں کو میرے اوپر ہنسنے کا موقع نہ دے اور مجھکو ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر ○ موسیٰ نے کہا اے میرے رب معاف کر دے مجھکو اور میرے بھائی کو اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ○

تشریح: دوسرا قصہ بنی اسرائیل کی جہالت اور ناقدری کا یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے بعض خاص شرائط کے ساتھ اول تیس رات کو وعدہ کیا تھا۔ کہ اس عرصہ میں تم کوہ طور پر آ کر عبادت کرو ہم تمہیں ایک دستور العمل دینگے اور ان شرائط کے پائے جانے کے سبب ہم نے ان میں دس رات کا اضافہ کر دیا اب ان کے رب کا مقرر کردہ پورا وقت چالیس رات ہو گیا۔ اس وقت

Marfat.com

کی بنا پر موسیٰ نے کوہ طور پر جانا چاہا اور چلتے وقت اپنے بھائی ہارونؑ سے کہہ دیا کہ تم میری واپسی تک میری قوم میں میرے نائب رہو۔ اور درستی کرتے رہو۔ اور کام بگاڑنے والوں کی پیروی نہ کرنا۔ تاکید کردی کہ ہوشیاری سے کام کرنا یہ قوم بڑی نالائق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کسی غلطی میں ڈال دیں۔ الغرض ہارونؑ کو یہ ہدایت کرکے کوہ طور کو روانہ ہو گئے اور جب کہ وہ ہماری مقرر کردہ جگہ طور پر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے باتیں کیں تو ان کو یہ خیال ہوا۔ کہ خدا کو دیکھنا چاہئے۔

اس بنا پر انہوں نے کہا کہ اے میرے رب تو مجھے اپنے کو دکھلا دے کہ میں جس طرح تیری باتیں سنتا ہوں یوں ہی تجھے دیکھ بھی لوں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ کہ یوں تو تم مجھے ہرگز نہ دیکھو گے ہاں تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اب اگر میری تجلی کے بعد یہ پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو ممکن ہے کہ تم مجھے دیکھ لو۔ پس جس وقت ان کے رب نے پہاڑ کی طرف ظہور فرمایا۔ تو اسے ریزہ ریزہ کردیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام یہ ہولناک منظر دیکھ کر بے ہوش ہوکر گر پڑے پھر جب ہوش آیا۔ تو کہا اے میرے پروردگار میں نے آپ سے توبہ کی اب ایسی درخواست نہ کروں گا۔ اور میں آپ پر پہلا بغیر دیکھے ایمان لانے والا ہوں۔ اس واقعہ سے مومنین کے آخرت میں اللہ رب العزت کو دیکھنے کی نفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس دنیا میں لوگوں کو فنا کے لئے پیدا کیا ہے اور آخرت میں ان کو خلود کے لئے پیدا کیا جائے گا۔ اس لئے اس وقت ان پر فنا کا خطرہ نہیں۔ جب وہ میعاد جو توریت دینے کے کئے مقرر کی گئی تھی ختم ہوئی۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا۔ اے موسیٰ میں نے عام لوگوں پر تم کو اپنے پیغامات اور اپنی ہمکلامی کے ذریعہ سے امتیاز بخشا ہے اور پس جو کتاب میں نے تم کو دی ہے اس کو لے لو اور میرے شکر گزار بنو۔ اور ہم نے ان کے لئے ان تختیوں مین جوان کو دی گئیں بطور دستور العمل کے تمام ضروری باتیں بطور نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی تھیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ یہ کتاب تم کو دی ہے تم اسے لے لو اور ہمارے شکر گزار رہو اور لینے کے بعد اسے مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی بات اس کی ہدایت کے خلاف کر بیٹھو اور اپنی قوم سے بھی کہو کہ وہ اس کی کرنے کی باتیں اختیار کریں اور جو نہ کرنے کے کام ہیں۔ انہیں نہ کریں۔ ان کو یہ بھی سنا دیا جائے۔ کہ بصورت تمہاری نافرمانی کے میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دوزخ دکھاؤں گا نیز میں پھیر دوں گا۔ جو زمین میں ناحق بڑے بنتے ہیں۔ جن کی حالت ہے کہ اگر وہ ہر ایک نشانی کو بھی دیکھ لیں تو بھی فرط عناد سے اس پر ایمان نہ لائیں اور اگر راہِ ہدایت دیکھیں تو اس کو اپنے چلنے کے لئے راہ نہ بنائیں۔ اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے راہ بنالیں۔ یہ پھیرنا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کی عناداً تکذیب کی اور ان سے غافل رہے۔ اب انہیں کسی بہودی کا متوقع نہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ انہوں نے اگر چہ نیکیاں بھی کیں تھیں۔ تو وہ کفر کی وجہ سے اکارت ہوئیں۔ تو بہتر معاوضہ کس بات کا دیا جاوے۔ الغرض توریت دینے کے وقت ہم نے موسیٰ کو اور ان کی معرفت ان کی قوم کو اس پر عمل کرنے کی پوری تاکید کردی اور بصورت ترکِ عمل دوزخ کی دھمکی اور بصورت تکذیب وتکبر دلوں پر مہر کردینے کی دھمکی بھی سنادی۔

یاد رکھیں ہر وقت اللہ رب العزت سے رحم کی دُعا مانگنی چاہیے اس سے بہتر کوئی بھی رحم فرمانے والا نہیں ہم سب پر رحم فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

27/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 86

سورۂ اعراف آیت نمبر 152 تا 162 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ط وَكَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ
بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا
سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى
قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ
رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ط اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ط تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ
وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ط اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ

Marfat.com

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع
قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ

Marfat.com

وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ
بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا ان کو ان کے رب کا غضب پہنچے گا اور ذلت دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جھوٹ بولنے والوں کو ۰ اور جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک اس کے بعد تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تو اس نے تختیاں اٹھائیں اور جو ان میں لکھا ہوا تھا اس میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ۰ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر آدمی چنے ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت کے لئے پھر جب ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو موسیٰ نے کہا اے رب اگر تو چاہتا تو پہلے ہی ان کو ہلاک کر دیتا اور مجھ کو بھی کیا تو ہمیں ایسے کام پر ہلاک کرے گا جو ہمارے اندر کے بیوقوفوں نے کیا یہ سب تیری آزمائش ہے تو اس سے جس کو چاہے گمراہ کر دے اور جس کو چاہے ہدایت دے تو ہی ہمارا تھامنے والا ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ۰ اور تو ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم نے تیری طرف رجوع کیا اللہ نے کہا میں اپنا عذاب اسی پر ڈالتا ہوں جس کو چاہتا ہوں اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو پس میں اس کو لکھ دوں گا ان کے لئے جو ڈر رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں ۰ جو لوگ پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کو وہ اپنے یہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور ان کو برائی سے روکتا ہے اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں جائز ٹھہراتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتا ہے جو ان پر تھیں پس جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۰ کہو اے لوگو بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے امی رسول و نبی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر اور اسکی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ ۰ اور

Marfat.com

موسیٰ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ۰ اور ان کو ہم نے بارہ گھرانوں میں تقسیم کر کے انھیں الگ الگ گروہ بنا دیا اور جب موسیٰ کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر گروہ نے اپنا پانی پینے کا مقام معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بدلیوں کا سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ اتارا کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور انھوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرتے رہے ۰ اور جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی میں جا کر بس جاؤ اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ اور کہو ہمیں بخش دے اور دروازہ میں جھکے ہوئے داخل ہو ہم تمھاری خطائیں معاف کر دیں گے ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیتے ہیں ۰ پھر ان میں سے ظالموں نے بدل ڈالا دوسرا لفظ اس کے سوا جو ان سے کہا گیا تھا پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لیے کہ وہ ظلم کرتے تھے ۰

تشریح :موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان کے طور چلے آنے کے بعد اپنے سونے چاندی کے زیوروں کو پگھلا کر ان سے ایک بچھڑا بنا لیا تھا جو کہ محض بچھڑے کی شکل کا ایک جسم تھا۔ جس کے لئے بچھڑے کی آواز تھی۔ اور حقیقی بچھڑا بھی نہ تھا کیونکہ حقیقی بچھڑا گائے کا بچہ ہوتا ہے۔ اور اس نقلی بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔ یہ ان کا نہایت نادانی کا کام تھا۔ انہوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ نہ وہ ان سے بات کرتا ہے نہ انہیں کوئی اچھا برا راستہ بتاتا ہے۔ آخر اس میں خدائی کی کونسی بات ہے۔ جس کی بنا پر اس کی پرستش کی جائے۔ یہ حرکت ان کی سراسر بے جا تھی اور جب انہیں اپنی اس ناشائستہ حرکت پر ندامت ہوئی۔ اور انہوں نے دیکھا کہ وہ صحیح رستہ سے پھسل گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا۔ تو ہم سراسر نقصان میں رہیں گے۔

جس وقت موسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ اور وہ غصہ میں بھرے ہوئے اور نہایت غمگین اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی قوم میں پہنچ کر ان سے کہا کہ تم نے میرے بعد نہایت نامعقول حرکت کی۔ کیا تم نے خدا کے حکم سے پہلے ہی یہ حرکت کر لی۔ تمہیں اتنا تو سوچنا چاہیے تھا۔ کہ ہم اپنے نبی کی معرفت حق تعالیٰ سے معلوم کر لیں کہ ہمیں ایسا کرنا چاہیے یا نہیں، اور ہمارے نبی جو دستور العمل لینے گئے ہوئے ہیں۔ ان کو تو آ جانے دیں اور اسی غصہ کی حالت میں انہوں نے اپنے ہاتھ خالی کرنے کے لئے تختیوں کو ہاتھ سے رکھ دیا اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے کہ میں تمھیں کس لئے چھوڑ گیا تھا۔ تم نے ان کو کیوں نہ اس گمراہی سے بچا لیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اے میرے ماں جائے میں نے بالکل کوتاہی نہیں کی۔ جہاں تک میرے امکان میں تھا۔ میں نے انہیں سمجھا دیا۔ مگر انہوں نے مجھے کمزور سمجھا اور مجھے مار ڈالنے کو ہو گئے ایسی حالت میں میرا کیا قصور ہے۔ آپ جلدی نہ کیجئے اور میرے ساتھ اس برتاؤ سے مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسایئے۔ اور مجھے ان ظالموں کے ساتھ جرم میں شریک نہ کیجئے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کی یہ گفتگو سنی کہا کہ اے میرے رب آپ میری غلطی کو بھی معاف فرمایئے۔ اور میرے بھائی کی غلطی کو بھی اگر ان سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر لیجئے۔ اور آپ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور ایسا کریں گے۔

اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ تم دونوں تو معذور ہو لیکن وہ لوگ جنہوں نے گوسالہ بنایا۔ ان کو دنیا میں ان کے رب کا غضب اور ذلت لاحق ہو گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سخت سزا دیتے ہیں۔ مگر یہ سزا اس شرط

Marfat.com

سے ہے کہ وہ توبہ نہ کریں اور جو لوگ اُن بُرے اعمال کے بعد توبہ کرلیں۔ اور ایمان لے آئیں۔ تو ان بُرے کاموں کے بعد ہی تمہا رارب بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔ اس لئے وہ اُن کو معاف کردے گا۔ الغرض ان کی درخواست کے جواب میں ان کو یہ حکم سنا دیا گیا۔ اور ان کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔

جس وقت موسیٰ علیہ السلام سے جوش غضب فرو ہوا۔ اب انہوں نے تختیاں سنبھالیں۔ تا کہ ان پر عمل کریں اور لوگوں کو ان کے موافق ہدایت کریں اور تختیوں میں جو کچھ لکھا ہوا تھا اس میں ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ صحیح رستہ کی طرف رہنمائی اور سراسر رحمت تھی۔

ایک واقعہ بنی اسرائیل کا یہ ہے۔ کہ ایک موقعہ پر ایک خاص وجہ سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہما رے مقام گفتگو کوہ طور پر لانے کے لئے منتخب کیا انہیں وہاں لائے پس جس وقت ان کو زلزلہ نے پکڑا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ آپ تو قادر مطلق اور مختار کامل ہیں۔ نہ آپ کی قدرت اس مقام تک محدود ہے۔ اور نہ آپ کا اختیار۔ ہلاک کسی جرم پر موقوف اس لئے اگر آپ چاہتے تو ان کو اس سے پہلے بھی مار سکتے تھے۔ اور ان کے ساتھ مجھے بھی۔ آپ اس وقت انہیں چھوڑ دیجئے کیا آپ کو یہ گوارا ہے کہ آپ ہم میں سے چند احمقوں کے فعل کے سبب مار ڈالیں مجھے امید نہیں ہے کہ آپ ایسا کریں گے۔ آپ کو اختیار ہے۔ کہ آپ جس کو چاہیں ہدیت کریں۔ آپ ہمارے متولی کار ہیں۔ پس آپ ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اور ہم پر رحم فرمائیے۔ اور آپ معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر معاف کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہمیں اُمید ہے کہ آپ ضرور معا ف فرمائیں گے۔ اور آپ دنیا میں بھی ہمارے لئے اچھائی لکھ دیجئے اور آخرت میں بھی، ہم آپ سے توبہ کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تمہاری درخواست منظور ہے۔ واقعی میرے عذاب کی تو یہ حالت ہے کہ میں اسی کو پہنچاتا ہوں جس کو چاہتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ پس میں ان لوگوں کے لئے اس کو لازمی طور پر لکھ دو ں گا جو گناہوں سے بچیں۔ اور زکوٰۃ دیں اور جو کہ ہماری تمام باتوں پر ایمان لائیں ان واقعات سے بنی اسرائیل کی جہالتیں۔ اور ان کو دستور العمل کے طور پر ایک سراپا ہدایت اور رحمت کتاب کا دیا جانا اور اس پر کاربند ہونے کی سخت تاکید اور بصورت نہ ماننے کے سخت سخت وعیدیں۔ اور اس پر عمل کرنے اور ایمان لانے پر اُن کے لئے رحمت کا انتظام وغیرہ باتیں معلوم ہوئیں جو موجودہ بنی اسرائیل کے لئے سبق آموز ہیں۔ اور چونکہ توریت پر عمل کرنے اور اس پر ایمان لانے پر حق تعالیٰ نے ان سے حتمی وعدہ کیا ہے۔ اور توریت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی بھی تھی۔ جس پر ایمان لانا اور اس کے مقتضے پر عمل کرنا ان کا فرض تھا۔ اور اس پر عمل کرنے کی صورت میں وہ اسی رحمت کے مستحق تھے۔ جس کا ان سے حتمی طور پر وعدہ کیا گیا تھا۔

اس لئے فرماتے ہیں کہ اس مضمون سے یہ بات بھی نکلتی ہے۔ کہ جو لوگ موجودہ رسول کی پیروی کریں جس کو وہ اپنے یہاں تورات میں اور نہ صرف تورات میں بلکہ انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ بحالیکہ وہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتا اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ اور ان کے لئے بحکم خدا پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا۔ اور گندہ چیزوں کو ان پر حرام کرتا۔ اور ان پر سے بھاری بوجھ اور سخت پابندیوں کو اتارتا ہے جو ان پر تھیں۔ پس جو لوگ اُس رسول پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت کریں۔ اور اس کی مدد کریں۔ اور روشنی کی پیروی کریں جو ان کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔ یہ لوگ سراسر کامیاب ہیں۔

Marfat.com

لہٰذا اے رسول آپ اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس خدا کا بھیجا ہوا ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی مخصوص ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو کہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اس خدا پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر بھی جو کہ امی نبی ہیں۔ جو کہ خدا پر اور اس کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا اتباع کرو۔ امید ہے کہ تم میری نصیحت قبول کر کے صحیح رستہ پر آجاؤ گے۔

اور موسیٰ کی جماعت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ حق کے موافق دوسروں کو ہدایت کرتے۔ اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ بنی اسرائیل کا یہ ہے کہ ہم نے ان کو بارہ خاندانوں پر تقسیم کر کے الگ الگ جماعتیں بنا دیا تھا اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اس وقت جبکہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا ان کے مختلف خاندانوں کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ وحی کی کہ تم اپنی لاٹھی سے فلاں پتھر کو مارو۔ تاکہ اس میں خاندانوں کے تعداد کے موافق چشمیں نکلیں۔ جس وقت انہوں نے ایسا کیا تو اس پتھر میں سے خاندانوں کے تعداد کے موافق بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اب سب لوگوں نے اپنا اپنا پانی پینے کا مقام معلوم کر لیا ایک انعام تو ہم نے ان پر یہ کیا اور دوسرا یہ کہ ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا۔ اور تیسرا یہ کہ ہم نے ان کو کھانے کے لئے ترنجبیں اور بٹیریں پہنچائیں۔ کہ کھانے کی پاکیزہ چیز جو ہم نے ان کو دی ہیں۔ خوب کھاؤ ان نعمتوں کا مقتضیٰ یہ تھا۔ کہ وہ شکر کرتے اور اطاعت کرتے۔ مگر انہوں نے اس پر بھی مخالفت کی اور اس سے انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا۔ بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کر رہے تھے۔ چنانچہ ان پر کمانے کی مشقت پڑی۔ اور ذلیل وخوار اور مغضوب خدا ہوئے۔

اور ایک نقصان انہوں نے اس وقت یہ کیا جب کہ ان سے کہا گیا کہ تم اس بستی میں رہو کہ بتائی جاتی ہے اور اس میں جہاں سے تمہارا جی چاہے خوب کھاؤ کوئی روک ٹوک نہیں اور یہ کہو کہ ہمیں معافی درکار ہے اور بستی کے دروازہ میں جھک کر داخل ہو ایسا کرنے سے ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے اس کے علاوہ جو اور نیک کام کریں گے ان کو ہم مزید انعام دیں گے۔ اس پر ان لوگوں نے جو ان میں ظلم پر کمربستہ تھے۔ علاوہ اس بات کے جو ان سے کہی گئی تھی دوسری بات بدل دی اور کہا کہ ہمیں تو بالیوں میں گیہوں چاہئیں۔ ہمیں معافی کی ضرورت نہیں تو ہم نے ان پر ان کے ظلم وستم کی بدولت عذاب بھیجا۔

اللہ رب العزت جب انعامات کی بارش کر رہا ہو تو اس وقت بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اسکی نعمتوں کا خوب شکر ادا کیا جائے۔ سابقہ قوموں نے جب ناشکری کی تو ان پر عذاب یکے بعد دیگرے آتا تھا اللہ پاک اپنے کرم سے ہمیں عذاب سے محفوظ رکھے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

28/مارچ درس فیضان القرآن نمبر 87

سورۂ اعراف آیت نمبر 163 تا 181 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ
الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ
وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

Marfat.com

الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (168) فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَ اِنْ
یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ
الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِیْهِؕ
وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (169) وَ الَّذِیْنَ
یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ
الْمُصْلِحِیْنَ (170) وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا
اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ (171) ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ
وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۛۚ شَهِدْنَاۚۛ
اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ (172) لا اَوْ
تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ
بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (173) وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (174) وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ
اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ (175)
وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ

Marfat.com

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ
تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ
لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ
لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا
الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اوران سے اس بستی کا حال پوچھو جو دریا کے کنارے تھی جب وہ سبت کے بارے میں تجاوز کرتے تھے جب ان کے سبت کے دن ان کی مچھلیاں پانی کے اوپر آئیں اور جس دن سبت نہ ہوتا تو نہ آتیں ان کی آزمائش ہم نے اس طرح کی اس لئے کہ وہ نافرمانی کررہے تھے ○ اور جب ان میں سے، ایک گروہ نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت عذاب دینے والا ہے انھوں نے کہا تمھارے رب کے سامنے الزام اتارنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید وہ ڈریں ○ پھر جب انھوں نے بھلادی وہ چیز جو ان کو یاد دلائی گئی تھی تو ہم نے اس لوگوں کو بچالیا جو برائی سے روکتے تھے اور ان لوگوں کو جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ایک سخت عذاب میں پکڑلیا اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے ○ پھر جب وہ بڑھنے لگے اس کام میں جس سے وہ روکے گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ اور جب تمھارے رب نے اعلان کردیا کہ وہ یہود پر قیامت

Marfat.com

کے دن تک ضرور ایسے لوگ بھیجتا رہے گا جوان کونہایت براعذاب دیں گے بے شک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور ہم نے ان کوگروہ گروہ کر کے زمین میں متفرق کر دیا ان میں کچھ نیک ہیں اور ان میں کچھ اس سے مختلف اور ہم نے ان کی آزمائش کی اچھے حالات سے اور برے حالات سے تاکہ وہ باز آئیں ٥ پھر ان کے پیچھے ناخلف لوگ آئے جو کتاب کے وارث بنے وہ اسی دنیا کی متاع لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یقیناً بخش دیے جائیں گے اور اگر ایسی ہی متاع ان کے سامنے پھر آئے تو اس کو لے لیں گے کیا ان سے کتاب میں اس کا عہد نہیں لیا گیا ہے کہ اللہ کے نام پر حق کے سوا کوئی اور بات نہ کہیں اور انھوں نے پڑھا ہے جو کچھ اس میں لکھا ہے اور آخرت کا گھر بہتر ہے ڈرنے والوں کے لئے کیا تم سمجھتے نہیں ٥ اور جو لوگ خدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بے شک ہم مصلحین کا اجر ضائع نہیں کریں گے ٥ اور جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اٹھایا گویا کہ وہ سائبان ہے اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ ان پر آپڑیگا پکڑو اس چیز کو جو ہم نے تمہیں دی ہے مضبوطی سے اور یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم بچو اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کو گواہ ٹھہرایا خود ان کے اوپر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انھوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں یہ اس لئے ہوا کہ کہیں تم قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر نہ تھی ٥ یا کہو کہ ہمارے باپ دادا نے پہلے سے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد اس کی نسل میں ہوئے تو کیا تو ہمیں ہلاک کریگا اس کام پر جو غلط کار لوگوں نے کیا اور اسطرح ہم اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں ٥ اور ان کو اس شخص کا حال سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں تو وہ ان سے نکل بھاگا پس شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا ٥ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین کا ہو رہا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے لگا پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے تب بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تب بھی ہانپے یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا پس تم یہ احوال ان کو سناؤ تاکہ وہ سوچیں ٥ کیسی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری مثالوں کو جھٹلاتے ہیں اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ٥ اللہ جس کو راہ دکھائے وہی راہ پانے والا ہوتا ہے اور جس کو وہ بے راہ کر دے تو وہی گھاٹے اٹھانے والے ہیں ٥ اور ہم نے جنات اور انسان میں سے بہتوں کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں ان کے آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ یہی لوگ ہیں غافل ٥ اور اللہ کے لئے ہیں سب نام پس انھیں سے اسے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں وہ بدلہ پاکر رہیں گے اپنے کاموں کا ٥ اور ہم نے جن کو پیدا کیا ہے ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے ٥

تشریح: بنی اسرائیل کی نافرمانی کا ایک واقعہ۔ آپ ان سے اس بستی کی بابت دریافت کیجئے کہ جو سمندر کے کنارہ تھی جس کا نام ایلہ تھا۔ اس کے رہنے والوں کا کیا حشر ہوا تھا۔ جبکہ ہفتہ منانے کے بارے میں اس وقت ہمارے حکم سے تجاوز کرتے اور ہمارے حکم کے خلاف ہفتہ کے روز شکار کرتے تھے۔ جب کہ یہ حالت تھی کہ جس روز وہ ہفتہ مناتے تھے۔ اس روز تو ان کے پاس مچھلیاں پانی پر نکل نکل کر آتیں۔ اور جس روز وہ ہفتہ نہ مناتے تھے: اس روز مچھلیاں بالکل نہ آتیں یوں سختی کے ساتھ ان کی مستمر نافرمانی کی بدولت ہم ان کا امتحان کر رہے ہیں۔ آپ ان سے پوچھئے کہ اس وقت ایلہ والوں کا کیا حشر ہوا۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا

Marfat.com

جس وقت لوگ ان کو نصیحت کرتے تھے کہ ہفتہ کی تعظیم کرو۔ اور اس روز مچھلی کا شکار نہ کیا کرو مگر وہ جانتے نہ تھے ان میں ایک جماعت نے کہا تھا کہ تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو۔ جن کو خدا غارت کرنے والا یا ان کو سخت عذاب دینے والا ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ صرف خدا سے عذر کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنا فرض ادا کردیا تھا، ماننا نہ ماننا ان کا کام تھا اور کہ شاید وہ اس گناہ سے بچ جائیں۔ پس جبکہ وہ ان باتوں کو بالکل بھول گئے جن کی نصیحت ان کو کی گئی۔ تو جو لوگ ان کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ ان کو ہم نے بچالیا۔ اور ان ظلم پیشہ لوگوں کو ان کے مستمر نافرمانی کے سبب سخت عذاب میں گرفتار کیا۔

جب کہ انہوں نے ان باتوں سے احتراز کرنے سے سرکشی کی۔ اور معصیت پر اصرار کیا تو ہم نے کہہ دیا۔ کہ دفع ہو تمہارا کالا منہ ہو اور دفع ہو کر بندر بن جاؤ۔ اور ایک نقصان انہوں نے اس وقت کیا جب کہ ان کی متواتر اور نافرمانیوں کی بنا پر اللہ رب العزت نے یہ اعلان کردیا۔ کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا جو انہیں ناگوار تکالیف دیتے رہیں۔ اور انہیں محکوم اور رعایا بنائے رکھیں اور یہ اعلان سزا اس لئے کیا گیا۔ تمہارا رب جلدی سزا دینے والا بھی ہے اور بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا بھی ہے بنا بریں کبھی وہ جلد سزا دیتا ہے۔ جیسا کہ یہاں دی گئی۔ اور کبھی معاف کردیتا اور رحم کرتا ہے پھر یہ معافی و رحمت کبھی محدود ہوتی ہے اس صورت میں جب کہ سزا میں صرف تاخیر کردی جائے اور کبھی غیر محدود ہوتی ہے یہ اس وقت ہے جبکہ لوگ توبہ کرلیں اور معافی چاہ لیں۔

اور ہم نے انہیں مختلف جماعتوں کی شکل میں زمین میں یوں متفرق کردیا کہ ان میں کچھ اچھے لوگ تھے اور کچھ برے اور اس مختلف اوقات میں خوشحالیوں اور بدحالیوں کے ساتھ ان کو اس غرض سے آزمایا کہ وہ احسان سے یا سزا سے اپنی مخالفات روش سے ہٹ جائیں مگر وہ نہ ہٹے۔

وہ تو گزر گئے۔ ان کے بعد دوسرے لوگ ان کے جانشین ہوئے۔ جنہوں نے ان سے میراث توریت حاصل کی۔ یہ ان سے بھی گئے گزرے ہوئے چنانچہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ احکام خداوندی کے عوض اس دنیائے کا سامان لیتے ہیں اور جرأت کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے دوست اور خدا کے بیٹے ہیں اس لئے ہمیں ضرور معافی دی جائے گی اور بجائے اس کے کہ وہ اس فعل پر نادم ہوں۔ اس خیال خام کی بناء پر ان کی جرأت یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ اگر انہیں ویسا ہی اور سامان مل جائے تو اسے بھی لے لیں۔ کس قدر عجیب بات ہے کیا ان سے توریت کا عہد نہیں لیا گیا تھا۔ کہ خدا کی نسبت حق کے سوا کوئی بات نہیں کہیں گے تو اب وہ کیسے دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا ان سے ان باتوں پر مواخذہ نہ کرے گا اور یہ بھی نہیں کہ ان کو اس کی خبر نہ ہو کیوں کہ انہوں نے ان مضامین کو پڑھا ہے اور اس کے ساتھ ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ پچھلا گھر آخرت ان لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ جو گناہوں سے بچیں۔ پس جبکہ واقعات یہ ہیں۔ تو کیا تم لوگ بالکل ہی نہیں سمجھتے۔ کہ باوجود ان باتوں کے بھی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ لہذا تم کو چاہئے کہ بات کو سمجھو۔ اور تورات پر پورا پورا عمل کرو۔ جس کی صورت اب صرف یہ ہے کہ موجودہ نبی پر ایمان لاؤ۔ اور اس کا اتباع کرو۔ اور جو لوگ کتاب تورات کو مضبوط پکڑیں اور باقاعدہ نماز پڑھیں ہم انہیں اس کا معاوضہ دیں گے۔ کیونکہ ہم اچھے کام کرنے والوں کا معاوضہ ضائع نہیں کرتے۔

اور جب کہ ان کی سرکشی کی بدولت جو کہ وہ توریت کے قبول کرنے میں کرتے تھے ہم نے پہاڑ طور کو اکھیڑ کر ان کے اوپر یوں

Marfat.com

کھڑا کیا۔ جیسے شامیانہ ہوتا ہے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اب وہ ان پر یقیناً گر پڑے گا۔ اور ایسی حالت میں ان سے کہا گیا ہے کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے۔ اس کو تم مضبوطی سے پکڑو اور ان باتوں کو یاد رکھو جو اس میں ہیں تا کہ تم عذاب سے محفوظ رہو۔ امید ہے کہ اس مشاہدہ کے بعد تم مخالفت سے پرہیز کرو گے اس وقت بھی ان لوگوں نے اطاعت کا عہد کیا تھا۔ کیونکہ اگرچہ وہ عہد حقیقۃً ان کے آباؤ اجداد نے کیا تھا۔ مگر وہ عہد سب کی طرف سے تھا۔

اس سے پہلے ایک عام عہد بھی ہو چکا ہے۔ کہ جس وقت تمہارے رب نے آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو اور اولاد آدم کی پشت سے نسلاً بعد نسل ان کی اولاد کو نکالا اور ان کو خود ان کے اوپر گواہ بنایا اور پوچھا کہ کیا تمہارا پروردگار نہیں ہوں اور کیا اس بنا پر میرے ہر حکم کی اطاعت تم پر لازم نہیں ہے۔ اگر تمہیں اس میں کچھ حجت ہو۔ تو ظاہر کرو اس وقت کسی نے کوئی حجت نہیں کی اور سب نے بالاتفاق کہا کہ بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ ہم اپنے اس اقرار کے گواہ ہیں یہ اس لئے اقرار کرایا گیا کہ مبادا تم قیامت میں کہو۔ کہ ہم اس حقیقت سے بے خبر تھے۔ یا کہو کہ ہمارے آباؤ اجداد نے پہلے شرک کیا تھا۔ اور ہم ان کی اولاد تھے۔ اسی لئے ہم نے بھی ان ہی کا اتباع کیا تو کیا آپ ان کے فعل سے ہمیں ہلاک کرتے ہیں۔ پس پہلے واقعہ سے خاص اہل کتاب پر اور دوسرے واقعہ سے اہل کتاب اور مشرکین اور ان کے سوا تمام لوگوں پر حجت الٰہیہ قائم ہو چکی ہے۔ اور اب ان میں سے کسی کو مخالفت کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دلائل ہم یوں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ اپنی مخالفانہ روش سے پلٹ جائیں مگر وہ کہاں پلٹتے ہیں۔

ان اہل کتاب کو اس شخص کی حالت سنا دیجئے۔ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں جیسے کہ ان کو دی تھیں پھر وہ شیطان کے اغواء سے ان کے حکم سے باہر ہوا جیسے یہ ہو گئے۔ اس کے بعد شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور اب وہ ان کو چھوڑتا ہی نہیں۔ جیسے یہ لوگ ہیں اور اس کے بعد وہ پورا گمراہ ہو گیا جیسے یہ لوگ ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ تمام باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کو اس کی حالت سنا دیجئے سو اس کی حالت ایسی ہے جیسے کتے کی حالت کہ اگر تم اس پر حملہ کرو۔ تب بھی وہ ہانپتا ہے اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو تب بھی ہانپتا ہے پس جس طرح وہ کسی حالت میں ہانپنا نہیں چھوڑتا یوں ہی اگر اس شخص مذکورہ کو تہدید و تنبیہ و تذکیر کرو تب بھی وہ شرارت سے باز نہیں آتا اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ تب بھی وہ اس سے باز نہیں آتا۔ الغرض یہ حالت ہے ان لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں جیسے یہ اہل کتاب وغیرہ پس آپ ان سے یہ مضمون بیان کر دیجئے کہ وہ غور کریں اور سوچیں کہ ان کی حالت کیسی بری ہے۔ اور اس سے باز آئیں۔

اور ہم نے بہت سے جنوں اور آدمیوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا جیسے مشرکین و اہل کتاب وغیرہ جن کے لئے ایسے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ اور جن کے لئے ایسی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں ہیں۔ اور جن کے لئے ایسے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وہ محض جانوروں کی مثل ہیں بلکہ یہ لوگ ان سے زیادہ بے راہ ہیں۔ کیونکہ وہ راستہ پر لانے سے آتو جاتے ہیں۔ یہ تو کسی طرح راہ پر نہیں آتے۔ الغرض یہ لوگ ہیں جو پکے بے خبر ہیں اور ان کی بے خبری کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ وہ خدا کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں اور غیر اللہ کو الٰہ معبود رب وغیرہ کہتے ہیں۔ اور عزیز سے عزیٰ اور الٰہ سے لات وغیرہ بنا کر بتوں کے نام رکھتے ہیں۔

Marfat.com

حالانکہ اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں اچھے نام جیسے الہ معبود رب وغیرہ۔ اور یہ ان کی سراسر غلطی ہے پس آپ کچھ خیال نہ کیجئے۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجروی کرتے اور دوسروں کو ان میں شریک کرتے ہیں۔ ان کو ایسا کرنے دیجئے۔ بہت جلد ان کو ان کے ان کارناموں کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے ہیں اور جن کو ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے۔ جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے۔ اور اسی کے موافق انصاف کرتی ہے۔ جیسے مسلمان اور مومنین اہل کتاب جن کو اس کا بہتر معاوضہ دیا جائے گا۔

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ جو لوگ مالک کائنات کی دی ہوئی مثالوں سے نصیحت پکڑ لیتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور جنہیں نہیں سمجھ آتی وہ نقصان اُٹھاتے ہیں اس دنیا میں اور قیامت کے دن بھی۔ یہ بھی یاد رہے جسے وہ ہدایت دے اُسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا اور وہ جسے گمراہ کر دے پھر اسے ہدایت بھی کوئی نہیں دے سکتا۔

لہٰذا مالک کائنات سے ہمیشہ ہدایت طلب کی جائے اللہ پاک ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 88

سورۃ اعراف آیت نمبر 182 تا 206 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ
لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ
جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤى
اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

Marfat.com

لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ
اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ
اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ
الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ
یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۚۖ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ
عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ
لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۫ ۖ وَهُوَ
یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

Marfat.com

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا
يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي
الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا
اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ
مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں سے ان کو خبر بھی نہ ہوگی ٥ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں بے شک میرا داؤ بڑا مضبوط ہے ٥ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے وہ تو ایک صاف ڈرانے والا ہے ٥ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کے نظام پر نظر نہیں ڈالی اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے ہر چیز سے اور اس بات پر کہ شاید ان کی مدت قریب آگئی ہو پس اس سے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے ٥ جس کو اللہ بے راہ کر دے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ ان کی سرکشی میں ہی بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے ٥ وہ تم سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا کہو اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے وہی اس کے وقت پر اس کو ظاہر کرے گا وہ بھاری ہو رہی ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جب تم پر آئے گی تو اچانک آجائیگی وہ تم سے پوچھتے ہیں گویا کہ تم اس کی تحقیق کر چکے ہو کہو اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ کہو میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا اور برے کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کو جانتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا میں تو محض ایک ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو میری بات مانیں ٥ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو اس کو ایک ہلکا سا حمل رہ گیا پھر وہ اس کو لئے پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں نے مل کر اللہ اپنے رب سے دعا کی اگر تو نے ہمیں تندرس فیضان القرآن ت اولاد دی تو ہم تیرے شکر گزار رہیں گے ٥ مگر جب اللہ نے انکو تندرس فیضان القرآن ت اولاد دے دی تو وہ اسکی بخشی ہوئی چیز میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے اللہ برتر ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں ٥ کیا وہ شریک بناتے ہیں ایسوں کو جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں ٥ اور وہ نہ ان کی کسی قسم کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ٥ اور اگر تم ان کو رہنمائی کے لئے پکارو تو وہ تمھاری پکار پر نہ چلیں گے برابر ہے خواہ تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو ٥ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمھارے ہی جیسے ہیں پس تم ان کو پکارو وہ تمھیں جواب دیں اگر تم سچے ہو ٥ کیا ان کے پاؤں ہیں کہ ان سے چلیں کیا ان کے ہاتھ ہیں کہ ان سے پکڑیں کیا ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھیں کیا ان کے کان ہیں کہ ان سے سنیں کہو تم اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر تم لوگ میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے مہلت نہ دو ٥ یقیناً میرا کارساز اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ہے اور وہ کارسازی کرتا ہے نیک بندوں کی ٥ اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ٥ اور اگر تم ان کو راستہ کی طرف پکارو تو وہ تمھاری بات نہ سنیں گے اور تمہیں نظر آتا ہے کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ نہیں دیکھتے ٥ درگزر کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے نہ الجھو ٥ اور اگر تمہیں کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ چاہو بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ جو لوگ ڈر رکھتے ہیں جب کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال انھیں چھو جاتا ہے تو وہ فوراً چونک پڑتے ہیں اور پھر اسی وقت ان کو سوجھ آجاتی ہے ٥ اور جو شیطان کے بھائی ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ٥ اور جب تم ان کے سامنے کوئی نشانی نہیں لائے تو کہتے ہیں کہ کیوں نہ تم چھانٹ لائے کچھ اپنی طرف سے کہو میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے

Marfat.com

رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے یہ سوجھ کی باتیں ہیں تمھارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ٥ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے ٥ اور اپنے رب کو صبح وشام یاد کرو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے اور غافلوں میں سے نہ بنو ٥ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اسکی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور وہ اس کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ ان کو ہم یوں رفتہ رفتہ ہلاکت کی طرف لے جائیں گے۔ کہ انہیں علم بھی نہ ہوگا۔ اور ابھی ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں۔ یہ ہماری تدبیر ہے جو ہم ان کے خلاف کر رہے ہیں اور اس کا نتیجہ ان کے حق میں نہایت خطرناک نکلے گا۔ کیونکہ ہماری تدبیر نہایت پختہ ہوتی ہے اس میں ناکامی کا احتمال بھی نہیں ہو سکتا۔

اور یہ لوگ جو ہمارے رسول پر دیوانگی کا حکم کرتے ہیں تو کیا یہ لوگ بالکل غور ہی نہیں کرتے آخر ان میں جنون کی کیا بات ہے تمام حقائق اور واقعات ہیں جو دلائل سے ثابت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے آدمی کو جو ان کی ہدایت کے لئے مامور ہے ذرا بھی جنون نہیں ہے۔ وہ محض ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہے اور وہ جن باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان کا خلاصہ دو چیزیں ہیں ایک خدا کو وحدہ لاشریک اور واجب الاطاعت ماننا اور دوسرا قیامت میں زندہ ہو کر جزاء سزا پانا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب انہی اصول کی تفریعات ہیں۔ سو یہ دونوں باتیں ملکوت سموات والارض اور خلق خداوندی میں غور کرنے سے صفائی کے ساتھ معلوم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ توحید کا اثبات تو بار ہا گزر چکا ہے، رہا قیامت کا اثبات سو وہ یوں ہو سکتا ہے۔ کہ قیامت میں جو بات ان کے نزدیک مشکل ہے۔ وہ مر کر زندہ ہونا ہے۔ سو اس کی نظیریں عالم میں دن رات مشاہد ہیں۔ کیونکہ مرنا تو کوئی اشکال کی بات ہی نہیں کیونکہ وہ انہیں مسلم ہے۔ اب اشکال کے قابل صرف نیست سے ہست ہونا ہے سو یہ بھی دن رات مشاہد ہے۔ لہذا یہ بھی کوئی قابلِ اعتراض بات نہ ہوئی بس یہ جو ان باتوں پر اشکال کرتے اور ان کو مجنونانہ باتیں کہتے ہیں تو کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی عالی شان سلطنت میں اور جو چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں ان میں اور اس امر میں کہ ممکن ہے کہ ان کی میعاد قریب آ گئی ہو۔ اور وہ مر جائیں اور مر کر انہیں ان کے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے جس کے امکان پر واقعات عالم شاہد ہیں، غور نہیں کیا جو یہ ان کی تعلیمات کو دیوانہ پن بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کیسی صاف بات ہے مگر وہ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے سو جب وہ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے اصل بات یہ ہے کہ جسے اس کے کرتوتوں کی بدولت اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور ان کی سرکشی کی بدولت اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہدایت نہیں کرتا اور ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔

ان کی جہالت تو دیکھو تم سے پوچھتے ہیں کہ وقوع قیامت کب ہوگا۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کے پاس ہے اور وہی جانتا ہے کہ کب ہوگی۔ اس وقت تو اسے کوئی کیا جانتا۔ اس کو اس کے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔ اور اس لئے اس کے وقوع سے ذرا پہلے بھی کسی کو خبر نہ ہوگی وہ آسمانوں میں اور زمین میں ایک بڑا بھاری حادثہ ہے کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ جو ہر ایک کو بتلا دیا جائے اس لئے وہ تمہارے پاس صرف اچانک آئے گی اور پہلے سے اس کی کوئی اطلاع کسی کو نہ کی جائے گی۔ یہ لوگ آپ سے یوں پوچھتے ہیں۔ جیسے کہ آپ اس کے متعلق پوری تحقیق کئے ہوئے ہوں لہذا آپ صاف کہہ دیجئے کہ اس کا علم

Marfat.com

صرف اللہ کے پاس ہے مگر بہت سے لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ نبی کو بھی اس کا علم ہونا ضروری ہے جو یہ نہیں جانتا وہ نبی نہیں ہو سکتا اس لئے وہ اس قسم کے سوال کرتے ہیں۔

آپ ایسے لوگوں کے اس قسم کے شبہات کی جڑ کاٹ دینے کے لئے صاف الفاظ میں نبوت کی حقیقت بیان کر دیجئے۔ اور کہہ دیجئے کہ میں ایک بندہ ہوں اور اپنے لئے بھی نہ نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں۔ نہ نقصان پہنچانے کا۔ دوسرے تو در کنار ہاں جو نفع یا نقصان خدا چاہے وہ مجھے پہنچ سکتا ہے اور نہ مجھے غیب کا علم ہے۔ کیونکہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سی بہبودیاں اور نفع اکھٹا کر لیتا اور کوئی برائی مجھے نہ چھو سکتی مگر تمام منافع اور بہبودیوں کا میرے لئے اکٹھا ہونا۔ اور کسی برائی کا مجھے نہ چھو سکنا خلاف مشاہدہ ہے پس یہ صریح دلیل ہے اس کی کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ اور جو مجھے ایسا سمجھے وہ سراسر جاہل ہے میں تو صرف خدا کا پیغام پہنچا کر نافرمانوں کو عذاب سے ڈرانے والا۔ اور جو لوگ ایمان لائیں ان کو ثواب کی خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ حقیقت ہے میری نبوت کی اس میں نہ علم غیب کی ضرورت ہے، نہ اختیار نفع وضرر کی۔ پس جو ان امور کو میری رسالت کے انکار کا مبنی بتاتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اس مضمون میں چونکہ توحید کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس لئے اب اس مضمون توحید کی طرف انتقال فرماتے ہیں۔

وہ اللہ جس کی طرف یہ نبی دعوت دیتے ہیں وہ ہے جس نے تم کو ایک جان حضرت آدمؑ سے پیدا کیا پس یہ ایک دلیل ہے۔ اس کے کمال قدرت کی کہ اس نے ایک آدمی سے اتنے آدمی پیدا کر دیئے۔ اور چونکہ ایسا کوئی اور ہے نہیں۔ اس لئے صرف وہی خدا ہے اور بحیثیت تمہارا تنہا خالق ہونے کے بھی تمہاری عبادت کا تنہا مستحق ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام چونکہ مرد تھے۔ اس لئے ان کے ذکر سے کلام میں مطلق مرد کا ذکر ہو گیا۔ اس لئے آگے مضمون مطلق مرد کے اعتبار سے ہے اور فرماتے ہیں کہ ایک دلیل توحید تو تم سن چکے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ اس مطلق مرد سے اس کا جوڑا مطلق عورت پیدا کیا۔ چونکہ حضرت حوا اور ان کے سوا جتنی عورتیں ہیں۔ سب بلاواسطہ یا بواسطہ دوسرے مردوں کے حضرت آدمؑ سے پیدا کی گئی ہیں جو کہ مرد تھے پس یہ صحیح ہے کہ جنس عورت کو مرد سے پیدا کیا پس یہ دوسری دلیل ہے۔ اس کے کمال قدرت کی کہ ایک نوع سے دوسری نوع پیدا کر دی۔ اور چونکہ یہ قدرت بھی کسی اور میں نہیں اس لئے اس لحاظ سے بھی وہ تنہا معبود ہے اور بنایا اس لئے تاکہ وہ مرد اس عورت سے مل کر راحت پائے یہ ایک انعام ہے جو مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اس نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ اور اس کی طاعت کی جائے۔

یہ واقعات تو سن چکے اب یہ سمجھو کہ جب کہ اس مرد نے اس عورت سے صحبت کی تو اس عورت کو ہلکا سا حمل رہ گیا۔ اور وہ اس کو لئے پھرتی رہی۔ اب جب کہ بچہ ہونے کے دن قریب آئے تو اب ان دونوں مرد و عورت نے اس خدا سے جو کہ ان کا پروردگار ہے۔ یوں دعا کی کہ اگر تو ہم کو اچھا خاصہ بچہ دے دے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے سوا کسی کو اس کا اہل جانتے ہی نہیں کہ ان کی ہر خواہش پوری کر سکے پس ان تمام واقعات کا مقتضی یہ تھا کہ اس کو وحدہ لاشریک مانا جاتا۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاتا لیکن باوجود ان تمام باتوں کے اب جبکہ اس نے ان کو اچھا خاصہ بچہ دے دیا اب وہ اپنا عہد بھی بھول گئے۔ اور جو بچہ اس نے انہیں دیا تھا۔ اس میں مختلف طور سے دوسروں کو شریک بنانے لگے۔ مثلاً اس کو شرک کی تعلیم کرنے لگے۔ پس برتر ہے اللہ ان کے شرک سے۔

کیا وہ ایسی چیزوں کو شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز نہیں پیدا کرتے اور خود مخلوق ہیں اور جو نہ ان کی کسی قسم کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور نہ اپنی ہی مدد کرتے ہیں اور اگر تم انہیں کسی معقول بات کی طرف بلاؤ۔ تب بھی وہ تمہارا اتباع نہ کریں۔ غرض ان کے لئے

Marfat.com

دونوں یکساں ہیں۔ خواہ تم انہیں پکارو یا خاموش رہو کیا ایسی عاجز چیزوں کا ایسے قادر مطلق کا شریک بنانا معقول ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ ارے اللہ کے بندو جن چیزوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح بندے ہیں خدا نہیں ہیں۔ پس اگر تم کو ہمارے اس بیان میں شک ہے تو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ تو تم انہیں پکارو۔ اور وہ تمہارا کام کریں دیکھیں تو وہ کیسے کرتے ہیں۔ پس جب کہ ان میں یہ قابلیت نہیں ہے تو پھر وہ خدا کیسے۔ اور کیا ان کے ایسے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں۔ یا ان کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے وہ کوئی شے پکڑتے ہوں یا ان کے ایسی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں کچھ بھی نہیں۔ تو آخر یہ کس بنا پر خدا ہیں۔ جب کہ ان میں وہ باتیں بھی نہیں جو معمولی جانداروں میں ہوتی ہیں۔ ان باتوں کو سن کر جوش آئے گا اور وہ تماری ضرر رسانی کے درپے ہوں گے۔ لہذا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم میرے مقابلہ پر اپنے معبودوں کو بلاؤ۔ اور تم اور تمہارے معبود سب مجھے نقصان پہچانے کی کوشش کرو۔ اور ذرا مہلت نہ دو دیکھوں تم میرا کیا کرتے ہو میرا متولی کار اور ناصر و مددگار وہ خدا ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے جس کے مقابلہ سے تم سب عاجز ہو۔ برخلاف اس کے جن کو تم پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں اور مدد تو در کنار اگر تم انہیں کسی معقول بات کی طرف بلاؤ گے تو سنیں گے بھی نہیں۔ یہ لوگ یہ باتیں سن کر اور برافروختہ ہوں گے۔ مگر اچھی باتوں کا حکم کرتے رہئے۔ اور ان جاہلوں سے اعراض کرتے رہئے اور ان کی ناشائستہ حرکتوں پر خیال نہ کیجئے۔

اور اگر کوئی شیطانی جوش آپ کو بھڑکا دے۔ تو خدا سے پناہ مانگئے اور ہرگز اس کی موافقت نہ کیجئے۔ کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اس لئے اس کے حکم کی مخالفت ہرگز مناسب نہیں ہے۔

دیکھو جو لوگ خدا ترس ہیں ان کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ جس وقت انہیں کوئی شیطانی خیال آتا ہے تو وہ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس پر یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور جو ان شیطانوں کے بھائی ہیں وہ ان کو برابر گمراہی میں لئے جاتے ہیں۔ پھر وہ باز نہیں آتے اور اسی گمراہی پر جمے رہتے ہیں۔ اور چونکہ آپ بحمد اللہ سردار اتقیا ہیں اس لئے آپ کے شایاں یہ ہی ہے۔ کہ آپ استعاذہ کریں۔ اور شیطانی خیال کی پیروی نہ کریں۔ کیونکہ یہ کام ان کے ساتھیوں کا ہے نہ کہ آپ کا اور جب ان کے پاس کوئی نشانی ان نشانیوں میں سے جس کی وہ فرمائش کرتے ہیں نہیں آتی۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ آپ وہ نشانی کیوں نہ لائے جو ہم نے کہی تھی آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا کام نشانیاں لانا نہیں ہے میں تو صرف ان باتوں کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی جانب سے میری طرف وحی کی گئیں ہیں۔ یہ بصیرت کی باتیں ہیں تمہارے رب کی جانب سے اور ان لوگوں کے لئے جو ان پر ایمان لائیں۔ سراسر ہدایت اور سراپا رحمت ہیں پس تم ان پر ایمان لاؤ اور خواہ مخواہ کی حجتیں نہ کرو۔

جس وقت تمہارے سامنے قرآن پڑھا جایا کرے۔ تو تم اسے غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو اور بے رغبتی مت کرو اور نہ شور و غل کرو امید ہے کہ ایسا کرنے سے تم پر رحم کیا جائے گا الغرض یہ نصیحتیں تو آپ ان لوگوں کو کیجئے اور آپ خود اپنے رب کو دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ صبح و شام یاد کرتے رہیے۔ اور خدا کی یاد سے کسی وقت بے خبر نہ ہو جائیے کیونکہ مقربان خداوندی کا یہی طریقہ ہے چنانچہ جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے ذرا تکبر نہیں کرتے۔ اور برابر اس کی تسبیح کرتے اور اس کو سجدہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ہمیں تکبر سے محفوظ رکھے۔ آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانفال

سورۃ الانفال مدنی سورۃ ہے۔اس میں آیات کی تعداد 75 اور رکوع کی تعداد 10 ہے۔کلمات کی تعداد 1075/1253 اور حروف کی تعداد 5522 ہے۔اس سورۃ کا نام آیت نمبر 01۔سے لیا گیا ہے جس کا معنیٰ ہے"مال غنیمت" یعنی اس سورۃ میں اموال غنیمت کی تقسیم کے متعلق زیادہ تر احکام موجود ہیں۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 08 جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 88 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: سچا مومن تنازع کے دوران اللہ کا حکم سن کر کانپ جاتا ہے زکوٰۃ اور خیرات کی تقسیم خندہ پیشانی سے کرتے ہیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے سے منع کیا گیا ہے جنگی چال کا ذکر، حکم عدولی سے منع کیا گیا ہے نیکی کا حکم چھوڑنے اور برائی سے منع نہ کرنے پر بھی عذاب دیا جائے گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں خیانت نہ کرو، فرائض میں خیانت سے منع کیا گیا ہے مال اور اولاد آزمائش ہیں منافقوں کی موت کا ہیبت ناک تصور کا ذکر ہے۔

آیت نمبر 31 تا 75: اسلام قبول کرنے سے سابقہ گناہوں کی باز پرس نہ ہوگی۔لڑائی اس وقت تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے۔مال غنیمت کی تقسیم کے چار حصے مجاہدین کے اور ایک حصہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں پر خرچ ہوگا، جب مخالف فوج سے لڑو تو ثابت قدم رہو اور اگر آپس میں لڑو گے تو بزدل ہو جاؤ گے اپنی زندگیوں میں تبدیلی لاؤ یعنی گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف بڑھو۔فرعون اور اس کا لشکر اپنے گناہوں کے باعث برباد ہوا۔دشمن سے مقابلہ اور انہیں خوف میں مبتلا رکھنے کے لئے بھر پور تیاری کرو۔ثابت قدم مسلمان دس اشخاص پر بھاری ہوں گے۔مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کے بھائی تھے۔مؤاخات مدینہ کا ذکر عاق نامہ غلط ہے۔رشتہ داروں کے حقوق کا تذکرہ صلہ رحمی کا ذکر۔

Marfat.com

Marfat.com

30 / مارچ درس فیضان القرآن نمبر 89

سورۂ انفال آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾
اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ ۚ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪
وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾
وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ

Marfat.com

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ
الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَ مَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً
مِّنْهُ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ
يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ
بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿۱۲﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ
وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ
يَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ
بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

Marfat.com

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو کہ انفال اللہ اور اس کے رسول کے ہیں پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ٥ ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جائیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ اُن کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ٥ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ٥ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس درجے اور مغفرت ہیں اور ان کے لئے عزت کی روزی ہے ٥ جیسا کہ تمھارے رب نے تمہیں حق کے ساتھ تمھارے گھر سے نکالا اور مسلمانوں میں سے ایک گروہ کو یہ ناگوار تھا ٥ وہ اس حق کے معاملہ میں تم سے جھگڑ رہے تھے باوجودیکہ وہ ظاہر ہو چکا تھا گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں آنکھوں دیکھتے ٥ اور جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو جماعتوں میں سے ایک تمہیں مل جائے گی اور تم چاہتے تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے وہ تمہیں ملے اور اللہ چاہتا ہے کہ وہ حق کا حق ہونا ثابت کر دے اپنے کلمات سے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے ٥ تا کہ حق حق ہو کر رہے اور باطل باطل ہو کر رہ جائے خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار ہو ٥ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سنی کہ میں تمھاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے لگاتار بھیج رہا ہوں ٥ اور یہ اللہ نے صرف اس لئے کیا کہ تمھارے لئے خوشخبری ہو اور تا کہ تمھارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں اور مدد تو اللہ ہی کے پاس سے آتی ہے یقیناً اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ جب اللہ نے تم پر اونگھ ڈال دی اپنی طرف سے تمھاری تسکین کے لئے اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی اتارا کہ اس کے ذریعہ سے تمھیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کر دے اور تمھارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے قدموں کو جما دے ٥ جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم بھیجا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تم ایمان والوں کو مضبوط کرو میں کافروں کے دلو میں تمہارا رعب ڈال دوں گا پس تم گردنوں کے اوپر مارو اور ہر جوڑ پر ضرب لگاؤ ٥ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ سزا دینے میں سخت ہے ٥ یہ تو اب چکھو اور جان لو کہ منکروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ٥ اے ایمان والو

Marfat.com

جب تمھارا مقابلہ منکرین سے میدان جنگ میں ہو تو ان سے پیٹھ مت پھیرو ٥ اور جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری سوا اس کے کہ جنگی چال کے طور پر یا دوسری فوج سے جا ملنے کیلئے تو وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ٥ پس ان کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہی نے قتل کیا ہے اور جب تم نے ان پر خاک پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تا کہ اللہ اپنی طرف سے ایمان والوں پر خوب احسان کرے بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ یہ تو ہو چکا اور بیشک اللہ منکرین کی تمام تدبیریں بے کار کر کے رہے گا ٥ اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ تمھارے سامنے آگیا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے اور تمھارا جتھا تمہارے کچھ کام نہ آئیگا خواہ وہ کتنا ہی زیادہ ہو اور بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے ٥

تشریح: لوگ آپ سے بدر کے اموال غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں ایک جماعت کہتی ہے کہ ہم نے جنگ کی ہے اس لئے کل مال ہمیں ملنا چاہئے۔ اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ گو ہم نے جنگ نہیں کی مگر ہم تمہارے معاون و مددگار تھے۔ اس لئے ہمیں بھی حصہ ملنا چاہئے پس آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ یہ اموال غنیمت تم میں سے کسی کا بھی حق نہیں: کیونکہ تم نے ان پر بحیثیت شاہی فوج کے قبضہ کیا ہے۔ اور اس لئے وہ سرکاری اموال ہیں اور اس وجہ سے وہ اولاً اللہ رب العزت کی ملکیت ہیں۔ جو کہ بادشاہ حقیقی ہیں۔ اور اس کے بعد اس کے حکم سے رسول کی ملکیت ہیں جو اس کے خلیفہ اور بادشاہ ظاہری ہیں پس تم خدا سے ڈرو اور آپس کے تعلقات ٹھیک رکھو۔ اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور جس طرح وہ تقسیم کریں اس پر رضا مندر ہو اگر تم فی الحقیقت مومن ہو۔

حقیقی مومن وہی ہیں جن کی یہ حالت ہو۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے۔ تو ان کے دل اس کی عظمت و ہیبت سے خوف زدہ ہو جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھا دیں اس لئے کہ وہ ان پر ایمان لائیں جس سے ان کے ایمان میں ترقی ہو۔ کیونکہ تصدیق مکرر اصل تصدیق کو قوت پہنچاتی ہے اور جو کہ اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ اس کے حکم کے خلاف اسباب ظاہری پر نظر نہ کریں یعنی وہ لوگ جو عبادت بدنیہ و مالیہ دونوں ادا کریں اور ٹھیک طور پر نماز پڑھیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ یہ لوگ واقعی مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے یہاں بڑے بڑے مرتبے اور گناہوں کی مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلہ پر چھاپہ مارنے کے لئے مدینہ سے نکل تھے جو کہ شام سے آرہا تھا۔ اور اس کی حمایت کے لئے مکہ سے ابو جہل ایک ہزار آدمیوں کی جمعیت لے کر نکلا تھا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اللہ رب العزت کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی تھی کہ ہم ایک فریق پر تم کو فتح دیں گے۔ اب تم کو اختیار ہے کہ خواہ تم قافلہ پر چھاپہ مارو یا ابو جہل سے لڑو جو ان کی حمایت کے لئے نکلا ہے اس پر آپ نے اس مصلحت سے کہ اگر ابو جہل کی جماعت کو شکست ہوئی تو قریش کی کمر ٹوٹ جائے گی اور اگر قافلہ پر حملہ کیا گیا تو صرف مال ہاتھ آجائے گا۔ اور کوئی معتد بہ فائدہ نہ ہوگا۔ ابو جہل کے مقابلہ کو ترجیح دی لیکن جس وقت آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ تو کچھ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا اور کہا کہ ہم اتنی بڑی جماعت کے مقابلہ کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اس وقت تو آپ قافلہ ہی پر اکتفا کیجئے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے آپ

Marfat.com

کے ساتھ موافقت کی۔اور نتیجہ جنگ بدر کی شکل میں نمودار ہوا۔جس میں اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں کو فتح ہوئی۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ

جیسے ہی تمہیں تمہارے رب نے تم کو ایسی حالت میں تمہارے گھر سے بلا تمہارے قصد اور علم کے جنگ بدر کے لئے بجا طور سے نکالا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس جنگ کو ناپسند کرتی تھی۔تو یہ لوگ جو اس جنگ کو ناپسند کرتے تھے تم سے اس صحیح تجویز میں بعد اس کے کہ وہ ان کے سامنے ظاہر ہوئی۔یوں جھگڑتے ہیں جیسے کوئی ان کو موت کی طرف لئے جا رہا ہو۔اور وہ اسے آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں اور خاص کر اس وقت جب کہ اللہ رب العزت تم سے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا وعدہ کر رہا ہے۔کہ وہ ایک گروہ جس کو تم تجویز کر لو تمہارے لئے ہے اور ہم تم کو اس پر فتح دیں گے۔اور باوجود اس وعدہ کے تم ناعاقبت اندیشی سے یہ چاہتے ہو۔کہ غیر مسلح جماعت یعنی قافلہ تمہارے لئے ہو۔اور اللہ رب العزت کو یہ منظور ہے کہ اپنی باتوں سے حق کو حق ثابت کرے۔

اور اپنے فعل سے کافروں کی جڑ کاٹ دے۔تاکہ انجام کار جو حق ہے وہ حق ثابت ہو۔اور جو باطل ہے وہ باطل ثابت ہو۔اگرچہ جرائم پیشہ کافر اس کو ناپسند کریں۔

جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے کہ اے اللہ ہم تھوڑے ہیں۔ہمارے دشمنوں کی جماعت بہت ہے آپ ہماری مدد فرمائیں جس پر اس نے تمہاری درخواست کو یوں منظور کیا کہ تم سے کہا۔کہ تمہاری ہزار فرشتوں سے ایسی حالت میں مدد کروں گا۔ان کا تانتا بندھا ہوگا اور ایک کے پیچھے ایک لگا ہوگا اور اس کو اس نے تمہارے لئے محض ایک خوشخبری بنایا تھا۔اور خوشخبری بھی اس لئے بنایا تاکہ تمہارے دلوں کو سکون ہو ورنہ ان پر فتح کا مدار نہ تھا۔اور فتح تو صرف اللہ رب العزت کی جانب سے ہے۔فی الحقیقت اللہ رب العزت بڑے قابو یافتہ اور نہایت حکمت والے ہیں۔کہ قابو یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ بغیر فرشتوں کی مدد کے فتح دے سکتے ہیں۔

اس وقت جب کہ تم پر ایسی حالت میں خفیف نیند طاری کر رہا ہے کہ وہ نیند اس کی جانب سے تمہارے لئے ایک اطمینان ہے جس سے تمہارے دلوں کی پریشانی دور ہوتی ہے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دور کرے۔اور اس کے ذریعہ سے تمہارے پاؤں جمائے اور اس وقت جبکہ تمہارا رب فرشتوں کو وحی کر رہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس تم مسلمانوں کو اطمینان دلاؤ ایسا نہ ہو کہ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں میں کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت ڈال دوں گا پس تم بے دھڑک ہو کر ان کی گردنوں پر اور ان کے پور پور پر تلواریں مارو یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔اور جو کوئی خدا کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے۔تو اللہ رب العزت اس کو سخت سزا دیتا ہے کیونکہ اللہ رب العزت نہایت سخت سزا دینے والے ہیں۔اے کافرو یہ سزا تمہارے سامنے موجود ہے پس اسے چکھو۔اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہوگا۔اس کے لئے منتظر رہو۔خیر یہ مضمون تو استطرادی تھا۔کہنا صرف یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایسی حالت میں اختلاف کیا۔جس میں اس کے بہت سے منافی موجود تھے۔مثلاً خدا کا تم کو بلا تمہارے قصد و ارادہ کے تمہارا دشمن سے مقابلہ کرا دینا۔جو دلیل تھی اس بات کی کہ اللہ رب العزت کو تمہارے ہاتھوں سے کفار کی سرکوبی کرانا منظور ہے پھر تم

Marfat.com

سے ان پر فتح دینے کا وعدہ کرنا۔ پھر جب کہ دشمنوں نے پانی پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور تمہارے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور تم کو پینے کے لئے اور وضو اور غسل کے لئے پانی کی ضرورت تھی۔ جس پر شیطان نے تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ اگر اس واقعہ میں خدا کو ہماری بہبودی منظور ہوتی۔ تو اس کی کونسی وجہ تھی کہ کفار پانی پر قابض ہوں اور ہمارے پاس نہ پینے کو پانی ہو نہ نہانے کو ایسی حالت میں تم پر مینھ برسایا۔ جس سے ریت جم جائے۔ اور تم نہایت فراغت کے ساتھ پینے اور طہارت کے لئے پانی حاصل کر سکو۔ پھر عین معرکہ کے وقت تم پر اونگھ طاری کرنا جس سے تم کو سکون قلب حاصل ہو۔ پھر فرشتوں کو مدد کے لئے بھیجنا وغیرہ وغیرہ الغرض یہ تمام باتیں جو اس مقام پر مذکور ہیں۔ سب اس اختلاف کے منافی تھیں۔

خیر اب تو ہو چکا جو کچھ ہو چکا آئندہ کے لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اے مسلمانو جب تمہارا کفار سے ایسی حالت میں مقابلہ ہو۔ کہ وہ ایک لشکر ہوں۔ تو تم ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ اور جو کوئی ان سے اس روز پیٹھ پھیرے گا۔ بجز اس صورت کے کہ وہ لڑائی کے لئے اور جنگی چال کے طور پر ان سے کتراتا ہو۔ یا کسی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوتا کہ ان سے قوت حاصل کر کے پھر لڑے۔ تو وہ خدا کا غضب لے کر پھرا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جب بیان مذکورہ بالا سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ جنگ بدر جو فتح ہوئی ہے وہ تمہاری اختیاری تدابیر کا نتیجہ نہ تھی کیونکہ تم تو پہلے ہی ہمت ہار چکے تھے۔ بلکہ اس کا مبنی سراسر وہ امور تھے۔ جن میں تمہارے اختیار کو دخل نہ تھا۔

پس یہ کہنا صحیح ہے کہ ان کو تم نے نہیں مارا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مارا ہے اور اسی بناء پر اے رسول جب آپ نے کنکریاں ماری تھیں۔ جس سے اہل مکہ کو شکست ہوئی وہ بھی آپ نے نہ ماری تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ماری تھیں۔ کیونکہ ان کا وہ اثر جو ان پر مرتب ہوا۔ وہ آپ کا اختیاری نہ تھا بلکہ اس میں سراسر ہماری قدرت و اختیار کو دخل تھا۔ اس لئے کہ انسانی قدرت کا یہ کام نہیں ہے۔ کہ وہ ایک مٹھی کنکریاں اس انداز سے پھینکے کہ وہ بہت سے لوگوں کے لگیں۔ اور وہ ان سے بھاگ جائیں اور یہ قتل وغیرہ اللہ رب العزت نے اس لئے کیا تاکہ وہ مومنین پر اپنی جانب سے عمدہ انعام کرے۔ اور ان کے دشمنوں کو مغلوب کر کے ان کو غلبہ دے۔ اور آئندہ کے لئے ان کی ہمت بندھائے۔ اور ان کے دشمنوں پر ان کا رعب وغیرہ جمائے واقعی اللہ رب العزت بڑے سننے والے اور جاننے والے ہیں کہ انہوں نے ان کا استغاثہ وغیرہ سنا۔ اور ان کی حالت زار کو جانا۔ اور اس پر یہ انعام فرمایا یہ بات مومنین پر انعام کرنا تو تھی ہی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی تدبیر کو سست کرنے والا ہے اس لئے اس کو ان کی تدبیر کا کمزور کرنا بھی منظور تھا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

ہاں اے کافرو! اور تم فیصلہ چاہتے ہو جیسا کہ تم جنگ سے پہلے کہتے تھے۔ کہ اے اللہ ہم میں جو غلطی پر ہو۔ اسے تباہ کر دے تو فیصلہ تمہارے پاس آ چکا اور معلوم ہو گیا کہ تم غلطی پر ہو۔ پس اب تو حق کو قبول کر لو۔ اور ان مخالفتوں سے باز آ جاؤ اور اگر تم باز آ جاؤ۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم اب بھی باز نہ آؤ۔ اور پھر وہ ہی شرارت کرو جواب تک کرتے رہے ہو۔ تو ہم پھر وہی کریں گے جو اب کیا ہے اور تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔ اگر چہ وہ تعداد میں بہت ہو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں غلطیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

31/ مارچ درس فیضان القرآن نمبر 90

سورۂ انفال آیت نمبر 20 تا 37 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ
الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً
لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ
فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا
اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾
وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ
وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ
فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ
اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً
وَّ تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

Marfat.com

اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ
مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو ٥ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے کہا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے ٥ یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ٥ اور اگر ان میں کسی بھلائی کا علم اللہ کو ہوتا تو وہ ضرور انھیں سننے کی توفیق دیتا اور اگر وہ انھیں سنوا دے تو وہ ضرور روگردانی کریں گے بے رخی کرتے ہوئے ٥ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب کہ رسول تمھیں اس چیز کی طرف بلا رہا ہے جو تمھیں زندگی دینے والی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمھارا اکٹھا ہونا ہے ٥ اور ڈرو اس فتنہ سے جو خاص انھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ٥ اور یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے ڈرتے تھے کہ لوگ اچانک تمھیں اچک نہ لیں پھر اللہ نے تمھیں رہنے کی جگہ دی اور اپنی نصرت سے تمھاری تائید کی اور تمھیں پاکیزہ روزی دی تاکہ تم شکرگزار بنو ٥ اے ایمان والو خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کی اور خیانت نہ کرو اپنی امانتوں میں حالانکہ تم جانتے ہو ٥ اور جان لو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہیں اور یہ کہ اللہ ہی کے پاس ہے بڑا اجر ٥ اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لئے فرقان پہنچائیگا اور تم سے تمھارے گناہوں کو دور کر دیگا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور جب کافر تمھاری نسبت تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمھیں قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر والا ہے ٥ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی کلام پیش کر دیں یہ تو بس اگلوں کی کہانیاں ہیں ٥ اور جب انھوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہی حق ہے تیرے پاس تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا اور کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ ٥ اور اللہ ایسا کرنے والا نہیں کہ ان کو عذاب دے اس حال میں کہ تم ان میں موجود ہو اور اللہ ان پر عذاب لانے والا نہیں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں اور کیا ہے ان کو کہ نہ عذاب دے اللہ تعالیٰ ان کو اور وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ اس کے متولی نہیں اس کے متولی تو صرف اللہ سے ڈرنے والے ہو سکتے ہیں مگر ان میں سے اکثر اس کو نہیں جانتے ٥ اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز سیٹی بجانے اور تالی پیٹنے کے سوا اور کچھ نہیں پس اب

Marfat.com

چکھو عذاب اپنے کفر کا ۝ جن لوگوں نے انکار کیا وہ اپنے مال کو اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں وہ اس کو خرچ کرتے رہیں گے پھر یہ ان کے لئے حسرت بنے گا پھر وہ مغلوب کیے جائیں اور جنھوں نے انکار کیا ان کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائیگا ۝ تا کہ اللہ ناپاک کو الگ کر دے پاک سے اور ناپاک کو ایک پر ایک رکھے پھر اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دے یہی لوگ ہیں خسارہ میں پڑنے والے ۝

تشریح: کفار کو دھمکی دے کر مسلمانوں کو فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو تم خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ اور ان کی اطاعت سے روگردانی نہ کرو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا۔ اور واقع میں وہ سنتے ہی نہیں کیونکہ وہ سن کر اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے ہیں اور یہ دلیل ہے ان کے نہ سننے کی کیونکہ سننے سے مقصود سمجھنا ہے اور جب انہوں نے سمجھا ہی نہیں تو سنا کیا خاک۔ تم کو ان کی مثل ہونے سے اس لئے منع کیا جاتا ہے۔ کہ یقیناً زمین پر چلنے والوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بہرے گونگے ہیں۔ کچھ بھی نہیں سمجھتے جیسے یہ لوگ جن کی مثل ہونے سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

لیکن اے مسلمانو جب خدا اور رسول تمہیں ان باتوں کی دعوت دیں جو تم کو زندہ رکھنے والی ہیں مثلاً جہاد وغیرہ تو تم ان کی وہ باتیں مانو اور ان کو رد کر کے ان معاندین کی مثل نہ بنو۔ اور یہ خوب جان لو کہ جب آدمی کھلم کھلا عناد پر کمر باندھتا ہے تو اللہ رب العزت اس آدمی کے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے یعنی اس کو اپنے دل سے حق فہمی کا کام لینے سے روک دیتا ہے۔ اور وہ نوبت ہو جاتی ہے جس کو دوسرے الفاظ میں دلوں پر مہر وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے پس ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری نافرمانیوں سے یہاں تک نوبت پہنچ جائے۔ خدا بچائے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب اسی کے پاس لا کر جمع کئے جاؤ گے جہاں تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس اور ان پر مواخذہ ہوگا۔ اور تم اس وبال سے بھی بچو جو صورت ترک جہاد کے خاص انہیں لوگوں پر نہ پڑے گا۔ جنہوں نے تم میں سے ترک جہاد سے ظلم کیا ہے بلکہ اس کا ضرر عام ہوگا اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ نہایت سخت سزا دینے والا ہے۔ پس اگر تم مخالفت کرو گے تو تم کو نہایت سخت سزا دے گا۔

اور تم اس وقت کو یاد کرو۔ جب کہ تم تعداد کے لحاظ سے اس قدر تھوڑے اور قوت کے لحاظ سے ملک میں اس قدر کمزور سمجھے جاتے تھے۔ کہ تمہیں اندیشہ تھا کہ کہیں ہمیں لوگ ایک ایک کر کے اٹھا نہ لے جائیں۔ پس ایسی حالت میں اس نے تم کو رہنے کے لئے پر امن جگہ دی۔ اور تم کو اپنی مدد سے قوت پہنچائی۔ اور عمدہ چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔ امید ہے کہ تم ان باتوں کو یاد کر کے ہمارے انعامات کی قدر کرو گے۔ جس کی صورت صرف اطاعت ہے پس تم اس کی اطاعت کرو۔

نیز اے مسلمانوں خاص طور پر تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ نہ تم خدا اور رسول کی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور نہ آپس کی امانتوں میں جب کہ تم علم رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ خیانت بری بات ہے۔ اور چونکہ منشا خیانت عام طور پر محبت اموال و اولاد ہوتی ہے اس لئے تم سمجھ لو۔ کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک امتحان ہیں جو تم کو اس لئے دیئے گئے ہیں۔ تا کہ معلوم ہو کہ تم ان کے مقابلہ میں خدا اور رسول کو ترجیح دیتے ہو یا خدا اور رسول کے مقابلہ میں ان کو ترجیح دیتے ہو۔ پس تم اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرو۔ اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا معاوضہ ہے جس کے مقابلہ میں ان اموال و اولاد کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے

Marfat.com

پس تم ان کی خاطر اس کو ضائع نہ کرو۔ بلکہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور خدا سے ہر حال میں ڈرتے رہو۔

اے مسلمانو اگر تم خدا سے ڈرتے اور اس کی مخالفت سے بچتے رہو گے تو وہ تم کو مخالفین سے کامل امتیاز بخشے گا اور تمہارے گناہوں کو تم سے دور کرے گا اور تمہیں اپنے حقوق بالکل بخش دے گا اور اس کے علاوہ بہت کچھ دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ان کے یہاں کس بات کی کمی نہیں۔ ان مضمون سابق سے تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ رب العزت نے کافروں کو قتل وغارت کیا۔

اب کہا جاتا ہے جبکہ یہ کافر لوگ آپ کے متعلق تدبیریں کر رہے ہیں کہ وہ آپ کو پابند کر کے رکھیں یا آپ کو قتل کر ڈالیں۔ یا شہر بدر کر دیں اور وہ بھی تدبیریں کر رہے ہیں اور خدا بھی تدبیر کر رہا ہے کہ وہ تم کو ان کے نرغہ سے نکال کر مدینہ پہنچا دے جہاں آپ امن وسکون کے ساتھ اپنا کام کریں اور خدا سب مدبروں سے بہتر ہے اس لئے اسی کی تدبیر غالب ہوئی اور آپ بخیر و عافیت مدینہ پہنچ گئے۔

اور جبکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے۔ کہ جس وقت ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اس میں کیا دھرا ہے اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کہہ دیں یہ تو محض پہلے لوگوں کے افسانہ ہیں اور جبکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اے اللہ اگر یہی وہ حق ہے جو کہ تیرے پاس سے آیا ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہمارے پاس تکلیف دہ عذاب لا تو ایسی حالت میں ان کو سزا دینا ضرور ہوا۔ اور وہ خود ان کی منہ مانگی مراد تھی اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ ان کو سزا دیتے۔ اس حال میں کہ آپ ان میں ہوتے اور وہ آپ کو نہ نکالتے اور ایسے بھی نہیں کہ وہ ان کو ایسی حالت میں سزا دیں کہ وہ اپنی بے ہودگیوں کی معافی چاہتے اور ایمان لاتے لیکن جب انہوں نے آپ کو نکالا اور استغفار بھی نہیں کیا۔ تو پھر کیوں نہ سزا دی جاتی اور ایسا کیا ان میں سرخاب کا پر ہے۔ کہ خدا ان کو سزا ہی نہ دے۔ جبکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔ بحالیکہ وہ اس کے حقدار بھی نہیں ہیں کیونکہ اس کے حقدار صرف خدا ترس لوگ ہیں۔ مگر بہت سے لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں۔ اس لئے جہالت سے اس پر ناحق قبضہ جمائے ہوئے ہیں اور حالانکہ مسجدیں نماز کے لئے ہیں۔

اور کفار کی نماز کعبہ کے قریب صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا تھی اور وہ بجائے خدا کی عبادت کے وہاں یہ بے ہودہ افعال کرتے تھے۔ پس ان وجوہ سے ان کو سزا دینا لازم ہوا۔ اور سزا دی گئی پس اے نادان مشرکو اپنے کفر مستمر کی بدولت عذاب کا مزہ چکھو یہ کافر لوگ اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو مغلوب کر کے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکیں۔ اس وقت تو یہ لوگ انہیں خوشی خوشی خرچ کریں گے۔ مگر اس کے بعد قیامت میں وہ ان کے لئے نرا پچھتاوا ہوں گے۔ پھر وہ دنیا میں مغلوب بھی ہوں گے اس لئے یہ بھی نہ ہوگا کہ دنیا میں وہ اپنے مقصود کے حاصل ہونے سے خوش ہولیں اور آخرت میں پچھتاوا یہ ہے کہ ان کو دوزخ کی طرف لے جا کر جمع کیا جائے گا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاکوں کو پاک لوگوں سے جدا کرے اور بعض ناپاکوں کو بعض پر ڈالے اور اس طرح ان کو گڈمڈ کر کے سب کو جہنم میں ڈال دے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں پاکیزہ لوگوں میں شامل رکھے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم اپریل درس فیضان القرآن نمبر 91

سورۂ انفال آیت نمبر 38 تا 58 کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَۚ
وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ (۳۸) وَ قَاتِلُوْهُمْ
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِۚ فَاِنِ
انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۳۹) وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ (۴۰)

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ
یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۴۱) اِذْ اَنْتُمْ
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ
مِنْكُمْؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِۙ وَ لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ

Marfat.com

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ
وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ (۴۲) اِذْ
يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ
وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ (۴۳) وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا
وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (۴۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ (۴۵) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ (۴۶) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ (۴۷) وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۧ (۴۸) اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى

Marfat.com

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ
وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۖ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى
سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

انکار کرنے والوں سے کہو کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ ہو چکا ہے وہ انھیں معاف کر دیا جائیگا اور اگر وہ پھر وہی کریں گے تو ہمارا معاملہ اگلوں کے ساتھ گزر چکا ہے ٥ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ دیکھنے والا ہے ان کے عمل کا ٥ اور اگر انھوں نے اعراض کیا تو جان لو کہ اللہ تمھارا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے ٥ اور جان لو کہ جو کچھ مال غنیمت تمھیں حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور رشتہ داروں اور تیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری فیصلہ کے دن جس دن کہ دونوں جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اور جب کہ تم وادی کے قریبی کنارے پر تھے اور وہ دور کے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر تم اور وہ وقت مقرر کرتے تو ضرور استقرار کے بارے میں تم مین اختلاف ہو جاتا لیکن جو ہوا وہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ اس امر کا فیصلہ کر دے جس کو ہو کر رہنا تھا تا کہ جس کو ہلاک ہونا ہے وہ روشن دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جس کو زندگی حاصل کرنا ہے وہ روشن دلیل کے ساتھ زندہ رہے یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ جب اللہ تمھارے خواب میں ان کو تھوڑا دکھاتا رہا اگر وہ ان کو زیادہ دکھا دیتا تو تم لوگ ہمت ہار جاتے اور آپس مین جھگڑنے لگتے اس معاملہ میں لیکن اللہ نے تمہیں بچا لیا یقیناً وہ دلوں تک کا حال جانتا ہے ٥ اور جب اللہ نے ان لوگوں کو تمھاری نظر میں کم کر کے دکھایا اور تمہیں ان کی نظر میں کم کر کے دکھایا تا کہ اللہ اس امر کا فیصلہ کر دے جس کا ہونا طے تھا اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں ٥ اے ایمان والو جب کسی گروہ سے تمھارا مقابلہ ہو تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو ٥ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تمھارے اندر کمزوری آجائیگی اور تمھاری ہوا اکھڑ جائیگی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کے سے نہ بنو جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے اور جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں حالانکہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے ٥ اور جب شیطان نے انھیں ان کے اعمال خوش نمایاں کر دکھائے اور کہا کہ لوگوں میں سے آج کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور میں تمھارے ساتھ ہوں مگر جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور کہا کہ میں تم سے بری ہوں میں وہ کچھ دکھ رہا ہوں جو تم لوگ نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ٥ جب منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے ٥ اور اگر تم دیکھتے جب کہ فرشتے ان منکرین کی جان قبض کرتے ہیں مارتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر اور یہ کہتے ہوئے کہ اب جلنے کا عذاب چکھو ٥ یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا تھا اور اللہ ہرگز بندوں پر ظلم نہیں کرنے والا ٥ فرعون والوں کی طرح اور جو ان سے پہلے تھے کہ انھوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا پس اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑ لیا بے شک اللہ قوت والا ہے سخت سزا دینے والا ہے ٥ یہ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ نے اس انعام کو جو وہ کسی قوم پر کرتا ہے اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس کو نہ بدل دیں جو ان کے نفسوں میں ہے اور بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ فرعون والوں کی طرح اور جو

Marfat.com

ان سے پہلے تھے کہ انھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا پس ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا اور یہ سب لوگ ظالم تھے ٥ بے شک سب جانداروں میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جنھوں نے انکار کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے ٥ جن سے تم نے عہد لیا پھر وہ اپنا عہد ہر بار توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ٥ پس اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو ان کو ایسی سزا دو کہ جو ان کے پیچھے ہیں وہ بھی دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انھیں عبرت ہو ٥ اور اگر تمہیں کسی قوم سے بدعہدی کا ڈر ہو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو اسی طرح کہ تم اور وہ برابر ہو جائیں بے شک اللہ بدعہدوں کو پسند نہیں کرتا ٥

تشریح: لہٰذا آپ ان کافر لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اے نادانو دونوں جہان کا خسران سر لیتے ہو۔ اب بھی باز آ جاؤ دیکھو اللہ رب العزت کی کس قدر عنایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اب بھی باز آ جائیں۔ اور ایمان لے آئیں، تو از قسم حقوق اللہ ان کے وہ سب گناہ جواب تک ہو چکے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر وہ ہی سابق شرارتیں کریں گے۔ تو پہلے لوگوں کا طریقہ گزر ہی چکا ہے۔ پس جو حشر ان کا ہوا وہی ان کا ہوگا۔

مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ تم لوگ ان سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو۔ کہ شر باقی نہ رہے۔ یا تو وہ نیست و نابود ہو جائیں یا کفر چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں اور کل دین خدا کا ہو جائے اور بتوں کی شرکت بالکل ختم ہو جائے۔ نہ بت رہیں نہ بت پرست۔

ف۔ یہ حکم چونکہ مشرکین عرب کے مقابلہ میں ہے اور ان کے لئے صرف دو ہی حکم ہیں۔ یا اسلام یا تلوار اس لئے یہ تفسیر کی گئی ہے اور سوائے مشرکین عرب کے دوسروں کے لئے جزیہ کا بھی قانون ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ اب اگر وہ کسی وقت کفر سے باز آ جائیں۔ تو اللہ رب العزت انہیں اس کی جزا دے گا کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا ان کو دیکھتا ہے۔

چونکہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے میں تمہیں مال غنیمت ہاتھ آئے گا اس لئے اس کا قانون بتلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ جو چیز بھی تم کو بطور غنیمت کے کفار سے حاصل ہو تو اس کے متعلق یہ حکم ہے کہ اس کا پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور رسول کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور غرباء کا اور مسافروں کا ہے تم اس کو بخوشی قبول کرو۔

جنگ بدر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ دن جس روز دونوں جماعتوں کا مقابلہ ہوا جبکہ تم وادی کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے قریب تھا جو جنگی حیثیت سے بوجہ پانی نہ ہونے کے اور ریت کی کثرت کے جس میں پاؤں دھنسے جاتے تھے اور چلنا بھی مشکل تھا اور وہ لوگ مشرکین وادی کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے دور تھا جو کہ پانی کی موجودگی اور زمین کے درست ہونے کی وجہ سے جنگی حیثیت سے موزوں تھا اور قافلہ تم سے نیچے ساحل پر تھا جس سے مشرکین کو کافی مدد پہنچ سکتی تھی اور ان وجوہ سے تمہاری حالت نہایت نازک اور مشرکین کی حالت ہر طرح بہتر تھی اور اس لئے تمہارے غلبہ کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی اور ایسی حالت میں ہم نے تم کو غلبہ دیا تھا۔ اور تم نے مال غنیمت حاصل کیا تھا۔ پس اس ہمارے انعام کو یاد کر کے تم کو ہمارے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔

اس روز اللہ رب العزت نے بلا تمہارے اختیار کے تم کو کفار سے بھڑا دیا تھا۔ اور اگر تم پہلے سے جنگ ٹھہرا لیتے تو اپنی کمزوری اور دشمن کی قوت پر نظر کر کے تم ہرگز وقت مقرر پر نہ پہنچتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو ان سے بھڑا دیا تاکہ اللہ تعالیٰ وہ کام کر گزرے جو کہ ہونا تھا یعنی تمہاری خلاف عادت فتح اور ان کی خلاف عادت شکست تاکہ جو ہلاک ہو وہ ایک حقیقت واضحہ کے ظہور کے بعد ہلاک

Marfat.com

ہو۔ اور جو زندہ ہو وہ بھی حقیقت واضحہ کے ظہور کے بعد ہو۔ یعنی جو اس قدر عظیم الشان تائید اسلام کو دیکھنے کے بعد بھی کافر رہے اس پر پوری طور پر حجت قائم ہو جائے اور جو مسلمان ہو یا مسلمان رہے اس کا اسلام بصیرت پر مبنی ہو۔ اور باالشبہ اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ اس لئے وہ ہلاک ہونے والوں اور زندہ ہونے والوں دونوں کے اقوال و احوال سے بخوبی واقف ہیں اور ہر ایک کو اس کے موافق جزا و سزا دے گا۔

وہ وقت جس میں دونوں جماعتوں کا مقابلہ ہوا تھا وہ تھا جبکہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے خواب میں ان مشرکین کو کم دکھلا رہے تھے اور وجہ یہ تھی کہ اگر وہ آپ کو انہیں سے زیادہ دکھلاتے جیسا کہ وہ تھے اور دوسروں کو اس پر اطلاع ہوتی تو تم لوگ بزدل بن جاتے۔ اس معاملے میں کہ ان سے مقابلہ کیا جائے یا نہیں آپس میں نزاع کرتے۔ مگر اس تدبیر سے تم کو اللہ رب العزت نے اس نزاع سے بچا دیا۔ کیونکہ اللہ رب العزت دلوں کی باتیں جانتے ہیں۔ پھر مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ زمانہ جب کہ خواب مذکور دکھلایا گیا تھا۔ اس وقت تھا جبکہ تمہارا آپس میں مقابلہ ہوا تمہاری ہمت بڑھانے کے لئے اللہ رب العزت ان کو اپنے تصرف سے تم کو صرف تمہاری نظروں میں کم دکھلاتے تھے اور ان کی ہمت بڑھانے کے لئے تم کو ان کی نظروں میں جتنے تم واقع میں تھے اس سے بھی کم کرتے تھے تاکہ اس تدبیر سے لڑائی چھڑ جائے اور خدا وہ کام کر گزرے جو کہ ہونا تھا۔ یعنی تمہارا غلبہ اور ان کی شکست اور تمام کاموں کا مرجع اللہ تعالیٰ ہی ہیں اس لئے یہ تمام کام اسی کے کرنے کے تھے اور اس نے کئے یہ تمام انعامات بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ تم اس کے حکم کو مانو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! جب تمہارا مقابلہ کسی کافر جماعت سے ہو تو تم ہمت نہ ہارا کرو۔ جیسا کہ تم نے اس موقع پر کیا تھا جس کے لئے ہم اس تدبیر کو کام میں لائے جو ابھی بیان کی ہے یعنی یہ کہ ان کو تمہاری نظر میں کم دکھلایا۔ بلکہ تم کو چاہئے کہ ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کیا کرو جس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ اس سے تم کو اس کی قدرت کا استحضار اور اس کی اطاعت کی رغبت اور اس کی مخالفت سے ڈر ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ رب العزت کو تم سے تعلق بڑھے گا اور موقع پر تمہاری مدد کریں گے امید ہے کہ تم ان ہدایات پر عمل کر کے کامیاب بنو گے۔

اور ہر موقع پر خدا اور رسول کی اطاعت کیا کرو اور آپس میں جھگڑا مت کیا کرو کہ اس سے تم کم ہمت ہو جاؤ اور دشمنوں کی نظر میں تمہاری ہوا اکھڑ جائے جیسا کہ تم نے اس موقع پر کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم اہل مکہ سے جنگ کے لئے تیار نہیں، مصائب پر صبر کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ اور ان کے معین و مددگار ہیں اور تم خدا کے حکم کی خلاف ورزی کر کے ان لوگوں جیسے نہ بنو جو اپنے گھروں سے اکڑ سے اور لوگوں کی نظر میں اپنی قوت کی نمائش کے لئے نکلے تھے اور جو کہ لوگوں کو اسی طریق سے خدا کی راہ سے روکتے ہیں جیسے مشرکین مکہ جو کہ مسلمانوں کے مرعوب کرنے کے لئے بڑے ساز و سامان سے آئے تھے اور اللہ ان کے تمام کاموں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے وہ ان کی کسی تدبیر کو چلنے نہ دے گا۔

اس بدر کے دن جبکہ شیطان نے مشرکین کے اعمال کو ان کی نظر میں خوشنما بنا دیا تھا وہ اپنے افعال کو نہایت مناسب اور بہت ٹھیک سمجھتے تھے اور سراقہ بن مالک کی صورت میں آ کر ان سے کہا تھا کہ آج تمہاری قوت کی وجہ سے تم پر کوئی غالب ہونے والا نہیں ہے تم بے فکر ہو اور خوب لڑو۔ اور بوقت ضرورت میں تمہارے لئے ہر دشمن سے بچانے کا ذمہ دار ہوں۔ پھر جب دونوں جماعتیں

Marfat.com

آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں بھاگا۔ کہ مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں تم جانو تمہارا کام جانے میں دیکھ رہا ہوں کہ تائید غیبی مسلمانوں کے ساتھ ہے میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اللہ نہایت سخت سزا دینے والا ہے اس لئے اگر میں اس حالت میں تمہاری مدد کروں تو نہیں معلوم مجھے کیا سزا دی جائے۔

اس دن جبکہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے وہ نہیں سمجھتے کہ اسلام خدا کا دین ہے۔ اور وہ اس کا حامی ہے اور وہ بڑی قدرت والا ہے۔ مسلمانوں کی کمزوری کو دیکھ کر یہ کہتے تھے کہ ان کو ان کے دین نے دھوکا دے رکھا ہے جو اس بے سرو سامانی پر یہ قریش کے قافلے پر حملہ کرنے جا رہے ہیں جس کا انہیں سخت خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر جہل تھا اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہو تو خدا اس کا حامی و مددگار ہے کیونکہ اللہ ہر چیز پر قابو پانے والا ہے اور اس لئے وہ بے سروسامان لوگوں کو بھی غلبہ دے سکتا ہے اور حکمت والا بھی ہے اس لئے اگر کسی وقت ایسا نہ کرے تو اس کا منشاء کوئی حکمت ہے۔ جس کو وہی جانتا ہے۔ الغرض یہ واقعات بھی اللہ رب العزت کے انعامات کی دلیل ہیں۔

کفار کی حالت معلوم ہو چکی کہ وہ حق کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں یہ حالت ان کی اسی وقت تک ہے جب تک کہ یہ لوگ زندہ ہیں۔

اور آپ ان کی حالت اس وقت دیکھیں جبکہ فرشتے ان کافروں کی روح قبض کرتے ہوں کہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں کو کوڑوں وغیرہ سے مارتے ہوں۔ اور یہ کہتے جاتے ہوں کہ اب آگ کے عذاب کا مزہ چکھنا پس نہ پوچھو کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہوگی اور وہ اپنے ان افعال پر کیسے کیسے نادم ہوں گے اور ان پر کیسا کیسا پچھتائیں گے اب اللہ رب العزت یہ حالت بیان کر کے فرماتے ہیں۔ یہ سزا جو ان کو بدر میں دی گئی ان اعمال کے سبب ہے جو تم مکلفین نے اپنے ہاتھوں پیشتر کئے ہیں۔ ورنہ خدا کو خواہ مخواہ سزا دینے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ان کی یہ حالت ایسی ہے جیسے گروہ فرعون کی اور ان سے پہلے لوگوں کی حالت کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں میں پکڑ لیا پس جبکہ ان کی طرح ان لوگوں نے بھی کفر کیا تو ان کو بھی ان کے گناہوں میں پکڑ لیا اور بدر میں خوب سزا دی واقعی اللہ تعالیٰ نہایت سخت سزا دینے والے ہیں جب تک طرح دیتے ہیں دیتے ہیں۔ اور جب سزا دیتے ہیں تو سزا بھی خوب دیتے ہیں۔

یہ سزا جو ان کو بدر میں دی گئی اس سبب سے تھی کہ اللہ رب العزت اپنی نعمت کو جو اس نے ان پر کی تھی اور عزت اور سلامتی وغیرہ جو ان کو دی تھی اس وقت تک بدلنے والا نہ تھا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل دیں اور حق کی مخالفت کر کے اپنی قبول حق کی صلاحیت کو برباد نہ کریں۔ پس جب انہوں نے ایسا کیا تو ہم نے بھی انہیں سزا دی، پس یہ سزا خود ان کی مول لی ہوئی ہے جیسے فرعون کے گروہ اور ان سے پہلے لوگوں کی حالت کہ انہوں نے اپنی قبول حق کی صلاحیت کو باطل کر دیا۔ اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو خوب جھٹلایا۔ تو ہم نے بھی اپنی نعمتوں کو بدل دیا اور انہیں ان کے گناہوں کی بدولت ہلاک کر دیا چنانچہ اوروں کو دوسرے طریقہ سے ہلاک کیا اور فرعون کے گروہ کو سمندر میں ڈبو دیا اور وہ سب لوگ ظلم پر کمر بستہ تھے اس لئے اسی کے مستحق تھے۔

اس مضمون سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے ہیں کہ بدترین ان مخلوقات میں جو روئے زمین پر چلتی ہیں وہ لوگ ہیں جو کفر کو

Marfat.com

اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ کسی طرح ایمان نہیں لاتے۔ بالخصوص وہ لوگ جن سے آپ نے مکرر معاہدہ کیا کہ وہ آپ کے خلاف آپ کے دشمنوں کی مدد نہ کریں گے اور انہوں نے بھی اس کا عہد کیا۔ اور باوجود اس عہد و پیان کے پھر وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور وہ نقض عہد وغیرہ سے بالکل نہیں ڈرتے جیسے بنی قریظہ جو کہ یہود ہیں سو ان لوگوں کے متعلق آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اگر آپ وقت لڑائی میں ان پر قابو پائیں تو ان کو ایسی سزا دیں کہ دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو اور وہ مخالفت اور مقابلہ سے باز آئیں ممکن ہے کہ اس تدبیر سے وہ نصیحت حاصل کریں اور مسلمان ہو جائیں یا مقابلہ کا خیال چھوڑ دیں۔

اور آپ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اگر کسی ایسی جماعت سے جن سے آپ کا معاہدہ ہو آپ کو خیانت کا اندیشہ ہو۔ اور آپ سمجھیں کہ اس کے پردہ میں کوئی شرارت کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان کا عہد ان کی طرف یوں پھینک دیں کہ ان کو مطلع کر دیجئے کہ اب ہم میں اور تم میں کوئی معاہدہ نہیں۔ اللہ رب العزت خیانت پیشہ لوگوں کو پسند نہیں کرتے اس لئے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ان سے معاہدہ باقی نہ رکھیں۔

جو موجودہ دور میں بھی عہد و پیان کا بالکل لحاظ نہیں کیا جاتا عہد و پیان کا خیال رکھنا اور اس کی حفاظت از حد ضروری ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت کو وہ لوگ بہت پسند ہیں جو عہد کی پاسداری کرتے ہیں۔ آخر میں مالک کائنات سے دعا ہے کہ ہمیں وعدے کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

2/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 92

سورۂ انفال آیت نمبر 59 تا 75 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ؕ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا سَبَقُوا ؕ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ
مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا
تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ ؕ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ؕ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾
وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ؕ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ إِنَّهُ عَزِيزٌ

Marfat.com

حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

Marfat.com

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ
النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ ۭ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور انکار کرنے والے یہ نہ سمجھیں کہ وہ نکل بھاگیں گے وہ ہرگز اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ٥ اور ان کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے تیار رکھو قوت اور پلے ہوئے گھوڑے کہ اس سے تمھاری ہیبت رہے اللہ کے دشمنوں پر اور تمھارے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمھیں پورا کر دیا جائیگا اور تمھارے ساتھ کوئی کمی نہ کی جائیگی ٥ اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اور اگر وہ تمہیں دھوکہ دینا چاہیں گے تو اللہ تمھارے لئے کافی ہے وہی ہے جس نے اپنی نصرت اور مومنین کے ذریعہ تمہیں قوت دی ٥ اور ان کے دلوں میں اتفاق پیدا کر دیا اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں میں اتفاق

Marfat.com

پیدا نہ کرسکتے لیکن اللہ نے ان میں اتفاق پیدا کر دیا بے شک وہ زور آور ہے حکمت والا ہے ○ اے نبی تمھارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مومنین جنھوں نے تمھارا ساتھ دیا ہے اے نبی مومنین کو لڑائی پر ابھارو اور اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار منکروں پر غالب آئیں گے اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ○ اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور اس نے جان لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے پس اگر تم میں سو ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک وہ زمین میں اچھی طرح خونریزی نہ کرلے تم دنیا کے اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اور اگر اللہ کا ایک لکھا ہوا پہلے سے موجود نہ ہوتا تو جو طریقہ تم نے اختیار کیا اس کے باعث تمہیں سخت عذاب پہنچ جاتا ○ پس جو مال تم نے لیا ہے اس کو کھاؤ تمھارے لیے حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے نبی تمھارے ہاتھ میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں کوئی بھلائی پائیگا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر وہ تمھیں دیدیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر یہ تم سے بدعہدی کریں گے تو اس سے پہلے انھوں نے خدا سے بدعہدی کی تو خدا نے تمہیں ان پر قابو دے دیا اور اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہ لوگ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو لوگ ایمان لائے مگر انھوں نے ہجرت نہیں کی تو ان سے تمھارا رفاقت کا کوئی تعلق نہیں جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں اور وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنا واجب ہے الا یہ کہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف ہو جس کے ساتھ تمھارا معاہدہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے ○ اور جو لوگ منکر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور بہترین رزق ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں اور خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں اللہ کے نوشتہ میں بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ○

تشریح: ان کافروں کو یہ ہرگز خیال نہ ہونا چاہئے کہ وہ اس مغالطہ آمیز معاہدے سے خدا سے آگے نکل گئے اور اب خدا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ کیونکہ وہ کسی طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے جب وہ کوئی چالاکی کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا توڑ کر دے گا۔

اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم لوگ قوت کی قسم سے اور خاص گھوڑے پالنے کی قسم سے جو کچھ تم سے ہو سکے ان کے لئے تیار رکھو کہ اس سے تم خدا کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو جن کو تم جانتے ہو اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جن کو تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اس لئے وہ انہیں مرعوب کرنے کا بھی انتظام کرتا ہے اور تم کو اس لئے خبردار کرتا ہے تاکہ تم صرف معلوم دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیاری پر اکتفا نہ کرو۔ یہ یاد رکھو کہ جو کچھ تم خدا کی راہ میں صرف کرو گے وہ ضائع نہ ہوگا بلکہ وہ تم کو پورا واپس کیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائیگا کہ تمہارا حق مارا جائے یا کم دیا جائے۔

یہ حکم تو جنگ کے لئے ہے اور اگر یہ لوگ بنی قریظہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ کیونکہ جہاد سے

Marfat.com

مقصود کفار کے شر کا دفع کرنا ہے۔ اب اگر وہ شر صلح سے دفع ہو جائے تو جنگ کی ضرورت نہیں اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے اگر اس مصالحت میں ان کی کوئی شرارت ہوگی تو وہ اس کے علم سے باہر نہیں ہو سکتی اور اس بنا پر اگر یہ لوگ آپ کو دھوکا دیں گے تو اس سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا آپ کے لئے کافی ہے اور ان کے فریب کا توڑ کر دے گا۔

فائدہ: یہ بات معلوم ہوئی کہ کفار کی درخواست مصلحت کا منظور کرنا اسی وقت تک واجب تھا جب تک کہ وحی منقطع نہیں ہوئی تھی اب صرف امام کا اجتہاد ہے۔ اگر مصلحت سمجھے منظور کرے ورنہ رد کر دے۔ کیونکہ اب وحی باقی نہیں ہے جو کفار کے دھوکے پر مطلع کر دیا کرے۔

اللہ رب العزت نے اپنے کافی ہونے کے مضمون کو بیان فرمایا تھا مگر وہ مستقلاً نہ تھا فرماتے ہیں کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو مستقلاً مطلع کرتے ہیں کہ آپ کے لئے حقیقۃً خدا اور بنظر اسباب ظاہرہ وہ مومنین جو آپ کے متبع ہیں کافی ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے آپ کو کافروں سے کوئی خطرہ نہیں۔ پس آپ بے کھٹکے اپنا کام کرتے جائیں۔ اور کفار سے کوئی اندیشہ نہ کریں۔

آپ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ آپ مسلمانوں کو جنگ پر ابھاریئے اور کفار کی کثرت سے اندیشہ نہ کیجئے کیونکہ اگر تم میں بیس جم کر لڑنے والے ہوں گے تو وہ دوسروں پر غالب ہوں گے اور اور تم میں سے سو جم کر لڑنے والے ہوں گے تو وہ ان لوگوں میں سے ایک ہزار پر غالب ہوں گے جنہوں نے اس وجہ سے کفر اختیار کر رکھا ہے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں اسی کی وجہ سے وہ دنیا پر عاشق ہیں اور یہ سبب ہے ان کی بزدلی کا بس مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے سے دس گنا کفار کے مقابلہ میں گریز نہ کریں گو یہ حکم فی نفسہ سخت ہے اور ہم کو مسلمانوں کی انسانی کمزوری کا علم بھی ہے مگر چونکہ مسلمانوں کی تعداد کم ہے اس لئے ان کو ذرا ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے جب ان کی تعداد بڑھ جائے گی تو ہم اس حکم میں تخفیف کر دیں گے۔

پس جبکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو اس وقت یہ حکم ہوا کہ اپنے سے دوگنے کفار تک کا مقابلہ کرو۔ اب اگر تم میں سو جم کر لڑنے والے ہوں گے تو وہ خدا کے حکم سے دو سو پر غالب ہوں گے اور تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ثابت قدم ہیں

یہاں تک جہاد کی ترغیب دے کر اب ان لوگوں کا حکم جو جہاد میں مسلمانوں کے ہاتھ میں قید ہو جائیں بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس باب میں جو پیشتر ایک غلطی ہو گئی تھی۔ یعنی بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا تھا اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ نبی کو بحیثیت نبی ہونے کے یہ بات حاصل نہ تھی کہ اس وقت تک اس کے یہاں قیدی ہوں بایں معنیٰ کہ وہ لوگوں کو قتل کے سوا دوسری غرض سے گرفتار کرے۔ جیسے مال لے کر چھوڑ دینا۔ کیونکہ بغرض قتل گرفتار کرنا قید کرنا نہیں ہے بلکہ وہ جنگ کے میدان میں قتل کرنے کے حکم میں ہے تاوقتیکہ وہ زمین میں خوب خونریزی نہ کر لے تا کہ کفار پر اس کا سکہ بیٹھ جائے اور ان کی ہمتیں پست ہو جائیں، پس اس وقت سے پہلے تمہارا ایسا کرنا ہرگز مناسب نہ تھا تم تو دنیا کا سامان مال چاہتے ہو اور خدا آخرت چاہتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ مال لینے سے مسلمانوں کی کچھ حسرت دفع ہو جائے گی اور ان کے کچھ دن آرام سے کٹ جائیں گے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس عارضی آرام اور راحت پر خاک ڈالو اور مصالح آخرت کو پیش نظر رکھو جو کہ کفار کی مغلوبیت سے وابستہ ہیں۔ اس لئے جب وہ ہاتھ لگ گئے تھے تو انہیں قتل کرنا ہی مناسب تھا کیونکہ وہ آزاد ہو کر پھر تمہارے مقابلہ پر آئیں گے اور تم کو ان کے مغلوب کرنے میں پھر وہی

Marfat.com

ہمتیں پیش آئیں گی جواب آئی ہیں۔اور تم کو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قابو پانے والا اور حکمت والا ہے اس لئے وہ سزا دینے پر بھی قدرت رکھتا۔اور حکمت کی وجہ سے اس کو ایک وقت معین تک ٹال بھی سکتا وہ اور یہ کام تم نے اس قدر بے جا کیا ہے کہ اگر خدا کی تحریر نہ ہو چکی ہوتی کہ وہ بلا اتمام حجت کے سزا نہیں دیتا تو اس مال کے بارے میں جو تم نے لیا ہے۔تم کو بہت بڑا عذاب لاحق ہوتا خیر اب تو جو غلطی ہونی تھی ہو گئی۔اور جو موقع تھا وہ نکل گیا، آئندہ ایسا نہ کرنا پس جو مال تم نے وصول کیا ہے اسے کھاؤ وہ تمہارے لئے حلال پاک ہے۔اور خدا سے ڈرتے رہو اور آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرو۔اس لغزش کو خدا نے معاف کیا واقعی اللہ نہایت معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں کہ اتنی بڑی لغزش کو بھی معاف کر دیا اور مال کو بھی حلال کر دیا۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو قیدی ابھی تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے اور اس طرح اللہ رب العزت تمہارے دل میں ایک بہتر شے ایمان کو معلوم کرے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر معاوضہ تمہیں دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔اس لئے اس سے یہ معافی کچھ بعید نہیں۔اور ہم آپ سے کہتے ہیں اگر یہ لوگ آپ سے خیانت کا ارادہ رکھتے ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ہم اس وقت رہا ہو کر پھر کوئی خلاف کاروائی کریں تو وہ پھر اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔چنانچہ اس سے پیشتر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر تم کو قابو دے دیا پس الراب کے بھی خیانت کریں گے تو وہ پھر آپ کو ان پر قابو دے دے گا، اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس لئے اس کو ان کی شرارت کا بھی علم ہو گا اور صاحب حکمت ہے اس لئے اس کے تدارک میں کسی مصلحت سے کوئی تاخیر ہو جائے تو ان کو مطمئن نہ ہونا چاہئے۔

اب ایک حکم بیان کرتے ہیں جو مناسب مقام ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ مومن ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا ہے اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو اپنے یہاں جگہ دی اور ان کی ہر طرح مدد کی ہے جملہ مہاجرین و انصار یہ سب لوگ بوجہ اتحاد دار و اتحاد ملت کے بشرطیکہ سبب میراث متحقق ہو۔آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں۔اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تم کو ان کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں نہ تم ان کے وارث ہو اور نہ وہ تمہارے وارث تا وقتیکہ وہ ہجرت کریں کیونکہ تباین دارین مانع ارث ہے پس اگر وہ ہجرت کریں تو پھر تم بوجہ اتحاد دار کے ان کے وارث اور وہ تمہارے وارث ہیں اور اگر یہ لوگ تم سے دین کے بارے میں مدد مانگیں تو تم پر اخوت دینی کے سبب ان کی مدد لازم ہے لیکن اس قوم کے مقابلے میں کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے ان کی مدد جائز نہیں واضح ہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے پس نہ نصرت کے موقع پر ترک نصرت ہونا چاہئے اور نہ ترک نصرت کے موقع پر نصرت اور نہ ان کے ساتھ توارث ہونا چاہئے اور جو لوگ کافر ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں۔نہ مسلمان ان کے وارث اور نہ وہ مسلمانوں کے ان قواعد کی پابندی لازم ہے اگر تم یہ نہ کرو گے تو زمین میں بڑا شر اور فساد ہو گا لہذا اس پر عمل لازم ہے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں جہاد کیا یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں۔ان کے لئے آخرت میں مغفرت اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ ہجرت نبویہ کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا سو وہ لوگ بھی تمہارے ساتھ شامل ہیں اس لئے ان کے ساتھ بھی توارث ہو گا اور پھر ان لوگوں میں جو کہ ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہیں جو آپس میں علاوہ تعلق دینی کے قرابت بھی رکھتے ہیں وہ آپس میں ایکدوسرے کی میراث کے بہ نسبت ان لوگوں کے جو قرابت نہیں

Marfat.com

رکھتے کتاب اللہ میں زیادہ حق دار ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں اور اس لئے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کس کی میراث کا مستحق ہے اور کون نہیں۔ پس تمہیں اس کے قوانین کی پابندی کرنی چاہئے۔

مقصد یہ ہے کہ مومن ایک دوسرے کے وارث ہیں کافر مومن کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی مومن کسی کافر کا وارث بن سکتا ہے حتیٰ کو آپس میں کتنا ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو اب وراثت کے حقوق مسلمان ہونے کی وجہ سے ملیں گے خاندان اور رشتہ داری کی وجہ سے قطعاً یہ حقوق نہیں ملیں گے لہذا ضروری ہے کہ ان باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ تاکہ بات واضح سمجھ میں آسکے۔ اللہ سے دُعا ہے کہ ہمیں قرآنی فہم عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التوبہ

سورۃ التوبہ مدنی سورۃ ہے۔اس میں رکوع کی تعداد 16 اور آیات کی تعداد 129 ہے۔کلمات کی تعداد 2537 اور حروف کی تعداد 11360 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 104 سے لیا گیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ اللہ رب العزت کے سوا کون ہے جو توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 9 ہے جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 113 ہے۔سورۃ کا آغاز بسم اللہ کے بغیر ہوتا ہے حضرت علی کا قول ہے کہ یہ سورۃ تلواروں کے سایہ میں نازل ہوئی اس لئے اس میں رحمٰن اور رحیم کا تذکرہ نہیں ہے تین آدمیوں کا واقعہ۔

آیت نمبر 1 تا 30: معاہدات کی پاسداری کا تذکرہ ہے منافقین سے وہ رویہ رکھیں جو مشرکین سے ہے۔توبہ کرنے کی صورت میں معافی ہے، منافقین نے مسلمانوں اور دین اسلام کو بہت نقصان پہنچایا، یہ دین تمام ادیان پر غالب آئے گا، اقتصادی طور پر اپنے آپ کو طاقتور کرو۔

آیت نمبر 31 تا 70: اکثر لوگ غلط مسائل کی تاویلیں کر کے فتویٰ فروخت کرتے ہیں۔تمھیں کیا ہوگیا ہے، جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، مومنوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے، جدید علوم سیکھنا بھی جہاد ہے۔اس طرح کی جنگ بھی لازمی ہے صدقہ خیرات نہ دینے والوں میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر 71 تا 119: کثرت سے استغفار کریں کم ہنسیں، زیادہ روئیں۔اللہ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتا، تمہیں میں سے پیغمبر ہیں جو تمہارے معاملات میں فریق ہیں کہہ دیجئے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

آیت نمبر 120 تا 129: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توبہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے یہ واقعہ پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہے۔جہاد کی فضیلت کا تذکرہ علم کی فضیلت کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ کا ذکر۔

Marfat.com

Marfat.com

3/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 93

سورۂ توبہ آیت نمبر 1 تا 16 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ۝١
فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا
اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا
انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ

Marfat.com

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ
فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷﴾ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ
اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ
وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ
فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ
وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا
نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾
قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

Marfat.com

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ
وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ
أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ
وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ
وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اعلان برأت ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کئے تھے ٥ پس تم لوگ ملک میں چار مہینے چل پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ منکروں کو رسوا کرنے والا ہے ٥ اعلان ہے اللہ اور رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کے لئے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں اب اگر تم لوگ توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیرو گے تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خوشخبری دے دو ٥ مگر جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر انھوں نے تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ان کا معاہدہ ان کی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے ٥ پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو اور بیٹھو ہر جگہ ان کی گھات میں پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو انھیں چھوڑ دو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو تا کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اس کو اس کے امان کی جگہ پہنچا دو یہ اس لئے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے ٥ ان مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کوئی عہد کیسے رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے عہد کیا تھا مسجد حرام کے آس پاس جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے ٥ کیسے عہد رہے گا جب کہ یہ حال ہے کہ اگر وہ تمہارے اوپر قابو پائیں تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا وہ تمہیں اپنے منہ کی بات سے راضی کرنا چاہتے ہیں مگر ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر بدعہد ہیں انھوں نے اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیا پھر انھوں نے اللہ کے راستہ سے روکا بہت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں ٥ کسی مومن کے معاملہ میں نہ وہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا یہی لوگ ہیں زیادتی کرنے والے ٥ پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم کھول کر بیان کرتے ہیں آیات کو جاننے والوں کے لئے ٥ اور اگر عہد کے بعد یہ اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں عیب لگائیں تو کفر کے ان سرداروں سے لڑو

Marfat.com

بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں تا کہ وہ باز آئیں ٥ کیا تم نہ لڑو گے ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے عہد توڑ دئے اور رسول کو نکالنے کی جسارت کی اور وہی ہیں جنھوں نے تم سے جنگ میں پہل کی کیا تم ان سے ڈرو گے اللہ زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو ٥ ان سے لڑو اللہ تمھارے ہاتھوں ان کو سزا دیگا اور ان کو رسوا کریگا اور تمہیں ان پر غلبہ دے گا اور مسلمان لوگوں کے سینہ کو ٹھنڈا کرے گا ٥ اور ان کے دل کی جلن کو دور کردے گا اور اللہ توبہ نصیب کرے گا جس کو چاہے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ کیا تمھارا یہ گمان ہے کہ تم چھوڑ دئے جاؤ گے حالاں کہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور جنھوں نے اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو دوست نہیں بنایا اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥

تشریح: یہ سورۃ غالباً شوال ۹ھ میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اور اس کی ابتداء میں باستثناء ان لوگوں کے جن سے مسلمانوں کا ایک خاص میعاد تک معاہدہ تھا اور انہوں نے اب تک معاہدہ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی تھی۔ جملہ مشرکین سے معاہدات سابقہ توڑ دینے کا اعلان ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔ جملہ معاہدات سابقہ سے بے تعلقی کا اعلان ہے خدا اور اس کے رسول کی جانب سے۔ ان مشرکین کو جن سے تم نے معاہدہ کر رکھا ہے باستثنا ان لوگوں کے جن کا ذکر ابھی آئے گا پس جبکہ معاہدات سابقہ ختم ہو چکے تو اب اے مشرکو! اس وقت سے لے کر آخر محرم تک یعنی چار مہینے تم اس ملک میں اور چل پھر لو اس کے بعد تمہیں اس حالت پر اس میں رہنا نصیب نہ ہوگا کیونکہ یا تم اس عرصہ میں مسلمان ہو جاؤ گے یا کہیں چلے جاؤ گے یا میعاد گزرنے پر مارے جاؤ گے۔ کیونکہ محرم کے بعد تمہارا قتل شروع ہو جائے گا اور یہ تم خوب سمجھ لو کہ تم خدا کو بے بس نہیں کر سکتے اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ رب العزت کافروں کو ضرور رسوا کرنے والا ہے پس تم اس اعلان کو سرسری طور پر نہ سننا بلکہ خوب غور سے سن کر اس عرصہ میں اپنے لئے بہتر رائے قائم کر لینا کہ تمہارے لئے ایسی حالت میں کافر رہنا بہتر ہے یا مسلمان ہو جانا۔

اور ایک عظیم الشان اعلان خدا اور رسول کی جانب سے تمام لوگوں کو بڑے حج کے دن ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مشرکین سے بے تعلق ہے اور اس کا رسول بھی تا کہ جن لوگوں کو یہ اعلان نہ پہنچا ہو ان کو وہ اعلان پہنچ جائے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم سے دھوکہ کیا گیا۔ اب اگر تم لوگ کفر سے توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر اب بھی اس سے پیٹھ پھیرو تو ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ تم خوب سمجھ لو کہ تم خدا کو بے بس نہیں کر سکتے اور خدا جو کچھ کہہ چکا ہے وہ کر کے رہے گا اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کافروں کو سخت تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اور کہہ دیجئے کہ وہ عذاب جس کے حاصل کرنے کی تم اس درجہ کوشش کرتے ہو کہ اس کے لئے جان تک دینے سے بھی دریغ نہیں ہے تمہارے لئے بالکل تیار ہے۔

کہتے ہیں کہ خدا اور رسول ان تمام مشرکین سے عہد ختم کرتے ہیں جن سے تم لوگوں نے معاہدہ کر رکھا ہے علاوہ ان مشرکین کے جن سے تم نے معاہدہ کیا اس کے بعد انہوں نے تم سے اس کے پورا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کی مدد نہیں کی۔ پس ان کا حکم یہ ہے کہ تم ان سے ان کی میعاد تک ان کا عہد پورا کرو۔ اور بدعہدی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بدعہدی اور معاصی سے پرہیز کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور ان سے جدید کوئی معاہدہ نہ کرو۔ پس بعد ختم میعاد ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو ان دوسرے لوگوں کا ہے۔ پس جبکہ باستثناء ان مشرکین کے جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے کسی سے معاہدہ باقی نہیں رہا اور حج میں اس کا عام

Marfat.com

اعلان بھی ہو جائے گا۔ تو جس وقت وہ محترم مہینے جن میں قتال ممنوع یا خلاف مصلحت ہے گزر جائیں اور محرم ختم ہو جائے تو مشرکین کو جہاں پاؤ مارو۔ اور انہیں گرفتار کرو۔ اور ان کو چلنے پھرنے سے روکو۔ اور ہر کمین گاہ میں ان کی گھات میں بیٹھو۔ غرض جو جنگی تدبیر تم سے بن آئے کرو اب اگر وہ متنبہ ہو کر توبہ کر لیں اور نمازیں پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یعنی مسلمان ہو جائیں اور ان باتوں کو اور ان کے مثل دوسرے احکام کو منظور کر لیں تو انہیں چھوڑ دو واقعی اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو بھی معافی دے دیتا ہے۔

اور اگر اس عرصہ میں کوئی مشرک آپ سے پناہ لے تو آپ اسے پناہ دیجئے۔ تا آنکہ وہ خدا کی باتیں سن لے۔ پھر جبکہ وہ سن چکے تو آپ اسے اس کی امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے۔ بایں معنی کہ آپ اسے احکام دین سنا کر رخصت کر دیجئے اور جب تک وہ اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے اس وقت تک آپ اس سے تعرض نہ کیجئے اور ٹھکانے پر پہنچنے کے بعد آپ کی پناہ ختم ہو جائے گی۔ پس اس وقت آپ اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیجئے جو دوسروں کے ساتھ کیا جاتا ہے یہ پناہ دینے کا حکم اس لئے ہے کہ وہ ناواقف لوگ ہیں اور پورے طور پر اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں۔ پس ممکن ہے کہ اس طریق سے ان کو واقفیت ہو جائے اور وہ ایمان لے آئیں۔ اور اگر وہ اس پر بھی جاہل ہی رہنا چاہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔

تم غور تو کرو کہ ان کے لئے خدا کے یہاں اور اس کے رسول کے یہاں عہد کیسے ہو اور وہ ان سے امن کا عہد کیونکر کر لیں باستثناء ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے قریب عہد کیا تھا وہ اب تک اس عہد پر قائم ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک وہ لوگ تا پوری ہونے میعاد معاہدہ تم سے سیدھے رہیں تم ان سے سیدھے رہو اور بعد پوری ہونے مدت جدید معاہدے کی ضرورت نہیں۔

کہنا یہ ہے کہ ان مشرکین کے لئے خدا اور رسول کے یہاں عہد کیسے ہو حالانکہ ان کی حالت یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غالب ہوں جیسے اس وقت تم ان پر غالب ہو تو وہ تمہارے بارے میں نہ کسی عہد کا لحاظ کریں نہ کسی ذمہ داری کا بلکہ سب عہد و پیمان اور ہر ایک ذمہ داری کو بالائے طاق رکھ کر تمہیں ہر ممکن ضرر پہنچانے پر آمادہ ہو جائیں۔ پس جبکہ ان کی یہ حالت ہے تو ہمیں اس کی کونسی ضرورت ہے کہ ہم ان نااہلوں کا پاس کریں۔ خیر ہم نے کہا ہے کہ اگر وہ تم پر قابو پائیں تو وہ تمہارا مطلق خیال نہ کریں گے۔ کہ یہ لوگ اپنے پہلو کو کمزور پا کر تم کو صرف باتوں سے خوش کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دل اس کو قبول نہیں کرتے۔ اور اکثر ان میں بدکار اور بدعہدی پر تیار ہیں چنانچہ سب سے بڑھ کر ان کا بدکاری کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے خدا کی آیات کے بدلے میں تھوڑی قیمت لی اور دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دی اور اس طرح بہت کو خدا کی راہ سے روک دیا۔ پس جبکہ ان کی بدکاری کی یہ حالت ہے تو ان سے یہ کیا بعید ہے کہ وہ دل میں عناد رکھ کر زبانی تمہیں خوش کریں اور موقع کے منتظر رہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ موقع پا کر وہ کسی مسلمان کے حق میں کسی عہد اور کسی ذمہ داری کا لحاظ نہ کریں گے اور وہ درحقیقت حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اب اگر وہ توبہ کریں اور ٹھیک ٹھیک نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یعنی ان باتوں کو قبول کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ان کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو تم لوگ آپس میں کرتے ہو اور ہم صاف صاف احکام بیان کرتے ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو جانیں اور جو اب بھی جاہل ہیں ان کے لئے بیان کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں۔

ان کے ایمان لے آنے پر تو ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ کیا جائے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں اور اگر یہ لوگ ایمان نہ

Marfat.com

لائیں اور موقع پاکر بعد اپنے عہد کے اپنی قسموں کو توڑیں وہ ایسا ضرور کریں گے اور تمہارے دین کو برا بتلائیں جیسا کہ واقعہ ہے تو تم کو رعایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب تمہارا موقع ہے تمماردان پیشوایان کفر کو کیونکہ ہم بتلا چکے ہیں کہ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں اور وہ صرف موقع کے منتظر ہیں ممکن ہے کہ اس تدبیر سے وہ کفر سے باز آجائیں۔ چونکہ فتح مکہ کے بعد بہت سے مشرکین اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور ابھی پورے طور پر اسلام ان کے دل میں جاگزیں نہیں ہوا اور اس لئے ممکن تھا کہ ان کے دل میں اس حکم جہاد کی تعمیل سے دنیاوی مصالح کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے پس و پیش ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ صرف احتمال ہی نہ ہو بلکہ اس کا تحقق بھی ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں کسی کمزوری کی وجہ سے بعض پرانے مسلمان بھی شریک ہوں اس لئے تحریض جہاد کی اور مناشی قعود عن الجہاد کے استیصال کی ضرورت تھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں سے ہم تم کو لڑنے کا حکم دے رہے ہیں یہ وہی لوگ تو ہیں جو پیشتر اپنے عہد توڑ چکے ہیں۔ اور جنہوں نے رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا تھا، اور جنہوں نے جنگ میں پہل کی تھی اس لئے کہ اول ان لوگوں نے صلح حدیبیہ کے وقت معاہدہ کیا پھر قضاعہ پر حملہ کر کے اس کو توڑا اور جنگ کی ابتداء کی جس سے بدلہ میں ان پر فوج کشی کی گئی اور مکہ فتح ہونے پر جو لوگ مسلمان ہو گئے وہ تو ہو گئے اور جو مسلمان نہیں ہوئے ان کو امن دیا گیا جو بلا تقید وقت ایک جدید معاہدہ تھا اب وہ پھر عہد شکنی پر آمادہ اور موقع کے منتظر ہیں۔ تو کیا تم ان لوگوں سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور اپنا بدعہد ہونا ثابت کیا اور رسول کے نکالنے کا قصد کیا، اور جنگ کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور اب بھی وہ اس کے لئے موقع کے منتظر ہیں۔ اور کیا تم ان سے ڈر جاؤ گے۔ پس اگر ایسا ہو تو تمہیں متنبہ کرتے ہیں۔ کہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ اگر درحقیقت تم مومن ہو۔

الغرض تم ان سے بالکل نہ ڈرو اور ان سے لڑو، اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا۔ اور مسلمان لوگوں کے دلوں کو ان کی اس ذلت و خواری اور سزا سے ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کے غصے کو دور کرے گا اور جس کو چاہے گا ایمان کی توفیق دے کر اس پر رحمت کے ساتھ توجہ بھی کرے گا اور اللہ رب العزت بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اس لئے جسے اپنے علم و حکمت کے موافق توفیق دینا چاہے گا اسے توفیق دے گا اور جسے نہ چاہے گا اسے تمہارے ہاتھ سے سزا دلوا دے گا۔

کیا تم یہ سمجھے ہوئے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ اللہ رب العزت نے ابھی تک ان لوگوں کو عملی طور پر جانا بھی نہیں جنہوں نے جہاد کیا، اور خدا اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے تجاوز کر کے کسی غیر کو ان کی دوستی میں دخیل نہیں بنایا۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ پس تم کو چاہئے کہ اپنے عمل سے ان باتوں کو ثابت کرو۔ اور یہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے باخبر ہیں پس جو کوئی تم میں سے مشرکین کو دوست بنائے ہوئے ہو یا جہاد سے جان چراتا ہو جس کا احتمال نومسلموں میں زائد اور پرانے مسلمانوں میں بہت کم ہے اس کو اس سے باز آنا چاہئے۔ ورنہ مستحق سزا ہوگا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سبکو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 94

سورۂ توبہ آیت نمبر 17 تا 29 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

أَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ
أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ إِنَّمَا
يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ
أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۙ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

Marfat.com

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ
وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ

Marfat.com

فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے۔

مشرکوں کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں حالانکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں ٥ اللہ کی مسجدوں کو تو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے ایسے لوگ امید ہے کہ ہدایت پانے والوں میں سے بنیں ٥ کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے بسانے کو برابر کر دیا ہے اس شخص کے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا ٥ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا ان کا درجہ اللہ کے یہاں بڑا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں ٥ ان کا رب ان کو خوش خبری دیتا ہے اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ایسے باغوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہوگی ٥ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے ٥ اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو عزیز رکھیں اور تم میں جو ان کو اپنا دوست بنائیں گے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں ٥ کہو کہ تمھارے باپ اور تمھارے لڑکے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا خاندان اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو یہ سب تمھیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راستہ نہیں دیتا ٥ بے شک اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمھاری مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی جب تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا پھر وہ تمھارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے ٥ اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنی سکینت اتاری اور ایسے لشکر اتارے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ نے کافروں کو سزا دی اور یہی کافروں کا بدلہ ہے ٥ پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہے تو بہ نصیب کر دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اے ایمان والو مشرکین بالکل ناپاک ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تمھیں مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ اگر چاہے گا تو اپنے فضل سے تمھیں بے نیاز کر دیگا اللہ علیم و حکیم ہے ٥ ان اہل کتاب سے لڑو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ اللہ اور اس کے رسول کے حرام ٹھہرائے ہوئے کو حرام ٹھہراتے اور نہ دین حق کو اپنا دین بناتے

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں ٥

تشریح: اور جو لوگ فتح مکہ کے وقت اسلام میں داخل ہوئے تھے اور بوجہ ان کے نومسلم ہونے کے نہ اسلام کی حقیقت سے پورے طور پر واقف ہوئے تھے اور نہ پرانے خیالات سے بالکلیہ ان کو جدائی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کے جہاد سے جی چرانے کا یہ منشاء بھی ہوسکتا تھا کہ یہ لوگ جن سے ہم کو لڑنے کا حکم ہو رہا ہے۔ مسجد حرام کے آباد کرنے والے، حاجیوں کو پانی پلانے والے ہیں اس لئے اس منشاء کے استیصال کے لئے فرماتے ہیں کہ مشرکین کے لئے کبھی یہ بات حاصل نہ تھی کہ وہ اپنے اوپر اپنے افعال بت پرستی وغیرہ سے کفر کے گواہ ہوکر خدا کی مساجد کو آباد کریں۔ اور جس کو وہ آبادی سمجھے ہوئے تھے وہ آبادی نہ تھی بربادی تھی۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے جملہ اعمال برباد ہیں اور جو کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے پھر یہ لوگ مساجد کو کیسے آباد کر سکتے ہیں۔

مساجد کو تو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو خدا پر اور دن قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور باقاعدہ نماز پڑھتے ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں۔ اور اس لئے امید ہے کہ یہ لوگ حقیقی ہدایت یافتہ ہوں اور کسی وقت گمراہ نہ ہوں۔ اگر مشرکین کے افعال کو بھی تمہارے خیال کے موافق آبادی مسجد کہا جائے تو کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو ایسا بنا دیا جیسے کوئی خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرے یہ تمہاری غلطی ہے اور دونوں برابر نہیں ہیں کیونکہ خدا نے مومنین کو ہدایت دی ہے اور اس لئے وہ مہتدی ہیں اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جیسے مشرکین تو وہ اور مومن برابر کیسے ہو جائیں گے۔ ہرگز نہیں بلکہ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ میں گھربار چھوڑا اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا، وہ خدا کے نزدیک مرتبے میں بڑھے ہوئے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ خدا ان کو خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور اپنی خوشنودی کی اور ان باغات کی جن میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں بحالیکہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا معاوضہ ہے جس کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہاں تک کہ منشاء مذکور کا استیصال کر کے اب دوسری منشاء کا استیصال کرتے ہیں۔

وہ یہ کہ جن لوگوں سے ان نومسلموں کو لڑنے کا حکم ہوا تھا ان میں ان کے بھائی بند اور باپ دادا وغیرہ بھی تھے اور یہ امر ان کو جہاد سے مانع ہوسکتا تھا۔ اس لئے فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تم اپنے آباؤ اجداد کو اور اپنے بھائی بندوں کو دوست نہ بناؤ۔ اگر انہوں نے ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کیا ہے۔ پس اس کے معلوم ہو جانے کے بعد بھی جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے تو وہ لوگ جو ایسا کریں سراسر ظالم ہیں۔ اے نبی آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیبیاں۔ اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور تمہارے مال جن کو تم نے جمع کیا ہے اور تمہاری وہ تجارت جس کے بند ہو جانے کا تم کو خطرہ ہے اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو خدا اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک کہ خدا اپنا حکم بھیجیں جس میں تمہارے لئے اس بے قاعدگی پر سزا ہو اور تم کو واضح ہو کہ خدا نافرمانی پر کمربستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس تم نافرمانی پر اصرار نہ کرو۔ تم کو کمزوری دکھلانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ رب العزت تمہارا مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد کی ہے اور بالخصوص حنین کے معرکے میں جبکہ تمہیں اپنی اکثریت پر ناز ہوا تو وہ

Marfat.com

تمہارے بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اس قدر فراخی کے تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگے پھر خدا نے رحم فرمایا اور اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر طمانیت و دلجمعی نازل کی اور ایسی فوجیں بھیجیں جن کو تم نہ دیکھتے تھے اور اس طرح کفار کو سزا دی اور ان کو یونہی سزا دینی چاہئے پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اس سزا کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے توفیق ایمان دے کر اس پر رحمت کے ساتھ توجہ بھی کرتا ہے اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور رحم والا ہے جب کوئی طالب حق ہو کر حق کو قبول کرنا چاہتا ہے تو وہ اسے قبول حق کی توفیق دے دیتا ہے اور اس کے قبول کر لینے پر اس کی پہلی خطائیں نظر انداز کر دیتا ہے۔

یہاں تک جہاد کے متعلق احکام بیان کر کے اب دوسرا حکم دیا جاتا ہے وہ یہ کہ اے مسلمانو مشرکین ناپاک افعال اور ناپاک خیال ہیں اس لئے یہ اس قابل نہیں کہ مسجد حرام میں داخل ہو کر اپنی گندگی پھیلا دیں۔ پس یہ لوگ اس سال کے بعد اس ارادے سے اس کے پاس بھی نہ پھٹکنے پاویں۔ کہ وہاں جا کر اپنے بیہودہ افعال کریں جن کو وہ عبادت خیال کرتے ہیں جیسے ننگے طواف کرنا وغیرہ اور اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ اس حکم کے جاری کرنے میں ان سے مخالفت ہوگی اور تجارت وغیرہ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس لئے ہمیں محتاجی لاحق ہوگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تم کو محتاجی کا خطرہ ہو تو اس کو اپنے دل سے دور کر دو کیونکہ خدا نے چاہا تو عنقریب وہ تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اللہ تعالیٰ بہت جاننے والے اور حکمت والے ہیں اس لئے وہ غنی کرنے کی تدبیریں بھی جانتے ہیں مگر حکمت کے سبب وہ کبھی ان میں تاخیر کر دیتے ہیں۔

یہاں تک مشرکین کے متعلق جہاد کے احکام دے کر یہود و نصاریٰ کے متعلق جہاد کے احکام دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی ایک جہت سے مشرک اور مشرکین کے ساتھ ملحق ہیں فرماتے ہیں کہ تم مشرکین کے بھائی ان اہل کتاب سے بھی جنگ کرو جو کہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت پر اور ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جن کو خدا نے اور اس کے حکم سے اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ دین حق اسلام کا اتباع کرتے ہیں تاکہ وہ ایسی حالت میں جزیہ دینا منظور کریں کہ وہ سخت ذلیل ہوں۔

جہاد کے بغیر مسلمان ادھورا ہے جہاد کے ذریعے اسلام کی قوت کو دوبالا کرنے کا موقع ملتا ہے مشرکین کے متعلق یہ بات واضح ہے کہ وہ کبھی بھی اسلام کو نہیں مانیں گے۔ اسطرح اہل کتاب بھی مشرکین کے ساتھی ہیں اسلام کے معاملہ میں وہ کبھی بھی متفق نہیں ہو سکتے بلکہ وہ ہمیشہ اسلام کے خلاف رہیں گے اس دور میں ایک نئی چیز دیکھنے میں آ رہی ہے کہ مسلمان کبھی مشرکین کے مذہبی رسوم میں شامل ہو کر رواداری کا درس دیتے ہیں اور کبھی اہل کلیسا کے چرچوں میں جا کر اپنے آپ کو معتدل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض مسلمانوں کو تو دیکھا گیا کہ انہوں نے تلک ماتھے پر لگا کر ثابت کیا ہے کہ ہم انکے مذہبی تہواروں کو بھرپور طریقے سے منانے کی کوشش کر رہے ہیں میری رائے کے مطابق ایسا وہ مسلمان کرتا ہے جو بزدل ہو کمزور ایمان والا صرف دنیاوی مقاصد کی خاطر وہ اپنی شناخت کو بھلا رہے ہیں مسلمان تو ایسا قوی ایمان والا ہے کہ وہ تو ایمان کے معاملہ میں کبھی زیر نہیں ہوتا کبھی آپ نے دیکھا کہ کافروں نے آپ کی خاطر جمعہ کی نماز یا عید کی نماز آپکے ساتھ ادا کی ہو یا پھر آپ کی مجالس میں بیٹھ کر اللہ اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنا ہو بہر کیف جتنا مرضی جھک جائیں کچھ حاصل نہیں جب تک مرد مجاہد بن کر ایسے لوگوں کو دعوت حق نہ دیجائے کامیابی ممکن نہیں۔ اللہ رب العزت ہمارے حال پر رحم فرمائے آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

5 / اپریل درس فیضان القرآن نمبر 95

سورۂ توبہ آیت نمبر 30 تا 42 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ج اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ
مَرْيَمَ ج وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا ج لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾
هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ لا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

Marfat.com

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ
فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا
أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ
أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ؕ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي
الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ
عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ
لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ ع
يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ؕ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ
شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

Marfat.com

اللہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ
اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللہَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللہُ
سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَکَلِمَةُ اللہِ ھِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللہُ عَزِیْزٌ
حَکِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللہِ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ
کَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْکَ وَلٰکِنْۢ بَعُدَتْ
عَلَیْھِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللہِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
مَعَکُمْ ۚ یُھْلِکُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۚ وَاللہُ یَعْلَمُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں وہ ان لوگوں کی بات کی نقل کر رہے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر کیا اللہ ان کو ہلاک کرے وہ کدھر بہکے جا رہے ہیں ۰ انھوں نے اللہ کے سوا اپنے علماء اور مشائخ کو رب بناڈالا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو صرف یہ حکم تھا کہ وہ ایک معبود کی عبادت کریں وہ پاک ہے اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں ۰ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنی روشنی کو پورا کئے بغیر ماننے والا نہیں خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو ۰ اسی نے اپنے رسول کو بھیجا ہے ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اس کو سارے دین پر غالب کردے خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو ۰ اے ایمان والو اہل کتاب کے اکثر علماء و مشائخ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھاتے تھے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو ۰ اس دن اس مال پر دوزخ کی آگ دہکائی جائی گی پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی یہی ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کیا تھا پس اب چکھو جو تم جمع کرتے رہے ۰ مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ان

Marfat.com

میں چار حرمت والے ہیں یہی ہے سیدھا دین پس ان میں تم اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے تم سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں ایک اضافہ ہے اس سے کفر کرنے والے گمراہی میں پڑتے ہیں وہ کسی سال حرام مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تا کہ خدا کے حرام کیے ہوئے کی گنتی پوری کر کے اس کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر لیں ان کے برے اعمال ان کے لئے خوش نما بنا دئے گئے ہیں اور اللہ انکار کرنے والوں کو راستہ نہیں دکھاتا ٥ اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کا سامان تو بہت تھوڑا ہے ٥ اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تمہیں دردناک سزا دیگا اور تمھاری جگہ دوسری قوم کو لے آئیگا اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ٥ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اللہ خود اس کی مدد کر چکا ہے جب کہ کافروں نے اس کا نکال دیا تھا وہ صرف دو میں دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر و اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور اللہ نے کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ ہی کی بات تو اونچی ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ ہلکے اور بوجھل ہر حالت میں نکلو اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ٥ اگر نفع قریب ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تمھارے پیچھے ہو لیتے مگر یہ منزل ان پر کٹھن ہوگئی اب وہ قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ چلتے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں ٥

تشریح: اور ان اہل کتاب کو مشرکین سے مناسبت اور ان سے حکم قتال کا مبنی یہ ہے کہ یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں باتیں شرک ہیں کیونکہ یہ صرف ان کے منہ کی کہی ہوئی بات ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ صرف پہلے کافروں کے قول کی نقل کرتے ہیں اور اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر نہیں کہتے خدا انہیں غارت کردے وہ کہاں لے جائے جا رہے ہیں اور ان کی اوندھی سمجھ انہیں حق سے پھیر کر کدھر لے جا رہی ہے اور وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ یہ بات نہایت بیجا اور محض بلا سند ہے ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور صوفیوں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور خاص کر مسیح بن مریم کو کیونکہ اوروں کو تو محض عملاً ہی خدا بنا ہوئے ہیں اور مسیح کو تو عقیدۃً خدا مانتے ہیں حالانکہ ان کو صرف یہ حکم کیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی پرستش کریں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر انہوں نے عقیدۃً اور عملاً بہت سے خداؤں کی پرستش شروع کر دی پاک ہے اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے اور لغو ہے ان کا اعتقاد جو وہ رکھتے ہیں۔ اور باطل ہے ان کا عمل جو وہ کرتے ہیں۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کی روشنی اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور توحید کو اپنے کفریات سے مٹا دیں اور خدا کو اس کے سوا کچھ منظور نہیں کہ وہ اپنے نور کو پورا کرے اور توحید کا دنیا میں بول بالا کرے اگرچہ یہ کافر اسے ناپسند کریں اور اس کے خلاف جدوجہد کریں وہ خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ وہ اس کو جملہ ادیان پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو وہ اس کی کتنی ہی مزاحمت کریں اور جس میں یہ صفات ہوں کہ راستی کا حامی ہو اور کمال قدرت اور قوت کی یہ حالت ہو کہ نہ مشرکین اس کی مزاحمت کر سکیں اور نہ ان کے معبود اس کا کچھ بگاڑ سکیں وہ ہی پرستش کے قابل ہے نہ کہ وہ عاجز اور کمزور مخلوقات جن

Marfat.com

کو یہ لوگ پوجتے ہیں۔
اے مسلمانو! اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے علماء اہل کتاب اور ان کے صوفی لوگوں کے مالوں کو ناجائز طور پر کھاتے ہیں اور مخلوق کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں صرف نہیں کرتے پس تم کو چاہئے کہ ان کے مصنوعی تقدس سے دھوکا نہ کھاؤ۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جو کہ ان کو اس روز دیا جائے گا جس روز اس مال کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیوں پر اور ان کے پہلوؤں پر اور ان کی کمروں پر داغ دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا پس تم اپنے اس جمع کئے ہوئے مال کا مزہ چکھو یہاں تک اہل کتاب کے متعلق مضمون ختم ہو گیا۔

اب قتال مشرکین کے مضمون کو بعض دوسری ہدایات پر ختم فرماتے ہیں اور منشا ہدایات کا یہ ہے کہ دین ابراہیمی میں اشہر حرام میں قتال ممنوع تھا اور مشرکین بھی اس کو مانتے تھے مگر وہ اس میں اپنی خواہشات نفسانی کی بنا پر یہ تصرف کرتے تھے کہ جب اکثر حصہ سال جنگ ہی میں گزر جاتا اور لڑائی کا روکنا وہ اپنی مصلحت کے خلاف سمجھتے تو سال کے مہینے حسب ضرورت بڑھا لیتے اور بارہ کی جگہ تیرہ کر لیتے یا چودہ کر لیتے یا پندرہ۔ غرض جتنے اضافے سے ان کی یہ غرض پوری ہو سکتی کہ وہ لڑائی سے فارغ ہو کر چار مہینے اشہر حرام کے نکال سکیں اتنا اضافہ کر لیتے۔ علی ہذا جب وہ دیکھتے کہ اشہر حرم میں ترک قتال خلاف مصلحت ہے تو وہ ان کو حلال کر کے ان کے بجائے سال کے دوسرے مہینے رکھ دیتے اور اس تغیر و تبدل و کمی بیشی کو نسیی کہتے تھے جس کے لغوی معنی ہیں ہٹا دینا۔ سرکا دینا۔ چونکہ یہ رسم چلی آ رہی تھی۔ اور مسلمانوں کو حکم تھا کہ اشہر حرم میں قتال نہ کرنا۔ بلکہ ان کے بعد جنگ چھیڑنا۔ اور یہ احتمال ہو سکتا تھا کہ مبادا یہ لوگ اسی پرانی رسم کے اتباع میں اس قسم کی غلطی کا ارتکاب کر بیٹھیں اس لئے اس مضمون کے بالکل آخر میں اس کے متعلق ہدایات کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو تم کو واضح ہو کہ سال میں مہینوں کی تعداد خدا کے نزدیک کل بارہ مہینے ہیں جو کہ خدا کی اس روز کی تحریر میں ہیں جس روز اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا جس میں سے چار مہینے محترم ہیں جن میں اب تک قتال ممنوع ہے یہ بالکل صحیح دین ہے پس تم ان مہینوں میں جنگ کر کے خواہ اس کی صورت یہ ہو کہ تم سال میں مہینوں کا اضافہ کر دو یا یوں کہ ان کے بجائے دوسرے مہینے قائم کر دو اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ اور ان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں تم سب مشرکین سے لڑنا جیسا کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لو کہ اللہ رب العزت معصیت سے پرہیز کرنے والوں کے ساتھ ہیں پس اگر تم پرہیز کرو گے تو وہ تمہارے ساتھ اور معین و مددگار رہیں اور تم کو ان سے کوئی خطرہ نہیں خوب سمجھ لو کہ قانون نسیی جس کو ان مشرکین نے گھڑا ہے محض کفر کی ترقی ہے۔ جس سے کافر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں چنانچہ وہ لوگ محض اپنی خواہش نفسانی سے کسی سال اس نسیی کو جائز کر لیتے ہیں۔ اور کسی سال اسے حرام کر لیتے ہیں تا کہ وہ اس تدبیر سے ان مہینوں کی تعداد سے موافقت کریں جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اور باوجود اس موافقت کے ان مہینوں کو حلال کر لیں جن کو خدا نے حرام کیا ہے اور اس کا ترقی کفر ہونا ظاہر ہے اور گو یہ بات نہایت بری ہے کہ جان بوجھ کر خدا کے حکم کو بدلتے ہیں مگر ان نادانوں کو بری نہیں معلوم ہوتی۔ وجہ یہ کہ ان کے اعمال کی برائی ان کی نظر میں خوشنما بنا دی گئی ہے، اور اللہ رب العزت کی عادت ہے کہ وہ کفر پر مصر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتے اور یہ لوگ کفر کو چھوڑنا نہیں

Marfat.com

چاہتے اس لئے خدا بھی انہیں ہدایت نہیں کر دیتا۔ اور جبکہ یہ معلوم ہو گیا کہ قانون نسی خدا کا قانون نہیں بلکہ وہ کفر کا ایک شعبہ ہے تو تم کو اسی سے اپنی جنگ میں احتراز لازم ہے۔

یہاں تک براءت کے مضمون اور اس کے متعلقات کو ختم کر کے اب غزوہ تبوک کا مضمون شروع کرتے ہیں۔ چونکہ یہ سفر لمبا تھا اور سخت گرمی کا زمانہ تھا اور سامان رسد و آلات جہاد کی قلت تھی اور مقابلہ تھا رومیوں کی عظیم الشان سلطنت سے اس لئے منافقین تو منافقین بعض مخلصین کی ہمتیں بھی پست ہو گئی تھی بنا بریں اللہ رب العزت اس مضمون کو ملامت اور تنبیہ کے عنوان سے شروع فرماتے ہیں جس میں زیادہ تر روئے سخن منافقین کی جانب ہے۔

اے مسلمانو! تم کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو خدا کی راہ میں جہاد کے لئے تم تو بوجھل ہو کر زمین کی طرف جھکے جاتے ہو، کیا تم دنیوی زندگی میں اسی ناپائیدار چیز کو پسند کئے ہوئے ہو، پس اگر ایسا ہے تو یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ متاع حیات دنیا بمقابلہ آخرت بہت ہی تھوڑا ہے اور ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کے مقابلے میں اس کو ترجیح دی جائے تم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو خدا تم کو سخت تکلیف دہ عذاب دے گا اور تمہارے بدلے دوسری قوم کو کھڑا کر دے گا اور ایسا کرنا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو گے تو خدا اس کی مدد کرے گا چنانچہ اس نے اس کی اس وقت مدد کی جبکہ کافروں نے ایسی حالت میں اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا تھا کہ اس کے ساتھ ایک ابوبکر صدیق کے سوا کوئی نہ تھا اور اسی لئے وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا جبکہ دونوں غار ثور میں تھے، جبکہ وہ اپنے ساتھی ابوبکر صدیق کو مغموم دیکھ کر ان سے کہہ رہے تھے کہ تم ملول مت ہو، اللہ رب العزت ہم دونوں کے ساتھ ہے اور نہ یہ کفار میرا کچھ کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے تم کو غم ہے اور نہ تمہارا کچھ کر سکتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر اپنی طمانیت نازل کی جس سے انہوں نے فوراً مطمئن ہو کر اپنے یار غار کو تسلی دی اور دوسرے موقعوں پر ان کی ایسی فوجوں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور آخر کار کافروں کی بات ناکام کر دی اور حقیقت یہ ہے کہ خدا ہی کا بول بالا ہے اس کے مقابلے میں کسی کی بات اونچی نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قابو پانے والا ہے اس لئے جو چاہے کر سکتا ہے مگر حکیم بھی ہے اس لئے وہ بعض وقت کسی حکمت کی بنا پر بعض باتوں میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔

پس تم کاہلی کو چھوڑو اور ہلکے اور بھاری چستی سے یا سستی سے جس طرح بن پڑے چلو اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں سے اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے یہاں تک عام خطاب فرما کر اب خاص منافقین کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جنہوں نے جھوٹے عذر کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عدم شرکت کی اجازت حاصل کر لی تھی اور فرماتے ہیں اگر مال بھی آسانی سے ہاتھ لگ جانے والا ہوتا اور سفر بھی متوسط ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے ہو لیتے مگر انہیں یہ دراز مسافت دور دراز معلوم ہوتی ہے اس لئے انہوں نے ہمت ہار دی اصل بات تو یہ ہے جو ہم نے بتلائی ہے مگر جب ان سے کہا جائے گا کہ تم نے دھوکہ دے کر اجازت حاصل کی ہے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ واقعی ہم مجبور ہیں اور ہم نے جھوٹا عذر نہیں کیا اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم مجبور نہ ہوتے اور جا سکتے تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے یہ لوگ ان جھوٹے حیلوں اور جھوٹی قسموں سے اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ رب العزت رحم فرمائے آمین

Marfat.com

6/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 96

سورۂ توبہ آیت نمبر 43 تا 66 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْؕ
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ
كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ
يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

Marfat.com

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْهُمْ
مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ
وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ
وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ
لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ
تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ ۗ فَتَرَبَّصُوْۤا
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ
مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ
مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾
فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ
كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ
وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ
اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

Marfat.com

يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ
وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ
الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا

Marfat.com

فَنَ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ ع

ترجمه: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے کیوں انھیں اجازت دے دی یہاں تک کہ آپ پر کھل جاتا کہ کون لوگ سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی جان لیتے ٥ جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی تم سے یہ درخواست نہ کریں گے کہ وہ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد نہ کریں اور اللہ ڈرنے والوں کو خوب جانتا ہے ٥ تم سے اجازت تو وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں پس وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں ٥ اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو ضرور وہ اس کا کچھ سامان کر لیتے مگر اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا اس لئے انھیں جمار ہنے دیا اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ٥ اگر یہ لوگ تمھارے ساتھ نکلتے تو وہ تمھارے لئے خرابی ہی بڑھانے کا باعث بنتے اور وہ تمھارے درمیان فتنہ پردازی کے لئے دوڑ دھوپ کرتے اور تم میں ان کی سننے والے ہیں اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے ٥ یہ پہلے بھی فتنہ کی کوشش کر چکے ہیں اور وہ تمھارے لئے کاموں کا الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا اور وہ ناخوش ہی رہے ٥ اور ان میں وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے رخصت دے دیجیے اور مجھ کو فتنہ میں نہ ڈالئے سن لو وہ تو فتنہ میں پڑ چکے اور بیشک جہنم منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ٥ اگر تمھیں کوئی اچھائی پیش آتی ہے تو ان کو دکھ ہوتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا اور وہ خوش ہو کر لوٹتے ہیں ٥ کہو ہمیں صرف وہی پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے وہ ہمارا کارساز ہے اور اہل ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ٥ کہو تم ہمارے لئے صرف دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے منتظر ہو مگر ہم تمھارے حق میں صرف اس کے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر عذاب بھیجے اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے پس تم انتظار کرو ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں ٥ کہو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا بے شک تم نافرمان لوگ ہو ٥ اور وہ اپنے خرچ کی قبولیت سے صرف اس لئے محروم ہوئے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور یہ لوگ نماز کے لئے آتے ہیں تو گرانی کے ساتھ آتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو ناگواری کے ساتھ ٥ تم ان کے مال اور اولاد کو کچھ وقعت نہ دو اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے انھیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں ٥ وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ تم میں سے نہیں بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو تم سے ڈرتے ہیں ٥ اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ پائیں یا کوئی کھوہ یا گھس بیٹھنے کی جگہ تو وہ بھاگ کر اس میں جا چھپیں ٥ اور ان میں ایسے بھی ہیں جو تم پر صدقات کے بارے میں عیب لگاتے ہیں اگر اس میں سے انھیں دے دیا جائے تو راضی رہتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں ٥ کیا اچھا ہوتا کہ اللہ اور رسول نے جو کچھ انھیں دیا تھا اس پر وہ راضی رہتے اور کہتے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اللہ اپنے فضل سے ہمیں اور

Marfat.com

بھی دے گا اور اس کا رسول بھی ہمیں تو اللہ ہی چاہیے ۰ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کارکنوں کے لئے جو صدقات کے کام پر مقرر ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہے نیز گردنوں کے چھڑانے میں اور جو تاوان بھریں اور اللہ کے راستہ میں اور مسافر کی امداد میں یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے ۰ اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی کو دکھ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص تو کان ہے کہو کہ وہ تمھاری بھلائی کے لئے کان ہے وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور وہ رحمت ہے ان کے لئے جو تم میں اہل ایمان ہیں اور جو لوگ اللہ اور رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک سزا ہے ۰ وہ تمھارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق دار ہیں کہ وہ اس کو راضی کریں اگر وہ مومن ہیں ۰ کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا یہ بہت بڑی رسوائی ہے ۰ منافقین ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کو ان کے دلوں کے بھیدوں سے آگاہ کردے کہو کہ تم مذاق اڑا والو اللہ یقیناً اس کو ظاہر کردیگا جس سے تم ڈرتے ہو اور اگر تم ان سے پوچھو تو وہ کہیں گے کہ ہم تو ہنسی اور دل لگی کررہے تھے کہو کیا تم اللہ سے اور اس کی آیات سے اور اس کے رسول سے ہنسی دل لگی کررہے تھے ۰ بہانے مت بناؤ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کردیں تو دوسرے گروہ کو تو ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ۰

تشریح: منافقین نے جھوٹے عذر بنا کر جنگ میں عدم شرکت کی اجازت لے لی اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ خدا آپ کو معاف کرے آپ نے انہیں فوراً کیوں اجازت دے دی اور اس وقت تک توقف کیوں نہ کیا جب تک کہ آپ کو سچوں اور جھوٹوں میں امتیاز ہو جائے اور آپ پر وہ لوگ ظاہر ہو جائیں جنہوں نے سچ کہا اور وہ فی الحقیقت معذور تھے اور آپ جھوٹ بولنے والوں کو جان لیں آئندہ احتیاط سے کام لینا چاہئے ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ جو لوگ حقیقتاً خدا اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں اور اس لئے خدا کے احکام کو واجب التعمیل سمجھتے ہیں اور مؤاخذہ اخروی سے ڈرتے ہیں وہ آپ سے رخصت طلب نہ کریں گے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں اور خدا متقین کو خوب جانتا ہے۔

آپ سے صرف وہی لوگ رخصت مانگتے ہیں جو خدا پر اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جن کے دلوں میں شک ہے۔ ہم بتلا چکے ہیں کہ یہ لوگ جو عذر کریں گے بالکل جھوٹ ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ اگر ان کو فی الحقیقت جانا منظور ہوتا تو اس کا پہلے سے تیاری کرتے مگر انہوں نے اس کی پہلے سے کوئی تیاری نہیں کی جس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے ان کے نفاق کی وجہ سے ان کی آمادگی کو پسند نہیں کیا اور کہہ دیا کہ بیٹھنے والے معذور لوگوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو۔

کیونکہ اگر یہ لوگ تم میں شامل ہو کر نکلتے تو علاوہ خرابی کے اور کچھ نہ بڑھاتے اور تمہارے درمیان یوں دوڑتے پھرتے کہ جہاں سے بھی ملے تمہیں شر وشوند کرا دیں اور جس طرح بھی ممکن ہو تمہیں شر میں مبتلا کریں اور تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے بھولے پن اور حسن ظن سے ان کی باتیں سننے والے اور ان کو سچ ماننے والے ہیں اور ایسی حالت میں ان کے منتر کا چل جانا بھی بعید نہ تھا ان وجوہ سے مناسب یہی تھا کہ ان کو شریک نہ کیا جائے لہٰذا ایسا کیا گیا اور اللہ رب العزت ظالموں کو خوب جانتے ہیں اس لئے وہ ان کے متعلق جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے کہ وہ تمہارے کام بگاڑنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

اوران ہی میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے تو رخصت ہی دے دی جائے اور جنگ میں شریک کر کے مجھے خرابی میں نہ ڈالئے کیونکہ مجھے رومیوں کی حسین عورتیں دیکھ کر صبر نہ ہو سکے گا اور ممکن ہے کہ میں کسی بلا میں پھنس جاؤں۔ ہاں میرے بدلے آپ مجھ سے روپیہ لے لیجئے سو خوب سن لو کہ یہ لوگ اس کہنے ہی سے بلا میں پھنس گئے کیونکہ ان کا عذر محض دھوکہ ہے اور حقیقت یہی ہے کہ اس کا منشا محض نفاق ہے۔ ایک فتنہ تو یہ ہے اور دوسرا فتنہ یہ کہ جہنم ان کافروں کو گھیرے میں لے ہوئے ہے اور وہ اس سے نہیں بچ سکتے پس یہ ایک چھوٹے فتنہ سے بچنے کے لئے دو حقیقی فتنوں میں مبتلا ہو گئے ایک فتنہ کفر دوسرا فتنہ عذاب دوزخ یہ لوگ آپ کے سامنے اپنا اخلاص جتاتے ہیں مگر ان کی حالت یہ ہے کہ اگر آپ کو اس جنگ میں کوئی اچھی حالت لاحق ہو گی مثلاً آپ کو فتح ہو تو وہ انہیں ناگوار ہو گی اور اگر کوئی تکلیف پہنچے گی مثلاً یہ کہ لڑائی میں شکست ہو جائے تو کہیں گے اسی لئے ہم نے پہلے ہی اپنا انتظام کر لیا تھا اگر ہم ان کے ساتھ ہوتے تو ہم پر بھی مصیبت آتی اور یہ خیال کر کے وہ خوش خوش لوٹ جائیں گے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہماری تکلیف سے کیا خوش ہوتے ہو ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو خدا نے ہمارے مصالح پر نظر کر کے ہمارے لئے لکھ دی ہے کیونکہ وہ ہمارے آقا ہیں اور ہماری مصلحتوں کا خیال رکھتے ہیں انہوں نے اسی میں ہماری بہتری سمجھی اسی لئے انہوں نے ہم پر مصیبت ڈالی پس اس میں تمہاری خوشی کی کیا بات ہے الغرض ان کو یہ جواب دینا چاہئے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور عارضی تکالیف سے متاثر نہ ہوں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جب اچھائی میں بھی ہمارا بھلا ہے اور تکلیف میں بھی تو تم ہمارے متعلق اس انتظار میں ہو کہ دیکھیں انہیں فتح ہوتی ہے یا شکست دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے منتظر ہو اور ہم تمہارے متعلق اس کے منتظر ہیں کہ خدا تمہیں اپنے پاس سے سزا دے یا ہمارے ہاتھوں سے پس تم بھی منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔

اور وہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم سے روپیہ لے لیجئے تو آپ اس کے جواب میں فرما دیجئے کہ خواہ تم خوشی سے روپیہ دو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے خواہ دباؤ سے جیسا کہ واقعہ ہے تم سے نہ لیا جائے گا کیونکہ تم نافرمانی پیشہ ہو اور تمہارا کام ہی خدا اور رسول کی مخالفت ہے اور ان سے جو روپیہ نہیں لیا جاتا۔ انہوں نے خدا اور رسول کے نہ ماننے پر اصرار کیا اور وہ نماز میں بھی نہیں آتے مگر سست ہو کر اور نہ وہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں مگر ناپسند کرتے ہوں، جبکہ ان کے اعتقاد اور عمل کی یہ حالت ہے تو ہمیں ان کے مالوں کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنے گھر رکھیں۔ آپ کو ان کی یہ حالت سن کر طبعی طور پر خیال ہو سکتا ہے کہ ایسے کافروں پر اللہ رب العزت نے یہ انعامات کیوں کئے ہیں ان کو اس قدر مال دیا اور اتنی اولاد دی سو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ آپ ان کے مالوں سے ان کی اولاد سے تعجب نہ کیجئے یہ انعامات نہیں ہیں بلکہ اللہ رب العزت کو یہ منظور ہے کہ وہ ان کو ان پریشانیوں میں پھنسا کر دنیاوی زندگی ہی میں سزا دے اور جس کو یہ اپنا مطلوب بنائے ہوئے ہیں اس میں بھی ان کو راحت نصیب نہ ہو اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی محبت وغیرہ میں گرفتار ہو کر ان کی جان اسی حالت میں نکلے کہ وہ کافر ہوں پس یہ نعمت نہیں ہے بلکہ عذاب ہے۔

الغرض ایک ان کا یہ جھوٹ تھا۔ دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ یہ لوگ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں وہ یقیناً تمہارے گروہ میں سے ہیں اور دل سے مومن ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ وہ تمہاری جماعت میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو تم سے اپنی جانوں اور مالوں کے متعلق خوف رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے کفر کا اعلان کیا تو ہمارے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جائے گا جو اوروں کے ساتھ کیا جاتا

Marfat.com

ہے اس لئے وہ اپنے کفر کو چھپاتے ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ اگر ان کو کوئی جائے پناہ یا غار یا کوئی گھسنے کی جگہ مل جائے جہاں وہ تمہاری طرف سے مطمئن ہو جاویں تو وہ منہ اٹھا کر اس کی طرف کو یوں چلدیں کہ رو کے نہ رکیں اور تمہاری طرف مڑ کر بھی نہ دیکھیں پھر وہ تم میں سے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

اور کچھ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تقسیم صدقات میں آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اب اگر انہیں ان میں سے ان کی حسب منشا دیدیا جائے تب تو خوش ہیں اور اگر انہیں ان میں سے ان کے حسب منشاء نہ دیا جائے تو فوراً ناخوش ہو جاتے ہیں یہ حرکت ان کی نہایت نازیبا اور ان کے لئے سخت مضر ہے اور اگر یہ لوگ بجائے خفا ہونے کے جو کچھ اللہ اور رسول نے ان کو دیا تھا اس کو پسند کرتے اور کہتے کہ ہمیں مال مطلوب نہیں ہمیں تو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ہمیں جو مال کی ضرورت ہے تو اس کے متعلق ہمیں اطمینان ہے کہ خدا اپنی مہربانی سے اور اس کا رسول اس کے حکم سے ہمیں ضرور دیں گے ہم تو خدا ہی سے رغبت رکھتے ہیں ہمیں مال سے رغبت نہیں تو اس میں ان کا کس قدر فائدہ تھا مگر یہ محرومین ایسا کیوں کرتے ہیں ان کی قسمت میں تو محرومی تھی ہم بتلاتے ہیں کہ ان کا تقسیم صدقات پر نکتہ چینی کرنا محض بے معنی ہے۔

صدقات صرف فقیروں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کی وصولی کرنے کا کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جن کی تالیف قلوب کی جائے تا کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور غلاموں کی گردنیں چھڑانے میں اور جہاد میں خرچ کے لئے اور حاجت مند مسافر کے لئے ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لئے جو اعتراض کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی بحیثیت خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں نہ کہ خود رسول کی رائے سے پھر ان پر کیا اعتراض ہے اور یہ شبہ کہ خدا نے ان کو کیوں مخصوص کیا اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور نہایت حکمت والا ہے لہٰذا اس نے اپنے علم و حکمت کی بنا پر ان کو مخصوص کیا۔

اور کچھ ان میں ایسے ہیں جو نبی کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں کسی بات کو سمجھنے کی قابلیت نہیں وہ تو سراسر کان ہیں جو ان سے کہہ دو وہ اسے مان لیتے ہیں۔ آپ ان نادانوں سے کہہ دیجئے کہ وہ کان ضرور ہیں مگر ان ہی باتوں کے کان ہیں جو تمہارے لئے بھی بہتر ہیں چنانچہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس لئے وہ اس کی باتیں مان لیتے ہیں اور مسلمانوں سے حسن ظن رکھتے ہیں اس لئے مسلمانوں کی تصدیق کرتے ہیں اور یہ دونوں باتیں اچھی ہیں جو کہ تم میں بھی ہونی چاہیں پھر برائی کیا ہوئی۔ اور یہ واضح ہو کہ جو لوگ خدا کے رسول کو تکلیف پہنچائیں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے پس تم اس ایذا رسانی سے باز آؤ۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تم میں سے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی قسمیں اس لئے کھاتے ہیں کہ تمہیں خوش رکھیں مگر یہ ان کی غلطی ہے اللہ اور اس کا رسول اس کے تم سے زیادہ مستحق ہیں یہ انہیں رضامند کریں اگر یہ مومن ہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ بجائے رضامند کرنے کے کفر کا ارتکاب کر کے اور رسول کو تکلیف پہنچا کر انہیں ناراض کرتے ہیں جو کہ نہایت نازیبا بات ہے۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی خدا اور رسول سے دشمنی کرے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اگر نہیں جانتے تو جاننا چاہئے اور اگر جانتے ہیں تو اس سے بچنے کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔ یہ منافقین دین الٰہی کے ساتھ تمسخر بھی کرتے اور اس کے ساتھ ہی اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ مبادا ان مسلمانوں پر کوئی

Marfat.com

سورت نازل ہو جائے۔ جو ان کو ان کے دل کی باتوں کفر و نفاق وغیرہ پر مطلع کر دے۔ اے رسول آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم تمسخر کئے جاؤ اللہ اس کو ظاہر کرنے والا ہے جس کا تم کو ڈر ہے اور ایسی وحی بھیجنے والا ہے جو تمہارے اسرار کو فاش کرے گی۔

اور اگر آپ ان سے باز پرس کریں گے کہ یہ تمہاری نامعقول حرکت تھی کہ تم دین کے ساتھ مذاق کرتے تھے تو جواب میں کہیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے تھے تمسخر تو ہم نے نہیں کیا مگر یہ جواب ان کا غلط ہے آپ ان کو ڈانٹیے اور کہئے کہ کیا تم خدا کے ساتھ اور اس کی آیات کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تمسخر کرتے تھے پس تم بھی کافر ہو گئے۔ اے مسلمانو! تم کو ان لوگوں سے دوستی کا تعلق نہ رکھنا چاہیے۔

اور نہ ہی ان سے کسی قسم کی قرابت داری کا اظہار کرنا چاہیے یاد رکھیں جو اللہ اسکے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا مذاق اڑاتے ہیں غیر معقول باتیں انکے متعلق کرتے ہیں ایسے لوگ نہ صرف کافر ہیں بلکہ لعنتی ہیں ان سے بچنا چاہیے اور حتی المقدور کوشش کر کے انکا مقابلہ کرنا بھی کامیابی کی علامت ہے۔ اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

7/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 97

سورۃ توبہ آیت نمبر 67 تا 80 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ
فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

Marfat.com

وَعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا
نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ
يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا

Marfat.com

مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٧٥
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧٦
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝٧٧ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ۝٧٨ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٩ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی طرح کے ہیں وہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں انھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ہے بیشک منافقین بہت نافرمان ہیں ہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی ان کے لئے بس ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے ہ جس طرح تم سے اگلے لوگ وہ تم سے زور میں زیادہ تھے اور مال و اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا اور تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جیسا کہ تمھارے اگلوں نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا تھا اور تم نے بھی وہی بحثیں کیں جیسی بحثیں انھوں نے کی تھیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ گھاٹے میں پڑنے والے ہیں ہ کیا انھیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے

Marfat.com

پہلے گزرے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور الٹی ہوئی بستیوں کی ان کے پاس ان کے رسول دلیلوں کے ساتھ آئے تو ایسا نہ تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ٥ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے باغوں کا کہ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وعدہ ہے ستھرے مکانوں کا ہمیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا مندی جو سب سے بڑھ کر ہے یہی بڑی کامیابی ہے ٥ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سخت بن جاؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ٥ وہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا حالانکہ انھوں نے کفر کی بات کہی اور وہ اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور انھوں نے وہ چاہا جو انھیں حاصل نہ ہو سکی اور یہ صرف اس کا بدلہ تھا کہ ان کو اللہ اور رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا اگر وہ توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور اگر وہ اعراض کریں تو خدا ان کو دردناک عذاب دے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور زمین میں نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ مددگار ٥ اور ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر اس نے ہمیں اپنے فضل سے عطا کیا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور ہم صالح بن کر رہیں گے ٥ پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا تو وہ بخل کرنے لگے اور برگشتہ ہو کر منہ پھیر لیا پس اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق بٹھا دیا اس دن تک کے لئے جب کہ وہ اس سے ملیں گے اس سبب سے کہ انھوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور اس سبب سے کہ وہ جھوٹ بولتے رہے ٥ کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے راز اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور اللہ تمام چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے وہ لوگ جو طعن مذاق اڑاتے ہیں اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ تم ان کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو اگر تم ستر مرتبہ انھیں معاف کرنے کی درخواست کرو گے تو اللہ ان کو معاف کرنے والا نہیں یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھاتا ٥

تشریح: یہ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں کیونکہ وہ سب کے سب بری باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں الغرض یہ لوگ خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ جس پر خدا نے ان کو بھلا دیا ہے اور ان کی فلاح و بہبودی سے بے پرواہ ہو گیا ہے۔ حاصل یہ کہ یہ منافقین سراسر نافرمان ہیں۔

خدا نے منافق مردوں اور عورتوں اور کھلم کھلا کفر کرنے والوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اے منافقو! تم کو یوں ہی سزا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کو۔ کیونکہ وہ تم سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور اموال واولاد میں بڑھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے حصہ مال واولاد میں سے خوب فائدہ اٹھایا اور لغویات میں خوب منہمک رہے۔ پس جس طرح تم سے پہلے ان لوگوں نے اپنے اس حصے سے فائدہ اٹھایا یوں ہی تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا اور جس طرح وہ لغویات میں رہے یوں ہی تم بھی منہمک رہے لہٰذا جو انجام ان کا ہوا وہی تمہارا ہوگا۔ الغرض یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال حسنہ دنیا میں بھی اکارت ہوئے کہ وہ ان کو تباہی و بربادی سے نہ بچا سکے اور آخرت میں بھی کہ وہاں انہیں ان کا

Marfat.com

کوئی ثمرہ نہ ملے گا اور وہ عذاب ابدی میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ پورے نقصان میں ہیں۔

یہ لوگ جو اس قدر اصرار کے ساتھ کفر کر رہے ہیں تو کیا انہیں اپنے سے پہلے لوگوں قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیم کی اور مدین والوں کی اور الٹی ہوئی بستیوں والوں کی خبر نہیں پہنچی، جن کے پاس اس کے رسول صاف صاف اور کھلی کھلی باتیں لے کر آئے تھے جن کو انہوں نے نہ مانا تو ان لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ ان باتوں کے پیش نظر ہونے کے بعد بھی یہ لوگ حرکتیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تم کو منافقین سے تعلق نہ رکھنا چاہئے کیونکہ منافق مرد اور عورتیں باہم متجانس ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ تم کو صرف مسلمانوں سے تعلق رکھنا چاہئے کیونکہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اس لئے کہ یہ لوگ متحد المشرب ہیں چنانچہ وہ سب اچھی باتوں کی ہدایت کرتے اور بری باتوں سے روکتے اور ٹھیک ٹھیک نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہر کام میں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اس لئے یہ لوگ وہ ہیں جن پر خدا رحمت کرے گا کیونکہ خدا ہر چیز پر قابو پانے اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان باغات کا وعدہ کرتا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وعدہ بھی یوں نہیں کہ عارضی طور پر ان کو ان میں رکھ دے بلکہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور شرف باغات ہی کا نہیں بلکہ ان میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں عمدہ مکانات کا بھی وعدہ کرتا ہے جس میں جملہ سامان ہوگا اور خدا کی خوشنودی جو ان کو حاصل ہوگی وہ ان سب سے بڑی ہے الحاصل یہ بڑی کامیابی ہے جو ان لوگوں کو حاصل ہوگی اور اس قابل ہے کہ لوگ اسے حاصل کریں یہ حکم تو عامۃ المسلمین کو تھا کہ وہ صرف مسلمانوں سے تعلق رکھیں کیونکہ وہ ان کے ہم جنس ہیں اور کفار سے واسطہ نہ رکھیں کیونکہ وہ ان کے ہم جنس نہیں ہیں اب رسول کو حکم دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جب یہ ثابت ہوا کہ وہ مسلمانوں کی جنس سے نہیں ہیں بلکہ کفار کی جنس ہیں تو اے نبی آپ کو اجازت ہے کہ آپ کفار اور منافقین سب سے جہاد کریں اور اب ان کا حکم مسلمانوں جیسا نہیں رہا یہ حکم انہی سے متعلق ہے جن کا نفاق قطعی طور پر معلوم ہوا اور اب ان سے نرمی برتنے کی بھی ضرورت نہیں اس لئے آپ کو یہ اجازت ہے کہ ان پر سختی کریں یہ حکم تو ان کا دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بری جائے بازگشت ہے خدا محفوظ رکھے۔

یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کہی جو آپ تک پہنچائی گئی ہے حالانکہ یقیناً انہوں نے کفر کی بات کی ہے اور یہ لوگ اپنے زبانی اسلام کے بعد زبانی بھی کافر ہو گئے اور انہوں نے ایک ایسی بات کا ارادہ کیا جو ان کو حاصل نہ ہوئی اور خدا اور رسول نے ان کے ساتھ کوئی ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کا بدلہ وہ ان ناشائستہ حرکات سے دیں بجز اس کے کہ اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے اس کے حکم سے ان کو مال غنیمت اور صدقات دے کر مالدار بنا دیا تو ان کو چاہئے کہ وہ ان نازیبا اور احسان فراموش باتوں سے توبہ کریں اب اگر اس سے توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ توبہ سے پیٹھ پھیریں تو ان کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سخت عذاب دے گا اور روئے زمین میں ان کا نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار جو ان کو اس عذاب سے بچادے۔

اور کچھ ان میں ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنی مہربانی میں سے حصہ دیدے اور ہم کو بھی مالدار کر دے تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم واقعی نیک ہو جائیں گے پس جبکہ اللہ رب العزت نے ان کو اپنی مہربانی میں سے حصہ دیدیا

Marfat.com

اوران کو مالدار کر دیا تو انہوں نے اس کے خرچ کرنے میں بخل کیا اور منہ موڑ کر پیٹھ پھیر کر چلدیئے اب اللہ رب العزت نے ان کو یہ سزا دی کہ اس کے نتیجے کے طور پر ان کے دلوں میں اس روز تک نفاق ڈال دیا جس روز کہ وہ مر کر اس سے ملیں گے اس لئے کہ انہوں نے اس وعدے کو پورا نہیں کیا جو کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور وہ جھوٹ بولتے رہتے ہیں کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کے بھید اور ان کی مخفی سرگوشیوں کو جانتے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ مغیبات کو بخوبی جانتے ہیں۔

خیر یہ لوگ خود تو کیا خیرات کرتے یہ تو یہ غضب کرتے ہیں کہ غریب مسلمان جو حسب المقدور جہاد میں خرچ کرتے ہیں ان پر نکتہ چینی کرتے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں لہٰذا کہا جاتا ہے کہ جو لوگ ان مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو بخوشی خیرات کرتے ہیں اور جن کے پاس بجز اپنی محنت مشقت کے کچھ ہے ہی نہیں اور اس طرح ان سے تمسخر کرتے ہیں خدا ان سے تمسخر کرتا ہے یعنی جس طرح وہ ان کے صدقہ کی تحقیر کر کے صدقہ کرنے والوں کی تحقیر کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کے اس ناشائستہ فعل کی بنا پر ان لوگوں کی تحقیر کرتا ہے یہ تو تحقیر کا بدلہ ہے اور کفر کے عوض میں ان کو سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ یہ باتیں جو وہ عناداً کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناپسند ہیں اور ان سے اس قدر ناراض ہیں کہ فرماتے ہیں۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہ آپ ان کے لئے معافی چاہیں یا ان کے لئے معافی نہ چاہیں آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے معافی چاہیں گے تو بھی خدا انہیں معاف نہ کرے گا اس لئے کہ انہوں نے خدا کو اور اس کے رسول کو نہیں مانا اور ہمارا قانون ہے کہ ہم کافروں کو معافی نہیں دیتے۔

مطالب یہ ہے کہ آپ بہت رحیم ہیں اور آپ بار باران کے لیے معافی چاہیں گے لہذا اللہ رب العزت نے طے کرلیا ہے کہ انہیں ہرگز معافی نہیں دی جائے گی کیونکہ انہوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کی ایمان نہیں لائے تو کیا ایسے لوگوں کو پھر بھی معاف کر دیا جائے یہ کیسے ممکن ہے اللہ رب العزت ہمیں ایمان کی حالت میں رکھے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 98

سورۂ توبہ آیت نمبر 81 تا 99 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا
كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى
طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا
مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ
بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى
اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ
وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

Marfat.com

أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ اٰمِنُوا بِاللّٰهِ
وَجٰهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا
ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقٰعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُولُ
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ جٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ؕ وَأُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ؕ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ
لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ؕ سَيُصِيبُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا
نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ
لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى
الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ
وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

Marfat.com

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا
لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا
انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ
رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ
أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾
وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ
لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پیچھے رہ جانے والے لوگ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھ رہنے پر بہت خوش ہوئے اور ان کو گراں گزرا کہ وہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور انھوں نے کہا کہ گرمی میں نہ نکلو کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے کاش انھیں سمجھ ہوتی ۰

Marfat.com

پس وہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ اس کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے ○ پس اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لائے اور وہ تم سے جہاد کے لئے نکلنے کی اجازت مانگیں تو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ کبھی نہیں چلو گے اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے تم نے پہلی بار بھی بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا پس پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر تم کبھی نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو بیشک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ نافرمان تھے ○ اور ان کے مال اور ان کی اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ ان ذریعہ سے ان کو دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ منکر ہوں ○ اور جب کوئی سورۃ اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو چھوڑ دیجئے کہ ہم یہاں ٹھہرانے والوں کے ساتھ رہ جائیں ○ انھوں نے اس کو پسند کیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی پس وہ کچھ نہیں سمجھتے ○ لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں انھوں نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا اور انھیں کے لئے ہیں خوبیاں اور وہی فلاح پانے والے ہیں ○ ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ○ بدوی عربوں میں سے بھی بہانہ کرنے والے آئے کہ انھیں اجازت مل جائے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولے وہ بیٹھ رہے ان میں سے جنھوں نے انکار کیا ان کو ایک دردناک عذاب پکڑے گا ○ کوئی گناہ کمزوروں پر نہیں ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جو خرچ کرنے کو کچھ نہیں پاتے جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیر خواہی کریں گے نیک کاروں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے کہ جب تمہارے پاس آئے کہ ان کو تم سواری دو تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تم کو اس پر سوار کر دوں تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس غم میں کہ انھیں کچھ میسر نہیں جو وہ خرچ کریں ○ الزام تو بس ان لوگوں پر ہے جو تم سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ وہ مالدار ہیں وہ اس پر راضی ہو گئے کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ نہیں جانتے ○ تم جب ان کی طرف پلٹو گے تو وہ تمھارے سامنے معذرت پیش کریں گے کہہ دو کہ بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمھاری بات نہ مانیں گے بے شک اللہ نے ہمیں تمھارے حالات بتا دئے ہیں اب اللہ اور رسول تمھارے عمل کو دیکھیں گے پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے کا جاننے والا ہے وہ تمہیں بتا دیگا جو کچھ تم کر رہے تھے ○ یہ لوگ تمھاری واپسی پر تمھارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر کرو بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ میں اس کے جو وہ کرتے رہے ○ وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ نافرمان لوگوں سے راضی ہونے والا نہیں ○ دیہات والے کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی لائق ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول پر جو کچھ اتارا ہے اس کے حدود سے بے خبر رہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور دیہاتیوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کو ایک تاوان سمجھتے ہیں اور تمھارے لیے زمانہ کی گردشوں کے منتظر ہیں بری گردش خود انھیں پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور دیہاتیوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور دن آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور خرچ کئے ہوئے مال کو اللہ کے قرب اور نبی کی دعائیں لینے کا ذریعہ بناتے ہیں ہاں بے شک وہ ان کے لئے قرب کا ذریعہ ہیں اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کریگا یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

Marfat.com

تشریح: یہ لوگ جن کو پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے اور جہاد میں ساتھ نہیں لے جایا گیا رسول کی مخالفت کر کے گھر بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور اس کو انہوں نے ناپسند کیا کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کریں اور آپس میں کہا کہ بلا کی گرمی پڑ رہی ہے اس گرمی میں مت جاؤ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے نادانو اس گرمی سے کیا بچتے ہو دوزخ کی آگ اس سے بہت گرم ہے اس سے بچو کاش وہ بات سمجھتے اور دونوں گرمیوں کو موازنہ کر کے تھوڑی گرمی سے بچنے کے لئے اس سے کہیں زیادہ گرمی کو اختیار نہ کرتے۔ خیر یہ لوگ اس بیٹھ رہنے سے خوش ہیں اور اس خوشی سے ہنستے ہیں۔ پس ہم ان سے کہتے ہیں کہ وہ تھوڑا سا ہنس لیں اور ان گناہوں کے سبب جو وہ کرتے ہیں آخر میں بہت سا روئیں ہمارا کچھ حرج نہیں۔

خیر جب ان کی یہ حالت ہے تو اب اگر خدا تمہیں ان میں سے کسی جماعت کی طرف صحیح سلامت اس جہاد سے واپس لائے اور یہ تم سے کبھی جہاد کے لئے جانے کی اجازت لیں تو آپ صاف کہہ دیجئے کہ اب نہ کبھی تم میرے ساتھ جا سکتے ہو اور نہ میرے ساتھ دشمنوں سے لڑ سکتے ہو تم پہلی مرتبہ بیٹھ رہنے سے خوش تھے تو اب دوسرے بیٹھنے والے معذور لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

چونکہ ان کا حکم مسلمانوں کا نہیں رہا اس لئے ان میں سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نماز تو درکنار ان کی قبر کے پاس بھی نہ کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانا اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ کامل نافرمان تھے۔

آپ ان کے مالوں سے اور ان کی اولادوں سے تعجب نہ کریں کیونکہ یہ ان کے حق میں انعام نہیں ہیں بلکہ خدا چاہتا ہے کہ وہ ان کو پریشانیوں میں مبتلا کر کے دنیا ہی میں سزا دے اور وہ زندگی جو ان کو نہایت مرغوب ہے اس کو بھی ان کے لئے مکدر کر دے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ ان چیزوں میں پھنس کر ان کی جان ایسی حالت میں نکلے کہ وہ کافر ہوں لہٰذا یہ نعمت نہیں ہے بلکہ نقمت ہے۔

اور جب قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا ہے کہ تم خدا کو اس کے رسول کو مانو اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان منافقین میں سے ذی مقدور اشخاص آپ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہمیں تو ان کے ساتھ رہنے دیجئے جو معذوری کی وجہ سے جہاد سے بیٹھ رہے ہیں غضب کی بات ہے کہ یہ لوگ اس پر رضا مند ہو گئے کہ وہ زنانہ بن کر جہاد میں نہ شریک ہو سکنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں اور گو یہ بات نہایت شرمناک ہے مگر ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے لہٰذا وہ نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ جو مسلمان ہیں اپنے مالوں سے بھی جہاد کرتے ہیں اور اپنی جانوں سے بھی اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت سی بھلائیاں ہیں اور جو پورے کامیاب ہیں خدا نے ان کے لئے وہ باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یوں تیار کر رکھی ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑی کامیابی ہے اور لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور نہایت محروم ہیں وہ لوگ جو اس کو حاصل نہیں کرتے۔ خیر یہ تو یہود مدینہ کی حالت تھی۔

دیہاتیوں کی حالت یہ ہے کہ ان دیہاتیوں میں جو بہانہ باز تھے وہ تو اس غرض سے آئے کہ ان کو ان کی مصنوعی عذر کی بنا پر اجازت دیدی جائے کہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے دعویٰ ایمان میں سراسر جھوٹ بولا وہ بالکل ہی بیٹھ رہے اور جھوٹے عذروں کا پردہ بھی نہ رکھا خیر کچھ مضائقہ نہیں ان میں سے جو لوگ توبہ کر لیں گو وہ بچ جائیں گے مگر جو لوگ کفر پر مصر رہیں ان کو سخت تکلیف دہ عذاب پہنچے گا۔

نہ تو کمزور پر تنگی ہے جیسے عورتیں یا بہت بوڑھے اور نہ بیماروں پر جیسے اندھے لنگڑے وغیرہ اور نہ ان پر جن کے پاس خدا کی راہ

Marfat.com

میں خرچ کرنے کو کچھ نہیں مگر یہ اسی وقت ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے دل سے خیر خواہ ہوں کیونکہ یہ لوگ نیکو کار ہیں اور نیکو کاروں پر مؤاخذہ کی کوئی راہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے اس لئے ان پر رحم کر کے ان کی عدم شرکت کو ان کے عذر کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔

اور ان لوگوں پر کوئی تنگی نہیں جن کی حالت یہ ہے کہ جس وقت وہ آپ کے پاس اس غرض سے آئیں کہ آپ ان کو سواری دیں اس وقت آپ ان سے کہہ دیں کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں جو میں تمہیں دوں تو وہ ایسی حالت میں واپس ہوں کہ ان کی آنکھوں سے غم سے آنسو بہتے ہوں کہ ان کے پاس خدا کی راہ میں خرچ کرنے کو کچھ نہیں ہے اس لئے وہ اس خدمت سے محروم ہیں۔

مؤاخذہ ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہو کر آپ سے بیٹھ رہنے کی اجازت چاہتے ہیں غضب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے زنانہ پن سے اس پر راضی ہو گئے کہ وہ بیٹھ رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں اور اگرچہ بات نہایت شرمناک ہے مگر ان کے دلوں پر ان کے عناد کی وجہ سے مہر کر دی گئی ہے اس لئے وہ نہیں جانتے کہ یہ غیرت کی بات ہے کہ مرد ہو کر زنانہ بن جائیں۔

خیر جب آپ ان کی طرف لوٹیں گے تو یہ منافقین آپ سے باتیں بنائیں گے کہ ہم کو سخت افسوس ہے کہ ہم اس خدمت سے محروم رہے مگر کیا کریں مجبوریاں ہی ایسی پیش آ گئیں جن کی وجہ ہم شرکت نہ کر سکے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ بس باتیں نہ بناؤ ہم تمہاری بات نہیں مان سکتے ہمیں خدا نے تمہارے واقعی حالات بتلا دیئے ہیں لہٰذا گذشتہ کے متعلق تو عذر بیکار ہے ہاں ابھی کچھ دنوں تک خدا اور اس کے رسول تمہارا کام اور دیکھیں گے اس عرصہ میں اگر تم اپنے اعمال درست کر لو تو بہتر ہے اس کے بعد تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو تمام حاضر و غائب چیزوں کا جاننے والا ہے اور وہ تمہارے تمام کام تم کو بتلا دے گا جو تم کرتے رہے ہو پھر جیسے تمہارے اعمال ہونگے اسی کے موافق بدلہ دیا جائے گا اب تم سوچ لو کہ ایسی حالت میں تمہیں کیسے کام کرنے چاہئیں۔

خیر جب تم ان کی طرف لوٹو گے تو یہ لوگ تم سے قسمیں کھا دیں گے کہ وہ درحقیقت معذور تھے تاکہ تم ان سے برائی سے پیش نہ آؤ، سو تم ان کا یہ مقصد پورا کر دینا اور ان سے برائی سے پیش نہ آنا کیونکہ وہ سراسر پلید ہیں اور ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کو تنبیہ اور تادیب کی جائے اور سزا کے لئے یہ ہے کہ ان کے گناہوں کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہاں دفع شر کے لئے آپ کو ان پر جہاد کی اجازت دے چکے ہیں مگر اس وقت اس کی ضرورت نہیں ہے تو وہ اس غرض سے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے خوش ہو جاؤ اور اس خوش کرنے سے مقصود وہی ہے کہ تم ان سے برائی سے پیش نہ آؤ سو اگر تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ اور وہ تمہارے ضرر سے محفوظ بھی ہو جائیں تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا اس لئے اس کی سزا باقی رہے گی پھر انہیں خوش کرنے سے کیا فائدہ ہوا پس اگر وہ مضرت سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا طریق یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کریں اور نافرمانی چھوڑیں۔

ان میں دیہاتی منافقین بہ نسبت اوروں کے کفر اور نفاق میں بہت بڑھے ہوئے اور وہ ان احکام کی حدود سے ناواقف ہیں جن کو خدا نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں کیونکہ دوسرے لوگوں کے کانوں میں حق کی آواز تو پہنچتی ہے جس سے ان کا کفر و نفاق اور جہل اگر زائل نہیں ہوتا تو نسبتاً کمزور ضرور ہو جاتا ہے اور ان کے کانوں میں تو پورے طور پر حق کی آواز بھی نہیں پہنچتی اس لئے وہ اپنے موروثی جہالت اور اکھڑپن پر قائم ہیں اور چونکہ دوسرے لوگوں کے کفر و جہل میں ان لوگوں کے کفر و جہل میں نسبتاً فرق ہے اس لئے دونوں کے دعوے ایمان کے ظاہرداری میں بھی فرق لازم ہے کیونکہ دوسروں کی ظاہرداری میں نسبتاً ایمان کی جھلک ہوگی

Marfat.com

اوران کی ظاہری میں وہ جھلک نہ ہوگی پس ان کا نفاق خالص نفاق ہوگا اوران کا نفاق ایمان کا اثر لئے ہوئے اس لئے ان کا نفاق اوروں سے زیادہ ہوگا الغرض ان کی یہ حالت ہے کہ وہ کفرونفاق اور جہل میں بڑھے ہوئے ہیں اوراللہ رب العزت کی شان یہ ہے کہ وہ نہایت جاننے والے اور بڑے حکمت والے ہیں وہ ان کے کفرونفاق سے واقف ہیں اوران کو واجبی سزادینے والے ہیں

ان دیہاتیوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جوان مالوں کو جو وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تاوان قرار دیتے ہیں اور تمہارے متعلق ہردم گردشوں کے منتظر رہتے ہیں۔ان پر ہی بری گردش پڑے۔اللہ بہت سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اوراس لئے وہ ان کی باتوں کو سنتا اوران کے خیالات وافعال کو جانتا ہے اورانہیں اس کی سزادے گا۔اور برخلاف ان کے دیہاتیوں ہی میں سے کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کو خدا کے نزدیک تقرب کا اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ قرار دیتے ہیں یہ لوگ خوب سن لیں کہ ان کا یہ قرار دینا بالکل صحیح ہے اور واقعی وہ ان کے لئے موجب تقریب ہیں چنانچہ ان کی بدولت اللہ رب العزت انہیں اپنی خاص رحمت میں داخل کرے گا اور ان کی لغزشیں جو بمقتضائے بشریت ان سے ہوجاتی ہیں معاف کرے گا کیونکہ یقیناً اللہ رب العزت بڑے بخشنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ جرمانہ نہیں اور نہ ہی اس سے مال میں نقصان ہوتا ہے بلکہ یہ تو ایسی تجارت ہے جس سے مال بڑھتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اگرچہ وسواس یا خدشات ایسے ہی ہوتے ہیں کہ مال کم ہوجائے گا گھاٹے میں چلے جاؤ گے۔یہ سب باتیں شیطانی خیالات پر مبنی ہیں۔اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 99

سورۂ توبہ آیت نمبر 100 تا 118 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (100)
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۛ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ (101) وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (102) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ
لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (103) اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

Marfat.com

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾
وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ
اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى
مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ

Marfat.com

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ
اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾
لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ
الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ
اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور مہاجرین وانصار ہیں جو لوگ سابق اور مقدم ہیں اور جنھوں نے خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی ہے بڑی کامیابی o اور تمھارے گردو پیش جو دیہاتی ہیں ان میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں وہ نفاق پر جم گئے ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں ہم ان کو دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ ایک عذاب عظیم کی طرف بھیجے جائیں گے o کچھ اور لوگ ہیں جنھوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کیا ہے انھوں نے ملے جلے عمل کئے تھے کچھ بھلے کچھ برے امید ہے کہ اللہ ان پر توجہ کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے o تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لو اس سے تم ان کو پاک کرو گے اور ان کا تزکیہ کرو گے اور تم ان کیلئے دعا کرو بیشک تمھاری دعا ان کے لئے وجہ تسکین ہو گی اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے o کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول کرتا ہے اور اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے o کہو کہ عمل کرو اللہ اور اس کا رسول اور اہل ایمان تمھارے عمل کو دیکھیں گے اور تم جلد اس کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو تمام کھلے اور چھپے کو جانتا ہے وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم کر رہے تھے o کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ بھی خدا کا حکم آنے تک ٹھہرا ہوا ہے یا وہ ان کو سزا دے گا یا ان کی توبہ قبول کرے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے o اور ان میں ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایک مسجد بنائی نقصان پہنچانے کے لئے اور کفر کے لئے اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اور اس لئے تاکہ کمین گاہ فراہم کریں اس شخص کے لئے جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں o تم اس عمارت میں کبھی کھڑے نہ ہونا البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر پڑی ہے وہ اس لائق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے o کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے سے ہے پھر وہ عمارت اس کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑی اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا o اور یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد بنی رہے گی بجز اس کے کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ علیم وحکیم ہے o بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کے جان اور ان کے مال کو خرید لیا ہے جنت کے بدلے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں یہ اللہ کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے پس تم خوشیاں کرو اس معاملہ پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی o وہ توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں حمد کرنے والے ہیں خدا کی راہ میں پھرنے والے ہیں رکوع کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں بھلائی کو حکم کرنے والے ہیں برائی سے روکنے والے ہیں اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور مومنوں کو خوش خبری دے دو o نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں جب کہ ان پر کھل چکا کہ یہ جہنم میں جانے والے لوگ ہیں o اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا صرف اس وعدہ کے سبب سے تھا جو اس نے اس سے کرلیا تھا پھر جب اس پر کھل گیا کہ

Marfat.com

وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا بے شک ابراہیم بڑا نرم دل اور بردبار تھا o اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا جب تک ان کو صاف صاف وہ چیزیں نہ بتا دے جن سے انھیں بچنا ہے بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے o اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں میں اور زمین میں وہ جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمھارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار o اللہ نے نبی پر اور مہاجرین وانصار پر توجہ فرمائی جنھوں نے تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو چکے تھے پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی بیشک اللہ ان پر مہربان ہے رحم کرنے والا ہے o اور ان تینوں پر بھی اس نے توجہ فرمائی جن کا معاملہ اٹھا رکھا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے بچنے کے لئے خود اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پھر اللہ نے ان کی طرف توجہ کی تاکہ وہ پلٹ آئیں بے شک اللہ مہربانی کرنے والا رحم کرنے والا ہے o

تشریح: مہاجرین وانصار میں سے جو لوگ ایمان اور ہجرت میں سابق اور مقدم ہیں اور جو لوگ ان امور میں خوبی کے ساتھ ان کے پیرو ہیں جیسے مذکورہ بالا دیہاتی اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اس سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے وہ باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یوں تیار کر رکھے ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑی کامیابی ہے جو لوگ اس سے محروم ہیں وہ سراسر ناکام ہیں لہٰذا ان کو چاہئے کہ وہ اسے حاصل کریں۔

اور جو دیہاتی تمہارے گرد پیش کے رہنے والے ہیں ان میں سے کچھ لوگ منافق ہیں اور اسی طرح اہل مدینہ میں سے بھی کچھ لوگ منافق ہیں یہ لوگ نفاق پر جمے ہوئے ہیں اور اس پر مصر ہیں آپ ان کو نہیں جانتے انہیں ہم جانتے ہیں ان لوگوں کا یہ حکم ہے کہ اللہ رب العزت انہیں دوہری سزا دے گا ایک نفس نفاق پر دوسری کمال نفاق پر یہ تو دنیا میں ہوگا اس کے بعد یہ لوگ قیامت میں بہت بڑے عذاب کی طرف بھیجے جاویں گے۔

کچھ اور لوگ ہیں جو مخلص مسلمان ہیں اور اخیر میں اس پر نادم ہو کر اپنے کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا۔ اور عہد کیا کہ ہمیں رسول کھولیں گے تو کھلیں گے ورنہ یوں ہی جان دیدیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا یہ لوگ صرف گناہ گار نہیں ہیں بلکہ انہوں نے نیک کام اور برے کام کو ملا دیا ہے اور کچھ نیک کام کئے اور کچھ برے ان کا حکم یہ ہے کہ امید ہے کہ اللہ رب العزت ان کے گناہوں کو معاف کر کے ان پر توجہ کریں گے۔ ان کو ناامید نہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ رب العزت بڑے معاف کرنے والے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں معافی کا وعدہ پا کر ان کو ستونوں سے کھول دیا۔

اس پر وہ لوگ بہ طمع معافی کچھ مال خیرات کے لئے لائے جس کے لینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا۔ اس پر آیت نازل ہوئی جس میں اس وعدہ کا ایفاء ہے آپ کو اجازت ہے کہ آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیں جس کو یہ لوگ بہ توقع معافی پیش کرتے ہیں جس سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور آپ ان کے لئے دعائے رحمت فرمایئے آپ کی دعا ان کے لئے سکون بخش ہے اور اللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے وہ ان کی معذرت اور توبہ کو سنتا اور ان کی ندامت کو جانتا ہے اس لئے آپ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انہیں اپنے گناہوں کی معافی کا اطمینان ہو جائے یہ لوگ اتنے پریشان کیوں ہیں

Marfat.com

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور ان کے صدقات کو قبول کرتا ہے اور یہ کہ وہ بڑا متوجہ ہونے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ آپ یہ احکام ان کی تسلی کے لئے ان کو سنا دیجئے اور کہہ دیجئے کہ خیر جو ہوا سو ہوا اب تم کام کرو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ مومنین تمہارا کام دیکھیں گے کہ تم خلوص کے ساتھ کام کرتے ہو یا پھر ایسی ہی حرکت کرتے ہو اس کے بعد تم کو اس کی طرف لے جایا جائے گا جو کہ جملہ پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں وہ تمام کام بتا دے گا جو تم کرتے رہے تھے پس اب جو کام کرو اس بات کو پیش نظر رکھ کر کرو ایسا نہ ہو کہ تمہیں خدا اور رسول اور مسلمانوں کے سامنے پھر شرمندہ ہونا پڑے۔

کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ خدا کے حکم تک ملتوی ہے خواہ وہ انہیں اس تخلف کی سزا دے یا ان کا قصور معاف کر کے ان پر توجہ کرے اور اللہ بہت جاننے والے اور بڑا حکمت والے ہیں اس لئے وہ خوب جانتا ہے کہ ان کے بارے میں کیا بات مناسب ہے اور وہ وہی کریں گے جو ان کے نزدیک مناسب ہوگا۔ مگر ابھی تم کو نہیں بتلایا جاتا کہ وہ اس بارے میں کیا حکم دینے والے ہیں کیونکہ اس میں بھی حکمت ہے یہ لوگ بھی مسلمان ہیں اور کاہلی سے جنگ میں شریک نہ ہوئے تھے اور پہلے لوگوں کی طرح اپنے کو ستونوں سے نہیں باندا تھا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی پر صرف اپنے قصور کا اقرار کیا تھا ان لوگوں کو یہ سزا دی گئی تھی کہ تمام مسلمانوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ان سے بات نہ کریں اور پچاس روز کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی تھی یہاں تک ضمن میں مسلمانوں کا ذکر کے پھر منافقین کا بیان فرماتے ہیں۔

اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اسلام کو صدمہ پہنچانے کے لئے اور کفر کے لئے اور مسلمانوں میں تفریق کے لئے اور جس شخص نے اس سے پہلے خدا اور رسول سے جنگ کی ہے اس کے انتظار کے لئے مسجد بنائی ہے اور ان کی یہ حالت ہے کہ جب آپ ان سے کہیں گے کہ یہ تم نے کیا نالائق حرکت کی ہے تو وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہمیں صرف نیکی مقصود ہے اور جس نے ہماری طرف سے آپ تک یہ باتیں پہنچائی ہیں اس نے بالکل غلط کہا ہے وہ تو یہ قسمیں کھائیں گے اور خدا گواہ ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں اور انہوں نے محض انہی وجوہ سے مسجد بنائی ہے لہٰذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس میں نماز پڑھنا تو درکنار اس میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔

بلاشبہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول دن سے خوف خدا پر رکھی گئی ہے یعنی مسجد قبا۔ جو ہجرت کے وقت بنائی گئی تھی وہ اس کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں نماز کے لئے کھڑے ہوں۔ اس میں نماز پڑھنے والے وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ خوب پاک ہو جائے۔ اور اس بنا پر وہ ڈھیلے پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ڈھیلے کے بعد پانی سے استنجا کرتے ہیں برخلاف بانیان مسجد ضرار کے وہ لوگ اس قدر پلید اور گندے ہیں کہ نجاست کفر کو بھی مرغوب و محبوب سمجھتے ہیں پس دونوں مسجدوں میں بھی فرق ہے اور دونوں کے بانیوں میں بھی۔ پس آپ اس میں کھڑے ہو جایئے کیونکہ وہ پاک لوگوں کی بنائی ہوئی ہے اور اللہ رب العزت پاک صاف لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔

ان واقعات کے بعد آپ غور فرمادیں کہ کیا وہ شخص بہتر ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک گڑھے کے کنارے پر رکھی ہو جو کہ گرنے کو ہو اور وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے گرے۔ ظاہر ہے کہ پہلا شخص بہتر ہے۔ تو یہ لوگ اپنی عمارت کی بنیاد تقویٰ پر کیوں نہیں رکھتے اور ایسی عمارت کیوں بناتے ہیں جو انہیں دوزخ میں گرانے والی ہے اور گو یہ بات بہت ظاہر ہے مگر ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی وجہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت ان لوگوں

Marfat.com

کو ہدایت نہیں کرتا جو سراسر ظلم پر کمر بستہ ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس برائے نام مسجد کی حقیقت معلوم ہوئی تو آپ نے اسے جلوا دیا جس سے ان منافقین کو بہت قلق ہوا کہ ان کے سارے ارمان دل کے دل میں رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کی وہ عمارت جو انہوں نے کمین گاہ کے طور پر بنائی ہے۔ جس کو ہم نے آپ کے ہاتھوں سے تباہ و برباد کر دیا ہے ان کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکتی رہے گی اور اس کا افسوس ان کے دلوں سے کبھی نہیں جائے گا۔ اور یہ ان کو واضح رہے کہ اللہ رب العزت بڑے جاننے والے حکمت والے ہیں اس لئے باوجود ان کی شرارتوں سے بخوبی واقف ہونے کے جو طرح دے رہے ہیں یہ حکمت پر مبنی ہے اور اس پر یہ نہ سمجھیں کہ ہماری کاروائیوں کی خبر ہی نہیں ارے نادانو کیوں کفر کے گڑھے میں گرے ہوئے ہو اور کیوں دوزخ میں گر رہے ہو تم بھی مسلمان ہو جاؤ دیکھو تو سہی مسلمانوں کی کیسی بہترین حالت ہے۔

کہ اللہ رب العزت نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال یوں خرید لئے ہیں کہ ان کے لئے ان کے عوض میں جنت ہے اور چونکہ وہ اپنی جانیں اور اپنے مال بعوض جنت خدا کے ہاتھ بیچ چکے ہیں اس لئے وہ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور مارتے ہیں اور مرتے ہیں تاکہ مبیع کو اس کے مالک کے سپرد کر کے ثمن پر قبضہ حاصل کریں کیونکہ خدا نے ان سے احکام خداوندی کی تعمیل پر تورات میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی جنت کا وعدہ کیا ہے جس کا ایفاء اس کے ذمہ پر لازم ہے اور محض دل خوش کن اور صرف ترغیب کے لئے نہیں ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی اپنے عہد کا پورا کرنے والا نہیں ہے پس اے مسلمانو! تم اپنی اس بیع سے خوش ہو جو تم نے خدا سے کی ہے اور یقین رکھو کہ تم کو اس کی قیمت جنت ضرور ملے گی اور فی الحقیقت یہ ہی بڑی کامیابی ہے اور لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے محروم نہ رہیں

یہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اس کی تعریف کرنے والے روزہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والے خدا کے سامنے ماتھا ٹیکنے والے اچھی باتوں کا حکم کرنے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اس کے قوانین کی رعایت کرنے والے اس لئے یہ مستحق ہیں کہ ان کو جنت دی جائے اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مؤمنین کو جنت کی خوشخبری دے دیں تاکہ اپنے کاموں کے عمدہ نتیجہ سے ان کو خوشی حاصل ہو اور طاعات پر ان کی رغبت زیادہ ہو۔

اور چونکہ جنت اور مغفرت مخصوص ہے مؤمنین کے ساتھ اس لئے نبی کو اور مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں کہ ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ قطعاً دوزخی ہیں اور ان کی مغفرت کی کوئی سبیل نہیں ہے ہاں جو اس ممانعت سے پہلے ہو چکا ہے۔ وہ معاف ہے اور اگر اس سے شبہ ہو کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کے لئے دعا مغفرت صرف اس وعدہ کی بناء پر تھی جو کہ انہوں نے ان سے ایسی حالت میں کہا تھا کہ ان کو ان کے دشمن خدا ہونے کا قطعی علم نہ تھا اور ان کو احتمال تھا کہ شاید مسلمان ہو کر اس دشمنی کو چھوڑ دیں پھر جبکہ ان کو ان کی موت علی الکفر سے قطعی طور پر معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کے دشمن ہیں تو انہوں نے ان سے اپنی بیزاری ظاہر کی۔ واقعی ابراہیم (علیہ السلام) بڑے دعا کرنے والے اور بڑے دانا تھے کہ جب ان کو قبولیت کا احتمال تھا اس وقت دعا کی اور

Marfat.com

جب معلوم ہوگیا کہ اب دعا بیکار ہے تو چھوڑ دی۔

اور یہ تنبیہ اس لئے کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہے کہ جب اس نے لوگوں کو ہدایت دی ہے تو وہ انہیں گمراہ کردے جب تک وہ ان سے ان باتوں کو بیان نہ کردے جن سے وہ بچیں ہاں اگر وہ بتلانے کے بعد بھی انہیں کاموں کو اختیار کریں جن سے ان کو روکا گیا ہے اب ان کو ان کی نافرمانی کے اندازہ کے موافق گمراہ قرار دیا جائے گا واقعی اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں۔

اس لئے خوب سمجھ لو کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت خاص اللہ ہی کے لئے ہے وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور تمہارے لئے خدا کے سوا نہ کوئی یار ہے، نہ مددگار، اس کو سمجھ کر اب سوچ لو کہ تمہارے لئے اس کے حکم کی تکمیل مفید ہے یا نافرمانی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر توجہ فرمائی اور ان مومنین پر بھی جنہوں نے اس مشکل کے وقت غزوہ تبوک میں اس واقعہ کے بعد ساتھ دیا کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل کج ہونے کو ہوگئے تھے جس پر اللہ رب العزت نے ان پر توجہ فرمائی اور ان کے دلوں کو سیدھا رکھا واقعی اللہ رب العزت بڑے ہی مہربان اور نہایت ہی رحم والے ہیں کہ ایسے نازک وقت میں دستگیری فرمائی

اور ان تین شخصوں پر بھی جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے جن کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان پر باوجود اپنی اس قدر وسعت کے زمین تنگ ہوگئی اور وہ جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے خوب سمجھ لیا کہ اب وہ خدا سے نہیں بچ سکتے علاوہ اس کے کہ وہ اس سے پناہ لیں تب اس نے ان پر توجہ کی کہ وہ توبہ کریں جو لائق قبولیت ہو۔ اور انہوں نے توبہ کی جو کہ مقبول ہوئی واقعی اللہ رب العزت بڑے توجہ کرنے والے اور نہایت رحمت والے ہیں پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان کی رحمت اور توجہ سے فائدہ اٹھائیں۔

کیونکہ مومن ہمیشہ توبہ کرنے والا ہوتا ہے وہ سارا دن ایسی کوشش میں رہتا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے مومن عبادت کرے تب توبہ کرے گا مال خرچ کرے تب توبہ کرے گا جان کی قربانی دے تب بھی توبہ کرے گا جتنی بار توبہ کرے گا اسکا مقام ورتبہ اتنا زیادہ بڑھے گا بس دوستو توبہ کرنے والے بن جاؤ اللہ رب العزت ہمیں توبہ متواتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10 اپریل درس فیضان القرآن نمبر 100

سورۂ توبہ آیت نمبر 119 تا 129 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا

Marfat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً
اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ
سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ
انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾
لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڶ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو مدینہ والوں اور اطراف کے بدویوں کے لئے زیبا نہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو اس کی جان سے عزیز رکھیں یہ اس لیے کہ جو پیاس اور تھکان اور بھوک بھی ان کو خدا کی راہ میں لاحق ہوتی ہے اور جو قدم بھی وہ کافروں کو رنج پہنچانے والا اٹھاتے ہیں اور جو چیز بھی وہ دشمن سے چھینتے ہیں ان

Marfat.com

کے بدلے میں ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا o اور جو چھوٹا یا بڑا انھوں نے خرچ کیا اور جو میدان انھوں نے طے کئے وہ سب ان کے لئے لکھا گیا تا کہ اللہ ان کے عمل کا اچھا بدلہ دے o اور یہ ممکن نہ تھا کہ اہل ایمان سب کے سب نکل کھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کر آتا تا کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کرتا اور واپس جا کر اپنی قوم کے لوگوں کو آگاہ کرتا تا کہ وہ پرہیز کرنے والے بنتے o اے ایمان والو ان کافروں سے جنگ کرو جو تمھارے آس پاس ہیں اور چاہیئے کہ وہ تمھارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے o اور جب کوئی سورۃ اترتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کر دیا پس جو ایمان والے ہیں ان کا اس نے ایمان زیادہ کر دیا اور وہ خوش ہو رہے ہیں o اور جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے تو اس نے بڑھا دی ان کی گندگی پر گندگی اور وہ مرنے تک ہی کافر رہے o کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ سبق حاصل کرتے ہیں o اور جب کوئی سورۃ اتاری جاتی ہے تو یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ کوئی دیکھتا تو نہیں پھر چل دیتے ہیں اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا اس وجہ سے کہ یہ سمجھ سے کام لینے والے نہیں ہیں o تمھارے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم میں سے ہے تمھارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے وہ تمھاری بھلائی کا حریص ہے ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے o پھر اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا o

تشریح :اے مسلمانو! اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو اور وفا میں صادق لوگوں کے ساتھ رہو اور اپنے طرز عمل میں ان سے جدا نہ ہو جیسا کہ تم میں سے اس جہاد میں بعض لوگوں نے غلطی سے ایسا کیا اور اہل مدینہ کے لئے اور جو ان کے گرد و پیش کے رہنے والے دیہاتی ہیں ان کے لئے اس کی گنجائش نہ تھی کہ وہ خدا کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ اس کی کہ وہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے عزیز رکھیں یہ اس وجہ سے کہ ہمارا قانون ہے کہ خدا کی راہ میں ان کو جو پیاس لاحق ہوگی اور تکلیف اور بھوک اور وہ ایسی چال سے چلیں گے جو کفار کو ناخوش کرے اور وہ دشمنوں کو ذرا سا بھی نقصان پہنچائیں گے تو اس حالت میں ان کے لئے اس کے ذریعہ سے ایک نیک کام لکھا جائے گا کیونکہ اللہ رب العزت نیکی کرنے والوں کا معاوضہ برباد نہیں کرتے۔

اور وہ تھوڑا بہت کچھ خرچ کریں گے اور وہ کسی وادی کو طے کریں گے ان کا وہ کام ان کے لئے اس غرض سے لکھا جائے گا کہ اللہ رب العزت ان کو ان کے اچھے کاموں کا اچھا بدلہ دے اور چونکہ ان ثوابوں پر نظر کر کے احتمال ہے کہ سب لوگ جہاد ہی کے لئے چلے جائیں۔ اس لئے حکم دیا جاتا ہے کہ بجز خاص ضرورت کے جیسا کہ غزوہ تبوک میں تھی مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ وہ سب جہاد کے لئے نکل جائیں ہر جماعت میں سے کچھ لوگ اس لئے بھی کیوں نہ نکلیں وہ علم دین حاصل کریں اور اپنی قوم کو ڈرائیں جبکہ وہ طلب علم کے لئے جانے والے ان اپنے لوگوں کی طرف لوٹیں ممکن ہے کہ وہ گناہوں سے احتیاط کریں لیکن چونکہ یہ جہاد سے بچنے کے لئے ایک حیلہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے جہاد کی مزید تاکید کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ

اے مسلمانو! تم اپنے پاس والے کفار سے جنگ کرتے رہو اور طلب علم میں مشغول ہو کر جہاد کو نہ چھوڑ بیٹھنا اور چاہیئے کہ کفار لوگ تم میں سختی پائیں ایسا نہ ہو کہ تم میں تنعم کی وجہ سے مداہنت آجائے اور یہ سمجھ لو کہ اللہ رب العزت متقین کے ساتھ ہیں پس جب تک تم

Marfat.com

تقویٰ اختیار کئے رہو گے اللہ رب العزت تمہارے معین و مددگار رہیں گے اور جب تقویٰ چھوڑ و گے وہ تم سے اپنی نصرت ہٹالیں گے۔
فائدہ: اس آیت میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو مختصر لفظوں میں ایسا اصول بتلایا ہے جس پر عمل کر کے وہ دنیا میں بھی ہمیشہ باعزت رہ سکتے تھے اور خدا کے نزدیک بھی مگر مسلمانوں نے کفار کی تقلید میں تنعم کو اختیار کر کے جس کا نام انہوں نے ترقی و تمدن رکھا اور تقویٰ کو چھوڑ کر جس کا نام انہوں نے حریت اور آزادی رکھا اور غلظت اور جہاد کو چھوڑ کر جن کا نام انہوں نے تہذیب و شائستگی و رواداری رکھا اپنے سے نصرت خداوندی کو منقطع کر دیا اور دنیا و دین دونوں کا نقصان اٹھایا ہے اور اس کے بعد جب ان کو اپنی ذلت و خسران کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے اپنی ترقی کے لئے بھی کفار ہی کی تقلید اختیار کی جس کا نام انہوں نے بیداری رکھا ہے۔

پھر احوال منافقین کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں کہ بہت سے حالات تو ان کے تم کو معلوم ہو چکے اور ایک حالت ان کی یہ ہے جب قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا ہے تو تمسخر سے کہتے ہیں کہ کیوں بھائی بولو کس کا ایمان بڑھا پس اس کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ مومن ہیں۔ ان کا تو اس سے ایمان ہی بڑھا اور وہ اس سے خوش ہو رہے ہیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے ان کی سابقہ پلیدی میں ایک نئی پلیدی کا اضافہ کر دیا۔ اور جو مر گئے وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے اور جو باقی ہیں وہ بھی اسی حالت میں مر جائیں گے یہ لوگ اس قسم کی معاندانہ حرکتیں کیوں کر تے ہیں اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال انہیں کم از کم ایک یا دو مرتبہ ضرور سزا دی جاتی ہے مگر پھر بھی نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں بڑے ضدی اور بے سمجھ ہیں اور ایک حالت ان کی یہ ہے کہ جب قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا ہے تو کمال نفرت کے سبب اس کو نہ سننا چاہتے ہیں اور اخفائے نفاق کی وجہ سے نہ آزادانہ جا سکتے ہیں اس لئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں اور اشارہ سے پوچھتے ہیں کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں جبکہ انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی نہیں دیکھتا۔ تو واپس لوٹ جاتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے ان کے دل پھیر دیئے ہیں اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل نہیں سمجھتے اور اس نہ سمجھنے کا منشا عدم تدبر ہے اور اس کا منشا عناد پس صرف قلوب کا منشا ان عناد ہوا۔ ارے نادانوں! جانے دو ضد کو اب بھی سمجھ جاؤ۔ دیکھو تو سہی تمہارے پاس ایسا رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے جس کی اتباع میں تمہارے لئے کوئی عار نہیں آخر تم اپنی قوم میں ایک کو سردار بناتے ہو اور اسکی اطاعت کرتے ہو تو اگر تم رسول کا اتباع کرو تو تمہارے لئے کون سی عار کی بات ہے اور تم میں سے ہونے کے علاوہ وہ تمہارا ہمدرد بھی ہے کہ تمہاری تکلیف اس پر نہایت شاق ہے اور تمہاری بہبودی کا نہایت خواہاں ہے اس عام ہمدردی کے علاوہ وہ خاص بات یہ ہے کہ جو لوگ مومن ہوں ان پر نہایت مہرباں بڑا رحم کرنے والا ہے پس تم ایمان لا کر ان کی رافت اور رحمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس دولت سے محروم نہ رہو۔ اے رسول یہ احکام آپ ان لوگوں کو سنا دیں اب اگر یہ ایمان لے آئیں تو خیر اور اگر اس پر بھی پیٹھ پھیریں تو بس بہت کچھ اتمام حجت ہو چکا ہے اور آپ کہہ دیں کہ اگر تمہیں میری ضرورت نہیں تو مجھے بھی تمہاری ضرورت نہیں میرے لئے خدا کافی ہے کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی مجھے ضرورت ہو۔ اس لئے میرا اسی پر بھروسہ ہے وہی بڑے تخت کا مالک ہے اور تمام جہاں کا بادشاہ ہے لہٰذا اس کے سوا مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائیں آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ یونس

سورۃ یونس مکی سورۃ ہے۔اس میں رکوع کی تعداد 11 اور آیات کی تعداد 109 ہے کلمات کی تعداد 1861 اور حروف کی تعداد 7733 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 98 سے لیا گیا ہے حضرت یونس علیہ السلام نبی ہیں اسی نسبت سے اس سورۃ کا نام بھی سورۃ یونس ہے۔

ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 10 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 51 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 104: حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ ہے اس لئے سورۃ کا نام یونس ہے، یمن کا بادشاہ خود جھاڑ پھونک کرتا تھا، وہ نبی علیہ السلام کیساتھ مقابلہ کے لئے آیا کہ جادوگر ہیں تو مقابلہ کروں گا اور اگر ان پر آسیب ہے تو آسیب اتاردوں گا، جب کلام سنا تو مسلمان ہو گیا کا تفصیل سے ذکر ہے نیک اعمال کرلے کا یہی وقت ہے اسے ضائع نہ کیا جائے کا ذکر معجزہ کا تذکرہ ہے غور وفکر کا حکم ہے۔زندگی کے گر بتائے گئے ہیں زندگی بعد از موت پر تفصیل سے بحث ہے، قرآن دلوں کے امراض کی شفا ہے کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے شرک، کفر، حسد، بغض، خودغرضی، بخل، لالچ وغیرہ ختم ہو جاتے ہیں کا ذکر ہے قرآن مجید زندگی کے تمام شعبوں کی راہنمائی کرتا ہے، اولیاء اللہ کا تذکرہ، اللہ کی کوئی اولاد نہیں کا بیان ہے حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور عذاب کا ذکر، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ، لشکر فرعون کی غرقابی، قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک سورۃ، ایک آیت، دس سورتیں لاؤ کا چیلنج ہے یہ مختلف نوع سے چیلنج۔

آیت نمبر 105 تا 109: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ آپ توحید اور اسلام کے مقاصد کے متعلق وضاحت فرمائیں۔مخالفین کی باتوں کا برا نہیں منانا۔صبر وتحمل سے کام کریں کا ذکر یہاں پر سورۃ کے مضامین کا اختتام کیا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

11/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 101

سورہ یونس آیت 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ
اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

Marfat.com

السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۵ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۶ اِنَّ
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا
بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۷ اُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ
بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۸ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ
جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۹ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمْ
فِیْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۰
وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ
اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۱۱
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىِٕمًا
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ
زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۱۲ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا
لِیُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ۱۳ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ
خَلٰٓىِٕفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۱۴ وَاِذَا

Marfat.com

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ
بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ
رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ
اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف لام ریہ پُر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں ۝ کیا لوگوں کو اس پر حیرت ہے کہ ہم نے انھیں ہی میں سے ایک شخص پر وحی کی کہ لوگوں کو ڈراؤ اور جو ایمان لائیں ان کو خوش خبری سنا دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے منکروں نے کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے ۝ بے شک تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر قائم ہوا وہ ہی معاملات کا

Marfat.com

انتظام کرتا ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں یہی اللہ تمھارا رب ہے پس تم اسی کی عبادت کرو کیا تم سوچتے نہیں ہ اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانے ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے بیشک وہ پیدائش کی ابتدا کرتا ہے پھر وہ دوبارہ پیدا کریے گا تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جنھوں نے انکار کیا ان کے انکار کے بدلے ان کے لئے کھولتا پانی اور دردناک عذاب ہے ہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کو چمکتا بنایا اور چاند کو روشنی دی اور اس کی منزلیں مقرر کردیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرو اللہ نے یہ سب کچھ بے مقصد نہیں بنایا ہے وہ نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے ان کے لئے جو سمجھتے ہیں ہ یقیناً رات اور دن کے الٹ پھیر میں اور اللہ نے جو آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں ہ بے شک جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہیں اور ہماری نشانیوں سے بے پرواہ ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا بہ سبب اسؔ کے جو وہ کرتے تھے ہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اللہ ان کے ایمان کے سبب ان کو پہنچا دیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں ہ اس میں ان کا قول ہوگا کہ اے اللہ تو پاک ہے اور ملاقات ان کی سلام ہوگی اور ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ ساری رتعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا ہ اگر اللہ لوگوں کے لئے عذاب اسی طرح جلد پہنچادے جس طرح وہ ان کے ساتھ بھلائی میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی مدت ختم کردی گئی ہوتی لیکن ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں ہ اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی اپنے کسی برے وقت پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا اس طرح حد سے گزر جانے والوں کے لیے ان کے اعمال خوش نما بنادئے گئے ہیں ہ اور ہم نے تم سے پہلے قوموں کو ہلاک کیا جب کہ انھوں نے ظلم کیا اور ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلوں کے ساتھ آئے اور وہ ایمان لانے والے نہ بنے ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں مجرم لوگوں کو ہ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں ملک میں جانشین بنایا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسا عمل کرتے ہو ہ اور جب ان کو ہماری کھلی ہوئی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو کہو کہ میرا یہ کام نہیں کہ میں اپنے جی سے اس کو بدل دوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس آتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ہ کہو کہ اگر اللہ چاہتا تو میں اس کو تمھیں نہ سناتا اور نہ اللہ اس سے تمھیں باخبر کرتا میں اس سے پہلے تمھارے درمیان ایک عمر بسر کر چکا ہوں پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہ اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی نشانیوں کو جھٹلائے یقیناً مجرموں کو فلاح حاصل نہیں ہوتی ہ اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکیں اور نہ نفع پہنچا سکیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں کہو کیا تم اللہ کو اسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اس کو آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں وہ پاک اور برتر ہے اس سے جس کو وہ شریک کرتے ہیں ہ اور لوگ ایک ہی امت تھے پھر انھوں نے اختلاف کیا اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان کے درمیان اس امر کا فیصلہ کر دیا جاتا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ہ اور وہ کہتے ہیں کہ نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی کہو کہ غیب کی خبر تو اللہ ہی کو ہے تم لوگ انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ہ

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یہ آیات جو لوگوں کو ہماری طرف سے سنائی جاتی ہیں خدا کی حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی طرف سے بنائی ہوئی نہیں ہیں جیسا کہ لوگوں کا گماں ہے آخر یہ لوگ ایسا کیوں خیال کرتے ہیں اور اس میں ایسی کونسی بات ہے جو قابل انکار ہو کیا ان لوگوں کے لئے یہ بات کچھ عجیب تھی کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ تم لوگوں کو ان کے برے اعمال برے نتائج سے ڈراؤ۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے یا لے آویں انہیں یہ خوشخبری دو کہ وہ اللہ رب العزت کے ہاں مقرب اور معزز اور بڑے پایہ کے لوگ ہیں حقیقت میں یہ بات کچھ بھی عجیب نہ تھی کیونکہ اس کی ہزاروں نظیریں پیشتر گذر چکی ہیں۔ مگر ان کافروں نے زبردستی اسے تعجب کی بات بنالیا اور کہا کہ یہ نبی تو کھلا جادوگر ہے اور یہ ناممکن ہے کہ یہ ہم جیسا آدمی ہو کر خدا کا رسول ہو۔ ارے نادانو! وہ جادوگر نہیں ہے بلکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔

اور یہ یقینی بات ہے کہ تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا یہ ایک دلیل ہے اس کے رب ہونے کی پھر تمام چیزوں کو پیدا کرنے کے بعد تخت سلطنت پر بیٹھا اور عنان حکومت ہاتھ میں لی اب وہ سلطنت کا تمام کام بلا شرکت غیرے کرتا ہے اور کسی کو انتظام میں دخل ہونا تو درکنار بلا اس کی اجازت کے کوئی کسی کا سفارشی بھی نہیں ہے یہ وہ دوسری دلیل ہے اس کی ربوبیت کی۔ الغرض وہ خدا جس کی صفات ابھی تم معلوم کر چکے اور جو کہ تنہا خالق اور تنہا حاکم ہے تمہارا رب ہے پس تم اس کی پرستش کرو اور ان کو چھوڑ دو جن کو تمہاری خالقیت اور تم کو نفع نقصان پہنچانے میں کچھ بھی دخل نہیں ہے اور جب کہ یہ واقعات نہایت واضح ہیں تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اب بھی شرک کو نہیں چھوڑتے بڑی بیجا بات ہے۔ تم کو واضح ہو کہ تمہیں اس کے پاس جانا ہوگا اور انجام کار اسی سے سابقہ پڑے گا پھر تم شرک کر کے اس کے سامنے کس منہ سے جاؤ گے اور اس سے تم کو کس بہبودی کی توقع ہو سکتی ہے تم اس کو محض دھمکی نہ سمجھنا بلکہ یہ خدا نے تم سے بالکل صحیح وعدہ کیا ہے جس میں ذرا خلاف نہیں ہو سکتا تم کو مغالطہ یہ لگا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ وہی ابتدأ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا پس جبکہ وہ ابتدأ پیدا کر سکتا ہے تو اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے اور دوبارہ اس لئے پیدا کرے گا تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے اچھے کام کئے ان کو ان کاموں کا انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے اس سبب سے کہ وہ برابر کفر کرتے رہے پینے کی چیز نہایت تیز گرم پانی اور اس کے علاوہ سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا پس تم ایمان لا کر مستحق جزا بنو۔ اور کفر کر کے مستحق سزا نہ بنو۔

یہ دلائل توحید کافی ہیں مگر ہم مزید اتمام حجت کے لئے اور بھی دلائل بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خدا وہ ہے جس نے آفتاب کو سراپا روشنی اور ماہتاب کو سراپا نور بنایا اور اس ماہتاب کے منزلوں کی تعیین کی تا کہ اس کے ذریعہ سے تم سالوں کی تعداد اور روزمرہ کا حساب جان لو ان چیزوں کو اس خاص انداز پر اس خاص غرض کے لئے پیدا کرنا دلیل ہے اس کی ربوبیت اور توحید کی۔ کیونکہ یہ باتیں کسی اور کے لئے ثابت نہیں نیز اللہ نے ان چیزوں کو صرف معقول وجہ سے پیدا کیا ہے اور فضول اور لایعنی نہیں پیدا کیا چنانچہ ان کی بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ظاہر ہیں جن کو لوگ سمجھتے ہیں پس یہ مستقل دلیل ہے اس کی ربوبیت کی پس یہ دلائل توحید و ربوبیت ہیں اللہ رب العزت ان دلائل کو ان لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو لوگ جانیں اور جو اب بھی جاہل رہیں ان

Marfat.com

کے لئے ان کا وجود وعدم برابر ہے
ان کے علاوہ یہ بات بھی یقینی ہے کہ رات دن کے آنے جانے میں اور ان تمام چیزوں میں جو اللہ رب العزت نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں بہت سے دلائل توحید ہیں ان ہی لوگوں کے لئے جو ان کو سمجھ کر شرک و نافرمانی سے پرہیز کریں اور جو ایسا نہ کریں ان کے لئے سب بیکار ہے ہم بتلا دیتے ہیں جو لوگ کہ قیامت کو ایک ناممکن امر جانتے ہیں ہمارے روبرو آنے کی توقع نہیں رکھتے اور اس وجہ سے وہ دنیاوی زندگی کو پسند کئے ہوئے اور اس پر مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہمارے احکام سے بے خبر ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان گناہوں کی وجہ سے جو وہ برابر کماتے ہیں جہنم ہے۔

برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لائے اور ایسی حالت میں نیک کام کئے کہ ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے ان نیک کاموں کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے ان کی حالت یہ ہے کہ ان کے نیچے سے آرام کے باغوں میں نہریں بہتی ہونگی ۔ان کا قول ان باغوں میں یہ ہوگا کہ اے اللہ تو پاک ہے وعدہ خلافی اور دوسرے نقائص سے اور ان کی دعا اس میں بلفظ سلام ہوگی یعنی جب وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے ملیں گے تو ایک دوسرے کو سلام کریں گے جو دلیل ہے ان کے آپس میں محبت کی اور یہ خود ایک مستقل آرام وراحت ہے اور ہر موقع پر خدا کی نعمتوں کو دیکھ کر ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ شکر ہے اس خدا کا جو رب العالمین ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں یہ آرام عطا کیا۔

اور اگر اللہ رب العزت لوگوں کو برائی بھی یوں ہی جلدی پہنچایا کرتے جس طرح وہ بھلائی جلدی چاہتے ہیں تو اب تک ان کی بقاء کی معیاد کبھی کی پوری کر دی گئی ہوتی کیونکہ وہ شرک و کفر اور معاصی میں مدتوں سے مبتلا ہیں۔اب اگر ان کے کفر وغیرہ کی سزا فوراً دی جاتی تو اب تک ان کا نشان بھی نہ رہتا لیکن ہمارا حلم و حکمت اس جلد بازی کا تقاضا نہیں کرتا اس لئے ہم ان کو سرکشی میں سرگرداں چھوڑے ہوئے ہیں اور مناسب وقت پر سزا دیں گے دیکھو ہمارا تو آدمی کے ساتھ یہ برتاؤ ہے کہ ہم اس کی برائیوں پر طرح دیتے ہیں۔

اور آدمی کا ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خواہ لیٹا ہوا یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا ہر حالت میں ہمیں پکارتا ہے کہ اے اللہ اس مصیبت کو دور کر دے جب ہم نے اس کی تکلیف دور کر دی تو ہمیں یوں چھوڑ کر چل دیتا ہے جیسے اس نے کبھی اس تکلیف کے دور کرنے کے لئے پکارا ہی نہ تھا وہ اس بے مروتی اور خلاف انسانیت برتاؤ کو اچھا سمجھتا ہے کیونکہ وہ حد سے بڑھ جانے والا ہے۔اور اے لوگو تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہم نے تم سے پہلے کی جماعتوں کو جب کہ انہوں نے معاصی کا ارتکاب کر کے ظلم کیا۔اور اس سے ان کو باز رکھنے کے لئے صاف صاف احکام لے کر رسول ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان کی تکذیب کی اور وہ ایسے نہ تھے کہ انہیں مان لیں تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ جرائم پیشہ تھے اور ہم جرائم پیشہ لوگوں کو یوں ہی سزا دیتے ہیں پھر ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا ہے تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو تم کو چاہئے کہ اعمال میں ہلاک شدہ قوموں کی تقلید نہ کرو ورنہ نتیجہ بھی ان ہی کا سا بھگتو گے۔

اس کے بعد مشرکین کی دوسری بیہودگیاں بیان فرماتے ہیں کہ ایک بیہودگی تو ان کی تم کو معلوم ہو چکی ہے کہ وہ رسول کو جادوگر کہتے ہیں اور دوسری بیہودگی ان کی یہ ہے کہ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں اس حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ بالکل صاف

Marfat.com

اور واضح ہیں جن کے قبول کرنے میں ان کو ذرا بھی تامل نہ ہونا چاہئے تو یہ کافر لوگ جو بوجہ منکر قیامت ہونے کے ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کو اپنے اعمال کے برے نتائج کا بھی خوف نہیں ہے کہتے ہیں کہ اس قرآن کو تو ہم نہیں مان سکتے کیونکہ اس میں ان باتوں کی برائیاں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی میں ترمیم کر دو۔ غور تو کرو کہ کس غضب کی گمراہی ہے۔ اے رسول آپ ان ضدی لوگوں سے کہہ دیں کہ میرے لئے یہ بات حاصل نہیں ہے کہ میں اسے اپنی طرف سے ترمیم کر دوں اور دوسرا قرآن لانا تو درکنار۔ کیونکہ میں تو اپنے فرض منصبی کی رو سے صرف اس کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جائے اس کے علاوہ اگر میں اس کی نافرمانی کروں اور اپنے فرض منصبی کے خلاف تمہاری خواہش کے موافق اس میں ترمیم تنسیخ کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن یعنی روز قیامت کے عذاب کا اندیشہ ہے اس لئے مجھ سے اس کی درخواست فضول ہے۔

آپ مزید اتمام حجت کے لئے کہہ دیں کہ اگر خدا کو منظور ہوتا کہ تم کو یہ احکام نہ دیئے جائیں اور اس بنا پر وہ مجھے ان احکام کی تبلیغ کا حکم نہ دیتا تو میں اسے تمہیں پڑھ کر نہ سناتا اور نہ تم کو اس سے واقف کرتا چنانچہ میں اس سے پہلے تم میں ایک عرصہ دراز تک یعنی چالیس برس رہ چکا ہوں اس عرصہ میں نے تمہاری اگر موافقت نہیں کی تو مخالفت بھی نہیں کی یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ میں یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا کے کہلانے سے کہتا ہوں تو پھر اپنی خواہش سے انہیں کیسے بدل سکتا ہوں۔

اور تیسری بیہودگی ان کی یہ ہے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں آپ ان نادانوں سے کہہ دیں کہ کیا تم خدا کو وہ چیزیں بتلاتے ہو جن کی وہ باوجود اپنے احاطہ علمی کے نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں سے خلاصہ یہ کہ اگر آسمانوں میں یا زمین میں درحقیقت اس کا کوئی شریک ہوتا تو اس کو خدا اپنے احاطہ علمی کے سبب تم سے پہلے جانتا مگر چونکہ اس کا کوئی شریک ہے ہی نہیں اس لئے اسے اس شریک کا علم بھی نہیں تو اب تمہارا شرکاء تجویز کرنا گویا خدا کو بتلانا ہے کہ یہ چیزیں آپ کی شریک ہیں اس سے زیادہ جہل کیا ہوگا پس یہ شریک بنانا سراسر باطل ہے اور خدا پاک اور برتر ہے۔

اور شرک اس لئے بھی باطل ہے کہ پہلے صرف ایک جماعت تھے جو کہ توحید میں متفق تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور کچھ لوگ توحید پر قائم رہے اور کچھ لوگ مشرک ہو گئے اب اگر قدیم ہونا ہی دلیل ہے حق ہونے کی جیسا کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہمارے باپ دادا کا جو مذہب ہے وہی صحیح ہے تب بھی توحید ہی حق ہے کیونکہ آخر ان کے باپ دادا کے باپ دادا کا مذہب توحید ہی تھا پس ان کا شرک اب بھی باطل ہوا اور جبکہ اس کا بطلان واضح ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ رب العزت کا صریح مقابلہ ہے تو پھر ان کو سزا کیوں نہیں دی جاتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اگر تمہارے رب کی بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی اور وہ یہ طے نہ کر چکا ہوتا کہ دنیا دار الامتحان ہے اس لئے اس میں مجرموں کو مہلت دینا ضروری ہے تو اب تک ان کے درمیان اس امر میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا مگر چونکہ حکمت اس کی تاخیر کو مقتضی ہے اس لئے اس کا عملی فیصلہ نہیں کیا گیا پس یہ تاخیر بتقاضائے حکمت ہے اس لئے اختلاف کرنے والوں کو بے فکر نہ ہونا چاہئے اور چوتھی بیہودگی ان کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ درحقیقت رسول تھے تو ان پر ان کے رب کی جانب سے کوئی ایسی آیت جسے وہ بھی آیت تسلیم کر لیں کیوں نہ نازل کی گئی پس آپ

Marfat.com

اس کے جواب میں کہہ دیں کہ مجھے خبر نہیں کیوں نہیں نازل کی گئی۔خزانہ غیب خدا کے قبضہ میں ہے اس لئے وہی جانتا ہے کہ اس میں کیا مصلحت ہے سوتم انتظار کرتے رہو ممکن ہے کہ کوئی ایسی بات بھی آجاوے جس کو آیت ماننے پر تم مجبور ہو جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

آج کے درس میں خاص بات یہ ہے کہ انسان سب ایک امت تھے۔قرآن مجید میں ایک اور مقام پر یہ ذکر آیا ہے کہ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔اور پھر تمہارے قبائل بنا دیئے ہیں تا کہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، یاد رکھو ،عزت والا، مقام و مرتبہ والا وہ شخص ہے جس میں اللہ رب العزت کا ڈر اور خوف موجود ہے جو بے خوف ہے اور من مانی کرنے والا ہے۔وہ قرب الہی سے دور ہے۔ایک امت سے مراد یہ ہے کہ جس ملک کا شخص ہو جو عربی زبان بولتا ہو۔جس بھی رنگ کا ہو۔خوبصورت ہو، یا بدصورت ہو اللہ رب العزت کے نزدیک احسن شخص وہ ہے جو متقی ہے جو ایماندار ہے، جو دیانت دار ہے جو سچ بولتا ہے، جو دھوکہ نہیں دیتا، جو ظلم نہیں کرتا، جو بدعہدی نہیں کرتا، جو بے وفائی نہیں کرتا، جو لوگوں کے حقوق غصب نہیں کرتا۔اسکا تعلق کسی بھی ملک سے ہو کسی بھی رنگ سے ہو کسی بھی نسل سے ہو کسی بھی علاقہ سے ہو اللہ رب العزت کے ہاں وہ بہت اچھا ہے، وہ قابل رحم ہے اور اگر وہ مومن بھی ہے تو وہ استحقاق رکھتا ہے جنت کا، اللہ رب العزت ہمیں حالت ایمان میں استقامت نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12 / اپریل درس فیضان القرآن 102

سورۂ یونس آیت 21 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ
رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ
حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا
جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا
اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَىٕنْ اَنْجَیْتَنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ
فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

Marfat.com

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا
اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ
اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا
اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ
يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ

Marfat.com

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ
اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا
يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ قف اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب کوئی تکلیف پڑنے کے بعد ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ فوراً ہماری نشانیوں کے معاملہ میں حیلے بنانے لگتے ہیں کہو کہ خدا اپنے حیلوں میں ان سے بھی زیادہ تیز ہے یقیناً ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ بازیوں کو لکھ رہے ہیں ہ اور اللہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے چنانچہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور کشتیاں لوگوں کو لے کر موافق ہوا سے چل رہی ہوتی ہیں اور لوگ اس سے خوش ہوتے ہیں کہ یکایک تند ہوا آتی ہے اور ان پر ہر جانب سے موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم گھر گئے اس وقت وہ اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خاص کر کے اس کو پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس سے نجات دے دی تو یقیناً ہم شکر گزار بندے بنیں گے ہ پھر جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو فوراً ہی زمین میں ناحق کی سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو تمہاری سرکشی تمہارے اپنے ہی خلاف ہے دنیا کی زندگی کا نفع اٹھالو پھر تمہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم بتا دیں گے جو کچھ تم کر رہے تھے ہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے پانی کہ ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کا سبزہ خوب نکلا جس کو آدمی کھاتے ہیں اور جس کو جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پوری رونق پر آگئی اور سنور اٹھی اور زمین والوں نے گمان کر لیا کہ اب یہ ہمارے قابو میں ہے تو اچانک اس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو آگیا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر ڈھیر کر دیا جیسے کہ کل یہاں کچھ تھا ہی نہیں اس طرح ہم نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ہ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے ہ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور اس پر مزید بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ہ اور جنھوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہے اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی کوئی ان کو بچانے والا نہ ہوگا گویا کہ ان کے چہرے اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانک دئے گئے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ہ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم شرک کرنے والوں سے کہیں گے کہ ٹھیرو تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی پھر ہم ان کے درمیان تفریق کریں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے ہ اللہ ہمارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے ہ اس وقت ہر شخص اپنے اس عمل سے دوچار ہوگا جو اس نے کیا تھا اور لوگ اللہ اپنے مالک حقیقی کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو جھوٹ انھوں نے گھڑے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے ہ کہو کہ کون تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے یا کون ہے جو کان پر اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور کون بے جان میں سے جاندار کو نکالتا ہے اور کون معاملات کا انتظام کر رہا ہے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کہو کہ پھر کیا تم ڈرتے نہیں ہ پس وہی اللہ تمہارا مددگار حقیقی ہے تو فیق کے بعد بھٹکنے کے سوا اور کیا ہے تم کدھر پھرے جا رہے ہو ہ اسی طرح تیرے رب کی بات سرکشی کرنے والوں کے حق میں پوری ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے ہ کہو کہ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہو پھر وہ دوبارہ بھی پیدا کرے اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا پھر تم کہاں بھٹکے جاتے ہو ہ کہو کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو کہہ دو کہ اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے پھر جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ پیروی

Marfat.com

کیئے جانے کا مستحق ہے یا وہ جس کو خود ہی راستہ نہ ملتا ہو بلکہ اسے راستہ بتایا جائے تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ہ ان میں سے اکثر صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور گمان حق بات میں کچھ بھی کام نہیں دیتا اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ہ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اس کو بنا لے بلکہ یہ تصدیق ہے ان پیشن گوئیوں کی جو اس کے پہلے سے موجود ہیں اور کتاب کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خداوند عالم کی طرف سے ہے ہ کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو گھڑ لیا ہے کہو کہ تم اس کی مانند کوئی سورۃ لے آؤ اور اللہ کے سوا تم جس کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو ہ بلکہ یہ لوگ اس چیز کو جھٹلا رہے ہیں جو ان کے علم کے احاطے میں نہیں آئی اور جس کی حقیقت ان پر ابھی تک نہیں کھلی اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے گزرے ہیں پس دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا ہ اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور وہ بھی ہیں جو اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور تیرا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی حالت یہ ہے کہ جب ہم ان منکر لوگوں کو اس تکلیف کے بعد جو ان کو لاحق تھی اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ لوگ فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں ان کے ابطال کی تدبیر کرنے لگتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ رب العزت تدبیر میں تم سے زیادہ بہتر ہے اور تم تدبیر میں اس پر غالب نہیں آسکتے علاوہ ازیں ہمارے فرستادہ فرشتے ان تدبیروں کو لکھ رہے ہیں جو تم لوگ کر رہے ہو اور ہم تم کو ان کی سزا دیں گے اے نادان مشرکو! تم کیوں شرک پر جمے ہوئے ہو وہ خدا جس کی پرستش کی تم کو دعوت دی جاتی ہے وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے جس کا تم کو بھی علم ہے۔

بعض اوقات تم اس کو وحدہ لاشریک ماننے پر مجبور ہو جاتے ہو چنانچہ جب کہ تم لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اور وہ ان لوگوں کو جو ان میں سوار ہوں عمدہ ہوا کے ساتھ لے کر چلتی ہے اور وہ ہوا کے موافق ہونے کے سبب اس سے خوش ہوتے ہیں تو اس وقت ان کشتیوں کے پاس ایک تیز اور تند آندھی آتی ہے اور ان لوگوں کے پاس ہر مقام سے اُٹھ کر موج آتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ گھیرے میں آ گئے اور اب اس طوفان سے ان کا بچنا ناممکن ہے تو وہ خدا کو اس کے لئے پکار خالص کر کے اور شرک کو دل سے نکال کر یوں پکارتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں اس بلا سے نجات دلائیں گے تو ہم اس احسان کی قدر کریں گے اور آپ کے سچے مطیع ہو جائیں گے یہ صاف دلیل ہے ان کے علم توحید و اقرار توحید کی کیونکہ اگر وہ درحقیقت دوسروں کو خدا کا شریک جانتے ہیں تو اس وقت انہیں کیوں نہیں پکارتے۔ الغرض اس وقت توحید کا اقرار کرتے ہیں لیکن پھر جب کہ اس نے ان کو اس بلا سے بچا دیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ پھر زمین میں ناحق زیادتی کرتے اور خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم کرتے اور دین کی مزاحمت اور مخالفت کرتے ہیں بھلا اس سرکشی کا کیا علاج ہے۔

اے لوگو ہم تمہیں مطلع کرتے ہیں کہ تمہاری اس زیادتی سے ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا بلکہ تمہاری یہ زیادتی خود تمہارے ہی اوپر ہے چنانچہ تم چند روز دنیوی زندگی سے متمتع ہو گے اس کے بعد ہمارے پاس تمہاری واپسی ہو گی اب ہم تمہیں وہ تمام باتیں بتا دیں گے جو تم کرتے رہے ہو۔

اچھا ہم اب تمہیں اس دنیوی زندگی کی حالت بتاتے ہیں جس کے دھوکے میں تم لوگ ہو اچھا سنو دنیوی زندگی کی حالت ایسی

Marfat.com

ہے جیسے ہم آسمان سے مینہ برسائیں تو اس سے کثرت سے نباتات پیدا ہوں۔ اور کثرت کی وجہ سے وہ زمین کی روئیدگی جس میں سے آدمی بھی کھائیں اور مویشی بھی خوب گڈمڈ ہو جائے یہاں تک کہ جب وہ خوب آراستہ ہو جائے اور اہل زمین یہ سمجھ لیں کہ اب ہمیں اس پر پوری قدرت ہے اور ہم اس سے پورے طور پر متمتع ہونگے تو یکا یک ہمارا حکم رات کو یا دن کو ان کے پاس پہنچ جائے کہ اب یہ سب آرائش و زیبائش ہمارے حوالہ کر دو اور اس طرح ہم اسے ایک کٹا ہوا کھیت بنا دیں کہ گویا آج کی طرح وہ کل بھی اس صفت پر نہ رہی تھی پس جس طرح زمین کی یہ آرائش محض عارضی اور اپنے مالکوں کو دھوکہ دینے والی ہے یوں ہی حیات دنیا بھی محض عارضی اور اپنے طالبوں کو دھوکا دینے والی ہے پس تم کو اس پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے اور آخرت کی فکر کرنی چاہئے تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے حیات دنیا کے ناقابل التفات ہونے اور اللہ رب العزت کی توحید اور رسول کی رسالت کو کیسے عمدہ طریق سے ثابت کیا ہے دیکھو ہم یوں وضاحت کے ساتھ دلائل بیان کرتے ہیں مگر ان ہی لوگوں کے لئے جو ان میں غور کریں اور جو غور ہی نہ کریں ان کے لئے سب بیکار ہیں اور اس طرح دلائل بیان کر کے اللہ رب العزت تمام لوگوں کو سلامتی کے گھر جنت کی طرف بلاتے ہیں اور جو چاہے کہ اسے ہدایت ہو اسے سیدھے راستہ کی ہدایت بھی دیں گے پھر اے لوگو تم ہدایت حاصل کر و اور جنت کو ہاتھ سے نہ دو۔

جو لوگ اچھے کام کریں ان کے لئے ان کی اصل نیکی اور اس سے اور بہت کچھ زائد ہے چنانچہ سات سو گونہ تک تو تصریح ہے اور اس سے بھی زائد کا وعدہ ہے اور ان کے چہروں پر تاریکی چھائے گی اور نہ ذلت بلکہ ان کے چہرے روشن ہوں گے اور ان کے منہ پر شوکت و شان برستی ہوگی یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور برخلاف ان کے جن لوگوں نے برائیاں کمائیں ان کے لئے برائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہوا اور اس میں زیادتی نہ کی جائے گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی ان کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور ان کی روسیاہی کی یہ حالت ہوگی کہ گویا ان کے چہروں کو تاریک رات کے تہ بتہ ٹکڑوں سے چھپا دیا گیا ہے یہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ کو رہیں گے پس اے لوگو! تم نیکی کر کے اس کے عمدہ نتائج حاصل کر و اور برائی کر کے اس کے برے نتائج نہ خریدو۔

اور جس روز ہم سب لوگوں کو اپنے پاس اکٹھا کریں گے پھر ہم ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا تھا کہیں گے کہ تم اور تمہارے معبود اپنی اپنی جگہ بے ترتیب ٹھہرے رہو اس کے بعد ہم ان میں آپس میں تفریق کریں گے عابدین کو ایک طرف اور معبودین کو دوسری طرف اور ہر دو فریق کا بیان لیں گے ان کے معبودین ان سے بیزاری ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ تم ہمارے حکم سے ہماری پرستش نہ کرتے تھے اور ہمارے تمہارے درمیان خدا گواہ ہے کہ حکم دینا تو درکنار ہمیں تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی اور ہر شخص اپنے کام کو جانچ لے گا جو کہ اس نے پیشتر کیا تھا کہ اس نے اچھا کیا تھا یا برا اور یہ سب کے سب معبودان باطلہ سے خدا کی طرف جو کہ ان کا واقعی آقا ہے پھیر دیئے جائیں گے اور جو جھوٹ وہ تراشتے رہتے ہیں وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔

یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں آپ ان سے کہئے کہ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے نباتات اُگا کر تمہیں کون رزق دیتا ہے یا کانوں یا آنکھوں کا مالک کون ہے اور زندہ کو مردہ سے یعنی بچہ کو انڈے سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے یعنی انڈے کو جانور سے کون نکالتا ہے اور انتظام عالم کون کرتا ہے جب آپ پوچھیں گے تو وہ یہی کہیں گے کہ جو یہ سب کام کرتا ہے اللہ ہے پس آپ کہئے کہ جب یہ مسلم ہے تو کیا اس خدا سے نہیں ڈرتے اور شرک وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتے الغرض یہ ثابت ہوا کہ وہ اللہ جس کی یہ

Marfat.com

شان ہے کہ وہ تمہارا رازق ہے تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے اپنے کمال قدرت سے مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مدبر عالم ہے تمہارا واقعی رب ہے پس جب کہ حق یہ ہے تو حق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے تو ثابت ہوا کہ غیر خدا کو عملاً یا اعتقاداً رب ماننا محض گمراہی ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم نے دیکھ لیا تمہارے رب کی یہ بات کہ وہ ایمان نہ لے آئیں گے ان نافرمانوں پر بالکل چسپاں ہوگئی کہ باوجود ایسے واضح اور مسکت دلائل سننے کے بھی وہ ایمان نہیں لاتے اور اپنی ضد پر جمے ہوئے ہیں خیر آپ اپنا کام کئے جایئے اور ان کو برابر سمجھائے جایئے تاکہ پورے طور پر اتمام حجت ہو جائے۔

اور مزید اتمام حجت کے لئے آپ ان سے کہئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ آیا تمہارے معبودوں میں کوئی ایسا ہے جو ابتداء پیدا کرتا ہو اور دوبارہ بھی پیدا کرتا ہو اس کے جواب میں وہ اپنا کوئی معبود ایسا نہیں بتلا سکتے لہٰذا آپ کہئے کہ اللہ ابتداً بھی پیدا کرتا ہے اور یہی دلیل ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرے گا کیونکہ دوبارہ پیدا کرنا ابتداً پیدا کرنے کی بہ نسبت کچھ مشکل نہیں ہے اور جب وہ ابتداً پیدا کرسکتا ہے تو دوبارہ بھی ضرور پیدا کرسکتا ہے تم اسی خدا سے پھر کر کہاں لے جائے جارہے ہو اور اس قادر معبود کو چھوڑ کر عاجز معبودوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ اچھا اسے جانے دو یہ تو بہت بڑی بات ہے میں تم سے بہت معمولی بات پوچھتا ہوں تم یہ تو بتلاؤ کیا تمہارے معبودوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے پس اب تم سوچو کہ کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو حق کی طرف ہدایت کرنا تو درکنار خود بھی صحیح راستہ نہیں معلوم کرسکتا ان دلائل سے ثابت ہوا کہ ان کے معبود ہرگز قابل پرستش نہیں اور ان میں بہت سے لوگ کسی دلیل سے ان کی پرستش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک خیال باطل کے پیرو ہیں جس کی کچھ حقیقت نہیں ہے پس ضروری ہے کہ وہ اپنے خیال باطل کو چھوڑ کر حق کو تسلیم کریں مگر وہ ایسا نہیں کرتے اس لئے ان کو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام کاموں سے خوب واقف ہے جو وہ کرتے ہیں اس لئے وہ ان سے ان پر مواخذہ کرے گا۔

اور ہم یہ بتلاتے ہیں کہ یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سوا کسی اور کی جانب سے بنالیا جائے بلکہ وہ تصدیق ہے پہلی کتابوں کی اور بلاشبہ کتاب مفصل ہے پروردگار عالم کی جانب سے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اس نبی نے از خود بنالیا ہے کس قدر لغویات ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ میں نے اتنا بڑا قرآن بنالیا تم ایسی ایک سورۃ ہی لے آؤ۔ خدا کے سوا جن کو تم اپنی مدد کے لئے بلاسکتے ہو ان کو بھی بلالو اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ یہ بنایا ہوا ہے اس سے تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ میرا بنایا ہوا ہے یا خدا کا نازل کیا ہوا۔ الغرض ان کا یہ دعویٰ کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے بلکہ انہوں نے ایک ایسی چیز کو جھٹلایا ہے جس کی انہوں نے بوجہ عدم تدبر کے پوری واقفیت حاصل نہیں کی اور جس کا نتیجہ ابھی تک ان کے پاس آیا یوں ہی بلا تدبر اور بلا دلیل ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی سو تم دیکھ لو کہ ان ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔ اور بعض ان میں ایسے ہیں جو اس قرآن کو دل سے مانتے ہیں کہ یہ واقعی خدا کا کلام ہے مگر عناداً انکار کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ وہ اس میں تدبر نہیں کرتے اور اسلئے وہ اسے نہیں مانتے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور یہ جو ہم نے بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے کیونکہ تمہارا رب ان مفسدین سے پورے طور پر واقف ہے اور خوب جانتا ہے کہ کون کیسا ہے اور کون کیسا۔ اللہ رب العزت ہم پر رحم فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 103

سورہ یونس آیت نمبر 41 تا 53 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ
اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ
خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا
جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

Marfat.com

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ
لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ
أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ
تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ
هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ
قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اگر وہ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو کہہ دو کہ میرا عمل میرے لئے ہے اور تمھارا عمل تمھارے لئے تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو ٥ اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمھاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے جب کہ وہ سمجھ سے کام نہ لے رہے ہوں ٥ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو تمھاری طرف دیکھتے ہیں تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھاؤ گے اگر چہ وہ دیکھ نہ رہے ہوں ٥ اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ٥ اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا گویا کہ وہ بس دن کی ایک گھڑی دنیا میں تھے وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے بے شک سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور وہ راستہ پر نہ آئے ٥ ہم تمہیں اس کا کوئی حصہ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا تمھیں وفات دے دیں بہر حال ان کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے پھر اللہ گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کر رہے ہیں ٥ اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب ان کا رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے ٥ اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوتا ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو کہو کہ میں اپنے واسطے بھی برے اور بھلے کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے ہر امت کے لئے ایک وقت ہے جب ان کا وقت آجاتا ہے تو پھر نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہوتے اور نہ آگے ٥ کہو کہ بتاؤ اگر اللہ کا عذاب تم پر رات کو آپڑے یا دن کو آجائے تو مجرم لوگ اس سے پہلے کیا کرلیں گے ٥ پھر کیا عذاب واقع ہو چکے گا تب اس پر یقین کرو گے اب

Marfat.com

قائل ہوئے اور تم اسی کا تقاضا کرتے تھے ٥ پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو یہ اسی کا بدلہ ہے جو کچھ تم کماتے تھے ٥ اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہو کہ ہاں میرے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس کو تھکا نہ سکو گے ۔

تشریح: اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں خواہ عناداً یا جہل سے تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں اپنا سچا ہونا ہر ممکن طریق سے سمجھا چکا ہوں اب بھی اگر تم نہیں مانتے تو میرا عمل میرے لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے تم میرے کام سے بے تعلق ہو میں تمہارے کام سے بے تعلق ہوں جزائے عمل کے وقت تمہیں تمہارے اعمال کا نتیجہ مل جائے گا اور مجھے میرے اعمال کا۔ اور کچھ ان میں ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگا کر تمہارے نصائح سنتے ہیں مگر قبول مقصود نہیں ہے اس لئے ان کا سننا نہ سننے کے برابر ہے اور وہ گویا بہرے ہیں تو کیا تم بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو اگر چہ وہ سمجھ بھی نہ رکھتے ہوں جب کہ ایسا نہیں ہے تو ان کا اسے قبول نہ کرنا کچھ بعید نہیں ۔ اور کچھ ان میں ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں مگر تعجب وحیرت سے کہ اسے کیا ہو گیا کہ یہ ایسی باتیں کرتا ہے لہٰذا وہ اندھے اور نابینا ہیں اور جبکہ ایسا ہے تو کیا تم اندھوں کو ہدایت کر سکتے ہو جبکہ ایسا نہیں ہے تو ان کا ہدایت نہ پانا بھی بالکل معقول ہے الغرض اگر یہ لوگ تم کو دیکھ کر اور تمہاری باتیں سن کر ہدایت حاصل نہ کریں تو آپ کا قصور نہیں بلکہ خود ان کا نقصان ہے۔

اس پر اگر یہ سوال ہو کہ خدا نے ان کو اندھا اور بہرا کیوں بنایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً خدائے تعالیٰ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتے چنانچہ اس نے ان کو قوائے مدرکہ اور سوچنے سمجھنے کی قابلیت اور قبول حق کا اختیار سب کچھ دیا تھا مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں کہ ان سے کام نہ لے کر ان کو معطل کر دیتے ہیں مثلاً جس وقت خدا نے کسی کو آنکھیں دی ہیں اور وہ کنوئیں کو دیکھ کر بھی آنکھ بند کر لے یا اپنی آنکھوں کو پھوڑ لے اور کنوئیں میں گر جائے تو یہ خدا نے اس پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور یہ لوگ قیامت کے بھی منکر ہیں اور اصل حیات وہ حیات دنیا ہی کو سمجھے ہوئے ہیں لیکن جس روز ہم ان کو جمع کریں گے اس ایک دن کی درازی کے مقابلہ میں بھی ان کی حیات دنیا کی کوئی حقیقت نہ ہوگی چنانچہ اس روز انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ صرف دن کی اس گھڑی کی مقدار دنیا میں رہے ہیں جس کو وہ آپس میں پہچانتے ہیں اس سے تم اس دن کی درازی اور ان کی حیات دنیا کی درازی کا موازنہ کر سکتے ہو یہ تو صرف ایک دن تھا ورنہ چونکہ وہ حیات غیر متناہی ہے اس لئے مجموعی حیات اخروی سے تو اسے کچھ نسبت نہیں۔ الغرض بڑے گھاٹے میں ہیں وہ لوگ جو خدا کے ملنے کو جھٹلاتے ہیں اور اس طرح بہت تھوڑی زندگی کے لئے غیر متناہی زمانہ کی مصیبت مول لیتے ہیں اور وہ بالکل صحیح رستہ پر نہیں ہیں اور تم جس عذاب کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں وہ نہ دنیا کے ساتھ مخصوص ہے اور نہ اس کے لئے دنیا میں کوئی معیار مقرر ہے بلکہ وہ آخرت میں تو لازم ہے اور دنیا میں محتمل۔ خواہ ہم ان کو دنیا میں بھی عذاب دے کر اس سزا کا نمونہ آپ کو دکھلا دیں یا بلا نمونہ دکھلائے آپ کو وفات دیدیں دونوں صورتوں میں عذاب سے نہیں بچ سکتے کیونکہ آخر ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ان کے ان کاموں کا مشاہدہ بھی کر رہا ہے جو وہ کرتے ہیں پھر وہ عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہیں پس انہیں سزا دی جانا ضروری ہے اور وہ ان سے ٹل نہیں سکتیں لہٰذا ان کو مطمئن نہ ہونا چاہئے۔

آپ ان کے لئے کوئی نئے رسول نہیں ہیں کیونکہ ہر امت کے لئے ایک رسول ہے پس اسی قاعدہ سے آپ ان کے رسول ہیں پس جبکہ ان کے پاس ان کا رسول آ گیا اور اس نے ان کو احکام خداوندی کی تبلیغ کر دی جس کو انہوں نے جھٹلایا تو اب ان کے درمیان بالکل

Marfat.com

منصفانہ فیصلہ کیا جائے گا اوران پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا اور اس وعدہ کو سن کر وہ کہیں گے کہ یہ وعدہ جو کہ بار بار کیا جاتا ہے آخر کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ آپ اس کے جواب میں کہئے کہ میں تمہیں عذاب دینے کا تو کیا اختیار رکھتا میں تو اپنے لئے بھی نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، نہ نفع کا، ہاں جو نفع یا نقصان خدا چاہے وہ مجھے پہنچ سکتا ہے۔ ہر امت کے لئے خدا کی جانب سے ایک معیاد معین ہے۔ جب وہ معیاد آئے گی اس سے وہ لوگ نہ گھڑی بھر پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں پس یہی حالت تمہاری بھی ہے۔

آپ ان سے کہئے کہ اچھا تم مجھے یہ تو بتاؤ کہ خواہ اس کا عذاب رات میں آوے یا دن میں آخر مجرمین کو اس کی کیا جلدی ہے اور وہ خواہ مخواہ کیوں جلدی مچاتے ہیں کیونکہ ان کا اس میں نقصان ہی ہے فائدہ کچھ بھی نہیں پھر جلدی مچانا یہ ایک مستقل حماقت ہے ان کو تو جتنی بھی دیر ہو غنیمت سمجھنا چاہئے ہاں کیا جب وہ واقع ہوگا تب ایمان لاؤ گے لیکن اس وقت کا ایمان کچھ مفید نہ ہوگا کیونکہ اس وقت کہا جائے گا کہ کیا اب ایمان لاتے ہو حالانکہ تم اس کی جلدی مچاتے تھے پس جبکہ تم اس کے منکر تھے تو اب بھی ایمان نہ لاؤ اور کہہ دو کہ یہ تو کھلا جادو ہے اس کے بعد ان ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو یہ سزا تم کو ان ہی گناہوں کی سزا دی جا رہی ہے جو تم کمایا کرتے تھے اور وہ یہ بھی تم سے پوچھیں گے کہ کیوں جی کیا یہ جو آپ کہتے ہیں سچ ہی ہے یا تم ہمارے ڈرانے کے لئے ایسا کہتے ہو تم کو خدا کی قسم سچ سچ بتلا دو آپ کہہ دیجئے کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ بالکل سچی بات ہے اور بالکل ڈراوا نہیں ہے اور تم خدا کو کسی بات میں عاجز نہیں کر سکتے پھر وہ تمہیں دھوکہ کیوں دے گا نیز تم اس کے قبضہ میں سے بھی نہیں نکل سکتے کہ وہ تمہیں سزا نہ دے سکے پھر اس کے جھوٹ ہونے کی کیا وجہ۔

بعض لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ملک سے بھاگ کر دوسرے ملک میں چلے جائیں گے تو عذاب سے بچ جائیں گے۔ تم بھاگ کر جہاں بھی جاؤ گے اللہ کا عذاب تمہیں خود پکڑے گا۔ اور اسکی گرفت سے کوئی نہیں بچ سکتا ہے۔ یہ بڑی نادانی والی بات ہے یہ بیوقوفی ہے۔ کہ ہم جرم بھی کریں اور اسکی دی ہوئی نعمتوں کا استعمال بھی کریں۔ شرک بھی کریں اور اسکی زمین پر بھی چلیں پھر بھی افسوس ہوتا ہے ایسے لوگوں پر۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

14/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 104

سورۂ یونس آیت نمبر 54 تا 70 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا
یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ
وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا
یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾
وَ مَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَ مَا

Marfat.com

تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ
عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ
عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ
اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ
اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا
يَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ لَا
تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحۡزُنۡكَ
قَوۡلُهُمۡ‌ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا‌ ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ
مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ‌ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا
يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ
مُبۡصِرًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ‌ ؕ هُوَ الۡغَنِىُّ‌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ اِنۡ
عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا‌ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾
قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ ؕ
مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ
الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اگر ہر ظالم کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو وہ اس کو فدیہ میں دے دینا چاہے گا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنے دل میں پچھتائیں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ہ یاد رکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ہ اے لوگو تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے نصیحت آگئی اور اسکے لئے شفاء جو سینوں میں ہوتی ہے اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ہ کہو کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے اب چاہئے کہ لوگ خوش ہوں یہ اس سے بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں ہ کہو یہ بتاؤ کہ اللہ نے جو رزق تمھارے لئے اتارا تھا پھر تم نے اس میں سے کچھ کو حرام ٹھہرایا اور کچھ کو حلال کہو کیا اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر جھوٹ لگا رہے ہو ہ اور قیامت کے دن کے بارے میں ان لوگوں کا کیا خیال ہے جو اللہ پر جھوٹ لگا رہے ہیں بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ہ اور تم جس حال میں بھی ہو اور قرآن میں سے جو حصہ بھی سنا رہے ہو اور لوگو تم جو کام بھی کرتے ہو ہم تمھارے اوپر گواہ رہتے ہیں جس وقت تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز غائب نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہے ہ سن لو اللہ کے دوستوں کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ہ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے ہ ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے ہ اور تمہیں ان کی بات غم میں نہ ڈالے زور سب اللہ ہی کے لئے ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے ہ سنو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور وہ محض انکل دوڑا رہے ہیں ہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لئے رات بنائی تاکہ تم سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا بے شک اسمیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں ہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے وہ پاک ہے بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تمھارے پاس کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ پر ایسی باتیں گھڑتے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے ہ کہو جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے ہ ان کے لئے بس دنیا میں تھوڑا فائدہ اٹھا لینا ہے پھر ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے پھر ان کو ہم اس انکار کے بدلے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ہ

تشریح: خیر وہ عذاب واقع ہوگا اور ایسا سخت ہوگا کہ اگر ہر شخص کے پاس جس نے کفر و شرک کر کے ظلم کا ارتکاب کیا تمام زمین کا مال واسباب ہوتا اور اس کو دے کر وہ اس عذاب سے بچ سکتا ہے تو وہ سب دے کر چھوٹ جاتا اور یہ ظالم لوگ جب اس عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پشیمان ہونگے کہ ہم نے ایسے کام کیوں کئے تھے کہ ایسی سزا میں گرفتار ہوئے کاش ہم وہ کام نہ کرتے۔ ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا اور یہ سزا کی سختی جرم کے شدید ہونے کی وجہ سے ہوگی نہ ظلماً جو لوگ قیامت کا یا سزا کا انکار کرتے ہیں ان کو خوب سن لینا چاہئے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

Marfat.com

سب اللہ ہی کا ہے ان میں وہ جو چاہے تصرف کر سکتا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا نیز خوب سن لینا چاہئے کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں وہ اس کے ماننے میں تامل یا ان کا انکار کرتے ہیں۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اس لئے مر کر زندہ ہونا کوئی قابل انکار بات نہیں اور یہ صحیح ہے کہ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اے لوگو دیکھو تمہارے رب کی جانب سے اس کے ماننے والوں کے لئے ایک سراپا نصیحت اور دلوں کے امراض کی شفاء اور سراسر ہدایت اور سراسر رحمت کتاب آئی ہے۔ اے رسول آپ کہہ دیں کہ خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے اس کے ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ اس کے آنے سے خوش ہوں کیونکہ وہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن کو وہ اکٹھا کرتے ہیں جیسے مال وغیرہ کیونکہ ان کا نفع محض عارضی ہے اور اس کا نفع دائم۔ پھر دونوں کے منافع میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے اور چونکہ یہ نفع مومنین کے ساتھ خاص ہے اس لئے جو لوگ مومن نہیں ہیں ان کو ایمان لا کر ان منافع سے بہرہ ور ہونا چاہئے۔

اور فرماتے ہیں کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے یہ بھی کہئے کہ یہ تو بتاؤ کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اتارا تھا پھر تم نے اس میں کچھ حرام اور کچھ حلال بنالیا آخر اس کا منشا کیا ہے آپ کہہ دیں کہ کیا اس نے تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دی تھی یا تم خدا پر جھوٹ تراشتے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دی ہے یہ کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں۔ اب غور کیا جائے کہ یہ کتنی بڑی جرات ہے اور قیامت میں ان لوگوں کا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تراشتے ہیں کیا خیال ہوگا کیا وہ سمجھیں گے کہ ہم دوزخ سے بچ جائیں گے ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ لوگ اتنی بڑی جرات کیوں کرتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑے مہربان ہیں کہ ان کو طرح طرح سے ان کے نفع کی باتیں سمجھاتے ہیں مگر بہت سے لوگ قدر نہیں کرتے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم تم کو بھی متنبہ کرتے ہیں کہ جب تم کسی کام میں ہوتے ہو اور تم اس کتاب سے کچھ پڑھتے ہو اور اے لوگو اسی طرح ہم تم سے بھی کہتے ہیں کہ تم کوئی کام نہیں کرتے مگر ہم اس کو مشاہدہ کرتے ہوتے ہیں جبکہ تم اس میں مصروف ہوتے ہو تمہارے رب سے ذرا برابر چیز بھی غائب نہیں نہ زمین میں، نہ آسمان میں اور نہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی سے بڑی مگر وہ کتاب یعنی لوح محفوظ میں درج ہے اس لئے تم سب کو اپنے ہر کام میں اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ ہم جو یہ کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے وہ ہمیں اس کا بدلہ دے گا۔ تو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔

خوب سن لو کہ جو خدا کے دوست ہیں وہ اپنے ہر کام میں اس کی رضا جوئی ملحوظ رکھتے ہیں ان پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے کیونکہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور خدا سے ڈریں جن کو اللہ تعالیٰ کا دوست کہا گیا ہے ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی یہ اللہ تعالیٰ کی کہی ہوئی بات ہے اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی باتیں بدلتی نہیں یہی بات بڑی کامیابی ہے۔ اور سخت محروم ہیں وہ لوگ جو اس سے محروم رہیں پس سب کو چاہئے کہ وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اور کہتے ہیں کہ مشرکین کے مقابلہ میں دلائل قائم فرما کر ان کو کفر پر دھمکی اور ایمان کی ترغیب دے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول یہ ضرور ہے کہ یہ مشرکین واہی تباہی باتیں کرتے ہیں مگر آپ ان کا کچھ خیال نہ کریں اور آپ ان کی بات سے مغموم نہ ہو جائیں کیونکہ اللہ رب العزت کو پورا قابو حاصل ہے وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

Marfat.com

اے لوگو خوب سن لو کہ جو کوئی بھی آسمان میں ہے اور جو کوئی بھی زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کے ہیں اور ان میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو لوگ خدا کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ درحقیقت خدا کے شریکوں کی پیروی نہیں کرتے کیونکہ اس کا کوئی شریک ہی نہیں بلکہ وہ محض ایک گمان باطل کی پیروی کرتے ہیں اور محض اٹکل لگاتے ہیں۔ وہ خدا وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اپنے مقاصد حاصل کرو اس میں بہت سے دلائل توحید ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو سنیں اور جو سننا ہی پسند نہ کریں ان کے لئے کچھ بھی نہیں پس تم کو چاہئے کہ تم سنو اور سمجھو

خیر اب ہم دوسری بات بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ ان لوگوں نے خلاف عقل ونقل صرف تجویز شرکا ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ خدا نے اولاد بنائی چنانچہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں پاک ہے وہ اس بہتان سے وہ بے نیاز ہے اولاد وغیرہ سے پھر اسے اولاد کی کیا ضرورت تھی نیز جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اس کی ملک ہے اور کیا مملوک بھی اولاد ہوسکتی ہے اگر مملوک اولاد ہو تو پھر فرشتوں کی کیا تخصیص ہے ہر چیز کو اولاد ہونا چاہئے۔ الغرض یہ خیال محض باطل ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیں کہ جو لوگ خدا پر افتراء کرتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ آخرت میں اس کی سزا ان کو ضرور ملے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ دنیا میں بھی سزا مل جائے لیکن اگر دنیا میں سزا نہ ملے تو اس کو کامیابی نہ سمجھنا چاہئے۔ پھر ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہوگی اس کے بعد ہم انہیں اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے ہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جب کہ یہ حالت ہے تو اسے کون عقل مند کامیابی کہہ سکتا ہے۔

مشرک بھی کیسی کیسی شکلیں بدلتا ہے۔ کبھی انسان کہتا ہے اتنی ساری کائنات کے نظام کو وہ اکیلا کیسے چلا سکتا ہے۔ اسلیئے یہ دیگر معبود معاون ہیں، کبھی کہتا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں یعنی اللہ رب العزت کی اولاد بناتے ہیں کہ اسکی بیوی بھی ہے اولاد بھی ہے اور اسکے دیگر رشتے دار بھی۔ کبھی گائے کبھی مکھی، کبھی بیل اور مختلف اشیاؤں میں رب کو تلاش کرتا ہے یہ سب چیزیں باطل ہیں۔ قرآن مجید میں سورۃ الاخلاص میں واضح طور پر فرمادیا ہے۔ کہ اللہ رب العزت وہ رب ہے جو اکیلا ہے وہ ایسا رب ہے کہ اس میں بے نیازی ہے۔ نہ اسکا کوئی باپ ہے۔ اور نہ ہی اسکی کوئی اولاد ہے۔ اور اسکا کسی بھی معاملہ مین کوئی بھی شریک یا ساتھی نہیں، وہ ہر کام کو اکیلا کرتا ہے۔ اور اسکے کرنے میں ذرہ بھر تھکاوٹ نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کی حفاظت کرنے میں اس کو مشکل آتی ہے دوستو عقائد میں سے عقیدہ توحید کی اصلاح کی جائے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں توحید سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

15/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 105

سورہ یونس آیت نمبر 71 تا 92 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍۘ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَ تَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ
اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ (71) فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ
فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (72) فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی
الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓىٕفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۚ
فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ (73) ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا
كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ (74)
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ

Marfat.com

بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا
اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ
فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ
بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا
مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾
وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى
اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهِمْ اَنْ
یَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
فَعَلَیْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ

Marfat.com

وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ
سَبِیْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾
وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْیَوْمَ
نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ
النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اوران کونوح (علیہ السلام) کا حال سناؤ جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا تم پر گراں ہو گیا ہے تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تم اپنا متفق فیصلہ کرلو اور اپنے شریکوں کو بھی ساتھ لے لو تمہیں اپنے فیصلہ میں کوئی شبہ باقی نہ رہے پھر تم لوگ میرے ساتھ جو کچھ چاہتے ہو کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو ٥ اگر تم اعراض کرو گے تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی ہے میری مزدوری تو اللہ کے ذمہ ہے اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہوں ٥ پھر انھوں نے اس کو جھٹلا دیا تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور ان کو جانشین بنایا اور ان لوگوں کو غرق کر دیا جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا دیکھو کہ کیا انجام ہوا ان کا جن کو ڈرایا گیا تھا ٥ پھر ہم نے نوح کے بعد رسول بھیجے وہ ان کے پاس کھلی کھلی دلیلیں لے کر آئے مگر وہ اس پر ایمان لانے والے نہ بنے جس کو پہلے جھٹلا چکے تھے اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ٥ پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا مگر انھوں نے گھمنڈ کیا اور وہ مجرم لوگ تھے ٥ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے سچی بات پہنچی تو انھوں نے کہا یہ تو

Marfat.com

کھلا ہوا جادو ہے ٥ موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حق کو جادو کہتے ہو جب کہ وہ تمھارے پاس آ چکا ہے کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادو والے کبھی فلاح نہیں پاتے ٥ انھوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس راستے سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور اس ملک میں تم دونوں کی بڑائی قائم ہو جائے اور ہم کبھی تم دونوں کی بات ماننے والے نہیں ہیں ٥ اور فرعون نے کہا کہ تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو کچھ تمھیں ڈالنا ہے ڈالو ٥ پھر جب جادوگروں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ جو کچھ تم لائے وہ جادو ہے بے شک اللہ اس کو باطل کر دے گا اللہ یقیناً مفسدوں کے کام کو سدھرنے نہیں دیتا ٥ اور اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دیکھاتا ہے خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار ہو ٥ پھر موسیٰ کی قوم میں سے چند نوجوانوں کے سوا کسی نے نہ مانا فرعون کے ڈر سے اور خود اپنی قوم کے بڑے لوگوں کے ڈر سے کہ کہیں وہ ان کو کسی فتنہ میں نہ ڈال دے بے شک فرعون زمین میں غلبہ رکھتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حد سے گزر جاتے ہیں ٥ اور موسیٰ نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم واقعی فرماں بردار ہو ٥ انھوں نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بناہ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں سے نجات دے ٥ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر مقرر کر لو اور اپنے ان گھروں کو قبلہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور اہل ایمان کو خوش خبری دیدو ٥ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں رونق اور مال دیا ہے اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو بھٹکائیں اے ہمارے رب ان کے مال کو غارت کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں ٥ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کی گئی اب تم دونوں جمے رہو اور ان لوگوں کی راہ کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے ٥ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے پیچھا کیا سرکشی اور زیادتی کی غرض سے یہاں تک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں اس سے فرماں برداروں میں سے ہوں ٥ کیا اب اور اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا ٥ پس آج ہم تیرے بدن کو بچائیں گے تا کہ تو اپنے بعد والوں کے لئے نشانی بنے اور بیشک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل رہتے ہیں ٥

تشریح: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پیغام مذکور پہنچا دیجئے اور ان کو نوح علیہ السلام کی خبر سنایئے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا یہاں رہنا اور تمہیں خدا کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کرنا تم پر گراں ہے اور تم یہ چاہتے ہو کہ میں یہاں نہ رہوں یا تمہیں نصیحت نہ کروں تو میرا خدا پر بھروسہ ہے اب تم اپنے معبودوں سمیت میرے خلاف اپنی تدبیر کر لو پھر یہ بھی نہ ہو کہ کوئی بات تم پر مخفی رہے بلکہ خوب سوچ سمجھ کر ایسی تدبیر اختیار کرو جس میں ناکامی کا تمہیں وہم بھی نہ ہو تب اس کو مجھ پر جاری کر دو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو پھر دیکھو کہ تم کامیاب ہو سکتے ہو یا نہیں اگر تم کامیاب ہو جاؤ تو تمہارا مقصود حاصل ہے اور اگر نا کام رہو تو سمجھ لو کہ میں جھوٹا نہیں ہوں بلکہ میری پشت پر وہ قوت ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور سمجھ لو کہ تمہارے معبود سب بیکار ہیں یہ ایک واضح دلیل ہے میری سچائی کی اب اگر تم اس پر بھی روگردانی کرو تو میرا کوئی نقصان نہیں کیونکہ میں نے اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا کہ اس کے نہ ملنے سے میرا نقصان ہو گا میرا معاوضہ پروردگار عالم کے ذمہ ہے سو وہ ہر حالت میں مجھے ملے گا خواہ

Marfat.com

تم مانو یا نہ مانو اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں اس کا تابعدار رہوں سو میں اس اطاعت پر قائم ہوں۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ معقول باتیں سن کر ان کی تصدیق کرتے انہوں نے ان کی تکذیب کی اب اللہ تعالیٰ نے ان کو اور جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے بچالیا اور ان کو غرق ہونے والی قوم کا زمین میں جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا۔ اے رسول تم دیکھو کہ ان تکذیب کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا اور ان لوگوں کو اسی نتیجہ سے مطلع کرو تا کہ وہ عبرت حاصل کریں۔

اس کے بعد جب پھر گمراہی پھیلی تو ہم نے ان کی قوم کی طرف مختلف اوقات میں یا مختلف مقامات میں دوسرے رسول بھیجے جن کی انہوں نے تکذیب کی جس کے اثر سے ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ہم یوں حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر کردیتے ہیں اور ان کو سنا دیجئے کہ اگر انہوں نے بھی تکذیب پر اصرار کیا تو ان کے دلوں پر بھی مہر کردی جائے گی۔

پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو اپنے احکام دے کر فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی ان کے ماننے سے تکبر کیا اور مجرم جماعت بن گئے چنانچہ جب ان کے پاس ہمارے یہاں سے ایک واقعی شے آئی مثلاً اژدھا یا ید بیضاء تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اب موسیٰ علیہ السلام نے کہا ذرا سمجھو تو سہی کیا یہ جادو ہے اور کیا جادو ایسا ہی ہوتا ہے اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ ان کا خیال بالکل غلط ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جادوگر کامیاب نہیں ہوتے بلکہ ان کا جادو کھل جاتا ہے چنانچہ عنقریب جادو کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

فرماتے ہیں کہ یہ جواب سن کر انہوں نے دوسرا پہلو اختیار کر لیا اور انہوں نے کہا کہ کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریق سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور تا کہ ملک میں تمہارے لئے ریاست حاصل ہو اور ہم تمہاری تصدیق کرنے والے نہیں ہیں پس تم ہم سے اس کی توقع نہ رکھو ہم تمہارے فریب میں آ کر تم کو اس مقصد میں کامیاب کریں گے۔ اور فرعون نے یہ بھی کہا کہ ہر ماہر فن جادوگر کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں اسے شکست دے کر اس کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کروں چنانچہ اس کے حکم کی تعمیل کی گئی اور جادوگر حاضر کئے گئے اور مقابلہ کے لئے دن اور مقام بھی طے ہو گیا اب جب کہ جادوگر میدان میں آئے تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنا جادو پہلے ڈالیں یا ہم ڈالتے ہیں۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے پس جب کہ انہوں نے ڈالا تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو انہوں نے ڈالی تھیں سانپ بن گئیں پس اول تو موسیٰ علیہ السلام ڈرے مگر اللہ رب العزت کے اطمینان دلانے پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا جو تم لائے ہو یہ جادو ہے اللہ رب العزت ضرور اسے باطل کریں گے کیونکہ اللہ رب العزت امتحان کے موقع پر مصلحین کے مقابلہ میں مفسدین کے کام کو درست نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے حق کو حق ثابت کردیں گے اگرچہ جرائم پیشہ لوگوں کو ناپسند ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔

اس پر بھی موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کی قوم میں سے کسی نے تصدیق نہ کی بجز اس کی قوم کے مختصر سے لوگوں کے وہ بھی فرعون اور اس کی جماعت سے ڈرتے ڈرتے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں تکلیف دیں اور یہ ان کا خوف بالکل بجا تھا کیونکہ واقعی فرعون زمین میں بادشاہ تھا اور اسے رعایا پر پورا قابو حاصل تھا اور وہ اس کے ساتھ ناحق ستانے میں حد سے بڑھ چکا تھا۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اے میری جماعت تم خدا پر ایمان لا چکے ہو تو اس پر بھروسہ کرو اگر تم اس کے مطیع ہو کیونکہ اس کا یہی حکم ہے کہ مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اس پر انہوں نے کہا کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں اے

Marfat.com

ہمارے پروردگار آپ ہمیں ان ظالموں کا تختہ مشق نہ بنائیے اور ہمیں ان کافر لوگوں سے نجات دیجئے تا ہم آزادی و بے فکری کے ساتھ آپ کی عبادت کر سکیں۔

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کی طرف یہ وحی بھیجی کہ تم مصر میں جو تمہاری قوم ہے ان کے گھروں میں رہو اور ایک گھر میں بھی نہ رہو کیونکہ لوگ تمہارے دشمن ہیں ممکن ہے کہ وہ تمہیں خفیہ طور پر کوئی ضرر پہنچانے کی کوشش کریں اور تم اور تمہاری قوم اپنے گھروں کو ہی قبلہ بناؤ اور گھروں میں ہی با قاعدہ نماز پڑھتے رہو اور مسلمانوں کو ان کی اطاعت اور جانبازی پر خوشخبری دیتے رہو تا کہ ان کی ہمت مضبوط رہے۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھ کر کہ ہم گروہ فرعون کے ہاتھوں میں اس قدر تنگی میں ہیں کہ ہماری جان بھی خطرے میں ہے اور ہم آزادی کے ساتھ خدا کی عبادت بھی نہیں کر سکتے ہم سے دعا کی اور کہا ہمارے پروردگار آپ نے فرعون اور اس کی جماعت کو دنیوی زندگی میں آرائش کا سامان اور بہت سے مال دیئے اے ہمارے پروردگار یہ چیزیں آپ نے ان کو اس لئے دیں تا کہ وہ لوگوں کو ان کے ذریعہ سے آپ کی راہ سے گمراہ کریں۔ پس اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں کا صفایا کر دیجئے اور ان کے دلوں کو مضبوط پکڑ لیجئے کہ وہ ایمان نہ لائیں تا کہ آنکہ وہ تکلیف دہ عذاب آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تمہاری درخواست منظور کی گئی پس تم سیدھے رہنا اور نادانوں کی راہ کی پیروی نہ کرنا اور جب کہ اس دعا کی قبولیت کے ظہور کا وقت ہوا تو ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے گزارا، پس فرعون ان کی طلب میں اور دوڑ کر ان کے پیچھے لگ لیا اور اب تک بھی دشمنی پر آمادہ رہا اور ایمان نہیں لایا یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا اس وقت اس نے کہا میں نے مان لیا کہ واقعی کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ ہم نے کہا کہ کیا اب تو ایمان لایا حالانکہ تو نے پہلے نافرمانی کی اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا اب ایمان لانے سے کیا ہوتا ہے پس آج تجھے صرف تیرے جسم کے ذریعہ سے نجات دیں گے یعنی تجھے مار کر تیری لاش دریا سے باہر نکالیں گے تا کہ بعد کے آنے والوں کے لئے ہماری الوہیت کی ایک دلیل بنے۔ آخر ہم نے فرعون کو مع لشکر کے دریا میں غرق کر دیا۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو جس ذلت اور درماندگی کی حالت ابھی تمہیں معلوم ہو چکی ہے ایسی رہنے کی جگہ میں رکھا جیسی ہونی چاہئے یعنی مصر و شام اور ہم نے انہیں عمدہ چیزیں کھانے کو دیں یہ واقعات بنی اسرائیل کو بخوبی معلوم تھے اور معلوم ہیں اور ان کا مقتضی یہ تھا کہ یہ سب متفقہ طور پر خدا کی پرستش کرتے مگر انہوں نے اختلاف کیا اور نئے نئے دین تراش لئے۔ جن کا اللہ تعالیٰ ہی قیامت میں فیصلہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہیں کہ یہ واقعات موسیٰ علیہ السلام و فرعون اور بنی اسرائیل کے جو ہم نے آپ سے بیان کئے ہیں بالکل سچ ہیں اور گو آپ کو ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے مگر ہم آپ کو مزید اطمینان دلانے کے لئے بطور انتہائی گفتگو کے کہتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے اب اگر تمہیں ان باتوں میں کچھ بھی شک ہو جن کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے آپ ان واقعات کو ان لوگوں سے دریافت کر لیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں اس سے زیادہ اطمینان کی کیا صورت یقیناً اور بے شبہ تمہارے پاس تمہارے رب کے یہاں سے بالکل سچ آیا پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا اور ان لوگو

Marfat.com

میں سے نہ ہونا جنہوں نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی کہ ایسا کر کے آپ نقصان میں رہنے والوں میں سے ہو جاویں۔ یہ باتیں ایسے ہیں جن کو سن کر ہر شخص کو ایمان لے آنا چاہئے کیونکہ ان سے موجودہ نبی کی نبوت اور انبیاء کے جھٹلانے والوں کا انجام بخوبی ثابت ہیں۔

مگر جن لوگوں پر تمہارے رب کی یہ بات چسپاں ہوگئی ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ہر نشانی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تا وقت یہ کہ وہ تکلیف و عذاب کو آنکھ سے نہ دیکھ لیں لیکن اس وقت ایمان لانا کچھ نافع نہ ہوگا اور جب کہ رویت عذاب کے قبل ایمان نافع نہیں تو جو بستیاں تکذیب کی بدولت ہلاک کر دی گئیں اور وہ عین رویت کے وقت ایمان لائیں کہ جو ان کو نافع نہ ہوا انہوں نے سخت نادانی کی کہ عذاب دیکھ کر ایمان لائے اور پہلے ایمان نہ لائے وہ پہلے کیوں نہ ایمان لے آئے کہ ان کا ایمان انہیں نافع ہوتا۔

بجز قوم یونس علیہ السلام کے کہ اس نے دانائی کی کہ وہ پہلے ایمان لے آئی چنانچہ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے حیات دنیا میں رسوائی کا عذاب جس کا ان سے بشرط عدم ایمان وعدہ کیا گیا تھا دور کر دیا اور ہم نے ایک وقت تک انہیں حیات دنیا سے بہرہ اندوز کیا پس ان لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ عذاب سے پہلے ایمان لے آئیں جیسے قوم یونس علیہ السلام ایمان لے آئی تھی تا کہ ان کا ایمان ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں نافع ہو اور دوسری بستیوں کی طرح رویت عذاب کے منتظر نہ رہیں وہ اس وقت ایمان نہ دنیا میں فائدہ بخش ہے اور نہ آخرت میں۔

اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی ہدایت میں اتنا غلو کیوں کرتے ہیں اگر زبردستی مسلمان بنانا اللہ تعالیٰ منظور ہوتا تو کیا یہ لوگ اس کے قبضہ سے باہر تھے کہ وہ ایمان نہ لاتے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو کیا روئے زمین کے تمام لوگ ایمان لے آتے پس جب کہ خدا کو جبر منظور نہیں تو کیا آپ لوگوں کو یہاں تک مجبور کرتے ہیں کہ وہ خواہی نہ خواہی مؤمن ہو جائیں اس قدر غلو نامناسب ہے۔ اور کسی شخص کو یہ بات حاصل نہیں ہے کہ وہ از خود ایمان لے آئے ہاں خدا کے حکم سے ایمان لا سکتا ہے اور خدا کا حکم عادۃً انہیں لوگوں کو ہوتا ہے جو ایمان لانے کے لئے اپنے اختیار کو کام میں لائیں اور جو عناد سے کام لیں ان کے لئے نہیں ہوتا اور وہ ان کے بے سمجھ لوگوں پر نجاست کفر کو مسلط کر دیتا ہے۔

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان مشرکین سے کہئے کہ تم دیکھو تو سہی آسمانوں میں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں ان کو دیکھنے سے تمہیں معبود حقیقی کا پتہ چلے گا اور تم سمجھو گے کہ معبود حقیقی وہ ہے جو کہ ان اشیاء عجیبہ کا خالق اور علیم و خبیر و قدیر اور مدبر عالم ہے نہ کہ یہ پتھر اور دوسری عاجز مخلوقات جن کو تم پوجتے ہو مگر یہ سب انہیں کے لئے ہے جو مانیں اور جو نہ مانیں ان کے لئے دلائل اور ڈرانے والے کچھ بھی کارآمد نہیں جیسے یہ جاہل اور ضدی لوگ ہیں پس جبکہ وہ ان باتوں پر بھی ایمان نہیں لاتے تو کیا وہ کسی اور بات کے منتظر ہیں بلکہ ان کی شامت آئی ہے۔ اچھا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جب تم کو عذاب کے دنوں کا انتظار ہے تو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ تم پر عذاب نازل ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا قاعدہ ہے کہ جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو ہم اپنے رسولوں کو اور جو ان پر ایمان لے آئے ان کو بچا لیتے ہیں اگر ان لوگوں پر عذاب نازل ہوا تو ہم مومنین کو بچائیں گے پس عذاب کے نزول کی صورت میں ان ہی کا نقصان ہوگا جو تکذیب پر مصر ہیں اور مومنین کو اس سے ضرر نہ

Marfat.com

ہوگا یہ اس لئے جتلا دیا گیا کہ یہ لوگ اس سے خوش نہ ہوں کہ جب عذاب آوے گا تو اگر ہم ہلاک ہوں گے تو مسلمان بھی ہلاک ہونگے اور جب کہ مسلمان بھی نہ رہیں گے تو یہ ہماری عین خوشی ہے گو ہم بھی نہ رہیں۔

اللہ رب العزت کی خالقیت کا تذکرہ ہے۔ کہ زمین و آسمان کو اس مالک نے کس طرح بنایا ہے۔ آسمان پر سورج اور چاند کو کس طرح سجا رکھا ہے۔ سورج کا کام کس طرح زمین کو روشنی پہنچانا ہے۔ اور چاند کس طرح رات کی تاریکی میں روشنی دیتا ہے۔ ستارے آسمان کو مزین کیے ہوئے ہیں۔ یہ وہ کام ہیں۔ جو سوائے خالق کائنات کے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو چاند اور سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ حالانکہ عبادت کا مستحق وہ ہے۔ جس نے ان کو پیدا کیا لہذا بندگی اس کی جائے۔ جس نے سب کو پیدا کیا ہے اسکے متعلق خیال بھی نہیں آتا اللہ پاک ہمیں بندگی کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

16/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 106

سورۂ یونس آیت نمبر 93 تا 109 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ
صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
الْعِلْمُؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا
فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (۹۳) فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْــٴَـلِ
الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ (۹۴) وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۹۵) اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ
عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ (۹۶) وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ
حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ (۹۷) فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَاۤ اِیْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

Marfat.com

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ
تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا
تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ
يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ
فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ
اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

Marfat.com

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پس اگر تمہیں اس چیز کے بارے میں شک ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھ رہے ہیں بیشک یہ تم پر حق آیا ہے تمھارے رب کی طرف سے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو اور تم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے بیشک جن لوگوں پر تیرے رب کی بات پوری ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ٥ خواہ ان کے پاس ساری نشانیاں آجائیں جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو سامنے آتا نہ دیکھ لیں ٥ پس کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لاتی کہ اس کا ایمان اس کو نفع دیتا یونس کی قوم کے سوا جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ان کو ایک مدت تک بہرہ مند ہونے کا موقع دیا ٥ اور اگر تیرا رب چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے پھر کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں ٥ اور کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر ایمان لا سکے اور اللہ ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے ٥ کہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے دیکھو اور نشانیاں اور ڈراوے ان لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے جو ایمان نہیں لاتے ٥ وہ تو بس اس طرح کے دن کا انتظار کر رہے ہیں جس طرح کے دن ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے کہو انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ٥ پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان کو جو ایمان لائے اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں گے ٥ کہو کہ اے لوگو اگر تم میرے دین کے متعلق شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو اللہ کے سوا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھ کو حکم ملا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے بنوں ٥ اور یہ کہ اپنا رخ یکسو ہو کر دین کی طرف کروں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں ٥ اور اللہ کے علاوہ ان کو نہ پکارو جو تمہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پھر تم ایسا کرو گے تو یقیناً تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں پکڑ لے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس کو دور کر سکے اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہیں تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ کہو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس حق آگیا ہے جو ہدایت قبول کریگا وہ اپنے ہی لئے کریگا اور جو بھٹکے گا تو اس کا وبال اسی پر آئیگا اور میں تمھارے اوپر ذمہ دار نہیں ہوں ٥ اور تم اس کی پیروی کرو جو تم پر وحی کی جاتی ہے اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ فرما دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیں کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی وجہ سے شک میں ہو تو رہو مگر

Marfat.com

مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے میں صاف کہتا ہوں کہ میں ان کی پرستش نہیں کرتا جن کی تم پرستش کرتے ہو بلکہ میں اس کی پرستش کرتا ہوں جو تم پر سونے کی حالت میں اور موت کے وقت قبضہ کرتا ہے اور تم پر قابض ہونے کی وجہ سے تمہاری عبادت کا بھی مستحق ہے اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں اس کے ماننے والوں میں سے ہوں اس لئے میں اس کے ماننے پر مجبور ہوں اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے ادیان سے رخ پھیر کر اپنا رخ سیدھا دین الٰہی کی طرف کر دو اور خبردار ہرگز مشرکین سے نہ ہونا اور خدا کے سوا ایسی چیزوں کو نہ پکارنا جو نہ تمہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں کیونکہ یہ سراسر حماقت ہے اب اگر تم ایسا کرو گے ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور یہ سمجھ لو کہ اگر خدا تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو بھی اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے متعلق کسی بہتری کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی لوٹانے والا نہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے بلا مزاحمت وہ خیر پہنچا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحمت والا ہے اس لئے گو اس کے بندے اس کی نافرمانیاں کرتے ہیں مگر وہ انہیں معاف کر دیتا ہے اور ان پر رحمت کرتا ہے اگر یہ مشرکین بھی توبہ کر لیں تو وہ اب بھی انہیں معاف کرنے اور ان پر رحمت کرنے کو تیار ہیں۔

آپ ان سے یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے سچی بات دین اسلام آچکی ہے اب جو راہ راست پر آوے تو وہ بھی اپنے ہی لئے آتا ہے اور جو گمراہ ہو وہ بھی اپنے ہی اوپر گمراہی کا وبال لیتا ہے خدا کا نہ کسی کی ہدایت سے فائدہ ہے نہ کسی کی گمراہی سے نقصان اور خدا تو نفع نقصان سے بالاتر ہے خود میرا بھی تمہاری گمراہی سے کوئی ضرر نہیں کیونکہ میں صرف مبلغ ہوں اور تم پر مسلط نہیں ہوں کہ تمہاری گمراہی پر مجھ سے مواخذہ ہو۔ اب تم اپنے نفع نقصان خود سمجھ لو۔ پس آپ ان کو یہ پیغام پہنچا دیجئے اور ان کے افعال کی طرف سے بے فکر ہو کر جو بات تمہاری طرف وحی کی جائے اس کی پیروی کرتے رہئے اور اس اتباع وحی میں جو مزاحمتیں اور تکلیفیں پہنچیں ان پر اس وقت تک صبر کیجئے جب تک کہ اللہ رب العزت آپ کے اور ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ بہتر ہوگا کیونکہ وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تبلیغ دین کے معاملہ میں سب سے اہم جو چیز ملحوظ خاطر رکھنا بہت ضروری ہے۔ وہ صبر وتحمل کا معاملہ ہے۔ انتہائی بردباری اور مسلسل محنت سے تبلیغ انبیائے کرامؑ نے کی ہے۔ اور انبیائے کرامؑ کا مستقل مزاج ہونا خدائی امر کے تابع ہوتا ہے۔ آج بھی اگر تبلیغ اس معیار کو ملحوظ خاطر رکھ کر کی جائے تو یقیناً نتائج برآمد ہونگے۔ مبلغ جب بھی تبلیغ کرے اسکے سامنے اللہ رب العزت کی رضا ہو۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہونا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ مبلغ کو وہ نتائج فوری مل جائیں۔ جسکی وہ خواہش رکھتا ہو۔ بسا اوقات تبلیغ کے مرحلہ پر نتائج صفر رہتے ہیں۔ مبلغ کا کام بس پیغام کو پہنچانا ہے۔ اور وہ دل برداشتہ بھی نہ ہو۔ وہ متواتر پیغام حق کے لئے جدو جہد کرتا رہے۔ اسے اجر اللہ رب العزت نے دینا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ تبلیغ بے غرض اور بے لوث ہو۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ ہود

سورۃ ہود مکی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 10 اور آیات کی تعداد 123 ہے کلمات کی تعداد 1936 اور حروف کی تعداد 7926 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 50 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 11 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 52 ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام ایک پیغمبر کا نام ہے اس نسبت سے اس سورۃ کا نام ہود ہے۔

آیت نمبر 1 تا 95: قوم ہود کی بربادیوں کا ذکر ہے اس میں خصوصاً ان قوموں کا ذکر ہے جنہوں نے انبیائے کرام تکذیب کی اور عذاب قبر کے مستحق ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے سورۃ ہود، سورۃ واقعہ، سورۃ النباء، سورۃ التکویر نے بوڑھا کر دیا۔ آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے دل بدلنا نہیں ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا، حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے، حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، وغیرہ کا منکر ہونا، بڑی آزمائش، فرعون کی بیوی آسیہ کا مومن ہونا جیسے مضامین کی طرف راہنمائی کرتے ہیں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر، قوم عاد تیز آندھی سے ختم ہوگئی قوم لوط (اغلام بازی) کی وجہ سے تباہ ہوئی لوطی فعل کی بجائے اغلام بازی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح مثالوں میں زید، بکر، عمر و کا استعمال غلط ہے۔ صبر کا حکم انبیاء کی تکلیف کا ذکر اس لئے ہے کہ لوگ نصیحت پکڑیں، نیک لوگوں پر آزمائش آتی ہے لیکن اللہ انہیں سرخرو کرتا ہے آخر کار فتح حق کی ہی ہوتی ہے۔ انبیائے کرام کا تذکرہ بار بار کرنے کی حکمت یہ ہے کہ صحابہ پریشان نہ ہوں بلکہ ہمت رکھیں۔ آسمانوں اور زمین پر پوشیدہ خزانے ہیں جنہیں ڈھونڈنے کا حکم ہے آسمانوں اور سمندروں پر سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے، قابل رشک دو شخص ہیں ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن پاک کی محبت سے نوازا ہے اور ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا ہے اور وہ صبح و شام اسے خرچ کرتا رہتا ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر 96 تا 123: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کا ذکر، قوم فرعون کا عذاب میں گرفتار ہونے کا بیان، نماز کی ادائیگی اور نیک عمل کی طرف راغب رہنے کا حکم، اللہ رب العزت کی بندگی متواتر کرنے کی تلقین، اللہ رب العزت ایسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا، جو نیکوکاروں کی ہو، ان مضامین پر سورۃ کا اختتام ہوتا ہے۔

Marfat.com

17 اپریل درس فیضان القرآن نمبر 107

سورۂ ھود آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ﴿۱﴾
اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنِ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ
وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ
وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾
وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ یَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ

Marfat.com

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷
وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا
يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ال ر یہ کتاب ہے جس کی آیتیں پہلے محکم کی گئیں پھر ایک دانا اور خبیر ہستی کی طرف سے ان کی تفصیل کی گئی ۝ کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو میں تم کو اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں ۝ اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ وہ تمہیں ایک مدت تک نفع پہنچائے گا اچھا نفع اور ہر زیادہ کے مستحق کو اپنی طرف سے زیادہ عطا کریگا اور اگر تم پھر جاؤ تو میں تمھارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۝ تم سب کو اللہ کی طرف پلٹنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝ دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹتے ہیں تا کہ اس سے چھپ جائیں خبردار جب وہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں وہ دلوں کی بات تک جاننے والا ہے ۝ اور زمین پر کوئی چلنے والا ایسا نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ جانتا ہے جہاں کوئی ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ ایک کھلی کتاب میں موجود ہے ۝ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تا کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں اچھا کام کرتا ہے اور اگر تم کہو کہ مرنے کے بعد تم لوگ اٹھائے جاؤ گے تو منکرین کہتے ہیں یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ۝ اور اگر ہم کچھ مدت تک ان کی سزا کو روک دیں تو کہتے ہیں کہ کیا چیز اس کو روکے ہوئے ہے آگاہ جس دن وہ ان پر آپڑے گا تو وہ ان سے پھیرا نہ جاسکے گا اور ان کو گھیرے گی وہ چیز جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے ۝

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اے لوگو ایک کتاب ہے جس کی آیتیں ایک بڑے حکمت والے باخبر اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوب پختہ کر کے وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو پس تم کتاب کو جس کی آیات میں کوئی خامی نہیں قبول کرو اور اس کی تعلیم پر عمل کرو اور اس کو رد نہ کرو میں تم کو اس حکیم و خبیر کی طرف سے مخالفت کے نتائج بد سے ڈرانے والا اور اطاعت پر عمدہ نتائج کی خوشخبری دینے والا ہوں اور اس کی آیتوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تم اپنے رب سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگ کر آئندہ کے لئے اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ ایسا کرنے سے وہ تمہیں ایک معیاد معین

Marfat.com

یعنی موت تک دنیا میں خوش عیش دے گا اور آخرت میں ہر عمدہ کام والے کو اس کا بدلہ دے گا پس تم کو چاہئے کہ خدا سے معافی مانگ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور معبودان باطلہ کی پرستش چھوڑ دو اور منافع دنیویہ و اخرویہ سے بہرہ یاب ہو اب اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم ان باتوں سے روگردانی کرو تو مجھے تم پر ایک بڑے دن روز قیامت عذاب کا اندیشہ ہے کیونکہ خدا ہی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی اور وہ تم کو اس واپسی پر سخت سزا دے گا اور تم اس کو مستبعد نہ سمجھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کے نزدیک نہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا کچھ مشکل ہے اور نہ سزا دینا کچھ دشوار ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ اپنے سینے موڑتے ہیں تا کہ اس خدا سے چھپ جاویں لیکن واضح ہو کہ یہ لوگ اس سے چھپ نہیں سکتے کیونکہ جس وقت یہ لوگ اپنے اوپر کپڑے ڈھکتے ہیں اس وقت بھی ان باتوں کو جانتا ہے جن کو یہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کیونکہ وہ تو سینوں کے اندر کی باتوں کو جاننے والا ہے پھر اس کپڑے کے اندر یا باہر کی باتیں کیا مخفی رہ سکتیں تو ان کا سینہ موڑنا موجب اخفاء کیسے ہو سکتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ان کی کوئی باتیں مخفی نہیں جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں یا چھپاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کوئی زمین پر چلنے والا ایسا نہیں۔ کہ اس کا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو بلکہ ہر ایک کا رزق اس کے ذمہ ہے اس لئے وہ ہر صاحب رزق اور اس کی حاجت وغیرہ کو بھی جانتا ہے اور وہ اس کی زندگی میں اس کے رہنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور اس جگہ کو بھی جہاں وہ مرنے کے بعد رہے گا چنانچہ سب باتیں کتاب مبین میں لکھی ہوئی ہیں۔

اور وہ اللہ ہے جس نے چھ دن کی قلیل مدت میں تمام آسمانوں اور زمین کو ایسی حالت میں پیدا کیا کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور یہ دلیل ہے اس کے کمال علم اور کمال قدرت کی اور ان کو اس لئے پیدا کیا کہ ان کے بعد تم کو پیدا کرے اور تمہارا امتحان کرے کہ تم میں کون کون اچھے کام کرتا ہے اور اس کے بعد ان کو اس کی جزا دے پس اس سے ثابت ہوا کہ تم کو مرنے کے بعد جزا و سزا کے لئے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور یہ اس کے سامنے کچھ مشکل نہیں اس لئے تم کو اس کا انکار نہ کرنا چاہئے اس قدر عمدہ طریق سے بعث بعد الموت کو ثابت کر دیا گیا ہے مگر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ اب بھی نہ مانیں گے اور اگر آپ ان دلائل کی بنا پر ان سے کہیں گے کہ مرنے کے بعد تم کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو ضرور یہ کافر کہیں گے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

اور چونکہ وہ ان باتوں کو محض بے حقیقت سمجھتے ہیں اس لئے اگر ہم ان سے محض گنتی کے دنوں تک عذاب کو مؤخر کریں تو وہ کہیں گے کہ کیوں جی وہ عذاب کیوں نہیں آتا آخر کون سی چیز اسے روکے ہوئے تھی۔ مگر یہ ان کی سراسر جہالت ہے اور خوب سن لیں کہ جس روز وہ ان کے پاس آئے گا اس روز وہ ان سے ہٹایا نہ جائے گا اور جس چیز کے ساتھ یہ تمسخر کرتے رہے ہیں وہ انہیں گھیر ہی لے گی اور نہ یہ خود اسے ٹال سکیں گے اور نہ ان کا کوئی حمایتی دفع کر سکے گا یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی جو تمہیں معلوم ہوئی کہ جب ہم نے ان کی بداعمالیوں پر انہیں فوراً سزا نہیں دی تو وہ ہماری قدرت کے ہی منکر ہوئے اور ہماری وعیدوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

18 /اپریل درس فیضان القرآن نمبر 108

سورۃ ھود آیت نمبر 9 تا 24 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً
ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ط اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ط اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ط
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ط ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ فَاْتُوْا
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ
فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ
قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ
يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ
اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىٕكَ يُعْرَضُوْنَ
عَلٰى رَبِّهِمْ وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىٕكَ لَمْ
يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا
كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْۤا
اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ

Marfat.com

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں پھر اس سے اس کو محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس اور ناشکرا بن جاتا ہے ० اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اس کو پہنچی تھی اس کو ہم نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ ساری مصیبتیں مجھ سے دور ہو گئیں وہ اترانے والا اور اکڑنے والا بن جاتا ہے ० مگر جو لوگ صبر کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا اجر کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس چیز کا کچھ حصہ چھوڑ دو جو تمھاری طرف وحی کی گئی ہے اور تم اس بات پر دل تنگ ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں آیا یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں ० تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے ० کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کتاب کو گھڑ لیا ہے کہو تم بھی ایسی ہی دس سورتیں بنا کر لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو ० پس اگر وہ تمہارا کہا پورا نہ کر سکیں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم حکم مانتے ہو جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں ہم ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی ० یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں ہے انھوں نے دنیا میں جو کچھ بنایا تھا وہ برباد ہوا اور خراب ہو گیا جو انھوں نے کمایا تھا ० بھلا ایک شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک دلیل پر ہے اس کے بعد اللہ کی طرف سے اس کے لئے ایک گواہ بھی آ گیا اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت کی حیثیت سے موجود تھی ایسے ہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جماعتوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کرے تو اس کے وعدہ کی جگہ آگ ہے پس تم اس کے بارہ میں کسی شک میں نہ پڑو یہ حق ہے تمھارے رب کی طرف سے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے ० اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گئے اور گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں کے اوپر ० ان لوگوں کے اوپر جو اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں ० وہ لوگ زمین میں اللہ کو بے بس کرنے والے نہیں اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہے ان کو دگنا عذاب دیا جائیگا نہیں طاقت رکھتے سننے کی اور نہ وہ دیکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا اور وہ سب کچھ ان سے کھویا گیا جو انھوں نے گھڑ رکھا تھا ० اس میں شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں رہیں گے ० جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ० ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے اور سننے والا کیا یہ دونوں یکساں ہو جائیں گے کیا تم غور نہیں کرتے ०

Marfat.com

تشریح: آیات الٰہی کے ساتھ مذاق کرنا خاص افراد کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام طور پر یہ حالت ہے کہ اگر ہم آدمی کو اپنی جانب سے رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اسے اس سے چھین لیں اور اسے تکلیف میں مبتلا کر دیں تو پھر وہ آئندہ کے لئے رحمت سے سراسر مایوس اور کھلی نعمتوں کی سراسر ناقدری کرنے والا ہوتا ہے اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی راحت کا مزہ چکھا دیں تو وہ کہے گا کہ مجھ سے تکلیفیں رخصت ہوگئیں اور اب کوئی تکلیف مجھے لاحق ہی نہیں ہوسکتی لہٰذا وہ بہت خوش اور بڑا اترانے والا ہوتا ہے۔ پس انسان بھی عجیب چیز ہے کہ نہ اسے رحت راس ہے اور نہ تکلیف اس لئے وہ ہر حالت میں اپنے منعم کا نافرمان ہوتا ہے مگر جو لوگ صابر ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ ہر حالت میں خدا کے شکر گزار اور اس کے فرمانبردار ہیں اور ان لوگوں کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے برخلاف دوسرے لوگوں کے کہ ان کے لئے سخت سزا ہے۔

جبکہ ان کی عناد کی یہ حالت ہے تو وہ عناداً یہ بھی کہیں گے کہ ان پر خزانہ کیوں نہ نازل کیا گیا ان کے ساتھ تصدیق کے لئے فرشتہ کیوں نہ آیا آپ ان کے فکر میں نہ پڑیئے کہ آخر کیوں ان کی فرمائش پوری نہیں کر دی جاتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف ڈرانے والے ہیں آپ اپنا کام کیے جائیں اور اس معاملہ کو ہمارے سپرد کریں کیونکہ اللہ ہی ہر چیز کا وکیل ہے اور اس لئے ہر کام کے کرنے یا نہ کرنے کا اسی کو حق ہے کیا قرآن ان کے لئے حجت کافی نہیں ہے۔

اور معاند لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس قرآن کو خود گھڑ لیا ہے آپ ان معاندوں سے کہیئے کہ اچھا تم بھی اس کی مثل بنا کر اس میں سے دس گھڑی ہوئی سورتیں لے آؤ اور خدا کے سوا جس کو تم اس کام کے لئے بلا سکو اس کو بھی بلا لو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ میں نے اسے از خود بنالیا ہے اب اگر وہ جن کو تم خدا کے سوا اس کام کے لئے بلاؤ اور وہ تمہاری درخواست قبول نہ کریں تو تم سمجھ لو کہ یہ میرا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ وہ خدا کے علم سے اور اس کی نگرانی میں میری طرف اتارا گیا ہے اور اس لئے کہ اس کا بنانا تو درکنار اس کے لانے والے نے بھی اس میں کوئی تصرف نہیں کیا اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کیونکہ اگر اس کے سوا کوئی معبود ہوتا تو اس موقع پر ضرور تمہاری مدد کرتا اس کے مقابلے میں ضرور ایسی کتاب بناتا جس میں اس کی خدائی اور معبودیت کا ثبوت ہو پس جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قرآن خدا کی کتاب ہے اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم خدا کی اطاعت قبول کرنے والے ہو کہہ دو کہ ہاں۔ مگر یہ بدبخت ایسا نہ کہیں گے انہیں تو دنیا کے سوا کچھ سوجتا ہی نہیں اس لئے اب ہم طالبین دنیا کا حکم سناتے ہیں۔

کہ جو کوئی دنیاوی زندگی اور اس کی آزمائش کا خواہاں ہو تو ہم ایسے لوگوں کو ان کے اعمال اسی میں پورے پورے دے دینگے اور ان کے لئے ذرا کمی نہ کی جائے گی الغرض یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش دوزخ کے علاوہ اور کچھ نہیں اور جو انہوں نے اس دنیا میں کوئی نیک کام بھی کیا ہے وہ اکارت ہے اور جو کچھ وہ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں یعنی کفر و شرک وہ سب لغو اور لا یعنی ہے اس لئے علاوہ دوزخ کے ان کو کیا مل سکتا ہے اب ہم کہتے ہیں کہ جس وقت قرآن کا کلام اللہ ہونا دلیل سے ثابت ہوگیا تو کیا جو شخص اس کے کلام اللہ ہونے کے متعلق حجت پر قائم ہو یعنی مومنین اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ اس خدا کی جانب سے ایک گواہ یعنی رسول اسے پڑھتا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب لوگوں کے لئے قابل اقتداء ان کے لئے موجب رحمت موجود ہو جو کہ اس کی تصدیق کرتی ہو تو کیا وہ اس کا انکار کر سکتا ہے نہیں بلکہ ایسے لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور جو کوئی مختلف

Marfat.com

جماعتوں میں سے ان موجبات تصدیق کے ہوتے ہوئے اس کا رد کرے اس کیلئے دوزخ کا وعدہ ہے اور جبکہ یہ صورت ہے تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم اس کی جانب سے ذرا سے شک میں بھی نہ ہونا کیونکہ یہ تمہارے رب کی جانب سے بالکل حق ہے گو آپ کی جانب سے شک کا احتمال نہیں مگر آپ کو یہ حکم تقویت یقین اور قطع وسوسہ کے لئے دیا جاتا ہے اور گو یہ تمہارے رب کی جانب سے بالکل ٹھیک ہے جس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں مگر بہت سے لوگ اپنی جہالت سے ایسی سچی بات کو بھی نہیں مانتے۔

بھلا حد ہے اس جہل کی۔ بس یہ لوگ اس کی تکذیب کر کے خدا پر افتراء کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا کے ذمہ جھوٹ تراشے کوئی نہیں تو یہ لوگ بڑے ہی ظالم ہیں یہ لوگ قیامت میں اپنے رب کے سامنے مجرمانہ حیثیت سے پیش کئے جائیں گے اور ان کو یوں رسوائی ہوگی کہ حاضرین کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے ذمہ جھوٹ لگایا تھا۔ لعنت خدا کی ان ظالموں پر جو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور آخرت کے بالکل منکر ہیں تو اب بعد ثبوت جرم ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا ایک ان کے ضلال کا دوسرے ان کے اضلال کا کیونکہ یہ لوگ فرط عناد کے سبب بہرے اور اندھے ہو رہے تھے اور اس وجہ سے نہ حق کو سن سکتے تھے اور نہ اسے دیکھتے تھے اور چونکہ خود حق کو دیکھتے اور سنتے نہ تھے اس لئے دوسروں کو بھی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتے تھے اب یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کا نقصان اٹھایا اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید کر خود اپنے ہی کو برباد کر دیا اور جو باتیں تراشا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہوگئیں چنانچہ اب یہ قیامت کو بھی جانتے ہیں اور عذاب کو بھی۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس وقت ان کا کوئی سفارشی نہیں اور یہ بھی ان کو معلوم ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حالانکہ دنیا میں وہ ان باتوں کو بالکل نہ مانتے تھے یہاں تک مضمون آخرت ختم ہوا اب بطور خلاصہ کے فرماتے ہیں کہ یہ یقینی بات ہے کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے۔

یہ تو کفار کی حالت تھی اور ان کے برخلاف مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی یہ لوگ جنت والے ہیں بایں معنی کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ تو ان کی امتیازی حالت نتیجہ کے لحاظ سے تھی اب ان کی ذاتی حالت کا امتیاز معلوم کرو سو ان دونوں گروہ کی حالت ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور بینا اور سننے والا اب تم بتلاؤ کہ کیا یہ دونوں برابر ہیں کبھی نہیں تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اندھا اور بہرا ہی ہونا پسند کرتے ہو خدا کے بندو ذرا سوچو سمجھو۔ اور اس بری حالت سے نکل کر اچھی حالت کو اختیار کرو۔

اور اس بات کو سمجھو کہ کبھی بھی حق اور باطل، جھوٹ اور سچ برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی انہیں برابر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ رب العزت ہمیں حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19/اپریل درس فیضان القرآن 109

سورہ ھود آیت نمبر 25 تا 35 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّیْ لَكُمْ
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ
یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ
الرَّاْیِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾
قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا
كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى
اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

Marfat.com

طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ
اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲
قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳
وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ
يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ میں تمہیں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں ٥ یہ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تم پر ایک دردناک عذاب کے دن کا اندیشہ رکھتا ہوں ٥ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا جنھوں نے انکار کیا تھا کہ ہم تو تمہیں بس اپنے جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ کوئی تمھارا تابع ہوا ہو سوائے ان کے جو ہم میں پست لوگ ہیں بے سمجھے بوجھے اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہیں ہمارے اوپر کچھ بڑائی حاصل ہو بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ٥ کہا اے قوم بتلاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہے پس تم پر اندھا پن کیا گیا ہو کیا ہم تمہیں چمٹانے والے ہوں گے اور تم اس کو ناپسند کرتے ہو ٥ اور اے میری قوم میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا میرا اجر تو بس اللہ کے ذمہ ہے اور میں ہرگز ان کو اپنے سے دور کرنے والا نہیں جو ایمان لائے ہیں ان لوگوں کو اپنے رب سے ملنا ہے مگر میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت میں مبتلا ہو ٥ اور اے میری قوم اگر میں ان لوگوں کو دھتکار دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کریگا کیا تم غور نہیں کرتے ٥ اور میں تم سے

Marfat.com

نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی خبر رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جو لوگ تمھاری نگاہوں میں حقیر ہیں ان کو اللہ بھلائی نہیں دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اگر میں ایسا کہوں تو میں ہی ظالم ہوں گا ٥ انھوں نے کہا کہ اے نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کر لیا اب وہ چیز لے آؤ جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے رہے ہو اگر تم سچے ہو ٥ نوح نے کہا اس کو تو تمھارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور تم اس کے قابو سے باہر نہ جاسکو گے اور میری نصیحت تمہیں فائدہ نہیں دے گی اگر میں تمہیں نصیحت کرنا چاہوں جب کہ اللہ یہ چاہتا ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کرے وہی تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے ٥ کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو گھڑ لیا ہے کہو کہ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے تو میرا جرم میرے اوپر ہے اور جو جرم تم کر رہے ہو اس سے میں بری ہوں ٥

تشریح :اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے یقین اور ہمت کو قوت پہنچانے کیلئے اور دوسرے لوگوں سے ان کی ہدایت کے لئے آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے نئے رسول نہیں ہیں اور نہ ان لوگوں کا یہ برتاؤ آپ کے ساتھ نیا ہے بلکہ ہم نے اس سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ان کی قوم نے ان کے ساتھ اس قسم کا معاملہ کیا جس طرح یہ لوگ آپ کے ساتھ کرتے ہیں چنانچہ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف یہ پیغام دیکر بھیجا کہ میں تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو کیونکہ مجھے تم پر ایک تکلیف دہ دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

اس پر ان کی قوم کے کافر سرداروں نے یہ کہا کہ ہم تمہیں اپنے جیسا آدمی دیکھتے ہیں تم اس منصب کے لئے کیسے مستحق ہو۔ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہارا کسی نے اتباع کیا ہو بجز ان لوگوں کے جو سرسری نظر میں ہم میں ذلیل ہیں اور ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں دیکھتے ہم آپ لوگوں کو سچا نہیں سمجھتے بلکہ ہم تم کو جھوٹوں میں سے جھوٹے خیال کرتے ہیں۔ خلاصہ ان کے جواب کا یہ ہے کہ اول تو تم ہی ایک آدمی ہو اور آدمی منصب رسالت کی اہلیت نہیں رکھتا اور جن لوگوں نے آپ کی تصدیق کی ہے وہ اہل الرائے نہیں بلکہ موٹی عقل کے آدمی ہیں لہٰذا ان کا مان لینا حجت نہیں پھر اگر تسلیم کر لیا جائے کہ آدمی بھی اس منصب پر فائض ہو سکتا ہے تو ہم تمہاری خصوصیت کی وجہ نہیں سمجھتے کیونکہ تم ہم سے کسی بات میں زیادہ نہیں ہو پھر تم کو اس کام کے لئے کیوں منتخب کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔

اس کے جواب میں نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم تم بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن حقیقت پر ہوں جس کو میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور اس نے مجھے اپنے یہاں سے رحمت دی ہے اور وہ تمہاری آنکھ بند کر لینے کے سبب تم سے چھپا دی گئی ہے تو میں اس سے کیسے آنکھ بند کر لوں اور تمہیں کس طرح دکھا دوں اور ایسی حالت میں ہم اسے زبردستی تمہیں چپٹا دیں حالانکہ تم اسے پسند نہیں کرتے اور اس لئے اسے دیکھنا ہی نہیں چاہتے اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں مانگتا کہ تم کو اس کا دینا گراں ہو اور اس سے بچنے کے لئے تم حیلہ تراشو میرا اجر خدا کے ذمہ ہے وہی مجھے اس کا معاوضہ دے گا۔ اور تم میرے متبعین کو رذیل کہہ کر یہ کہتے ہو کہ میں انہیں الگ کر دوں تو میں ان لوگوں کو نکالنے والا نہیں ہوں جو ایمان لائے کیونکہ وہ عزت کیساتھ اپنے رب سے ملنے والے ہیں وہ تو ذلیل نہیں ہاں میں تم کو ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں کہ جہالت کی باتیں کرتے ہو اور اہل عزت کو حقیر اور ذلیل سمجھتے ہو اور ناحق طعن کرتے ہو اور اے میری قوم تم مجھے یہ تو بتاؤ کہ اگر میں انہیں نکال دوں

Marfat.com

اور اس کے عوض خدا مجھے سزا دینا چاہئے تو وہ کون ہے جو خدا سے مجھے بچاوے گا۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہین اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں پھر یہ اعتراض کیسا کہ تم ہم ہی جیسے آدمی ہو کیونکہ میں نے کوئی بات ایسی نہیں کہی جو بشریت کے منافی ہو اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جو تمہاری آنکھوں میں حقیر ہیں جیسے میں اور میرے ساتھی یہ کہوں گا کہ انہیں خدا کوئی دولت نہ دے گا خدا ان کے دلوں کی حالت کو خوب جانتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کون اس دولت کا اہل ہے اور کون نہیں ایسی حالت میں اگر میں ایسا کہوں تب تو میں بھی ظالموں میں ہو جاؤں گا کہ خدا پر افتراء کروں گا اور اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا تمہارے جملہ اعتراضات لایعنی ہیں اور یہ صحیح ہے کہ جو میں کہتا ہوں۔

جب ان معقول جوابوں کی تردید نہ ہوسکی تو انہوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام تو نے ہم سے حجت کی اور بہت حجت کی ہم تیری باتوں کو نہیں مانتے اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس وہ عذاب لے آ جس کا تو بصورت عدم ایمان ہم سے وعدہ کرتا ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ بات میرے قبضہ کی نہیں کہ جس وقت تم کہو اسی وقت عذاب لے آؤں ہاں اگر خدا چاہئے گا تو جس وقت چاہے گا اس وقت اسے تمہارے پاس لے آئے گا اور تم اسے مجبور نہیں کر سکتے اور عذاب لانا تو درکنار میں تو اگر یہ چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں تو میری نصیحت بھی تمہیں نافع نہیں ہوسکتی اگر خدا تمہیں گمراہ رکھنا چاہئے وہی تمہارا رب ہے اور نفع بھی تمہیں وہی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی وہی پہنچا سکتا ہے اور تمہاری واپسی بھی اسی کی طرف ہوگی اور تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔

انسان دنیا میں جو بھی عمل کرے گا، وہ اسکا جوابدہ ہے ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ آپ یہاں پر جو بھی زندگی گزار رہے ہیں اسکا آپ نے جواب نہیں دینا نفع نقصان اللہ کے ذمے ہے۔ اللہ جسکو چاہے نفع کی بھرمار کردے اور جسکو چاہے نقصان دے لہذا دنیا میں جو بھی عمل ہوگا وہ یا تو نفع پر مشتمل ہوگا یا نقصان پر، دونوں کی جزا و سزا ضرور ملے گی۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 110

سورۂ ھود آیت نمبر 36 تا 49 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا
مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اصْنَعِ
الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ
وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ
التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ
اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا
قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْر۪ىهَا وَ مُرْسٰىهَا
اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

Marfat.com

وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِىْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَىَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا
تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِىْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِىْ
مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ
وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ
ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى
نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّىْۤ
اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِكَ
اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِىْ وَتَرْحَمْنِىْۤ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى
اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕ فَاصْبِرْ ؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ اب تمھاری قوم میں سے کوئی ایمان نہیں لائیگا سوا اس کے جو ایمان لا چکا پس تم ان کاموں پر غمگین نہ ہو جو وہ کر رہے ہیں ہ اور ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے تم کشتی بناؤ اور ظالموں کے حق میں مجھ سے بات نہ کرو بیشک یہ لوگ غرق ہوں گے ہ اور نوح کشتی بنانے لگا اور جب اس کی قوم کا کوئی سردار اس پر گزرتا تو وہ اسکی ہنسی اڑاتا انھوں نے کہا کہ اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں ہ تم جلد جان لوگے کہ وہ کون ہیں جن پر وہ عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دے اور اس پر وہ عذاب اترتا ہے جو دائمی ہے ہ یہاں تک کہ ہمارا حکم آپہنچا اور طوفان ابل پڑا ہم نے نوح سے کہا کہ ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا کشتی میں رکھ لو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوا ان اشخاص کے جن کی بابت پہلے کہا جا چکا ہے اور سب ایمان والوں کو بھی اور تھوڑے ہی لوگ تھے ہ جو نوح کے ساتھ ایمان لائے تھے اور نوح نے کہا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ہ اور کشتی پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان ان کو لیکر چلنے لگی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جو اس سے الگ تھا اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ ہ اس نے کہا کہ میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھ کو پانی سے بچالے گا نوح نے کہا کہ آج کوئی اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا ہ اور کہا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور معاملہ کا فیصلہ ہو گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور کہہ دیا گیا کہ دور ہو ظالموں کی قوم ہ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ہ خدا نے کہا وہ تیرے گھر والوں میں نہیں اس کے کام خراب ہیں پس مجھ سے اس چیز کے لئے سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو ہ نوح نے کہا کہ اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں برباد ہو جاؤں گا ہ کہا گیا کہ اے نوح اترو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اور برکتوں کے ساتھ تم پر اور ان گروہوں پر جو تمھارے ساتھ ہیں اور (ان سے ظہور میں آنے والے) گروہ کہ ہم ان کو فائدہ دیں گے پھر ان کو ہماری طرف سے ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا ہ یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم تمھاری طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے اور نہ تمھاری قوم پس صبر کرو بیشک آخری انجام ڈرنے والوں کے لئے ہے ہ

تشریح: نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ اب تمہاری قوم میں سے کوئی ایمان نہ لائے گا علاوہ ان لوگوں کے جو اب تک ایمان لا چکے ہیں پس جو کچھ وہ لوگ اب تک کرتے رہے ہیں ان پر تم کوئی غم نہ کرو۔

اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ ان ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی گفتگو نہ کرنا کیونکہ یہ غرق کئے جائیں گے اب وہ اس حکم کی بناء پر کشتی بنا رہے ہیں ان کا تو یہ معمول ہے کہ وہ برابر کشتی بنانے میں مصروف ہیں اور ان کی قوم کی یہ حالت ہے کہ جب ان کی قوم میں سے بڑے لوگوں کا ان پر گزر ہوا۔ انہوں نے ان کی ہنسی اڑائی شروع کی انہوں نے کہا کہ نادانو کیا ہنستے ہو اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو ایک روز ہم بھی تم سے تمسخر کریں گے جیسا

Marfat.com

کہ تم ہم سے تمسخر کرتے ہو اور کہیں گے کہ کہاں گیا وہ تمہارا تمسخراب بھی تمسخر کرو کیونکہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر پائیدار عذاب وارد ہو گا۔

یہ سلسلہ تمسخر جاری رہا یہاں تک کہ ہمارا حکم عذاب آ گیا اور تنور نے جوش مارا جو مقدمہ طوفان کا تو ہم نے نوح سے کہا کہ ہر قسم کے ضروری جانوروں میں سے ایک نر اور دوسرا مادہ یعنی صرف دو عدد کو اور اپنے گھر کے لوگوں کو باستثنائے اس کے جس پر ہمارا حکم نافذ ہو چکا ہے اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں ان سب کو اس کشتی میں سوار کر لو اور بجز تھوڑے سے لوگوں کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا تھا اس لئے وہ بہت آسانی سے کشتی میں آ سکتے ہیں۔ الغرض ہم نے ان کو یہ حکم دیا اور انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا دونوں اللہ ہی کے نام پر ہیں اور وہ ہر حالت میں ہمارا مددگار ہے بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے ہمارے گناہوں پر نظر نہیں کی اور ہماری حفاظت کا ذمہ دار ہو گیا۔

اب سب لوگ مع ضروری جانوروں کے اس میں سوار ہو گئے اور اب وہ کشتی ان کی ایسی موج میں چلی جاتی ہے جو عظمت و رفعت میں پہاڑوں کی مانند ہے اور اس حالت میں یا اس سے قبل نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ کشتی اور محل آب سے الگ تھا کہ بیٹا ایمان لے آؤ ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کافروں کا ساتھ چھوڑ دو اس نے کہا کہ مجھے آپ کی کشتی کی ضرورت نہیں ہے میں کسی ایسے پہاڑ پر چلا جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا انہوں نے کہا کہ بیٹا کیوں عقل ماری گئی ہے آج کوئی کسی کو اس کے حکم سے بچانے والا نہیں ہے۔ بجز اس کے جس پر وہ رحم کرے پس تو دیوانہ نہ ہو اور سوار ہو جا یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ طوفان بڑھا اور ان دونوں نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے کے درمیان موج حائل ہو گئی اور اس طرح ان کی گفتگو ختم ہو گئی اور اس کو غرق کر دیا گیا۔

اس جگہ پر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ چونکہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں اس لئے اس زمانے میں تمام زمین پر آبادی نہ تھی بلکہ وہ آبادی محدود تھی اس لئے اس کی ضرورت نہیں کہ یوں کہا جائے کہ تمام روئے زمین پر طوفان آیا بلکہ جہاں تک اس زمانہ میں آبادی تھی وہاں تک طوفان آیا اس صورت میں نہ یہ اشکال ہو گا کہ تمام روئے زمین کے جانور کشتی میں کیسے آ گئے اور نہ جواب کی ضرورت ہو گی کہ اس زمانے کے تمام غیر ضروری جانوروں کو ڈبو دیا گیا تھا اور پھر ان کو دوبارہ پیدا کیا گیا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ طوفان سے جب کفار کو فنا کیا جا چکا تو کہہ دیا گیا کہ اے زمین تو اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تو مینہ برسانے سے رک جا جس پر آسمان و زمین نے حکم کی تعمیل کی اور پانی خشک کر دیا گیا اور قصہ ختم ہوا اور نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ ان کی کشتی جودی پر آ ٹھہری اور وہ صحیح سلامت طوفان سے نجات پا گئے اور ان کی قوم کا یہ انجام ہوا کہ کہہ دیا گیا کہ دور ہوں یہ ظالم لوگ یعنی ان کو نیست و نابود کر دیا گیا۔

اس قصہ میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کو پکارا کہ آپ نے میرے گھر کے لوگوں کے بچانے کا وعدہ کیا ہے اور میرا بیٹا میرے گھر کے لوگوں میں سے یقیناً ہے اور آپ کا وعدہ یقیناً سچا ہے پس آپ میرے بیٹے کو بچا لیجئے اور یوں آپ حکم الحاکمین ہیں آپ کو اب بھی ہر طرح کا اختیار حاصل ہے اور اس وعدہ کی بناء پر آپ مجبور نہیں ہیں کہ آپ خواہ مخواہ بچائیں آپ کا انعام اور تبرع۔ اس جگہ پر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہم کو یہ معلوم نہیں کہ نوح علیہ السلام نے یہ دعا کس وقت کی ہے آیا کشتی میں سوار ہونے سے پہلے یا بعد اور جس وعدہ کا انہوں نے اپنی دعا میں ذکر کیا ہے وہ

Marfat.com

وعدہ کس وقت اور کن الفاظ میں کیا گیا تھا اور اس لئے اس کی تعیین ہمارے لئے مشکل ہے۔ اور جب نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے نوح بیشک ہمارا وعدہ صحیح ہے مگر یہ تمہارے اس اہل میں سے نہیں ہے جن کے بچانے کا وعدہ کیا گیا تھا لہٰذا یہ تمہاری درخواست نامناسب ہے تو اب تم ہم سے ایسی بات کی درخواست نہ کرنا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی درخواست کر کے تم نادانوں میں سے ہو جاؤ جب انہیں اپنی غلطی کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں آپ سے ایسی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں پس میرے اس قصور کو معاف فرمائیں اور مجھ پر رحم فرمائیں۔ اگر آپ مجھے معاف نہ کریں گے اور مجھ پر رحم نہ کریں تو میں گھاٹے میں رہنے والوں میں ہو جاؤں گا۔

اب کہا جاتا ہے کہ جب کشتی جودی پر آٹھہری تو ان سے کہا گیا کہ اے نوح علیہ السلام آپ ہماری جانب سے خیر و عافیت اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتریئے جو آپ پر بھی نازل ہوں گی اور ان آنے والے امتوں پر بھی جو آپ کے ساتھیوں کی جنس سے یعنی مومن ہوں پس آپ کے ساتھیوں پر تو بالاولی وہ برکتیں ہوں گی اور آئندہ نسلوں میں کچھ ایسی جماعتیں بھی ہوں گی جن کو ہم چند روز حیات دنیا سے خوب نفع پہنچائیں گے اس کے بعد ان کے کفر و طغیان کے سبب سے ان کو ہماری جانب سے تکلیف دہ عذاب لاحق ہوگا۔ اے رسول تم یہ عبرت خیز قصہ سن چکے جس سے آپ کی قوم کو عبرت حاصل کرنا چاہئے اب ہم آپ سے کہتے ہیں کہ یہ قصہ اخبار غیبیہ میں سے ہے جن کو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں کیونکہ نہ اس کا اس سے پہلے خود آپ کو علم تھا اور نہ آپ کی قوم کو پس یہ دلیل ہے کہ آپ یقیناً خدا کے رسول اور صاحب وحی ہیں اور منکرین کا انکار لغو ہے پس آپ ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کئے جائیں کیونکہ نتیجہ متقین ہی کے موافق ہوتا ہے خواہ دنیا ہی میں اس کا ظہور ہو جائے ورنہ آخرت میں ظہور تو لازم ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں بڑی عبرت بھی ہے کہ آپ ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کرتے رہے لیکن ایمان والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ جو دعوت حق کو جھٹلاتا ہے اسے دنیا میں بھی نیست و نابود کر دیا جاتا ہے اور آخرت میں الگ عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں اہم ترین بات یہی ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں دین اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

21/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 111

سورۂ ھود آیت نمبر 50 تا 68 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى
قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا
نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾
اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ
جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

Marfat.com

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَ يَسْتَخْلِفُ
رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ
هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ
اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫
فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

Marfat.com

وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِىٕذٍؕ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَاؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ
كَفَرُوْا رَبَّهُمْؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ھود کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں تم نے محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں ہ اے میری قوم میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو اس پر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے ہ اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف پلٹو وہ تمھارے اوپر خوب بارشیں برسائے گا اور تمھاری قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور تم مجرم ہو کر روگردانی نہ کرو ہ انھوں نے کہا کہ اے ھود تم ہمارے پاس کوئی کھلی نشانی لے کر نہیں آئے ہو اور ہم تمھارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ تجھ کو ماننے والے ہیں ہم کہتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے ھود نے کہا میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بری ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو ہ اس کے سوا پس تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر کرو پھر مجھ کو مہلت نہ دو ہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمھارا رب بھی کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے ہ اور اگر تم اعراض کرتے ہو تو میں نے تمہیں وہ پیغام پہنچا دیا جس کو دے کر مجھے تمھاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمھاری جگہ تمھارے سوا کسی اور گروہ کو جانشین بنائے گا تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ہ اور جب ہمارا حکم آ پہنچا ہم نے اپنی رحمت سے بچا لیا ھود کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو ایک سخت عذاب سے بچا لیا ہ اور یہ عاد تھے کہ انھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کو نہ مانا اور ہر سرکش اور مخالف کی بات کی اتباع کی ہ اور ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اس دنیا اور قیامت کے دن سن لو عاد نے اپنے رب کا انکار کیا سن لو دوری ہے عاد کے لئے جو ھود کی قوم تھی ہ اور ثمود کی طرف ہم نے انکے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اور اس میں تمہیں آباد کیا پس معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے ہ انھوں نے کہا کہ اے صالح اس سے پہلے ہمیں تم سے امید تھی کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے بارے میں ہمیں سخت شبہ ہے اور ہم بڑے خلجان میں ہیں ہ اس نے کہا کہ اے میری قوم بتاؤ اگر میں اپنے رب کیطرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے

Marfat.com

پاس سے رحمت دی ہے تو مجھ کو خدا سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں پس تم کچھ نہیں بڑھاؤ گے میرا سوائے نقصان کے ٥ اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمھارے لیے ایک نشانی ہے پس اس کو چھوڑ دو کہ وہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ بہت جلد تمہیں عذاب پکڑ لے گا ٥ پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا کہ تین دن اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ٥ پھر جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بے شک تیرا رب ہی قوی اور زبردست ہے ٥ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک ہولناک آواز نے پکڑ لیا پھر صبح کو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ٥ جیسے کہ وہ کبھی ان میں بسے ہی نہیں سنو ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا سنو پھٹکار ہے ثمود کے لئے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم نے قوم عاد کی طرف ان کی ہم قوم ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم بتوں کو چھوڑ کر خدا کی پرستش کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم نے جو اوروں کو معبود بنا رکھا ہے اس میں تم محض مفتری ہو اور یہ صرف تمہاری بنائی ہوئی بات ہے جس کی کوئی اصل نہیں اے میری قوم اس نصیحت میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے چنانچہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا کیونکہ میرا معاوضہ صرف خدا کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اس لئے وہ مجھ سے خدمت لینے کا بھی حق رکھتا ہے اور مجھے معاوضہ دینے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور جب کہ واقعہ یہ ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں جو مجھے بلا وجہ جھوٹ کے ساتھ متہم کرتے ہو اور خود سراسر، باطل پر جمے ہوئے ہو اے میری قوم میں تم سے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم کر رہے ہو یہ سراسر خدا کی مخالفت ہے تم اس سے اپنے حقیقی پروردگار سے معافی چاہ کر آئندہ کے لئے اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ وہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں نئی قوت کا اضافہ کرے گا اور جرائم پیشہ ہونے کی حالت میں میری نصیحت سے پیٹھ نہ پھیرو کہ اس کا برا نتیجہ ہے۔

قوم نے اس معقول تقریر کے جواب میں کہا اے ہودؑ تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے اور نہ ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے اور نہ تمہاری تصدیق کرنے والے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی معبود تم سے برائی سے پیش آیا اس کا یہ اثر ہے کہ تم دیوانہ ہوگئے ہو انہوں نے کہا کہ خیر اب تک تو میں نے نرم لفظوں میں کہا تھا مگر اب جبکہ تم نے یہ کہا ہے کہ ہمارا کوئی معبود تم سے برائی سے پیش آیا ہے تو میں خدا کو بھی گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بالکل بے تعلق ہوں جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو اب تم اور تمہارے معبود سب میرے خلاف تدبیر کر دو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو دیکھو تم میرا کیا کرتے ہو میرا اس خدا پر بھروسہ ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے وہ ہر زمین پر چلنے والے کی موئے پیشانی پکڑے ہوئے ہے اور اس کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہے اس لئے اس کے حکم بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور جب جاندار کچھ نہیں کر سکتے ہیں بے جان جیسے تمہارے بت وہ تو بالاولیٰ کچھ نہیں کر سکتے میرے رب نے مجھے اس برات کا حکم دیا ہے اور میرا رب صحیح رستہ پر ہے اور جو وہ کہتا ہے بالکل ٹھیک ہے اس لئے ان سے بے تعلق ہونا ضروری ہے اور چونکہ یہ خدا کا حکم ہے اس لئے تم کو اس کا ماننا ضروری ہے اب اگر اس سے پیٹھ پھیرو تو میرا کوئی نقصان نہیں کیونکہ میں اپنا فرض ادا کر چکا اور جو احکام مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا چکا اور تمہارے نہ جاننے سے اس مقصد ہدایت پر کوئی اثر نہیں پڑتا جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے کیونکہ میرا پروردگار تمہیں

Marfat.com

ہلاک کر کے تمہاری جگہ اوروں کو دے دے گا جو ہدایت قبول کریں گے اور اس نہ ماننے سے تم خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے میرا رب ہر چیز کی نگہداشت کرنے والا ہے اس لئے تمہارے اعمال اس سے مخفی نہیں رہ سکتے اور وہ تمہیں اس کی سزا دے گا اور مجھے تمہارے شر سے محفوظ رکھے گا۔

ہود علیہ السلام نے ان کے سامنے یہ گفتگو کی مگر انہوں نے کس طرح نہ مانا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب بھیجا گیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کہ ہمارا حکم عذاب آیا تو ہم نے ہود علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے اپنی رحمت سے بچالیا اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ان کو بڑے سخت عذاب سے نجات دی یہ تو مسلمان تھے جنہوں نے خدا کی اطاعت کی تو اس کے صلہ میں ان کو ایسے سخت عذاب سے نجات دی گئی اور وہ عاد ہے کہ ان لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اور اپنے رسول کی نافرمانی کر کے خدا کے تمام رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر ایسے شخص کا کہنا مانتے رہے جو بڑا سرکش اور معاند تھا اور اس کی سزا میں دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگائی گئی اور آخرت میں بھی خوب سن لو کہ عاد نے اپنے رب کو نہیں مانا ارے دور ہو غارت ہو یہ قوم عاد یعنی ہود علیہ السلام کی قوم سخت نافرمان اور نہایت نالائق تھی۔

اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم بت پرستی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں آباد کیا نہ کہ بتوں نے لہٰذا وہی قابل پرستش ہے پس تم اس سے اپنے گذشتہ تقصیرات کی معافی چاہ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ میرا رب نہ دور ہے جو تمہاری درخواست معافی کو سن نہ سکے اور نہ وہ استغفار کو رد کرنے والا ہے بلکہ وہ قریب اور درخواست کو منظور کرنے والا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اے صالح (علیہ السلام) اس سے پہلے تم ہم میں ایسے تھے کہ ہمیں تم سے بڑی بڑی امیدیں تھیں کہ تم اپنے آباء کے دین کی خدمت کرو گے اب تمہیں کیا ہو گیا کہ تم نے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ ہم ان چیزوں کی پرستش نہ کریں جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تمہاری یہ بات ہمارے جی کو نہیں لگتی اور ہم اس بات کی طرف سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو یعنی توحید ایسے شک میں ہیں جو ہم کو خلجان میں مبتلا کئے ہوئے ہے اور ہمیں بالکل اس کیطرف اطمینان نہیں ہے اس کے جواب میں صالح علیہ السلام نے کہا لیکن تم یہ بتلاؤ۔ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے ایک حقیقت واضح پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی جانب سے رحمت عطا کی ہو۔ تو ایسی حالت میں اگر میں تمہارے کہنے سے اپنے رب کی مخالفت کر دی اور وہ مجھے اس مخالفت کی سزا دینا چاہئے تو مجھے خدا سے کون بچائے گا تم یا تمہارے معبود بچا سکتے ہیں اور جبکہ نہیں بچا سکتے تو میں تمہارا مشورہ نہیں مان سکتا۔

اور ایک اونٹنی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے میری قوم یہ خدا کی اونٹنی ہے اور تمہارے لئے بطور خدا کی نشانی کے موجود ہے سو تم اس کو خدا کی زمین میں چرنے دینا اور برائی کے ساتھ اسے ہاتھ بھی نہ لگانا کہ تمہیں فوری عذاب آ پکڑے پس انہوں نے اتنی بات بھی نہ مانی اور اسے مار ڈالا اس پر صالح علیہ السلام نے کہا اچھا تین دن اپنے گھروں میں رہ سہہ لو اس کے بعد تم کو ہلاک کر دیا جائے گا یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں بولا گیا ہے۔

پس جبکہ ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح علیہ السلام کو اور اس کے ساتھ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے اپنی رحمت سے ان سب

Marfat.com

کو اس عذاب سے بچالیا یقیناً تمہارا رب قوت والا اور قابو یافتہ ہے اور اس لئے وہ ایسا کر سکتا ہے اور ان ظالموں کو چیخ نے آ پکڑا بس وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے کہ گویا وہ کبھی ان میں رہے ہی نہ تھے دیکھو ثمود نے اپنے رب کو نہ مانا ارے دور ہو۔ اور غارت ہو ثمود۔

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف مبعوث کیے گئے تھے۔ لیکن قوم ثمود نے بھی سابقہ قوموں کی طرح دعوت حق کو جھٹلا دیا اور اپنے آباؤ اجداد کے باطل دین کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔ بلکہ یہی بات کہی کہ صالح آپ کونسا نیا دین لیکر آئے ہیں جس نے ہمارے باپ دادا کے دین کو ترک کر دیا ہے اتمام حجت کے بعد قوم ثمود کو بھی عذاب نے گھیر لیا۔ اور ان لوگوں کو بچالیا جو ایمان لائے تھے۔ ایمان ہی میں نجات ہے۔ اللہ رب العزت سب کو ایمان پر قائم رکھے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

22/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 112

سورۂ ھود آیت نمبر 69 تا 95 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ
حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ
مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ
قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾
قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا
لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ
عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ
لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

Marfat.com

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ
بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَيْفِیْ ؕ
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ
بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ
قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ۙ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً
عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا
الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ
وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

Marfat.com

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ
الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ
وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ
اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِیْۤ
اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شِقَاقِیْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ
رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ

Marfat.com

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ابراہیم کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر آئے کہا تم پر سلامتی ہو ابراہیم نے کہا تم پر بھی سلامتی ہو پھر دیر نہ گزری ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا ہ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو وہ کھٹک گیا اور دل میں ان سے ڈرا انھوں نے کہا کہ ڈرو نہیں ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ہ اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پس ہم نے اس کو اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے آگے یعقوب کی ہ اس نے کہا اے خرابی کیا میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے یہ تو ایک عجیب بات ہے ہ فرشتوں نے کہا کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو ابراہیم کے گھر والو تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں بیشک اللہ نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے ہ پھر جب ابراہیم کا خوف دور ہوا اور اس کو خوش خبری ملی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارہ میں جھگڑنے لگا ہ بیشک ابراہیم بڑا حلیم اور نرم دل تھا اور رجوع کرنے والا تھا ہ اے ابراہیم! اس کو چھوڑ دو تمھارے رب کا حکم آچکا ہے اور ان پر ایک ایسا عذاب آنے والا ہے جو لوٹایا نہیں جاتا ہ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ گھبرایا اور ان کے آنے سے دل تنگ ہوا اس نے کہا آج کا دن بڑا سخت ہے ہ اور اس کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے اور وہ پہلے سے برے کام کر رہے تھے لوط نے کہا اے مری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں وہ تمھارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں پس تم اللہ سے ڈرو اور مجھ کو میرے مہمانوں کے سامنے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں ہے ہ انھوں نے کہا تم جانتے ہو کہ ہمیں تمھاری بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں اور تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں لوط نے کہا کہ کاش میرے پاس تم سے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں جا بیٹھتا کسی محکم پناہ میں ہ فرشتوں نے کہا کہ اے لوط ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ ہرگز تم تک نہ پہنچ سکیں گے پس تم اپنے لوگوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل جاؤ اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تمھاری عورت کہ اس پر وہی کچھ گزرنے والا ہے جو ان لوگوں پر گزریگا ان کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے کیا صبح قریب نہیں ہ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور اس پر پتھر برسائے کنکر کے تہ بہ تہ ہ تمھارے رب کے پاس سے نشان لگائے ہوئے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کرو میں تمہیں اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں اور میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ہ اے میری قوم ناپ تول کو پورا کرو انصاف کے ساتھ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ ہ جو اللہ کا دیا بچ رہا ہے وہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تمھارے اوپر نگہبان نہیں ہوں ہ انھوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تمھاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں بس تم ہی ایک دانش منداور نیک چلن آدمی ہو ہ شعیب نے کہا کہ اے میری قوم اگر میں اپنے رب کی طرف سے

Marfat.com

ایک واضح دلیل پر ہوں اور اس نے اپنی جانب سے مجھ کو اچھا رزق بھی دیا اور میں نہیں چاہتا کہ میں خود وہی کام کروں جس سے میں تمہیں روک رہا ہوں میں تو صرف اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک ہو سکے اور مجھے توفیق تو اللہ ہی سے ملے گی اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ٥ اور اے میری قوم ایسا نہ ہو کہ میری ضد کر کے تم پر وہ آفت آپڑے جو قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر آئی تھی اور لوط کی قوم تو تم سے دور بھی نہیں ٥ اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف پلٹ آؤ بیشک میرا رب مہربان اور محبت والا ہے ٥ انہوں نے کہا کہ اے شعیب جو تم کہتے ہو اس کا بہت سا حصہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا اور تمہیں دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں کمزور ہے اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر کچھ بھاری نہیں ٥ شعیب نے کہا کہ اے میری قوم کیا میری برادری تم پر اللہ سے زیادہ بھاری ہے اور اللہ کو تم نے پس پشت ڈال دیا بیشک میرے رب کے قابو میں ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ اور اے میری قوم تم اپنے طریقہ پہ کام کئے جاؤ اور میں اپنے طریقہ پر کرتا رہوں گا جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے اوپر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ٥ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچالیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو کڑک نے پکڑ لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ٥ گویا کہ کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے سنو پھٹکار ہے مدین کو جیسے پھٹکار ہوئی تھی ثمود کو ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے فرستادہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر آئے جب وہ ان کے پاس پہنچے تو کہا کہ ہم سلام کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی سلام ہے سلام کر کے بیٹھ گئے ابراہیم علیہ السلام ان کو مہمان سمجھ کر ان کے کھانے کے لئے بلا توقف ایک بھنا ہوا بچھڑا لائے مگر انہوں نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑہائے پس جب انہوں نے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس تک نہیں پہنچتے تو ان سے گھبرائے اور ان سے دل ہی دل میں ڈرے کہ یہ مہمان تو ہیں نہیں خدا جانے کون ہیں اور کیوں آئے ہیں اس کے بعد انہوں نے اپنی خوف کو ان پر ظاہر کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم فرشتے ہیں اور ہم کو قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ان کی بیوی کھڑی ہوئی تھیں وہ کسی بات پر ہنسی تو انہوں نے ان کو اول اسحاق علیہ السلام کی اور اسحٰق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی انہوں نے کہا کہ ہائے خاک پڑے اب میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرے خاوند ہیں جو کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے بڑھاپے کی حالت میں موجود ہیں غرض نہ مجھ میں بچہ جننے کی صلاحیت نہ ان بڑے میاں میں صلاحیت اور تم کہتے ہو بچہ ہوگا۔ یہ تو ایک بڑی عجیب بات ہے انہوں نے کہا کہ تم خدا کے کام سے تعجب کرتی ہو بھلا خدا کا بھی کوئی کام قابل تعجب ہے ہمیں تمہارے ہی تعجب پر تعجب ہے اے گھر والو تم پر خدا کی رحمت اس کی برکتیں ہیں اور وہ رحمت و برکات منشا ہیں اس بے وقت اولاد دینے کا تا کہ تمہیں اندازہ ہو کہ اللہ رب العزت کو تمہارا کتنا پاس خاطر ہے واقعی وہ بہت قابل حمد اور بڑی شان والا ہے۔

اب جبکہ ابراہیم علیہ السلام سے خوف رخصت ہوا اور خوشخبری ملی تو اب وہ ہم سے قوم لوط کے باب میں جھگڑتے ہیں مگر یہ جھگڑا مخالفانہ اور مخاصمانہ نہ تھا کیونکہ یقیناً ابراہیم علیہ السلام بڑے دانا اور بڑے دعا کرنے والے اور اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے والے تھے پس ان سے ایسی نادانی کی بات جو کہ ان اوصاف کے منافی تھی کیسے صادر ہو سکتی تھی بلکہ وہ عرض معروض تھی جو

Marfat.com

عین دانائی اور دعا اور انابت الی الحق تھی خیران کی عرض معروض پر فرشتوں نے ان سے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام یہ باتیں چھوڑ دو اب عرض ومعروض سے کچھ نہیں ہوسکتا تمہارے رب کا حکم آ چکا اور ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے پاس ایسا عذاب آنے والا ہے جو لوٹایا نہ جائے گا۔ یہ قصہ تو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا۔

اور لوط علیہ السلام کا قصہ یہ ہے کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے بے ریش لڑکوں کی صورت میں لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو اپنی قوم کی حالت اور ان لڑکوں کی حالت پر نظر کر کے انہیں ان سے تکلیف ہوئی اور وہ ان سے دل تنگ ہوئے کہ اگر ان کو نہیں رکھتا ہوں تو مہمان نوازی کے خلاف ہے اور رکھتا ہوں تو مجھ پر حرف آتا ہے۔ کہ اچھی مہمانوں کی خاطر کی اور یہ خیال کر کے کہا کہ یہ بڑا سخت دن ہے خدا ہی آبرو بچائے ادھر تو ان کی یہ حالت تھی اور ادھر ان کی قوم کو خبر لگی کہ لوطؑ کے یہاں بڑے خوبصورت لونڈے ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ سن کر ان کی قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے سے بدکاریوں کے عادی تھی اس لئے ان کی خواہش تھی کہ وہ ان لڑکوں کے ساتھ بدکاری کریں جب وہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان لڑکوں کو ہمارے حوالہ کر دو تو انہوں نے کہا کہ لڑکوں سے تعرض نہ کرو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے پاک اور حلال ہیں تم بخوشی ان سے شادی کر لو پس تم خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی معقول آدمی نہیں جو یہ سمجھے کہ یہ بات دین سے قطع نظر کر کے خود انسانیت اور شرافت کے بھی خلاف ہے اور تمہیں سمجھائے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں کی ضرورت نہیں اور آپ وہ بھی جانتے ہیں جو ہمارا مقصد ہے۔ اب جب انہوں نے دیکھا کہ یہ کس طرح نہیں مانتے تو انہوں نے کہا کہ کاش مجھے تم پر ذاتی قوت ہو یا میں کسی مضبوط پایہ کی پناہ میں ہوں پھر تمہیں سمجھاؤں اور بتلاؤں کہ ناحق ظلم اور تعدی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے مگر کیا کروں بے کس ہوں۔ اس لئے کچھ نہیں کر سکتا۔

جب فرشتوں نے یہ حالت دیکھی تو ان کو تسلی دی اور انہوں نے کہا کہ ہم آدمی نہیں بلکہ آپ کے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں آپ تک ان کی رسائی نہیں ہوسکتی ہم ان کو عذاب دینے کے لئے آئے ہیں پس آپ اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لے کر رات کے کسی حصہ میں یہاں سے نکل جایئے اور تم میں سے کوئی منہ پھیر کر پیچھے نہ دیکھے آپ اپنے گھر کے سب لوگوں کو لے جائیں بجز اپنی بیوی کے کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنے والا ہے جو اوروں کو پہنچے گا انہوں نے کہا کہ ہم ابھی چلے جاتے ہیں ابھی انہیں سزا دیدی جائے انہوں نے کہا ان کے وعدہ کا وقت صبح مقرر ہے اس سے پہلے نہیں ہوسکتا اب اتنی جلدی کیوں کرتے ہو کیا صبح قریب نہیں ہے۔

پس جب کہ صبح ہوگئی اور ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے اس زمین کو تلپٹ کر دیا اور ہم نے اس پر کھنگرے پتھر برسائے جو کہ خدا کے یہاں اوپر تلے، چنے ہوئے اور نشان لگائے ہوئے ان کے لئے تیار تھے مطلب یہ ہے کہ جو پتھر ان پر برسائے گئے وہ خدا کے قبضہ قدرت اور اس کے علم میں اس طرح تھے جیسے کوئی کسی کام کے لئے پہلے سے پتھروں پر نشان لگا کر اور ایک خاص ترتیب کیساتھ ان کو چن کر تیار رکھے کہ بوقت ضرورت کوئی دقت نہ ہو یہ تو قوم لوطؑ کا انجام ہوا اور وہ بستی ان ظالموں مشرکین مکہ سے کچھ دور نہیں اگر چاہیں تو اسے دیکھ آدیں کہ اس کی کیا حالت ہے اور ان میں سے شام کے آنے جانے والے اسے دیکھتے بھی ہیں۔

اس قصہ کو ختم کر کے اہل مدین کے قصے کو بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قوم مدین کا قصہ یہ ہے کہ ہم نے کہ اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم بت پرستی چھوڑ دو اور اللہ کی پرستش کرو خدا کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تمہارا دوسروں کو معبود سمجھنا سراسر غلطی ہے اور ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو میں تمہیں مالدار دیکھتا ہوں پھر میں نہیں سمجھتا کہ اس کمی کی کونسی ضرورت ہے اور نہ ماننے کی صورت میں مجھے تم پر ایک گھیرے میں لینے والے مہلک عذاب کا اندیشہ ہے اور اس لئے میں تم سے پھر کہتا ہوں کہ تم انصاف کے ساتھ ناپ تول کر پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور فساد پیشہ ہونے کی حالت میں زمین میں فساد نہ کرو خدا کی جانب سے جو کچھ تمہارے پاس جائز طور پر رہ جائے وہ ہی تمہارے لئے بہتر ہے اور ناجائز طور پر زیادہ رکھنا ٹھیک نہیں صرف کہہ دینا میرا کام تھا سو میں کر چکا اب تمہیں اختیار ہے مانو یا نہ مانو۔

انہوں نے کہا کہ تمہاری نماز تم سے کہتی ہے کہ ہم ان چیزوں کی پرستش چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں اپنی حسب منشا تصرف کرنا چھوڑ دیں آپ تو دانا اور سنجیدہ آدمی ہیں کیا آپ ان باتوں کی معقولیت کو نہیں سمجھتے انہوں نے کہا کہ میری قوم اگر میں اپنے رب کی طرف ایک روشن حقیقت پر ہوں اور میں ان باتوں کی بھلائی جو میں کہتا ہوں اور ان کی برائی جو تم کرتے ہو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں اور خدا نے مجھے عمدہ اور حلال رزق کھانے کو دیا ہے تو میں تمہاری باتیں کیسے مان سکتا ہوں اور میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ جن کاموں سے میں تمہیں روکتا ہوں تم سے چھوڑا کر تمہارے خلاف خود کرنے لگوں تا کہ تمہیں مجھ پر خود غرضی کے شبہ کا موقع ہو میرا مقصود صرف جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح کرنا اور مفاسد کو دور کرنا ہے اور یہ توفیق بھی میری ذاتی نہیں بلکہ محض اللہ رب العزت کی طرف سے ہے میرا اسی پر بھروسہ ہے اور میں اسی کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔

اور میری قوم دیکھو میری عداوت تمہارے لئے اس کا باعث نہ ہو جاوے کہ تم پر ایسی ہی مصیبت پڑے جیسی قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر پڑی تھی اور قوم لوط تم سے زماناً یا مکاناً دور نہیں ہے اس لئے تم ان کی حالت سے اوروں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے عبرت حاصل کر سکتے ہو پس تم میری مخالفت نہ کرو اور جیسا کہ میں تم سے کہتا ہوں تم اپنے رب سے معافی مانگ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ میرا رب ایسا نہیں ہے کہ تمہیں معافی نہ دے کیونکہ وہ بڑا رحم والا اور نہایت محبت والا ہے اس کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے اس لئے وہ معذرت سے فوراً معاف کر دیتا ہے۔

اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شعیبؑ تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کسی درجہ میں صحیح ہیں اس لئے ہم ان باتوں کو نہیں مان سکتے اور ہم تمہیں اپنے اندر کمزور پاتے ہیں۔ اس لئے اگر بہت زیادہ اس قسم کی باتیں کرو گے تو ہم سزا دیں گے اور اگر تمہاری قوم نہ ہوتی جس کا ہمیں پاس ہے تو ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے صرف ان کے خیال سے ابتک چھوڑ رکھا ہے اور خود تمہاری ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم کیا میری قوم تمہارے نزدیک خدا سے زیادہ باوقعت ہے کہ تم میری قوم کے لحاظ سے کچھ نہیں کہتے اور خدا کا تمہیں کچھ پاس نہیں جس کا رسول ہوں اور تم نے اس کو پس پشت ڈال رکھا ہے یاد رکھو کہ میرا پروردگار ان تمام کاموں کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو اور اس لئے نہ تم مجھ پر قابو پا سکتے ہو اور نہ سزا سے بچ سکتے ہو اور اے میری قوم جب تم میری بات نہیں مانتے تو تم اپنی اسی حالت پر کام کرتے رہو اور میں بھی کام کر رہا ہوں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور کون ہے جو جھوٹا

Marfat.com

ہے اور تم بھی انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

الغرض وہ لوگ اسی حالت پر رہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا حکم عذاب آیا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے ان سب کو بچالیا اور جن لوگوں نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی ان کو ایک چیخ نے اور زلزلہ نے آ پکڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ لوگ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے کہ گویا وہ کبھی ان میں رہے ہی نہ تھے ارے دور ہوں اہل مدین بھی جیسے ثمود دور ہوئے۔

واقعات سے بتانا یہ مقصود ہے کہ جس طرح سابقہ قوموں نے دعوت حق کو قبول نہ کر کے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ اس طرح کہیں تم بھی، دعوت حق کو انکار کر کے اسی طرح عذاب کے مستحق نہ بن جاؤ۔ اس لیے بار بار گذشتہ قوم کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے تا کہ نصیحت حاصل کی جائے۔ دوستو! ایک بات یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ رب العزت کی تابعداری میں لگ جاؤ۔ دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی۔ اللہ رب العزت ہمیں سمجھ عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 113

سورۂ ھود آیت نمبر 96 تا 123 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ
الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا
قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ
اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ
شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ

Marfat.com

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝١٠٣ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا
لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝١٠٤ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ
شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝١٠٥ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ
وَّشَهِيْقٌ ۙ ۝١٠٦ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٠٧ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا
فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝١٠٨ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ
هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا
لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝١٠٩ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝١١٠ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١١ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٢ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝١١٤
وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٥ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ

Marfat.com

الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي
الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا
اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ
وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی واضح نشانیاں اور واضح سند کے ساتھ بھیجا ٥ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پھر وہ فرعون کے حکم پر چلے حالانکہ فرعون کا حکم راستی پر نہ تھا ٥ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا اور ان کو آگ پر پہنچائے گا اور کیسا برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچیں گے ٥ اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی کیسا برا انعام ہے جو ان کو ملا ٥ یہ بستیوں کے کچھ حالات ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں ان میں سے بعض اب تک قائم ہیں اور بعض مٹ گئیں ٥ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا پھر جب تیرے رب کا حکم آ گیا تو ان کے معبودان کے کچھ کام نہ آئے جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے اور انھوں نے ان کے حق میں بربادی کے سوا اور کچھ نہیں بڑھایا ٥ اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہے جب کہ وہ بستیوں کو ان

Marfat.com

کے ظلم پر پکڑتا ہے بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے o اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈریں وہ ایک ایسا دن ہے جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہوگا o اور ہم اس کو ایک مدت کے لئے ٹال رہے ہیں جو مقرر ہے o جب وہ دن آئے گا تو کوئی جان اس کی اجازت کے بغیر کلام نہ کر سکے گی پس ان میں کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت o پس جو لوگ بد بخت ہیں وہ آگ میں ہوں گے ان کو وہاں چیخنا ہے اور دھاڑنا o وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر جو تیرا رب چاہے بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے o اور جو لوگ نیک بخت ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر جو تیرا رب چاہے بخشش ہے بے انتہا o پس تو ان چیزوں سے شک میں نہ رہ جن کی یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں یہ تو بس اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا عبادت کر رہے تھے اور ہم ان کا حصہ انھیں پورا پورا دیں گے بغیر کسی کمی کے o اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس میں پھوٹ پڑ گئی اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات آ چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور ان کو اس میں شبہ ہے کہ وہ مطمئن نہیں ہونے دیتا o اور یقیناً تیرا رب ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دے گا وہ باخبر ہے اس سے جو وہ کر رہے ہیں o پس تم جمے رہو جیسا کہ تمہیں حکم ہوا ہے اور وہ بھی جس نے تمھارے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو o اور ان کی طرف نہ جھکو جنھوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں آگ پکڑ لے گی اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں پھر تم کہیں مدد نہ پاؤ گے o اور نماز قائم کرو دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو یہ یاد دہانی ہے یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لئے o اور صبر کرو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا o پس کیوں نہ ایسا ہوا کہ تم سے پہلے کی قوموں میں ایسے اہل خیر ہوتے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے ایسے تھوڑے لوگ نکلے جن کو ہم نے ان میں سے بچالیا اور ظالم لوگ تو اسی عیش میں پڑے رہے جو انھیں ملا تھا اور وہ مجرم تھے o اور تیرا رب ایسا نہیں کہ وہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ اس کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں o اور اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے o سوا ان کے جن پر تیرا رب رحم فرمائے اور اس نے اسی لئے ان کو پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے اکٹھے بھر دوں گا o اور ہم رسولوں کے احوال سے سب چیز تمھیں سنا رہے ہیں جس سے تمھارے دل کو مضبوط کریں اور اس میں تمھارے پاس حق آیا ہے اور مومنوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی o اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہو کہ تم اپنے طریقہ پر کرتے رہو اور ہم اپنے طریقہ پر کر رہے ہیں o اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں o اور آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی بات اللہ کے پاس ہے اور وہی تمام امور کا مرجع ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تمھارا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو o

تشریح: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے احکام اور ایک واضح حجت رسالت دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پس فرعون نے تو مانا ہی نہیں اور ان لوگوں نے بھی فرعون ہی کے کام کا اتباع کیا حالانکہ فرعون کا کام بالکل معقول نہ تھا چنانچہ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے ہوگا اور ان کو دوزخ میں جا اتارے گا اور بہت بری اترنے کی جگہ اے کاش وہ سمجھتے اور اس کا اتباع نہ کرتے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگائی گئی اور قیامت کے دن بھی یہ انعام تھا ان کے کفر کا بہت برا انعام تھا جو

Marfat.com

ان کو دیا گیا اور الغرض یہ خبریں ہیں ان بستیوں کی جن کو ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں ان میں سے بعض اب تک موجود ہیں اور بعض بالکل تباہ کر دی گئیں اور ان واقعات سے تم کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا کیونکہ ہم نے ان کو بہت فہمائش کی اور بہت مہلت دی ہاں انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا کہ برابر کفر و عناد پر جمے رہے اور ذرا ڈھیلے نہ ہوئے کیا نتیجہ ہوا جس وقت ہمارا حکم پہنچا ان کے معبود جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے کچھ بھی ان کے کام نہ آئے ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس وقت تمہارا رب بستیوں کو ایسے حالت میں پکڑتا ہے کہ وہ ظلم پر کمربستہ ہوں تو اس کی گرفت ایسی ہوتی ہے جس کا نمونہ تم بھی دیکھ چکے ہوں واقعی اس کی گرفت سخت تکلیف دہ اور بہت سخت ہے۔

ان واقعات میں بہت بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈریں کیونکہ جو خدا اس پر دنیا میں عذاب دے سکتا ہے وہ آخرت میں بھی دے سکتا ہے اور جس طرح وہ عذاب ڈرنے کی چیز ہے عذاب آخرت بھی ڈرنے کی چیز ہے کیونکہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا جا رہا ہے چنانچہ جس کو موت دی جاتی ہے وہ اسی لئے دی جاتی ہے کہ اس کو قیامت میں لایا جائے پس یہ مارنا اسی دن کی حاضری کا انتظام ہے اور وہ وہ دن ہے جو سب پر آئے گا اور ہم اس کو صرف تھوڑی مدت کے لئے ملتوی کئے ہوئے ہیں لہٰذا جن لوگوں نے اس کی تاخیر سے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ آئے گا ہی نہیں ان کی غلطی ہے۔

وہ دن ایسا ہو گا کہ جس روز آئے گا اس روز کوئی شخص بات بھی نہ کر سکے گا مگر خدا کی اجازت سے پھر کچھ ان میں اہل شقاوت ہوں گے اور کچھ اہل سعادت ہوں گے۔

پس جو لوگ بدبخت ہیں وہ تو ایسی حالت میں دوزخ میں ہوں گے کہ وہ اس میں گدھوں کی طرح چیختے ہوں گے اور ایسی حالت میں وہ اس میں اس وقت تک رہنے والے ہوں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے اور وہ اس سے کبھی نہ نکالے جائیں گے۔ کیونکہ آپ کا رب جو ارادہ کرے اس کو بخوبی کرنے والا ہے اور کوئی اس کو اس سے روک نہیں سکتا لہٰذا وہ اپنے اختیار سے ان کو ہمیشہ دوزخ میں رکھے گا نہ کسی مجبوری سے یہ تو اشقیا کی حالت تھی۔

اور رہے وہ لوگ جو نیک بخت ہیں پس وہ یوں جنت میں ہوں گے کہ وہ اس میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور کبھی اس سے نہ نکالے جائیں گے وہ عطا غیر منقطع ہو گی۔

بس اے رسول جب کہ آپ کو پہلے قوموں کی بت پرستی کے نتائج معلوم ہو گئے تو جن کی آپ کی قوم عبادت کرتی ہے آپ ان کی طرف سے کسی شبہ میں نہ ہونا کہ شاید ان میں قابل پرستش ہونے کی کوئی بات ہو یہ ہرگز نہیں اور وہ ان کی یونہی کورانا اور مجرمانہ پرستش کرتے ہیں جیسے ان سے پہلے ان کے آباء اجداد کرتے تھے جن کو دنیا میں ان کا نتیجہ مل گیا اور آخرت میں بھی ملے گا اور جس طرح ہم نے ان کے حق میں کمی نہیں کی اور ان کو واقعی سزا دی یوں ہی ہم ان کو بھی ان کا حصہ بے کم و کاست دیں گے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کافروں کے قرآن کے نہ ماننے سے کسی خلجان میں واقع نہ ہوں کیونکہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی سو اس کو بھی سب نے نہیں مانا بلکہ اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر اللہ رب العزت کی جانب سے ایک بات نہ ہو چکی ہوتی کہ وہ ان کو کسی حکمت کی بناء پر جس کا اس کو علم ہے فوری سزا نہ دے گا تو پہلے لوگوں کی طرح ان کے درمیان بھی فیصلہ کر دیا گیا ہوتا لیکن حکمت کی بنا پر اس کو ملتوی رکھا ہے سو منشاء تاخیر تو حکمت ہے اور یہ لوگ اس کی جانب سے خلجان میں مبتلا کرنے

Marfat.com

والے شک میں مبتلا ہیں اور یقین نہیں کرتے کہ ان کو عذاب دیا جاوے گا اور واقعہ یہ ہے کہ تمہارا رب سب کو ان کے اعمال پورے دے گا کیونکہ وہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اور جبکہ واقعہ یہ ہے کہ اس سب کو سزا دی جائے گی تو آپ اور جنہوں نے آپ کے ساتھ حق کی طرف رجوع کیا ہے وہ ٹھیک اسی طرح رہیں جس طرح رہنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ذرا حد سے نہ بڑھیں کیونکہ جو تم لوگ کرتے ہو خدا ان کو دیکھتا ہے اور جن لوگوں نے سرکشی کر کے ظلم کیا ہے ان کی طرف ذرا نہ جھکنا کہ تمہیں دوزخ کی آگ لگے اور یہ واضح ہو کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے گی۔

اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دن کے دو طرفوں یعنی اول و آخر میں اور رات کے حصوں میں ٹھیک ٹھیک نماز پڑھتے رہو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں کبھی یوں کہ برائیاں ہو چکی ہیں وہ ان کی وجہ سے معاف ہو جاتی ہیں جیسے ایمان سے کفر اور نمازوں سے صغائر اور کبھی یوں کہ وہ گناہوں سے مانع ہو جاتی ہیں اور چونکہ نماز بھی نیکی ہے اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہئے یہ نصیحت ہے ان سب لوگوں کے لئے جو نصیحت مانیں اور آپ کے ساتھ مخصوص نہیں پس سب کو چاہئے کہ اس پر عمل کریں اور آپ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو ہمارے احکام کی تعمیل میں جو تکلیفیں یا زحمتیں پیش آئیں آپ ان پر صبر کریں آپ کو اس کا اجر ملے گا کیونکہ اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

پس جبکہ سابقہ امتوں کے حالات معلوم ہو چکے تو اب ہم کہتے ہیں کہ تمہیں پہلے امتوں میں سے باستثناء چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے ان کی نہی عن الفساد کے سبب نجات دی ایسے بڑے آدمی کیوں نہ ہوئے کہ وہ خود فساد سے باز رہ کر اپنے ماتحتوں کو زمین میں خرابی سے روکتے تاکہ وہ ہلاکت سے محفوظ رہتے مگر ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا اور جس عیش میں ڈوبے ہوئے تھے اسی کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم پیشہ رہے اس لئے ان کو ہلاک کر دیا گیا اور تمہارا رب ایسا نہ تھا کہ ان بستیوں کو ایسی حالت میں ناحق ہلاک کر دے کہ ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے اور فساد پیشہ نہ ہوں خیر خدا کو حکمت کی بنا پر یوں ہی منظور تھا اور اگر خدا چاہتا تو ان کو ایک جماعت بنا دیتا جو حق پر متفق ہوتی مگر اسے بحکمت یہ منظور نہیں تھا اس لئے اس نے ایسا نہیں کیا اور جس طرح پہلے لوگ اہل حق کے ساتھ اختلاف کرتے رہے یوں ہی لوگ آئندہ بھی ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے باستثنا ان کے جن پر آپ کا رب رحم کرے اور اللہ رب العزت نے ان کو اسی اختلاف کے لئے پیدا کیا ہے کہ جو اپنی اختیار سے بلا جبر و اکراہ کر رہے ہیں اور اس طرح آپ کے رب کی یہ بات پوری ہوئی کہ میں سب نافرمان جنوں اور آدمیوں سے دوزخ بھر دونگا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم رسولوں کی خبروں میں سے اس قدر واقعات پورے بیان کرتے ہیں جن سے ہم آپ کے دل کو جمائے رکھیں تاکہ اس سے آپ کے اندر تبلیغ میں سستی پیدا نہ ہو اور ان واقعات میں آپ کے پاس امر حق اور ماننے والوں کی نصیحت آ چکی ہے پس آپ اور دوسرے لوگ ان کے مقتضے پر کاربند ہوں اور جو لوگ نہ مانیں ان سے کہہ دو کہ اچھا تم اپنی حالت پر کام کرتے رہو اور نتیجہ کے منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں اور ہم یہ نہیں بتلا سکتے کہ اس کا نتیجہ کب برآمد ہوگا کیونکہ آسمان اور زمین کے غیب اللہ کے قبضہ میں ہیں اور اسی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے۔ پس وقت کا بھی اسی کو علم ہے اور لانے نہ لانے کا بھی اسی کو اختیار ہے اور جب وہی مختار کل ٹھہرا تو آپ اس کی عبادت کرتے رہیں اور اس پر بھروسہ

Marfat.com

رکھیں آپ کا رب ان کاموں سے غافل نہیں ہے جو وہ کرتے ہیں لہٰذا وہ ان کو جس وقت مصلحت ہوگی ان کے اعمال کی سزا دے گا اور آپ کے متعلق ان سے ہر قسم کی حفاظت کرے گا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی بھی کی جا رہی ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو نہیں مانتے آپ انکے متعلق پریشان نہ ہوں۔ یہ وہی طبقہ ہے جب تورات نازل ہوئی انہوں نے انکار کیا۔ زبور نازل ہوئی تب بھی انکار کیا۔ انجیل نازل ہوا تب بھی انکار کیا۔ اور اب قرآن مجید کا انکار کر رہے ہیں انہیں کرنے دیں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم انہیں ضرور پکڑیں گے اور دنیا میں بھی ذلیل وخوار کریں گے اور آخرت میں بھی نہ ختم ہونے والا عذاب ان پر مسلط کریں گے۔ یہ وہ بدقسمت لوگ ہیں جنہیں بالاخر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ اگرچہ وہ چیختے چلاتے بھی رہیں۔ اسوقت ان کی قطعاً شنوائی نہ ہوگی۔ اور نہ ہی ان کا رونا دھونا قبول کیا جائے گا۔ پھر انسے پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ زندگی تم نے کسطرح ضائع کردی اور کیوں تم نے اطاعت نہ کی۔ اللہ رب العزت ایسی حالت سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ یوسف

سورۃ یوسف مکی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 12 اور آیات کی تعداد 111 ہے کلمات کی تعداد 1808 اور حروف کی تعداد 7411 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 04 سے لیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک پیغمبر تھے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ یوسف ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 12 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 53 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 101: حضرت یوسف علیہ السلام کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سنانا حضرت یعقوب علیہ السلام کا نصیحت کرنا حسد کی وجہ سے نفرت کا پیدا ہونا واقعہ یوسف کے خدوخال کا ذکر ہے۔ زندگی کا پہیہ گھومتا ہے وہ ظالم لوگ بعد میں سائل بن کر آئے یوسف خواب کی تعبیر جانتے تھے خواب کیا چیز ہیں؟ زلیخا کا ذکر قرآن میں کہیں بھی نہیں ہے۔ زوجہ عزیز کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لفظ زلیخا کی تحقیق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث سے ہوتی ہے لیکن زلیخا کا نکاح حضرت یوسف سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی، واقعہ یوسف الزام برائت، سزا پھر حکومت کا بیان ہے۔

آیت نمبر 102 تا 111: برادران یوسف اور والدین یوسف کا حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر قصہ یوسف علیہ السلام میں جو عبرتیں اور نصیحتیں ہیں ان کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کا بہترین طریقہ بتانے، حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کا ذکر مسلمانوں کے لئے اس واقعہ میں بے شمار نصائح ہیں جو کہ قابل تقلید ہیں۔ واقعہ یوسف کو قرآن مجید نے احسن القصص کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

24/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 114

سورہ یوسف آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾
اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ
رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا
عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآىِٕلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا
لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

Marfat.com

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآىٕلٌ
مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى
یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ
وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ
اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ
الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ
وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَؕ ﴿۱۶﴾
قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾
وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًاؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
وَ جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗؕ قَالَ یٰبُشْرٰى
هٰذَا غُلٰمٌؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةًؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ
بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍۚ وَ كَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف لام رٰ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں ہم نے اس کو عربی قرآن بنا کر اتارا ہے تا کہ تم سمجھو ہم تمہیں بہترین سرگزشت سناتے ہیں اس قرآن کی بدولت جو ہم نے تمھاری طرف وحی کیا اس سے پہلے بیشک تو بے خبروں میں تھا جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اباجان میں خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں اس کے باپ نے کہا کہ اے میرے بیٹے تم اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا کہ وہ تمھارے خلاف کوئی سازش کرنے لگیں بے شک شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اسی طرح تیرا رب تجھ کو منتخب کرے گا اور تمہیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنا سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت پوری کرے گا جس طرح وہ اس سے پہلے تمھارے اجداد ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے یقیناً تیرا رب علیم و حکیم ہے حقیقت یہ ہے کہ یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جب اس کے بھائیوں نے آپس میں کہا کہ یوسف اور اس کے بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں یقیناً ہمارا باپ ایک کھلی ہوئی غلطی میں مبتلا ہے یوسف کو قتل کر دو یا اس کو کسی جگہ پھینک دو تا کہ تمھارے باپ کی توجہ تمھاری طرف ہو جائے اور اس کے بعد تم بالکل ٹھیک ہو جانا ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو اگر تم کچھ کرنے ہی والے ہو تو اس کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دو کوئی راہ چلتا قافلہ اس کو نکال لے جائیگا انھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے ہمارے باپ کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کھائے اور کھیلے اور ہم اس کے نگہبان ہیں باپ نے کہا میں اس سے غمگین ہوتا ہوں کہ تم اس کو لے جاؤ اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ اس کو کوئی بھیڑیا کھا جائے جب کہ تم اس سے غافل ہو انھوں نے کہا کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا گیا جب کہ ہم ایک پوری جماعت ہیں تو ہم بڑے خسارے والے ثابت ہوں گے پھر جب وہ اس کو لے گئے اور یہ طے کر لیا کہ اس کو ایک اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کو وحی کی کہ تو اس کو ان کا یہ کام جتائیگا اور وہ تجھ کو نہ جانیں گے اور وہ شام کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے انھوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا پھر اس کو بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم سچے ہیں اور وہ یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے باپ نے کہا کہ نہیں بلکہ تمہارے نفس نے تمھارے لئے ایک بات بنادی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اور جو بات تم ظاہر کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اور ایک قافلہ آیا تو انھوں نے اپنا پانی بھرنے والا بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکا دیا اس نے کہا خوش خبری ہو یہ تو ایک لڑکا ہے اور اس کو تجارت کا مال سمجھ کر محفوظ کر لیا اور اللہ خوب جانتا تھا کہ جو وہ کر رہے تھے اور انھوں نے اس کو تھوڑی سی قیمت چند درہم کے عوض بیچ دیا اور وہ اس سے بے رغبت تھے

تشریح: یہ آیتیں جو تمہارے سامنے پڑھی جارہی ہیں خدا کی روشن کتاب کی آیتیں ہیں اور کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہیں ہم نے ان کو ایسی حالت میں نازل کیا ہے کہ وہ قران عربی ہے تا کہ تم اس کی عبارت اور اس کے معنی سے معلوم کر و کہ یہ انسان کا کلام نہیں ہو سکتا امید ہے کہ تم سمجھو گے اور اس کی تکذیب پر اصرار نہ کرو گے۔

Marfat.com

یہاں تک منکرین سے خطاب کر کے آگے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے رسول ہم آپ کی طرف اس حصہ قرآن سورہ یوسف کو وحی کر کے نہایت خوبی سے ایک قصہ بیان کرتے ہیں اور یہ دلیل ہے اسکے وحی الٰہی ہونے کی کیونکہ یقیناً آپ پہلے اس قصہ سے بے خبر تھے۔

تفصیل اس قصہ کی یہ ہے کہ جس وقت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہا اے ابا میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور چاند سورج دیکھے ہیں چنانچہ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ بیان کر بیٹھنا کہ وہ تیرے لئے کوئی خطرناک کارروائی کریں تم یہ خیال نہ کرنا کہ وہ میرے بھائی ہیں وہ ایسا کیوں کرنے لگے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس لئے وہ اس قسم کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اور انسان کا اس کے فریب میں آجانا کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے احتیاط لازمی ہے یہ تو نصیحت تھی اور تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ جس طرح تم نے انہیں سجدہ کرتے دیکھا ہے یوں تیرا رب تجھے برگزیدہ بنائے گا اور علم تعبیر خواب کی تعلیم کرے گا اور تجھ کو معزز منصب دے کر تجھ پر اور تیرے توسط سے یعقوبؑ کے گھرانے پر یوں ہی اپنے انعام کی تکمیل کرے گا جیسے اس نے اس سے پہلے تیرے پردادا اور دادا ابراہیمؑ و اسحٰقؑ پر اپنے انعام کی تکمیل کی تھی۔ اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اے رسول واقعی تمہارا رب بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے اس لئے اس نے اپنے علم و حکمت کی بناء پر ان لوگوں کو تکمیل انعام کے لئے منتخب کیا اور اسی تکمیل کی یہ شاخ ہے کہ تم کو منصب رسالت عطا کیا کیونکہ اولاد ابراہیمؑ میں تم کو اتنا بڑا رسول بنانا یہ بھی ابراہیم پر تکمیل انعام ہے چونکہ اس جگہ ابراہیمؑ پر تکمیل انعام کا ذکر آ گیا ہے اور آپ کی نبوت بھی اسی تکمیل کا ایک شعبہ ہے اور آپ کی نبوت پر مشرکین دلائل مانگتے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ۔

بلاشبہ یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں بہت سے دلائل ہیں ان دلائل کی درخواست کرنے والوں کے لئے کیونکہ یہ سارا قصہ اول سے آخر تک اخبار غیبیہ پر مشتمل ہے جس سے آپ بالکل ناواقف تھے پس وہ اور کون سے دلائل چاہتے ہیں یہ خواب کا قصہ تو ہو چکا اب یہ سمجھو کہ یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام سے بہ نسبت دوسری اولاد کے زیادہ محبت تھی اس پر ان کے بھائیوں کو رشک ہوا۔

اور اس بناء پر انہوں نے آپس میں اس کے خلاف مشورہ کیا چنانچہ انہوں نے کہا کہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ وہ صرف دو ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں اور اس بنا پر ان کو چاہئے تھا کہ وہ ہم سے محبت کرتے نہ کہ ان سے اس لئے یقیناً ہمارے باپ کھلی غلطی میں ہیں لہٰذا تم کو چاہئے کہ یا تو یوسفؑ کو مار ڈالو یا اسے کسی دور زمین میں پھینک دو اس تدبیر سے تمہارے باپ کا رخ تمہارے لئے فارغ ہو جائے گا اور اس کے بعد تم باپ کی محبت کے قابل لوگ ہو جاؤ گے جب انہوں نے یہ گفتگو کی تو ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسفؑ کو مت مارو اور اسے کسی خالی کنوئیں کی گہرائی میں ڈال دو اسے کوئی قافلے والا اٹھالے جائے گا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ صورت مناسب ہے کیونکہ اس سے تمہارا مقصد بھی حاصل ہو جائے گا اور تم خون ناحق سے بھی بچ جاؤ گے۔

انہوں نے اس رائے کو پسند کیا اور اس پر اتفاق کر کے انہوں نے باپ سے کہا کہ ابا جان یہ کیا بات ہے کہ آپ یوسفؑ کے

Marfat.com

متعلق ہم پر اطمینان نہیں رکھتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور آپ نے اب تک اس کے متعلق کوئی بدخواہی نہیں دیکھی۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجیں وہ جنگل میں کھائے اور کھیلے اور کچھ اندیشہ نہ کریں کیونکہ ہم اس کے محافظ ہیں اور اس کے کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچ سکتا انہوں نے کہا کہ اول تو مجھے اسی سے رنج ہوگا کہ تم اسے لے جاؤ اور وہ میری نظر سے غائب ہوگا اور دوسرے مجھے اس کا بھی اندیشہ ہے کہ اسے کوئی بھیڑیا کھالیوے اور تم اس سے بے خبر ہو انہوں نے کہا کہ اگر ایسی حالت میں بھی بھیڑیاں کھالے کہ ہم ایک جماعت ہیں تب تو ہم بالکل ہی گئے گزرے ہوئے ہیں یہ سب آپ کے خیالات ہیں بھلا کہیں ایسا ہوسکتا ہے۔

اس پر انہوں نے بادل ناخواستہ کہہ دیا کہ اچھا لے جاؤ اللہ مالک ہے پس جب وہ اسے لے گئے اور انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اسے کنویں کی گہرائی میں ڈال دیں چنانچہ انہوں نے ڈال دیا۔ اس حالت میں یوسف علیہ السلام اطمینان کے لئے ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں تم مرو گے نہیں بلکہ زندہ رہو گے اور زندہ رہ کر اس واقعہ کو ان کے منہ پر بجاؤ گے اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ تم وہی یوسفؑ ہو جن کیساتھ انہوں نے یہ برتاؤ کیا تھا۔

اور یہ کاروائی کر کے وہ عشاء کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ اے ہمارے باپ ہم تو سب آپس میں دوڑ لگاتے چلے گئے اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے جس پر اسے بھڑیئے نے کھالیا اور گو ہم سچے ہیں چنانچہ یہ خون میں ڈوبا ہوا کرتا موجود ہے مگر آپ ہماری تصدیق نہ کریں گے کیونکہ آپ پیشتر سے ہمیشہ بدگمان ہیں۔ اور وہ اس کے کرتہ پر جس کو انہوں نے اپنے باپ کے سامنے پیش کیا جھوٹا خون لگالائے تھے جو کہ کسی اور چیز کا تھا اور یوسفؑ کا نہ تھا۔

یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ واقعہ یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک بات بنائی ہے خیر اب تو صبر ہی بہتر ہے اور تمہارے بیان پر جو تم کرتے ہو خدا سے مدد چاہتا ہوں کہ وہ اسے غلط ثابت کردے۔

ادھر تو یہ ہوا اور ادھر یوسفؑ کا یہ ہوا کہ ایک قافلہ آنکلا انہوں نے پانی کے لے اپنا آدمی بھیجا تو اس نے اسی کنوئیں میں جس میں یوسفؑ تھے ڈول ڈالا تو اسے معلوم ہوا کہ اس میں لڑکا ہے اس نے انہیں نکالا اور کہا ارے بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو لڑکا ہے اور انہوں نے اسے ایک مال تجارت کے طور پر چھپالیا اور گو انہوں نے اسے چھپالیا مگر اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کررہے ہیں وہ ان کے پاس نہ رہنے دے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے مصر لے جاکر اسے معمولی قیمت یعنی چند درہموں میں بیچ ڈالا وجہ اس کی یہ کہ وہ اس سے بے رغبت تھے کیونکہ وہ چوری کا مال تھا اس لئے وہ نکالنا چاہتے تھے۔

اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ دیکھو اس کو خاطر سے رکھنا کیا بعید ہے کہ یہ ہمیں نفع پہنچائے۔ بایں معنی کہ اگر ہمیں اس کے بیچنے کی خواہش ہو تو اس کے معقول دام ملیں یا ہم بادشاہ کو ہدیۂ پیش کریں تو ہمیں وہاں سے معتد بہ نفع ہو وغیرہ وغیرہ یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ یہ تمہید تھی یوسفؑ کو زمین میں قوت دینے کی اور اس طرح ہم نے بتدریج یوسفؑ کو زمین میں قوت دی اس کا حاکم بنادیا اور اس لئے بھی کہ ہم اسے علم تعبیر عطا کریں کیونکہ وہی ان کے اس مرتبہ پر پہنچنے کا ذریعہ ہوگا اور اللہ اپنے ہر کام پر قابو رکھتا ہے اور اس لئے وہ جو کرنا چاہتا ہے اور جس طرح کرنا چاہتا ہے اسے کرتا ہے مگر بہت سے لوگ ان باتوں کو نہیں جانتے اور اس لئے بہت سے تو خود خدا ہی کو نہیں مانتے اور بہت سے اس کی خدائی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور بہت سے اس کے تصرف کو اسباب کے ساتھ مقید کرتے ہیں اور جب وہ یوسف علیہ السلام جوانی کی حد کو پہنچے تو ان کو حکمت اور علم عطا کیا کیونکہ وہ نیکوکار تھے اور ہم نیک کام کرنے والوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

25/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 115

سورہ یوسف آیت نمبر 21 تا 35 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى
اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًاؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ٘
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٢١ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا
وَّعِلْمًاؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝٢٢ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ
بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَؕ قَالَ
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖؕ كَذٰلِكَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝٢٤
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا
الْبَابِؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

Marfat.com

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ
فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا
حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ
اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ
فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ
فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ
الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتاہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جس شخص نے مصر میں یوسف علیہ السلام کو خریدا تھا اس نے اپنے بیوی سے کہا کہ اس کو عزت سے رکھنا شاید یہ ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو مصر کی سرزمین میں جگہ دی اور تا کہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر دینا بتلادیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہیں اور اکثر لوگ نہیں جانتے ۰ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے ہم ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں اس طرح بدلہ دیتے ہیں ۰ اور یوسف جس عورت کے گھر میں تھا وہ اس کو پھسلانے لگی اور ایک روز دروازے بند کردئے اور بولی کہ آجا یوسف نے کہا کہ خدا کی پناہ وہ میرا آقا ہے اس نے مجھ کو اچھی طرح رکھا ہے بیشک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے ۰ اور عورت نے اس کا ارادہ کرلیا اور وہ بھی اس کا ارادہ کرتا اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھتا ایسا ہوا تا کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دور کردیں بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا ۰ اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے اور عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے اس کے شوہر کو دروازے پر پایا عورت بولی کہ جو تیری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ اسے قید کیا جائے یا اسے سخت عذاب دیا جائے ۰ یوسف بولا کہ اسی نے مجھے پھسلانے کی کوشش کی اور عورت کے کنبہ والوں میں سے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے ۰ اور اگر اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت جھوٹی اور وہ سچا ہے ۰ پھر جب عزیز نے دیکھا کہ اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ بے شک یہ تم عورتوں کی چال ہے اور تمھاری چالیں بہت بڑھی ہوئی ہیں ۰ یوسف اس سے درگزر کر و اور اے عورت تو اپنی غلطی کی معافی مانگ بے شک تو ہی خطا کار تھی ۰ اور شہر کی عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے وہ اس کی محبت میں فریفتہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کھلی ہوئی غلطی پر ہے ۰ پھر جب اس نے ان کا فریب سنا تو اس نے ان کو بلا بھیجا اور انکے لئے ایک مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور یوسف سے کہا کہ تم ان کے سامنے آؤ پھر جب عورتوں نے اس کو دیکھا تو وہ دنگ رہ گئیں اور انھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انھوں نے کہا ماشاء اللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے ۰ اس نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کررہی تھیں اور میں نے اس کو رجھانے کی کوشش کی تھی مگر وہ بچ گیا اور اگر اس نے وہ نہیں کیا جو میں اس سے کہہ رہی ہوں تو وہ قید میں پڑے گا اور ضرور بے عزت ہوگا ۰ یوسف نے کہا اے میرے رب قید خانہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلارہی ہیں اور اگر تو نے ان کے فریب کو مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا ۰ پس اس کے رب نے اس کی دعا کو قبول کرلیا اور ان کے فریب کو اس سے دفع کردیا بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ۰ پھر نشانیاں دیکھ لینے کے بعد ان لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ ایک مدت کے لئے اس کو قید کردیں ۰

تشریح: ایک واقعہ یوسف علیہ السلام یہ پیش آیا کہ جس عورت کے گھر میں یوسف علیہ السلام تھے اس نے ان پر قابو حاصل کرنے کی کوشس کی اور اپنا مطلب نکالنے کے لئے انہیں خوب منایا پر چاپا اور دروازے بھی بند کرادیئے اور کہا کہ لو آؤ۔ انہوں نے کہا اس کام سے خدا کی پناہ مجھ سے اس کی توقع نہ رکھو کیونکہ وہ تمہارا شوہر میرا مربی ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا

Marfat.com

ہے ایسی حالت میں سراسر ظلم ہوگا کہ میں اس کے احسانات کا اس طرح بدلہ دوں اور اگر میں ایسا کروں تو مجھے کیا فلاح ہوگی کیونکہ ظالم فلاح نہیں پاتے۔

یہ اللہ رب العزت کی حجت تھی جو اس نے ان کو بھائی اور وہ تو برائی کے ساتھ ان کا قصد کر ہی چکی تھی چنانچہ اس نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ لوآ ؤ دواعی تمام موجود تھے اور موانع کل مرتفع تھے پھر رکنے کی کونسی وجہ تھی مگر اللہ رب العزت نے انہیں حجت سمجھا دی اسلئے بچ گئے دیکھو یوں انہیں ہم نے حجت سمجھائی تا کہ ہم ان سے چھوٹے اور بڑے گناہ کو دور رکھیں کیونکہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں اور ہم اپنے برگزیدہ بندوں کی اسی طرح مدد کرتے ہیں۔

جبکہ ان میں موافقت نہ ہوئی اور یوسف اپنے بچانے کے لئے بھاگے اور وہ عورت پکڑنے کے لئے پیچھے بھاگی اور اس طرح وہ دونوں دروازہ کو دوڑے اور اس دوڑنے میں عورت نے ان کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ ڈالا کیونکہ اس نے جوں ہی پکڑنا چاہا تو کرتہ ہاتھ میں آیا وہ رکے نہیں اس لئے کرتہ پیچھے سے پھٹ گیا مگر اب بھی وہ باز نہ آئی اور برابر ان کو پکڑنے کے لئے ان کے پیچھے دوڑی چلی گئی اور اس طرح دونوں دروازہ تک پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر دونوں نے دروازہ کے قریب اس عورت کے شوہر کو کھڑا پایا۔

اب وہ سخت شرمندہ ہوئی اور اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے یوسف پر الزام لگایا کہ اس کا ارادہ میرے ساتھ برائی کا تھا اور میں آبرو بچانے کے لئے بھاگی تھی اور یہ میرے پیچھے مجھے پکڑنے بھاگا تھا اور یہ کہہ کر اس نے کہا اب جس نے آپ کی بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کیا اس کی اس کے سوا کوئی سزا نہیں کہ اسے جیل خانہ بھیجا جائے یا اسے سخت تکلیف دی جائے۔

جب عورت نے اپنا جرم اس کے سر ڈالا تو انہوں نے صحیح صحیح واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اسی نے مجھ پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کی اب حقیقت مشتبہ ہوگئی اور چونکہ یوسف کے بیان سے وہ عورت بھی اس قدر متہم ہوگئی تھی جس قدر اس کے بیان سے یوسف اور اس کے لوگوں کو اس پر شبہ نہ تھا کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا تھا جس سے اس کے چال چلن پر کوئی دھبہ آتا اور یہ ایک طبعی امر بھی ہے کہ ایسے معاملات میں پیش دستی مردوں کی جانب سے ہوتی ہے ان وجوہ سے عورت کی صفائی کے لئے اس کے لوگوں میں ایک بیان دینے والے نے یوں بیان دیا کہ کرتہ دیکھا جائے اگر کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹے اور اگر وہ پیچھے سے پھٹا ہو تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچے یہ فیصلہ خود عورت کے آدمیوں کا تجویز کیا ہوا تھا اور خود یوسف علیہ السلام کو بھی تسلیم تھا اور بات بھی بظاہر قرین قیاس تھی اس لئے منظور کیا گیا اور کرتا دیکھا گیا پس جبکہ عورت کے خاوند نے کرتہ کو دیکھا کہ پیچھے پھٹا ہوا ہے تو کہا یقیناً تم عورتوں کی شرارت ہے واقعی تمہارا مکر بہت زبردست ہے کہ جرم خود کیا اور نہایت صفائی اور جرات کے ساتھ بے گناہ پر رکھ دیا خیر یوسف اس بات کو جانے دو اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا کیونکہ بدنامی کی بات ہے اور اے عورت تو بھی اپنے قصور سے معافی مانگ کیونکہ یہ ثابت ہوگیا کہ تو ہی قصوروار تھی یہ قصہ طے ہوگیا مگر مخفی نہ رہ سکا

اور شہر کی کچھ عورتوں نے جو کہ معزز طبقہ کی تھیں کیونکہ معمولی آدمیوں کی اتنی ہمت نہیں ہوسکتی انہوں نے کہا کہ عزیز مصر کی بیوی اپنے غلام پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے کیونکہ اس کی محبت اس کے دل میں اتر گئی ہے ہم اسے کھلی غلطی میں مبتلا سمجھتی ہیں کیونکہ اول تو خود یہ کام ہی برا ہے پھر بیبیوں کا غلاموں کے ساتھ یہ برتاؤ اور بھی برا ہے یہ خبر عزیز کی بیوی کو پہنچی کہ عورتیں آپس میں اس قسم کی کھچڑیاں پکاتی ہیں پس جب اس سے ان کی یہ شرارت سنی تو ان کے پاس بلاوا بھیجا اور ان کی مہمانداری کے لئے مسند تکیہ لگایا

Marfat.com

اور جب وہ آئیں تو ان میں سے ہر ایک کو ایک چھری دی ادھر تو یہ کیا۔ ادھر یوسفؑ کے پاس گئی اور اس سے کہا کہ یہ عورتیں جو مہمان ہیں ان کے پاس آ جاؤ شاید کوئی کام ہو پس وہ ان کے پاس آئے۔

اور جبکہ انہوں نے ان کو دیکھا تو ان کے ذہن میں جو نقشہ ان کا پہلے سے جما ہوا تھا کہ وہ عزیز مصر کے ایک معمولی غلام ہیں وہ ان سے رخصت ہوا اور انہوں نے ان کو بڑی چیز سمجھا اور ان کو دیکھنے میں کچھ ایسی مصروف ہوئیں کہ چھریوں سے اپنے ہاتھوں کو زخمی کر ڈالا اور جب اپنی اصلی حالت پر آئیں تو کہا کہ پاک ذات اللہ کی ہے یہ آدمی نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے کیونکہ آدمیوں میں یہ حسن کہاں جب اس عورت نے ان کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ جب اس کے حسن کا تم کو یہاں تک اعتراف ہے کہ تم اس کو انسانی حد سے بالا سمجھتی ہو تو اب میں کہتی ہوں کہ یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں اب بتلاؤ کیا اب بھی میں قابل ملامت ہوں الغرض میں اس میں معذور تھی اور یہ یقینی بات ہے کہ میں نے اس پر قابو پانے کی کوشش کی جس پر اس نے اپنے کو بچایا اس کا مجھے سخت ملال ہے اور تم سے کوئی پردہ کی بات نہیں میں صاف کہتی ہوں کہ اگر وہ کام نہ کرے گا جو میں کہتی ہوں تو اسے جیل خانہ بھیج دیا جائے گا اور یہ بہت ذلیل ہوگا اس پر ان عورتوں نے بھی یوسف علیہ السلام کو نشیب و فراز سمجھائے اور یہ بھی کہا کہ تم کو ان کی خواہش پوری کرنی چاہیے۔

اب یوسف علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اس کام کی نسبت جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں جیل خانہ زیادہ پسند ہے آپ مجھے ان میں سے نکال کر جیل خانہ بھیج دیجئے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دور نہ کریں گے تو میں ان کی طرف مائل ہو کر نادان بن جاؤں گا جب انہوں نے یہ دعا کی تو ان کے پروردگار نے ان کی درخواست قبول فرمالی۔ اور ان کے داؤ پیچ دور کر دیئے کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اس لئے اس نے ان کی دعا سنی اور ان کے خلوص اور دفع کی ضرورت کو جانا اور اس کا انتظام فرما دیا۔ خیر یہ تمام واقعات ہو چکے اور یوسف کی برات خود اس عورت کے بیان سے بھی اور کرتہ کو دیکھنے سے بھی خوب ظاہر ہوگئی۔ اس کے بعد چونکہ یوسف علیہ السلام کی دعا قبول ہو چکی تھی اور ان کو جیل خانہ بھیجنا تھا اس لئے اس کا یہ انتظام کیا گیا کہ اس کے بعد یوسف کی برات کے دلائل دیکھ لینے کے بعد بھی ان کو یہی مصلحت معلوم ہوا کہ ان کو کچھ دنوں تک ضرور قید کرنا چاہیے ورنہ الزام عورت کے ذمہ آئے گا اور لوگ کہیں گے کہ اگر عورت قصوروار نہ تھی تو غلام کو کیوں نہ سزا دی گئی اور اب جبکہ سزا دی جائے گی تو سمجھیں گے کہ اب تک ثبوت نہ ہوا تھا اس لئے سزا نہ دی گئی تھی اب جبکہ ثبوت ہو گیا ہے سزا دے دی گئی ہے اس لئے بدنامی مٹ جائے گی پس انہوں نے ان کو جیل خانہ بھیج دیا۔

مزید واقعات کی تفصیل اگلے درس میں بیان کی جائے گی، بفضل تعالیٰ اللہ رب العزت سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

26/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 116

سورہ یوسف آیت نمبر 36 تا 49 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ
اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا
تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ (36)
قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ
یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (37) وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ
اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ
بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ (38) یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ
مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ (39) مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

Marfat.com

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا
اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًاۚ
وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖؕ قُضِیَ الْاَمْرُ
الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِؕ ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ
مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَؕ۠ ﴿۴۲﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ
اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًاۚ فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ

Marfat.com

لَهُنَّ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیۡہِ یُغَاثُ النَّاسُ وَ فِیۡہِ یَعۡصِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور قید خانہ میں اس کے ساتھ دو اور جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے (ایک روز) کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جس میں سے چڑیاں کھا رہی ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتاؤ ہم دیکھتے ہیں کہ تم نیک لوگوں میں سے ہو ہ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ دیکھو جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے میں اس کے آنے سے پہلے اس کی حقیقت تم بتلا دیتا ہوں یہ علم اس کی بدولت ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں ہ اور میں اپنے آباؤ اجداد ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا مذہب اختیار کر رکھا ہمیں یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں یہ اللہ کا فضل ہے ہم اور لوگوں پر اور اکثر لوگ شکر بجا نہیں لاتے ہ اے میرے قید خانہ کے ساتھیو کہ متفرق معبود اچھے ہیں یا اللہ جو ایک اور زبردست ہے ہ تم لوگ خدا کو چھوڑ کر بے حقیقت ناموں کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بنا رکھا ہے جس کی اللہ نے دلیل نازل نہیں کی حکم ہی کا ہے اس نے حکم دیا تم اس ہی کی عبادت کرو یہی سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہ اے میرے قید خانہ کے ساتھیو تم میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور جو دوسرا ہے اس کو سولی دی جائے گی پھر پرندے اس کے سر میں سے کھائیں گے اس امر کا فیصلہ ہو گیا جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے ہ اور یوسف نے اس شخص سے کہا جس کے بارے میں اس نے گمان کیا تھا کہ بچ جائے گا کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا پھر شیطان نے اس کو اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا پس وہ قید خانے میں کئی سال تک پڑا رہا ہ اور بادشاہ نے کہا کہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہری بالیاں ہیں اور دوسری سات سوکھی اے دربار والو! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دیتے ہو ہ وہ بولے یہ خیالی خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں ہ ان دو قیدیوں میں سے جو شخص بچ گیا تھا اور اس کو ایک مدت کے بعد یاد آیا اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو اس کی تعبیر بتاؤں گا پس مجھ کو (یوسف کے پاس) جانے دو ہ یوسف اے سچے مجھے اس خواب کا مطلب بتا کہ سات موٹی گائیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور دوسری سات سوکھی تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں تا کہ وہ جان لیں ہ یوسف نے کہا کہ تم سات سال تک برابر کھیتی کرو گے پس جو فصل تم کاٹو تو اس کو اس کی بالیوں میں چھوڑ دو مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ ہ پھر اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے اس زمانہ میں وہ غلہ کھا لیا جائے گا جو تم اس وقت کے لئے جمع کرو گے بجز تھوڑا سا جو تم محفوظ کر لو گے ہ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں پر مینہ برسے گا اور وہ اس میں رس نچوڑیں گے ہ

Marfat.com

تشریح: جب یوسف علیہ السلام جیل خانہ گئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی جیل خانہ گئے جن کو اس واقعہ سے کچھ تعلق نہ تھا بلکہ وہ کسی دوسری وجہ میں بھیجے گئے خیر یہ لوگ جیل خانہ میں رہے ایک روز ان دونوں شخصوں میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں اپنے کو شراب نچوڑتے دیکھتا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹی لئے ہوئے ہوں جس میں سے پرندے کھا رہے ہیں یوسف تم ہمیں اس کی تعبیر بتاؤ، ہم آپ کو نیک آدمی سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ! واقعی یہ تمہارا خیال ٹھیک ہے جو کھانا تم کو کھانے کیلئے دیا جائے میں اس کے تمہارے پاس آنے سے پہلے تمہیں اس خواب کی حقیقت بتلا دوں گا یہ بات ان باتوں سے ہی ہے جن کو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے کیونکہ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ رکھا ہے جو خدا کو بھی نہیں مانتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کا پیرو ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات نہیں ہے کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک کریں یہ ہم پر بھی خدا کی مہربانی ہے اور لوگوں پر بھی کہ اس نے ہمیں اس طرح رہنمائی کی مگر بہت لوگ اس رہنمائی کی قدر نہیں کرتے اور غلطی پر جمے ہوئے ہیں اچھا میرے قید خانہ کے ساتھیوں تمہیں بتاؤں کیا بہت سے متفرق رب اچھے ہیں یا ایک خدا جو کہ زبردست ہے کیونکہ اس کی اطاعت بھی ممکن ہے اور چونکہ وہ سب کو دبائے ہوئے ہے اس لئے وہ نفع ونقصان بھی پہنچا سکتا ہے اور ارباب متفرقین کی اول تو اطاعت ہی مشکل ہے چونکہ خود مغلوب ہیں اس لئے وہ بدون خدا کے حکم کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے پھر ان کو رب بنانے سے کیا فائدہ اسی کو رب بنایا جائے جو سب پر غالب ہے میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو رستہ بالکل غلط ہے اور آپ لوگ صرف ان ناموں کو پوجتے ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے رکھ چھوڑے ہیں خدا نے ان کے متعلق کوئی حجت نہیں اتاری اور یہ نام رکھ چھوڑنا سراسر باطل ہے کیونکہ حکم صرف اللہ کا ہے اور اس نے یہ حکم فرمایا نہیں لہٰذا باطل ہے اللہ تعالیٰ نے تو یہ حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی پرستش کرو اور کسی کی نہ کرو لہٰذا اس کی پرستش ہونی چاہیئے نہ دوسروں کی یہ ہی بالکل صحیح دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے اور غلط عقیدوں پر جمے ہوئے ہیں یہ گفتگو میں نے تمہاری بہتری کے لئے کی ہے پس تم اس میں غور کرو اور اس کے مطابق عمل کرو۔

اب تمہیں تمہارے خواب کی تعبیر بتلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے جیل کے ساتھیو تم میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلائے گا رہا دوسرا وہ سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کے سر میں سے کھائیں گے جس کے باب میں تم سوال کرتے ہو وہ طے شدہ امر ہے اور اس کے خلاف نہیں ہو سکتا الغرض انہوں نے ان کے خواب کی تعبیر بتلا دی اور جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ موت سے بچنے والا ہے اس سے کہہ دیا کہ جب چھوٹ کر اپنے آقا کے ہاں جاؤ تو اپنے آقا کے ہاں میرا بھی تذکرہ کر دینا کہ ایک بے گناہ جیل خانہ میں پڑا ہوا ہے آپ انصاف کیجئے۔ خیر وہ رہا ہوا اور اپنے آقا کے پاس پہنچ گیا اب شیطان نے اسے اپنے آقا سے یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا اس لئے کئی برس انہیں جیل خانہ میں رہنا پڑا آخیر اب ان کی رہائی کا وقت آیا۔

اور سبب ظاہری اس کا یہ ہوا کہ بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ میں سات موٹی گائیں جن کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں۔ اور سات ہری بالیں اور دوسری سات خشک بالیں خواب میں دیکھتا ہوں۔ اے ارکان دولت میرے خواب کے بارہ میں جواب دو۔ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اول تو یہ خواب نہیں بلکہ پریشان خیالات ہیں اور اگر خواب ہے تو ہمیں خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں ہے

Marfat.com

اور ان دو قیدیوں میں سے وہ قیدی جو بچ گیا تھا اور اس کو ایک عرصہ کے بعد یاد آیا کہ یوسف نے کہا تھا کہ آپ آقا کے یہاں میرا بھی تذکر کرنا اس نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر کی خبر دونگا تم مجھے یوسف کے پاس بھیج دو انہوں نے کہا کہ اچھا جاؤ وہ یوسفؑ کے پاس پہنچا اور کہا اے یوسف اے نہایت سچے، آپ ہمیں سات موٹی گائیوں کے بارے میں جن کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات ہری بالوں اور دوسری سات خشک بالوں کے باب میں جواب دیجئے امید ہے کہ آپ مجھے جواب دیں گے اور میں آپ سے جواب لے کر ان کے پاس واپس ہونگا کہ وہ بھی جان لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس کی تعبیر مع تدبیر یہ ہے کہ تم بروقت اور مناسب بارش کے سبب پے در پے سات برس کھیتی کرنا پھر جو کچھ تم کاٹو اس کو باستثنا اس تھوڑے سے غلہ کے جس کو تم کھاؤ، کل غلہ کو اس کی بالوں میں چھوڑ دینا پھر ان سات سال کے بعد سات سال سخت آئیں گے جن میں تم وہ غلہ کھانا جو تم نے ان کے لئے رکھ چھوڑا ہے باستثناء تھوڑے سے غلہ کے جس کو تم آئندہ کھیتی کے لئے محفوظ رکھو اس کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کی فریاد سنی جائے گی یا خوب بارش ہوگی اور وہ خوب شراب نچوڑیں گے یہ تعبیر ہے اس خواب کی مع اس کی تدبیر کے اب تم جاؤ اور بادشاہ سے کہو وہ یہ تعبیر لے کر بادشاہ کے پاس گیا اور اس کو بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ اس کو سن کر خوش ہوا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو احسن القصص کہا گیا ہے۔ آپؑ خوابوں کی تعبیر بھی بیان کرتے تھے۔ آپ کے واقعات سے بے شمار اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔ جو کہ قابل غور ہیں۔ مزید تفصیل اگلے درسؑ میں بیان کی جائے گی بفضلہٖ تعالیٰ۔ اللہ رب العزت سب کو دین عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

27/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 117

سورۂ یوسف آیت نمبر 50 تا 68 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالَ الْمَلِكُ

ائْتُوْنِیْ بِهٖۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

فَسْــٴَـلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّؕ اِنَّ رَبِّیْ

بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ

نَّفْسِهٖؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

الْعَزِیْزِ الْــٴٰـنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ

اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾

وَ مَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا

رَحِمَ رَبِّیْؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ

Marfat.com

استخلصه لنفسي ۚ فلما كلمه قال إنك اليوم لدينا مكين أمين ﴿٥٤﴾
قال اجعلني على خزائن الأرض ۚ إني حفيظ عليم ﴿٥٥﴾ وكذلك
مكنا ليوسف في الأرض ۚ يتبوأ منها حيث يشاء ۚ نصيب
برحمتنا من نشاء ولا نضيع أجر المحسنين ﴿٥٦﴾ ولأجر
الآخرة خير للذين آمنوا وكانوا يتقون ﴿٥٧﴾ وجاء إخوة
يوسف فدخلوا عليه فعرفهم وهم له منكرون ﴿٥٨﴾
ولما جهزهم بجهازهم قال ائتوني بأخ لكم من أبيكم ۚ ألا
ترون أني أوفي الكيل وأنا خير المنزلين ﴿٥٩﴾ فإن لم تأتوني
به فلا كيل لكم عندي ولا تقربون ﴿٦٠﴾ قالوا سنراود عنه
أباه وإنا لفاعلون ﴿٦١﴾ وقال لفتيانه اجعلوا بضاعتهم في
رحالهم لعلهم يعرفونها إذا انقلبوا إلى أهلهم لعلهم
يرجعون ﴿٦٢﴾ فلما رجعوا إلى أبيهم قالوا يا أبانا منع منا الكيل
فأرسل معنا أخانا نكتل وإنا له لحافظون ﴿٦٣﴾ قال هل
آمنكم عليه إلا كما أمنتكم على أخيه من قبل ۚ فالله
خير حافظا ۖ وهو أرحم الراحمين ﴿٦٤﴾ ولما فتحوا متاعهم
وجدوا بضاعتهم ردت إليهم ۚ قالوا يا أبانا ما نبغي ۚ هذه
بضاعتنا ردت إلينا ۚ ونمير أهلنا ونحفظ أخانا ونزداد كيل

Marfat.com

بَعِيرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ
مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ
لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ
وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ
اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً
فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ پھر جب قاصد اس کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب تو ان کے فریب سے خوب واقف ہے ۰ بادشاہ نے پوچھا تمھارا کیا ماجرا ہے جب تم نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی تھی انھوں نے کہا کہ حاش للہ ہم نے اس میں کچھ برائی نہیں پائی عزیز کی بیوی نے کہا اب حق کھل گیا میں نے ہی اس کو پھسلانے کی کوشش کی تھی اور بلا شبہ وہ سچا ہے ۰ یہ اس لئے کہ (عزیز مصر) یہ جان لے کہ میں نے در پردہ اس کی خیانت نہیں کی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو چلنے نہیں دیتا ۰ اور میں اپنے نفس کی براءت نہیں کرتا نفس تو بدی ہی سکھاتا ہے الا یہ کہ میرا رب رحم فرمائے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۰ اور بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ میں اس کو خاص اپنے لئے رکھوں گا پھر جب یوسف نے اس سے بات کی تو بادشاہ نے کہا آج سے تم ہمارے یہاں معزز اور معتمد ہوئے ۰ یوسف نے کہا کہ مجھ کو ملک کے خزانوں پر مقرر کردو میں نگہبان ہوں اور جاننے والا ہوں ۰ اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں با اختیار بنا دیا وہ اس میں جہاں چاہے جگہ بنائے ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت متوجہ کردیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۰ اور آخرت کا اجر کہیں زیادہ بڑھ کر ہے ایمان اور تقویٰ والوں کے

Marfat.com

لئے o اور یوسف کے بھائی مصر آئے پھر اس کے پاس پہنچے پس یوسف نے ان کو پہچان لیا اور انھوں نے یوسف کو نہیں پہچانا o اور جب اس نے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی میرے پاس لے آنا تم دیکھتے نہیں کہ میں غلہ بھی پورا ناپ کر دیتا ہوں اور بہترین میزبانی کرنے والا ہوں o اور اگر تم اس کو میرے پاس نہ لائے تو نہ میرے پاس تمھارے لئے غلہ ہے اور نہ تم میرے پاس آنا o انھوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں اس کے باپ کو راضی کرنے کی کوشش کریں گے اور ہمکو یہ کام کرنا ہے o اور اس نے اپنے کارندوں سے کہا کہ ان کا مال ان کے اسباب میں رکھ دو تا کہ جب وہ اپنے گھر پہنچیں تو اس کو پہچان لیں شاید وہ پھر آئیں o پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس لوٹے تو کہا کہ اے باپ! ہم سے غلہ روک دیا گیا پس ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ جانے دے کہ ہم غلہ لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں o یعقوب نے کہا کیا میں اس کے بارہ میں تمھارا ویسا ہی اعتبار کروں جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارہ میں تمھارا اعتبار کر چکا ہوں پس اللہ بہتر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے o اور جب انھوں نے سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی بھی ان کو لوٹا دی گئی ہے انھوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ اور ہمیں کیا چاہیے یہ ہماری پونجی بھی ہمیں لوٹا دی گئی ہے اب ہم جائیں گے اور اپنے اہل وعیال کے لیے رسد لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ اور زیادہ لائیں گے یہ غلہ تو تھوڑا ہے o یعقوب نے کہا میں اس کو تمھارے ساتھ ہرگز نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھ سے خدا کے نام پر یہ عہد نہ کرو کہ تم اس کو ضرور میرے پاس لے آؤ گے اِلّا یہ کہ تم سب گھر جاؤ پھر جب انھوں نے اس کو اپنا پکا قول دیدیا اس نے کہا کہ جو ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے o اور یعقوب نے کہا کہ اے میرے بیٹو تم سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں تمہیں اللہ کی کسی بات سے نہیں بچا سکتا حکم تو بس اللہ کا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے o اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے ان کو ہدایت کی تھی وہ ان کو نہیں بچا سکتا تھا اللہ کی کسی بات سے وہ بس یعقوب کے دل میں ایک خیال تھا جو اس نے پورا کیا بے شک وہ ہماری دی ہوئی تعلیم سے صاحب علم تھا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے o

تشریح: بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لاؤ یہ تو بہت قابل قدر شخص ہے ایک قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا کہ آپ کو بادشاہ سلامت یاد فرماتے ہیں پس جبکہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور جا کر پیغام دیا تو انہوں نے کہا کہ میں یوں نہ آؤنگا پہلے تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے اور جن کے سامنے اس عورت نے اپنے جرم کا اقرار کیا تھا آیا وہ میری صفائی پیش کرتی ہے اور اپنے جرم کا اقرار کرتی ہیں یا اب بھی وہ مجھ ہی کو قصوروار قرار دیتی ہیں میرا رب ان کی شرارت سے بخوبی واقف ہے اور میری بے گناہی کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

قاصد یہ پیغام لے کر بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کیا اور کہا کہ تمہارا کیا حال تھا جبکہ تم نے یوسف علیہ السلام پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کی تھی آیا اس کی طرف سے بھی کوئی بات پائی گئی تھی انہوں نے کہا حاش للہ ہمیں ان کی کوئی برائی نہیں معلوم ہوئی عزیز کی بیوی نے بھی کہا کہ اب تو بات کھل ہی گئی چھپانے سے کیا ہوتا ہے واقعہ درحقیقت یہ ہی تھا کہ میں نے ہی ان پر قابو پانے کی کوشش کی تھی اور وہ یقیناً سچے ہیں یہ واقعہ تو بادشاہ کے سامنے ہوا اور یوسفؑ نے اپنی تقریر میں جو انہوں نے بادشاہ کے قاصد کے جواب میں کہی تھی یہ بھی کہا تھا کہ یہ میں اس لئے کہتا ہوں تا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی خفیہ

Marfat.com

خیانت نہیں کی اور وہ یہ بھی جان لے کہ اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا اس سے مقصود عزیز کا اطمینان ہے۔

اور یوں میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا کہ مجھ سے گناہ صادر ہی نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ نفس اپنی جبلی خصلت سے برائی کا بڑا حکم کرنے والا ہے خواہ وہ میرا نفس ہو یا کسی دوسرے کا اس بنا پر میرا گناہ میں مبتلا ہو جانا ناممکن امر نہیں مگر جب تک میرا رب رحم کرے اور گناہ سے بچائے جیسا کہ اس واقعہ میں اس نے مجھ پر رحم کیا اور بچائے رکھا۔

جب بادشاہ کو ان کی برات کا علم ہو گیا اور یوسفؑ کی شرط بھی متحقق ہوگئی تو اب بادشاہ نے کہا کہ ان سے یہ واقعہ کہہ دو اور انہیں میرے پاس لے آؤ میں انہیں خاص اپنے لئے رکھوں گا اور عزیز وغیرہ سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا یہ پیغام لے کر قاصد دوبارہ پہنچا اور سارا واقعہ بیان کیا یوسفؑ جیل سے بادشاہ کے پاس آئے بادشاہ نے ان سے خواب وغیرہ کے معاملہ میں گفتگو کی۔

پس جب کہ بادشاہ نے یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی تو اس کو ان کی قابلیت وغیرہ کا علم ہوا اور بادشاہ نے کہا کہ آپ کل تک قیدی تھے مگر آج ہمارے یہاں معزز اور معتمد ہیں لہٰذا سلطنت کا جو عہدہ تمہیں پسند ہو لے سکتے ہو۔

انہوں نے کہا کہ آپ اپنی ملکی پیداوار پر مجھے افسر بنا دیجئے کیونکہ میں خوب حفاظت کرنے والا اور خوب جاننے والوں ہوں بادشاہ نے اسے منظور کیا اور اب وہ وزیر مال ہو گئے اب اللہ رب العزت ان کو حکومت کی کرسی پر بیٹھا کر فرماتے ہیں کہ یہ ترتیب تھی یوسفؑ کے اس منصب پر پہنچنے کی۔

اور یوں ہم نے یوسف علیہ السلام کو زمین میں قوت عطا کی کہ اب وہ اس میں جہاں چاہیں رہیں اور ان پر کوئی قید اور پابندی نہیں ہے جیسے اس سے پیشتر جیل خانہ کی قید اور اس سے پہلے عزیز اور اس کی بیوی کی قید تھی یہ ہماری رحمت تھی جو ہم نے ان پر کی اور ہم جسے چاہتے ہیں اسے اپنی رحمت پہنچاتے ہیں اور اس میں ہمارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں اور اس آزادی کے ساتھ ہی ہم نیکوں کا معاوضہ بھی ضائع نہیں کرتے یہ یوسف علیہ السلام کی نیکی کا بدلہ تھا جو ان کو دیا گیا اور دنیاوی معاوضوں کے لئے نیکیاں نہ کرنی چاہیں کیونکہ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی نافرمانی سے پرہیز کرتے رہے ان کے لئے آخرت کا اجر دنیا کے اجر سے بہتر ہے اور چونکہ یوسف علیہ السلام کو بھی اپنی نیکیوں سے دنیا کا اجر مقصود نہ تھا بلکہ وہ صرف ہماری جانب سے انعام تھا اس لئے آخرت میں ان کو اس سے کہیں بہتر معاوضہ دیا جائے گا۔ یوسف علیہ السلام نے زمین کی پیداوار کا انتظام شروع کیا اور اس کے بعد قحط سالی کا زمانہ آیا جس میں لوگ بہت پریشان ہوئے۔

اور جب معلوم ہوا کہ مصر میں غلہ کی افراط ہے اور لوگوں کو وہاں سے بقیمت غلہ ملتا ہے تو یوسفؑ کے بھائی مصر آئے اور یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے جب وہ ان کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان سے ابھی ناشناس ہیں وہ ان سے مہربانی سے پیش آئے اور ان کے حالات پوچھے کہ آپ لوگ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں وغیرہ وغیرہ انہوں نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور اسی سلسلہ میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمارا ایک علاتی بھائی ہے جو مکان پر ہے ان کے لئے بھی غلہ کا انتظام کرا دیا گیا جبکہ یوسف علیہ السلام نے ان کا سامان تیار کرا دیا تو ان سے کہہ دیا کہ اب کی بار اپنے علاتی بھائی کو بھی لانا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میں غلہ پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں بہتر مہمان نواز ہوں یہ میری ہدایت ہے۔

اب اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ تو نہ میرے پاس تمہارے لئے غلہ ہے اور نہ تم میرے پاس آنا کیونکہ اس سے ثابت ہوگا کہ

Marfat.com

تم آدمیوں کی تعداد غلط بتا کر دھوکے سے زیادہ غلہ لینا چاہتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے سے اسے لینے کی کوشش کریں گے اس کو آپ چلتی ہوئی بات نہ سمجھیں۔ ان سے بھائی کے لانے کا پکا وعدہ لے لیا۔

اپنے نوکروں سے کہہ دیا کہ ان کا مال جو یہ غلہ خریدنے کے لئے لائے تھے ان کے سامان میں رکھ دو ممکن ہے جب یہ لوگ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں تو اسے پہچانیں اور پہچان کر پھر آئیں چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور وہ واپس ہو گئے جب کہ وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو انہوں نے کہا کہ اور غلہ ہمیں مل سکتا ہے پس اگر وہ غلہ مطلوب ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجیں ہم غلہ لے آئیں گے کیونکہ اول مرتبہ غلہ دیتے وقت ہم سے کہہ دیا گیا تھا کہ اگر تم اپنے بھائی کو نہ لائے تو غلہ نہیں دیا جائے گا اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے انہوں نے کہا کہ جب تم اس کے بھائی کو لے گئے تھے جو اس وقت بھی تم نے یہ ہی کہا تھا کیا اب میں تم پر کس قسم کا اطمینان کروں۔ پس تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا بہتر حافظ ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو انہوں نے معلوم کیا کہ ان کا مال انہیں واپس کر دیا گیا ہے اب انہوں نے کہا اور ہمیں کیا چاہئے لیجئے یہ ہمارا مال ہے جو کہ ہمیں واپس کر دیا گیا ہے ہم مال اپنے پاس رکھیں گے اور اپنے گھر والوں کے لئے کھانا لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور بھائی کے حصہ کا ایک اونٹ غلہ مزید لائیں گے پس آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیجئے یہ غلہ بہت تھوڑا ہے اس سے کیا گزارہ ہوگا۔

یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں اسے تمہارے ساتھ کبھی نہ بھیجوں گا تاوقت یہ کہ تم خدا کو ضامن نہ دو کہ تم ضرور لاؤ گے ہاں کہ خود تم ہی گھیر لئے جاؤ انہوں نے خدا کو ضامن دے کر عہد کیا پس جبکہ وہ ان سے عہد کر چکے تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کہہ رہے ہیں سب اللہ کے حوالہ ہے۔

اس قول وقرار کے بعد ان کے بھائی کو ان کے ساتھ کر دیا اور چلتے وقت ان سے کہہ دیا کہ میرے بیٹو ایک دروازہ سے نہ جانا شاید کسی کی نظر لگے کیونکہ نظر حق ہے اور مختلف دروازوں سے جانا یہ صرف ظاہری تدبیر ہے اور اگر خدا کو تمہیں کوئی ضرر پہنچانا مقصود ہو تو خدا سے بچانے میں تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا کیونکہ حکم صرف اللہ کا ہے اور جو وہ چاہئے وہی ہو سکتا ہے اسی پر بھروسہ ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ بھروسہ بالکل صحیح ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے وہ سب روانہ ہو گئے۔ وہ لوگ شہر میں اپنے باپ کی ہدایت کے موافق مختلف دروازوں سے داخل ہوئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں سوال کرنے والوں کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں برادران یوسف حقیقت میں حسد کا شکار تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے حضرت یوسفؑ پر ظلم کیے۔ لیکن اس قضا وقدر میں اللہ رب العزت نے کئی اور تدبیریں کر رکھی تھیں۔ وہ بھائی جسے انہوں نے گھر سے نکال دیا تھا وہ ایک ملک کا بادشاہ ہے۔ اور یہی ظالم بھائی اس سے امداد کے لیے جا رہے ہیں۔ یہ قدرت کا نایاب عمل ہے اس قصہ میں یہ بات بڑی واضح ہے کہ تختی کے بعد آسانیاں ہوتی ہیں جتنی بڑی آزمائش ہوگی اتنا ہی بڑا اجر ہوگا۔ اور جتنا بڑا صبر کیا جائے گا اس سے کئی گنا بڑی جزا ملے گی۔ اللہ رب العزت ہمیں ان سبق آموز واقعات کو لکھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

28/اپریل درس فیضان القرآن نمبر 118

سورۂ یوسف آیت نمبر 69 تا 93 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ
اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا
تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ
بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی
الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾
قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِی
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ط كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ط مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ
فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ط نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ط

Marfat.com

وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ
لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا
لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ
اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ
مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْٓ
اَبِىْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ
فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا
كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِىْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ
الَّتِىْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى
عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾
قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْٓ اِلَى

Marfat.com

اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا
يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ
لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾
قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
لَخٰطِــِٕيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ
اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھا کہا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں پس غمگین نہ ہو اس سے جو وہ کرر ہے ہیں ٥ پھر جب ان کا سامان تیار کرا دیا تو پینے کا پیالہ اپنے بھائی کے اسباب میں رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو تم لوگ چور ہو ٥ انھوں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمھاری کیا چیز کھوئی گئی ہے ٥ انھوں نے کہا ہم شاہی پیمانہ نہیں پا رہے ہیں اور جو اس کو لائے گا اس کے لئے ایک بار شتر غلہ ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں ٥ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم تمہیں معلوم ہے کہ ہم لوگ اس ملک میں فساد کرنے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہم کبھی چور تھے انھوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے

Marfat.com

نکلے تو اس چوری کرنے والے کی سزا کیا ہے ٥ انھوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے اسباب میں ملے پس وہی شخص اپنی سزا ہے ہم لوگ ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ٥ پھر اس نے اس کے (چھوٹے) بھائی سے پہلے ان کے تھیلوں کی تلاشی لینا شروع کیا پھر اس کے بھائی کے تھیلہ سے اس کو برآمد کر لیا اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی وہ بادشاہ کے قانون کی رو سے اپنے بھائی کو نہیں لے سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے ہم جس کے درجے چاہیں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے سے بالاتر ایک علم والا ہے ٥ انھوں نے کہا کہ اگر یہ چوری کرے تو اس سے پہلے کا ایک بھائی بھی چوری کر چکا ہے پس یوسف نے اس بات کو دل میں رکھا اور اس کو ان پر ظاہر نہیں کیا اس نے اپنے جی میں کہا تم خود ہی برے لوگ ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے ٥ انھوں نے کہا کہ اے عزیز! اس کا ایک بہت بڑا بوڑھا باپ ہے سو تو اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لے ہم تجھ کو بہت نیک دیکھتے ہیں اس نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم اس کے سوا کسی کو پکڑیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس صورت میں ہم ضرور ظالم ٹھہریں گے ٥ جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے ان کے بڑے نے کہا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے باپ نے اللہ کے نام پر پکا اقرار لیا اور اس سے پہلے یوسف کے معاملہ میں جو زیادتی تم کر چکے ہو وہ بھی تمھیں معلوم ہے پس میں اس زمین سے ہرگز نہیں ٹلوں گا جب تک میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ فرما دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ٥ تم لوگ اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے ہمارے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم وہی بات کہہ رہے ہیں جو ہمیں معلوم ہوئی اور ہم غیب کے نگہبان نہیں ٥ اور تو اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لے جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے پوچھ لے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں ٥ باپ نے کہا بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے پس میں صبر کروں گا امید ہے اللہ ان سب کو میرے پاس لائیگا وہ جاننے والا الحکیم ہے ٥ اور اس نے رخ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف اور غم سے اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں وہ گھٹا گھٹا رہنے لگا انھوں نے کہا خدا کی قسم تو یوسف ہی کی یاد میں رہے گا یہاں تک کہ گھل جائے یا ہلاک ہو جائے ٥ اس نے کہا میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ٥ اے میرے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے منکر ہی ناامید ہوتے ہیں ٥ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے انھوں نے کہا اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف پہنچ رہی ہے اور ہمیں تھوڑی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہمیں پورا غلہ دے اور ہمیں صدقہ بھی دے بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اس کا بدلہ دیتا ہے ٥ اس نے کہا کیا تمھیں خبر ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب کہ تمھیں سمجھ نہ تھی ٥ انھوں نے کہا کیا سچ مچ تم ہی یوسف ہو اس نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر فضل فرمایا جو شخص ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ہ بھائیوں نے کہا خدا کی قسم اللہ نے تمھیں ہمارے اوپر فضیلت دی اور بے شک ہم غلطی پر تھے ٥ یوسف نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تمھیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے تم میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو اس کی بینائی پلٹ آئے گی اور تم اپنے گھر والوں کے ساتھ میرے پاس آجاؤ ٥

تشریح: جب یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کسی موقع سے یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو تنہائی میں بلا کر اپنے پاس جگہ دی اور بیٹھا کر کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسفؑ ہوں اب تم مطمئن رہو اور جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں اس کا غم نہ کرنا الغرض

Marfat.com

ان کو تسلی دے کر کہہ دیا کہ اب تم جاؤ ہم تمہیں اپنے پاس رکھنے کی تدبیر کریں گے۔

جبکہ ان کو غلہ دے کر ان کا سب سامان تیار کیا تو غالباً اپنے ہاتھ سے پانی پینے کا پیالہ چپکے سے اپنے بھائی کے ظرف میں رکھ دیا اب کسی کو بھی اس کارروائی کی خبر نہیں اور وہ سب غلہ لاد کر خوش خوش روانہ ہو گئے پھر جبکہ پیالہ کی ڈھونڈھ پڑی کہیں نہ ملا تو لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید قافلہ والے لے گئے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے حکم دیا ہو کہ قافلہ والوں کی تلاش لی جائے تو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو تم چور ہو ٹھیرو کہاں جاتے ہو انہوں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا تمہاری کیا چیز گم ہوئی انہوں نے کہا کہ ہمیں شاہی پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لا دے اسے ایک بار شتر غلہ دیا جاوے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بخدا تم کو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہیں آئے چنانچہ تم نے ہماری کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی جس سے ہمارے اس ارادہ کا پتہ چلے اور نہ ہم چور تھے کہ چوری کرتے ہوں انہوں نے کہا کہ اچھا جس نے چوری کی ہے اس کی کیا سزا ہے اگر تم سچے ہو کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ پیمانہ ملے بس اسی کو رکھ لیا جائے اور وہی اس کا معاوضہ ہے ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں جب یہ طے ہو چکا تو انہوں نے کہا کہ اچھا سرکار میں چل کر تلاشی دو چنانچہ وہ یوسف علیہ السلام کے پاس لائے گئے اور تلاشی شروع ہوئی پس یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے ظرف سے پہلے ان کے ظروف کی تلاشی لینی شروع کی۔ اس کے بعد اپنے بھائی کے ظرف میں سے اسے نکال لیا اور ان کی تجویز کردہ فیصلہ کی بنا پر اس کو لے لیا گیا اب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے یوسفؑ کے لئے یوں تدبیر کی اور وجہ اس تدبیر کی یہ تھی وہ بادشاہ کی مقرر کی ہوئی جزاء میں اپنے بھائی کو نہیں لے سکتے تھے بجز اس صورت کے کہ خدا چاہے چنانچہ اس نے قانونی فیصلہ کی نوبت نہ آنے دی اور خود ان ہی سے سزا تجویز کرائی تاکہ حکومت مزاحم نہ ہو یہ تدبیر ہم نے یوسف علیہ السلام کو بجھائی تھی اور ہم جس کو چاہتے ہیں علمی وغیر علمی مراتب کے لحاظ سے بلند کرتے ہیں لیکن یہ ترقی ہر حالت میں محدود ہے اور ہر صاحب علم کے اوپر خواہ وہ علم میں کتنا ہی بڑا ہو ایک بڑا علم والا یعنی خدا ہے اور اس علم کے سامنے سب کے علم ہیچ ہیں۔

جب یوسف علیہ السلام کے بھائی کے ظرف میں سے پیالہ برآمد ہوا تو انہوں نے جوش غضب میں جوان کو اپنے بھائی کے اس ظاہری فعل سے پیدا ہوا جس سے انہیں رسوا ہونا پڑا کہا کہ یہ چوری کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کے ایک بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی مگر ہم نہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی اپنے بھائی پر ہو گا پس جب یوسف علیہ السلام نے یہ طعن سنا تو یوسفؑ نے اسے اپنے دل میں رکھا اور اسے ان پر ظاہر نہیں کیا یعنی اس کا کوئی جواب نہیں دیا مگر دل میں کہا کہ حقیقت میں تم خود برے ہو اور خدا خوب جانتا ہے جو تم بیان کر رہے ہو کہ وہ بالکل غلط ہے نہ میں چور ہوں اور نہ میرا بھائی۔

اب انہیں یہ فکر ہوئی کہ باپ کو کیا جواب دیں گے اس لئے انہوں نے کہا کہ یہ ضرور چور ہے اور اس کی یہی سزا ہے کہ اس کو رکھ لیا جائے لیکن اے عزیز اس کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے وہ اس کے غم میں مر جائے گا پس اس بوڑھے پر رحم کیجئے اور اس کے بجائے ہم میں سے ایک کو رکھ لیں ہم آپ کو نیک کردار دیکھتے ہیں اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ ہماری اس درخواست کو منظور کریں گے انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ اس سے کہ ہم اور کسی کو لیں علاوہ اس کے جس کے پاس سے ہمارا مال ملا ہے اگر ہم ایسا کریں تب ہم ظالم ہیں۔

Marfat.com

پس جب وہ اس کی طرف سے ناامید ہوئے تو علیحدہ ہو کر گفتگو شروع کی ان میں جو بڑا تھا اس نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے خدا کو ضامن کرا کے تم سے عہد لیا تھا اول تو یہ ہی کیا کم ہے اور دوسرے اس سے پہلے تم یوسف علیہ السلام کے بارے میں کوتاہی کر چکے ہو لہٰذا میں تو یہاں سے جا نہیں سکتا علاوہ ان دو صورتوں کے کہ یا تو میرا باپ مجھے اس جگہ کے چھوڑنے کی اجازت دے یا میرے لئے خدا فیصلہ کرے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تم لوگ اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے ہمارے باپ آپ کے صاحبزادہ نے چوری کی جس کی سزا میں قید کر لئے گئے اور ہم نے اسی چیز کا اقرار کیا تھا جس کا ہمیں علم تھا اور ہم غیب کے محافظ نہ تھے اس لئے ہمیں کیا خبر تھی کہ یہ چوری کرے گا اور اس میں گرفتار ہوگا اگر ہمیں یہ خبر ہوتی تو ہم کبھی ذمہ داری نہ کرتے اور اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ یہ ان کی بنائی ہوئی بات ہے تو آپ اس شہر میں تحقیق کرا لیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے دریافت کر لیجئے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں اس میں ذرا جھوٹ نہیں غرض یہ سب پڑھا کر ان کو باپ کے پاس بھیجا گیا اور انہوں نے باپ کے پاس آ کر یہی آموختہ دہرایا۔

یعقوب علیہ السلام اسے سن کر کہا کہ یہ بات نہیں ہو سکتی اس نے ہرگز چوری نہیں کی بلکہ یہ بھی بظاہر تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک بات بنائی ہے خیر صبر ہی بہتر ہے کیا بعید ہے کہ خدا ان سب کو لے آئے بے شک وہ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے یہ کہا اور ان کے پاس سے چلے گئے اور کہا کہ ہائے غم یوسف علیہ السلام اور غم سے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں مگر وہ اس پر بھی غم سے پُر ہیں ان لوگوں نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ایک مرتبہ جھلا کر کہا کہ تم یوسف علیہ السلام کی یاد نہ چھوڑو گے تا کہ قریب الرگ ہو جاؤ یا بالکل ہی مر جاؤ انہوں نے کہا کہ تم کیوں بگڑتے ہو میں تم سے کچھ نہیں کہتا میں تو خدا سے اپنا رنج و غم بیان کرتا ہوں اور میں اللہ رب العزت کی جانب سے یا اللہ رب العزت کے متعلق وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے پس تمہیں کیا معلوم کہ اس نے میرے دل میں کیا بات ڈال رکھی ہے جس کی بناء پر میں یوسفؑ کو نہیں بھولتا۔

بات یہ ہے کہ منجانب اللہ میرے قلب میں یہ بات واقع ہو گئی ہے خواہ خواب یوسفؑ کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہے اور ضرور ملے گا اور اب یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اس کے ملنے کا زمانہ بہت قریب ہے لہٰذا اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے کافر ناامید ہیں کیونکہ آخرت میں ان کو کچھ ملنے والا نہیں ہے خلاصہ یہ کہ اگر بجا طور پر کوئی خدا کی رحمت سے فی الجملہ ناامید ہو سکتا ہے تو کافر ناامید ہو سکتا ہے کیونکہ رحمت میں ان کو حصہ نہ ملنا طے شدہ ہے اور مسلمانوں کو تو کسی حال میں بھی ناامیدی کی گنجائش نہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں پھر تم کیوں ناامید ہوتے ہو خیر وہ باپ کے کہنے سے پھر مصر کو روانہ ہوئے کہ بھائی کو لانے کی کوئی تدبیر کریں پھر یوسف (علیہ السلام) کی خبر لیں گے۔

جبکہ وہ یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو کہا کہ اے عزیز ہم اور ہمارے گھر والے تکلیف میں ہیں اور ہم بے حقیقت مال لائے ہیں جو آپ کی نظر میں کچھ وقعت نہ رکھے گا پس آپ ہمارے مال پر نظر نہ کیجئے بلکہ ہماری ضرورت پر نظر کر کے ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے آپ کو اس کا اجر ملے گا کیونکہ اللہ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے اس وقت جبکہ تم جاہل تھے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا

Marfat.com

اب تو ان کے کان کھڑے ہوئے اور انہوں نے بغور ان کو دیکھا تو صورت یوسف کی صورت سے ملتی ہوئی پائی اس پر انہوں نے کہا کہ تم ہی یوسف (علیہ السلام) ہو انہوں نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے ہم پر خدا نے احسان کیا ہے کہ مجھے اس مرتبہ پر پہنچایا اور میرے بھائی کو مجھ سے ملایا۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان پر یہ انعام اس لئے کیا گیا کہ یہ متقی اور صابر تھے اور جو متقی اور صابر ہو تو اس پر انعام کیا جاتا ہے کیونکہ اللہ نیکیوں کا عوض برباد نہیں کرتے۔

اس پر انہون نے کہا کہ بخدا یہ سچ ہے کہ اس نے آپ کو ہم پر ترجیح دی اور واقعی ہم خطا کار تھے جو ہم نے حسد سے تمہارے ساتھ وہ برتاؤ کیا۔ جب بھائیوں کو خوف زدہ پایا تو انہوں نے اس خیال سے کہ شاید وہ سمجھیں کہ اب یہ حاکم ہیں ایسا نہ ہو کوئی سزا دیں۔ کہا کہ جو ہو چکا سو ہو چکا تم کچھ خیال نہ کرو آج تمہیں میری جانب سے کوئی سزا نہ دی جائے گی میں نے تو معاف کر ہی دیا خدا بھی تمہیں معاف کردے گا اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے پس جب میں نے تم پر رحم کیا تو وہ کیوں نہ رحم کرے گا۔ اچھا تم یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے منہ پر ڈال دو وہ بینا ہو جائیں گے جس طرح میں ان کی نابینائی کا ذریعہ ہوا ہوں ان کی بینائی کا ذریعہ بھی بن جاؤں گا اور تم اپنے سب گھر والوں کو میری پاس لے آؤ اب وہ مصر سے خوش خوش روانہ ہوئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام صابر تھے۔ اور تقویٰ والے تھے۔ یاد رکھیں جب تکالیف پر صبر کیا جائے اور اس معاملہ میں صرف اللہ رب العزت پر انحصار کیا جائے۔ تو وہ اپنے بندے کو کبھی اکیلا نہیں کرتا۔ بلکہ اجر عظیم سے نوازتا ہے اور ایسی جگہ سے عزت دیتا ہے۔ کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہی مالک کائنات کی شان ہے۔ اللہ رب العزت ہم پر فضل وکرم فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

29 اپریل درس فیضان القرآن نمبر 119

سورۂ یوسف آیت نمبر 94 تا 111 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَمَّا فَصَلَتِ

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾
قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ
اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ
اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ
ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ؕ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى
الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ
مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ

Marfat.com

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ
بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ
الْحَكِیْمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ
الْاَحَادِیْثِۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا
وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا
اَمْرَهُمْ وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَ مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٣﴾ وَ مَا تَسْــٴَـلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿١٠٤﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ
عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَ مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ
اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ
عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾
قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ۫ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ
اتَّبَعَنِیْؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ مَاۤ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰىؕ
اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾

Marfat.com

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَیْــٴَـسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا
جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ
الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ
مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ
وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب قافلہ (مصر سے) چلا تو اس کے باپ نے (کنعان میں) کہا کہ اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں ٥ لوگوں نے کہا خدا کی قسم تم تو ابھی تک اپنے غلط خیال میں مبتلا ہو ٥ پس جب وہ خوشخبری دینے والا آیا اس نے کرتا یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا پس اس کی بینائی لوٹ آئی اس نے کہا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ٥ برادران یوسف نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی کی دعا کیجئے بیشک ہم خطاوار تھے ٥ یعقوب نے کہا میں اپنے رب سے تمھارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ پس جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ مصر میں انشاء اللہ امن چین سے رہو ٥ اور اس نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں جھک گئے اور یوسف نے کہا اے باپ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو میں نے پہلے دیکھا تھا میرے رب نے اس کو سچا کر دیا اور اس نے میرے ساتھ احسان کیا کہ اس نے مجھے قید سے نکالا اور تم سب کو دیہات سے یہاں لایا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا بے شک میرا رب جو کچھ چاہتا ہے اس کی عمدہ تدبیر کر لیتا ہے وہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اے میرے رب تو نے مجھ کو حکومت میں سے حصہ دیا اور مجھ کو باتوں کی تعبیر کرنا سکھا دیا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی مجھ کو فرماں برداری کی حالت میں موت دے اور مجھ کو نیک بندوں میں شامل فرما ٥ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تم پر وحی کر رہے ہیں اور تم اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب یوسف کے بھائیوں نے اپنی رائے پختہ کی اور وہ تدبیریں کر رہے تھے ٥ اور تم خواہ کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ٥ اور تم اس پر ان سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے یہ تو صرف ایک نصیحت ہے تمام جہان والوں کے لئے ٥ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان پر دھیان نہیں کرتے ٥ اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے ہیں وہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بھی ٹھہراتے ہیں ٥ کیا یہ لوگ اس

Marfat.com

بات سے مطمئن ہیں کہ ان پر عذاب الٰہی کی کوئی آفت آپڑے یا اچانک ان پر قیامت آجائے اور وہ اس سے بے خبر ہوں ہ کہو یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں سمجھ بوجھ کر میں بھی اور وہ لوگ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ہ اور ہم نے تم سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے رسول بھیجے سب آدمی ہی تھے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں ہ یہاں تک کہ جب پیغمبر مایوس ہو گئے اور وہ خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا تو ان کو ہماری مدد آپہنچی پس نجات ملی جس کو ہم نے چاہا اور مجرم لوگوں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جاسکتا ہ ان کے قصوں میں سمجھ دار لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے یہ کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ تصدیق ہے اس بات کی جو اس سے پہلے موجود ہے اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے ہ

تشریح: جب قافلہ نے اپنی جگہ چھوڑی اور روانہ ہوا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے یوسف کی بو آتی ہے اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو انہوں نے کہا کہ بخدا تم تو اسی اپنی پرانی غلطی میں ہو تمہارے دماغ میں یوسف کا خیال بسا ہوا ہے اس کا اثر ہوگا بھلا آج یوسف کہاں۔ اب جبکہ خوشخبری دینے والا آیا اور اس نے کہا لو مبارک ہو یوسف کا پتہ مل گیا تو یہ خوشخبری دے کر اس نے ان کا کرتہ ان کے منہ پر ڈالا اور وہ بینا ہو گئے انہوں نے کہا کیوں میں نہ کہتا تھا کہ اللہ کی جانب سے اس کے متعلق وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اب بتلاؤ میں غلطی میں تھا یا تم۔

انہوں نے کہا کہ واقعی اس معاملہ میں ہم سے بڑی بے اعتدالیاں اور بڑی گستاخیاں ہوئیں آپ ہمارے لئے خدا سے معافی مانگئے یقیناً ہم قصور وار تھے انہوں نے کہا کہ ہاں میں ضرور تمہارے لئے اپنے رب سے معافی چاہونگا اور مجھے امید ہے کہ وہ معاف بھی کردے گا۔ کیونکہ یقیناً وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اب مصر چلنے کی تیاری ہوئی اور سب کے سب مصر کو روانہ ہوئے پس جبکہ وہ یوسف کے پاس گئے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی۔ اور کہا کہ اگر خدا کو منظور ہے تو مصر میں چین سے رہو اب انشاء اللہ کوئی خطرہ کی بات نہیں اور انہوں نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب کے سب ان کے سامنے سجدہ میں بھی گر گئے اب ان کو اپنا خواب یاد آیا اور انہوں نے کہا کہ یہ ہے تعبیر میرے پہلے خواب کی جو بہت دن ہوئے بچپن میں میں نے دیکھا تھا خدا نے اسے سچا کردیا یہ اس کا احسان ہے اس نے مجھ پر اس وقت بھی احسان کیا جبکہ اس نے مجھے جیل خانہ سے نکالا جو کہ اس منصب پر پہنچانا تھا اور بعد اس کے کہ شیطان نے میرے بھائیوں کے درمیان شوشہ چھوڑ کر فساد ڈلوایا تھا۔ تمہیں باہر سے لے آیا۔ واقعی میرا رب جو چاہتا ہے اس کو بڑی خوبی سے کرتا ہے کیونکہ وہ بڑا جاننے والا اور نہایت حکمت والا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے انعامات کے استحضار سے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے میرے پروردگار آپ نے مجھے حکومت کا ایک معتدبہ حصہ دیا۔ اور تعبیر خواب کا بھی ایک معقول حصہ تعلیم کیا اور یہ آپ کا انعام ہے جس کا مجھے اقرار ہے اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے سرپرست ہیں۔ لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر یہ انعام بھی کریں کہ آپ اطاعت کی حالت میں مجھے وفات دیں اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ شامل کریں کیونکہ اصل مطلوب یہ ہی

Marfat.com

ہے۔ یہاں قصہ یوسف علیہ السلام ختم ہوا۔
اب اللہ تعالیٰ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں جو کہ اس بیان سے اصل مقصد ہے اور جس کی طرف تمہید میں بھی اشارہ کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ قصہ اخبار غیبیہ میں سے ہے اور ہم اسے آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور آپ کا بنایا ہوا نہیں کیونکہ آپ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ جبکہ انہوں نے یوسف کے خلاف تدبیر کرتے ہوئے ایک بات طے کی تھی پس جبکہ آپ وہاں نہ تھے تو آپ کو اس کی بغیر وحی کے کیسے اطلاع ہو سکتی تھی۔ اور یہ احتمال کہ کسی سے سن کر بیان کیا ہو۔ اس لئے ساقط ہے کہ یہ سورت مکی ہے۔ مکہ کے رہنے والے مشرک تھے اور ان قصوں سے واقف ہی نہ تھے۔ اور بالفرض اگر کسی نے آپ سے بیان کیا ہوتو جس وقت یہ سورت پڑھی گئی تھی وہ فوراً کھڑے ہو کر کہہ دیتا کہ خود میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا ہے۔ اور اب آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا نے مجھ پر وحی کی ہے۔ لیکن ایسا بالکل ثابت نہیں۔ بس ضرور ہے کہ آپ سے یہ قصہ کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔
ہم واقعات پر نظر کرتے ہیں تو وہ یہ ہیں کہ آپ امی محض ہیں۔ آپ کی قوم امی ہے جن لوگوں کو اس قصہ کا علم تھا۔ یعنی اہل کتاب وہ سب آپ کے مخالف ہیں۔ پھر جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اس وقت تک آپ کا اہل کتاب سے اختلاط بھی نہ تھا۔ پھر وہ کونسا ایسا شخص تھا۔ جو آپ سے کان میں آ کر یہ قصہ کہہ گیا۔ اور اگر کسی نے آپ سے بیان کیا ہوتا تو وہ آپ کے دعوے کی تکذیب کر سکتا تھا۔ مگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ پس یہ تمام واقعات آپ کے دعوے کے صدق کے شاہد عدل ہیں۔ تم کو ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قصہ بذریعہ وحی کے آپ تک پہنچا ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ اور اس پر دلائل بھی قائم ہیں مگر بہت سے لوگ اگرچہ آپ کتنا ہی چاہیں ماننے والے نہیں ہیں۔ اور وہ نہ مانیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں آپ ان سے اس پر کسی معاوضہ کے خواہاں نہیں کہ اس کے نہ ملنے سے آپ کا نقصان ہو یہ صرف تمام دنیا کے لئے نصیحت ہے۔ جس کو نصیحت حاصل کرنی ہو۔ مانے جس کو حاصل کرنی نہ ہو نہ مانے۔
بلکہ ان کی ضد کی تو یہ حالت ہے کہ آسمانوں میں اور زمین میں بہت سے ایسے دلائل توحید ہیں جن پر وہ ایسی حالت میں گزرتے ہیں کہ منہ پھیرے ہوئے ہیں اور انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور آپ تو رسول ہیں ان میں سے بہت سے خدا کو بھی نہیں مانتے۔ بجز اس حالت کے کہ وہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے۔ جو کہ حقیقۃً خدا کا نہ ماننا ہے، بھلا ایسے ضدی لوگوں سے آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ اور جبکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے تو کیا وہ کسی معقول وجہ سے اس سے بے فکر ہیں کہ عذاب الٰہی کے قسم سے کوئی ان پر چھا جانے والی آفت ان کے پاس آئے۔ یا ایسی حالت میں اچانک قیامت آجائے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو خیر آپ کہہ دیں کہ لوگو! یہ ہے میرا رستہ کہ میں ایسی حالت میں غیر اللہ سے روکتا اور خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ کہ میں بھی بصیرت پر ہوں اور میرے متعلقین بھی اور غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں کی طرح کورانہ تقلید میں مبتلا نہیں ہوں اور میں کہتا ہوں کہ خدا پاک ہے شرک وغیرہ سے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں یہ ہے میرا دین اور یہ ہے میرا مذہب اب جس کا جی چاہے اسے قبول کرے اور جس کا جی چاہے قبول نہ کرے۔ بہر حال میں اس پر قائم ہوں۔
اور ان کا آپ کی رسالت پر اعتراض کہ آپ آدمی ہیں لہذا رسول نہیں ہو سکتے۔ محض غلط ہے کیونکہ آپ سے پہلے بھی ہم نے فرشتوں کو رسول بنا کر نہیں بھیجا بلکہ صرف آدمیوں کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے جیسا کہ آپ کی طرف کرتے ہیں اور جو کہ ان ہی بستیوں والوں میں سے تھے جیسا کہ آپ اس بستی والوں میں سے ہیں۔ پس یہ لوگ لغو اعتراضات کی

Marfat.com

بنا پر آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا تکذیب کی وجہ سے کیا حشر ہوا ارے نادانو دنیا کے پیچھے نہ پڑو۔ دنیا کوئی چیز نہیں اور آخرت کا گھر متقین کے لئے بہتر ہے۔ پس تم متقی بنو۔ اور اس گھر کی بہتری کی کوشش کرو۔ پس کیا تم بالکل ہی نہیں سمجھتے۔ ہماری عادت ہے کہ ہم منکروں کو ڈھیل دیتے ہیں۔

چنانچہ بعض اوقات یہاں تک ڈھیل دی گئی کہ عوام تو درکنار اپنے خیال کے موافق عذاب نہ آنے سے رسول ناامید ہو گئے اور انہیں یہ خیال ہوا کہ ان سے غلط کہا گیا تھا۔ اس وقت ان کے پاس ہماری مدد پہنچی۔ اب جس کو ہم بچانا چاہتے ہیں اسے بچا لیا گیا۔ اور ہمارا قانون ہے کہ آنے کے بعد مجرمین سے ہمارا عذاب نہیں لوٹایا جاتا اس لئے جو مجرم تھے ان کو ہلاک کر دیا گیا ان لوگوں کے قصہ میں عقل والوں کے نزدیک عبرت ہے لہذا ان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ آخر میں ہم تم سے پھر کہتے ہیں کہ یہ قرآن بنائی ہوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ تصدیق ہے امور متقدمہ کی۔ اور بیان ہے ہر ضروری بات کا۔ اور سراپا ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو مانیں پس اس پر ایمان لا کر اس سے ہدایت اور رحمت حاصل کرنی چاہئے۔ اور اس کو افتراء و اختراع بنا کر اپنے کو گمراہ اور مغضوب نہ بنانا چاہئے۔

سورۃ یوسف بہترین واقعات کے ساتھ اختتام ہوئی۔ اس میں عقل والوں کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں اس قصہ میں جہاں باپ بیٹے کی محبت کا ذکر ہے۔ وہاں بھائیوں کے سوتیلے پن کی نفرت کا بھی ذکر ہے۔ باپ بیٹے کی محبت میں بینائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہاں اسی بیٹے کی قمیض بھی بینائی کی لوٹنے کا موجب بنتی ہے۔ بیٹا بھی نبی اور باپ بھی نبی۔ دونوں کے معجزات کا ذکر۔ دونوں کے محبت کی انمول داستان قرآنی الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بچپن میں آزادی سے غلامی میں چلے جانا۔ اور غلامی میں تکالیف و مصائب کا شکار ہو جانا، قید ہو جانا، الزام لگنا، یہ وہ واقعات ہیں جو صبر آزما ہیں جب اس صبر سے حضرت یوسف علیہ السلام سرخرو ہو کر نکلے تو مالک کائنات نے اس ملک کا بادشاہ بنا دیا جہاں پر غلام بن کر آئے تھے۔ یہ مالک کا خاص کرم ہے۔ اس قصہ کو بار بار پڑھیں اور سمجھیں بڑے بڑے راز کھلیں گے۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الرعد

سورۃ الرعد مدنی سورۃ ہے اس میں رکوع کی تعداد 6 اور آیات کی تعداد 43 ہے کلمات 683 اور حروف 3614 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 13 سے لیا گیا ہے الرعد کا معنیٰ بادلوں کے گرجنے کے ہیں۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 13 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 96 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: رعد بادلوں کے گرجنے، فرشتے اللہ کے خوف سے اس کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں پیدائش، ماں کے پیٹ کا ذکر، جلد بازی کا ذکر ہے اللہ نے ہر قوم میں ڈرانے والا بھیجا ہے عقل والے دین کو سمجھتے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے رزق بڑھادیتا ہے اور جس کو چاہے کم کردیتا ہے اللہ کا ذکر دلوں کو اطمینان دیتا ہے موسیقی نہیں اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس کی وجہ سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردوں سے بات ہوسکتی تو وہ کلام اللہ بس یہی قرآن ہے۔ انبیائے کرام نے شادیاں بھی کیں اور ان کی اولادیں بھی ہوئیں ان کی زندگی مجرد نہیں تھی کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر 31 تا 43: اللہ رب العزت کے ذکر سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے کا بیان ہے ہدایت دینے کا اختیار اللہ رب العزت کے پاس ہے رسولوں کے انکار کرنے والی اقوام پر عذاب کے نازل ہونے کا ذکر اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور رسالت کے منکرین کے لئے آخرت میں عذاب کا ذکر ہے۔ موجودہ دور میں روح کی غذا موسیقی کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ تصور غلط ہے۔ بلکہ روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے۔

Marfat.com

[illegible]

Marfat.com

30 اپریل درس فیضان القرآن نمبر 120

سورہ رعد آیت نمبر 1 تا 18 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ① اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ
وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ② وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ
وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ③ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ
اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ
وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ④ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا

Marfat.com

تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۗ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ
قَوْمٍ هَادٍ ۷ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ۗ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ
وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ
بِالنَّهَارِ ۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۱۱ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۱۲ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۱۳ ۗ لَهٗ

Marfat.com

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ
بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ
وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ السجدۃ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ
رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ
یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا
رَّابِیًا ؕ وَ مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ
كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ
وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف ل م ر یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تمھارے اوپر تمھارے رب کی طرف سے اترا ہے وہ حق ہے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے ٥ اللہ ہی ہے جس نے آسمان کو بلند کیا بغیر ایسے ستون کے جو تمھیں نظر آئیں پھر وہ اپنے تخت پر متمکن ہوا اور اس نے سورج اور چاند کو ایک قانون کا پابند بنایا ہر ایک ایک مقررہ وقت پر چلتا ہے اللہ ہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے وہ نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو ٥ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور ندیاں رکھ دیں اور ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے اس میں پیدا کئے وہ رات کو دن پر اڑھا دیتا ہے بیشک ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں ٥ اور زمین میں پاس پاس مختلف خطے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتی ہے اور کھجوریں ہیں ان میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم ایک کو دوسرے پر پیداوار میں فوقیت دیتے ہیں بے شک ان میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں ٥ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب کے قابل ان کا یہ قول ہے کہ جب وہ مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں وہ آگ والے لوگ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥ وہ بھلائی سے پہلے برائی کے لئے جلدی کر رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے مثالیں گزر چکی ہیں اور تمھارا رب لوگوں کے ظلم کے باوجود ان کو معاف کرنے والا ہے اور بے شک تمھارا رب سخت سزا دینے والا ہے ٥ اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو صرف خبردار کر دینے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک راہ بتانے والا ہے ٥ اللہ جانتا ہے ہر مادہ کے حمل کو اور جو کچھ رحموں میں گھٹتا اور بڑھتا ہے اس کو بھی اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک اندازہ ہے ٥ وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے سب سے بڑا ہے سب سے برتر ٥ تم میں سے کوئی شخص چپکے سے بات کہے اور جو پکار کر کہے اور جو رات میں چھپا ہوا ہو اور دن میں چل رہا ہو خدا کے لئے سب یکساں ہیں ٥ ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے نگراں ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں بیشک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس کو نہ بدل نہ ڈالیں جو ان کے جی میں ہے اور جب اللہ کسی قوم پر کوئی آفت لانا چاہتا ہے تو پھر اس کے ہٹنے کی کوئی صورت نہیں اور اللہ کے سوا اس کے مقابلہ میں کوئی ان کا مددگار نہیں ٥ وہی ہے جو تمھیں بجلی دیکھاتا ہے جس سے ڈر بھی پیدا ہوتا ہے اور امید بھی اور وہی ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے ٥ اور بجلی کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے انھیں گرا دیتا ہے اور وہ لوگ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ زبردست ہے قوت والا ہے ٥ سچا پکارنا صرف خدا کے لئے ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی اس سے زیادہ دادرسی نہیں کر سکتے جتنا پانی اس شخص کی کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہوتا کہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے اور وہ اس کے منہ تک پہنچنے والا نہیں اور منکرین کی پکار سب بے فائدہ ہے ٥ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں خوشی سے یا مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح و شام ٥ کہو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے کہہ دو کہ اللہ کہو کیا پھر بھی تم نے اس کے سوا ایسے مددگار بنا رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع اور

Marfat.com

نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے کہو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور اُجالا دونوں برابر ہو جائیں گے کیا انھوں نے خدا کے لئے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ نے پیدا کیا پھر پیدائش ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی کہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہے اکیلا زبردست ٥ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر نالے اپنی اپنی مقدار کے مطابق بہہ نکلے پھر سیلاب نے ابھرتے جھاگ کو اٹھا لیا اور اسی طرح کا جھاگ ان چیزوں میں بھی ابھر آتا ہے جن کو لوگ زیور یا اسباب بنانے کے لئے آگ میں پگھلاتے ہیں اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے پس جھاگ تو سوکھ کر جاتا رہتا ہے اور جو چیز انسانوں کو نفع پہنچانے والی ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے ٥ جن لوگوں نے اپنے رب کی پکار کو لبیک کہا ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی پکار کو نہ مانا اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے برابر بھی تو وہ سب اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں ان لوگوں کا حساب سخت ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے ٥

تشریح: یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں جو کہ آپ کی طرف نازل کی گئی ہیں اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے بالکل صحیح ہے جس کو ماننا ضروری ہے مگر بہت سے لوگ اسے ضد سے نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ بنایا ہوا ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہ کامل القدرت کامل العلم ہیں۔ جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے جن کو تم دیکھو اتنا اونچا بنایا۔ اس کے بعد وہ تخت پر بیٹھے اور عنان حکومت سنبھالی اور سورج چاند کو اپنا مطیع بنایا چنانچہ ہر ایک خاص انداز سے ایک وقت معین تک برابر چلتا رہے گا اور مجال نہیں کہ ذرا بے اعتدالی کرے اب وہ اپنی سلطنت کا کام بلا شرکت و مزاحمت کر رہا ہے بس جس خدا کی کمال علم کمال قدرت کمال انتظام کمال قہر کی یہ حالت ہے اس کے نزدیک مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے پس یہ دلائل ہیں مرنے کے بعد اٹھنے کے اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں تاکہ تم لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین لاؤ گے۔ اور قیامت کا ناحق انکار نہ کرو گے۔

اچھا اور سنو اور وہ خدا ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور جس نے اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور اس میں تمام پھلوں میں سے دو قسمیں بنائیں مثلاً بعض خوش مزہ، بعض بد مزہ، یا بعض چھوٹے، بعض بڑے وغیرہ وغیرہ نیز وہ رات سے دن کو چھپاتا رہتا ہے۔ ان باتوں میں بھی ان لوگوں کے لئے جو سوچیں قیامت کے بہت سے دلائل ہیں اگر مزید دلائل کی ضرورت ہو تو اور سنو اور زمین میں جو ایک ہی ہے اور اس میں مختلف ٹکڑے ہیں جو ایک دوسرے کے پاس ہیں کہ اثر کے لحاظ سے مختلف ہیں کوئی شور وار اور بنجر ہے۔ اور کوئی قابل پیداوار کسی میں پتھر پیدا ہوتے ہیں، کسی میں چاندی، کسی میں سونا، اور زمین مختلف قطع میں جو کہ آپس میں ملے ہوئے ہیں اور باغات ہیں انگوروں کے اور کھیتی ہے۔ اور کھجوروں کے درخت ہیں جو کہ دو تنوں کے بھی ہیں اور ایک تنہ کے بھی۔ یہ سب ایک پانی سے سینچے جاتے اور ایک زمین سے پیدا ہوئے ہیں اور باوجود ان باتوں کے ہم ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں چنانچہ جب تم ان میں غور کرو گے تو ہر ایک کو دوسرے سے مختلف پاؤ گے۔ پس جبکہ ہم ایسے بنانے والے ہیں تو کیا ہمارے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ پیدا کرنا مشکل ہے ہرگز نہیں۔ پس ان میں بھی ان لوگوں کے لئے بہت سے دلائل بعث ہیں جو سمجھیں۔

Marfat.com

اور ایسی حالت میں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم کسی بات سے تعجب کرو۔ تو ان کا یہ قول قابلِ تعجب ہے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر تعجب کی کیا بات ہوگی کہ اس پر ہزاروں قطعی دلائل قائم ہیں۔ اور وہ باوجود ان کے اس پر تعجب اور انکار کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کو نہیں مانتے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہ لوگ دوزخی ہیں بایں معنی کہ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ ایک جہالت تو ان کی یہ تھی۔

اور دوسری جہالت ان کی یہ ہے کہ وہ عافیت کی قدر نہیں کرتے اور عذاب کی جلدی مچاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ آپ سے خوش گوار حالت سے پہلے آپ سے ناگوار بات عذاب چاہتے ہیں جو کہ مکروہ ہونی چاہئے لہذا یہ بھی ان کی جہالت ہے حالانکہ ان سے پہلے سزائیں گزر چکی ہیں اور ان کو دیکھ کر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ اور وہ اب تک یہ ہی سمجھتے ہیں کہ یہ محض جھوٹ ہے۔ اور بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ ایک اور جہالت ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب لوگوں کو ان کے ظلم پر بھی معاف کرنے والا ہے اور اس لئے وہ ایک وقت تک درگزر کرتا ہے۔ اور ان کو مہلت دیتا ہے کہ وہ توبہ کر لیں تو انہیں معاف کر دے۔ جس سے لوگ مغالطہ کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا انہیں سزا نہ دے گا یا نہیں دے سکتا اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ وہ بہت سخت سزا دینے والا ہے اور جب سزا دینے پر آتا ہے تو سخت سزا دیتا ہے۔

اور ایک جہالت ان کی یہ ہے کہ یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعی رسول تھے تو ان پر کوئی آیت کیوں نہ نازل کی گئی مگر یہ ان کی جہالت ہے کیونکہ آپ صرف ڈرانے والے ہیں نہ آیات پر آپ کا اختیار ہے۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک ہادی ہے تو کیا ان کے پاس وہ آیتیں تھیں جن کو یہ تم سے طلب کرتے ہیں۔ اگر نہ تھیں تو تمہارے پاس ان کا نہ ہونا کیا ضرور ہے۔ یہاں تک بعث وغیرہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ اب مضمون توحید بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کمال علم کی یہ شان ہے کہ وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جس کو ہر مادہ اپنے رحم میں اٹھائے ہوئے ہو کہ وہ نر ہے یا مادہ یا کچھ اور اس کو بھی جو رحم کم کریں۔ اور اس کو جو وہ زیادہ لیں۔ کہ مثلاً یہ کہ نو مہینے کی جگہ سات مہینے میں بچہ جنیں۔ اور زیادتی یہ کہ نو مہینے کی جگہ دس مہینے لے لیں۔ اور یہ بطور تمثیل کے ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہ رحم کے متعلق کل احوال کو جانتا ہے۔ خواہ بچہ سے متعلق ہوں یا زمان ولادت وغیرہ سے اور کچھ رحم کی تخصیص نہیں بلکہ ہر چیز اس کے یہاں ایک خاص انداز سے ہے۔ وہ ہر چھپی اور ظاہر چیز کو جاننے والا ہے جو کہ بہت بڑا اور نہایت عالی شان ہے۔ اور اس کے نزدیک وہ بھی جو تم میں سے چپکے سے بات کرے۔ اور وہ بھی جو زور سے بات کرے۔ اور اسی طرح وہ بھی جو رات میں چھپا ہو۔ اور وہ بھی جو دن میں چلتا ہو سب برابر ہیں اور اسے سب کا یکساں علم ہے۔ یہ تو کمال علم کی شان ہے۔

اور کمال انتظام کی یہ ہے کہ ہر شخص کی حفاظت کے لئے آگے پیچھے کچھ باری باری سے آنے والے فرشتے مقرر ہیں جو ان کو خدا کے حکم سے بچاتے ہیں اور یہ حفاظت اس لئے ہے کہ اللہ رب العزت کی عادت ہے کہ وہ اس وقت تک اس عمدہ حالت کو جو لوگوں کو اس کی جانب سے حاصل ہے بری حالت سے نہیں بدلتا۔ جب تک وہ اس استعداد قبول کو جو ان میں ہے نہ بدل دیں اس لئے وہ اس وقت تک عذاب سے ان کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے فرشتے مقرر کرتا ہے اور تغیر کے بعد بھی جب تک چاہتا ہے حفاظت کرتا ہے۔ لیکن جب خدا کسی قوم کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس وقت اس کے دفع کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور اس وقت خدا کے سوا ان کا کوئی والی نہیں۔

Marfat.com

اور کمال عظمت یہ ہے کہ وہ خدا وہ ہے جو تم کو ایسی طرح بجلی دکھاتا ہے کہ وہ تمہارے لئے سراسر خوف اور سراسر طمع ہوتی ہے اور کبھی تم اس سے ڈرتے ہو۔اور کبھی اس سے بارش کی امید کرتے ہو اور جو کہ پانی سے بھری ہوئی اور بوجھل گھٹاؤں کو پیدا کرتا ہے اور جس کے خوف سے گرج اور فرشتے اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔اور جو کہ کڑک بجلیوں کو چھوڑتا۔اور جس کو چاہتا ہے اس کو ان سے صدمہ پہنچاتا ہے۔ اور یہ مشرکین اپنی جہالت سے خدا کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں اور اس کے عذاب کے وعدوں کو جھوٹا جانتے اور اسے ناممکن سمجھتے ہیں۔جس کا منشاء محض تاخیر عذاب ہے حالانکہ وہ بڑی زبردست چال والا ہے اور اس نے ان کو مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔تا کہ اپنی حماقت سے کفر میں ترقی کریں اور اس طرح انہیں خوب سزا دی جائے اور اس میں خدا پر کوئی الزام نہیں۔کیونکہ یہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔جو ان کا اختیاری فعل ہے لہذا اس کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔ بالخصوص جبکہ ان کو بار بار بتلایا بھی جا رہا ہے۔کہ دیکھو تم تاخیر عذاب سے دھوکا نہ کھاؤ۔یہ تاخیر تمہارے لئے زیادہ مضر ہے۔اور اس پر بھی وہ نہیں مانتے تو یہ سراسر ان کا قصور ہے۔خدا پر کیا الزام ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صحیح طور پر پکارنا اسی کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ وہ علیم وقدیر متصرف و مختار ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں یہ پکارنا سراسر باطل اور محض لایعنی ہے۔کیونکہ وہ ان کی درخواست کو ذرا بھی قبول نہیں کرتے۔بجز ایسی قبولیت کے جیسے کوئی پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے اسے اس غرض سے پکارتا ہو کہ وہ اس منہ تک پہنچ جائے۔حالانکہ یہ کتنا ہی چلائے وہ قیامت تک اس کے منہ تک پہنچنے والا نہیں پس جیسے قبولیت دعا پانی کی جانب سے ہے۔ویسی ہی ان کے معبودوں کی جانب سے ہے۔یعنی جس طرح سے پانی پیاسے کی درخواست قبول نہیں کر سکتا اور اس کی درخواست عبث ہے یوں ہی معبودان باطلہ بھی کسی درخواست کو منظور نہیں کر سکتے اور کافروں کا ان کو پکارنا محض رائگاں ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ جتنے آدمی جن فرشتے وغیرہ تمام آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ بھی خواہی نخواہی اللہ ہی کے لئے سرفگندہ اور محکوم ومنقاد ہیں۔ان کے سائے بھی جو صبح و شام ہوتے ہیں اور جبکہ تمام مخلوقات اس کے سامنے سرفگندہ ہیں۔جن میں ان کے معبود بھی داخل ہیں۔تو ان کا ایسے خدا کو چھوڑ کر اپنے معبودوں کو پکارنا سراسر باطل ہے۔

یہاں تک توحید کی حقیقت اور شرک کا بطلان بطور خود ثابت کر کے اب مشرکین پر اتمام حجت کے لئے ان سے مناظرہ کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے رسول آپ ان مشرکین سے کہیں کہ اچھا یہ بتاؤ کہ آسمان اور زمین کا مالک کون ہے اس کا جواب وہ بھی یہ دیں گے کہ اللہ ہے۔لہذا آپ کہیں کہ اللہ ان کا مالک ہے اور اس کا تم کو بھی انکار نہیں اب آپ کہئے کہ جب اللہ کی مالکیت سموات وارض مسلم ہے۔جس کا مقتضا یہ ہے کہ وہ ہی ان میں سیاہ وسفید کا مختار ہے۔اور اس کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں تو اب تم بتلاؤ کہ کیا تم نے اس کے سوا دوسرے ایسے سرپرست بنائے جو بوجہ مملوک ہونے کے بھی اور حسی طور پر بھی خواہ اپنے لئے بھی نہ نفع پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ ضرر پہنچانے کا ذرا سوچو تو سہی کتنی نامعقول بات ہے آپ ان سے کہیں کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہیں یا کیا تاریکیاں اور روشنی دونوں برابر ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے تو تم کیوں اندھے بنے ہوئے اور تہ بتہ تاریکوں میں پھنسے ہوئے ہو۔

یہاں تک گفتگو کر کے اللہ رب العزت اسلوب کلام کو تبدیل فرماتے ہیں کہ آخر انہیں کیا مار آئی اور یہ کس بنا پر شرک کی بلا میں

Marfat.com

گرفتار ہیں کیا انہوں نے خدا کے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے خدا کی طرح کوئی مخلوق پیدا کی ہو۔ اور اس لئے ان پر تخلیق مشتبہ ہوگئی ہو۔ اور انہوں نے غلطی سے ان کو اپنا خالق مان لیا ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو بھی وہ ایک حد تک معذور ہو سکتے تھے۔ لیکن یہاں تو یہ بات بھی نہیں۔ پھر ان پر کیا آفت آئی کہ وہ شرک کی بلا میں گرفتار ہیں۔ اور جبکہ کوئی غلطی کا منشاء ہی موجود نہیں۔ تو بجز اندھے پن کے اس کا کیا منشا ہو سکتا ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اے نادان مشرکو! اللہ ہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ایک ہے جو کہ اپنی مخلوق پر غالب اور ان کو پورے طور پر دبائے ہوئے ہے۔ پھر تمہیں کیا مار ہوئی کہ تم ان کے سوا دوسروں کو معبود بنائے ہوئے ہو۔

اب دوسرے انداز سے فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے آسمان سے پانی برسایا۔ جس سے ندی نالے بہے۔ اب سیلاب نے اپنے اوپر خس وخاشاک کو اٹھالیا۔ اور جس طرح پانی پر خس وخاشاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان چیزوں میں سے بھی اس قسم کا میل کچیل نکلتا ہے۔ جن کو تم آگ میں رکھ کر ان پر زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کی غرض سے آگ دھونکاتے ہو اس طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان کرتے ہیں۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ پانی پر خس وخاشاک ہوتے ہیں۔ اور سونا چاندی وغیرہ میں میل کچیل ہوتا ہے اب سمجھو کہ جو خس وخاشاک اور میل کچیل ہے۔ وہ تو پھنک کر رخصت ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگوں کے لئے نفع بخش ہے۔ وہ دنیا میں باقی رہتا ہے پس گو حق کے ساتھ دنیا میں باطل بھی موجود ہے لیکن جس طرح تم پانی اور سونے چاندی وغیرہ کو نافع سمجھ کر ان کی قدر کرتے ہو۔ اور خس وخاشاک اور میل کچیل کی پرواہ نہیں کرتے یوں ہی تم حق کی قدر کرو۔ کیونکہ وہ نافع ہے اور باطل کو دور ہونے دو۔ اور اسکی پرواہ نہ کرو۔ ایک لغو اور غیر مفید بلکہ مضر چیز کے پیچھے پڑ کر نافع شے کو کھو دینا سراسر نادانی ہے دیکھو اللہ رب العزت مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ تم حق کو سمجھو اور اسے قبول کرو۔ دیکھو جو لوگ اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کریں۔ اور اس کی صدا پر لبیک کہیں ان کے لئے اس نیکی کے بدلہ نیکی ہے اور جو اس کی بات نہ مانیں ان کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کے پاس دنیا بھر کا مال متاع ہو۔ اور اتنا ہی اور بھی ہو تو وہ سزا سے بچنے کے لئے اس کو بھی دے ڈالیں اور اس کو دے کر اپنی جان چھڑا لیں لیکن وہ اس سے بھی نہیں چھوٹ سکتے اول ان سے سخت حساب ہوگا۔ اور حساب کے بعد ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اور دوزخ کوئی معمولی چیز نہیں جس کی پرواہ نہ کی جائے بلکہ وہ بری قرار گاہ ہے۔ اللہ بچائے۔

مومن کو چاہیے کہ وہ جزاء اور سزا کو ہمیشہ سامنے رکھے۔ اور یہ بات طے کرلے کہ اس نے ہر عمل کا جواب دینا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم رمئی درس فیضان القرآن نمبر 121

سورۃ رعد آیت نمبر 19 تا 31 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ

Marfat.com

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ ۖ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ
اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ
الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ
اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جو شخص جانتا ہے کہ جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ حق ہے کیا وہ اس کے مانند ہو سکتا ہے جو اندھا ہے نصیحت تو عقل والے لوگ ہی قبول کرتے ہیں ٥ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس کے عہد کو نہیں توڑتے ٥ اور جو اس کو جوڑتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ برے حساب کا اندیشہ رکھتے ہیں ٥ اور جنھوں نے اپنے رب کی رضا کے لئے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور جو برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے ٥ ابدی باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اس کے اہل بنیں ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے کہیں گے تم لوگوں پر سلامتی ہو اس صبر کے بدلے جو تم نے کیا پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر ٥ اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے ٥ اللہ جس کو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی کی مقابلہ میں ایک متاع قلیل کے سوا اور کچھ نہیں ٥ اور جنھوں نے انکار کیا وہ کہتے کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی کہو کہ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور وہ راستہ اس کو دیکھاتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہو وہ لوگ جو ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں سنو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے ٥ اسی طرح ہم نے تمہیں بھیجا ہے ایک امت میں جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ تم لوگوں کو وہ پیغام سنا دو جو ہم نے تمھاری طرف بھیجا ہے اور وہ مہربان خدا کا انکار کر رہے ہیں کہو کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ٥ اور اگر ایسا قرآن اترتا جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس سے زمین ٹکڑے ہو جاتی یا اس سے مردے بولنے لگتے بلکہ سارا اختیار اللہ ہی کے لئے ہے کیا ایمان لانے والوں کو اس سے اطمینان نہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے لوگوں کو ہدایت دے دیتا اور انکار کرنے والوں پر کوئی نہ کوئی آفت آتی رہتی ہے ان کے اعمال کے سبب سے یا ان کی بستی کے قریب کہیں نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے یقیناً اللہ وعدہ کو خلاف نہیں کرتا

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہیں مستجیب اور غیر مستجیب دونوں کی حالت معلوم ہو گئی تو اب تم بتاؤ کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو چیز آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہے بالکل صحیح ہے۔ ایسا ہی ہے جیسا وہ شخص جو اس سے اندھا ہے اور اسے یہ حقیقت دکھلائی نہیں دیتی۔ اس لئے وہ اس کو نہیں مانتا۔ آپ یہی کہیں گے کہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے تو پھر یہ لوگ کیوں نہیں مانتے اصل بات یہ ہے کہ مانتے وہی ہیں جنہیں عقل ہو پھر یہ بے عقل جو جانوروں کی طرح ہیں یہ کس طرح مانیں۔ اب جو لوگ اللہ کے عہد پورا کرتے ہیں اور عہد کو نہیں توڑتے اور جس رشتہ کے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ اسے جوڑا جائے اسے جوڑتے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے۔ اور محاسبہ کی سختی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے

Marfat.com

رب کی رخ کی طلب میں ناگوار باتوں پر صبر کرتے۔ اور باقاعدہ نمازیں پڑھتے۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں خفیہ بھی اور علی الاعلان بھی دونوں طرح خرچ کرتے۔ اور بدسلوکی کو اچھے برتاؤ سے دفع کرتے ہیں جو کہ تقاضا ہے عقل کا یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اس جہان کا عمدہ نتیجہ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں۔ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ اور وہ بھی جو ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیوی بچوں میں سے اس قابل ہوں گے اگرچہ اختلاف اعمال کی وجہ سے درجات مختلف ہوں۔ مگر ہوں گے سب جنت میں۔ اور اس وجہ سے بے تکلیف ایک دوسرے سے مل سکیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے کہ سلامتی ہو تم پر کہ تم دین پر جمے رہے۔

اور برخلاف اس کے جو لوگ خدا کے عہد کو اس کی پختگی سے توڑتے اور اس رشتہ کو توڑتے جن کے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ اس کو جوڑا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں جو محض بے عقلی ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے بجائے رحمت کے لعنت ہے۔ اور ان کے لئے اس گھر کی سراسر برائی ہے اور اس کی کوئی بھلائی ان کے حصہ میں نہیں اللہ رب العزت کی عادت ہے کہ وہ جس کے لئے چاہتے ہیں رزق فراخ اور تنگ کرتے ہیں۔ اس میں کفر و ایمان اور اطاعت و معصیت کا امتیاز نہیں۔ اسی بنا پر اس نے ان لوگوں پر رزق فراخ کیا۔ اور وہ اس حیات دنیا پر اترا گئے اور آخرت کی فکر چھوڑ دی حالانکہ حیات دنیا آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک نہایت حقیر سامان کے اور کچھ بھی نہیں۔ پس یہ ان کی سراسر بے عقلی اور محض نادانی ہے۔

اور مبنی اس بے عقلی کا ایک دوسری بے عقلی ہے۔ وہ یہ کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اگر حقیقت میں یہ نبی تھے۔ اور جو باتیں یہ کہتے ہیں وہ خدا کی باتیں تھیں تو ان پر کوئی آیت کیوں نہ نازل کی جس کو ہم بھی آیت مان لیں آپ ان نادانوں سے کہہ دیں۔ اللہ رب العزت جس کو چاہتا ہے۔ گمراہ کر دیتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کو جو خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔

اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اور حق کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اور اس کی اطاعت پر آمادہ ہو۔ اس کو اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے پس چونکہ تم میں شرط ہدایت تمہارے اختیار سے مفقود ہے اس لئے تم کو ہدایت نہیں ہوتی۔ خیر یہ لوگ جو اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہیں وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔ اور جن کے دلوں کو خدا کے ذکر قرآن وغیرہ سے سکون ہوتا ہے اور وہ ان بے عقلوں کی طرح اس میں لایعنی شبہات نہیں کرتے ان کو خدا نے ان کی سلامت روی کے سبب ہدایت دی ہے۔

خوب سن لو کہ واقعی اللہ کے ذکر میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے دلوں کو سکون ہوتا ہے لیکن اس شرط سے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ اور اگر مرض کی وجہ سے کسی کے قلب کو سکون نہ ہو تو یہ ذکر اللہ کی خاصیت کے منافی نہیں ہے۔ خیر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ ان کے لئے خوش حالی اور حسن انجام ہے۔

اے رسول ہم نے تمہیں ایک ایسی امت میں جس سے پہلے دوسری امتیں ہو چکی ہیں بھیجا کہ آپ ان کو وہ قرآن پڑھ کر سنا دیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے تاکہ ان کو ہدایت ہو۔ یہ تو ان کے ساتھ ہمارا برتاؤ تھا اور برعکس اس کے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ رحمٰن ہی کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کون رحمٰن ہے آپ کہہ دیں کہ تم اس کو نہیں مانتے نہ مانو۔ میں اسے جانتا بھی ہوں اور مانتا بھی ہوں وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا اسی پر بھروسہ ہے۔ اور اسی کی طرف میری توجہ ہے۔

اور مسلمانوں کا جو یہ خیال ہے کہ اگر کوئی نشانی ایسی ظاہر ہو جاتی جس سے منکرین کا عذر قطع ہو جاتا۔ وہ ایمان لے آتے تو بہتر

Marfat.com

تھا۔اس کا جواب یہ ہے کہ فرض کرو اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑوں کو چلایا جاتا۔یا اس سے زمین کو ٹکڑے کیا جاتا یا اس کے ذریعہ سے مردوں سے گفتگو کی جاتی تو کیا یہ لوگ بلا مشیت اللہ تعالیٰ کے ایمان لے آتے۔ہرگز نہیں بلکہ اس وقت بھی اللہ رب العزت کی مشیت کی ضرورت ہوتی۔کیونکہ تمام کام اللہ رب العزت ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بلا اس کی منشاء کے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔اور اللہ رب العزت کو ان کے عناد کے سبب ان کا ہدایت کرنا منظور نہیں۔تو پھر آیات کا کیا نتیجہ۔اور جبکہ واقعہ یہ ہے تو کیا اب تک مسلمان ان کے ایمان کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔اور وہ اس سے اس سبب سے مایوس نہیں ہوئے کہ خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر سکتا تھا وہ ان کی ہدایت سے عاجز نہیں تھا۔اور ایسی حالت میں ان کو ہدایت نہ کرنا دلیل ہے اس کی کہ اس کو ان کی ہدایت منظور نہیں۔جس کا منشاء خود ان کا سوء اختیار اور ضد اور عناد ہے اور جب اس کو منظور نہیں تو کوئی آیت ان کے لئے کیا نافع ہے۔

اور چونکہ یہ مومن نہ ہوں گے اس لئے ہمیشہ ان کافروں کو ایک نہ ایک مصیبت پہنچتی رہے گی یا ان کے گھر کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔جس سے یہ ہمیشہ خوف زدہ اور غمگین رہیں گے۔تا آنکہ خدا کا وعدہ آجائے اور ان کا خاتمہ کردے۔یہ اللہ کا وعدہ ہے اور یقیناً اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا خواہ وہ وعدہ نعمت ہو یا وعدہ نقمت۔

اللہ رب العزت نے کافروں کے لئے جو طے کرلیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔اس میں ذرہ بھر کمی نہیں آئے گی اور نہ ہی زیادتی ہوگی۔کافر اگرچہ بہت بڑے ظلم میں مبتلا ہی کیوں نہ ہوں بالآخر پکڑ آکر رہے گی۔اللہ رب العزت اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

2 مئی درس فیضان القرآن نمبر 122

سورہ رعد آیت نمبر 32 تا 43 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ
كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ج
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ط قُلْ سَمُّوْهُمْ ط اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ط بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَشَقُّ ج وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ
الْمُتَّقُوْنَ ط تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ط تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا صلے وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ

Marfat.com

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ
مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ
بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا
عَرَبِیًّا ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ یَمْحُوا اللّٰهُ
مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۖۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ
وَ عَلَیْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ سَرِیْعُ
الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا ؕ
یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَ سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى
الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے انکار کرنے والوں کو ڈھیل دی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا تو دیکھو کیسی تھی میری

Marfat.com

سزاہ پھر کیا جو ہر شخص سے اس کے عمل کا حساب کرنے والا ہے اور لوگوں نے اللہ کے شریک بنا لئے ہیں کہو کہ ان کا نام لو کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جس کو وہ زمین میں نہیں جانتا یا تم اوپر ہی اوپر باتیں کر رہے ہو بلکہ انکار کرنے والوں کو ان کا فریب خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ راستہ سے روک دئے گئے ہیں اور اللہ جس کو گمراہ کرے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں ہ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت سخت ہے کوئی ان کو اللہ سے بچانے والا نہیں ہ اور جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اس کا پھل اور سایہ ہمیشہ رہے گا یہ انجام ان لوگوں کا ہے جو خدا سے ڈرے اور منکروں کا انجام آگ ہے ہ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ اس چیز پر خوش ہیں جو تم پر اتاری گئی ہے اور ان گروہوں میں ایسے بھی ہیں جو اس کے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں کہو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے ہ اور اسی طرح ہم نے اس کو ایک حکم کی حیثیت سے عربی میں اتارا ہے اور اگر تم ان کی خواہشوں کی پیروی کرو بعد اس کے کہ تمھارے پاس علم آچکا ہے تو خدا کے مقابلہ میں تمھارا کوئی نہ مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ہ اور ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد عطا کیا اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ کی اذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے ہر ایک وعدہ لکھا ہوا ہے ہ اللہ جس کو چاہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہے باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب ہ اور جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا کچھ حصہ ہم تمہیں دکھا دیں یا ہم تمہیں وفات دے دیں پس تمھارے اوپر صرف پہنچا دینا ہے اور ہمارے اوپر ہے حساب لیناہ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کی طرف اس کو اس کے اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں اور اللہ فیصلہ کرتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو ہٹانے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے ہ جو ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی تدبیریں کیں مگر تمام تدبیریں اللہ کے اختیار میں ہیں وہ جانتا ہے کہ ہر ایک کیا کر رہا ہے اور منکرین جلد جان لیں گے کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے ہ اور منکرین کہتے ہیں کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو کہو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر کیا گیا تھا۔ پس اول تو ہم نے ان کافروں کو ڈھیل دی۔ جس سے مقصد یہ تھا کہ اس عرصہ میں اگر کوئی ایمان لانا چاہئے تو ایمان لے آئے۔ اور جو ایمان نہ لائے اس پر پورے طور پر حجت تمام ہو جائے۔ اور وہ اپنے کفر و سرکشی پر کمال اصرار کی وجہ سے پورے طور پر مستحق عذاب ہو جائے اس کے بعد جب وہ باز ہی نہ آئے تو میں نے انہیں پکڑا پھر دیکھو میری سزا کیسی تھی اور کس بری طرح ان کو ہلاک کیا۔ جو ذات ان کو ان کی جزا سزا دینے کے لئے تیار ہو کیا اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جا سکتا ہے اور ایسی حالت میں ان لوگوں نے خلاف مقتضائے عقل خدا کے لئے شریک بنائے اللہ اکبر کس قدر جرأت اور کس قدر حماقت ہے آپ ان سے کہہ دیں کہ ذرا ان کے نام تو لو کہ وہ کون ہیں ہم بھی تو دیکھیں کہ وہ کس بات میں اس کے شریک ہیں۔ الغرض جن کو یہ خدا کے شریک کہتے ہیں وہ واقع میں خدا کے شریک نہیں بلکہ ان کافروں کے لئے ان کی شرارت خوشنما بنا دی گئی ہے اور اس لئے وہ اس پر جمے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیے گئے ہیں اور چونکہ یہ ہدایت چاہتے ہی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہدایت نہیں دیتا اور جسے خدا گمراہ رکھے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ ان لوگوں کو دنیا میں بھی سزا دی جائے گی آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب اس سے زیادہ سخت ہے جو انہیں دنیا میں دیا

Marfat.com

جائے گا اور ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں یہ تو نافرمانوں کے عذاب کا بیان تھا۔

اب متقین کے انعام کا بیان سنو۔ اس جنت کی مختصر کیفیت جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس کی غذا اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے یہ نتیجہ ہے۔ ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ اور ان کے برخلاف کافروں کا انجام دوزخ ہے۔ اور جن کو ہم نے صحیح معنی میں کتاب دی ہے وہ اس کو حرفاً حرفاً قبول کرتے ہیں۔ ان کی حالت مشرکین کے خلاف ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے۔ اور ان ہی گروہوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو سب کا تو نہیں بلکہ اس کے ایک حصہ کا انکار کرتے ہیں یعنی ان مضامین کا جو ان کے غلط خیالات کے خلاف ہیں۔

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم مانو یا نہ مانو مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا کی پرستش کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اور خدا ہی کی طرف میں دوسروں کو بھی بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ اس لئے میں اس حکم کے خلاف نہیں کر سکتا۔ الغرض آپ ان سے یہ کہہ دیں اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ ہم نے وہ حکم اسی طرح نازل کیا ہے کہ وہ ایک عربی زبان کا حکم ہے جس کے سمجھنے میں آپ کی غلط فہمی کا بھی احتمال نہیں اور باوجود ان باتوں کے اگر آپ بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اس علم کو چھوڑ کر مشرکین کی خواہشات کا اتباع کریں گے تو پھر آپ کا نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ بچانے والا جو آپ کو خدا سے بچائے۔ اور مشرکین کے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہیں جن کا منشاء ان کا یہ نظریہ ہے کہ بشریت منافی رسالت ہے۔

ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے ہیں اور ان کو ہم نے بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی جس سے ثابت ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے بلکہ بشر تھے۔ پھر آپ کی بشریت منافی رسالت کیوں ہے اور ان کا یہ سوال بھی لغو ہے کہ اب تک عذاب کیوں نہیں آیا۔ کیونکہ کسی رسول کو بھی یہ بات حاصل نہ تھی کہ بجز خدا کے حکم کے کوئی آیت لے آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر میعاد کے لئے ایک نوشتہ ہے اور اس میعاد تک وہی حکم رہتا ہے جو اس کے لئے لکھ دیا گیا۔ جب وہ ختم ہو جاتی ہے تب دوسرا حکم ہوتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ایسا لازم ہے کہ خدا بھی اس کے خلاف نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کو اب بھی اختیار ہے کہ جس کو چاہے مٹائے اور جس کو چاہے باقی رکھے۔ اور اصل کتاب جس میں یہ تمام نوشتے درج ہیں اسی کے پاس ہے اور اس کو اس میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے۔ پس خلاصہ جواب یہ ہے کہ عذاب کا لانا رسول کا کام نہیں خدا کے اختیار میں ہے۔ اور خدا نے اب تک اس لئے نہیں بھیجا کہ جو وقت اس نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے وہ ابھی نہیں آیا۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کہا جاتا ہے کہ خواہ ہم آپ کو اس عذاب کا کوئی حصہ دکھلا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔ اور خواہ ہم آپ کو وفات دیدیں اور اس کے بعد دنیا یا آخرت میں انہیں عذاب دیں۔ آپ کو اس معاملہ سے کوئی سروکار نہیں آپ کے ذمہ صرف احکام پہنچانا ہے۔ اور محاسبہ صرف ہم سے متعلق ہے لہذا آپ کو اس کے متعلق کوئی فکر نہ ہونی چاہئے۔

اور یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم برابر ان کی زمین کو اس کے ہر طرف گھٹاتے آتے ہیں اور یہ باوجود اپنی تمام کوششوں کے اس کو نہیں بچا سکتے تو خود اپنے اوپر سے یہ عذاب کو کیسے دفع کر سکتے ہیں۔ لہذا ان کا یہ خیال غلط ہے کہ عذاب نہیں آ سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کی مزاحمت کرنے والا نہیں پس

Marfat.com

اسے عذاب بھیجنا کیا مشکل ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اس لئے اس قسم کی باتیں کرنے والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے اور ان کو جان لینا چاہئے کہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی خلاف تدبیر کی تھیں ۔ تو ان سے کیا ہوا ۔ کچھ بھی نہیں ۔ کیونکہ جملہ تدابیر اللہ رب العزت کی ملک اور اس کے قبضہ میں ہیں ۔ نیز وہ ہر شخص کے کام کو جانتا ہے جو وہ کرتا ہے پھر اس کے مقابلہ میں ان کی تدبیریں کیا چلتیں ۔ پس اس طرح ان کی تدبیر بھی بے کار ہوں گی ۔ یہ تو دنیا کی حالت ہے اور آئندہ ان کافروں کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس جہان آخرت کا نیک انجام کس کا حصہ ہے ۔

اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو آپ ان سے کہہ دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کے لئے خدا اور وہ لوگ جن کو پہلی کتابوں توراۃ و انجیل کا علم ہے کافی گواہ ہیں اور یہ دونوں میری تصدیق کرتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ رب العزت کی تصدیق قرآن اور دوسرے دلائل سے ہے ۔ اور علماء کتاب کی تصدیق صراحۃً موجود ہے پس میرا صدق ثابت ہے اگر اب بھی تم نہ مانو تو تم جانو ۔

اور تمہارا کام، کافروں کا کام ہی یہ ہے کہ وہ اللہ رب العزت کے بھیجے ہوئے انبیاء کرامؑ کا انکار کریں ۔ اور ان کی تعلیمات کو یکسر نہ مانیں ۔ اللہ رب العزت کی وحدانیت کو ماننا ہے اسکے لیے بے شمار دلائل ہیں اصل ایمان تو بغیر دلیل کے ہوتا ہے ۔ اور یہی ایمان، کامیابی کی کنجی ہے ۔ اللہ رب العزت ہمیں ایمان والا کرے ۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ ابراہیم

سورۃ ابراہیم مکی سورۃ ہے اس میں آیات 52 اور رکوع 07 ہے کلمات کی تعداد 835 اور حروف کی تعداد 3601 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 34 سے لیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک رسول تھے۔ اسلئے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ ابراہیم رکھا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 14 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 72 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 42: اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ اس لئے اس کا نام ہے کوئی نبی نہیں بھیجا جو اس ملک کی زبان کا حامل نہ ہو، شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری سے نعمتیں ضائع ہو جاتی ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کا اس انداز سے شکر ادا کیا کہ اے اللہ شکر ہے کہ تو نے بڑی عمر میں مجھے اسحاق علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی شکل میں اولاد دی ہے۔ نماز میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں اس کا تذکرہ، آسمان اور زمین نہریں چاند سورج رات دن تمہارے لئے مسخر کر دئے ہیں کا ذکر ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے بیان ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ڈرایا جائے۔

آیت نمبر 43 تا 52: برے لوگوں کے انجام بد کا ذکر، قیامت کے روز گناہ گار کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر لوگوں کو تنبیہ کر دی گئی کہ اگر تم اس روز اس عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لو تمہارا فریب کسی کام نہیں آئے گا۔ سازشیں اور فریب ہمیشہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ نماز میں حالت تشہد میں جو دعائیں کی جاتی ہیں ان کا بیان ہے۔

Marfat.com

3/مئی درس فیضان القرآن نمبر 123

سورۃ ابراہیم آیت نمبر 1 تا 12 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ
عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ
اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ

Marfat.com

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾ ع
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ
اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ
نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

Marfat.com

اللّٰہِ وَقَدْ ہَدٰنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف ل ر یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تمھاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاؤ ان کے رب کے حکم سے خدائے عزیز وحمید کے راستے کی طرف ٥ اس اللہ کی طرف کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کا ہے اور منکروں کیلئے ایک عذاب شدید کی تباہی ہے ٥ جو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی نکالنا چاہتے ہیں یہ لوگ راستہ سے بھٹک کر دور جا پڑے ہیں ٥ اور ہم نے جو پیغمبر بھی بھیجا اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ ان سے بیان کردے پھر اللہ جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لاؤ اور ان کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ بے شک ان کے اندر بڑی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو ٥ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کے اس انعام کو یاد کرو جب کہ اس نے تمہیں فرعون کی قوم سے چھڑایا جو تمہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے اور وہ تمھارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور تمھاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا ٥ اور جب تمھارے رب نے تمہیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں تمکو زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے ٥ اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم انکار کروگے اور زمین کے سارے لوگ بھی منکر ہو جائیں تو اللہ بے پرواہ خوبیوں والا ہے ٥ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں قوم نوح اور عاد اور ثمود اور جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے پیغمبران کے پاس دلائل لے کر آئے تو انھوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ میں دے دیئے اور کہا کہ جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کو نہیں مانتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس کے بارے میں سخت الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں ٥ ان کے پیغمبروں نے کہا کیا خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے وہ تمہیں بلا رہا ہے کہ تمھارے گناہ معاف کردے اور تمہیں ایک مقرر مدت تک مہلت دے انھوں نے کہا کہ تم اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے جیسے ایک آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے تم ہمارے سامنے کوئی کھلی سند لے آؤ ٥ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمھارے ہی جیسے انسان ہیں مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا انعام فرماتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم تمہیں کوئی معجزہ دکھائیں بغیر خدا کے حکم سے اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ٥ اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ اس نے ہمیں ہمارے راستے بتائے اور جو تکلیف تم ہمیں دوگے ہم اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ٥

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اس غرض سے نازل کیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو انواع کفر کی تاریکیوں سے نکال کر حق کی روشنی کی طرف لائیں۔ یعنی ذات غالب ستودہ کے رستہ کی طرف جو کہ اللہ ہے جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں سب اسی کی ہیں اور کوئی دوسرا ان میں اس کا شریک نہیں۔ لہذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس کتاب کو مانیں۔ اس کے مطابق عمل کریں۔

اور بری خرابی ہے منکرین کے لئے ایک سخت عذاب کے سبب جو ان کے انکار پر ان کو دیا جائے گا جو حیات دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کرتے۔ اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکتے۔ اور اس کی کجی کے خواہاں ہیں۔ یہ لوگ بڑی دور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اور ان کا یہ اعتراض محض لغو ہے کہ اگر ان پر وحی آتی تو کسی اور زبان میں آتی۔ تا کہ اس پر خود ساختہ ہونے کا شبہ نہ ہوتا اور اس کا عربی زبان میں ہونا دلیل ہے اس کی کہ وہ خود بناتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں پیغام دے کر بھیجا ہے تا کہ وہ ان پر اللہ رب العزت کے مقاصد کو خوب واضح کر دے یہ تو نبی کا کام ہے اب خدا کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے گمراہ رکھے۔ اور جس کو چاہے ہدایت دے اور وہ ہر بات پر قابو پانے والا ہے۔ اس لئے وہ ایسا کر سکتا ہے اور حکمت والا ہے اس لئے جس کو گمراہ رکھنا حکمت ہوتا ہے اسے گمراہ رکھتا ہے۔ اور جسے ہدایت دینا حکمت ہوتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ انہیں کو رکھتا ہے جو خود ہدایت نہیں چاہتے۔ اور عناد سے کام لیتے ہیں۔ اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ وحی کی زبان وہی ہوتی ہے جو رسول کی مادری زبان ہو۔ کیونکہ رسول ان ہی قوموں میں سے ہوتے ہیں جن کی اصلاح اولاً و بالذات اللہ رب العزت کو مقصود ہوتی ہے۔ اگر چہ حلقہ تبلیغ میں دوسری قومیں بھی داخل ہوں۔ اور چونکہ ان کی اصلاح اسی کی زبان میں آسان ہے اس لئے وحی کی زبان وہی ہوتی ہے۔ اور ایک بڑی مثال اس کی یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف ان کی زبان میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو کفر و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر حق کی روشنی کی طرف لاؤ۔ اور ان کو اللہ رب العزت کے وہ دن یاد دلا کر نصیحت کرو جو ان پر اس کی طرف سے آچکے ہیں۔ ان میں ہر بڑے صبر کرنے والے اور بڑے شکر کرنے والے کے لئے اللہ رب العزت کی اطاعت کے وجوب کے بہت سے دلائل ہیں۔ اور یہ ہمارا بھیجنا اس وقت تھا جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی تھی کہ اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم تم لوگ اللہ رب العزت کی اطاعت کرو۔ اور خدا کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر اس وقت ہوئی تھی۔ جب کہ اس نے تم کو گروہ فرعون سے ایسی حالت میں نجات دی تھی۔ جبکہ وہ لوگ تم کو بری طرح تکلیف دیتے اور تمہاری اولادِ ذکور کو ذبح کرتے اور تمہاری جنس اناث کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی جانب سے ایک بہت بڑا امتحان تھا اور جب کہ تمہارے رب نے صاف صاف مطلع کر دیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور نعمتیں بھی دوں گا اور اس کے برخلاف تم ناشکری کرو گے تو یہ واضح رہے کہ میرا عذاب بہت سخت ہے پس یہ تنبیہ بھی ایک خاص انعام تھی۔ اور یہ اس وجہ سے بھی شکر کو مقتضی ہے کہ اس میں شکر پر مزید نعمت کا وعدہ اور ناشکری پر عذاب کی دھمکی ہے۔ اور اس جہت سے بھی کہ خود یہ تنبیہ بھی ایک انعام ہے اور ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام نے ان سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم بھی کفران نعمت کرو اور جو زمین بھر میں ہیں وہ سب بھی تو خدا کا ذرہ بھر ضرر نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ بالکل بے نیاز اور اپنی ذات سے محمود ہے پھر اسے کسی کی حمد و شکر کیا پرواہ ہے اور ان کے نہ ہونے سے اس کا کیا نقصان ہے۔ اب تم ان واقعات کو دیکھو کہ موسیٰ علیہ السلام کو اسی طرح ان کی قوم کی طرف بھیجا گیا جس

Marfat.com

طرح موجود رسول کو ان کی قوم کی طرف بھیجا گیا۔ علی ہذا ان کو اسی طرح ان کی قوم کی زبان میں بھیجا گیا جس طرح موجود رسول کو ان کی قومی زبان میں بھیجا گیا۔ علی ہذا موسیٰ علیہ السلام کو اسی طرح ان کی قوم کو تاریکیوں سے روشنی میں لانے کے لئے بھیجا گیا۔ جس طرح موجود رسول کو اسی غرض سے بھیجا گیا۔ علی ہذا انہوں نے اپنی قوم کو اسی طرح تبشیر وانداز کے ذریعہ سے خدا کی طرف دعوت دی جس طرح موجودہ رسول دیتے ہیں۔ پھر ان کو کیوں نہیں مانا جاتا۔ اور کیوں خواہ مخواہ کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

اے معترضو کیا تمہارے پاس اپنے سے پہلی قوموں قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود اور ان کے بعد کی قوموں کی جن کو خدا ہی جانتا ہے خبر نہیں آئی کہ انہوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور اس پر ان کا کیا انجام ہوا۔ اچھا ہم سے سنو ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی باتیں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں دے دیئے اور کوئی جواب نہیں دیا اور دیا بھی تو یہ کہا کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اسے نہیں مانتے۔ اور ہم ان باتوں کی طرف سے جن کی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو ایک بڑے بھاری شبہ میں ہیں۔ جو ہمیں تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔ اور اس لئے ہم بوجہ تمہاری باتوں پر اطمینان نہ ہونے کے ان کے نہ ماننے پر مجبور ہیں ان کے رسولوں نے کہا کہ ہماری باتوں میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ ہم تمہیں خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ بس کیا خدا میں بھی شک ہوسکتا ہے۔ جو کہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا پس تم اس شک کو چھوڑ اور اللہ رب العزت کی دعوت کو قبول کرو۔ وہ تم کو اس لئے دعوت دیتا ہے تاکہ تمہارے گناہ معاف کرے اور تمہیں ایک میعاد تک مہلت دے اور اس وقت خاص سے پہلے جو بصورت ایمان تمہارے لئے معین ہے تم کو عذاب کے ذریعہ سے ہلاک نہ کرے۔

انہوں نے کہا کہ تم ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ نیز تمہارا مقصود ایسے دعووں سے یہ ہے کہ تم ہمیں ان چیزوں سے روک دو جن کی ہمارے آباؤ واجداد پرستش کرتے تھے لہٰذا ہم تمہاری بات بلا حجت نہیں مان سکتے پس تم کوئی واضح حجت لاؤ جس سے تمہارا رسول ہونا اور ہمارے آباؤ اجداد کے طریقہ کی برائی معلوم ہو۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی معجزہ ایسا ظاہر ہونا چاہئے جس سے ہم بھی سمجھ لیں کہ واقعی تم رسول ہو۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ یہ تو مسلم ہے کہ ہم بھی تم ہی جیسے آدمی ہیں۔ لیکن تمہاری یہ غلطی ہے کہ تم بشریت کو منافی رسالت سمجھتے ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بشریت رسالت کے منافی نہیں۔ کیونکہ جیسے خدا کے اور انعامات ہیں۔ یوں ہی یہ بھی خدا کا ایک انعام ہے۔ اور اللہ رب العزت اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے چنانچہ وہ ایک کو حاکم بناتا ہے دوسرں کو محکوم ایک کو باپ بناتا ہے، دوسرے کو بیٹا، ایک کو مریض بناتا ہے، دوسرے کو طبیب۔ حالانکہ سب یکساں آدمی ہیں۔ بس اسی طرح وہ ایک کو رسول اور معلم اور متبوع حاکم اور طبیب روحانی بناتا ہے اور دوسروں کو متعلم اور تابع اور محکوم اور مریض روحانی۔ بس اس میں استبعاد کی کیا بات ہے۔

اور حجت کے متعلق ہمارا یہ جواب ہے کہ یہ بات ہمارے قبضہ کی نہیں اور ہم تمہارے پاس خدا کے حکم کے بغیر کوئی خارق عادت حجت نہیں لاسکتے۔ ہاں ہمارا خدا پر بھروسہ ہے۔ کیا عجب ہے کہ وہ تمہارے لئے کوئی ایسی کھلی حجت بھی ظاہر کردے جس کو تم بھی حجت ماننے پر مجبور ہو۔ اور ایمان والوں کا خدا ہی پر بھروسہ ہونا چاہئے۔ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم خدا پر بھروسہ نہ کریں۔ حالانکہ اس نے ہمیں اپنی راہیں دکھلائی ہیں۔ جس میں سے ایک راہ توکل بھی ہے۔ پس جبکہ اس نے ہمیں وہ راہیں دکھلا دی ہیں تو ہم انہیں پر چلیں گے اور تمہاری ایذا دہی پر صبر کریں گے۔ اور جو بھروسہ کرنے والے ہیں انہیں خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

Marfat.com

4/مئی درس فیضان القرآن نمبر 124

سورۂ ابراہیم آیت نمبر 13 تا 27 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا
فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ
وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ
جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ
وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا
عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ۙ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ
مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾ؒ وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ
وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا
اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ
بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا
سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ۙ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ
حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ﹰاجْتُثَّتْ
مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

Marfat.com

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور انکار کرنے والوں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تمہیں ملت میں واپس آنا پڑے گا تو پیغمبروں کے رب نے ان پر وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ○

اور ان کے بعد تمہیں زمین میں بسائیں گے یہ اس شخص کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اور جو میری وعید سے ڈرے ○ اور انھوں نے فیصلہ چاہا اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا ○ اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پینے کو ملے گا ○ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اس کو حلق سے مشکل سے اتار سکے گا موت ہر طرف سے اس پر چھائی ہوئی ہوگی مگر وہ کسی طرح نہیں مریگا اور اس کے آگے سخت عذاب ہوگا ○ جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو وہ اپنے کئے میں سے کچھ بھی نہ پا سکیں گے یہی دور کی گمراہی ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بالکل ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ○ یہ خدا پر کچھ دشوار بھی نہیں اور خدا کے سامنے سب پیش ہوں گے پھر کمزور لوگ ان لوگوں سے کہیں گے جو بڑائی والے تھے ہم تمھارے تابع تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب سے کچھ ہمیں بچاؤ گے وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں کوئی راہ دکھاتا تو ہم تمہیں بھی ضرور وہ راہ دکھا دیتے اب ہمارے لئے یکساں ہے کہ ہم بے قرار ہوں یا صبر کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں ○ اور جب معاملہ کا فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو میں نے اس کی خلاف ورزی کی اور میرا تمھارے اوپر کوئی زور نہ تھا مگر یہ کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری بات کو مان لیا پس تم مجھ کو الزام نہ دو اور تم اپنے آپ کو الزام دو نہ میں تمھارا مددگار ہو سکتا ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہو سکتے ہو میں خود اس سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھ کو شریک ٹھہراتے تھے بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے اس میں ان کی ملاقات ایک دوسرے پر سلامتی پر ہوگی ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کس طرح مثال بیان فرمائی اللہ نے کلمہ طیبہ کی وہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ زمین میں جمی ہوئی ہے اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ○ وہ ہر وقت پر اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لئے مثال بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک خراب درخت کی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے اس کو کوئی ثبات نہ ہو اللہ ایمان والوں کو ایک پکی بات سے دنیا اور آخرت میں مضبوط کرتا ہے اور اللہ ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے ○

Marfat.com

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے قوم کو تبلیغ کی تو ان کافروں نے اپنے رسولوں سے یہ بھی کہا کہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے۔ یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے۔ اس میں اللہ رب العزت نے ان رسولوں کی طرف وحی کی کہ یہ کیا تمہیں نکالیں گے ہم ہی انہیں نکال دیں گے چنانچہ ہم ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ان کے بعد تمہیں اس سرزمین میں رکھیں گے۔ یہ انعام ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے اور میری دھمکی سے ڈرتے ہوں اس لئے تمہارے مطیعین بھی اس انعام میں داخل ہیں۔ اور صرف تمہارے ساتھ خاص نہیں۔ اور ان کافر لوگوں نے انبیاء کے مقابلہ میں فیصلہ بھی چاہا جس پر فیصلہ کر دیا گیا اور ہر سرکش معاند نا کام ہوا یعنی ہر ایک کو ہلاک کر دیا گیا۔ مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ بس ہلاک ہو گیا۔ قصہ ختم ہوا۔ نہیں بلکہ اس کے آگے ایک نہایت بری بلا دوزخ ہے اور اس میں اس کو پانی پلایا جائے گا جو کچ لہو ہو گا۔ جس کو وہ تھم تھم کر پئے گا اور اس کو گلے سے بدقت اتار سکے گا اور ان کے اعمال حسنہ مثلاً خیرات صلہ وغیرہ بھی ان کے کام نہ آئیں گے۔

کیونکہ یہ عام قانون ہے کہ جن لوگوں نے اپنے رب کو با قاعدہ نہیں مانا۔ ان کے اعمال یوں برباد ہیں جیسے وہ راکھ جس کو اس دن میں جس میں ہوائے تند چلتی ہو۔ تیز ہوا اڑا لے جائے اور اس کا پتہ بھی نہ چلے کہ کہاں گئی۔ اور اس لئے وہ اپنے کئے ہوئے کاموں میں سے کچھ بھی نہ پا سکیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہی گمشدگی ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کیا گمشدگی ہو گی کہ کرنے والے کے ہاتھ ان کا کوئی حصہ بھی نہ لگے گا۔ لہذا لوگوں کو چاہئے کہ کفر سے توبہ کر کے اپنے اعمال کو ایسی گمشدگی سے بچائیں۔ تم کو ان اعمال کے ضائع ہونے کا انکار نہ ہونا چاہئے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں اور زمین کو بجا طور پر پیدا کیا ہے جن کی پیدائش میں ہزاروں حکمتیں اور ہزاروں صنعتیں ہیں اور ان کو لغو اور فضول نہیں پیدا کیا۔ پس ایسے قادر کامل القدرۃ والحکمۃ کے لئے کفار کے اعمال کو کھو دینا مشکل ہے اعمال تو اعمال رہے اگر چاہے تو خود تم کو فنا کر دے اور تمہارے بجائے نئی مخلوق لے آئے اور یہ خدا کے نزدیک مشکل کام نہیں پھر اعمال کفار کو فنا کر دینا کیا مشکل ہے۔ خیر یہ تو اعمال کفار کی حالت تھی۔ جس سے تبعاً امکانِ قیامت بھی ثابت ہو گیا۔ کیونکہ جب وہ ہر چیز کے بنانے بگاڑنے پر پوری قدرت رکھتا ہے تو پھر قیامت کے وجود میں کیا اشکال ہے۔

اور خود کفار کی یہ حالت ہے کہ وہ سب اپنے اپنے مقام سے نکل کر اللہ رب العزت کے سامنے آئیں گے۔ اب کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے اور لیڈران قوم کہلاتے تھے کہیں گے کہ آپ لوگ ہمارے لیڈر اور ہم آپ لوگوں کے پیرو تھے، سو کیا آج آپ حضرات خدا کے عذاب سے بچانے میں ہمارے کچھ کام آ سکتے ہیں۔ وہ لیڈر کہیں گے کہ ہمیں خود اس سے بچنے کا طریق معلوم نہیں اگر خدا ہمیں کوئی راستہ بتلا دیتا تو ہم تم کو بتلا دیتے لیکن ایسی صورت میں ہم مجبور ہیں۔ اور آپ صاحبان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے اب تو خواہ ہم چیخیں چلائیں خواہ صبر کریں ہمارے لئے دونوں برابر ہیں کیونکہ کسی صورت میں ہمیں رہائی نہیں ہو سکتی۔

اور جس وقت معاملہ طے ہو جائے گا۔ اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور شیطان پر ہر طرف سے حملہ ہو گا۔ اور اس کے تابعین کی جانب سے اس کے لئے لعنت کے ووٹ پاس ہوں گے تو شیطان نہایت صفائی سے کہہ دے گا کہ واقعی خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا تو جھوٹا کیا تھا۔

Marfat.com

اور اگر مجھ پر یہ اعتراض ہو کہ میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرا آپ صاحبوں پر کوئی زور نہ تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ میں نے تمہیں دعوت دی تھی جس پر تم نے میری دعوت کو منظور کیا جو کہ خود تمہارا قصور تھا پس براہ مہربانی آپ صاحبان مجھے ملامت سے معاف رکھیں۔ اور خود اپنے کو ملامت کریں کہ آپ لوگوں نے آنکھیں کیوں بند کر لیں اور کیوں میری آواز پر میرے ساتھ ہوئے اب نہ میں آپ صاحبان کی کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ آپ صاحبان میری مدد کر سکتے ہیں لہذا شکوہ وشکایت کو ختم کر کے اپنے اپنے کیئے کی سزا بھگتنا چاہئے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہم نے آپ کو خدا کی اطاعت میں حصہ دار بنایا تو میں آپ لوگوں کے اس فعل کی بالکل ناقدری کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے خدا کی اطاعت میں پہلے شریک بنایا تھا اور اس لئے میں اس کا بالکل ممنون نہیں ہوں یقیناً یہ ظالم جنہوں نے مجھے خدا کی اطاعت میں شریک کیا سخت سزا کے مستحق ہیں اور ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔

یہ تو کفار کی حالت تھی اور برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لے آئے اور ایمان لا کر اچھے کام کیئے۔ ان کو ان کے رب کے حکم سے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان میں ان کی آپس کی دعا سلام ہوگی جو دلیل ہے ان کی آپس کی محبت اور خیر خواہی کی۔ جو کہ مستقل طور پر ایک نعمت ہے۔ یہ حالت تھی مومنوں کی۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ ان دونوں حالتوں کا موازنہ کر کے بہتر حالت کو اختیار کریں اور کفر سے تائب ہو کر ایمان لے آئیں۔

دیکھو تو سہی۔ اللہ نے کلمہ طیبہ (کلمہ توحید وایمان کو) مثال کے لحاظ سے کس طرح خوبی سے بیان کیا ہے چنانچہ اس نے کہا ہے کہ وہ ایک ایسے درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ پائیدار ہے اور اس کی شاخیں آسمان کو جاری ہیں اور ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ پس جس طرح یہ درخت نہایت مضبوط اور عالی شان ہے۔ اور ہر وقت فائدہ بخش ہے۔ یوں ہی کلمہ طیبہ اپنی ذات سے نہایت پائیدار اور مضبوط ہے کہ اسے کوئی دلائل سے ہلا بھی نہیں سکتا اور اپنی رفعت شان کے لحاظ سے بھی اتنا بڑا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی کلمہ نہیں۔ اور فائدہ کے لحاظ سے بھی یہ حالت ہے کہ اپنے ماننے والوں کو ہر وقت نفع پہنچاتا ہے لہذا لوگوں کو چاہئے کہ اس کو قبول کریں۔ اور اس کے دائمی اور غیر منقطع فوائد سے بہرور ہوں۔ کیونکہ اس کی مثال سے یہ ہی مقصود ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے اسی لئے مثالیں بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ نصیحت قبول کر لیں اور یہ اس کی انتہائی رحمت ہے کہ وہ لوگوں کے نفع کے لئے بجز جبر کے ہر ممکن ذریعہ اختیار کرتا ہے۔

خیر یہ مثال تو کلمہ طیبہ کی تھی اور اس کے برعکس بری بات یعنی کلمہ کفر وشرک کی ایسی مثال ہے۔ جیسے ایک نہایت برا درخت جو نہایت بدمزہ ہونے کی وجہ سے قابل نفرت ہو۔ اور جس کو زمین پر سے اکھاڑ لیا گیا ہو۔ جس کے لئے کوئی جماؤ نہ ہو۔ پس جس طرح درخت مذکور اپنے خبث کی وجہ سے قابلِ نفرت اور تکلیف دہ اور نہایت کمزور ہے۔ یوں ہی کلمہ کفر بھی سخت قابلِ نفرت اور تکلیف دہ۔ اور اتنا کمزور ہے کہ دلائل کے سامنے ذرا نہیں ٹھہر سکتا۔ لہذا لوگوں کو چاہئے کہ ایسے کمزور اور قابلِ نفرت وتکلیف دہ چیز سے احتراز کریں۔

اللہ رب العزت کلمہ ایمان اور کلمہ کفر کی مثال بیان کر کے اب ان دونوں کا اثر بیان فرماتے ہیں۔ کہ تم کو کلمہ ایمان وکلمہ کفر کی مثالیں معلوم ہو گئیں۔ اب ان کا اثر سنو جو لوگ ایمان لائے ان کو اللہ تعالیٰ اس پائیدار بات کے ذریعہ سے دنیا میں بھی جمائے رکھیں گے اور آخرت میں بھی کہ وہ دونوں جہان میں اس پر ثابت قدم رہیں گے اور متزلزل نہ ہوں گے اور جو لوگ ظلم پر کمر بستہ ہیں اور کفر سے باز ہی نہیں آنا چاہتے ان کو ان کے عناد کے سبب گمراہ رکھے گا۔ اور جو خدا چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے فعل میں نہ کسی کو مزاحمت کا حق ہے۔ اور نہ کوئی مزاحمت کر سکتا ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

5 مئی درس فیضان القرآن نمبر 125

سورۂ ابراہیم آیت نمبر 28 تا 41 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ
الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا
فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ ۚ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ ۚ
وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

Marfat.com

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا
الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ
أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ
عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي
بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ
الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ
وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ
الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے کفر کیا اور جنھوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں پہنچا دیا ٥ وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے ٥ اور انھوں نے اللہ کے مقابل ٹھہرائیے تا کہ وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں کہو کہ چند دن فائدہ اٹھالو آخر کار تمھارا ٹھکانا دوزخ ہے ٥ میرے جو بندے ایمان لائے ان سے کہہ دو کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی ٥ اللہ وہ ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے مختلف پھل نکالے تمھاری

Marfat.com

روزی کے لئے اور کشتی کو تمھارے لئے مسخر کر دیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور اس نے دریاؤں کو تمھارے لئے مسخر کیا ہ اور اس نے سورج اور چاند کو تمھارے لئے مسخر کیا کہ برابر چلے جا رہے ہیں اور اس نے رات اور دن کو تمھارے لئے مسخر کر دیا ہ اور اس نے تمہیں ہر چیز میں سے دیا جو تم نے مانگا اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تم گن نہیں سکتے بیشک انسان بہت بے انصاف اور بڑا ناشکرا ہے ہ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا اور مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے دور رکھ کہ ہم بتوں کی عبادت کریں ہ اے میرے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو تو بخشنے والا مہربان ہے ہ اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک بے کھیتی کی وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس بسایا ہے اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کی روزی عطا فرما تا کہ وہ شکر کریں ہ اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ہ شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق دیئے بیشک میرا رب دعا کا سننے والا ہے ہ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں بھی اے میرے رب میری دعا قبول کر اے ہمارے رب مجھے معاف فرما اور میرے والدین کو اور مومنین کو اس روز جب کہ حساب قائم ہوگا ہ

تشریح: اے نبی کیا تم نے ان ظالموں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ناقدری سے اللہ رب العزت کی نعمت کو بدل دیا مثلاً ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کر لیا۔ وغیرہ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا ذرا دیکھو تو سہی کہ ان لوگوں نے کس قدر نادانی کی۔ یقیناً بہت سخت نادانی کیونکہ اب وہ سب اس دوزخ میں داخل ہوں گے اور اسی میں رہیں گے۔ اور یہ رہنا نہایت برا رہنا ہے خدا بچائے اور یہ کس قدر غضب کی بات ہے کہ انہوں نے خدا کے شریک بنائے۔ تا کہ لوگوں کو ان میں پھنسا کر اس کی راہ سے بھٹکائیں اچھا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کچھ دنوں مزے کر لو انجام کار تمہیں دوزخ کو جانا ہوگا۔

اور میرے ان بندوں سے جو ایمان لے آئے ہیں یہ کہہ دیں کہ وہ اس دن سے پہلے جس میں نہ نیکیوں کی خرید و فروخت ہوگی۔ نہ دوستانہ لین دین۔ جس قدر بھی ہو سکے خوب باقاعدہ نماز پڑھ لیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خفیہ طور پر اور ظاہر طور خدا کی راہ میں خوب خرچ کر لیں مقصود یہ ہے کہ جو کچھ عبادات بدنیہ و مالیہ ہو سکیں کر لیں ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جانے کے بعد پچھتانا ہوگا۔ اور کفار کی طرح آخرت سے بے پروا ہو کر اپنا نقصان نہ کریں۔ اور قطع نفع نقصان سے خود اللہ رب العزت کا منعم ہونا بھی اس کی اطاعت کو مقتضی ہے۔ بس اس جہت سے بھی تمہیں اس کی اطاعت میں مصروف رہنا چاہئے۔

دیکھو اللہ رب العزت وہ ہے جس نے آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمانوں سے مینھ برسایا اس سے تمہیں رزق دینے کے لئے مختلف قسم کے پھل پیدا کئے اور تمہاری خاطر کشتیوں کو مسخر کیا تا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تم ان سے اپنا کام نکالو اور تمہاری خاطر دریاؤں کو مسخر کیا تا کہ وہ اس کے حکم سے کشتیوں کو ڈبوئیں نہیں۔ اور تمہاری خاطر سورج و چاند کو ایسی حالت میں مسخر کیا کہ وہ ہمیشہ چلتے رہتے ہیں تا کہ ان سے تم کو مختلف قسم کے منافع پہنچے اور تمہاری خاطر رات اور دن کو مسخر کیا تا کہ وہ تمہارے کاروبار و راحت و آرام میں کارآمد ہوں اور ان کے علاوہ سب چیزیں بھی تم کو دیں جو اپنے مناسب حال تم نے اس سے مانگیں۔ یہ مختصر سا نمونہ ہے اللہ رب العزت کے انعامات کا۔

Marfat.com

اور اگر تم خدا کی کل نعمتوں کو گنو تو وہ اتنی ہیں کہ تم ان کو شمار نہ کر سکو گے پس کیا اتنا بڑا منعم قابل شکر نہیں ہے۔ اور کیا کسی کو گنجائش ہے کہ ایسے منعم کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرے۔ یا اس کی نافرمانی کرے یقیناً آدمی نہایت ہی بے انصاف اور بڑا ناقدر دان ہے جو ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتا یا اس کی اطاعت میں کوتاہی کرتا ہے۔

اور کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کی خبر نہیں آئی جب کہ ابراہیمؑ نے کہا تھا۔ کہ اے رب اس شہر (مکہ) کو بے خطر بنا دے تا کہ یہاں خونریزی وغیرہ نہ ہو۔ اور جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ اے میرے رب آپ مجھے اور میرے بیٹوں کو اس سے دور رکھئے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔ اے میرے رب انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں خدانخواستہ میری اولاد بھی اس گمراہی میں پھنس جائے سو میں صاف اعلان کرتا ہوں کہ جو میرا تابع کرے۔ وہ تو میرا ہے اور جو میری مخالفت کرے۔ تو آپ اسے ہدایت فرمائیے۔ اور ہدایت فرما کر اس کے گناہ معاف کیجئے کیونکہ آپ نہایت بخشنے والے اور بڑی رحمت والے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی بت پرستی سے کیسی نفرت تھی۔ اور وہ اپنی اولاد کو کس حال میں دیکھنا پسند کرتے تھے۔

خیر انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اے ہمارے رب میں نے اپنے بال بچوں کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک ایسی وادی میں آباد کیا ہے جو نا قابل زراعت ہے اور اے ہمارے رب میں نے انہیں اس لئے آباد کیا ہے تا کہ وہ خاص آپ کی عبادت کریں۔ اور بالخصوص باقاعدہ نماز پڑھیں۔ پس آپ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیں۔ اور انہیں پھل غلہ وغیرہ کھانے کو دیں امید ہے کہ وہ آپ کی نعمتوں کا شکر کریں گے۔ اے ہمارے رب آپ سب جانتے ہیں جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اس لئے آپ جانتے ہیں کہ جو باتیں میں نے عرض کی ہیں وہ ہی میرا مقصود ہیں۔ اور کوئی بات بناوٹ کی نہیں پس آپ میری ان درخواستوں کو قبول فرمائیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نہ زمین میں کوئی چیز مخفی ہے نہ آسمان میں۔

فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا تھا کہ قابل حمد ہے وہ خدا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام دو بیٹے دیئے۔ واقعی میرا رب بڑا دعا کا سننے والا ہے کہ اس نے اولاد کی بابت میری دعا قبول کر لی اے میرے رب جس طرح آپ نے درخواست پر مجھے اولاد دی یوں ہی آپ مجھے بھی نماز پڑھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں سے بھی ایسے لوگ پیدا کریں اے ہمارے رب آپ ضرور ایسا کریں۔ اور میری دعا کو قبول فرمالیں۔ اے ہمارے پروردگار آپ اس روز جس روز حساب برپا ہو۔ مجھے بھی بخش دیں اور میرے ماں باپ کو بھی اور تمام مومنین کو بھی۔ پس ابراہیم علیہ السلام کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ان کو بت پرستی سے نفرت تھی اور ان پر توحید کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اور وہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ پس ان مشرکین کو جو کہ ان کی اولاد ہیں اور اپنے کو ان کے مذہب پر کہتے ہیں ان کے اسی بیان سے سبق لینا چاہئے۔

اللہ رب العزت ہمیں توحید جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6/مئی درس فیضان القرآن نمبر 126

سورۂ ابراہیم آیت نمبر 42 تا 52 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا
يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ
رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ
النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ
اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا
اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ

Marfat.com

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى
وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہرگز مت خیال کرو کہ اللہ اس سے بے خبر ہے جو ظالم لوگ کررہے ہیں وہ ان کو اس دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی ٥ وہ سر اٹھائے ہوئے بھاگ رہے ہوں گے ان کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہ آئے گی اور ان کے دل بدحواس ہوں گے ٥ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن ان پر عذاب آجائے گا اس وقت ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مہلت اور دے دے ہم تیری دعوت قبول کرلیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے کیا تم نے اس سے پہلے قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تم پر کچھ زوال آنا نہیں ہے ٥ اور تم ان لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر کھل چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں ٥ اور انھوں نے اپنی ساری تدبیریں کیں اور انکی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اگر چہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں ٥ پس تم اللہ کو اپنے پیغمبروں سے وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھو بے شک اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے ٥ جس دن یہ زمین دوسری زمین میں سے بدل جائے گی اور آسمان بھی اور سب ایک زبردست اللہ کے سامنے پیش ہوں گے ٥ اور تم اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھو گے ٥ ان کے لباس تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر آگ چھائی ہوئی ہوگی ٥ تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دے بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ٥ یہ لوگوں کے لئے ایک اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے وہ ڈرا دیئے جائیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں ٥

تشریح: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا جارہا ہے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے افعال سے جو وہ کرتے ہیں بے خبر ہے۔ بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ وہ ان کو اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے۔ جس میں حیرت و دہشت سے آنکھیں کھلی رہ جائیں گی اور وہ منہ اٹھائے میدان قیامت کی طرف بلانے والے کی آواز پر یوں دوڑتے ہوں گے کہ ان کی پلک نہ جھپکے گی۔ اور ان کے دل ہوا ہوں گے پس اس روز ان کو ان کے ان افعال کی واقعی سزا دی جائے گی۔ کیونکہ فیصلہ کے لئے وہی دن

Marfat.com

مقرر ہے۔اوراس سے پہلے جو دنیا میں سزادی جاتی ہے وہ اصل سزانہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک انتظامی اور وقتی کاروائی ہوتی ہے جو مصلحت پر موقوف ہے۔

اور آپ لوگوں کواس دن سے ڈرائیے۔جس میں ان کے پاس عذاب آئے گا۔اور ظالم لوگ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں تھوڑے دنوں اور مہلت دیجئے۔ہم آپ کی دعوت قبول کریں گے۔اور آپ کے رسولوں کی اتباع کریں گے اس پران سے کہا جائے گا کہ اب یہ درخواست کیوں ہے۔اور کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تم کہتے تھے کہ ہم مریں گے ضرور مگر مرکر مٹی ہو جائیں گے اس لئے ہم مرکر بھی دنیا ہی میں رہیں گے۔اور یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے حالانکہ تم اپنے سے پہلے ظالموں کے گھروں میں رہتے تھے جو کہ انہیں باتوں کی بدولت ہلاک کردیئے گئے تھے اور تم کو معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جس کا مقتضی یہ تھا کہ تم ان سے عبرت حاصل کرتے اور ہم نے تمہارے سامنے مثالیں بھی بیان کی تھیں جن سے تم کو سمجھایا گیا تھا کہ جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ممکن نہیں ہے مگر باوجودان باتوں کے تم نے ایک نہ سنی۔الغرض ان کی یہ درخواست نامنظور ہوگئی اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچائے جائیں گے۔

اہل مکہ نے اسلام کے خلاف تدبیریں کی اوران کی جملہ تدبیریں جو وہ کر چکے ہیں یا آئندہ کریں اللہ رب العزت کے قبضہ میں ہیں۔اگر چہ ان کی تدبیریں ایسی ایسی زبردست کیوں نہ ہوں کہ ان سے پہاڑٹل جائیں۔لہذا وہ لوگ ان تدبیروں سے کامیاب نہیں ہوسکتے۔اور خدا ان کو ضرور پکڑے گا۔کیونکہ اللہ رب العزت نے جو اپنے رسولوں سے تعذیب کفار کا وعدہ کیا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔اور تم یہ نہ سمجھو کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا۔یقیناً اللہ تعالیٰ کوئی اس کے حکم کی مزاحمت کرنے والا نہیں پس اسے عذاب بھیجنا کیا مشکل ہے۔اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اس لئے اس قسم کی باتیں کرنے والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے اوران کو جان لینا چاہئے کہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی خلاف تدبیریں کی تھیں۔تو ان سے کیا ہوا۔کچھ بھی نہیں۔۔ جملہ تدابیریں اللہ رب العزت کی ملک اوراس کے قبضہ میں ہیں نیز وہ ہر شخص کے ہر کام کو جانتا ہے جو وہ کرتا ہے پھراس کے مقابلہ میں ان کی تدبیریں کیا چلتیں پس اس طرح ان کی تدبیریں بھی بیکار ہوں گی۔یہ تو دنیا کی حالت ہے اور آئندہ ان کافروں کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس جہان آخرت کا نیک انجام کس کا حصہ ہے۔اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو۔آپ ان سے کہہ دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کے لئے خدا اور وہ لوگ جن کو پہلی کتابوں (توراۃ وانجیل) کا علم ہے۔کافی گواہ ہیں اور یہ دونوں میری تصدیق کرتے ہیں۔چنانچہ اللہ رب العزت کی تصدیق قرآن اور دوسرے دلائل سے ہے اور علماء کتاب کی تصدیق صراحۃً موجود ہے۔پس میرا صدق ثابت ہے۔اگراب بھی تم نہ مانو تو تم جانو۔

یہ بات بھی ذہین میں رکھیں کہ ظالم لوگ طاقت ور ہیں اور اپنی مرضی کے مالک ہیں، جو چاہے کرتے پھریں انہیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔اور نہ ہی اللہ رب العزت کی طرف سے ان پر سختی ہے۔حقیقت میں اللہ رب العزت ظالموں کو ڈھیل دے رہا ہے۔اسے خبر ہے کہ ظالم کیا کیا کر رہے ہیں۔وہ انہیں اس دن پکڑے گا جب آنکھیں بھی پتھرا جائیں گی۔دل بدحواس ہو جائیں گے۔نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔اس دن ظالم کہیں گے، کہ اے اللہ ہمیں تھوڑی سی مہلت دے دے، لیکن اسوقت کسی کی کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔ اب مزہ چکھواس عذاب کا جس کا تمہیں وعدہ کیا تھا۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں عذاب جہنم سے بچائے رکھے۔آمین

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحجر

سورۃ الحجر کی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 99 اور رکوع کی تعداد 06 ہے کلمات 663 اور حروف 2907 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 80 میں ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 15 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 54 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 99: وادی حجر اور قوم ثمود کا ذکر ہے۔ کافر مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اسلام مخالفین کی تباہی کا ذکر آسمان کو مزین کرنے کا ذکر ہے، سود کا ذکر ہے۔ معاش کا ذکر ہے عبادت موت تک کرتے رہو قوم عاد ابراہیم علیہ السلام کو اولاد دینے کا تذکرہ ہے۔ قوم شعیب علیہ السلام کا ذکر ہے قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں کے عذاب کا ذکر ہے۔ آسمان کے برجوں یعنی بڑے بڑے سیاروں کا ذکر حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کے مابین کشمکش کا ذکر متقیوں کے لئے نعمتوں کا ذکر اللہ کے بندوں کے لئے بخشش اور اصحاب ایکہ اور اصحاب حجر کا بیان حق سے اعراض کرنے والوں کا نتیجہ کا ذکر۔ سبع مثانی کے عظیم نعمت ہونے کا بیان اور یہ نعمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے جانے کا ذکر۔

Marfat.com

7 مئی درس فیضان القرآن نمبر 127

سورہ حجر آیت نمبر 1 تا 15 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١
رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا
وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ
اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ ط لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا
مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَ لَقَدْ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ
قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

Marfat.com

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾
لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

الف ل ر یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور ایک واضح قرآن کی ٥ وہ وقت آئیگا جب انکار کرنے والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش وہ ماننے والے بنے ہوتے ٥ ان کو چھوڑ دو کہ وہ کھائیں اور فائدہ اٹھائیں اور خیالی امید ان کو بھلاوے میں ڈالے رکھے پس آئندہ وہ جان لیں گے ٥ اور ہم نے اس سے پہلے جس بستی کو ہلاک کیا ہے اس کا ایک مقرر وقت لکھا ہوا تھا ٥ کوئی قوم نہ اپنے مقرر وقت سے آگے بڑھتی اور نہ پیچھے ہٹتی ٥ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر نصیحت اتری ہے تو بے شک دیوانہ ہے ٥ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا ٥ ہم فرشتوں کو صرف فیصلہ کے لئے اتارتے ہیں اور اس وقت لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ٥ یہ یاددہانی (کتاب) ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں ٥ اور ہم تم سے پہلے گزری ہوئی قوموں میں رسول بھیج چکے ہیں ٥ اور جو رسول بھی ان کے پاس آیا وہ اس کا استہزا کرتے رہے ٥ اسی طرح ہم یہ استہزا مجرمین کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں ٥ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور یہ دستور اگلوں سے ہوتا آیا ہے اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیتے جس پر وہ چڑھنے لگتے ٥ تب بھی وہ کہہ دیتے کہ ہماری آنکھوں کو دھوکہ ہو رہا ہے بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ آیتیں جو آپ کے سامنے پڑھی جاتی ہیں کتاب الٰہی اور قرآن مبین کی آیتیں ہیں اور آپ کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔ اور جو لوگ ان کے منکر ہیں وہ یقیناً غلطی پر ہیں۔

چنانچہ ایک روز ایسا آئے گا کہ یہ منکر لوگ یہ چاہیں گے۔ کہ کاش وہ ان کے ماننے والے اور ان کے سامنے سرخم کرنے والے ہوتے۔ آپ ان کے انکار کی پرواہ نہ کیجئے۔ اور انہیں چھوڑیئے کہ یہ خوب کھائیں اور خوب مزے اڑائیں۔ اور ہمیشہ دنیا میں رہنے کی لایعنی توقع انہیں غافل رکھے۔ عنقریب انہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ اور ان کو اس سے دھوکا نہ کھانا چاہئے۔ کہ ہم نے اب تک ان پر مواخذہ نہیں کیا۔ کیونکہ ہم نے پہلے بھی جس بستی کو ہلاک کیا۔ ایسی ہی حالت میں کیا ہے کہ اس کے لئے ایک معلوم نوشتہ تھا کہ وہ فلاں وقت تک باقی رکھی جائے گی۔ اور اس کے بعد ہلاک کر دی جائے گی۔ پس اسی قسم کا نوشتہ ان کے لئے بھی ہے اور ان کے اب تک ہلاک نہ ہونے کا سبب یہی ہے۔ کہ ابھی ان کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ کوئی جماعت نہ اپنے وقت معین سے سبقت کرتی ہے کہ اس سے پہلے ہلاک ہو جائے اور نہ اس سے پیچھے ہو سکتی ہے کہ وقت آنے کے بعد بھی باقی رہے۔

اور منکر لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اے وہ شخص جس پر یہ وعظ اتارا گیا ہے۔ تو یقیناً دیوانہ ہے اگر تو سچا ہے۔ تو ہمارے پاس اپنی شہادت کے لئے یا عذاب کے لئے فرشتہ کیوں نہیں لاتا اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ہم فرشتے صرف ایک ہونے والی بات یعنی نہ ٹلنے والے عذاب کے ساتھ لاتے ہیں۔ اور جب ہم فرشتے لائیں گے تو عذاب کے ساتھ لائیں گے۔ اور اس وقت

Marfat.com

ان کو مہلت نہ دی جائے گی پس یہ درخواست ان کی محض احمقانہ ہے۔
اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ اے وہ شخص جس پر وعظ نازل کیا گیا ہے، جس سے مقصود طنز اور انکار و استہزاء ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ واقعی ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور ہم اس کو قیامت تک محفوظ رکھیں گے کہ نہ اس میں تحریف ہو سکے گی اور نہ وہ ضائع ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ کفار کے دلوں کے لئے داغ اور ان کے لئے موجب غبطہ رہے گا۔ اور ان کے استہزاء کا جواب یہ ہے کہ۔ کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہم نے تم سے پہلے اگلی جماعتوں میں بھی رسول بھیجے تھے۔ اور ان کی حالت بھی یہ تھی کہ ان کے پاس کوئی رسول نہ آتا تھا۔ جس کے ساتھ وہ یوں ہی تمسخر کرتے ہوں۔ پس جس طرح یہ لوگ آپ کے ساتھ کرتے ہیں۔ دیکھئے ہم جرائم پیشہ لوگوں کے دلوں میں یوں ہی استہزاء داخل کر دیتے ہیں جس طرح سے ہم نے ان لوگوں کے دل میں اسے داخل کر دیا تھا، الغرض یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائیں گے اور نہ لائیں کوئی مضائقہ کی بات نہیں کیونکہ جو پہلے لوگوں کا معاملہ گزر چکا ہے وہی ان کا ہوگا۔
اور وہ کہتے ہیں کہ تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے۔ تو یہ بھی ان کی محض ایک ضد اور معاندانہ کارروائی ہے۔ ورنہ وہ ملائکہ پر تو کیا ایمان لاتے۔ ان کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ہم خود ان کے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیتے۔ اور دن کے وقت جب کہ نیند یا اونگھ کا بھی احتمال نہیں اس میں چڑھتے۔ تب بھی وہ نہ مانتے اور یہی کہتے ہیں کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے۔ اور نظر بندی کیسی بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے اور ہماری عقل بھی درست نہیں ہے۔

قیامت کے متعلق ذکر بڑی تفصیل سے کیا جا رہا ہے۔ کہ یاد رکھو یہ دنیاوی زندگی قلیل ہے، یہاں پر مستقل قرار کسی کا بھی نہیں، اس دنیاوی زندگی میں عمل کرنے سے جو اعمال تیار ہونگے آخرت کی زندگی میں اس سے بہت فائدے ملیں گے۔ بندہ رسوائی سے بچ جائے گا۔ بندہ عذاب نار سے بچ جائے گا۔ بندہ خالق کائنات سے ملاقات کرے گا۔ اور یہ سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت سب بھائیوں کو یہ نعمت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8 مئی درس فیضان القرآن نمبر 128

سورۂ حجر آیت نمبر 16 تا 25 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا
مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ
اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا
مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ
بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اسے رونق دی ٥ اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ کیا اگر کوئی چوری چھپے سننے کے لئے کان لگاتا ہے تو ایک روشن شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ٥ اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس پر ہم نے پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر چیز ایک اندازے سے اگائی ٥ اور ہم نے تمھارے لیے اس میں معیشت کے اسباب بنائے اور وہ چیزیں جن کو تم روزی نہیں دیتے ٥ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اس کو ایک معین اندازے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں ٥ اور ہم ہی ہواؤں کو بارآور بنا کر چلاتے ہیں پھر ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں اور تمھارے بس میں نہ تھا کہ تم اس کا ذخیرہ جمع کر کے رکھتے ٥ بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی باقی رہ جائیں گے ٥ اور ہم تمھارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں ٥ اور تمھارے پچھلوں کو بھی جانتے ہیں اور بے شک تمھارا رب ان سب کو اکٹھا کرے گا وہ علم والا ہے حکمت والا ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یقیناً ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے۔ اور ہم نے ان سے اس کو مزین کیا اور ہم نے اس کو ہر مردود شیطان سے محفوظ کیا۔ جو چوری سے کچھ سنے جس پر اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو پس حاصل یہ ہوا کہ آسمان ہر طرح شیاطین سے محفوظ ہے کیونکہ اول تو وہاں جا کر سننے کی کسی کو اجازت ہی نہیں اور اگر کوئی شامت کا مارا چوری چھپے چلا بھی گیا۔ تو شعلہ اس کی خبر لیتا ہے۔ اور اس لئے وہ کچھ نہیں سن سکتا۔ ہم نے آسمانوں کے متعلق تو یہ کیا جو ابھی تم سن چکے۔

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ قائم کئے۔ اور ہم نے اس میں ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں۔ جو کہ ہمارے نزدیک جچی تلی ہیں۔ اور ہم نے تمہاری خاطر اس میں تمہاری معیشت کے سامان پیدا کئے۔ اور تمہاری خاطر اس میں ان کو پیدا کیا جن کو تم غذا نہیں دیتے، بلکہ صرف ہم دیتے ہیں اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہم اتنی مخلوق کو کھانا پینا وغیرہ کیسے دیتے ہیں۔ کیونکہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کے ہمارے یہاں غیر متناہی خزانے نہ ہوں۔ اور یہ جو دنیا میں بھیجتے ہیں، یہ تو صرف ایک خاص انداز سے بھیجتے ہیں۔ یعنی جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قدر بھیجتے ہیں۔ اس لئے یہ خزائن مخزونہ کے لحاظ سے بہت تھوڑا ہے اور اس کو ان سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ لہذا تعجب کی کوئی بات نہیں۔

اور ہم نے ہواؤں کو ایسی حالت میں بھیجا کہ پانی سے پرتھیں اس کے بعد ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ اس کے بعد ہم نے تمہیں پینے کو دیا اور خود تم اس کے خازن نہیں ہو۔ کہ تم نے اپنی قدرت وقوت سے جمع کر رکھا ہو، اور اس کو اپنے کام میں لا رہے ہو۔

اور ہم ہی زندگی بھی دیتے ہیں اور موت بھی اور ہم میں سب کے مرنے کے بعد ان کے پیچھے رہنے والے ہیں۔ اور ہم کو تم سے پہلوں کا بھی علم ہے۔ اور پچھلوں کا علم ہے۔ اب تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ آپ کا وہی رب جس کے کمال علم اور کمال قدرت و کمال صنعت اور کمال انتظام کی یہ حالت ہے جو اوپر معلوم ہوئی ان کو قیامت میں جمع کرے گا اور ان سے ان کے انکار و استہزاء وغیرہ کا بدلہ لے گا۔ بلاشبہ وہ بڑا حکمت والا اور بڑا علم والا ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ ان کو کس وقت سزا دینا مناسب ہے اور کب تک مہلت دینا۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

9 مئی درس فیضان القرآن نمبر 129

سورۂ حجر آیت نمبر 26 تا 44 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ
مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾
اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ
اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ
رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾

Marfat.com

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ
لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ
أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے انسان کو سنے ہوئے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا○ اور اس سے پہلے جنوں کو ہم نے آگ کی لپٹ سے پیدا کیا○ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں سنے ہوئے گارے کی سوکھی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جب میں اس کو پورا بنالوں اور اسمیں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کیلئے سجدہ میں گر جانا○ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا○ خدا نے کہا اے ابلیس! تجھ کو کیا ہوا؟ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا○ ابلیس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے سنے ہوئے گارے کی سوکھی مٹی سے پیدا کیا ہے○ خدا نے کہا کہ تو یہاں سے نکل جا کیوں کہ تو مردود ہے○ اور بے شک تجھ پر روز جزا تک لعنت ہے○ ابلیس نے کہا اے میرے رب تو مجھے اس دن تک کے لئے مہلت دے جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے○ خدا نے کہا تجھ کو مہلت ہے ایک مقرر وقت کے دن تک○ ابلیس نے کہا اے میرے رب جیسا تو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے اسی طرح میں زمین میں ان کیلئے مزین کروں گا اور سب کو گمراہ کردوں گا○ سوا ان کے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں○ اللہ نے فرمایا یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے○ بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں چلے گا سوا ان کے جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کریں○ اور ان سب کے لئے جہنم کا وعدہ ہے○ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں○

تشریح :اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے آدمی کو سڑے ہوئے گارے کے کھن کھن بجنے والے پتلے سے پیدا کیا۔ اور اس سے پہلے جنات کو آگ سے پیدا کر چکے تھے اور جبکہ ہم ان کو اس طرح ابتداءً پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ تو ہمیں ان کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ پس یہ بھی ایک دلیل ہے قیامت کی اور چونکہ اسی جگہ انسان اور جن کی پیدائش کا ذکر آ گیا ہے اور یہ ہی پیدائش بنیاد ہے۔ آدمؑ و ابلیس کے قصہ کی۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ عبرت کے لئے اس قصہ کو بیان کیا جائے۔ لہذا کہا

Marfat.com

جاتا ہے کہ جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا۔ کہ میں آدمی کو سڑی ہوئی مٹی کے کھن کھن بولنے والے پتلے سے پیدا کروں گا پس جس وقت میں اسے ہموار اور مکمل کر چکوں اور میں اس میں خاص اپنی بنائی ہوئی جان ڈال دوں۔ تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر جانا۔ تو فرشتوں نے اس حکم کو مانا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے ابلیس تیرے لئے کیا عذر ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا۔ اس نے کہا کہ میں اس لئے نہیں تھا کہ اس آدمی کو سجدہ کروں۔ جس کو آپ نے سڑی ہوئی مٹی کے خشک کھن کھن بولنے والے پتلے سے پیدا کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تو اس لئے نہ تھا تو نکل یہاں سے۔ کیونکہ تو مردود ہے اور تجھ پر قیامت تک پھٹکار ہے اور جب قیامت تک ملعون ہوا۔ تو آئندہ مرحوم ہونے کا کوئی احتمال ہی نہیں اس لئے ہمیشہ کے لئے ملعون ہوا۔

اب اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار جب میں ملعون ہو چکا تو آپ مجھے اس روز تک مہلت دیجئے۔ جس روز لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تو مہلت چاہتا ہے تو اچھا تجھے وقت معلوم کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔ اب اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار بدیں وجہ کہ آپ نے ایسا حکم دے کر جو میری شان کے خلاف تھا۔ اور جس کے ماننے پر میں اپنی نسلی شرافت اور قومی امتیاز کی وجہ سے مجبور تھا مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو خوشنما بناؤں گا اور اس طرح ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز ان میں سے آپ کے منتخب بندوں کے جو کہ میرا کہنا نہ مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ رستہ جس سے تو بھٹکانے کو کہتا ہے ایک ایسا رستہ ہے۔ جو براہ راست مجھ تک پہنچتا۔ اور بالکل سیدھا ہے اس لئے اس پر چلنے والوں کے لئے گمراہی کی کوئی وجہ نہیں۔ نیز میرے بندوں پر تیرا کوئی قابو نہیں کہ تو زبردستی انہیں روک دے پس جب کہ رستہ خود ایسا نہیں کہ اس پر چلنے والا دھوکا کھا سکے تیرا کسی پر زور نہیں۔ کہ تو زبردستی میرے بندوں کو روک دے۔ تو میرے بندوں کو میرے رستہ سے نہیں بھٹکا سکتا ہاں جو گمراہ اپنی خوشی سے آنکھ بند کر کے تیرے پیچھے ہو لے وہ ضرور گمراہ ہو سکتا ہے اور ایسے سب لوگوں سے ہمارا جہنم کا وعدہ ہے پس ہم انہیں ضرور جہنم میں جھونکیں گے اس کے سات دروازے ہیں۔ کچھ ایک دروازہ سے داخل کئے جائیں گے۔ اور کچھ دوسرے سے اور کچھ تیسرے سے۔ رہی یہ بات کہ ایسا کیوں ہوگا۔ سو غالباً اس کی وجہ اعمال کا اختلاف ہو۔ جیسا کہ بعض احادیث میں جنت کے آٹھ دروازوں کی تفصیل آئی ہے۔ کوئی باب الصدقہ سے داخل ہوگا۔ کوئی باب الصلاۃ سے وہکذا۔ اور کوئی باب الزکوۃ سے کوئی باب الاعمال اور کوئی باب الرضا سے جنت میں داخل ہوگا۔ اس طرح جہنم کے بھی دروازے ہونگے ان دروازوں سے جہنمیوں کو داخل کیا جائے گا۔ اللہ رب العزت ہمیں معاف فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10 مئی درس فیضان القرآن نمبر 130

سورۂ حجر آیت نمبر 45 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ
جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ
فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ لا وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾
وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ
عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ فَبِمَ
تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ
وَ مَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا

Marfat.com

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بے شک ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے ٥ داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ ٥ اور ان کے سینوں کی کدورتیں ہم نکال دیں گے سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے ٥ وہاں ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ٥ میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بخشنے والا رحمت والا ہوں ٥ اور میری سزا دردناک سزا ہے ٥ اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں سے آگاہ کرو ٥ جب وہ اس کے پاس آئے پھر انھوں نے اس کو سلام کیا ابراہیم نے کہا کہ ہم تم لوگوں سے اندیشہ ناک ہیں ٥ انھوں نے کہا کہ اندیشہ نہ کرو ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو بڑا عالم ہوگا ٥ ابراہیم نے کہا کیا تم اس بڑھاپے میں مجھ کو اولاد کی بشارت دیتے ہو پس تم کس چیز کی بشارت مجھ کو دے رہے ہو ٥ انھوں نے کہا کہ ہم تمھیں حق کے ساتھ بشارت دیتے ہیں پس تو ناامید ہونے والوں میں سے نہ ہو ٥ ابراہیم نے کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے گمراہوں کے سوا اور کون ناامید ہو سکتا ہے کہا اے بھیجے ہوئے فرشتو اب تمہاری مہم کیا ہے ٥ انھوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ٥ مگر لوط کے گھر والے کہ ہم ان سب کو بچالیں گے ٥ بجز اس کی بیوی کے کہ ہم نے ٹھہرالیا ہے کہ وہ ضرور مجرم لوگوں میں رہ جائے گی ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں متقین جن کی حالت گمراہوں کے خلاف ہے۔ وہ آنکھ بند کر کے شیطان کی پیروی نہیں کرتے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ تم ان میں سلامتی کے ساتھ یوں داخل ہو، کہ تم پر کوئی خطرہ نہیں اور ہم جو کچھ ان کے سینوں میں دنیاوی اسباب سے کوئی کینہ ہوگا اس کو ہم ان کے سینوں سے یوں نکال لیں گے کہ ان میں کینہ کا نام بھی نہ رہے گا اور وہ سب بھائی بھائی ہوں گے۔ جو بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے نہ اس میں انہیں کوئی تکلیف چھوئے گی۔ اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے دونوں قسم کے لوگوں کی حالت کے معلوم ہو جانے کے بعد آپ میرے بندوں کو یہ بھی بتلا دیجئے کہ میں ہی نہایت معاف کرنے والا اور بڑا رحمت والا بھی ہوں اور میرا ہی عذاب الیم بھی ہے یعنی میں مغفرت و رحمت میں بھی کامل ہوں اور عذاب دینے میں بھی۔ پس جن لوگوں نے نفسانیت یا کسی دھوکے سے شیطان کا اتباع کیا ہے۔ وہ توبہ کر لیں میں معاف کر دوں گا۔ اور اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو پھر میں سزا بھی ایسی دوں گا جیسی دینی چاہئے۔

اور میری سزا کا ایک نمونہ ان کو دکھلانے کے لئے آپ ان سے ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا واقعہ بیان کیجئے۔ چنانچہ جس وقت وہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہم سلام کرتے ہیں تو انہوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد کہا۔ کہ ہم تم سے خوفزدہ ہیں۔

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک بڑے صاحبِ علم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھے اس حالت پر خوشخبری دیتے ہو۔ کہ مجھے بوڑھاپا آگا ہے پس اس حالت میں خوشخبری کس بات کی دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو ہونے والی بات کی خوشخبری دی ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری گفتگو مایوسی پر مبنی نہیں ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت سے بجز گمراہوں کے اور کون مایوس ہوسکتا ہے بلکہ اس کا منشاء ایک طبعی استبعاد تھا۔ جو کہ ایک خاصہ انسانی ہے اور مقصود انکار نہ تھا۔ بلکہ اطمینان مقصود تھا۔

انہوں نے کہا تو اے بھیجے ہوئے آپ کا کیا م کام ہے اور آپ کیوں آئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں مجرمین کی طرف بھیجا گیا ہے تا کہ ہم انہیں سزا دیں لیکن لوط علیہ السلام کے آدمی بوجہ غیر مجرم ہونے کے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ہم انہیں سب کو بچائیں گے بجز ان کی بیوی کے کہ ہم نے طے کرلیا ہے کہ وہ رہنے والی ہوگی قصہ مختصر وہ بھیجے ہوئے وہاں سے روانہ ہوکر لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے۔

آج کے درس میں دو باتیں بڑی اہم ہیں، ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد کا دینا اور دوسرا حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل کرنا شامل ہے۔ میرے نزدیک اللہ رب العزت نے کسی کو بھی بانجھ پیدا نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود اولاد جیسی نعمت سے مالا مال کیا جارہا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کافرہ تھیں اسلیئے عذاب میں وہ بھی گرفتار ہوئیں۔ اور جو ایمان والے تھے۔ وہ حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ بچ گئے تھے۔ بقیہ گفتگو اگلے درس میں ہوگی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت میں رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

11 مئی درس فیضان القرآن نمبر 131

سورۂ حجر آیت نمبر 61 تا 79 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ
اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ
مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ
الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

Marfat.com

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾
وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾
وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پھر جب بھیجے ہوئے فرشتے خاندان لوط کے پاس آئے ○ انھوں نے کہا کہ تم لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہو ○ انھوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم تمھارے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے ہیں ○ اور ہم تمھارے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں ○ پس تم کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کے ساتھ نکل جاؤ اور تم ان کے پیچھے چلو اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور وہاں چلے جاؤ جہاں تمہیں جانے کا حکم ہے ○ اور ہم نے لوط کے پاس یہ حکم بھیجا کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر کے لوگ خوش ہو کر آئے اس نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم لوگ مجھ کو رسوا نہ کرو ○ اور تم اللہ سے ڈرو اور مجھ کو ذلیل نہ کرو ○ انھوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں دنیا بھر کے لوگوں سے منع نہیں کر دیا ○ اس نے کہا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں اگر تم نے کرنا ہے ○ تیری جان کی قسم وہ اپنی سرمستی میں مدہوش تھے ○ پس دن نکلتے ہی ان کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا ○ پھر ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر کے پتھر کی بارش کر دی ○ بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے ○ اور یہ بستی ایک سیدھی راہ پر واقع ہے ○ بے شک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لئے ○ اور ایکہ والے یقیناً ظالم تھے ○ پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں کھلے راستے پر واقع ہیں ○

تشریح: جب کہ وہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس لڑکوں کی شکل میں آئے تو انہوں نے ان کو اپنے یہاں مہمانوں کے طور پر رکھا۔ جس پر ان کے اور ان کی قوم کے درمیان جھگڑا ہوا۔ جس کا ذکر آگے آئے گا اس قصہ کے بعد لوط علیہ السلام کے دل میں آپ ہی آپ کچھ کھٹکا پیدا ہوا۔ جس سے انہوں نے کہا۔ کہ آپ لوگ مجھے کچھ اوپرے سے لگتے ہیں اور مجھے آپ کی طرف سے کچھ کھٹکا ہے انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے لئے کوئی کھٹکے کی بات نہیں بلکہ ہم وہ چیز لے آئے ہیں۔ جس میں آپ کی قوم شک رکھتے ہیں۔ اور ہم آپ کے پاس واقعی آیت لائے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں پس آپ ہمارے بیان کو شبہ کی نظر سے نہ دیکھئے کہ شاید اس میں بھی کوئی دھوکہ ہو۔ اور آپ اپنی قوم کی طرف سے بھی اطمینان رکھئے۔ وہ نہ آپ کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ ہمارا۔

کیونکہ ہم گو لڑکوں کی صورت میں مگر آدمی نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں پس آپ اپنے لوگوں کو یہاں سے رات کے کسی حصہ میں لے جائیں۔ اور کوئی تم میں پیچھے نہ دیکھے۔ اور جس طرح تم سے کہا جاتا ہے اسی طرح چلے جاؤ یہ تو فرشتوں کا بیان تھا اور ہم نے یہ

Marfat.com

معاملہ طے کر کے ان کے پاس بھیج دیا۔ کہ ان کی جڑ ایسی حالت میں کاٹ دی جائے گی کہ وہ صبح کے وقت میں داخل ہوں گے اور اس سے متجاوز ہو کر شام تک نہ پہنچیں گے۔ خیر یہ گفتگو ان میں ہوئی۔

شہر والوں کو اطلاع ہوئی کہ لوط علیہ السلام کے یہاں کہیں سے لڑکے آئے ہیں۔ تو شہر والے خوش ہوتے ہوئے آئے اور آ کر ان سے کہا۔ کہ لڑکے ہمارے حوالے کرو انہوں نے کہا۔ کہ یہ میرے مہمان ہیں۔ تم مجھے رسوا نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ ایسے حیلے کیوں کرتے ہیں کیا ہم آپ کو دنیا بھر کے لوگوں سے نہیں روک چکے تھے کہ آپ کسی سے تعلق نہ رکھئے، گو یہ جواب لایعنی تھا۔ کیونکہ اگر انہوں نے منع کیا تھا۔ تو ان پر اس کا ماننا کب لازم تھا۔ مگر انہوں نے ان کو بہ مصلحت یہ جواب نہیں دیا کہ یہ لوگ اور برافروختہ ہوں گے بلکہ ان کی خوشامد کی اور کہا کہ مجھے تم سے کوئی انکار نہیں اگر تمہیں منظور ہو تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے شادی کر لو۔ اور میرے مہمانوں کو کچھ نہ کہو۔ اس میں میری ذلت و رسوائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول تیری جان کی قسم یہ لوگ اپنے نشہ میں سرگرداں ہیں پھر وہ ان باتوں کو کیوں ماننے لگے۔

پس اس وقت تو قصہ ٹل گیا۔ اور رات کو لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہو گئے اور سورج نکلے انہیں ایک چیخ نے پکڑ لیا۔ پس ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا۔ ان پر کھنگر کے پتھر برسائے۔ یہ واقعہ تھا قوم لوط علیہ السلام کا یقیناً اس میں متعدد نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو نشانیوں سے اشیاء کو پہنچانتے ہیں مثلاً وہ کفر و معصیت کی برائی اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ قوم لوط علیہ السلام کو ان کے کفر کے سبب ہلاک کیا گیا۔ اور ایمان کی خوبی اس سے کہ مومنین کو عذاب سے بچایا گیا علیٰ ہذا وہ اس سے یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ عذاب کا انکار ہٹ دھرمی ہے جب کہ وہ پہلے لوگوں پر واقع ہو چکا ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ خدا کے کام کے لئے اسباب عادیہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ جس وقت جو کام کرنا چاہے صرف اپنے حکم سے کر سکتا ہے الی غیر ذلک۔ اور وہ بستی اس راہ پر واقع ہے۔ جو باقی رہنے والا ہے اور جس پر اب تک لوگ آتے جاتے ہیں یعنی اس کے ایسی سڑک پر موجود ہونے میں بھی ماننے والوں کے لئے ایک نشانی ہے کہ اللہ رب العزت نے ایسے لوگوں کی عبرت کے لئے رستہ پر واقعہ کیا اور اس رستے کو بھی اور بستی کے نشانات کو بھی عبرت کے لئے باقی رکھا اور قوم لوط علیہ السلام کی طرح بن کے رہنے والے یعنی قوم شعیب علیہ السلام بھی ظالم تھے۔ سو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ بن اور اس کے رہنے والے دونوں ایک کھلی ہوئی سڑک پر ہیں جن کو آنے جانے والے دیکھتے ہیں اور اس لئے اس میں بھی ان کے لئے نشانیاں ہیں۔

چونکہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں اغلام بازی تھی، جسے معروفاً بدکاری کہتے ہیں انہیں حضرت لوط علیہ السلام نے کہا، کہ لوگو تم اپنی بیویوں کو چھوڑ کر خوبصورت لڑکوں سے اپنی نفسانی تکمیل کیوں کرتے ہو، تو قوم اس بات پر دشمن ہو گی، جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کے روپ میں آئے، تو قوم انکے پیچھے پڑ گئی بالآخر وہ فرشتے انکے لیے جس عذاب کا سند لیے لائے تھے۔ وہ عذاب ان پر مسلط کر دیا گیا۔ بعض لوگ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں جو بیماری تھی اسکا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں لوطی یا لواطت یہ لفظ صحیح نہیں بلکہ اسکی جگہ اگر لفظ اغلام بازی، یا بدکاری کا استعمال کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ چونکہ ان الفاظ میں پیغمبر کے نام کا لفظ بھی مستعمل ہوتا ہے جو کہ کسی بھی شکل میں روا نہیں اللہ رب العزت عمل کی توفیق دے۔ آمین

Marfat.com

12 مئی درس فیضان القرآن نمبر 132

سورہ حجر آیت نمبر 80 تا 99 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ
الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾
فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ
اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ
الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ الربع

Marfat.com

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ
الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيۡنَ يَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ‌ ۚ فَسَوۡفَ
يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ ﴿۹۷﴾
فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ
حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ﴿۹۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں مگر وہ اس سے منہ پھیرتے رہے ٥ اور وہ پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر بناتے تھے کہ امن میں رہیں ٥ پس ان کو صبح کے وقت سخت آواز نے پکڑ لیا ٥ پس ان کا کیا ہوا ان کے کچھ کام نہ آیا ٥ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت کے بغیر نہیں بنایا اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے پس تم خوبی کے ساتھ درگزر کرو ٥ بیشک تمہارا رب سب کا خالق ہے جاننے والا ہے ٥ اور ہم نے تمہیں سات مثانی اور قرآن عظیم عطا کیا ہے ٥ تم اس متاع دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دی ہیں اور ان پر غم نہ کرو اور ایمان والوں پر اپنے شفقت کے بازو جھکا دو ٥ اور کہو کہ میں ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں ٥ اسی طرح ہم نے تقسیم کرنے والوں پر بھی اتارا تھا ٥ جنھوں نے اپنے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے ٥ پس تیرے رب کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے ٥ جو کچھ وہ کرتے تھے ٥ پس جس چیز کا تمھیں حکم ملا ہے اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکوں سے اعراض کرو ٥ ہم تمھاری طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لئے کافی ہیں ٥ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک کرتے ہیں پس عنقریب وہ جان لیں گے ٥ اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے تمھارا دل تنگ ہوتا ہے ٥ پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے بنو ٥ اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمھارے پاس یقینی بات آجائے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو پیغمبروں کے صدق کی نشانیاں دیں تو انھوں نے ان کی طرف توجہ ہی نہیں کی اور وہ ان سے روگرداں رہے۔ اور یہ لوگ پہاڑوں کو کاٹ کر ان میں گھر بنا کر ان میں سکون سے رہتے تھے پس ان کو بھی ایک چیخ نے ایسی حالت میں آپکڑا کہ وہ صبح میں داخل تھے اس پر وہ سب ہلاک ہو گئے اور جو وہ کماتے تھے ان کے کچھ کام نہ آیا الغرض یہ تمام واقعات ایسے ہیں جن سے اہل مکہ کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

اور واضح رہے کہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں بالکل بجا طور پر پیدا کیا ہے اور فضول اور

Marfat.com

لغو نہیں کیا اور وہ حکمت جو ان کے پیدا کرنے میں ہے بندوں کا امتحان ہے اور چونکہ اس امتحان کے نتیجہ کے لئے ضرورت ہے ایک دن کو اور وہ قیامت ہے اس لئے قیامت بھی ضرور آنے والی ہے اور جب قیامت آنے والی ہے۔ جس میں لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اے رسول آپ خوبی کے ساتھ طرح دیتے رہئے اور ان کی تکذیب واستہزاء کی پروانہ کیجئے کیونکہ آپ کا رب ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور اس کا جاننے والا ہے اور علم ہی ہونے کے سبب وہ ان کو اس پر سزا دے گا۔

اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو کہ نمازوں میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور اس طرح ہم نے آپ کو وہ پڑھنے کی چیز دی جو کہ بڑے رتبہ کی چیز ہے یعنی سورۂ فاتحہ اور یہ دولت جو آپ کو دی گئی ہے اتنی بڑی دولت ہے کہ دنیا و مافیہا اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ لہذا آپ اس دولت کی طرف آنکھ نہ اٹھائیے جو ہم نے ان کافروں کی مختلف قسموں مشرکین یہود، نصاریٰ، مجوس وغیرہ کو برائے چند نفع اٹھانے کو دی ہے کیونکہ یہ عارضی اور بے حقیقت چیزیں ہیں جو کسی طرح قابل رشک نہیں۔ اور آپ کے پاس جو دولت ہے وہ ان سے لاکھ درجے بڑھی ہوئی ہے پس اس پر کیا رشک کیا جائے۔ غرض نہ آپ ان کی دنیوی حالت پر رشک کیجئے۔ اور نہ ان کی دینی حالت پر ان پر رنج کیجئے۔ کیونکہ یہ لوگ ماننے والے نہیں پس غم بے کار ہے اور مسلمانوں کے ساتھ شفقت ورحمت کا برتاؤ کیجئے۔ اور علی الاعلان کہئے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کیونکہ ہم نے آپ پر یوں قرآن نازل کیا ہے جس طرح ہم نے رسولوں کے توسط سے ان حصے بخرے کرنے والوں پر ایک پڑھنے کی کتاب نازل کی تھی جنہوں نے اس پڑھنے کی کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کہ کسی حصہ کو مانا کسی کو نہ مانا۔ کسی کو رکھا کسی کو بگاڑا کسی کو ظاہر کیا کسی کو چھپایا۔ پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس کریں گے جن میں یہ حصے بخرے کرنا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا بھی ہے۔ لہذا ان کو بے فکر نہ ہونا چاہئے۔ خیر جب کہ آپ ایسے ہی نذیر ہیں۔ جیسے یہود ونصاریٰ میں نذیر تھے تو آپ ان باتوں کو صاف صاف کہئے جن کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔

اور مشرکین کو جو کہ آپ سے تمسخر کرتے ہیں نظر انداز کیجئے اور ان کے استہزاء کو خاطر میں نہ لائیے۔ ہم ان تمسخر کرنے والوں سے جو کہ خود قابل تمسخر کام کرتے ہیں یعنی خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو بھی پکارتے ہیں۔ آپ کی جانب سے نمٹ لیں گے۔ چنانچہ عنقریب ان کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ اور ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ آپ ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ دل تنگ ہوتے ہیں تو آپ ان کی باتوں پر خیال نہ کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔ اور نمازیں پڑھتے رہیں۔ اور اس وقت تک خدا کی عبادت کرتے رہیں جب تک کہ آپ کے پاس یقینی چیز یعنی موت آئے۔

اللہ رب العزت کی بڑی شان ہے ہے کہ وہ بندے کی ساتھ ساتھ دل جوئی بھی کرتا ہے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جا رہا ہے کہ ہمیں نا معلوم ہے کہ کفار کے رویہ اور انکے طرز گفتگو سے انکو تکالیف ہوتی ہے۔ آپ ان کی گفتگو سے پریشان نہ ہوں اور آپ جب اس کیفیت سے دوچار ہوں تو سجدے کریں۔ حمد بیان کریں اور اس کے چرچے کریں اور لوگوں کو قرب الٰہی اور حمد وثناء کے بارے میں بتائیں تاکہ لوگوں میں خوب حمد وتقدیس رچ جائے۔ اب اس بات کو اس طرح لیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرما رہے ہیں کہ جو لوگ اصلاح کر رہے وہ بے دھڑک ہو کر کرتے رہیں وہ گھبرائیں مت اتنا عبادت کا چرچا کریں کہ لوگوں کو اللہ رب العزت کا کامل یقین ہو جائے۔ اور مزید گفتگو اگلے درس میں کی جائے گی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النحل

سورۃ النحل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 128 اور رکوع کی تعداد 16 ہے کلمات کی تعداد 1871 اور حروف کی تعداد 7974 ہے۔اس کا نام آیت نمبر 68 میں ہے۔نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام نحل ہے کیونکہ شہد کی مکھی اور شہد بنانے کا ذکر اس میں موجود ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 16 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 70 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 70: نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں اس کا تذکرہ ہے۔چوپائیوں، گھوڑے، خچر، گدھے، زیتون، کھجور اور انگور کا ذکر ہے۔زمین کی سیر کرو، رسالت مردوں میں ہے، کوئی سوال ہو تو اہل علم سے پوچھا کرو، سب لوگ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے، لوگ بیٹی کی پیدائش پر پریشان ہو جاتے ہیں شہد میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

آیت نمبر 71 تا 128: عورتوں کا پیدا کرنا ان میں سے بیٹے، پوتے پیدا کرنا، اللہ تمہیں عدل کا حکم دیتا ہے احسان کا بدلہ جو نیک عمل کرے گا دنیا میں بھی اچھی زندگی گزارے گا اور آخرت میں بھی، دانشمندی سے لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔پرندوں کا فضا میں تھامنے کا ذکر، تمہارے لئے مکان اور لباس کا استحالہ کرنے کا ذکر، نیکیوں کا حکم، ایک سوت کاٹنے والی عورت سے مثال قابل ذکر ہے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کی تعریف، حلال وحرام کا بیان ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف بیان کی گئی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی تبلیغ کرنے کا اندازِ حکیمانہ اختیار کرنے کا ذکر، صبر کا بیان، مبلغ اسلام کی صفات کا ذکر۔

Marfat.com

13 / مئی درس فیضان القرآن نمبر 133

سورۂ نحل آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ
أَنْ أَنْذِرُوْٓا أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا
دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَّمْ
تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ؕ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ

Marfat.com

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ
شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ
وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَۙ
وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَۙ ﴿۱۲﴾ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً
تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ
بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَۙ ﴿۱۵﴾ وَ عَلٰمٰتٍؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ
یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾
وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَؕ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَیْرُ
اَحْیَآءٍۚ وَ مَا یَشْعُرُوْنَۙ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

آ گیا اللہ کا فیصلہ پس اس کی جلدی نہ کرو وہ پاک ہے اور برتر ہے اس سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں ٥ وہ فرشتوں کو اپنے حکم کی روح کے ساتھ اتارتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کہ لوگوں کو خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں پس تم مجھ سے ڈرو ٥ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے وہ برتر ہے اس شرک سے جو وہ کر رہے ہیں ٥ اس نے انسان کو ایک بوند سے بنایا پھر وہ یکا یک کھلم کھلا جھگڑنے لگا ٥ اور اس نے چوپایوں کو بنایا ان میں تمھارے لئے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی اور دوسرے فائدے بھی اور ان میں سے کھاتے بھی ہو ٥ اور ان میں تمھارے لئے رونق ہے جب کہ شام کے وقت ان کو لاتے ہو اور جب صبح کے وقت چھوڑتے ہو ٥ اور وہ تمھارے بوجھ ایسے مقامات تک پہنچاتے ہیں جہاں تم سخت محنت کے بغیر نہیں پہنچا سکتے تھے بے شک تمھارا رب بڑا شفیق مہربان ہے ٥ اور اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے ہیں تا کہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے بھی اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے ٥ اور اللہ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا ٥ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تم اس میں سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جن میں تم چراتے ہو ٥ وہ اسی سے تمھارے لئے کھیتی اور زیتوں اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بیشک اس کے اندر نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ٥ اور اس نے تمھارے کام میں لگا دیا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل مند لوگوں کے لئے ٥ اور زمین میں جو چیزیں مختلف قسم کی تمھارے لئے پھیلائیں بیشک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سبق حاصل کریں ٥ اور وہی ہے جس نے سمندر کو تمھارے کام میں لگا دیا تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اس میں چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو ٥ اور اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیے تا کہ وہ تمہیں لے کر ڈگمگانے نہ لگے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تا کہ تم راہ پاؤ ٥ اور بہت سی دوسری علامتیں بھی ہیں اور لوگ تاروں سے بھی راستہ معلوم کرتے ہیں ٥ پھر کیا جو پیدا کرتا ہے وہ برابر ہے اس کے جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا کیا تم سوچتے نہیں ٥ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو تم ان کو گن نہ سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ٥ اور جن کو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں ٥ وہ مردہ ہیں جن میں جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے مشرکو امر خداوندی یعنی عذاب کا آنا یقینی ہے۔ کہ گویا آ ہی گیا لیکن چونکہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا اس وجہ سے رکا ہوا ہے! پس تم اسے وقت سے پہلے مت مانگو ان کی جلدی کا منشا یہ ہے کہ وہ عذاب کی خبر کو صحیح نہیں سمجھتے اور اس کا منشا یہ ہے۔ کہ وہ کتاب الٰہی کو مصنوعی اور نبی کو مفتر خیال کرتے ہیں اور وہ شرک کو حق سمجھتے ہیں۔ سو پاک ہے خدائے تعالیٰ اور برتر ہے وہ ان کے شرک سے جو کہ ان کے جلدی کا اصل مبنی ہے، اور خیال افتراء و مصنوعیت وحی بھی باطل ہے۔ جو مبنی ہے اس اعتقاد شرک پر اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے اختیار سے فرشتوں کو روحانی مردوں کے لئے روح یعنی وحی دے کر اپنے

Marfat.com

بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس پر اتارتا ہے یہ حکم دے کر کہ تم لوگوں کو آگاہ۔ کردو۔ کہ صرف میں معبود ہوں اور کوئی نہیں بس مجھ سے ڈرو اور شرک نہ کرو۔ تم غور تو کرو۔ کہ خدا نے آسمان کو اور زمین کو بجا طور پر اور حکمت و مصلحت سے پیدا کیا اور کسی اور نے ایسا نہیں کیا۔ پھر اور کوئی معبود کیسے ہو سکتا ہے۔ برتر ہے وہ ان کے شرک سے اور بیہودہ ہے ان کا فعل جو شرک کرتے ہیں۔

اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا، اس پر اس کو چاہئے تھا۔ کہ وہ اپنے خالق و صانع علیم کی اطاعت کرتا مگر اس کے برعکس وہ خلاف توقع اپنے رب کا کھلا ہوا فریق مقابل ہے اور اللہ رب العزت کی باتوں میں مزاحمت کرتا اور ناحق حجتیں نکالتا ہے۔ کس قدر نازیبا بات ہے، اللہ رب العزت نے آدمی کو نطفہ سے پیدا کیا اور اس لئے مویشی کو ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تمہارے لئے ان میں جاڑے سے حفاظت کا سامان ہے اور اس کے علاوہ اور منافع بھی ہیں۔ اور انہیں میں سے تم کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں ایک شان بھی ہے۔ جب کہ تم شام کے وقت ان کو چرا کر لاتے ہو۔ اور جبکہ تم انہیں صبح کو چراگاہ میں لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ بھی اس شہر تک لے جاتے ہیں۔ جہاں تک تم بجز جان کھپائے پہنچنے والے نہ تھے۔ واقعی تمہارا رب بڑا مہربان اور بڑا رحم والا ہے کہ اس نے تمہاری راحت کی کس قدر رعایت کی۔

اور اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے اس لئے پیدا کئے۔ کہ تم ان پر سوار ہو۔ اور زیبائش کے لئے بھی تا کہ ان سے تمہارے لئے ایک شان حاصل ہو۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

کہ اس نے تمہارے لئے اشیاء مذکورہ بھی پیدا کی جن کا تم کو علم ہے۔ اور وہ ان چیزوں کو بھی تمہارے لئے پیدا کرتا ہے جن کا تم کو علم بھی نہیں اور ان سے تم کو برابر فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اس نے تمہارے امتحان کے لئے مختلف رستے بنائے۔ جن میں سے افراط و تفریط کے درمیان معتدل رستہ خدا تک پہنچتا ہے جس پر چل کر کچھ لوگ خدا تک پہنچتے ہیں اور کچھ ان رستوں میں سے اس راہ معتدل سے منحرف بھی ہیں جن پر چل کر لوگ خدا سے دور ہوتے ہیں۔

اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا ان کو سیدھے راستے پر لانے سے عاجز ہے۔ کیونکہ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستہ پر چلاتا لیکن اس نے بحکمت امتحان تم کو مجبور نہیں کیا۔ اور تم کو اختیار دے رکھا ہے۔ اور جس کو تم اختیار کرتے ہو اس پر تم کو چلاتا ہے۔ بس تم کو چاہئے کہ اپنے اس خالق و منعم کی اطاعت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا اور تم پر اپنی راحت اور رحمت سے اس قدر انعامات کئے۔ اور اس کی عبادت میں ایسی چیزوں کو شریک نہ کرو جو نہ تمہارے پیدا کرنے میں حصہ دار ہیں اور نہ تم پر انعام کرتے ہیں۔ بلکہ تمہاری ہی طرح خدا کی مخلوق اور اس کے محتاج ہیں۔

دیکھو تو وہ خدا جس کی طرف تم کو دعوت دی جاتی ہے وہ ہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ جس سے تم کو پینے کو ملتا ہے اور جس سے وہ درخت اگتے ہیں جن میں تم جانوروں کو چراتے ہو۔ نیز وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجوروں کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے ان باتوں میں بڑی نشانی ہے اس کے تنہا معبود ہونے کی ان لوگوں کے لئے جو غور کریں کیونکہ یہ انعام یہ قدرت یہ صنعت یہ علم کسی اور کے لئے حاصل نہیں۔ لہذا کوئی اور قابل پرستش بھی نہیں۔ اور صرف وہ ہی قابل پرستش ہے۔

اور اس نے تمہاری خاطر رات دن اور سورج اور چاند کو مسخر کیا اور جملہ ستارے بھی اس کے مسخر ہیں۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو سمجھیں کیونکہ اللہ رب العزت نے ان میں ہزاروں اور کروڑوں تصرفات کئے ہیں۔ اور

Marfat.com

ہر تصرف ایسا ہے جس سے تمام عالم عاجز ہے۔اس لئے ہر تصرف ایک مستقل دلیل ہے اس کی تفرد فی الالوہیت کی اور اس نے ان چیزوں کو بھی مسخر کیا۔ جن کو اس نے زمین میں تمہارے لئے اس طرح پیدا کیا کہ ان کے رنگ جدا گانہ ہیں۔اس میں بھی ایک بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو بات کو مانیں۔

نیز وہ اللہ ہے جس نے سمندر کو اس لئے مسخر کیا کہ تم اس میں سے تازہ بتازہ گوشت یعنی مچھلیاں کھاؤ اور اس میں سے زیور موتی وغیرہ نکالو۔ جس کو تم پہنو اور تم دیکھ رہے ہو کہ اس میں کشتیاں پانی کو چیرتی چلی جا رہی ہیں اور سمندر کی مجال نہیں کہ انہیں ڈبو دے۔ یہ مسخر نہیں تو اور کیا ہے پس ہم نے اس لئے بھی مسخر کیا تا کہ اس میں کشتیاں چلیں اور اس لئے بھی تا کہ تم ان میں سوار ہو کر جاؤ اور اللہ رب العزت کا فضل رزق تلاش کرو۔اور بدیں توقع کیا کہ تم شکر کرو۔اور اس نے تمہارے لئے زمین میں مضبوط پہاڑ قائم کئے کہ مبادا تمہیں لے کر ایک طرف جھک جائے اور تمہارے لئے اس میں دریا اور رستے بنائے کہ تم منزل مقصود تک راہ پاؤ۔اور رستوں کے التباس سے بچانے کے لئے نشانات بنائے ہیں۔ جن سے لوگ راستوں کو پہچانتے ہیں ان نشانات کے علاوہ وہ لوگ ستاروں سے بھی رستہ معلوم کرتے ہیں۔

الغرض یہ سب چیزیں ہمارے معبود کی بنائی ہوئی ہیں۔اور تمہارے معبودوں کی بنائی ہوئی ایک چیز بھی نہیں تو کیا جو پیدا کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا وہ جو پیدا نہیں کرتا اور اس کو اس پر کوئی تفوق نہیں۔ اگر تم ہٹ دھرمی سے کام نہ لو گے تو تم بھی یہی کہو گے۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو کیا تم مانتے نہیں اور اب بھی اپنی ہٹ پر جمے ہوئے ہو۔اور یہ انعامات جو ذکر کئے گئے ہیں۔ بہت کم اور بہت مجمل ہیں ورنہ اگر تم خدائی نعمتوں کو شمار کرو گے تو وہ اتنی ہیں کہ تم ان کا احاطہ نہ کر سکو گے اور یہ انعامات ایسے حالت میں ہیں کہ تم اس سے برسر مقابلہ ہو اس سے تم اس کی مغفرت اور رحمت کا اندازہ کر لو حقیقت یہ ہے کہ وہ نہایت ہی بخشنے والا، اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے اور تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ شاید ان انعامات کی وجہ یہ ہو کہ اسے ہمارے جرائم کی خبر نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ جن کو تم مخفی کرتے ہو اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو بس ایسی حالت میں اس قدر بے شمار انعامات کا منشا ضرور مغفرت و رحمت ہے۔ لیکن یہ مغفرت و رحمت موقت ہے۔ نہ کہ مستمر یعنی اس کا اثر صرف اتنا ہے کہ اس نے انتقام کو ایک وقت تک روک دیا ہے اور یہ نہیں۔ کہ اب بالکل مواخذہ نہ ہوگا۔ کیونکہ آخرت میں تو مواخذہ لازم ہے اور دنیا میں محتمل۔ لیکن یہ رحمت و مغفرت بھی کچھ کم نہیں۔ بس اس کے انعامات غیر متناہی اور اس کی مغفرت و رحمت مذکورہ کا مقتضی بھی یہ ہی ہے کہ تم اسی کی پرستش کرو۔

یہاں تک کہ اللہ رب العزت کی عبادت کے دواعی قصداً مذکور تھے۔ اب عبادت غیر اللہ کے موانع کا ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی تو یہ شان ہے جس کو تم سن چکے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں۔ یعنی بتوں کو۔ان کی یہ حالت ہے کہ وہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کئے جاتے ہیں کیونکہ ان کا خالق بھی خدا ہی ہے۔اس کے علاوہ مردے ہیں زندہ بھی نہیں اور گو قیامت میں اور مردوں کی طرح وہ بت بھی اٹھائے جائیں گے مگر وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا پھر کیا وہ قابل پرستش ہو سکتے ہیں۔ حاشا و کلا ہرگز نہیں۔

یاد رکھیں کبھی بت اللہ تعالیٰ کے مقابل ہو سکتے ہیں اور وہ بت جو نہ حرکت کر سکتے ہیں، نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے

Marfat.com

جسم سے مکھی تک اڑا سکتے ہیں ایک چلتا پھرتا انسان عقل وشعور ہونے کے باوجود نہیں سمجھتا۔ کہ میری جبین نیاز کس طرح ان مورتوں کے سامنے جھکنی چاہیے جنکا کوئی مقام نہیں۔ وہ تمھاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کس طرح کر سکتے ہیں اور کس طرح تمہاری دعاؤں کو سن سکتے ہیں۔ ہر طرح سے ان لوگوں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم نے مشرکوں کی کیا راہنمائی کرنی ہے ہمارے مسلمان بھائی بھی دن بہ دن ایمان سے خالی ہو رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں کہ شرم سے گردنیں جھک جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

14 رمئی درس فیضان القرآن نمبر 134

سورہ نحل آیت نمبر 22 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ
مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ؕ
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّا ذَاۤ اَنْزَلَ
رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ
الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ
الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَ یَقُوْلُ
اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

Marfat.com

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ
سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ
تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ
مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ
شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى
الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى

Marfat.com

اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۶ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۝۳۷ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝۳۹ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۰

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے مگر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منکر ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں ٥ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ٥ اور جب ان سے کہا جائے کہ تمھارے رب نے کیا چیز اتاری ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ٥ تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ میں سے جن کو وہ بغیر کسی علم کے گمراہ کر رہے ہیں یاد رکھو بہت برا ہے وہ بوجھ جس کو وہ اٹھا رہے ہیں ٥ ان سے پہلے والوں نے بھی تدبیریں کیں پھر اللہ ان کی عمارت پر بنیادوں سے آگیا پس چھت اوپر سے ان کے اوپر گری اور ان پر عذاب وہاں آگیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا ٥ پھر قیامت کے دن اللہ ان کو رسوا کرے گا اور کہے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے لئے تم جھگڑا کیا کرتے تھے جن کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج رسوائی اور عذاب کافروں پر ہے ٥ جن لوگوں کو فرشتے اس حال میں وفات دیں گے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوں گے تو اس وقت وہ سپر ڈال دیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ کرتے تھے ہاں بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے ٥ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پس کیسا برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا ٥ اور جو تقویٰ والے ہیں ان سے کہا گیا کہ تمھارے رب نے کیا چیز اتاری ہے تو انھوں نے کہا کہ نیک بات جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر بہتر ہے اور کیا خوب گھر ہے تقویٰ

Marfat.com

والوں کا ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی ان کے لئے وہاں سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں اللہ پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا جن کی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہو جاؤ اپنے اعمال کے بدلے میں ٥ کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارے رب کا حکم آجائے ایسا ہی ان سے پہلے والوں نے کیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے ٥ پھر ان کو ان کے برے کام کی سزائیں ملیں اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا ٥ اور جن لوگوں نے شرک کیا وہ کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم اس کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے ایسا ہی ان سے پہلے والوں نے کیا تھا پس رسولوں کے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے ٥ اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو پس ان میں سے کچھ کو اللہ نے ہدایت دی اور کسی پر گمراہی ثابت ہوئی پس زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے کا انجام کیا ہوا ٥ اگر تم ان کی ہدایت کے حریص ہو تو اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جس کو وہ گمراہ کر دیتا ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ٥ اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں سخت قسمیں کہ جو شخص مر جائے گا اللہ اس کو نہیں اٹھائیگا ہاں یہ اس کے اوپر ایک پکا وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ تا کہ ان کے سامنے اس چیز کو کھول دے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور انکار کرنے والے لوگ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ٥ جب ہم کسی چیز کو ارادہ کرتے ہیں تو اتنا ہی ہمارا کہنا ہوتا ہے کہ ہم اس کو کہتے ہیں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہارا معبود واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ تو اب جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اور اس لئے ان کو خدا کا ڈر بھی نہیں انہی کے دل اس کو ایک اوپری بات سمجھتے ہیں اور وہ بھی اس کے ماننے سے تکبر کرتے ہیں ورنہ جس کو آخرت کا یقین اور خدا کا خوف ہے وہ کبھی اس سے انکار نہیں کر سکتے یہ ضروری بات ہے۔ کہ اللہ رب العزت ان چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ جن کو وہ مخفی رکھتے ہیں۔ اور ان کو بھی جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں اس لئے وہ ان کے انکار اور تکبر کو بھی جانتا ہے۔ لہٰذا وہ انہیں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ وہ متکبروں کو پسند نہیں کرتے۔

اور ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب ان سے کہا جائے۔ کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہیں گے۔ کہ خدا کیا نازل کرتا۔ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں جن کو یہ مدعی نبوت خود بنا لیتا ہے۔ یہ اس لئے کہیں گے تا کہ قیامت میں اپنے گناہ بھی پورے اٹھائیں اور جن کو یہ نادانی سے گمراہ کرتے ہیں کچھ ان کے گناہوں میں سے بھی ارے نہایت برا ہے۔ وہ بوجھ جو یہ اٹھا رہے ہیں خدا بچائے ایسے بوجھ سے اور بڑے ہمت کے لوگ ہیں جو ایسا بوجھ بے تکلف اٹھا رہے ہیں۔ ان کو واضح ہو کہ جیسے شرارت یہ کرتے ہیں کہ کلام الٰہی کو پہلے لوگوں کے افسانے بتلا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی ان سے پہلے لوگوں نے بھی شرارت کی تھی۔۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کی عمارت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جس پر ان کے اوپر کی چھت ان ہی پر گری۔ یعنی ان کی تدبیروں سے وہ خود ہی ہلاک ہو گئے اور ان کے پاس اس طور پر عذاب آیا کہ انہیں اس کا احساس بھی نہ تھا یہ تو دنیا میں ان کا انجام ہوا اس کے بعد آخرت میں اللہ رب العزت انہیں رسوا کرے گا۔ اور کہے گا کہ اب بولو کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم میری مخالفت کیا کرتے تھے۔ اس موقع پر وہ لوگ جن کو علم توحید و رسالت دیا گیا ہے۔ یہ کہیں گے کہ آج رسوائی اور

Marfat.com

عذاب کافروں پر ہے۔ یعنی ان پر جن کو فرشتے ایسی حالت میں موت دیں کہ وہ کفر وشرک کے سبب اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوں اور جو توبہ کر چکے تھے، وہ مراد نہیں اب وہ لوگ صلح کی طرح ڈالیں گے۔ یعنی کہیں گے کہ تم تو دنیا میں برائی نہ کرتے تھے، اجی کیوں نہ کرتے تھے۔ اور تمہارے اس انکار سے ہوتا کیا ہے خدا خوب جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو بس باتیں نہ بناؤ اور جہنم کے دروازوں میں یوں داخل ہو۔ کہ اس میں ہمیشہ رہو گے اس میں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ پس خدا بچائے نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے متکبروں کا اور ان کو چاہئے کہ تکبر سے توبہ کریں اور ایسے برے ٹھکانہ سے بچیں۔

یہ تو مشرکین کی حالت تھی اور برخلاف ان کے جب متقین سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیسی شے اتاری تو وہ کہیں گے کہ نہایت بہتر چیز اتاری۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں۔ اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت تو اس سے بہتر ہے۔ اور متقین کا گھر نہایت خوب ہے۔ وہ گھر ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان میں یہ لوگ داخل ہوں گے ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے، یوں بدلہ دیں گے اللہ ان متقین کو جن کو فرشتے ایسی حالت میں وفات دیں گے۔ کہ وہ شرک وکفر سے پاک صاف ہوں۔ اور فرشتے ان سے کہتے ہوں۔ کہ سلامتی ہو تم پر، تم اپنے اعمال کے سبب شوق سے جنت میں جانا۔ پس ان مشرکین کو چاہئے کہ وہ متقین بن کر اس دولت کو حاصل کریں۔

الغرض یہاں تک دلائل بھی ہو چکے۔ ترغیب بھی ہو چکی ترہیب بھی ہو چکی اب بھی اگر یہ ایمان نہ لائیں تو کیا کسی اور شے کے منتظر ہیں۔ بجز اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آئیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے یا تمہارے رب کا حکم عذاب آئے۔ سو پہلی صورت تو ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے۔ کہ وہ اس کام کے لئے فرشتے نہیں بھیجتے اب دوسری صورت باقی ہے اور اسی سے کام لیا جائے گا۔ چنانچہ ان سے پہلے والوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔ اور خدا نے ان پر ظلم نہ کیا تھا کہ ان کے سمجھانے میں کمی کی ہو بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے کہ سمجھنے کا قصد ہی نہ کرتے تھے۔ اور باطل پر جمے ہوئے تھے سو نتیجہ یہ ہی ہوا کہ ان کو ان کے اعمال کی برائیاں پہنچیں۔ اور اس عذاب نے انہیں آگھیرا۔ جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پس یہ ہی انجام ان کا بھی ہوگا۔

اور یہ ہٹ دھرمی تو دیکھو۔ کہ جب یہ دلائل سے عاجز ہوتے ہیں۔ تو یہ مشرک لوگ کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی کی پرستش کرتے نہ ہمارے آباؤ اجداد اور نہ ہم بلا اس کی مرضی کے کسی چیز کو حرام کرتے پس جب ہم ایسا کرتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہی منظور ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو یہ ہی منظور ہے تو ہم سے کیوں کہا جاتا ہے کہ تم شرک نہ کرو۔ اور یہ نہ کرو۔ اور وہ نہ کرو۔ یہ انکا عذر یا حجت ہے۔ جس کی نامعقولیت ظاہر ہے اور ایسا ہی ان سے پہلے والوں نے بھی اپنے رسولوں کے مقابلہ میں کہا تھا جب ان کے مقابلہ میں ایسے مکابروں سے کام لیا جائے تو رسول کیا کریں۔ کیا رسولوں کے ذمہ صاف صاف تبلیغ کے سوا اور کچھ ہے نہیں۔ بلکہ ان کا کام صرف تبلیغ ہے۔ اور وہ اسے کر چکے۔ تو اور وہ کیا کر سکتے ہیں۔

اور ہم نے ہر جماعت میں ایک رسول یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ تم لوگ خدا کی پرستش کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ اس پر کچھ ایسے تھے جن کو خدا نے ہدایت دی اور انہوں نے سمجھا کہ واقعی بت پرستی خدا کی مرضی کے خلاف اور بری چیز ہے اور کچھ ایسے تھے جن پر گمراہی جم گئی۔ اور انہوں نے یہ ہی عذر کیا کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ایسا نہ کرتے۔ پس اب تم زمین میں چل پھر کر دیکھو۔ کہ ان

Marfat.com

تکذیب کرنے والوں کا کیا نتیجہ ہوا اور کیا خدا نے ان کے اس عذر یا حجت کو صحیح تسلیم کیا ہرگز نہیں۔ پس جب کہ خدا اس عذر کو صحیح نہیں مانتا تو تم اس کو رسولوں کے مقابلے میں کیسے پیش کرتے ہو۔ اور اس کی بنا پر ان کی تکذیب کیسے کر سکتے ہو۔

خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے عناد اور مکابرہ کی یہ حالت ہے تو اگر آپ کو ان کی ہدایت کی بے حد خواہش ہو تو اللہ رب العزت اس کو ہدایت نہیں کرتا جس کو وہ اس کے سوء اختیار کی وجہ سے گمراہ رکھنا چاہئے۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں جو اللہ رب العزت کو مجبور کر کے ان کو ہدایت دلا دے اور یہ لوگ بڑے زور سے قسمیں کھاتے ہیں کہ خدا ہرگز اسے نہ اٹھائے گا جو مر جائے۔ یہ قسمیں ان کی سراسر جھوٹی ہیں وہ انہیں بے شک اٹھائے گا اس نے اس کا وعدہ کیا ہے اور وعدہ بھی ایسا وعدہ جو اس پر بطور حق کے لازم ہے۔ مگر بہت سے لوگ جہالت سے اس پر یقین نہیں لاتے وہ انہیں اس لئے اٹھائے گا تا کہ وہ ان کے لئے ان باتوں کو صاف کر دے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اور تا کہ منکرین جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے اور ہمارے لئے ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ ہمیں کسی کام کے لئے کچھ کرنا نہیں پڑتا جو بات ہم چاہیں۔ اس کے لئے ہمارا تو صرف یہ کہہ دینا ہے کہ ہو جا۔ سو وہ ہو جاتی ہے پھر ایسی حالت میں انہیں دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔

کافروں کا خیال ہے کہ جو لوگ مر جائیں گے ان کو دوبارہ کیسے زندہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ اکثر لوگ جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔، ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ پھر کس طرح ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ قطعاً ایسا ہونا مشکل ہے۔ انہیں بتاؤ جس رب نے تمہیں پہلے پیدا کیا تمہیں موت دی۔ اس کیلئے دوبارہ پیدا کرنا، تیار کرنا، موت سے اٹھانا قطعاً مشکل نہیں۔ تم اپنے آپ کو تسلی مت دو، پھر ہر حال میں اٹھائے جاؤ گے پھر پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ، زندگی کس طرح اور کہاں گزاری ہے اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

15 مئی درس فیضان القرآن نمبر 135

سورہ نحل آیت نمبر 41 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾
اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ
فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ
شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

Marfat.com

دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓىٕكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ
رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۩ ﴿۵۰﴾ وَقَالَ اللّٰهُ
لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَاِیَّایَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّیْنُ
وَاصِبًاؕ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَۚ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
عَنْكُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ
اٰتَیْنٰهُمْؕ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَیَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ
نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾
وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا
بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌۚ ﴿۵۸﴾
یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى
هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾
لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰىؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جن لوگوں نے اللہ کے لئے اپنا وطن چھوڑا بعد اس کے ان پر ظلم کیا گیا ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت بڑا ہے کاش وہ جانتے ٥ وہ ایسے ہیں جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ٥ اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے پس اہل علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ٥ ہم نے بھیجا تھا ان کو دلائل اور کتابوں کے ساتھ اور ہم نے تم پر بھی یاد دہانی اتاری تا کہ تم لوگوں پر اس چیز کو واضح کردو جو ان کی طرف اتاری گئی ہے اور تا کہ وہ غور کریں ٥ کیا وہ لوگ جو بری تدبیریں کر رہے ہیں وہ اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر عذاب وہاں آ جائے جہاں سے ان کو گمان بھی نہ ہو ٥ یا ان کو چلتے پھرتے پکڑ لے تو وہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ٥ یا ان کو اندیشہ کی حالت میں پکڑ لے پس تمہارا رب شفیق اور مہربان ہے ٥ کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف جھک جاتے ہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اور وہ سب عاجز ہیں ٥ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہیں جتنی چیزیں چلنے والی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے ٥ وہ اپنے اوپر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جس کا ان کا حکم ملتا ہے ٥ اور اللہ نے فرمایا کہ دو معبود مت بناؤ وہ ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ٥ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی اطاعت ہے ہمیشہ تو کیا تم اللہ کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو ٥ اور تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس سے فریاد کرتے ہو ٥ پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کرتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ٥ تا کہ منکر ہو جائیں اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے پس چند روز فائدے اٹھا لو جلد ہی تم جان لو گے ٥ اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ان کو حصہ لگاتے ہیں جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں خدا کی قسم جو افتراء تم کر رہے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہوگی ٥ اور وہ اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے اور اپنے لئے وہ جو دل چاہتا ہے ٥ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوش خبری دے جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ جی میں گھٹتا رہتا ہے ٥ جس چیز کی اس کو خوش خبری دی گئی ہے اس کے عار سے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے اس کو ذلت کے ساتھ رکھ چھوڑے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے کیا ہی برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں ٥ بری مثال ہے ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ کے لئے اعلیٰ مثالیں ہیں وہ غالب اور حکیم ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ مخالفین کے عناد کو بیان فرماتے ہیں کہ ان مخالفین لوگوں کا عناد و مکابرہ صرف باتوں ہی تک محدود نہیں بلکہ وہ مومنین کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں حتیٰ کہ کچھ لوگوں نے ان کی تعدی سے تنگ آ کر گھر بار چھوڑ دیا۔ اور حبش چلے گئے چنانچہ جن لوگوں نے بعد اس کے کہ ان پر ان مشرکین کی طرف سے طرح طرح سے ظلم کیا گیا۔ خدا کے معاملہ میں ترک وطن کیا ہے۔ ان کو ہم دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا دیں گے جہاں وہ چین سے رہیں گے۔ اور آخرت کا معاوضہ تو اس سے کہیں بہتر ہے۔ پھر ان کے ستانے سے ان کا کیا ضرر ہوا۔ کاش یہ مشرکین جانتے کہ آخرت کا معاوضہ دنیا کی آسائش سے بہتر ہے اور وہ بھی اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔

Marfat.com

سنو کہ یہ مہاجرین وہ قابل تعریف لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا۔ اور جو کہ صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

ایک مشرکین کا مکابرہ یہ ہے کہ وہ رسول کو مفتری کہتے ہیں۔ اور حجت یہ کہ تم بھی ہماری طرح آدمی ہو پس یہ ہی ان کا صریح مکابرہ ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے دلائل اور کتابیں دے کر آپ سے پہلے ہی صرف آدمیوں کو بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے چنانچہ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔ وہ اس کو جانتے ہیں۔ اور جب کہ یہ واقعہ ہے۔ تو تمہارا عذر غلط ہے کہ تم بھی ہماری طرح آدمی ہو پھر تم رسول کیسے ہوئے۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ ہم نے آپ کی طرف نصیحت اس غرض سے بھیجی ہے۔ کہ آپ لوگوں سے وہ احکام بیان کردیں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ ان میں غور کریں اور انہیں قبول کریں پس ان کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ خدا کے احکام نہیں ہیں۔ اور آپ کے بنائے ہوئے ہیں۔

اور جب کہ یہ امور یقینی ہیں تو کیا یہ لوگ جو ایسی بری کارروائیاں کرتے ہیں۔ اس سے بے خطر ہیں کہ خدا ان سمیت زمین کو دھنسادے۔ یا یہ کہ ان کے پاس وہاں سے عذاب آئے جہاں سے ان کو گمان بھی نہ ہو۔ یا یہ کہ وہ انہیں چلتے پھرتے پکڑے کیونکہ یہ سب باتیں ممکن ہیں اور وہ خدا کو مجبور نہیں کرسکتے کہ ان کے قابو سے نکل جائیں۔ اور وہ دیکھتا رہ جائے۔ کہ اب کیا کروں۔ یا وہ اس سے بے خطر ہیں۔ کہ وہ ان کو بمقتضائے رحمت پہلے تین طریقوں سے تو نہ پکڑے۔ بلکہ ان کو کم کرنے کے طور پر پکڑے کہ آج کسی کو ختم کردیا کل کسی کو اور اس طرح ان کا خاتمہ کردے کیونکہ یہ صورت بھی ممکن ہے اور پہلی صورتوں کی بہ نسبت اس لئے زیادہ محتمل ہے کہ تمہارا رب بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے اور وہ اپنی رحمت و مغفرت کی بنا پر ممکن ہے کہ دفعۃً نہ پکڑے بلکہ رفتہ رفتہ پکڑے الحاصل عذاب کی یہ تمام صورتیں ممکن ہیں اور ان کا بے خطر ہونا جہالت ہے۔

اور یہ لوگ خدا کی قدرت کے منکر ہیں تو کیا انہوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی کسی سایہ دار چیز کو نہیں دیکھا۔ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جانب ایسی حالت میں پڑتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے سامنے ایسی حالت میں سرفگندہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ اس کے سامنے پست ہوں۔ اور کچھ سایوں ہی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والی چیزیں ہیں جن میں سرکشی کا بھی احتمال ہوسکتا تھا وہ بھی سب اللہ کے سامنے سرفگندہ ہوتے ہیں اور مجال نہیں کہ اس کے حکم سے ذرا سرتابی کریں اور یہ جو ان کی سرتابی احکام تشریعیہ سے مشاہد ہے وہ خود اللہ رب العزت کی مشیت سے ہے۔ کہ اس نے ان کو امتحان کی غرض سے اختیار دے رکھا ہے کہ چاہیں کریں اور چاہیں نہ کریں ورنہ ان کی بھی مجال نہیں۔ کہ وہ اس کے حکم سے تکبر یا سرتابی کریں اور فرشتے بھی اس کے سامنے سرفگندہ ہیں اختیاراً بھی اور اضطراراً بھی اور وہ اس سے تکبر نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے جو ان کو حکم دیا جاتا ہے وہ اسے کرتے ہیں اور جب کہ جاندار اور بے جان سب اس کے فرمانبردار ہیں اور اس کے حکم سے ذرا سرتابی نہیں کرسکتے تو اسے عذاب دینا کیا مشکل ہے اور اس کی مخالفت کرکے اس کے عذاب سے بے فکر ہوجانے کا حماقت کے سوا اور کیا منشا ہوسکتا ہے۔ الغرض ان کو عذاب سے بے فکر نہ ہونا چاہئے۔

اور اس مسجود عالم اللہ رب العزت نے کہا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ کیونکہ وہ صرف ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں لہذا تمہیں کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور جتنی چیزیں آسمان و زمین میں ہیں سب اسی کی ہیں اور اس لئے ذرہ بھر اس کے حکم سے باہر نہیں ہوسکتیں۔ اور وہی لازم طور پر مستحق اطاعت ہے اور اس کے سوا کسی کو یہ حق نہیں پس

Marfat.com

جب کہ واقعات یہ ہیں تو کیا اب بھی تم خدا کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو ذرا سوچو تو سہی کس قدر حماقت ہے اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ خدا کی جانب سے ہے۔

پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے تو تم اسی سے فریاد بھی کرتے ہو یہ تو واقعات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ تم کو اس کا بخوبی علم ہے، کہ نافع وضار صرف خدا ہے اور کوئی نہیں اور یہ واقعہ مقتضی ہے اس کو کہ صرف اسی کی پرستش کی جائے۔ لیکن پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے۔ تو ناحق خلاف توقع تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگتی ہے تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے سب کے منکر ہو جائیں۔ خیر اے مشرکو تم مزے کر لو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ناشکری اور ناقدری اور شرک کا نتیجہ ایسا ہوتا ہے اور یہ لوگ باوجود اللہ رب العزت کو نافع وضار علیم وخبیر جاننے کے ایسی چیزوں کے لئے جو کچھ جانتے ہیں ان چیزوں میں سے جو ہم نے انہیں دی ہیں حصہ مقرر کرتے ہیں۔ کس قدر ناانصافی اور ظلم ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بھلا خدا کی مخلوق اور مملوک اور اس کی دی ہوئی چیزوں میں ان کا کیا حق ہے اے احمق لوگو تم بے فکر نہ ہونا۔ تم سے ان تمام باتوں کی باز پرس ہو گی جو تم گھڑ لیتے ہو۔

ان کی اور حماقت دیکھو یہ لوگ خدا کے حصہ میں تو بیٹیاں رکھتے ہیں پاک ہے وہ ان کے افتراء سے اور اپنے حصہ میں بیٹے جو انہیں مرغوب ہیں۔

اور لطف یہ کہ جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو مارے غم کے چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ غم سے پُر ہوتا ہے۔ نیز اس خبر کی برائی کے سبب جو اس کو دی گئی لوگوں سے چھپ جاتا ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا اور جب وہ کہیں گے کہ ارے تیرے لڑکی ہوئی۔ اب محبت کا تقاضا تو یہ ہوتا ہے کہ خیر ذلت ہو یا کچھ ہو اسے رہنے دینا چاہئے۔ اور عار کا تقاضا ہوتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو اس بلا کو ٹال۔ اس لئے وہ متردد ہوتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے آیا اس ذلت وخواری کے ساتھ رہنے دے یا وہ اسے مٹی میں دھنسا دے۔

پس اتنی مکروہ اور موجب عار چیز کو خدا کے لئے تجویز کیا جاتا ہے۔ کس قدر حماقت ہے ارے نہایت برا ہے جو فیصلہ وہ کرتے ہیں خدا بچائے ایسی ناانصافی سے۔ الحاصل انہی لوگوں کی جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے بری حالت ہے۔۔ اور خدا کی نہایت اعلیٰ صفت ہے چنانچہ وہ بیٹا بیٹی سے پاک اور ہر برائی سے منزہ اور ہر کمال کے ساتھ موصوف ہے اور ان کو واضح رہے کہ وہ ہر چیز پر قابو یافتہ اور نہایت حکمت والا ہے اس لئے وہ ان کو ایسی کفریات پر سزا دے گا اور اب تک جو سزا انہیں دی گئی وہ حکمت پر مبنی ہے اور یہ ہی حکمت ہے جس کی بنیاد پر دنیا میں آبادی دکھلائی دے رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ ہر چیز کائنات کی سلامتی کی علامت ہے۔ اللہ پاک سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

16 مئی درس فیضان القرآن نمبر 136

سورہ نحل آیت نمبر 61 تا 76 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ
لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ
لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع

Marfat.com

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ
بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ
ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا
حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ
إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ
وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ
رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ
شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا
يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ
فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ
أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَ
رَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ
هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ
لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾

Marfat.com

فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
وَّجَهْرًا ۚ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۚ
هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر وقت تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا وقت مقرر آجائے گا تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ٥ اور وہ اللہ کے لئے وہ چیز ٹھہراتے ہیں جس کو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہے لازماً ان کے لئے دوزخ ہے اور وہ ضرور اس میں پہنچادئے جائیں گے ٥ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے مختلف قوموں کی طرف رسول بھیجے پھر شیطان نے ان کے کام ان کو اچھے کر کے دکھائے پس وہی آج ان کا ساتھی ہے اور ان کیلئے ایک دردناک عذاب ہے ٥ اور ہم نے تم پر کتاب صرف اس لئے اتاری ہے کہ تم ان کو وہ چیز کھول کر سنادو جسمیں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور وہ ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں ٥ اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں ٥ اور بے شک تمھارے لئے چوپایوں میں سبق ہے ہم ان کے پیٹوں کے اندر کے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں خوشگوار پینے والوں کے لئے ٥ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے بھی تم ان سے نشہ کی چیزیں بھی بناتے ہو اور کھانے کی اچھی چیزیں بھی بیشک اسمیں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ٥ اور تمھارے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور جہاں ٹٹیاں باندھتے ہیں ان میں گھر بنا پھر ہر قسم کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چل اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے اس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے

Marfat.com

بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ٥ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں وفات دیتا ہے اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں کہ جاننے کے بعد وہ کچھ نہ جانیں بے شک اللہ علم والا ہے قدرت والا ہے ٥ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں بڑائی دی ہے پس جن کو بڑائی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو نہیں دے دیتے کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں پھر کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں ٥ اور اللہ نے تمھارے لئے تم ہی میں سے بیویاں بنائیں اور تمھاری بیویوں سے تمھارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تم کو پاکیزہ چیزیں کھانے کے لئے دیں پھر کیا یہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں ٥ اور وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کے لئے آسمان سے کسی روزی پر اختیار رکھتی ہیں اور نہ زمین سے اور نہ وہ قدرت رکھتی ہیں ٥ پس تم اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کرو بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ٥ اور اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک غلام مملوک کی جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہے وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے کیا یہ یکساں ہوں گے ساری تعریف اللہ کے لئے ہے لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک گونگا ہے کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے وہ کوئی کام کر کے نہیں لاتا کیا وہ اور ایسا شخص برابر ہو سکتے ہیں جو انصاف کی تعلیم دیتا ہے اور وہ ایک سیدھی راہ پر ہے ٥

تشریح :اگر اللہ رب العزت لوگوں سے ان کے ظلم کے سبب مواخذہ کرتے رہتے تو اب تک زمین پر ایک چلنے والا نہ چھوڑتے ۔ کیونکہ زمین پر چلنے والے یا انسان ہیں یا غیر انسان خواہ کتنا ہی بڑا ہو قصور سے خالی نہیں ۔ یہ ضرور ہے کہ مراتب کے لحاظ سے تفاوت رہتا ہے پس انسان تو ان قصوروں میں پکڑے جاتے ۔ اور غیر انسان ان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ۔ سو جب آدمی ہی نہ رہتے تو وہ بھی فنا کر دیئے جاتے ۔ اور اس لئے زمین خالی ہو جاتی اور چونکہ اللہ رب العزت کو ایک خاص وقت تک زمین کا آباد رکھنا مقصود ہے اس لئے انہیں فوراً نہیں پکڑتا بلکہ وہ انہیں ایک خاص میعاد تک مہلت دیتا ہے ۔ اب جب کہ ان کی میعاد آجاتی ہے تو وہ اس سے ذرا پیچھے نہیں ہوتے ۔ اور اسی طرح وہ اس سے سبقت بھی نہیں کرتے ۔

اب کہنا یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اس طرح وہ خدا کے لئے ایسی چیز ٹھہراتے ہیں جس کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے ۔ اور اس ناانصافی اور ظلم پر وہ اپنی زبانوں سے یہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ ان کے لئے قیامت میں سراسر بھلائی ہے لہذا ضرور ان کے لئے دوزخ ہے اور ان کو اوروں سے پہلے اس میں بھیجا جائے ۔

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم سے پہلے دوسری جماعتوں کی طرف رسول بھیجے تھے ۔ جس پر انہوں نے نافرمانی کی تھی اور شیطان نے ان کی نظر میں ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا تھا ۔ سو وہ ہی شیطان آج ان مشرکین کا سرپرست ہے ۔ اور اس نے ان کی نظر میں ان کے اعمال کو خوشنما بنا رکھا ہے اور اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب طے شدہ ہے ۔

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب محض اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان کے لئے اس بات کا صاف اعلان کر دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔ اور لوگ اسے مانیں اور ان کو ہدایت دینے اور ان پر رحمت کرنے کے لئے ۔ اب اگر خود لوگ اسے نہ مانیں اور اس لئے وہ مستحق عذاب ہوں تو خود یہ ان کا قصور ہے اور نزول کتاب کا مقصود یہ نہیں ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو سزا دی جائے بس

Marfat.com

کتاب کا نازل کرنا سراسر ہدایت ورحمت ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ کی بات نہیں۔ اب اگر لوگوں کو عذاب سے بچنا ہے تو وہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی ہدایت ورحمت سے مستفید ہوں۔ القصہ اللہ تعالیٰ بیٹا بیٹی سے پاک ہے۔ اور مشرکین کا اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرنا سراسر بہتان ہے جس کی ان کو سزا دی جائے گی۔

اور اللہ کی یہ صفت بھی ہے کہ اس نے آسمان سے پانی اتارا اور اس سے زمین کو خشکی کے بعد زندہ ہرا بھرا کیا۔ اس میں بھی توحید کی بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو بات سنیں کیونکہ یہ بات خدا کے سوا کسی اور میں نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے علاوہ کوئی معبود بھی نہیں۔

اور تمہارے لئے مویشی میں بھی عبرت ہے اور تم ان کی حالت سے بھی توحید پر استدلال کر سکتے ہو کیونکہ ہم تم کو اس غذا میں سے جو کہ اس کے پیٹ میں ہے۔ جو کہ حقیقت میں مجموعہ ہے گوبر اور خون کا کیونکہ غذا کا کثیف حصہ گوبر ہے، اور لطیف خون گوبر اور خون میں سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو کہ اپنے مرغوب ہونے کے سبب پینے والوں کے گلے میں اترتا چلا جاتا ہے اب تم بتلاؤ کہ خدا کے سوا کوئی اور بھی ایسا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ وہی معبود ہے اور کوئی نہیں۔

اور کھجوروں کے پھلوں سے اور انگوروں سے تم نشہ کی چیز اور عمدہ غذا بناتے ہو۔ اس میں بھی دلیل توحید ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھیں کیونکہ ایسی چیزیں بھی خدا کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا۔

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھیوں کے جی میں یہ بات ڈالی ہے کہ تم پہاڑوں، اور درختوں میں اور لوگوں کی اونچی عمارتوں میں گھر بناؤ پھر ہر قسم کے پھل کھاؤ اور چونکہ یہ پھل کھانا موقوف ہے اس پر کہ ان تک رسائی ہو۔ اس لئے تمہارے لئے تمام رستے آسان کر دیئے گئے ہیں بس تم اپنے رب کے بتائے ہوئے راستوں پر ایسی حالت میں چلو۔ کہ وہ تمہارے لئے آسان ہیں اور ان کے طے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی چنانچہ وہ ایسا کرتی ہے اب ان پیٹوں میں سے ایک مختلف رنگ کی پینے کی چیز نکلتی ہے جس کو شہد کہتے ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے بہت سے امراض سے شفاء ہے اس میں ایک بہت بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کریں۔

اور اللہ نے اول تم کو پیدا کیا پھر وہ تم کو موت دیتا ہے۔ اور تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔ جن کو وہ ناکارہ عمر تک پہنچاتا ہے تاکہ مسلوب الحواس ہو جائیں اور جاننے کے بعد کچھ نہ جانیں یہ واقعات دلیل ہیں اس کی کہ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور قدرت والا ہے اور چونکہ یہ علم وقدرت کسی اور میں نہیں۔ اس لئے وہ تنہا معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو رزق دیا اور یکساں نہیں بلکہ یوں کہ تم میں سے ایک کو دوسرے پر اس رزق میں فوقیت دی۔ اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں لہٰذا وہی تنہا معبود ہے اب جن کو رزق میں فوقیت دی گئی ہے اور اس بنا پر لونڈی غلام والے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنا رزق اپنے ممالیک کو اس طرح بانٹ بانٹ کر دینے والے نہیں ہیں۔ کہ وہ سب مالک ومملوک آپس میں برابر ہو جائیں۔ اور یہ ایک کھلا ہوا واقعہ ہے جس کے خلاف تم لوگوں میں ایک مثال بھی نہیں مل سکتی۔ پس جب تم اپنے غلاموں کو جو حقیقت میں تمہارے غلام بھی نہیں۔ بلکہ وہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ رب العزت نے تمہارا مملوک بنا دیا ہے۔ اپنے برابر بنانا پسند نہیں کرتے تو اللہ رب العزت اپنے حقیقی غلاموں اور مملوکوں کو اپنے برابر کیسے بنائے گا۔ یہ دوسری دلیل ہے توحید کی اب جب کہ واقعات یہ ہیں تو کیا تم خدا کی نعمت کا انکار کرو گے؟ اور یہ کہو گے کہ ہمیں خدا نے کوئی نعمت ہی نہیں دی۔ اور جب کہ تم خدا کی نعمت کا انکار نہیں کر سکتے تو تم پر دونوں حجتیں قائم ہیں اور تمہیں توحید کو ماننا چاہیے۔

Marfat.com

اس تنبیہ کے بعد اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ دلائل تو سن چکے اور ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میں سے تمہاری بیباں بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے بیٹے پوتے بنائے اور تم کو نفیس چیزیں کھانے کو دیں اور غیر اللہ نے ان میں کوئی کام نہیں کیا، تو کیا تم شرک کر کے بے حقیقت بات کو مانتے ہو اور خدا کی نعمت کا انکار کرتے ہو کیونکہ تمہاری غیر اللہ کی پرستش کے یہی معنی ہیں کہ وہ تمہارے منعم ہیں نہ خدا۔ بس یہ صریح ایک باطل بات پر ایمان اور خدا کی نعمت کا انکار ہے۔ اب تم سمجھو کہ کس قدر بیجا بات ہے یہ لوگ اس خدا کی پرستش نہیں کرتے۔ جو ان کا خالق اور ان کا منعم ہے اور خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہیں آسمان وزمین سے کچھ بھی رزق دینے کا نہ اختیار رکھتے ہیں۔ اور نہ قدرت رکھتے ہیں لہذا یہ ان کی سراسر غلطی بلکہ بے عقلی ہے۔

پس جبکہ دلائل صریحہ صحیحہ سے شرک کا بطلان ثابت ہو گیا تو اے مشرکو تم اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کرو۔ اور یہ نہ کہو۔ کہ خدا بادشاہ ہے اور بادشاہ تک بلا وسیلہ کے پہنچ نہیں ہو سکتی۔ لہذا یہ بت ہمارے وسائل ہیں اور ہم ان کی پرستش کریں گے تو یہ ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حقائق کو خوب جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے لہذا وہ جانتے ہیں کہ کون وسیلہ بن سکتا ہے اور کون نہیں۔ پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ وسیلہ کو کس حد تک ماننا چاہئے اور کس حد تک نہیں۔ پس نہ تم اپنی طرف سے وسیلہ بناؤ اور نہ ان کی پرستش کرو۔ کیونکہ نہ ان کو خدا نے وسیلہ بنایا ہے اور نہ ان میں وسیلہ بننے کی قابلیت ہے، اور نہ وسیلہ کی پرستش جائز ہے۔ لہذا تمہاری مثالیں تو غلط ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب ہم مثالیں بیان کرتے ہیں جو بالکل صحیح ہیں ہم سے سنو اللہ رب العزت ایک عبد مملوک کی مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ جو کہ کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اور ایک اس شخص کو جس کو ہم نے خوب روزی دی ہے، لہذا وہ خفیہ طور پر اور علی الاعلان ہر طرح آزادانہ خرچ کرتا ہے اور اس کو اس سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اب بتلاؤ کہ کیا یہ دونوں برابر ہیں یہ مثال ہے تمہارے معبودوں کی اور خدا کی کہ تمہارے معبود بالکل مجبور اور خدا بالکل آزاد اور مختار۔ پھر وہ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ قابلِ تعریف ہے وہ خدا جس نے ایسی صحیح مثال بیان کی یہ حقیقت بالکل ظاہر ہے۔ مگر ان میں بہت سے سمجھتے ہی نہیں اور اس لئے حقیقت ان پر منکشف نہیں ہوتی۔

اور خدا مثال کے طور پر ایسے دو شخصوں کو بھی بیان کرتا ہے جن میں ایک ایسا گونگا ہے کہ کچھ کر ہی نہیں سکتا اور وہ بوجھ ہے اپنے آقا پر چنانچہ وہ اسے جہاں بھی بھیجتا ہے کوئی بہتری لا کر نہیں آتا اور کھانے کپڑے وغیرہ کا مولیٰ پر پورا بوجھ۔ اب تم بتلاؤ کہ کیا یہ گونگا اور وہ شخص جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتا ہے اور وہ صحیح رستہ پر ہے دونوں برابر ہیں ہرگز نہیں۔ پھر تمہارے بت جو بالکل گونگے ہیں۔ اور اپنے آقا اللہ رب العزت کا کوئی کام نہیں کرتے۔ اور اس پر ان کی حفاظت وغیرہ کی کفالت ہے اور خدا تعالیٰ جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتے اور صراط مستقیم پر ہیں دونوں کیسے برابر ہو جائیں گے۔

حق و باطل کبھی بھی برابر نہیں ہوتا۔ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

17 مئی درس فیضان القرآن نمبر 137

سورہ نحل آیت نمبر 77 تا 89 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَآ اَمْرُ
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا لا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لا
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
السَّمَآءِ ط مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ لا وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ
اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

Marfat.com

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ٍۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور قیامت کا معاملہ بس ایسا ہوگا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ہ اور اللہ نے تمہیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کسی چیز کو نہ جانتے تھے اور اس نے تمھارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے تا کہ تم شکر کرو ہ کیا لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضا میں مسخر ہو رہے ہیں ان اللہ کے علاوہ کوئی نہیں تھامتا اس میں ایمان والوں کے لئے چند دلیلیں ہیں ہ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تمہارے رہنے کی جگہ بنائی اور تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے خیمے بنائے جن کو تم سفر اور رہنے کے دن ہلکا پھلکا اٹھاتے ہو اور ان کی اون اور روں اور بالوں سے گھر کا سامان اور فائدے کی چیزیں ایک مدت تک بنائیں ہ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی مخلوقات کے سائے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے لئے چھپنے کی جگہ بنائی اور تمہارے لئے ایسے کرتے بنائے جو گرمی کا بچاؤ ہیں اور ایسے کرتے جو تمہاری لڑائی میں حفاظت کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتے ہیں تا کہ تم فرمانبردار رہو ہ پس اگر وہ اعراض کریں تو تمھارے اوپر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ہ وہ لوگ خدا کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر وہ اس کے منکر ہو جاتے ہیں اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں ہ اور جس دن ہم ہر امت میں ایک گواہ اٹھائیں گے پھر انکار کرنے والوں کو ہدایت نہ دی جائی گی اور نہ ان سے توبہ لی جائے گی ہ اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی ہ اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب یہی ہمارے وہ شرکاء ہیں جن کو ہم تجھے چھوڑ کر پکارتے تھے تب وہ بات ان کے اوپر ڈال دیں گے کہ تم جھوٹے ہو ہ اور اس دن وہ اللہ کے آگے جھک جائیں گے اور ان کی افتراپردازیاں ان سے گم ہو جائیں گی ہ جنھوں نے انکار کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے بوجہ اس فساد کے جو وہ کرتے تھے ہ اور جسدن ہم ہر امت میں ایک گواہ انھیں میں سے ان پر اٹھائیں گے اور تمہیں ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر کتاب اتاری ہے ہر چیز کو کھول دینے کے لئے وہ ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے فرماں برداروں کے لئے ہ

تشریح: صرف اللہ رب العزت ہی کو حاصل ہے علم جملہ مغیبات سمائیہ وارضیہ کا اور یہ اس کا کمال علمی ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور کمال قدرت کی یہ حالت ہے کہ قیامت جس کو تم محال اور ناممکن سمجھتے ہو اس کا معاملہ اس کے نزدیک ایسا ہے جیسا پلک جھپکنا یعنی جس طرح تم کو پلک جھپکانے میں دیر نہیں لگتی یوں ہی اسے قیامت قائم کرنے میں کچھ دیر نہیں لگتی یا یوں کہو کہ وہ قیامت کا معاملہ پلک جھپکانے سے بھی قریب تر ہے کیونکہ تمہارے پلک جھپکانے میں اسباب وآلات کی مساعدت اور اللہ رب العزت کی مشیت کی ضرورت ہے اور تم اپنے ارادے سے پلک جھپکا سکتے نہیں۔ اور اللہ رب العزت کو کسی چیز کی ضرورت نہیں اور وہ صرف اپنے ارادہ سے قیامت برپا کر سکتے ہیں اور یہ کوئی قابلِ انکار بات نہیں کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ وہ اپنے جملہ کمالات میں منفرد ہے۔

اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے ایسی حالت میں نکالا۔ کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور دیکھ لو کہ اب تمہاری کیا حالت

Marfat.com

ہے اب بتلاؤ کہ دوسرا کوئی ایسا ہے جو یہ کام کر سکے جب کوئی نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ منفرد ہے اور اس نے تمہارے لئے بدیں توقع کہ تم شکر کرو کان اور آنکھیں اور دل بنائے جن سے تم سنتے اور دیکھتے اور سمجھتے ہو۔ اب بتلاؤ کیا اور کوئی ایسا کر سکتا ہے جب نہیں کر سکتا۔ تو تم ان نعمتوں کا شکر کیوں نہیں کرتے اور اپنے منعم کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔

کیا ان لوگوں نے پرندوں کو فضاء آسمان میں مسخر ہونے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ کہ ان کو اس خدا کے سوا کوئی تھامے نہیں ہوتا۔ اس میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو مانیں کیونکہ جن امور کے اجتماع سے یہ ہیئت پیدا ہوئی ہے وہ سب ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک کام بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا مثلاً ایک پر ہی کو لے لو پھر اس کے ریشوں کو دیکھو۔ اور بتلاؤ کہ کوئی پر کا ایک ریشہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

اور خدا نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو جائے سکونت بنایا۔ اور تمہارے لئے مویشی کی کھالوں کے گھر خیمے بنائے جن کو تم کوچ کے روز اقامت کے روز ہلکا پاتے ہو۔ کہ نہ تمہیں ان کو اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور نہ ان کو قائم کرنے میں دقت ہوتی ہے اور ان میں سے بھیڑوں کی اون اور اونٹوں کی اون اور بکریوں کے بالوں سے تمہارے گھر کا سامان اور ایک وقت تک نفع حاصل کرنے کی چیزیں بنائیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان چیزوں کو جن کو اس نے پیدا کیا ہے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں رہنے کی جگہ بنائیں جیسے غار وغیرہ اور تمہارے لئے وہ کرتے بنائے جو تمہیں گرمی، سردی سے بچاتے ہیں اور وہ کرتے بھی جو لڑائی سے تمہاری حفاظت کرتے ہیں جیسے زرہیں وغیرہ دیکھو یوں اللہ رب العزت تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتے ہیں۔ امید ہے کہ تم اطاعت قبول کرو گے۔

الغرض اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو بتا دیں اب اگر یہ ان سے اعراض کریں جیسا کہ ان کی حالت سے ظاہر ہے تو آپ کا کچھ حرج نہیں کیونکہ آپ کے ذمہ صاف صاف پیام پہنچا دینا ہے۔ منوا دینا آپ کے ذمہ نہیں ہے یہ لوگ اللہ رب العزت کے انعام کو علمی طور پر پہچانتے ہیں پھر عملی طور پر نہیں پہچانتے یعنی اس کے مقتضے پر عمل نہیں کرتے۔ کیونکہ پہچاننے کا مقتضیٰ یہ ہے کہ منعم کی اطاعت کی جائے مگر وہ مخالفت کرتے ہیں اور ان میں سے بہت سے تو اس کی مخالفت پر یوں اڑے ہوئے ہیں کہ گویا وہ ان نعمتوں کے بالکل منکر ہی ہیں۔

اور جس روز ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ جو کہ ان کا نبی ہوگا قائم کریں گے اس روز وہ ان کے خلاف گواہی دے گا پھر کافروں کو نہ عذر و معذرت کی اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے خدا کو رضا مند کرنے کی خواہش کی جائے گی۔

اور جب وہ لوگ جو ظلم پر کمر بستہ تھے۔ عذاب کو دیکھیں گے تب تو اور بھی بری حالت ہوگی۔ کیونکہ نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی اور جب وہ لوگ جو شرک پر مصر رہے تھے۔ اپنے معبودوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے اللہ یہ ہیں ہمارے وہ معبود جن کو ہم آپ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ اس پر وہ ان سے یوں خطاب کریں گے کہ تم یقیناً جھوٹے ہو۔ ہم نے تمہیں کب گمراہ کیا تھا تم خود گمراہ ہوئے۔ یا شیاطین نے گمراہ کیا۔ جن کا تم کہنا مانتے تھے ہم نے کیا کیا اور وہ اس روز اللہ رب العزت کے سامنے مصالحت پیش کریں گے۔ اور وہ سب باتیں ان سے غائب ہو جائیں گی۔ جو وہ

Marfat.com

بنایا کرتے تھے مثلاً یہ کہ قیامت ناممکن ہے، عذاب ناممکن ہے۔ ہمارے بت خدا کے شریک اور ہمارے سفارشی ہیں وغیرہ وغیرہ۔
الغرض جن لوگوں نے خود کفر پر اصرار کیا۔ اور دوسروں کو قولاً یا فعلاً، خدا کی راہ سے روکا قولاً یوں کہ لوگوں کو کفر کی ترغیب دی۔ اور فعلاً یوں کہ دوسرے کے لئے نمونہ بنے اور انہوں نے ان کی تقلید کی ان کو ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ بدیں وجہ کہ وہ خرابی کرتے تھے اور کفر کو مٹنے نہ دیتے تھے جو کہ عین فساد ہے۔

اور جس روز ہم ہر گروہ میں سے ان کے خلاف ایک گواہ قائم کریں گے اس روز ہم دوسرے رسولوں کو ان کی امتوں کے مقابلہ میں گواہ بنا کر لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنا کر لا دیں گے۔ یہ واقعات ہیں قیامت کے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب یوں نازل کی ہے۔ کہ وہ توضیح ہے ہر ضروری بات کی چنانچہ اس میں پہلے واقعات بھی ہیں اور آئندہ کے واقعات بھی ہیں احکام بھی ہیں دلائل بھی وعدو عید بھی اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے اطاعت کرنے والوں کے لئے پس یہ ایک جامع کتاب ہے اور یہ اللہ رب العزت کی مہربانی ہے آپ پر بھی اور دوسرے لوگوں پر بھی جس کی ان کو قدر کرنی چاہئے۔ اور اطاعت کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ ہمیں دین کی سمجھ عطا کی ہے۔ اور ہمارے اندر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کر رکھی ہے۔ ہمیں اطاعت کرنے والوں میں شامل کر رکھا ہے۔ ورنہ وہ لوگ بھی ہیں جو اس نعمت کبریٰ سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر ہمیشہ رحم فرماتا رہے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

18 مئی درس فیضان القرآن نمبر 138

سورۂ نحل آیت نمبر 90 تا 110 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ
تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

Marfat.com

اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِہَا وَ تَذُوۡقُوا
السُّوۡٓءَ بِمَا صَدَدۡتُّمۡ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۚ وَ لَکُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۹۴﴾
وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِعَہۡدِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ
خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنۡدَکُمۡ یَنۡفَدُ وَ مَا
عِنۡدَ اللّٰہِ بَاقٍ ؕ وَ لَنَجۡزِیَنَّ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ
مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ
مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۚ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا
یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ
الرَّجِیۡمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّہٗ لَیۡسَ لَہٗ سُلۡطٰنٌ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی
رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلۡطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ یَتَوَلَّوۡنَہٗ وَ الَّذِیۡنَ
ہُمۡ بِہٖ مُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَ اِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ ۙ وَّ اللّٰہُ اَعۡلَمُ
بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾
قُلۡ نَزَّلَہٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَ ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّہُمۡ
یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیۡ یُلۡحِدُوۡنَ اِلَیۡہِ
اَعۡجَمِیٌّ وَّ ہٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ

Marfat.com

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا
يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ
اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا
جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک اللہ حکم دیتا ہے عدل کا ٥ وراحسان کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور اللہ روکتا ہے فحشاء سے اور منکر سے اور سرکشی سے اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد دہانی حاصل کرو ٥ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں عہد کرلو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑ و اور تم اللہ کو ضامن بھی بنا چکے ہو بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ اور تم اس عورت کی مانند نہ بنو جس نے اپنا محنت سے کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ دیا تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بناتے ہو اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھ جائے اللہ اس کے ذریعہ سے تمھاری آزمائش کرتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس چیز کو اچھی طرح تم پر ظاہر کردے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو ٥ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک بنا دیتا لیکن وہ بے راہ کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور

Marfat.com

ہدایت دے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ضرور تم سے تمھارے اعمال کی پوچھ ہوگی ٥ اور تم اپنی قسموں کو آپس میں فریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جمنے کے بعد پھسل جائے اور تم اس بات کی سزا چکھو کہ تم نے اللہ کی راہ سے روکا اور تمھارے لئے ایک بڑا عذاب ہے ٥ اور اللہ کے عہد کو تھوڑے فائدے کے لئے نہ بیچو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ٥ جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور جو لوگ صبر کریں گے ہم ان کے اچھے کاموں کا اجر ان کو ضرور دیں گے ٥ جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اس کو زندگی دیں گے ایک اچھی زندگی اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کا ہم ان کو بہترین بدلہ دیں گے ٥ پس جب تم قرآن کو پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو ٥ اس کا زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان والے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ٥ اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ٥ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اتارتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تم گھڑ لائے ہو بلکہ ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے ٥ کہو کہ اس کو روح القدس نے تمھارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور وہ ہدایت اور خوش خبری ہے فرماں برداروں کے لئے ٥ اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو تو ایک آدمی سکھاتا ہے جس شخص کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان ہے ٥ بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ ان کو کبھی راہ نہیں دکھائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ جھوٹ تو وہ لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں ٥ جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوگا سوا اس کے جس پر زبردستی کی گئی ہو بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو لیکن جو شخص دل کھول کر منکر ہو جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کو بڑی سزا ہوگی ٥ یہ اس واسطے کہ انھوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا اور اللہ منکروں کو راستہ نہیں دکھاتا ٥ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر مہر کر دی اور یہ لوگ بالکل غافل ہیں ٥ لازمی بات ہے کہ آخرت میں یہ لوگ گھاٹے میں رہیں گے ٥ پھر تیرا رب ان لوگوں کے لئے جنھوں نے آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور قائم رہے تو ان باتوں کے بعد بیشک تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اے لوگو! اللہ رب العزت تم کو ہر معاملہ میں انصاف اور نیکی کا اور رشتہ دار کو دیتے رہنے کا حکم کرتے ہیں اور بے حیائی کی بات جیسے زنا اور دوسری ہر بری بات اور خاص کر ظلم و سرکشی سے منع کرتے ہیں پس تم کو کرنے کے کام کرنے چاہئیں۔ اور نہ کرنے کے کاموں سے بچنا چاہئے۔ وہ تم کو نصیحت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ تم مانو گے کیونکہ یہ تمام باتیں ماننے کے قابل ہیں۔ اور تمہارا ان میں فائدہ ہے۔

اور خدا کے عہد کو جس کو تم نے خدا کے بیچ میں ڈال کر کیا ہے پورا کرو۔ جبکہ تم عہد کر لو۔ اور قسموں کو ان سے مستحکم کرنے کے بعد نہ توڑو۔ جبکہ تم اپنے متعلق خدا کو ضامن بنا چکے ہو کیونکہ اللہ رب العزت جانتے ہیں ان تمام باتوں کو جو تم کرتے ہو۔ پس بصورت خلاف ورزی اس کے احکام کے اور بصورت اس کے ذمہ داری میں رخنہ اندازی کے اور اس کے عہد کو توڑنے کے وہ تم سے باز پرس کریں گے۔

Marfat.com

اور تم عہد شکنی و قسم شکنی کر کے اس احمق عورت کی طرح نہ ہو جس نے حماقت سے اپنے کاتے ہوئے سوت کو بعد مضبوطی کے اور بغیر اس کے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے توڑنے کے اور دوبارہ کاتنے کے قابل ہو بلکہ محض بلا وجہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو۔ بحالیکہ تم اپنی قسموں کو آپس کی دغا بناؤ۔ بدیں وجہ کہ ایک ایسی جماعت ہو کہ وہ دوسری جماعت سے زائد ہے۔ اور تم مختصر جماعت کے ساتھ رہنے میں جن میں تم بذریعہ عہد و پیمان اور قسمی کے داخل ہو چکے ہو۔ اپنا نقصان سمجھتے ہو۔ اور اس لئے بڑی جماعت میں شریک ہونا چاہتے ہو۔ خلاصہ یہ کہ تم کسی چھوٹی جماعت کے ساتھ معاہدہ کر کے اسے اس خیال سے نہ توڑو کہ دوسری طرف بڑی جماعت ہے۔ کیونکہ اس میں دو خرابیاں ہیں ایک یہ کہ تمہاری مثال اس احمق عورت کی سی ہوگی جس نے اپنا اچھا خاصا سوت محض حماقت سے بلا وجہ توڑ دیا۔ دوسرے اس صورت میں وہ تمہاری قسمیں قسمیں نہ رہیں گے۔ بلکہ وہ آپ کی دغا اور فریب اور دھوکہ دہی ہو جائے گی اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن کو کوئی عاقل اور شریف آدمی پسند نہیں کر سکتا پس تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ تم کو واضح ہو کہ اللہ رب العزت اس سے تمہارا امتحان کر رہے ہیں کہ اللہ رب العزت کی اطاعت کرتے ہو یا اپنی مصالح کی بنا پر مخالفت۔ اور وہ قیامت میں تمہارے سامنے ان باتوں کو کھول دیں۔ جن میں تم اللہ رب العزت کے حکم سے اختلاف کر رہے ہو۔ جس پر تم کو ندامت ہوگی اور تم پچھتاؤ گے۔

اور تم نہ سمجھنا کہ ہم بھی کچھ چیز ہیں۔ کہ ہم اللہ رب العزت کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر خدا چاہتا ہے تو تم کو مجبور کر کے ایک جماعت بنا دیتا اور تمہیں اختلاف کی مجال نہ ہوتی لیکن وہ بمقتضائے حکمت امتحان کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ وہ جسے چاہتا ہے اسے اس کے سوء اختیار کے سبب گمراہ کرتا ہے۔ اور وہ جسے چاہتا ہے اسے اس کے حسن اختیار کے سبب ہدایت دیتا ہے۔ اور تم خوب سن لو کہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت باز پرس ہوگی کیونکہ تم کو اچھے اور برے کاموں کا اختیار دیا گیا ہے اور ہمارے گمراہ کرنے اور ہدایت کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی ہدایت یا گمراہی پر مجبور کرتے ہیں۔ اور اس لئے وہ بے قصور ہے۔ بلکہ ہماری مشیت اس کے اختیار کے موافق ہے۔ پس اس سے اپنے کو بے قصور سمجھ کر بے فکر نہ ہو جانا۔

اور چونکہ تم سے تمہارے اعمال کی ضرور باز پرس ہوگی۔ اس لئے تم سے پھر کہا جاتا ہے کہ اپنی قسموں کو آپس کی دغا اور دھوکہ دہی نہ بنانا۔ جس سے کوئی پاؤں اپنے خدا کی راہ پر جمنے کے بعد پھسل جائے یعنی دوسرے لوگ بھی تمہاری دیکھا دیکھی میں بدعہدی کریں۔ یا تمہاری بدعہدی کو دیکھ کر لوگ اسلام سے بدظن ہو جائیں اور تم اس وجہ سے کہ تم نے اس پھسلنے والے کو خدا کی راہ سے روکا عذاب کا مزہ چکھو۔ اور تمہیں اس صورت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

اور تم خدا کے عہد کے بدلے میں جو کہ تم نے اس کو بیچ میں ڈال کر کیا ہے تھوڑی قیمت نہ لو کہ کسی دنیاوی نفع کے خیال سے اس عہد کو نظرانداز کر دو دیکھو جو چیز خدا کے یہاں تمہارے لئے ایفاء عہد کے معاوضہ میں ہے وہ باقی رہنے والی ہے اب تم سمجھ سکتے ہو کہ فانی کو باقی سے کیا نسبت ہے اور تم ان باتوں کو محض دل خوش کن نہ سمجھنا بلکہ یہ پکی بات ہے۔ کہ جو لوگ اپنے عہد پر جمے رہے اور کسی دنیاوی غرض سے اس سے نہیں ہٹے ان کو ہم ان کا معاوضہ ان کے کاموں سے بہتر دیں گے جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

کیونکہ ہمارا قانون ہے کہ جو کوئی مرد عورت ایسی حالت میں نیک کام کرے کہ وہ مومن ہو اسے ہم دنیا میں عمدہ زندگی سے زندہ رکھیں گے کیونکہ اس کی یہ زندگی ایک وفادارانہ زندگی ہوگی۔ جو اپنے آقا کی اطاعت میں صرف ہوگی اور اس سے بہتر کونسی زندگی

Marfat.com

اور آخرت میں انہیں ان کا معاوضہ ان کے کاموں سے بہتر دیں گے۔ جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

اور جب کہ عمل صالح ایسی اچھی چیز ہے۔ تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ قرآن پڑھیں جو کہ ایک عمل صالح ہے تو آپ بھی شیطان مردود سے خدا سے پناہ مانگا کریں۔ کہ مبادا وہ کوئی رخنہ اندازی کرے اور اس نیک عمل میں کوئی نقصان پیدا ہو جائے۔ اور آپ یہ حکم سن کر گھبرائیں نہیں کیونکہ اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں ہے جو ''خدا پر'' ایمان لے آئے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا قابو صرف ان لوگوں پر ہے جو اس کو اپنا سرپرست بنائے ہوئے ہیں اور بالخصوص ان پر جو اس کے بدولت شرک میں مبتلا ہیں لہذا وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اور آپ کے اس سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر استعاذہ کی ضرورت کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عدم تسلط اللہ رب العزت ہی کی عصمت و حفاظت سے تو ہے پس اس میں اسی عصمت و حفاظت کی درخواست ہے پس استعاذہ منافی عصمت نہیں، بلکہ موید عصمت ہے، اس جگہ چونکہ قرأت قرآن اور مشرکین کا تذکرآ گیا تھا اس لئے اللہ رب العزت مشرکین کے ان اعتراضات کو رد کرتے ہیں۔ جو قرآن سے متعلق ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ شیطانی تسلط ان لوگوں پر ہے۔ جو اس کی بدولت شرک میں گرفتار ہیں۔

اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب ہم ایک آیت کو منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسری آیت رکھتے ہیں۔ اور یہ کوئی بیجا بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔ جس کو وہ نازل کرتا ہے اور اس لئے ہر ایک آیت بجائے خود صحیح ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ کل تک تم یہ کہتے تھے اور آج اس کے خلاف کہتے ہو۔ لہذا تم ضرور یہ باتیں خود بناتے ہو مگر یہ ان کا اعتراض تو بالکل غلط ہے اور وہ ان کی بنائی ہوئی نہیں ہیں بلکہ بہت سے ان میں جانتے نہیں کہ اللہ رب العزت ہر وقت کے مناسب احکام صادر فرماتے ہیں۔ اور اس لئے ایک وقت میں ایک حکم ہوتا ہے اور دوسرے وقت میں دوسرا آپ کہئے کہ اس کو روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا ہے اور اس غرض سے نازل کیا ہے تا کہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور ایسی حالت میں نازل کیا ہے کہ وہ اطاعت قبول کرنے والوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

اور ہم ضرور جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کو کوئی آدمی تعلیم کرتا ہے مگر یہی بالکل غلط ہے جس کی ایک بہت کھلی دلیل یہ ہے کہ جس کی طرف وہ اس کی نسبت کرتے ہیں۔ اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے پس یہ اس کی تعلیم کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ مضامین وہ بتلاتا ہے اور یہ ان کو اپنی زبان میں ادا کرتے ہیں پس یہ اس کی تعلیم کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ مضامین وہ بتلاتا ہے۔ اور یہ ان کو اپنی زبان میں ادا کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ان معترضین کا مطلب یہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک مستقل اعتراض ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ ان مضامین کو تم بھی اپنی زبان میں ادا کر کے دکھلاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ خیر یہ بات بہت کھلی ہوئی ہے لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آتی وجہ یہ کہ جو لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لانا چاہتے اور معاندانہ انکار کرتے ہیں خدا ان کو ہدایت نہیں کرتا اور ان کو اس عناد و تکذیب پر سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا رسول کیوں جھوٹ گھڑنے لگے جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے۔ اور یہ ہی سراسر جھوٹے ہیں نہ کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

چونکہ مشرکین کے اس قسم کے مغالطوں سے اندیشہ ہے کہ کوئی مسلمان بھی شبہ میں پڑ کر مرتد ہو جائے۔۔ اس لئے مسلمانوں کو یہ قانون سنایا جاتا ہے کہ جو کوئی خدا کو ماننے کے بعد اس کا منکر ہو جائے۔ لیکن جو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس لئے وہ کوئی کفر کی بات

Marfat.com

صرف زبان سے ادا کر دے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہوا اور اس میں شک وشبہ اور خلجان نہ ہو۔ وہ مراد نہیں۔ بلکہ وہ شخص مراد ہے جو دل کھول کر کفر کرے۔ پس ایسے لوگوں پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے حیات دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور ایمان لانا نہیں چاہا اور اس وجہ سے کہ اللہ رب العزت ایسے کافروں کو ہدایت نہیں کرتا پس چونکہ نہ انہوں نے ہدایت چاہی اور نہ خدا نے انہیں ہدایت دی اور اس لئے وہ کافر ہے۔ اور کفر کی سزا غضب اور عذاب معلوم ہے لہذا ان کے لئے وہ سزا ہے۔

یہ لوگ جو جی کھول کر کفر کرتے ہیں وہ لوگ ہیں کہ خدا نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر مہر کر دی ہے اور یہی لوگ سراسر حق سے بے خبر ہیں لہذا ضرور ہے کہ آخرت میں وہی پورے گھاٹے میں رہیں گے پھر برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے بعد اس کے کہ ان کو کفار کی طرف سے ایمان پر تکلیفیں دی گئیں انہوں نے کفر اختیار نہیں کیا بلکہ اپنا گھر چھوڑ دیا پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ خدا کی راہ میں جہاد بھی کیا اور جو تکلیفیں ہجرت یا جہاد وغیرہ میں پہنچیں ان پر صبر کیا ان لوگوں کے لئے ان امور کے بعد آپ کا رب بڑا بخشنے والا۔ اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

یاد رکھیں جنہوں نے اسلام کی مخالفت کر رکھی ہے وہ سن لیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نہ سننے کا نہ سمجھنے کا اور نہ بولنے کا عذاب مسلط کر رکھا ہے۔ ایسے لوگ بد بخت ہیں بلکہ قرآن مجید نے تو انہیں چوپائے سے تعبیر دے رکھی ہے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ ہمیں تو شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم خدائی احکام کو اسکی توفیق سے سمجھتے ہیں اللہ سے دعا ہے کہ مزید سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

19 رمئی درس فیضان القرآن نمبر 139

سورۂ نحل آیت نمبر 111 تا 128 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ
عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ

Marfat.com

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَؕ(۱۱۶)
مَتَاعٌ قَلِیْلٌ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۱۷) وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا
حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا
اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ(۱۱۸) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۠(۱۱۹) اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ
حَنِیْفًاؕ وَ لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۙ(۱۲۰) شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ اِجْتَبٰىهُ
وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۱۲۱) وَ اٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةًؕ وَ اِنَّهٗ
فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَؕ(۱۲۲) ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۱۲۳) اِنَّمَا جُعِلَ
السَّبْتُ عَلَى الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ(۱۲۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ
اَحْسَنُؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِیْنَ(۱۲۵) وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖؕ
وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ(۱۲۶) وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا

Marfat.com

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جس دن ہر شخص اپنی ہی طرف داری میں بولتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اسکے کیے کا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ٥ اور اللہ ایک بستی والوں کی مثال بیان کرتا ہے کہ وہ امن واطمینان میں تھے ان کو ان کا رزق فراغت کے ساتھ ہر طرف سے پہنچ رہا تھا پھر انھوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کو ان کے اعمال کے سبب سے بھوک اور خوف کا مزا چکھایا ٥ اور ان کے پاس ایک رسول انھیں میں سے آیا تو اس کو انھوں نے جھوٹا بتایا پھر ان کو عذاب نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ٥ سو جو چیزیں اللہ نے تم کو حلال اور پاک دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ٥ اس نے تو تم پر صرف مردار کو حرام کیا ہے اور خون کو اور سور کے گوشت کو اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ وہ نہ طالب ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور اپنی زبانوں کے گھڑے ہوئے جھوٹ کی بناء پر یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹی تہمت لگاؤ جو لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگائیں گے وہ فلاح نہیں پائیں گے ٥ وہ تھوڑا سا فائدہ اٹھالیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کردی تھیں جو ہم نے اس سے پہلے تمہیں بتا چکے ہیں کہ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ٥ پھر تمھارا رب ان لوگوں کے لئے جنھوں نے جہالت سے برائی کرلی اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کی تو تمھارا رب اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ٥ بیشک ابراہیم ایک الگ امت تھا اللہ کا فرماں بردار اور اس کی طرف یکسو اور وہ شرک کرنے والوں میں نہ تھا ٥ وہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا تھا خدا نے اس کو چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کی ٥ اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی بھلائی دی اور آخرت میں بھی وہ اچھے لوگوں میں سے ہو گا ٥ پھر ہم نے تمھاری طرف وحی کی کہ ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو یکسو تھا اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ٥ سبت انھیں لوگوں پر عائد کیا گیا تھا جنھوں نے اس میں اختلاف کیا تھا اور بے شک تمھارا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ اختلاف کررہے تھے ٥ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اچھے طریقے سے بحث کرو بے شک تمھارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ پر چلنے والے ہیں ٥ اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمھارے ساتھ کیا گیا ہے اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر اور صبر کرو اور تمھارا صبر خدا ہی کی توفیق سے ہے اور تم ان پر غم نہ کرو اور جو کچھ تدبیریں وہ کررہے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو ٥ بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرنے والے ہیں

Marfat.com

تشریح: قیامت کے روز ہر شخص اپنی طرف سے صفائی کے لئے حجت کرنے آئے گا لیکن حجت بے سود ہوگی اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اللہ رب العزت ایک ایسی بستی کو تمہاری عبرت کے لئے مثال کے طور پر بیان فرماتے ہیں۔ جو کہ بے خطر اور بالکل مطمئن تھی۔ جس کے پاس اس کا رزق ہر جگہ سے کثرت سے آتا تھا اس پر اس نے اللہ رب العزت کی نعمتوں کی ناقدری کی جس پر اللہ رب العزت نے ان کو ان کے اعمال کی بدولت جو وہ کرتے تھے۔ بھوک اور خوف کے عذاب کا مزہ چکھایا اور ان کے پاس انہیں میں سے رسول آیا اس پر انہوں نے اس کی تکذیب کی جس پر انہیں ایسی حالت میں عذاب نے آ پکڑا کہ وہ ظلم پر کمر بستہ تھے اور کسی طرح ماننا نہ چاہتے تھے جب یہ مثال سن چکے، تو اب تم لوگ اس سے عبرت حاصل کرو۔ اور تحریم حلال کر کے جو کہ مستلزم ہے تکذیب رسول کو خدا کی نعمتوں کی ناشکری نہ کرو۔

اور جو چیزیں خدا نے تمہیں کھانے کو دی ہیں ان کو بطور حلال طیب کے کھاؤ۔ اور خدا کی نعمت کا شکر کرو۔ اگر تم اسی کی پرستش کرتے ہو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے لیکن اگر یہ دعویٰ صحیح نہیں تو دوسری بات ہے ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ خدا نے تم پر وہ چیزیں حرام نہیں کیں جن کی حرمت کے مشرکین مدعی ہیں۔

بلکہ اس نے صرف تم پر مردار خون اور سور کا گوشت اور وہ چیزیں جو غیر اللہ کے نامزد کی جائیں یہ چیزیں حرام کی ہیں جن کو یہ مشرکین حلال جانتے ہیں اب جو شخص ان کے کھانے کے لئے بھوک وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو بحالیکہ نہ وہ مطلق طور پر ان کو حلال سمجھ کر اللہ رب العزت کے مقابلہ میں سرکشی کرنے والا ہو۔ اور نہ بلا ضرورت یا ضرورت سے زائد کھا کر حد سے بڑھنے والا ہو تو اس کے لئے یہ چیزیں مباح ہیں کیونکہ اللہ رب العزت بہت بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ لہذا صرف اس نے یہ ہی نہیں کیا کہ صرف مواخذہ اٹھا لے اور حرمت باقی رکھے بلکہ اس خاص حالت میں ان کی حرمت بھی اٹھا دی اور تم کو چاہئے کہ تم ان چیزوں کی نسبت جن کی نسبت محض تمہارا غلط بیان ہے یہ نہ ہو کہ یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے تا کہ اس طرح تم خدا پر بہتان باندھو گے کیونکہ جس چیز کو خدا نے حلال یا حرام نہیں کیا۔ اس کی نسبت بلا وجہ ایسا دعویٰ کرنا کھلا ہوا بہتان ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ خدا پر افتراء کرتے ہیں۔ وہ کامیاب نہ ہوں گے چنانچہ دنیاوی ناکامی ان کی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے خصم کے مقابلہ میں اپنے صدق کے ثابت کرنے سے عاجز ہیں اور آخرت کی ناکامی ظاہر ہے۔ رہا چند روز نعمت دنیا سے متمتع ہو لینا سو یہ کامیابی نہیں کیونکہ یہ بہت قلیل تمتع ہے اور آخرت میں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔

اور اشیاء مذکورہ کے علاوہ ہم نے خاص یہود پر وہ چیزیں حرام کیں تھیں جن کو ہم آپ سے پیشتر سورۂ انعام میں بیان کر چکے ہیں اور یہ ہم نے ان پر ظلم نہ کیا تھا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ہیں اور یہ سزا تھی اس ظلم کی۔ خیر جرائم کی سزا کا تو تم کو علم ہو چکا اس کے بعد یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ صرف یہی نہیں کہ جو کوئی کسی طرح کا قصور کرے تو لامحالہ اسے سزا ہوگی بلکہ جن لوگوں نے نادانی سے کوئی برائی کر لی۔ پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی تو آپ کا رب اس توبہ کے بعد ان لوگوں کے لئے بہت بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اس لئے جو لوگ اب تک گناہ کرتے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اب توبہ کر لیں اور اپنی حالت درست کر لیں تا کہ ان کو معاف کر دیا جائے اور ان پر رحم کیا جائے مشرکین و اہل کتاب دونوں مدعی ہیں کہ ہم ملت ابراہیمیہ پر ہیں۔ لہذا ہم تمہیں بتلاتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کا کیا مذہب تھا۔

Marfat.com

یقیناً ابراہیم علیہ السلام ایک مقتدا اللہ رب العزت کے مطیع سیدھے مسلمان تھے۔ اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ خدا کی نعمتوں کی قدر کرنے والے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ بنایا تھا۔ اور جن کو سیدھے رستہ پر چلایا تھا۔ اور ہم نے انہیں دنیا میں خوبیاں دی تھیں اور آخرت میں اچھے لوگوں میں سے ہوں گے یہ حالت تھی ابراہیم علیہ السلام کی اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا دعویٰ ملت ابراہیم پر ہونے کا غلط ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کی طرف یہ وحی کی کہ آپ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی پیروی کریں بحالیکہ وہ سیدھے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ چنانچہ آپ بحمد اللہ اسی مذہب پر ہیں۔ اور اس طرح ملت ابراہیم علیہ السلام پر ہونا آپ کے لئے ثابت ہے۔ نہ کہ ان کے لئے لہذا ان مدعیوں کو چاہئے کہ اگر وہ درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا اتباع کریں، کیونکہ یہی ملت ابراہیمی ہے۔

اور اگر آپ کے ہفتہ کی تعظیم نہ کرنے سے اہل کتاب کو یہ اعتراض ہو کہ آپ ملت ابراہیمی کے مخالف ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تعظیم سبت ابراہیم علیہ السلام پر واجب نہ تھی۔ اور تعظیم سبت انہیں لوگوں پر قائم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں عملاً اختلاف کیا اور اس کی تعظیم چھوڑ دی یعنی خود یہود پر جو آج ملت ابراہیمی پر ہونے کے مدعی ہو کر دوسروں پر غلط طعن کرتے ہیں کہ تم ملت ابراہیمی پر نہیں ہو پس تعظیم سبت ملت ابراہیمی پر ہونے کا مبنی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابراہیم تعظیم سبت نہ کرتے تھے علاوہ ازیں انہوں نے خود اس میں اختلاف کیا اور اس کو چھوڑا۔ لہذا وہ اس لئے بھی ملزم ہیں۔ کہ اگر درحقیقت یہ ملت ابراہیم ہے اور اس کا ترک موجب الزام ہے تو خود تم نے کیوں چھوڑا اور ان کو واضح رہے کہ تمہارا رب قیامت میں ان کے درمیان ان تمام امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ حق کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں جن میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ آیا درحقیقت ملت ابراہیمی پر وہ تھے یا مسلمان پس ان کو چاہئے کہ وہ ضد کو چھوڑ کر حق کو قبول کریں اور اختلاف نہ کریں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس علم صحیح کے ذریعہ سے جو آپ کو آپ کے رب نے دیا ہے۔ اور عمدہ نصیحت کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنے رب کے رستہ کی طرف بلائیے۔ اور ان سے عمدہ طریق سے بحث کیجئے جس سے وہ اچھی طرح محجوج ہو جائیں اور ان کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے۔ کیونکہ آپ بالکل صحیح رستہ پر ہیں۔ اور ان لوگوں کا آپ کو غلطی پر بتلانا سراسر جہل ہے اللہ رب العزت ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستہ سے بھٹک گئے اور ان کو بھی جانتا ہے جو صحیح رستہ پر ہیں۔ وہ آپ کے صحیح رستہ پر ہونے کی شہادت دیتا ہے تو آپ ان احمقوں کی باتوں کی طرف التفات نہ کیجئے اور برابر اس رستہ کی طرف دعوت دیتے رہئے۔

اور چونکہ یہ لوگ صرف زبانی ہی مزاحمت پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ مسلمانوں کو تکلیف بھی پہنچاتے ہیں اس لئے اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ اگر تم انہیں سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہے اور زیادتی نہ کرو اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خاص طور پر حکم دیا جاتا ہے۔ کہ آپ بھی ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور یہ سمجھیں کہ آپ کا صبر بھی اللہ رب العزت ہی کی مدد سے ہے۔ اور نہ ان لوگوں پر کڑھیں کیونکہ اس کا بجز اپنے کو تکلیف دینے کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔ اور نہ ان کی شرارتوں سے دل تنگ ہوں کیونکہ وہ آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ رب العزت ان لوگوں کے ساتھ اور ان کے معین و مددگار اور ان کے حال سے واقف ہیں جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور جو کہ نیکوکار ہیں۔

Marfat.com

یاد رکھیں لوگوں کو اپنے رب کی طرف حکمت اور دانائی سے بلائیں۔ اچھی باتوں اور مثالوں کے ذریعے بلائیں۔ اور ان سے جھگڑے مت کرو اور نہ ہی ان کو برا بھلا کہہ کر دعوت کی طرف بلائیں۔ بلکہ دعوت کی طرف بلانے کیلئے بہترین طریقہ اختیار کریں۔ جس سے لوگوں کے اندر جذبہ ایمان اور جذبہ صادق پیدا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپکی باتوں سے وہ بیزار ہو کر بھاگ جائیں بلکہ لوگوں کو دین کے خلاف کرتے پھریں کیونکہ رب کائنات کو پتہ ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے تمہارا کام دعوت وارشاد کا ہوتا ہے۔ شر پھیلانے کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ بنی اسرائیل

سورۃ بنی اسرائیل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 111 اور رکوع کی تعداد 12 ہے کلمات کی تعداد 1582 اور حروف کی تعداد 6710 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 03 میں ہے۔ بنی اسرائیل سے مراد اسرائیل کی اولاد ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یا لقب اسرائیل تھا، جو عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے اللہ کا بندہ۔ چونکہ اس کا مطلب حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے، اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ بنی اسرائیل رکھا گیا ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 17 ہے جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 50 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 111: واقعہ معراج کے ابتدائی حصہ کا ذکر، قوم آل یعقوب کا تذکرہ ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب عبداللہ ہے، نیکی کا مفہوم، اجر اپنے لئے ہے، قرآن سیدھی راہ دکھاتا ہے، انسان جلد باز ہے کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا جو دنیا چاہے گا اسے دنیا ملے گی لیکن ٹھکانا جہنم ہے اور جو آخرت کا طلبگار ہوگا اسے دنیا بھی ملے گی اور آخرت بھی۔ والدین کے ساتھ حسن وسلوک کرو، فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ فیملی پلاننگ کا تصور ہے اولاد کو ناحق قتل کرنا، زنا کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں فیملی پلاننگ کے قریب نہ جانا، زمین پر اکڑنا، قرآن مجید میں مختلف واقعات ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ مر کر دوبارہ زندہ ہونے کا تصور، انسان ناشکرا ہے جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔ حق آ گیا ہے اور باطل مٹ گیا قرآن باعث شفا ہے اور مومنین کے لئے باعث رحمت ہے روح کے متعلق پوچھتے ہیں نماز میں نہ بلند پڑھنا اور نہ آہستہ بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرو، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ ہے اللہ کی عظمت و کبریائی کا بیان ہے۔ اولاد آدم کی فضیلت کا تذکرہ، قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ پیش ہوگا کا بیان، اعمال ناموں کو ہاتھ میں دیئے جانے کا تذکرہ، صلوٰۃ تہجد کا ذکر، روح کے متعلق بیان، اللہ رب العزت کے اچھے اچھے ناموں کے متعلق ذکر ہے۔ شرک سے اجتناب کا ذکر۔

Marfat.com

Marfat.com

20 مئی درس فیضان القرآن نمبر 140

سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ
اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (۱) وَ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًاؕ (۲) ذُرِّیَّةَ مَنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (۳) وَ قَضَیْنَاۤ اِلٰى بَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا كَبِیْرًا (۴) فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ
اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا (۵)
ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ
وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا (۶) اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ۫
وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَاؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ

Marfat.com

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝٩ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٠ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝١١ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝١٢ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝١٣ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ ۝١٤ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝١٥
وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝١٦ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

Marfat.com

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا
بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ
لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ
دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ ہم اس کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٥ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا کہ میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ ٥ تم ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بیشک وہ ایک شکر گزار بندہ تھا ٥ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں بتا دیا تھا کہ تم دو مرتبہ زمین (شام) میں خرابی کرو گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے ٥ پھر جب ان میں سے پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے نہایت زور والے وہ گھروں میں گھس پڑے اور وعدہ پورا ہو کر رہا ٥ پھر ہم نے تمھاری باری ان پر لوٹا دی اور مال اور اولاد سے تمھاری مدد کی اور تمہیں زیادہ بڑی جماعت بنا دیا ٥ اگر تم اچھا کام کرو گے تو تم اپنے لئے اچھا کرو گے اور اگر تم برا کام کرو گے تب بھی اپنے لئے برا کرو گے پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اور بندے بھیجے کہ ہو تمھارے چہرے کو بگاڑ دیں اور مسجد (بیت المقدس) میں گھس جائیں جس طرح اس میں پہلی بار گھسے تھے اور جس چیز پر ان کا زور چلے اس کو برباد کر دیں ٥ بعید نہیں کہ تمھارا رب تمھارے اوپر رحم کرے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے اور ہم نے جہنم کو منکرین کے لئے قید خانہ بنا دیا ہے ٥ بلاشبہ یہ قرآن وہ راہ دیکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور وہ

Marfat.com

بشارت دیتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے ٥ اور یہ کہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اور انسان برائی مانگتا ہے جس طرح اس کو بھلائی مانگنا چاہیے اور انسان بڑا جلد باز ہے ٥ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹایا اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو اور ہم نے ہر چیز کو خوب کھول کر بیان کیا ہے ٥ اور ہم نے ہر انسان کی قسمت اس کے گلے کے ساتھ باندھ دی ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے لئے ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا ٥ پڑھ اپنی کتاب آج اپنا حساب لینے کے لئے تو خود ہی کافی ہے ٥ جو شخص ہدایت کی راہ چلتا ہے اور جو شخص بے راہی کرتا ہے وہ بھی نقصان کے لئے بے راہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم بھی سزا نہیں دیتے جب تک ہم کسی رسول کو نہ بھیجیں ٥ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوش عیش لوگوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ اس میں نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر بات ثابت ہوتی ہے پھر ہم اس بستی کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں ٥ اور نوح کے بعد کتنی ہی قومیں ہم نے برباد کر دی اور تیرا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے کے لئے اور ان کو دیکھنے کے لئے ٥ جو شخص دنیا کی نفعت کو چاہتا ہو اس کو ہم اس میں سے دے دیتے ہیں جتنا ہم جس کو دینا چاہیں پھر ہم نے اس کے لئے جہنم ٹھہرا دی ہے وہ اس میں داخل ہو گا بدحال اور راندہ ہو کر ٥ اور جس نے آخرت کو چاہا اور اس کے لئے دوڑ کی جو کہ اس کی دوڑ ہے اور وہ مومن ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی ٥ ہم ہر ایک کو تیرے رب کی بخشش میں سے پہنچاتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی اور تیرے رب کی بخشش کسی کے اوپر بند نہیں ٥ دیکھو ہم نے ان کے ایک کو دوسرے پر کس طرح فوقیت دی ہے اور یقیناً آخرت اور بھی زیادہ بڑی ہے درجہ کے اعتبار سے اور فضیلت کے اعتبار سے ٥ تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا ورنہ تو مذموم اور بے کس ہو کر رہ جائے گا ٥

تشریح: پہلے اتنی بات سمجھ لینی چاہئے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے اس وقت فرشتے اللہ رب العزت کے حکم سے رات کے وقت آپ کو بیت المقدس میں لے گئے اور آپ رات ہی میں واپس بھی آ گئے صبح کے وقت آپ نے اہل مکہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا انہوں نے اس کی تکذیب کی اور تمسخر کیا اور آپ سے بیت المقدس کے متعلق حالات دریافت کئے اتفاق سے یہ وہ باتیں تھیں جن کی طرف آپ نے اس وقت التفات نہیں فرمایا تھا اور اس لئے آپ کے ذہن میں نہیں تھیں۔ آپ سخت پریشان ہوئے اللہ رب العزت نے بیت القدس کو آپ کے سامنے کر دیا اور آپ نے ان کے سوالات کے جواب دیئے مگر اس پر بھی وہ لوگ انکار سے باز نہ آئے اور آپ کو جادوگر بتلایا۔ یہ تو واقعہ تھا۔ اب چونکہ اس واقعہ میں اللہ رب العزت کی قدرت کا انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تھی۔ اس لئے اللہ رب العزت اس سورت کو اپنی تنزیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور مخالفین کی دھمکی سے شروع فرماتے ہیں۔

پاک ہے ہر نقص و عجز سے وہ خدا جو اپنی کمال قدرت سے ایک شب جس کی تعیین نہیں کی گئی اپنے خاص اور پیارے بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے اس مسجد یعنی بیت المقدس کو لے گیا جو کہ مسجد حرام سے بہت دور ہے، جس کے گرداگرد ہم نے اکثر ثمار و اشجار سے برکتیں دے رکھی ہیں تا کہ ہم اس اپنے خاص بندے کو اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں کا معائنہ کرائیں اور وہ ہرگز ایسے تصرفات سے عاجز نہیں جیسا کہ ان منکرین کا خیال ہے اور یہ واقعہ اسراء بالکل صحیح ہے۔ جیسا کہ ہمارا بندہ بیان کرتا ہے

Marfat.com

اوران منکرین کو واضح ہو کہ وہ خدا ہی سمیع مطلق اور بصیر مطلق ہے۔اس لئے وہ ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور اس لئے اس سے ان کے اقوال وافعال مخفی نہیں ہیں۔اور وہ انہیں سزا دے گا۔

اور تم اس کو محض دھمکی نہ سمجھنا بلکہ اس سے پہلے اس قسم کے معاندین کو سزا دی بھی گئی ہے چنانچہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا اور وہ کتاب ان کو بدیں مضمون دیں کہ تم ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کے اتباع کی وجہ سے کشتی میں سوار کیا تھا۔اور اصالۃً ہمیں نوح علیہ السلام کو نجات دینا مقصود تھا کیونکہ واقعی وہ بڑے شکر گزار بندہ تھے میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنانا جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اور ان کے اتباع میں تمہارے آباؤ اجداد نے نہیں بنایا تھا جس کے صلہ میں ان پر انعام مذکور کیا تھا۔اور چونکہ تم ان کی اولاد ہو جن پر ہم نے یہ انعام کیا تھا اس لئے بھی تم پر اس کا شکر واجب ہے اور اس لئے بھی کہ وہ انعام تم پر بھی تھا کیونکہ اگر ہم ان کو بھی ڈبو دیتے تو تم کہاں سے ہوتے۔الغرض تم پر چند وجہ سے اس کی اطاعت واجب ہے اولاً اس لئے کہ تمہارے آباء اطاعت گزار تھے۔اور تم کو ان کی پیروی کرنی چاہئے اور ثانیاً اس لئے کہ اطاعت موجب انعام ہے۔اور تیسرا اس لئے کہ یہ نجات دینا تمہارے آباء پر انعام تھا۔اس لئے تم پر اس کا شکر واجب ہے۔اور چوتھے اس لئے کہ وہ انعام خود تم پر بھی کیا تھا اس لئے بھی تم پر شکر واجب ہے۔خیر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بدیں مضمون کتاب دی اور ہم نے یہ امر طے کر کے کتاب میں بنی اسرائیل کو پہنچا دیا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد اور بہت بڑی سرکشی کرو گے جس پر تم کو سزا دی جائے گی اب جبکہ پہلی سرکشی کی سزا کا وقت آئے گا تو ہم تم پر تمہاری سرکوبی کے لئے اپنے کچھ بندوں کو بھیجیں گے جو نہایت جنگجو ہوں گے اور وہ تمہارے ملک میں گھس کر ہر جگہ پھیل جائیں گے۔اور یہ وعدہ ایسا نہیں جس میں تخلف ہو۔بلکہ ایسا ہے کہ گویا کیا ہی ہوا ہے۔اس کے بعد ہم تمہیں ان پر غلبہ دیں گے اور تمہیں مالوں سے اور اولاد سے امداد دیں گے۔اور تمہیں ایک بڑی جماعت بنا دیں گے۔اب اگر تم پہلے واقعہ سے سبق لے کر اچھے کام کرو گے تو بھی اپنے ہی لئے کرو گے اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے ہمارا کوئی فائدہ نہیں اور اگر اس سزا کو بھلا کر برے کام کرو گے تو خود تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور ہمارا اس میں بھی کوئی ضرر نہیں اب جبکہ تم پہلی سزا کو بھلا کر سرکشی کرو گے اور دوسری سرکشی کی سزا کا وقت آئے گا۔تو ہم دوبارہ اپنے بندوں کو بھیجیں گے تاکہ وہ تمہارے منہ بگاڑ دیں اور تاکہ وہ دوبارہ مسجد میں داخل ہوں جس طرح پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس بستی وغیرہ پر ان کا قابو ہو اس کو تباہ و برباد کریں۔ان واقعات کے بعد امید ہے کہ پھر تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا۔اور اگر ہمارے رحم کے بعد پھر تم نے وہی حرکت کی تو ہم پھر تمہیں سزا دیں گے یہ تو دنیا کی سزا ہے اور آخرت کی سزا علیحدہ ہے کیونکہ ہم نے جہنم کو کافروں کا جیل خانہ بنایا ہے اس لئے کافروں کو اس میں جانا ضرور ہے۔الغرض ہم نے بنی اسرائیل کو عمل کے لئے کتاب دی تھی۔اور بصورت نافرمانی ان کی دنیاوی اور اُخروی سزاؤں کی دھمکی دی تھی۔اسی طرح تم کو بھی کتاب دی گئی۔اور نافرمانی کی صورت میں تمہارے لئے دھمکی ہے اور ہماری پہلی دھمکی ضرور سچی تھی۔چنانچہ اہل کتاب اس کی تصدیق کریں گے۔لہٰذا دوسری دھمکی بھی ضرور سچی ہوگی۔پس تم لوگ ناحق تکذیب سے باز آؤ۔تم کو واضح ہو کہ توارۃ کی طرح یہ قرآن بھی اسی رستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سیدھا ہے۔اور ماننے والوں کو جو اچھے کام کریں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا معاوضہ ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ جو آخرت کو نہ مانیں ان کے لئے ہم نے تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدمی کی نادانی دیکھو کہ وہ کہتا ہے کہ اگر عذاب حق ہے تو ہمیں کیوں نہیں دیا جاتا اور اسی طرح وہ برائی کی کیوں ہی جلدی درخواست کرتا ہے جیسا کہ وہ بھلائی کی کرتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آدمی بڑا ہی جلد باز ہے ارے نادان جب عذاب کا وقت آئے گا اس وقت عذاب بھی دیا جائے گا تو گھبراتا کیوں ہے اور منشاء اُس کی جلدی کا یہ ہے کہ اس کو ناممکن سمجھتا ہے۔ حالانکہ عذاب دینا ہمارے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ کیوں کہ دنیا میں ہمارے عجائبات قدرت کے ہزاروں نمونے موجود ہیں۔

مثال کے لئے سُنو کہ ہم نے رات اور دِن کو اپنے کمالِ قدرت کی دو نشانیاں بنایا ہے۔ جن میں باہم پورا تضاد ہے، چنانچہ ہم نے اس نشانی کو جو رات ہے تاریک بنایا ہے۔ جس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا اور اس نشانی کو جو دن ہے روشن بنایا ہے۔ جس میں اشیاء کا بخوبی ادراک ہوتا ہے اور یہ اس لئے کیا ہے تا کہ تم اپنے رب کا فضل یعنی رزق وغیرہ طلب کرو۔ اور تا کہ سالوں کی تعداد اور حساب جانو، یہ تفصیل ہے ہماری قدرت کی اور کچھ اسی کی تخصیص نہیں بلکہ ہم نے ہر ضروری بات کو جس کی تفصیل کی ضرورت تھی خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ لیکن جب کوئی سمجھے ہی نہیں تو اس کا کیا علاج۔ الغرض ان دلائل قدرت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہمیں عذاب دینا کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ جو رات دِن بنا سکتا ہے اُس کے لئے عذاب دینا کیا مشکل ہے۔

یہ تو ان کے انکار کا جواب تھا اور ان منکرین کو واضح ہو کہ ہم نے ہر آدمی کو بھلائی بُرائی اُس کے گلے ڈال رکھی ہے۔ جو کہ اپنے اپنے وقت پر اسے ضرور پہنچیں گے اور ہم قیامت میں اس کیلئے ایک ایسا نوشتہ نکالیں گے جس کو وہ اپنے سامنے کھلا ہوا پائے گا اور ہم اس سے کہیں گے کہ اپنا نوشتہ پڑھ لے اور سمجھ لے کہ تو نے اچھے کام کئے یا بُرے۔ آج تو اپنا محاسب آپ ہی کافی ہے پس ان امور پر نظر کر کے ان کو چاہئے کہ وہ انکار سے باز آئیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کریں ہم اپنے فائدہ کیلئے نہیں کہتے۔ اور نہ اِن کی نافرمانی سے ہمارا کچھ نقصان ہے بلکہ ہدایت میں انہیں کا فائدہ ہے۔ اور گمراہی میں انہیں کا نقصان۔ کیونکہ جو کوئی ہدایت حاصل کرے تو وہ صرف اپنے نفع کے لئے کرتا ہے۔ اور جو کوئی گمراہ ہو وہ اپنی ذمہ داری پر گمراہ ہوتا ہے۔ اور ان کو یہ بھی واضح ہو کہ ہمارا یہ بھی قانون ہے کہ کوئی اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ پس یہ صورت ناممکن ہے کہ تم کسی پر اپنے گناہ ڈال دو اور خود بَری ہو جاؤ۔ اس لئے اپنے اعمال کا خمیازہ تمہیں کو بھگتنا ہوگا اور اس سزا دینے میں ہم پر کوئی الزام نہیں کیونکہ ہم اس وقت تک سزا دینے والے نہیں ہیں جب تک کسی رسول کو نہ بھیج دیں۔ اور پورے طور پر اتمامِ حجت نہ کر دیں۔ پس ایسی صورت میں ہم پر کیا الزام ہو سکتا ہے۔

اور ان کو یہ بھی واضح ہو کہ جب ہم کسی بستی کو ان کی بداعمالیوں کے سبب تباہ کرنا چاہتے ہیں تو اوّل خوش عیش لوگوں کو انبیاء کے ذریعہ سے اطاعت کا حکم دیتے ہیں۔ جس پر وہ اس کو اپنی دنیوی آسائش کے منافی سمجھ کر اس میں نافرمانیاں کرتے ہیں اور نہ خود راہ پر آتے ہیں اور نہ دوسروں کو آنے دیتے ہیں۔ اب اس پر حکم عذاب چسپاں ہو جاتا ہے۔ اور ہم اس کی اینٹ بجا دیتے ہیں اور اس طرح ہم نوح علیہ السلام کے بعد بھی بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں اور اے انسان تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر اور ان کا دیکھنے والا کافی ہے۔ اس لئے جس وقت وہ ان کو قابلِ ہلاکت سمجھتا ہے اس وقت ہلاک کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اصول بیان کرتے ہیں۔ جو شخص صرف دنیا چاہتا ہے ہم اُسے اُس کا وہ مطلوب جس کو بمقتضائے حکمت ہم اسے دینا چاہیں۔ ہر ایک کو نہیں بلکہ جس کو ہم چاہیں دنیا میں دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اُس کے لئے دوزخ

Marfat.com

تجویز کریں گے۔اب وہ اس میں ایسی حالت میں داخل ہوگا کہ مذموم اور مطرود ہوگا۔اور جو کوئی آخرت چاہے اور اس کے مناسب کوشش کرے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ان کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔الغرض ہم تیرے رب کی عطاء سے ہر ایک کی امداد کرتے ہیں۔ان طالبین دنیا کی بھی اور ان طالبین آخرت کی بھی۔اور تیرے رب کی عطاء کسی سے بند نہیں ہے ہاں اس کے مناسب حال ضرور ہے جیسا کہ اہل دنیا کے لئے دنیا۔اور اہل آخرت کے لئے آخرت دیکھ لے ہم نے ان لوگوں کو باوجود کفر وفسق کے کس طرح ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے یہ کھلی دلیل ہے ہمارے عطاء کے بند نہ ہونے کی لیکن یہ فوقیت اس قابل نہیں ہے کہ لوگ اس کے طالب ہوں اور یقیناً آخرت دنیا سے بدرجہا بڑھی ہوئی اور بہت فائق ہے۔لہٰذا آدمی کو اسی کا طالب ہونا چاہئے۔اے انسان تو طالب دنیا مت ہو اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا کہ تو قابلِ مذمت اور بیکس ہو کر بیٹھ رہے کہ نہ تیرا کوئی یار ہو نہ مددگار۔جو تجھے خدا کے عذاب سے بچا سکے۔

سفر بیت المقدس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے، جو کہ عقل کی تاویلوں میں نہیں سما سکتا۔ لوگوں نے خوب مخالفت کی۔اہل مکہ تو بپھر گئے کہ یہ کسطرح ممکن ہے کہ راتوں رات ایک شخص اتنا طویل سفر طے کر کے واپس بھی آجائے لیکن بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بعید نہیں پھر ظاہری اسباب اس کے سامنے کوئی معنی نہیں رکھتے مزید گفتگو آگے آئے گی بفضلہٖ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

21 مئی درس فیضان القرآن نمبر 141

سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 23 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ؕ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ
اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

Marfat.com

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ع وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا
الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا
لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ
فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ
اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

Marfat.com

بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿٤٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان میں سے ایک یا دونوں تو ان کو اُف نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے احترام کے ساتھ بات کرو ٥ اور ان کے سامنے نرمی سے عجز کے بازو جھکا دو اور کہو کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا ٥ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمھارے دلوں میں کیا ہے اگر تم نیک رہو گے تو وہ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دینے والا ہے ٥ اور رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو اور فضول خرچی نہ کرو ٥ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ٥ اور اگر تم اپنے رب کے فضل کے انتظار میں جس کی تمھیں امید ہے ان سے اعراض کرنا پڑے تو تم ان سے نرمی کی بات کہو ٥ اور نہ تم اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ اس کو بالکل کھلا چھوڑ دو کہ تم ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ ٥ بیشک تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا ہے دیکھنے والا ہے ٥ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے اندیشے سے قتل نہ کرو ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں بیشک ان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے ٥ اور زنا کے قریب نہ جاؤ وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے ٥ اور جس جان کو خدا نے محترم ٹھہرایا ہے اس کو قتل مت کرو مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے پس وہ قتل میں حد سے نہ گزرے اس کی مدد کی جائیگی ٥ اور تم یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جس طرح کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی پوچھ ہو گی ٥ اور جب ناپ کر دو تو پورا ناپو اور ٹھیک ترازو سے تول کر دو یہ بہتر طریقہ ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے ٥ اور ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کی تمھیں خبر نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل سب کی آدمی سے پوچھ ہو گی ٥ اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو تم زمین کو پھاڑ نہیں سکتے اور نہ تم پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتے ہو ٥ یہ سارے برے کام تیرے رب کے نزدیک ناپسند ہیں ٥ یہ وہ باتیں ہیں جو تمھارے رب نے حکمت میں سے تمھاری طرف وحی کی ہیں اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے ملامت زدہ اور اندھا ہو کر ٥ کیا تمھارے رب نے تمھیں بیٹے چن کر دیئے اور اپنے لئے فرشتوں میں سے بیٹیاں بنا لیں بیشک تم بڑی سخت بات کہتے ہو ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تیرے رب نے قطعی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ لہٰذا اس پر کاربند ہو۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی حد کو پہنچ جائیں تو انہیں زبان سے اُف بھی مت کہہ اور نہ اُنہیں جھڑک۔ اور ان سے بھلے آدمیوں کی سی بات کر۔ اور محبت سے نہ کہ بناوٹ سے ان سے تواضع سے پیش آ۔ اور اُن کے لئے خدا سے دعا کر کہ اے اللہ جس طرح انہوں نے مجھے رحمت وشفقت سے بچے کو پالا ہے اسی طرح تو ان پر

Marfat.com

رحمت کر خدا تمہارے دلوں کی حالت سے واقف ہے۔ اگر تم دِل سے اچھے ہوگے۔ اور اتفاق سے تم سے کوئی قصور ہو جائے اور تم معافی مانگو تو وہ تمہیں معاف کر دے گا کیونکہ وہ ہمیشہ سے توبہ کرنے والوں کے لئے بڑا معافی دینے والا ہے۔

اور اپنے عزیزوں کا حق قرابت ادا کرتا رہ۔ اور غریب کا اور مسافر کا بھی حق ادا کر اور ناجائز طور پر مال کو خرچ نہ کر۔ کیونکہ جو ناجائز طور پر مال کو خرچ کرنے والے ہیں وہ شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان کا بھائی بننا بُری بات ہے کیونکہ وہ اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے اور اگر تیرے پاس ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کو روپیہ پیسہ نہ ہو اور تو اپنے رب کی رحمت یعنی رزق کے انتظار میں جس کا تو امیدوار ہے۔ ان سے بے رُخی کرے اور ان کے ساتھ سلوک نہ کرے تو اُن سے نرم بات کہدے کہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ تم گھبراؤ نہیں جب خدا مجھے دے گا۔ میں تمہیں دوں گا۔

اور دینے کے معاملے میں اس اصول کا لحاظ رکھ کہ نہ ہاتھ کو بالکل کھینچ لے کہ کچھ دے ہی نہیں اور نہ اسے بالکل کھول دے کہ سب لٹا دے کہ تو لوگوں کا تختہ مشق ملامت اور خود لاچار ہو کر بیٹھ رہے کیونکہ اس صورت میں لوگ بھی تجھے بُرا بھلا کہیں گے کہ میاں تم نے آگا پیچھا نہ سوچا۔ اور سب اُڑا دیا۔ بڑی سخت بیوقوفی کی اور تو خود بھی خرچ سے محتاج ہو جائے گا۔

رہا یہ خیال کہ خدا دے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ رب العزت جس کے۔ لئے چاہتا ہے اُس کے لئے رزق کو فراخ کرتا ہے ہر ایک کے لئے ایسا نہیں کرتا اور وہ رزق کو تنگ بھی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف اور اس کا بڑا دیکھنے والا ہے اس لئے وہ ہر ایک کے حال کے مناسب اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔ پس تجھے کیا معلوم کہ آئندہ تیرے ساتھ وہ کیا معاملہ کرے گا اس لئے تجھے مقدور بھر اپنی مصلحت کا لحاظ کر لینا چاہئے۔

اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے اندیشہ سے نہ مارڈالا کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ ان کا مارڈالنا بڑا جرم ہے۔ اور زنا کے پاس نہ بھٹکو کیونکہ وہ بے حیائی کی بات اور بُرا طریقہ ہے۔

فیملی پلاننگ

اسلام ہر دور ہر زمانہ ہر وقت کی ضرورت رہا ہے۔ اور اسلام نے ہر زمانے کی ضرورت کو اس کے حالات کے مطابق پورا کیا ہے۔ زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کی حالت یکساں نہیں رہتی بلکہ اس میں تغیر ہوتا رہتا ہے۔ الحمد للہ اسلام نے ہمیشہ سے معاشرے اور مذہب کے مابین توازن قائم کئے رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام معاشرے کو درپیش مسائل احسن طریق سے حل کرتا چلا آرہا ہے۔ اسلام نے کسی بھی دور میں اپنے متبعین کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا ہے خاندانی منصوبہ بندی کے موضوع پر مختلف انداز میں، مختلف طریق ہائے سے مباحثے، مناظرے، گفت و شنید تحریراً یا تقریراً ہوتی چلی آ رہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ہوتی رہے گی۔ علمائے کرام قدیم و جدید کے نزدیک ضبط ولادت متفقہ طور پر جائز ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بعض علمائے کرام کے نزدیک انفرادی و اجتماعی دونوں صورتوں میں وقتی اور مصلحت کے پیش نظر جائز ہے اور بعض علمائے کرام نے اسے نظریہ ضرورت کے تحت جائز قرار دیا ہے۔ اب لفظ جائز یا ناجائز اسلامی اصطلاح میں کس حیثیت اور اہمیت کا حامل ہے اس پر گفتگو کی جاتی ہے ایک خیال پیش کیا جاتا ہے کیا اس سے مراد کہیں؟ یہ تو نہیں کہ علمائے کرام جس مسئلہ کو چاہیں اپنے دلائل کی روشنی میں جائز قرار دیں یا رد کر دیں؟ نہیں! ایسا ہرگز

Marfat.com

نہیں ہے!!۔ بلکہ لفظ جائز ہونے کا جب بھی اطلاق آئے گا۔ تو لامحالہ ہمارا تصور اسلام کے ابتدائی دور میں چلا جائے گا۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق اسلام کے ابتدائیہ دور میں کیا نوعیت تھی (نزول قرآن کے وقت) دوسرا شارح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے مسائل کے بارے کیا ارشاد فرمایا ہے صحابہ کرامؓ کا کیا طرز عمل تھا؟ آیا فیملی پلاننگ جیسے اہم مسئلہ پر معاشرہ اسلام سے قبل یا بعد اس میں ملوث تھا۔ تو جب ہم عمیق نگاہ سے عائلی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں ہمارے سامنے فیملی پلاننگ کی بنیادی اکائی اور انتہائی اہم اصلاح جو ہمیں ملتی نظر آتی ہے اسے عزل کہتے ہیں۔ جسے اہل عرب عزل سے تعبیر کرتے تھے جبکہ اطباء میں چودہ سو سال سے یہ لفظ اسی نام سے مشہور و معروف چلا آرہا ہے یہ نام نہیں بدلا اور نہ ہی اس کا کام بدلا ہے۔ بلکہ حالات و واقعات کی روشنی میں اس کی تاویلیں مختلف نوعیت کی ہوتی رہی ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے دیکھنا ہے، عزل کیا ہے؟ عزل سے مراد۔ موقوف۔ بطرفی معطلی ہے اور اصطلاحاً مراد یہ ہے۔ کہ بیوی سے عمل زوجیت کے دوران بوقت انزال عضو تناسل کو اعضائے مخصوص سے باہر نکالنا۔ یہ طریقہ قدیم دور میں ضبط ولادت کے لئے مشہور تھا اور اسی پر عمل بھی ہوتا تھا عزل کے جائز ہونے کے متعلق مشہور صحابی حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ''ہم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن کے نزول کا سلسلہ جاری تھا'' اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ عمل حرام ہوتا۔ یا ناپسندیدہ ہوتا۔ تو قرآن کی آیت کے ذریعے سے اسے ضرور ناجائز قرار دیا جاتا۔ یا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ممنوع یا مکروہ قرار دیا جاتا۔ جبکہ عزل کی ممانعت کے بارے میں کوئی واضح نص بھی موجود نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ہے حضرت سفیانؓ فرماتے ہیں کہ اگر عزل مناسب نہ ہوتا یا اس سے منع کیا جانا ضروری ہوتا تو ضرور قرآن ہمیں اس سے منع کرتا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم ایسا نہ کرو۔ اصل چیز تو قضا و قدر کا فیصلہ ہے'' اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عزل سے یا خاندانی منصوبہ بندی سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اس نے اپنی مرضی سے اپنی نسل کو منقطع کر رکھا ہے۔ ایسا سمجھنا سوائے نادانی کے کچھ نہیں۔ کیونکہ جس روح نے پیدا ہونا ہوتا ہے۔ وہ ہو کر رہے گی تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کا حقیقی مقصد کیا ہے؟ عام طور پر لوگوں کے ذہن میں خاندانی منصوبہ بندی کا مطلب نسل انسانی کا کلی خاتمہ ہے۔ جس کی وجہ سے بے شمار قباحتیں جنم لے رہی ہیں۔ حالانکہ منصوبہ بندی کا مقصد و مطلب نسل کشی نہیں بلکہ افزائش نسل میں اعتدال یا میانہ روی ہے یا پھر ایک بچہ کی پیدائش سے دوسرے بچہ کی پیدائش تک مناسب وقفہ ہے۔ تاکہ کثرتِ اولاد یا پے در پے بچے کی ولادت والدہ کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔ جس کی وجہ سے بچے کی نشوونما میں روحانی و اخلاقی تعلیم و تربیت کرنے سے معاشی و معاشرتی طور پر تنگی محسوس نہ ہو۔ گویا خاندانی منصوبہ بندی نسل کشی نہیں بلکہ نسل انسانی میں اعتدال کا پیدا کرنا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں منصوبہ بندی کی دو صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ۱۔ قطع نسل ۲۔ منع حمل

ایسی صورت پیدا کرنا یا اختیار کرنا کہ انسان دائمی طور پر اولاد پیدا کرنے کے قابل ہی نہ رہے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ صورت مطلقاً حرام ہے۔ کیونکہ اس سے مراد افزائش نسل کا مکمل طور پر روکنا ہے جو کہ منشائے الٰہیہ کے خلاف ہے اسلام کے ابتدائی دور میں اس کی صورت اختصاء کی تھی۔ یعنی خصیتین کو نکلوا کر قوت مردانگی کو ختم کر دینا ہے۔ اس کے متعلق چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ بات

Marfat.com

مزید آسانی سے سمجھ میں آسکے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے لئے جا رہے تھے۔ جوانی کے تقاضوں سے ہمیں جنسی خواہشات پریشان کرتی تھیں۔ اس لئے ہم نے خصیتین نکلوانے کی اجازت چاہی تاکہ ہم آزادی سے جہاد کرسکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ حرام قرار دیا اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو اللہ رب العزت کی ان پاک چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرو جو اس نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے بھی خصیتین نکلوانے کی اجازت چاہی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

منع حمل کی صورت عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مروج تھی اسے عزل کہتے ہیں یعنی ایسی صورت پیدا کرنا جس سے مادہ تولید رحم مادہ میں نہ پہنچ سکے۔ اس کو روکنے کی خواہ مرد صورت اختیار کرے۔ یا عورت دونوں صورتوں میں جائز ہے کثیر تعداد میں صحابہ کرام اور فقہاء عظام مختلف صورتوں کے پیش نظر خاندانی منصوبہ بندی کی اجازت دیتے ہیں۔ فتح القدیر۔ احیا العلوم اور فتاوی عالمگیر اور دیگر مستند کتب میں باقاعدہ ابحاث کرنے کے بعد بعض علمائے کرام نے خاندانی منصوبہ بندی کو کراہت سے جائز قرار دیا ہے اور بعض علمائے کرام نے عذر اور مجبوری کے پیش نظر اسے جائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا انتہائی عذر اور مجبوری میں عزل بلا کراہت جائز ہے۔ اس کی درجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱- عورت کا کمزور ہونا کہ وہ بار بار کے بعد دیگرے حمل کا بوجھ نہ اٹھا سکے۔
۲- طویل سفر کی حالت میں قیام و قرار کا امکان نہ ہو۔
۳- میاں بیوی کے مابین کثرت سے لڑائی جھگڑا (جس سے جدائی کا امکان ہو)
۴- صحیح تعلیم و تربیت کا متحمل نہ ہو سکنا
۵- بیوی کی رضامندی انتہائی ضروری ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کا ایک واقعہ ہے۔ کہ چند عورتوں نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد ہمارا حق غصب کرتے ہیں پوچھنے پر بتایا گیا کہ انزال کے وقت اپنا عضو ہمارے اعضائے مخصوصہ سے باہر نکال لیتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کے لئے ضروری قرار دیا کہ عزل کرتے وقت عورتوں سے بھی اجازت لی جائے۔ بلکہ ان کی رضامندی کا ہونا ضروری ہے اس دور میں خاندانی منصوبہ بندی کے بے شمار طریقے رائج کئے گئے ہیں۔ وہ تمام طریقے بلا کراہت جائز ہیں ہمارے خطہ کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ معاشرتی اور رفتار آبادی میں بہت بڑا عدم توازن ہے۔ اس وقت تقریباً دس لاکھ نفوس کا سالانہ اضافہ ہو رہا ہے جبکہ وسائل معاش و معیشت کے تناسب سے اضافہ آبادی بہت آگے ہے اس صورت کے پیش نظر خاندانی منصوبہ کرنا کوئی عقلی اور فعلی جرم نہیں۔ اور نہ اسلام اتنا تنگ دین ہے۔ جس سے ایسے حالات کی روک تھام کا اہتمام نہ ہو۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں وقتی مصلحت کے پیش نظر جواز کا فتویٰ نہ دینا اسلام کی آفاقیت کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔

Marfat.com

اگر چہ اس کے رائج طریقوں میں سارے طریقے صحیح نہیں ۔ بلکہ اس میں شر کے پہلو بھی موجود ہیں اور دنیا کا کون سا ایسا اصول ہے جس میں شر کا کوئی پہلو موجود نہ ہو۔ ہر خیر کے ساتھ شر اور ہر شر کے ساتھ خیر ضرور ہوتی ہے۔ بعض علمائے کرام کے نزدیک یہ تصور بھی پایا جاتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کی وجہ سے برائی عام ہو جائے گی۔ زنا اور بے حیائی عام ہو جائے گی۔ جبکہ فیصلہ ہمیشہ غالب اکثریت پر کیا جاتا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ جب تدراک نسل کی ادویات عام ہو جائیں گی تو ہر کوئی اسے استعمال کرتا پھرے گا اور جو خوف ناجائز حمل کا ہوتا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

یادر ہے! خاندانی منصوبہ بندی یا پھر عزل کے جواز میں جتنی بھی دلیلیں دی جارہی ہیں ان کا تعلق میاں بیوی کے مابین عمل زوجیت ہے۔ لڑکا اور لڑکی کی فرینڈ شپ سے نہیں جہاں تک اس بات کا تعلق کہ منصوبہ بندی کی وجہ سے برائی کا عام ہونا ہے، تو یہ بات عزل میں بھی پائی جاتی ہے، عزل کے ذریعے بھی برائی عام ہو سکتی ہے پھر اکابرین اس کے جواز کے کیوں قائل تھے حالانکہ عزل سے نہ قرآن نے منع کیا ہے اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ضروری ہے کہ:

۱- زنا سے بچنے کے لئے شرعی پردہ کا نفاذ کیا جائے۔

۲- لڑکا اور لڑکی کو تنہائی میں مل بیٹھنے سے منع کیا جائے۔

۳- مخلوط تعلیم اور مخلوط معاشرہ بھی برائی کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اگر اس پر کنٹرول کرتے ہوئے خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام شروع کئے جائیں تو بہتر ہے۔ بہر حال کوئی اسلامی تعلیمات کے جاننے کے باوجود زنا کرتا ہے، تو یہ اس کا اپنا گناہ ہے اس طرح یہ اعتراض درست نہ ہوگا کہ ضبط ولادت کے جدید طریقوں سے حرام کاری کا دروازہ کھل جاتا ہے مثال کے طور پر پٹرول خطرناک معدنیات میں سے ہے اس سے گاڑی اور فیکٹری چلتی ہے اور اگر کوئی شخص پٹرول سے بستیوں اور علاقوں کو جلانا شروع کر دے تو اس کا یہ حل نہ ہوگا کہ پٹرول نکالنا ختم کر دیا جائے۔ دوسری مثال چاقو سے ہزاروں روزمرہ کے مفید کام لئے جاتے ہیں اس سے خودکشی اور کسی کا ناحق خون کا امکان بھی موجود ہے تو کیا چاقو کی صنعت ختم کر دی جائے گی۔ تقویٰ کا ماحول پیدا کرنے کے لئے تمام عورتوں کو جو حسین وجمیل ہیں قتل تو نہیں کر دیا جائے گا۔ آخری بات! کیا خاندانی منصوبہ بندی قتل اولاد کا موجب بنتی ہے جیسا کہ ابتداء میں ایک آیت کا ترجمہ بیان کیا گیا ہے" کہ غربت کی وجہ سے قتل نہ کرو اس سے مراد ضبط تولید تو نہیں، بلکہ زندہ جان کو قتل کرنا ہے کیونکہ عرب کے لوگ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے، جب کہ وہ عزل بھی کرتے تھے عزل کے خلاف کوئی قرآنی آیت یا حدیث مبارکہ نہیں ہے جبکہ قتل اولاد کے بارے میں بے شمار قرآنی آیات اور سینکڑوں احادیث موجود ہیں مادہ تولید کو ضائع کرنا کسی طرح بھی قتل اولاد نہیں ہے۔ کیونکہ جراثیم (sperms) اولاد نہیں ہوتے وہ صرف تخم حیات ہوتے ہیں جن کے متعلق صرف اولاد بننے کی امید رکھی جاسکتی ہے اولاد صرف وہ ہوتی ہے جو شکم مادر سے زندہ باہر آجائے یا شکم مادر میں زندہ ہو۔ اسے ضائع یا قتل کرنے کی کوشش کی جائے تو حرام ہے۔ فقہاء کرام نے باقاعدہ جنین کی دیت کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ اس کے اندر روح ہوتی ہے قتل ہی کے ضمن میں یہ فعل آتا ہے اگر تخم حیات کے اولاد

Marfat.com

بننے کی امید ہو بھی تو جب تک زندہ اولاد نہ بن چکے تو وہ اولاد نہیں کہلائے گی جیسے ہر بیج درخت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا، لیکن بیج ضائع کرنے والے پر یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا کہ اس نے پورا درخت ضائع کر دیا ہے۔ اس طرح بانجھ عورت اور مرد کے سپرمز ایک عرصہ سے ضائع ہو رہے ہوتے ہیں تو کیا انہیں یہ کہا جائے گا کہ یہ اپنی اولاد کو قتل کر رہے ہیں اسلام بچے ضائع کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو بچہ ماں کے پیٹ میں بن چکا ہے اب اس کی نشو ونما کی جائے گی نہ کہ اسے ضائع کرنے کے جتن کئے جائیں گے بس یہ ہے کہ ''پرہیز علاج سے بہتر ہے''۔

صحابہ کرام کی کثیر جماعت جن میں حضرت عمرو بن العاصؓ، امام شافعیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، ابن قیمؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ مصر کے شیخ محمد شلتوتؒ، امام غزالیؒ، سید مرتضیٰ زبیدیؒ، اور شیخ حسنؒ مامون ضبط تولید کے نہ صرف قائل تھے، بلکہ ان کے فتوے بھی موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے زوجین کے مابین رضامندی انتہائی ضروری ہے۔

اور جس شخص کے قتل کو اللہ رب العزت نے ناجائز قرار دیا ہے۔ اُس کو بجز صحیح طریقہ کے دوسرے طریقہ سے قتل نہ کرو۔ اور جو کوئی بے قصور مارا جائے اللہ رب العزت نے اُس کے ولی کے لئے اُس کے قتل وغیرہ کا اختیار دیا ہے۔ اور وہ قصاص کی صورت میں قصاص اور دیت کی صورت میں دیت لے سکتا ہے۔ پس جبکہ اُس ولی کو قتل کا اختیار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ قتل میں زیادتی نہ کرے کہ قاتل کے ساتھ اس کے بے گناہ متعلقین کو بھی قتل کرے۔ کیونکہ اس وقت اس کی مدد کی جاتی ہے اور زیادتی کی صورت میں فریق ثانی کی مدد کی جائے گی۔

اور یتیم کے مال کے پاس نہ بھٹکو بجز اس طریقہ کے جو اچھا ہے تاوقتیکہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے اس کے بعد اس کی رضامندی سے جو چاہو کر سکتے ہو اور معاہدہ کو بھی پورا کیا کرو۔ کیونکہ معاہدہ کی بابت بھی باز پرس ہوگی۔

اور جب ناپو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تولو جس میں نہ پاسنگ ہو اور نہ ڈنڈی ماری گئی ہو۔ اور اے انسان جس بات کا تجھے کچھ بھی علم نہیں محض تو نے اسے بلا دلیل اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو اس کی پیروی نہ کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے بھی باز پرس ہوگی۔

اور تو زمین میں اکڑ کر بھی نہ چل کیونکہ اس اکڑنے میں جو تیرا پاؤں زمین پر زور سے پڑے گا اس سے تو زمین کو ہرگز نہ پھاڑ سکے گا۔ اور اس اکڑنے میں جو تیرا قد دراز ہوگا تو اس سے تو اپنی لمبائی سے پہاڑوں کی لمبائی کو نہ پہنچ سکے گا۔ پس جب کہ تو اکڑ کر بھی نہ قوت میں زمین سی بے حقیقت چیز سے بڑھ سکتا ہے۔ اور نہ لمبائی میں پہاڑوں جیسی بے حقیقت چیز کے برابر ہو سکتا ہے۔ تو اکڑنا فضول ہے۔ الغرض یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان میں جو بری باتیں ہیں وہ تیرے رب کو ناپسند ہیں۔ مثلاً چلنے میں چلنا برا نہیں بلکہ اکڑنا برا ہے۔ اے انسان یہ وہ صحیح صحیح باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھے بتلائی ہیں، پس تو ان کا اتباع کر۔

اور بالخصوص یہ کہ تو خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا۔ کہ تو دوزخ میں قابلِ ملامت اور مطرود ہونے کی حالت میں ڈالا جاوے۔

تمہاری عقلوں کو کیا ہوا۔ ذرا سوچو تو سہی کیا یہ معقول بات ہے کہ خدا نے تمہیں تو بیٹوں کا شرف بخشا اور اپنے لئے فرشتوں سے لڑکیاں بنائیں یہ بات نہایت نامعقول ہے اور یقیناً تم ایک بہت بڑی بے جا بات کہتے ہو۔

Marfat.com

22 رمئی درس فیضان القرآن نمبر 142

سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 41 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ وَ مَا یَزِیْدُهُمْ
اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا
اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا
كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّؕ وَ
اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْؕ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ
بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًاۙ ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًاؕ وَ اِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ

Marfat.com

نَجْوٰىٓ اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ
وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ
اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

Marfat.com

أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ وَمَا
مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ
وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ
إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا
الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي
الْقُرْآنِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴿٦٠﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تا کہ وہ یاد دہانی حاصل کریں لیکن ان کی بیزاری بڑھتی ہی جاتی ہے ۰ اگر اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو وہ عرش والے کی طرف ضرور راستہ نکالتے ۰ اللہ پاک اور برتر ہے اس سے جو یہ لوگ کہتے ہیں ۰ ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بلاشبہ وہ حلم والا بخشنے والا ہے ۰ اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمھارے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے ۰ اور ہم ان کے دلوں پر پردہ رکھ دیتے ہیں کہ وہ اس کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں اور جب تم قرآن میں تنہا اپنے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتے ہیں ۰ اور ہم جانتے ہیں کہ جب وہ تمھاری طرف کان لگاتے ہیں تو وہ کس لئے سنتے ہیں اور جب کہ وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ بس ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے چل رہے ہو ۰ دیکھو تمھارے اوپر وہ کیسی کیسی مثالیں چست کر رہے ہیں یہ لوگ کھوئے گئے وہ راستہ نہیں پا سکتے ۰ اور وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈی اور ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو اٹھائے جائیں گے ۰ کہو کہ تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ ۰ یا اور کوئی چیز جو تمھارے خیال میں ان سے بھی زیادہ مشکل ہو پھر وہ کہیں گے کہ وہ کون ہے جو ہمیں دوبارہ زندہ کریگا تم کہو کہ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا ہے پھر وہ تمھارے آگے اپنا سر ہلائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کب ہوگا کہو کہ عجب نہیں کہ اس کا وقت قریب آپہنچا ۰ وہ جس دن خدا تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پکار پر چلے آؤ گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت تھوڑی مدت رہے ۰ اور میرے بندوں سے کہو کہ وہی بات کہیں جو بہتر ہو شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۰ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا

Marfat.com

ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے تمہیں ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے ان کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور دی ہ کہو کہ ان کو پکارو جن کو تم نے خدا کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے وہ نہ تم سے کسی مصیبت کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کو بدل سکتے ہیں ہ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کا قرب ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے زیادہ قریب ہو جائے اور وہ اپنے رب کی رحمت کے امیدوار ہیں اور وہ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں واقعی تمھارے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے ہ اور کوئی بستی ایسی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب نہ دیں یہ کتاب میں لکھی ہوئی ہے ہ اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے نہیں روکا مگر اس چیز نے کہ اگلوں نے ان کو جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی دی ان کو سمجھانے کے لئے پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا اور نشانیاں ہم صرف ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں ہ اور جب ہم نے تم سے کہا کہ تمھارے رب نے لوگوں کو گھیرے میں لے لیا ہے اور وہ رؤیا جو ہم نے تمہیں دکھایا وہ صرف لوگوں کی جانچ کے لئے تھا اور اس درخت کو بھی جس کی قرآن میں مذمت کی گئی ہے اور ہم ان کو ڈراتے ہیں لیکن ان کی غایت سرکشی بڑھتی ہی جارہی ہے ہ

تشریح: ہم نے قرآن میں مختلف پہلوؤں سے حقائق بیان کیں تا کہ یہ لوگ سمجھیں۔ اور باوجود اس کے وہ ان کی دحشت ہی بڑھاتی ہیں کس قدر غضب کی بات ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں۔ تب وہ مالک تخت خدا کی طرف راہ ڈھونڈ ھتے اور اس سے جنگ کر کے اس کے تخت پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور خدا کو چین سے حکومت کیسے کرنے دیتے غرض یہ خیال باطل ہے اور پاک ہے وہ اور بہت برتر ہے وہ ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں چنانچہ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب اس کی تنزیہ کرتی ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ اس کی تنزیہ نہ کرتی ہو۔ مگر تم ان کی تنزیہ کو نہیں سمجھتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا ہی تحمل والا نہایت ہی بخشنے والا ہے۔ جو اپنی نسبت ایسی گستاخیاں سنتا ہے اور کچھ نہیں کہتا۔ ورنہ یہ بات ایسی نہ تھی کہ ایک لحہ کے لئے بھی چشم پوشی کی جاتی۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یکہ ان کو ہر طرح سمجھایا جاتا ہے لیکن کسی طرح ان کی سمجھ نہیں آتا اس کا راز یہ ہے کہ جب آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے ہیں تو اس وقت ہم آپ کے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے ان کے عناد کے سبب ایک ڈھکا ہوا پردہ قائم کر دیتے ہیں جس سے ان کی آنکھیں بیکار ہو جاتی ہیں اور حق کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتے اور ان کے دلوں پر اس کے سمجھنے سے پردے ڈال دیتے ہیں۔ اور ان کے کانوں کو بند کر دیتے ہیں پس نہ وہ حق کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں اور چونکہ یہ اثر ہے ان کے عناد کا اس لئے اس کے ذمہ دار وہ خود ہیں اور چونکہ حجاب وغیرہ کی وجہ سے یہ حق کا ادراک نہیں کر سکتے اس لئے جب کہ آپ پڑھنے میں خدائے واحد کا ذکر کرتے ہیں تو وہ وحشت سے پیٹھ دے کر بھاگتے ہیں۔

نیز جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں۔ اس وقت ہم خوب جانتے ہیں جس طریقہ سے وہ سنتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ سننا طلب حق کے لئے نہیں۔ بلکہ نکتہ چینی کے لئے ہے اور اس وقت بھی ہم ان کی حالت خوب جانتے ہیں جب کہ وہ سرگوشیاں کرتے ہوتے ہیں۔ یعنی جب کہ یہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم بجز ایسے شخص کے جس پر جادو کر دیا گیا ہے اور کسی کا اتباع نہ

Marfat.com

کرو گے یعنی اگر تم نے اس کا اتباع کیا تو تم ایک ایسے شخص کا اتباع کرو گے جس پر جادو کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ اور اس لئے اس کا دماغ صحیح نہیں ہے۔ دیکھئے تو سہی یہ نادان آپ کے لئے کیسے بُرے اوصاف بیان کرتے ہیں کہ کبھی شاعر کہتے ہیں، کبھی ساحر، کبھی مجنوں، کبھی مسحور وغیرہ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہ ہو گئے اور اب راہ نہیں پا سکتے۔

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر کر گل سڑ کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جاویں گے۔ تو کیا ہمیں جدید پیدائش سے بنایا جائے گا اور کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے آپ کہہ دیں کہ تم ہڈیاں اور چورا نہیں۔ بلکہ پتھر یا لوہا اور کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ جو تمہارے دلوں میں بہت بڑی اور ابعد عن الحیاۃ ہو یہ ضرور ہے کہ تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے اب وہ کہیں گے کہ اچھا یہ تو بتلائیے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا۔ آپ کہیں کہ وہی قادر مطلق جس نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا۔ اب وہ آپ کی طرف منکرانہ انداز سے سر ہلائیں گے کہ جی ہاں نہایت بجا ارشاد ہے اور کہیں گے کہ ذرا یہ بھی بتلا دیجئے کہ وہ کب ہوگا۔ آپ کہہ دیں کہ کچھ بعید نہیں کہ عنقریب ہی ہوگا۔ مگر میں کوئی خاص وقت معین نہیں کر سکتا۔ ہاں وہ اس روز ہوگا جس روز کہ وہ تم کو بلائے گا اور تم بحمدہ تعالیٰ اس کے بلانے پر بالاضطرار لبیک کہو گے اور سمجھو گے کہ تم لوگ دنیا میں صرف تھوڑی دیر رہے ہو۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ بات کہیں جو اچھی ہے اور کفر کی باتیں اور معاندانہ گفتگو نہ کریں جیسے کہ ابھی انہوں نے بعث کے متعلق کی ہے کیونکہ یہ شیطانی کارروائیاں ہیں۔ اور یقیناً شیطان ان میں شوشے چھوڑتا ہے جس سے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اور شیطانی شوشوں سے بچنا ضروری ہے۔ کیونکہ یقیناً شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ اے لوگو! دیکھو تم تاخیر عذاب سے دھوکے میں نہ پڑو۔ اور عذاب کی جلدی نہ مچاؤ۔ کیونکہ تمہارا رب تم سے خوب واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو کب تک سزا نہ دینا مناسب ہے اور کس وقت سزا دینا۔ تم اس میں مداخلت نہ کرو اور اس معاملہ کو اس پر چھوڑ دو اب خواہ وہ چاہے تو تم پر رحم کرے۔ یا اگر وہ چاہے تو تمہیں سزا دے۔

اور اس بناء پر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کہتے ہیں کہ آپ کو بھی اس معاملہ میں مداخلت کا حق نہیں ہے اور ہم نے آپ کو ان پر مختار نہیں بنا کر بھیجا۔ کہ آپ ان کے معاملہ میں دست اندازی کریں۔ بلکہ صرف آپ کو مبلغ بنایا ہے۔ پس آپ اپنی تبلیغ سے کام رکھیں اور ان کی ہدایت یا تعذیب کے معاملہ سے سروکار نہ رکھو اور آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کا رب تمام آسمان والوں اور زمین والوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور اس لئے وہ ان کے ساتھ ان کے مناسب معاملہ کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ داؤد کو زبور دی ہے جو اوروں کو نہیں دی اور موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی جو داؤد علیہ السلام کو نہیں دی۔ غرض آپ ان کے معاملات سے سروکار نہ رکھئے۔ ہاں انہیں تبلیغ کیجئے۔

اور تبلیغ کے سلسلہ میں ان سے کہہ دیں کہ تم انہیں جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھتے ہو پکارے جاؤ۔ وہ تو نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، نہ بدلنے کا۔ اب اگر تمہیں فضول چیخ پکار اور لغو دعاؤں کا شوق ہے تو تمہیں اختیار ہے۔ اے رسول جن کو یہ لوگ معبود بنا کر پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈھتے ہیں کہ ان میں کون قریب تر ہے تاکہ اس کو ذریعہ تقرب بناویں۔ مثلاً یوں کہ اس کے اعمال کی اقتداء کریں، اس سے اپنی مقبولیت کی دعا کرائیں وغیرہ وغیرہ۔ اور وہ خود اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ آپ کے رب کا عذاب اسی قابل ہے کہ اس سے حذر کیا جاوے۔ اور

Marfat.com

جب وہ خود اپنی عبودیت کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کو خدا بنانا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے یہ ان معبودوں کی حالت ہے جن پر معبودیت کا فی الجملہ شبہ ہوسکتا ہے۔ جیسے جن یا ملائکہ۔ اور جن پر شبہ بھی نہیں ہوسکتا جیسے بت ان کا تو ذکر ہی کیا ہو۔

اور یہ ہم ان کفار کو سنائے دیتے ہیں کہ ان کی کوئی بستی ایسی نہیں جس کو ہم ان کے کفر پر قیامت سے پہلے ہی بذریعہ عذاب کے ہلاک کرنے والے یا قیامت میں نہایت سخت عذاب دینے والے نہ ہوں۔ یہ بات کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے پس ان کو یا تو ایمان لے آنا چاہئے، یا عذاب دنیوی واخروی دونوں کے لئے یا صرف عذاب اخروی کے لئے تیار رہنا چاہئے

اور ایک مثال اس کی یہ ہے کہ ہم نے ثمود کو ایسی حالت میں اونٹنی دی کہ وہ ایک روشن نشانی تھی۔ اس پر وہ اس کے سبب ظالم اور مستحق ہلاکت ہوئے کیونکہ انہوں نے اسے مار ڈالا تھا اور ہم آیات صرف ہلاکت سے ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو ہم ہلاک کر دیں گے۔ اب اگر ان کے لئے آیات بھیجی جائیں۔ تو پہلوں کی طرح یہ بھی تکذیب کرتے اور جس طرح ان کو ہلاک کیا گیا یوں ہی ان کو بھی ہلاک کیا جاتا اور یہ ہمیں ابھی منظور نہیں اس لئے آیات نہیں بھیجی گئیں۔ اور جب کہ ہم نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے احاطہ قدرت میں لئے ہوئے ہے اور کوئی اس کے قابو سے باہر نہیں اور جب کہ ہم نے وہ مشاہدہ جو آپ کو کرایا ہے جس کا ذکر زیر من اٰیتنا میں ہے اور وہ درخت جس کو قرآن میں برا کہا گیا ہے اس کو ہم نے محض لوگوں کا امتحان بنایا ہے اور جب کہ ہم ان کو مختلف طریقوں سے ڈراتے بھی ہیں تو ان کو چاہئے تھا کہ اپنی سرکشی سے باز آجاتے مگر ان سب باتوں سے ان کی صرف سرکشی ہی بڑھتی ہے حالانکہ مقتضا یہ تھا کہ وہ سرکشی سے باز آتے اور اطاعت قبول کرتے۔ پس جب وہ ان کے لئے زہر کا کام دیتی ہے۔ تو ان کی صحت کی کیا امید ہوسکتی ہے۔

قرآن مجید میں ہر طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف اتعاظ ہے۔ کہ قرآن پڑھنے والے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہم سے اچھائی چاہتا ہے۔ کہ ہم اسکے سوا ذرہ بھر بھی کسی کو بندگی میں شامل نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس جیسا سمجھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ یکتا ہے بے مثل ہے اور بے مثال ہے۔ اسکی قدرت نے ہر چیز کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ لہذا ہمیں ہر حال میں اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/ مئی درس فیضان القرآن نمبر 143

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 تا 77 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ
لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًاۚ ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ٘ لَىٕنْ
اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ
اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾
وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ
بِخَیْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْؕ
وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ
سُلْطٰنٌؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ
فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ
اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

Marfat.com

وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ
اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾
وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا
لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا اس نے کہا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے ○ اس نے کہا ذرا دیکھو یہ شخص جس کو تو نے مجھ پر عزت دی ہے اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک

Marfat.com

مہلت دے تو میں تھوڑے لوگوں کے سوا اس کی تمام اولاد کو تابع کرلوں گا ٥ خدا نے کہا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا ساتھی بنا تو جہنم تم سب کو پورا پورا بدلہ ہے ٥ اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے تو اپنی آواز سے ان کا قدم اکھاڑ دے اور ان پر اپنے سوا اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں ان کا ساتھی بن جا اور ان سے وعدہ کر اور شیطان کا وعدہ ایک دھوکہ کے سوا کچھ نہیں ٥ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں چلے گا اور تیرا رب کارسازی کے لئے کافی ہے ٥ تمہارا رب وہ ہے جو تمھارے لئے سمندر میں کشتی چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تمھارے اوپر مہربان ہے ٥ اور جب سمندر میں تم پر کوئی آفت آتی ہے تو تم ان معبودوں کو بھول جاتے ہو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم دوبارہ پھر جاتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ٥ کیا تم اس سے بے ڈر ہو گئے کہ خدا تمہیں خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے پھر تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ ٥ یا تم اس سے بے ڈر ہو گئے کہ وہ تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے اور تمہیں تمھارے انکار کے سبب سے غرق کردے پھر تم اس پر کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا نہ پاؤ ٥ اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی ٥ جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے رہنما کے ساتھ بلائیں گے پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ذرا بھی ناانصافی نہیں کی جائے گی ٥ اور جو شخص دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور بہت دور پڑا ہوگا راستے سے اور قریب تھا کہ یہ لوگ فتنہ میں ڈال کر تمہیں اس سے ہٹا دیں جو ہم نے تم پر وحی کی ہے تا کہ تم اس کے سوا ہماری طرف غلط بات منسوب کرو اور تب وہ تمہیں اپنا دوست بنا لیتے ٥ اور اگر ہم نے تمہیں جمائے نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ جھک پڑو ٥ پھر ہم تمہیں زندگی اور موت دونوں کا (دوہرا) عذاب چکھاتے اس کے بعد تم ہمارے مقابلہ میں اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ٥ اور یہ لوگ اس سرزمین سے تمھارے قدم اکھاڑنے لگے تھے تا کہ تمہیں اس سے نکال دیں اور اگر ایسا ہوتا تو تمھارے بعد یہ بھی بہت کم ٹھہرنے پاتے ٥ جیسا کہ ان رسولوں کے بارے میں ہمارا طریقہ رہا ہے جن کو ہم نے تم سے پہلے بھیجا تھا اور تم ہمارے طریقے میں تبدیلی نہ پاؤ گے ٥

تشریح: جو لوگ شیطان کے پنجے میں گرفتار ہیں ان کی حالت بیان کرنے کے بعد شیطان کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ اس پر سب نے سجدہ کیا۔ بجز ابلیس کے کہ اس نے کہا کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اس نے یہ کہا کہ بتلائیے تو سہی کیا یہی جو مٹی کا بنا ہوا ہے وہ ہے جس کو آپ نے مجھ پر شرف بخشا ہے۔ کیا یہ اس قابل ہوسکتا ہے۔

اگر آپ مجھے قیامت تک مہلت دیں گے تو میں علاوہ تھوڑے لوگوں کے سب کو اپنے قابو میں کرلوں گا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جا تجھے مہلت ہے اور تو کر جو تیرا جی چاہے اب جو تیرا اتباع کرے تو جہنم تم سب کی پوری پوری جزاء ہے۔ اور جس کو تو ان میں سے دین سے اکھاڑ سکے اس کو اپنی آواز سے اکھاڑ۔ اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔ اور ان کے مالوں میں اور اولاد میں شرکت کر۔ اور ان سے وعدہ کر غرض جس طرح تجھ سے بن پڑے تو ان کو بہکانے کی کوشش کر شیطان لوگوں سے محض دھوکے کے طور پر اور بے اصل وعدہ کرتا ہے لہٰذا ان کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

Marfat.com

ہم نے شیطان سے کہہ دیا کہ تو لوگوں کو بہکانے کی ہر ممکن تدبیر کر میرے بندوں پر تیرا قابو نہیں ہے اس لئے تو انہیں زور سے گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ خود بچنا چاہیں گے تو تو ان کا کچھ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود ہی نہ بچنا چاہیں تو دوسری بات ہے اور تجھے ان پر قابو کیسے دیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ تیرا رب کافی کارساز ہے اور اس لئے اسی کا قابو کافی ہے۔ یہ واقعہ تھا شیطان کا جس سے تم کو معلوم ہو گیا کہ شیطان نے تمہاری گمراہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لیکن اس کا تم پر زور نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم بچنا چاہو تو بچ سکتے ہو پس تم شیطان پرستی چھوڑ دو۔

اور سمجھو کہ تمہارا رب وہ ہے جو تمہاری خاطر دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل رزق وغیرہ تلاش کرو کیونکہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے پس تم اسی کی اطاعت کرو اور اس امر کا خود تم کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ جب تمہیں سمندر میں کوئی صدمہ پہنچتا ہے۔ تو اس وقت خدا کے سواوہ سب غائب ہو جاتے ہیں جن کو تم پکارا کرتے ہو کیونکہ اس وقت تم صرف خدا ہی کو پکارتے ہو۔ اور کسی کو نہیں پکارتے یہ خود دلیل ہے اس بات کی کہ وہ تمہارے نزدیک بھی تمہارے کام آنے والے نہیں۔ القصہ اس وقت تم بھی توحید کے قائل ہو جاتے ہو۔ اب جب کہ خدا نے تمہیں اس بلا سے بچا کر خشکی تک پہنچا دیا۔ تو اب تم اس خدائے وحدہ لاشریک سے اعراض کرتے اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بنانے لگتے ہو اور حقیقت یہ۔ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ کہ وہ خدا کی غیر متناہی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے اور جانتا ہے کہ منعم صرف خدا ہے اور کوئی نہیں مگر وہ پھر بھی خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتا ہے۔

اے مشرکو! تم جو سمندر میں موحد اور خشکی میں مشرک ہو تو کیا تم اس سے کسی معقول وجہ سے بے خطر ہو کہ وہ خشکی کے کنارے کو جس پر تم اترے تم سمیت دھنسا دے یا تم پر کنکریاں اڑانے والی تیز آندھی بھیجے۔ پھر تم اپنا کوئی کارساز نہ پاؤ جیسا کہ سمندر میں نہ پاتے تھے کیا تم اس سے بے خطر ہو کہ وہ دوسری مرتبہ تمہیں اس سمندر میں لے جائے اور تم پر کشتی شکن آندھی کو چھوڑ دے۔ اور وہ بدیں وجہ کہ تم نے پہلی مرتبہ کی نعمت کی ناقدری کی تم کو ڈبو دے۔ اس کے بعد تم اپنے لئے اس کا ہم پر مواخذہ کرنے والا نہ پاؤ تو پھر کونسی وجہ ہے کہ تم سمندر سے نکل کر شرک کرنے لگو۔ الغرض یہ امور مانع شرک ہین۔ اور تمہارا وہ فطری علم توحید جس کا ظہور مصائب کے وقت ہوتا ہے۔ مقتضی توحید ہے۔ لہٰذا تم کو شرک نہ کرنا چاہئے۔

اور اس کے علاوہ یہ امر بھی مقتضی توحید و مانع شرک ہے کہ ہم نے اولاد آدمؑ کو عزت دی ہے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ اور حسن صورت وغیرہ امور عطا کئے اور ان کو خشکی و تری میں سواریاں دیں چنانچہ خشکی میں گھوڑے گاڑیاں وغیرہ اور تری میں کشتیاں، جہاز سوار ہونے کو دیئے اور عمدہ چیزیں کھانے پینے اور برتنے کو دیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی چنانچہ بہت سی مخلوق پر ان کو حاکم اور متصرف بنایا۔ اور بہت سی چیزوں کو ان کے نفع کے لئے پیدا کیا پس اس نعمت کا ان پر شکر واجب ہے اور ان کو چاہئے کہ وہ اپنے منعم کی اطاعت کریں اور دوسروں کو اس کا شریک بنا کر کفرانِ نعمت نہ کریں۔

تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس روز ہم ہر شخص کو اس کے پیشوا کے ساتھ عدالت میں اس کے اعمال کی جواب دہی کے لئے طلب کریں گے تاکہ وہ بیان کرے کہ وہ کس کی پیروی کرتا اور کس بنا پر کرتا تھا اس روز جن کے دائین ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ سو یہی لوگ اپنا نامہ اعمال شوق سے پڑھیں گے کیونکہ یہ لوگ مؤمن ہوں گے جن کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ذرا ظلم نہ کیا جائے گا کہ ان کے معاوضہ میں کمی کر دی جائے اور برخلاف ان کے جو لوگ یہاں حق کو دیکھنے سے اندھے اور

Marfat.com

گمراہ ہیں۔ وہ وہاں بھی اندھے اور گمراہ ہی رہیں گے بایں معنی کہ ان کے ساتھ اندھوں اور گمراہوں کا سا معاملہ کیا جائے گا۔ اور گو وہ وہاں حق کا ادراک اور اقرار کرلیں۔ مگر وہ ادراک و اقرار محض کالعدم ہوگا۔ لہٰذا وہ اندھے کے اندھے ہی رہے۔ پس ان واقعات کو سوچ کر تمہیں اپنے لئے بہتر طریق اختیار کرنا چاہئے، جو تمہارے لئے مفید ہو۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ بلاشبہ بہت قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو اس حکم سے پھسلا دیتے جو کہ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا تھا۔ تاکہ آپ ہم پر اس کے علاوہ دوسرا حکم تراش لین۔ اور اگر آپ ان کی خواہش کے موافق کام کرتے تو اس وقت یہ آپ کو اپنا خالص دوست بنا لیتے۔ اگر ہم نے آپ کو نہ جما دیا ہوتا تو آپ ضرور لغزش کھا جاتے کیونکہ یقیناً آپ ان کی طرف کسی قدر جھکنے کو ہو گئے تھے مگر جھکے نہ تھے جس کی وجہ ہمارا جمائے رکھنا تھا اب اگر ہم نے آپ کو نہ جما دیا ہوتا۔ اور آپ ان کی طرف جھک جاتے تو اس وقت ہم آپ کو دونا عذاب دنیا کا اور دونا عذاب آخرت کا چکھاتے۔ پھر یہ نہ ہوتا کہ آپ اسے دفع کر دیتے کیونکہ آپ ہمارے خلاف اپنا کوئی مددگار نہیں پاتے جو آپ کو زبردستی ہمارے عذاب سے بچالے اگر ہم آپ کو عذاب دینا چاہیں۔

اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ الفاظ قرآن کا مدلول یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اور اس میں آپ کی عصمت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے صاف طور پر اور صراحۃً ثابت ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کو کفار کی طرف میلان سے محفوظ رکھا۔ اور اسی حفاظت کے معنی عصمت ہیں۔ پس یہ مثبت عصمت ہے نہ کہ منافی عصمت رہا یہ مضمون کہ آپ ان کی طرف سے کسی قدر جھکنے کو ہو گئے تھے تو یہ کوئی جرم نہیں تھا۔ ورنہ اس پر تنبیہ اور عتاب ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ الغرض جو جرم ہے اس کا آپ سے صدور نہیں ہوا اور جس کا صدور ہوا یعنی کسی قدر جھکنے کو ہو جانا وہ جرم نہ تھا۔ پس آپ کی عصمت بحمداللہ محفوظ ہے۔ لہٰذا کلام کو ظاہر سے پھیرنے کی ضرورت نہیں رہی یہ بات کہ وہ واقعہ کیا تھا جس سے یہ گفتگو متعلق ہے سو اس کی تفصیل معلوم نہیں اور نہ اس تحقیق کی ضرورت ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ تو ان لوگوں کی شرارت کا سن چکے اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ یقیناً قریب تھا کہ وہ تمہیں اپنے فریب وغیرہ سے اس سرزمین سے اکھاڑ دیں تاکہ وہ اس طریق سے تمہیں اس سے نکال دیں مگر خدا نے تمہیں اس سے بھی بچا لیا اور اگر وہ ایسا کرتے تو اس وقت وہ بھی آپ کے پیچھے اس میں صرف تھوڑا ہی زمانہ ٹھہر سکتے۔ جیسا کہ ان لوگوں کے بارے میں قاعدہ رہا ہے جن کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا تھا کہ جب کسی قوم نے اپنے نبی کو نکالا تو پھر ان کو بھی رہنا نصیب نہ ہوا۔

یہ بھی یاد رہے اللہ تعالیٰ کا فرمان عظیم ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ یعنی اس دنیا میں رب کو نہ پہچان سکا تو آخرت میں کس طرح پہچان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پہچان نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

24 رمئی درس فیضان القرآن نمبر 144

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 78 تا 93 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا (۷۸) وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷۹) وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (۸۰)
وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (۸۱)
وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لا وَ لَا یَزِیْدُ
الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (۸۲) وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ
نَاٰ بِجَانِبِهٖ ج وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَـُٔوْسًا (۸۳) قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ط فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِیْلًا (۸۴) ع وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِیْلًا (۸۵) وَ لَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا

Marfat.com

تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ
فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ
لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ
وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ
لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا
بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے تک اور خاص کر فجر کی قرأت بیشک فجر کی قرأت مشہود ہوتی ہے ٥ اور رات کو تہجد پڑھو یہ نفل ہے تمھارے لئے امید ہے کہ تمھارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے ٥ اور کہو کہ اے میرے رب مجھ کو داخل کر سچا داخل کرنا اور مجھ کو نکال سچا نکالنا اور مجھ کو اپنے پاس سے مددگار قوت عطا کر ٥ اور کہہ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا ٥ اور ہم قرآن میں سے اتارتے ہیں جس میں شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور ظالموں کے لئے اس سے نقصان کے سوا اور کچھ نہیں بڑھتا ٥ اور آدمی پر جب ہم انعام کرتے ہیں تو وہ اعراض کرتا ہے اور پیٹھ موڑ لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نا امید ہو جاتا ہے ٥ کہو کہ ہر ایک اپنے طریقہ پر عمل کر رہا ہے اب تمھارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ ٹھیک راستہ پر ہے ٥ اور وہ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ٥

Marfat.com

اور اگر ہم چاہیں تو وہ سب کچھ تم سے چھین لیں جو ہم نے وحی کے ذریعہ تمہیں دیا ہے پھر تم اس کے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ پاؤ۔ مگر یہ صرف تمھارے رب کی رحمت ہے بے شک تمھارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ٥ کہو کہ اگر تمام انسان اور جنات جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن بنا لائیں تب بھی وہ اس جیسا نہ لاسکیں گے اگر چہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں ٥ اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کا مضمون طرح طرح سے بیان کیا ہے پھر بھی اکثر لوگ انکار ہی پر جمے رہے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ہر گز تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کر دو ٥ یا تمھارے پاس کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو جائے پھر تم اس باغ کے بیچ میں بہت سی نہریں جاری کر دو ٥ یا جیسا کہ تم کہتے ہو ہمارے اوپر آسمان سے ٹکڑے گرا دو یا اللہ اور فرشتوں کو لا کر ہمارے سامنے کھڑا کر دو ٥ یا تمھارے پاس سونے کا گھر ہو جائے یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمھارے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک تم وہاں سے ہم پر کوئی کتاب نہ اتار دو جسے ہم پڑھیں کہو کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک بشر ہوں اللہ کا رسول ٥

تشریح: اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی ضرر رساں اور گمراہ کن کارروائیوں پر متنبہ فرما کر آپ کے لئے بعض خاص ہدایتیں فرماتے ہیں۔ کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین کے دھوکوں سے بچتے رہیں اور آپ زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے تاریک ہونے تک نمازوں کا اہتمام رکھیں اور صبح کی نماز میں قرآن پڑھنے کا بھی کیونکہ نماز صبح کا قرآن پڑھنا مشہود ہے یعنی اس وقت رات دن دونوں کے فرشتے جمع ہوتے ہیں جن کے روبرو پڑھا جاتا ہے لہٰذا اس کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ اور گویہ اجتماع عصر کے وقت بھی ہوتا ہے۔ مگر چونکہ صبح کا وقت نیند کا ہوتا ہے اس لئے اس اہتمام کے ساتھ اس کو خاص کیا گیا ہے۔

اور رہا رات کا حصہ پس اس میں ایسی حالت میں تہجد پڑھیں کہ وہ آپ کے لئے ان پانچ فرضوں سے زائد ہے خواہ اس طرح کہ وہ چھٹا فرض ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے یا اس طرح کہ فرض صرف پانچ ہیں اور وہ نفل ہے۔ اور آپ ان مشرکین کی تعدیوں سے گھبرائیں نہیں کہ وہ آپ کو نماز پڑھنے سے مانع ہوتے ہیں کیونکہ عنقریب آپ کی اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی بدولت اللہ رب العزت آپ کو دنیا و آخرت میں ایک پسندیدہ جگہ میں بھیجے گا۔ دنیا میں یوں کہ آپ کو کفار کے نرغہ سے نکال کر مدینہ پہنچائے گا اور آخرت میں یوں کہ آپ کو مقام شفاعت میں پہنچائے گا۔

لہٰذا آپ دعا کریں اور کہیں کہ مجھے خوبی کے ساتھ اس پسندیدہ مقام میں داخل کرو۔ اور خوبی کے ساتھ یہاں سے نکالو۔ اور اے میرے پروردگار آپ مجھے اپنے پاس سے مدد کرنے والی قوت عطا کریں جس سے میں کفار کی مزاحمتوں پر غالب آؤں اور آپ ان معاندین سے کہہ دیں کہ امر حق آپہنچا اور باطل رفو چکر ہوا کیونکہ حق کے مقابلہ میں باطل ٹھہرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ رفو چکر ہی ہونے والا ہے پس اب تمہاری تدبیریں کارآمد نہ ہوں گی اور دین الٰہی غالب ہو کر رہے گا۔ پس خیریت چاہتے ہو تو کفر عناد کو چھوڑ کر اس کو قبول کر لو الغرض یہ حکم آپ سنا دیں۔

اور دیکھیں کہ ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو امراض روحانیہ کے لئے موجب شفا اور اس کے ماننے والوں کے لئے رحمت ہے اور ان ظالموں کو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا ان کا نقصان ہی بڑھتا ہے کیونکہ وہ ضد سے اس کا انکار اور اس کی مخالفت کرتے ہیں اس سے جرم میں شدت ہوتی ہے اور جرم کی شدت سے سزا میں شدت بڑھتی ہے کس قدر افسوس کی بات ہے۔

Marfat.com

اور عام طور پر یہ حالت ہے کہ جب ہم آدمی پر انعام کرتے ہیں تو وہ اعراض اور کنارہ کشی کرتا ہے اور ہماری طرف رُخ بھی نہیں کرتا اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو سخت ناامید ہوتا ہے گویا خدا اس پر پھر انعام کرے گا ہی نہیں اس لئے وہ انعام کی حالت میں بھی خدا سے بے تعلق ہوتا ہے اور تکلیف کی حالت میں بھی۔ اس لئے نہ اسے انعام راس ہے نہ تکلیف اور وہ ہر حالت میں ناشکرا ہے۔ خیر جب یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو آپ ان سے کہہ دیں کہ ہم میں سے اور تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے طرز پر کام کر رہا ہے اور ہر ایک اپنے کو صحیح راستہ پر اور دوسرے کو غلطی پر بتلاتا ہے۔ سو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے۔ جو صحیح رستہ پر ہے اس لئے وہ آپ فیصلہ کرلے گا اور بتلا دے گا کہ تم حق پر تھے یا ہم۔

اور یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیں کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہوئی ہے اور تم کو علم کا صرف تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے اس لئے ایک روح کیا اور ہزاروں چیزیں تمہیں معلوم نہیں پس جس طرح اور بہت سی چیزوں کو تم سے مخفی رکھا گیا ہے یوں ہی اس کو بھی مخفی رکھا گیا ہے اور جس قدر علم دیا گیا ہے اُس کے متعلق بھی ہمیں اختیار ہے کہ ہم جب چاہیں واپس لے لیں۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو کس شمار میں ہیں اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے ہم اس کو بھی سلب کرلیں اور اس کے بعد آپ ہمارے مقابلہ میں اپنے لئے اس کے متعلق کوئی کارساز نہ پائیں جو آپ کو اسے واپس دلا دے۔ بجز آپ کے رب کی رحمت کے کہ وہی پھر دلا سکتی ہے واقعی آپ پر آپ کے رب کی بہت ہی بڑی مہربانی ہے کہ اول تو اس نے آپ پر یہ انعام کیا کہ آپ کی طرف وحی کر کے بہت سا علم عطا کیا۔ پھر یہ انعام کیا کہ نہ اس نے اسے آپ سے سلب کیا اور نہ وہ اسے آئندہ سلب کرے گا۔

خیر آپ ان منکرین سے کہیں کہ اگر تمام انسان اور جنات اس پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل بنا لادیں جو میرے رب نے اپنے فضل سے مجھے عطا کیا تو وہ اس کے مثل نہ لاسکیں گے اگر چہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں اور متفقہ طور پر اس کے مثل بنانا چاہیں اس سے بڑھکر تم اس کے خدا کے جانب سے ہونے کی کیا دلیل چاہتے ہو۔ الغرض یہ کافی حجت ہے ان کے لئے۔

اور ایک یہ ہی کیا ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں مختلف عنوان سے بیان کیں۔ سو بہت سے لوگوں نے بجز انکار کے کسی بات کو منظور ہی نہیں کیا خیر وہ جانیں اپنے آپ اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔ اور یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی تصدیق ہرگز نہ کریں گے جب تک ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ نکالیں۔ یا آپ کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو۔ پھر اس کے درمیان آپ زمین سے نہریں جاری کریں یا جیسا کہ آپ کہتے بھی ہیں آپ آسمان کو ٹکڑوں کی شکل میں ہم پر گرائیں یا آپ اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیں۔ یا آپ کے لئے ایک سونے کا گھر ہو۔ یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم صرف آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے۔ تا آنکہ آپ ہمارے پاس ایک ایسا نوشتہ نہ لادیں جس کو ہم پڑھ لیں اور جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق ہو۔

آپ ان لوگوں کے جواب میں کہہ دیں کہ سبحان اللہ کیا عجیب درخواست ہے ارے عقلمند و کیا میں بجز رسول آدمی کے اور کچھ ہوں؟ جو تم مجھ سے اس قسم کی درخواستیں کرتے ہو۔ یہ درخواست تمہاری محض جاہلانہ ہے۔ کیونکہ مجھ میں صرف دو باتیں ہیں۔ ایک بشریت دوسرے رسالت۔ سو یہ امور نہ بشریت کے لوازم میں سے ہیں نہ رسالت کے پھر مجھ سے ان باتوں کی درخواست کیوں ہے۔ الحاصل نہ یہ باتیں میرے قبضہ کی ہیں اور نہ میں ان پر قدرت کا مدعی ہوں۔

Marfat.com

25 مئی درس فیضان القرآن نمبر 145

سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 94 تا 111 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ
مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ
اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ

Marfat.com

لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ
الْاِنْفَاقِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۠ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ
بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ
اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىِٕرَۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ
مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ
مَّعَهٗ جَمِیْعًاۙ ﴿۱۰۳﴾ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًاؕ ﴿۱۰۴﴾ وَ بِالْحَقِّ
اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۘ ﴿۱۰۵﴾
وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا
یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاۙ ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ
وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۩ ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَؕ اَیًّا مَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا
تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

Marfat.com

لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب ان کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی کہ انھوں نے کہا کہ کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہےo کہو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ اس میں چلتے پھرتے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتےo کہو کہ اللہ میرے اور تمھارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہےo اللہ جس کو راہ دکھادے وہی راہ پانے والا ہے اور جس کو وہ بے راہ کردے تو تم ان کے لئے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم قیامت کے دن ان کو ان کے منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے اکٹھا کریں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب اس کی آگ دھیمی ہوئی ہم اس کو مزید بھڑکا دیں گےo یہ ہے ان کا بدلہ اس سبب سے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ جب ہم ہڈی اور ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرنو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گےo کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر ہے کہ ان کے مانند دوبارہ پیدا کردے اور اس نے ان کے لئے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر بھی ظالم لوگ بے انکار کئے نہ رہےo کہو کہ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اس صورت میں تم خرچ ہو جانے کے اندیشے سے ضرور ہاتھ روک لیتے اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہےo اور ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں کھلی ہوئی دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب کہ وہ ان کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا کہ اے موسیٰ میرے خیال میں تو ضرور تم پر کسی نے جادو کر دیا ہےo موسیٰ نے کہا کہ تو خوب جانتا ہے کہ ان کو آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے اتارا ہے آنکھیں کھول دینے کے لئے اور میرا خیال ہے کہ اے فرعون تو ضرور شامت زدہ آدمی ہےo پھر فرعون نے چاہا کہ ان کو اس سرزمین سے اکھاڑ دے پس ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو غرق کر دیاo اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم زمین میں رہو پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو اکھٹا کر کے لائیں گےo اور ہم نے قرآن کو حق کے ساتھ اتارا ہے اور وہ حق ہی کے ساتھ اترا ہے اور ہم نے تمہیں صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا تاکہ تم اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور اسکو ہم نے بتدریج نازل کیا ہےo کہو کہ تم اس پر ایمان لاؤ وہ لوگ جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا جب وہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیںo اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہےo اور وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور قرآن ان کا خشوع بڑھا دیتا ہےo کہو کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو اس کے لئے اچھے نام ہیں اور تم اپنی نماز نہ بہت پکار کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے پڑھو اور دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کروo اور کہو کہ تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور تم اس کی خوب بڑائی بیان کروo

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو جب ان کے پاس ہدایت آئی اس کے ماننے سے صرف اس بات نے روکا کہ انہوں نے کہا کہ کیا خدا نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا اور بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ آدمی رسول ہو پس یہ معنی ہے ان کی گمراہی کا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر بجائے تمہارے زمین میں فرشتے ہوتے جو تمہاری طرح اس میں رہ کر اس پر چلتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے لیکن جبکہ زمین میں آدمی آباد ہیں تو پھر تو آدمی ہی رسول آنا چاہئے۔ یہ کیسی بے جوڑ بات ہے کہ تم آدمی ہو اور تمہارا رسول فرشتہ ہو۔ الغرض یہ شبہ ان کا محض لغو ہے۔

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں فی الحقیقت رسول ہوں اور میرے تمہارے درمیان اختلاف ہیں خدا گواہ ہے وہ اپنے بندوں سے خوب واقف اور ان کو خوب دیکھنے والا ہے اس لئے اسے میری حالت بھی بخوبی معلوم ہے اور تمہاری بھی۔ اور وہ میرے موافق گواہی دیتا ہے۔ لہٰذا میں سچا ہوں۔ الغرض آپ اتمام حجت کے لئے ان کو یہ پیغام پہنچا دیجئے اور اس کی فکر نہ کیجئے کہ وہ مانتے ہیں یا نہیں کیونکہ جسے خدا اس کے حسن اختیار کے سبب ہدایت کرے بس وہی ہدایت پاتا ہے اور جسے خدا اس کے سوءِ اختیار کے سبب گمراہ کرے اس کے لئے آپ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پا دیں گے جو انہیں ہدایت دیدیں۔ اور چونکہ انہیں خود ہدایت منظور نہیں اس لئے ہم انہیں نہ دیں گے۔

اور جیسے یہ لوگ اوندھے، اندھے، بہرے، گونگے ہیں اسی طرح ہم انہیں اوندھے، اندھے، گونگے، بہرے محشور کریں گے۔ یعنی جس طرح یہ لوگ یہاں کافر ہیں وہاں بھی کافر رہیں گے۔ اور گو وہاں یہ ایمان لائیں گے مگر چونکہ وہ دارالجزاء ہے نہ کہ دارالعمل۔ اس لئے ان کا ایمان مقبول نہ ہوگا ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو کہ ہمیشہ شعلہ زن رہے گا اور کبھی اس کا اشتعال دھیما نہ ہوگا۔ چنانچہ جب کبھی اس کا اشتعال دھیما ہونے کو ہوگا ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے جو ان کو دی جائے گی، بدیں وجہ کہ انہوں نے آپ کی نبوت کا انکار کر کے ہماری آیات کا انکار کیا اور آخرت کا بھی انکار کیا۔

چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم مر کر اور گل سڑ کر ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئی پیدائش سے اٹھایا جائے گا اور وہ جو اس طرح تعجب کے ساتھ اس کا انکار کرتے ہیں تو کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جس نے آسمانوں اور زمین جیسی عظیم الشان مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہ اس پر ضرور قادر ہے کہ ان جیسی حقیر مخلوق کو پیدا کر دے۔ الحاصل ان کا یہ استبعاد محض لایعنی ہے۔ اور وہ انہیں ضرور دوبارہ پیدا کرے گا اور اس نے ان کے لئے ایک ایسی میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کوئی خلجان کی بات نہیں۔ خیر چونکہ آخرت رحمت الٰہی کے ظہور کا اصلی مرکز ہے اور یہ اس کے منکر ہیں اور اسی طرح آپ کو جو نبوت دی گئی ہے جو کہ خدا کی ایک بڑی رحمت ہے یہ لوگ اس کے بھی منکر ہیں۔

اس لئے آپ ان سے کہہ دیں کہ اے تنگ چشمو خدا نے بڑی خیر کی کہ تمہیں اپنی رحمت کے خزانوں کا مالک نہ بنایا ورنہ اگر تم میرے پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تب تو تم خرچ کرنے سے رک جاتے اس وقت بیشک نہ مجھے نبوت مل سکتی اور نہ قیامت ہوتی لیکن وہ خزانے خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ اور نہ وہاں بخل ہے اور نہ ختم ہو جانے کا اندیشہ۔ اس لئے اس نے مجھے نبوت بھی دی اور وہ اپنے نیک بندوں کو انعام دینے کے لئے قیامت بھی قائم کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی تنگ دل ہے کہ خود تو کیا دیتا ہمیں دیتے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ الغرض یہاں تک آپ کی رسالت اور قیامت اور منکرین کے انکار کا

Marfat.com

بیان اور منکرین کو دھمکی تھی۔ سو یہ تمام باتیں نئی نہیں ہیں۔

اور اس سے پہلے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے دیئے تھے چنانچہ بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے کہ کیوں صاحبو! کیا یہ واقعہ ہے یا نہیں۔ اور ان کے جواب سے ان احمقوں مشرکین مکہ کو ملزم کیجئے جو کہتے ہیں کہ ابعث اللہ بشرًا رّسُولًا اس پر ان ہی مشرکین کی طرح فرعون نے کہا تھا کہ اے موسیٰ میں سمجھتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے اور تمہارا دماغ صحیح نہیں ہے اس لئے تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو اس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ تو خوب جانتا ہے کہ مجھ پر جادو نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان معجزات کو صرف آسمانوں اور زمین کے مالک نے ایسی حالت میں اتارا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے ذرائع بصیرت ہیں اور تیرا انکار محض عناداً ہے اور اے فرعون میں سمجھتا ہوں کہ تو تباہ ہوگا تو جو آیات خداوندی کا عناداً انکار کرتا ہے۔ اب فرعون نے چاہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے قدم مصر سے اکھاڑ دے اور انہیں نکال دے جیسا کہ ان مشرکین نے خود آپ کی نسبت ایسا ہی ارادہ کیا تھا پس اس تعدی پر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ اب تم یہاں رہو اور اس کے بعد ہم تمہیں موت دیں گے۔ پھر جب کہ آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں جمع ہونے کی حالت میں اپنے روبرو لائیں گے۔ پس اسی طرح ان کو بھی تباہ کر کے مسلمانوں کو ان کے ملک پر قبضہ دلایا جائے گا۔ اور اسی طرح مسلمانوں سے بھی کہا جاتا ہے کہ تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ لہٰذا یہ سب باتیں پرانی ہیں اور کوئی بات نئی نہیں جس کا انکار کیا جائے۔

پس قرآن جو کہتا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اور ٹھیک ہی ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور وہ ٹھیک ہی نازل ہوا ہے جس میں نہ ہم نے کوئی بات خلاف واقع بیان کی ہے اور نہ لانے والے نے اس میں کوئی تصرف کیا ہے اگر ان پر بھی یہ لوگ نہیں مانتے تو یہ جانیں اور ہم نے آپ کو صرف ماننے والوں کو خوشخبری دینے والا اور نہ ماننے والوں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اس لئے ان کے نہ ماننے سے آپ کا کوئی نقصان نہیں اور دوسری کتابوں کی طرح ہم نے اسے اکٹھا نہیں اتارا تاکہ آپ اسے مہلت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پڑھیں اور انہیں اس کے یاد کرنے میں آسانی ہو پس ان کا یہ اعتراض باطل ہے کہ قرآن دفعتہً کیوں نہیں اتارا گیا لہٰذا یہ منزل من اللہ نہیں اور یہ صحیح ہے کہ ہم نے اسے تھوڑا کر کے نازل کیا ہے اور یہ بنایا ہوا نہیں ہے۔

آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ تم مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے۔ یعنی منصفین اہل کتاب وہ اسے مانتے ہیں۔ چنانچہ ان کی حالت یہ ہے کہ جب یہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے منہ کے بل گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منزہ ہے ہمارا پروردگار اپنے وعدہ کے خلاف کرنے سے واقعی ہمارے پروردگار کا وعدہ جو اس نے کتب سابقہ میں کیا تھا ایسا یقینی تھا گویا کہ کیا ہی ہوا تھا۔ اور ان پر اس کے سننے سے ایسی رقت طاری ہوتی ہے کہ وہ روتے ہوئے منہ کے بل گر جاتے ہیں اور وہ قرآن ان کا خشوع و خضوع بڑھاتا ہے۔

نیز یہ مشرکین آپ کو دعا میں یا اللہ یا رحمٰن کہتے سن کر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کو دو معبود بنانے سے منع کیا جاتا ہے اور خود آپ دو معبود بناتے ہیں ایک اللہ اور دوسرا رحمٰن لہٰذا آپ ان نادانوں سے کہیں کہ یہ دو معبودوں کے نام نہیں ہیں بلکہ ایک ہی کے نام ہیں اور تم چاہے اللہ کو پکارو، چاہے رحمٰن کو جس کو بھی پکارو وہی ایک معبود ہے اور یہ اسی کے اچھے نام ہیں اور دونوں عنوانوں سے مدعو وہی ایک ہی ذات ہے اور چونکہ مشرکین قرآن کو سن کر خدا کو اور تمہیں اور جبرائیلؑ کو برا بھلا کہتے ہیں اس لئے آپ اپنے جہری نماز میں

Marfat.com

نہ زیادہ آواز بلند کیجئے۔ جو مشرکین کے کانوں تک پہنچے اور نہ بالکل آہستہ پڑھئے اور ان دونوں کے درمیان راہ اختیار کیجئے اور مشرکین کے برا کہنے سے بچنے کے لئے جو یہ تعلیم کی گئی ہے اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ پھر تبلیغ کیونکر کی جائے گی۔ کیونکہ وہ تو اس وقت بھی یہی کریں گے اس لئے کہ تبلیغ کے لئے ان کو قرآن سنانا ضروری ہے۔ اس لئے وہاں مفسدہ کی پروا نہ کی جائے گی اور نماز میں اس قدر زور سے پڑھنا ضروری نہیں اس لئے احتیاط کی جائے گی۔

اور آپ شرک سے اپنی بیزاری ظاہر کرنے کے لئے یہ کہیں کہ تعریف مخصوص ہے اس خدا کے لئے جس نے نہ اپنے لئے کوئی بیٹا بیٹی بنایا اور نہ اس کی حکومت میں کوئی حصہ دار ہے اور نہ کمزوری کی جہت سے اس کا کوئی مددگار ہے کیونکہ اس میں کوئی کمزوری ہے نہیں لہٰذا شرک باطل ہے اور جو ایسے عقائد رکھے وہ گمراہ ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کریں۔ کیونکہ جس قدر بھی اس کی بڑائی کی جائے وہ اس کا اہل ہے۔

اللہ تعالیٰ کو چاہے اللہ کہہ کر پکارو، چاہے رحمٰن کہہ کر پکارو اسی کے سب نام ہیں۔ اور اسکے نام بہت اچھے ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کا نام اللہ ذاتی نام ہے اور باقی صفاتی نام ہیں۔ ساری کائنات اسی کے ناموں سے بھری ہوئی ہے۔ اور کائنات کا ذرہ ذرہ جب اسکی خلق میں ہے۔ تو نام میں کیوں نہ ہوگا۔ کائنات ساری اس کی حمد وستائش کرتی ہے۔ اسکی بندگی کرتی ہے۔ تو انسان بھلا کیوں نہ کرے انسان خالق کائنات کی تخلیق کا وہ شاہکار ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ انسان میں مرد وعورت دونوں شامل ہیں مرد کے خدوخال دیکھیں الگ جاذبیت ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں بس اسی کو پوجو۔ اسی کے گن گاؤ۔ اسی کے ترانے پڑھو۔ اور بے اختیار کہو۔ اللہ الصمد۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الکہف

سورۃ الکہف مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 110 اور رکوع کی تعداد 12 ہے کلمات کی تعداد 1201 اور حروف کی تعداد 6620 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 09 سے لیا گیا ہے کہف کا معنیٰ ہے غار، چونکہ اس میں غار والوں کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام الکہف ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 18 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 69 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 110:۔ اصحاب کہف کی وجہ سے یہ نام ہے۔ واقعہ ذوالقرنین، اصحاب کہف کا واقعہ، جو لوگ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب رہتے ہیں ان کے پاس بیٹھے رہو اور اپنی آنکھیں ان کے چہروں پر گاڑ دو اور جس شخص کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا پھر وہ شخص اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ حدود الٰہی سے تجاوز کرنے والا ہے اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا، انسان کا مزاج جھگڑالو ہے اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جسے پروردگار کا کلام سمجھایا گیا تو اس نے منہ پھیر لیا۔ واقعہ موسیٰ اور خضر علیہ السلام کا کہنا یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیے بلکہ اللہ کا حکم اس میں شامل ہے۔ یاجوج و ماجوج کا ذکر جو شخص اللہ رب العزت سے ملاقات کا خواہش مند ہے وہ نیک عمل کرے اور خالص عبادت کرے۔ قصہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا ذکر، توحید کا بیان، دو آدمیوں کے واقعہ سے نصیحت دی گئی، دنیا کی زندگی کی مثال عالم دنیا عالم دنیا کی اشیاء فانی ہیں ابلیس کا تمثیلی قصہ، شیطان کا اطاعت سے انکار کا ذکر، مشرکوں کے کمزور خداؤں کا ذکر۔

Marfat.com

26/مئی درس فیضان القرآن نمبر 146

سورۂ کہف آیت نمبر 1 تا 17 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ۜ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ۙ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ
اَبَدًا ﴿۳﴾ۙ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ
یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً
لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا
صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا
مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤی

Marfat.com

اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ ۖ وَّرَبَطْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ ؕ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ
وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی ۰ بالکل ٹھیک تا کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کردے اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دے جو نیک اعمال کرتے ہیں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے ۰ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۰ اور ان لوگوں کو ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے ۰ ان کو اس بات کا علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا کو یہ بڑی بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ صرف جھوٹ کہتے ہیں ۰ شاید تم ان کے پیچھے غم سے اپنے کو

Marfat.com

ہلاک کر ڈالو گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائے ٥ جو کچھ زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی رونق بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو جانچیں کہ ان میں کون اچھا عمل کرنے والا ہے ٥ اور ہم زمین کی تمام چیزوں کو ایک صاف میدان بنا دیں گے ٥ کیا تم خیال کرتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے بہت عجیب نشانی تھے ٥ جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی پھر انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے معاملے کو درس فیضان القرآن ت کر دے ٥ پس ہم نے غار میں ان کے کانوں پر سالہا سال کے لئے (نیند کا پردہ) ڈال دیا ٥ پھر ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ ہم معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں سے کون مدت قیام کا زیادہ ٹھیک شمار کرتا ہے ٥ ہم تمہیں ان کا اصل قصہ سناتے ہیں وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں مزید ترقی دی ٥ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا جب کہ وہ اٹھے اور کہا کہ ہمارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو ہم بہت بے جا بات کریں گے ٥ یہ ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں یہ ان کے حق میں واضح دلیل کیوں نہیں لاتے پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے ٥ اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے ہو اور ان کے معبودوں سے جن کی وہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں تو اب چل کر غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے اوپر اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارے کام کے لئے سروسامان مہیا کرے گا ٥ اور تم سورج کو دیکھتے کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب کو بچا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کو کتراجاتا ہے اور وہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جس کو اللہ بے راہ کر دے تو تم اس کے لئے کوئی مددگار بنانے والا نہ پاؤ گے ٥

تشریح : قابل تعریف ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی حالت میں کتاب نازل کی کہ وہ بالکل درست ہے اور اس میں کسی قسم کی ٹیڑھ نہیں رکھی اور اس لئے نازل کی تاکہ وہ عام طور پر لوگوں کو ایسے سخت عذاب سے ڈرائے جو کہ بصورتِ نافرمانی اس خدا کے یہاں سے ان کو پہنچنے والا ہے اور تاکہ وہ اپنے ان ماننے والوں کو جو نیک کام کریں۔ یہ خوشخبری دے کہ ان کے لئے عمدہ معاوضہ یعنی جنت ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور تاکہ وہ ان لوگون کو خاص طور سے ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا نے اپنے لئے بیٹا بیٹی بنائے جیسے مشرکین اور یہود اور نصاریٰ۔ یا اسی قسم کا کوئی اور کفر و شرک کرے کیونکہ ایسے لوگ بالکل حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہ ان کو حقیقت کا علم ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کو تھا جن کے یہ مقلد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے اور وہ محض جھوٹ کہتے ہیں۔ جس میں سچائی کا شائبہ تک نہیں اور خدا پاک ہے۔ اس سے کہ وہ بیٹا بیٹی بنائے پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے کفر کی یہ حالت ہے جو ابھی معلوم ہوئی اور آپ کی شفقت کی وہ حالت ہے جو خود آپ کو معلوم ہے۔ تو کیا بعید ہے کہ اگر یہ لوگ قرآن کو نہ مانیں جیسا کہ ان کے انداز سے ظاہر ہے تو ان کے پیچھے شدتِ غم سے آپ اپنی جان کھو بیٹھیں آپ ناحق غم نہ کیجئے اور ان نااہلوں کے پیچھے اپنی جان نہ دیں۔

ہم نے زمین پر جو کچھ سامان باغات عمارات وغیرہ کی قسم سے اس کو محض اس غرض سے زمین کی زیبائش بنایا ہے کہ ہم انہیں جانچیں کہ ان میں سے کس کے کام اچھے ہیں اس لئے یہ سامان محض عارضی ہے۔ اور اسی وقت تک ہے جب تک کہ یہ مقصد امتحان پورا ہو جائے۔ اور اس لئے ہم اس تمام سامان کو جو اس پر ہے ایک روز جب کہ یہ مقصد پورا ہو جائے گا۔ فنا کر کے اسے چٹیل

Marfat.com

میدان بنادینے والے ہیں۔ پس ان لوگوں کو اس فانی سامان پر فریفتہ ہو کر کفریات میں مبتلا نہ رہنا چاہیے۔ اور ایمان لانا چاہیے اب اللہ تعالیٰ ایک قصہ بیان فرماتے ہیں جو کہ خدا کی قدرت کی ایک عجیب نشانی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں کیا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے اصحاب کہف ورقیم کا قصہ سن کر یہ سمجھتے ہیں کہ اصحاب کہف ورقیم ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔ جب کہ وہ لوگ غار میں پناہ گزین ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ اور ہمارے لئے ہمارے کام کے متعلق درستی مہیا کر دے اس پر ہم نے ان پر برسوں تک نیند طاری رکھی اور اس کے بعد ہم نے انہیں بیدار کیا تا کہ ہم جانیں کہ دو جماعتوں میں سے کس جماعت نے غار میں سوتے رہنے کی صحیح مدت محفوظ رکھی اور یہ سمجھ کر آپ اس کے صحیح صحیح سننے کے مشتاق ہیں اچھا سنئے۔

ہم آپ سے ان کا صحیح صحیح قصہ بیان کرتے ہیں مگر اسی قدر جس قدر ہدایت کے لئے مناسب ہے کیونکہ قرآن قصوں کی کتاب نہیں۔ بلکہ ہدایت کی کتاب ہے اچھا اب قصہ سنو۔ یہ چند جوان تھے۔ جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے۔ اور ان کے ایمان کی برکت سے اس وقت ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی اور ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا۔ جب کہ وہ لوگ اٹھے اور آپس میں کہا کہ ہمارا رب مالک آسمان وزمین ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پکاریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو سمجھو کہ اس وقت یقیناً ہم نے یاوہ گوئی کی اور بالکل غلط کہا۔ کیونکہ درحقیقت اس کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں دیکھو یہ ہماری جاہل قوم ہے کہ انہوں نے خدا کے سوا بہت سے معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا کس قدر نادانی کی بات ہے اگر یہ لوگ سچے ہیں تو وہ اپنے دعوے پر کوئی کھلی ہوئی حجت کیوں نہیں لاتے اور جب کہ ان کے پاس کوئی واضح حجت نہیں ہے تو پھر یہ صاف طور پر ظالم ہیں۔ جو خدا پر افتراء کرتے ہیں کیونکہ اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ تراشے۔ اور جب کہ تم ان لوگوں سے اور ان سے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش کرتے ہیں علیحدہ ہو چکے ہو۔ تو اب ان میں رہنا مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ تمہیں ستائیں گے اور بت پرستی پر مجبور کریں گے۔ لہٰذا اب تم فلاں غار میں پناہ لو اور یہ خیال نہ کرو کہ غار میں عمر کے دن کیسے کٹیں گے کیونکہ اللہ رب العزت تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلائے گا۔ اور تمہارے معاملہ کے متعلق سامان مہیا کرے گا پس یہ مشورہ کر کے وہ اس غار میں پہنچ گئے جو انہوں نے اپنے پناہ کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور جب کہ وہ غار میں پہنچ گئے تو اب ان کی حالت یہ ہے کہ گویا آپ آفتاب کو دیکھ رہے ہیں کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹا ہوتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں جانب کو کترا جاتا ہے اور اس لئے وہ دھوپ کے صدمہ سے محفوظ ہیں اور وہ اس غار کے ایک فراخ مقام میں چین سے ہیں کہ نہ ان تک دشمن کی رسائی ہے۔ اور نہ انہیں خود کوئی تکلیف ہے۔ یہ بھی خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اگر لوگ غور کریں لیکن جسے خدا ہدایت کرے وہ ہی ہدایت پاتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اس کے لئے آپ کوئی متولی کارجو اسے ہدایت کرنے والا ہو نہ پائیں گے۔

جب ہدایت اسکے ذمہ ہے۔ تو پھر کسی اور کے در پر جانے کی ضرورت ہی کیوں ہے۔ اسی کے ساتھ تعلق قائم کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تعلق باللہ نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

27/مئی درس فیضان القرآن نمبر 147

سورۂ کہف آیت نمبر 18 تا 31 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝١٨
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ
اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ اَحَدًا ۝١٩ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ
مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝٢٠ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚۛ اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ
اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

Marfat.com

مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ
اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً
ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَ
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ
كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ ؗ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ
فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ

Marfat.com

وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ
أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُونَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ
الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تم انھیں دیکھ کر یہ سمجھتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے تھے ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدلواتے ہیں اور ان کا کتا غار کے دہانے پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو اس سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اور تمھارے اندر ان کی دہشت بیٹھ جاتی ٥ اور اسی طرح ہم نے ان کو جگایا تا کہ وہ آپس میں پوچھ گچھ کریں ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم کتنی دیر یہاں ٹھہرے انھوں نے کہا کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ٹھہرے ہوں گے وہ بولے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی دیر یہاں رہے پس اپنے میں سے کسی کو یہ چاندی کا سکہ دے کر شہر بھیجو پس وہ دیکھے کہ پاکیزہ کھانا کہاں ملتا ہے اور تمھارے لئے اس میں سے کچھ کھانا لائے اور وہ نرمی سے جائے اور کسی کو تمھاری خبر نہ ہونے دے ٥ اگر وہ تمھاری خبر پا جائیں گے تو تمہیں پتھروں سے مار ڈالیں گے یا تمہیں اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے ٥ اور اسطرح ہم نے ان پر لوگوں کو مطلع کر دیا تا کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں جب لوگ آپس میں ان کے معاملے میں جھگڑ رہے تھے پھر کہنے لگے کہ ان کے غار پر ایک عمارت بناؤ ان کا رب ان کو خوب جانتا جو لوگ ان کے معاملہ میں غالب آئے انھوں نے کہا کہ ہم ان کے غار پر ایک عمارت بنائیں گے ٥ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ کہیں گے وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا یہ لوگ بے تحقیق بات کہہ رہے ہیں اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا کہو کہ میرا رب بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنے تھے تھوڑے ہی لوگ ان کو جانتے ہیں پس تم سرسری بات سے زیادہ ان کے معاملہ میں بحث نہ کرو اور نہ ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے پوچھو ٥ اور تم کسی کام کی نسبت یوں نہ کہو کہ میں اس کو کل کر دوں گا ٥ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرو اور کہو کہ امید ہے کہ میرا رب مجھکو بھلائی کی اس سے زیادہ قریب راہ دکھا دے ٥ اور وہ لوگ اپنے غار میں تین سو سال رہے ٩ سال اور بڑھ گئے ہیں ٥ کہو کہ اللہ ان کے رہنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کا غیب اس کے علم میں ہے کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا خدا کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں اور نہ اللہ کسی

Marfat.com

کو اپنے اختیار میں شریک کرتا ہے ○ اور تمھارے رب کی جو کتاب وحی کی جارہی ہے اس کو سناؤ خدا کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور اس کے سوا تم کوئی پناہ نہیں پاسکتے ○ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جمائے رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں وہ اس کی رضا کے طالب ہیں اور تمہاری آنکھیں حیات دنیا کی رونق کی خاطر ان سے ہٹنے نہ پائیں اور تم ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اسکا معاملہ حد سے گزر گیا ہے ○ اور کہو کہ یہ حق ہے تمھارے رب کی طرف سے پس جو شخص چاہے اسے مانے اور جو شخص چاہے نہ مانے ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو اپنے گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ پانی کے لئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کیجائے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا وہ چہروں کو بھون ڈالے گا کیا برا پانی ہوگا اور کیسا برا ٹھکانا ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے تو ہم ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے ○ جو اچھی طرح کام کریں گے ان کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک اور دبیز ریشم کے سبز کپڑے پہنیں گے تختوں پر ٹیک لگائے ہوئے کیسا اچھا بدلہ ہے اور کیسی اچھی جگہ ○

تشریح: فرمایا کہ وہ لوگ اس غار کے ایک کشادہ مقام میں ہیں۔ اور تم اگر انہیں دیکھو تو انہیں بیدار خیال کرو گے۔ حالانکہ وہ سو رہے ہیں یہ اس لئے کہ کوئی ان کو سوتا ہوا سمجھ کر ان پر تعدی نہ کرے اور ہم انہیں دائیں بائیں کروٹیں دیتے رہتے ہیں تاکہ ایک حالت پر رہنے کی وجہ سے مٹی ان کے جسم کو نہ کھالے اور مزید حفاظت کے لئے ان کا کتا دونوں ہاتھ پھیلائے غار کی دہلیز میں بیٹھا ہوا ہے علاوہ اس سامان حفاظت کے ایک بڑا سامان یہ کیا گیا ہے کہ ان کو ایسی ہیبت عطا کی گئی ہے کہ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے اور ان کے خوف سے پر ہوتے۔ یہ تو ان کے عجیب طور پر سلانے کا بیان تھا۔

اور اسی عجیب طریقہ سے ہم نے سالہا سال کے بعد انہیں بیدار کیا۔ تاکہ وہ آپس میں پوچھ گچھ کریں کہ بتلاؤ تو سہی ہم کتنی دیر سوئے ہوں گے چنانچہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ بتلاؤ تم کتنی دیر نیند میں رہے ان لوگوں میں سے بعض نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ اب ان لوگوں میں سے دوسرے بعض نے کہا کہ یہ تعین صحیح نہیں بلکہ تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ تم کس قدر سوتے رہے ہو۔ پس اس گفتگو کو چھوڑ دو اور اپنا یہ روپیہ دے کر کسی کو شہر بھیجو کہ وہ کھانا لائے اب اسے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ کس کا کھانا زیادہ پاک صاف ہے اور جس کے پاس سب سے زیادہ پاک اور حلال کھانا ہو اس کے پاس سے کھانا لائے۔ اور اس کو چاہئے کہ خوش تدبیری سے کام لے اور کسی کو اپنی بے احتیاطی سے تمہاری خبر نہ کردے کیونکہ اگر وہ لوگ تم پر قابو پالیں گے تو یا تو تمہیں سنگسار کریں گے یا تمہیں اپنے مذہب میں لوٹا دیں گے اور اس صورت میں تم ہرگز کامیاب نہ ہوگے۔ خیر ان میں سے کوئی کھانا لینے گیا اور حسب ہدایت اس نے ان لوگوں کو مخفی رکھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ اس میں ناکام رہا۔

اور اس عجیب طریقہ سے ہم نے لوگوں کو ان کی حالت پر مطلع کردیا تاکہ وہ ایک نمونہ کا مشاہدہ کرکے جان لیں کہ قیامت ناممکن نہیں ہے اور خدا کا وعدہ بالکل صحیح ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی خلجان کی بات نہیں کیونکہ جس طرح قیامت پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ آدمی مر کر اور مٹی میں مل کر دوبارہ زندہ ہو جائے یوں ہی یہ بھی اشکال ہوتا ہے کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی برسوں سوتا رہے۔ اور نہ کچھ کھائے نہ پئے اور بالکل اسی حالت پر زندہ رہے۔ حتیٰ کہ خود ان سونے والوں کو

Marfat.com

بھی تمیز نہ ہو کہ ہم اتنے برس تک سوتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہیں کہ ہم ایک دن یا اس سے کم سوئے ہیں۔ پس جب کہ اس امر کا مشاہدہ کر دیا جائے گا تو وہ استبعادات وہمیہ دور ہو جائیں گے۔ اور جب اس نیند کے واقعہ کے متعلق ان کو اپنے وہم کا مغالطہ معلوم ہو جائے گا تو موت کے متعلق بھی ان کا استبعاد وہمی دور ہو جائے گا۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ واقعی اللہ رب العزت سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ اطلاع ہم نے اس زمانہ میں کی تھی جب کہ لوگ ان کی حالت پر مطلع ہو کر اپنے کام کے متعلق آپس میں کھینچا تانی کر رہے تھے۔ کہ ان کے متعلق کیا کاروائی کرنی چاہئے چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ ان پر ایک عمارت بنانی چاہئے۔

تو ان میں جو لوگ اپنے کام پر غالب اور چلتی رائے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے۔ لیکن تعین مشکل ہے کہ انہوں نے یہ تجویز کیوں کی تھی۔ کیونکہ اسکی وجہ نہیں بتلائی گئی۔ اس لئے اس کا مجمل ہی رکھنا مناسب ہے۔

خیر یہاں تک اصحابِ کہف کا قصہ بیان فرما کر اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اس قصہ کو سن کر لوگ ان کی تعداد میں اختلاف کریں گے چنانچہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے جن کا چوتھا ان کا کتا تھا۔ اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے جن کا چھٹا کتا تھا۔ یہ سب انکل پچو باتیں کرتے ہیں۔ صحیح بات کسی کو معلوم نہیں اور یہ بھی انکل پچو کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا رب ان کی تعداد سے خوب واقف ہے۔ دوسرے لوگ اس کو نہیں جانتے بجز تھوڑے لوگوں کے یہ مستثنیٰ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا تھا اور وہ لوگ جن کو ان کے ذریعہ سے صحیح خبر پہنچی پس آپ ان کے بارے میں کسی سے مناظرہ نہ کریں۔ اور نہ ان میں سے کسی سے ان کے معاملہ میں پوچھ گوچھ کریں۔ کیونکہ انہیں خود خبر نہیں وہ آپ کو کیا بتائیں گے۔

اور آپ نے جو ان کے غار میں رہنے کی مدت دریافت کرنے والوں سے یہ کہہ دیا کہ میں کل جواب دوں گا۔ یہ کہنا مناسب نہ تھا۔ لہٰذا آئندہ ہرگز کسی کام کے لئے یوں نہ کہئے کہ میں کل اس کام کو کر دوں گا۔ ہاں یوں کہئے کہ خدا چاہئے۔ اور جب آپ خدا کا ذکر کرنا بھول جائیں تو جس وقت یہ خیال آئے کہ میں بھول گیا۔ اس وقت اپنے رب کا ذکر کیجئے اور کل کی تعیین بھی نامناسب ہے۔ اس لئے کل کے ذکر کے ساتھ یوں کہئے کہ ممکن ہے کہ کل سے پہلے ہی مجھے میرا رب صحیح بات کی طرف رہنمائی کر دے۔

ان لوگوں کے سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ غار میں تین سو برس رہے تھے۔ اور ان لوگوں نے یعنی سائلین وغیرہ نے اصل عدد میں نو برس بڑھا لئے ہیں اس لئے وہ تین سو نو سمجھے ہوئے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ اضافہ غلط ہے اور اللہ رب العزت اس مقدار کو خوب جانتا ہے جس قدر وہ رہے ہیں۔ لہٰذا تین سو برس صحیح ہیں اور نو کا اضافہ غلط ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین کے مخفیات کا علم اسی کے لئے خاص ہے وہ بڑا دیکھنے والا اور بڑا سننے والا ہے۔ نیز اس کے سوا ان کے لئے کوئی متولی کار نہیں ہے۔ اور نہ وہ اپنے فیصلہ میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے رسول جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں آپ کسی کام کی نسبت یہ نہ کہیں کہ میں کل کر دوں گا۔ اور آپ کے رب کی کتاب کا جو حصہ آپ کی طرف وحی کیا چکا ہے اس کو پڑھتے رہئے۔ کیونکہ اس کی باتیں بڑی پکی ہیں اور کوئی نہیں جو اس کی باتوں کو بدل سکے اور نہ آپ کو اس کے سوا کوئی جائے پناہ ملے گی اس لئے آپ پر اس کے احکام کی تعمیل اور اس کتاب کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

اور آپ اپنے کو انہیں لوگوں کے ساتھ مقید رکھئے جو اپنے رب کو صبح و شام ایسی حالت میں پکارتے ہیں کہ ان کو اللہ رب العزت

Marfat.com

ی ذات مقصود ہے۔اوراس کے سوا کوئی دنیاوی غرض ان کی نہیں ہے۔اور آپ کی نظر ایسی حالت میں ان سے تجاوز نہ کرے۔کہ آپ کو دنیا کی زیبائش مطلوب ہو۔یعنی آپ ان مخلصین کو چھوڑ کر کفار کی جاہ کی وجہ سے ان کو مدنظر نہ بنائیے اور اس باب میں اس شخص کا کہنا نہ مانئے جس کے دل کو اس کے سوء اختیار سے ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔اور اس لئے وہ اپنے ہوائے نفسانی کا پیرو ہو گیا ہے۔اور اس کا کام حد سے گذر جاتا ہے اور ایسے مشورہ دینے والوں سے صاف کہہ دیجئے کہ میں ان لوگوں کو اپنے سے جدا نہیں کر سکتا۔اور اس باب میں تمہاری کوئی رعایت نہیں کر سکتا۔یہ امر حق تمہارے رب کی جانب سے ہے اب جس کا جی چاہے مانے اور جس کا جی چاہے نہ مانے۔

اب جو نہ مانے ایسے ظالموں کے لئے ہم نے آگ تیار کر رکھی ہے۔جس کی قناتیں انہیں گھیرے ہوئے ہیں، یعنی اس کے احاطہ میں ان کو لامحالہ داخل ہونا ہے اور اگر وہ پانی کے لئے فریاد کریں گے۔تو ان کے ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا۔اور چہروں کو جھلستا ہوگا۔بری پینے کی چیز ہے یہ پانی اور بری جگہ ہے وہ دوزخ خدا بچائے ان سے۔

خیر یہ تو کافروں کی حالت تھی اور ان کے برخلاف مسلمانوں کی حالت یہ ہے۔جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو ان کے کاموں کا بہتر معاوضہ ملے گا کیونکہ جو اچھا کام کرے اس کا معاوضہ ہم برباد نہیں کرتے۔لہٰذا ان کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ان کو ایسی حالت میں ان باغات میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سندس واستبرق کے سبز کپڑے پہنائے جائیں گے کہ وہ ان میں مسہریوں پر بیٹھے ہوں گے، سبحان اللہ کیا ہی اچھا معاوضہ ہے یہ معاوضہ اور بہت اچھی جگہ ہے۔یہ بہشت بس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ کفر کے نتیجہ بد سے بچیں اور ایمان لا کر اس کے عمدہ نتائج سے بہرہ ور ہوں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مگن رہے وہ اعلیٰ درجے میں ہونگے۔انہیں اسکے سوا کچھ نصیب نہ ہوگا، جنت میں رہیں گے۔ملاقات خداوندی سے متصف ہونگے۔جنت میں حوروں کی شکل میں انہیں تحائف ملیں گے۔لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جہاں کی دولت ہم سب کو نصیب کرے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

28 مئی درس فیضان القرآن نمبر 148

سورۂ کہف آیت نمبر 32 تا 49 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا
بَيْنَهُمَا زَرْعًا ط ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا
وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً
وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ
صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ط ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ
اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا

Marfat.com

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؕ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ
ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ۠﴿۴۴﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ
زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ﴿۴۷﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ
وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا
كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۠﴿۴۹﴾

Marfat.com

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تم ان کے سامنے ایک مثال پیش کرو دو شخص تھے ان میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے باغ دیئے اور ان کے گرد کھجوروں کے درختوں کا احاطہ بنایا اور دونوں کے درمیان کھیتی رکھ دی ۝ دونوں باغ اپنا پورا پھل لائے ان میں کچھ کمی نہیں کی اور دونوں باغوں کے بیچ ہم نے نہر جاری کر دی ۝ اور اس کو خوب پھل ملا تو اس نے اپنے ساتھی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور تعداد میں بھی زیادہ طاقت ور ہوں ۝ وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کبھی برباد ہو جائے گا ۝ اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹا دیا گیا تو ضرور اس سے زیادہ اچھی جگہ مجھ کو ملے گی ۝ اس کے ساتھی نے بات کرتے ہوئے کہا کیا تم اس ذات سے انکار کر رہے ہو جس نے تمہیں مٹی سے بنایا اور پانی کی ایک بوند سے پھر تمہیں پورا آدمی بنا دیا ۝ لیکن میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ۝ اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے کیوں نہ کہا کہ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اللہ کے بغیر کسی میں کوئی قوت نہیں اگر تم دیکھتے ہو کہ میں مال اور اولاد میں تم سے کم ہوں ۝ تو امید ہے کہ میرا رب مجھ کو تمھارے باغ سے بہتر باغ دے دے اور تمھارے باغ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ باغ صاف میدان ہو کر رہ جائے ۝ یا اس کا پانی خشک ہو جائے پھر تم اس کو کسی طرح نہ پا سکو ۝ اور اس کے پھل پر آفت آئی تو جو کچھ اس نے اس پر خرچ کیا تھا اس پر وہ ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا پڑا تھا اور وہ کہنے لگا کہ اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ۝ اور اس کے پاس کوئی جتھا نہ تھا جو خدا کے سوا اس کی مدد کرتا اور نہ خود بدلہ لینے والا بن سکا ۝ یہاں سارا اختیار صرف خدائے برحق کا ہے وہ بہترین اجر اور بہترین انجام والا ہے اور ان کو دنیا کی زندگی کی مثال سناؤ جیسے کہ پانی جس کو ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کی نبات خوب گھنی ہو گئیں پھر وہ ریزہ ریزہ ہو گئیں جس کو ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۝ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمھارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہیں ۝ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم دیکھو گے زمین کو بالکل کھلی ہوئی اور ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے ۝ اور سب لوگ تیرے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے تم ہمارے پاس آ گئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی طرح پیدا کیا تھا بلکہ تم نے یہ گمان کیا کہ ہم تمھارے لئے کوئی وعدہ کا وقت مقرر نہیں کریں گے ۝ اور رجسٹر رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو کچھ ہے وہ اس سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے خرابی یہ کتاب کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی بات درج کرنے سے چھوڑی ہے اور نہ کوئی بڑی بات اور جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ سب سامنے پائیں گے اور تیرا رب کسی کے اوپر ظلم نہ کرے گا ۝

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو کفر کے نتائج بد سے ڈرانے کی خاطر ان کے لئے ایسے دو شخصوں کو بطور مثال کے بیان کیجئے جن میں سے ایک کے لئے انگوروں کے دو باغ تھے اور ہم نے ان کے درمیان کھیتی بھی لگائی تھی۔ یہ دونوں باغ اپنے پورے پھل دیتے تھے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرتے تھے اور ہم نے ان کے درمیان نہر نکال رکھی تھی اور اس لئے اس کے پاس ایک معتد بہ مال تھا۔ اب اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے بطور غرور اور فخر

Marfat.com

کے کہا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور جماعت کے لحاظ سے بھی بہت زبردست ہوں اس کا یہ احمقانہ غرور ایسا ہی تھا جیسا کہ یہ لوگ اپنی نادانی سے مسلمانوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ہوا اور وہ اپنے باغ میں ایسی حالت میں گیا کہ وہ کافر ہونے کے سبب اپنے اوپر ظلم کرنے والا تھا۔ یہاں آ کر اس نے باغ کی ظاہری حالت دیکھ کر اپنی جماعت سے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کبھی فنا ہوگا۔ اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے جیسا کہ بالکل یہی احمقانہ خیال ان مشرکوں کا اس باغ عالم دنیا کی نسبت ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر بالفرض قیامت آئے اور میں اپنے خدا کے پاس جاؤں تو مجھے ضرور اس باغ سے بہتر جگہ ملے گی جیسا کہ بعینہ ان مشرکین کا بھی یہی دعویٰ ہے۔

اب اس کے ساتھی نے جوابی گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا کہ تو نے جو اپنے باغ کو غیر فانی کہا تو کیا تو اس قادر مطلق کا منکر ہو گیا جس نے تجھے اول مٹی سے اس کے بعد منی سے پیدا کیا کیونکہ جس غذا سے منی پیدا ہوئی تھی وہ مٹی ہی سے پیدا ہوئی تھی اور اس کے بعد اس نے تجھے پورا مرد بنا دیا کیا جو خدا ایسا کر سکتا ہے وہ تیرے باغ کا فنا نہیں کر سکتا۔ اور قیامت میں مردے زندہ نہیں کر سکتا؟ خیر تو انکار کرے تو کر مگر میں ایسی جرات نہیں کر سکتا۔ میں تو یہی کہوں گا کہ اللہ میرا رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور میں تیری اس گفتگو کو پسند نہیں کرتا۔ جو تو نے باغ میں داخل ہو کر کی تھی۔ تو نے بہت برا کیا جو ایسا کہا جب تو اپنے باغ میں گیا تھا اس وقت تو نے کیوں نہ کہا کہ یہ وہ ہے جو خدا نے چاہا ہے۔ کیونکہ کسی شخص اور کسی چیز میں کوئی قوۃ نہیں بجز اللہ رب العزت کے ذریعہ کے بس اس باغ میں جو قوۃ ہے جس کی بناء پر یہ اب تک باقی ہے یا آئندہ باقی رہے گا وہ اللہ رب العزت ہی کے سہارے پر ہے ورنہ اس کی کیا مجال ہے کہ یہ قائم رہ سکے اگر تو ایسا کہتا تو یہ نہایت مناسب اور نہایت معقول ہوتا نیز اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھتا ہے اور اس کی بناء پر تو مجھے حقیر اور اپنے کو بڑا سمجھتا ہے تو یہ بھی تیری غلطی ہے کیونکہ کیا بعید ہے کہ خدا مجھے تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے اور تیرے باغ پر آسمان سے بلائیں بھیجے اور وہ چٹیل میدان ہو جائے یا اس کا پانی اتر جائے اور تو اسے ڈھونڈھ بھی نہ سکے کہ کہاں گیا۔ اور جب یہ ممکن ہے تو ایسی چیز پر اترانا اور اس کو بڑائی کا سبب قرار دینا سراسر نادانی ہے۔ یہ جواب تھا اس کے ساتھی کا۔ خیر یہ گفتگو ان کے درمیان ہو چکی۔

اس کے بعد اس کے مال یعنی باغ کو گھیرے میں لے لیا گیا یعنی تباہ کر دیا گیا۔ اب وہ اس مال پر جس کو اس نے اس میں خرچ کیا تھا اپنے دونوں ہاتھوں کو الٹنے پلٹنے یعنی افسوس کرنے لگا اور وہ باغ الٹا پڑا ہے جس کو دیکھ کر اسے حسرت ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے کاش میں اپنے رب کو وحدہ لاشریک مانتا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور نہ اس کے پاس کوئی جماعت ہے جو اس کی مدد کرے۔ اور نہ وہ خود اللہ رب العزت سے انتقام لے سکتا ہے لہٰذا بیچارہ مجبور ہے۔ اور بجز پچھتانے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ بس یہی حال ان مشرکین کا ہوگا جب کہ عالم فانی تباہ ہوگا اور وہ اپنی اس عمر رفتہ پر افسوس کریں گے جو وہ اس میں کھو چکے ہیں اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وہاں پورا اختیار خدائے برحق کو ہوگا اور کسی کو اتنا کمزور اختیار بھی نہ ہوگا۔ جتنا کہ دنیا میں بغرض امتحان دیا گیا ہے لہٰذا وہ ہر ایک کو اس کے مناسب بدلہ دے گا کیونکہ وہ بہتر جزا دینے والا اور بہتر سزا دینے والا ہے۔ یہ تو ان کفار کی مثال تھی۔

اور آپ ان سے حیات دنیا کی مثال یوں بیان کیجئے جیسے وہ پانی جس کو ہم نے آسمان سے اتارا ہو۔ اس پر اس سے زمین کی

Marfat.com

روئیدگی گڈمڈ ہوگئی ہو۔اس کے بعد وہ خشک ہوکر چورا ہوگئی ہو جس کو ہوائیں اڑاتی ہوں اور اس طرح وہ روئیدگی ایسی ہو جائے کہ گویا وہ تھی ہی نہیں۔ پس جس طرح وہ روئیدگی ابتداء میں نہایت خوشنما تھی اور آخر میں ہیچ ثابت ہوئی یوں ہی حیات دنیا ابتداء میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے کہ آدمی اس کا عاشق ہوتا ہے۔ مگر آخر کار وہ ہیچ ثابت ہوگی۔ چنانچہ عالم فنا ہو جائے گا۔ اور قیامت آجائے گی اور یہ امر خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے جیسا کہ سبزہ کی مثال سے اس کا نمونہ بھی اس نے تم کو دکھلا دیا ہے۔ جب حیاتِ دنیا کی بے ثباتی معلوم ہوگئی تو اس سے مال اور اولاد کا بے حقیقت ہونا بھی ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ مال اور اولاد اسی ناپائدار اور ناقابل التفات حیاتِ دنیا کی زیبائش ہیں۔ لہٰذا خود حیاتِ دنیا کی طرح یہ بھی دل بستگی کی چیزیں نہیں۔

اور وہ چیزیں جو کہ باقی رہنے والی اور اچھی ہیں یعنی اعمالِ صالحہ تمہارے رب کے نزدیک جزا کے لحاظ سے بھی اچھی ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی اور یہ اعمال صالحہ اس روز اچھے ہیں جس روز ہم پہاڑوں کو زمین سے چلتا کریں گے اور تم زمین کو بالکل صاف دیکھو گے کہ نہ اس پر پہاڑ ہوں گے نہ درخت نہ مکانات وغیرہ اور ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور ان میں کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے اور وہ اپنے رب کے سامنے صف بستہ پیش کئے جائیں گے اس وقت ان لوگوں سے جو منکرین قیامت ہیں یوں کہا جائے گا کہ دیکھو تم ہمارے پاس اسی طرح آسانی سے چلے آئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا چنانچہ ہم تم سے یہی کہتے تھے کہ ہم تمہیں اسی طرح آسانی سے پیدا کریں گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا مگر تم اسے نہ مانتے تھے بلکہ تم کہتے تھے کہ ہم ہرگز تمہارے لئے دوبارہ زندگی کا وقت مقرر نہ کریں گے اب کہو تم جھوٹے تھے یا نہیں۔ اور ہم نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح یا غلط۔

کہا جاتا ہے کہ لوگ اللہ رب العزت کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دے کر ان کے سامنے رکھ دئے جائیں گے۔ اور تم مجرمین کو دیکھو گے کہ وہ ان باتوں سے جو اس میں لکھی ہوئی ہیں خوفزدہ ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ہائے ہماری کمبختی۔ اس نامہ اعمال کو کیا ہوا کہ نہ کسی چھوٹی چیز کو بلا شمار کئے چھوڑتا ہے نہ کسی بڑی چیز کو پس وہ متحیر ہوں گے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور یہ نہ ہوگا کہ کوئی بات غیر واقعی لکھ دی جائے کیونکہ تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ الغرض اعمال صالحہ اس خطرناک دن میں ایک بہتر معاوضہ کی چیز اور عمدہ امید کی شئے ہیں لہٰذا ان ہی کو مطلوب بنانا چاہئے اور انہیں کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے اور فانی چیزوں میں پھنس کر عمر نہ برباد کرنی چاہئے۔

کیونکہ ہر چیز کو فنا حاصل ہے۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ لہٰذا وہ حاصل کریں جسکو بقا ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29 مئی درس فیضان القرآن نمبر 149

سورۂ کہف آیت نمبر 50 تا 59 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ
النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ
شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا

Marfat.com

نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا
هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ مَا
قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
وَقْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾
وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ
الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ
الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا وہ جنات میں سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم سے منہ موڑا پھر بھی تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے علاوہ دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں یہ ظالموں کے لئے برا بدلہ ہے ٥ میں نے ان کو نہ آسمانوں اور زمین پیدا کرتے وقت بلایا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت بلایا اور میں ایسا نہیں کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بناؤں ٥ اور جس دن خدا کہے گا کہ جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے ان کو پکارو پس وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان (عداوت کی) آڑ کر دیں گے ٥ اور مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے اور سمجھ لیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور وہ اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ٥ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کی ہے اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور لوگوں کو بعد اس کے ان کو ہدایت پہنچ چکی ایمان لانے سے اور اپنے رب سے بخشش مانگنے سے نہیں روکا مگر اس چیز نے کہ اگلوں کا معاملہ ان کے لیے بھی ظاہر ہو جائے یا عذاب ان کے سامنے آ کھڑا ہو ٥ اور رسولوں کو ہم صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اور منکر لوگ ناحق کی باتیں لے کر جھوٹا جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے حق کو نیچا کر دیں اور انھوں نے میری نشانیوں کو اور جو ڈر سنائے گئے ان کو مذاق بنا دیا ٥ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعہ یاد دہانی کی جائے تو وہ اس سے منہ پھیرلے

Marfat.com

اور اپنے ہاتھوں کے عمل کو بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں کہ وہ اس کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ کبھی راہ پر آنے والے نہیں ہیں ○ اور تمھارا رب بخشنے والا رحمت والا ہے اگر وہ ان کے کئے پر انہیں پکڑے تو فوراً ان پر عذاب بھیج دے مگر ان کے لئے ایک مقرر وقت ہے اور وہ اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہیں کہ جن کو ہم نے ہلاک کر دیا جب کہ وہ ظالم ہوگیے اور ہم نے ان کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر کیا تھا ○

تشریح :اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم کو سمجھنا چاہئے کہ جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا تھا لیکن ابلیس نے نہ کیا تھا کیونکہ تو م جن سے تھا۔ جن کے خمیر میں نخوت اور تکبر پڑا ہوا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے رب کے حکم سے باہر ہو گیا۔

پس جب کہ ہمارے مقابلہ میں ابلیس کی یہ حالت ہے تو کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ تم سمجھو تو سہی کہ یہ کہاں تک معقول اور کس حد تک مناسب ہے ارے نہایت برا بدل ہے خدا کا شیطان اور اس کی ذریت ان ظالموں کے لئے جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر ان کو اپنا سرپرست بنایا ہے۔ وہ میرا بدل اور میری طرح سرپرست اس وقت ہو سکتے تھے جب کہ وہ خلق سماوات وارضی وغیرہ میں میرے شریک اور مددگار ہوتے۔ مگر میں نے تو انہیں آسمان وزمین وغیرہ کی پیدائش کے وقت حاضر بھی نہیں کیا اور نہ خود انہیں کی پیدائش کے وقت حاضر کیا چہ جائیکہ شریک کار پھر یہ گمراہ کن میرا بدل اور میرے بجائے سرپرست کیسے ہو سکتے ہیں۔ الغرض وہ ہرگز میرا بدل اور بجائے میرے ان کے سرپرست نہیں ہیں اور ان کا ان کو سرپرست بنانا ان کی بڑی سخت جہالت ہے۔

اور نہ پوچھو کہ اس روز ان منکرین کی کیا حالت ہوگی جس روز وہ خدا ان سے کہے گا کہ اب اپنے شریکوں کو بلاؤ جن کے تم مدعی تھے اب وہ انہیں پکاریں گے جس پر وہ ان کی پکار پر لبیک نہ کہیں گے۔ اور ہم ان کے درمیان ایک زبردست حد فاصل بنا دیں گے۔ جس کی وجہ سے وہ استجابت دعا نہ کر سکیں گے۔ اور مجرم لوگ آگ کو دیکھ کر سمجھیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔ یہ مضمون ان کی نصیحت کے لئے نہایت کافی ہے۔

اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مضامین کو مختلف عنوانوں سے بیان کیا کہ کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیں اور ہدایت حاصل کریں۔ ہماری شفقت کی تو یہ حالت ہے اور انسان کی ہٹ دھرمی اور استغناء کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر بات سے بڑھ کر جھگڑا لو ثابت ہوا کیونکہ ہم نے جو واضح سے واضح بات اس کے سامنے پیش کی اس میں اس نے کچھ نہ کچھ چکر لگا دی اور کسی واضح سے واضح بات کو بھی منظور نہ کیا کس قدر افسوس کا مقام ہے جب کہ ان کے پاس ہر طرح کی ہدایت آچکی۔ اور انہوں نے اس کو تسلیم نہ کیا تو اب ان کو ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی چاہنے سے صرف یہ بات روکے ہوئے ہے کہ پہلے لوگوں کا سا معاملہ ان کو بھی پیش آئے اور ان کو ہلاک کر دیا جائے۔ یا کم از کم عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آجائے اور وہ سمجھ لیں کہ اب ہم بچ نہیں سکتے پس وہ گھبرائیں نہیں۔ اپنے وقت پر یہ بھی ہو رہے گا۔ لیکن اس وقت کا ایمان مفید نہ ہوگا۔

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اور ان کا کام یہ نہیں ہوتا کہ جس طرح بھی ہو لوگوں کو ہدایت پر مجبور کریں۔ اور اگر وہ دلائل سے نہ سمجھیں تو عذاب ان کے سامنے لا کھڑا کریں یا فرشتوں کو ان کے سامنے گواہی کے لئے

Marfat.com

لائیں یا ان کے فرمائشی معجزات پیش کریں غرض ان کے مسلمان کرنے کی ہر ممکن تدبیر عمل میں لائیں یہ تو حقیقت ہے اور کافر لوگ باطل باتوں سے تمسک کر کے جھگڑتے ہیں تا کہ ان سے حق کو رد کر دیں۔ چنانچہ کبھی کہتے ہیں کہ تم فرشتے کیوں نہیں لاتے کبھی کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کبھی کہتے ہیں کہ تم آسمان سے نوشتہ کیوں نہیں لاتے۔ اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور ان باتوں کو جن کی ان کو دھمکی دی جاتی ہے مسخرہ پن بنا رکھا ہے۔ لہٰذا یہ نہایت ظالم ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس کو اس خدا کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے اعراض کرے اور جو کہ اس اپنی سیاہ کاری کو بھولا ہوا ہو۔ جو وہ اپنے ہاتھوں کر چکا ہے اور اس کی تلافی کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہو۔ کوئی نہیں تو یہ نہایت ظالم ہیں۔ کیونکہ ان میں یہ باتیں موجود ہیں یہ باتیں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ ہم نے اس کے سمجھنے سے ان کے دل پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دی ہے جس کا منشا خود ان کا سوء اختیار ہے اور اس لئے اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف دعوت دیں گے تو اب وہ کبھی راہ پر نہ آئیں گے اور آپ کا نہایت بخشنے والا اور رحمت والا پروردگار جو کہ اپنی رحمت و مغفرت کے سبب عذاب کو ٹال رہا ہے اگر انہیں ان کی کرتوتوں کے سبب پکڑتا تو اب تک کبھی کا عذاب دے چکا ہوتا مگر اس نے اپنی رحمت و مغفرت کے سبب ابھی عذاب نہیں دیا بلکہ ان کے لئے عذاب کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس کے ادھر ان کو کوئی جائے پناہ نہیں مل سکتی اور اس لئے ان کو اس سے سابقہ پڑنا ہے اور عذاب کا مزہ چکھنا ضرور ہے۔

اور اس میں شک شبہ کی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں جن کو ہم اس وقت ہلاک کر چکے ہیں جب کہ انہوں نے ظلم پر کمر باندھی تھی اور کسی طرح ماننے پر آمادہ نہ تھے اور ہم نے ان کو بھی دفعۃً نہ ہلاک کیا تھا بلکہ ان کے ہلاکت کے لئے بھی ایک وقت مقرر کیا تھا۔ بس جس طرح ان کو وقت سے پہلے ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ وقت پر کیا گیا یوں ہی ان کو بھی وقت پر عذاب دیا جائے گا پس جو تاخیر وقت کے نہ آنے کے سبب ہو رہی ہے اس سے ان کو دھوکا نہ کھانا چاہئے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اگر عذاب آنے والا ہوتا تو اب تک کیوں نہ آتا۔

شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور جس قوم میں شرک داخل ہو گیا وہاں عذاب دوڑ دوڑ کر آتا تھا اسلیئے آج بھی وہی دعا کریں کہ اللہ پاک شرک سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

30 مئی درس فیضان القرآن نمبر 150

سورۂ کہف آیت نمبر 60 تا 70 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ
سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا
هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ
الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖۗ
عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِیْ
لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْــٴَـلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ میں چلتا ہوں یہاں تک کہ یا تو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں یا اسی طرح برسوں تک چلتا رہوں ٥ پس جب وہ دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی پچھلی جگہ کو بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی ٥ پھر جب وہ آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارا کھانا لاؤ ہمارے اس سفر سے ہمیں بڑی تکان ہوگئی ٥ شاگرد نے کہا کیا آپ نے دیکھا جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھکو شیطان نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور مچھلی عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی ٥ موسیٰ نے کہا اسی موقع کی تو ہمیں تلاش تھی پس دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے ٥ تو انھوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور جس کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا تھا ٥ موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے اس علم میں سے سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے ٥ اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ٥ اور تم اس چیز پر کیسے صبر کر سکتے ہو جو تمھاری واقفیت کے دائرے سے باہر ہے ٥ موسیٰ نے کہا ان شاء اللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا ٥ اس نے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ چلتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں اس کا ذکر نہ کروں

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تاخیر عذاب کی حکمت کے متعلق کسی کو وسوسہ ہو تو ہم بتلائے دیتے ہیں کہ ہمارے افعال ایسے غامض اور پراسرار ہوتے ہیں جن کی حکمت تک عوام تو عوام خواص کے فہم کی بھی رسائی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے لئے ہم ایک قصہ موسیٰ علیہ السلام کا بیان کرتے ہیں جس سے تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہماری معمولی باتوں میں وہ اسرار ہوتے ہیں جن کے سمجھنے سے موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کی فہم عاجز ہوتی ہے۔

تفصیل اس قصہ کی یہ ہے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے منہ سے ایک سوال کے جواب میں یہ نکل گیا کہ میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ گو ان کا مقصود یہ نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا کہ میں خدا سے بھی زیادہ علم رکھتا ہوں۔ لیکن عنوانِ جواب مناسب نہ تھا اور اس موقع پر ان کو کہنا چاہئے تھا کہ خدا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اس لئے اللہ رب العزت نے ان کو تنبیہ فرمائی اور کہا کہ آپ بڑے علم کے مدعی ہیں ہمارا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے یعنی وہ وہ باتیں جانتا ہے جو آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ علیہ السلام کو ان کے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اور انہوں نے پتہ پوچھا ان کو پتہ بتلا دیا گیا اور وہ روانہ ہو گئے۔

جب کہ انہوں نے اپنی روانگی کے وقت یا اثناء سفر میں اپنے خادم سے جس کو انہوں نے اس سفر میں ساتھ لے لیا تھا یہ کہا کہ میں برابر چلتا رہوں گا تاکہ دو باتوں میں سے ایک بات ہو یا تو میں اس جگہ پہنچ جاؤں جہاں دو سمندروں کا اجتماع ہوا ہے جہاں کہ مجھے ان بزرگ کے ملنے کا پتہ دیا گیا ہے۔ یا میں ایک زمانہ تک برابر چلتا رہوں تو وہ اس عزم کی بنا پر برابر چلتے رہے۔

اب جب کہ وہ ان دونوں سمندروں کے آپس کے ملنے کی جگہ پہنچے ہیں تو اس وقت وہ دونوں موسیٰ علیہ السلام بھی اور ان کا خادم بھی اپنی مچھلی بھول گئے جس کو انہوں نے اس لئے ساتھ لیا تھا کہ اس سے ان کو اس مقام کا پتہ لگے جہاں وہ بزرگ ہیں کیونکہ ان کو بتلا دیا گیا تھا کہ جس جگہ یہ مچھلی تم سے کھوئی جائے اس جگہ تم سمجھ لینا کہ یہاں وہ بزرگ ہیں پس جب کہ ان کو مچھلی کا خیال نہ

Marfat.com

رہا تو وہ سمندر میں داخل ہوگئی اور اس نے سمندر میں بطور سرنگ کے اپنا رستہ بنالیا یعنی جس قدر پانی میں وہ گھستی گئی اسی قدر پانی میں ایک لمبا سوراخ بنتا گیا۔ اس لئے پانی میں سرنگ بن گئی ان کو چلتے وقت وہ مچھلی یاد نہ آئی اور یہ بے خیالی میں وہاں سے چل دیئے۔ اب جب کہ وہ دونوں اس مقام سے آگے بڑھ گئے تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا کھانا لاؤ ہم کو اس سفر سے تکلیف پہنچی اور ہم تھک گئے ذرا کھانا کھائیں گے اور ستائیں گے اس نے توشہ دان کو جو دیکھا تو مچھلی نہ ملی اب اس نے کہا کہ دیکھئے تو جب ہم فلاں پتھر کے پاس ٹھیرے تھے اس وقت میں مچھلی بھول گیا تھا اور یہ میری بے اعتنائی سے نہ تھا بلکہ شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی کہ نہ اس وقت کا خیال رہا اور نہ چلتے وقت خیال آیا اور اس نے عجیب طور پر اپنا رستہ سمندر میں بنالیا اس کا منشا یہ نہ تھا کہ اس نے مچھلی کو دریا میں گھستے دیکھا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ہدایت کردی تھی کہ اس کو احتیاط سے رکھنا اور جس جگہ یہ زندہ ہوکر دریا میں اس عجیب طریقے سے گھسے وہاں ہمیں اطلاع کرنا۔

بس جب کہ اس نے مچھلی نہ پائی تو وہ سمجھا کہ بس سمندر میں چلی گئی، اب انہوں نے کہا کہ ہم تو یہی چاہتے تھے۔ اب وہ اپنے نقش قدم پر پاؤں رکھتے ہوئے یعنی جس رستہ سے آئے تھے اسی پر لوٹنے کا اہتمام کرتے ہوئے پیچھے لوٹے۔

اب جب کہ وہ اس مقام پر پہنچے جہاں مچھلی گم ہوئی تھی تو وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جس کو ہم نے اپنے یہاں سے رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے اپنے پاس سے تعلیم دی تھی اس سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس شرط سے آپ کا اتباع کروں کہ جس مفید علم کی آپ کو تعلیم کی گئی ہے۔ اس میں سے آپ کچھ مجھے بھی سکھادیں۔ انہوں نے کہا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہوسکے گا۔ اور تم اس میں معذور بھی ہو کیونکہ تم ان باتوں پر کیسے صبر کرسکتے ہو جن کی تمہیں خبر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ آپ مجھے متحمل پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی خلاف نہ کروں گا۔ انہوں نے کہا اب اگر تم میرے ساتھ رہو تو میں تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں اس وقت تک تم مجھ سے کچھ نہ پوچھنا اس نے اس کو منظور کیا۔

آج کے درس میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ علم لدنی اللہ رب العزت کی رحمت کا ایک خاصہ ہے۔ اور یہ علم اللہ رب العزت اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے جن پر خاص رحمت کرنا ہو۔ علم کی تحصیل کے لئے ہمہ وقت جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ رب العزت علم کے حصول کی زیادتی پر خوش ہوتے ہیں اللہ رب العزت ہمیں علم وعمل کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

31/مئی درس فیضان القرآن نمبر 151

سورۂ کہف آیت نمبر 71 تا 82 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا
تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ
سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِىْۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ اِسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ
عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَ بَيْنِكَۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ

Marfat.com

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا
الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ
يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ
عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو اس شخص نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے کہا کیا آپ نے اس کشتی میں اس لئے چھید کیا ہے کہ کشتی والوں کو غرق کر دیں یہ تو آپ نے بڑی سخت چیز کر ڈالی ٥ اس نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ٥ موسیٰ نے کہا میری بھول پر مجھ کو نہ پکڑیئے اور میرے معاملہ میں سختی سے کام نہ لیجئے ٥ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ وہ ایک لڑکے سے ملے تو اس شخص نے اس کو مار ڈالا موسیٰ نے کہا کیا آپ نے ایک معصوم جان کو مار ڈالا حالانکہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا یہ تو آپ نے ایک نامعقول بات کی ٥ اس شخص نے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ٥ موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد اگر میں آپ سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو آپ مجھ کو ساتھ نہ رکھیں آپ میری طرف سے عذر کی حد کو پہنچ گئے ٥ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو وہاں والوں سے کھانے کو مانگا انھوں نے ان کی میزبانی سے انکار کر دیا پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی تو اس نے اس کو سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر تو کچھ اجرت لے لیتے ٥ اس نے کہا کہ اب یہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی ہے میں تمہیں ان چیزوں کی حقیقت بتاؤں گا جن پر تم صبر نہ کر سکے ٥ کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں محنت کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین کر لے لیتا تھا ٥ اور لڑکے کا معاملہ یہ ہے کہ اس کے ماں باپ ایمان دار تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ بڑا ہو کر اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کریگا ٥ پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کو اس کی جگہ ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو اور شفقت کرنے والی ہو ٥ اور دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی

Marfat.com

تھی اور اس دیوار کے نیچے ان کا ایک خزانہ دفن تھا اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا پس تمھارے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں یہ تمھارے رب کی رحمت سے ہوا اور میں نے اس کو اپنی رائے سے نہیں کیا یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے o

تشریح: وہ دونوں چل پڑے جب وہ ایک مقام پر کشتی میں سوار ہوئے تو اس بزرگ نے کشتی کو کہیں سے پھاڑ دیا۔ اب موسیٰ نے کہا کیا آپ نے لوگوں کو ڈبونے کے لئے اسے پھاڑ دیا۔ واقعی یہ تو تم نے بڑا ہی غضب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں نے پہلے ہی تم سے نہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ہوا نہ وہی جو میں نے کہا تھا۔ اب انہوں نے کہا کہ مجھ سے بھول ہوئی۔ آپ میری بھول پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے۔ اور میرے کام کے متعلق مجھ پر تنگی نہ ڈالئے اس پر انہوں نے درگذر کی اور قصہ ختم ہو گیا۔ اب وہ دونوں اور آگے چلے اور برابر چلتے رہے۔ یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا۔ تو ان بزرگ نے اسے مار ڈالا۔ اب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ کو بلا قصاص کے مار ڈالا۔ یقیناً تم نے بہت برا کام کیا۔

اب انہوں نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہہ دیا تھا۔ کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ہوا نہ وہی اب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خیر اب کی بار معاف کر دیجئے اگر پھر میں آپ سے کچھ پوچھوں۔ تو آپ میرے ساتھ نہ رہئے۔ خود میرے فعل کی وجہ سے آپ میرے ساتھ نہ رہنے میں معذور ہیں انہوں نے پھر بھی درگزر کی اب وہ دونوں پھر چلے یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس آئے تو انہوں نے اس بستی کے رہنے والوں سے کھانا مانگا۔ اس پر انہوں نے ان کی دعوت کرنے سے انکار کیا۔ تو انہوں نے ایک دیوار دیکھی۔ جو ٹوٹنا چاہتی تھی ان بزرگ نے اسے درست کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ آپ چاہتے تو اس پر معاوضہ لے سکتے تھے جس سے ہم دونوں کے کھانے کا کام چلتا۔ یہ آپ نے کیا کیا۔ کہ مفت درست کر دی۔

انہوں نے کہا کہ بس اب ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی ہے کیونکہ آخر درگزر کی بھی حد ہوتی ہے اور تم خود کہہ بھی چکے تھے کہ اگر اب کے میں کچھ کہوں تو آپ میرے ساتھ نہ رہئے اور آپ ایسا کرنے میں معذور ہیں۔ لہٰذا اب میں آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ یہ تو طے ہوا، اب میں ان باتوں کی حقیقت بتلاتا ہوں جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا سنو وہ کشتی جس کو میں نے پھاڑا تھا وہ تو چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں مزدوری پر کام کرتے تھے اور اپنا پیٹ پالتے تھے لہٰذا میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اس کا سبب یہ تھا کہ ان کے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا۔ جو ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا پس اگر میں اسے عیب دار نہ کرتا۔ تو وہ اسے چھین لیتا۔ اور یہ غریب روٹی سے جاتے، اور وہ لڑکا جس کو میں نے قتل کیا سو اس کے ماں باپ مومن تھے۔ اب ہمیں اندیشہ تھا کہ وہ انہیں سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کر دے لہٰذا ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار ان کو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور محبت میں اس سے بڑھ کر بچہ اس کے بدلے میں دیدے اس لئے ہم نے اسے مار ڈالا اور وہ دیوار جس کو میں نے درست کیا سو وہ دو یتیم بچوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے ہیں۔ اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا جو دیوار کے گر جانے کی صورت میں لوگ لیجاتے اور ان کا باپ نیک آدمی تھا جس کی رعایت حق تعالیٰ کو منظور تھی لہٰذا آپ کے رب نے اپنی رحمت سے یہ چاہا کہ وہ بڑے ہو جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں یہ تو مصلحتیں تھیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہے کہ کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے بھی مجھ پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہ حقیقت تھی ان باتوں کی جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا اچھا اب میں رخصت ہوتا ہوں۔

Marfat.com

یہ قصہ تھا۔اب اس کے متعلق چند باتیں بیان کرنی ہیں اول یہ کہ ان بزرگ کا نام حدیث میں خضر لیا گیا ہے۔لیکن نہ قرآن میں اس کی تصریح کہ یہ انسان تھے یا فرشتہ اور نہ حدیث میں لہٰذا کچھ بعید نہیں کہ حق تعالیٰ نے کسی فرشتے کو آدمی کی شکل میں بھیجا ہو اور امور تکوینیہ کا تعلق فرشتوں سے ہے ہی۔لہٰذا اس صورت میں تو اس قصہ میں کوئی اشکال کی بات ہی نہیں۔لیکن اگر وہ انسان تھے۔جیسا کہ مشہور ہے۔تو اب یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ کام وحی سے کئے یا الہام سے۔اگر وحی سے کئے تب بھی کوئی اشکال کی بات نہیں اور اگر الہام سے کئے۔تو چونکہ وہ الہامات قطعی طور پر صحیح تھے جس کی صحت کی شہادت قرآن میں ہے لہٰذا وہ حجت شرعی تھے۔

لیکن بعض لوگوں نے اس قصہ سے ایک تو یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اولیاء اللہ کو اپنے الہام کی بناء پر خلاف شریعت کام کرنا جائز ہے مگر یہ نتیجہ سراسر غلط ہے۔کیونکہ اول تو یہی متعین نہیں کہ وہ فرشتہ تھے یا آدمی پھر اگر آدمی تھے تو یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے وہ کام وحی سے کئے تھے یا الہام سے پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کیسے صحیح ہے دوسرے اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ کام انہوں نے الہام سے کئے تھے تو ان کا الہام حجت شرعیہ تھا اور شریعت مصطفویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا الہام حجت شرعیہ نہیں۔تو قیاس مع الفارق ہے۔لہٰذا صحیح نہیں تیسرے خضر علیہ السلام کی مقبولیت اور ان کے الہام کی صحت پر حق تعالیٰ کی شہادت موجود ہے۔اور کسی ولی کی نہ مقبولیت پر یہ شہادت ہے اور نہ اس کے الہام کی صحت پر پھر کسی ولی کے الہام کو خضر کے الہام پر کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے ان وجوہ سے یہ نتیجہ بالکل غلط ہے۔

اور دوسرا نتیجہ اس قصہ سے یہ نکالا جاتا ہے کہ پیر کے خلاف شرع فعل پر اعتراض نہ چاہیے لیکن یہ بھی اسی پہلے غلط نتیجہ کی ایک تفریع ہے۔لہٰذا یہ بھی غلط ہے۔

امر دوم یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام علیہ السلام نے بار بار وعدہ اطاعت کے اس کو بار بار کیوں توڑا۔اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام صرف پہلی مرتبہ وعدہ کیا تھا پس اس کا جواب وہ خود دے چکے ہیں کہ میں بھول گیا۔دوسری دفعہ انہوں نے کوئی وعدہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ اب کی بار اور دیکھ لیجئے۔ اگر میں اب کی بار بھی صبر نہ کرسکا۔تو پھر آپ معذور ہیں اور میں سمجھ لوں گا کہ میں آپکے ساتھ رہنے کے قابل نہیں ہوں سو یہ کوئی وعدہ نہیں۔اب رہی یہ بحث کہ آخر موسیٰ علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہ خدا کے مقبول بندہ ہیں۔اور خدا کی مرضی کے خلاف کام نہ کریں گے۔اور ان کا مقصود بھی تعلیم تھا اور وہ موقوف ہے سکوت پر اور وہ چاہتے بھی تھے کہ میں خاموش رہوں لیکن پھر بھی وہ خاموش نہ رہ سکے۔تو اس کی وجہ کیا ہے۔اس کا جواب سمجھ میں صرف یہ آتا ہے۔کہ چونکہ حق تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان امور کی تعلیم دی جائے۔اس لئے ہر مرتبہ تصرف خداوندی سے کسی خاص کیفیت کا اثر اس قدر غلبہ کرتا تھا کہ وہ بے اختیار ہو جاتے تھے ورنہ خرق سفینہ اور قتل غلام میں تو خلاف شریعت کا عذر ہو بھی سکتا ہے۔ اور اقامت جدار میں تو کوئی خلاف شریعت بات بھی نہ تھی مگر اس پر بھی ان سے صبر نہ ہو سکا۔حالانکہ یہ تیسرا موقع تھا۔اور اس مرتبہ وہ پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ خاموشی کا اہتمام کرتے ہوں گے۔اس واقعہ کے ذکر کرنے سے پہلے مشرکین کے متعلق گفتگو ہوتی آ رہی تھی کہ وہ جدال بالباطل کرتے اور آیات خداوندی کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔اور درمیان میں تاخیر عذاب کی حکمت کے متعلق حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کا قصہ آ گیا تھا۔جس کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے افعال میں ایسی غامض حکمتیں ہوتی ہیں جن کو عوام تو عوام خواص بھی نہیں سمجھ سکتے۔پس تاخیر عذاب اور اس کی حکمت کے معلوم نہ ہونے سے ان مشرکین کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عذاب کا قصہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم/جون درس فیضان القرآن نمبر 152

سورۂ کہف آیت نمبر 83 تا 101 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى
الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ
كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ
فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ
وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ؕ
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى
قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

Marfat.com

وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا
يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ
الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾
قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ
وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي
بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ
عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور وہ تم سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں کہو کہ میں اس کا کچھ حال تمھارے سامنے بیان کروں گاہ ہم نے اس کو زمین میں اقتدار دیا تھا اور ہم نے اس کو ہر چیز کا سامان دیا تھاہ پھر ذوالقرنین ایک راہ پر چلاہ یہاں تک کہ وہ سورج کے غروب ہونے تک پہنچ گیا اس نے سورج کو دیکھا کہ وہ ایک کالے پانی میں ڈوب رہا ہے اور وہاں اس کو ایک قوم ملی ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین تم چاہو تو ان کو سزا دو اور چاہو تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو وہ اس نے کہا کہ جو ان میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کے پاس پہنچایا جائے گا پھر وہ اس کو سخت سزا دے گاہ اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کریگا اس کے لئے اچھی جزا ہے اور ہم

Marfat.com

بھی اس کے ساتھ آسان معاملہ کریں گے ٥ پھر وہ ایک راہ پر نکلا ٥ یہاں تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے ہوئے پایا جن کے لیے ہم نے آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ٥ یہ اسی طرح ہے اور ہم ذوالقرنین کے احوال سے باخبر ہیں ٥ پھر وہ ایک راہ پر چلا ٥ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان کے پاس اس نے ایک قوم کو پایا جو کوئی بات سمجھ نہیں پاتی تھی ٥ انھوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج ہمارے ملک میں فساد پھیلاتے ہیں تو کیا ہم تمھیں کوئی محصول اس کے لئے مقرر کردیں کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنا دو ٥ ذوالقرنین نے جواب دیا کہ جو کچھ میرے رب نے مجھے دیا ہے وہ بہت ہے تم محنت سے میری مدد کرو میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں گا ٥ تم لوہے کے تختے لاکر مجھے دو یہاں تک کہ جب اس نے دونوں کے درمیانی خلا کو بھر دیا تو لوگوں سے کہا کہ آگ دہکاؤ یہاں تک کہ جب اس کو آگ کر دیا تو کہا کہ لاؤ اب میں اس پر پگھلتا ہوا تانبا ڈال دوں ٥ پس یاجوج و ماجوج نہ اس پر چڑھ سکتے اور نہ اس میں سوراخ کرسکتے تھے ٥ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئیگا تو وہ اس کو ڈھا کر برابر کردے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ٥ اور اس دن ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھسیں گے اور صور پھونکا جائیگا پس ہم سب کو ایک ساتھ جمع کریں گے ٥ اور اس دن ہم جہنم کو منکروں کے سامنے لائیں گے ٥ جن کی آنکھوں پر ہماری یاد ہانی سے پردہ پڑا رہا اور وہ کچھ سننے کے لئے تیار نہ تھے ٥

تشریح: منجملہ ان کی جدال بالباطل کے ایک یہ ہے کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ محض آپ کو عاجز کرنے اور آپ کی نبوت میں قدح کا موقع ڈھونڈنے کیلئے آپ سے ذوالقرنین کا قصہ پوچھتے ہیں لہٰذا آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کا مختصر بیان ابھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ اچھا سنو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے زمین میں قوت دی تھی اور اسے ہر قسم کے ذرائع عطا کئے تھے۔ اب وہ ایک راہ پر ہولیا اور برابر چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ مغرب میں پہنچا تو چونکہ آگے پانی ہی پانی نظر آتا تھا اس لئے آفتاب کو ایک سیاہ رنگ کے پانی میں غروب ہوتے پایا اسے ایسا محسوس ہوا کہ گویا وہ پانی میں ڈوب رہا ہے۔

اور اس پانی کے قریب ایک قوم اسے ملی۔ اب ہم نے اس سے کہا کہ اے ذوالقرنین تمھیں اختیار ہے۔ خواہ انہیں سزا دو کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں یا ان سے نرمی کا معاملہ کرو۔ اس نے کہا کہ جو کوئی ظلم پر کمربستہ ہوگا اور کسی طرح ماننے پر آمادہ نہ ہوگا اسے تو ہم ضرور سزا دیں گے پس اول وہ ہمارے ہاتھ سے سزا پائیگا اس کے بعد وہ اپنے رب کے پاس جائے گا اب وہ اسے سخت سزا دیگا اور جو لوگ ایمان لے آئیں۔ اور اچھے کام کئے بدلے کے طور پر ہمارے یہاں نیکی ہے۔

یہ قصہ تو ختم ہوا اس کے بعد وہ ایک اور رستہ پر برابر چلتا رہا یہاں تک کہ جب وہ مشرق میں پہنچا۔ تو اس نے اس کو ایسی قوم پر طلوع ہوتے ہوئے پایا۔ ہم نے اس آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی غالباً مراد یہ ہے کہ وہ جنگلی لوگ تھے اور جنگل ہی میں رہتے تھے۔ اور خیمے اور مکانات وغیرہ ان کے یہاں نہ تھے واللہ اعلم یہ سفر بھی تمام ہوا۔

اس کے بعد وہ ایک اور رستہ برابر چلتا رہا یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان پہاڑوں کے اس طرف جس طرف سے ذوالقرنین جا رہا تھا۔ پہاڑوں کے ختم ہونے سے اور ان کی حد میں اسے ایک ایسی قوم ملی جو قریب قریب بات نہ سمجھتی تھی۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے ہیں بس کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کو

Marfat.com

اس شرط پر روپیہ دیں کہ آپ ہمارے اوران کے درمیان ایک دیوار بنادیں جس سے وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں۔

اس نے کہا کہ جس مال میں میرے رب نے مجھے تصرف واقتدار دیا ہے وہ بہت ہے لہٰذا مجھے مال کی ضرورت نہیں ہاں تم میری قوت سے مدد کرو۔ میں تمہارے اوران کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادونگا۔ اچھا تم میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ اس حکم پر لوہے کی چادریں لائی گئیں۔ اوران کو ترتیب کے ساتھ پہاڑوں کے درمیان دیوار کی شکل پر اوپر تلے ترتیب دے دیا گیا جب دیوار پہاڑوں کے دونوں کناروں کے درمیانی خط کے برابر ہوگئی۔ تو اس نے کہا کہ اب اسے دھونکو چنانچہ انہوں نے دھونکنا شروع کیا یہاں تک کہ جب دھونکتے دھونکتے اسے انگارہ بنادیا تو حکم دیا کہ اب پگھلا ہوا تانبا لاؤ۔ میں اسے اس پر ڈالوں گا تاکہ اس کی درازوں میں گھس کر اسے بالکل ہموار اور ایک ذات کردے۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور دیوار مکمل ہوگئی۔ اب نہ وہ یاجوج وماجوج اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ وہ اس میں سوراخ کرسکتے تھے۔ اب ذوالقرنین نے اس کی استحکام اور مضبوطی کو دیکھ کر کہا کہ یہ رحمت ہے میرے پروردگار کی کہ اس نے میرے ہاتھ سے اتنا بڑا کام کرایا۔ اب جس وقت میرے رب کا وعدہ آئیگا جو اس نے اس کے فناء کے متعلق کر رکھا ہے تو وہ اس وقت اسے ریزہ ریزہ کردے گا اور یہ اپنی مضبوطی کی وجہ سے فنا سے محفوظ نہیں رہ سکتی اور میرے رب کا وعدہ جو اس نے ہر چیز کے فنا کے متعلق کر رکھا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ذوالقرنین نے ٹھیک کہا۔ اور واقعی ایک روز ہم اس دیوار کو ریزہ ریزہ کردیں گے جس روز یہ واقعہ ہوگا ہم ان کو ایسی حالت میں چھوڑیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوں گے۔ اور ٹڈی دل کی طرح نکلیں گے اس کے بعد قیامت آئے گی مگر یہ نہیں معلوم کہ کتنے دنوں کے بعد اور صور پھونکا جائے گا۔ اب ہم سب کو ایک دفعہ اکٹھا کریں گے اور اس روز جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے۔ وہ کافر جن کی آنکھیں میرے ذکر کی طرف سے پردہ میں تھیں وہ اس کو اس پردہ کی وجہ سے دیکھ نہ سکتے تھے اور دیکھنا تو درکنار اسے سن بھی نہ سکتے تھے۔

قرآن مجید میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں وہ سبق آموز اور حصول نصائح والے ہیں۔ ان قصص میں واقعہ ذوالقرنین بھی بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔ یہ بات بڑی واضح ہے کہ ذوالقرنین وہ واحد بادشاہ گزرا ہے۔ جس نے مشرق ومغرب تک حکمرانی کی۔ نیک بادشاہ تھا۔ مظلوموں کی مدد کرنے والا اور ظالموں کے ہاتھ روکنے والا بادشاہ تھا۔ اللہ رب العزت ہمیں سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

2/جون درس فیضان القرآن نمبر 153

سورۂ کہف آیت نمبر 102 تا 110 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ
دُوْنِيْٓ أَوْلِيَآءَ ط إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ
نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ط اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَنَ

Marfat.com

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

انکار کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا کارساز بنائیں ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے ٥ کہو کیا میں تمہیں بتادوں کہ اپنے اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے میں کون لوگ ہیں ٥ وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوگئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ٥ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا پس ان کا کیا ہوا برباد ہو گیا پھر قیامت کے دن ہم ان کو کوئی وزن نہ دیں گے ٥ یہ جہنم ان کا بدلہ ہے اس لئے کہ انھوں نے انکار کیا اور میری نشانیوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیا ان کے لئے فردوس کے باغوں کی مہمانی ہے ٥ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہاں سے کبھی نکلنا نہ چاہیں گے ٥ کہو کہ اگر سمندر میرے رب کی نشانیوں کو لکھنے کے لئے روشنائی ہو جائے تو سمندر ختم ہو جائیگا اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں گی اگر چہ ہم اس کے ساتھ اسی کے مانند اور سمندر ملادیں ٥ کہو کہ میں تمھاری ہی طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے پس جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اس کو چاہیے نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کیا یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا سرپرست بنالیں گے۔ اور وہ انہیں عذاب سے بچالیں گے۔ یہ ناممکن ہے۔ اور ہم نے ان ظالموں کیلئے سامان مہمانداری کے طور پر دوزخ تیار کر رکھا ہے۔ جس سے ان کی تواضع کی جائے گی اور جو کہ قیامت میں ان کے آنے کے وقت ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان بے خبروں سے کہئے کہ کیا میں تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو اعمال کی رو سے بالکل نقصان میں ہیں اور جن کا کوئی عمل مقبول نہیں اچھا سنو یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام کوشش محض حیات دنیا کے باب میں رائیگاں ہوئی۔ اور وہ اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں اس لئے وہ آئندہ کیلئے بھی اپنے افعال کے اصلاح کی فکر نہیں کرتے۔ اب سنو کہ اس کا مصداق کون لوگ ہیں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کے سامنے جانے کا انکار کیا۔ لہٰذا ان کے اعمال اکارت ہوگئے اور اب ہم قیامت میں ان کے لئے ان کے اعمال کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے لہٰذا ان کی دوزخ ہی سزا ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ایک مذاق بنایا۔

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کیلئے بطور سامان مہمانی کے فردوس کے باغات ہوں گے۔ ایسی حالت میں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کہ وہ ان سے خود منتقل ہونا نہ چاہیں گے پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایمان لاکر اور اعمال صالحہ کر کے اس دولت کو حاصل کریں اور کفر کر کے دوزخ کی مصیبت مول نہ لیں۔

Marfat.com

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے جو بتوں بے حقیقت چیزوں کو معبود بنائے ہوئے ہیں کہہ دیجئے کہ تمہارے معبودوں کی میرے معبود کے سامنے کیا ہستی ہے کیونکہ تمہارے معبودوں کی جو حقیقت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کہ جماد محض ہیں اور میرا رب ایسے کمالات والا ہے کہ اگر میرے رب کی ان باتوں کیلئے جو اس کے اوصاف و کمالات کی تعبیر اور بیان ہوں سمندر روشنائی ہوتا۔ تو قبل اس کے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں سمندر ختم ہو جاتا اگر چہ ہم اس کی مدد کو ایسا ہی ایک اور سمندر بھی لے آتے کیونکہ حق تعالیٰ کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور سمندر خواہ کتنے ہی ہوں تاہم متناہی ہیں پھر متناہی غیر متناہی کا احاطہ کیسے کر سکتا ہے۔ یہ تو توحید کے متعلق گفتگو تھی۔

اور آپ اپنی رسالت کے متعلق ان سے کہیے کہ میں نہ خدائی کا دعویدار ہوں نہ فرشتہ ہونے کا بلکہ میں تمہیں جیسا ایک آدمی ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ میری طرف یہ مضمون وحی کیا جاتا ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے یہ خلاصہ ہے میری تمام وحی کا اور باقی جس قدر وحی ہے وہ صرف اسی اجمال کی تفصیل ہے پس جبکہ توحید اور رسالت دونوں باتیں معلوم ہو گئیں تو اب جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی توقع رکھتا ہو اور جانتا ہو کہ ہمیں مر کر زندہ ہونا اور خدا کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے اس کو چاہیے کہ وہ نیک کام کرے اور اپنے خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے تا کہ اسے اپنے مالک کے سامنے شرمندہ ہونا اور اپنے اعمال کی سزا بھگتنا نہ پڑے۔ اور جو کوئی اپنی نادانی سے تسلیم نہیں کرتا کہ ہمیں خدا کے سامنے جانا ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے قیامت میں اسے خود اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ بشریت میں بھی ایک خاصہ ہے۔ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو بتا دیں کہ مجھ پر تو اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا نزول ہوتا ہے۔ ایک مقام پر تو یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بولتے نہیں جب تک ان پر وحی کا نزول نہ ہو لہذا بشریت رسالت مآب علیہ السلام کی بے مثل و بے مثال ہے۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ مریم

سورۃ مریم مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 98 اور رکوع کی تعداد 06 ہے کلمات کی تعداد 1780 اور حروف کی تعداد 6620 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 16 سے لیا گیا ہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک برگزیدہ خاتون تھیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں ان کا تذکرہ اس سورۃ میں تفصیل سے آیا ہے اس لئے اس کا نام سورۃ مریم ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 19 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 44 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 98: حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰی علیہ السلام کا تذکرہ، اس میں راز کیا ہے؟ مریم کا یہ کہنا کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی منت مانی ہے، حضرت زکریا علیہ السلام کا تین دن نہ بولنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہد میں فرما رہے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب دی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم ہی زمین پر بسنے والوں کے وارث ہیں اور ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، اور اسماعیل علیہ السلام کے نصیحت آموز واقعات ہیں۔ خصوصاً حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ غور طلب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کو نصیحت کرنا، جنت کا ذکر، جہنم کا خوفناک منظر پیش کیا گیا، شرک سے بچنے کا طریقہ بیان کیا گیا، شرک کی مذمت کی گئی، شرک پر آسمان گرنا چاہتا ہے۔ زمین نگلنا چاہتی ہے، اور پہاڑ کو دبانا چاہتے ہیں کا مفصل بیان۔

Marfat.com

3/جون درس فیضان القرآن نمبر 154

سورۂ مریم آیت نمبر 1 تا 15 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كٓهٰیٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِیًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ
مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾
یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۗۖ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾ یٰزَكَرِیَّاۤ
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾
قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ
مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْــٴًـا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ
قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

Marfat.com

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۱۱﴾ يٰيَحْيٰى
خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا
وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کھیٰعص یہ اس رحمت کا ذکر ہے جو تیرے رب نے اپنے بندے زکریا پر کی ٥ جب اس نے اپنے رب کو اچھی آواز سے پکارا ٥ زکریا نے کہا اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں ہیں اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی ہے اور اے میرے رب تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں رہا ٥ اور میں اپنے بعد رشتہ داروں کیطرف سے اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھ کو اپنے پاس سے ایک وارث دے ٥ جو میری جگہ لے اور آل یعقوب کی بھی اور اے میرے رب اس کو اپنا پسندیدہ بنا ٥ اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا ہم نے اس سے پہلے اس نام کا کوئی آدمی نہیں بنایا ٥ اس نے کہا اے میرے رب میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں ٥ جواب ملا کہ ایسا ہوگا تیرا رب فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے میں نے اس سے پہلے تمہیں پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ٥ زکریا نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے فرمایا کہ تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم تین شب و روز لوگوں سے بات نہ کرسکو گے حالانکہ تم تندرس فیضان القرآن ت ہوگے ٥ پھر زکریا محراب عبادت سے نکل کر لوگوں کے پاس آیا اور ان سے اشارے سے کہا کہ صبح و شام خدا کی پاکی بیان کرو ٥ اے یحیٰی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اور ہم نے اس کو بچپن ہی میں دین کی سمجھ عطا کی ٥ اور اپنی طرف سے اس کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی اور وہ پرہیزگار اور اپنے والدین کا خدمتگار تھا اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھا ٥ اور اس پر سلامتی ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا ٥

تشریح: کھیعص یہ حروف مقطعات ہیں۔ اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اب آپ کے رب کی رحمت کا بیان ہوتا ہے جو اپنے بندہ زکریا علیہ السلام پر فرمائی جس سے چند باتیں معلوم ہوں گی اول یہ کہ حق تعالیٰ کو کوئی کام کرنا مشکل نہیں ہے۔ اور وہ جو چاہے کرسکتا ہے حق تعالیٰ اپنے فرمانبرداروں پر بڑی رحمت کرنے والا ہے اور وہ ان کی خاطر وہ کام بھی کردیتا ہے جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ تعلق پیدا کریں تاکہ وہ مورد رحمت خاصہ بنیں۔

اس کے بعد بیان رحمت سنو اس کا قصہ یہ ہے کہ جس وقت زکریا علیہ السلام نے خلوت خاص میں اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے

Marfat.com

پروردگار میری یہ حالت ہے کہ میں بوڑھا ہوگیا اور بڑھاپے کے سبب میرے جسم کا گوشت و پوست تو درکنار میری ہڈی تک کمزور ہوگئی اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا اور سارا سفید ہوگیا دوسری بات یہ کہ میں آپ کو پکارنے میں محروم بھی نہیں رہا ہوں بلکہ جو میں نے آپ سے مانگا آپ نے مجھے اپنی رحمت سے دیا اس لئے مجھے اب بھی امید ہے کہ جو میں آپ سے مانگوں گا وہ آپ مجھے دیں گے اور تیسری بات یہ ہے کہ مجھے اپنے بعد اپنے جانشینوں کا خطرہ ہے کہ میں یوں ہی انتقال کر جاؤں اور میرا کوئی جانشین نہ ہو کیونکہ میری حالت تو وہ ہے جو اوپر مذکور ہوئی کہ لب گور اور نا قابل اولاد ہوں اور میری بیوی کی حالت یہ ہے کہ وہ بانجھ ہے اس لئے بظاہر اسباب مجھے اس کی کوئی توقع نہیں ہے کہ میرے بعد میرا کوئی جانشین ہوگا لہٰذا میری درخواست یہ ہے کہ آپ مجھے اپنے پاس سے اور خرق عادت کے طور پر ایسا جانشین عطا کیجئے جو اول میرا بھی جانشین ہو اور میرے توسط سے آل یعقوب کا بھی جانشین ہو کیونکہ میں ان کا جانشین ہوں اور اے میرے رب اسے اپنا پسندیدہ بنایئے۔

خیر جب انہوں نے یہ دعا کی تو ہم نے بتوسط ملائکہ کہا کہ اے زکریا، ہم آپ کو ایک ایسے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا جس کا ہم نے بعض اوصاف میں اب تک مثل نہیں بنایا چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کی یہ خصوصیت ہے کہ انہیں کسی گناہ کا وسوسہ بھی نہیں ہوا۔ یہ تو ان کی خصوصیت منقول ہے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ان میں اور خاص خاص اوصاف کیا تھے۔ یہ بشارت دعا کے ساتھ نہیں دی گئی بلکہ دوسرے کسی وقت میں دی گئی۔ جب کہ ان کو اپنی دعا کی طرف ذہول ہوگیا تھا اس لئے ان کو یکایک یہ بشارت سن کر طبعی طور پر استبعاد ہوا اور انہوں نے مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہا کہ اے میرے پروردگار بھلا میرے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور خود میں بڑھاپے سے بالکل سوکھ گیا ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بات یوں ہی ہے اور تمہارے ضرور لڑکا ہوگا تمہارا رب کہتا ہے کہ یہ میرے نزدیک بہت آسان بات ہے اور اس سے پہلے میں خود تمہیں پیدا کر چکا ہوں۔ حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے پس جب کہ میں خود تمہیں ایسی حالت میں پیدا کر چکا ہوں۔ کہ تم کچھ بھی نہ تھے تو کیا اب تم سے بچہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ضرور کر سکتا ہوں۔ تم بڑھے ہی سہی مگر کچھ ہو تو سہی۔ پہلے تو تم کچھ بھی نہ تھے پس جبکہ اس جواب سے وہ استبعاد طبعی بھی دور ہوگیا تو انہوں نے کہا اچھا اے میرے پروردگار آپ میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے جس سے میں سمجھ لوں کہ اب میرے بچہ ہونے والا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن رات برابر بات نہ کرو گے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ ترک اختیاری تھا یا اضطراری۔

اب وہ اسی وقت یا کسی وقت محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور یا تو حق تعالیٰ کی طرف سے زبان بند ہوگئی تھی اس لئے نہ بول سکے یا بچہ کی خوشی میں خود بولنا چھوڑ دیا۔ غرض کوئی صورت ہو انہوں نے ان سے زبان سے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ ان سے اشارہ سے کہا۔ کہ دیکھو صبح و شام برابر حق تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہو۔ اس کو بظاہر اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ یہ حسب عادت ان کا ایک وعظ ہے۔ جو وہ پہلے سے بھی کہتے رہتے ہوں گے۔ اور اس موقع پر اس کو نقل کرنے سے دو فائدے مدنظر معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ وہ نشانی جو ان کو بتلائی گئی تھی اس کا تحقق ہوگیا۔ اور اب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہونے والے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ان کی تعلیم بھی وہی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تیسرا یہ کہ خود آپ کو تسبیح کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرنا مناسب سمجھا۔

Marfat.com

جونشانی ان کو بچہ کی ولادت کی بتلائی گئی تھی وہ ظاہر ہوگئی۔ اور یحییٰ علیہ السلام اپنے وقت پر پیدا ہوئے۔ اور پیدائش کے بعد جب انہیں ہوش آگیا تو ان سے کہا گیا کہ اے یحییٰ کتاب توراۃ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس پر پورا پورا عمل کرو اور ہم نے بچپن ہی میں انہیں دین کی سمجھ دیدی۔ اور ہم نے انہیں اپنے پاس سے رقت قلب اور سوز وگداز بھی دیا اور پاکی بھی۔ اور وہ بڑے متقی اور اپنے ماں باپ کے فرماں بردار تھے اور اہل کتاب وغیرہ کی طرح سرکش اور نافرمان نہ تھے۔ اور سلامتی ہے ان کیلئے اس روز جس روز وہ پیدا ہوں گے اور جس روز مریں گے اور جس روز وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

آج کے درس میں اہم بات یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی بے اولاد تھیں عمر رسیدہ بھی تھے۔ لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اولاد طلب کی تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کی خوشخبری عطا ہوئی۔ صرف اس سے مانگ کر دیکھیں۔ اسکے خزانے میں کسی بھی قسم کی کمی نہ ہے۔ اور نہ ہی اس کی رحمت سے ناامید ہونا اچھی بات ہے۔ بلکہ ہر وقت اسکی رحمت کے امیدوار ہونا چاہیے اسی میں کامیابی ہے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/جون درس فیضان القرآن نمبر 155

سورۂ مریم آیت نمبر 16 تا 40 پر مشتمل ہے

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم ○

واذكر في الكتب

مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا ﴿١٦﴾ فاتخذت
من دونهم حجابا فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا
سويا ﴿١٧﴾ قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا ﴿١٨﴾ قال
انما انا رسول ربك لاهب لك غلما زكيا ﴿١٩﴾ قالت انى يكون لي
غلم ولم يمسسني بشر ولم اك بغيا ﴿٢٠﴾ قال كذلك قال ربك هو
على هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا
مقضيا ﴿٢١﴾ فحملته فانتبذت به مكانا قصيا ﴿٢٢﴾ فاجاءها
المخاض الى جذع النخلة قالت يليتني مت قبل هذا
وكنت نسيا منسيا ﴿٢٣﴾ فنادىها من تحتها الا تحزني قد جعل
ربك تحتك سريا ﴿٢٤﴾ وهزي اليك بجذع النخلة تسقط عليك

Marfat.com

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
الْبَشَرِ أَحَدًا ۙ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ
الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ
أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ
صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾
وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا
دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ
عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى
ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ
يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ
الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ
الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ
الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور کتاب میں مریم کو ذکر کرو جب کہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی مکان میں چلی گئی ۰ پھر اس نے اپنے آپ کو ان سے پردے میں کرلیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا جو اس کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا ۰ مریم نے کہا میں تجھ سے خدائے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہے ۰ اس نے کہا میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں ۰ مریم نے کہا میرے یہاں کیسے لڑکا ہوگا جب کہ مجھ کو کسی آدمی نے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار ہوں ۰ فرشتے نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا تیرا رب فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے اور تا کہ ہم اس کو لوگوں کے لئے نشانی بنادیں اور اپنی جانب سے ایک رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے ۰ پس مریم نے اس کا حمل اٹھالیا اور وہ اس کو لیکر چلی گئی ۰ پھر درد زہ اس کا کھجور کے درخت کی طرف لے گیا اس نے کہا کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری چیز ہوتی ۰ پھر مریم کو اس نے اس کے نیچے سے آواز دی کہ غمگین نہ ہو تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے ۰ اور تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تمھارے اوپر پکی کھجوریں گریں گی ۰ پس کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کوئی آدمی دیکھو تو اس سے کہدو کہ میں نے رحمان کا روزہ مان رکھا ہے تو آج میں کسی انسان سے نہیں بولوں گی ۰ پھر وہ اس کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی لوگوں نے کہا اے مریم تو نے بڑا طوفان کرڈالا ۰ اے ہارون کی بہن نہ تمھارا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تمھاری ماں بدکار تھی ۰ پھر مریم نے اس کی طرف اشارہ کیا لوگوں نے کہا ہم اس سے کس طرح بات کریں جو کہ گود میں بچہ ہے ۰ بچہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی اور مجھ کو نبی بنایا ۰ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھ کو برکت والا بنایا ہے اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے جب تک میں زندہ رہوں ۰ اور مجھ کو میری ماں کا خدمتگار بنایا ہے اور مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا ہے ۰ اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا ۰ یہ عیسیٰ ابن مریم ہے سچی بات جس میں لوگ جھگڑ رہے ہیں ۰ اللہ ایسا نہیں کہ وہ کوئی اولاد بنائے وہ پاک ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہوجا تو ہوجاتا ہے ۰ اور بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمھارا رب بھی پس تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے ۰ پھر ان کے فرقوں نے باہم اختلاف کیا پس انکار کرنے والوں کے لیے ایک بڑے دن کے آنے سے خرابی ہے ۰ جس دن یہ لوگ ہمارے پاس آئیں گے اور خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہوں گے مگر آج یہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ۰ اور ان لوگوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرادو جب معاملہ کا فیصلہ کردیا جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لارہے ہیں ۰ بیشک ہم ہی زمین اور زمین کے رہنے والوں کے وارث ہوں گے اور لوگ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے

تشریح: اللہ تعالیٰ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ آپ ان لوگوں کے سامنے مریم علیہا السلام کا قصہ بھی بیان کیجئے تا کہ ان کو حق تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ اور مطیعین پر انعام کا حال معلوم ہو ان کا قصہ یہ ہے جس وقت وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر اس جگہ گئیں جو مشرق کی جانب تھی اور انہوں نے ان کے سامنے آڑ بنالی جس سے وہ لوگ ان کو نہ دیکھ سکتے تھے۔
اس پر ہم نے ان کی طرف اپنی روح یعنی جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا جس پر وہ ان کے سامنے پہنچ کر پورے آدمی کی شکل بن گئے۔

Marfat.com

تو اس وقت انہوں نے ان کو اجنبی مرد سمجھ کر اور یہ خیال کر کے یہ مجھے تنہا پا کر مجھ پر دست درازی کرے گا۔ اس سے کہا کہ اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہے اور تجھے ایسا ہی چاہیے تو میں تجھ سے خدائے رحمان کی پناہ لیتی ہوں خدا کے واسطے تو مجھ سے کچھ نہ کہنا انہوں نے کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں میں آدمی نہیں ہوں بلکہ محض آپ کے رب کا اس غرض سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں کہ آپ کو ایک پاک لڑکا دوں اب ان کو سکون ہوا۔ اور انہوں نے کہا کہ بھلا میرے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ نہ مجھے کسی آدمی نے جائز طور پر ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں آوارہ عورت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بات یہی ہے۔ اور تمہارے لڑکا ضرور ہوگا آپ کے رب نے کہا ہے کہ یہ بلا مرد کے بچہ پیدا کر دینا میرے لئے بہت آسان ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ہم اس لئے کریں گے تا کہ ہم اس بچہ کو لوگوں کیلئے اپنی قدرت تامہ وکاملہ کی ایک دلیل اور اپنی جانب سے ایک رحمت بنادیں کیونکہ لوگ ان کو بے باپ کے پیدا ہوتے دیکھ کر اپنے پروردگار کی قدرت کو تسلیم کریں گے اور جو قیامت میں مردوں کے زندہ کئے جانے پر تعجب کرتے ہیں وہ اس خارق عادت نمونہ کو دیکھ کر قیامت کے حق ہونے کو تسلیم کریں گے۔ اور یہ تسلیم کرنا ان کیلئے رحمت ہے جس کا سبب وہ بچہ ہے لہٰذا وہ بچہ لوگوں کیلئے رحمت ہے اور یہ امر بالکل طے شدہ ہے کہ تم سے بے مرد کے بچہ ہوگا اس گفتگو کے بعد انہوں نے ان کے کرتے کے گریبان میں پھونک ماری اور چلے گئے۔

اب انہیں اس بچہ کا حمل رہ گیا۔ اس پر وہ اس حمل کو لیکر کے ایک دور جگہ چلی گئیں تا کہ لوگوں میں رسوائی نہ ہو اب جبکہ بچہ پیدا ہونے کا وقت ہوا اور دردزہ شروع ہوا تو دردزہ انہیں ایک کھجور کے تنہ کی طرف لایا یعنی وہ دردزہ کی تکلیف کے سبب اضطراب کی حالت میں کھجور کے تنہ کے پاس آگئیں اب ایک تو تکلیف تھی دوسرے رسوائی کا خیال تھا اس لئے انہوں نے کہا کہ اے کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور بالکل بھولی بھلائی ہوتی کہ کوئی میرا نام بھی نہ جانتا کہ اس نام کی کوئی عورت تھی بھی یا نہیں۔ تا کہ مجھے یہ تکلیف اور اس کے بعد جو رسوائی ہونے والی ہے وہ مجھے نہ بھگتنی پڑتی۔

اب اس پیدا ہونے والے بچے نے جو ابھی پیدا بھی نہ ہوا تھا۔ آواز دی کہ اماں تم کچھ غم نہ کرو۔ حق تعالیٰ نے تمہارے نیچے ندی بنا رکھی ہے پانی کا تو یہ انتظام ہے اور کھانے کیلئے کھجور کے تنہ کو پکڑ کر اپنی طرف کو ہلاؤ وہ تم پر تازہ چھوارے گرائے گا۔ پس تم چھوارے کھاؤ اور پانی پیو اور مجھے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی رکھو اور ذرا غم نہ کرو اب اگر تم کسی آدمی کو دیکھو جو کہ تم سے کچھ بولنا چاہے تو اشارہ سے کہہ دو کہ میں نے خدا کے لئے روزہ مانا ہے۔ لہٰذا میں آج کسی آدمی سے بات نہ کروں گی یہ تمام باتیں ہو چکیں۔

اور اب بچہ کے بولنے سے ان کی ہمت بندھی اب وہ اسے لئے ہوئے اپنے لوگوں میں آئیں تو انہوں نے ان کے پاس بے باپ بچہ دیکھ کر کہا کہ اے مریم تو نے تو بڑا ہی غضب کا کام کیا۔ اے اخت ہارون (یہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں) نہ تیرا باپ بدچلن تھا اور نہ تیری ماں آوارہ تھی یہ بدچلنی تو نے کس سے سیکھی انہوں نے اس بچہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس سے پوچھ لو یہ خود بتلا دے گا کہ واقعہ کیا ہے۔ اور زبان سے کچھ نہیں کہا انہوں نے کہا بھلا ہم اس سے کیسے گفتگو کریں جو بچپن کی حالت میں گہوارہ میں ہو۔ اب اس بچہ نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ خدا نے مجھے کتاب انجیل عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی کہیں ہوں اس نے ہر حالت میں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور اس نے مجھے جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھنے اور پاکیزہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجھے اپنی ماں کا فرماں بردار بھی بنایا ہے اور اس نے مجھے کافروں کی طرح سرکش اور بدبخت نہیں بنایا اور مجھ

Marfat.com

پر سلامتی ہے اس روز بھی جس روز میں پیدا ہوا۔ اور اس روز بھی جس روز میں قریب قیامت کے مروں گا۔ اور اس روز بھی جس روز مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائیگا۔

واضح ہو کہ عیسائیوں نے دین عیسیٰ علیہ السلام کو بالکلیہ ترک نہ کیا تھا۔ بلکہ اس میں اپنی اجتہادات اور تاویلات باطلہ سے بدعات اعتقادیہ وعملیہ پیدا کر لی تھیں جن کو وہ جہالت سے عیسیٰ علیہ السلام کا دین سمجھے ہوئے تھے لیکن اس جہالت کی وجہ سے حق تعالیٰ نے ان کو معذور نہیں قرار دیا۔ اور اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے اسلام میں اس قسم کی بدعات پیدا کی ہیں وہ بھی معذور نہ ہوں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ماننے والو۔ تم سن لو کہ عیسیٰ کیا کہہ رہے ہیں یہ ہیں عیسیٰ بن مریم جن کی نسبت تم کیا کیا کہتے ہو دیکھو انہوں نے سچی بات کہہ دی جس میں تم شک کرتے ہو۔ ارے نادانو۔ کس غلط خیال میں مبتلا ہو اللہ رب العزت کیلئے یہ بات حاصل نہیں کہ وہ بیٹا بنائے۔ پاک ہے وہ اس صفت سے تم کو ان کے بے باپ کے پیدا ہونے سے دھوکا ہوا۔ مگر یہ تمہاری غلطی ہے خدا کے نزدیک کسی کو بے باپ کے پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی شئے کو طے کر دیتا ہے۔ تو اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی ایسی ہی ہے اور اس طریق سے جیسے اور مخلوق بیٹا بیٹی ہو گئے۔ یونہی عیسیٰ علیہ السلام بھی بیٹے ہو گئے خیر عیسیٰ علیہ السلام نے وہ باتیں بھی کہیں جو اوپر مذکور ہوئیں اور یہ بھی کہا کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ لہٰذا تم اسی کی پرستش کرو اور نہ مجھے خدا کا بیٹا یا شریک بناؤ نہ کسی اور کو یہ سیدھا رستہ ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم تھی اور عیسیٰ علیہ السلام اسی تعلیم کیلئے بھیجے گئے تھے اب ان کی امت کے لوگوں میں سے ایک جماعت نے اسے قبول کیا اور اس پر قائم رہے اور بعض گروہوں نے ان سے اختلاف کیا اور مختلف قسم کے کفریہ عقائد میں مبتلا ہو گئے۔

پس بڑی خرابی ہے ان کافروں کیلئے ان پر ایک بڑے ہولناک دن کے آنے کی وجہ سے اور نہ پوچھو کہ اس دن ان کا کیا حال ہوگا اور وہ کن کن بلاؤں میں گرفتار ہوں گے جس روز یہ لوگ قیامت میں زندہ ہو کر ہمارے پاس آئیں گے اس روز ان کے کان اور آنکھیں خوب کھل جائیں گے اور وہ بڑے سننے والے اور بڑے دیکھنے والے ہوں گے۔ کیونکہ اس روز ان پر حقیقت حال بخوبی منکشف ہو جائے گی۔ اور ان کے تمام اوہام دور ہو جائیں گے اور سارا عناد رفو چکر ہو جائے گا اور وہ اطاعت پر آمادہ ہوں گے مگر آج یہ ظالم لوگ اندھے اور بہرے ہو کر کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں اور کسی طرح حقیقت کے سمجھنے پر آمادہ نہیں ہوتے یہ ان کی سخت غلطی ہے اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو پچھتائے کے دن سے ڈرائیے جبکہ معاملہ ایسی حالت میں ختم کر دیا گیا ہو کہ ایسی حالت میں ان کو موت آئی ہو کہ وہ غفلت میں ہوں اور وہ ایمان نہ لائے ہوں خلاصہ یہ کہ اگر انہیں کفر ہی کی حالت میں موت آ گئی اور ایمان لانے کا وقت نکل گیا۔ تو پھر یہ لوگ قیامت میں بہت پچھتائیں گے اس لئے آپ ان کو اس دن سے ڈرائیے کیونکہ یہ یقینی ہے کہ قیامت آئے گی۔ اور لوگ جو زمین کی ملکیت کے مدعی ہیں فنا ہو جائیں گے اور ان کے مرنے کے بعد ہم زمین کے اور ان لوگوں کے جو اس پر ہیں وارث ہوں گے۔ اور وہ دوبارہ زندہ کر کے ہماری ہی طرف لائے جائیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

5/جون درس فیضان القرآن نمبر 156

سورۂ مریم آیت نمبر 41 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ
جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾
يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

Marfat.com

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۙ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو بیشک وہ سچا تھا وہ نبی تھا ہ جب اس نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ تمھارے کچھ کام آسکے ہ اے میرے باپ میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے تو تم میرے کہنے پر چلو میں تمہیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا ہ اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کرو بیشک شیطان خدائے رحمٰن کی نافرمانی کرنے والا ہے ہ اے میرے باپ مجھ کو ڈر ہے کہ تمہیں خدائے رحمٰن کا کوئی عذاب پکڑ لے اور تم شیطان کے ساتھی بن کر رہ جاؤ ہ باپ نے کہا کہ اے ابراہیم کیا تم میرے معبودوں سے پھر گئے ہو اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کردوں گا اور تم مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاؤ ہ ابراہیم نے کہا تم پر سلامتی ہو میں اپنے رب سے تمھارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے ہ اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں اور ان کو بھی جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور میں اپنے رب ہی کو پکاروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا ہ پس جب وہ لوگوں سے جدا ہو گیا اور ان سے جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے تو ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا ہ اور ان کو اپنی رحمت کا حصہ دیا اور ہم نے ان کا نام نیک اور بلند کیا ہ

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ بھی کیجئے تا کہ ان کو شرک کی نسبت ابراہیم علیہ السلام کا خیال معلوم ہو اور وہ سمجھیں کہ وہ جو بت پرستی کو ملت ابراہیمی سمجھے ہوئے ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ یقیناً وہ بڑے سچے اور نبی تھے نہ کہ ان مشرکین کی طرح خدا پر افتراء کرنے والے اور غیر اللہ کو معبود بنانے والے۔ جیسا کہ ان مشرکین کا خیال ہے ان کا قصہ یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ اے میرے باپ آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو کہ نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ کام آتے ہیں آپ کا یہ طریق ٹھیک نہیں اے میرے باپ مجھے وہ علم حاصل ہو چکا ہے۔ جو آپ کو حاصل نہیں آپ میرا کہنا مانئے میں آپ کو ایک ہموار راستہ پر لے چلوں گا جس میں ذرا اونچ نیچ نہیں اے میرے باپ آپ شیطان کی پرستش نہ کریں۔ کیونکہ شیطان خدائے رحمٰن کا سخت نافرمان ہے اور اس لئے اس کی پرستش حق تعالیٰ کی کمال نافرمانی ہے اے میرے باپ مجھے اندیشہ ہے کہ اس صورت میں آپ کو خدائے رحمٰن کی طرف سے سخت عذاب لاحق ہو۔ اس پر اور غضب یہ ہو کہ آپ شیطان کے دوست بھی ہو جائیں۔

Marfat.com

جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے یہ گفتگو کی تو اس نے کہا اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے روگردان ہے اب تک میں تجھے ایسا نہ سمجھتا تھا۔لیکن اب مجھے معلوم ہوا کہ تو ایسا ہے۔لہٰذا میں بقسم کہتا ہوں کہ اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔اور جا دور ہو میرے سامنے سے اور چھوڑ دے مجھے ہمیشہ کیلئے اب نہ تو میری صورت دیکھنا اور نہ مجھے اپنی صورت دکھانا۔اپنی باپ کی یہ کجروی دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اچھا السلام علیکم جب آپ نہیں سنتے تو میں آپ سے کچھ نہیں کہتا میں آپ کیلئے اپنے پروردگار سے معافی چاہوں گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میری دعا کو قبول کرے گا اور آپ کو اسلام کی توفیق دے گا کیونکہ وہ ہم پر بہت مہربان ہے۔

اور میں آپ لوگوں سے اور ان چیزوں سے جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو علیحدہ ہوتا ہوں اور اپنے رب کو پکاروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کے پکارنے میں محروم نہ رہوں گا۔اور وہ مجھے اس کے ثمرات ونتائج عطا کرے گا پس جب کہ ابراہیم علیہ السلام ان سے اور ان چیزوں سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں علیحدہ ہو گئے۔تو ہم نے ان کی اس پختگی اور استقامت کی قدر کرتے ہوئے ان کو اسحٰق بیٹا اور یعقوب علیہ السلام پوتا عطا کئے۔اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ہم نے ان سب کو یعنی ابراہیم علیہ السلام اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کو اپنی رحمت میں سے ایک معتد بہ حصہ دیا اور ان کا دنیا میں بہت بڑا نام کیا کیونکہ مشرکین اور یہود اور نصاریٰ سب انہیں مانتے اور بڑا جانتے ہیں۔

یاد رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء کرام کے جد امجد ہیں ان کے دو بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہزاروں انبیائے مبعوث ہوئے۔آپ کی نسل بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔بنی اسرائیل کی نسل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔اور یہ امت بھی آخری ہے۔آپ پر نازل کی گئی کتاب بھی آخری کتاب تھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6/جون درس فیضان القرآن نمبر 157

سورۂ مریم آیت نمبر 51 تا 65 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى٘

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَ نَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ
هٰرُوْنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ
وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّاۚ ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ۪ وَ كَانَ
عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا
نَّبِیًّاۗۙ ﴿۵۶﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ
مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ٘ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ
ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘ وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَاؕ اِذَا تُتْلٰى
عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ السجدۃ

Marfat.com

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
بِالْغَيْبِ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ
عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ
تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کرو بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول نبی تھا۰ اور ہم نے اس کو کوہ طور کی داہنی جانب سے پکارا اور اس کو ہم نے راز کی باتیں کرنے کے لئے قریب کیا۰ اور اپنی رحمت سے ہم نے اس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر اسے دیا۰ اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول نبی تھا۰ وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھا۰ اور کتاب میں ادریس کا ذکر کرو بیشک وہ سچا تھا اور نبی تھا۰ اور ہم نے اس کو بلند رتبہ تک پہنچایا۰ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے پیغمبروں میں سے اپنا فضل فرمایا آدم کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوح کیساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی نسل سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت بخشی اور ان کو مقبول بنایا جب ان کو خدائے رحمٰن کی آیتیں سنائی جاتیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے۰ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو کھو دیا اور خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے پس عنقریب وہ اپنی خرابی کو دیکھیں گے۰ البتہ جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کیا تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی۰ ان کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے اور یہ وعدہ پورا ہو کر رہنا ہے۰ اسمیں وہ لوگ کوئی فضول بات نہیں سنیں گے بجز سلام کے

Marfat.com

اور اس میں ان کا رزق صبح و شام ملے گا۰ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم بندوں میں سے ان کو بنائیں گے جو خدا سے ڈرنے والے ہوں۰ اور ہم نہیں اترتے مگر تمھارے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے بیچ میں ہے اور تمھارا رب بھولنے والا نہیں۰ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے پس تم اسی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر قائم رہو کیا تم اس کا کوئی ہم صفت جانتے ہو۰

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ضمن کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بھی کیجئے کیونکہ وہ بھی ہمارے برگزیدہ آدمی اور ہمارے پیغامبر نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں کوہ طور کی دائیں جانب سے آواز دی تھی۔ اور بحیثیت اپنے ہم کلام کے ان کو اپنا مقرب بنایا تھا۔ اور ہم نے انہیں ان کی درخواست پر اپنی رحمت سے ان کا بھائی ہارون علیہ السلام بحیثیت ایک معاون نبی کے عطا کیا تھا۔ اور وہ اپنے لوگوں کو نماز کا اور پاکیزگی کا حکم کرتے تھے۔ اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

اور ان کے سامنے ضمن کتاب میں ادریس علیہ السلام کا بھی تذکرہ کیجئے کیونکہ وہ بھی بہت سچے اور نبی تھے اور ہم نے ان کو بھی اونچے مرتبہ پر پہنچایا تھا۔

یہ سب لوگ جن کا ذکر کیا گیا ہے اولاد آدم علیہ السلام میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو اصلاب آباء میں نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا گیا تھا اور اولاد ابراہیم علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ بنایا۔ وہ نبی ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کیا ہے ان کی یہ حالت تھی۔ کہ جب ان کے سامنے خدائے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اوندھے منہ گر جاتے تھے ان لوگوں کی اطاعت اور خدا پرستی کی نوبت تو اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔

اب ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے نمازوں کو برباد کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے ہو لئے۔ سو ان کی یہ گمراہی ضرور ان کے آگے آئے گی اور وہ اس کا نتیجہ بھگتیں گے ہاں جو ان میں سے توبہ کر لیں۔ اور ایمان لے آئیں اور اچھے کام کریں۔ سو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا کہ ان کے معاوضہ میں کچھ کمی کر دی جائے یا بالکل نہ دیا جائے۔ خیر یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں جن کا خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے مخفی طور پر اور بلا ان کو دکھلائے وعدہ کیا ہے یہ بالکل صحیح ہے اور اس میں ذرا شک نہیں کیونکہ اس نے جس چیز کا جس سے وعدہ کیا ہے وہ اس تک ضرور پہنچائے گا۔ یہ لوگ ان باغات میں سوائے آپس کے سلام اور دوستانہ باتوں کے کوئی بیہودہ بات گالی گلوچ طعن و تشنیع وغیرہ نہ سنیں گے۔ اور ان کو اس میں صبح و شام ان کی غذا ملے گی یعنی جس وقت وہ جو کچھ چاہیں گے اسی وقت ان کو دیا جائے گا۔

یہ راحت کی چیز جنت جو ہم اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو دیں گے جو متقی ہیں پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ اور کفر و معصیت میں گرفتار ہو کر اتنی بڑی دولت سے محروم نہ رہیں۔ اے حامل وحی جبریل علیہ السلام تم ہمارے رسول سے کہو کہ یہ تمام باتیں وہ ہیں جو آپ کے رب نے آپ کے پاس بھیجی ہیں اور ہم جماعت ملائکہ بغیر آپ کے رب کے حکم کے نہیں اُتر سکتے پھر ہم اپنی طرف سے کوئی بات کیسے لا سکتے ہیں اسی کے اختیار میں ہیں۔ وہ چیزیں جو ہمارے آگے ہیں۔ اور وہ جو ہمارے پیچھے ہیں اور وہ جو ان کے درمیان میں ہیں لہٰذا ہم ہر طرح اس کے قابو میں ہیں اور اسی لئے کوئی کام بلا اس کی مرضی کے نہیں کر سکتے اور آپ

Marfat.com

کا رب بھولنے والا بھی نہیں ۔ کہ ہم اس کی بھول سے ہی فائدہ اٹھا سکیں ۔ بلکہ ہر چیز اس کے سامنے مستحضر ہے ۔

وہ رب ہے تمام آسمانوں کا اور زمین کا اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے درمیان میں ہیں پھر اس سے کوئی چیز مخفی کیسے ہو سکتی ہے اور وہ کسی شئے کو کیسے بھول سکتا ہے اور جبکہ یہ باتیں آپ کے پروردگار کی طرف سے ہیں تو دوسرے انبیاء کی طرح آپ بھی اس کی عبادت کیجئے ۔ اور اس کی عبادت کے پابند رہیے ۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجئے ۔ کیونکہ اس کا کوئی شریک نہیں کیا آپ کو اس کے کسی ہمنام اور مثیل کا علم ہے ہرگز نہیں ۔ کیونکہ خدا خالق ہے ۔ آپ نہیں بتلا سکتے کہ کوئی اور خالق ہو ۔ آپ نہیں بتلا سکتے کہ کوئی اور ایسا ہو پس جبکہ اس کا کوئی ہم نام اور مثیل نہیں ۔ تو کوئی عبادت کا بھی مستحق نہیں لہٰذا اپنی عبادت کو اسی کیلئے خاص رکھئے ۔

یہاں تک حق تعالیٰ نے انبیاء سابقین کے حالات بیان فرمائے تھے ۔ اور ان کے ضمن میں بہت سے مضامین بیان فرمائے تھے ۔ جن میں سے قیامت کا حق ہونا ۔ اور دنیا میں اس کے نمونوں کا موجود ہونا ۔ جو اس کیلئے دلیل بن سکیں ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا کا بندہ ہونا اور خدا کا اولاد بنانے سے پاک ہونا ۔ اور شرک کا باطل ہونا ۔ اور پہلے نبیوں کا خود موحد ہونا اور دوسروں کو اس کی تعلیم کرنا وغیرہ وغیرہ امور تھے ۔ اب ان مسائل کے متعلق کفار کی بعض لغویات کا ذکر فرما کر ان کا بالقصد رد فرماتے ہیں کہ تم کو پیشتر معلوم ہو چکا ہے کہ قیامت آئے گی اور اس کے دلائل بھی تم کو معلوم ہو چکے ۔

آج کے درس میں خاص بات یہ ہے کہ انبیائے کرام کے متعلق آیا ہے کہ ان کا بھی تذکرہ کریں ۔ اور اظہار کریں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسطرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کیا اور کس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے دعوت حق دی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مقام مرتبہ کیا تھا ۔ ہر نبی کا ذکر کر کے حقیقت میں امت مسلمہ کو بتایا کہ ہر نبی حق ہے اور نبی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور صاحب کتاب اور صاحب صحف ہوتے تھے ۔ قوموں کی رہنمائی کیلئے آئے تھے ۔ اور قوموں کے اندر سے شرک ختم کرنے کیلئے تشریف لائے تھے ۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

7/جون درس فیضان القرآن نمبر 158

سورۂ مریم آیت نمبر 66 تا 82 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ
حَيًّا ﴿٦٦﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾
ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾
ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا
وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا
وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ
نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾
قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا

Marfat.com

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ
وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَأَيْتَ
الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ
اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ
مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا
مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور انسان کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یاد نہیں آتا کہ ہم نے اس کو اس سے پہلے پیدا کیا اور وہ کچھ بھی نہ تھا؟ پس تیرے رب کی قسم ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان کو جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے ٥ پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کریں گے جو رحمٰن کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سرکش بنے ہوئے تھے ٥ پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں داخل ہونے کے زیادہ مستحق ہیں ٥ اور تم میں سے کوئی نہیں جس کا اس پر سے گزر نہ ہو ٥ یہ تیرے رب کے اوپر لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا ٥ پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو ڈرتے تھے اور ظالموں کو اس میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے ٥ اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو انکار کرنے والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہے اور ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں جو ان سے زیادہ اسباب والی اور ان سے زیادہ شان والی تھیں ٥ کہو جو شخص گمراہی میں ہوتا ہے تو رحمان اس کو ڈھیل دیا کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے اس چیز کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے عذاب یا قیامت تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال برا ہے اور کس کا جتھا کمزور ٥ اور اللہ ہدایت پکڑنے والوں کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تمھارے رب کے نزدیک اجر کے اعتبار سے بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بہتر ٥ کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھ کو مال اور اولاد مل کر رہیں گے ٥ کیا اس نے غیب میں جھانک کر دیکھا ہے یا

Marfat.com

اس نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے ٥ ہرگز نہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اس کو ہم لکھ لیں گے اور اس کی سزا میں اضافہ کریں گے ٥ اور جن چیزوں کا وہ مدعی ہے اس کے وارث ہم بنیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا ٥ اور انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنائے ہیں تا کہ وہ ان کے لئے مدد بنیں ٥ ہرگز نہیں وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف بن جائیں گے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ انسان کا شکوہ کرتے ہیں کہ آدمی کی نادانی دیکھو کہ وہ قیامت کا منکر ہے اور کہتا ہے۔ کہ جب میں مرجاؤنگا تو کیا یہ لازمی بات ہے کہ میں زندہ کر کے قبر سے نکالا جاؤں گا ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ محال اور ناممکن امر ہے غرض وہ نہایت سختی سے اس کا انکار کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ انکار محض جہالت ہے اور کیا آدمی انکار کے وقت اس بات کو یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اسے اس سے پیشتر ایسی حالت میں پیدا کیا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ اور اس واقعہ کو یاد کر کے یہ نہیں سمجھتا کہ جس نے پہلی مرتبہ بلا کسی نمونہ کے پیدا کیا ہے۔ وہ ایک دفعہ پیدا کر کے اسی نمونہ پر دوسری مرتبہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ ضرور پیدا کر سکتا ہے اور اس کا انکار بڑی سخت نافہمی ہے۔

بس آپ کے رب کی قسم ہے ان سب کو ضرور زندہ کر کے اپنے یہاں جمع کریں گے اور صرف انہی کو نہیں بلکہ اس کے ساتھ شیاطین کو بھی جن کے اغواء سے یہ ایسی بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم انہیں جہنم کے پاس لاکر بٹھادیں گے۔ اس کے بعد ہم ہر گروہ میں سے چھانٹ کر ہر ایسے شخص کو نکالیں گے جو حق تعالیٰ کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سرکش تھا۔ پھر ہم اس کو سب سے پہلے دوزخ میں داخل کریں گے کیونکہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اس میں داخل ہونے کا کون اوروں سے زیادہ مستحق ہے اور چونکہ ہم اس سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے ہم سے اس انتخاب میں غلطی بھی نہیں ہوسکتی۔

اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا اس پر ورود نہ ہو خواہ یوں کہ وہ اس میں داخل ہو۔ اور خواہ یوں کہ وہ اس میں سے ہو کر گزر جائے۔ جیسے کہ مومنین کا گزر پل صراط پر کو ہوگا یہ امر آپ کے رب کا لازم اور طے شدہ ہے۔ اور اس کے بعد ہم متقین کو بچالیں گے۔ اور ظالمین کو اس میں چھوڑ دیں گے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ یہ قرآن خدا کا اتارا ہوا ہے۔

لیکن جس وقت ہماری آیات ان کے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں۔ کہ وہ بالکل واضح ہیں اور ان میں ذرا بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں تو یہ کافر لوگ ان کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ اچھا تم یہ بتاؤ کہ ہم دونوں جماعتوں میں کونسی جماعت کے رہنے کی جگہ بہتر اور مجلس عمدہ ہے سو ظاہر ہے کہ ہم اہل دولت وثروت وجاہ ہیں اور ہماری یہ چیزیں اچھی ہیں۔ اور تم لوگ خستہ حال اور ذلیل وخوار ہو۔ اس لئے نہ تمہارے رہنے کی جگہ اچھی ہے اور نہ تمہاری مجلس عمدہ ہے۔ اور جبکہ واقعہ یہ ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ حق تعالیٰ کو ہم سے زیادہ تعلق ہے۔ لہٰذا مذہب بھی ہمارا ہی پسند ہوگا۔ اور جبکہ ہمارا مذہب پسندیدہ ہوا تو وہ آیات جن میں اس مذہب کی برائی ہے۔ خدا کی آیتیں نہیں ہوسکتیں۔ یہ ان کا استدلال ہے اور ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی ایسی جماعتوں کو ان کے کفر کی بدولت تباہ وبرباد کر چکے ہیں۔ جو ان سے دنیوی سامان اور ظاہری شان میں بہت اچھی تھیں بس اگر دنیاوی ٹھاٹھ ہمارے تعلق اور ان کے مذہب کی حقیقت کی دلیل ہوتا۔ تو ہم ان کو کیوں برباد کرتے۔ اچھا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا جو کوئی ہم میں سے گمراہی میں ہو خدا اس کی گمراہی دراز کرے خیر یہ لوگ برابر اسی خیال میں مبتلا رہیں گے کہ ہم مسلمانوں سے اچھے ہیں یہاں تک کہ جس وقت وہ اس شے کو دیکھیں

Marfat.com

گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ دنیاوی عذاب کو دیکھیں یا قیامت کو اس وقت انہیں خوب معلوم ہو جائے گا کہ کون جگہ کے لحاظ سے بدتر اور قوم کے لحاظ سے کمزور ہے کیونکہ اس وقت ان کی حالت تباہ ہوگی۔ اور وہ بے یارومددگار ہوں گے اور مسلمانوں کی حالت نہایت اچھی اور ان کے یارومددگار بہت ہوں گے۔ سب سے بڑا مددگار اللہ رب العزت ہے۔ یہ تو کفار کی حالت تھی۔

اور مسلمانوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ انہیں قبول کرتے اور ان پر عمل کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ ان آیات سے ان لوگوں کی ہدایت کو ترقی دیتا ہے جو پہلے سے ہدایت یافتہ ہیں کیونکہ ان کے اس کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے سے ان کے نور ایمان کو قوت اور ان کی بصیرت میں زیادتی ہوتی ہے اور یہی ترقی ہدایت ہے۔ لہٰذا یہ لوگ کفار سے اچھے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس دنیا کا فانی سامان نہیں ہے جو کہ ان کفار کے پاس ہے۔ مگر ان کے پاس وہ نیک اعمال ہیں جو باقی رہنے والے ہے۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں ان کے رب کے نزدیک جزا کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں کیونکہ ان کو ان کا بہتر معاوضہ دیا جائے گا اور واپسی کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں کیونکہ ان نیکیوں کو ان کی طرف بہت بڑھا کر واپس کیا جائے گا۔

پس جبکہ کفار کی حالت وہ ہے جو ابھی معلوم ہوئی تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور اس کے ساتھ یہ جرأت کی کہ کہا کہ مجھے قیامت میں مال واولا د دی جائے گی۔ جس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت خباب بن الارت کی مزدوری کے کچھ دام اس کے ذمہ تھے انہوں نے تقاضا کیا اس نے نہ دیئے اور کہا کہ تم لوگ قیامت کو مانتے ہو۔ قیامت میں تم میرے پاس آنا میں وہیں تمہیں دیدوں گا۔ کیونکہ جس طرح خدا نے مجھے یہاں مال اور اولاد دی ہے یونہی وہ مجھے وہاں بھی دے گا بھلا دیکھئے تو سہی کس قدر غلط دعویٰ ہے کیا اس نے غیب کو دیکھ لیا ہے۔ یا اس کے متعلق خدا سے معاہدہ لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں نہ اس نے غیب کو دیکھا۔ اور نہ خدا سے کوئی معاہدہ کیا ہے بلکہ یہ محض ایک غلط دعوی ہے۔ جس کا منشا محض کفر پر جرات ہے لہٰذا بوقت محاسبہ وجزاء اس کی اس جرات کے عوض میں اس کا عذاب بڑھائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا خیر یہ مضمون بھی ختم ہوا اور تم کو شرک کی برائی بھی معلوم ہوگئی مگر ان مشرک لوگوں نے خدا کے سوا بہت سے معبود بنائے تاکہ وہ ان کیلئے ایک بڑی قوت ہوں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا وہ ان کے لئے قوت تو کیا ہوتے وہ تو ان کی عبادت کے بھی منکر ہو جائیں گے۔ اور ان کے مخالف بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کا فہم عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8/جون درس فیضان القرآن نمبر 159

سورۂ مریم آیت نمبر 83 تا 98 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ
عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوْقُ
الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ ط لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا
إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ
وَلَدًا ﴿٩٢﴾ ط إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ ط
لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ ط وَكُلُّهُمْ آتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾
إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

Marfat.com

وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ
قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم
مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے منکروں پر شیطانوں کو چھوڑ دیا ہے وہ ان کو خوب ابھار رہے ہیں ٥ پس تم ان کے لئے جلدی نہ کرو ہم ان کی گنتی پوری کر رہے ہیں ٥ جس دن ہم ڈرنے والوں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے ٥ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے ٥ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا مگر اس کو جس نے رحمان کے پاس سے اجازت لی ہو ٥ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے ٥ یہ تم نے بڑی سنگین بات کہی ہے ٥ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں ٥ اس پر کہ لوگ رحمان کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں ٥ حالانکہ رحمٰن کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے ٥ آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں جو رحمٰن کا بندہ ہو کر نہ آئے ٥ اس کے پاس اس کا شمار ہے اور اس نے ان کو اچھی طرح گن رکھا ہے ٥ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلا آئے گا ٥ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کے ان کے لئے خدا محبت پیدا کردے گا ٥ پس ہم نے اس قرآن کو تمھاری زبان میں اس لئے آسان کر دیا ہے کہ تم متقیوں کو خوش خبری سنا دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈرا دو ٥ اور ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں کیا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی کوئی آہٹ سنتے ہو ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیاطین کو ان کافروں پر یوں چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو کفریات پر ابھارتے اور ان کے منہ سے ایسی بیہودہ باتیں کہلاتے ہیں یہ حالت ان کی بیشک ایسی ہے کہ ان کو سزا دیجائے اور ان کے ان کفریات کا مزہ چکھایا جائے پس آپ ان کے متعلق جلدی نہ کیجئے ان کو بہت جلد عذاب دیا جانے والا ہے اور ہم صرف ان کیلئے دن گن رہے ہیں، چنانچہ جس روز ہم متقین کو جمع کر کے خدا کے پاس بطور وفد کے عزت کے ساتھ لائیں گے اور مجرمین کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ذلت کے ساتھ ہکائیں گے۔ اس روز ان لوگوں کو سخت سزا دیجائے گی اور یہ لوگ سفارش کے بھی حق دار نہ ہوں گے

اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ حق تعالیٰ اولاد بنانے سے منزہ ہے مگر ان لوگوں نے بلا وجہ کہا کہ خدا نے اولاد بنائی ارے مدعیو یقیناً تم نے بڑی سخت برائی کا ارتکاب کیا قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں کہ انہوں نے خدا کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا خدا منزہ ہے اولاد سے خدا کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اولاد بنائے خوب سمجھ لو کہ خدا کیلئے کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ بلکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ صرف اس کے سامنے ایک بندہ کی حیثیت سے حاضر ہونے والا ہے اور کسی کی مجال

Marfat.com

نہیں کہ وہ اپنے لئے خدا کا بیٹا یا بیٹی ہونے کا دعویٰ کرے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں کیونکہ اس نے سب کا احصار کر رکھا ہے اور ان کو پورے طور پر گن رکھا ہے لہٰذا سب کو اس کے سامنے بندگانہ طور پر مجبوراً حاضر ہونا ہوگا اور وہ سب کے سب اس کے سامنے تنہا ہونے کی حالت میں آئیں گے جن کا نہ کوئی یار ہوگا، نہ مددگار، بلکہ بے کس و بے چارہ ہوں گے۔

ہاں جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کیلئے حق تعالیٰ دوستی پیدا کرائے گا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کی دوستی کریں گے۔ یہ واقعات ہیں پس آپ ان کی تبلیغ کیجئے۔ کیونکہ ہم نے اس کو آپ کی زبان میں اسی لئے آسان کیا ہے تاکہ آپ اس سے متقین کو خوش خبری دیں۔ اور اس سے ناحق جھگڑنے والے لوگوں کو ڈرائیں مبادا ان پر ان کی شرارت کے سبب عذاب نازل ہو یہ بات کچھ ناممکن نہیں۔ کیونکہ ہم پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں اچھا تمہیں کہو کیا تم ان میں سے کسی کو بھی دیکھتے ہو۔ یا تم ان کی کوئی خفیف آواز بھی سنتے ہو جبکہ نہیں دیکھتے اور نہیں سنتے تو ہمارا یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ بس جبکہ ہم نفس ہلاک پر قادر ہیں تو تعذیباً ہلاک پر بھی قادر ہیں لوگوں کو عذاب کا انکار نہ کرنا چاہیے۔

آج کے درس میں توحید بنیادی موضوع ہے۔ سابقہ قوموں نے نہ صرف یہ شرک کیا تھا۔ کہ بتوں کو خدا بنا لیا۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی ظلم کیا کہ اللہ کی اولاد بنا ڈالی، جبکہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ بے نیاز ہے اور اسکی کوئی اولاد نہیں۔ اور نہ ہی کسی کا باپ ہے۔ اور اسکا ہمسر بھی کوئی نہیں توحید کا سب سے اہم سبق بھی یہی ہے۔ اللہ پاک ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ طٰہٰ

سورۃ طٰہٰ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 135 اور رکوع کی تعداد 06 ہے کلمات کی تعداد 1251 اور حروف کی تعداد 5466 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے چونکہ طٰہٰ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس لئے اس کا نام سورۃ طٰہٰ ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 20 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 45 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 135: طٰہٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام بھی ہے، اس میں چند آیات وہ ہیں جن کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے، اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں جادوگروں کے واقعات ہیں حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں سامری نے گائے کا بچھڑا بنایا، اس میں دعا ''رب اشرح لی صدری'' مکالمہ خداوندی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، قیامت کے صور پھونکنے کا ذکر ہے، اپنے گھر والوں کو نماز کا پابند بناؤ۔ روزی ہم نہیں چاہتے بلکہ ہم خود روزی دے رہے ہیں، نتائج کا انتظار کرو، عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کا جنت سے اخراج کا ذکر قیامت کے دن گمراہوں کو اندھا اٹھائے جانے کا ذکر، نماز کی تلقین کا حکم۔

Marfat.com

Marfat.com

9/جون درس فیضان القرآن نمبر 160

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 تا 24 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ
السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾ وَهَلْ
اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾
فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾
اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِىْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾
وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا
وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا
يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾
اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

طٰہٰ ○ ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ ○ بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے جو ڈرتا ہو ○ یہ اس کی طرف سے اتارا گیا ہے جس نے زمین کو اور اونچے آسمانوں کو پیدا کیا ہے ○ وہ رحمت والا ہے عرش پر قائم ہے ○ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے ○ اور تم چاہے اپنی بات پکار کر کہو وہ چھپے سے کہی ہوئی بات کو جانتا ہے اور اس سے زیادہ خفی بات کو بھی ○ وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تمام اچھے نام اسی کے ہیں ○ اور کیا تمہیں موسیٰ کی بات پہنچی ہے ○ جب کہ اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید کہ اس میں سے تمہارے لئے ایک انگارہ لاؤں یا اس آگ پر مجھے راستہ مل جائے ○ پھر جب وہ اس کے پاس پہنچا تو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ ○ میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو ○ اور میں نے تمہیں چن لیا ہے پس جو وحی کی جا رہی ہے اس کو سنو ○ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو ○ بیشک قیامت آنے والی ہے میں اسکو چھپائے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے ○ پس اس سے تمہیں وہ شخص غافل نہ کر دے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے کہ تم ہلاک ہو جاؤ ○ اور یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ ○ اس نے کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں

Marfat.com

اس سے میرے لئے دوسرے کام بھی ہیں ہ فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو زمین پر ڈال دو اس نے اس کو ڈال دیا تو یکا یک وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا ہ فرمایا کہ اس کو پکڑ لو اور مت ڈرو ہ ہم پھر اس کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ہ اور تم اپنا ہاتھ بغل سے ملا لو وہ چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی عیب کے یہ دوسری نشانی ہے تا کہ ہم اپنی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں تمھیں دکھا ئیں ہ تم فرعون کے پاس جاؤ وہ حد سے نکل گیا ہے ہ

تشریح: طٰہٰ یہ حروف مقطعات میں سے ہیں بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا ہے کہ آپ کسی قسم کی تکلیف اٹھائیں ہاں ہم نے اسے ان لوگوں کی نصیحت کیلئے نازل کیا ہے جو خدا سے ڈریں پس آپ تبلیغ کئے جایئے اور اس کا خیال نہ کیجئے۔ کہ کون مانتا ہے اور کون نہیں۔ جس کو خدا کا خوف ہوگا خود مانے گا یہ قرآن اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے وہ رحمٰن ہے۔ جس کی شان یہ ہے کہ وہ تخت سلطنت پر متمکن ہے اور اپنی تمام بادشاہت کا انتظام کرتا ہے اسی کی ہیں تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں۔ اور جو ان کے درمیان میں ہیں اور جو تحت الثریٰ میں ہیں اور اس کا علم اتنا ہے اگر تم زور سے بات کرو تو وہ اسے بھی جانتا ہے اور اگر چپکے سے بات کرو تو اسے بھی جانتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر پوشیدہ شئے اور اس سے بھی مخفی شے کو جانتا ہے پھر زور سے کی ہوئی بات اس پر کیا مخفی رہ سکتی ہے۔

وہ اللہ ہے جس کی شان یہ ہے کہ بس وہی معبود ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے نام ہیں مثلاً خالق، رب، معبود الٰہ وغیرہ اور کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ پس ایسے خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ضرور اس کی مستحق ہے کہ لوگ اسے مانیں اور اسے قبول کریں اور چونکہ وہ بادشاہ اور مالک اور ہر شے کا جاننے والا ہے اس لئے نافرمانوں کیلئے سخت سزا کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بھی پہنچا ہے۔ وہ قصہ یہ ہے کہ جس وقت وہ مدین سے واپس ہوتے ہوئے اپنے گھر والوں کو اپنے ساتھ مصر لیجا رہے تھے اور تاریکی کی وجہ سے راستہ بھول گئے تھے۔ اور انہوں نے ایک آگ کو دیکھ کر اپنے گھر کے لوگوں سے کہا تھا کہ تم یہیں ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دی ہے میں جاتا ہوں ممکن ہے کہ میں اس میں سے تمہارے پاس کچھ آگ لے آؤں جس سے تم تاپو۔ یا اس کی روشنی میں راستہ معلوم کر و یا میں آگ پر کوئی رہنمائی پاؤں اور وہاں مجھے کوئی ایسا شخص ملے جو راستہ جانتا ہو اور ہمیں بتلا دے تو اس وقت وہ آگ کی طرف چلے۔

جبکہ وہ آگ کے پاس آئے۔ تو ان کو کوہ طور کی دائیں جانب سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہیں آواز دینے والا تمہارا رب ہوں۔ لہٰذا تم میرے حکم سے اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم ایک پاک وادی میں ہو جس کا نام طویٰ ہے۔ اور میں نے تمہیں اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا ہے لہٰذا تم ان باتوں کو توجہ سے سنو جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہیں وہ باتیں یہ ہیں۔ کہ میں خدا ہوں صرف میں ہی معبود ہوں۔ اور کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا تم میری پرستش کرو۔ اور میری یاد کیلئے ٹھیک نماز پڑھتے رہو کیونکہ یہ میری یاد کا بہتر طریقہ ہے تم کو یہ بھی واضح ہو کہ قیامت آنیوالی ہے جس کو میں قریب قریب مخفی رکھوں گا اور اس کا وقت نہ بتلاؤں گا۔ اور وہ اسلئے آنے والی ہے تا کہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔ لہٰذا یہ نہ ہونا چاہیے کہ تم کو کوئی ایسا شخص جو اس کو نہیں مانتا اور اپنی خواہش کا پیرو ہے تم کو عملاً یا اعتقاداً اس سے مانع ہو جائے اور یا تم اس کو تسلیم ہی نہ کرو یا اس کے لئے عمل میں کوتاہی کرو اور اس

Marfat.com

طرح تم تباہ ہو جاؤ۔ پس ان تمام باتوں کو خوب ذہن نشین کرلو۔ اوران پر پورے طور پر کار بند ہو۔

اوراچھا اے موسی علیہ السلام یہ تو بتاؤ یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے۔ میں اس سے سہارا لیتا ہوں۔ اوراس سے اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑتا ہوں اوراس میں میری اور بھی ضروریات ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا اب اسے ہاتھ سے ڈالدو۔ اب انہوں نے اسے ڈالا تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ایک سانپ ہے جو کہ دوڑتا ہے یہ حالت دیکھ کر وہ ڈر کر بھاگے حق تعالیٰ نے فرمایا اسے پکڑلو۔ اور ڈرو مت۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے اور پھر لاٹھی بنا دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسے پکڑا اور وہ پھر لاٹھی ہوگئی۔

اور حق تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملاؤ یعنی اسے بغل میں دے لو وہ بطور ایک دوسری دلیل قدرت کے بلا کسی مرض کے سفید نکلے گا۔ یہ ہم نے اس لئے کیا ہے تا کہ ہم تمہیں اپنے بڑے دلائل قدرت کے کچھ نمونے دکھلائیں تا کہ تمہارے یقین کو مزید قوت حاصل ہو۔ اچھا تو اب تم فرعون کے پاس جاؤ اوراسے ہدایت کرو وہ بہت حد سے بڑھ گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں سب سے زیادہ ہے آج کے درس میں حضرت موسی علیہ السلام کا مکالمہ اللہ رب العزت کے ساتھ بڑے ہی اہم پیرائے میں کیا گیا ہے اس گفتگو کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک کائنات کسطرح مخبتانہ انداز میں اپنے برگزیدہ ہستیوں سے گفتگو کرتا ہے۔ اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے کس قدر محبت ہوتی ہے۔ اوراپنی مخلوق سے کتنی محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

10/جون درس فیضان القرآن نمبر 161

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 25 تا 54 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾
وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾
وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾
وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ
كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ
مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ
اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ
عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ

Marfat.com

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۟ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ ۟ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾
اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ
لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۟ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ
اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾
قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا
يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا
سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ
شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میرے سینہ کو کھول دے ٥ اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے ٥ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ٥ تا کہ لوگ میری بات سمجھیں ٥ اور میرے خاندان سے میرے لئے ایک معاون مقرر کر دے ٥ ہارون کو جو میرا بھائی

Marfat.com

ہے ٥ اس کے ذریعہ سے میری کمر کو مضبوط کر دے ٥ اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے ٥ تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری پاکی بیان کریں ٥ اور کثرت سے تیرا چرچا کریں ٥ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ٥ فرمایا کہ دے دیا گیا تمہیں اے موسیٰ تمھارا سوال ٥ اور ہم نے تمھارے اوپر ایک بار اور احسان کیا ہے ٥ جب کہ ہم نے تمھاری ماں کی طرف وحی کی جو وحی کی جارہی ہے ٥ کہ اس کو صندوق میں رکھو پھر اس کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اس کو کنارے پر ڈال دے اس کو ایک شخص اٹھالے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی دشمن ہے اور میں نے اپنی طرف سے تم پر ایک محبت ڈال دی اور تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ ٥ جب کہ تمھاری بہن چلتی ہوئی آئی پھر وہ کہنے لگی کیا میں تم لوگوں کو اس کا پتہ دوں جو اس بچے کی پرورش اچھی طرح کرے پس ہم نے تمہیں تمھاری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور اس کو غم نہ رہے اور تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر ہم نے تمہیں اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمہیں خوب جانچا پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے پھر تم ایک اندازہ پر آگئے اے موسیٰ ٥ اور میں نے تمہیں اپنے لئے منتخب کیا ٥ جاؤ تم اور تمھارا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ اور تم دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا ٥ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیا ہے ٥ پس اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے ٥ دونوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمیں اندیشہ ہے وہ ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرنے لگے ٥ فرمایا کہ تم اندیشہ نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں ٥ پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان کو نہ ستا ہم تیرے رب کے پاس سے ایک نشانی بھی لائے ہیں اور سلامتی اس شخص کے لئے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے ٥ ہم پر یہ وحی کی گئی ہے کہ اس شخص پر عذاب ہوگا جو جھٹلائے اور اعراض کرے ٥ فرعون نے کہا پھر تم دونوں کا رب کون ہے، اے موسیٰ ٥ موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر رہنمائی فرمائی ٥ فرعون نے کہا پھر اگلی قوموں کا کیا حال ہے ٥ موسیٰ نے کہا اس کا علم میرے رب کے پاس ایک دفتر میں ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے ٥ وہی ہے جس نے تمھارے لئے زمین کا فرش بنایا اور اس میں تمھارے لئے راہیں نکالیں اور آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں ٥ کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ اس کے اندر اہل عقل کے لئے نشانیاں ہیں ٥

تشریح: موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ اے میرے پروردگار فرعون بڑا شخص ہے اور میں انسان ہوں۔ اور انسانی کمزوری مجھ میں بھی ہے۔ اس لئے طبعی طور پر جی ہچکچاتا ہے آپ میرا سینہ کھول دیجئے اور مجھے حوصلہ اور ہمت دیجئے تاکہ نہ میں اس سے مرعوب ہوں اور نہ اس کی دھمکیوں وغیرہ کی پرواہ کروں اور میرے لئے کام کو آسان کر دیجئے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دیجئے کہ وہ میری بات سمجھ لیں یعنی مجھے قوت گویائی عطا فرمایئے تاکہ میں اپنے مدعا کو خوبی کے ساتھ ظاہر کر سکوں۔

اور میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون علیہ السلام کو میرا مددگار بنایئے یعنی اس سے میری کمر مضبوط کیجئے اور اس کو نبوت دے کر میرے کام میں میرا شریک بنایئے تاکہ ہم دونوں آپ کی بہت تسبیح کریں اور آپ کی بہت یاد کریں کیونکہ اول تو دو کی تسبیح اور ذکر ایک کی تسبیح سے زائد ہے۔ دوسرے جب ایک سے دوسرے کو تقویت ہوگی تو جمعیت قلب حاصل ہوگی۔ اور اس سے تسبیح و ذکر میں زیادتی ہوگی۔ تیسرے یہ ایک احسان دائی شکر ہوگا اس لئے بھی تسبیح اور ذکر میں زیادتی ہوگی یقیناً آپ ہم کو خوب دیکھنے والے اور ہماری کمزوریوں اور ہماری ضرورتوں سے خوب واقف ہیں اس لئے آپ جانتے ہیں کہ میں یہ درخواست ضرورت کی بناء

Marfat.com

پر کر رہا ہوں۔
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تمہارا مطلوب تم کو دیا گیا یہ ہمارا تم پر احسان ہے اور اس سے پہلے ایک اور دفعہ ہم تم پر احسان کر چکے ہیں یعنی اس وقت جبکہ ہم نے تمہاری ماں کی طرف اس امر کی وحی کی تھی جس کی اب تمہاری طرف وحی کی جا رہی ہے۔
یعنی کہ اسے تابوت میں رکھ دو۔ پھر اسے دریا میں چھوڑ دو۔ پھر دریا اسے ساحل پر ڈالے کہ اسے میرا اور اس کا دشمن یعنی فرعون لے لے جس پر اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ اور تم فرعون کے یہاں پہنچ گئے اور فرعون سے محفوظ رکھنے کی یہ تدبیر کی کہ میں نے تم پر اپنی جانب سے محبت ڈال دی کہ جو کوئی تمہیں دیکھتا اسے تم پر پیار آتا اور یہ ہم نے اس لئے کیا تا کہ تم میرے سامنے اور میری نگرانی میں پرورش کئے جاؤ۔ اور تم کو کوئی بری نظر سے بھی نہ دیکھ سکے۔ الغرض ہم نے تم پر اس وقت احسان کیا تھا جبکہ یہ واقعات ہوئے یعنی اس وقت جبکہ تمہارے لئے انائیں بلائی جا رہی تھیں اور تم کسی کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ اب تمہاری بہن فرعون کے یہاں جاتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ کیا میں تمہیں ایسی عورت بتاؤں جو اس کی پرورش کی ذمہ دار ہو جائے جس پر وہ کہتے ہیں کہ ہاں ضرور بتلاؤ اس پر وہ تمہاری ماں کا پتہ دیتی ہے۔ اور تم اپنے ماں کے حوالہ کر دیئے جاتے ہو پس ان ترکیبوں سے ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کرے پس یہ ہمارے احسانات تھے جو ہم نے تم پر کئے تھے۔
اور دوسرے احسانات یہ ہیں کہ تم نے ایک شخص کو بلا قصد مار ڈالا تھا جس سے تم کو فرعون کی طرف سے بہت بڑا خطرہ تھا پس ہم نے تمہیں ایک خاص تدبیر سے اس غم سے نجات دی کہ تمہیں ان کے مشورہ کی ایک آدمی کے ذریعہ سے اطلاع کرا دی۔ اور تم وہاں سے بھاگ گئے اور برسوں مدین میں رہے۔ اس کے بعد تب تم خوب صاف ہو گئے تو اب اے موسیٰ علیہ السلام تم ایک بڑی حیثیت کے آدمی ہو گئے اور میں نے تمہیں اپنا بنا لیا یہ میرے انعامات تھے تم پر۔
اچھا اب تم یہی میری آیات لیکر جاؤ اور تمہارے بھائی بھی اور دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا اور مجھے برابر اس قاعدہ سے یاد کرتے رہنا جو تم کو بتلایا گیا ہے یعنی نماز و تسبیح وغیرہ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ بہت حد سے بڑھ گیا ہے۔ اور اس سے نرمی سے گفتگو کرو ممکن ہے کہ وہ نصیحت کو مان جائے یا کم از کم ڈرے اور اس کی سرکشی میں فرق آ جائے گو حق تعالیٰ کو معلوم تھا کہ فرعون ماننے والا نہیں ہے لیکن اگر اس امر کو موسیٰ علیہ السلام سے ظاہر کر دیا جاتا تو طبعی طور پر ان کی ہمت پست ہو جاتی اور وہ ایسی طرح تبلیغ نہ کر سکتے جس طرح سے کوئی ہدایت کی توقع کی حالت میں کرتا ہے۔ اس لئے ان پر اس کو ظاہر نہیں کیا گیا اور ان دونوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر پیش دستی کرے کیونکہ میرے ہاتھ سے اس کی قوم کا آدمی مارا گیا تھا اور وہ میری فکر میں تھا۔ لیکن میں چھپ کر بھاگ گیا تھا۔ اب جبکہ میں اس کے یہاں جاؤں گا۔ تو اندیشہ ہے کہ وہ مجھے تنہا کو یا ہم دونوں کو پہلے ہی گرفتار کر لے یا ایسا تو نہ کرے بلکہ میری دعوت کو سن کر حد سے بڑھ جائے اور ہم پر کوئی تعدی کرے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ڈرو نہیں وہ تمہارا کچھ نہیں کر سکتا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں سنتا بھی ہوں۔ اور دیکھتا بھی ہوں۔ پھر اس کی کیا مجال ہے کہ تم پر تعدی کر سکے۔
پس تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے فرستادہ ہیں اور اس نے ہمیں تیرے پاس بہت سے احکام دے کر بھیجا ہے۔ اور ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ اس سے کہو۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو تکالیف میں مبتلا نہ رکھے اور اپنی غلامی سے انہیں رہائی دے

Marfat.com

لہٰذا تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ اور انہیں تکلیف نہ دو یہ ہمارا محض دعویٰ نہیں ہے بلکہ ہم آپ کے پاس خدا کی نشانی لائے ہیں۔ اور ہم یہ کہے دیتے ہیں کہ سلامتی اس پر ہے جو ہدایت کا اتباع کرے پس اگر تم ہماری ہدایت کی پیروی کرو تو تمہارے لئے ہر خطرہ سے امن ہے۔ ورنہ تمہارے لئے سخت عذاب کا خطرہ ہے کیونکہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو خدا کی باتوں کو جھٹلائے اور ان کے ماننے سے پیٹھ پھیرے۔ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے یہ پیغام فرعون کو پہنچا دیا۔

اب فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام وہ تمہارا دونوں کا رب کون ہے۔ جس نے تمہیں یہ پیغام دے کر بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے۔ جس نے ہر چیز کو اس کی پیدائش عطا کی ہے یعنی اسے پیدا کیا ہے پھر ان میں سے جو ذوی العقول تھے ان کو صحیح راستہ بتایا ہے۔ اس جواب پر اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ اس نے ایک مستقل دوسرا سوال کیا اور اس نے کہا کہ اچھا پہلی جماعتوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے تفصیلی معلومات میرے خدا کی یہاں ایک کتاب لوح محفوظ میں موجود ہیں نیز میرا رب نہ کسی شئے سے چوکتا ہے کہ کوئی چیز اس کے علم سے رہ جائے اور نہ وہ کسی شئے کو بھولتا ہے لہٰذا وہ کتاب سے علیحدہ بھی ان کے حالات جانتا ہے اور اس کا علم کتاب تک محدود نہیں ہے۔

یہاں تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب نقل کر کے حق تعالیٰ بطور جملہ معترضہ کے فرماتے ہیں کہ وہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ اور تمہارے لئے اس میں راستے بنائے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے مختلف قسم کے نباتات پیدا کئے اور کہہ دیا کہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ اور یہ باتیں کسی اور کیلئے ثابت نہیں۔ لہٰذا وہی تمہارا رب اور معبود ہے اور کوئی نہیں اور ان باتوں میں بہت سے دلائل توحید ہیں عقل والوں کیلئے جو اپنی عقل کو کام میں لا کر صحیح بات کو معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ پس تم کو عقل سے کام لینا چاہیے۔ اور بیوقوف نہ بننا چاہیے۔

درس کے آغاز میں ایک دعا ہے جو کہ بڑی مقبول ہے ایسے لوگ جو کند ذہن ہوتے ہیں۔ یا جنکی زبان میں روانی نہیں ہوتی۔ اگر وہ اس دعا کو یاد کریں اور بار بار پڑھتے رہیں تو امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان میں روانی فرما دے گا۔ اور انکا سینہ بھی کھول دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری زبان کی گرہ کھول دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

11/جون درس فیضان القرآن نمبر 162

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 55 تا 76 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾
وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾
قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى
فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾
فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ
لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا
بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ

Marfat.com

الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ
مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا
صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ
اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ
قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطٰيٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ
يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾
وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے ○ اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا ○ اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو ○ تو ہم تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لائیں گے پس تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ مقرر کرلو نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تم یہ مقابلہ ایک ہموار میدان میں ہو ○ موسیٰ نے کہا تمہارے لئے وعدہ کا دن میلہ والا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے تک جمع کئے جائیں ○ فرعون وہاں سے ہٹا پھر اپنے سارے داؤ جمع کئے اس کے بعد وہ مقابلہ پر آیا ○ موسیٰ نے کہا تمہارا برا ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں کسی آفت سے غارت کردے اور جس نے خدا پر جھوٹ باندھا وہ ناکام ہوا ○ پھر انھوں نے اپنے معاملہ میں اختلاف کیا اور انھوں نے چپکے چپکے باہم مشورہ کیا ○ انھوں نے کہا یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے عمدہ طریقہ کا خاتمہ کردیں ○ پس تم اپنی تدبیریں اکٹھا کرو پھر متحد ہو کر آؤ اور وہی جیت گیا جو آج غالب رہا ○ انھوں نے کہا کہ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالنے والے بنیں ○ موسیٰ نے کہا کہ تم ہی پہلے ڈالو تو یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے اس کو اس طرح دکھائی دیں گویا کہ وہ دوڑ رہی ہیں ○ پس موسیٰ اپنے دل میں کچھ ڈر گیا ○ ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی غالب رہو گے ○ اور جو تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو ڈال دو وہ اس کو نگل جائے گا جو انھوں نے بنایا ہے یہ جو کچھ انھوں نے بنایا ہے یہ جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا خواہ وہ کیسے آئے ○ پس جادوگر سجدہ میں گر پڑے انھوں نے کہا کہ ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ○ فرعون نے کہا کہ تم نے اس کو مان لیا اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا وہی تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو اب میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوادوں گا اور میں تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا اور تم جان لوگے کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت ہے اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے ○ جادوگروں نے کہا کہ ہم تجھ کو ہرگز ان دلائل پر ترجیح نہیں دیں گے جو ہمارے پاس آئے ہیں اور اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے پس تجھ کو جو کچھ کرنا ہے اسے کرڈال تم اسی دنیا کی زندگی کا کرسکتے ہو ○ ہم اپنے رب پر ایمان لائے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور اس جادو کو بھی جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا اور اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو شخص مجرم بن کر اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کے لئے جہنم ہے اس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا ○ اور جو شخص اپنے رب کے پاس مومن ہو کر آئے گا جس نے نیک عمل کئے ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے اونچے درجے ہیں ○ ان کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ ہے اس شخص کا جو پاکیزگی اختیار کرے ○

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹادیں گے۔ اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ نکالیں گے اور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہوگی پس تمہیں ایسے کام نہ کرنے چاہیں جس کی تمہیں سزا بھگتنی پڑے تمہارا شبہ قیامت کے متعلق صرف یہ ہے کہ ہم مٹی میں مل جانے کی بعد کیسے زندہ ہو جائیں گے سو اس

Marfat.com

کا جواب یہ ہے کہ پہلے بھی تو تم مٹی ہی میں ملے ہوئے تھے اس وقت کیسے زندہ ہو گئے تھے۔ پس جس طرح اس وقت ہم نے تمہیں زندہ کیا تھا اسی طرح پھر مٹی میں ملا کر زندہ کر دیں گے الغرض جس طرح یہ کلام قیامت کے آنے کے متعلق ایک دعویٰ ہے۔ یوں ہی یہی کلام اس کی دلیل بھی ہے۔ سبحان اللہ کیا لطیف کلام ہے خیر یہ دلائل تھے ہماری ربوبیت والوہیت وتوحید کے اور یہ اپنے تمام دلائل ہم نے اسے دکھلائے تھے کیونکہ ان میں کوئی بات بھی ایسی نہ تھی جو اس کے علم یا فہم سے باہر ہو مگر اس پر بھی اس نے تکذیب کی اور انکار کیا۔

پھر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے ان کی رسالت کی دلیل مانگی۔ انہوں نے لاٹھی کے اژدھا بن جانے کا معجزہ ثبوت میں پیش کیا اس پر اس نے اسے جادو بتلایا۔ اور اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو سے ہماری سرزمین سے نکال دو اور خود اس پر قابض ہو جاؤ سو ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کریں گے لہٰذا تم کسی ہموار جگہ کو ہمارے اور اپنے درمیان ایسا وعدہ گاہ بنا دو جس سے نہ ہم پیچھے رہیں نہ تم بلکہ جو جگہ ہمارے اور تمہارے مقابلہ کیلئے طے ہو جائے اس جگہ مقررہ وقت پر ہم بھی پہنچ جائیں اور تم بھی انہوں نے کہا کہ تمہارے مقابلہ کے وعدہ کا وقت میلہ کا دن ہے۔ پس میں بھی میلہ میں آ جاؤں گا اور تم بھی آ جانا خلاصہ یہ کہ میلہ کے دن دوپہر سے پہلے ہمارا تمہارا میلہ ہی میں مقابلہ ہوگا۔

اب فرعون یہ طے کر کے چل دیا اور جا کر تمام ماہرین سحر کو بلوایا۔ ان سے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کا عہد لیا۔ اور ان سے انعام وغیرہ کے وعدے کئے اس کے بعد مقررہ وقت پر میدان مقابلہ میں آیا جب دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو تبلیغ کی۔

اور انہوں نے ان لوگوں سے جو فرعون کے ساتھ ان کے مقابلہ کیلئے آئے تھے کہا کہ ارے تمہارا برا ہو تم میری تکذیب اور کفر و شرک کر کے خدا پر جھوٹ نہ تراشو کہ وہ عذاب سے تمہارا ستیاناس کر دے۔ اور یہ میں کہہ دیتا ہوں کہ مفتری کامیاب نہیں ہوتے اور جس کسی نے بھی افترا کیا وہ ناکام ہوا دنیا میں اس لئے کہ اس نے اپنے کو سچا ثابت کر کے کبھی سرخروئی حاصل نہیں کی۔ اور آخرت میں اس لئے کہ وہ آخرت کی نعمتوں سے محروم ہو کر عذاب میں مبتلا ہوگا اور اگر وہ دنیا میں بھی مورد عذاب ہو جائے تو یہ بھی کوئی تعجب کی بات نہیں اور اگر دنیا میں عذاب سے بچ گیا تو یہ کوئی کامیابی نہیں۔ کیونکہ یہ محض چند روزہ ہے اور نتیجہ جہنم ہے

اب جبکہ انہوں نے یہ دھمکی سنی تو آپس میں جھگڑا ہونے لگا کسی نے کہا کہ اس سے مقابلہ مناسب نہیں یہ آدمی سچا معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے اس کے خلاف کہا اور یہ گفتگو انہوں نے علی الاعلان نہیں کی کیونکہ اول تو فرعون کا خوف تھا۔ دوسرے انہیں یہ بھی خیال ہوگا کہ اس سے فریق مقابل پر ہماری کمزوری ظاہر ہوگی۔ اس لئے انہوں نے یہ گفتگو چپکے چپکے کی۔ اب جو لوگ مقابلہ کرنا چاہتے تھے انہوں نے ان لوگوں سے جو مقابلہ کے خلاف تھے کہا کہ تم اختلاف نہ کرو۔ اور اس کے باب میں ذرا وسوسہ کو دخل نہ دو بلاشبہ یہ دونوں جادوگر ہیں۔ جو یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں۔ اور تمہارے عمدہ طریقہ کو جس پر تم چل رہے ہو فنا کر دیں۔ پس تم اول اپنی تدبیر کو پختہ کر و اس کے بعد صف بستہ ہو کر ان کے سامنے میدان میں آؤ تا کہ ان پر تمہارا رعب پڑے اور یہ سمجھ لو کہ جس نے آج غلبہ حاصل کر لیا بس وہ کامیاب ہو گیا لہٰذا اگر آج تم نے ان کو ناکامی دیدی تو پھر کامیابی کا سہرہ تمہارے سر ہے۔ اس لئے تم کو چاہیے کہ مقابلہ میں پوری کوشش سے کام لو۔ اور ہر ممکن طریق سے انہیں شکست دو۔ اب وہ سب مقابلہ کیلئے

Marfat.com

تیار ہو گئے۔

اور انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ یا تو تم اپنا جادو ڈالو اور یا یہ کہ ہم ان میں پہلے ہوں جو کہ اپنا جادو ڈالیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں پہلے نہیں ڈالتا بلکہ تم پہلے ڈالو اب انہوں نے اپنا جادو ڈالا تو یکایک یہ ہوا کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو یوں معلوم ہونے لگیں کہ وہ سانپوں کی طرح دوڑ رہی ہیں۔ اب تو موسیٰ کا جی دھک سے ہو گیا اور وہ ڈر گئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم نے ان کی ہمت بندھائی اور کہا کہ ڈر و مت غلبہ تمہیں کو ہو گا۔ اور ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ جو تمہارے ہاتھ میں ہے تم اسے ڈالو۔ وہ اس تمام شعبدہ کو نگل لیگا جو انہوں نے بنایا ہے کیونکہ جو انہوں نے شعبدہ بنایا ہے۔ وہ ایک جادوگر کا شعبدہ ہے۔ اور جادوگر جہاں بھی آئے خواہ زمین سے آسمان پر پہنچ جائے امر حق کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ کچھ بھی کریں تم پر کبھی غالب نہیں ہو سکتے پس موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ان کی لاٹھی اژدہا بن کر سب کو نگل گئی۔

یہ حالت دیکھ کر تمام جادوگر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا کہ ہم تو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ تم اس سے پہلے ہی ایمان لے آئے کہ میں تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دوں اور تم نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ضرور تمہارا افسر ہے۔ جس نے تمہیں جادو سکھلایا ہے اور یہ تمہاری ملی بھگت اور جنگ زرگری تھی لہٰذا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مختلف جہت سے کاٹوں گا۔ یعنی ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں اور تمہیں کھجوروں کے تنوں میں سولی دوں گا۔ اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ پائیدار ہے آیا میرا یا موسیٰ کے رب کا جس سے ڈر کر تم نے میری نافرمانی کی ہے۔

جادوگروں نے کہا کہ ہم تجھے ان روشن حقائق پر جو ہمارے پاس آ چکے ہیں۔ اور اس خدا پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ترجیح نہیں دے سکتے۔ پس تو کر گزر جو تجھے کرنا ہے۔ تو صرف اس حیات دنیا کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ تو اسے ہم سے چھین لے جیسا کہ تو نے اپنی دھمکی میں بیان کیا ہے۔ اس کے سوا تو کچھ نہیں کر سکتا۔ اور حیات دنیا اول تو خود کوئی معتد بہ چیز نہیں پھر وہ باقی رہنے والی بھی نہیں کیونکہ اگر آج نہ گئی تو کل جائے گی۔ پھر اس کے بچاؤ کیلئے ہم کفر کیوں اختیار کریں ہم اپنے رب پر اس لئے ایمان لائے ہیں کہ وہ ہمارے گناہ معاف کر دے اور بالخصوص اس جادو کو جو ہم نے موسیٰ کے مقابلہ میں کیا جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا کہ سپاہی بھیج کر ہمیں بلوایا۔ اور بلوا کر شاہی اثر سے ہم سے یہ کام لیا۔ اور یہ ہمارا مقصد اس صورت میں بھی فوت نہیں ہوتا کہ تو ہمیں مار ڈالے۔ پھر ہم تیری دھمکی سے ایمان سے کیسے ہٹ سکتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ خدا نفع رسانی میں تجھ سے بہتر اور بقاء کے لحاظ سے تجھ سے زیادہ باقی رہنے والا ہے لہٰذا نہ تیرا نفع اس کے نفع کے برابر ہو سکتا ہے اور نہ اس نفع کی پائیداری خدا کے نفع کی پائیداری کے برابر ہو سکتی ہے پھر ہم تجھے اس کے مقابلہ میں کیسے ترجیح دے سکتے ہیں۔

اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرعون کی سزا کو حق تعالیٰ کی سزا سے اور فرعون کے انعام کو حق تعالیٰ کے انعام سے کیا نسبت کیونکہ بلاشبہ جو کوئی اپنے رب کے سامنے مجرمانہ حالت میں آئے گا۔ اس کے لئے دوزخ ہے۔ جس میں نہ وہ مرے گا کیونکہ وہاں موت بھی نہیں اور نہ جئے گا کیونکہ ان کا جینا موت سے بدتر ہو گا بھلا یہ سزا فرعون کے قبضہ میں کب ہے اور جو کوئی اپنے رب کے پاس ایسا مومن ہونے کی حالت میں آئے گا کہ اس نے نیک کام کئے تھے تو ایسے لوگوں کیلئے بڑے درجے ہیں یعنی ہمیشہ رہنے کے وہ

Marfat.com

باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور عارضی طور پر بھی نہیں بلکہ یوں کہ وہ لوگ ان میں ہمیشہ کو رہیں گے۔اور یہ معاوضہ ہے اس کا جو کفر و معاصی سے پاک ہو جائے اور وہ اس معاوضہ کے قابل ہے۔اور فرعون اپنے او پر ایمان لانے والوں کو یہ معاوضہ کب دے سکتا ہے پس اس کے انعام کو حق تعالیٰ کے انعام سے کیا نسبت، لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈریں اور اس کے انعام کے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے سوا کسی کی جزاء و سزا کی طرف التفات نہ کریں اور ساحروں نے بہت اچھا کیا۔کہ انہوں نے فرعون کو خدا پر ترجیح نہیں دی۔

ہر دور میں فرعونیت اور نمرودیت کا غلبہ رہا ہے لیکن یاد رکھیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر لیا۔لاکھ فرعونی قوتیں ان پر غلبہ حاصل کر لیں یا پھر انہیں اذیتیں دیتے رہیں۔تشدد کرتے رہیں۔ظلم کرتے رہے۔وہ اپنے تعلق کو کبھی منقطع نہیں کریں گے۔ بلکہ تمام دنیاوی تعلقات سے اپنے آپ کو الگ کر لیں گے لیکن رب کبریا سے تعلق کسی بھی صورت میں منقطع نہیں کریں گے۔جب بندہ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے وابستہ کر لیتا ہے تو مالک کائنات اس کے لئے اجر عظیم تیار کرتا ہے۔اور ایسا اجر کوئی بھی نہیں دے سکتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا قرب و اجر نصیب فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12/جون درس فیضان القرآن نمبر 163

سورہ طٰہٰ آیت نمبر 77 تا 89 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ
بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ
مَا غَشِيَهُمْ ؕ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِىْٓ
اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ
الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِىْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ
عَلَيْهِ غَضَبِىْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ
يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

Marfat.com

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾
فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ
عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ
بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ
اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ
اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ
قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ رات کے وقت میرے بندوں کو لے کر نکلو پھر ان کے لئے سمندر میں سوکھا راستہ بنالو تم نہ تعاقب سے ڈرو اور نہ کسی اور چیز سے ڈرو ہ پھر فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا پھر ان کو سمندر کے پانی نے ڈھانپ لیا جیسا کہ ڈھانپ لیا ہ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور اس کو صحیح راہ نہ دکھائی ہ اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے طور کے دائیں جانب وعدہ ٹھہرایا اور ہم نے تمہارے اوپر من وسلویٰ اتارا ہ کھاؤ ہماری دی ہوئی روزی اور اس میں سرکشی نہ کرو کہ تمہارے اوپر میرا غضب نازل ہو اور جس پر میرا غضب اترا وہ تباہ ہوا ہ البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور سیدھی راہ پر رہے تو اس کے لئے میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں ہ اور اے موسیٰ اپنی قوم کو چھوڑ کر جلد آنے پر تمہیں کس چیز نے ابھارا ہ موسیٰ نے کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہیں اور میں اے میرے رب تیری طرف جلد آگیا تا کہ تو راضی ہو ہ فرمایا تو ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے بعد ایک فتنہ میں ڈال دیا اور سامری نے اس کو گمراہ کر دیا ہ پھر موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے لوٹے انھوں نے کہا کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کیا تم پر زیادہ زمانہ نہ گزر گیا یا تم نے چاہا کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کا غضب نازل ہو اس لیے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہ انھوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی بلکہ قوم کے زیورات کا بوجھ ہم سے اٹھایا گیا تھا تو ہم نے اس کو پھینک دیا

Marfat.com

پھر اس طرح سامری نے ڈال لیا ہ پس اس نے ان کیلئے ایک بچھڑا برآمد کر دیا ایک مورت جس سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی پھر اس نے کہا کہ یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود بھی موسیٰ اسے بھول گئے ہ کیا وہ دیکھتے نہ تھے کہ نہ وہ کسی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے ہ

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ فرعون کو اس مقابلہ میں شکست فاش ہوئی مگر وہ اس پر بھی باز نہ آیا اور برابر سرکشی کرتا رہا۔ اور چونکہ وہ بنی اسرائیل کو تکلیفیں دیتا تھا اور ان کو اپنے پنجہ ظلم سے نجات دینے پر آمادہ نہ ہوتا تھا۔ اس لئے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تم میرے بندوں کو چپکے سے رات کے وقت یہاں سے نکال لیجاؤ اور ان کیلئے ایسی حالت میں اپنی لاٹھی مار کر سمندر میں ایک خشک راستہ بناؤ کہ نہ تمہیں فرعون وآل فرعون کے آلینے کا اندیشہ ہو اور نہ اور کسی قسم کا خوف ہو پس موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور وہ اپنی قوم کو رات کے وقت چپکے سے لیکر روانہ ہو گئے۔

جبکہ بنی اسرائیل کے چلے جانے کا علم ہوا تو فرعون نے اپنی فوجوں کو لیکر ان کا تعاقب کیا۔ اور سمندر میں خشک راستہ دیکھ کر اس میں فوجوں سمیت داخل ہوا پس اب کیا تھا سمندر دونوں طرف سے آکر مل گیا اور سمندر کا وہ پانی ان پر چھا گیا جس میں وہ ڈوب گئے اور افسوس کہ فرعون اپنی قوم کو غلط راستہ پر لے چلا جس کا نتیجہ ان کو مل گیا اور وہ انہیں صحیح راستہ پر نہیں لے چلا جیسا کہ اس کا دعویٰ تھا کہ اگر واقعی وہ انہیں صحیح راستہ پر لے چلتا تو یہ بُرا دن انہیں نہ دیکھنا پڑتا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بنی اسرائیل کو خطاب فرماتے ہیں۔

اے بنی اسرائیل! ہم نے تم پر بڑے بڑے انعام کئے چنانچہ ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی جس کا ذکر ابھی سن چکے ہو اور ہم نے تم سے طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا کہ تم وہاں آؤ۔ ہم تمہیں ایک دستور العمل یعنی کتاب تورات دیں گے اور ہم نے تم پر وادی تیہ میں من وسلویٰ اتارا۔ تم ان نعمتوں کی قدر کرو اور ایمان لاؤ ہم نے جو چیزیں تمہیں کھانے کو دی ہیں انہیں کھاؤ اور ان میں مبتلا ہو کر سرکشی نہ کرو۔ کہ تم پر اس سرکشی کی وجہ سے بڑا غضب نازل ہو۔ اور تم میرے غضب کے مورد بن جاؤ اور یہ یاد رکھو کہ جو کوئی ایسا ہو کہ اس پر میرا غضب نازل ہو تو بس وہ غارت ہی ہو گیا۔ اور جو کوتاہیاں اب تک کر چکے ہو ان سے توبہ کرو کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ان لوگوں کو بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور اچھا کام کریں اس کے بعد وہ ان باتوں کے کرنے سے بالکل صحیح راستہ پر ہو جائیں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ فرعون کو ڈبونے کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ تم مع اپنی قوم کے سرداروں کے کوہ طور پر آؤ اور چند روز عبادت میں مصروف رہو اس کے بعد ہم تمہیں تورات دیں گے اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سرداروں سے کہہ دیا کہ میں آگے چلتا ہوں تم بھی میرے پیچھے چلے آنا۔ یہ ہدایت کر کے وہ تو روانہ ہو گئے۔ اور اپنے بجائے ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنا گئے جب وہ کوہ طور پر پہنچے تو ہم نے ان سے سوال کیا اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم اپنی قوم کو چھوڑ کر چل جلدی کیوں چلے آئے۔ اور ان کے ساتھ کیوں نہ آئے انہوں نے اپنے خیال کے موافق کہا کہ میں انہیں چھوڑ نہیں آیا۔ بلکہ وہ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں اور اے میرے پروردگار میں اس لئے آپ کے پاس جلدی چلا آیا کہ آپ خوش ہوں خیر یہ گفتگو ہو چکی اور موسیٰ علیہ السلام اپنے کام میں لگ گئے اور اپنی قوم کا انتظار کرتے رہے۔ جب وہ نہ آئے۔ اور مدت بھی قریب الختم یا ختم ہو گئی اس وقت

Marfat.com

انہیں سخت تشویش ہوئی کہ آخر کیا بات ہوئی کہ وہ اب تک نہیں آئے حالانکہ میں کہہ آیا تھا کہ جلدی آنا اس کے جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ آتے کیسے ہم نے تو تمہارے چلے آنے کے بعد تمہاری قوم کو ان کے سوء اختیار کے سبب بلا میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا۔ اس لئے وہ نہیں آسکے اب موسیٰ علیہ السلام توریت لے کر اپنی قوم کی طرف خفا اور سخت رنجیدہ ہونے کی حالت میں واپس ہوئے اور وہاں پہنچ کر کہا کہ اے قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک دستور العمل دینے کا اچھا وعدہ نہیں کیا تھا سو کیا اسے کچھ بہت عرصہ گزر گیا تھا کہ تمہیں یاد نہ رہا۔ یا تم مایوس ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے تم نے یہ حرکت کی یا تم یہی چاہتے تھے کہ تمہارے رب کا غضب تم پر نازل ہو جائے اس لئے تم نے میرے وعدہ کے خلاف کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف اپنے اختیار سے قصداً نہیں کیا بلکہ واقعہ یہ ہوا کہ ہم سے ان لوگوں یعنی قبطیوں کی آرائش کے سامان کے بوجھے اٹھوائے گئے کہ ہم انہیں پھینک دیں سو ہم نے انہیں پھینک دیا۔ پس جس طرح ہم نے پھینکا یونہی سامری نے بھی ڈالا یہ قصہ تو ہو چکا ان سے سامری نے ان کیلئے ایک ایسا بچھڑا بنایا یعنی ایک ایسا جسم جو بچھڑے کی طرح بولتا تھا ان لوگوں نے اسے ایک عجیب چیز دیکھ کر کہا کہ یہ تمہارا بھی خدا ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا بھی۔ پس موسیٰ بھول گئے جو اسے کوہ طور پر ڈھونڈنے گئے۔ خلاصہ جواب یہ ہے کہ جب قوم فرعون کو ہلاک کیا گیا تو ان کے سامان آرائش کے متعلق حکم دیا گیا تھا کہ ان کو اٹھا اٹھا کر پھینک دیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی۔ اور لوگوں نے اسے پھینک دیا۔ اس پھینکنے میں سامری بھی شریک تھا سامری نے اس سامان میں سے سونے چاندی کا سامان چن کر اور اس کو گلا کر ایک بچھڑا بنایا جس میں اس نے یہ تصرف کیا کہ اس میں مٹی ڈال کر ایک بولنے والا بچھڑا بنا دیا۔ غرض کچھ بھی ہوا ہو۔ اس نے اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا لوگوں نے اس کے عجیب الخلقت ہونے کی وجہ سے اسکی پرستش شروع کر دی اور ہم اس گڑ بڑ میں مصروف ہو گئے اس کی وجہ سے ہم طور پر نہ پہنچ سکے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جب یہ لوگ اس کو اپنا اور موسیٰ کا معبود سمجھتے ہیں تو کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ نقصان پھر یہ کیسا خدا ہے الغرض یہ لوگ بڑے ہی کوڑ مغز ہیں۔ کہ ایسے مجبور کو اتنا بڑا رتبہ دیتے ہیں۔

اس درس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی پرستش کی جاتی ہے یاد رکھیں نہ تو وہ کوئی نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ تو کوئی نقصان بلکہ وہ خود نفع نقصان میں محتاج ہیں۔ وہ تو کسی کے بنانے سے بنتے ہیں۔ ایسے خداؤں کا کیا کرنا جو ہاتھ سے بنائے گئے ہوں ایسے انسانوں کی عقل پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ کس کو بندگی کا حق دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 / جون درس فیضان القرآن نمبر 164

سورہ طٰہٰ آیت نمبر 90 تا 104 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ
وَ اَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى یَرْجِعَ اِلَیْنَا
مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤاۙ ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِؕ
اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْۚ
اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ
قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا
بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ۪
وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ

Marfat.com

عَلَيْهِ عَاكِفًاؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ
اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا
ذِكْرًاۖۚ ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهِؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي
الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًاۚۖ ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ
طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس بچھڑے کے ذریعہ سے بہک گئے ہو اور تمھارا رب تو رحمان ہے پس میری پیروی کرو اور میری بات مانو ۔ انھوں نے کہا کہ ہم تو اسی کی پرستش میں لگے رہیں گے جب تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ نہ آئے ۔ موسیٰ نے کہا کہ اے ہارون جب تو نے انہیں دیکھا کہ وہ بہک گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روکا ۔ کہ تم میری پیروی کرو ۔ کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا ۔ ہارون نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے تم میری داڑھی نہ پکڑو اور نہ میرا سر مجھے یہ ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہ کیا ۔ موسیٰ نے کہا کہ اے سامری تمھارا کیا معاملہ ہے ۔ اس نے کہا کہ مجھ کو وہ چیز نظر آئی جو دوسروں کو نظر نہیں آئی تو میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی اٹھالی اور وہ اس میں ڈال دی میرے نفس نے مجھ کو ایسا ہی سمجھایا ۔ موسیٰ نے کہا کہ دور ہو اب تیرے لئے زندگی بھر یہ ہے کہ تو کہے کہ مجھ کو نہ چھونا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں اور تو اپنے اس معبود کو دیکھ جس پر تو برابر معتکف رہتا تھا ہم اس کو جلائیں گے پھر اس کو دریا میں بکھیر کر بہادیں گے ۔ تمھارا معبود تو صرف اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے ۔ اسی طرح ہم تمہیں ان کے احوال سناتے ہیں جو پہلے گزر چکے اور ہم نے تمہیں اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے ۔ جو اس سے اعراض کرے گا وہ قیامت کے دن ایک بھاری بوجھ اٹھائے گا ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے دن ان کے لئے

Marfat.com

بہت برا ہوگا۔ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی اور مجرموں کو اس دن ہم اس حال میں جمع کریں گے کہ خوف سے ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم صرف دس دن رہے ہو گے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب کہ انکا سب سے زیادہ واقف کار کہے گا کہ تم صرف ایک دن ٹھہرے۔

تشریح: بنی اسرائیل کی بڑی جہالت یہ ہوئی کہ ہارون علیہ السلام کی نصیحت کو بھی نہیں مانا۔ چنانچہ ہارون نے ان سے پیشتر کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم تم اس کے ذریعہ سے گمراہ کئے گئے ہو۔ اور یہ تمہارا رب نہیں ہے بلکہ تمہارا رب رحمٰن ہے پس تم میرا اتباع کرو اور میرا کہنا مانو انہوں نے کہا کہ ہم تو اس وقت تک اسے پوجتے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں۔

موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے تو انہوں نے ہارون علیہ السلام سے کہا کہ اے ہارون جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تو تمہیں کس چیز نے روک دیا تھا کہ تم میرا اتباع نہ کرو جب کوئی چیز مانع نہ تھی تو کیا تم نے میری نافرمانی کی اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کی ڈاڑھی اور بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے اب انہوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے تم نہ میری ڈاڑھی نہ پکڑو۔ اور نہ میرا سر میں نے اپنی طرف سے ان جاہلوں کے سمجھانے میں کمی نہیں کی بلکہ انہوں نے میری بات ہی نہیں سنی اور کوئی عملی کاروائی اس لئے نہیں کی کہ مجھے ڈر ہوا کہ اس میں لڑائی جھگڑا ہوگا اور تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی۔ اور میری بات کا خیال نہ رکھا اس لئے میں نے اس معاملہ کو آپ کے آنے تک ملتوی رکھا۔

اب موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا کہ او سامری تو نے یہ کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے وہ شئے سوجھی جو اوروں کو نہیں سوجھی یعنی میں نے گھوڑے پر ایک شخص کو جاتا دیکھ کر جس کو میں نے فرشتہ سمجھا جس کے گھوڑے کے سم میں یہ خاصیت تھی کہ جس جگہ پڑتا تھا اسی جگہ سبزہ پیدا ہو جاتا تھا۔ میں نے سمجھا کہ اس میں حیات بخشنے کی خاصیت ہے سو میں نے اس فرشتہ کے گھوڑے کے نقش قدم کی مٹی میں سے ایک مٹھی بھر لی۔ اور اس بچھڑے میں اسے ڈال دیا۔ اور اسی کو میرے دل نے اچھا بتلایا۔ انہوں نے کہا اچھا جا۔ اب تیرے لئے زندگی بھر یہ رہیگا۔ کہ تو یہ کہے کہ چھونا نہیں او تیرے لئے ایک ایسا وعدہ ہے جو تجھ سے خلاف نہیں کیا جاسکتا اور وہ وعدہ عذاب آخرت ہے اور تو اپنے اس معبود کو دیکھ جس پر تو جما ہوا تھا ہم اسے جلادیں گے پھر اس کی راکھ کو سمندر میں اڑادیں گے۔

چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کی معبودیت کو سامری کے مقابلہ میں باطل کہا تھا اس لئے حق تعالیٰ اس کی تائید فرماتے ہیں۔ کہ واقعی موسیٰ علیہ السلام کا بیان بالکل صحیح ہے اور وہ گوسالہ ہرگز معبود نہیں ہو سکتا۔ اور تمہارا معبود وہی خدا ہے۔ جس کی یہ شان ہے کہ وہی معبود ہے۔ اور کوئی نہیں وہ ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے اس لئے اس کی یہ نفی بالکل صحیح ہے۔ اور اگر اور کوئی معبود ہوتا تو اسے ضرور معلوم ہوتا۔ اب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ قصہ سن چکے۔

دیکھئے ہم آپ کے سامنے ان باتوں کی خبریں بیان کرتے ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں اور آپ کو ان کا بالکل علم نہیں یہ کھلی دلیل ہے آپ کی نبوت کی مگر بدبخت لوگ نہیں مانتے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم نے اپنے پاس سے آپ کو ایک بڑی نصیحت کی چیز یعنی قرآن عطا کی ہے جو کوئی اس نصیحت کی چیز یعنی قرآن سے روگردانی کرے گا تو اس کا بہت برا انجام ہوگا کیونکہ ایسے لوگ قیامت میں اپنے اوپر سزا کا باریوں اٹھائیں گے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بوجھ قیامت میں ان کیلئے نہایت ہی برا بوجھ ہے خدا پناہ میں رکھے۔ مگر افسوس یہ ناعاقبت اندیش اس سے نہیں ڈرتے اور دنیا پر فریفتہ ہیں حالانکہ جس حیات پر یہ جان دیتے

Marfat.com

ہیں وہ محض چند روزہ ہے چنانچہ جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرمین کو اس روز اندھے یعنی بحالت گمراہی جمع کریں گے اس روز وہ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ تم تو صرف دس ہی دن رہے ہو۔ ہم اس کو خوب جانتے ہیں۔ جو وہ اس وقت کہیں گے جبکہ ان میں کا ان سے اچھی روشن رائے والا یہ کہے گا دس تو تم نے بہت بتلائے تم صرف ایک دن رہے ہو چنانچہ دوسرے لوگ اس کی بھی تردید کریں گے اور کہیں گے کہ نہیں جی ایک دن بھی بہت ہے تم تو صرف ایک گھڑی رہے ہو۔

آج کے درس میں اہم بات یہ ہے کہ قرآن مجید نصیحت والی کتاب ہے۔ جو لوگوں کے لیئے نازل کی گئی ہے۔ تا کہ انسان اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنی راہ کو سیدھا رکھے اور اپنی زندگی کو بھی سنوارے اور آخرت کو بھی سنوارے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے قرآن مجید کو نہ سمجھا اور نہ اس پر عمل کیا اسکا بہت برا انجام ہوگا۔ دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوں گے اور آخرت میں بھی ان پر عذاب عظیم مسلط کر دیا جائے گا اسلیئے کہ وہ نافرمان تھے۔ اسلیئے دوستو! قرآن مجید کو اپنی زندگی کا مقصود بنائیں۔ اللہ تعالیٰ تفہیم قرآن سکو عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

14/جون درس فیضان القرآن نمبر 165

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 105 تا 115 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ
يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا
عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ
الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ
الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ
الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن
يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾
وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

Marfat.com

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور لوگ تم سے پہاڑوں کی بابت پوچھتے ہیں کہو کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا ٥ پھر زمین کو صاف میدان بنا کر چھوڑ دے گا ٥ تم اس میں کوئی کجی دیکھو گے اور نہ کوئی اونچان ٥ اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے چل پڑیں گے ذرا بھی کوئی کجی نہ ہوگی تمام آوازیں رحمٰن کے آگے دب جائیں گی تم ایک سرسراہٹ کے سوا کچھ نہ سنو گے ٥ اس دن سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسا شخص جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہو اور اسکے لئے بولنا پسند کیا ہو ٥ وہ سب کے اگلے اور پچھلے احوال کو جانتا ہے اور ان کا علم اس کا احاطہ نہیں کرسکتا ٥ اور تمام چہرے اس حی وقیوم کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے اور ایسا شخص ناکام رہے گا جو ظلم لے کر آیا ہوگا ٥ اور جس نے نیک کام کیے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو اس کو نہ کسی زیادتی کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی کمی کا ٥ اور اسی طرح ہم نے عربی کا قرآن اتارا ہے اور اس میں ہم نے طرح طرح سے وعید بیان کی ہے تا کہ لوگ ڈریں یا وہ ان کے دل میں سوچ ڈال دے ٥ پس برتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی اور تم قرآن کے کہنے میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے اور کہو کہ اے میرے رب میرا علم زیادہ کردے ٥ اور ہم نے آدم کو اس سے پہلے حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ لوگ قیامت ہی کو نہیں مانتے اور طرح طرح کے شبہات کرتے ہیں چنانچہ وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم جو کہتے ہو کہ قیامت آئے گی اچھا یہ اتنے اتنے بڑے پہاڑ کیا ہوں گے آپ کہہ دیجئے کہ میرا قدرت والا پروردگار انہیں ایک بارگی اڑا دے گا اور زمین کو ایک ہموار میدان کر چھوڑے گا جس میں نہ تم کوئی ٹیڑھ دیکھو گے جو کہ نشیب سے پیدا ہو جاتی ہے اور نہ کوئی ابھار دیکھو گے جو کہ ٹیلوں یا پہاڑوں سے پیدا ہو جاتا ہے اس روز لوگ میدان حشر کی طرف بلانے والے کا یوں اتباع کریں گے کہ اس میں کوئی کجی نہ ہوگی بلکہ قبروں سے اٹھ کر سیدھے آواز کی طرف چلیں گے اور حق تعالیٰ کے سامنے ان کی آوازیں پست ہوں گی اس لئے تم بجز کمزور آواز کے کچھ نہ سنو گے۔ اس روز کسی کو سفارش نافع نہ ہوگی بجز اس کے جس کے لئے حق تعالیٰ سفارش کی اجازت دیں۔ اور اس کے لئے معافی کے باب میں گفتگو کو پسند کریں۔ وہ ان کے آگے اور پیچھے کی تمام باتوں کو جانتا ہے اس لئے وہ سچے واقعات بیان کرتا ہے اور ان لوگوں کو ان باتوں کا پورا علم نہیں اس لئے وہ ان کا انکار کرتے ہیں۔ پس اس کا بیان صحیح ہے اور ان کا انکار غلط اور اس روز تمام چہرے اس زندہ برقرار خدا کے سامنے پست ہوں گے اور کسی کو اس کے حکم سے مجال سرتابی نہ ہوگی وہ جو بات جس کیلئے تجویز کریں گے اسے خواہی نہ خواہی

Marfat.com

ماننا پڑے گا اور وہ لوگ اس روز سراسر ناکام ہوں گے۔ جنہوں نے اپنے اوپر کفر کا بہت بھاری بوجھ اٹھایا کیونکہ ان کے لئے بجز سزا کے اور کچھ نہیں۔

اور جو لوگ ایسی حالت میں اچھے کام کریں گے کہ وہ مومن ہوں کیونکہ کافر کا کوئی عمل مقبول نہیں تو ایسے لوگوں کو نہ ظلم کا اندیشہ ہے کہ ان کا معاوضہ بالکل نہ دیا جائے اور نہ نقصان کا کہ ان کو تھوڑا معاوضہ دیا جائے اور یوں صاف صاف ہم نے اس نصیحت کی چیز کو ایسی حالت میں نازل کیا ہے کہ وہ قرآن عربی ہے جس کو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں اور اس میں جابجا وعیدیں بیان کی ہیں بدیں توقع کہ وہ نافرمانی سے بچیں۔ یا کم از کم وہ ان کیلئے ایک نئی نصیحت پیدا کردے جس سے ان پر اتمام حجت ہو پس اللہ تعالیٰ بہت بڑے مرتبہ والا ہے جو کہ سچا بادشاہ ہے جس نے ایسی عظیم الشان کتاب نازل کی۔

اور چونکہ اس مقام پر قرآن کے نازل کرنے کا ذکر تھا اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے نزول کے وقت مزید علم کے شوق میں اس کا بھی انتظار نہیں کرتے کہ حامل وحی ایک مرتبہ آپ کو پورا مضمون سنا دے۔ اور اس لئے آپ اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ قبل اس کے کہ آپ کی طرف اس کی وحی پوری کردی جائے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ جس وقت تک وحی ہوتی رہے اس وقت تک اسے غور سے سنا کریں اور اس کے بعد اسے پڑھا کریں اور آپ حق تعالیٰ سے مزید علم کی درخواست کرتے رہیں اور یہ کہتے رہیں۔ کہ اے اللہ میرا علم مزید بڑھا اور اس درخواست کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہم نے آدم علیہ السلام کو ایک امر کی ہدایت کی تھی سو وہ اسے بمقتضائے بشریت بھول گئے اور ہماری نافرمانی کر بیٹھے اور ہم نے ان کے لئے کامل آمادگی نہ پائی اور اس سے ثابت ہوا کہ علم بڑی ضروری چیز ہے۔ کہ اس کے حصول کے بعد اس کا نسیان بھی مضر ہے۔ اور دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوئی کہ انسان خواہ کتنا ہی بڑے مرتبہ کا ہو اسے ہر وقت حق تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔

کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کوئی کسی کا کام نہیں کرسکتا۔ جب تک خالق کائنات کسی کی مدد نہیں کرے گا کون کسی کی مدد کرسکتا ہے۔ جب وہ مدد کرے گا ہر طرف سے مدد ملنے کے مواقع مل جائیں گے۔ اور وہ جب ہاتھ کھینچ لے گا تو کوئی بھی مدد نہیں کرے گا۔ جسے وہ چاہے نواز تا ہے۔ اور جب وہ نوازنا شروع کرے تو پھر کمی بھی واقع نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ سے سب کو نوازے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

15/جون درس فیضان القرآن نمبر 166

سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 116 تا 135 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا

تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

Marfat.com

وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ
كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ
تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي
النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ؕ
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ
تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ
اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے اس کا انکار کیا o پھر ہم نے کہا کہ اے آدم یہ بلا شبہ تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے تو کہیں وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے پھر تم محروم ہو کر رہ جاؤ o یہاں تمھارے لئے یہ ہے کہ تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ ننگے ہو گے اور تم یہاں نہ پیاسے ہو گے اور نہ تمہیں دھوپ لگے گی o پھر شیطان نے ان کو بہکایا اس نے کہا کہ کیا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت بتاؤں اور ایسی بادشاہی جس میں کبھی کمزوری نہ آئے o پس ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے اور آدم نے اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کی تو بھٹک گئے o پھر اس کے رب نے اس کو نوازا پس اس کی توبہ قبول کی اور اس کو ہدایت دی o خدا نے کہا کہ تم دونوں یہاں سے اترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ محروم رہیگا o اور جو شخص میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے o وہ کہے گا کہ اے میرے رب تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا میں تو آنکھوں والا تھا o ارشاد ہوگا کہ اسی طرح تمھارے پاس ہماری نشانیاں آئیں تو تم نے ان کا کچھ خیال نہ کیا تو اسی طرح آج تمھارا کچھ خیال نہ کیا جائے گا o اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اس کو جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب بڑا سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا o کیا لوگوں کو اس بات سے سمجھ نہ آئی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنے گروہ ہلاک کر دیے یہ ان کی بستیوں میں چلتے ہیں بیشک اس میں اہل عقل کے لئے بڑی نشانیاں ہیں o اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی اور مہلت کی ایک مدت مقرر نہ ہوتی تو ضرور ان کا فیصلہ چکا دیا جاتا o پس جو یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی تا کہ تم راضی ہو جاؤ o اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو جن کو ہم نے ان کے کچھ گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے انھیں دے رکھا ہے اور تمہارے رب کا رزق زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے o اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور اس کے پابند رہو ہم تم سے کوئی چیز نہیں مانگیں گے رزق تو تم کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو تقویٰ ہی کے لئے o اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کے پاس سے ہمارے لئے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے کیا ان کو اگلی کتابوں کی دلیل نہیں پہنچی o اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری نشانیوں کی پیروی کرتے o کہو کہ ہر ایک منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو آئندہ تم جان لو گے کہ کون سیدھی راہ والا ہے اور کون منزل تک پہنچا o

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں جس وقت ہم نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ تو ان سب نے سجدہ کیا۔ بجز ابلیس کے کہ ہم نے اس سے سجدہ کو کہا تو اس نے سجدہ نہیں کیا اور اس نے صاف انکار کر دیا۔ اس پر ہم نے آدم علیہ السلام سے کہہ دیا۔ کہ اے آدم علیہ السلام یہ تمہارا دشمن ہے اور تمہاری بیوی کا بھی۔ لہٰذا تم کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے

Marfat.com

اور اس کے کسی مشورہ پر عمل نہ کرنا چاہیے دیکھو خبردار یہ نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے جس سے تو مصیبت میں پڑ جائے کیونکہ جنت میں تیرے لئے یہ بات حاصل ہے کہ تو نہ اس میں بھوکا رہیگا اور نہ ننگا اور تو اس میں نہ پیاسا ہوگا۔ اور نہ دھوپ کھائے گا اور یہاں سے نکل کر یہ سب بلائیں تیرے پیچھے لگ جائیں گی اور تو مصیبت میں پڑ جائے گا اس کے بعد شیطان نے انہیں بری بات سمجھائی یعنی اس نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام کیا میں تجھے ہمیشہ رہنے کا اور ایسے ملک کا درخت نہ بتلادوں جو پرانا نہ ہو۔ اور جسے کھا کر تم ہمیشہ رہنے والے بن جاؤ پس انہوں نے اس دھوکے کو غلطی سے بلاتعمد معصیت قبول کرلیا اور ان دونوں آدم علیہ السلام وحوا علیہ السلام نے اس درخت میں سے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا کھالیا۔ اب ان کا وہ لباس جو وہ پہنے ہوئے تھے۔ اتر گیا اور ان کی شرمگاہیں ان کے سامنے ظاہر ہوگئیں۔ اس پر وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر ان شرمگاہوں پر رکھنے لگے۔ یہ تو اثر تھا اس کھانے کا اور آدم علیہ السلام نے غلطی سے اور دھوکہ کھا کر حق تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صحیح راستہ پر نہ رہے کیونکہ صحیح راستہ اطاعت ہے۔ پس اطاعت سے جس درجہ انحراف ہوگا اسی درجہ صحیح راستہ سے انحراف ہوگا۔ پس نفس انحراف تو ہوا لیکن اس درجہ کا نہیں جس درجہ کا دوسرے عصاۃ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعمد معصیت نہ تھا بلکہ صرف دھوکے میں آجانا تھا لیکن یہ حالت بھی قائم نہ رہی بلکہ اس کے بعد جبکہ دونوں نے خوب توبہ اور معذرت کی حق تعالیٰ نے انہیں پھر اپنا برگزیدہ بنالیا۔ چنانچہ اس نے ان پر رحمت کے ساتھ توبہ کی۔ اور ان کو صحیح رستہ پر لے آیا اور اسی طرح اس کوشش سے خود شیطان روسیاہ ہوا اور آدم علیہ السلام کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ کیونکہ وہ پھر ویسے ہی بلکہ اس سے بھی بہتر ہوگئے۔ جیسے پہلے تھے۔

جب انہوں نے اس درخت میں سے کھایا تو حق تعالیٰ نے کہا کہ تم دونوں مع شیطان کے سب جنت میں سے نیچے جاؤ کیونکہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو اور جنت جھگڑے فساد کی جگہ نہیں اس کام کیلئے زمین ہے وہاں آپس میں ایک دوسرے کے داؤ پیچ کرتے رہو۔ میں وہاں بھی تمہارے پاس احکام بھیجوں گا پس جو میری راہ نمائی کا اتباع کرے گا تو نہ وہ راستہ بھولے گا اور نہ زحمت میں پڑے گا۔

اور جو میری نصیحت سے اعراض کرے گا اس کیلئے دنیا میں ایک تنگ زندگی ہوگی جو حقیقت میں اس کیلئے وبال ہوگی۔ اگر چہ اسے اپنی بدمذاقی اور بے حسی سے اسکا احساس نہ ہو کیونکہ وہ زندگی جو اپنے آقا اور مالک کی مخالفت میں صرف ہو اور اپنے رب کی ناراضی کی حالت گزرے نہایت ہی بری زندگی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو اس کا احساس ہے۔ ان سے اگر کبھی نافرمانی ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت ان کو اس کا احساس ہوتا ہے اور ان کیلئے زندگی وبال معلوم ہوتی ہے۔ پھر جو لوگ عمر بھر معاصی میں مبتلا ہیں ان کی زندگی کا کیا پوچھنا ہے اور چونکہ اس نے اپنی دنیاوی زندگی اسی اندھے پن کی حالت میں بسر کی ہوگی۔ اس لئے ہم اسے قیامت میں بھی اندھا یعنی کافرونافرمان ہی اٹھائیں گے۔ اب وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار آپ نے مجھے اندھا اور کافر کیوں محشور کیا۔ حالانکہ میں دیکھنے والا اور مومن تھا اب حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس طرح آج تجھے بھلادیا گیا ہے اور تیری راحت کا کوئی خیال نہیں کیا گیا اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تھیں تو تو انہیں بھول گیا تھا اور جس طرح تو انہیں بھول گیا تھا یوں ہی آج تجھے بھلایا جارہا ہے۔ اور یوں جزاء دیں گے ہم ان لوگوں کو جو معصیت میں حد سے گزر جائیں اور خدا کی آیات پر ایمان نہ لائیں اور حقیقت یہ ہے کہ آخرت کا عذاب نہایت سخت اور بہت پائیدار ہے۔ لیکن ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ اس

Marfat.com

کو معمولی بھی نہیں سمجھتے بلکہ سرے سے انکار کرتے ہیں۔ سو کیا اس بات نے ان کی راہنمائی نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ان کے کفر کی بدولت ایسی حالت میں غارت کر دیا ہے کہ وہ اپنے رہنے کے مقامات میں چلتے پھرتے تھے اس میں ارباب عقول کیلئے بہت سے دلائل ہیں جن سے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو خدا اتنی قوموں کو سزا دے سکتا ہے وہ ان کو بھی سزا دے سکتا ہے اور ان کا انکار محض لایعنی ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کے رب کی بات نہ گزر چکی ہوتی کہ ان کو ایک خاص وقت تک مہلت دی جائے گی تو وہ عذاب اب تک ان کو کبھی کا آلپٹا ہوتا۔ اور اب ایک میعاد معین ہے جس کے آنے پر ان کو سزا دی جائیگی۔ سو جو تکلیف دہ باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان پر آپ صبر کئے جایئے اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب سے پیشتر بھی اس کی تسبیح کئے جایئے۔ اور رات کے کچھ اوقات میں بھی تسبیح کیجئے۔ اور دن کے اطراف میں بھی، امید ہے کہ تم ان باتوں سے خوش ہوں گے اور ان کو بخوشی قبول اور ان پر بخوشی عمل کرو گے۔

آرائش حیات دنیا ہم نے انہیں نفع اٹھانے کو اس لئے دی ہے۔ کہ ہم اس میں ان کا امتحان کریں تم اس کی طرف آنکھ نہ اٹھانا۔ اور جو رزق تمہارے رب نے بقدر ضرورت تمہیں دیا ہے اس پر قانع رہنا کیونکہ تمہارے رب کا رزق جو آخرت میں تمہیں ملنے والا ہے وہ اس آرائش دنیا سے کہیں بہتر اور بہت زیادہ پائیدار ہے۔

اور اپنے لوگوں کو بھی نماز کی ہدایت کرتے رہو اور خود اس پر جمے رہو ہم تم سے صرف اطاعت چاہتے ہیں اور کھانا نہیں مانگتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دیتے ہیں پھر تم سے کیا مانگتے اور یہ یاد رکھو کہ حسن انجام تقوی کیلئے ہے۔ بس گو دنیا میں ان کفار کو راحت ہو مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں اور گو دنیا میں تمہیں قدرے تنگی ہو مگر نتیجہ اس کا اچھا ہے لہٰذا جو سامان ان کے پاس ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے نظر اٹھا کر دیکھا جائے۔

اور منجملہ ان تکلیف دہ باتوں کے جن پر آپ کو صبر کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک بات ان کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی جانب سے کوئی آیت کیوں نہیں آتی جو ان کی رسالت کی تصدیق کرے اور کیا ان کے پاس ان باتوں کا بیان کرنے والا نہیں آیا جو پہلی کتابوں میں ہیں جو وہ ایسا کہتے ہیں ضرور آیا ہے۔ تو پھر ان کو اور کسی آیت کی کیا ضرورت ہے حالانکہ خود رسول ہی اپنے دعوی رسالت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ باوجود امی ہونے کے پہلی کتابوں کی باتیں ان کو سناتا ہے۔ پس اس کا ان باتوں سے ناواقف ہونے کے باوجود ان کو بیان کرنا یہ ایک دلیل ہے۔ ان کے دعوی کی اور ان کی باتوں کا وہی باتیں ہونا جو دوسرے ثابت الرسالت رسول اپنی امتوں کو بتلاتے آتے ہیں یہ دوسری دلیل ہے ان کے دعوی کی۔ پس وہ دو جہت سے اپنے دعوی کی خود دلیل ہیں۔ اور جو خود دلیل ہو ان کیلئے کسی دلیل کی کیا ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے یہ لوگ جبکہ ان کے پاس ایسا رسول آیا ہے جو اپنے دعوی کی خود دلیل ہے اس کے ماننے میں ناحق حجتیں کرتے ہیں۔

اور اگر یہ ہوتا کہ ہم انہیں اس سے پہلے بذریعہ عذاب کے ہلاک کر دیتے تو اس وقت وہ یہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم قبل اس کے کہ ذلیل اور رسوا ہوں۔ آپ کے احکام کا اتباع کرتے۔ آپ انہیں چھوڑ یئے۔ اور ان سے انتہائی گفتگو کے طور پر کہہ دیجئے کہ ہم میں اور تم میں ہر ایک نتیجہ کا منتظر ہے۔ سو تم انتظار کرتے رہو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ناہموار راستہ کے چلنے والے کون ہیں۔ اور صحیح راستہ پر کون ہے۔

Marfat.com

درس ہذا میں نماز کی تلقین کا خاص ذکر کرنا ہے کہ سب سے پہلے تم خود نماز پر قائم رہو، اور جب تم نماز کے معاملہ میں استقامت رکھو گے تو پھر اپنے لوگوں کو بھی نماز کے لئے ہدایت کرتے رہو، اور تلقین کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم تم سے صرف اطاعت چاہتے ہیں۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے بن جاؤ مالک کائنات کا ارشاد ہے کہ ہم تم سے کھانا نہیں مانگتے یاد رکھو! غذا دینا یا رزق دینا تو ہمارا کام ہے ہم نے کیوں تم سے مانگنا ہے۔ رزق تو ہمارے ذمے ہے۔ جسکا چاہیں بڑھا دیں اور جسکا چاہیں کم کردیں۔ کشادگی بھی ہمارے ذمہ ہے۔ تنگی بھی ہمارے ذمہ ہے۔ کون ہے جو اس معاملے میں ہمارے ساتھ دخل اندازی کرے۔ لہذا ہمارا کام صرف بندگی کرنا ہے۔ فرائض کی ادائیگی کرنا ہے۔ اللہ کے ذمہ حقوق ہیں وہ ہمیں عطا فرمائے گا۔ ہمارا حق ہمیں ضرور دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم پر رحم و کرم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانبیاء

سورۃ الانبیاء مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 112 اور رکوع کی تعداد 7 ہے کلمات کی تعداد 1187 اور حروف کی 5154 ہے اس سورۃ کا نام کسی آیت سے نہیں لیا گیا ہے بلکہ مضامین کے اعتبار سے اس میں اکثر انبیاء کا ذکر ہے۔ اس مناسبت سے اس کا نام انبیاء ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 21 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 73 ہے۔

آیات 1 تا 112: زیادہ تر انبیاء کا ذکر ہے اس لئے اس کا یہ نام ہے۔ پانی، پہاڑ کی تخلیق کی وجہ سے کائنات حرکت میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، اور حضرت یحیٰی علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات اور دعائیں ہیں۔ موت کا ذکر ہے، قیامت کا تذکرہ ،دن رات کی حفاظت کا ذکر ہے، اللہ سے ہر حال میں مدد مانگیں۔ اللہ کی توحید کا بیان ہے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا تذکرہ، زمین کے وارث اور حکمران صالحین ہیں جو لوگ اس دین کو رد کریں گے وہ آخرت میں بدترین انجام سے دوچار ہونگے، اللہ رب العزت نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اپنے کرم ورحم سے فیصلے سے قبل ہی آگاہ کردیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

16 / جون درس فیضان القرآن نمبر 167

سورۂ انبیاء آیت نمبر 1 تا 10 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾
مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ
یَلْعَبُوْنَ ﴿۲﴾ لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى ۖۗ الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا ۖۗ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ
تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ٘
وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۴﴾ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ
افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۵﴾
مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾
وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْــٴَـلُوْۤا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾ وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ

Marfat.com

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٩﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

لوگوں کے لئے ان کا حساب آپہنچا اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے اعراض کر رہے ہیں ٥ ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت ان کے پاس آتی ہے وہ اس کو ہنسی کرتے ہوئے سنتے ہیں ٥ ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالموں نے آپس میں یہ سرگوشی کی کہ یہ شخص تو تمھارے ہی جیسا ایک آدمی ہے پھر تم کیوں آنکھوں دیکھے جادو میں پھنستے ہو ٥ رسول نے کہا کہ میرا رب ہر بات کو جانتا ہے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ بلکہ وہ کہتے ہیں یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ اس کو انھوں نے گھڑ لیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے اس کو چاہیے کہ ہمارے پاس اس طرح کی کوئی نشانی لائے جس طرح کی نشانیوں کے ساتھ پچھلے رسول بھیجے گئے تھے ٥ ان سے پہلے کسی بستی کے لوگ بھی جن کو ہم نے ہلاک کیا ایمان نہیں لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے ٥ اور تم سے پہلے جس کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا آدمیوں ہی میں سے بھیجا ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے پس پوچھ لو تم اہل کتاب سے اگر تم نہیں جانتے ٥ اور ہم نے ان رسولوں کو ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہیں وہ ہمیشہ رہنے والے ٥ پھر ہم نے ان سے وعدہ پورا کیا پس ان کو اور جس کو ہم نے چاہا بچا لیا اور ہم نے حد سے گزرنے والوں کو ہلاک کیا ٥ ہم نے تمھاری طرف ایک کتاب اتاری ہے جس میں تمھاری یاددہانی ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگوں کیلئے ان کا حساب قریب آ گیا ہے۔ اور وہ ابھی غفلت میں مبتلا ہو کر نصیحت سے روگرداں ہیں چنانچہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے کوئی نئی نصیحت ایسی نہیں آتی جس کو وہ ایسی حالت میں نہ سنتے ہوں کہ وہ یوں کھیل میں مصروف ہوں کہ ان کے دل اس کے سننے سے غافل ہوں بلکہ ہر نصیحت کے ساتھ ان کا یہی برتاؤ ہے کہ وہ اسے نہایت بے توجہی سے سنتے ہیں اور اس کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے یہ تو کفار کی عام حالت ہے جو کہ نہایت قابل افسوس ہے۔ اور جن لوگوں نے ظلم پر کمر باندھ رکھی ہے وہ اس قابل افسوس حالت سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

چنانچہ انہوں نے خفیہ سرگوشی کی کہ یہ رسول تو تم ہی جیسا آدمی ہے پھر وہ کیسے رسول ہو سکتا ہے وہ جادوگر ہے اور اپنے جادو سے لوگوں پر اثر ڈالتا ہے تو کیا تم دیکھتے بھالتے ہو کر جادو کے قریب ہو جاتے ہو یہ تمہاری سخت غلطی ہے اور تمہیں اس کے پاس نہ جانا چاہیے۔ اس کے جواب میں رسول نے قالاً یا حالاً کہا کہ گو مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ تم نے کیا بات کہی۔ لیکن میرا رب اسے جانتا ہے

Marfat.com

کیونکہ میرا رب ہر اس بات کو جانتا ہے جو آسمان میں اور زمین میں کہی جائے۔ اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اور جبکہ وہ جانتا ہے تو تمہیں اس کی سزا دے گا۔

اور انہوں نے صرف یہی نہیں کہا بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کی باتیں پریشان خواب ہیں بلکہ اس نے اس قرآن کو از خود بنالیا ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ اس نے صرف ایک یہی بنالیا ہے بلکہ وہ شاعر ہے اور اس کا کام اور پیشہ ہی جھوٹ بولنا اور جھوٹی باتوں کو اپنی جادو بیانی سے ترویج دینا ہے پس اگر یہ باتیں نہیں ہیں اور وہ فی الحقیقت رسول ہے تو وہ بھی کوئی نشانی لائے۔ جیسا کہ بقول اس کے پہلوں کو نشانیاں دے کر بھیجا گیا تھا لیکن یہ نادان جو پہلے رسولوں کی نظیریں پیش کرتے ہیں اتنا نہیں سوچتے کہ جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے وہ بھی ان سے پہلے باوجود نشانات کے دیکھ لینے کے ایمان نہ لائے تھے۔ پس جبکہ وہ ایمان نہ لائے تھے تو کیا یہ لوگ جو عناد اور سرکشی میں انہی جیسے ہیں یہ ایمان لے آئینگے جبکہ نہیں لائیں گے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہی اہلاک۔ جو ان کے لئے تھا۔ پس یہ احمق ہی ہیں، جو بلا اپنے منہ سے مانگتے ہیں۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں ابھی ان لوگوں کو عذاب دینا منظور نہیں ہے اس لئے ان کی فرمائشی آیات نہیں بھیجتے۔

اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بھی تم ہی جیسا آدمی ہے اس لئے رسول نہیں ہوسکتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی صرف آدمیوں ہی کو رسول بنایا ہے۔ جن کی طرف ہم آپ کی طرح وحی بھیجتے تھے پس اے معترضو اگر تم نہ جانتے ہو تو جو جانتے ہیں ان سے پوچھ لو دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں اور ان کا ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا بھی کھاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے ان کو بھی ایسا جسم نہیں بنایا تھا جو کھانا نہ کھاتے ہوں چنانچہ حضرت عیسیٰ بھی جب تک زمین پر رہے برابر کھانا کھاتے رہے اور جب دنیا میں آئیں گے تو اس وقت بھی کھائیں گے اور جب تک آسمان پر ہیں اس وقت بھی ممکن ہے کہ کھاتے ہوں اور وہ سب جزو بدن بن جاتا ہو۔ اور پاخانہ پیشاب کی ضرورت نہ ہوتی ہو اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے کہ ان پر فنا طاری نہ ہو بلکہ سب ایسے تھے۔ کہ ان میں سے کچھ مرچکے ہیں اور کچھ مرنے والے ہیں جیسے عیسی علیہ السلام۔ پس ہمیشہ رہنے والا ان میں کوئی بھی نہیں۔ پس جبکہ موت منافی رسالت نہیں جو کہ انتہائی نقص ہے تو کھانا کھانا جو نقص ہونے میں اس سے کم ہے وہ کیوں منافی ہوگا۔ خیر تو ہم نے پہلے آدمی رسول بنا کر بھیجے جن کی اسی طرح تکذیب کی گئی۔ جس طرح آپ کی کی جاتی ہے۔ جس پر ہم نے مکذبین کو عذاب کی دھمکی دی اور مومنین سے نجات کا وعدہ کیا اسکے بعد ہم نے ان سے اپنا وہ وعدہ سچا کیا۔ یعنی ہم نے ان کو اور ان کے ساتھ مومنین کو نجات دی۔ اور کفر و سرکشی میں حد سے گزر جانیوالے کو ہلاک کر دیا۔ پس اے تکذیب کرنے والو تم ان واقعات سے عبرت حاصل کرو۔ دیکھو ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب اتاری ہے جس میں نصیحت ہے تم اس سے نصیحت حاصل کرو پس کیا تم بالکل ہی نہیں سمجھتے۔ کہ ایسی نافع اور مفید کتاب کو جھٹلاتے ہو اور اپنے نفع نقصان کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ دیکھو نادان مت بنو اور عقل سے کام لو۔

اور جنہوں نے عقل سے کام لیا وہ کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں شعور و فہم سے نوازے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

17/جون درس فیضان القرآن نمبر 168

سورۂ انبیاء آیت نمبر 11 تا 29 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً
وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ط
وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

Marfat.com

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً
مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا
اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾
لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ
وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ
الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ
خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ
دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور کتنی ہی ظالم بستیاں ہیں جن کو ہم نے پیس ڈالا اور ان کے بعد دوسری قوم کو اٹھایا ہ پس جب انھوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو وہ اس سے بھاگنے لگے ہ بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف واپس چلو تا کہ تم سے پوچھا جائے ہ انھوں نے کہا ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے ہ پس وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ایسا کر دیا جیسے کھیتی کٹی

Marfat.com

ہو اور آگ بجھ گئی ہو ٥ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا ٥ اگر ہم کوئی کھیل بنانا چاہتے تو اس کو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہمیں یہ کرنا ہوتا ٥ بلکہ ہم حق کو باطل پر ماریں گے تو وہ اس کو سر توڑ دے گا تو وہ دفعۃً جاتا رہے گا اور تمھارے لئے ان باتوں سے بڑی خرابی ہے جو تم بیان کرتے ہو ٥ اور اسی کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور نہ کاہلی کرتے ہیں ٥ وہ رات دن اس کو یاد کرتے ہیں کبھی نہیں تھکتے ٥ کیا انھوں نے زمین میں سے معبود ٹھہرائے ہیں جو کسی کو زندہ کرتے ہوں ٥ اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا معبود ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے پس اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں ٥ وہ جو کچھ کرتا ہے اس پردہ پوچھا نہ جائے گا اور ان سے پوچھ ہو گی ٥ کیا انھوں نے خدا کے سوا اور معبود بنائے ہیں ان سے کہو کہ تم اپنی دلیل لاؤ یہی بات ان لوگوں کی ہے جو میرے ساتھ ہیں اور یہی بات ان لوگوں کی ہے جو مجھ سے پہلے ہوئے بلکہ ان میں سے اکثر حق کو نہیں جانتے پس وہ اعراض کر رہے ہیں ٥ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کی طرف ہم نے یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ (فرشتے) تو معزز بندے ہیں ٥ وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں ٥ اللہ ان کے اگلے اور پچھلے احوال کو جانتا ہے اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس کے لئے جس کو اللہ پسند کرے اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں ٥ اور ان میں سے جو شخص کہے گا کہ اس کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ منکرین کو خطاب کرتے ہیں کہ یاد رکھو کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیوں کو تباہ کر دیا ہے جو کہ تمہاری طرح ظلم پر کمربستہ تھیں۔ اور ان کے بجائے دوسرے لوگوں کو پیدا کر دیا ہے وہ بھی تمہاری طرح عذاب کے منکر تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن انجام کار عذاب نے انہیں آگھیرا پس جبکہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا۔ تو اب وہ وہاں سے بھاگتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ بھاگیں نہیں یہ عذاب نہیں۔ کیونکہ عذاب تو آپ لوگوں کے نزدیک ناممکن ہے۔ پھر وہ کیسے آسکتا ہے اور اپنے اسی سامان عیش کی طرف جس میں آپ لوگ مصروف تھے اور اپنے گھروں کی طرف واپس جائیں شاید حسب معمول آپ لوگوں سے سوال کیا جائے اور کوئی کہے کہ سرکار کا مزاج کیسا ہے۔ کوئی کہے کہ سرکار کہاں تشریف لے گئے تھے۔ ہم لوگ بیقرار تھے کوئی اپنی حاجت طلب کرے جیسا کہ امراء کے یہاں دستور ہے الغرض وہ بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور بھاگ بھی نہیں سکتے۔ جب وہ مجبور ہوئے تو انہوں نے واویلا شروع کی، اور کہا کہ ہائے مصیبت، بلاشک ہم ظالم تھے کہ ہم کو لاکھ سمجھایا گیا مگر ہم نے ایک نہ سنی پس وہ برابر یہی کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے ان کا کھیت بنا دیا اور ان کو ٹھنڈا کر دیا یہ واقعات ہیں جو صرف ممکن ہی نہیں۔ بلکہ واقع ہو چکے ہیں۔ پس تم ان سے عبرت حاصل کرو۔ اور ظلم سے باز آؤ ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح تم کو بھی ایسے وقت پچھتانا پڑے جبکہ پچھتاوا نافع نہ ہو گا۔

اور تم لوگ جو خدا کی نسبت اولاد کا افتراء کرتے ہو اس کے متعلق سن لو کہ ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو خواہ وہ فرشتے ہوں یا کچھ اور ایسی حالت میں نہیں پیدا کیا کہ کھیل اور تفریح کرتے ہوں کہ کسی کو بیٹا بنائیں۔ اور کسی کو بیوی اور کسی کو بیٹی۔ اور ان سے جی بہلائیں اگر ہمیں تفریح مطلوب ہوتی تو تفریح کیلئے ہماری ذات وصفات کیا کم تھیں کہ ہم کو اس کیلئے مخلوقات کو پیدا

Marfat.com

کرنے کی ضرورت ہوتی۔ لیکن جب ہم نے ان کو تفریح کی چیز نہیں بنایا۔ کیونکہ ہماری شان لہوولعب سے اعلیٰ وارفع ہے تو ہم ان چیزوں کو کیا تفریح کی چیز بناتے بلکہ ہم تو حق سے باطل پر ضرب لگاتے ہیں۔ جس پر وہ اس کو کچل دیتا ہے اور وہ فنا ہو جاتا ہے پس ہم تو حکمت سے جو حق ہے۔ لہوولعب جو باطل ہے فنا کرنے والے ہیں پھر ہمارے یہاں لہوولعب کا کیا کام۔ الغرض ہم منزہ ہیں۔ اولاد بنانے سے اور تمہارے لئے بڑی مصیبت ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم کہتے ہو۔

اور اس خدا کی شان تو یہ ہے کہ اسی کی ہیں۔ وہ تمام چیزیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور جو اس کے پاس ہیں یعنی فرشتے جن کو یہ معبود اور خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ وہ اس کی بندگی کو تسلیم کرتے اور اس کی عبادت سے نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں بلکہ وہ رات دن یوں تسبیح کرتے ہیں کہ ذرا سا بھی وقفہ نہیں کرتے یہ تو ان کے آسمانی معبودوں کی حالت تھی۔

اب سنو ان لوگوں نے کچھ زمینی معبود بھی بنا رکھے ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے ایسے زمینی معبود تجویز کئے ہیں جو کسی چیز کو زندہ کرتے ہوں یہ تو نہیں۔ اور یہ بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ پھر وہ معبود کیا خاک ہیں۔ اور جس میں اتنی بھی صلاحیت نہ ہو کہ وہ کسی چیز کو زندہ کر سکے وہ بھی کہیں معبود ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ نہ آسمان میں خدا کے سوا کوئی معبود ہے اور نہ زمین میں اگر ان میں خدا کے علاوہ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ ان احمقوں کا دعویٰ ہے وہ تو اب تک کبھی کے خراب ہو گئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ آسمان وزمین اپنے نظام پر قائم ہیں پس ثابت ہوا کہ خدائے مالک تخت پاک ہے اس سے کہ خدا کے سوا اور بھی معبود ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی۔ کہ خدا کی تو یہ شان ہے کہ اس سے اس کام کے متعلق کوئی باز پرس نہیں کی جا سکتی۔ جو وہ کرتا ہے اور جن کو یہ معبود کہتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ ان سے باز پرس ہوتی ہے پھر وہ خدا اور آلہ اور معبود کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر مغلوب ومقہور ومحکوم وماتحت بھی خدا ہو سکتا ہے تو وہ بھی خدا ہو سکتے ہیں۔ اور جبکہ ایسا نہیں ہے تو ان کو خدا ماننا محض جہالت ہے۔

تو کیا انہوں نے ان واقعات اور دلائل کے باوجود بھی خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں اور یہ اس قدر واضح دلائل پر بھی باز نہیں آتے۔ اچھا آپ ان سے کہئے کہ تم اپنی دلیل پیش کرو آخر تمہارے پاس ان کی الوہیت کا کونسا عقلی ونقلی ثبوت ہے، مگر وہ پیش کیا کریں گے۔ کچھ ہو تو پیش کریں پس جبکہ نہ وہ اپنی حجت پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہماری حجت میں قدح کر سکتے ہیں۔ تو آپ ان سے کہئے کہ تم توحید سے وحشت نہ کرو کیونکہ یہ کوئی نئی بات نہیں یہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کو کوئی نہ مانے بلکہ بہت سے لوگ سچی بات کو جانتے نہیں اس لئے وہ اس سے روگرداں ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے ہم نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا۔ جس کی طرف ہم اس مضمون کو وحی نہ کرتے ہوں۔ کہ کوئی معبود نہیں میرے علاوہ۔ لہٰذا تم میری پرستش کرو پس یہ مضمون بالکل صحیح ہے کہ توحید کوئی نئی چیز نہیں جس سے وحشت ہو۔ بلکہ یہی ان لوگوں کو بھی نصیحت ہے۔ اور یہی ان سے پہلے والوں کو تھی اس بیان سے تم کو معلوم ہو گیا۔ کہ انہوں نے خدا کے سوا دوسرے معبود تجویز کئے سو اول تو خود یہی کفر کیا کم تھا۔ مگر انہوں نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ ایک دوسرے کفر کا اضافہ کیا۔

اور ان لوگوں نے کہا کہ خدا نے اولاد بنائی جن کو یہ خدا کی اولاد کہتے ہیں۔ وہ خدا کی اولاد نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کے معزز بندے ہیں۔ جو کہ گفتگو میں بھی اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ کوئی کام بھی اپنی رائے سے نہیں کرتے بلکہ کام بھی اسی کے حکم سے کرتے

Marfat.com

ہیں وہ ان کے آگے پیچھے کی تمام باتوں کو جانتا ہے اب تم سمجھ سکتے ہو کہ جن کی عبدیت کی یہ حالت ہو ان کی نسبت اولاد ہونے کا دعوی کہاں تک صحیح ہے اور وہ کس حد تک معبود ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ان کے بارے ان لوگوں کا یہ خیال بھی صحیح نہیں ۔ کہ ہم ان کی پرستش اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خدا کا مقرب بنادیں گے کیونکہ وہ کسی کی سفارش ہی نہیں کرتے بجز اس کے جس کیلئے وہ سفارش پسند کرے ۔ اور وہ اس کے خوف سے ہردم ترساں ہیں پھر ان سے ان نافرمانوں کو کیا توقع ہو سکتی ہے کہ وہ ان کو خدا کا مقرب بنادیں گے یہ تو واقعات ہیں اور اگر بالفرض کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم انہی مشرکین کی طرح ان کی اس گستاخی کا دوزخ بدلہ دیں گے کیونکہ اس صورت میں وہ انہی مشرکین کی طرح ظالم ہوگا ۔ اور ہم ظالموں کو یونہی سزا دیتے ہیں ۔

یاد رکھیں ہر رسول اور نبی نے لوگوں کو جو دعوت دی ہے ۔ اسکا بنیادی نکتہ یہی رہا ہے کہ خدا کی بندگی کرو، بندگی کا حق اور کسی کو حاصل نہ ہے ۔ اگر لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کریں گے تو یہ معاملہ انتہائی خسارے کا کہلائے گا ۔ کیونکہ نقصان عقیدے کا بھی ہوگا ۔ اس نقصان سے بچنے کیلئے ضروری ہوگا کہ آئندہ اپنے مالک کی بندگی صحیح معنوں میں کریں، اگر مالک کی بندگی میں کوتاہی ہوگی، تو پھر اس سے بڑی بدبختی کیا ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تو حیدِ رحمانی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

18/جون درس فیضان القرآن نمبر 169

سورۂ انبیاء آیت نمبر 30 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا
رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا
یُؤْمِنُوْنَ (٣٠) وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ
وَ جَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ (٣١) وَ
جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا صلے وَّ هُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا
مُعْرِضُوْنَ (٣٢) وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ
وَ الْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (٣٣) وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (٣٤) كُلُّ نَفْسٍ
ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ط وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ط وَ اِلَیْنَا
تُرْجَعُوْنَ (٣٥) وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا

Marfat.com

هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ
وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا
هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع
قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا
یُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَیْهِمُ
الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ ؗ وَ لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ
الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَىٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ
عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَضَعُ
الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا ؕ

Marfat.com

وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا
حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ
مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا انکار کرنے والوں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا کیا پھر بھی وہ ایمان نہیں لاتے ٥ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ ان کو لے کر جھک نہ جائے اور اس میں ہم نے کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ راہ پائیں ٥ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ اس کی نشانیوں سے اعراض کیے ہوئے ہیں ٥ اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے سب ایک ایک مدار میں تیر رہے ہیں ٥ اور ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی تو کیا اگر تمہیں موت آجائے تو وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ٥ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں بری حالت اور اچھی حالت سے آزماتے ہیں پرکھنے کے لئے اور تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ اور منکر لوگ جب تمہیں دیکھتے ہیں تو وہ سب تمہیں مذاق بنا لیتے ہیں کیا یہی ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتا تھا اور خود یہ لوگ رحمان کے ذکر کا انکار کرتے ہیں ٥ انسان عجلت کے خمیر سے پیدا ہوا ہے میں تمہیں عنقریب اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم مجھ سے جلدی نہ کرو ٥ اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو ٥ کاش منکروں کو اس وقت کی خبر ہوتی جب کہ وہ آگ کو اپنے سامنے سے نہ روک سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے اور نہ ان کی مدد پہنچے گی ٥ بلکہ وہ اچانک ان پر آجائے گی پس ان کو بدحواس کر دے گی پھر نہ وہ اس کو دفع کر سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ٥ اور تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا پھر جن لوگوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا ان کو اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ٥ کہو کہ کون ہے جو رات اور دن میں رحمٰن سے تمہاری حفاظت کرتا ہے بلکہ وہ اپنے رب کی یاددہانی سے اعراض کر رہے ہیں ٥ کیا ان کے لئے ہمارے سوا کچھ معبود ہیں جو ان کو بچا لیتے ہیں وہ خود اپنی حفاظت کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دے سکتا ہے ٥ بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کا سامان دیا یہاں تک کہ اسی حال میں ان پر لمبی مدت گزر گئی کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے زمین کو اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں پھر کیا یہی لوگ غالب رہنے والے ہیں ٥ کہو کہ میں بس وحی کے ذریعہ سے تمہیں ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب کہ انھیں ڈرایا جائے ٥ اور اگر تیرے رب کے عذاب کا جھونکا انھیں لگ جائے تو وہ کہنے لگیں گے کہ ہائے

Marfat.com

ہماری بدبختی بیشک ہم ظالم تھے ٥ اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھیں گے پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو حاضر کردیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں ٥ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور نصیحت عطا کی خداترسوں کے لئے ٥ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ قیامت کا خوف رکھنے والے ہیں ٥ اور یہ ایک بابرکت یاددہانی ہے جو ہم نے اتاری ہے تو کیا تم اس کے منکر ہو ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کیا یہ کافر جو ہمارے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آسمان وزمین ایک وقت میں ملے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ہم نے انہیں جدا جدا کیا یعنی وہ ایک وقت میں معدوم تھے جن میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ پھر ہم نے انہیں پیدا کرکے ان میں امتیاز قائم کیا یہ بات انہیں ضرور معلوم ہے کیونکہ وہ زمین وآسمان کو مخلوق اور خدا کو ان کا خالق جانتے ہیں۔ پھر کیا کسی دوسرے میں یہ بات پاتے ہیں ہرگز نہیں پھر وہ دوسروں کو اسکا شریک کیسے بناتے ہیں اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہم نے پانی یعنی منی سے ہر زندہ شے کو جو کہ منی سے پیدا ہوتی ہے بنایا۔ یہ ہماری کمال صفت کی کافی دلیل ہے پھر کیا وہ کسی اور میں یہ کمال دیکھتے ہیں تو کیا وہ اب بھی ایمان نہیں لاتے اور شرک کو نہیں چھوڑتے بڑے غضب کی بات ہے۔

اور ہم نے زمین میں مضبوط پہاڑ بنائے جو کہ اس کو ایک حالت پر قائم رکھے ہوئے ہیں کہ مبادا وہ انہیں لے کر ایک طرف کو ڈھل جائے اس میں علاوہ ہماری کمال صنعت کے ان پر ایک انعام بھی ہے اور اسی طرح ہم نے اس زمین میں بدیں توقع کشادہ راہیں بنائیں کہ ان کو اپنے مقاصد کی راہ معلوم ہو اس میں بھی علاوہ صنعت کے ان پر انعام ہے اور اسی طرح ہم نے آسمان کو ایک ٹوٹنے پھوٹنے سے محفوظ چھت بنادیا اس میں بھی علاوہ کمال صنعت کے ان پر انعام ہے کیونکہ اگر وہ کمزور ہوتا اور ٹوٹ کر ان پر گرتا تو وہ سب ہلاک ہوجاتے۔ الغرض ہماری تو یہ شان ہے کہ ہم ان کیلئے ایسے لاجواب دلائل توحید قائم کررہے ہیں اور وہ ہیں کہ ہمارے تمام نشانات ودلائل سے برابر روگرداں ہیں اور ایک دلیل کو بھی حقیقت بینی کے خیال سے نہیں دیکھتے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔

اور وہ خدا وہ ہے جس نے اپنی کمال وقدرت سے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اب وہ ایک ایک علیحدہ دائرہ میں چل رہے ہیں اور مجال نہیں کہ چاند سورج کے مدار میں پہنچ جائے یا سورج چاند کے مدار میں آجائے اور اس طرح ان میں تصادم ہوجائے یہ کمال صنعت اور کمال انتظام مخصوص ہے اس کے ساتھ اور کسی دوسرے میں یہ بات نہیں۔ پھر بھلا اور کوئی کیسے معبود ہوسکتا ہے الغرض شرک محض باطل ہے۔ اور مشرکین کی سخت نادانی ہے کہ وہ اس کے معتقد ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک نادانی ان کی یہ ہے کہ وہ آپ سے شرک کی مذمت سن کر آپ کی موت کے خواہاں ہیں۔ اور یہ نادانی اس لئے ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی آدمی کیلئے دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں رکھا بلکہ بہت سے مرچکے ہیں اور جو کوئی باقی ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام یا پہلے زمانہ کے اور بوڑھے جو آپ سے پہلے پیدا ہوئے اور اب تک موجود ہیں وہ ایک وقت میں ضرور مریں گے پس اگر آپ بھی انتقال کرجائیں۔ تو ان کے لئے کون سی خوشی کی بات ہے کیا یہ نہیں مریں گے اور دنیا میں ہمیشہ رہیں گے ایسا تو نہیں پھر آپ کی وفات ان کیلئے کیا خوشی کی بات ہے۔ جبکہ نہیں۔ تو ان کا آپ کی موت کی تمنا کرنا نادانی نہیں تو کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور زمانہ حیات صرف اس لئے ہے کہ ہم اس میں برائی اور بھلائی سے تم سب

Marfat.com

کا ایک امتحان کر رہے ہیں اور اس زمانہ میں جو کچھ کسی کو خوشی یا غم راحت یا تکلیف، صحت یا مرض تونگری وافلاس وغیرہ وغیرہ پہنچتے ہیں سب ذریعہ امتحان ہیں اور اس امتحان کے ختم ہونے کے بعد تم سب مرو گے اور مرکر حساب وکتاب کیلئے ہماری ہی طرف واپس کئے جاؤ گے۔

اور ایک نادانی ان کی یہ ہے کہ جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں کرتے بجز اس کے کہ وہ آپ کی ہنسی کرتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو تمہارے معبودوں کو برائی سے یاد کرتا ہے ان لوگوں کو اپنے مصنوعی معبودوں کا تو اتنا خیال ہے کہ ان کی برائی کرنے والے کو اتنا برا سمجھتے ہیں اور وہ خدا کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں اور اسے بھول کر بھی یاد نہیں کرتے اور انہیں یاد بھی دلایا جاتا ہے تو مخالفت کرتے ہیں کیسی بے جا بات ہے۔

منشا اس کا یہ ہے کہ آدمی چاہتا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے ابھی ہو جائے۔ اور اگر دیر ہوتی ہے تو مایوس یا منکر ہو جاتا ہے۔ اس بناء پر یہ لوگ عذاب کے جلدی نہ آنے کے سبب اس کے منکر ہیں۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے اے نادانو عنقریب ہم تمہیں اپنی نشانیاں دکھلائیں گے۔ پس تم جلدی نہ مچاؤ ذرا وقت آنے دو پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے۔

اور یہ لوگ عذاب کے نہ آنے سے اس کے منکر ہیں اور انکار کے طور پر کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ کاش یہ کافر لوگ اپنی اس مصیبت کو جانیں جو کہ ان کو اس وقت پیش آئے گی جبکہ یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے اور آگ انہیں آگے سے بھی لپٹے گی اور پیچھے سے بھی اور وہ نہ خود آگ کو اپنے چہروں سے روک سکیں گے اور نہ اپنے پیٹوں سے اور نہ یہ ہوگا کہ ان کی مدد کی جائے کہ دوسرا انہیں اس عذاب سے بچائے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں پیشتر سے قیامت کے وقت کی اطلاع دیدی جائے۔ لیکن ایسا نہ ہوگا بلکہ وہ ان کے پاس اچانک آئے گی۔ اور انہیں ہکا بکا کردے گی پھر نہ وہ اسے لوٹا سکیں گے۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ان کا آپ کے ساتھ استہزاء کچھ نیا نہیں بلکہ آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ انہی باتوں پر استہزاء کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان تمسخر کرنے والوں کو اسی شے نے آگھیرا جس کا وہ مذاق اڑاتے پس یہی انجام ان کا ہونا ہے۔

آپ ان سے کہئے کہ حق تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں نمونے تمہارے سامنے ہیں جو باآواز بلند پکار رہے ہیں کہ خدا عذاب کے نازل کرنے پر قدرت رکھتا ہے اب اس کے عذاب سے بچنے کی صورت صرف ایک ہے وہ یہ کہ کوئی خدا سے زبردست قوت عذاب کو روک دے اور تمہیں بچالے۔ اب تم ہم کو یہ بتلاؤ کہ رات اور دن میں تمہیں خدا سے کون بچا سکتا ہے اور کس میں یہ قوت ہے کہ وہ خدا کی مزاحمت کر کے عذاب کو روک دے اور تمہیں بچالے۔ جبکہ کوئی ایسا نہیں۔ تو کیا عذاب کا انکار اور اس سے بے فکری جنون نہیں ہے ایک یہی واقعہ ایسا ہے کہ وہ ان کو خدا کی یاد کی طرف متوجہ کرنے کیلئے کافی ہے مگر وہ نہیں مانتے بلکہ وہ برابر اپنے پروردگار کی یاد سے روگرداں ہیں آخر اس اعراض کا کوئی منشا بھی ہے کیا ان کیلئے ایسے معبود ہیں جو ہمارے سوا ان کو عذاب سے روک لیں اور عذاب میں مبتلا نہ ہونے دیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ان کا ہم سے بچانے میں کوئی ساتھ دے سکتا ہے۔ پھر وہ کس گھمنڈ پر ہم سے اعراض کرتے ہیں۔ بات کچھ نہیں بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان کو

Marfat.com

اوران کے آباءکو منافع دنیا سے فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ ان کی عمر دراز ہوگئی اور اس عرصہ میں ان کو عذاب سے ہلاک نہ کیا گیا اس سے یہ لوگ مغالطہ میں پڑ گئے اور سمجھ لیا کہ جو کچھ کہا جاتا ہے یہ سب غلط ہے پس یہ لوگ اس پر تو نظر کرتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کے اطراف و جوانب سے گھٹاتے آتے ہیں اور کافروں کا ملک گھٹ کر مسلمانوں کا ملک برابر بڑھ رہا ہے پس کیا پہلے کی طرح اب بھی وہی غالب ہیں۔ جبکہ نہیں تو ان کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ جس طرح ان کا زمین پر تسلط واقتدار عارضی تھا۔ یونہی عذاب سے بچنا بھی عارضی اور ایک وقت معین تک ہے اور جیسے کہ وقت آجانے سے ان سے حکومت وریاست چھین لی گئی اسی طرح وقت آجانے پر ان سے سلامتی بھی چھین لی جائے گی۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ یہ باتیں بے اصل نہیں ہیں بلکہ میں تم کو وحی الٰہی سے ڈرارہا ہوں پس تم انکار سے باز آؤ۔ اور لایعنی شبہات کو جانے دو ان کی حالت یہ ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ماننے والے نہیں۔ کیونکہ وہ بہرے ہیں اور بہرے لوگ جبکہ انکو ڈرایا جائے پکارنے والے کی پکار کو نہیں سنتے مگر یہ نہ سننا اسی وقت تک ہے جب تک عذاب نہیں آتا اور اگر آپ کے رب کے عذاب کی انہیں ہوا بھی لگ جائے گی تو اس وقت ان کے تمام نشے ہوا ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ ہائے ہماری تباہی واقعی ہم ظالم تھے کہ ایسی خطرناک چیز سے بے فکر اور اس کے منکر تھے اور یہ ضرور ہونا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم قیامت میں انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے کسی پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا اور نافرمانوں کو ان کے جرم سے زائد سزا نہ دی جائے گی۔ اور مطیعین کے اجر میں کمی نہ کیجا ئیگی اور اگر کسی کا عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی تول میں لے آئیں گے۔ اور ہم کافی محاسب ہیں جن میں نہ بھول چوک کا احتمال ہے نہ تعدی کا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی پر ذرہ برابر ظلم ہو جائے۔

اور یہ باتیں کچھ نئی نہیں بلکہ اس سے پہلے ہم موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اور صحیح راستہ دکھانے والی روشنی اور ان متقین کے لئے نصیحت کی کتاب دے چکے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی خائف ہیں۔ اور اب یہ قرآن ایک مبارک نصیحت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے سو کیا تم اسے کوئی نئی اور اوپری چیز سمجھتے ہو یہ تمہاری بڑی غلطی ہے نہ یہ نئی ہے اور نہ اوپری بلکہ اس قسم کی نصیحتیں پہلے سے نازل ہوتی چلی آئی ہیں۔

کامیاب وہی لوگ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ اور جو فوراً نصیحتوں سے عبرت پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19/جون درس فیضان القرآن نمبر 170

سورۂ انبیاء آیت نمبر 51 تا 75 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ
مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا
هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا
وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ
مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ
لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ
جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ
فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

Marfat.com

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِيْمُؕ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى
اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا
بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبْرٰهِيْمُؕ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْــٴَـلُوْهُمْ
اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَۙ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ
شَيْـًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْؕ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَۙ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوْا
بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَۚ ﴿۷۰﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَؕ
وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةًؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ
وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَۚۙ ﴿۷۳﴾ وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَۙ ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَاؕ اِنَّهٗ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اس کی ہدایت عطا کی اور ہم اس کو خوب جانتے تھے ٥ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ٥ انھوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اس کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے ٥ ابراہیم نے کہا کہ بیشک تم اور تمھارے باپ دادا ایک کھلی گمراہی میں مبتلا رہے ٥ انھوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس سچی بات لائے ہو یا تم مذاق کررہے ہو ٥ ابراہیم نے کہا بلکہ تمھارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے ان کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات کی گواہی دینے والا ہوں ٥ اور خدا کی قسم میں تمھارے بتوں کے ساتھ ایک تدبیر کروں گا جب کہ تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے ٥ پس اس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا سوا ان کے ایک بڑے کے تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں ٥ انھوں نے کہا کہ کس نے ہمارے بتوں کے ساتھ ایسا کیا ہے بیشک وہ بڑا ظالم ہے ٥ لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ٥ انھوں نے کہا کہ اس کو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تا کہ وہ دیکھیں ٥ انھوں نے کہا کہ اے ابراہیم کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے ایسا کیا ہے ٥ ابراہیم نے کہا بلکہ ان کے اس بڑے نے ایسا کیا ہے تو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں ٥ پھر انھوں نے اپنے جی میں سوچا پھر کہنے لگے کہ حقیقت میں تم ہی ناحق پر ہو ٥ پھر اپنے سروں کو جھکا لیا اے ابراہیم تم جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ٥ ابراہیم نے کہا کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ کوئی نقصان ٥ افسوس ہے تم پر بھی اور ان چیزوں پر بھی جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ٥ انھوں نے کہا کہ اس کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمھیں کچھ کرنا ہے ٥ ہم نے کہا کہ اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جاہ اور انھوں نے اس کے ساتھ برائی کرنا چاہا تو ہم نے انھیں لوگوں کو ناکام بنا دیا ٥ اور ہم نے اس کو اور لوط کو اس زمین کی طرف نجات دے دی جس میں ہم نے دنیا والوں کے لئے برکتیں رکھی ہیں ٥ اور ہم نے اس کو اسحاق دیا اور مزید برآں یعقوب اور ہم نے ان سب کو نیک بنایا ٥ اور ہم نے ان کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک عملی اور نماز کی اقامت اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ٥ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور اسکو اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی بلاشبہ وہ بہت برے فاسق لوگ تھے ٥ اور ہم نے اس کو اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک وہ نیکوں میں سے تھا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی سلامت روی عطا کی تھی۔ اور ہم ان سے بخوبی واقف ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق جو کچھ ہم بیان کرتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے اچھا اب ان کی راست روی کی تفصیل سنو۔ وہ یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو بت پرستی میں مشغول دیکھ کر ان سے کہا کہ یہ مورتیں کیا بلا ہیں جن پر تم جمے ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو انہی کو پوجتے دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ تم بھی اور تمہارے باپ دادے بھی کھلی غلطی میں مبتلا رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ تم نے سچی بات ہمارے سامنے پیش کی ہے یا تم ہنسی کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں ہنسی نہیں کرتا بلکہ یہ سچی بات ہے کہ یہ تمہارے رب نہیں ہیں جن کی تم پرستش کرو بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا مالک ہے

Marfat.com

جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔
اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخدا میں بعد اس کے کہ تم واپس ہو جاؤ تمہارے بتوں کے ساتھ ایک حرکت کروں گا جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسے خدا ہیں بس جبکہ وہ چلے گئے۔ تو انہوں نے ان کو سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا بجز ان کے بڑے جو سب کا افسر مانا جاتا تھا اس کو بدیں توقع بچایا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں اور اس سے پوچھیں کہ کس نے ایسا کیا ہے اور آپ اسے سزا دیجئے اور جب وہ جواب نہ دے سکے تو ان بتوں کا عجز اور ان کا نا قابل پرستش ہونا ظاہر ہو جائے۔
پس جب ابراہیم علیہ السلام ایسا کر چکے اور ان کو اس کی اطلاع ہوئی کہ کوئی ہمارے بت توڑ گیا تو انہوں نے آپس میں اس کا چرچا کیا اور کہا کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ کس نے یہ حرکت کی ہے یقیناً وہ بڑا ظالم تھا کہ اس نے ایسی گستاخی کی دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک شخص کو ان کا تذکرہ کرتے سنا ہے جس کو ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں وہ کہتا تھا کہ کبھی نہ کبھی میں ان کی خبر لوں گا اسی نے ایسا کیا ہوگا انہوں نے کہا کہ اچھا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ ممکن ہے کہ جن لوگوں نے ان سے ایسا کہتے سنا ہے وہ اسے پہچان کر اس کی گواہی دیں۔
اب ابراہیم علیہ السلام برادری کے سامنے پیش کئے گئے انہوں نے ان سے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے انہوں نے اپنے متعلق نفی و اثبات سے اعراض کرتے ہوئے کہا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہے تم ان سے پوچھ لو اگر بولتے ہوں یہ کلام صورۃً جھوٹ ہے اور حقیقۃً جھوٹ نہیں۔ کیونکہ اس پر انہیں ہوش آیا اور انہوں نے سمجھا کہ اس جواب سے اس کا مطلب ہم کو یہ بتلانا ہے کہ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی پرستش کی جائے اور انہوں نے دل میں کہا کہ واقعی تمہیں ظالم ہو کہ ایسی عاجز مورتوں کو پوجتے ہو لیکن وہ پھر پلٹ گئے اور اس خیال پر جمے اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں پھر ہم ان سے کیسے پوچھیں انہوں نے کہا تو کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو تمہیں نہ کچھ نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ تف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کو تم پوجتے ہو پس کیا تم بالکل ہی نا سمجھ ہو کہ اتنی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ عاجز مورتیں قابل پرستش نہیں ہو سکتیں۔
یہ جواب سن کر انہوں نے کہا کہ اسے جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تمہیں کرنا ہے اب انہوں نے مشورہ کر کے آگ تیار کی۔ اور اس میں ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے کہہ دیا کہ اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا اور دیکھنا ابراہیم علیہ السلام کو ذرا صدمہ نہ پہنچے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انہوں نے ان کی ہلاکت کی تدبیر کرنی چاہی سو ہم نے انہیں کو گھاٹے میں رہنے والا بنا دیا۔ کیونکہ وہ اپنی تدبیر میں ناکام رہے۔
اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط علیہما السلام کو ان لوگوں کے شر سے نجات دے کر اس سرزمین میں پہنچا دیا جس میں ہم نے دنیا جہان کیلئے برکت دے رکھی ہے یعنی ملک شام میں جس میں جسمانی برکتیں یہ ہیں کہ وہاں پیداوار وغیرہ بکثرت ہے اور روحانی برکتیں یہ کہ وہ معدن ہے انبیاء کا اور وہاں ہم نے ان کو اسحٰق علیہ السلام بیٹا اور اس سے بھی زائد یعقوب علیہ السلام پوتا عطا کئے اور ان سب کو ہم نے نیک لوگوں میں سے بنایا تھا۔ اور ان سب کو ہم نے لوگوں کا مقتدا بنایا تھا۔ جو کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو صحیح رستہ بتاتے تھے۔
اور ہم نے ان کی طرف اچھے کام کرنے اور بالخصوص نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی تھی اور وہ سب صرف ہماری پرستش کرنے

Marfat.com

والے اور شرک سے متنفر تھے۔

:اور لوط علیہ السلام کو بھی ہم نے سلامت روی عطا کی تھی۔ چنانچہ ہم نے انہیں حکمت اور علم صحیح عطا کیا تھا اور جبکہ ان کی قوم نے ان کی ہدایت پر عمل نہ کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کیا اور ان کو اس بستی سے نجات دی جو گندے افعال کرتی تھی۔ واقعی وہ بہت بڑے نافرمان لوگ تھے جو ایسے گندے کام کرتے تھے اور ہم نے انہیں ان کی سلامت روی کے سبب اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا کیونکہ وہ واقعی ٹھیک لوگوں میں سے تھے۔

مختلف امتوں کے تذکروں سے بتانا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دیکھو ان لوگوں میں یہ عیب تھے۔ ان کی ہدایت کے لئے نبیوں کو بھیجا گیا لیکن ان بے ہدایتوں نے اپنی کجی کو نہ دیکھا۔ اور نہ اپنے آپکو برائی سے بچایا۔ جب برائی میں وہ عروج پر پہنچ گئے تو اتمام حجت کے بعد ان قوموں کو نیست و نابود کر دیا جاتا تھا اس لیے بتایا جاتا ہے تا کہ ہم نصیحت پکڑیں۔ اور خدائے واحد کو اپنا معبود حقیقی مان کر اسکی اطاعت کرتے رہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/جون درس فیضان القرآن نمبر 171

سورۂ انبیاء آیت نمبر 76 تا 93 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ
فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ
الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ
نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿۷۸﴾
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ
صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿۸۱﴾

Marfat.com

وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا دُوۡنَ
ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۙ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ
مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۚۖ﴿۸۳﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا
مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا
الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚۖ﴿۸۵﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ
اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ
سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚۖ﴿۸۷﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ
مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۚۖ﴿۸۹﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ
وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ
فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿۹۰﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا
وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا
رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ ؕ كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۳﴾

Marfat.com

ترجمہ:
پناہ لیتاہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے
اور نوح کو جب کہ اس سے پہلے اس نے پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی پس ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو بہت بڑے غم سے نجات دی ٥ اور ان لوگوں کے مقابلہ میں اس کی مدد کی جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا بیشک وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ٥ اور داؤد اور سلیمان کو جب وہ دونوں کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب کہ اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں اور ہم ان کے اس فیصلہ کو دیکھ رہے تھے ٥ پس ہم نے سلیمان کو اس کی سمجھ دے دی اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا کیا تھا اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور ہم ہی کرنے والے تھے ٥ اور ہم نے اس کو تمھارے لئے ایک جنگی لباس کی صنعت سکھائی تاکہ وہ تمہیں لڑائی میں محفوظ رکھے تو کیا تم شکر کرنے والے ہو اور ہم نے سلیمان کے لئے تیز ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں اور ہم ہر چیز کو جاننے والے ہیں ٥ اور شیاطین میں سے بھی ہم نے اس کے تابع کر دیا تھا جو اس کے لئے غوطہ لگاتے تھے اور اس کے سوا دوسرے کام کرتے تھے اور ہم ان کو سنبھالنے والے تھے ٥ اور ایوب کو جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ٥ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور ہم نے اس کو اس کا کنبہ عطا کیا اور اسی کے ساتھ اس کے برابر اور بھی اپنی طرف سے رحمت اور نصیحت عبادت کرنے والوں کے لئے ٥ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے ٥ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک وہ نیک عمل کرنے والوں میں سے تھے ٥ اور مچھلی والے (یونس) کو جب وہ اپنی قوم سے برہم ہو کر چلا گیا پھر اس نے یہ سمجھا کہ ہم اس کو نہ پکڑیں گے پھر اس نے اندھیرے میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار ہوں ٥ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں ٥ اور زکریا کو جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب تو مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے ٥ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسکو یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لئے درست کر دیا یہ لوگ نیک کاموں میں ڈرتے تھے اور ہمیں امید اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے ٥ اور وہ خاتون جس نے اپنی ناموس کو بچایا تو ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو دنیا والوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا ٥ اور یہ تمھاری امت ایک ہی امت ہے اور میں ہی تمھارا رب ہوں تو تم میری عبادت کرو ٥ اور انھوں نے اپنا دین اپنے اندر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا سب ہمارے پاس آنے والے ہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے نوح علیہ السلام کو بھی سلامت روی عطا کی تھی جبکہ انہوں نے اپنی قوم کی گمراہی سے تنگ آ کر دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سب کو غارت کر دے۔ جس پر ہم نے ان کی دعا قبول کی تھی۔ اور ان کو اور ان کے آدمیوں کو بڑی سخت کلفت سے نجات دی تھی جو کہ ان کو اپنی قوم کی نالائقی سے اٹھانی پڑی تھی۔ اور ہم نے ان کا اس قوم سے انتقام لیا تھا جس نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا کیونکہ واقعی وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا تھا۔

Marfat.com

اور ہم نے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو بھی سلامت روی عطا کی تھی جبکہ وہ ایک کھیتی کے مقدمہ میں اس وقت فیصلہ کر رہے تھے جب کہ اس میں لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئی تھیں اور انہوں نے کھیت کا نقصان کر دیا تھا اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے چنانچہ ہم نے وہ فیصلہ سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا اور انہوں نے معتدل فیصلہ کیا اور ہم نے ہر ایک کو حکمت اور علم صحیح عطا کیا تھا۔ اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو یوں مسخر کر دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھی یوں ہی مسخر کر دیا تھا اور فی الحقیقت ہم ایسا کرنے والے تھے لہٰذا اس میں ملحدانہ شبہات نہ کرنے چاہئیں۔ اور ہم نے تمہاری خاطر انہیں ایک خاص قسم کے لباس یعنی زرہ کا بنانا سکھلا دیا تھا تا کہ وہ تمہیں تمہاری جنگ کے ضرر سے محفوظ رکھے پس کیا تم ہمارے اس انعام کا شکر کرتے ہو ہرگز نہیں۔ پس یہ تمہاری بہت بے جا بات ہے اور تم کو ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے کیونکہ اپنے منعم کے ساتھ مقابلہ اور مخالفت بہت بری بات ہے۔ پس تمہیں اپنے منعم کی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کی مخالفت سے باز آنا چاہیے۔

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کیلئے ہوا کو ایسی حالت میں مسخر کیا کہ وہ قوت اور سرعت میں تند اور تکلیف نہ پہنچانے میں نرم تھی۔ جو کہ ان کے حکم سے اس سرزمین کو جاتی تھی جس میں ہم نے برکت دے رکھی ہے۔ یعنی ارض شام کو اور ہم ہر شے کو جانتے ہیں اس لئے ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ واقع کے مطابق ہے اور اسمیں محدانہ شبہات نہ کرنے چاہئیں۔ اور ہم نے شیاطین میں سے ان کیلئے ان کو مسخر کیا تھا جو کہ ان کے خاطر دریا میں غوطہ لگاتے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے کام کرتے تھے۔ اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے تا کہ وہ سرکشی نہ کرنے پائیں۔

اور ہم نے ایوب علیہ السلام کو سلامت روی عطا کی تھی جب کہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا تھا۔ کہ اے میرے رب مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں پس آپ مجھ پر رحم کیجئے اور میری تکلیف کو دور فرمائیے جس پر ہم نے ان کی دعا قبول کی تھی۔ اور جو کچھ انہیں تکلیف تھی اسے دور کیا اور ان کو ان کے آدمی اور اتنے ہی ان کے ساتھ اور دیئے تھے ایسا کرنا ہماری جانب سے ان پر رحمت اور خدا کی پرستش کرنے والوں کیلئے نصیحت تھی۔

اور ہم نے اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل علیہم السلام کو بھی سلامت روی عطا کی تھی کیونکہ یہ لوگ بھی خدا کی اطاعت پر جمنے والے تھے اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا تھا۔ کیونکہ واقعی یہ لوگ اچھے لوگوں میں سے تھے۔

اور مچھلی والے یونس علیہ السلام کو بھی ہم نے سلامت روی عطا کی تھی جبکہ وہ خفا ہو کر ہمارے خلاف منشاء چل دیا تھا۔ اور گویا کہ وہ یہ سمجھا تھا کہ ہم اس پر قدرت نہ پائیں گے لیکن ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اور مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا پس اس نے ان تہ بتہ تاریکیوں میں یوں دعا کی کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ صرف آپ ہی معبود ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ آپ منزہ ہیں ہر نقص سے۔ واقعی میں ظالموں میں سے تھا کہ میں آپ کے خلاف منشاء چلا آیا۔ یہ اس کی دعا تھی جس پر ہم نے اس کی درخواست منظور کی اور ہم نے اسے غم سے نجات دی اور ہم یونہی مومنوں کو نجات دیتے ہیں جس کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔

اور زکریا علیہ السلام کو بھی ہم نے سلامت روی عطا کی تھی جب کہ انہوں نے اپنے رب سے یوں دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ مجھے میرا وارث عطا کیجئے یہ میری ایک طبعی خواہش ہے اور یوں آپ سب وارثوں سے بہتر وارث ہیں پھر آپ کے ہوتے ہوئے کسی وارث کی کیا ضرورت ہے جس پر ہم نے ان کی درخواست منظور کی اور انہیں یحیٰ بیٹا دیا اور ان کی

Marfat.com

بیوی کو جو بانجھ تھیں ان کی خاطر اولاد کے قابل بنادیا۔ یہ سب لوگ نیک کاموں میں چستی دکھلانے والے تھے اور ہم کو رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

اور ہم نے اس عورت مریم کو بھی سلامت روی عطا کی تھی جس نے اپنی ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکی جس سے اس کے بغیر باپ کے بچہ پیدا ہوا اور اس طرح ہم نے اس کو اور اس کے بیٹے کو اپنی کمال قدرت کی ایک نشانی بنایا تاکہ لوگ سمجھیں کہ ہماری قدرت مطلقہ اسباب مادیہ کی پابند نہیں ہے۔ اور ہم جو چاہتے ہیں صرف اپنے حکم سے کرتے ہیں۔ پس ان تمام باتوں سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن نئی نہیں ہے۔ بلکہ پہلے سے اللہ والے اسی تعلیم پر چلے آرہے ہیں۔ نیز ہم نے قبل از وقوع اختلاف کہہ دیا تھا کہ تمہاری یہ جماعت ایک جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔ پس تم میری ہی پرستش کرو پس یہ تعلیم بہت پہلے کی ہے۔ جس وقت کہ شرک کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ یہ تو ہماری تعلیم تھی اور لوگوں نے مختلف طریقے ایجاد کر کے آپس میں پھوٹ ڈال لی اس لئے شرک مخترع اور محدث اور لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ نہ کہ خدا کا تجویز کیا ہوا۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں جو ان کا دل چاہے کریں۔ ہم ان سے نمٹ لیں گے کیونکہ سب کو ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔

ہر نبی نے بھی اللہ ہی کو پکارا ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی اپنی تکلیف میں رب کائنات کو پکارا، اور کہا کہ مجھ سے بیماری کو الگ کر دے اور تو سب سے بہتر پر رحم کرنے والا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے بھی رب کو پکارا کہ تیرے سوا کوئی مددگار نہیں ہم کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں اسی کو پکاریں، ہر دکھ سکھ میں اسی کو یاد کریں اس کے سوا نہ تو کوئی وارث ہے اور نہ کوئی سننے والا اور جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

21/جون درس فیضان القرآن نمبر 172

سورۂ انبیاء آیت نمبر 94 تا 112 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ
وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾
حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ
اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ

Marfat.com

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا
عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ
الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ
هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى
سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾
قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

ترجمه:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پس جو شخص نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان والا ہو گا تو اس کی محنت کی ناقدری نہ ہو گی اور ہم اس کو لکھ لیتے ہیں ٥ اور جس بستی والوں کے لئے ہم نے ہلاکت مقدر کر دی ہے ان کے لئے حرام ہے کہ وہ رجوع کریں ٥ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے ٥ اور سچا وعدہ نزدیک آ لگے گا تو ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی جنھوں نے انکار کیا تھا ہائے ہماری کم بختی ہم اس سے غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم ظالم تھے ٥ بیشک تم اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے تھے سب جہنم

Marfat.com

کا ایندھن ہیں وہیں تمکو جانا ہے ہ اگر یہ واقعی معبود ہوتے تو اس میں نہ پڑتے اور سب اس میں ہمیشہ رہیں گے ہ اس میں ان کے لئے چلانا ہے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ہ بیشک جن کے لئے ہماری بھلائی کا پہلے فیصلہ ہو چکا ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے ہ وہ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے ہ ان کو بڑی گھبراہٹ غم میں نہ ڈالے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ ہے تمھارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہ جسدن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جس طرح طومار میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں جسطرح پہلے ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم اس کو کر کے رہیں گے ہ اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے ہ اس میں ایک بڑی خبر ہے عبادت گزار لوگوں کیلئے ہ اور ہم نے تمہیں دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ہ کہو کہ میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم اطاعت گزار بنتے ہو ہ پس اگر وہ اعراض کریں تو کہہ دو کہ میں تم کو صاف طور پر اطلاع کر چکا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے قریب ہے یا دور ہ بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور اس بات کو بھی جس کو تم چھپاتے ہو ہ اور مجھ کو نہیں معلوم شاید وہ تمھارے لئے امتحان ہو اور فائدہ اٹھالینے کی ایک مہلت ہو ہ پیغمبر نے کہا کہ اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا رب رحمٰن ہے اسی سے ہم ان باتوں پر مدد مانگتے ہیں جو تم بیان کرتے ہو ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کوئی ایسی حالت میں نیک کام کرے کہ وہ مومن ہو۔ تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ ہوگی۔ بلکہ اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ ہم سب کچھ لکھنے والے ہیں اور گو بلا کتاب کے بھی یہ احتمال نہیں تھا کہ اس کا کوئی عمل بھول میں آجائے کیونکہ ہمارے یہاں سہو ونسیان کو دخل ہی نہیں۔ لیکن کتابت کے بعد تو وہ احتمال اور بھی نہ رہے گا خیر یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی جو کہ ایمان لا کر اعمال صالحہ کریں۔

اور جس بستی کو ہم اس عناد کی بدولت روحانی مردہ اور قطعی طور پر کافر بنا چکے ہیں اس پر تو حرام ہے کہ وہ اپنے کفر سے لوٹے۔ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج یوں کھولے جائینگے کہ وہ ہر بلندی سے تیزی سے اتریں گے جو کہ علامت ہے قرب قیامت کی اور اسکے بعد قیامت کا سچا وعدہ آچکا ہوگا۔ وہ اپنا انکار اور حجتیں سب بھول جائیں گے اور یکا یک یہ ہوگا کہ جو لوگ کفر پر جمے ہوئے تھے ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائینگی اور وہ ہکا بکا رہ جائیں گے۔ اس وقت ان کو اپنی غلطی پر تنبہ ہوگا اور وہ کہیں گے کہ ہائے ہماری مصیبت ہم اس دن سے غفلت میں تھے غفلت میں نہیں بلکہ ہم ظالم تھے کہ ہم کو طرح طرح سے اس کے آنے کا یقین دلایا جاتا تھا اور ہم اسے نہ مانتے تھے۔ خیر اے کافرو۔ اس روز تم اور جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو سب جہنم میں جھونکے جاؤ گے یہ محض بات نہیں بلکہ واقعہ ہے اور فی الحقیقت تمہارا اس میں ورود ہوگا اس سے ضمناً یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ وہ معبود نہیں ہیں کیونکہ اگر وہ معبود ہوتے تو اس میں نہ جاتے کیونکہ اگر وہ اپنے ذاتی استحقاق سے معبود تھے تب تو دوزخ میں نہ جانا ظاہر ہے۔ اور اگر تقرب خداوندی کی وجہ سے معبود تھے۔ تو ان کا دوزخ میں جانا دلیل ہے اس کی کہ وہ مقرب نہیں ہیں۔ پس ان کی الوہیت سراسر باطل ہے خیر وہ دوزخ میں جائیں گے اور سب اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔ اس میں ان کیلئے گدھے کی سی مکروہ آواز ہوگی اور وہ اس میں شور و شغب کی وجہ سے سنتے نہ ہوں گے یہ تو کفار کی حالت ہوگی۔

Marfat.com

اور برخلاف ان کے جن لوگوں کیلئے ہماری جانب سے نیکی گزر چکی ہے اور انہوں نے ہماری توفیق سے دنیا میں نیک کام کئے ہیں۔ جیسے عامہ مومنین و انبیاء جیسے عیسیٰ و عزیر علیہما السلام یہ لوگ اس سے یوں دور ہو جائیں گے کہ وہ اس کی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ ان نعمتوں میں جن کو ان کا جی چاہے گا ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی ہاں خفیف پریشانی جو کہ قیامت کی دہشت اور انجام کے معلوم نہ ہونے سے طبعی طور پر ہوگی اس کی اور بات ہے اور وہ کوئی قابل اعتبار نہیں کیونکہ محض عارضی ہے اور فرشتے ان سے یہ کہتے ہوئے ملیں گے کہ یہ تمہارا وہ مبارک دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب تمہارے لئے سکون ہے۔ لہٰذا اب تم سکون کرو۔ یہ واقعات محض دل خوش کن باتیں نہیں ہیں بلکہ سچے واقعات ہیں۔ پس تم قیامت کو ناممکن سمجھ کر ان کا انکار نہ کرنا کیونکہ قیامت ناممکن نہیں ہے بلکہ جس روز ہم آسمانوں کو یوں لپیٹ دیں گے جیسے تحریرات کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ تو جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کو آسانی اور سہولت سے ابتداء کیا تھا یوں ہی اس روز سہولت اور آسانی سے اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جو کہ ہم پر لازم ہے۔ بلاشبہ ہم ایسا کرنے والے ہیں الغرض قیامت آنے والی ہے اور اس روز جنت انہی کو ملے گی جو خدا کے نیک بندے ہیں اور کفار کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا کیونکہ ہم نے اس مضمون کو انبیاء کی زبانی بیان بھی کر دیا ہے۔ اور بیان کے بعد کتب منزلہ میں لکھ بھی دیا ہے کہ زمین معلوم یعنی جنت کے مالک صرف میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس میں کافی تبلیغ ہے ان لوگوں کو جو اس پر اطمینان کر کے خدا کی پرستش کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو صرف تمام لوگوں پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے تا کہ آپ ان کو ان کے نفع و نقصان پر مطلع کریں۔ اور وہ منافع پر مطلع ہو کر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور نقصان سے واقف ہو کر ان سے بچیں لیکن اگر کوئی اپنی بدبختی سے اپنے کو نقصان سے نہ بچائے تو یہ خود اس کا قصور ہے اور چونکہ سب سے بڑی مضرت کی چیز شرک ہے۔ لہٰذا آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود صرف واحد ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں پس کیا تم کو اس وحدہ لاشریک کی اطاعت منظور ہے اور کیا تم شرک سے توبہ کرو گے تم کو ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ پس آپ یہ پیغام ان کو پہنچا دیجئے اب اگر وہ اس سے پیٹھ پھیریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں اس اعراض کے برے نتائج کی صحیح صحیح اطلاع کر چکا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ جس امر کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا بعید۔ بلاشبہ وہ زور سے کہی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم چھپاتے ہو اور اس لئے وہی خوب جانتا ہے کہ تمہیں کس وقت سزا دینا مناسب ہے اور میں کچھ نہیں جانتا ممکن ہے کہ یہ تاخیر تمہارا امتحان اور تم کو ایک خاص وقت تک دنیوی منافع سے نفع پہنچانا ہو جب ان باتوں پر بھی انہوں نے تکذیب ہی کی تو اس پر اللہ کے رسول نے کہا کہ اے میرے پروردگار آپ صحیح فیصلہ فرما دیجئے اور مکذبین سے یہ کہا کہ جو باتیں تم کہتے ہو ان پر ہم تو اپنے خدائے رحمان ہی سے استعانت چاہتے ہیں۔ پس وہ ہماری مدد کرے۔ اور تم کو اس تکذیب کا مزہ چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحج

سورۃ الحج مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 78اوررکوع کی تعداد 10 ہے کلمات کی تعداد1283 اورحروف کی تعداد 5432 ہے۔ اس سورۃ کا نام آیت نمبر 27 سے لیا گیا ہے، حج اسلام کا رکن ہے اس کی تفصیل اس سورۃ میں موجود ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر22 ہےاورترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 103 ہے۔

آیت نمبر1 تا38: انسان کی تخلیق جو کہ ماں کے پیٹ میں مختلف مدارج میں ہے کا تذکرہ، قیامت کا تذکرہ، بہشت کا تذکرہ ہے یہود ونصاریٰ، مجوسی، مشرک، ستارہ پرست کا تذکرہ، مسجد میں کسی کو آنے سے نہ روکا جائیگا، (میرا موقف مسجد کو تالا نہ لگائیں) نذر پوری کریں، بتوں کی پلیدی سے بچو، جھوٹی بات سے بچو، جو شخص خدا کے ساتھ کسی کو شریک بناتا ہے وہ گویا کہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک کر لیجائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے۔ ہم نے ہرامت کے لئے قربانی کا طریقہ مقرر کیا ہے جن کو اقتدار دیا جائے گا، وہ اقامت الصلوٰۃ کا نظام، زکوٰۃ کا نظام، محکمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر قائم کرتے ہیں زمین پر ہر چیز سمندر میں کشتیاں بھی اسی کے حکم سے چلتی ہیں، ہرامت کے لئے شریعت مقرر تھی، وہ لوگ اللہ کی قدر اس طرح نہیں کرتے جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔

آیت نمبر39 تا78: جہاد کی اجازت کا پہلا حکم، رسولوں کو بھیجنے کی اصل غرض وغایت کا ذکر، ہجرت کی فضیلت کا تذکرہ، جہاد کی تاکید، نماز کی ادائیگی کا حکم، زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط رکھنے کا حکم کا تذکرہ۔

Marfat.com

22/جون درس فیضان القرآن نمبر 173

سورۂ حج آیت نمبر 1 تا 10 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ١
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ
كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ
بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ٢ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ٣ كُتِبَ عَلَيْهِ
اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ٤
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا
نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ

Marfat.com

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ
اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ
بَهِيْجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْىِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾ ثَانِىَ عِطْفِهٖ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّنُذِيْقُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا بھونچال بڑی بھاری چیز ہے ٥ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور لوگ تمہیں مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے ٥ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو علم کے بغیر اللہ کے باب میں جھگڑتا ہے اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتا ہے ٥ اس کی نسبت یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا وہ اس کو بے راہ کر دے گا اور اس کو عذاب جہنم کا راستہ دکھائے گا ٥ اے لوگو! اگر تم دوبارہ جی اٹھنے کے متعلق شک میں ہو تو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی بوٹی سے شکل والی اور بغیر شکل والی بھی تا کہ ہم تم پر واضح کریں اور ہم رحموں میں ٹھہرا دیتے ہیں جو چاہتے ہیں ایک معین مدت تک پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی تک پہنچ جاؤ اور تم میں سے کوئی شخص پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی شخص بدترین عمر تک پہنچ جاتا ہے تا کہ وہ جان لینے کے بعد پھر کچھ نہ جانے اور تم زمین کو

Marfat.com

دیکھتے ہو کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تازہ ہوگئی اور ابھر آئی اور وہ طرح طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے ۞ یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۞ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ ضرور ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں اور لوگوں میں کوئی شخص ہے جو اللہ کی بات میں جھگڑتا ہے علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر ۞ تکبر کرتے ہوئے تاکہ وہ اللہ کی راہ سے بے راہ کر دے اسکے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو جلتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ۞ یہ تمھارے ہاتھ کے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۞

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو تم اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو۔ دیکھو قیامت آنیوالی ہے۔ جس میں تم کو خدا کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ تم قیامت کو ایک افسانہ یا معمولی چیز نہ سمجھو یقیناً قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے۔ اس روز ہر دودھ پلانے والی اپنے اس بچہ سے غافل ہو جائے گی جس کو دودھ پلاتی ہے اور اس کے ایسے حواس باختہ ہونگے کہ اسے اپنے بچہ کا بھی خیال نہ رہے گا اور حمل والی اپنا حمل گرا دے گی۔ اور تم لوگوں کو نشہ میں سرشار دیکھو گے اور حقیقت میں وہ نشہ میں سرشار نہ ہوں گے ہاں وہ عذاب الٰہی کے سبب بدحواس ہوں گے۔ کیونکہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے اور ان میں اتنی تاب کہاں ہے کہ وہ اسے جھیل سکیں۔ اسلئے خود رفتہ اور حواس باختہ ہوں گے۔ پس تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہیے اور اس کی مخالفت نہ کرنی چاہیے۔

اور آدمیوں میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو خدا کے معاملات میں بلا کسی علم صحیح کے بلکہ محض اپنے اوہام اور تخیلات فاسدہ کی بنا پر جھگڑتے ہیں اور قیامت اور اس کے زلزلہ کا انکار کرتے ہیں اور اس طرح ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس پر یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی سرپرستی میں آئے گا تو یہ امر یقینی ہے کہ وہ اسے گمراہ کرے گا اور اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف رہنمائی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو اگر تم کو دوبارہ زندگی کے باب میں کچھ خلجان ہو تو تم ہماری قدرت کے ان واقعات میں غور کرو جو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں مثلاً یہ کہ ہم نے تم کو اول مٹی سے پیدا کیا کیونکہ تمہارے باپ آدم مٹی سے بنے تھے پھر جو غذا تمہارے ماں باپ نے کھائی جس سے خون پیدا ہوا۔ وہ بھی مٹی ہی سے پیدا ہوئی تھی اس کے بعد تمہیں نطفہ سے پیدا کیا کیونکہ وہ غذا جو تمہارے ماں باپ نے کھائی تھی وہ اول خون بنی اور اسکے بعد خون سے منی بنی اس کے بعد اس منی کو پھر خون بنا کر تم کو خون بستہ سے پیدا کیا اس کے بعد اس خون بستہ کو گوشت کا لوتھڑا بنا کر تم کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا جو کہ بعض حالتوں میں مکمل پیدا کیا گیا تھا اور بعض حالتوں میں نامکمل پیدا کیا گیا تھا۔ تاکہ ان واقعات سے ہم تمہارے لئے اپنے کمال قدرت کے دلائل ظاہر کر دیں۔ اور ہم جس کو چاہتے ہیں اسے رحموں میں ایک میعاد معین تک ٹھہراتے ہیں اور جسے نہیں ٹھہرانا چاہتے اسے یا تو بالکل ہی نہیں رہنے دیتے۔ یا کچھ دنوں رحم میں رکھ کر اسقاط کرا دیتے ہیں اس کے بعد ہم تمہیں بچہ ہونے کی حالت میں ماں کے پیٹ سے نکالتے ہیں پھر تم کو زندہ رکھتے ہیں تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ اور تم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کو جوانی سے پہلے ہی یا جوانی کی حالت میں یا جوانی کے بعد وفات دیدی جاتی ہے اور تم میں کچھ ایسے ہیں جن کو نکمی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ جاننے کے

Marfat.com

بعد کچھ نہ جانے اور اس طرح لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم اپنی قدرت سے عالموں کو جاہل اور عاقلوں کو لایعقل بنا دیتے ہیں۔ تم ان واقعات میں غور کرو اور سمجھو کہ جو خدا ایسے عجیب کام کر سکتا ہے وہ دوبارہ آدمیوں کو پیدا نہیں کر سکتا۔

اور تم ایک وقت میں زمین کو خستہ حال دیکھتے ہو کہ میدان ہوتا ہے جسے دیکھ کر وحشت ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ حرکت کرتی اور بڑھتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما نباتات اگاتی ہے۔ اب تم سوچو کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے یہ صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا ایک واقعی ذات ہے اور تمام کمالات اس میں واقعی طور پر موجود ہیں اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی خلجان کی بات نہیں۔ اور یہ بھی یقینی ہے کہ خدا ان مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں مدفون ہیں الغرض قیامت کا آنا یقینی اور دلائل صحیحہ سے ثابت ہے۔

اور برخلاف قطعی دلائل کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے کاموں میں بلا کسی علم صحیح کے اور بلا کسی ہدایت کے اور بلا کسی روشن کتاب کے متکبرانہ انداز سے گردن موڑ کر اس غرض سے جھگڑا کرتے ہیں کہ لوگوں کو خدا کی راہ سے بھٹکا دیں ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے۔ اور قیامت میں ہم اسے آگ کا عذاب چکھا دیں گے کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو تو اپنے ہاتھوں کر چکا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے کہ انہیں ناحق سزا دے پس اگر تو جرم نہ کرتا تو تجھے یہ سزا کیوں دی جاتی۔ یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی جو قیامت پر شبہات کرتے تھے۔

قیامت کے متعلق جس قسم کا بھی شبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ دور کر لیں۔ جزا اور سزا کا دن آنے والا ہے۔ معمولی سے معمولی نیکی کا بھی اجر ملے گا۔ اور معمولی سے معمولی برائی کا بھی سزا کا تعین کیا جائے گا۔ اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی۔ اور نہ کوئی یہ سمجھے کہ آج میرا چھٹکارا ہو جائیگا۔ یا پھر لوگوں کے تصور میں شاید یہ ہے کہ اب اس زندگی سے بعد کچھ نہیں ہوگا سب خیال ہے۔ اسکے بعد حساب ہوگا۔ اور ہر ایک نے اس حساب سے گزرنا ہے۔ اللہ پاک محشر کے دن سرخرو فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/جون درس فیضان القرآن نمبر 174

سورۂ حج آیت نمبر 11 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ
اللهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ﰳاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا
يَنْفَعُهٗ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ
اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ط لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللهَ
يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ
اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ
مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ
اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ
نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ
بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا
اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور لوگوں میں کوئی ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے پس اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچا تو وہ اس عبادت پر قائم ہو گیا اور اگر کوئی آزمائش پیش آئی تو الٹا پھر گیا اس نے دنیا بھی کھو دی اور آخرت بھی یہی کھلا ہوا خسارہ ہے ٥ وہ خدا کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اس کو نقصان پہنچا سکتی اور نہ اس کو نفع پہنچا سکتی یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہے ٥ وہ ایسی چیز کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع

سے قریب تر ہے کیسا برا کارساز ہے اور کیسا برا رفیق ٥ بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے ٥ جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ خدا دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہیں کرے گا تو اس کو چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک تانے پھر اس کو کاٹ ڈالے اور دیکھے کہ کیا اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور کرنے والی بنتی ہے ٥ اور اس طرح ہم نے قرآن کو کھلی کھلی دلیلوں کے ساتھ اتارا ہے اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے ٥ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے یہودیت اختیار کی اور صابئی اور نصاریٰ اور مجوسی اور جنھوں نے شرک کیا اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے روز فیصلہ فرمائیگا بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے ٥ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کے آگے سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے انسان اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے اور جس کو خدا ذلیل کردے تو اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے ٥ یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا پس جنھوں نے انکار کیا ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا ٥ اس سے ان کے پیٹ کی چیزیں تک گل جائیں گی اور کھالیں بھی ٥ اور ان کے لئے وہاں لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے ٥ جب بھی وہ گھبرا کر اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیئے جائیں گے اور چکھتے رہو جلنے کا عذاب ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی شکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ صرف اس حالت میں خدا کی پرستش کرتے ہیں کہ انہیں فائدہ ہی فائدہ ہو اور نقصان نہ ہو اب اگر انہیں کوئی بہتری لاحق ہوئی تب وہ اس کے سبب مطمئن اور اسلام پر قائم ہیں اور اگر انہیں کوئی امتحان لاحق ہوا اور تکلیف پہنچی تو اپنی پہلی ہی روش پر پلٹ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی دنیا یوں کہ اسلام کے دینوی منافع سے محروم ہوئے اور آخرت کا کھونا تو ظاہر ہی ہے یہی کھلا ہوا گھاٹا ہے۔ کہ نہ دنیا ہی ملی نہ دین خدا بچائے ایسے خسران سے یہ لوگ اسلام سے پھر کر خدا کے سوا ایسی چیزوں کو پکارتے ہیں جو کہ نہ ان کو نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ نفع پہنچاتی ہیں۔ یہی وہ گمراہی ہے جو ہدایت سے بہت دور ہے نیز یہ لوگ ان کو پکارتے ہیں جن کا واقعی ضرر ان کے خیالی نفع سے اقرب ہے بھلا اس سے زیادہ کیا گمراہی ہوگی واقعی جس کا ضرر اس کے نفع سے اقرب ہو وہ نہایت برا سرپرست اور بہت برا ساتھی ہے کیونکہ وہ ان کو تباہی میں ڈالیگا۔ برخلاف حق تعالیٰ کے کہ وہ نہایت عمدہ سرپرست اور نہایت عمدہ ساتھی ہے۔

یقیناً اللہ رب العزت ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی کیونکہ اللہ قادر مطلق اور مختار مطلق ہے اور اس لئے جو چاہتا ہے کرتا ہے برخلاف ان کے معبودوں کے کہ وہ مجبور محض ہیں اور اپنے پجاریوں کو کچھ بھی نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں ان سے یہ ضرر ضرور پہنچتا ہے کہ ان کی پرستش سے خدا ناخوش ہوتا ہے اور وہ ان پجاریوں کو سزا دیتا ہے۔ پس لوگوں کو ایسے ناکارہ معبودوں کو چھوڑ کر خدا کی پرستش کرنا چاہیے کہ وہ ان کو اس کا بہتر معاوضہ دے گا۔

لیکن جو کوئی یہ سمجھے کہ خدا کی پرستش کی ضرورت نہیں خدا اس کی دنیا و آخرت میں کچھ مدد نہ کرے گا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے جو

Marfat.com

کہ اسلام سے مرتد ہو جاتے ہیں تو اسے چاہیے کہ آسمان کی جانب کسی شئے میں رسی تانے پھر پھانسی لے لے اس کے بعد دیکھے کہ آیا اس کی تدبیر ان باتوں کو دور کرتی ہے۔ جو اس کو ناگوار ہیں خلاصہ یہ کہ ایسے شخص کو بت تو کوئی نفع پہنچا ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ عاجز ہیں۔ اور خدا کی جانب سے وہ بدگمان ہے۔ تو اب اسے چاہیے کہ پھانسی کھا کر مر جائے۔ پھر دیکھے کہ اس سے بھی تکالیف دور ہوتی ہیں یقیناً نہ ہوں گی۔ تو اب بجز اس کے اس کیلئے کوئی صورت نہیں کہ وہ ایمان لا کر رضا و تسلیم اختیار کرے۔ بس اسی میں اس کیلئے بہتری ہے اور کوئی صورت اس کے لئے مفید نہیں۔ الغرض یہ آیات بینات ہیں جن کو ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے اور یوں ہم نے اس قرآن کو آیات بینات کی شکل میں نازل کیا ہے۔ جس کا نمونہ تمہارے سامنے ہے مگر بد بخت لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور یہ بات یقینی ہے کہ خدا اسی کو ہدایت کرتا ہے جو وہ ہدایت طلبی کے سبب ہدایت دینا چاہیے یا جو کہ خود ہدایت حاصل کرنا چاہے۔

یقیناً جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور جو صابی ہیں اور جو نصاری ہیں اور جو مجوس ہیں اور جو مشرک ہیں جو کہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں اور اپنے اپنے مسلک کو اچھا بتلاتے ہیں۔ دنیا میں تو ان کے درمیان دلائل سے فیصلہ کر ہی دیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ مسلمان حق پر ہیں لیکن دوسرے لوگ اپنی جہالت سے اسے نہیں مانتے اب حق تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں اور اس لئے وہ ہر ایک کے مسلک کو بخوبی جانتے ہیں۔

اے مخاطب کیا تو نہیں سمجھتا کہ تمام آسمان والے اور تمام زمین والے۔ اور بالخصوص سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور تمام زمین پر چلنے والے جانور اور بہت سے آدمی حق تعالیٰ کے سامنے سرفگندہ اور اس کے مطیع ہیں اس سے بڑھ کر حق تعالیٰ کی الوہیت اور اس کے تفرد اور اسلام کی حقانیت کی کیا دلیل ہوسکتی ہے خیر یہ تو ان کی حالت ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ ان پر عذاب سوار ہے اور اس لئے باوجود اطاعت اضطراری کے اطاعت اختیاری سے گریز کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے سوء اختیار کے سبب خدا نے ذلت دی ہے اور جس کو خدا ذلت دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں اس لئے یہ بد بخت ذلیل ہی رہیں گے۔

الغرض یہ دونوں گروہ مسلمان اور مخالفین اسلام دو فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑتے ہیں ایک فریق کہتا ہے کہ صرف خدا کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اور دوسرا فریق اس سے اختلاف کرتا ہے پس جو کافر ہیں اور خدائے واحد کی اطاعت کرنا منظور نہیں کرتے ان کیلئے آگ کے کپڑے تراشے جائیں گے۔ ان کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں جل جائیں گی اور ان کیلئے لوہے کے آنکس ہوں گے جن سے ان کو مارا جائے گا جب کبھی وہ غم کے سبب اس سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں واپس کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب خوب چکھو یہ تو کفار کی حالت تھی۔

اب مسلمانوں کی حالت سنو ان کی حالت یہ ہے کہ ان کیلئے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم میں سب کو رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

24/جون درس فیضان القرآن نمبر 175

سورۂ حج آیت نمبر 23 تا 38 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ
الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ
لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ
بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ
وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا
الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ۫ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ
وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَۗ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ
فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰى
عَلَیْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ
الزُّوْرِۙ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ
مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَۗ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۠ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْاؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَۙ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی
الصَّلٰوةِۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ
مِّنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا صَوَآفَّۚ
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّؕ

Marfat.com

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ
یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا اللہ ان کو ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہوگی اور ان کو پاکیزہ قول کی ہدایت بخشی گئی تھی اور ان کو خدائے حمید کا راستہ دکھایا گیا تھا٭ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لئے بنایا ہے جس میں مقامی باشندے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں اور جو اس مسجد میں راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے ٥ اور جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتادی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں کے لئے اور قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے ٥ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تمہارے پاس آئیں گے پیروں پر چل کر اور دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر جو کہ دور دراز راستوں سے آئیں گے ٥ تا کہ وہ اپنے فائدہ کی جگہوں پر پہنچیں اور چند معلوم دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انھیں بخشے ہیں پس اس میں سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ٥ تو چاہیے کہ وہ اپنا میل کچیل ختم کر دیں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں ٥ یہ بات ہو چکی اور جو شخص اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا تو وہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمھارے لیے چوپائے حلال کر دئے ہیں سوا ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاچکے ہیں تو تم بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ کی طرف یکسو رہو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر چڑیاں اس کو اچک لیں یا ہوا اس کو کسی دور دراز مقام پر لے جا کر ڈال دے ٥ یہ بات ہو چکی اور جو شخص اللہ کے شعائر کا پورا لحاظ رکھے گا تو یہ دل کے تقوی کی بات ہے ٥ تمہیں ان سے ایک مقرر وقت تک فائدہ اٹھانا ہے پھر ان کو قربانی کے لئے قدیم گھر کی طرف لے جانا ہے ٥ اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کرنا مقرر کیا تا کہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا کیے ہیں پس تمھارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے تو تم اس کے فرمانبردار رہو اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دو ٥ جن کا حال یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جو ان پر پڑے ان کو سہنے والے اور نماز کی پابندی کرنے والے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں ٥ اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے

Marfat.com

اللہ کی یادگار بنایا ہے ان میں تمھارے لئے بھلائی ہے پس ان کو کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور بے سوال محتاج اور سائل کو کھلاؤ اس طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا تا کہ تم شکر ادا کرو اور اللہ کو ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون بلکہ اللہ کو صرف تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے اس طرح اللہ نے ان کو تمھارے لئے مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بخشی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو اور نیکی کرنے والوں کو خوش خبری دے دو وہ بیشک اللہ ان لوگوں کی مدافعت کرتا ہے جو ایمان لائے بیشک اللہ بدعہدوں اور ناشکروں کو پسند نہیں کرتا ہ

تشریح: ایمان داروں کی جزاء کو ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے۔ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا یہ سب کچھ تو آخرت میں ہوگا اور دنیا میں ان کو یہ فضیلت ہے کہ ان کو اچھی بات کلمہ توحید وغیرہ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ یہ تو عام کفار اور مومنین کے حالات تھے۔

اب خاص طور پر مشرکین مکہ کی حالت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو کہ دوسروں کو خدا کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ اس میں شہر کے رہنے والے دونوں برابر ہیں یہ لوگ اس کے بارے میں زیادتی کرنے والے ہیں اور جو کوئی اس کے باب میں ناحق طور پر زیادتی کے ساتھ کسی بات کا ارادہ کرے گا ہم اسے سخت تکلیف دہ عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور یہ لوگ جو اپنے لئے اتباع ابراہیم کا حیلہ تراشتے ہیں۔ سو یہ سب غلط ہے کیونکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان باتوں کا حکم نہیں دیا تھا جو یہ لوگ کرتے ہیں بلکہ جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی جگہ میں لا کر رکھا تھا اور ان کو خانہ کعبہ کی عمارت کا حکم دیا تھا۔ تو اس وقت ہم نے انہیں حکم دیا تھا کہ دیکھنا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا نہ اس میں حسی نجاست کا گذر ہونا چاہیے۔ نہ معنوی نجاست کا جیسے بت پرستی وغیرہ۔

اور تمام لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تمہارے پاس پیادہ اور ہر ایسے دبلے اونٹ پر جو کہ ہر راہ دور سے آئیں گے سوار ہو کر اس غرض سے تمہارے پاس آئیں گے کہ اپنے دینی منافع کے سامنے آموجود ہوں اور چند گنتی کے دنوں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں تاریخوں میں ذبح کے وقت ان مویشیوں پر جو اللہ نے ان کو کھانے کو دیئے ہیں خدا کا نام لیں نہ کہ بتوں کا پھر جبکہ وہ خدا کے نام سے ان جانوروں کی قربانی کر چکیں تو اب تم کو اجازت ہے کہ تم ان میں سے خود بھی کھاؤ بشرطیکہ دم جنایت یا نذر نہ ہو اور مصیبت زدہ محتاجوں کو بھی کھلاؤ پھر ان کو چاہیے کہ وہ بال وغیرہ منڈوا کر اور ناخن وغیرہ کٹوا کر اپنا میل کچیل صاف کریں۔ اور ان کو چاہیے کہ اپنی منتیں بھی پوری کریں۔ بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہوں اور اس پرانے گھر کا طواف کریں یہ تھیں وہ باتیں جو ابراہیم علیہ السلام سے کہی گئی تھیں جن کی لوگوں کو پابندی کرنی چاہیے اور جو کوئی خدا کی قابل احترام باتوں کا احترام کرے تو وہ اس کے رب کے یہاں اس کیلئے نہایت اچھا ہے اور اس کا اس کو بہتر نتیجہ ملے گا اور دیکھو تمہارے لئے مویشی حلال کئے گئے ہیں جیسا کہ سورۂ مائدہ اور سورۂ انعام میں تم کو معلوم ہو چکا ہے پس تم بتوں کی گندگی سے بھی بچنا ایسا نہ کہ تم ان کے نام پر یا ان کے تھانوں پر ذبح کرنے لگو اور غلط بات سے بھی پرہیز کرنا اور یہ نہ کہنا کہ یہ فلاں بت کا ہے اور یہ فلاں کا ہے۔ الی غیر ذلک من

Marfat.com

الخرافات. بحالیکہ تم خدا کی طرف جھکے ہوئے اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرنے والے ہو۔
یاد رکھو کہ جو کوئی خدا کے ساتھ کسی کو شریک بنائے تو گویا کہ وہ آسمان سے گرا ہے جس کو پرندے اچک لیجاتے ہیں۔ یا اسے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ میں لیجا ڈالتی ہے کیونکہ جس طرح گرنے والے میں دو باتیں ہیں ایک بلندی سے پستی کی طرف آنا اور دوسرے مقصد سے بہت دور ہو جانا۔ اسی طرح شرک میں بھی یہ دونوں باتیں ہیں کہ وہ اوج ہدایت سے قعر ضلالت میں گرتا ہے اور اپنے مقصد سے بہت دور نکل جاتا ہے لہٰذا تم کو شرک سے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔
یہ باتیں شعائر اللہ میں سے ہیں جن کا تم کو احترام کرنا چاہیے۔ اور جو کوئی شعائر الٰہیہ کا احترام کرے تو اس کا ایسا کرنا بڑی خوبی کی بات ہے۔ کیونکہ وہ دلوں کے تقویٰ سے ناشی ہے اور اس سے بڑھ کر کیا خوبی ہوگی کہ آدمی کے دل میں تقویٰ اور خدا کا خوف ہو۔
خیر یہ تو ایک ضمنی مضمون تھا۔ اب اصل سنو تمہارے لئے ان میں ایک خاص وقت تک مختلف منافع ہیں پس تم اس وقت تک ان سے منافع حاصل کرو اس کے بعد دوسری بات جو پہلی بات سے مہتم بالشان ہے وہ یہ ہے کہ قربانی کیلئے ان کی جگہ قدیم گھر خانہ کعبہ کی جانب کل حرم ہے پس جبکہ تم انہیں قربانی کے لئے لانا چاہو۔ تو وہاں لاؤ
اور ہم نے ہر گروہ کیلئے قربانی مقرر کی ہے تا کہ وہ لوگ ان مویشیوں پر جو اس نے ان کو کھانے کو دیئے ہیں ذبح کے وقت خدا کا نام لیں اور کسی بت وغیرہ کا نام نہ لیں کیونکہ تمہارا معبود معبود واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں پس تمہیں اسی کی اطاعت چاہیے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے نہ ذبح میں اور نہ کسی اور عبادت میں اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ خدا کے سامنے ہونے والے لوگوں کو خوشخبری دیجئے جن کی یہ حالت ہے کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو کہ ان تکالیف پر صبر کرتے ہیں جو ان کو پہنچیں۔ اور جو کہ نماز کو باقاعدہ ادا کرنیوالے ہیں۔ اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
اور ہم نے ہر امت کیلئے قربانی مقرر کی ہے اور ہم نے تمہارے لئے اونٹوں کو شعائر الٰہیہ میں سے بنایا ہے۔ تمہارے لئے ان میں بڑی دولت ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے تم کو حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے پس تم ایسی حالت میں کہ وہ کھڑے ہوں ان پر خدا کا نام لیا کرو اور خدا کا نام لے کر نحر کیا کرو پھر جبکہ ان کی کروٹیں زمین پر ٹھہر جائیں اور ان کی جان نکل جائے تو تم خود بھی ان میں سے کھاؤ اور جو حاجت مند صاحب قناعت ہیں اور اس لئے مانگنے نہیں آئے ان کو بھی کھلاؤ اور ان کو بھی جو مانگنے آئے ہیں دیکھو یوں ہم نے ان کو تمہارا مسخر بنا دیا ہے کہ تم ان کی جان تک لے لیتے ہو ورنہ اگر ہم مسخر نہ کرتے تم ایسا نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ یہ بھی ممکن تھا کہ خود تم کو ان کا مسخر کر دیتے امید ہے کہ تم ہماری اس نعمت کی قدر کرو گے اور کفران نعمت نہ کرو گے۔
اس جگہ یہ بات بھی ضمناً سمجھ لینی چاہیے کہ خدا کے پاس نہ محض ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کی خون ہاں اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچے گا پس جو قربانیاں تقویٰ کے ساتھ کی جائیں وہ تو مقبول ہیں اور جو بلا تقویٰ کے کی جائیں وہ غیر مقبول پس تم کو تقویٰ کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ قربانی کی ضرورت نہیں۔ اور صرف تقویٰ کافی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں قربانی واجب ہے۔ اس صورت میں قربانی نہ کرنے میں تقویٰ ہی متحقق نہیں ہو سکتا۔ پھر کافی کیا چیز ہوگی۔ الغرض یوں ہم نے ان کو تمہارا مسخر کیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں ان کو قربان کرتے اور حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتے ہو۔ اور ایسا اس لئے کیا تا کہ تم

Marfat.com

اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو۔ کہ اس نے تم کو ان پر قابو پانے اور ان کو ذبح کرنے اور اس طرح حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی طرف راہنمائی کی اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان نیک کام کرنے والوں کو خوشخبری دیجئے جو کہ اس پر حق تعالیٰ کی بڑائی کریں اور اس کی ہدایت پر عمل کریں۔

مشرکین لوگوں کو خدا کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں اور اس کیلئے وہ قتل وقتال سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ لہٰذا کہا جاتا ہے کہ یقیناً حق تعالیٰ مومنین کی طرف سے مدافعت کریں گے کیونکہ حق تعالیٰ کسی خیانت پیشہ کفر شعار کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے وہ اس خیانت اور کفر کو گوارا نہیں کرتے کہ مسجد حرام پر ناحق قبضہ کر کے خدا کے فرمان برداروں کو اس سے روکا جائے اور ان کو طرح طرح سے ایذائیں دی جائیں۔

آج کے درس میں حج کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ جو صاحب خیر لوگوں پر فرض ہے۔ میرے نزدیک موجودہ دور میں لوگوں کو حج وعمرہ کرنے کیلئے کوشش کیے جانا چاہیے۔ اور خاص طور پر علماء اور مشائخ عظام کو بیت اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر کرنا چاہیے۔ اسی طرح تاجر لوگوں کو بھی یہ سفر کرنا چاہیے۔ اس کے کئی فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری بھی لگ جائے گی۔ اور دنیاوی فائدے بھی خوب ہونگے۔ برکتیں اور رحمتیں نازل ہونگی۔ اللہ تعالیٰ اس کیفیت کا سب کو حامل بنائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

25/جون درس فیضان القرآن نمبر 176

سورۂ حج آیت نمبر 39 تا 57 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ
لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا
رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ
وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ
إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِن
يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَ
قَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ
فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾ فَكَأَيِّن

Marfat.com

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا
وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى
الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ
وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ
الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِىْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ
اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى
الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لا لِّيَجْعَلَ
مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ لا وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

Marfat.com

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جا رہی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے ٥ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے صرف اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے ڈھا دیے جاتے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے بیشک اللہ زبردست ہے زور والا ہے ٥ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم زمین میں غلبہ دیں تو وہ نماز کا اہتمام کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے ٥ اور اگر وہ تمھیں جھٹلائیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود جھٹلا چکے ہیں ٥ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط ٥ اور مدین کے لوگ بھی اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا پھر میں نے منکروں کو ڈھیل دی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا پس کیسا ہوا میرا عذاب ٥ پس کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا اور وہ ظالم تھیں پس اب وہ اپنی چھتوں پر الٹی پڑی ہیں اور کتنے ہی بیکار کنوئیں اور کتنے پختہ محل جو ویران پڑے ہوئے ہیں ٥ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ ان سے سمجھتے یا ان کے کان ایسے ہو جاتے کہ وہ ان سے سنتے کیوں کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں ٥ اور یہ لوگ تم سے عذاب کے لئے جلدی کئے ہوئے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف کرنے والا نہیں ہے اور تیرے رب کے یہاں کا ایک دن تمھارے شمار کے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے ٥ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو میں نے ڈھیل دی اور وہ ظالم تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ٥ کہو کہ اے لوگو میں تمھارے لیے ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ٥ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کیلئے دوڑے وہی دوزخ والے ہیں ٥ اور ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول اور نبی بھیجا تو جب اس نے کچھ پڑھا تو شیطان نے اس کے پڑھنے میں ملا دیا پھر اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو پختہ کر دیتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے ٥ تا کہ جو کچھ شیطان نے ملایا ہے اس سے وہ ان لوگوں کو جانچے جن کے دلوں میں روگ ہے

Marfat.com

اور جن کے دل سخت ہیں اور ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور نکل گئے ہیں ٥ اور تا کہ وہ جن کو علم ملا ہے جان لیں کہ یہ فی الواقع تیرے رب کی طرف سے ہے پھر وہ اس پر یقین لائیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں اور اللہ ایمان لانے والوں کو ضرور سیدھا رستہ دیکھاتا ہے ٥ اور انکار کرنے والے لوگ ہمیشہ اس کی طرف سے شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ اچانک ان پر قیامت آجائے یا ایک منحوس دن کا عذاب آجائے ٥ اس دن سارا اختیار صرف اللہ کو ہوگا وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا پس جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے ٥ اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے ٥

تشریح: جن مسلمانوں سے ناحق جنگ کی جاتی ہے ان کو اس بناء پر جنگ کی اجازت دی جاتی ہے کہ ان پر بہت کچھ ظلم کیا گیا ہے اور صبر کی بھی حد ہوتی ہے جب وہ باز ہی نہیں آتے تو آخر کہاں تک صبر کیا جائے۔ پس ان کو چاہیے کہ وہ شوق سے اپنے دشمنوں سے جنگ کریں اور اطمینان رکھیں کہ خدا ان کی مدد کرے گا کیونکہ حق تعالیٰ کو ان کی مدد کی پوری قوت ہے ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن کو ان کے گھروں سے بلا کسی حق کے نکالا گیا ہے بجز اس جرم کے کہ وہ کہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور چونکہ نکالنے والوں کی یہ صریح زیادتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے اجازت جنگ بالکل مناسب ہے لہٰذا ان کو چاہیے کہ خوب جی کھول کے لڑیں تا کہ ان کا دین محفوظ رہے کیونکہ دین کی حفاظت کیلئے جنگ ایک ضروری شے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک عبادت گاہیں موجود ہیں۔

اور اگر اللہ تعالیٰ ایک دوسرے سے مدافعت نہ کرتے اور خدا پرستوں کو کفار پر حملہ کی اجازت نہ دیتے تو راہبوں کے خلوت خانے اور معابد یہود اور معابد نصاریٰ اور مساجد جن میں اللہ کی بہت یاد کی جاتی ہے سب ڈھا دیئے جاتے اور مشرکین ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑتے۔ اس لئے خدا کے نام لینے والوں کو مخالفین کی مدافعت کی اجازت دینا ضروری تھا۔ پس مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پوری مدافعت کریں اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زبردست اور قابو یافتہ ہے اس لیے اس کو ان کی مدد کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔

ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن کی یہ حالت ہے کہ اگر ہم ان کو زمین میں قوت دیدیں گے تو وہ باقاعدہ نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھی باتوں کا حکم کریں گے اور بری باتوں سے روکیں گے نہ کہ مشرکین کی طرح بت پرستی کفر فسق وفجور وغیرہ۔ پس یہ بھی اسی کو مقتضی ہے کہ ان کو جنگ کی اجازت دی جائے تا کہ دنیا سے شر دفع ہو اور خیر کا دور دورہ ہو اور اخیر تمام کاموں کا اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اس لئے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ان کی تمام مزاحمتوں کا ماحصل آپ کی تکذیب ہے۔ اس لئے آپ سے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان کو سزا کیلئے تیار رہنا چاہیے اور ہماری مہلت سے دھوکا نہ کھانا چاہیے کیونکہ ان سے پہلے قوم نوح علیہ السلام اور عاد علیہ السلام اور ثمود علیہ السلام اور قوم ابراہیم علیہ السلام اور قوم لوط علیہ السلام اور مدین کے رہنے والے تکذیب کر چکے ہیں اور موسیٰ کی بھی تکذیب کی گئی تھی۔ جس پر میں نے ان کافروں کو اول مہلت دی اس کے بعد انہیں پکڑ لیا۔ پھر دیکھو کہ ہمارا عذاب کیسا زبردست تھا۔

Marfat.com

الغرض کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے ان کو ایسی حالت میں تباہ کر دیا کہ وہ ظالم تھیں اور اب اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور کتنی ہی بیکار کنویں ہیں اور کتنے ہی پختہ محل ہیں کہ ہم نے انہیں ویران کر دیا کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ ان تباہ شدہ بستیوں کی حالت دیکھیں اور اس ذریعہ سے انہیں ہوش آئے اور انہیں ایسے دل حاصل ہوں جن سے وہ سمجھیں یا ایسے کان حاصل ہوں جن سے وہ سنیں۔ کیونکہ درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو کہ سینوں میں ہوتے ہیں لہٰذا ان کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آنکھیں درست ہیں اس لئے ہم اندھے نہیں۔ کیونکہ ان کے دل اندھے ہیں اور اس لئے انہیں ان کی بینائی کی درستی کی ضرورت ہے۔ جس کا علاج گزشتہ عبرتوں کا دیکھنا ہے اور جب وہ اس قسم کی باتیں سنتے ہیں تو وہ تم سے جلدی عذاب کی درخواست کرتے ہیں جس کا منشا ان کا انکار ہے۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ خلاف نہ کرے گا۔

اور گو وہ اس میں دیر سمجھتے ہیں مگر خدا کے نزدیک اس میں دیر ہی نہیں ہے کیونکہ آپ کے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تمہارے شمار سے ہزار برس اس لئے جو چیز تمہارے حساب سے ہزار برس میں ہو وہ خدا کے لحاظ سے گویا ایک دن میں ہوئی جیسے چیونٹی کو ایک میل کی مسافت ہزاروں میل کی برابر ہے۔ مگر آفتاب کو وہ مسافت ایک قدم کی برابر بھی نہیں اور ایک دن کی ایک ہزار سال سے تطبیق محض تقرب کیلئے ہے۔ اور تحدید مقصود نہیں ورنہ حق تعالیٰ کے لحاظ سے تو کروڑ برس بھی ایک لحہ سے کم ہیں۔ الغرض دیر ہونے کی بنا پر ان کا انکار بالکل بیجا ہے۔ اور ہم نے کتنی بستیوں کو ایسی حالت میں اول مہلت دی ہے کہ وہ ظلم پر کمر بستہ تھے پھر ہم نے انہیں پکڑ لیا ہے اور بالفرض عذاب نہ بھی آئے تو کیا آخر کبھی نہ کبھی تو مرو گے اس وقت ہمارے پاس آؤ گے۔ ہم اس وقت تم سے سمجھ لیں گے کیونکہ واپسی تو ہماری ہی طرف ہے۔

خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں صرف تمہیں ڈرانے والا ہوں اور عذاب کا لانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ کام صرف خدا کا ہے۔ وہ جس وقت چاہے گا اس وقت لائے گا اب جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لئے مغفرت گناہاں اور عمدہ روزی ہے جو کہ انہیں جنت میں ملے گی۔

آپ جو یہ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ان بیہودہ باتوں سے باز آئیں اور خدا کی آیتوں میں لایعنی شکوک وشبہات نہ کریں۔ اور ان کے ایسا نہ کرنے سے آپ کو رنج اور کلفت ہوتی ہے اس لئے آپ سے کہا جاتا ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی جو رسول اور جو نبی بھیجا ہے۔ اس کی یہی حالت تھی کہ جب اس نے ایسی آرزو کی تو شیطان نے اس کی اس آرزو میں وساوس وشبہات ڈالے۔ جن کی بناء کفار ابطال آیات سے باز نہ آئے پس یہی برتاؤ شیطان کا آپ کے ساتھ ہے۔ سو حق تعالیٰ ان شکوک وشبہات کو جو شیطان کافروں کے دلوں میں ڈالتا ہے میٹ دے گا اس کے بعد وہ اپنی آیات کو اپنے طرز عمل سے مضبوط اور پختہ کر دے گا مثلاً وہ عذاب کی تکذیب کرتے ہیں اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں سو حق تعالیٰ اس کے وقت پر انہیں عذاب میں مبتلا کرے گا اور شیطانی شبہات سب گاؤ خورد ہو جائیں گے اور حق تعالیٰ کی آیتیں بالکل پختہ ہو جائیں گی کہ ان میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہ رہے گی پس آپ ان کے شکوک وشبہات کی ذرا پروا نہ کریں۔

شیطان کو اس کا موقع اس واسطے دیا جاتا ہے تا کہ حق تعالیٰ ان شکوک وشبہات کو جو شیطان ڈالے ان لوگوں کیلئے موجب عذاب بنا دے جن کے دلوں میں روگ ہے۔ اور جن کے دل سخت ہیں کیونکہ وہ اپنے مرض قلبی اور سنگدلی کی وجہ سے ان شکوک وشبہات

Marfat.com

کو قبول کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ عذاب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ جو سراسر ہٹ دھرمی سے ایسے معاندانہ شکوک وشبہات کرتے ہیں ایسی مخالفت میں مبتلا ہیں۔ جو موافقت سے بہت دور ہے۔ اور اس لئے ایسا کیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے ان شکوک وشبہات کو رد کریں اور جانیں کہ وہ جو خدا نے کہا ہے بالکل صحیح اور ان کے رب کی جانب سے ہے۔ پس وہ اسے مانیں اور اس کے سامنے ان کے دل پست ہو جائیں اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لے آئے ہوں خدا ان کو سیدھے رستہ کی جانب رہنمائی کرنے والا ہے کیونکہ ان کا ایمان لانا سیدھا راستہ ہے۔ جو خدا نے انہیں بتایا ہے اور ان کو اس تک پہنچایا ہے۔

اور یہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ جو کفر پر مصر ہیں اس کے متعلق ہمیشہ شک میں رہیں گے تا آنکہ ان کے پاس اچانک قیامت آ پہنچے۔ یا ان کے پاس ایک سخت دن کا عذاب آ پہنچے اس روز خاص حکومت خدا کی ہوگی اور کسی کو اتنا بھی اختیار نہ ہوگا جتنا کہ دنیا میں ان کو دیا گیا ہے اس روز وہ ان کے درمیان فیصلہ کریگا اب جو لوگ کسی وقت ایمان لے آئے ہیں اور انہوں نے ایمان لا کر اچھے کام کئے ہیں جو کہ مقتضائے ایمان ہے وہ تو نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے اور جنہوں نے برابر کفر کیا ہے اور ہماری آیتوں کو برابر جھٹلاتے رہے ہیں پس یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ساری بنی نوع انسان کے لیے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نسل انسانی کو ہدایت دینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان والے ہیں اور پھر عمل نیک کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہیں گے۔ اور انہیں درگزر کرتے رہیں گے۔ اور انہیں جو رزق ملے گا وہ عزت والا رزق ہوگا۔ اور اس میں برکت بھی برکت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو برکت والا رزق نصیب کرے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

26/جون درس فیضان القرآن نمبر 177

سورۂ حج آیت نمبر 58 تا 78 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۵۸)
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (۵۹)
ذٰلِكَ ج وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (۶۰) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ (۶۱) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۶۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ز فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ط اِنَّ
اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ (۶۳) ج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط

Marfat.com

وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا
فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ
أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ؕ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ أَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ إِنَّ
الْإِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا
يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلٰى رَبِّكَ ؕ إِنَّكَ لَعَلٰى
هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾
اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ؕ إِنَّ
ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ
يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ
مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ إِنَّ

Marfat.com

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝٧٣ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٧٤ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٧٥ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٧٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۩ ۝٧٧ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ
هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٧٨ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنا وطن چھوڑا پھر وہ قتل کردئے گئے یا وہ مر گئے اللہ ضرور ان کو اچھا رزق دے گا اور بیشک اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ٥ وہ ان کو ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ راضی ہوں گے اور بیشک اللہ جاننے والا حلم والا ہے ٥ یہ ہو چکا اور جو شخص بدلہ لے ویسا ہی جیسا اس کے ساتھ کیا گیا تھا اور پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا بیشک

Marfat.com

اللہ معاف کرنے والا درگزر کرنے والا ہے ۞ یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۞ یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ سب باطل ہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں اور بیشک اللہ ہی سب سے اوپر ہے سب سے بڑا ہے ۞ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین سرسبز ہوگئی بیشک اللہ باریک بین ہے خبر رکھنے والا ہے ۞ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے بیشک اللہ ہی ہے جو بے نیاز ہے تعریفوں والا ہے ۞ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے زمین کی چیزوں کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور کشتی کو بھی وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور وہ آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر یہ کہ اس کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر نرمی کرنیوالا مہربان ہے ۞ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا بیشک انسان بڑا ہی ناشکر ہے ۞ اور ہم نے ہرامت کے لئے ایک طریقہ مقرر کیا کہ وہ اس کی پیروی کرتے تھے پس وہ اس معاملہ میں تم سے جھگڑا نہ کریں اور تم اپنے رب کی طرف بلاؤ یقیناً تم سیدھے راستہ پر ہو ۞ اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو ۞ اللہ قیامت کے دن تمھارے درمیان اس چیز کا فیصلہ کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو ۞ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے سب کچھ ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کے لئے آسان ہے ۞ اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور نہ ان کے بارے میں ان کو کوئی علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۞ اور جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم منکروں کے چہرے پر برے آثار دیکھتے ہو گویا کہ وہ ان لوگوں پر حملہ کردیں گے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنارہے ہیں کہو کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بدتر چیز کیا ہے وہ آگ ہے اس کا اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جنھوں نے انکار کیا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ۞ اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اسکو غور سے سنو تم لوگ خدا کے سوا جس چیز کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ سب کے سب اس کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی وہ بھی کمزور ۞ انھوں نے اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے بیشک اللہ طاقت ور ہے غالب ہے ۞ اللہ فرشتوں میں سے اپنا پیغام پہنچانے والا چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں سارے معاملات ۞ اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو ۞ اور اللہ کی راہ میں کوششیں کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اسی نے تمہیں چنا ہے اور اس نے دین کے معاملہ میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی تمھارے باپ ابراہیم کا دین اسی نے تمھارا نام مسلم رکھا اس سے پہلے اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ بنو پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوط پکڑو وہی تمھارا مالک ہے پس کیسا اچھا مالک ہے اور کیسا اچھا مددگار ۞

تشریح: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے اور جان قربان کرنے کی جزاء کو ذکر کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ترک وطن کیا اس کے بعد وہ مارے گئے۔ یا اپنی موت مرے خدا تعالیٰ انہیں ضرور عمدہ روزی دے گا حق تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ بہتر رزق دینے والا ہے اب تم دیکھ لو کہ جو رزق وہ بطور انعام کے دے گا وہ کس قدر عمدہ ہوگا وہ ضرور انہیں ایسی جگہ میں داخل

Marfat.com

کرے گا جسے وہ پسند کریں گے۔ اور یقیناً اللہ بڑا علم والا اور نہایت متحمل ہے۔ یہ تو ہو چکا۔ اور اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ جو کوئی ایسی تکلیف پہنچائے جیسی اسے تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ پھر اس پر سراسر زیادتی کی گئی ہو۔ تو حق تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں ضرور اس کی حمایت کریں گے۔ اور اگر اس سے بلا قصد تعدی کوئی زیادتی ہو جائے۔ تو وہ اسے معاف کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ واقعی نہایت معاف کرنے والے اور بڑے بخشنے والے ہیں۔

یہ مؤمنین کا غلبہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں شامل کر دیتا ہے جس سے دن بڑھ جاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جس سے رات بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ اس کے کمال قدرت کی دلیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نصرت وغیرہ پر قدرت رکھتا ہے اور اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے جس سے وہ ہر شخص کی نیکی بدی ظالمیت ومظلومیت استحقاق نصرت وغیرہ کو بخوبی جانتا ہے پس جبکہ اس کے لئے کمال علم وکمال عمل دونوں حاصل ہیں۔ تو امور مذکورہ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں یہ اس لئے ہے۔ کہ اللہ بالکل حق ہے۔ اور اس کے سوا جن کو یہ پکارتے ہیں محض باطل ہیں پس جو اللہ تعالیٰ کا ماننے والا ہے وہ ضرور ان امور کا مستحق ہے۔ جیسے ہجرت کی صورت میں رزق حسن دیا جانا۔ اس کا جنت میں داخل کیا جانا۔ کفار کے ظلم کے مقابلہ میں اس کی حمایت کیا جانا اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا عالیشان اور بڑے مرتبہ والا ہے پس اس کے نزدیک یہ باتیں کیا مشکل ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت سے آسمان سے پانی برسایا جس پر زمین بالکل ہری بھری ہے کیا اور کوئی ایسا کر سکتا ہے ہرگز نہیں پس ثابت ہوا کہ حق تعالیٰ بالکل حق اور دوسرے معبود سراسر باطل ہیں واقعی حق تعالیٰ بڑی خوبی کے ساتھ کام کرنے والے ہیں اور بڑے باخبر ہیں۔ اس کی ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں۔ اور یقیناً خدا ہی ہے جو کہ کامل بے نیاز اور مستحق ستائش ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان چیزوں کو مسخر کیا ہے۔ جو کہ زمین میں ہیں تاکہ ان سے تم کو تمہارے اختیار سے اور بلا اختیار کے اور تمہارے علم میں اور بلا علم کے نفع پہنچے اور کشتیوں کو بھی یوں مسخر کیا کہ وہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہیں اور وہ آسمان کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر جائے لہٰذا وہ نہیں گرتا ہاں اس کے حکم سے گر سکتا ہے یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو خدائے تعالیٰ کے حق اور دوسرے معبودوں کے باطل ہونے اور خدائے تعالیٰ کے مالک ومختار مافی السموات والارض ہونے وغیرہ پر شاہد ہیں۔ نیز ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً حق تعالیٰ لوگوں پر بہت ہی بڑے مہربان اور بڑی رحمت والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بلا ان کی درخواست کے اور ایسی حالت میں کہ عام طور پر لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی راحت کا اس قدر اہتمام کیا اب تم خود سوچ لو کہ جس خدا کی مہربانی اور رحمت کی یہ حالت ہو پس لوگوں کو چاہیے کہ اس کی مخالفت سے باز آئیں۔ اور وہ خدا وہ ہے جس نے اول تمہیں زندہ کیا اس کے بعد تمہیں موت دے گا۔ اس کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا یہ تمام واقعات ایسے ہیں جو حق تعالیٰ کی الوہیت ووحدانیت پر دلیل ہیں اور ان کا مقتضی یہ تھا کہ لوگ انہیں مانتے مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناقدرا ہے کہ وہ ان کو دیکھ کر بھی انکار پر جما ہوا ہے اور شرک وبت پرستی اور خدا کی نافرمانی سے باز نہیں آتا۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کفار تمہاری تعلیم پر اعتراضات کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ ہم نے ہر گروہ کے لئے ایک طریق عبادت تجویز کیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں پس سوان کو اس معاملہ میں آپ سے منازعت نہ کرنی چاہیے ان کی تشکیکات کی

Marfat.com

طرف التفات نہ فرمایئے۔اور برابر اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دیئے جایئے یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں اور ان کی تشکیکات لغو ہیں اور اگر یہ لوگ آپ سے خواہ مخواہ حجت کریں تو آپ فرما دیجئے کہ خدا ان کاموں کو خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ آپ یہ جواب دے کر جھگڑے کو ختم کیجئے اب اللہ قیامت میں تمہارے درمیان ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں تم آپس میں اختلاف کرتے رہے ہو۔کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہیں چنانچہ یہ تمام چیزیں ایک کتاب لوح محفوظ میں ا رکھی ہیں نیز خدا کے نزدیک یہ آسمان وزمین کی خبروں کا جاننا ایک معمولی بات ہے کیونکہ اس کا علم تو غیر متناہی ہے۔ پھر اسکے علم کے سامنے اس علم کی کیا حقیقت ہے اور جبکہ وہ جانتا ہے تو پھر اس کا قیامت میں فیصلہ کرنا قابل انکار نہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آپ کے توصیح طریق عبادت پر اعتراض کرتے ہیں۔اور خود ان کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن کے متعلق خدا نے کوئی حجت نازل نہیں کی اور نہ ان کو ان کے متعلق کچھ علم ہے بھلا اس ظلم اور ناانصافی کی کوئی حد ہے اور یہ واضح ہو کہ ایسے لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہیں جو سراسر ظلم پر کمر بستہ ہوں اور اس لئے وہ اپنے ظلم کی سزا ضرور پائیں گے اور ان کے ظلم کی یہ حالت ہے کہ جب ہماری آیتیں روشن اور واضح ہونے کی حالت میں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں جو کہ اپنے صاف ہونے کی وجہ سے ہرگز قابل انکار نہیں ہیں تو آپ کو ان کافروں کے چہروں سے انکار معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ ان کو سن کر منہ بناتے ہیں۔اور ایسے برافروختہ ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر جو کہ ان کے سامنے ہماری آیات پڑھتے ہیں حملہ کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔آپ ان سے فرمایئے کہ جب تم کو میری بات سے اس قدر نفرت ہے تو کیا میں تمہیں ان آیات سے بھی بری چیز نہ بتلاؤں اچھا سنو وہ آگ ہے کیونکہ آیات کی برائی صرف تمہاری خیالی ہے اور آگ کی برائی واقعی پس جس قدر تم کو آیات سے وحشت اور نفرت ہے۔اس سے زیادہ آتش دوزخ سے ہونی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہے جس کو وہ پورا کرے گا اور وہ بہت برا مرجع ہے خدا بچائے پس تم واس سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے نہ کہ آیات کو سن کر بگڑنا۔

اے لوگو اس وقت تم سے ایک بات یہ بیان کی جاتی ہے تم اسے غور سے سنو خدا کو چھوڑ کر تم جن کو پکارتے ہو ان کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک مکھی کو پیدا نہیں کر سکتے اگر چہ سب اس کے لئے کمیٹی کریں اور پوری قوت صرف کریں اور اگر ان سے ایک مکھی کچھ چھین لے تو وہ اسے اس سے چھڑا نہیں سکتے اب تم سمجھ لو کہ مکھی کس قدر کمزور چیز ہے اور جو نہ مکھی پیدا کر سکتے ہیں اور نہ اس سے کچھ چھین سکتے ہیں وہ کس قدر کمزور ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ طالب بت بھی نہایت کمزور ہیں اور مطلوب مکھی بھی بہت کمزور ہے لہٰذا ان کا ایسی کمزور چیزوں کی پرستش کرنا محض بے معنی ہے۔انہوں نے ایسی کمزور چیزوں کو خدا کے برابر بنا دیا جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا بھی ایسا ہی کمزور ہے۔حالانکہ یہ واقعہ نہیں اور یقیناً خدا بہت زبردست اور بڑا قابو یافتہ ہے۔اس کے سامنے ایک مکھی کی تو کیا حقیقت ہے۔ اس کے نزدیک تو آسمان وزمین وما فیہا کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اور جس طرح انہوں نے خدا تعالیٰ کے بارے میں غلطی کی ہے۔اسی طرح انہوں نے رسول کے معاملہ میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ رسول آدمی نہیں ہو سکتا۔حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی رسول منتخب کرتا ہے۔اور آدمیوں میں سے بھی مگر فرشتوں کو انسانوں کی ہدایت کیلئے رسول نہیں بناتا۔ بلکہ انسے دوسرے کام لیتا ہے۔جیسے وحی پہنچانا۔عذاب دینا وغیرہ

Marfat.com

وغیرہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے چنانچہ وہ ان کی تمام آگے پیچھے کی باتوں کو جانتا ہے کہ کون رسالت کیلئے مناسب ہے اور کون نہیں۔ اور مناسب ہے تو کس قسم کی رسالت کیلئے مناسب ہے اور اسی کی طرف تمام امور راجع ہوتی ہیں اور اس لئے انتخاب رسول بھی اسی کا کام ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے اسے منتخب کرتا ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔

اے مسلمانو اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں تم برابر رکوع اور سجدہ کرتے رہو۔ اور اپنے پروردگار کی پرستش کرتے رہو اور اچھے کام کرتے رہو اور امید ہے کہ تم کامیاب ہوں گے۔ اور حق تعالیٰ کی اطاعت میں ایسی کوشش کرو جیسی کرنی چاہیے پس اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرو اور جو کوتاہی تمہارے اختیار سے باہر ہے۔ اس میں تم معذور ہو۔ دیکھو اس نے تمہیں اپنی اطاعت کیلئے منتخب کیا ہے یہ اس کا کس قدر احسان ہے اور اس نے دین میں یعنی تمہارے باپ ابراہیم کے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی کہ ایسے احکام مقرر کئے ہوں کہ تم سے نہ ہوسکیں یا بدقت ہوسکیں اور نفس شیطان کی مزاحمت سے وہ تم پر گراں ہو تو یہ دوسری بات ہے کیونکہ وہ دین کی گرانی نہیں ہے بلکہ تمہارے نفس کی شرارت ہے۔ چنانچہ بڑے سے بڑا حکم شریعت کا جہاد ہے لیکن یہ ایسی خدمت ہے جس کو دنیاوی بادشاہوں کے سپاہی ہزار خوشامدوں کے ساتھ اور چند روپیوں کے معاوضہ میں بخوشی اختیار کرتے ہیں۔ اس سے تم سمجھ لو کہ اگر حق تعالیٰ نے باایں ہمہ حقوق خالقیت و مالکیت وشہنشاہی و ربوبیت وغیرہ اور اتنے بڑے معاوضہ کے عوض میں جس کا نام جنت ہے فوجی خدمت لازم کی تو اب وہ کس طرح گراں ہے الغرض اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی اس لئے تم کو اس سے جی نہ چرانا چاہیے پھر اس میں ایک یہ بات بھی ہے کہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اس لئے بھی تم کو اسے ماننا چاہیے اس نے تمہارا نام پہلے ہی اطاعت شعار رکھا ہے۔ اور اس قرآن میں بھی تم کو اطاعت شعار کہا ہے۔ پس تمہیں اس نام کی لاج ہونی چاہیے یہ وہ خطاب ہے جو شہنشاہ حقیقی نے تم کو دیا ہے۔ تم کو یہ کام کرنے چاہیں تاکہ رسول اطاعت پر گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے افعال پر گواہ ہو اور یہ دونوں باتیں تمہارے لئے عزت کی ہیں۔

پس تم باقاعدہ نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ رب العزت نہایت ہی عمدہ مددگار ہے۔ کیا کہنے ہیں اس کی نصرت کے۔ پس تم کو اس کی سرپرستی اور نصرت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور اس کی مخالفت کر کے اس سرپرستی و نصرت کو ہاتھ سے نہ کھونا چاہیے۔

اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے رہو۔ اور جدوجہد اس طریقے سے کرو جیسا کہ کرنے کا حق ہے۔ یعنی محنت کرنے میں انتہا کردو۔ اور اپنے رب کو حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کرتے رہو۔ دین کے معاملات میں انتھک محنت کی ضرورت ہے۔ مت یہ سمجھو کہ دین کا کام آسان ہے دینی امور ایک تو توفیق الٰہی سے تکمیل تک پہنچتے ہیں اور دوسرا بندے کی نیت خالص ہونی چاہیے۔ اور مسلسل محنت کرتا رہے۔ اور اس محنت میں استقامت بھی ہو۔ یہ نہیں کہ ذرا سی تکلیف محسوس ہوئی تو دین کا کام چھوڑ دیا۔ ذرا سی پریشانی لاحق ہوئی تو فوراً شکوہ کرنا شروع کردیا۔ دعوت الٰہی میں بڑی بڑی رکاوٹیں بھی آئیں تو انہیں احسن طریقے سے عبور کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کی تسخیر انسان کیلئے کردی ہے۔ اور انسان کو اپنے لیے پیدا کیا ہے تاکہ کائنات کی چیزوں سے انسان فائدے اٹھاسکے۔ اور بندگی صرف رب کائنات کی کرے۔ اللہ تعالیٰ صحیح بندگی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المؤمنون

سورۃ المؤمنون مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 118 اور رکوع کی تعداد 06 ہے کلمات کی تعداد 1070 اور حروف کی تعداد 3538 ہے۔اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے اس سورۃ کی ابتداء میں اہل ایمان کی صفات کا ذکر ہے اس لئے المومنون اس کا نام پڑ گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 23 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 74 ہے۔

آیت نمبر1 تا118:۔صفات مومن کا تذکرہ، تخلیق انسان کے چھ مراحل، مسلمانوں کو امت واحدہ کہا گیا ہے، آنکھوں کا ذکر، کانوں کا ذکر ہے، میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو ہر وقت استغفار کرتے تھے تو تم ان سے مذاق کیا کرتے تھے ہنسی کرتے تھے اور تم یہ بھی بھول گئے کہ ایک دن تم کو جواب دینا تھا، کسی کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا ہے۔حضرت نوح علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ذکر اور مختلف دعائیں، تقسیم امت کا بیان، مال و اولاد سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے خدا کی پکڑ اور انسانوں کا افسوس، اللہ رب العزت اپنی حاکمیت، خالقیت کا تذکرہ خود فرماتے ہیں۔قیامت کے دن اور جہنم میں گمراہوں کی تباہی کا تذکرہ اور تباہی کے دوران ان کی ذلت اور خواری کا تذکرہ، توحید کے عقیدہ پر قائم رہنے اور شرک سے بچنے کا حکم ہے۔

Marfat.com

27/جون درس فیضان القرآن نمبر 178

سورۂ مومنون آیت نمبر 1 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿1﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
خٰشِعُوْنَ ﴿2﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿3﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿4﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿5﴾ اِلَّا عَلٰۤى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿6﴾ فَمَنِ
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿7﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿8﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿9﴾ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿10﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿11﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿12﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً
فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿13﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ

Marfat.com

أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ إِنَّكُم
بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿١٧﴾
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا
عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً
تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾
وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ
فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

یقیناً فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں ٥ اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں ٥ اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں ٥ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ٥ سوا اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر وہ قابل ملامت نہیں البتہ جو اس کے علاوہ چاہیں تو وہی زیادتی کرنے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ٥ یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کی وراثت پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ٥ اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ٥ پھر ہم نے پانی کی ایک بوند کی شکل میں اس کو ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھا ٥ پھر ہم نے پانی کی ایک بوند کو جنین کی شکل دی پھر جنین کو گوشت کا ایک لوتھڑا بنایا پس لوتھڑے کے اندر ہڈیاں پیدا کیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے اس کو ایک نئی صورت میں بنا کر کھڑا کیا پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا ٥ پھر اس کے بعد تمہیں ضرور مرنا ہے ٥ پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ٥ اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے بے خبر نہیں ہوئے ٥ اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا ایک اندازے کے ساتھ پھر ہم نے اس

Marfat.com

کو زمین میں ٹھہرادیا اور ہم اس کو واپس لینے پر قادر ہیں پھر ہم نے اس سے تمھارے لئے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کئے تمھارے لئے ان میں سے بہت سے پھل ہیں اور تم ان میں سے کھاتے ہو ٥ اور ہم نے وہ درخت پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ تیل لئے ہوئے اگتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن بھی ٥ اور تمھارے لئے مویشیوں میں سبق ہے ہم تمہیں ان کے پیٹ کی چیز سے پلاتے ہیں اور تمھارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں اور تم ان کو کھاتے ہو اور تم ان پر اور کشتیوں پر سواری کرتے ہو ٥

تشریح: فلاح پانے والے مسلمانوں کے اوصاف ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں بلاشبہ کامیاب ہیں وہ مسلمان جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو کہ بیہودہ باتوں سے روگرداں ہیں اور جو کہ اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں۔ اور جو کہ ہر حرام جگہ سے اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت کرنے والے ہیں ہاں اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں ان پر کوئی الزام نہیں اس گنجائش کے بعد اب جو شہوت رانی کے لئے ان کے ماسوا کے خواہاں ہوں تو ایسے لوگ ضرور قانونی حد سے تجاوز کرنے والے اور ملزم ہیں۔ کامیاب ہیں وہ مسلمان جو افعال مذکورہ کرتے ہیں اور جو کہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔ اور جو کہ اپنی نماز کی ہمیشہ نگہداشت رکھتے ہیں یہ مذکورہ بالا اوصاف کے مسلمان ہی وہ لوگ ہیں جو فردوس پر حق ملکیت رکھنے والے ہیں جو کہ بعد مرنے کے فردوس کے بالفعل مالک ہوں گے وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے برخلاف کفار کے کہ ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی وقت بھی جنت کے مالک ہوں۔

اور یہ شبہ نہ کیا جائے کہ وراثت فردوس موقوف ہے بعث بعد الموت پر اور بعث بعد الموت خود بے معنی ہے۔ کیونکہ یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے بنایا ہے کیونکہ اول مٹی سے غذا پیدا کی جو کہ انسان کا مادہ ہے اس کے بعد ہم نے اس انسان کو جو کہ اس وقت غذا کی صورت میں تھا بتدریج نطفہ بنایا جو کہ ایک محفوظ مقام رحم مادر مین تھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون بستہ بنایا۔ اس کے بعد ہم نے اس خون بستہ کو گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں بنایا اس کے بعد ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا۔ اس کے بعد بتدریج ہم نے اسے ایک نئی پیدائش بخشی اور انسان بنایا سو نہایت بڑی شان ہے۔ اس خدا کی جو تمام صانعوں میں سب سے عمدہ صانع ہے کہ اس نے مٹھی بھر خاک کو کیا سے کیا بنا دیا۔ جو کسی دوسرے کے امکان میں نہیں ہے۔ لوگو! تم اس کمال صنعت کو دیکھو۔ اور اس کی قدرت کا اعتراف کرو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس خلقت کے بعد تم ضرور مروگے اور ہم تمہیں اسی پہلی حالت پر دوبارہ لے آئیں گے جس کا تم کو بھی اقرار ہے یعنی تم مٹی وغیرہ ہو جاؤ گے اس کے بعد تم قیامت میں دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے جس کا تم کو انکار ہے۔

اور ان کے علاوہ مزید دلائل یہ ہیں کہ بلاشبہ ہم نے تمہارے اوپر تمہاری مصلحت کے لئے سات آسمان بنائے اور کچھ تمہاری ہی تخصیص نہیں بلکہ ہم مخلوق سے کبھی بھی بے خبر نہیں ہوئے بلکہ ہم نے ہمیشہ ان کا لحاظ رکھا۔ اور ہر ایک کی ضروریات کا برابر انتظام کرتے رہے ہیں اور آسمانوں کو بنا کر ہم نے آسمان سے ایک انداز کے ساتھ پانی اتارا نہ اتنا زیادہ کہ مخلوق تباہ ہو جائے اور نہ اتنا کم کہ ان کی ضرورت کیلئے بھی کافی نہ ہو اس کے بعد ہم نے اسے زمین میں رکھا تا کہ حسب ضرورت مخلوق اس سے منتفع ہو اور ہمارا یہ رکھنا اضطراری نہیں بلکہ اختیاری ہے کیونکہ جس طرح ہمیں اس کے اتارنے پر قدرت تھی یوں ہی ہم اس کے معدوم کردینے پر بھی قادر ہیں اور باوجود اس کے ایسا نہ کرنا ہمارا انعام واحسان ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں وغیرہ کے باغات پیدا کیے جن میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں اور جن میں سے تم غذا حاصل کرتے ہو۔اور باغات کے علاوہ ہم نے اس سے ایک ایسا درخت پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے جو کہ روغن اور کھانے والوں کے لئے ایک قسم کا سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔جس کا نام زیتون ہے۔

اور ان کے علاوہ تمہارے مویشیوں میں بھی بہت بڑی عبرت کی چیز ہے کہ ہم تمہیں ان چیزوں میں سے ایک پینے کی چیز دیتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہیں۔اور ان میں تمہارے لئے اور منافع بھی ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔اور ان پر اور ان کے علاوہ کشتیوں پر تم کو سوار بھی کیا جاتا ہے۔یہ واقعات بھی بوجہ اپنے صانع کے کمال علمی اور عملی پر دال ہونے کے امکان بعث کی دلیل ہیں اور علاوہ دلائل ہونے کے چونکہ یہ انعامات بھی ہیں۔اس لئے وہ مقتضی شکر بھی ہیں۔اور حق تعالیٰ کا شکر یہی ہے کہ اس کی باتوں کو اعتقاداً و عملاً مانا جائے۔اس لئے یہ واقعات مقتضی ہیں ایمان و اعمال صالحہ کو جن میں سے تصدیق بالبعث بھی ہے۔اس لئے تم کو چاہیے کہ ایمان لاؤ اور اعمال صالحہ کرو۔اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرو۔

کائنات میں شاید کوئی ایسا معاملہ ہو۔جسکا ذکر قرآن مجید نہ ہو۔شروع میں ہی مومن کی صفات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔فرمایا گیا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہونگے جنہوں نے اپنی نماز میں عاجزی رکھی۔جنہوں نے اپنی زبان کو بیہودہ گفتگو سے بچائے رکھا۔اور جو زکواۃ دینے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے رہے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہے یعنی اپنے آپکو زنا سے بچائے رکھا اور صحبت صرف بیویوں تک یا لونڈیوں تک محدود رکھی، یہی لوگ کامیاب ہونگے۔آگے پیدائش بشر کا ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

28/جون درس فیضان القرآن نمبر 179

سورہ مومنون آیت نمبر 23 تا 32 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ
عَلَیْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا
الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى
حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ
اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

Marfat.com

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ
اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾
فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

ترجمہ

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں ہ تو اس کی قوم کے سردار جنھوں نے انکار کیا تھا انھوں نے کہا کہ یہ تو بس تمھارے جیسا ایک آدمی ہے وہ چاہتا ہے کہ تمہارے اوپر برتری حاصل کرے اور اگر چاہتا تو وہ فرشتے بھیجتا ہم نے یہ بات اپنے پچھلے بڑوں میں نہیں سنی ہ یہ تو بس ایک شخص ہے جس کو جنون ہو گیا ہے پس ایک وقت تک اس کا انتظار کرو ہ نوح نے کہا کہ اے میرے رب تو میری مدد فرما کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلا دیا ہ تو ہم نے اس کو وحی کی کہ تم کشتی تیار کرو ہماری نگرانی میں اور ہماری ہدایت کے مطابق تو جب ہمارا حکم آجائے اور زمین سے پانی ابل پڑے تو ہر قسم کے جانوروں میں ایک ایک جوڑا لے کر اس میں سوار ہو جاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی سوا ان کے جن کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور جنھوں نے ظلم کیا ہے ان کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا بیشک ان کو ڈوبنا ہے ہ پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہو کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی ہ اور کہو کہ اے میرے رب تو مجھے اتارنا اور تو بہتر اتارنے والا ہے ہ بیشک اس میں نشانیاں ہیں اور بیشک ہم بندوں کو آزماتے ہیں ہ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرا گروہ پیدا کیا ہ پھر ان میں انھیں میں ایک رسول بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں ہ

تشریح: واضح ہو کہ انبیاء کی تعلیمات اور مخالفین کی مخالفت کچھ نئی باتیں نہیں بلکہ بہت پرانی ہیں۔ اب ہم تم کو بعض پہلے واقعات اور ان کے نتائج سناتے ہیں تاکہ تم کو عبرت ہو۔ چنانچہ یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا جس پر انہوں نے کہا تھا کہ اے میری قوم تم خدا کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے اور اس کے خلاف غیروں کی پرستش کرتے ہو۔ نہایت بری بات ہے۔ تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اس پر ان کی قوم کے ان بڑے لوگوں نے جو کفر پر مصر تھے۔ یہ کہا کہ لوگو! یہ رسول کیسا یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تم پر تفوق حاصل کرے۔ اس

Marfat.com

غرض سے اس نے یہ جھوٹ تراشا ہے اور اگر خدا وہ بات چاہتا جو یہ کہتا ہے تو وہ آدمی کو کس لئے رسول بناتا۔ وہ اس کام کیلئے فرشتے بھیجتا۔ ہم نے تو یہ بات اپنے پہلے باپ دادوں میں کبھی نہیں سنی کہ اس نے کسی آدمی کی معرفت اپنے بندوں کو اپنے پیغام پہنچائے ہوں۔ یہ تو بالکل نئی بات ہے۔ لہٰذا یہ ہرگز رسول نہیں ہے۔ بلکہ وہ صرف ایک شخص ہے جسے جنون ہے اور اس کے سر پر ریاست کا جن سوار ہے۔ جو اسے یہ باتیں سمجھاتا ہے۔ پس تم اس کی بات کے قبول کرنے میں جلدی نہ کرو۔ بلکہ اس کے متعلق ایک وقت تک انتظار کرو۔ دیکھو بہت جلد یہ جنون اس کے سر سے زائل ہو جائیگا الغرض وہ یہی باتیں کرتے رہے۔

انجام کار نوح علیہ السلام نے مایوس ہو کر کہا کہ اے میرے پروردگار انہوں نے میری تکذیب کی اور اس پر اصرار کیا آپ میری مدد فرمایئے۔ اس پر ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ کی دعا مقبول ہوئی آپ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے کشتی بنایئے۔ اب جب کہ ہمارا حکم آپہنچے۔ اور تنور سے پانی ابلے جو طوفان کی نشانی ہے۔ تو تم اس میں ضروری جانوروں کے ہر قسم میں سے دو عدد نر و مادہ کو اور اپنے لوگوں کو اس میں سوار کرلو۔ باستثناء اس کے جس پر ان میں حکم غرق نافذ ہو چکا ہے۔ اور جو لوگ ظلم پر کمربستہ ہیں۔ ان کے باب میں مجھ سے گفتگو نہ کرنا کیونکہ وہ ضرور ڈبوئے جائیں گے۔ پھر جس وقت تم اور وہ جو تمہارے ساتھ ہیں سب کشتی پر سوار ہو جائیں تو تم کہو کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی۔ اور کہو کہ اے میرے پروردگار مجھے برکت کا اتارنا اتاریو۔ اور آپ سے اس لئے کہتا ہوں کہ آپ اتارنے والوں میں سب سے بہتر اتارنے والے ہیں اس واقعہ میں اہل بصیرت کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں جن سے وہ رسولوں کی سچائی پر استدلال کر سکتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ ہم بذریعہ ارسال رسل کے اپنے بندوں کو آزمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی آزمائش کا ایک نمونہ تمہارے سامنے موجود ہے۔ الغرض ہم نے ان لوگوں کو غرق کر دیا۔

یہ قانون الٰہی ہے کہ نصیحت کرنے کی انتہا کر دی جاتی ہے۔ اسکے باوجود جب قوموں نے نہ سمجھا۔ تو پھر اللہ کی پکڑ نے انہیں پکڑ لیا۔ اور انہیں نیست و نابود کر دیا۔ اور پھر ان سے بہتر لوگوں کو پیدا کیا۔ جنہوں نے اللہ کے دین کا کام کیا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کی اور عبادت کی لہٰذا مالک کائنات کی آزمائش سے بچنے کی کوشش کرو، اسمیں کامیابی ہے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29/ جون درس فیضان القرآن نمبر 180

سورہ مومنون آیت نمبر 33 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مَا هٰذَآ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳
وَلَىٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ
اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ
لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا
نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا
قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ۝۴۰ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ
غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

Marfat.com

اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ
اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾
ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا
اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتاہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اوراس کی قوم کے سرداروں نے جنھوں نے انکار کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اوران کو ہم نے دنیا کی زندگی میں آسودگی دی تھی کہا یہ تو تمھارے ہی جیسا ایک آدمی ہے وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو ٥ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک آدمی کی بات مانی تو تم بڑے گھاٹے میں رہو گے ٥ کیا یہ شخص تم سے کہتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو پھر تم نکالے جاؤ گے ٥ بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے جو بات ان سے کہی جارہی ہے ٥ زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے یہیں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ٥ یہ تو بس ایک ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں ٥ رسول نے کہا کہ اے میرے رب میری مدد فرما کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا ٥ فرمایا کہ یہ لوگ جلد ہی پچھتائیں گے ٥ پس ان کو ایک سخت آواز نے حق کے مطابق پکڑ لیا پھر ہم نے اس کو خس وخاشاک کردیا پس دور ہو ظالم قوم ٥ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کیں ٥ کوئی قوم نہ اپنے وعدہ سے آگے جاتی اور نہ اس سے پیچھے رہتی ٥ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے جب بھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو انھوں نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے ایک کے بعد ایک کو لگادیا اور ہم نے ان کو کہانیاں بنادیا پس دور ہوں وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ٥ پھر ہم نے موسیٰ اوراس کے بھائی ہارون کو بھیجا اپنی نشانیوں

Marfat.com

اور کھلی دلیل کے ساتھ o فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مغرور لوگ تھے o پس انھوں نے کہا کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں کی بات مان لیں حالانکہ ان کی قوم کے لوگ ہمارے تابع دار ہیں o پس انھوں نے ان کو جھٹلایا پھر وہ ہلاک کردیئے گئے o اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تا کہ وہ راہ پائیں o اور ہم نے مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو ایک نشانی بنایا اور ہم نے ان کو ایک اونچی زمین پر ٹھکانا دیا جو سکون کی جگہ تھی اور وہاں چشمہ جاری تھا o

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے ان غرق شدہ لوگوں کے بعد دوسرا طبقہ پیدا کیا۔ پس ان میں بھی ہم نے ایک رسول بھیجا کہ تم خدا کی پرستش کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ سو کیا تم نہیں ڈرتے اور خدا کے خلاف دوسروں کی پرستش کرتے ہو۔

اور قوم نوح علیہ السلام کی طرح اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے بھی جو کہ کفر پر کمربستہ تھے۔ اور قیامت کے آنے کو جھٹلاتے تھے اور دنیاوی زندگی میں ہم نے ان کو عیش وعشرت دی تھی۔ یہی کہا کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے چنانچہ جو تم کھاتے ہو۔ وہ یہ کھاتا ہے۔ اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے پھر یہ رسول کیسے ہے اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کی اطاعت کی تب تو تم سراسر گھاٹے میں رہے۔

ہاں کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے۔ تو تم کو پھر زندہ کر کے نکالا جائے گا دیکھو تو سہی کیسی خلاف عقل بات ہے بہت دور ہے اور بہت دور ہے وہ بات جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور نہایت ناممکن ہے وہ بات جو تم سے کہی جاتی ہے بس جو کچھ ہے یہی حیات دنیا ہے یہیں ہم مرتے جیتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور حیات نہیں۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے اور ہم ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے یہ صرف وہ شخص ہے جس نے خدا پر زرا جھوٹ باندھا ہے۔ اور ہم اس کی بات نہیں مان سکتے۔

الغرض ان لوگوں کا یہی برتاؤ رہا۔ انجام کار اس رسول نے بھی کہا کہ اے میرے پروردگار بدیں وجہ کہ انہوں نے میری تکذیب کی آپ میری مدد کیجئے اس کے جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گھبرائیے نہیں تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ لوگ پشیمان ہوں گے۔ سو ان کو واقعی طور پر ایک سخت آواز نے آپکڑا جس پر ہم نے ان کو خس وخاشاک بنادیا۔ سو دور ہوں یہ ظالم لوگ جنہوں نے حق کی اس قدر شدید مخالفت کی۔ اور وہ ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان کو دنیا میں باقی رکھا جاتا۔

اس کے بعد ہم نے دوسرے طبقے پیدا کئے جو اپنے اپنے وقت پر ہلاک ہوئے۔ کیونکہ کوئی گروہ نہ اپنی میعاد معین پر سبقت کرسکتا ہے اور نہ اس سے پیچھے ہٹ سکتا ہے ہم نے ان مختلف گروہوں کو یکے بعد دیگرے پیدا کیا اس کے بعد ہم نے ان میں مسلسل متعدد رسول بھیجے رسولوں کے آنے پر ان کا یہ حال تھا کہ جب کسی گروہ کے پاس اس کا رسول آتا تو وہ لوگ اسے جھٹلاتے تھے اب ہم نے بھی ان کو ایک کے پیچھے ایک ایک کر کے ہلاک کیا اور اس طرح ان سب کو افسانے بنادیا۔ سو دور ہوں وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے۔

اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اپنے احکام اور کھلی حجت دے کر فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا۔ سو انہوں نے بھی اطاعت سے تکبر کیا۔ اور وہ لوگ تھے ہی متکبر چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم ہماری پرستار ہے اس بناء پر انہوں نے ان کی تکذیب کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک کردیئے

Marfat.com

گئے ۔اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توارة دی کہ لوگ ہدایت قبول کریں گے ۔اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسی علیہ السلام اور ان کی ماں کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا چنانچہ مریم نے بلا مرد کے بچہ جنا اور عیسی علیہ السلام بلا باپ کے پیدا ہوئے اور ہم نے انہیں ایک اونچی جگہ رکھا جو کہ رہنے کے قابل اور شاداب تھی

تو میں ہمیشہ یہ تصور رکھتی رہی ہیں کہ اصل زندگی دنیا ہی کی ہے ۔اسکے علاوہ کوئی اور زندگی نہیں ۔اور نہ ہی کوئی حساب کتاب ہونے والا دن ہے ۔ایسی دنیا میں ہم رہتے ہیں ۔کھاتے ہیں پیتے ہیں ۔اسکے علاوہ کوئی اور جہان نہیں افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ جلد خود بخود سمجھ جائیں گے اسوقت انکی کوئی دلیل کام نہ آئے گی ۔اور نہ کوئی سوچ اور خیال کام آئے گا۔ جب ہر چیز فنا ہو جائیگی حساب صرف ہوگا تو اعمال کا ہوگا۔ نہ وہاں اولاد کام آئے گی اور نہ ہی مال و دولت ،اس وقت ان کے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوگا۔لیکن اس وقت بے کار ہوگا۔اللہ تعالیٰ ایسے وقت سے بچائے ۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

30 جون درس فیضان القرآن نمبر 181

سورہ مومنون آیت نمبر 51 تا 77 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا
صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ط ﴿٥١﴾ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ لا ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ط بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ لا ﴿٥٧﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ لا ﴿٥٨﴾
وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ لا ﴿٥٩﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا
وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ لا ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

Marfat.com

وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ
فِیْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا
عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾
لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی
عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِیْنَ بِهٖ سٰمِرًا
تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ
الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ
یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَمَنْ فِیْهِنَّ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾
اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ
لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤی اِذَا
فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ اِذَا هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾

Marfat.com

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور یہ تمھارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں تو تم مجھ سے ڈرو ○ پھر لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی پر وہ نازاں ہے ○ پس ان کو ان کی بے ہوشی میں کچھ دن چھوڑ دو ○ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو جو مال اور اولاد دیئے جارہے ہیں ○ تو ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں سرگرم ہیں بلکہ وہ بات کو نہیں سمجھتے ○ بیشک جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں ○ اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں ○ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ○ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کانپتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ لوگ بھلائیوں کی راہ میں سبقت کررہے ہیں اور وہ ان پر پہنچنے والے ہیں سب سے آگے ○ اور ہم کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو بالکل ٹھیک بولتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○ بلکہ ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے کچھ کام اس کے علاوہ ہیں وہ ان کو کرتے رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب ہم ان کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے تو وہ فریاد کرنے لگیں گے ○ اب فریاد نہ کرو اب ہماری طرف سے تمھاری کوئی مدد نہ ہوگی ○ تمہیں میری آیتیں سنائی جاتی تھیں تو تم پیٹھ پیچھے بھاگتے تھے ○ اس سے تکبر کرکے گویا کسی قصہ گو کو چھوڑ رہے ہو ○ پھر کیا انھوں نے اس کلام پر غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی ○ یا انھوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں اس وجہ سے وہ اس کو نہیں مانتے ○ یا وہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر کو حق بات بری لگتی ہے ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کے تابع ہوتا تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب تباہ ہوجاتے بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت بھیجی ہے تو وہ اپنی نصیحت سے اعراض کررہے ہیں ○ کیا تم ان سے کوئی مال مانگ رہے ہو تو تمھارے رب کا مال تمہارے لئے بہتر ہے اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے ○ اور یقیناً تم ان کو ایک سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہو ○ اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ راستہ سے ہٹ گئے ہیں ○ اور ہم ان پر رحم کریں اور ان پر جو تکلیف ہے وہ دور کردیں تب بھی وہ اپنی سرکشی میں لگے رہیں گے بھکے ہوئے ○ اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا لیکن نہ وہ اپنے رب کے آگے جھکے اور نہ انھوں نے عاجزی کی ○ یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت وہ حیرت زدہ رہ جائیں گے ○

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم نے مختلف اوقات میں رسولوں کو حکم دیا تھا کہ اے رسولو تم حلال چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو دیکھنا ان احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ کیونکہ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں اس لئے ان رسولوں کی تعلیم ہمارے ہی احکام کی تعلیم تھی اور خود ان کی بنائی ہوئی نہ تھی اور ہم نے مختلف اوقات میں مسلمانوں سے یہ بھی کہا ہے کہ دیکھو تمہاری موجودہ جماعت فی الحال ایک جماعت ہے جو کہ دین حق پر قائم ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔ سو تم مجھ سے ڈرنا۔

پس انہوں نے اس حکم کا لحاظ نہ رکھا اور اپنے کام کو آپس میں مختلف حصوں میں بانٹ لیا کوئی بت پرست ہوا۔ کوئی آتش پرست۔ کوئی عزیر کو خدا کا بیٹا ماننے والا۔ کوئی عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ماننے والا وغیرہ غیرہ۔ غرض دین واحد پاش پاش ہوگیا اور اس کی صورت

Marfat.com

وحدانی قائم نہ رہی۔ اب یہ حال ہے کہ ہر گروہ اس سے خوش ہے جو اس کے پاس ہے اور اس خوشی میں اس قدر سرشار ہے کہ تھوڑی دیر کیلئے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ ممکن ہے یہ لوگ جو اپنے کو خدا کا رسول بتلاتے ہیں سچے ہوں اور ہم غلط راستہ پر ہوں۔ آخر ذرا خالی الذہن ہو کر سوچیں تو سہی۔ کہ یہ صحیح کہتے ہیں یا غلط۔ چنانچہ اے ہمارے رسول یہی معاملہ ان کا آپ کے ساتھ ہے سو آپ انہیں ایک وقت تک ان کی تاریکی جہالت میں مبتلا رہنے دیجئے جب وقت آئے گا ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم ان کو مال اور اولاد دے رہے ہیں اس سے ہم ان کیلئے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں کہ یہ انعام نہیں بلکہ سزا ہے۔ اور اس کا منشاء خوشنودی نہیں بلکہ ابتلاء ہے۔ الغرض ان کا یہ خیال غلط ہے۔ ہاں جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ترساں ہیں اور جو کہ اپنے رب کے احکام کو مانتے ہیں۔ اور جو لوگ کہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جو کچھ دیتے ہیں وہ ایسی حالت میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے پاس جانا ہے دیکھیے ہمارا دیا ہوا قبول ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اس لئے وہ ان شرائط کا لحاظ رکھتے ہیں جو دینے کیلئے خدا کی جانب سے مقرر ہیں یہ لوگ بیشک ایسے ہیں جو بھلائیاں حاصل کرنے میں تیزی کر رہے ہیں اور دولت کے خزانے کے خزانے جمع کرتے چلے جا رہے ہیں۔ بس اگر بھلائیاں مطلوب ہیں تو ان کاموں کو اختیار کرنا چاہیے۔

اور ہمارے یہاں ایک نوشتہ ہے جو صحیح صحیح بولتا ہے اور کسی کی بھلائی کو چھپا نہیں سکتا۔ بلکہ ہر بھلائی کو موبمو ظاہر کر دے گا اور ہماری عادت بھی نہیں کہ ہم کسی پر ظلم کریں اور کسی کو اس کی بھلائی کا بدلہ نہ دیں۔ اس لئے ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا بلکہ ہر بھلائی کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا پھر کونسی وجہ ہے کہ لوگ بھلائیوں کے حاصل کرنے کیلئے اعمال مذکور نہیں کرتے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے دل اس طرف تاریکی میں ہیں اور اس لئے ان کے لئے ان باتوں کے علاوہ دوسرے کام ہیں جن کو وہ کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

یہاں تک کہ جب ہم ان کے بادۂ عیش سے سرشار اور خدا سے غافل اشخاص کو عذاب میں پکڑیں گے اس وقت یکا یک انہیں ہوش آئیگا اور وہ چلائیں گے لیکن اس وقت چلانے سے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا چلانا بیکار ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ وقت نکل چکا آج مت چلاؤ۔ کیونکہ ہماری جانب سے تمہاری کسی قسم کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ تمہارے سامنے میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں اس پر تم لوگ متکبرانہ پیچھے لوٹتے تھے پھر کس بناء پر تمہاری مدد کی جائے۔

یہ لوگ جو باطل پر اس قدر جمے ہوئے ہیں تو کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا جو ان سے کہا جاتا ہے یا ان کے پاس کوئی ایسی نئی شئے آئی ہے جو ان کے پہلے آباؤ اجداد کے پاس نہ آئی تھی یا وہ اپنے رسول کو پہچانتے نہیں اس لیے وہ اس سے ناشناس ہیں آخر بات کیا ہے۔ سو ظاہر ہے کہ نہ باتیں نئی ہیں، نہ رسول اجنبی ہیں۔ بلکہ باتیں بھی پرانی ہیں اور رسول بھی ان کے جانے پہچانے ہیں۔ پس منشاء اس کا بجز عدم تدبر کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور یہ خود ان کا قصور ہے۔ ہاں کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے کس قدر غضب کی بات ہے کہ ایسے عاقل کو مجنون کہتے ہیں۔ انہیں ہرگز جنون نہیں بلکہ وہ ان کے پاس بالکل سچا دین لائے ہیں۔

اور بہت سے لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے وہ عداوت حق میں ایسی تہمتیں تراشتے ہیں اور منشاء اس ناپسندیدگی کا یہ ہے کہ وہ دین حق ان کے خواہشات کے موافق نہیں لیکن اگر حق ان کی خواہشات کا اتباع کرتا اور حق وہی ہوتا جو وہ چاہتے تو زمین و آسمان

Marfat.com

اور جوان میں ہیں سب خراب ہو جاتے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ بت معبود ہیں۔ سو اگر یہی حق ہوتا تو تعدد آلہہ لازم تھا اور تعدد آلہہ کی بناء پر فساد ارض وسماء لازم ہے اس لئے حق نے ان کی خواہشات کا اتباع نہیں کیا بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت بھیجی جو کہ ان کو لایعنی خواہشات سے روک کر حق کی طرف لانے والی ہے پس انہوں نے اس کی قدر ہی نہ کی اور وہ اپنی بدبختی سے اپنی اس نصیحت سے برابر روگردان ہیں۔

آخر اس کی کوئی وجہ بھی ہونی چاہیے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ان سے کچھ آمدنی روپیہ پیسہ مانگتے ہیں جو کہ ان کو ناگوار ہے اور اس کی وجہ سے وہ حق کو قبول نہیں کرتے۔ ایسا تو نہیں ہے کیونکہ آپ کے رب کی آمدنی ہر آمدنی سے بہتر ہے اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے پھر آپ اپنے رب کی آمدنی کو چھوڑ کر لوگوں سے آمدنی کیسے طلب کر سکتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ ان کو سیدھے رستہ کی طرف بلا رہے ہیں اور یہ بھی یقینی ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ صحیح راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں بجز ہٹ دھرمی کے اور کچھ بھی نہیں۔ الغرض یہ لوگ دلائل سے تو بالکل نہ سمجھیں گے ہاں سزا سے کسی قدر جھکیں گے مگر وہ بھی محض دفع الوقتی کیلئے اور اگر ابتلا کے بعد ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیف انہیں لاحق ہے اسے دور کر دیں تو وہ اپنی اسی سرکشی میں سرگرداں ہونے کی حالت میں اس پر جمے رہیں گے چنانچہ ہم نے انہیں بعض اوقات عذاب میں پکڑا۔ پس نہ وہ اس وقت اپنے رب کے سامنے پست ہوئے کہ ہمیشہ کیلئے کفر سے باز آجاتے اور نہ اب عاجزی کرتے ہیں بلکہ برابر اسی کفر پر مصر ہیں اور مصر مریں گے تا آنکہ جس وقت ہم ان پر سخت عذاب والا دروازہ کھول دیں گے اس وقت انہیں ہوش آئے گا اور وہ حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ ہم تو کیا سمجھے ہوئے تھے۔ اور یہ کیا ہونے لگا۔ لیکن اس وقت یہ سب کچھ بیکار ہوگا۔ الغرض ان کو ایسی ہٹ دھرمی نہ چاہیے۔ اور حق تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے۔

اور جو جو احکام الٰہی ان کو دیئے جاتے ہیں ان پر خوب عمل کریں، حلال و حرام کا جو فرق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ ہر حال میں ملحوظ خاطر ہونا چاہیے۔ اور جو لوگ اس فرق کو نہیں سمجھتے وہ ناکام و نامراد ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حلال و حرام میں فرق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

یکم/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 182

سورۂ مؤمنون آیت نمبر 78 تا 92 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾
وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَ النَّهَارِؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا
مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ
وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ
لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَیَقُوْلُوْنَ
لِلّٰهِؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾
قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ

Marfat.com

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾
بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ
وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ:
پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ٥ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور تم اسی طرف جمع کئے جاؤ گے ٥ اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے اختیار میں ہے رات اور دن کا بدلنا تو کیا تم سمجھتے نہیں ٥ بلکہ انھوں نے وہی بات کہی جو اگلوں نے کہی تھی ٥ انھوں نے کہا کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے ٥ اس کا وعدہ ہمیں اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا کو بھی دیا گیا یہ محض اگلوں کے افسانے ہیں ٥ کہو کہ زمین اور جو کوئی اس میں ہے یہ کس کا ہے اگر تم جانتے ہو ٥ وہ کہیں گے کہ اللہ کا ہے کہو کہ پھر تم سوچتے نہیں ٥ کہو کہ کون مالک ہے سات آسمانوں کا اور کون مالک ہے عرش عظیم کا ٥ وہ کہیں گے کہ سب اللہ کا ہے کہو پھر کیا تم ڈرتے نہیں ٥ کہو کہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تم جانتے ہو ٥ وہ کہیں گے کہ یہ اللہ کیلئے ہے کہو کہ پھر کہاں سے تم مسحور کئے جاتے ہو ٥ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں اور بیشک وہ جھوٹے ہیں ٥ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور اس کے ساتھ کوئی اور معبود نہیں ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا اللہ پاک ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں ٥ وہ کھلے اور چھپے کا جاننے والا ہے وہ بہت اوپر ہے اس سے جس کو یہ شریک بتاتے ہیں

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ذات جس کی اطاعت کی طرف تم کو بلایا جاتا ہے وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں پیدا کیں۔ اس کا مقتضی یہ ہے کہ تم شکر کرو۔ مگر افسوس ہے کہ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پیدا کیا۔ اور جس کے پاس لیجا کر تم کو جمع کیا جائے گا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔ مگر افسوس ہے کہ تم ایسا نہیں کرتے۔

اور یہ شبہ کہ ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس کیسے جائیں گے محض غلط ہے کیونکہ وہ وہی تو ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پھر وہ

Marfat.com

تمہیں دوبارہ کیونکر نہیں زندہ کرسکتا اور اسی کے اختیار میں تو ہے رات اور دن کی آمد و رفت پھر جو ایک مرتبہ رات کے بعد دوبارہ رات اور ایک مرتبہ دن کے دوبارہ دن کرتا ہے۔ کیا اس کی قدرت کے آگے یہ کچھ مشکل ہے کہ تم کو دوبارہ زندہ کردے۔ جب یہ واقعات مشاہد ہیں اور تم کو ان کا اقرار بھی ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں کہ بعث کا انکار اور اطاعت سے گریز کرتے ہو بڑے افسوس کی بات ہے۔ خیر باجودیکہ بعث کی نظیریں ان کے سامنے تھیں مگر انہوں نے اس کو بالکل نہیں مانا بلکہ انہوں نے بھی ویسا ہی کہا جیسا پہلے لوگ کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائینگے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے جیسا کہ یہ مدعی رسالت کہتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اس کا خود ہم سے بھی وعدہ کیا گیا ہے اور اس سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد سے بھی مگر محض غلط ہے اور یہ پہلے لوگوں کے افسانے ہیں جن کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔

پس ہمارے رسول آپ ان منکروں سے یوں کہیئے کہ تم یہ تو بتاؤ کہ زمین اور جو اس میں ہیں وہ کس کے ہیں اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ۔ اس کے جواب میں وہ ضرور یہ کہیں گے کہ اللہ کے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کہیئے کہ جب سب چیزیں اللہ کی ہیں تو کیا تم یہ جان کر بھی نصیحت قبول نہیں کرتے کہ کبھی بعث کا انکار کرتے ہو جس کے یہ معنی ہیں کہ خالق و مالک اپنی مخلوقات و مملوکات میں تصرف سے عاجز ہے جو کہ سراسر بے معنی ہے کبھی اس کے ساتھ دوسروں کو معبود بناتے ہو اور اپنے خالق و مالک کی اطاعت سے سرتابی کرتے ہو بڑے غضب کی بات ہے۔ اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے یہ بھی کہیئے کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور عظیم الشان تخت شاہی کا مالک کون ہے اس کے جواب میں بھی وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی ہیں۔ اب آپ فرمایئے کہ جب یہ مسلم ہے تو کیا تم اس مالک سموت والعرش سے ڈرتے نہیں کہ طرح طرح سے اس کی مخالفت کرتے ہو بہت بری بات ہے نیز آپ یہ بھی کہیئے کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور جو دوسروں کو پناہ دیتا ہے۔ اور اس کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دی جاسکتی۔ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ۔ اس کے جواب میں بھی وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ صفت اللہ کی ہے۔ اب آپ فرمایئے کہ جب یہ مسلم ہے تو تمہاری مت کہاں سے ماری گئی کہ تم ایسے قوت والے خدا کی مخالفت پر مصر ہو۔

فرمایا کہ نہ خدا نے کوئی بیٹا بنایا، نہ خدا کے ساتھ کسی وقت میں بھی کوئی معبود تھا جیسا کہ ان لوگوں کا دعوی ہے اگر ایسا ہوتا تب تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر الگ ہو جاتا۔ اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا جس کا لازمی نتیجہ فساد عالم تھا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ ثابت ہوا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور منزہ ہے حق تعالیٰ جو کہ عالم الغیب والشہادہ ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں اور جب وہ منزہ ہے تو وہ برتر ہے ان کے شرک سے۔ اور یہ باتیں ایسی ہیں جن پر ان کو نہایت سخت سزا دی جائے گی۔

کائنات ساری جب اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے تو پھر بندگی بھی اسی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

Marfat.com

2/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 183

سورہ مومنون آیت نمبر 93 تا 118 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾
وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ
اَحْسَنُ السَّیِّئَةَؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِۙ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِۙ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ
اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّاؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىٕلُهَاؕ وَ مِنْ
وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ
اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ
فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

Marfat.com

النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كٰلِحُوْنَ ۝١٠٤ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٠٥ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝١٠٦
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝١٠٧ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝١٠٨ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١٠٩ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝١١٠ اِنِّيْ
جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝١١١ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ
فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝١١٢ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ
الْعَآدِّيْنَ ۝١١٣ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١٤
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝١١٥
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝١١٦
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝١١٧ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١١٨ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو کہ اے میرے رب اگر تو مجھ کو وہ دکھادے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ٥ تو اے میرے رب مجھ کو ظالم لوگوں میں شامل نہ کر ٥ اور بیشک ہم قادر ہیں کہ ہم ان سے جو وعدہ کررہے ہیں وہ تمہیں دکھادیں ٥ تم برائی کو اس طریقے سے دفع کرو جو بہتر ہو ہم خوب جانتے ہیں جو یہ لوگ کہتے ہیں ٥ اور کہو کہ اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے ٥ اور اے میرے

Marfat.com

رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ٥ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو واپس بھیج دے ٥ تا کہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں کچھ کماؤں ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے کہ وہی وہ کہتا ہے اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کیلئے جب کہ وہ اٹھائے جائیں گے ٥ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو پھر ان کے درمیان نہ کوئی رشتہ رہے گا اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا ٥ پس جن کے پلے بھاری ہوں گے وہی لوگ کامیاب ہوں گے ٥ اور جن کے پلے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ٥ ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے ٥ کیا تمہیں میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے ٥ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہمیں گھیر لیا تھا اور ہم گمراہ لوگ تھے ٥ اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال دے پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں ٥ خدا کہے گا کہ دور ہو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ٥ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتا تھا کہ اے میرے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے ٥ پس تم نے ان کو مذاق بنالیا یہاں تک کہ ان کے پیچھے تم نے ہماری یاد بھلادی اور تم ان پر ہنستے رہے ٥ میں نے ان کو آج ان کے صبر کا بدل دیا کہ وہی ہیں کامیاب ہونے والے ٥ ارشاد ہوگا کہ برسوں کے شمار سے تم کتنی دیر زمین میں رہے ٥ وہ کہیں گے ہم ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم تو گنتی والوں سے پوچھ لیجئے ٥ ارشاد ہوگا کہ تم تھوڑی مدت رہے کاش تم جانتے ہوتے ٥ پس کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے ٥ پس بہت برتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مالک ہے عرش عظیم کا ٥ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے حق میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے بے شک منکروں کو فلاح نہ ہوگی ٥ اور کہو کہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما تو بہترین رحم فرمانے والا ہے ٥

تشریح: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعاء کا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یوں کہئے۔ کہ اے میرے پروردگار اگر تو مجھے وہ عذاب دکھلائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو مجھے عذاب میں ان ظالموں کے ساتھ شریک نہ کرنا بلکہ دوسرے انبیاء کی طرح مجھے بھی بچالینا اور اس دعا کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں کہ تمہیں وہ خوشی دکھلائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں پس جب تک عذاب نہ آئے اس وقت تک آپ ان کی برائی کا دفعیہ اس طریق سے کرتے رہئے جو عمدہ ہو یعنی ان کی زیادتی کے مقابلہ میں صبر و تحمل سے کام لیجئے۔ اور ان کے ساتھ نرمی برتئے اور ہم ان باتوں کو خوب جانتے ہیں جو یہ لوگ ہمارے یا آپ کی شان میں کہتے ہیں اس لئے ہم وقت پر خود سمجھ لیں گے اور چونکہ شیاطین فساد پیدا کرنے کیلئے موقع کے منتظر رہتے ہیں اس لئے آپ یہ کہتے رہئے کہ اے میرے پروردگار میں شیاطین کے وساوس سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور اے میرے رب وساوس تو درکنار میں اس سے بھی آپ کی پناہ لیتا ہوں کہ وہ میرے پاس بھی آئیں خیر یہ لوگ برائی سے باز نہ آئیں گے۔

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے گی اس وقت وہ باز آئے گا اور کہئے گا کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیجئے۔ امید ہے کہ اب میں اس جہان میں جس کو میں نے چھوڑا ہے نیک کام کروں گا لیکن ہرگز ایسا نہیں ہے۔ یہ صرف اس کے کہنے کی بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے ورنہ واپسی کے بعد بھی وہ ایسا نہ کرے گا اور نہ یہ درخواست منظور ہی ہو سکتی ہے بلکہ ان کے

Marfat.com

سامنے برزخ ہے جس میں انہیں اس روز تک رہنا ہوگا جس روز ان کو اٹھایا جائے گا یعنی قیامت تک۔

اب جب قیامت آئے گی اور صور پھونکا جائے گا تو اس وقت ان کی یہ حالت ہوگی کہ ان کی آپس کی رشتہ داریاں باقی نہ رہیں گے۔ نہ بیٹا باپ کو باپ سمجھے گا۔ نہ باپ بیٹے کو بیٹا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہوگا جس کے اعمال موزونہ بھاری ہوں گے یہ لوگ تو کامیاب ہیں۔ اور جن کے اعمال موزونہ ہلکے ہوں گے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کا نقصان کرلیا اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلتی ہوگی۔ اور وہ اس میں ناخوشی سے منہ بگاڑے ہوں گے اے منہ بگاڑنے والو کیا تمہارے سامنے میری آیات نہ پڑھی جاتی تھیں۔ جن کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔ یہ بلا تو تمہاری خود مول لی ہوئی ہے پھر ناخوش کیوں ہوتے ہو۔

نیز وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار، ہم پر بدبختی سوار ہوئی۔ اور ہم خطا کار تھے۔ آپ ہم پر مہربانی فرمادیں اور ہمیں اس سے نکال دیں۔ اب اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً ظالم ہوں گے اور ضرور اس سزا کے مستحق ہوں گے حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ دفع ہو اسی میں اور مجھ سے گفتگو مت کرو تم کو اپنی حرکتیں بھی یاد ہیں۔ دیکھو میرے بندوں کی ایک جماعت کہتی تھی کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے آپ ہمارے گناہ معاف کیجئے اور ہم پر رحم کیجئے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں اس پر تم نے ان کو مسخرہ بنایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھلادی اور تم ان کی تمسخر وایذا میں ایسے گرفتار ہوئے کہ تمہیں میرا بھول کر بھی خیال نہ آیا اور تم برابر ان سے ہنستے رہتے تھے کیا ان حرکتوں پر تم ہم سے مراعات کے متوقع ہو یہ تمہارا خیال خام ہے اور آج تمہاری کوئی رعایت نہیں کی جاسکتی۔ دیکھو آج میں نے ان کو ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا ہے کہ وہ کامیاب ہیں۔

حق تعالیٰ فرمائیں گے۔ کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم زمین میں کتنے برس رہے۔ وہ کہیں گے کہ جی برس کیسے ہم تو ایک دن یا اس سے بھی کم رہے۔ آپ گننے والوں سے پوچھ لیجئے۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے۔ بیشک تم کم ہی رہے ہو۔ کاش تم جانتے ہوتے کہ ہمیں یہاں بہت کم رہنا ہے اور جہاں ہمیشہ رہنا تھا وہاں کیلئے انتظام کرتے۔ نادانو! جب یہ حالت ہے تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں محض بیکار پیدا کیا ہے اور اس کی کوئی غرض وغایت نہیں ہے اور کیا تم یہ خیال کرتے تھے کہ تمہیں ہماری طرف واپس نہ لایا جائے گا۔ سو برتر ہے خدا جو کہ واقعی بادشاہ ہے وہ ضرور معبود ہے وہ مالک ہے تخت مکرم کا۔ اور جو کوئی خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے گا جس کے متعلق اس کے پاس کوئی حجت نہیں۔ اس کا حساب اس کے پروردگار کے یہاں ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ خائب وخاسر ہوگا کیونکہ کافر کامیاب نہیں ہوتے یہ گفتگو تو کفار سے متعلق تھی اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ لوگ طالب مغفرت ورحمت نہیں ہیں تو نہ ہوں آپ طلب کیجئے اور کہئے کہ اے میرے پروردگار آپ مغفرت فرمایئے اور رحم فرمایئے۔ اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والے ہیں۔

قیامت کی تصویر کھینچی جاتی ہے کہ وہ دن ایسا ہوگا کہ کسی کو کسی کی ذرا بھی خبر نہ ہوگی، اور نہ ہی خیال ہوگا۔ جبکہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ ہوگی، اور بیٹے کو باپ کی خبر نہ ہوگی۔ جنہیں اہل وعیال پر فخر ہوگا وہ بھی کام نہ آئیں گے۔ جنہیں برادریوں پر ناز ہوگا وہ بھی ساتھ چھوڑ دیں گے۔ جنہیں اپنے حسب ونسب پر ناز ہوگا وہ آج کسی کام کے نہ ہونگے۔ جبکہ آج اگر کوئی چیز کام کی ہوگی وہ صرف نیک اعمال ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورة النور

سورۃ النور مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 64 اور رکوع کی تعداد 09 ہے کلمات کی تعداد 2420 اور حروف کی تعداد 6410 ہے۔ اس سورۃ کا نام آیت نمبر 35 سے لیا گیا ہے۔ قرآنی ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر 24 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 102 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 57: اس میں اللہ کی روشنی کا ذکر ہے جو ان گھروں میں چمکتی ہے جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے سورۃ نور، النساء، احزاب یہ سورتیں ایسی ہیں جن میں عورتوں کے مسائل اور معاشرتی زندگی کے متعلق اہم تفصیلات ملتی ہیں۔ اس سورۃ میں زیادہ تر گھریلو اور اجتماعی زندگی کا تصور موجود ہے اسلامی معاشرے میں اجتماعی خاندانی نظام اور انفرادی نظام کے متعلق ذکر ہے۔ واقعہ افک کا تذکرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برائت جنسی ناجائز تعلقات کی سزا وغیرہ کا ذکر ہے غیرت کے نام پر قتل۔ کاروکاری، قرآن سے شادی، جائیداد کی تقسیم کے ضمن میں بچیوں کی شادی نہ کرنا جیسی رسومات اسلام میں ممنوع ہیں۔ بہتان لگانے والوں کو اسی (80) دُرّے کی سزا ہے۔ FIR میں باقاعدہ قذف کی سزا ہے۔ کنوارے مرد وعورت اور شادی شدہ کی سزا کا تعین، شہادت کا تعین، قسم کا ذکر ہے، گھروں میں سلام کر کے آئیں، دوسروں کے گھروں میں روزانہ نہ جائیں، دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد دائیں کھڑے ہو جائیں تاکہ بے پردگی نہ ہو، مسلمان مرد وعورتیں اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور عورتیں اپنی زیب وزینت کسی پر ظاہر نہ کریں اور نہ ہی پازیب وغیرہ پہن کر پاؤں کی آواز کی جھنکار سے دوسرے کو متوجہ کریں، عورتوں کے لئے خوشبو لگا کر باہر نکلنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ نکاح سے رزق بڑھتا ہے، اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ نفلی روزے رکھے۔ آج کل کے دور میں نکاح کو اس قدر مشکل بنا دیا گیا ہے کہ غریب لوگ پھنس گئے ہیں۔

آیت نمبر 58 تا 64: ان اوقات کا ذکر جن میں کسی کے گھر یا کمرے میں جانے کی ممانعت کا تذکرہ، ان گھروں کا ذکر جہاں سے کھانا پینا جائز ہے۔ گھر والوں کو سلام کا حکم، مومنین کے اوصاف۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر آداب اور انکا احترام کا ذکر ہے۔ اللہ کی ملکیت، علم اور طاقت کا ذکر ہے۔

Marfat.com

3/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 184

سورۂ نور آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ
لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

Marfat.com

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ
شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ ۙ
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ ع
اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ
وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝١٢ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٣ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ
فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٤ ۚۖ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّهُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝١٥ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ

Marfat.com

تَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

یہ ایک سورۂ ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور اس کو ہم نے فرض کیا ہے اور اسمیں ہم نے صاف صاف آیتیں اتاری ہیں ٥ زانی عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان دونوں پر اللہ کے دین کے معاملہ میں رحم نہ آنا چاہیے اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہے ٥ زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا اہل ایمان پر ٥ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر عیب لگائیں پھر چار گواہ نہ لے آئیں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو یہی لوگ نافرمان ہیں ٥ لیکن جو لوگ اس کے بعد توبہ کریں اور اصلاح کریں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس ان کے اپنے سوا اور گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی کی صورت یہ ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک وہ سچا ہے ٥ اور پانچویں بار یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو ٥ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل جائے گی کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے ٥ اور پانچویں بار یہ کہے گی کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ شخص سچا ہو ٥ اور اگر تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا وہ تمھارے اندر ہی کی ایک جماعت ہے تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر آدمی کے لیے وہ ہے جتنا اس نے گناہ کمایا اور جس نے اس میں سب سے بڑا حصہ لیا اور اس کے لئے بڑا عذاب ہے ٥ جب تم لوگوں نے اس کو سنا تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے ایک دوسرے کی بابت نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ کھلا ہوا بہتان ہے ٥ یہ لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں اور اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں

Marfat.com

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے اس کے باعث تم پر کوئی بڑی آفت آجاتی ٭ جب کہ تم اس کو اپنی زبانوں سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اس کو ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے ٭ اور جب تم نے اس کو سنا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے نکالیں معاذ اللہ یہ بہت بڑا بہتان ہے ٭ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم مومن ہو ٭ اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٭ بیشک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کا چرچا ہو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ٭ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نرمی کرنے والا رحمت کرنے والا ہے ٭

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ اور عمل کیلئے لازم کیا ہے جس میں صاف صاف احکام ہیں جن میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے امید ہے کہ تم نصیحت مانو گے اور ان پر بلا تردد عمل کر کے سعادت حاصل کرو گے۔

چنانچہ ایک حکم یہ ہے کہ جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے تو تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ بشرطیکہ وہ غیر محصن ہوں محصن اس کو کہتے ہیں جو مسلمان اور آزاد اور عاقل بالغ اور واطی بنکاح صحیح ہو کیونکہ محصن کیلئے بحکم حدیث رجم ہے اور سو کوڑے آزاد مرد وعورت کیلئے ہیں۔ اور لونڈی غلام کیلئے پچاس کوڑے ہیں اور تم کو خدا کے دین کے معاملہ میں ان پر ترس نہ آنا چاہیے اگر تم خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کے سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے تا کہ ان کو مشاہدہ سے اور دوسروں کو ان سے سن کر عبرت ہو اور وہ یہ سمجھیں کہ یہ فعل کس قدر موجب تکلیف اور موجب رسوائی ہے اور یہ سمجھ کر اس سے باز رہیں۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ زانی صرف زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کر سکتا ہے اور زانیہ سے صرف زانی یا مشرک نکاح کر سکتا ہے اور مسلمانوں پر ایسا کرنا حرام کیا گیا ہے۔

چونکہ عرب میں شراب کی طرح زنا کی بھی کثرت تھی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح شراب خوری کے انسداد کیلئے ابتداء میں سخت احکام نافذ کئے گئے تھے اسی طرح انسداد زنا کیلئے بھی ابتداء میں یہ حکم نافذ کیا گیا تھا مگر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اس کے ابتدائی ہونے پر یہ دلیل ہے کہ اس میں مشرکہ اور مشرک سے نکاح کا حکم ہے جو کہ بعد کو منسوخ ہو چکا ہے اور زانیہ کے صالح سے اور زانی کے عفیفہ سے نکاح کے عدم جواز کے نسخ کی دلیل اجماع ہے۔ اس تقدیر پر آیت میں کسی تکلف کی ضرورت نہیں رہتی۔

الغرض یہ احکام تو ان لوگوں کے تھے جو زنا کا ارتکاب کریں۔

اور جو لوگ پاکباز عورتوں کو زنا کا الزام لگائیں۔ پھر وہ اپنے دعویٰ پر چار گواہ بشرائط خاصہ نہ لائیں تو ان کو حد کے طور پر اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی نہ قبول کرو۔ اور یہ لوگ خدا کے نافرمان ہیں اس لئے خدا ان سے ناخوش ہے ہاں جو لوگ اس الزام وغیرہ کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی حالت درست کر لیں تو وہ لوگ فسق سے مستثنیٰ ہیں۔ گو مقبول الشہادۃ پھر بھی نہیں۔ اور فسق سے مستثنیٰ اس لئے ہیں کہ حق تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اس لئے وہ گنہگاروں کی توبہ قبول کر کے ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حکم ان لوگوں کا تھا جو اپنی بیویوں کے علاوہ دوسری عورتوں کو الزام لگائیں۔

Marfat.com

اور جو لوگ خود اپنی بیویوں کو الزام لگائیں اور ان کیلئے بجز ان کے اور گواہ نہ ہوں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں خاوند اور بیوی سے قسمیں لی جائیں۔ اور ان میں سے مرد کی قسم چار قسمیں ہیں کہ وہ ضرور سچا ہے۔ اور پانچویں یوں کہ اس پر خدا کی لعنت اگر وہ اس الزام میں جو اس نے اپنی بیوی پر لگایا ہے جھوٹا ہو۔ اور عورت سے حد زنا کو یہ بات دور کرسکتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی چار قسمیں کھائے کہ یہ مرد مجھ پر الزام لگانے میں ضرور جھوٹا ہے اور پانچویں قسم یوں کھائے کہ اس عورت پر خدا کا غضب پڑے اگر وہ مرد اس الزام میں سچا ہو۔ اس طرح دونوں سزا سے بچ جائیں گے۔ مگر قاضی ان دونوں کے درمیان تفریق کردے گا۔ جو مرد کی جانب سے طلاق سمجھی جائے گی۔ اور جب تک وہ اپنی اپنی بات پر قائم رہیں گے اس وقت تک ان کا آپس میں نکاح نہ ہو سکے گا۔ ہاں اگر مرد اپنے کو جھٹلا دے یا عورت مرد کی تصدیق کرے تو بعد جاری ہونے حد کے نکاح ہو سکے گا۔ خیر تم لوگوں کو غنیمت سمجھنا چاہیے کہ اتنا بڑا معاملہ قسماقسمی ہی پر ٹل گیا کیونکہ یہ خدا کی مہربانی اور رحمت ہے کہ اس نے اسے یوں رفع دفع کر دیا اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یوں آسانی سے نہ چھوٹ جاتے۔ بلکہ اور کوئی سخت قانون نافذ کیا جاتا اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے اس لئے جس کا قصور ہوا سے توبہ کر لینی چاہیے اور بہت حکمت والا ہے اس لئے اس نے ایسا قانون بنایا جس میں دونوں فضیحت سے بچ گئے۔

لعان

اگر شوہر نے اپنی بیوی کی بدچلنی کو دیکھ لیا اور بیوی کو ایسی حالت میں قتل کرتا ہے تو خود قصاص میں قتل ہو جائے گا اور گواہ ڈھونڈنے جائے گا تو مجرم بھاگ جائے گا۔ صبر کرے تو کیسے؟ سوائے اس کے کہ عورت کو طلاق دے کر فراغ کرسکتا ہے مگر نہ اس عورت کو مادی یا اخلاقی سزا ملی۔ نہ اس کے آشنا کو سزا ملی اور اگر ناجائز حمل ہو تو حرام کا بچہ الگ گلے پڑا۔ اس مسئلے کا حل قرآن مجید نے سورۃ نور کی آیت نمبر ۶-۱۰ میں بتایا ہے۔ مرد اپنی بیوی کے بارے میں قسم اٹھا کر چار مرتبہ یہ گواہی دے گا کہ وہ اپنے قول میں سچا ہے (یعنی میں نے بدچلنی کو دیکھا ہے) اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں اس طرح اگر بیوی قسم اٹھا کر چار مرتبہ گواہی دے کہ مرد اپنے قول میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میرا شوہر سچا ہو۔ اسے اسی قانون کی اصطلاح میں ''لعان'' کہتے ہیں جس کے بعد میاں بیوی کو جدا کر دیا جاتا ہے اور سزا کا فیصلہ آخرت کے دن اللہ رب العزت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

لعان کے احکام

۱- اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام (بدکاری) لگائے تو اسے چار گواہ پیش کرنے ہوں گے۔

۲- اگر وہ چار گواہ پیش نہ کرسکا تو شوہر اور بیوی کے مابین حاکم وقت یا خاندان کے سربراہ لعان کرائیں گے۔

۳- بہتر یہ ہے کہ وہ تہمت لگانے سے باز رہے اور اپنی غلطی کی معافی مانگ لے بیوی کی توبہ یہ ہے کہ اگر اس نے واقعی گناہ کیا ہے تو اپنے گناہ کا اقرار کر لے اور اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کر دے۔

۴- اگر دونوں توبہ کرنے سے انکار کر دیں تو حاکم وقت یا سربراہ کنبہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ بلائے اور نصیحت کرے اور ان سے کہے کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں آسان ہے۔

Marfat.com

۴-اگر پھر بھی توبہ نہ کریں تو پھر حاکم وقت یا سربراہ کنبہ کو حق حاصل ہے کہ دونوں میں لعان کرادے۔
۵-شوہر تین مرتبہ طلاق دے اور دونوں میاں بیوی کے مابین ہمیشہ کے لئے جدائی کرادی جائے۔
۶-لعان کی صورت میں شوہر کو مہر میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔
۷-ایسی عورت کو جو بچہ پیدا ہوگا اس بچے کا نسب عورت کی طرف ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچے کی وارث ہوگی۔
۸-اگر بچے کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو تو باپ کو چاہئے کہ صرف اس وجہ سے اپنی بیوی پر تہمت نہ لگائے۔
۹-لعان سے وطی حرام ہے۔
۱۰-لعان کی وجہ سے نکاح ختم نہیں ہوا جبکہ حاکم وقت یا سربراہ کنبہ ان کے درمیان تفریق کرادے گا۔
۱۱-لعان کے بعد اگر دونوں الگ نہ ہونا چاہیں پھر بھی دونوں کو جدا کرایا جائے گا۔

یہاں تک قانون عام کا بیان فرما کر آگے خاص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہمت کے واقعہ پر کلام کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

جو لوگ تم میں سے یہ بہتان لائے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عائشہؓ نے اس فعل ناجائز کا ارتکاب کیا وہ تم میں کی ایک مختصر جماعت ہے تم اس کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کی برات ہو جائے گی۔ اور آئندہ کیلئے ایسی کارروائیوں کا انسداد ہو جائے گا۔ ہاں اس میں خود ان لوگوں کیلئے ضرور برائی ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو وہ گناہ ہوا جو اس نے کیا ہے اور اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور ان میں سے جس نے اس میں بڑا حصہ لیا ہے یعنی عبداللہ بن ابی منافق جو بانی ہے اس فتنہ کا اس کو بہت بڑا عذاب ہوگا خیر اس منافق نے جو کچھ کیا وہ تو اس کا کام ہی تھا اس لئے اس کی کوئی شکایت نہیں۔ ہاں اے مسلمانو! تم سے ضرور اس کی شکایت ہے کہ جس وقت تم نے اس کو سنا تھا اسی وقت تم مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں کی نسبت اچھا گمان کیوں نہ کیا۔ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ کھلا ہوا بہتان ہے اور اس منافق کی بات کا کیوں اعتبار کرلیا۔ اگر وہ سچے تھے تو وہ چار گواہ معائنہ کے کیوں نہ لائے۔ اور جب کہ وہ چار گواہ نہ لائے تو وہ خدا کے نزدیک سراسر جھوٹے ہیں واقع کے لحاظ سے بھی کیونکہ واقعہ بالکل غلط ہے اور ضابطہ کے لحاظ سے بھی کہ انہوں نے چار گواہوں سے اس کا ثبوت نہیں دیا۔ اگر وہ چار بظاہر معتبر گواہ خاص شرائط کے ساتھ پیش کر دیتے۔ تو کم از کم ضابطہ کے طور پر تو سچے ہو جاتے۔ مگر انہوں نے یہ بھی نہیں کیا اس لئے وہ محض جھوٹے ہیں اور اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو اس میں تم کو بڑا عذاب لاحق ہوتا۔ جبکہ تم اس بیہودہ بات کو زبانوں پر لاتے۔ اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہتے ہو جس کا تم کو علم نہیں۔ اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے ہو حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی بات ہے۔ اور یہ کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو کہہ دیتے حاشاللہ یہ بڑا بہتان ہے الغرض تم کو یہ کرنا چاہیے تھا اور تم نے بہت برا کیا کہ ایسا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسی نادانی کی بات کرو اگر تم مومن ہو۔ کیونکہ ایمان کا مقتضی ہے: اطاعت حق سبحانہ۔ اور یہ خدا کا حکم ہے تو اس کی اطاعت ایمان کا مقتضی ہے۔ اور خدا تمہارے لئے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم ان پر عمل کرو اور حق تعالیٰ بڑا جاننے والا ہے اور بہت حکمت والا ہے اس لئے اس کے احکام صحیح اور حکمت کے موافق ہیں۔

Marfat.com

جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ بری بات پھیلے اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اس لئے جو کچھ وہ کہے اسے دل سے مان لو یہ خدا کا فضل اور اس کی رحمت تھی کہ تم کو اس عذاب سے بچالیا اور اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم کو بھی اس میں مبتلا کرتا اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا بہت مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔

انسان جب ہی بچے گا اسکے فضل وکرم سے بچے گا۔ وگرنہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے نہیں بچ سکیں گے۔ کیونکہ ہمارے اعمال سے کبھی ریاکاری کی بو محسوس ہوگی۔ اور کبھی بدنیتی کی بدبو آئے گی۔ ہماری عبادت کبھی کبر کا شکار ہوتی ہے اور کبھی فخر کا، لہذا اسی کے فضل کے متلاشی رہو۔ وہ اپنے فضل سے انسان کے ٹوٹے پھوٹے اعمال کو بھی قبول فرماتا ہے۔ اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں بھی داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم میں رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 185

سورہ نور آیت نمبر 21 تا 34 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ
وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ
لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

Marfat.com

يُوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾
اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ
وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ
اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪

Marfat.com

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ
عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ
اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو وہ اس کو بے حیائی اور برائی ہی کا کام کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا لیکن اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اور تم میں سے جو لوگ فضل والے اور وسعت والے ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے اور چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ بیشک جو لوگ پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ٥ اس دن جب کہ ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے ٥ اس دن اللہ ان کو واجبی

Marfat.com

بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق کھولنے والا ہے ۝ خبیثات خبیثوں کے لئے ہیں اور خبیث خبیثات کے لئے ہیں اور طیبات طیبوں کے لئے ہیں اور طیب طیبات کے لئے وہ لوگ بری ہیں ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ۝ اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت حاصل نہ کرلو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے تا کہ تم یاد رکھو ۝ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دے دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ تمھارے لئے بہتر ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۝ تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم ان گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی نہ رہتا ہو ان میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ۝ مومن مردوں سے کہو وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزہ ہے بیشک اللہ باخبر ہے اس سے جو وہ کرتے ہیں ۝ اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہو جائے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے مملوک پر یا زیردست مردوں پر جو کچھ غرض نہیں رکھتے یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے ابھی ناواقف ہوں اور وہ اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت معلوم ہو جائے اور اے ایمان والو تم سب مل کر اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ ۝ اور تم میں جو بے نکاح ہوں ان کو نکاح کر دو اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کو بھی اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے ۝ اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں ان کو چاہیے کہ وہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے طالب ہوں تو ان کو مکاتب بنا دو اگر تم ان میں صلاحیت پاؤ اور ان کو اس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اور اپنی لونڈیوں کو پیشہ پر مجبور نہ کرو جب کہ وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں محض اس لیے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تمہیں حاصل ہو جائے اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو اللہ اس جبر کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور بیشک ہم نے تمھارے طرف روشن آیتیں اتاری ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت بھی ۝

تشریح: اے مسلمانو! تم نے بڑی غلطی کی کہ اس معاملہ افک میں شیطان کی پیروی کی۔ آئندہ کے لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم کسی بات میں شیطان کے قدم بقدم نہ چلنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ لامحالہ بے حیائی کی باتوں اور بری باتوں میں مبتلا ہوگا۔ کیونکہ وہ تو بے حیائی کی بات اور بری بات ہی حکم کرے گا اس سے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی اچھی بات کا حکم کرے اور تم جو بہت سی برائیوں سے پاک صاف ہو تو یہ حق تعالیٰ کا تم پر فضل اور رحمت ہے کیونکہ اگر تم پر خدا کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تم میں سے کوئی پاک صاف نہیں رہ سکتا تھا مگر خدا جس کو چاہتا ہے اسے پاک کرتا ہے لیکن چاہتا عام طور پر اسی کو ہے جو خود بھی چاہے اور عناد سے کام نہ لے۔ اور چونکہ اس نے تمہیں پاک کرنا چاہا اس لئے پاک کر دیا اور اللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اس لئے وہ سب کی باتیں سنتا اور سب کی حالت جانتا ہے اگر تم نے اس کے احکام کی خلافت ورزی کی تو وہ تم سے نمٹ لے گا۔

Marfat.com

چونکہ حضرت عائشہؓ کے باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عزیز مسطح کی مالی امداد اس بنا پر بند کر دی ہے کہ اس نے تہمت میں حصہ لیا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ تم میں سے مالدار اور گنجائش والوں کو ایسا نہ چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے دینے میں کوتاہی کریں جو کہ رشتہ دار بھی ہیں اور محتاج بھی۔ اور خدا کی راہ میں ترک وطن کرنے والے بھی۔ اور ان کو چاہیے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے تو تم کو چاہئے کہ دوسروں کا قصور معاف کر دو۔ خدا تمہاری لغزشیں معاف کرے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے اس سے تم سمجھ لو کہ اس معافی کے صلہ میں وہ تمہارے کتنے قصور معاف کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ پاکباز، بے خبر مومن عورتوں کو الزام لگاتے ہیں ان لوگوں پر دنیا میں بھی پھٹکار ہے اور آخرت میں بھی۔ اور ان کو بہت بڑا عذاب ہوگا جس روز ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے ان کے مقابلہ میں گواہی دیں گے اس روز اللہ تعالیٰ ان کو ان کی صحیح اور واقعی سزا دے گا۔ اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ایک کھلی ہوئی واقعی چیز ہے اور محض ڈرانے کی شئے نہیں ہے۔ الغرض قصہ افک محض من گھڑت ہے۔ جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

کیونکہ گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہیں۔ اور گندے مرد گندی عورتوں کے شایاں ہیں جیسے یہ افتراء پرداز منافق مرد اور ان کی منافق عورتیں اور صاف ستھری عورتیں صاف ستھرے مردوں کے شایان ہیں۔ اور صاف ستھرے مرد صاف ستھری عورتوں کے شایان ہیں جیسے عائشہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور جبکہ یہ صورت ہے تو حضرت عائشہؓ جو رسول کی بیوی ہیں اس گندے اور ناپاک فعل سے ملوث کیسے ہو سکتی ہیں۔ الحاصل یہ لوگ جن سے اس تہمت کا تعلق ہے بری ہیں اس بات سے جو یہ مفتری لوگ کہتے ہیں ان کیلئے اس جھوٹے الزام کے معاوضہ میں مغفرت اور عمدہ رزق ہے برخلاف ان تہمت لگانے والوں کے کہ ان کیلئے اس کے معاوضہ میں عذاب عظیم ہے۔

اے مسلمانو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں نہ داخل ہو۔ تاوقتیکہ تم گھر والوں کو بذریعہ طلب اذن کے متنبہ کر کے ان سے مانوس نہ ہو جاؤ۔ اور اس کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم ایسی حالت میں بغیر اجازت طلب کئے داخل ہو کہ گھر والے تم سے اجنبی اور بے خبر ہوں امید ہے کہ تم نصیحت مانو گے۔ اب اگر تم ان میں کسی کو نہ پاؤ۔ یعنی وہاں سے تمہیں جواب نہ ملے تو تم ان میں داخل نہ ہو بلکہ یہاں تک توقف کرو کہ تم کو اجازت مل جائے۔ اور اگر بجائے اجازت کے تم سے یوں کہا جائے کہ اس وقت ملنے کا موقع نہیں ہے آپ لوٹ جائیے تو لوٹ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ ستھری بات ہے۔ اور یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے اس لئے خلاف ورزی کی صورت میں وہ تم سے مواخذہ کرے گا ہاں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں بلا اجازت داخل ہو جو رہنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں تمہارا کچھ فائدہ ہو جیسے نشست و برخاست وغیرہ اور واضح ہو کہ خدا ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم چھپاتے ہو اس لئے غیر مسکونہ گھروں میں بھی کسی بری نیت سے جیسے چوری وغیرہ داخل نہ ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ رستہ گلی میں غیر محرم عورتوں کے مل جانے کے وقت اپنی آنکھیں بند کریں اور ان کو نہ دیکھیں اور غیر محرموں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ تمہارے لئے زیادہ صفائی کی

Marfat.com

بات ہے تم کو واضح ہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو حق تعالیٰ اس سے باخبر ہیں اور اس لیئے وہ ان احکام کی خلاف ورزی پر تمہیں سزا دیں گے۔

اور اے رسول آپ مومن عورتوں سے بھی فرما دیجئے کہ وہ بھی غیر مردوں گے دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند رکھیں اور غیر مردوں سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

اور اپنی آرائش کے اعضاء کو کھلا نہ رکھیں بلکہ ان کو کپڑے میں چھپائے رکھیں کیونکہ وہ ستر ہیں باستثناء ان اعطا کے جو عادۃً ظاہر ہوں اور ان کے چھپائے رکھنے میں دشواری ہو۔ جیسے چہرہ ہاتھ پاؤں کیونکہ ان کو بناء برضرورت ستر ہونے سے خارج کیا جاتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں تاکہ پستانوں کا ابھار وغیرہ مخفی رہے۔ یہ حکم تو فی نفسہ اعضاء کے کشف وستر سے متعلق تھا اور دوسروں کے سامنے ان کے کھولنے اور نہ کھولنے کے متعلق یہ تفصیل ہے کہ اپنی آرائش کے اعضاء کو مطلقاً خواہ وہ چہرہ اور ہاتھ پاؤں ہوں یا کچھ اور۔ جیسے پنڈلیاں، بازو، کلائیاں، گردن کسی کے سامنے نہ کھولیں۔ بجز اپنے شوہروں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنی اولاد کے یا اپنے خاوندوں کی اولاد کے یا اپنے حقیقی یا علاتی یا اخیافی بھائیوں کے یا اپنے ان ہی بھائیوں کی اولاد کے یا اپنی حقیقی یا علاتی یا اخیافی بہنوں کی اولاد کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنی مملوکوں کے یا اپنے ان نامحرم وابستگان کے جو کہ عورتوں سے مستغنی ہوں جیسے دیوانے یا مسلوب الحواس بڈھے یا ان لڑکوں کے جو ہنوز عورتوں کے قابل اخفاء چیزوں سے ناواقف ہیں۔ اور نہ اپنے پاؤں کو زور سے زمین پر ماریں۔ تاکہ ان کی وہ آرائش جس کو چھپاتی ہیں معلوم ہو۔ اور اے مسلمانو! جو کچھ ان معاملات میں کوتاہیاں ہوئی ہوں یا آئندہ ہوں ان سے تم سب کو خدا کے سامنے توبہ کرنی چاہیے۔ امید ہے کہ تم اس پر عمل کرکے کامیاب ہو گے۔

یہ وہ آیات ہیں جن میں حق تعالیٰ نے نہایت زور کے ساتھ پردہ کا حکم دیا ہے اور ان احکام پر ایک سرسری نظر ڈالنے والے کو بہت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں میں جس قدر پردہ ہنوز مروج ہے ان آیات کی رو سے اس کو اور سخت کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس میں اب بھی بہت سی کوتاہیاں ہو رہی ہیں۔ چہ جائیکہ اس کو بالکل اڑا دیا جائے۔ یا اس میں ایسی ترمیم کی جائے جس سے وہ کالعدم ہو جائے مثلاً عورتوں کو صرف برقع کی آڑ میں رکھا جائے۔ اور اس سے زیادہ ان پر کسی قید کے عائد کرنے کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ جیسا کہ آجکل کے روشن خیال یورپ کی کورانہ تقلید میں ایسا کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا قانون خداوندی کی صریح مخالفت اور جو غرض پردہ کی مشروعیت سے بھی اس کو بالکل نظر انداز کر دینا ہے۔ کیونکہ صرف برقع کی آڑ زنا کی روک تھام کیلئے ہرگز کافی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ تجربہ شاہد ہے بالخصوص ایسے زمانہ فتن میں جس میں گھروں کی چاردیواریاں بھی بمشکل زنا سے بچا سکتی ہیں۔

پردہ کے متعلق جو امور منصوص ہیں۔ پردہ ان میں منحصر نہیں ہے بلکہ یہ اصول ہیں۔ جن پر دوسرے ضروری امور قیاس کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً آواز کی حفاظت کا قرآن میں ذکر نہیں۔ لیکن جب کہ زیور کی آواز سنانے کی ممانعت منصوص ہے۔ تو خود عورت کو بلاضرورت غیر مردوں کو اپنی آواز سنانا اور ان سے باتیں کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ اس میں زیادہ فتنہ ہے۔ الغرض جس قدر امور داعی الی الزناء ہو سکتے ہیں۔ سب میں احتیاط لازم ہوگی۔

Marfat.com

حجاب کا مسئلہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے تو اس قدر اہم ہے کہ اس کو تمام معاشرتی مسائل کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ عائلی زندگی کی ساری مسرتیں اور خوشیاں اسی پر مبنی ہیں۔ صرف نوجوان بچیوں کا بننا اور بگڑنا کا انحصار اس پر نہیں بلکہ قوموں کے زوال واستحکام کا بھی بہت بڑی حد تک اس پر دارومدار ہے۔ اس کے بارے میں اگر ہم نے کوئی غلط طریقہ اختیار کیا تو اس سے صرف ہماری معاشرتی زندگی ہی متاثر نہیں ہوگی، بلکہ اس کے لازمی نتیجے کے طور پر ہمارے تمام اخلاقی اقدار بھی متاثر ہوں گے۔ جو کہ یقیناً آج کل ہو رہے ہیں موجودہ دور میں مردوں کی طرف سے عورتوں کو حجاب کے خلاف اکسانے کے لئے جذباتی اپیلیں ہو رہی ہیں۔ اصل دین کو دین ملا کے نام سے منسوب کیا جا رہا ہے، پردے کے حامیوں کو رجعت پسندی اور قدامت پسندی کے طعنوں سے نوازا جا رہا ہے۔ اسی طرح موجودہ دور کی ترقی پسند عورتوں کی طرف سے پردے کی زندگی پر حقارت آمیز رویہ اپنایا جا رہا ہے۔ گھر کی بندش اور پابندیوں پر گالیاں اور طعنے دیئے جا رہے ہیں ملا کے دین پر طنزیہ مزاح اور لعنتیں ٹھرائی جا رہی ہیں ایسے الفاظ کہنے والے جتنے بھی مرد و زن ہیں خدا کے فضل وکرم سے سب کے سب مسلمان ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو اس بات کا بھی دعویٰ ہے کہ پردے کے معاملے میں جو کچھ خدا اور اس کے رسول ﷺ نے کہا ہے اس سے ان کو انکار نہیں ہے۔ انکار جس چیز سے ہے وہ دین ملا ہے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ہر شخص قرآن کی اتنی بات کو تو سمجھ لیتا ہے جتنی اس کی خواہش کے مطابق ہے اور جو بات اس کی خواہش کے خلاف نظر آتی ہے اس سے اس طرح جان چھڑا جاتا ہے کہ گویا وہ بھی دین ملا کے تحت داخل ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ پیچھے تو چلنا چاہتے ہیں لیکن صرف اپنی خواہشوں کے اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم قرآن کے پیچھے چل رہے ہیں یہ ہماری قوم کی ذہنی بدحالی اور اخلاقی بدحالی کی نہایت کھلی دلیل ہے اکثر افراد کا یہ حال ہے کہ وہ بیک وقت کئی کئی مسلکوں کے ساتھ محبت اور ایک ہی ساتھ کئی مسالک پر تھوڑا تھوڑا عمل کرنا لازم چاہتے ہیں۔ اس انتشار ذہن اور ایسے منافقانہ کردار کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں اس طرز عمل سے جو برے اثرات برآمد ہوتے ہیں وہ ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں تک پڑ رہے ہیں جو اخلاص اور یکسوئی کے ساتھ اسلام پر عمل کرنا چاہتے ہیں لیکن اسلام سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بسا اوقات دھوکے میں پڑ جایا کرتے ہیں۔ ہم ان کی رہنمائی کے لئے چاہتے ہیں کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں حجاب کے متعلق جو احکامات دیئے گئے ہیں ان کو بیان کر دیں۔ تاکہ جو عمل کرنا چاہیں ان کے لئے آسانی ہو۔

قرآن مجید میں حجاب کے متعلق احکام

قرآن مجید میں پردے سے متعلق تین طرح کے احکامات موجود ہیں۔

قرآن مجید میں پہلی قسم کے وہ احکام ہیں جو خصوصاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے یا ان سے متعلق عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے بیان کئے گئے ہیں لیکن مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ احکام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے مختص نہیں تھے، بلکہ ان کا حکم امت کی تمام ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے عام ہے خطاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو خاص طور پر پیش نظر رکھنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شروع شروع میں معاشرتی اصلاح کا یہ مشکل قدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں ہی سے شروع کیا گیا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ تمام امت کی خواتین کے لئے نمونہ ہونے کی وجہ سے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی اہل بیت پر ان ہدایات واحکامات کی ذمہ داری زیادہ قوت اور شدت

Marfat.com

کے ساتھ عائد ہوتی تھی۔ دوسری قسم کے وہ احکامات ہیں جن میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار کے ساتھ دوسری عام خواتین کو بھی شامل کیا گیا ہے اور جن میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ کسی مسلمان عورت کو جب کسی ضرورت سے گھر سے باہر قدم نکالنے کی کوئی ضرورت پیش آ جائے تو اس حالت میں اس کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق یہ تفصیل سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں بیان ہوئی ہے۔ تیسری قسم کے احکامات وہ ہیں جو عام مردوں اور عورتوں کو مخاطب کر کے گھروں میں آنے جانے سے متعلق بیان کئے گئے ہیں اور جن کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یعنی جب ایک مسلمان اپنے کسی دینی بھائی یا کسی تعلق دار کے گھر میں داخل ہو تو اس کو کن آداب کی پابندی کرنی چاہئے اور گھر کی عورتوں پر ایسی حالت میں کیا کیا پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ احکامات سورۃ نور کی آیت نمبر ۲۷۔۳۱۔۵۸۔۶۰ اور ۶۱ میں بیان ہوئے ہیں۔ اب ہم ان تینوں اقسام کے احکامات کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

پہلی قسم کے احکام

ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے پردے سے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں، ان کا ذکر سورہ الاحزاب آیت نمبر ۳۲-۳۳ میں آتا ہے۔

ینساء النبی لستن کاحدمن النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولا معروفا ○ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولی واقمن الصلاة واتین الزکوة واطعن الله ورسوله ط انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا ○

ترجمہ: اے نبی کی ازواج مطہرات! تم دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی مانند نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم لہجہ میں نرمی نہ اختیار کرو کہ طمع کرنے لگے وہ جس کے دل میں روگ ہے گفتگو کرو تو باوقار انداز میں کرو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اپنی آرائش کی نمائش نہ کرو جیسے سابق دور جاہلیت میں رواج تھا اور نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت نبی! کہ تم سے آلودگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔

پھر اہل ایمان کو بتایا گیا ہے کہ تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جانے کی ضرورت پڑے تو کن آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ سورہ الاحزاب آیت نمبر ۵۳ تا ۵۵ میں آتا ہے۔

یا ایها الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظرین انه ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ط ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحی منکم والله لا یستحی من الحق ط واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ذلکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن ط وما کان لکم ان تؤذوا رسول الله ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا ط ان ذلکم کان عند الله عظیما ○ ان تبدوا شیئا او تخفوه فان الله کان بکل شئ علیما ○ لا جناح علیهن فی ابائهن ولا ابنائهن ولا اخوانهن ولا ابناء اخوانهن ولا ابناء اخواتهن ولا نسائهن ولا ماملکت ایمانهن ع واتقین الله ط ان الله کان علی کل شئ شهیدا ○

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تم کو کسی کھانے پر آنے کی اجازت دی جائے۔ نہ

Marfat.com

انتظار کرتے ہوئے کھانے کی تیاری کا۔ ہاں جب تم کو بلایا جائے تو تم داخل ہو پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور مزید باتوں میں لگے ہوئے بیٹھے نہ رہو۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث اذیت بنتی ہیں لیکن وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالی حق کے اظہار میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تمہیں ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ طریقہ تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم ان کی ازواج مطہرات سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ عظیم ہے۔ تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ ان پر ان کے باپ کے معاملے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی ان کے بیٹوں ہی کے بارے میں اور نہ ان کے بھتیجوں کے بارے میں اور نہ ان کے بھانجوں کے بارے میں اور نہ اپنے ہم عمر کی عورتوں کے بارے میں اور نہ ان لونڈیوں کے بارے میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہا ہے۔

درج بالا آیات سے حجاب کے احکامات

آیات بالا سے حجاب کے متعلق جو احکامات ملتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ عورتوں کو عام حالات میں بھی نامحرم مردوں سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ اگر کسی خاص ضرورت سے گفتگو کی نوبت آ ہی جائے تو زبان سے ہرگز ایسی نرم بات نہ کریں جو سننے والوں کے دل میں لذت پیدا کرے اور وہ کسی دل فریبی میں مبتلا ہو جائے۔

۲۔ مسلمان عورت کی اصلی جگہ اس کا گھر ہے اس وجہ سے کسی خاص ضرورت ہی سے اس کو گھر سے باہر قدم نکالنا چاہئے محض سیر و تفریح کے لئے بن سنور کے نکلنا جاہلیت ہے اور ایک مسلمان خاتون کے لئے ایسا عمل دینی اور اخلاقی لحاظ سے جائز نہیں۔

۳۔ کسی مسلمان بھائی کو اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر دعوت وغیرہ کے سلسلہ میں جانا پڑ جائے تو گھر میں اجازت کے بعد داخل ہو اور اسے چاہئے کہ وقت پر پہنچے اور کھانا کھا کے فوراً واپس چلا جائے یہ نہ ہو کہ فضول باتیں کرنے کے لئے بیٹھ جائے اور پھر کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بھی جانے کا نام ہی نہ لے۔ جس سے گھر کی بیویوں کی آزادی یا پردہ داری میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اگر گھر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگے بے دھڑک ان کے سامنے نہ چلا جائے۔ صرف اعزہ و اقارب ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ جو محرم ہوتے ہیں مثلاً باپ، بھائی، بھتیجے، بھانجے وغیرہ یا گھر کے غلام، لونڈیاں نیز عورتوں میں سے صرف دینی بہنوں ہی کی گھروں میں آزادانہ آمد و رفت کو اسلام نے پسند کیا ہے۔

حجاب گھر سے باہر

درج بالا آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عام حالات میں عورت کے لئے گھر سے باہر نکلنا اسلام نے قطعاً پسند نہیں کیا ہے صرف کسی خاص ضرورت ہی کے لئے اس کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس خاص حالت میں بھی اگر عورت کو گھر سے باہر قدم نکالنے کی اجازت دی ہے تو اس کے ساتھ کیا پابندی لگائی گئی ہے۔ ایسی صورت میں عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر بڑی چادر ڈھانپ لے اور اس کا نقاب چہرے پر لٹکا لے۔ جیسا کہ سورہ الاحزاب آیت نمبر ۵۹ میں آتا ہے۔

یایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ط ذلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین ط و کان اللہ غفوراً رحیما ط۔

Marfat.com

ترجمہ: اے نبی! اپنی ازواج مطہرات اور اپنی بیٹیوں اور مسلمان عورتوں کو ہدایت کردیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادروں کے نقاب کرلیا کریں یہ اس بات کے قریب ہے کہ ان کی شناخت ہو جائے تا کہ ان کو کوئی ایذا نہ پہنچائی جا سکے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں جلباب کا لفظ آیا ہے۔ جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو سارے جسم کو چھپا لے۔ عرب کے شریف خاندانوں کی خواتین عموماً جب باہر نکلتیں تو اس طرح کی چادر اوپر ڈال کر نکلتیں تھیں۔ پنجاب میں بھی شریف خاندانوں کی عمر رسیدہ عورتوں میں اب تک اسی طرح کی چادروں کا رواج ہے اور وہ اس کو نئے روایتی برقعوں پر ترجیح دیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک بھی فیشنی برقعوں کے مقابلے میں یہ چادریں جسم کو زیادہ چھپانے والی اور بدنگاہی سے زیادہ بچانے والی ہیں۔۔ یہی جلباب ہے جس کی جگہ بعد میں تمدن کی ترقی سے برقعے نے لے لی۔ اس وجہ سے برقعے کی نسبت یہ بحث تو ہو سکتی کہ اس سے موجودہ ترقی یافتہ شکلوں میں وہ مقصد پورا ہوتا ہے یا کہ نہیں جو اسلام نے ادنی جلباب (اوپر بڑی چادر کا لے لینا اور اس کا نقاب چہرے پر ڈالنا) سے پیش نظر رکھا ہے۔ لیکن یہ کہنا تو انتہائی جہالت کی بات ہے کہ برقعہ محض ملا کی ایجاد ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حجاب گھر کے اندر

اب ہم سورہ نور کی ان آیات پر غور کرتے ہیں جو گھر کے اندر حجاب سے متعلق ہیں۔

۱- ایک یہ کہ ان آیات کا تعلق رشتہ داروں، عزیزوں، گھر کے کام کاج کرنے والے غلاموں، ملازموں اور اعتماد والے دوستوں سے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک طرف معاشرتی زندگی کو پر لطف، خوش حال اور آسان رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تعلق رکھنے والوں کو گھروں میں آنے جانے اور اجتماعی و انفرادی طور پر کھانے پینے کی اجازت دی جائے اور دوسری طرف صحیح اخلاقی نقطہ نگاہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر کچھ ایسی پابندیاں بھی عائد کی جائیں کہ گھروں کی زندگی میں بدنگاہی اور بدچلنی کا راستہ نہ کھل جائے۔ اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ یہ دونوں مطالبات پورے اعتدال و توازن کے ساتھ ملحوظ رکھتا ہے۔ دوسری بات یہ یاد رکھئے کہ عرب میں مشترک خاندانی نظام (joint family system) کا رواج نہیں تھا۔ جو بالغ نوجوان جب شادی کر لیتا تھا فوراً اپنا گھر الگ بسانے کی کوشش کرتا تھا۔ باپ کا گھر الگ، چچا کا گھر الگ، بھائی کا گھر الگ، بہن کا گھر الگ اور خود اس کا گھر الگ ہوتا تھا۔ اس طرح ایک ہی خاندان کے بہت الگ الگ گھر بن جاتے تھے جو علیحدہ علیحدہ بھی ہوتے تھے لیکن مفادات کے معاملہ میں سب مشترک ہوتے تھے۔ تیسری بات یہ ہے کہ عرب کی سادہ زندگی کی وجہ سے اس دور میں عموماً تو مستورخانوں کے ساتھ مردانہ بیٹھکوں کا رواج تھا اور نہ دروازوں پر پردے وغیرہ ہی ہوتے تھے۔

عرب کی معاشرتی اور تمدنی زندگی کے متعلق سورہ نور کی درج ذیل آیات اہمیت کی حامل ہیں:

یا یھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا ط ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون o فان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم ج وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم ط واللہ بما تعملون علیم o لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم ط واللہ یعلم ماتبدون وما تکتمون o قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ط ذلک ازکی لھم ط ان اللہ خبیر بما یصنعون o وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا

Marfat.com

ماظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن ص ولايبدين زينتهن الا لبعولتهن او ابائهن او اباء بعولتهن او ابناء هن او ابناء بعولتهن او اخوانهن او بنى اخوانهن اوبنى اخواتهن اونسائهن اوما ملكت ايمانهن او التبعين غير اولى الاربة من الرجال اوالطفل الذين لم يظهروا على عورت النساء ولا يضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن ط وتوبوا الى الله جميعا ايه المومنون لعلكم تفلحون ○ (سورہ النور: ۲۷-۳۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تعارف نہ ہو جائے اور گھر والوں کو السلام علیکم نہ کہہ دو۔ یہی طریقہ تمہارے لئے باعث خیر و برکت ہے تا کہ تمہیں یاد دہانی حاصل رہے۔ پس اگر تم ان گھروں میں سے کسی مرد کو نہ پاؤ تو ان میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس لوٹ جاؤ۔ یہی طریقہ تمہارے لئے پاکیزہ ہے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اور ان غیر رہائشی مکانوں میں داخل ہونے میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں جن میں تمہارے لئے کوئی منفعت ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو مومنوں کو ہدایت کرو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ طریقہ ان کے لئے پاکیزہ ہے بے شک اللہ باخبر ہے ان چیزوں سے جو وہ کرتے ہیں اور مومنہ عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے حجاب کی جگہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کی چیزوں کا اظہار نہ کریں مگر جو ناگزیر طور پر ظاہر ہو جائیں اور اپنے گریبانوں پر اپنی چادروں کو لپیٹ لیا کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہر کے سامنے یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے تعلق کی عورتوں کے سامنے یا اپنے غلاموں کے سامنے یا ایسے زیر کفالت مردوں کے سامنے جو عورت کی ضرورت کی عمر سے نکل چکے ہوں یا ایسے بچوں کے سامنے جو ابھی عورتوں کی پس پردہ چیزوں سے آشنا نہ ہوں اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر مار کے نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ فلاح پا جاؤ۔

گھر کے اندر حجاب کے متعلق شرائط

درج بالا آیات کی روشنی میں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں۔

۱- کوئی مسلمان کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، ایک یہ کہ گھر والوں کے لئے وہ شخص اجنبی نہ ہو، بلکہ ان کے ساتھ اس کا آنا جانا اور تعلق واسطہ ہو۔

۲- دوسرے یہ کہ وہ شخص داخل ہونے سے قبل السلام علیکم کہہ کر داخل ہونے کی اجازت حاصل کرے۔ تعلق کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ گھر والوں کے ساتھ قرابت یا رشتہ داری کا تعلق رکھتا ہو یا صاحب خانہ کا قابل اعتماد دوست ہو یا گھر والوں کے ساتھ خدمت اور غلامی کا تعلق ہو۔

السلام علیکم اجازت حاصل کرنے کا ایک مہذب اور بابرکت طریقہ ہے اور اس کی صورت نبی ﷺ نے یہ بتائی ہے کہ دروازے پر تین مرتبہ السلام علیکم کہو اگر کسی قسم کا کوئی جواب اور اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ اور محسوس تک نہ کرو۔

Marfat.com

۲-اگر گھر پر صاحب خانہ موجود نہ ہو تو جب تک اجازت نہ ملے گھر میں داخل مت ہوں اور اگر لوٹ جانے کو کہا جائے تو بلا تکلف لوٹ جائیں اس میں توہین محسوس نہ کریں۔

۳-جن مکانات میں مستور خانہ نہ ہوں مذکورہ بالا اجازت سے مستثنیٰ ہیں مثلاً مردانہ بیٹھکوں میں ہر شخص آ جا سکتا ہے۔اس کے لئے اجازت کی پابندی نہیں ہے۔

۴-داخل ہونے والے شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرم کی جگہوں کے معاملے میں پوری احتیاط کریں۔

۵-اسی طرح گھریلو خواتین بھی درج ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہوں:

(۱) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

(۲) اپنے حجاب کی جگہوں کو پوری طرح محفوظ رکھیں۔

(۳) اسی طرح اپنی چادروں کو سمیٹ کر رکھیں اور کپڑوں کو اس طرح سنبھالیں کہ ان کی زینت کی چیزیں ظاہر نہ ہوں۔ صرف وہ زینت اس سے مستثنیٰ ہے جس کا ظاہر ہونا ناگزیر ہو، مثلاً لباس کا ظاہری حصہ وغیرہ۔

(۴) اپنی چادر کو کشادہ کر کے سینے پر رکھیں تاکہ سینہ چھپ جائے اور ابھار جسم ظاہر نہ ہو۔

(۵) چلتے پھرتے زمین پر پاؤں مار کر نہ چلیں تاکہ پازیب کی جھنکار یا جوتے کی آواز کوئی دوسرا شخص نہ سن سکے۔

تمام محرم اور نامحرم عزیزوں اور متعلقین کے لئے گھروں کے اندر آنے جانے میں مذکورہ بالا قوانین کی پابندی لازمی ہے۔البتہ عورت کے لئے زینت کی چیزوں کے اظہار کی جو ممانعت ہے اس سے شوہر اور محرم اعزا و اقارب یعنی باپ، بھائی، بھتیجے، بھانجے وغیرہ مستثنیٰ ہیں اسی طرح بوڑھے ملازمین بھی مستثنیٰ ہیں۔جوان ملازم کے سامنے اظہار زینت جائز نہیں اور ملازم اور غلام دونوں کا ذکر چونکہ آیت میں الگ الگ موجود ہے اس وجہ سے ملازم کو غلام پر قیاس کرنا بالکل غلط ہوگا۔ایک عام خادم اور غلام میں معاشرتی اور نفسیاتی اعتبارات سے آسمان وزمین کا فرق ہے۔نابالغ بچوں کو بھی اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے جبکہ عام عورتوں کے سامنے شریف زادیوں کو اظہار زینت سے بچنا چاہئے مبادا کہ وہ عورتیں کسی فتنے میں مبتلا کر دیں۔گھروں کے اندر حجاب کے متعلق یہ بنیادی باتیں ہیں۔

حجاب کے متعلق عمومی حکم سورہ النور آیت نمبر ۵۸ تا ۶۰ میں اس طرح آتا ہے کہ

یا ایھا امنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرت ط من قبل صلوۃ الفجر و حین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ و من بعد صلوۃ العشاء ط ثلث عورت لکم ط لیس علیکم ولا علیھم جناح بعدھن ط طوفون علیکم بعضکم علی بعض ط کذلک یبین اللہ لکم الایت ط واللہ علیکم حکیم ٥ واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن الذین من قبلھم ط کذلک یبین اللہ لکم ایتہ ط واللہ علیم حکیم ٥ والقواعد من النساء التی لا یرجون نکاحافلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجت بزینۃ ط وان یستعففن خیرلھن واللہ سمیع علیم ط (النور:۵۸-۶۰)

اے ایمان والو! تمہارے غلام اور لونڈیاں بھی اور تمہارے گھر کے وہ بچے بھی جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں اجازت

Marfat.com

لے کر داخل ہوا کریں۔ایک نماز فجر سے پہلے دوسرے دوپہر کو جب تم کپڑے اتارتے ہو اور تیسرے نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہاری بے پردگی کے ہیں۔ان اوقات کے علاوہ تمہارے اور ان کے اوپر بدون اجازت آنے جانے میں کوئی قباحت نہیں۔تم ایک دوسرے کے پاس آ بھی سکتے ہو اور جا بھی سکتے ہو۔اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے اور تم میں سے وہ بچے جو بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت لے کر داخل ہوں جس طرح ان کے بڑے آدمی اجازت لے کر داخل ہوتے ہیں۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور عورتوں میں سے عمر رسیدہ عورتیں جو اب نکاح کی امید نہیں رکھتیں اگر اپنے دوپٹے اتاریں تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزوں کو ظاہر نہ کریں اور یہ ان کے حق میں بہتر ہے اگر اس سے بھی بچیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

درج بالا آیات میں تین قانون بیان کئے گئے ہیں۔

۱-غلاموں اور نابالغ بچوں کو گھر کے اندر آنے جانے کے لئے ہر وقت اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔صرف نماز فجر سے پہلے، دوپہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد اجازت لینی ضروری ہے۔ان اوقات میں بلا اجازت آنے میں اندیشہ ہے کہ وہ گھر والوں کو کسی ایسی حالت میں دیکھ لیں جس حالت میں دیکھنا مناسب نہیں ہو۔یہ ضرورت کے لحاظ سے ہے۔

۲-نابالغ بچوں کے لئے یہ رخصت صرف اس وقت تک ہے جب تک وہ نابالغ ہیں، بلوغ کے بعد ان کو بھی اجازت کے اسی عام قاعدے پر عمل کرنا پڑے گا جو سب کے لئے بیان ہو چکا ہے۔

۳-بوڑھی عورتوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ حجاب کے تمام قواعد و ضوابط کی پابندی کریں لیکن اگر اظہار زینت مقصود نہ ہو تو وہ گھروں کے اندر بھی اور باہر بھی حجاب کے اس خاص اہتمام سے آزاد رہ سکتی ہیں جو اوپر بیان ہوا ہے، مثلاً چادر کا جسم پر لپیٹنا اور چہرے کا نقاب شامل ہے۔

اس کے بعد ایک اور شبہ کی طرف توجہ فرمائی جو اوپر کے احکامات کی وجہ سے بہت سے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے۔وہ یہ کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ اسلام نے گھروں کے اندر آنے جانے پر بہت سی پابندیاں عائد کر دی ہیں، یہاں تک کہ قریبی اعزا و اقارب بھی ان قیود سے نہیں بچ سکے تو ایک طرف ان لوگوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ شاید اسلام سوشل زندگی کی آزادیوں اور دلچسپیوں کو ختم کرنا چاہتا ہے اور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اعزا و اقارب اور احباب ایک دوسرے سے بے تکلفانہ میل جول رکھیں اور ایک دوسرے کے یہاں کھائیں پئیں۔دوسری طرف بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ رشتہ داروں کے مریض اور جوان پابندیوں سے قبل اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں پڑے رہتے تھے۔ان پابندیوں کے بعد وہ ایک نہایت راحت بخش آزادی سے محروم ہو گئے ہیں! قرآن مجید نے ان اشکالات کو واضح کر دیا ہے کہ ان پابندیوں کو عائد کرنے سے مقصود نہ سوشل زندگی کی دلچسپیوں کو ختم کرنا ہے اور نہ معذوروں اور عاجزوں کو کسی زحمت میں ڈالنا مقصود ہے۔نہایت شوق کے ساتھ اپنے اقرباء اور اپنے دوستوں کے گھروں میں آؤ جاؤ اور ایک دوسرے کے یہاں جماعتی اور انفرادی شکل میں جس طرح چاہو کھاؤ پیو۔البتہ اجازت حاصل کرنے کے لئے السلام علیکم ضرور کر لیا کرو۔اگر یہ کوئی پابندی ہے تو ایسی پابندی تمہارے لئے بھی اور تمہارے گھر والوں کے لئے بھی بہت

Marfat.com

سی برکتوں کا موجب ہے۔ قرآن مجید میں سورہ النور آیت نمبر ۶۱ میں آتا ہے کہ:

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت ابائکم او بیوت امھتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم او بیوت عمتکم او بیوت اخوالکم او بیوت خلتکم او ما ملکتم مفاتحه او صدیقکم ط لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا ط فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیة من عندالله مبرکة طیبه ط کذلک یبین الله لکم الایت لعلکم تعقلون o

ترجمہ: نہ نابینا پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی ہے اور نہ مریض پر کوئی تنگی ہے نہ خود تمہارے اوپر کوئی تنگی ہے اس بات میں کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اپنے زیر تولیت کے گھروں سے یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھاؤ پیو خواہ اکٹھے ہو کر یا الگ الگ بس یہ بات ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو السلام علیکم کہہ لیا کرو جو اللہ کی طرف سے ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

درج بالا احکامات سے یہ بات صاف اور واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں دو طرح سے حجاب کے متعلق حکم ہے:

۱- جب عورت کو گھر سے باہر نکلنا پڑے اور اجنبیوں سے واسطہ پڑنے کا اندیشہ ہو۔

۲- جب عورت کو گھر کے اندر خود اس کے یا اس کے شوہر کے اعزا و اقارب اور متعلقین و ملازمین اور اس طرح کے دیگر افراد سے واسطہ پڑے۔ پہلی صورت کے متعلق حکم سورہ احزاب میں دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اپنے اوپر بڑی چادر لے کر نکلے اور اس کا حجاب بنا کر چہرے پر لٹکا لیا کرے۔ دوسری صورت کے متعلق قواعد و ضوابط سورہ نور میں دیئے گئے ہیں مختصر اُخلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱- کوئی اجنبی شخص بغیر کسی تعلق کے گھر کے اندر داخل نہ ہو۔

۲- اہل تعلق میں سے جو داخل ہوں وہ گھر والوں سے اجازت لے کر داخل ہوں۔

۳- داخل ہونے والا اپنی نگاہیں نیچی رکھے اور اپنی شرم کی جگہوں کے معاملے میں پوری احتیاط کرے۔

۴- گھر کی عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں سمٹ کر رہیں زینت کی چیزوں میں سے اگر کسی چیز کا اظہار ہو تو مجبوراً ہو۔ چادر جسم پر لپیٹ لیا کریں۔ زمین پر پاؤں مار کر نہ چلیں اور نہ ہی چلتے ہوئے جوتوں کی آواز آئے۔

۵- زینت کی چیزوں کا اظہار صرف شوہر اور محرم عزیروں کے سامنے جائز ہے نیز غلام اور بوڑھے ملازم اور نابالغ کے سامنے بھی ان کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶- غلاموں اور نابالغ بچوں کے لئے ہر وقت اجازت لینا ضروری نہیں۔ صرف ان اوقات میں اجازت لینا ضروری ہے جو اوقات خاص حیاء اور شرم کے ہیں اور جن میں ان کا اچانک آجانا ان کے لئے بھی اور گھر والوں کے لئے بھی احتیاط اور حیاء کے منافی نہ ہو۔

۷- بوڑھی عورتوں کے لئے رخصت ہے کہ وہ بغیر چادر لپیٹے باہر نکل سکتی ہیں، بشرطیکہ اظہار زینت مقصود نہ ہو اگرچہ بہتر یہی

Marfat.com

ہے کہ وہ بھی حجاب کے احکامات کی پابندی کریں۔

حجاب کے متعلق یہ بنیادی قوانین ہیں، جو خود قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں اور جن کے بارے میں کسی پہلو سے اختلاف کی گنجائش نہیں کی جا سکتی اگر ان میں سے کسی پہلو سے اختلاف ہو سکتا تھا (اور ہو رہا ہے) تو وہ صرف یہ پہلو ہے کہ عام طور پر لوگ سورہ نور اور سورہ احزاب کے احکامات کے الگ الگ موقع و محل سے واقف نہیں ہیں اس وجہ سے اس مسئلے پر جو کچھ اب تک لوگوں نے لکھا ہے اس میں ایک سخت قسم کا ابہام پایا جاتا ہے اور اس ابہام کی وجہ سے ان کے نتائج اور بحث جس قدر حجاب کے حامیوں کے لئے مفید ہے، اسی قدر بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی حجاب کے مخالفوں کے لئے مفید ہے۔ الحمدللہ ہم نے کوشش کی ہے کہ اس مضمون میں حتی المقدور قرآن و حدیث کے تناظر میں پیش کیا جائے اور حجاب سے متعلق تمام آیات قرآنی کے صحیح صحیح محل کو معین کر دیا جائے جس کے بعد کسی مصنف اور خدا ترس آدمی کے لئے اس معاملے میں راہ حق سے انحراف کی کوئی وجہ باقی نہ رہ جائے۔ اس وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس مسئلہ میں کج روی اختیار کرے تو وہ شخص سخت ہٹ دھرم یا سخت کج فہم ہے، اور ایسے شخص سے کبھی یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ کسی حق بات کو اپنی خواہش کے خلاف قبول کرے گا۔ خواہ وہ کتنا ہی واضح اور صاف کیوں نہ ہو۔

ان احکامات پر مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے متعلق خواہ گھروں کے اندر کا حجاب ہو یا گھروں سے باہر کا ہمیں نہایت واضح اور قطعی ہدایات دے رکھی ہیں۔ ان واضح اور قطعی احکامات کے بعد اس باب میں اگر کوئی چیز سکھانے اور بتانے کے لئے باقی رہ گئی تھی تو وہ صرف بعض جزوی اور ضمنی مسائل تھے جو اہل علم کے اجتہاد پر چھوڑ دیئے گئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل سے ان کی تشریح ہو گئی ہے۔ چنانچہ ان کلیات کے تحت خاص خاص حالات کے لئے جو رخصتیں شریعت مطہرہ نے دی ہیں وہ یہ ذیل ہیں:

۱- اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شریعت مطہرہ نے اجازت دی ہے کہ وہ اس کو ایک نظر دیکھ سکتا ہے۔

۲- اگر پولیس یا جج کو کسی عورت کی شناخت مطلوب ہو تو ان کو بھی اجازت ہے کہ وہ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

۳- کسی طبی ضرورت کے تحت ایک طبیب یا ڈاکٹر کو بھی یہ اجازت حاصل ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو دیکھ یا چھو سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ان ناگہانی حالات کے لئے یہ قوانین بڑی حد تک نرم کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً کسی مکان میں اگر آگ لگ جائے یا کوئی عورت پانی میں ڈوب رہی ہو تو اس حالت میں مقدم یہ ہے کہ عورت کی جان بچانے کی کوشش کی جائے، اگرچہ اس کوشش میں حجاب کے شرعی احکام کا لحاظ قائم نہ رکھا جا سکے۔ اسی طرح سفر (خصوصاً سفر حج) اور جنگ کی حالت میں بھی ضرورت و مصلحت کے لحاظ سے بعض استثنائی حالتیں ہیں جن کی احادیث میں وضاحت موجود ہے نیز اس سلسلہ میں کچھ جزوی مسائل بھی ہیں جنہیں آئمہ مجتہدین نے کھول کر بیان کر دیا ہے اور وہ فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اس وجہ سے یہ تو ہو سکتا ہے کہ ان جزوی مسائل سے اسی طرح کے حالات کے لئے کچھ احکام استنباط کر لئے جائیں، لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کہ ان معذوروں اور استثنائی حالتوں کو اصل قرار دے کر حجاب سے متعلق تمام بنیادی اصولوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح کی جسارت دین کے معاملے میں صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو شریعت مطہرہ سے بالکل دور ہیں۔ روایات اور احادیث میں اگر ایسے واقعات ہیں کہ دوران جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ؓ کی بیویوں نے حجاب کے قوانین کا لحاظ نہیں رکھا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عام

Marfat.com

حالات کے لئے اسلام نے حجاب کے جو احکام بیان کئے ہیں خاص طرح کے حالات پیش آجانے سے ان میں بہت بڑی حد تک گنجائش موجود ہے لیکن یہ اس بات کا ثبوت ہرگز نہیں ہے کہ اسلام نے سرے سے کوئی حکم ہی نہیں دیا اور عورتوں کو اذنِ عام ہے کہ وہ کھلے بندوں جہاں چاہیں گھومیں پھیریں۔ اگر یہ طرز استدلال صحیح مان لیا جائے تو ایک شخص یہ بھی دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسلام میں سرے سے وضو کا کوئی حکم ہی نہیں دیا گیا کیونکہ بہت سی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے محض تیمم کر کے نمازیں پڑھی تھیں۔ علیٰ ہذا القیاس ایک شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قیام نماز کا کوئی ضروری رکن نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ اور صحابیاتؓ میں سے اکثر نے نمازیں بیٹھ کر بھی ادا کیں تھیں اگر یہ طرز استدلال غلط ہے اور ظاہر ہے کہ غلط ہے تو یقیناً ان لوگوں کا استدلال بھی صحیح نہیں ہو سکتا جو بعض مخصوص حالات سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں سرے سے حجاب کا کوئی حکم ہی نہیں ہے اور ملاؤں نے یہ چیزیں اپنی طرف سے گھڑ کے بعد میں مسلمانوں کی زندگی میں شامل کر دی ہے۔

لہٰذا درجہ بالا کی تفصیلات سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو چکی ہے کہ قرآن میں حجاب کے متعلق نہایت واضح اور تفصیلی احکامات موجود ہیں نیز یہ حقیقت بھی واضح ہو چکی ہے کہ سورہ نور میں مردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا تعلق دراصل گھر کے اندرونی حجاب سے ہے، جہاں اپنے عزیزوں اور تعلق دار لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے باہر کے حجاب کے بارے میں وہی ادنائے جلباب (اوپر بڑی چادر لینا اور اس کا حجاب چہرے پر ڈالنا) کا حکم ہے جو سورہ احزاب میں موجود ہے نیز زینت کے اظہار کی ممانعت اور ناگریز طور پر ظاہر ہو جانے والی زینت کے استثناء کا تعلق بھی گھر کے اندرونی حجاب سے ہے۔ درج بالا گفتگو سے یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ جس طرح موجودہ بے پردگی اسلام کے بالکل خلاف ہے، اسی طرح موجودہ حجاب بھی بڑی حد تک قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے۔ بالخصوص گھروں کے اندرونی حجاب کے متعلق قرآن حکیم نے جو حکم دیا ہے۔ ان کی جگہ یا تو ایک بالکل غلط قسم کی آزادی اور بے حجابی نے لے رکھی ہے یا پھر ایک بالکل ناروا قسم کی پابندی نے لے لی ہے۔ تو یہ حالت ہے کہ قریب رشتہ داروں اور عزیزوں سے بھی لوگ اس طرح کے حجاب کو ضروری سمجھتے ہیں جس قسم کا حجاب اجنبیوں اور بیگانوں سے ضروری قرار دیا گیا ہے یا یہ حالت ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ قرابت اور رشتہ داری کی کوئی ادنیٰ سی وابستگی بھی ہو جاتی ہے ان کے لئے سرے سے کسی قسم کے پردے کی ضرورت ہی نہیں خیال کی جاتی۔ اس افراط وتفریط کا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے بہت سے خاندانوں کی اجتماعی زندگی متاثر ہو رہی ہے اور ان کے درمیان وہ محبت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم نہیں رہ سکتا جسے اسلام باقی رکھنا چاہتا ہے اور اس افراط وتفریط سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن حکیم نے جس حد تک گنجائش دی ہے اس سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور جو پابندیاں عائد کر رکھی ہیں ان کا بھی پورا پورا لحاظ کیا جائے اس طریقے پر عمل کرنے سے ہی وہ اجتماعی زندگی وجود میں آئے گی جس میں عفت وآزادی دونوں چیزیں پورے اعتدال وتوازن کے ساتھ موجود ہو گی اور جس کے اندر صحیح اسلامی اخلاق کی تربیت ممکن ہو سکے گی جو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔

اکبر الہ آبادی کا شعر: بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گر گیا
پوچھا میں نے آپ کا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

Marfat.com

عورت اور حیاء

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے کہ:

''حیاء نصف ایمان ہے''! اور

''حیا اسلامی معاشرے کی امتیازی خصوصیت ہے''!

پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ ''حیا'' کے معنی کیا ہیں؟ قرآن حکیم کی اصطلاحات کی روشنی میں حیا کو تقویٰ سے تشبیہ دے سکتے ہیں، نیز تقویٰ اگر ایمان کی پیش شرط (Prerequiste) ہے تو حیا کو تقویٰ کی پیش شرط سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کو اپنی عزت نفس کی پاسداری کا جذبہ ودیعت کر رکھا ہے، جس کے لئے حیا کی تعبیر اختیار کی جاتی ہے۔ اس فطری جذبہ حیا کی بدولت ہی صنف عورت میں بالخصوص اپنی عصمت و ناموس عزت و آبرو کی حفاظت کا احساس فروغ پاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت صنف جلیلہ کی نظروں سے حجاب محسوس کرتی ہے، اور اپنے جذبہ عزت نفس یا ''حصار حیا'' میں رہنا چاہتی ہے۔

حیا کی طرح تقویٰ بھی ایک فطری جذبہ ہے، دوسرے لفظوں میں تقویٰ حسین و فطری راہ پر سفر زندگی کر کے جنت میں پہنچنے کی آرزو اور جستجو کا نام ہے اور خوف و خسر کی قبیح راہوں سے بچنے کا نام بھی تقویٰ ہے۔

اس سے یہ استنباط کر سکتے ہیں کہ تقویٰ یا حیا ایمان کا ایک حصہ ہے، حیا تقویٰ اور ایمان ایک ہی سلسلہ حقیقت کے تین درجے ہیں۔ اس سے اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کو اسلامی معاشرے کی ایک امتیازی خصوصیت اور نصف ایمان قرار دیا ہے۔ حیا عائلی خاندانی اور معاشرتی زندگی کی پردہ داری کرتی ہے جبکہ شیطانیت زندگی کی بے حجابی اور بے حیائی پیدا کرتی ہے۔ قرآن حکیم نے پردے کے جو احکام دیئے ہیں وہ احکام حیاء ہی تو ہیں حیا صنف خاتون کے لئے بالخصوص حصار ہے جو اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ عورت اس حصار سے نکلتی ہے تو اس کا شیطان اسے برائی میں دھکیلنے کی یقینی کوشش کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ رب رحمٰن نے عورت کو حصار حیا میں رہنے کی سختی سے تاکید کی ہے، جبکہ اس کا دشمن شیطان اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری کے ذریعے اسے حصار حیا سے باہر نکلنے کی مسلسل ترغیب دیتا رہتا ہے اور اس مقصد کے لئے اسے شہرت و دولت کے سبز باغ دکھاتا رہتا ہے۔ یہ اس کا انتہائی خطرناک اور نظر فریب حربہ ہے جسے وہ مردوں کے خلاف بھی استعمال کرتا ہے اور اکثر کامیاب رہتا ہے۔

جنسی جذبہ رب رحمٰن کی نعمت عظمیٰ ہے اس لئے کہ یہ بقاء نسل انسانی کے لئے لازمی ہے جنسی جذبے کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ جنسی لذت و تسکین کا سرچشمہ ہے اس سے انسان میں ارتقاء نسل کا داعیہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی اولاد کی شکل میں اپنے آپ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن یہی جنسی جذبہ شدید ہو کر بے قابو ہو جائے تو انسان کو بندر اور خنزیر کی طرح بے شرم و بے حیا اور ذلیل و رسوا بنا دیتا ہے۔ جس طرح مغرب کے مرد و زن حیا کا پردہ اتار کر ایسی قبیح جنسی حرکات کرنے لگے ہیں کہ شرفاء کی نظریں ان پر نہیں ٹھہرتیں۔ ایسے ہی بشری ذلیل و بے حیا حیوانوں کے لئے قرآن کریم نے ''اسفل سافلین'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

Marfat.com

آسمانی کتب سے ثابت ہے کہ آدم یا انسان نے خواہش جنس پر ہی شیطان سے پہلی مات کھائی تھی۔شیطان دوست بن کر آدم اور اس کی لذت جنس سے نا آشنا زوجہ کو ایک دوسرے کے جنسی اعضاء دکھاتا اوران کے استعمال کے طریقے بتاتا تھا۔اس جنسی تعلیم کا اثر یہ ہوا کہ آدم وحوا دونوں کے جنسی جذبات میں اتنا شدید ہیجان پیدا ہوا کہ وہ مغلوب الجذبات و بے قابو ہوگئے اوراس کا نتیجہ جنسی تصادم اور اللہ کی نافرمانی کی صورت میں نکلا۔جنسی تعلیم جو مغربی ممالک میں بالخصوص دی جاتی ہے اس کا محرک بھی شیطان ہے نیز عریاں اور متحرک فلمیں بھی شیطانی ایجاد ہیں۔یہ جنسی تعلیم عریاں فلمیں جنسی میگزین وغیرہ وغیرہ شیطان کے جمالیاتی فریب ہیں جن کے ذریعے وہ اولاد آدم کو ورغلا رہا ہے اور وہ یہ کام اپنی پیروکار اقوام مغرب کے ہاتھوں کروا رہا ہے۔اب مغربی اقوام بڑے شدومد سے مشرقی اقوام پر جنسی بے حیائی کا یلغار کر رہی ہے۔غور سے دیکھیں تو حیا عبارت ہے خودداری اور پردہ داری اور پاس داری عزت نفس سے۔یہی وجہ ہے کہ بے حیا عورت ہو یا مرد اللہ تعالیٰ اور معاشرے کی نظروں سے ہی نہیں خود اپنی نظروں سے بھی گر جاتا ہے۔حیا گئی تو عزت و آبرو گئی۔عزت و آبرو گئی تو زندگی اپنے جمال وجلال سے محروم ہوگئی۔عورت جب تک اپنے حصار حیا میں رہتی ہے اسے طمانیت قلب لذت زندگی عزت واحترام ماں باپ کی شفقت شوہر کی محبت،اولاد کا پیار اور سب سے بڑھ کر رضائے الٰہی حاصل رہتی ہے۔صالح بیٹی بیوی اور ماں بننے کے لئے حصار حیا میں رہنا ناگزیر ہے۔کیونکہ باحیاء عورت ہی گھر کو جنت اور اولاد کو صالحہ بنا سکتی ہے۔حیا کے حصار سے نکل کر عورت طبعاً طوائف بن جاتی ہے۔

مشرق کی عورت بے سوچے سمجھے مغرب کی بے حیا عورتوں اور مردوں کو رشک کی نظروں سے دیکھنے لگی ہے۔وہ سمجھتی ہے کہ آزادی اور بے حیائی لازم وملزوم ہیں،حالانکہ یہ ابلیس یا شیطانی نظریہ ہے سوچنے اور دیکھنے کی بات یہ ہے کہ مغرب کی عورت نے بے حیا ہو کر کیا کھویا اور کیا پایا؟

اہل نظران حالات کا شعور رکھتے ہیں کہ مغرب کی عورت مادر پدر آزاد اور بے حیا ہو کر حیات طیبہ یا حسین و پاکیزہ زندگی سے محروم ہوگئی ہے اور اس نے زندگی کی لذت ومسرت کھو دی ہے ازدواجی زندگی اور اس کی سعادتوں خوشیوں اور برکتوں سے محروم ہو کر رہ گئی ہے نہ وہ بیٹی رہی ہے نہ بیوی اور نہ ماں،وہ جنسی ہوس کی علامت یا "سمبل آف سیکس" (symbol of sex) بن گئی ہے بھوکی بندریا پیاسی سورنی اور بکاؤ مال بن کر مردوں کے پیچھے بھاگنے لگی ہے اس کے نتیجے میں اس نے متاع زندگی کھو کر احساس تنہائی کا کرب پایا ہے۔اسے کسی مرد پر اعتماد تو کیا خود اپنی ذات پر اعتماد نہیں رہا۔وہ سچی مسرتوں سے محروم ہو کر اسیر خوف وحزن ہو گئی ہے۔نیز غلط کاریوں کی وجہ سے جنسی ایڈز کے امراض میں مبتلا ہو چکی ہے۔

مردوں کا حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔جنسی لذت او بے راہ روی نے انہیں بے غیرت بنا دیا ہے۔ان کے ذہنوں سے اچھے برے کی تمیز مٹ چکی ہے۔کھلم کھلا بے حیائی اغلام بازی یا ہم جنس پرستی جنسی نمود و نمائش جمال فروشی اور عریانی کے ابلاغ نے انہیں گناہوں کی ایسی دلدل میں دھکیل دیا ہے جس سے نکلنا اب ان کے بس کی بات نہیں رہی وہ بھری دنیا میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتے ہیں اور احساس تنہائی مار آستین بن کر ان کو ڈستا رہتا ہے خواب آور دوائیوں کے بغیر انہیں نیند نہیں آتی نیند اگر آ بھی جائے تو ڈراونے خواب ان کو سانپوں اور بچھوؤں کی طرح ڈستے رہتے ہیں۔غرض وہ بے حیا ہو کر آتش خوف وحزن میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

قرآن حکیم کے ارشادات میں وہ زندوں میں ہیں نہ مردوں میں۔
ڈراؤنے خواب اور خوف تنہائی سے نجات پانے کے لئے مغربی اقوام حکومتی سطح پر کروڑوں ڈالر ریسرچ پر خرچ کر چکے ہیں لیکن بے بس ہو کر تسلیم کر چکے ہیں کہ اس خوف کا کوئی علاج نہیں، حالانکہ قرآن حکیم نے چودہ صدیاں پہلے انسان کو اس حقیت سے آگاہ کر دیا: یاد رکھو! فقط اللہ کے ذکر یعنی قرآن حکیم کے قوانین کے مطابق زندگی گزارنے ہی سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔
یہ ایک دھندلی سی تصویر ہے مغرب کی عورتوں اور مردوں کی جو اپنے حصار حیا سے نکل کر بربادی کی راہوں پر چل نکلے ہیں۔ یہ درست ہے کہ افرنگ نے حیرت انگیز مادی ترقی کی ہے۔ اس نے زمان و مکان کو مسخر کر لیا ہے اور کر رہا ہے، اس کے پاس ایٹمی توانائی، بم اور دیگر ہلاکت خیز مواد موجود ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ان کے پاس دولت کی فراوانی ہے اور وہ عیش عشرت کی زندگی بسر کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر یہ بھی سچ ہے کہ فرنگی مرد عورت دونوں مادر پدر آزاد ہو کر آتش خوف و حزن میں جل رہے ہیں اور بہت بڑے عذاب سے ہلاک و برباد ہونے والے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار اور ذرائع ابلاغ کی رپوٹوں کے مطابق مغربی معاشروں میں کم سے کم ۲۵ فیصد عورتیں اور مرد جنسی بیماریوں میں مبتلا ہیں، پچیس فیصد حرامی بچے پیدا ہو رہے ہیں پچیس فیصد بچیوں کا پہلا تجربہ سگے باپ سے ہوتا ہے بچیوں پر گلی گلی جنسی تشدد ہو رہا ہے ہم جنس پرستی کی قانوناً اجازت ہے مرد اور عورت کو بغیر نکاح کے طور میاں بیوی رہنے کو قانونی سرپرستی حاصل ہے، الغرض جنسی ہوس پرستی پر کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ مکمل آزادی ہے اور نام نہاد ترقی یافتہ افرنگی قلب کا اندھا اور ہلاکت و بربادی کے راستوں پر گامزن ہے۔ یہ اس معاشرے کی نامکمل تصویر ہے جس کا نام انہوں نے ''فری سوسائٹی'' یعنی '' آزاد معاشرہ'' رکھ لیا ہے۔ قدرت کے قانون مکافات عمل کی رو سے حصار حیا کو توڑنے کے جرم میں مغربی معاشرے میں عائلی اور خاندانی زندگی کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ مرد ہوں یا عورتیں سب کے تن بدن اور دل و دماغ ناپاک و پلید اور گندے و متعفن ہیں۔ ان کے قلوب اندھے اور زنگ آلود ہیں نیز ان کی عقل طاغوتی اور ضمیر مردہ ہے۔ ان کی نیندیں اڑ چکی ہیں ایڈز اور متعدد دوسرے ناقابل علاج امراض سانپ کی طرح منہ کھولے ان لوگوں کو ہڑپ کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ:

میں نے ہر شاخ پہ گلشن میں لہو دیکھا ہے
جانے کس بھیس میں پھولوں کو صبا مار گئی

یاد رکھیے! حصار حیا کو توڑنے میں دو عوامل خاص کردار ادا کرتے ہیں:

۱-باصرہ ۲-سامعہ

نظروں سے ملنے سے جنسی تصادم پیدا ہوتا ہے جبکہ جنسی جذبات ابھارنے والے گیت اور رقص وغیرہ سے نوجوانوں میں بے حیائی کا ذوق شوق نشوونما پاتا ہے اور یہ چیزیں حصار حیا کو توڑنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''بہترین ترکہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے''!
اچھی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کو رقص و سرور دیکھنے سننے اور فحش لٹریچر پڑھنے سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ ''لذت زندگی سے ہے موت سے نہیں اور زندگی حسن ایمان اور حسن عمل سے عبارت ہے۔ اور حسن ایمان عمل حیا ہے۔'' مجھے اپنی

Marfat.com

نوجوان نسل (مرد و عورت) سے یہ کہنا ہے کہ وہ زندگی کے اس حسین مقام تک پہنچنے کی راہ اختیار کریں جہاں طمانیت و مسرت ہے خوف و حزن نہیں جہاں عزت و آرزو ہے ذلت و رسوائی نہیں اس لئے کہ یہی زندگی کا حاصل ہے۔

قرآن حکیم اور تاریخ اسلام شاہد ہیں کہ جب بھی کوئی قوم حصار حیا سے باہر نکلی اس پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔قرآن حکیم نے آنے والے زمانے کے ایسے بے حیا و گمراہ لوگوں کے لئے بھی عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے کہ ان کو دخان یعنی اس سے بنے ہوئے اجرام فلکی سے ڈھانپ دیا جائے گا۔(الدخان ۴۴:۱۰)

نیز ان پر بغیر دھوئیں والے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا اور کوئی طاقت ان کی مدد کو نہ آسکے گی۔(الرحمٰن ۵۵:۳۵)

لہٰذا! آئیے اس آنے والے عذاب عظیم سے بچنے کے لئے حضرت یونس ؑ کی قوم کی طرح ہم سب فحش اور منکرات سے بچتے ہوئے اجتماعی توبہ کریں اور اعمال صالحہ کرنا شروع کر دیں۔یقیناً اللہ توبہ قبول فرمانے والا اور بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے یا چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحاشی پھیلے،ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا،اور (یہ حقیقت) اللہ جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔(النور:۱۹)

حال ہی میں خواتین کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں عورتوں کے مسائل۔الجھنیں،ترقی کی راہ میں رکاوٹیں اور عورتوں کو اختیارات دینے کے متعلق اہم مسائل کی نشاندہی کی گئی اور ایک مشترکہ ایجنڈا پیش کیا گیا۔جس پر مستقبل میں عمل ہونا ہے۔جن مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱-عورت اور اس کی غربت

۲-عورت اور اس کی تعلیم و تربیت

۳-عورت اور اس کی صحت

۴-عورتوں کے خلاف تشدد

۵-عورتوں کے ساتھ مسلح تصادم

۶-عورتیں اور ان کی معیشت

۷-برسراقتدار خواتین اور فیصلہ سازی

۸-عورتوں کی ترقی کے لئے ادارہ جاتی طریقہ کار

۹-عورتوں کے انسانی حقوق

۱۰-عورتیں اور ذرائع ابلاغ

۱۱-عورتیں اور ماحول

۱۲-نابالغ بچیاں اور ان کے ساتھ رویہ

یہ ایجنڈا ہے یا مسائل جنہیں حل کرنا ہے اور حل کرنے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کو حرکت میں لانا ہے۔قانون سازی کی جائے گی۔یہ سارے وہ مسائل ہیں جن کا حل تنظیموں کے پاس نہیں بلکہ یہ بارہ کے بارہ مسائل اور ان جیسے کئی اور مسائل ہیں جن کا شکار ترقی پذیر ممالک یا پسماندہ علاقے ہیں۔مثلاً جاگیرداری نظام میں عورتوں کے ساتھ رویہ کاروکاری وٹہ سٹہ شادی ستی بیوہ کے ساتھ ناروا سلوک بڑھیا کا عدم تحفظ وغیرہ ان سب کا حل موجود ہے اور انتہائی ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کیونکہ ایسا ہی استحصال قبل از اسلام عرب میں بھی خواتین سے ہو رہا تھا اسلام کی آمد نے یکدم ایسی پسی ہوئی قوم کو عروج پر پہنچا دیا کہ اپنے اور بیگانے عش عش کر اٹھے۔اب پھر قوم میں اس صورت حال کا شکار ہیں تو اس کا مختصر حال صرف اتنا ہے کہ قرآن مجید کھولیں سورۃ نور،

Marfat.com

سورۃ نساء، سورۃ احزاب کو بار بار پڑھیں اور ان سورتوں میں وہ تمام احکامات پڑھیں سمجھیں اور عمل کریں۔ جن کی معاشرے کو اب ضرورت ہے کیونکہ معاشرے کو ایک بہترین عورت ماں کی شکل میں چاہئے بیوی کی شکل میں درکار ہے، بہن کی شکل میں اور بیٹی کی شکل میں ضرورت ہے اور معاشرتی تمام ممکنہ کردار جو کہ ایک عورت سے وابستہ ہیں وہ آپ بخوبی دے سکتے ہیں، ایجنڈا بین الاقوامی رہے لیکن اصول آفاقی دین کے ہوں پھر آپ دیکھیں کہ خواتین کا استحصال ہوتا ہے یا کہ نہیں؟؟

اللہ تعالیٰ نے زنا سے بچنے کیلئے پردہ کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ تم لوگ پردہ کا اہتمام کرو تا کہ زنا سے محفوظ رہو۔

اور فرمایا اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کی اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے ان کی جو اس لائق ہوں شادی کر دیا کرو ورنہ زنا کا خطرہ ہے اور غریبی کا کچھ خیال نہ کیا کرو اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے ان کی حیثیت اور ضرورت کے موافق غنی کر دے گا اور اللہ بہت صاحب وسعت اور بڑا جاننے والا ہے اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ ان کی ضرورت اور مصلحت سے بے خبر نہیں۔ پھر کیا خطرہ ہے۔

عورت اور جہیز

آپ کو یقیناً حیرت ہوگی جب ہم یہ کہیں گے کہ لڑکی کو جہیز دینا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔ لیکن امر واقعہ بھی یہی ہے کہ جہیز دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے۔ صرف ایک رسم ہنود ہے جو بہت سی دوسری رسموں کی طرح مسلمانوں کے معاشرے میں شامل ہو چکی ہے ہندو قوم اور ہندو دھرم میں بیٹی کو وراثت نہیں ملتی اس لئے وہ لوگ بیٹی کی شادی کے وقت جہیز کے نام سے بہت کچھ مال و متاع دے دیتے ہیں۔ ان کو دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی اس رسم قبیح کو اپنا لیا ہے۔ صرف اپنانے کی حد تک کام رہتا تو ہم چشم پوشی سے کام لے لیتے لیکن ظلم یہ ہوا کہ مسلمانوں نے اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قرار دے دیا اور چونکہ سنت نبوی کے بغیر اسلام مکمل نہیں ہوتا اس لئے نکاح اور رخصتی کی تکمیل بھی بغیر جہیز کے ممکن نہ رہی۔ اہل اسلام سے دریافت کیجئے کہ جہیز کے مسنون ہونے کی کیا دلیل ہے تو فوراً جواب دیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز دیا تھا وہ اس جہیز کی تفصیل بھی بتا دیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کا ہار، مشکیزہ، مٹی کے دو گھڑے، چار پائی، توشک، تکیہ، چادر، فیل دندان وغیرہ کے کنگن دیئے تھے۔ ہم ان احباب سے صرف یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹیوں یعنی حضرت زینب، حضرت ام رقیہ، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کو بھی جہیز دیا تھا؟

۲- کیا امہات المومنین بھی اپنے ساتھ جہیز لائی تھیں؟

۳- کیا دوسرے صحابہ کی بیویاں اپنے ساتھ جہیز لائیں تھیں؟

ان سوالوں کا جواب صرف نفی میں ہے اور اسلامی تاریخ کی کسی روایت میں اس کا کوئی اشارہ تک نہیں ملتا۔ پھر یہ کیسی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہی مخصوص رہی تھی اور کسی اور جگہ اس کا نشان تک نہیں ملتا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شاید آپ کو یہ سن کر بھی حیرت ہوگی کہ قرآن پاک میں کہیں جہیز کا ذکر تک نہیں ہے۔ احادیث میں کہیں بھی کوئی

Marfat.com

باب الجہیز قائم نہیں کیا گیا۔ فقہ کی کسی کتاب میں بھی جہیز کا کوئی باب نہیں (صرف متاخرین کے فتاوی جات میں اس کا ذکر ملتا ہے جو کہ خارج از بحث ہے) **پھر ذرا ذہن پر زور دے کر سوچیے کہ یہ کیسی سنت ہے جس کا نہ کتاب اللہ میں ذکر ہے نہ سنت رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ فقہ میں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی حقیقت ہم آگے بیان کریں گے اس سے پہلے ضروری ہے کہ جہیز کی اصطلاحی معنی کی طرف توجہ دی جائے لفظ جہیز اسلامی شریعت میں کہیں بھی متعارف ہی نہیں رہا۔ جہیز (یائے معروف سے) معنی ہیں ہلکا گھوڑا، موت، نیز جہیز کے معنی ہیں سرعت سے آنے والی موت۔ ہم لوگ جو جہیز (یائے مجہول سے) بولتے ہیں وہ دراصل جہاز یائے امالہ سے ہے جیسے رکابی سے رکیبی جلابی سے جلیبی۔ اور ماشاء اللہ سے ماشے اللہ وغیرہ۔ جہاز کے معنی ہیں ساز وسامان مہیا کرنا۔ **خواہ وہ مردے کا کفن دفن ہو یا مسافر کا رخت سفر ہو یا دلہن کی ضروریات ہوں سب کے لئے "جهز تجهيزا"** آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ ''فلما جهزهم بجهازهم'' یعنی جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو سامان (خورد ونوش) مہیا کر دیا۔ یہاں کون مترجم یہ ترجمہ کر سکتا ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو جہیز دیا۔ سفر پر رخصت ہو کر خواہ بیٹی جائے یا فرزند بھائی جائے یا بہن ماں جائے یا باپ کبھی نہ کبھی سامان سفر مہیا کیا ہی جاتا ہے۔ لیکن اس کا جہیز کی اصطلاح سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔

اب آیئے حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے مفروضہ جہیز کی حقیقت کی طرف۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا دونوں کے سرپرست وکفیل خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور شادی کے منتظم اعلیٰ بھی دونوں کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اسلام میں جوائنٹ فیملی سسٹم نہ تھا اور نہ گھر دامادی کا رواج تھا اس دور میں شادی کے معنی تھے ایک الگ گھر کا آباد کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا کوئی مکان نہ تھا اور جب گھر ہی نہ تھا تو اثاث البیت کا کیا سوال تھا؟ حضرت حارثؓ بن نعمان انصاری نے اپنا ایک مکان اس نئے جوڑے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس مکان کے لئے کچھ اثاث البیت کی بھی ضرورت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہیا فرما دیئے۔

اگر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا کوئی مکان پہلے سے موجود ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا کچھ کرنے کی بھی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا گھر الگ موجود تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لئے کچھ کیا اور نہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کے لئے اثاث البیت کا کوئی اہتمام کیا۔ اسی طرح حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کا گھر بھی الگ موجود تھا اس لئے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے نکاح کے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سامان دینے کی کوئی ضرورت پیش نہ آئی۔

لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا معاملہ اس سے بالکل جدا تھا۔ ان کے لئے ایک الگ گھر کی بھی ضرورت تھی اور اثاث البیت کی بھی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی سادگی سے اتنا کچھ کرنا پڑا۔ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی کوئی گھر پہلے سے موجود ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ بھی نہ کرتے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہلے موجود تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں جو امہات المومنین رضی

Marfat.com

اللہ عنہا آئیں تھیں وہ بھی اپنے ساتھ کوئی جہیز وغیرہ نہ لائیں تھیں۔
پھر سب سے دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا کچھ جو سامان کیا وہ اپنی طرف سے نہیں کیا۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زرہ مہر پہلے لے لیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام سامان ضرورت منگوایا جن کو جہیز کا نام دیا جاتا ہے۔ ایسی ہی صورت کسی جگہ پیش آجائے تو حق مہر وصول کر کے اس سے بقدر ضرورت سامان جہیز تیار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔
ہمارے معاشرے میں بعض جگہ مہر کی رقم ۳۲ روپے رکھی جاتی ہے اور بعد از اں ۵۰۰ بھی رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ حق مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۳۲ روپے نہیں بنتا اور مہر کی رقم معین نہیں کی گئی ہے۔ لڑکے کی قوت اور لڑکی کے اعزاز کا اوسط ہونا چاہیے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق مہر بھی مختلف تھے۔ بہر حال دیکھنے کی بات تو یہ ہے کہ مہر تو شرعی رکھا جاتا ہے اور اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن جہیز میں سنت نبوی پر عمل نہیں ہوتا۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آیا جہیز کوئی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے؟ کوئی شرعی اصطلاح بھی ہے؟ کوئی شادی کا لازمی جز بھی ہے یا کہ نہیں؟
جب یہ سب کچھ نہیں اور یقیناً نہیں تو ہمارے معاشرے میں اسے شادی کا ضروری جز کیوں بنا لیا گیا ہے؟ یہ سب نتیجہ ہے ہندوانہ رسم اپنانے کا۔ بلکہ اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر داخل دین کر دیا گیا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ خود ہندو قوم اسے کافی حد تک ترک کر چکی ہے اور لڑکیوں کو وراثت دینے لگی ہے اور ہم ابھی تک اس تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں یعنی:۔

''ہم ہوئے کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا''

گزشتہ دنوں قانون بنایا گیا تھا کہ جہیز پر کم سے کم اخراجات ہونے چاہئیں اسمبلیوں میں محض یہ قانون پاس کرا دینا کافی نہیں کہ اتنی رقم سے زیادہ کا جہیز نہ دیا جائے یا جہیز کی نمائش ممنوع قرار دی جائے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ذہنوں کو صاف کیا جائے اور اچھی طرح سے ذہنوں میں واضح کر دیا جائے کہ جہیز کوئی شرعی اصطلاح نہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ میں اس کا کہیں ذکر ہی نہیں ملتا۔ یہ کوئی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں ہے۔ یہ محض رسم ہنود ہے۔ جسے ہم مدت سے اپنائے بیٹھے ہیں اور رفتہ رفتہ اسے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنا ڈالا ہے۔ جب تک اذہان صاف نہ ہوں گے اس وقت تک تمام والدین اسی چکر میں پڑے رہیں گے۔ اسی فکر میں گھلتے رہیں گے اور مالی تباہی سے دوچار ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک عام دستور ہے کہ جب فرع پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو اصول پر گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور جب رسوم کی پابندی میں غلو ہو تو اصل احکام پس پشت چلے جاتے ہیں یہی کچھ نکاح و شادی میں بھی ہو رہا ہے۔ جہیز پر سارا زور صرف کیا گیا تو مہر کی اہمیت ہی جاتی رہی یہ آپ سن چکے ہیں کہ جہیز کا قرآن، حدیث اور فقہ میں کہیں ذکر نہیں اور اب یہ بھی سن لیجئے کہ مہر کا ذکر قرآن حدیث و فقہ سب میں موجود ہے قرآن اسے لفظ صداق اور لفظ مہر اور لفظ فریضہ سے تعبیر کرتا ہے اور احادیث و فقہ میں اسے لفظ صداق اور لفظ مہر سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس کی اتنی زیادہ تاکید ہے جس کا اندازہ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لگایا جا سکتا ہے کہ:
جو شخص جس عورت سے کسی مہر پر نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو اس کا شمار زانیوں میں سے ہوگا۔ (مسند امام احمد)
جہیز کے لئے کوئی ایسا لفظ وارد نہیں ہوا اور ہوتا بھی کیسے؟ جبکہ شریعت کا اس میں کوئی وجود ہی نہیں لیکن اس رسم ہنود پر عملاً زور دینے کا

Marfat.com

نتیجہ یہ ہوا کہ جس جہیز کا کتاب وسنت اور فقہ میں کوئی ذکر نہیں وہ شامل دین ہو گیا اور جس حق مہر کی شدید تاکید آئی ہے وہ محض لفظ رسم بن کر رہ گیا کہیں حق مہر کی کمی مذاق بن کر رہ گئی اور کہیں زیادت نمائشی حق مہر بن کر رہ گیا فرع اور وہ بھی خود ساختہ فروع کو اہمیت دینے کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ اصلی احکام پر گرفت ڈھیلی پڑ جائے اور یہی برتاؤ جہیز اور مہر کے ساتھ ہوا۔ جہیز شادی کا لازم جزو بن گیا اور حق مہر ایک رسمی لفظ بن کر رہ گیا جہیز کو محض ایک رسم ورواج کا نام دیا جاتا تو پھر بھی کچھ قلق ہوتا مگر یہاں تو یہ ہوا کہ اسے صرف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں بلکہ ایک بزنس بنالیا گیا۔ آج لڑکے جو بزنس کریں انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کل ایک لڑکی کا باپ بننے کے بعد انہیں بھی اس بزنس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ جہیز کا ایک بڑا انسانی اور اخلاقی پہلو یہ بھی ہے جسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ والدین کو اس غیر مسنون اور قبیح رسم کی خاطر جو دریوزہ گری کرنی پڑتی ہے اس کے تصور نے بیٹی جیسی نعمت کو بوجھ سمجھنے پر مجبور کر دیا ہے جس بیٹی کے متعلق والدین یہ تصور رکھتے ہوں کہ یہ ایک مصیبت ہے اور ہماری ساری جمع پونجی کو یہ جہیز کے نام سے لوٹ کرلے جائے گی۔ اس بیٹی کے متعلق ان والدین کے جذبات کا ناخوشگوار ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ غالباً یہی سبب ہے کہ عموماً ہمارے معاشرے میں لڑکے کی ولادت پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ مبارکبادیں دی جاتی ہیں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں اور بیٹی پیدا ہونے پر سارا خاندان رونے بیٹھ جاتا ہے کیا یہ وہی ذہنیت نہیں جس کا نقشہ قرآن مجید نے یوں کھینچا ہے کہ:

"جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر کڑنے لگتا ہے اسے جو خوشخبری دی جاتی ہے اس کے رنج کو وہ لوگوں سے چھپاتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ اس ذلت کو اٹھائے پھرے یا اسے پیوند خاک کردے آگاہ رہو کہ ان کے یہ منصوبے بہت برے ہیں۔"

یہ زمانہ جاہلیت کے کفار کا نقشہ تھا جو قرآن نے کھینچا ہے آج تقریباً ہمارا معاشرہ بھی ایسی کیفیت میں پھنسا ہوا ہے۔ یہ جہیز کی لعنت ہمیں کہاں سے کہاں لے گئی ہے۔ ہمارے اخلاق ہمارا دین اور ہماری معاشرت کو اس نے برباد کر دیا ہے۔ کہیں کہیں والدین مجبور ہو کر لڑکا اور لڑکی کی شادی عمر کے غیر تناسب انداز سے کرتے ہیں کہیں لڑکی کی عمر کم اور کہیں لڑکے کی عمر کم، کہیں حسب ونسب کے بقاء کی خاطر انعقاد شادی، کہیں ان پڑھ اور تعلیم یافتہ کو جوڑا گیا ہے۔ یہ تضاد کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ اس لعنت نے معیار اور میرٹ کی جگہ روپے اور پیسے کی ریل پیل کو دیدی گئی ہے۔ خدا کے لئے رشتوں میں توازن قائم کریں شریعت مطہرہ نے لفظ "کفو" کا استعمال کیا ہے یعنی برابری۔ لڑکا اور لڑکی کے معیار کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔ بے چارے والدین اپنی بچی کی شادی کے لئے عمر کی برابری ختم کر دیتے ہیں اور کہیں حسب ونسب کا۔ کہیں تعلیم کا۔ محض اس لئے ہے کہ دین سے دوری ہے اور کہیں دین دار ہو کر سمجھ بوجھ ہونے کے باوجود اس عمل کا شکار ہو جاتے ہیں کہ شادی کی رسومات میں جوتی چھپائی۔ دودھ پلائی۔ سالی کے لاگ کی شکل میں تباہی کی طرف لے جارہے ہیں یہ سب فضول رسومات ہیں جن کا تدارک ایک اسلامی معاشرے کو ضرور کرنا چاہئے۔

میرے سامنے ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ جہیز اور دیگر لاگ کے لین دین پر جھگڑا شروع ہوا۔ نیا شادی شدہ جوڑا کئی کئی سال تک اسی جھگڑے کا شکار رہا۔ سارا خاندان بدامنی اور نااتفاقی کا شکار رہا۔ نتیجتاً ان جھگڑوں کی وجہ سے خدائے وحدہ لاشریک نے ایسے افراد سے اپنی رحمت وشفقت کا ہاتھ کھینچ لیا۔

Marfat.com

شادی پر بے جا اخراجات

جو خرابیاں ہمارے معاشرے کو برباد کئے جا رہی ہیں اور جن کے باعث ہماری ذلت و رسوائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں نمایاں خرابی ہماری وہ خود ساختہ رسم و رواج ہیں جن پر بے دریغ دولت ضائع کی جا رہی ہے۔ یعنی شادی بیاہ کی رسم اور تقریبات جن پر غالباً سب سے زیادہ روپیہ برباد کیا جا رہا ہے۔

نکاح ایک تمدنی فریضہ ہے اسے اگر سادگی، وقار، اختصار اور کفایت شعاری سے مسنون طور پر انجام دیا جائے تو موجودہ مہنگائی کے دور میں بھی اس پر چند سو روپے سے زیادہ رقم صرف نہیں ہو سکتی۔ لیکن موجودہ دور کی شادی، اس کی رسمیں اور تقریبات اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ اب اس کے لوازمات کی بھرمار ہے۔ قیمتی ملبوسات کے ڈھیر۔ ہزاروں روپے کے زیورات۔، سامان آرائش و نمائش کے انبار۔ گراں قیمت فرنیچر۔، ریڈیو، ٹیلی ویژن، درجنوں بستر اور ان کی چادریں۔ قیمتی قالین۔ کراکری کا سامان۔ کاروں اور بسوں کے ذریعے بارات کا جلوس، شامیانے۔ روشنی اور بجلی کے انتظامات۔ انواع و اقسام کے کھانے۔ سینکڑوں آدمیوں کے لئے مشروبات۔ دور دراز کے عزیزوں اور دوستوں کی بالا اہتمام شرکت۔ مطبوعہ مرصع دعوت نامے۔ منگنی، نکاح، دعوتیں اور رخصتی۔ الغرض برسوں کے اہتمام۔ فکر مندی، سامان کی فراہمی۔ بہت سے افراد کی دوڑ دھوپ۔ سعی و کوشش۔ شب و روز کی تھکن۔ صبح شام کی پریشانی۔ بے شمار راتوں کی بے خوابیاں اور سال ہا سال کی کمائی اور محنت کے ہزاروں لاکھوں روپے صرف کر کے یا برباد کر کے ایک شادی انجام پاتی ہے۔ موجودہ دور کی شادیوں کے یہ وہ لوازمات ہیں جن کی پابندی فرائض سے بڑھ کر کی جاتی ہے اور جن سے انحراف ممکن نہیں۔ کاش! ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کے اہتمام میں اس قدر اخلاص اور فکر مندی کا مظاہرہ کرتے اس کی تعلیمات سے آگاہ ہونے کی کوشش کرتے شوق اور جذبے سے نماز قائم کرتے زکوٰۃ ادا کرتے دین کا علم حاصل کرتے اس کی تعلیمات سے آگاہ ہونے کی کوشش کرتے اسی لگن اور انہماک سے نیکی اور سعادت سے ان کاموں میں لگ جاتے جن کی اللہ اور رسول کی نگاہ میں قدر و قیمت ہے اور جو دنیا و آخرت دونوں میں ہماری فوز و فلاح کے ضامن ہیں۔ کاش! ہم شادیوں کی تقریبات اور لایعنی رسومات پر صرف کی جانے والی دولت کا عشر عشیر بھی دین کی تبلیغ و اشاعت رفاہ عامہ کے کاموں میں بچوں عورتوں اور ان پڑھوں کی تعلیم و تربیت پر لگاتے یا صحت انسانی کا معیار بلند کرنے پر صرف کرتے تو ہماری موجودہ معاشرت اس بدبختی افلاس و ناداری جہل و غلاظت بے رحمی اور حیوانیت کے وہ خوفناک اور کریہہ و بدنما مناظر ہرگز پیش نہ کرتی جن کا مشاہدہ بڑے بڑے شہروں سے لے کر دور افتادہ دیہاتوں تک میں یکساں کیا جا سکتا ہے۔ کیسی عجیب اور دردانگیز صورت حال ہے کہ معمولی سے گاؤں اور محلے میں شادیوں پر صرف ہونے والی دولت ہزاروں لاکھوں روپے تک پہنچ جاتی ہے لیکن دوسری طرف پورے گاؤں اور محلے میں بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے قاعدے کا ایک مکتب اور مدرسہ تک موجود نہیں جو انہیں لکھنا اور پڑھنا سکھا دے۔ نماز کی دعائیں یاد کرا دے اور دین کے ابتدائی احکامات سے روشناس کرا دے۔ ملک میں بے شمار دیہات ایسے ہیں کہ وہاں آزادی کے بعد اٹھاون برس گزر جانے کے باوجود بھی ایک عورت بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتی۔ پورے گاؤں کی صورت حال اور بھی مایوس کن ہے۔ مکانوں کے قریب گندگی کے ڈھیر، مکھیوں اور

Marfat.com

مچھروں کی کثرت اور غلیظ گلیاں اور نالیاں عام ہیں لیکن ناممکن ہے کہ آپ کو پھولوں کی کوئی کیاری کوئی تخت چمن یا بچوں کے لئے پارک نظر آجائے۔

سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کی ساری دولت رسم ورواج کی قربان گاہ کی بھینٹ چڑھا دینے کے لئے ہے اور کیا ہماری آرزوؤں کی معراج نمود ونمائش اور ظاہرداری کے سوا کچھ نہیں؟ اور کیا ہم لوگ بحیثیت مجموعی عقل سلیم فہم وفراست اور شعور وادراک سے یکسر بیگانہ ہو چکے ہیں۔ جاہلوں کی بدعقلی کا کیا ماتم کیا جائے رسم ورواج کے معاملے میں وہ بھی کم وبیش وہی کچھ کر رہے ہیں جنہیں ہم تعلیم یافتہ اور خواص کے زمرے میں شمار کرتے ہیں۔ بے عقلی ناعاقبت اندیشی اور نمود ونمائش میں کوئی کسی سے کم نظر نہیں آتا۔ یہ بیماری اس درجہ بڑھ چکی ہے کہ یہ چیز اب مقابلے کی شکل اختیار کر چکی ہے بے شمار گھرانے جہیز کا سامان اور شادیوں کے اخراجات کے لئے روپیہ جمع کرنے کی دھن میں دنیا وآخرت کو فراموش کر چکے ہیں۔ ان پر یہ فکر ایک بلا کی طرح مسلط ہے اور ان کے ذہن کا بڑا بوجھ اور روح کا دردناک عذاب بن گئی ہے۔ شادی کے لئے روپیہ کی فراہمی کا سوال اس قدر اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ اکثر کے نزدیک اس کے لئے جائز وناجائز اور حرام وحلال کی تمیز بھی باقی نہیں رہی۔ انہیں رسومات کو بہانہ بنا کر رشوت خیانت سودی قرض اقرباء اعزاء کی حق تلفی، غرض بہت کچھ روا رکھا جا رہا ہے۔ مادیت کا غلبہ اس قدر بڑھ چکا ہے کہ شادیوں میں باقاعدہ سودے بازی اور لین دین ہوتا ہے۔ کوئی سکوٹر کا مطالبہ کرتا ہے اور کسی کو کار چاہئے۔ کوئی نقد رقم کا خواہش مند ہے اور کسی کو تجارت یا اعلیٰ تعلیم کے لئے روپیہ درکار ہے لوگ جبراً وقہراً ان مطالبوں کی تکمیل میں سرگرداں ہیں زندگی بھر کا سرمایہ اسی کام پر لگایا جا رہا ہے قرض کی نوبت آ رہی ہے کوئی جائید اد رہن رکھ رہا ہے کوئی سودی قرض کے جال میں اپنی گردن پھنسا رہا ہے بہر حال خواہ کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے یہ مطالبات تو پورے کرنا ہی ہوں گے ورنہ شادی نہ ہو سکے گی اور اگر ہو بھی جائے تو غریب کی لڑکی زندگی بھر سسرال والوں کے دلخراش طعنے سنتی رہے گی کہ تمہارے والدین نے تجھے کیا دیا ہے اس خود غرضانہ اور دل آزار ذہنیت کے ردعمل کے طور پر بعض لڑکیاں خودکشی تک کر ڈالتی ہیں اور یہ نہیں تو جھگڑوں کے بعد طلاق تک تو نوبت پہنچ کر ہی رہتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ لوگ قران وحدیث کے واضح احکام کو بھول چکے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

”اور آپ ان میں سے بہت سے ایسے آدمی دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ وظلم کرنے اور حرام کھانے پر گرتے ہیں واقعی ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔“ (المائدہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

”ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن بہت سی ظلمتوں کا باعث ہوگا اور حرص سے بچو کیونکہ حرص نے پہلی امتوں کو ہلاک کیا حرص نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال سمجھنے پر مجبور کیا۔“ (مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے

جس نے کسی ایماندار کو نقصان پہنچایا۔ اللہ تعالی اس کو نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی ایماندار کو مصیبت میں ڈالا اللہ تعالی اس کو مصیبت میں ڈالے گا“ (ترمذی)

Marfat.com

کیا یہی حالت اب ہمارے معاشرے کی نہیں ہورہی ؟ مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہماری شادیوں میں حرص وطمع اور ظلم وزیادتی کا عمل دخل اس حدتک بڑھ چکا ہے جو بہت بڑا سبب ہے معاشرتی فساد کا بے برکتی کا اور آپس میں جھگڑنے کا۔ آج مسلمان گھرانوں کی کتنی ہی بیٹیاں تصویر انتظار بنی بیٹھی ہیں۔ معاشرے کی فاسد ذہنیت نے ان کے رشتوں کی راہ میں ناقابل عبور رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔ فکرمندی اور پریشانیوں نے ان کے والدین کی کمر توڑ دی ہے یا انہیں قبر تک پہنچا دیا ہے۔ اسلام کی ان بیٹیوں کے لئے کوئی صبح امید نہیں۔ ان کے مقدر کی شام الم میں کوئی چراغ روشن نہیں ہوسکتا لیکن انہی گلیوں، محلوں اور گاؤں میں ''خوش بخت'' ''خوش حال'' گھرانے بھی ہیں جہاں دھوم دھام سے شادیاں ہوتی ہیں۔ بلند وبالا شامیانے برقی قمقمے اور روشنیاں زرق برق لباس بجتی ہوئی شہنائیاں موٹروں کا ہجوم لوگوں کی آمدورفت دعوتیں اور کھانے الغرض ایک جشن طرب اور محفل عیش ونشاط کا بھرپور منظر۔ معاشرے میں کتنا تضاد ہے اور کس قدر تفاوت ہے۔ معاشرہ کس طور پر منقسم ہو چکا ہے۔ یہ خلیج بڑھتی جارہی ہے غربت اور امارت بلندی وپستی ایک ریاکار سوسائٹی نے اسلامی ملی اقدار کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نشیب وفراز کے تناظر میں اضطراب تصادم اور اخلاقی اقدار کی شکست وریخت کے خطرات ہیں تاریخ فاسد معاشروں کی تباہی و بربادی کی عبرت انگیز داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمارے انحطاط وزوال کی داستان اگرچہ نہایت غم انگیز اور عبرت ناک ہے جس کے متعدد، سیاسی اقتصادی، اخلاقی اور تمدنی عوامل ہیں۔ لیکن صرف مروجہ رسوم اور خودساختہ رواجوں کے باعث جس طرح ہمارے مالی وسائل مسلسل تباہ وبرباد ہورہے ہیں ان کا ہم نے کبھی اجتماعی جائزہ نہیں لیا اور نہ ہی کبھی یہ حساب لگایا ہے کہ ان رسم ورواج پر ملت اسلامیہ کا کروڑوں روپیہ کس آسانی سے ضائع کردیا جاتا ہے۔ آکاس بیل کی طرح یہ رسمیں شجر ملت کی توانائیوں اور شادابیوں کا رس چوس چوس کر اسے کس طرح کھوکھلا اور بے جان کررہی ہیں۔ کاش! ہم سمجھ سکتے کہ خود اپنے ہی ہاتھوں ہم کس بے دردی اور عاقبت نااندیشی سے اپنے وسائل تباہ وبرباد کررہے ہیں اور یہ کہ ہماری خاندانی زندگیوں کی بے شمار ناخوشگواریوں اور مشکلات میں ان رسوم کا کتنا بڑا ہاتھ ہے۔

میرے علم میں بہت سے شریف خاندان ایسے ہیں جن پر برسوں سے شادیوں کا قرض لدا ہوا ہے اور وہ کوشش کے باوجود اس سے اپنی گردن نہیں چھڑا سکتے۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعاؤں میں اکثر قرض سے پناہ مانگی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی ہے:

''خبردار قرض سے بچے رہنا قرض رات کا سکھ اور دن کی ذلت ہے۔''

ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک اور دعا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اے اللہ میں قرض کے بوجھ سے دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہید فی سبیل اللہ کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے لیکن قرض معاف نہیں ہوگا۔'' حدیث کی کتابوں میں ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مقروض مسلمان کی نماز جنازہ پڑھانے سے احتراز فرماتے تھے۔ اب ہم خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ جن رسم و رواج کے سبب ہمیں قرض لینا پڑتا ہے وہ ہمارے لئے کس قدر مصیبت ذلت اور معصیت کا موجب ہیں۔ کون اندازہ کرسکتا ہے

Marfat.com

کہ شادیوں کے اسراف اور فضول خرچیوں نے کتنے تعلیمی منصوبوں ترقی وتعمیر کے کتنے اہم پروگراموں اور خاندانی راحتوں کا خون نہیں کر ڈالا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسراف اور تبذیر دونوں سے منع فرمایا ہے۔ اسراف نام ہے فضول خرچی اور مال کو بے احتیاطی سے خرچ کرنے کا جبکہ تبذیر دولت کو ناجائز غلط اور ناروا کاموں میں اڑانے اور برباد کرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے'' (القران)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

''بلاشبہ ناجائز کاموں میں مال ودولت اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں'' (القرآن)

غور فرمائیے کہ شادیوں میں غیر ضروری خریداری انواع واقسام کے کھانوں کی تیاری لمبے چوڑے اہتمام اور انتظام کیا اسراف کے حکم میں نہیں آتے اور کیا شادیوں میں ناچ گانا ریکارڈنگ آتش بازی اور لہو ولعب پر روپیہ اڑانا تبذیر میں نہیں آتا ہے؟

یقیناً یہی کچھ تبذیر واسراف ہے۔ لیکن ہم نے اپنی معاشرتی زندگی میں احکام الٰہی کو یکسر پس پشت ڈال رکھا ہے اور رسم ورواج کے نام پر وہ چیزیں اختیار کرنی ہیں جو قرآن وحدیث سے صریحاً متصادم ہیں۔

اگر آپ لوگوں کو سمجھائیں کہ شادی بیاہ پر زیادہ اخراجات نہیں کرنے چاہیں تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ جو لوگ غریب اور کم وسیلہ ہیں وہ بے شک خرچ نہ کریں۔ لیکن جنہیں اللہ تعالیٰ نے خوشحالی اور وسعت دے رکھی ہے اگر خرچ کرتے ہیں تو کیا مضائقہ ہے۔

لیکن اگر غور کیا جائے تو یہی انداز فکر اس معاشرتی فساد کے دروازے کھولتا ہے۔ جب تک یہ تسلیم نہیں کیا جائے گا کہ بے جا رسوم کو یکسر ختم ہونا چاہئے اس وقت تک یہ آفت رک نہیں سکتی۔ صاحب حیثیت اور متمول افراد تو دل کے حوصلے نکال لیتے ہیں اور یوں معاشرے میں اپنا بھرم قائم رکھتے ہیں۔ لیکن غریب اور کم وسائل رکھنے والے افراد ان کی تقلید وپیروی کی پاداش میں قرض کے جال میں پھنستے جا رہے ہیں یا پھر انہیں نامعقول آدمیوں کی انگشت نمائی کا ہدف بننا پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگوں نے عرصہ دراز سے اسلامی زندگی کے تقاضوں اور بہتر انسانی مقاصد کو فراموش کر رکھا ہے کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ معاشرے کی ظاہری خوشحالی کے ساتھ ساتھ بے شمار مسلمان پریشان حال، مفلس اور نادار ہیں۔ ان کی مفلسی اور ناداری اس درجہ سے ہے کہ وہ اگر بیمار پڑ جائیں تو علاج نہیں کرا سکتے۔ وہ اگر صحت بخش غذا چاہیں تو وہ انہیں نہیں مل سکتی۔ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلانا چاہیں تو نہیں دلا سکتے۔ تن ڈھانکنا چاہیں تو انہیں مناسب لباس میسر نہیں۔ جس معاشرے میں دس بیس نہیں ہزاروں لاکھوں انسان اسی طرح کے ہوں اس میں لوگوں کا جھوٹی عزت ظاہرداری اور خود ساختہ رواج پر اجتماعی انداز سے بے انداز دولت خرچ کرنا اور اسے ایک معاشرتی جز قرار دینا قومی بے حسی ملی بے حمیتی اور ذہنی کج روی کی دلیل ہے جس کی سزا سے کوئی قوم نہیں بچ سکتی۔ قرآن وحدیث میں صدقہ وخیرات کار خیر فروغ دین اور اجتماعی فلاح وبہبود پر دولت خرچ کرنے کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے، لیکن ہماری دولت صرف ہو رہی رسم ورواج نمود ونمائش اور اسراف وتبذیر پر قومی اور اجتماعی حیثیت سے ہم صدقہ وخیرات انسانی خدمت سے خاموش لیکن پائیدار کام اجتماعی بہبود اور تحقیق پر روپیہ صرف کرنے کا کوئی میلان ہی نہیں رکھتے اگر کبھی میلان پیدا بھی ہو تو فضول رسموں اور بدعتوں نے

Marfat.com

ہمیں اس قابل ہی کہاں چھوڑا ہے کہ غریب عزیزوں کی خدمت کرسکیں۔ نیکی اور سعادت کے وہ کام کرسکیں جن سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہو آخرت سنورتی ہو اور انسانیت کو فلاح و آسودگی نصیب ہوتی ہو۔

جس دولت کو انفرادی اور اجتماعی طور پر عزیزوں، بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی حاجت روائیوں پر صرف ہونا چاہئے تھا جس کو دین کی تبلیغ واشاعت رفاہ عام کے کاموں اور مسلمان بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اور ہنرمندی پر لگایا جانا چاہئے تھا اور جس سے تعمیر ملت اور نفع خدمت خلق کے بیسیوں کام لئے جاسکتے تھے وہ غیر شعوری طور پر ہمارے جھوٹے جذبہ نمود ونمائش، لہو ولعب اور ریاکاری پر ضائع کی جارہی ہے اور اس نقصان کا ہمیں مطلق شعور واحساس نہیں۔ ہماری ذہنی کج روی نے رسم ورواج اور بدعتوں کو فرائض وواجبات کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ کاش! ہمارے اندر احساس کی ایسی اجتماعی لہر اٹھے کہ ہمیں اپنی پوری معاشرتی زندگی کا جائزہ لینے اور اس کی اصلاح پر مجبور کردے اور ہم غیر ضروری اور مضر عنصر کو اس میں خارج کرنے پر آمادہ ہوجائیں کیونکہ یہی چیز ہمیں اسلامی تعلیمات اور اخلاقی نصب العین سے قریب کرسکتی ہے۔ رسم ورواج کی ان زنجیروں کو کاٹنے کے لئے ہر عملی اقدام جہاد کے مترادف ہے۔ جو اہل ہمت اس کے لئے قدم اٹھائیں گے وہ ملت اسلامیہ کے استحکام کا موجب بنیں گے۔ اور انہیں یقیناً احیائے سنت کا اجر ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:۔ ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ برکتوں والا نکاح وہ جو مشقت میں آسان ہو''

ایک اور حدیث میں ہے:۔ سب سے زیادہ برکت ایسی عورتوں میں ہوتی ہے جن کے نکاح میں زیادہ خرچ نہ پڑے''

ہمیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت کی شادیوں کا تصور کرنا چاہئے۔ کس سادگی سے نکاح ہوا کرتے تھے نہ زیورات کی شرط تھی نہ کپڑوں اور جوڑوں کی شرطیں ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک سرخ قمیض تھی جس عورت کی شادی ہوتی ہے وہ اسے منگا لیتی تاکہ نکاح کے موقع پر پہن سکے یہی عروسی جوڑا تھا۔ ولیمہ کی دعوت کبھی ستو سے کی جاتی تھی کبھی کھجوروں سے اور کبھی ایک دو بکری ذبح کر کے حاضرین کو کھلا دیا جاتا تھا۔ ایسا بھی ہوا کہ نکاح کرنے والے نے جب کہا کہ وہ لوگوں کی ضیافت کے لئے کچھ پیش نہیں کرسکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاضرین اپنے اپنے گھروں سے اپنا کھانا لائیں اور سب مل کر کھالیں ولیمہ ہوجائے گا۔

غور فرمایئے کہ معاشرت میں کس قدر سادگی بے تکلفی حسن اور اخلاص تھا۔ کیسی صاف ستھری اور پاکیزہ زندگی تھی۔ نہ کپڑوں اور جوڑوں کی حرص نہ زیورات کی تمنا نہ جمع سامان کی ہوس نہ عزیزوں اور دوستوں کو بیدردی اور مشقت کے ساتھ زیر بار کرنے کی مذموم خواہش نہ لمبے چوڑے اہتمام اور منصوبہ بندیاں۔ لیکن اس اخلاص سادگی اور بے لوثی میں جو خیر و برکت قوت و شوکت اور عظمت و رفعت تھی اس سے اسلامی تاریخ کے اوراق آج بھی روشن ہیں۔ انہیں پاکیزہ سیرت انسانوں کے ہاتھوں اسلام کو فروغ نصیب ہوا۔ بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہدایت ملی۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے مقابلے میں روم ایران کی متمول سلطنتیں ڈھیر ہوگئیں۔ وہ جس سرزمین پر پہنچے اسے علم و حکمت صنعت و تجارت مساوات و اخوت اور تعمیر و ترقی سے مالا مال کردیا۔ لیکن ہم رسم کے پابند۔

Marfat.com

بدعات کے غلام اور جاہلیت کے رواجوں کے شیدائی ہیں۔
لیکن ہمارے معاشرے کا ہر فرد اس امر کا تمنائی ہے کہ اسے وہ کچھ سمجھا جائے جو درحقیقت وہ نہیں ہے ہماری ریاکاری ہم کو مجبور کرتی ہے کہ ہم دنیا کو اپنے فضول متمول ہونے کا یقین دلائیں اور ہمیں صاحب حیثیت تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ یہ نہایت درجہ احمقانہ اور طفلانہ خیال ہے۔ جس کی حقائق و واقعات کی دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ بالفرض اگر دنیا نے ہمیں وہ کچھ سمجھ لیا جو ہم چاہتے ہیں تو اس سے ہمیں کیا مل جائے گا۔
اجتماعی اور انفرادی سطح دونوں پر ہماری ذہنیت کا یہی عالم ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ تلوار کس قدر زنگ خوردہ اور بے جان ہے ہمارا سارا زور نیام کو زرنگار مرصع بنانے پر ہے۔ مسرف فضول خرچ عاقبت نااندیشی اور مقروض خواہ فرد ہو یا قوم ان کا احساس خودداری کبھی برقرار نہیں رہ سکتا۔
کاش! ہماری بدنصیب قوم کے اہل ثروت اور تعلیم یافتہ کہلانے والے افراد اصلاح احوال کے لئے تعمیری انداز فکر اختیار کریں۔ تقریبات میں سادگی کو اصل بنائیں اور دولت کو تعلم و تربیت تبلیغ دین خدمت خلق اصلاح معاشرہ اور صحت انسانی پر صرف کرنے کی روشن تقلید مثالیں قائم کریں۔

جس کو بوجہ ناداری کے نکاح نہ میسر ہو۔ ان کو چاہیے کہ وہ اس وقت تک پارسا بنے رہیں جب تک کہ حق تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کردے اور ضبط شہوت کی تکلیف پر صبر کریں۔ اور ہرگز زنا میں مبتلا نہ ہوں۔
چونکہ غلامی کی حالت میں نکاح کرنے سے مالک کا نقصان ہے اس لئے مناسب ہے کہ تمہارے مملوکوں میں سے جو لوگ عقد کتابت کے خواہاں ہوں ان کو مکاتب بنادو۔ بشرطیکہ تم ان میں بہتری پاؤ اور سمجھو کہ یہ بدل کتابت بہ سہولت ادا کردے گا اور اس کی آزادی میں کوئی مفسدہ بھی نہیں اور مکاتب بنا کر ان کو خدا کے اس مال میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے بقدر مناسب مال دیدیا کرو تا کہ وہ بذریعہ تجارت کے اس سے مال پیدا کر کے تمہارا بدل کتاب آسانی سے ادا کرسکیں گو یہ ان کے ساتھ احسان اور سلوک ہے۔
اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ عفت کی خواہاں ہوں اس غرض سے کہ تم اس کے ذریعہ سے حیات دنیا کا سامان یعنی خرچی طلب کرو زنا پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ جب وہ خدا کے حکم کے وقعت کیلئے اس لذت سے دست بردار ہوتی ہیں جس پر مال قربان ہے تو یہ بڑی نازیبا بات ہے کہ تم محض مال کیلئے خدا کے حکم کو نظر انداز کرو۔ ہاں اگر وہ خود زنا کرنا چاہتیں تو یہ عقلاً و حقیقۃً تو نہیں لیکن عرفاً وظاہراً ایک حد تک معقول تھا لیکن ان کا بچنا اور تمہارا مجبور کرنا تو بہت ہی نامعقول ہے۔
اور جو کوئی انہیں مجبور کرے اور وہ بمجبوری زنا کا ارتکاب کریں تو حق تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد ان کو معاف کرے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اور ہم نے قرآن کے ضمن میں تمہاری طرف کھلے ہوئے احکام اور ان لوگوں کی حالت جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور متقین کیلئے نصیحت بھیجی ہے پس تم کو چاہیے کہ احکام کا اتباع کرو۔ اور نصیحت کو قبول کرو۔ اور امم سابقہ کے حالات سے عبرت حاصل کرو۔

Marfat.com

تاکہ نصیحت جلد قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل کرنے میں فلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

5/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 186

سورۂ نور آیت نمبر 35 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا
غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ
یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ ﴿۳۵﴾ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ
فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ
تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ
یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ ﴿۳۷﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ

Marfat.com

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ
الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ
فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ
لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ
ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ
السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ
عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ
كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا
يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ
وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا

Marfat.com

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ
وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ
بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا
اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ ؕ﴿۴۹﴾ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ
یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے اس کی روشنی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق اس میں ایک چراغ ہے چراغ ایک شیشہ کے اندر ہے شیشہ ایسا ہے جیسے ایک چمک دار ستارہ وہ زیتوں کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی اس کا تیل ایسا ہے گویا آگ کے چھوئے بغیر ہی خود بخود جل اٹھے گا اللہ اپنی روشنی کی راہ دیکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥ ایسے گھروں میں جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے ان میں صبح وشام اللہ کی یاد کرتے ہیں ٥ وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور نہ نماز کی اقامت سے اور زکوٰہ کی ادائیگی سے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی ٥ کہ اللہ انھیں ان کے عمل کا بہترین بدلہ دے اور ان کو مزید اپنے فضل سے نوازے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے ٥ اور جن لوگوں نے انکار کیا ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے چٹیل میدان میں سراب پیاسا کو اس کو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ نہ پایا اور اس نے وہاں اللہ کو موجود پایا پس اس نے اس کا حساب چکا دیا اور اللہ جلد حساب چکانے والا ہے ٥ یا جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا ہو موج کے اوپر موج اٹھ رہی ہو اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں اوپر تلے بہت سے اندھیرے اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اس کو بھی نہ دیکھ پائے اور جس کو اللہ روشنی نہ دے تو اس کے لئے کوئی روشنی نہیں ٥ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور چڑیاں بھی پر کو پھیلائے ہوئے ہر ایک اپنی نماز کو اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے اور اللہ کو معلوم ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ٥ اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کی واپسی ٥ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر تم بارش کو دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ سے نکلتی ہے اور وہ آسمان سے اس کے اندر کے پہاڑوں سے اولے برساتا ہے پھر ان کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کو ہٹا دیتا ہے اس کو بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ نگاہوں کو اچک لے جائے گی۔ اللہ رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بیشک اس میں سبق ہے آنکھ والوں کے لئے۔ اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا پھر ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں سے کوئی دو پاؤں سے چلتا ہے اور ان میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے اللہ پیدا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم نے کھول کر بتانے والی آیتیں اتاردی ہیں اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی مگر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے اور یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور جب ان کو اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ خدا کا رسول ان کے درمیان فیصلہ کردے تو ان میں سے ایک گروہ روگردانی کرتا ہے۔ اور اگر حق ان کو ملنے والا ہو تو اس کی طرف فرماں بردار بن کر آجاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ ظلم کریں گے بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں۔

تشریح: چونکہ ان مذکورہ احکام کا قبول کرنا موقوف ہے حق تعالیٰ کے مجمع صفات ماننے پر اس لئے کہا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ کیونکہ ان کی رونق اور آبادی اسی کی ذات سے ہے نیز اس کا نور ان سے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ اس کی اس روشنی کی جو آسمانوں اور زمین سے ظاہر ہوتی ہے ایسی مثال ہے جیسے ایک طاق ہو۔ جس میں ایک روشن بتی ہو۔ وہ بتی ایک قندیل میں ہو، وہ قندیل ایسا چمکدار اور صاف شفاف ہو جیسے کہ وہ ایک خوب روشن ستارہ ہے۔ اس کو ایسے فائدہ مند درخت یعنی زیتون کے تیل سے روشن کیا گیا ہو۔ جو نہ کسی آڑ کے جانب شرق میں ہو نہ جانب غرب میں بلکہ کھلے میدان میں ہو۔ جس میں مسلسل دھوپ کے پڑنے نے ایک خاص لطافت پیدا کردی ہو۔ جس کی وجہ سے اس کے تیل کی یہ حالت ہو کہ وہ اپنی لطافت اور چمک کی وجہ سے ایسا معلوم ہو کہ ابھی بھڑک اٹھے گا۔ اگرچہ اسے آگ نے چھوا بھی نہ ہو کہ اس حالت میں روشنی پر روشنی ہے کیونکہ ایک روشنی تیل کی دوسرے روشنی شعلہ کی۔ تیسرے روشنی قندیل کی۔ پس جو حالت قندیل کے پردہ میں اس شعلہ کی ہے کہ وہ بجائے متاثر ہونے کے اس کو نہایت قوت کے ساتھ ظاہر کرنے والا ہے۔ یہی حالت آسمان وزمین کی ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کو نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر کرنے والے ہیں لیکن حق تعالیٰ اپنی اس روشنی کی طرف ہر ایک کو رہنمائی نہیں کرتا بلکہ جس کو چاہتا ہے اس کو رہنمائی کرتا ہے اور چاہتا عادۃً اسی کو ہے جو خود بھی ابتداء چاہے۔ اور جن کو ابتداء منظور ہی نہیں۔ ان کو ہدایت نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے بہت سے لوگ اس نور سے اندھے ہیں اور باوجود اپنے کمال ظہور کے کہ وہ ان کو دکھلائی نہیں دیتا۔ الغرض یہ مثال ہے حق تعالیٰ کی۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اور کہا جاتا ہے کہ ان گھروں میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور اس تعظیم کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ ان میں وہ لوگ صبح وشام خدا کی تسبیح کرتے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہے کہ نہ ان کو خدا کی یاد اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے خرید منع کرتی ہے اور نہ فروخت۔ بلکہ وہ دنیاوی کاروبار کے ساتھ ہی ان کاموں کو بھی عمدہ طریق سے انجام دیتے ہیں نیز وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل بھی پلٹ جائیں گے۔ اور نظریں بھی چنانچہ اس روز نہ دلوں کی وہ حالت ہوگی جو اب ہے اور نہ نظروں کی۔ کیونکہ دلوں میں بجائے سکون کے اضطراب ہوگا۔ اور بجائے انکار کے تسلیم۔ اور نظروں میں بجائے غلط بینی کے راست بینی وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب وہ اسلئے کرتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ جزاء میں ان کو ان کے اعمال بہتر صورت میں دے۔ اور

Marfat.com

اپنے فضل سے ان کو ان کے اعمال سے زائد دے اور خدا کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں اس لئے وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

اور برخلاف ان کے جنہوں نے کفر پر اصرار کیا ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہو۔ یہاں تک کہ جب وہ کافر جو پیاسے کے مشابہ ہے اپنے اس عمل کے پاس آئے گا جو کہ سراب کے مشابہ ہے تو اس کو کچھ بھی نہ پائے گا اور خدا کو اپنے قریب پائے گا۔ سو وہ اس کو اس کا حساب پورا کردے گا اور بتلا دے گا کہ تیرے پاس اعمال حسنہ کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ ہے وہ اعمال سیئہ ہی ہیں لہٰذا ان کی سزا بھگت اور یہ واضح ہو کہ حق تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ اعمال صالحہ کریں اور سیئہ کو صالحہ سمجھ کر دھوکے میں نہ پڑیں کہ بعد کو پچھتانا پڑے۔ یا ان کی حالت ایسی ہے جیسے کہ ایک بہت گہرے سمندر میں متعدد تاریکیاں ہوں یعنی ایک ایسی موج چھائی ہو جس کے اوپر ایک اور ایسی موج ہو جس کے اوپر بادل ہو۔ یہ متعدد تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور ان تاریکیوں میں آدمی کی یہ حالت ہے کہ جب اپنا ہاتھ نکالے تو بہت قریب ہے کہ وہ اسے بھی نہ دیکھ سکے حالانکہ وہ اس سے بہت ہی قریب ہے پس یہی حالت ان کافروں کی ہے کہ وہ جہالت کی تہ بتہ تاریکیوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کو حق تعالیٰ کا نور باوجود غایت ظہور کے نہیں دکھلائی دیتا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ خدا نے ان کے عناد کی وجہ سے ان کو نور بصیرت نہیں دیا۔ اور جس کو خدا روشنی نہ دے اس کے لئے کوئی روشنی نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے انسان کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے اس کی تسبیح کرتے ہیں کوئی نماز کی شکل میں اور کوئی دوسری شکل میں کیونکہ ہر ایک کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح کا علم ہے اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ بھلا جانور اور جمادات وغیرہ کیونکر تسبیح کرتے ہیں کیونکہ وہ غیر ذوی العقول ہیں اور اس لئے ان سے تسبیح متصور نہیں۔ اور اس شبہ کی دفع یہ ہے کہ ان کو بقدر ضرورت علم ہے اگر چہ تم کو ان کے علم کا علم نہ ہو۔ اور حق تعالیٰ ان کی ان باتوں سے خوب واقف ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا یہ بیان واقفیت کی بنا پر ہے۔ پس جبکہ جانور اور نباتات و جمادات وغیرہ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں جو فرع ہے ان کے خدا کو پہچاننے کی۔ تو اے نادان کافر تجھے کیا ہوا کہ تو اسے نہیں مانتا اور وہ سب یہ تسبیح اس لئے کرتے ہیں کہ خدا ہی کیلئے ہے حکومت آسمانوں اور زمین کی اور اسی کی طرف سب کی واپسی ہوگی۔

نیز اے کفر کرنے والے انسان کیا تجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں جوڑتا ہے۔ پھر ان کو تہ بتہ کرتا ہے۔ اب تو اس کے درمیان سے مینہ نکلتے دیکھتا ہے اور وہ آسمان سے ان پہاڑ جیسے بادلوں سے جو اس میں ہیں اولے برساتا اور ان کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے۔ اور جن سے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اس کی بجلی کی روشنی کی یہ حالت ہے کہ نگاہیں چھین لینے کو ہے مگر حق تعالیٰ نگاہوں کو محفوظ رکھتا ہے حق تعالیٰ رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے پس یہ تمام باتیں حق تعالیٰ کی بادشاہت آسمان و زمین کے کافی دلائل ہیں اور ان کے دیکھنے والوں کیلئے بہت بڑا استدلال ہے۔ لہٰذا کفار کو چاہیے کہ وہ اپنی نظریں درست کریں اور ان دلائل کو دیکھ کر انکار سے باز آئیں۔

اور اللہ نے ہر چلنے والے کو جو کہ منی سے پیدا ہوتا ہے منی سے پیدا کیا ہے۔ اب کوئی ان میں اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے۔ اور کوئی چار پاؤں پر اب تم بتلاؤ کہ یہ صنعت عجیبہ خدا کے سوا کوئی اور بھی کرسکتا ہے جبکہ کوئی نہیں تو اس کی حکومت

Marfat.com

اور تفرد مسلم ہوا۔ پھراس کو کیوں نہیں مانا جاتا۔ الغرض وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اوراس لئے وہ متفرد ہے اپنے ملک میں۔ اوراس کا کوئی شریک نہیں جواس کا مزاحم ہوسکے۔ الغرض ہم کھلی کھلی دلیلیں نازل کر چکے ہیں۔ اب جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور حق تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ الغرض یہ لوگ دلائل کے خلاف کفر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خدا اور رسول پر ایمان لے آئے۔ اور ہم مطیع ہو گئے پھر بعد اس قول کے ان میں ایک جماعت اس قول سے پھر جاتی ہے اور کھلم کھلا انکار کر بیٹھتی ہے اوراس لئے یہ لوگ مومن نہیں ہیں گو زبان سے اقرار توحید ورسالت واطاعت کریں۔

اور جس وقت ان کو خدا اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو یکا یک ایک جماعت اس سے روگرداں ہو جاتی ہے۔ اور برخلاف اس کے اگر حق ان کا ہو تو وہ ان کے پاس ان کو مانتے ہوئے آتے ہیں آخر اس کا سبب کیا ہے کیا ان کے دلوں میں ہوا پرستی کا مرض ہے کہ جو بات ان کی خواہش کے موافق ہو اسے مانیں اور جو خلاف ہو اسے نہ مانیں یا ان میں ایمان وتصدیق جس کے وہ مدعی تھے اب باقی نہیں رہا اور شک پڑ گیا ہے۔ یا وہ قطعی طور پر خدا اور رسول کو جھوٹا جانتے ہیں۔ اوراس بنا پر انہیں اندیشہ ہے کہ خدا اور رسول ان پر ظلم کریں گے اوراس لئے وہ فیصلہ کو منظور نہیں کرتے۔ اس سے ان کا قول آمنا باللہ الخ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ صاحبو! اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول ہرگز ظالم نہیں کہ ان سے ظلم کا اندیشہ ہو بلکہ خود یہ ہی لوگ سراسر ظالم ہیں کہ دوسروں کا حق مارنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں اس لئے آنے سے انکار کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں انصاف ہوگا اور حق دار کو اس کا حق دلایا جائے گا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ فی الحقیقت مومن نہیں بلکہ ان کا محض زبانی دعویٰ ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف رسول ہیں بلکہ آپ بہترین منصف بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں کبھی بھی حق تلفی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیشہ لوگوں کو انصاف ملا ہے۔ اوراسوقت کے لوگ حیران تھے۔ کہ انصاف کے معاملے میں آپ نے کبھی اپنے پرائے کا فرق ملحوظ نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت رسول نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 187

سورۂ نور آیت نمبر 51 تا 64 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵۱) وَ مَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ (۵۲)
وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّؕ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوْاۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۵۳) قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْاؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۵۴) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۪
وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ

Marfat.com

بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾ ع
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ
لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَآءِ ؕ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ
بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ
یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ
غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا
عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

Marfat.com

اٰبَآءِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَ يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ
اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کردے تو وہ کہیں گے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۵ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور

Marfat.com

وہ اللہ سے ڈرے اور وہ اس کی مخالفت سے بچے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ٥ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں بڑی سخت قسمیں کہ اگر تم ان کو حکم دو تو وہ ضرور نکلیں گے کہو کہ قسمیں نہ کھاؤ دستور کے مطابق اطاعت چاہیے بیشک اللہ کو معلوم ہے جو تم کرتے ہو ٥ کہو کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم روگردانی کرو گے تو رسول پر وہ بوجھ ہے جو اس پر ڈالا گیا ہے اور تم پر وہ بوجھ ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے ٥ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو زمین میں اقتدار دے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو اقتدار دیا تھا اور ان کے لئے انکے دین کو جما دے گا جس کو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کی خوف کی حالت کے بعد اس کو امن سے بدل دے گا وہ صرف میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد انکار کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ٥ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ٥ جو لوگ انکار کر رہے ہیں ان کی نسبت یہ گمان نہ کرو کہ وہ زمین میں اللہ کو عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے ٥ اے ایمان والو تمہارے مملوکوں کو اور تم میں سے جو بلوغ کو نہیں پہنچے ان کو تین وقتوں میں اجازت لینا چاہیے فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمھارے لئے پردے کے ہیں ان کے بعد نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر تم ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہتے ہو اس طرح اللہ تمھارے لئے اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں بشرطیکہ وہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں اور اگر وہ بھی احتیاط کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور لنگڑے پر کوئی تنگی نہیں اور بیمار پر کوئی تنگی نہیں اور نہ تم لوگوں پر کوئی تنگی ہے کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا جس گھر کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو جو بابرکت دعا ہے اللہ کی طرف سے اس طرح تمھارے لئے آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو ٥ ایمان والے وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسول کے ساتھ ہوں تو جب تک تم سے اجازت نہ لے لیں وہاں سے نہ جائیں جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول ایمان رکھتے ہیں پس جب وہ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ تم لوگ رسول کے بلانے کو اس طرح کا بلانا نہ سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو اللہ تم میں سے ان لوگوں کا جانتا ہے جو ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے چلے جاتے ہیں بس جو لوگ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آزمائش آ جائے یا ان کو ایک دردناک عذاب پکڑ لے ٥ یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اللہ اس حالت کو جانتا ہے جس پر تم ہو اور جس دن لوگ اس کی طرف لائے جائیں گے تو جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس سے ان کو باخبر کر دے گا اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥

Marfat.com

تشریح: ایمان داروں کی صداقت کوذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سچے مومنوں کا قول تو یہ ہے کہ جب ان کو اس غرض سے خدا ورسول کی طرف بلایا جائے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں وہ کہیں کہ ہم نے حکم سنا اور ہمیں منظور ہے اور یہی لوگ کامیاب بھی ہیں کیونکہ جولوگ خدا ورسول کی اطاعت کریں اور خدا سے ڈریں اور اس کی مخالفت سے بچیں وہ ضرور کامران ہیں اور مومنین میں یہ صفت موجود ہے اس لئے فلاح ان کیلئے ثابت ہے۔

اور منافق لوگ بڑے زور سے قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم ایسے مطیع ہیں کہ اگر آپ ہمیں حکم دیں گے تو ہم چلے جائیں گے یعنی جہاد کیلئے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ ہمیں ترک وطن کا حکم دیں تو ہم اس کی بھی تعمیل کریں گے آپ ان سے کہئے کہ قسمیں نہ کھاؤ تمہاری اطاعت جانی بوجھی ہے اللہ تعالیٰ ان باتوں سے دھوکا نہیں کھا سکتا وہ ان کاموں سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو۔

آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ دھوکے سے کام نہ چلے گا بلکہ تم واقعی طور پر خدا ورسول کی اطاعت کروتا کہ تم کو فائدہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے منافقین تم سے کہا جاتا ہے کہ جب ہمارا یہ حکم رسول کی معرفت تم تک پہنچ جائے تو اب اگر تم اس کے ماننے سے پیٹھ پھیرو تو رسول کا کچھ نقصان نہیں بلکہ خود تمہارا نقصان ہے۔ کیونکہ ان کے ذمہ وہ بار ہے جو ان پر ڈالا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ جو تم پر ڈالا گیا ہے سو جو باران پر ڈالا گیا تھا وہ تبلیغ تھا جس سے وہ سبکدوش ہو گئے اور تمہارے اوپر جو بوجھ ڈالا گیا تھا وہ باراطاعت تھا جس کے اٹھانے سے تم نے انکار کیا جس کا تم کو خمیازہ بھگتنا ہوگا اور اگر تم حکم کے مطابق ان کی اطاعت کرو تو تم راہ راست پر آجاؤ گے ماننے میں تمہارا فائدہ ہے اور نہ ماننے میں تمہارا نقصان اور رسول کا کسی حال میں نقصان نہیں کیونکہ ان کے ذمہ صرف کھلی کھلی پیام رسانی ہے جس سے وہ سبکدوش ہو چکے ہیں۔ دیکھو اطاعت نہایت مفید چیز ہے۔ اس میں آخرت کے فائدہ کے علاوہ دنیا کا بھی فائدہ ہے۔

کیونکہ حق تعالیٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لے آئے ہیں اور نیک کام کئے ہیں وعدہ کرتا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں حکومت عطا کرے گا۔ جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو ایمان کی بدولت حکومت عطا کی تھی اور ان کے خاطر دین کی قوت دے گا جس کو ان سے ان کیلئے پسند کیا ہے۔ اور ان کو ان کے خائف ہونے کے بعد بجائے خوف امن عطا کیا بحالیکہ وہ میری ہی پرستش کریں گے۔ اور کسی شئے کو میرے ساتھ شریک نہ کریں گے اب اگر تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ تو تم بھی اس حکومت میں حصہ دار ہو گے یہ انتہائی حجت ہے۔ اور جو کوئی اس حجت کے بعد بھی کفر پر مصر رہے تو ایسے لوگ نرے نافرمان ہیں۔

بس تم نافرمانی کو چھوڑ دو اور باقاعدہ نمازیں پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا اگر کسی کو شبہ ہو کہ یہ وعدہ محض دل خوش کن ہے اور یہ کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے کہ کفار کی اتنی قوی جماعت مغلوب اور مسلمانوں کی اس قدر قلیل اور کمزور جماعت غالب ہو جائے۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اے نادان معترض تو کافروں کو یہ نہ سمجھنا کہ وہ دنیا میں خدا کو عاجز کر دینگے اور خدا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ بلکہ وہ ضرور دنیا میں مغلوب ہوں گے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے خدا بچائے۔

پردہ کے مضمون کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے مسلمانو تمہارے مملوکوں اور ان لڑکوں کو جو ابھی حد بلوغ کو نہیں پہنچے یعنی نہ بالغ ہیں اور نہ مراہق تم سے تین مرتبہ دن رات میں اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے ایک صبح کے نماز سے پہلے اور دوسرے اس وقت

Marfat.com

جب کہ تم دوپہر کے وقت سونے کے لئے اپنے بعض کپڑے اتارتے ہو۔ اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد کیونکہ یہ تمہارے تین پردہ کے وقت ہیں۔ ان کے سوا دوسرے اوقات میں ان کے بلا اجازت آنے میں نہ تم پر کوئی گناہ ہے۔ اور نہ ان پر کیونکہ وہ تمہارے پاس ہر وقت کے آنے والے ہیں۔ یعنی تم ان کے پاس وہ تمہارے پاس اس لئے ہر مرتبہ اجازت لینے میں حرج ہے لیکن اگر کسی خارج قرینہ سے معلوم ہوا کہ اس وقت تخلیہ ہے تو اس وقت اجازت کی ضرورت ہے۔ یوں حق تعالیٰ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے اور بڑے حکمت والے ہیں اس لئے یہ احکام انہوں نے اپنے علم و حکمت کی بنا پر صادر فرمائے ہیں۔ پس تم کو چاہیے کہ بلا چون و چرا ان پر عمل کرو۔

اور جس وقت تم میں سے نابالغ لڑکے حد بلوغ کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو بھی ہر وقت یوں ہی اجازت لینی چاہیے جس طرح ان سے پہلے یعنی عمر میں بڑے اجازت لیتے ہیں دیکھو یوں حق تعالیٰ تم سے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتے ہیں جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے اور بڑے حکمت والے ہیں۔

اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو اپنی خواہش کے زوال اور ضعیف العمری کے سبب نکاح کی امید نہ رہی ہو سو ایسی عورتوں پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے کپڑے مثلاً پردہ کی چادر اتار دیں بشرطیکہ بن ٹھن کر نہ نکلیں۔ کیونکہ بننے سنورنے سے اس ضعیف العمری میں بھی فتنہ کا احتمال ہے اور ان کا ہر حالت میں بے پردگی سے احتیاط کرنا ان کیلئے بہتر ہے کیونکہ احتیاط بہر حال اولیٰ ہے۔

یہ تو پردہ کے متعلق تفصیل تھی۔ اب معاشرت کے بعض اور احکام بیان کئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ نہ اس باب میں اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی ہے۔ اور نہ بیمار پر کوئی تنگی ہے اور نہ خود تم پر کوئی تنگی ہے کہ تم تنہا یا ان معذورین کو ساتھ لے کر خود اپنے گھروں میں سے کھاؤ۔ یا اپنے باپوں کے گھروں میں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں میں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے یا اپنے ماموں کے گھروں میں سے۔ یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے یا ان کے گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یعنی مالک کی طرف صراحۃً یا دلالۃً تمہیں ان میں سے کھانے پینے کی اجازت ہے لیکن اگر کنجیاں دینے سے مقصود صرف حفاظت ہو تو جائز نہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں میں سے کیونکہ عادۃً ان کو تمہارے کھانے سے گرانی نہ ہوگی۔ اور اس لئے ان کی طرف سے دلالت اذن ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ناگواری کا احتمال ہو تو پھر بلا صراحۃ رضا اجازت کے نہ کھانا چاہیے نیز تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم اکٹھے ہو کر کھاؤ یا الگ الگ۔

پس یہ امور معلوم ہو گئے تو اب جس وقت تم اجازت لیکر یا بلا اجازت کھانے کے لئے یا دوسری غرض سے گھروں میں جاؤ تو بطور ایک مبارک اور عمدہ دعا کے جو کہ خدا کی جانب سے مقرر ہوئی ہے اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو دیکھو حق تعالیٰ تمہارے لئے احکام بیان فرماتے ہیں امید ہے کہ تم سمجھو گے۔

مومن صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور رسول کو مانتے ان کی باتوں کو سچا جانتے اور ان کو قبول کرتے ہیں اور جس وقت وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ایسے کام پر ہوں جو لوگوں کو اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ وہ ان سے اجازت نہ حاصل کرلیں لہٰذا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ جانے کے لئے آپ سے اجازت مانگتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جو خدا پر

Marfat.com

اوراس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں برخلاف ان لوگوں کے کہ جو بلا اجازت کھسک جاتے ہیں کہ وہ مومن نہیں ہیں پس جس وقت وہ اپنے کسی کام کیلئے اجازت مانگیں تو آپ کو اجازت ہے کہ ان میں سے جس کو آپ چاہیں اجازت دیدیں اور خدا سے ان کیلئے معافی مانگیں اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔

اے مسلمانو! تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو آپس میں ایسا نہ بتاؤ جیسا کہ تمہارا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا کہ چاہو آؤ چاہو نہ آؤ۔ اور آنے کے بعد جب تک چاہو رہو۔ اور جب چاہو چلے جاؤ۔ بلکہ یہاں بلانے پر آنا اور بلا اجازت نہ جانا لازم ہے خدا ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے آڑ میں ہو کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ سو ان لوگوں کو جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے اور بلا اجازت چلے جاتے ہیں اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت آئے یا انہیں سخت تکلیف دہ عذاب لاحق ہو یہ دونوں باتیں کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ اللہ ہی کی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اس لئے وہ ان میں جس طرح چاہے تصرف کرسکتا ہے اور اس سے اسے کوئی مانع نہیں اور جس روز وہ اس کے پاس لوٹ کر جائیں گے تو اس روز ان کو ان کاموں کی خبر دیدے گا جو انہوں نے کئے ہیں۔ اس لئے تم کو وہ کام کرنے چاہئیں جن سے تم کو پشیمانی نہ ہو اور اللہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے اس لئے اس کا خبر دینا کوئی قابل انکار بات نہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہیں طلب فرمائیں تو سب کام ترک کر کے دوڑو۔ اور ادب سے آؤ۔ جب تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اجازت نہ دیں وہاں بیٹھے رہو۔ گردن جھکا کر رکھو۔ اور آنکھیں نیچی ہوں۔ ایک لحہ کیلئے بھی اپنے اندر تکبر نہ لانا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر ہی نہ ہو مجلس رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں انتہائی انکساری سے آؤ۔ اور جب وہ حکم دیں تو اٹھ کر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ ہمیں درس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفرقان

سورۃ الفرقان مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 77 اور رکوع کی تعداد 6 ہے کلمات کی تعداد 906 اور حروف کی تعداد 3919 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے فرقان قرآن مجید کا نام ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 25 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 42 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 77: فرقان کے معنیٰ ہیں فرق کرنے والا، قرآن پر اعتراض، رسول پر اعتراض۔ خاص کر کے کھانا پینا، بازار میں چلنا۔ رسول فرشتہ ہونا چاہیے، اس کے پاس خزانہ یا الگ باغ ہو، کافروں کا یہی اعتراض ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن ایک دفعہ کیوں نازل نہ ہوا جبکہ اسے نجماً نجماً اتارا گیا۔ رسول قیامت میں کہیں گے کہ اے میرے رب! اس قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ رکھا تھا چھوڑنے کی قسمیں، آلِ فرعون کا حشر، دھوپ اور سایہ میں کمال صنعت گری، رحمٰن کے بندے زمین پر عاجزی سے رہتے ہیں اور جب جاہل بندے ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں الجھتے نہیں بحث نہیں کرتے اور نہ ہی تکرار کرتے ہیں۔ دعوت حق سے منہ موڑنے کے بڑے نتائج کا ذکر، ایمان واخلاق کے حاملین کے کردار کا ذکر ہے۔ دور جاہلیت کی تصویر کھینچی گئی ہے۔

Marfat.com

7/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 188

سورۂ فرقان آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾
الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ
شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾
وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا
یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً
وَّ لَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ
وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۚۛ﴿۴﴾ وَ قَالُوْۤا
اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۵﴾
قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۶﴾ وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ

Marfat.com

الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ
مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ
وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٨﴾ انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا
لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾ تَبَارَكَ الَّذِي إِن
شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ
وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا
وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿١٣﴾
لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ
أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾
لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿١٦﴾
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ
أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ
مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن
مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ
كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن
يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

Marfat.com

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا
بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝۲۰ ع

ترجمه: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تا کہ وہ جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہو وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کیا ٥ اور لوگوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنائے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ خود اپنے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع کا اور نہ وہ کسی کے مرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی کے جینے کا ٥ اور منکر کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک جھوٹ ہے جس کو اس نے گھڑا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے پس یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اگلوں کی بے سند باتیں ہیں جن کو اس نے لکھوا لیا ہے پس وہ اس کو صبح و شام سنائی جاتی ہیں ٥ کہو کہ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید کو جانتا ہے بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے کیوں نہ اس کے پاس کوئی فرشتہ بھیجا گیا وہ اس کے ساتھ رہ کر ڈراتا ٥ یا اس کے لئے کوئی خزانہ اتارا جاتا یا اس کے لئے کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھاتا اور ظالموں نے کہا کہ تم لوگ ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو ٥ دیکھو وہ کیسی کیسی مثالیں تمہارے لیے بیان کر رہے ہیں پس وہ بہک گئے ہیں پھر وہ راہ نہیں پا سکتے ٥ بڑا بابرکت والا ہے وہ اگر وہ چاہے تو تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دیدے ایسے باغات جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور تمہیں بہت سے محل دے دے ٥ بلکہ انھوں نے قیامت کو جھٹلا دیا ہے اور ہم نے ایسے شخص کے لئے جو قیامت کو جھٹلائے دوزخ تیار کر رکھی ہے ٥ جب وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ اس کا بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے ٥ اور جب وہ اس کی تنگ جگہ میں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے آج ایک موت کو نہ پکارو اور بہت سی موت کو پکارو ٥ کہو کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت جس کا وعدہ خدا نے ڈرنے والوں سے کیا ہے وہ ان کیلئے بدلہ اور ٹھکانا ہوگی ٥ اس میں ان کے لئے وہ سب ہوگا جو وہ چاہیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ تیرے رب کے ذمہ ایک وعدہ ہے واجب الاداء ٥ اور جس دن وہ ان کو جمع کرے گا اور ان کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں پھر وہ کہے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود راستہ سے بھٹک گئے ٥ وہ کہیں گے کہ پاک ہے تیری ذات ہمیں یہ سزاوار نہ تھا کہ ہم تیرے سوا دوسروں کو کارساز تجویز کریں مگر تو نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دنیا کا سامان دیا یہاں تک کہ وہ نصیحت کو بھول گئے اور ہلاک ہونے والے بنے ٥ پس انھوں نے تمہیں تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا اب نہ تم خود ٹال سکتے ہو اور نہ کوئی مدد پا سکتے ہو اور تم میں سے جو شخص ظلم کرے گا ہم اس کو ایک بڑا عذاب چکھائیں گے ٥ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے

Marfat.com

آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرتے ہو اور تمہارا رب سب کچھ دیکھتا ہے ۰

تشریح: بڑی عالی شان ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس غرض سے یہ فیصلہ کی کتاب نازل فرمائی کہ وہ اس کے ذریعہ سے مخلوق کیلئے نذیر اور ان کے اعمال کے نتائج بد سے ڈرانے والا ہو۔ وہ ذات جس کیلئے مخصوص ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی۔ اور جس نے نہ کسی کو بیٹا بیٹی بنایا۔ اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا تو اس کا ایک خاص انداز رکھا الغرض یہ صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی جن کے سبب وہ تنہا عبادت کا مستحق ہے۔ مگر لوگوں نے جہالت سے کام لیا ہے اور انہوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنالئے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے۔ اور خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے تو درکنار خود اپنے لئے بھی نہ ضرر کا اختیار رکھتے ہیں، نہ نفع کا۔ اور نہ موت کا اختیار رکھتے ہیں، نہ حیات کا۔ اور نہ دوبارہ زندگی کا اور اس لئے وہ بوجہ عجز محض کے کسی طرح قابل پرستش نہیں ہیں بھلا اس سے زیادہ اور نادانی کیا ہوگی۔

اور جب ان کی جہالت کو دور کرنے کیلئے یہ کتاب نازل کی گئی تو اس سے بھی ان کا جہل دور نہ ہوا اور ان کافروں نے کہا کہ یہ ایک من گھڑت قصہ ہے۔ جس کو رسول نے تراشا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے۔ سو بلاشبہ یہ لوگ بہت بڑے ظلم اور بہت بڑے جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ تو صرف پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ جن کو اس نے دوسرے لوگوں سے لکھ لیا ہے۔ اور وہ صبح و شام اسے لکھوائے جاتے ہیں اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ نادانو یہ باتیں نہ مجھے کوئی بتاتا ہے اور نہ میں نے کسی سے لکھی ہیں بلکہ اس قرآن کو اس خدا نے نازل کیا ہے جو تمام ان مخفی باتوں کو جاننے والا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں چنانچہ وہ مجھے تمہارے ان مخفی حالات پر اطلاع دیتا ہے۔ جس کا دوسروں کو علم نہیں ہے۔ یہ دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔ اور کسی کا بتلایا ہوا نہیں۔ ورنہ وہ تمہارے مخفی حالات کیسے بتلا سکتا تھا۔ نیز یہ قرآن بوجہ معجز ہونے کے ایسے مخفی امور پر مشتمل ہے جن کی خدا کے سوا کسی کو اطلاع نہیں یہ بھی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ خدا کا نازل کیا ہوا ہے اور کسی کا تعلیم کیا ہوا نہیں یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم والا ہے۔ اس لئے اس نے اب تک ان افتراؤں کی سزا نہیں دی ورنہ تمہارا جرم ضرور مستوجب سزا تھا۔ اور اگر اب بھی توبہ کرلو تو وہ معاف کرنے کیلئے موجود ہے۔

اور ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ یہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے بھلا کہیں ایسے بھی رسول ہوتے ہیں اچھا اگر یہ باتیں رسالت کے منافی نہ تھیں تو اس کی طرف کوئی فرشتہ اس لئے کیوں نہ بھیجا گیا کہ اس کے ساتھ ہو کر لوگوں کیلئے نذیر اور ڈرانے والا ہوتا۔ یا اگر یہ بھی نہیں تو اس کی طرف کوئی خزانہ بھیجا جائے۔ یا اس کے پاس کوئی باغ ہو جس میں سے وہ کھائے ورنہ یہ کیونکر معقول ہوسکتا ہے کہ خدا کا مقرب اور خدا کا رسول اور نان شبینہ کو محتاج۔ بھلا کسی کی عقل میں یہ بات آسکتی ہے اور ان ظالموں نے یہ بھی کہا کہ لوگو! جس کا تم اتباع کرتے ہو وہ رسول نہیں بلکہ اس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور تم صرف جادو کئے ہوئے شخص کی پیروی کر رہے ہو۔ اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ملاحظہ تو کریں کہ یہ احمق آپ کے متعلق کیسی عجیب و غریب باتیں بیان کر رہے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صحیح راستہ سے بچل گئے اور اب انہیں صحیح راستہ نہیں مل سکتا جب تک کہ وہ ان باتوں سے توبہ نہ کریں۔

بڑی شان والا ہے وہ خدا جس کی یہ صفت ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دیدے جس کے یہ لوگ آپ کے لئے

Marfat.com

خواہاں ہیں یعنی بجائے ایک باغ کے ایسے بہت سے باغ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں۔ اور ان کے ساتھ آپ کو بہت سے محل دیدے اور یہ بات اس کی شان رفیع کے سامنے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ مگر چونکہ حکمت کے سبب مشیت متعلق نہیں ہوئی اس لئے یہ چیزیں نہیں دی گئیں۔ پس یہ نہ دینا بے تعلقی کی وجہ سے نہیں بلکہ عدم مشیت کی وجہ سے ہے۔ جس کا سبب حکمت ہے چنانچہ وہ یہ چیزیں قیامت میں آپ کو دے گا۔ مگر یہ نادان قیامت ہی کو نہیں مانتے بلکہ انہوں نے قیامت کی بھی تکذیب کی۔ اور ہم نے اس کے لئے جو قیامت کی تکذیب کرے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

چنانچہ جب وہ دور سے ان کو دیکھے گی تو وہیں سے یہ لوگ اس کا جوش وخروش سنیں گے۔ اور جب کہ ان کو اس کی ایک تنگ جگہ میں جکڑ کر ڈالا جائیگا تو وہاں موت کو پکاریں گے اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ آج تم لوگ ایک ہلاکت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو کیونکہ تمہاری مصیبت ایسی نہیں جو ایک مرتبہ ہائے موت کہنے کے قابل ہو۔ بلکہ وہ اس قابل ہو کہ برابر کہے جاؤ۔ الغرض یہ ہونا ہے اس لئے اے رسول آپ ان کو یہ حالت سنا کر ان سے کہئے کہ کیوں اے منکرو کیا یہ مصیبت کی جگہ بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا باغ جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ان کے لئے اعمال کا معاوضہ اور ان کی جائے بازگشت ہے۔ نیز اس میں ان کو وہ چیزیں ملیں گی جو وہ چاہیں۔ گے نہ صرف عارضی طور پر بلکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور جس روز حق تعالیٰ ان کو اور ان چیزوں کو جن کو یہ خدا کے سوا پوجتے تھے محشور کریگا۔ اور کہے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا ہے جو تم کو پوجتے تھے یا یہ خود راہ بھول گئے تھے تو وہ کہیں گے کہ حاش للہ ہم نے انہیں گمراہ نہیں کیا کیونکہ خود ہمیں زیبا نہ تھا کہ ہم آپ کے سوا دوسرے سرپرست بنائیں پھر ہم ان کو ایسا مشورہ کیسے دے سکتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ آپ نے ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو دنیا سے اس قدر نفع پہنچایا کہ انجام کار وہ نصیحت کو بھول گئے اور ہلاک شدہ لوگ ہو گئے الغرض ان کے شرک کا منشا انہماک فی الدنیا تھا نہ کہ تعلیم وترغیب۔ پس اے مشرکو دیکھو خود سزا کو اپنے سے پھیر سکتے ہو۔ اور نہ کسی دوسرے کی مدد حاصل کر سکتے ہو۔ اور یہ ضروری بات ہے کہ جو کوئی تم میں سے ظلم پر مصر رہے گا ہم اسے بہت بڑے عذاب کا خوب مزہ چکھائیں گے پس اگر تمہیں اس سے بچنا ہے تو اس ہی اصرار کو چھوڑ دو اور ایمان لاؤ۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کا آپ کے کھانا کھانے اور بازاروں میں چلنے پھرنے پر شبہ بھی محض لغو ہے کیونکہ ہم نے آپ سے پہلے بھی جو رسول بھیجے ہیں ان کی بھی یہی حالت ہے کہ وہ کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں کوئی ایک بھی ان باتوں سے منزہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی جب تک دنیا میں رہے اور رسالت کے فرائض انجام دیتے رہے وہ بھی برابر کھاتے رہے۔ اور بازاروں میں پھرتے رہے۔ اور جب پھر آئیں گے اس وقت بھی وہ ایسا کریں گے اور منشاء اس کا یہ ہے کہ ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے امتحان کا ذریعہ بنایا ہے چنانچہ اسی بناء پر رسولوں کو بھی ایسی صفت پر بھیجا کہ وہ دوسروں کے امتحان کا ذریعہ بنیں کہ کون ان کی صفات بشریہ پر نظر کر کے منکر ہوتا ہے اور کون ان کے کمالات ملکیہ کی بنا پر ان پر ایمان لاتا ہے۔ اچھا بتاؤ کہ اب تو مضبوط ہو گے اور لغزش نہ کھاؤ گے تم کو ضرور ایسا کرنا چاہیے اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب دیکھنے والا ہے اس لئے وہ ان افعال کو دیکھ رہا ہے ان کو ان کے مناسب سزا دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

8/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 189

سورہ فرقان آیت نمبر 21 تا 44 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ
اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ
اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

Marfat.com

خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَؕ
وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ
عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ لَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ
تَفْسِیْرًاؕ ﴿۳۳﴾ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَۙ اُولٰٓىٕكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا۠ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
جَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًاۚۖ ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ
الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًاؕ ﴿۳۶﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا
الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةًؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ
عَذَابًا اَلِیْمًاۚۖ ﴿۳۷﴾ وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًۢا بَیْنَ
ذٰلِكَ كَثِیْرًا ﴿۳۸﴾ وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ٘ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿۳۹﴾
وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْیَةِ الَّتِیْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِؕ اَفَلَمْ یَكُوْنُوْا
یَرَوْنَهَاۚ بَلْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًاؕ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ
اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَاؕ وَ سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ

Marfat.com

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ
اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ
اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے انھوں نے اپنے جی میں بڑا سمجھا اور وہ حد سے گزر گئے ہیں سرکشی میں ٥ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن وہ مجرموں کے لیے کوئی خوش خبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے کہ پناہ کی جگہ ہو اور ہم ان کے ہر عمل کی طرف بڑھیں گے جو انھوں نے کیا تھا اور پھر اس کو اڑتی ہوئی خاک بنا دیں گے ٥ جنت والے اس دن بہترین ٹھکانے میں ہوں گے اور نہایت اچھی آرام گاہ میں ٥ اور جس دن آسمان بادل سے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے ٥ اس دن حقیقی بادشاہی صرف رحمٰن کی ہوگی اور وہ دن منکروں پر بڑا سخت ہوگا ٥ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا وہ کہے گا کہ کاش میں نے رسول کی معیت میں راہ اختیار کی ہوتی ٥ ہائے میری شامت کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا ٥ اس نے مجھ کو نصیحت سے بہکا دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکی تھی اور شیطان ہے ہی انسان کو دغا دینے والا ٥ اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا ٥ اور اسی طرح ہم نے مجرموں میں سے ہر نبی کے دشمن بنائے اور تمھارا رب کافی ہے راہنمائی کے لئے اور مدد کرنے کے لئے ٥ اور انکار کرنے والوں نے کہا کہ اس کے اوپر پورا قرآن کیوں نہیں اتارا گیا ایسا اس لئے ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے ہم تمھارے دل کو مضبوط کریں اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے ٥ اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال تمھارے سامنے لائیں مگر ہم اس کا ٹھیک جواب اور بہترین وضاحت تمھیں بتا دیں گے ٥ جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے انھیں کا برا ٹھکانا ہے اور وہی ہیں راہ سے بہت بھٹکے ہوئے ٥ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو مددگار بنایا ٥ پھر ہم نے ان سے کہا کہ تم دونوں ان لوگوں کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے پھر ہم نے ان کو بالکل تباہ کر دیا ٥ اور نوح کی قوم کو بھی ہم نے غرق کر دیا جب کہ انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اور عاد اور ثمود کو اور اصحاب الرس کو اور ان کے درمیان بہت سی قوموں کو ٥ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو مثالیں سنائیں اور ہم نے ہر ایک کو بالکل برباد کر دیا ٥ اور یہ لوگ اس بستی میں سے گزر رہے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے کیا وہ اس کو دیکھتے نہیں رہے ہیں بلکہ وہ لوگ دوبارہ اٹھائے جانے کی امید ہی نہیں رکھتے ٥ اور وہ جب تمھیں دیکھتے ہیں تو وہ تمھارا مذاق بنا لیتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے رسول بنا کر بھیجا ہے ٥ اس نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر جمے نہ رہتے اور جلد ہی ان کو معلوم ہو جائے گا جب وہ عذاب کو دیکھیں گے کہ سب سے

Marfat.com

زیادہ بے راہ کون ہے ۞ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے پس کیا تم اس کا ذمہ لے سکتے ہو ۞ یا تم خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر سنتے اور سمجھتے ہیں وہ تو محض جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ بے راہ ہیں ۞

تشریح: اللہ رب العزت قیامت کے منکرین کے اعتراضات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ان لوگوں نے جو کہ بوجہ انکار بعث کے ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے یہ بھی کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے گئے یا ہم پروردگار کو کیوں نہیں دیکھتے۔ یقیناً ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے کو بہت بڑا سمجھا کہ نزول ملائکہ اور نبوت کے خواہاں ہوئے اور حد سے بڑھ گئے کہ رویت خداوندی کا حوصلہ کیا۔ جس روز یہ ضدی لوگ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے اس روز ان مجرمین کیلئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور وہ کہیں گے کہ خدایا اس بلا سے بچائیو اور ہم ان مجرمین کے اعمال کو ملیامیٹ کردیں گے۔

اس روز اہل جنت ٹھکانے کے لحاظ سے بہتر اور آرام گاہ کے لحاظ سے اچھے ہوں گے۔

اور جس روز آسمان پھٹ کر ایک بدلی ظاہر ہوگی۔ اور فرشتے اتارے جائیں گے۔ اس روز حقیقی حکومت حق تعالیٰ کی ہوگی جس میں غیر کی حکومت کا شائبہ تک نہ ہوگا۔ اور وہ کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا۔ اور اس روز ظالم شخص اپنے ہاتھ کاٹے گا یعنی شدت افسوس سے کہے گا کہ اے کاش میں رسول کے ساتھ راہ بناتا اور اس سے موافقت پیدا کرتا ہائے رے بری بدبختی کاش میں فلاں شخص کو اپنا مخلص دوست نہ بناتا جس کے بہکائے میں آ کر میں نے رسول کی مخالفت کی تھی اس نے مجھے نصیحت کی بات سے جب کہ وہ میرے پاس آئی مجھے بھٹکا دیا۔ اور شیطان تو آدمی کو بالکل چھوڑ دینے والا ہے اس لئے وہ تو کیا ہی رد کرتا۔ الغرض ان کے معبود بھی ان سے بیزاری ظاہر کریں گے۔ اور شیطان بھی ان کی کوئی مدد نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا اس لئے ہر طرح وہ ملزم اور قابل سزا ٹھہریں گے۔ اور اپنے کرتوت پر نادم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں کہ آپ کو ان کفار کے آپ کی نبوت کے متعلق شبہات معلوم ہوگئے اور جس طرح آپ ان لوگوں کی عداوت دیکھ رہے ہیں یوں ہی ہم نے ہر نبی کے لئے جرائم پیشہ لوگوں میں سے دشمن بنائے ہیں جو اسی قسم کے شبہات سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مگر آپ ان کی عداوت کی کچھ پرواہ نہ کیجئے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھئے۔ آپ کا رب کافی ہدایت کرنے والا اور مددگار ہے اس لئے وہ ان کو اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہونے دے گا۔

اور ان کافروں نے یہ بھی کہا کہ اگر قرآن خدا کی کتاب تھا تو وہ قرآن توریت وانجیل وغیرہ کی طرح دفعۃً اس پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ قرآن دفعۃً نازل نہیں کیا گیا۔ لیکن کیوں؟ اس لئے تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے تمہارے دل کو جمائے رکھیں اور اسی لئے ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے کیونکہ رسالت کے زمانہ میں مختلف اوقات میں کفار کی طرف سے ایسی مزاحمتیں اور مخالفتیں ظاہر ہوتی ہیں جن سے طبعی طور پر رسولوں پر ان کا اثر ہوتا ہے اور ان کا جی چھوٹ جاتا ہے ایسے مواقع پر پرانے احکام کی بہ نسبت نئے احکام زیادہ موثر ہوتے ہیں۔ اس لئے قرآن کو دفعۃً نازل نہیں کیا گیا بلکہ حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا۔ اس کے علاوہ دفعۃً اتنی بڑی کتاب کے نازل ہونے سے اندیشہ تھا کہ تم گھبرا جاتے کہ یہ یاد کیونکر ہوگی اور اس پر عمل کیونکر ہوگا۔ اس لئے تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا۔ تاکہ اس کے یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے میں سہولت ہو۔ اور یہ لوگ جو کوئی شبہ بھی آپ

Marfat.com

کے سامنے پیش کریں گے اس کے جواب میں ہم آپ کے سامنے بالکل صحیح بات اور کشف حقیقت میں نہایت عمدہ پیش کر دیں گے۔ پس نہ ان کو یہ گمان ہونا چاہیے کہ ہم اس قسم کے شبہات سے حق پر غالب آ جائیں گے۔ اور نہ آپ کو ان سے پریشان ہونا چاہیے۔ اور چونکہ اس قسم کے شبہات کا مقصود صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ تم اور تمہارے متبعین گمراہ ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ خدانخواستہ ایسے کیوں ہوتے جو لوگ اپنے چہروں کے بل دوزخ کی طرف لیجائے جائیں گے یعنی یہ کفار اور ان کے ہم مشرب ان ہی کا ٹھکانا بھی بدتر ہے اور وہی گمراہی میں بھی پڑے ہوئے ہیں کیونکہ تم لوگوں کے ٹھکانے کی برائی یا راہ راست سے گمراہی اگر ثابت ہے تو محض ان کے خیال باطل سے اور ان کیلئے یہ باتیں واقعی طور پر ثابت ہیں اس لئے وہ ضرور تم سے ان باتوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔

اور ان تکذیب کرنے والوں کو واضح ہو کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مددگار بنایا تھا۔ پس ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا ہے اور جا کر انہیں سمجھاؤ۔ چنانچہ وہ گئے اور جا کر سمجھایا۔ لیکن انہوں نے ان کی تکذیب کی اس پر ہم نے انہیں برباد کر دیا۔

اور ہم نے قوم نوح علیہ السلام کو جب کہ انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی طوفان میں ڈبو دیا اور لوگوں کیلئے ان کو ایک نشانی بنایا یہ سزا تو دنیاوی ہے اور آخرت میں ہم نے ظالموں کیلئے سخت تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے جو کہ ان کو مرنے کے بعد دیا جائے گا۔

اور ہم نے عاد اور ثمود اور اصحاب الرس کو بھی اور ان کے درمیان بہت سی امتوں کو سمجھایا اور ہر ایک کیلئے مثالیں بیان کیں۔ اور جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا تو ان سب کو بھی برباد کر دیا پس اگر یہ لوگ بھی تکذیب سے باز نہ آئے تو کچھ عجب نہیں کہ ان کو بھی ہلاک کر دیا جائے۔

اور ان لوگوں کا اس بستی پر ضرور گزر ہوا ہے جس پر پتھر برسائے گئے تھے تو کیا اس وقت وہ اسے دیکھتے نہ تھے ضرور دیکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اس سے عبرت کیوں نہ حاصل کی۔ الغرض ان کی عبرت حاصل نہ کی جانے کا منشاء یہ نہیں کہ انہوں نے اس کو دیکھا نہیں بلکہ اصل بات یہ کہ ان کو دوبارہ زندہ ہونے اور حساب کتاب اور اپنے اعمال کی جواب دہی کی توقع نہ تھی کیونکہ وہ ان کو ناممکن چیزیں سمجھتے تھے۔ یہ وجہ تھی عبرت نہ حاصل کرنے کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ علاوہ شبہات کے وہ ایک بیہودگی یہ کرتے ہیں کہ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں کرتے بجز اس کے کہ آپ سے تمسخر کرتے ہیں کہ کیا یہ ہی وہ حضرت ہیں جنہیں خدا نے رسول بنا کر بھیجا ہے توبہ توبہ بھلا یہ اور رسول اگر ہم ان پر جم نہ جاتے تو یہ تو ہم کو ہمارے معبودوں سے بھٹکانے ہی کو ہو گیا تھا وہ تو خیر ہوگئی کہ ہم اس کی باتوں میں نہ آئے۔ غرض وہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ اور رسول کو گمراہ بتلاتے ہیں جو کہ ان کی سراسر بیہودگی ہے اور جب یہ کفار عذاب کا مشاہدہ کرینگے تو انہیں ضرور معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں میں زیادہ گمراہ کون تھا۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے انہیں دیکھ بھی لیا جنہوں نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور وہ سراسر مبتدع ہوئے اور حق سے بالکل روگرداں ہیں تو کیا آپ ایسے لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں پھر آپ ان کی ہدایت میں اس قدر منہمک اور ان کے ہدایت نہ حاصل کرنے سے اس قدر آزردہ کیوں ہوتے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے

Marfat.com

بہت سے لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے کیونکہ وہ محض جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ ہیں کیونکہ وہ اگر از خود راستہ نہیں پاسکتے تو راہ پر لانے سے آتو جاتے ہیں ان میں تو یہ بات بھی نہیں پھر یہ ان سے زیادہ راہ گم کردہ کیوں نہ ہوں گے۔

قیامت کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رب ذوالجلال کے حضور اظہار خیال فرمائیں، کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا۔ یعنی اسکی تلاوت کرنا، اسے سمجھنا اس پر عمل کرنا اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا عمل بھی ترک کر دیا تھا۔ یہ بہت بری سند ہے اور حجت ہوگی امت پر اسلیئے دوستو! قبل اسکے کہ وہ وقت آئے ضروری ہے کہ اس سے قبل اپنے آپ کو دین کے ساتھ وابستہ کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ سامنے سرکار دو عالم ہوں اور شرمندہ ہونا پڑے۔ اس بری رسوائی اور شرمندگی اور رسوائی سے بچنے کیلیے ضروری ہے کہ آج دامن قرآن سے وابستہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 190

سورہ فرقان آیت نمبر 45 تا 60 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا
الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ
نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ
مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ
لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي
كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَجٰهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾
وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ

Marfat.com

الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى
الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا
وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدة

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سائے کو پھیلا دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو وہ اس کو ٹھہرا دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا ○ پھر ہم نے آہستہ آہستہ اس کو اپنی طرف سمیٹ لیا ○ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو راحت بنایا اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا ○ اور وہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی اتارتے ہیں ○ تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اس کو پلائیں اپنی مخلوقات میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو ○ اور ہم نے اس کو ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ وہ سوچیں پھر اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے پس تم منکروں کی بات نہ مانو اور اس کے ذریعہ سے ان کے ساتھ جہاد کبیر کرو ○ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہ کھاری ہے کڑوا اور اس نے ان کے درمیان ایک پردہ رکھ دیا اور ایک مضبوط آڑ ○ اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے ○ اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان اور کافر تو اپنے رب کے خلاف مددگار بنا ہوا ہے ○ اور ہم نے تمہیں صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا

Marfat.com

کر بھیجا ہے ٥ تم کہو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ کہ جو چاہے وہ اپنے رب کا راستہ پکڑ لے ٥ اور زندہ خدا پر جو کبھی مرنے والا نہیں بھروسہ رکھو اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کے لئے کافی ہے ٥ **جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں پھر وہ تخت پر متمکن ہو رحمٰن پس اس کو کسی جاننے** والے سے پوچھو ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کو تو ہم سے کہے اور ان کا بدکنا اور بڑھ جاتا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ہوائے نفسانی کی پرستش کرنے والے انسان۔ کیا تو نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسے پھیلایا ہے اور وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا دیتا اور بڑھنے نہ دیتا پس کیا تیرے کسی معبود میں یہ قدرت ہے جب کہ نہیں تو تو اسے چھوڑ کر دوسروں کو کیوں پوجتا ہے یہ ہماری کمال قدرت وصنعت کی ایک دلیل ہے پھر ہم نے دھوپ کو اس پر دلالت **کرنے والا بنایا کیونکہ دھوپ سایہ کی ضد ہے۔ نیز آدمی دھوپ سے پریشان ہو کر سائے کو ڈھونڈھتا ہے اس لئے دھوپ اس کو سایہ** تک پہنچاتی ہے اور اسے بتلاتی ہے کہ ایک ایسی شئے بھی ہے جو اس تکلیف سے نجات دینے والی ہے یہ ہماری دوسری قدرت ہے پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیا کیونکہ سایہ ایک حد تک بڑھتا ہے اور بڑھ کر گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ فنا ہو جاتا ہے۔ یہ تیسری دلیل ہے اور یہ دلائل اس کے کمال قدرت وصنعت پر پورے طور سے دلالت کرتے ہیں پس اے انسان تیرا ایسے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرنا نادانی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

اور وہ خدا جس کی طرف تجھے دعوت دی ہے وہ ہی تو ہے جس نے تم پر یہ انعام کیا کہ تمہارے لئے رات کو لباس اور نیند کو راحت کی **چیز اور دن کو اٹھنے کا وقت بنایا۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے اپنی رحمت یعنی نزول باراں سے پہلے ہواؤں کو اس رحمت کی خوشخبری** دینے والا بنا کر بھیجا۔ اور ان ہواؤں کے بعد ہم نے آسمان سے نہایت پاک صاف پانی اس غرض سے برسایا کہ ہم اس سے مردہ بستی کو زندگی بخشیں یعنی خشک وبے گیاہ زمین کو سرسبز وشاداب کریں۔ اور اس کو اپنی مخلوقات میں جس کو ہم نے پیدا کیا ہے کثیر التعداد چوپاؤں اور آدمیوں کو پلائیں ان واقعات کا مقتضی یہ تھا کہ لوگ ہمارا شکر کرتے اور دوسروں کو چھوڑ کر ہماری پرستش کرتے سو بہت سے آدمیوں نے بجز ناشکری کے کوئی بات ہی منظور نہ کی چنانچہ اس وقت بھی لوگوں کی حالت مشاہد ہے کہ وہ خود بھی **کفر کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔**

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کہا جاتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس وقت ہر بستی میں ایک نیا رسول بھیج دیتے لیکن یہ ہمارا انعام ہے کہ ہم نے صرف آپ کو رسول بنایا پس آپ کو اس نعمت کی قدر کرنا چاہیے اور ان کافروں کی باتوں میں نہ آیئے جو آپ کو اس سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس قرآن کے ذریعہ سے ان کا پورا مقابلہ کیجئے۔

اور کہتے ہیں کہ وہ خدا جس کی طرف تم کو بلایا جاتا ہے وہی تو ہے جس نے انعامات مذکورہ کئے اور وہ وہی تو ہے جس نے یہ عجیب صنعت ظاہر کی کہ دو سمندروں کو ملا دیا کہ یہ تو تسکین بخش شیریں ہے اور یہ تلخی لئے ہوئے نمکین یعنی دونوں پاس پاس اور ایک **دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور اس نے ان کے درمیان ایک آڑ اور ایسی روک بنا دی ہے۔**

اور وہ وہی تو ہے جس نے یہ عجیب صنعت دکھلائی ہے کہ پانی سے آدمی کو پیدا کیا اس کے بعد یہ انعام کیا کہ اس کو خاندان والا

Marfat.com

اور سسرال والا بنایا۔ اور یہ تو اس کے نزدیک کچھ بھی بات نہیں آپ کا رب بہت بڑا قدرت والا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر کام کر سکتا ہے۔

الغرض یہ انعامات اور کمالات تو اس کو مقتضی ہیں کہ یہ لوگ حق تعالیٰ کی پرستش کریں اور برخلاف اس کے یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو کوئی نفع پہنچاتی ہیں اور نہ انہیں کوئی نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کی بڑی نازیبا حرکت ہے اور یہ ان کی مخالفت کچھ نئی نہیں بلکہ کافر ہمیشہ سے اپنے رب کا مخالف رہا ہے اور یہ لوگ اسی جنس کے ہیں اس لئے یہ بھی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی مخالفت سے دلگیر نہ ہوں کیونکہ ہم نے آپ کو صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا پھر آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ آپ ان سے کہئے کہ لوگو میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ اس لئے اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے ہاں جو کوئی خدا تک راہ بنانا اور اس تک پہنچنا چاہیے اس کا بیشک نفع ہے اب تمہیں اختیار ہے چاہے مانو یا نہ مانو۔ اور آپ ان کی مخالفتوں اور مزاحمتوں کی بھی پرواہ نہ کیجئے۔ بلکہ اپنے کام میں لگے رہئے اور اس خدائے زندہ پر بھروسہ رکھئے جو کبھی نہ مرے گا۔ اور اس کے حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہئے۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے اس لئے وہ ان کی مخالفتوں اور مزاحمتوں کا مناسب تدارک کرے گا۔

وہ اللہ تعالیٰ جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو پیدا کیا اور اس کے بعد تخت شاہی پر بیٹھا۔ اور عنان حکومت ہاتھ میں لی وہ رحمٰن ہے چنانچہ تم اس کی بابت ہر کسی واقف حال سے دریافت کر دیکھو دیکھو وہ یہی بتلاتا ہے یا نہیں۔ پس واقعہ تو یہ ہے کہ خالق سموت وارض اور شہنشاہ عالم ہی کا نام رحمٰن ہے اور باوجود اس کے ان لوگوں کے جہل اور تعدی کی یہ حالت ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمٰن کے آگے سر جھکاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے۔ کیا ہم اس مجہول ہستی کو محض تمہارے کہنے سے سجدہ کریں۔ جس کے بابت تم ہم سے کہتے ہو۔ الغرض وہ اس حکم کو نہیں مانتے اور اس سے ان کی وحشت بڑھتی ہے خیر اگر یہ وحشت کرتے ہیں کریں۔ ان کے جہل سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ آپ کو خوشخبریاں سنانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور ڈر سنانے والا بھیجا گیا ہے۔ یہ امت درحقیقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دوبالا کرنے کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 191

سورۂ فرقان آیت نمبر 61 تا 77 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ
فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا
سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا
يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

Marfat.com

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ ﴿۷۵﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ
رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ (سورج) اور ایک چمکتا چاند رکھا اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو یکے بعد دیگرے آنے والا بنایا اس شخص کے لیے جو سبق لینا چاہے اور شکر گزار بنا چاہے ٥ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کیساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تمہیں سلام ٥ اور جو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں ٥ اور جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھ دے بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے ٥ بیشک وہ برا ٹھکانا ہے اور برا مقام ہے ٥ اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے ٥ اور جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور وہ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو قتل نہیں کرتے مگر حق پر اور وہ بدکاری نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو وہ سزا سے دوچار ہوگا ٥ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا ٥ مگر جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان

Marfat.com

ہے ہ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ درحقیقت اللہ کی طرف رجوع کر رہا ہے ہ اور جو لوگ جھوٹے کام میں شامل نہیں ہوتے اور جب کسی بیہودہ چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں ہ اور وہ ایسے ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گرتے ہ اور جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیوی اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا ہ یہ لوگ ہیں کہ ان کو بالا خانے ملیں گے اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور ان میں ان کا استقبال دعا اور سلام کے ساتھ ہوگا ہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وہ خوب جگہ ہے ٹھہرنے کی اور خوب جگہ ہے رہنے کی ہ کہو کہ میرا رب تمھاری پرواہ نہیں رکھتا اگر تم اس کو نہ پکارو پس تم جھٹلا چکے تو وہ ہر چیز عنقریب ہو کر رہے گی ہ

تشریح: بڑی شان والا ہے وہ خدائے رحمٰن جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس میں ایک چراغ یعنی سورج اور ایک روشن چاند بنایا۔ اور وہ وہ ہے جس نے اس شخص کی رہنمائی کیلئے جو نصیحت ماننا چاہیے یا شکر کرنا چاہیے۔ رات اور دن کو آنے جانے والے بنایا تاکہ وہ ان کی ذاتی حالت اور ان کے نظام کو دیکھ کر سمجھے کہ ان کا کوئی ایسا مالک ہے جو کہ ان کا خالق ہونے کے ساتھ نہایت مدبر و منتظم و علیم و حکیم و قدیر وغیرہ ہے۔ الغرض یہ تو شیطان کے بندوں کی حالت تھی جو ابھی ہم کو معلوم ہوئی۔

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں نہ کہ تکبر انداز سے اکڑ کر اور جبکہ نادان لوگ ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا سلام ہے ان باتوں کو۔ اور ہم ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے اور جو کہ راتوں کو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام کرنے والے ہیں۔ اور جو کہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب ہٹا دیجئے کیونکہ اس کا عذاب ایک عظیم الشان تباہی ہے۔ کیونکہ وہ نہایت بری قرارگاہ اور قیام گاہ ہے۔ اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں۔ تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں کہ معاصی میں صرف کریں اور نہ کمی کرتے ہیں کہ حقوق خداوندی بھی ادا نہ کریں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان معتدل ہوتا ہے اور جو کہ خدا کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کوئی ایسی جان مارتے جس کے مارنے کو خدا نے حرام کیا ہے۔ ہاں واجبی طور سے ضرور قتل کرتے ہیں۔ مثلاً حد میں یا قصاص میں یا جہاد میں اور وہ زنا بھی نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا اسکا گناہ سے سامنا ہوگا۔ چنانچہ اس کیلئے قیامت میں عذاب بڑھایا جائے گا۔ اور وہ اس میں ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ رہے گا جیسا کہ یہ کفار کرتے ہیں ہاں جو ان میں سے توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور بجائے ان برے کاموں کے اچھے کام کرے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا اور ان کو معاف کر کے ان کے بجائے نیکیاں رکھ دے گا اور اب وہ بجائے زانی کے عفیف اور بدکار کے نیکوکار وغیرہ ہوں گے اور یہ بات خدا کے نزدیک کچھ بھی مشکل نہیں کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور بہت رحم والا ہے اور جو کوئی توبہ اور عمل صالح کرتا ہے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے پس جب کہ وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور خدا غفور رحیم ہے تو وہ انہیں کیوں نہ معاف کرے گا۔

اب پھر رحمٰن کے بندوں کی صفات بیان کی جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جن میں صفات مذکورہ بالا ہیں اور جو کہ جھوٹی باتوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتے جیسے بت پرستی وغیرہ۔ اور جب ان کا کسی بیہودہ مشغلہ پر گزر ہوتا ہے تو شریفانہ اور بھلے

Marfat.com

مانسوں کی طرح چلے جاتے ہیں۔اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو خدا کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو کافروں کی طرح ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے بلکہ ان کو غور سے سنتے اور سمجھتے اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے ہیں اور جو کہ یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں آنے والے متقیوں کا مقتدا بنا یعنی ہم کو تقوی عطا کرتا کہ بعد کے آنے والے ہماری پیروی کریں اور ہم کو دوہرا اجر ملے۔

الغرض یہ صفات ہیں رحمٰن کے بندوں کی اور یہ لوگ ہیں جن کو ان کی ثابت قدمی کے سبب بالا خانے ملیں گے اور ان میں ان کے سامنے دعا وسلام کے تحائف پیش کئے جائینگے اور ان کو وہ بالا خانے یوں دیئے جائیں گے کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔نہایت اچھی قرار گاہ اور قیام گاہ ہیں اور مبارک ہیں وہ لوگ جن کو وہ نصیب ہوں۔ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں آپ خلاصہ کلام کے طور پر ان منکرین کو یہ حکم سنا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارا خدا کو پکارنا اور اس کی پرستش نہ ہو تو میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں۔پس تم نے بجائے پرستش کے اس کی تکذیب کی اس لئے اب وہ تکذیب ضرور تمہارے گلے کا ہار ہوگی اور تم کو اس کا خمیازہ بھگتنا لازم ہے۔

اور یاد رکھیں جو اللہ کے بندے ہوتے ہیں وہ زمین پر جب بھی چلتے ہیں۔ان میں عاجزی ہوتی ہے۔پاؤں مار کر زمین پر نہیں چلتے اور نہ ہی اکڑ کر چلتے ہیں۔بلکہ پاؤں نہایت ہی آہستہ سے اٹھا کر چلتے ہیں۔اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سوائے ان سے الجھنے کے یا پھر بحث وتکرار کرنے کے وہ انہیں سلام کہہ کر گذر جاتے ہیں۔یعنی ہماری طرف سے تمہیں امن ہی ہوگا۔ہم تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔یہ وہ لوگ ہیں جو راتوں کو اٹھ کر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔اور رکوع کرتے ہیں۔یہ رحمٰن کے بندوں کی نشاندہی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الشعراء

سورۃ الشعراء مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 227 اور رکوع کی تعداد 11 ہے کلمات کی تعداد 1347 اور حروف کی تعداد 5689 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 224 سے لیا گیا ہے اس میں شعراء کی حقیقت بیان کی گئی ہے اس لئے اس کا نام سورۃ شعراء ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 26 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 47 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 227: چند انبیائے کرام کا ذکر کر کے شاعروں اور پیغمبروں میں فرق بتایا گیا ہے۔ عرب کے ہاں شعراء کا بڑا مقام ہے عرب میں یہ مشہور تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ جادوگر یا شاعر ہیں۔ قرآن شعر ہے اللہ پاک نے اس کی نفی کی ہے کہ نہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں اور نہ ہی قرآن کوئی شعروں والی کتاب ہے۔ ایسی شاعری جس میں کذب نہ ہو، جھوٹ نہ ہو بہتان نہ ہو لغویات نہ ہوں، وہ جائز ہے اور ایسے اشعار جس میں مجاہدانہ حوصلہ افزائی ہو وہ جائز ہیں، حمد ونعت قصائد، منقبت وغیرہ۔ قرآن کریم کے نزول کا بیان ہے، شعراء کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ وہ اکثر اوقات خواہش نفسانی کی باتیں جمع کرتے ہیں کا ذکر ہے۔ قرآن مجید کی عظمت کے متعلق ذکر ہے قرآن مجید سراسر ہدایت ہے کا ذکر ہے۔

Marfat.com

11/ جولائی درس فیضان القرآن نمبر 192

سورۃ شعراء آیت نمبر 1 تا 9 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا
يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٣ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

طٰسم ۰ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں ۰ شاید تم اپنے کو ہلاک کر ڈالو گے اس پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے ۰ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتاریں پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں ۰ ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی بھی نئی نصیحت ایسی نہیں آتی جس سے وہ بے رخی نہ کرتے ہوں ۰ پس انھوں نے جھٹلا دیا تو اب عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ

Marfat.com

مذاق اڑاتے تھے ۵ کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کس قدر طرح طرح کی عمدہ چیزیں اگائی ہیں ۵ بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ۵ اور بیشک تمھارا رب غالب ہے رحم کرنے والا ہے ۵

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں اور آپ کی بنائی ہوئی نہیں ہیں اور ان لوگوں کا ان کو آپ کی طرف منسوب کرنا بالکل غلط ہے کیا بعید ہے کہ آپ اس لئے اپنی جان کھو بیٹھیں کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے اور آپ کی تصدیق نہیں کرتے۔ سو آپ اس فکر میں نہ پڑیے اور اس غم میں نہ گھلئے اگر ہمیں منظور ہو تو ہم ان پر آسمان سے ایک نشانی نازل کریں جس پر ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں اور ان کو مانتے ہی بنیں مگر چونکہ ہمیں جبر منظور نہیں کیونکہ وہ حکمت ابتلاء کے منافی ہے اس لئے ہم ایسا نہیں کرتے۔ پس جبکہ ہم باوجود قدرت کے مجبور نہیں کرتے تو آپ تو قدرت بھی نہیں رکھتے۔ پھر آپ کیوں مجبور کرتے ہیں۔ آپ کی شفقت کی تو یہ حالت ہے کہ آپ ان کے غم میں گھلے جاتے ہیں اور ان کی گمراہی اور عناد کی یہ کیفیت ہے کہ کوئی جدید نصیحت ان کے پاس ایسی نہیں آتی کہ وہ اس سے روگرداں نہ ہوں بلکہ جو نئی نصیحت بھی آتی ہے۔ اس سے وہ ضرور روگرداں ہوتے ہیں سو انہوں نے تکذیب کی۔ لہٰذا عنقریب انہیں ان باتوں کی خبر ہو جائے گی جن کا وہ مذاق اڑاتے تھے اور یہ لوگ سچی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں تو کیا انہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کس قدر ہر قسم کی بوٹیاں پیدا کی ہیں۔ یقیناً ان میں بہت بڑی نشانی ہے ہماری وحدانیت کی اور باوجود اس کے ان میں بہت سے لوگ تصدیق نہیں کرتے اور الٹا مذاق اڑاتے ہیں۔ بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب بہت غالب اور بڑا رحم والا ہے چنانچہ وہ غلبہ کے سبب ان کو سزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مگر رحم کی وجہ سے اس کو ٹال رہا ہے۔

Marfat.com

12/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 193

سورہ شعراء آیت نمبر 10 تا 33 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ
مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ ؕ وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا
یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ
اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾
فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ ۙ اَنْ اَرْسِلْ
مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ ؕ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ
فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ
وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ

Marfat.com

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا
تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ
اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا
هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب تمہارے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ نہیں ڈرتے ٥ موسیٰ نے کہا اے میرے رب مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے ٥ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی پس تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے ٥ اور میرے اوپر ان کا ایک جرم بھی ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ٥ فرمایا کبھی نہیں پس تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں ٥ پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم خداوند عالم کے رسول ہیں ٥ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے ٥ فرعون نے کہا کیا ہم نے تمہیں بچپن میں اپنے اندر نہیں پالا اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے یہاں گزارے ٥ اور تم نے اپنا وہ فعل کیا جو کیا اور تم ناشکروں میں سے ہو ٥ موسیٰ نے کہا اس وقت میں نے کیا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گئی ٥ پھر مجھے تم لوگوں سے ڈر لگا تو میں تم سے بھاگ گیا پھر مجھ کو میرے رب نے دانش مندی عطا فرمائی اور مجھ کو رسولوں میں سے بنا دیا ٥ اور یہ احسان ہے جو تم مجھ کو جتا رہے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا ٥ فرعون نے کہا کہ رب

Marfat.com

العالمین کیا ہے ٥ موسیٰ نے کہا آسمانوں اور زمین کا رب اور ان سب کا جو ان کے درمیان ہیں اگر تم یقین لانے والے ہو ٥ فرعون نے اپنے ارد گرد والوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں ٥ موسیٰ نے کہا وہ تمھارا بھی رب ہے اور تمھارے اگلے بزرگوں کا بھی ٥ فرعون نے کہا تمھارا یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے مجنون ہے ٥ موسیٰ نے کہا مشرق و مغرب کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم عقل رکھتے ہو ٥ فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنالیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا ٥ موسیٰ نے کہا کیا اگر میں کوئی واضح دلیل پیش کروں تب بھی ٥ فرعون نے کہا کہ پھر اس کو پیش کرو اگر تم سچے ہو ٥ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو یکا یک وہ ایک صریح اژدھا تھا ٥ اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یکا یک وہ دیکھنے والوں کے لئے چمک رہا تھا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ تم ظالم جماعت یعنی قوم فرعون کے پاس جاؤ اور انہیں سمجھاؤ کیا وہ خدا سے نہیں ڈرتے کہ ایسے ناشائستہ افعال کرتے ہیں۔ بڑی ہی بات ہے تو اس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے اور ان کی تکذیب سے میرا دل تنگ ہوگا۔ اور دل تنگی کے سبب میری زبان نہ چلے گی۔ لہٰذا آپ ہارون علیہ السلام کو بھی رسول بنا دیجئے تا کہ وہ میری مدد کریں اور میں ان کا مجرم بھی ہوں کہ میں نے ان کی قوم کے ایک آدمی کو غلطی سے مار دیا تھا اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں مار ڈالیں پس تم دونوں بے کھٹکے ان کے پاس ہمارے احکام لیجاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہر بات کو بخوبی سنتے ہیں اس لئے کوئی کھٹکے کی بات نہیں پس تم براہ راست فرعون کے پاس جاؤ۔ اور جا کر کہو کہ ہم رب العالمین کے یہ پیغام دے کر بھیجے ہوئے ہیں کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیں چنانچہ وہ گئے اور جا کر انہوں نے پیغام مذکور پہنچایا۔

اس کے جواب میں فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ کیا ہم نے اپنے یہاں تجھے بچے کو نہ پالا تھا ضرور پالا تھا اور تو ہمارے یہاں اپنی عمر کے بہت برس رہا اور اسی زمانہ میں تو نے وہ حرکت بھی کی تھی جو کی تھی جس کا تجھے خود علم ہے ہمارے کہنے کی ضرورت نہیں حالانکہ تو اس حرکت میں ناسپاس تھا کیونکہ ہمارے حق پرورش کا مقتضی یہ نہ تھا کہ تو ہمارے آدمی کو مارے۔ لیکن تو نے ناسپاسی سے ایسا کیا۔ پس کل تک تو تیری یہ حالت تھی اور آج تو رب العالمین کا پیغامبر ہو گیا۔

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بیشک میں نے اس وقت وہ کام کیا تھا اور میں اس میں غلطی پر تھا گو قصداً میں نے اس کا ارتکاب نہ کیا تھا اس لئے جب مجھے اندیشہ ہوا تو میں تمہارے یہاں سے بھاگ گیا۔ اب جبکہ میں بھاگ گیا تو مجھے میرے رب نے حکمت عطا فرمائی اور مجھے پیغمبر بنایا۔ اور یہ وہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت ذلیل کر رکھا ہے جو کہ میری قوم ہے اور میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا گیا ہے اس کا منشاء صرف یہ تھا کہ تو نہ جانتا تھا کہ میں بھی بنی اسرائیل میں سے ہوں اگر تجھے معلوم ہو جاتا تو پھر دیکھتے کہ تو میرے ساتھ کیا کرتا۔ ضرور ہے کہ تو میرے ساتھ بھی وہی کرتا جو بنی اسرائیل کے اور بچوں کے ساتھ تو نے کیا ہے۔ اس لئے وہ احسان ہرگز اس قابل نہیں کہ اسے منہ پر لایا جائے یہ گفتگو سن کر۔ فرعون نے اس گفتگو کو چھوڑا۔ اور کہا کہ اچھا آپ تو رب العالمین کے رسول ہیں اور خود رب العالمین کیا ہے ذرا اس کے بھی اوصاف بیان فرما دیجئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وہ مالک ہے آسمانوں اور زمین اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے درمیان میں ہیں۔ اگر تم لوگ یقین کرنے والے ہو تو یقین کرلو اس نے اپنے گرد والوں سے کہا کہ کیا آپ غور سے اس کی بات نہیں سنتے ذرا سنو تو سہی کیسی عجیب

Marfat.com

بات کہہ رہا ہے کہ اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہے نہ اس کا پتہ ہے نہ نشان۔ بھلا کسی کی عقل میں یہ بات آتی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں وہ تمہارا بھی رب ہے۔ اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا بھی۔ اس نے کہا صاحبو یہ شخص جو تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے یقیناً پاگل ہے کہ وہی بے تکی ہانک رہا ہے۔ اور تنبیہ سے بھی متنبہ نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ صرف تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا ہی نہیں بلکہ وہ رب ہے مشرق و مغرب اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے درمیان میں ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو سمجھ لو۔ کیونکہ یہ کیسے سمجھ میں آسکتا ہے کہ اتنا بڑا عالم بغیر کسی خالق کے از خود موجود ہو اور بلا کسی کامل الصنع کے ایسی عجیب غریب صنعتوں پر مشتمل ہو اور بلا کسی مدبر و منتظم کے اس کامل نظام پر قائم ہو۔

فرعون نے کہا کہ ان بے معنی باتوں کے بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ انتہاء گفتگو یہ ہے کہ اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا۔ تو میں تجھے جیل خانہ بھیج دوں گا۔ انہوں نے کہا اور اگر میں آپ کے سامنے کوئی کھلی ہوئی حجت پیش کروں تو کیا اس وقت بھی آپ نہ مانیں گے اس نے کہا اچھا اگر تو سچا ہے تو اسے پیش کر اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی چھوڑ دی۔ سو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو کھلا ہوا اور صاف اژدہا ہے۔ اور اپنے گریبان میں سے اپنا ہاتھ نکالا۔ تو وہ دیکھتے کیا ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کے سامنے روشن ہے۔

Marfat.com

13/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 194

سورۂ شعراء آیت نمبر 34 تا 51 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا
تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِی الْمَدَآىٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾
یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾
وَّ قِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ
اَىٕنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ
اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِیَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

Marfat.com

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ
لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۚ
قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۚ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا
رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ ط ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

فرعون نے اپنے اردگرد کے سرداروں سے کہا یقیناً یہ شخص ایک ماہر جادوگر ہے ○ وہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے پس تم کیا مشورہ دیتے ہو ○ درباریوں نے کہا کہ اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں ہرکارے بھیجئے ○ کہ وہ آپ کے پاس ماہر جادوگروں کو لائیں ○ پس جادوگر ایک دن مقرر وقت پر اکھٹا کئے گئے ○ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم لوگ جمع ہوگئے ○ تاکہ ہم جادوگروں کا ساتھ دیں اگر وہ غالب رہنے والے ہوں ○ پھر جب جادوگر آئے تو انھوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے کوئی انعام ہے اگر ہم غالب رہے ○ اس نے کہا ہاں اور تم اس صورت میں مقرب لوگوں میں شامل ہوجاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ ڈالنا ہو ڈالو ○ پس انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہا کہ فرعون کے اقبال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے ○ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو اچانک وہ اس کو نگلنے لگا جو انھوں نے بنایا تھا پھر جادوگر سجدے میں گر پڑے ○ انھوں نے کہا ہم ایمان لائے رب العالمین پر ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا تم نے اس کو مان لیا اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہی تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے پس اب تمہیں معلوم ہوجائے گا میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا ○ انھوں نے کہا کہ کچھ حرج نہیں ہم اپنے مالک کے پاس پہنچ جائیں گے ○ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف کردے گا اس لئے کہ ہم پہلے ایمان لانے والے بنے

تشریح: فرعون نے اہل دربار سے جو اس کے پاس تھے کہا کہ صاحبو یہ بڑا واقف کار جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے تم کو تمہاری سرزمین سے نکال دے اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو اور ان کے

Marfat.com

بھائی کو مہلت دیں اور تمام شہروں میں جادوگروں کو اکٹھا کرنے والے لوگ روانہ فرمائیں۔ وہ لوگ آپ کے پاس تمام بڑے بڑے اور ماہر فن جادوگروں کو لے آئیں گے پس ان سے ان کا مقابلہ کرایا جائے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور جادوگر ایک خاص دن کے ایک خاص وقت پر مقابلہ کیلئے جمع کیے گئے۔ اور لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ صاحبو کیا آپ لوگ میدان مقابلہ میں جمع ہوں گے آپ صاحبوں کو ضرور ایسا کرنا چاہیے کیا بعید ہے کہ ہم جادوگروں کی راہ پر رہیں اگر وہی غالب ہوں جیسا کہ گمان غالب ہے اور ہمیں موسیٰ کی پیروی نہ کرنے کیلئے معقول عذر ہاتھ آجائے پس جب کہ جادوگر بلائے ہوئے آئے اور ان سے مقابلہ کیلئے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ آیا سرکار سے ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب ہوں۔ اس نے کہا کہ ہاں تم کو انعام بھی ملے گا اور مزید برآں یہ کہ اس صورت میں تم مقرب لوگوں میں سے ہو گے اس گفتگو کے بعد مقابلہ کا وقت آیا۔

اور مقابلہ کے وقت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے اس پر انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہا کہ فرعون کے اقبال سے ضرور ہمیں کو غلبہ ہوگا۔ اب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈالی تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ان تمام چیزوں کو نگلے جاتی ہے جو وہ بناتے ہیں۔ اب تو جادوگر سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گرنے پر مجبور ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے جو کہ رب ہے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کا یہ حالت دیکھ کر فرعون نہایت برہم ہوا اور اس نے کہا کہ تم نے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں اس کی تصدیق کرلی۔ یقیناً تمہاری سازش ہے اور وہ تمہارا افسر ہے جس نے تم کو جادو سکھلایا ہے۔ سو عنقریب تمہیں اس سازش کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ اور تم کو سولی دوں گا۔ ان لوگوں نے یہ دھمکی سن کر کہا کہ آپ کے ایسا کرنے میں ہمارا کوئی نقصان نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنے رب کے پاس جانا ہی ہے چاہے وہ خود بلالے۔ یا تو بھیج دے نیز ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے قصوروں کو اس وجہ سے معاف کردے کہ ہم نے سب سے پہلے تصدیق کی ہے اور تیرا اس پر ہم کو سزا دینا ہمارے مقصد میں معین ہے اس لئے بھی ہمیں نقصان نہیں بلکہ سراسر نفع ہے۔ الغرض فرعون تصدیق پر آمادہ نہ ہوا اور برابر تکذیب کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اب اس کو سزا دینے کا وقت آیا۔

Marfat.com

14/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 195

سورۂ شعراء آیت نمبر 52 تا 68 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا
لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ط وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ
اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ط
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

Marfat.com

الْاٰخَرِیْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿٦٨﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جاؤ بیشک تمھارا پیچھا کیا جائے گا ٥ پس فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیجے ٥ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں ٥ اور انھوں نے ہمیں غصہ دلایا ہے ٥ اور ہم ایک مستعد جماعت ہیں ٥ پس ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکالا ٥ اور خزانوں اور عمدہ مکانات سے ٥ یہ ہوا اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا ٥ پس انھوں نے سورج نکلنے کے وقت ان کا پیچھا کیا ٥ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے ٥ موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہیں بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھ کو راہ بتائے گا ٥ پھر ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنا عصا دریا پر مارو پس وہ پھٹ گیا اور ہر حصہ ایسا ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ٥ اور ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس کے قریب پہنچا دیا ٥ اور ہم نے موسیٰ کو اور ان سب کو جو اس کے ساتھ تھے بچا لیا ٥ پھر دوسروں کو غرق کر دیا ٥ بیشک اس کے اندر نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہیں ٥ اور بیشک تیرا رب زبردست ہے رحمت والا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سلسلہ میں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو جنھوں نے میری اطاعت قبول کی ہے یہاں سے رات ہی رات لے جاؤ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ اب فرعون نے شہروں میں لشکر جمع کرنے والے لوگ بھیج دیئے کہ یہ بنی اسرائیل بہت مختصر جماعت ہے اور یہ ہمیں اپنی حرکتوں سے طیش دلاتے ہیں۔ اور ہم ایک چوکس جماعت ہے پس ان تمام امور کا مقتضی یہ ہے کہ ان کو گرفتار کر لیا جائے۔ اور اس طرح انکے فتنہ کا خاتمہ کر دیا جائے ورنہ ممکن ہے کہ ان کو مہلت دینا رنگ لائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور وہ بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہو گئے۔ فرعون تو ان کے گرفتار کرنے کی فکر کر ہی چکا تھا اس نے یہ دیکھ کر کہ شکار ہاتھ سے نکلا جاتا ہے۔ ان کا تعاقب کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعونی غرق کر دیئے گئے۔ اور ملک بنی اسرائیل کے ہاتھ آیا پس اس طرح ہم نے ان لوگوں کو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ جگہ سے نکال باہر کیا۔ اور بنی اسرائیل کو ان کے بعد ان چیزوں کا مالک بنایا۔ چنانچہ دن چڑھے وہ لوگ ان کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اب جب کہ دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑ لئے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم گھبراؤ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرے ساتھ میرا رب ہے۔ وہ ضرور مجھے کوئی نجات کی راہ دکھلائے گا۔ پس ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم اپنی لاٹھی سے سمندر کو مارو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس پر وہ پھٹ گیا اور آدھا پانی ایک طرف اور آدھا دوسری طرف ہو گیا اب ہر حصہ پانی کا اونچائی میں ایسا ہو گیا جیسا کہ ایک بڑا پہاڑ۔ اور ہم دوسری جماعت کو بھی وہاں لگا لائے۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کو جو ان کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔ اور اس کے بعد ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا الغرض

Marfat.com

یہ واقعات ہیں اور ان واقعات میں بھی ہمارے توحد وتفرد کی بڑی نشانی ہے اور باوجود اس کے ان میں سے بہت سے تصدیق کرنے والے نہیں ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب بہت غالب اور بڑا رحم والا ہے جو کہ باوجود قدرت کے ان کے معاندین کو چھوڑے ہوئے ہے۔

Marfat.com

15/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 196

سورۂ شعراء آیت نمبر 69 تا 104 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ
تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾
وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ
لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي

Marfat.com

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾ وَ اغْفِرْ لِاَبِیْۤ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا
یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾
فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا
وَ هُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ
نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ان کو ابراہیم کو قصہ سناؤ جب کہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو ۰ انھوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور برابر اس پر جمے رہیں گے ۰ ابراہیم نے کہا کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو ۰ یا وہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں یا نقصان ۰ انھوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ۰ ابراہیم نے کہا کیا تم نے ان چیزوں کو دیکھا بھی جن کی عبادت کرتے ہو ۰ تم بھی اور تمھارے بڑے بھی ۰ یہ سب میرے دشمن ہیں سوا ایک خداوند عالم کے ۰ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی راہنمائی فرماتا ہے ۰ اور جو مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے ۰ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے ۰ اور جو مجھ کو موت دے گا پھر مجھ کو زندہ کرے گا ۰ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ بدلے کے دن میری خطا معاف کرے گا ۰ اے میرے رب مجھ کو حکمت عطا فرما اور مجھ کو نیک لوگوں میں شامل فرما ۰ اور میرا بول سچا رکھ بعد کے آنے والوں میں ۰ اور مجھے باغ نعمت کے وارثوں میں سے بنا ۰ اور میرے باپ کو معاف فرما بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے ۰ اور مجھ کو اس دن رسوا نہ کر جب

Marfat.com

کہ لوگ اٹھائے جائیں گے ٥ جسدن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد ٥ مگر وہ جو اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آئے ٥ اور جنت ڈرنے والوں کے قریب لائی جائیگی ٥ اور جہنم گمراہوں کے لئے ظاہر کی جائی گی ٥ اور ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کرتے تھے ٥ اللہ کے سوا کیا وہ تمھاری مدد کریں گے یا وہ اپنا بچاؤ کرسکتے ہیں ٥ پھر اس میں اوندھے منہ ڈال دئے جائیں گے ٥ وہ اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا لشکر سب کے سب ٥ وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوئے کہیں گے ٥ خدا کی قسم ہم کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ٥ جب کہ ہم تم کو خداوند عالم کے برابر کرتے تھے ٥ اور ہمیں تو بس مجرموں نے راستہ سے بھٹکایا ٥ پس اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں ٥ اور نہ کوئی مخلص دوست ٥ پس کاش ہمیں پھر واپس جانا ہو کہ ہم ایمان والوں میں سے بنیں ٥ بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ٥ اور بیشک تیرا رب زبردست ہے رحمت والا ہے ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ پڑھ کر سنائیے وہ قصہ یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ آپ لوگ کن چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ تو قوم نے کہا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں۔ سو ہم انہیں پر جمے رہیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب کہ تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں یا تمہیں کوئی نفع پہنچاتے یا نقصان پہنچاتے ہیں۔ قوم نے کہا کہ ہم یہ بات تو نہیں دیکھتے بلکہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اس لئے ہم بھی ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جبکہ حالت یہ ہے تو یہ چیزیں جن کی تم اور تمہارے پہلے باپ دادا پرستش کرتے ہو وہ یقیناً میرے دشمن ہیں۔ ہاں رب العالمین جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور اب وہ میری رہنمائی کرتا ہے۔ اور جو کہ مجھے کھانے پینے کو دیتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے اور جو کہ مجھے اول موت دے گا اس کے بعد زندہ کرے گا۔ اور جس سے میں اس بات کا خواہاں ہوں کہ وہ قیامت میں میرے گناہ معاف کرے وہ میرا دشمن نہیں ہے اور میں اسی کی پرستش کرتا ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام دعا فرماتے ہیں اے میرے پروردگار آپ مجھے حق بینی عطا فرمادیں اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کردیں اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر خیر قائم کریں۔ اور مجھے آسائش کے باغ کے وارثوں میں سے ایک وارث بنائیں اور میرے باپ کو بخش دیں کہ وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اور جس روز لوگ اٹھائے جائیں اس روز مجھے رسوا نہ کریں۔ جس میں نہ کسی کے مال کام آئے گا، نہ اولاد۔ ہاں جو خدا کے پاس کفر و شرک سے محفوظ دل لایا ہے اس کو اس کا وہ دل نفع پہنچائے گا اور جس روز کہ جنت متقین سے قریب کی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ آج وہ کہاں ہیں جن کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے بتاؤ کیا آج وہ تمہاری مدد کرتے ہیں۔ یا کم از کم اپنی مدد کرتے ہیں اور اس کے بعد ان معبودوں اور ان کے پرستار گمراہوں اور ابلیس کی فوجوں سب کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا۔ یہ لوگ ایسی حالت میں کہ اس میں وہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے یہ کہیں گے کہ بخدا ہم ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ جب کہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہم کو صرف ہم سے پہلے کے جرائم پیشہ لوگوں نے گمراہ کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج نہ ہمارے سفارشی ہیں اور نہ کوئی مخلص دوست۔ جو ہمیں اس بلا سے نجات دلادیں لہٰذا کاش ہماری دنیا کی طرف واپسی ہو کہ مومنین میں سے ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ واقعات ہیں اور ان واقعات میں بھی ہماری الوہیت و تفرد کی ایک بڑی دلیل ہے جس کو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے بیان کیا ہے اور باوجود اس کے بھی بہت سے لوگ ان میں سے ایمان لانے والے نہیں اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب اور بڑا رحم والا ہے کہ باوجود قوت کے ایسے مجرموں کو سزا نہیں دیتا اور ان کو مہلت دے رہا ہے۔

Marfat.com

16/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 197

سورہ شعراء آیت نمبر 105 تا 122 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾
قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلٰى رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾
وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي
كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾

Marfat.com

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ہ جب کہ ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو ہ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ہ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے ہ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ انھوں نے کہا کیا ہم تمہیں مان لیں حالانکہ تمھاری پیروی رذیل لوگوں نے کی ہے ہ نوح نے کہا کہ مجھ کو کیا خبر جو وہ کرتے ہیں ہ ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تم سمجھو ہ اور میں مومنوں کو دور کرنے والا نہیں ہوں ہ میں تو بس ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں ہ انھوں نے کہا کہ اے نوح اگر تم باز نہ آئے تو ضرور سنگسار کر دئے جاؤ گے ہ نوح نے کہا کہ اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہ پس تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے اور مجھ کو اور جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے ہ پھر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا ہ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ہ یقیناً اس کے اندر نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ماننے والے نہیں ہ اور بیشک تیرا رب وہی زبردست ہے رحمت والا ہے ہ

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں مذکورہ بالا امتوں کی طرح قوم نوح علیہ السلام نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا جس کا قصہ یہ ہے کہ جب کہ ان کے ہم قوم نوح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے اور کفر و معصیت پر جمے ہوئے ہو بڑی نازیبا بات ہے میں تمہارے لئے خدا کا امانت دار فرستادہ ہوں۔ لہٰذا تمہیں خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور میرا کہنا ماننا چاہیے اور میں نہایت صفائی سے یہ بھی ظاہر کئے دیتا ہوں کہ میں تم سے اس کام پر کسی معاوضہ کا طالب نہیں ہوں خواہ وہ جاہ سے متعلق ہو یا مال سے میرا معاوضہ صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ پس تم کو میرے متعلق کسی دنیاوی غرض کا شبہ نہ ہونا چاہیے اور خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور میرا کہنا ماننا چاہیے۔ تو قوم نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا ہم ایسی حالت میں آپ کی تصدیق کر لیں کہ آپ کے پیچھے کم درجہ لوگ لگے ہوئے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کم درجہ لوگوں کے ساتھ ہونا اپنے کو ذلیل کرنا ہے۔ ہاں اگر آپ ان کو اپنے سے جدا کر دیں تو ہم آپ کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ تم ان کو ارذل کہتے ہو اور یہ ظاہر ہے کہ رذالت ان کی ذات میں تو ہے نہیں۔ کیونکہ جیسے تم آدمی ہو وہ بھی آدمی ہیں۔ اگر رذالت ہو سکتی ہے تو افعال کے لحاظ سے اور جن افعال کو عرفاً موجب رذالت قرار دیا جاتا ہے وہ تو موجب رذالت ہو نہیں سکتی اور دوسرے افعال جو یہ کرتے رہے ہیں ان کا مجھے کیا علم ہے پس میں ان پر رذالت کا حکم کیونکر کر سکتا ہوں۔ پھر مجھے محاسبہ کا حق بھی نہیں ان کا محاسبہ میرے رب کے ذمہ ہے وہ خود ان کے افعال کی جانچ کر لے گا۔ اگر ان کے افعال موجب رذالت حقیقۃً ہوں گے۔ وہ ان کو رد کر دے گا ورنہ قبول کرے گا کاش تم اس بات کو جانو

Marfat.com

اور رذالت وشرافت عرفیہ کو موجب عزت وذلت نہ سمجھو۔ الغرض یہ لوگ پہلے جو کچھ بھی ہوں اب بظاہر مومن اور قابل عزت ہیں اور میں مومنین کو دھتکارنے والا نہیں ہوں پس تمہیں اختیار ہے کہ مانو یا نہ مانو۔ اگر نہ مانو گے تو میرا کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ میں صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں کسی کو منوانا میرے ذمہ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اے نوح علیہ السلام اگر تم ان باتوں سے باز نہ آئے تو تم سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

جب نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو انہوں نے کہا کہ اے میرے مالک میری قوم نے مجھے جھٹلایا آپ میرے اور ان کے درمیان بذریعہ عذاب کے فیصلہ فرما دیجئے۔ اور مجھے اور ان مومنین کو جو میرے ساتھ ہیں اس سے بچایئے۔ اس پر ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں ان کے ساتھ تھے نجات دی اس کے بعد جو بچ رہے تھے ہم نے انہیں ڈبو دیا ان واقعات میں بھی ہماری توحید وغیرہ کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اور باوجود اس کے ان میں سے بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ اور یقیناً آپ کا رب بہت قوت والا اور رحم والا ہے کہ ان سرکشوں کو مہلت دے رہا ہے اور غارت نہیں کرتا۔

آج کے درس میں پھر اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی دیگر انبیائے کرام کی طرح لوگوں کو دین کی طرف متوجہ کیا۔ اور ایک رب کی عبادت کی دعوت دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بندگی کا حق دار کوئی نہیں بتوں کی پرستش چھوڑ دو۔ لیکن قوم نے نہ مانا۔ انہوں حضرت نوح علیہ السلام پر مختلف الزامات لگانے شروع کر دیئے اور انہیں تنگ کرتے رہتے تھے۔ اس بنا پر حضرت نوح علیہ السلام قوم سے بیزار ہو گئے۔ اور انہوں نے آخر کار مالک کائنات کو پکارا۔ پس انہیں نیست و نابود کر دیا گیا۔ اللہ رب العزت اپنے عتاب سے سب کو محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

17/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 198

سورۂ شعراء آیت نمبر 123 تا 140 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كَذَّبَتْ عَادُ ۨ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ
اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَ اِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَ اتَّقُوا
الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ جَنّٰتٍ
وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ
عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِيْ

Marfat.com

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ہ جب کہ ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کہ کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہ میں تمھارے لئے ایک معتبر رسول ہوں ہ پس اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف خداوند عالم کے ذمہ ہے ہ کیا تم ہر اونچی زمین پر ایک لاحاصل عمارت بناتے ہو ہ اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تمھیں ہمیشہ رہنا ہے ہ اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو جبار بن کر ڈالتے ہو ہ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور اس اللہ سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھیں مدد پہنچائی جن کو تم جانتے ہو ہ اس نے تمہاری مدد کی چوپایوں اور اولاد سے ہ اور باغوں اور چشموں سے ہ میں تمھارے اوپر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ہ انھوں نے کہا ہمارے لئے برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ بنو ہ یہ تو بس اگلے لوگوں کی پاک عادت ہے ہ اور ہم پر ہرگز عذاب آنے والا نہیں ہے ہ پس انھوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کو ہلاک کردیا بیشک اس کے اندر نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ماننے والے نہیں ہیں ہ اور بیشک تمہارا رب وہ زبردست ہے رحمت والا ہے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قوم عاد نے بھی رسولوں کی تکذیب کی جس کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت ان کے ہم قوم ہود علیہ السلام نے ان سے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ بے محابا معاصی کا ارتکاب کرتے ہو۔ تم کو یہ بات زیبا نہیں دیکھو میں تمہاری طرف خدا کا امانت دار بھیجا ہوا ہوں۔ لہٰذا تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور میرا کہنا ماننا چاہیے اور میں کہے دیتا ہوں کہ میں تم سے اس پیغام رسانی پر کسی قسم کا معاوضہ نہیں مانگتا نہ از قسم جاہ اور نہ از قسم مال۔ پس تم کو مجھ پر کسی ذاتی غرض کا شبہ نہ ہونا چاہیے میرا معاوضہ صرف رب العالمین کے ذمہ ہے جس کا میں کام کر رہا ہوں۔

کیا تم ہر ایک اونچے مقام پر ایسی حالت میں ایک یادگار بناتے ہو کہ اس سے تم ایک عبث فعل کا ارتکاب کرتے ہو کیونکہ ایسی یادگار وں میں بجز نام ونمود کے اور کوئی فائدہ نہیں۔ اور نام ونمود خود ایک لغو چیز ہے۔ نہ صرف لغو بلکہ سراسر مضر۔ چنانچہ تمہاری مضرت تو ظاہر ہے۔ اور دوسروں کی مضرت یہ ہے کہ ان سے ان کو انہماک فی الدنیا کی ترغیب ہوتی ہے۔ جس کا حاصل آخرت سے غفلت اور خدائے تعالیٰ سے بے تعلقی ہے اور تم عالی شان عمارتیں بھی بناتے ہو۔ شاید تمہیں دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ جس کیلئے یہ انتظام کیا جاتا ہے اور جب تم گرفت کرتے ہو تو جابرانہ طریق سے گرفت کرتے ہو تمہاری یہ باتیں بہت بیجا ہیں پس تم خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو اور تم کو اس خدا سے ڈرنا چاہیے جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی ہے جن کو تم جانتے ہو جس نے تمہارے مویشیوں اور زمینوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی ہے کیونکہ بصورت ترک تقویٰ مجھے تم پر ایک بڑے خطرناک دن کے عذاب

Marfat.com

کا اندیشہ ہے۔

ہود علیہ السلام کے اس وعظ سے ہمارے مدعیان اسلام روشن خیالوں کو سبق لینا چاہیے۔ جو یورپ کی تقلید میں ترقی وتمدن پر عاشق ہیں۔ اور مسلمان بادشاہوں کی دنیاوی ترقیوں پر فخر کرتے ہیں اور اس کو اسلام کی خوبی سمجھتے ہیں۔ اور ان کو غور سے دیکھنا چاہیے کہ خدا کا ایک رسول کس طرح اپنی قوم کو ان باتوں پر طعن کرتا ہے جن کو ان روشن خیالوں کی اصطلاح میں ترقی وتمدن کے نام سے پکارا جاتا ہے اور کس طرح ان کو شاہراہ ترقی سے ہٹا کر ان کے اصطلاحی معنی کے لحاظ سے وحشیانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

خیر اس مخلصانہ نصیحت کے جواب میں انہوں نے کہا کہ خواہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا نہ کریں ہمیں دونوں یکساں ہیں اور ہم کسی حالت میں اپنی ترقی وتمدن کو چھوڑ کر وحشیانہ زندگی بسر کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتے یہ صرف پرانے لوگوں کی باتیں ہیں جو تہذیب وتمدن سے ناآشنا تھے اور ہمیں ان باتوں پر کوئی سزا نہیں دی جاسکتی کیونکہ خدا تہذیب وتمدن کا دشمن اور وحشت وجہالت کا حامی نہیں ہوسکتا۔ پس انہوں نے ان کی تکذیب کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے انہیں غارت کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان واقعات میں ہماری توحید وغیرہ کی بڑی دلیل ہے۔ اور باوجود اس کے ان میں کے بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ اور یقیناً آپ کا رب بہت زبردست اور بڑا رحم والا ہے کہ وہ ان کو مہلت دے رہا ہے۔

اور مہلت سے مطلب یہ ہے کہ شاید انسان اب سمجھ جائے۔ اور برائی سے باز آجائے۔ برے کاموں سے باز آجائے۔ بری حرکتوں سے باز آجائے۔ لیکن اس کے باوجود انسان نہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی ایمان والا بنتا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ اس کے اندر ایمان کی قوت پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ دیانتداری والا مزاج اس کا بنتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ انسان ناشکرا اور جلد باز ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں نادانی سے بچائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

18 / جولائی درس فیضان القرآن نمبر 199

سورۂ شعراء آیت نمبر 141 تا 159 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾
وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٤٥﴾
اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ﴿١٤٦﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ
نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿١٤٩﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِیْنَ
یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ
الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿١٥٣﴾ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِیْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾
وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا

Marfat.com

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ہ جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہ میں تمہارے لئے ایک معتبر رسول ہوں ہ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف خداوند عالم کے ذمہ ہے ہ کیا تم کو ان چیزوں میں بے فکری سے رہنے دیا جائیگا جو یہاں ہیں ہ باغوں اور چشموں میں اور کھیتوں اور رس بھرے خوشوں والے کھجوروں میں ہ اور تم پہاڑ کھود کر فخر کرتے مکان بناتے ہو ہ پس اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو ہ جو زمین میں خرابی کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ہ انھوں نے کہا تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے ہ تم صرف ہمارے جیسے ایک آدمی ہو پس تم کوئی نشانی لاؤ اگر تم سچے ہو ہ صالح نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے اس کے لئے پانی پینے کی ایک باری ہے اور ایک مقرر دن کی باری تمھارے لیے ہے ہ اور اس کو برائی کے ساتھ مت چھیڑنا ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب تمہیں پکڑ لے گا ہ پھر انھوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر پشیمان ہو کر رہ گئے ہ پھر ان کو عذاب نے پکڑ لیا بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہ اور بیشک تمھارا رب وہ زبردست ہے رحمت والا ہے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قوم ثمود نے بھی رسولوں کی تکذیب کی چنانچہ جس وقت اس کے ہم قوم صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ کیا تم لوگ خدا سے نہیں ڈرتے جو برے کاموں کا ارتکاب کرتے ہو۔ تم کو ایسا نہ چاہیے میں تمہارے لئے خدا کا امانت دار فرستادہ ہوں۔ لہٰذا تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور میرا کہنا ماننا چاہیے۔ اور میں تم سے اس پیام رسانی پر کوئی مالی یا جاہی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ صرف رب العالمین کے ذمہ ہے جس نے مجھے اس پر مامور کیا ہے پس تمہیں مجھ پر خود غرضی کا شبہ نہ ہونا چاہیے۔ تم سوچو تو سہی کیا تم کو ان چیزوں میں جو یہاں ہیں بے خطر چھوڑ دیا جائے گا۔ یعنی باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور ان کھجوروں میں جن کے گچھے گنجان ہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک روز تم کو ان چیزوں کو چھوڑنا اور اپنے خدا کے پاس حساب کتاب کیلئے جانا ہے اور تم متکبرانہ طریق سے پہاڑوں میں ان کو تراش کر مکانات بناتے ہو یہ بھی نہایت بیجا بات ہے اس لئے تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور میرا کہنا ماننا چاہیے اور ان حد سے بڑھ جانے والوں کی بات نہ ماننی چاہیے جو کہ زمین میں اصلاح کے نام سے فساد پھیلاتے ہیں۔ اور ذرا اصلاح نہیں کرتے ہیں۔

قوم نے کہا کہ تم پر بڑا سخت جادو کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تم ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ تم بھی ایسے ہی آدمی ہو۔ جیسے ہم آدمی ہیں اچھا تو اگر تم سچے ہو اور واقعی تمہارا دعویٰ رسالت صحیح ہے تو اس کے صدق کی کوئی نشانی پیش کر واسکے جواب میں انہوں نے نشانی کے طور پر ایک اونٹنی پیش کی اور کہا کہ یہ ایک اونٹنی ہے کہ خدا کی جانب سے ایک باری پانی پینے کی اس کی ہے اور ایک مقرر دن

Marfat.com

کی ایک باری پانی پینے کی تمہاری پس تم اس تقسیم پر کاربند رہنا اور اسے کسی برائی کے ساتھ ہاتھ بھی نہ لگانا کہ تمہیں ایک بڑے ہولناک دن کا عذاب آ پکڑے۔ سوانہوں نے اس نصیحت پر بھی عمل نہ کیا اور اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پشیمان ہوئے۔ چنانچہ عذاب نے انہیں آ پکڑا اور وہ فنا کر دیئے گئے ان واقعات میں بھی توحید وغیرہ کی ایک بڑی نشانی ہے۔ اور باوجود اس کے ان میں سے بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہیں اور یقیناً آپ کا پروردگار بہت ہی زبردست اور رحم والا ہے جو ایسے سرکشوں کو باوجود قدرت کے سزا نہیں دیتا۔

حضرت صالح علیہ السلام کی بھی نافرمانی کی گئی قوم ثمود نے سابقہ قوموں کی طرح انہیں بھی نہ رسول مانا اور نہ ہی نبی اور نہ توحید کو تسلیم کیا۔ ہر نبی کا ایک قول یہ بھی رہا ہے۔ کہ میں امانت دار رسول ہوں اور تم سے کس قسم کا اجر طلب نہیں کرتا۔ اور نہ ہی تم سے بدلہ مانگتا ہوں۔ کہ مجھے تبلیغ کے عوض دنیاوی فائدے دو۔ لیکن افسوس تم پر کہ تم پھر بھی اس بے لوث عبادت کو قبول نہیں کرتے اور ایمان والے نہیں بنتے جب نافرمانی کی انتہاء ہو جائے تو پھر عذاب پکڑ لیتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19/ جولائی درس فیضان القرآن نمبر 200

سورۂ شعراء آیت نمبر 160 تا 175 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ
مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾
قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾
فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ط وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا o جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں o میں تمھارے لئے ایک معتبر رسول ہوں o پس اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو o میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ تو خداوند عالم کے ذمہ ہے o کیا تم دنیا والوں میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمھارے رب نے تمھارے لئے جو بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو o انھوں نے کہا کہ اے لوط اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم نکال دیئے جاؤ گے o اس نے کہا میں تمھارے عمل سے سخت بیزار ہوں o اے میرے رب تو مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے عمل سے نجات دے o پس ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو بچالیا o مگر ایک بڑھیا وہ رہنے والوں میں رہ گئی o پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا o اور ہم نے ان پر برسایا ایک مینہ پس کیسا برا مینہ تھا جو ان پر برسا جن کو ڈرایا گیا تھا o بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں اور بیشک تیرا رب وہ زبردست ہے رحمت والا ہے o

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا چنانچہ جس وقت ان کے ہم قوم لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ برابر اس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ یہ بڑی بیجا بات ہے۔ اور میں تمہارا امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم خدا سے ڈرو۔ اور میرا کہنا مانو۔ اور میں تم سے اپنی اس خیر خواہی پر کسی قسم کا مالی یا جاہی معاوضہ نہیں مانگتا جس سے تم کو میری ذاتی غرض کا شبہ ہو میرا معاوضہ صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ جس نے مجھے اس خدمت پر مامور کیا ہے۔

لوط علیہ السلام نے نصیحت میں یہ بھی فرمایا کہ کیا دنیا جہان میں تم یہ نرالی حرکت کرتے ہو کہ مردوں سے بدفعلی کرتے اور اپنے ان جوڑوں کو چھوڑتے ہو جن کو خدا نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے کیا تمہارا یہ فعل جائز ہوسکتا ہے ہرگز نہیں بلکہ تم اس حرکت میں حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے لوط علیہ السلام اگر تو باز نہ آیا تو تجھے شہر بدر کر دیا جائے گا۔

لوط علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھے نکالو یا رکھو میں ضرور تمہارے کام سے سخت متنفر ہوں۔ اے اللہ آپ مجھے اور میرے آدمیوں کو ان کاموں سے بچایئے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اور ان کے لوگوں کو سب کو بچالیا۔ بجز ایک بڑھیا کے جو باقی رہنے والوں میں تھی۔ اس کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو ہلاک کیا اور ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔ درحقیقت نہایت برا مینہ تھا ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا۔ ان واقعات میں توحید وغیرہ کی بڑی دلیل ہے۔ اور باوجود اس کے ان میں سے بہت سے لوگ ماننے والے نہیں ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب بہت ہی زبردست اور رحم کرنے والا ہے جو ان ہٹ دھرموں کو مہلت دے رہا ہے۔ ورنہ وہ ہرگز اس قابل نہ تھے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

20/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 201

سورۂ شعراء آیت نمبر 176 تا 191 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ
لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ زِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾
قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ
نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾

Marfat.com

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایاہ جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہ میں تمھارے لئے ایک معتبر رسول ہوں ہ پس اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ہ اور میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ خداوند عالم کے ذمہ ہے ہ تم لوگ پورا پورا ناپو اور نقصان دینے والوں میں سے نہ بنو ہ اور سیدھی ترازو سے تولو ہ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ہ اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور گزشتہ نسلوں کو بھی ہ انھوں نے کہا تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے ہ اور تم ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہم تو تمہیں جھوٹے لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں ہ پس ہمارے اوپر آسمان سے کوئی ٹکڑا گراؤ اگر تم سچے ہو ہ شعیب نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو ہ پس انھوں نے اس کو جھٹلایا پھر ان کو بادل والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا ہ بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہ اور بیشک تمھارا رب زبردست ہے رحمت والا ہے

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اسی طرح بن کے رہنے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا چنانچہ جس وقت ان سے شعیب علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ اس کی نافرمانی پر مصر ہو تم کو ایسا نہیں چاہیے۔ اور میں تمہارا امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور میرا کہنا ماننا چاہیے۔ اور میں تم سے کوئی مالی یا جاہی معاوضہ نہیں مانگتا کہ تم کو مجھ پر خود غرضی کا شبہ ہو میرا معاوضہ صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ تم لوگ پورا ناپا کرو اور گھاٹا دینے والے نہ بنو اور صحیح ترازو سے تولو۔ اور لوگوں سے ان کی چیزیں کم نہ کرو۔ اور زمین میں فساد نہ مچایا کرو۔ اور اس خدا سے ڈرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلی مخلوق کو پیدا کیا۔

اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ تم پر تو بڑا زبردست جادو کیا ہوا ہے اور تم ہرگز رسول نہیں بلکہ ایسے ہی آدمی ہو جیسے ہم اور ہم یقیناً تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اچھا اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرا دو۔ انہوں نے کہا کہ میرا رب ان کاموں کو خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو اس لئے وہ جو سزا دینا اور جس وقت دینا مناسب سمجھے گا وہ سزا اس وقت دے گا میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے خیر انہوں نے تکذیب کی جس پر ابر کے دن عذاب نے آ پکڑا تم اس عذاب کو معمولی نہ سمجھنا۔ یقیناً وہ ایک بڑے ہیبت ناک دن کا عذاب تھا خیر یہ واقعات تھے جو بیان کئے گئے ان واقعات میں ہماری توحید وغیرہ کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اور باوجود اس کے ان میں سے بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہیں اور یقیناً آپ کا رب نہایت زبردست اور بڑا رحم کرنے والا ہے جو ان منکروں کو فوراً سزا نہیں دیتا ورنہ وہ ہرگز اس قابل نہ تھے۔ اور ان لوگوں کے پاس جو نئی نصیحت بھی آتی ہے اس سے یہ لوگ اعراض ہی کرتے ہیں جس کا منشا یہ ہے کہ وہ اس کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

Marfat.com

21/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 202

سورۂ شعراء آیت نمبر 192 تا 227 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ
الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً
اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ
الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾
فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ
مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا

Marfat.com

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ
عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ
مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ
يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ
اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور بیشک یہ خداوند عالم کا اتارا ہوا کلام ہے ٥ اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے ٥ تمھارے دل پر تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے بنو ٥ صاف عربی زبان میں ٥ اور اس کا ذکر اگلے لوگوں کی کتابوں میں ہے ٥ اور کیا ان کیلئے یہ نشانی ہے کہ اس کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ٥ اور اگر ہم اس کو کسی عجمی پر اتارتے ٥ پھر وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو وہ اس پر ایمان لانے والے نہ بنتے ٥ اسی طرح ہم نے ایمان نہ لانے والوں کو مجرموں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے ٥ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے جب تک سخت عذاب نہ دیکھ لیں ٥ پس وہ ان پر اچانک آجائے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی ٥ پھر وہ کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے ٥ کیا وہ ہمارے عذاب کو جلد مانگ رہے ہیں ٥ بتاؤ کہ اگر ہم ان کو چند سال تک فائدہ پہنچاتے رہیں ٥ پھر ان پر وہ چیز آجائے جس سے انھیں ڈرایا جارہا ہے ٥ تو یہ فائدہ مندی ان کے کس کام آئے گی ٥ اور ہم نے کسی بستی کو بھی ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے تھے ٥ یاد

Marfat.com

دلانے کے لئے اور ہم ظالم نہیں ہیں ٥ اور اس کو شیطان لیکر نہیں اترے ہیں ٥ نہ یہ ان کے لئے لائق ہے اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ٥ وہ اس کو سننے سے روک دئے گیے ہیں ٥ پس تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو کہ تم بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جاؤ ٥ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ٥ اور ان لوگوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رکھو جو مومنین میں داخل ہو کر تمھاری پیروی کریں ٥ پس اگر وہ تمھاری نافرمانی کریں تو کہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے بری ہوں ٥ اور غالب مہربان پر توکل کرو ٥ جو دیکھتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں ٥ اور تمھاری نقل وحرکت نمازیوں کے ساتھ ٥ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ کیا میں تمھیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں وہ ہر جھوٹے گنہ گار پر اترتے ہیں ٥ وہ کان لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں ٥ اور شاعروں کے پیچھے بے راہ لوگ چلتے ہیں ٥ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں ٥ اور وہ کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ٥ مگر وہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انھوں نے اللہ کو بہت یاد کیا اور انھوں نے بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور ظلم کرنے والون کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کو کیسی جگہ لوٹ کر جانا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو لوگوں کو سناتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ رب العالمین کا کلام ہے جس کو صاف عربی زبان میں لے کر ایک امانت دار فرشتہ جبرئیل آپ کے قلب پر اس غرض سے لے کر آیا ہے کہ آپ دوسرے انبیاء کی طرح لوگوں کو ان کے افعال کے برے نتائج سے ڈرانے والے ہوں اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ وہ کوئی نئی چیز نہیں جس سے وحشت ہو۔ یا اس پر اختراع افتراء کا احتمال ہو۔ بلکہ وہ پہلی امتوں کی کتابوں میں موجود ہے یوں بھی کہ ان میں اس کی پیشین گوئی ہے۔ اور یوں بھی کہ اس میں اصولی باتیں وہی ہیں جو پہلی کتابوں میں تھیں اور کیا ان کے لئے اس کے منجانب اللہ ہونے کی یہ بڑی دلیل نہیں ہے کہ اس کو اپنی کتابوں وغیرہ کے ذریعہ سے علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں چنانچہ وہ اس کی تصدیق کر کے مسلمان ہوتے ہیں اور جو منکر ہیں وہ محض عناد سے انکار کرتے ہیں۔ ورنہ جانتے وہ بھی ہیں جس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ وہ مناظرہ میں یا تو مقابلہ پر ہی نہیں آتے یا مقابلہ پر آ کر مغلوب ہوتے ہیں۔ ان کے ایمان نہ لانے کا یہ عذر کہ یہ قرآن مدعی رسالت کی مادری زبان میں ہے۔ اس لئے یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہ خدا کا نازل کیا ہوا ہے بلکہ اس کے خود ساختہ ہونے کا قوی شبہ ہے۔ محض لایعنی ہے۔ کیونکہ پہلے انبیاء پر ان ہی کی زبان میں وحی آئی ہے۔ اور اگر بالفرض ہم اس کو کسی عجمی پر نازل کرتے جس پر وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو اس وقت بھی یہ لوگ اسے ماننے والے نہ تھے کیونکہ اس وقت وہ یہ شبہ کرتے کہ رسول عجمی اور کتاب عربی یہ کیسی بے جوڑ بات ہے ہر نبی پر اسی کی زبان میں وحی آئی ہے۔ نہ کہ غیر زبان میں پھر یہ نبی کیسا ہے کہ اسے دوسری زبان میں وحی ہوئی دیکھئے یوں ہم نے اس تکذیب کو مجرمین کے دلوں میں پیوست کر دیا ہے کہ وہ ہر پہلو میں شبہات نکالتے ہیں اور تکذیب کرتے ہیں چنانچہ یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائیں گے تا آنکہ وہ سخت تکلیف دہ عذاب کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں۔ اور وہ ان کے پاس اچانک ایسی حالت میں آجائے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو۔

اور اس پر وہ لوگ یہ کہیں۔ آیا ہمیں مہلت دی جائے گی کہ ہم اس کی تصدیق کریں اور اس کے احکام پر عمل کریں ہاں تو کیا وہ عذاب کا ذکر سن کر اس کا انکار کرتے۔ اور براہ انکار ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں ہاں وہ ضرور ایسا کرتے ہیں۔ اور منشا اس کا یہ ہے کہ ان کو مہلت دی جا رہی ہے۔ اور اب تک عذاب نہیں بھیجا گیا۔ اور اس تاخیر سے انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ عذاب کا قصہ

Marfat.com

محض غلط ہے بھلا دیکھو تو سہی۔ اگر ہم انہیں اور چند سال منافع دنیا سے متمتع رکھیں اس کے بعد ان کے پاس وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کا ان سے متمتع کیا جانا ان کے کیا کام آئے گا کچھ بھی نہیں۔ پس جبکہ مزید مہلت بھی ان سے عذاب کو نہیں ٹال سکتی۔ تو موجودہ مہلت اس کو کیسے دفع کر سکتی ہے اور جب کہ نہیں کر سکتی تو محض مہلت کی بنا پر ان کا یہ خیال پکا لینا کہ اب عذاب نہ آئے گا۔ کیونکر صحیح ہے۔ الغرض ان کا یہ خیال محض غلط ہے۔

اور تاخیر عذاب کا منشا پورے طور پر اتمام حجت ہے۔ چنانچہ ہم نے پہلے بھی کسی بستی کو تباہ نہیں کیا۔ بجز اس حالت کے کہ اس کے لئے نصیحت کی غرض سے ڈرانے والے ہوں۔ پس جب کہ ان ڈرانے والوں نے خوب ڈرایا۔ اور ان لوگوں پر ان کی باتوں کا کچھ اثر نہ ہوا اور پورے طور پر اتمام حجت ہو چکا۔ اس وقت ہم نے انہیں ہلاک کیا اور ہم ظالم نہ تھے کہ بلا وجہ ان کو ہلاک کرتے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ قرآن خدا کا نازل کیا ہوا ہے۔ نہ اس کو رسول نے از خود بنایا ہے اور نہ اسے شیاطین آسمان سے لائے ہیں۔ اور نہ اس کو لانا ان کے مناسب حال ہے کیونکہ یہ سراپا ہدایت ہے اور ان کا کام گمراہ کرنا ہے۔ پھر یہ ان کے مناسب حال کیونکر ہوسکتا ہے اور علاوہ اس کے وہ ایسا کر بھی نہیں سکتے کیونکہ وہ آسمانی باتوں کے سننے سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں چنانچہ جب کوئی ان سے آسمانی باتیں سننا چاہتا ہے تو شہاب ثاقب سے اس کی خبر لی جاتی ہے پس جبکہ یہ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے جس کو ایک امانت دار فرشتہ لایا ہے تو اے رسول آپ کو چاہیے کہ اس کی تعلیم پر بے دغدغہ عمل کریں اور خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں۔

اور آپ اپنے قریب رشتہ داروں کو بھی ڈرائیں تا کہ وہ اس جرم شدید سے باز آئیں اور سزا سے محفوظ رہیں۔ اور ان مومنین سے جھک کر ملیں جو آپ کا اتباع کریں اب اگر لوگ آپ پر ایمان نہ لائیں اور اس باب میں آپ کی نافرمانی کریں تو آپ کہہ دیں کہ مجھے تمہارے کام سے کوئی سروکار نہیں تم جانو تمہارا کام جانے اور گو اس اعلان توحید اور شرک کی برائی اور مشرکین سے نفرت کے اظہار سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہوگا۔ اور وہ درپے آزار ہوں گے۔ مگر آپ اس کی کچھ پروا نہ کریں اور رحمت والے اور زبردست خدا پر بھروسہ رکھیں۔ جو کہ آپ کو بھی اس وقت دیکھتا ہے جب کہ آپ کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے نمازیوں کے ساتھ نشست و برخاست کو بھی کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ جس سے نہ آپ کی کوئی بات مخفی ہے نہ دوسرے کی اور جب کہ وہ آپ کی حالت سے واقف بھی ہے۔ اور آپ پر مہربان بھی ہے۔ اور آپ کو نفع پہنچانے پر قدرت بھی رکھتا ہے۔ تو آپ کا اس پر بھروسہ کرنا بالکل معقول ہے۔

اللہ رب العزت گفتگو کا رخ بدل کر منکرین سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے منکرو! اور تنزیل رب العلمین کو القاء شیاطین بتلانے والو! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر نازل ہوتے ہیں اچھا سنو وہ ہر ایسے شخص پر نازل ہوتے ہیں۔ جو نہایت جھوٹ بولنے والا اور گنہگار ہو چنانچہ یہ لوگ شیاطین کی بات کو کان لگا کر سنتے ہیں اور بہت سے ان میں جھوٹے ہیں جو کہ ایک بات سن کر دس ان میں اپنی طرف سے لگاتے ہیں۔ برخلاف ہمارے رسول کے کہ وہ ان باتوں سے پاک ہیں پھر ان پر نزول شیاطین کیونکر ہوسکتا ہے۔

اور تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ شاعر ہے کیونکہ شعراء کی راہ پر وہی چلتے ہیں جو صحیح راستہ سے بھٹکے ہوئے ہوں چنانچہ کیا تم کو معلوم

Marfat.com

نہیں کہ وہ ہر وادی میں سرگردان ہوتے ہیں چنانچہ کبھی وہ ایک شخص کی مدح کرتے ہیں۔ اور کبھی اسی کی ہجو کرتے ہیں۔ اور کبھی رندانہ اور اوباشانہ مضامین کہتے ہیں اور کبھی ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ غرض کہ ان کا کوئی خاص مسلک نہیں ہوتا بلکہ وہ سراسر تتبع ہوا اور پابند تخیل ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں چنانچہ جب وہ اپنے ذاتی اوصاف بیان کرتے ہیں تو محض جھوٹی باتیں بیان کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی روش پر وہی چل سکتا ہے جو گمراہ ہو۔ پھر ہمارا رسول جوان باتوں سے منزہ ہے شاعر کیونکر ہوسکتا ہے۔

اور یہ مضمون چونکہ بظاہر شامل ہے شعراء اسلام کو بھی اور اس سے بظاہر ان کا گمراہ ہونا بھی مفہوم ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مضمون تمام لوگوں کو شامل ہے علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو اچھے کام کرتے ہیں۔ اور خدا کی بہت یاد کرتے ہیں اور بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اپنا انتقام لیتے ہیں سو یہ لوگ گمراہ نہیں ہیں کیونکہ ان میں منشاء گمراہی جو کہ اتباع ہوا پیروی تخیل ہے متحقق نہیں ہے۔ الغرض ان تمام مضامین سے ثابت ہوا کہ رسول کی پیروی سے انحراف کیلئے جو عذر ان کے پاس ہیں۔ وہ محض لایعنی ہیں۔ اور ان کا یہ انحراف سراسر ظلم ہے اور عنقریب ان ظالموں کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کب زبردست پلٹا کھاتے ہیں اور ان کی حالت کیا سے کیا ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ لوگ دنیا میں ذلیل وخوار ہوئے اور آخرت میں معذب فی النار ہوں گے۔

اس درس میں شیطان کے متعلق بڑی اہم نشاندھی کی گئی ہے کہ شیطان ان لوگوں پر نازل ہوتے ہیں جو بے ایمانی کرتے ہیں۔ دغا کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، بددیانتی کرتے ہیں، برائی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ وہ سمجھ لیں کہ وہ شیطان کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں۔ اور شیطان ان سے یہ کام کرا رہا ہے۔

بے ہودگی کرتے ہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ جبکہ حق تو یہ ہے کہ آپ اللہ رب العزت سے ڈرتے ہوئے سچ بولیں۔ بے ایمانی سے بچیں ایمانداری کا مظاہرہ کریں اور وہ کام کریں جن سے اللہ رب العزت کی رضا حاصل ہو۔ اور ہر اس عمل سے بچیں جو خدا کی ناراضگی کا موجب بنے۔ پھر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کی بھی اصلاح کریں۔ اور انہیں بھی برائی سے بچائیں۔ اور اللہ رب العزت کے ساتھ منسلک کریں۔ تب کامیابی ممکن ہوتی ہے۔ ایک اور بات بڑی اہم ہے۔ کہ اشعار جن سے سفلی جذبات ابھریں ان سے منع کیا گیا ہے ایسے اشعار جو حمدیہ اور نعتیہ کلام پر مشتمل ہوں یا جن سے بہادری کے جوہر نمایاں ہوئے ہوں۔ جہادی اشعار پر پڑھنا ٹھیک ہے۔ زیادہ ہنسا خرابی پیدا کرتا ہے اور پھر لطائف سننا سنانا تو مزید خرابیاں پیدا کرے گا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم پر رحم فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النمل

سورۃ النمل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 93 اور رکوع کی تعداد 7 ہے کلمات کی تعداد 1167 اور حروف کی تعداد 4879 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 18 سے لیا گیا ہے النمل کا معنیٰ چیونٹی ہے چونکہ اس میں چیونٹیوں کا ذکر ہے۔ اسلئے یہ نام پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 27 ہے. اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 48 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 93: اس میں چیونٹی کا ذکر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب نبوت عطا ہوئی کا ذکر ہے، ملکہ بلقیس ملک سبا (موجودہ یمن) کا تذکرہ، حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت کا ذکر، چیونٹی کے لشکر کا ذکر، ہدہد کے ساتھ گفتگو سلیمان علیہ السلام کا اللہ کا شکر ادا کرنا کہ جانوروں کی بولیاں سمجھ میں آ رہی ہیں، سبا سے تخت منگوانا کا تذکرہ، ایک جن نے کہا آپ کے اٹھنے سے قبل لے آؤں گا، ایک شخص جس کو کتاب الٰہی کا علم تھا آنکھ جھپکنے سے قبل لے آیا، حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ، کافرہ بیوی کی سزا کا ذکر ہے۔ "موتوا قبل ان تموتوا" کا مفہوم اور مزید عبرت انگیز واقعات موجود ہیں۔ فرعون کی ہٹ دھرمی کا ذکر، سرداران قوم ثمود اور سرکشان قوم لوط کا تذکرہ اور آخرت میں ان کے انجام کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت تامہ کا ذکر قیامت میں سوال وجواب اور انجام۔

Marfat.com

Marfat.com

22/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 203

سورہ نمل آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ
حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا
جَآءَهَا نُوْدِىَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِى النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾
وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ

Marfat.com

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ
فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا
وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

طٰس یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی ٥ رہنمائی اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے ٥ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ٥ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے کاموں کو ہم نے ان کے لئے خوشنما بنا دیا ہے پس وہ بھٹک رہے ہیں ٥ یہ لوگ ہیں جن کے لئے بری سزا ہے اور وہ آخرت میں سخت خسارے میں ہوں گے ٥ اور بیشک قرآن تمہیں ایک حکیم اور علیم کیطرف سے دیا جا رہا ہے ٥ جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے میں وہاں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا آگ کا کوئی انگارا لاتا ہوں تاکہ تم تاپو ٥ پھر جب وہ اس کے پاس پہنچا تو آواز دی گئی کہ مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اس کے پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ٥ اے موسیٰ یہ میں ہوں اللہ زبردست حکیم ٥ اور تم اپنا عصا ڈال دو پھر جب اس نے اس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا جیسے وہ سانپ ہو تو وہ پیچھے کو مڑا اور پلٹ کر نہ دیکھا اے موسیٰ ڈرو نہیں میرے حضور پیغمبر ڈرا نہیں کرتے ٥ مگر جس نے زیادتی کی پھر اس نے برائی کے بعد اس کو بھلائی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ٥ اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ کسی عیب کے بغیر سفید نکلے گا یہ دونوں مل کر نو نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں ٥ پس جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں آئیں انھوں نے کہا یہ کھلا ہوا جادو ہے ٥ اور انھوں نے ان کا انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا ظلم اور گھمنڈ کی وجہ سے پس دیکھو کیسا برا انجام ہوا مفسدوں کا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جو تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں قرآن اور ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں وہ ہدایت اور بشارت دینے والی ہیں ان مومنوں کو جو کہ باقاعدہ نماز ادا کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی آخرت پر صحیح طور پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس لئے ان تمام اعتقادیات وعملیات پر کار بند ہیں۔ جو آخرت میں ان کیلئے کارآمد ہیں اور برخلاف ان کے جو لوگ آخرت کو نہیں

Marfat.com

مانتے ان کیلئے ہم نے ان کے سوء اختیار کی بنا پر ان کے اعمال قبیحہ کو آراستہ کر دیا ہے۔لہٰذا وہ انہی اعمال قبیحہ میں سرگرداں ہیں اور اس لئے نہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ زکوۃ دیتے ہیں۔اور نہ ان آیات کی ہدایتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے بجائے بشارت کے سخت عذاب ہے۔اور وہ آخرت میں سراسر خسارہ میں ہوں گے۔اور یہ تمام باتیں یقینی ہیں کیونکہ یہ آیات قرآنی ہیں۔اور اس میں شک نہیں کہ تم کو قرآن ایک بڑے حکمت والے اور بڑے جاننے والے حق سبحانہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔لہٰذا یہ بیان ہے حکیم وعلیم کا۔اور اس لئے اس کی صحت ضروری ہے۔

اب اس مقام پر امم ماضیہ کے چند قصے بیان کئے جاتے ہیں جن سے چند باتیں مقصود ہیں۔اول یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور وحی کوئی نئی چیز نہیں بلکہ آپ سے پہلے اور رسول بھی ہو چکے ہیں۔دوم یہ کہ جس طرح آپ کی تکذیب کی گئی ہے یوں ہی ان کی بھی کی گئی تھی سوم یہ کہ جس طرح ان مکذبین کا برا انجام ہوا یوں ہی ان کا بھی ہوگا۔چہارم یہ کہ یہ دلائل ہیں تمہاری نبوت کے۔کیونکہ تم بغیر اس کے کہ تم نے ان واقعات کو خود پڑھا یا سنا ہو۔صحیح صحیح بیان کرتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم یہ باتیں وحی سے کہتے ہو۔اچھا اب وہ واقعات سنو۔

پہلا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت موسی علیہ السلام نے مدین سے مع اپنے اہل وعیال کے واپس ہوتے ہوئے ایک طرف ایک آگ سی روشن دیکھ کر اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ محسوس کی ہے۔تم یہیں ٹھہرو میں تمہارے پاس یا تو اس کی کوئی خبر لاؤں گا۔کہ یہ کیسی آگ ہے۔اور کیوں جل رہی ہے وغیرہ یا اگر مل سکا تو میں تمہارے پاس اس کا کوئی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا شعلہ لاؤں گا۔ممکن ہے کہ اگر وہ مل جائے تو سردی کو دفع کر سکو اب وہ اس آگ کی طرف روانہ ہو گئے۔پس جب کہ وہ اس کے پاس آئے تو ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز دی گئی کہ برکت ہو ان پر جو اس آگ میں ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں جن میں تم بھی ہو اور پاک ہے جملہ نقائص سے وہ خدا جو پروردگار عالم ہے اے موسی علیہ السلام بات یہ ہے کہ میں خطاب کرنے والا خدائے زبردست اور بڑا حکمت والا ہوں لہٰذا تم میری باتوں کو غور سے سنو اور ان پر عمل کرو۔

اور تم اپنی لاٹھی ہاتھ سے چھوڑ دو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی۔اور لاٹھی ہاتھ سے چھوڑ دی۔جس پر وہ سانپ بن گئی پس جب کہ انہوں نے اس کو یوں لہراتے دیکھا جیسے کہ وہ ایک اصلی سانپ ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔اور مڑ کر بھی نہ دیکھا اس پر ہم نے کہا کہ اے موسیٰ تم ڈرو مت میری شان یہ ہے کہ میرے یہاں پیغمبروں کو کچھ ڈر نہیں۔ہاں جو کوئی بیجا بات کرے اس کے بعد وہ بجائے برائی کے نیک کام کر لے جیسے توبہ واستغفار تو اس کیلئے اس کے بیجا حرکت کرنے کے سبب ضرور ڈر کی بات تھی۔لیکن میں بہت بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم والا ہوں۔اس لئے اس کے واسطے بھی کوئی ڈر کی بات نہیں۔اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو۔وہ بلا کسی مرض کے سفید نکلے گا یہ دونوں ان نشانیوں میں شامل تھے جو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجی گئی تھیں۔کیونکہ یقیناً وہ لوگ سخت نافرمان لوگ تھے الغرض موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس وہ نشانیاں لائے۔

پس جب کہ ان کے پاس ہماری نشانیاں ایسی حالت میں آئیں۔کہ وہ نہایت واضح تھیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔اور وہ ازراہ ظلم وتکبر ان کے منکر ہو گئے۔حالانکہ ان کے دلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا۔پھر دیکھو کہ ان فساد پیشہ لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا چنانچہ جو انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ ان کو غرق کر دیا گیا۔بس ایسا ہی انجام ان مکذبین کا ہوگا۔

Marfat.com

یہ قرآن مجید کی بہت بڑی عظمت ہے کہ اس نے ہر واقعہ کو تفصیل سے بیان کر کے دیگر آسمانی کتب پر برتری حاصل کی ہے۔ اس کتاب میں جہاں واقعات انبیاء کرام موجود ہیں وہاں پر مستقبل کے لئے لائحہ عمل بھی مرتب کیا گیا ہے۔ اب انسان پر منحصر ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرے یا پھر اپنی کی من مانی کرے۔ عبرت پکڑے گا تو نیکو کاروں سے ہو جائے گا اور لا پرواہی کرے گا تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم پر کرم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 204

سورہ نمل آیت نمبر 15 تا 31 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى
كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ
قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ
وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ
رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ
وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

Marfat.com

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ
مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ
مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ
اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ
اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور ان دونوں نے کہا کہ شکر ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ○ اور داؤد کا وارث سلیمان ہوا اور کہا کہ اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کی چیز دی گئی ہے بیشک یہ کھلا ہوا فضل ہے ○ اور سلیمان کے لئے اس کا لشکر جمع کیا گیا جن اور انسان اور پرندے پھر ان کی جماعتیں بنائی

Marfat.com

جاتیں ○ یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو ○ پس سلیمان اس کی بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند ہو اور اپنی رحمت سے تو مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل کر ○ اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لگایا تو کہا کیا بات ہے کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے ○ میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر دوں گا یا وہ میرے سامنے کوئی صاف حجت لائے ○ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نے آکر کہا کہ میں ایک چیز کی خبر لایا ہوں جس کی آپ کو خبر نہ تھی اور سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں ○ میں نے پایا کہ ایک عورت ان پر بادشاہی کرتی ہے اور اسکو سب چیز ملی ہوئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے میں نے اس کو اور اس کی قوم کو پایا کہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں اللہ کے سوا اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما بنا دئے پھر ان کو راستے سے روک دیا پس وہ راہ نہیں پاتے ○ کہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی چیز کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ○ اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مالک عرش عظیم کا ○ سلیمان نے کہا ہم دیکھیں گے کہ تم نے سچ کہا یا تم جھوٹوں میں سے ہو ○ میرا یہ خط لے کر جاؤ پھر اس کو ان لوگوں کی طرف ڈال دو پھر ان سے ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ وہ کیا ردعمل ظاہر کرتے ہیں ○ ملکہ سبا نے کہا کہ اے درباریو میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے ○ وہ سلیمان کی طرف سے اور وہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے ○ کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور مطیع ہو کر میرے پاس آجاؤ ○

تشریح: دوسرا واقعہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو علم نبوت عطا کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو نبوت و علم عطا کر کے بہت سے مومنوں پر فوقیت عطا فرمائی سو داؤد علیہ السلام اپنے زمانہ میں اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہے بالآخر ان کا زمانہ ختم ہوا اور سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے جانشین ہوئے۔

اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہم کو جانوروں کی بولی سکھلائی گئی ہے۔ اور ہر قسم کا سامان عطا کیا گیا ہے یقیناً یہ خدا کا کھلا ہوا انعام ہے ہم پر۔ اور سلیمان علیہ السلام کیلئے جنوں اور آدمیوں اور پرندوں کی فوجیں فراہم کی گئیں چنانچہ اب ان کو روکا جا رہا ہے تا کہ سب اکٹھے ہو کر روانہ ہوں۔ پس جب کہ سب اکٹھے ہو گئے۔ تو اب روانگی ہوئی اور سلیمان اپنے لاؤ لشکر سمیت چلے یہاں تک کہ جس وقت وہ چیونٹیوں کے میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! تم سب اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور اس کا لشکر تمہیں ایسی حالت میں کچل ڈالے کہ انہیں اس کا احساس نہ ہو۔ پس جب کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی یہ بات سنی تو وہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور کہا کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے اس حالت پر قائم رکھئے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر کرتا رہوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس پر بھی کہ میں برابر وہ نیک کام کرتا رہوں جسے آپ پسند فرماتے ہیں۔ اور آپ مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کیجئے۔

ایک واقعہ تو یہ تھا اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو ہد ہد کو نہ دیکھا۔ اس پر کہا کہ مجھے کیا ہوا

Marfat.com

کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔ یا وہ غیر حاضر ہی ہے میں اسے اس غیر حاضری کی بابت سخت سزا دوں گا۔ یا اسے ذبح کروں گا۔ یا وہ کوئی کھلی حجت پیش کرے جس سے اس کی غیر حاضری کی معقولیت ثابت ہو۔ پس کچھ دیر وہ غیر حاضر رہا۔ اس کے بعد وہ حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہیں۔ اور میں قوم سبا کے متعلق ایک یقینی خبر آپ کے پاس لایا ہوں وہ خبر یہ ہے کہ میں نے ایک عورت کو ان پر حکومت کرتے پایا ہے اور اس کو ہر قسم کا سامان دیا گیا ہے۔ اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے پایا ہے۔ اور شیطان نے ان کیلئے انکے اعمال کو آراستہ کر رکھا ہے اور اس ذریعہ سے اس نے ان کو خدا کی راہ سے روک رکھا ہے۔ چنانچہ انہیں سیدھا راستہ نہیں ملتا کہ وہ اس خدا کو سجدہ نہیں کرتے۔ جو کہ آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے۔ اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو۔ اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ پس یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی یہ صفت ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اس مالک عرش عظیم کے پس جو لوگ دوسروں کو پوجیں گے وہ ضرور غلطی کریں گے۔

ہدہد کی یہ گفتگو سن کر سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اچھا تو میرا یہ خط لیجا اور اسے ان کی طرف ڈال دینا۔ پھر وہاں سے ہٹ جانا۔ اور دیکھنا کہ وہ کیا گفتگو کرتے ہیں چنانچہ ہدہد وہ خط لے گیا۔ اور سلیمان علیہ السلام کی ہدایت کے موافق عمل کیا۔ خط کو دیکھ کر ملکہ نے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا اور کہا کہ اے ارکان دولت میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ کس نے ڈالا ہے وہ خط سلیمان علیہ السلام کی طرف سے لکھا ہوا اور خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کیا ہوا ہے بدیں مضمون کہ تم کو میرے مقابلہ میں تکبر نہ کرنا چاہیے اور میرے پاس مطیع ہو کر حاضر ہونا چاہیے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

24/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 205

سورہ نمل آیت نمبر 32 تا 44 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

قَالَتْ يَٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُونِي فِي
أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ
وَّأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ ۙ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ
الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ
يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَٰنَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ
اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ
فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَّهُمْ
صَٰغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن

Marfat.com

مَقَامِكَ ۚ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ
أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ
قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ
فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا
لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾
فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ
مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ
إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ
لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ
رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ملکہ نے کہا کہ اے درباریو میرے معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتی جب کہ تم لوگ موجود نہ ہو ہ انھوں نے کہا ہم لوگ زورآور ہیں اور سخت لڑائی والے ہیں اور فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے پس آپ دیکھ لیں کہ آپ کیا حکم دیتی ہیں ہ ملکہ نے کہا کہ بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کرتے ہیں اور یہی یہ لوگ کریں گے ہ اور میں ان کی طرف ایک ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ سفیر کیا جواب لاتے ہیں ہ پھر جب سفیر سلیمان کے پاس پہنچا اس نے کہا کیا تم لوگ مال کے ذریعہ میری مدد کرنا چاہتے ہو پس اللہ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ سے خوش ہو ہ ان کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے اور ہم ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ خوار ہوں گے ہ سلیمان نے کہا کہ اے درباروالو تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس آئیں ہ جنوں میں سے

Marfat.com

ایک دیو نے کہا میں اس کو آپ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں اس پر قدرت رکھنے والا امانت دار ہوں ٥ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا پھر جب اس نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو اس نے کہا یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے جانچے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شخص شکر کرے تو اپنے ہی لئے شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز ہے کرم کرنے والا ہے ٥ سلیمان نے کہا کہ اس تخت کا روپ بدل دو دیکھیں وہ سمجھ پاتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہو جاتی ہے جن کو سمجھ نہیں ٥ پس جب وہ آئی تو کہا گیا کیا تمھارا تخت ایسا ہی ہے اس نے کہا گویا کہ یہ وہی ہے اور ہمیں اس سے پہلے معلوم ہو چکا تھا اور ہم فرماں برداروں میں سے تھے ٥ اور اس کو روک رکھا تھا ان چیزوں نے جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی وہ منکر لوگوں میں سے تھی ٥ اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو پس جب اس نے اس کو دیکھا تو اس کو خیال کیا کہ وہ گہرا پانی ہے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا یہ تو ایک محل ہے جو کہ شیشوں سے بنایا گیا ہے اس نے کہا کہ اے میرے رب میں نے اپنے جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں

تشریح: اس ملکہ نے ارکان دولت سے کہا تم مجھے میرے معاملہ میں رائے دو کہ مجھے کیا کرنا چاہیے میں کوئی امر طے نہیں کرتی تاوقتیکہ تم میرے پاس موجود نہ ہو اور میں تم سے رائے نہ لے لوں اس لئے اس معاملہ میں بھی تمہاری رائے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ ہم بہت طاقتور اور نہایت جنگجو لوگ ہیں اس لئے ہماری رائے میں سلیمان علیہ السلام سے دبنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ ہماری رائے ہے اور اختیار آپکے ہاتھ میں ہے۔ اب جو آپ حکم دیں اسے سوچ لیں ہم اطاعت کیلئے حاضر ہیں اس نے کہا کہ تمہاری جنگ کی رائے صحیح نہیں ہے کیونکہ سلاطین جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور اس کے معزز باشندوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ اور یوں ہی یہ بھی کریں گے اس لئے ابھی اعلان جنگ مناسب نہیں بلکہ میں ابھی توقف کرتی ہوں۔ اور اول ان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں اس کے بعد دیکھتی ہوں کہ فرستادے کیا جواب لاتے ہیں اس کے بعد مناسب رائے قائم کروں گی۔ چنانچہ اس رائے کو پسند کیا گیا اور اس پر عمل کیا گیا پس جب کہ قاصد سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کیا تم مال سے میری امداد کرتے ہو اگر تمہارا یہی مقصود ہے تو میں تم کو مطلع کرتا ہوں کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں کیونکہ جو اللہ نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے لہٰذا میں اس مال سے خوش نہیں ہو سکتا بلکہ تم خود ہی اپنے ہدیہ پر خوش ہوتے رہو۔ اچھا اے قاصد تو ان کے پاس لوٹ جا۔ اب ہم ان کے پاس ایسے لشکر لائیں گے جن کا ان سے سامنا نہیں ہو سکتا۔ اور ہم انہیں اس سرزمین سے ایسی حالت میں نکالیں گے کہ وہ کمزور اور تاب مقاومت نہ رکھنے والے ہوں گے۔ اور وہ ذلیل وخوار ہوں گے القصہ قاصد ناکام رخصت ہو گیا۔

اس کے جانے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ اے ارکان دولت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آئیں تم میں سے کونسا شخص میرے پاس اس کا تخت لا سکتا ہے اس کے جواب میں ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا کہ میں اسے آپ کے پاس آپ کے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ اور میں اس کے لانے امانت دار طاقت رکھنے والا ہوں اس لئے میں اس خدمت کیلئے ہر طرح موزوں ہوں۔ یہ سن کر اس شخص نے جس کے پاس کتاب کا ایک خاص قسم کا علم تھا کہا کہ میں اسے آپ کے پاس اس سے پہلے لا دوں گا کہ آپ کی آنکھ جھپکے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور وہ تخت آ گیا اب جب کہ انہوں نے

Marfat.com

اس کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ بات میرے پروردگار کے فضل سے ہے کہ اس نے میرے لئے ایسے سامان مہیا فرما دیئے ہیں تا کہ وہ میرا امتحان کرے کہ آیا میں اس کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ اور اس شکر یا ناشکری سے کچھ خدا کا نفع وضرر وابستہ نہیں۔ بلکہ خود شکر و ناشکری کرنے والے کا ہے اور اس لئے جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو اس سے خدا کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ میرا پروردگار بے نیاز اور کریم ہے۔

خیر وہ تخت آ گیا۔ اب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس ملکہ کیلئے اس کے تخت کو ناشاختہ بنا دینا یعنی اس سے یہ نہ کہنا کہ یہ تیرا تخت ہے۔ بلکہ اس سے یہ کہنا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے تا کہ وہ چکرائے۔ اور اس کی عقل کا اندازہ ہو۔ اور صورت بگاڑنا مراد نہیں۔ دیکھیں کہ وہ اس کی شناخت کی طرف راہ پاتی ہے یا وہ ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

اب جب کہ وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے اس نے کہا کہ ایسا ہی ہے چہ معنی دارد؟ یہ تو وہی معلوم ہوتا ہے اور اس نے یہ خیال کر کے کہ اس تخت کے دکھلانے سے مجھ پر اثر ڈالنا مقصود ہے یہ کہا کہ ہم کو اس واقعہ سے پیشتر سلیمان علیہ السلام کی قوت کا یقین کرا دیا گیا تھا۔ اور ہم اسی وقت فرمان بردار ہو چکے تھے اس وقت مزید اثر ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے سلیمان علیہ السلام کی اطاعت قبول کر لی اور اس کو اب تک حق تعالیٰ کی اطاعت سے ان چیزوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر پرستش کرتی تھی۔ کیونکہ وہ کافر جماعت میں کی تھی اور اس کی قوم کا رسم ورواج اس کو فہم حق اور اس کے قبول سے مانع تھا۔

اس کے بعد اس سے کہا گیا کہ اچھا محل میں چلو چنانچہ وہ چلی اب جب کہ اس نے اسے دیکھا تو اسے پانی سمجھا۔ اور اس سے عبور کیلئے اپنی پنڈلیاں کھولنے لگی سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ پانی نہیں بلکہ ایک ایسا محل ہے جو کہ شیشوں سے بنایا گیا ہے۔ اب جب کہ اس پر سلیمان علیہ السلام کی عظمت اچھی طرح منکشف ہو گئی اور اس نے سمجھا کہ اتنا جلیل القدر بادشاہ جس بادشاہ کی اطاعت کرتا ہے اس کی عظمت کیسی ہونی چاہیے تو اس نے بے ساختہ کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا کہ آپ کو چھوڑ کر دوسروں کو پوجتی رہی اور اب میں بھی سلیمان علیہ السلام کے ساتھ خدائے پروردگار جہاں کی فرماں بردار ہو گئی پس اس واقعہ سے ان مکذبین کو سبق لینا چاہیے۔ اور ملکہ سبا کی طرح ان کو بھی مسلمان ہونا چاہیے۔ ورنہ خدا پرستوں کی طرف سے ان پر فوج کشی ہو گی جس کی سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو دھمکی دی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بھی بڑی بڑی اہل نظر کے لئے نشانیاں موجود ہیں خاص کر کے ہدہد کا واقعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور پھر ملکہ سبا کے تخت کو لانا اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز واقعہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں فہم وشعور سے نوازے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

25/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 206

سورۂ نمل آیت نمبر 45 تا 59 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۭ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ
وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾
وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

Marfat.com

لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ
عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ اٰۗللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو پھر وہ دو فریق بن کر آپس میں جھگڑنے لگے ٥ اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو تم بھلائی سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کر رہے ہو تم اللہ سے معافی کیوں نہیں چاہتے کہ تم پر رحم کیا جائے ٥ انھوں نے کہا ہم تو تمہیں اور تمھارے ساتھ والوں کو منحوس سمجھتے ہیں اس نے کہا کہ تمھاری قسمت اللہ کے پاس ہے بلکہ تم تو آزمائے جارہے ہو ٥ اور شہر میں نو شخص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح کا کام نہ کرتے تھے ٥ انھوں نے کہا کہ تم لوگ اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس کو اور اس کے لوگوں کو چپکے سے ہلاک کر دیں گے پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم اس کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں ٥ اور انھوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور انکو خبر بھی نہ ہوئی ٥ پس دیکھو کیسا ہوا ان کی تدبیر کا انجام ہم نے ان کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر دیا ٥ پس یہ ہیں ان کے گھر ویران پڑے ہوئے ان کے ظلم کے سبب سے بیشک اس میں سبق ہے ان لوگوں کے لئے جو جانیں ٥ اور ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے اور جو ڈرتے تھے ٥ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو ٥ کیا تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم لوگ بے سمجھ ہو ٥ پھر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انھوں نے کہا لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ پاک صاف بنتے ہیں ٥ پھر ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو نجات دی سوا اس کی بیوی کے جس کا پیچھے رہ جانا ہم نے طے کر دیا تھا ٥ اور ہم نے ان پر برسایا ایک ہولناک برسانا پس کیسا برا برساؤ تھا ان پر جن کو آگاہ کیا جا چکا تھا ٥ کہو کہ حمد ہے اللہ کے لئے اور سلام اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے منتخب فرمایا کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو وہ شریک کرتے ہیں ٥

Marfat.com

تشریح: تیسرا واقعہ صالح علیہ السلام کا ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح علیہ السلام کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ تم خدا کی پرستش کرو۔ چنانچہ انہوں نے یہ پیغام ان کو پہنچایا اس پر کایک وہ دو فریق ہو گئے جو کہ آپس میں جھگڑتے تھے ایک کہتا تھا کہ جو صالح کہتا ہے وہ صحیح ہے۔اور دوسرا کہتا تھا کہ وہ غلط ہے۔اور جو لوگ ان کی تکذیب کرتے تھے ان سے عذاب کی درخواست کرتے تھے ان کے جواب میں صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم تم بھلائی توبہ واستغفار سے پہلے برائی یعنی عذاب کی کیوں جلدی مچاتے ہو یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے۔تم لوگ عذاب چاہتے ہو۔بجائے اس کے تم خدا سے معافی کی درخواست کیوں نہیں کرتے کیا بعید ہے کہ تمہاری توبہ قبول ہو۔اور تم پر رحم کیا جائے۔انہوں نے کہا ہم تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں کہ جب سے تم لوگ آئے ہم لڑائی جھگڑے وغیرہ مصائب میں مبتلا ہو گئے انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست جس کو تم برا سمجھتے ہو خدا کے یہاں اور اس کے قبضہ میں ہے اور تمہارے کفر و معاصی کے سبب تم پر واقع ہوتی ہے۔ میرا اس میں کچھ دخل نہیں۔تم مجھے ناحق برا سمجھتے ہو۔پس درحقیقت میں برا نہیں ہوں بلکہ خود تم وہ لوگ ہو کہ ان باتوں سے تمہاری آزمائش ہو رہی ہے پس اگر تم کو ان مصائب سے بچنا ہے تو تم ان کے اسباب اختیار یہ کو ترک کر دو۔ مجھے منحوس سمجھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

صالح علیہ السلام تو ان سے اس قسم کی باتیں کرتے تھے اور شہر میں نو آدمی تھے جو کہ زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے۔انہوں نے آپس میں خدا کی قسم کھائی کہ ہم ضرور رات کو اس پر اور اس کے آدمیوں پر چھاپا ماریں گے۔پھر ہم اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم لوگ اس کے اہل کے ہلاکت کے موقع پر موجود نہ تھے اس لئے ہمیں کچھ خبر نہیں کہ یہ کس کا فعل ہے اور ہم بالکل سچے ہیں اس میں ذرا جھوٹ نہیں۔الغرض انہوں نے یہ منصوبہ بنالیا اور اس طرح ایک تدبیر انہوں نے کی۔اور ایک تدبیر ان کی تدبیر کے توڑنے کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے کی ان کو ہماری تدبیر کی بالکل خبر نہ تھی۔اب تم دیکھو کہ ان کے تدبیر کا انجام کیا برا ہوا۔یعنی یہ کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو برباد کر دیا۔ چنانچہ یہ ان کے گھر ہیں جو تمہارے سامنے ایسی حالت میں موجود ہیں کہ ان کے ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں۔اس واقعہ میں ان لوگوں کیلئے بہت بڑی نشانی ہے جو علم رکھتے ہیں۔اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو ایمان لے آئے تھے۔اور خدا سے ڈرتے تھے۔

اور چوتھا واقعہ لوط علیہ السلام کا ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے لوط علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف پیغام دے کر بھیجا تھا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ کیا تم ایسی حالت میں بے حیائی معلومہ کا ارتکاب کرتے ہو۔کہ تم دیکھتے ہو اور اندھے نہیں ہو۔ بڑی نامعقول بات ہے اب میں کھول کر کہتا ہوں کہ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو یہ تمہارا فعل کسی طرح اچھا نہیں بلکہ تم اس میں سراسر نادانی کرتے ہو۔سو ان کی قوم کا جواب علاوہ اس کے کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ اپنی بستی سے لوط علیہ السلام کی جماعت کو نکال دو۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکباز بنتے ہیں۔اس پر ہم نے ان کو اور ان کی جماعت کو نجات دی علاوہ ان کی بیوی کے کیونکہ ہم نے اس کو ان لوگوں میں تجویز کر رکھا تھا۔جو عذاب میں باقی رہنے والے تھے۔اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کی بارش برسائی یعنی پتھروں کی بارش پس بہت بری تھی بارش ان لوگوں کی جن کو عذاب سے ڈرایا گیا مگر انہوں نے اس کی پروانہ کی تھی۔

Marfat.com

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان واقعات کو سن کر آپ کہئے کہ تمام تعریفیں خدا ہی کیلئے ہیں جس نے بدکاروں کا قصہ صاف کر دیا۔ اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے برگزیدہ کیا جن کی بدولت یہ ناپاکی دور ہوئی ان واقعات میں غور کر کے تم فیصلہ کرو کہ کیا خدا بہتر ہے جو کہ نفع ونقصان پر قدرت رکھتا ہے یا وہ غیر نافع وضار چیزیں جن کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں جو کہ اپنے پرستاروں کی کچھ بھی حمایت نہیں کر سکتے اس کا جواب ہر سمجھ دار آدمی یہی دے گا کہ خدا بہتر ہے۔ پھر خدا کی کیوں نہ پرستش کی جائے اور شرکاء کی کیوں پرستش کی جائے۔

قرآن مجید میں واقعات کا تکرار دراصل مسلمانوں کے ایمان کو پختہ کرنے کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ نافرمان اقوام وملل کا اگر نشان نہیں رہا انہیں دنیا میں بھی خدا کے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا تو آخرت میں ان پر سے کس طرح عذاب ٹل جائے گا اس لئے ضروری ہے کہ دنیا میں رہ کر اطاعت خداوندی خوب کی جائے تا کہ آخرت میں بھی اطاعت خداوندی کا اجر ملے۔ اس طرح دنیا میں اطاعت رسول بھرپور کی جائے۔ تا کہ آخرت میں اس کا بھی اجر مل سکے۔ اجر تو اس لئے ہی ہوتا ہے۔ کہ جو مانتے ہیں انہیں خوب جزا دی جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

26/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 207

سورۂ نمل آیت نمبر 60 تا 82 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ
تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ؕ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ؕ ۝٦٠
أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ أَإِلٰهٌ مَعَ
اللّٰهِ ؕ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٦١ ؕ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ
إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ؕ
أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝٦٢ ؕ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ ؕ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٦٣ ؕ أَمَّنْ يَبْدَؤُا

Marfat.com

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا
هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ

Marfat.com

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ
الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ
إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ
إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَإِذَا
وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے رونق والے باغ اگائے تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم ان درختوں کو اگا سکتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے بلکہ وہ راہ سے انحراف کرنے والے لوگ ہیں ۰ بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا اور اس کے درمیان ندیاں جاری کیں اور اس کے لیے اس نے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان پردہ ڈال دیا کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے بلکہ ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ۰ کون ہے جو بے بس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو ۰ کون ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راستہ دیکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے اللہ بہت برتر ہے اس سے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں ۰ کون ہے جو خلق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے اور کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہو کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ۰ کہو کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے ۰ بلکہ آخرت کے باب میں ان کو علم الجھ گیا ہے بلکہ اس کی طرف سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ۰ اور انکار کرنے والوں نے کہا کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی تو کیا ہم زمین سے نکالے جائیں گے ۰ اس کا وعدہ ہمیں بھی دیا گیا اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا کو بھی یہ محض اگلوں کی کہانیاں ہیں ۰ کہو کہ زمین میں چلو پھرو پس دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا ۰ اور ان پر غم نہ کرو اور دل تنگ نہ ہو ان تدبیروں پر جو وہ کر رہے ہیں ۰ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ۰ کہو کہ جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہارے پاس آ لگا ہو ۰ اور بیشک تمھارا رب لوگوں پر بڑے فضل والا ہے مگر ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے ۰ اور بیشک تمھارا رب خوب جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو وہ

Marfat.com

ظاہر کرتے ہیں ہ اور آسمانوں اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے جو ایک واضح کتاب میں درج نہ ہو ہ بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر بہت سی چیزوں کو واضح کر رہا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں ہ اور وہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے ہ بیشک تمہارا رب اپنے حکم کے ذریعہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ زبردست ہے جاننے والا ہے ہ پس اللہ پر بھروسہ کرو بیشک تم صریح حق پر ہو ہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ تم بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں ہ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر راستہ دکھانے والے ہو تم تو صرف ان کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ہ پھر فرماں بردار بن جاتے ہیں ہ اور جب ان پر بات آپڑے گی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آسمان وزمین کس نے پیدا کئے۔ اور کس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا جس سے ہم نے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے تو یہ بات حاصل نہ تھی کہ تم ان کے درخت اگاؤ۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جس نے یہ کام کئے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی طرف سے دوسروں کو خدا کے برابر کرتے ہیں یا یوں کہو کہ زمین کو کس نے قرارگاہ بنایا۔ اور کس نے اس کے درمیان نہریں بنائیں۔ اور کس نے اس کیلئے پہاڑ بنائے۔ اور کس نے سمندروں کے درمیان حد فاصل بنائی کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جس نے یہ کام کئے ہوں۔ ہرگز نہیں بلکہ ان میں بہت سے لوگ جانتے نہیں اس لئے جہالت سے وہ شرک کرتے ہیں۔

یا یوں کہو کہ کون مضطر کی بات سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارتا ہے۔ اور کون تکلیف کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کام کرتا ہے۔ ایسا تو نہیں۔ اور تم بھی جانتے ہو کہ ایسا نہیں مگر تم بہت کم یاد رکھتے ہو۔ یا یوں کہو کہ تم کو خشکی وتری کی تاریکیوں میں کون راہ بتلاتا ہے۔ اور کون اپنی رحمت سے یعنی بارش سے پہلے ایسی حالت میں ہوائیں بھیجتا ہے کہ وہ اس رحمت کی خوشخبری دیتی ہیں کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کام کرتا ہو۔ حاشا وکلا برتر ہے حق تعالیٰ ان کے شرک سے۔ یا یوں کہو کہ پیدائش کی کون ابتدا کرتا ہے۔ اور کون اس کے بعد اس کا اعادہ کرے گا۔ اور آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے نباتات اگا کر تمہیں رزق کون دیتا ہے۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو ایسا کرتا ہو۔ اگر کسی کو یہ دعویٰ ہو تو آپ اس سے کہئے کہ تم اپنی حجت پیش کرو اگر تم سچے ہو خیر وہ تو کیا دلیل لاتے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ خود اس کی نفی پر دلیل قائم کیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جو کوئی بھی آسمان وزمین میں ہے۔ وہ غیب کو نہیں جانتا بجز حق تعالیٰ کے۔ اور انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔ کیونکہ خدا کے شریک کیلئے کم از کم علم غیب تو ہونا چاہیے۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ کسی کو علم نہیں کہ وہ کب اٹھایا جائے گا۔ اس کے عموم میں یہ مشرکین بھی آگئے اور معلوم ہوا کہ ان مشرکین کو اس کا علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ صرف یہ ہی نہیں کہ انہیں تعیین وقت کا علم نہ ہو انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ قیامت آئے گی بھی یا نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ ان کو آخرت کا علم نہیں بلکہ وہ اس کے باب میں شک میں ہیں اور اس لئے اس کے ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اور صرف یہ ہی نہیں کہ وہ اس کے باب میں شک میں ہوں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔ اور اس لئے اس کے شک کے زائل کرنے کیلئے دلائل کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اور صرف یہ بھی نہیں کہ دلائل میں غور نہ کرتے

Marfat.com

ہوں اور اس لئے اگر اقرار نہ کرتے ہوں تو انکار بھی نہ کرتے ہوں۔ بلکہ وہ اس کا سختی کے ساتھ انکار کرتے ہیں۔
اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں زندہ کر کے قبروں سے نکالا جائیگا ہرگز نہیں چنانچہ ہم سے بھی اور ہم سے پیشتر ہمارے باپ دادا سے بھی ایسا وعدہ کیا گیا مگر نہ انہوں نے اس کا نظارہ دیکھا اور نہ ہم نے لہذا یہ صرف پہلے لوگوں کے من گھڑت افسانے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ نادانو! تم تکذیب سے باز آؤ دیکھو تکذیب کا انجام اچھا نہیں ہے۔ چنانچہ تم زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو کہ جرائم پیشہ لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا۔ اور اگر یہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں اور شرارت کے درپے ہوں تو نہ آپ ان پر کڑھئے اور نہ ان کی شرارتوں سے دل تنگ ہو جائیں بلکہ استقلال کے ساتھ اپنا کام کئے جایئے۔ ہم خود نمٹ لیں گے۔
اور منکرین یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ عذاب جس کی تم دھمکیاں دیا کرتے ہو کب ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا بعید ہے کہ اس عذاب کا کوئی حصہ جس کی تم جلدی مچاتے ہو تمہارے پیچھے لگا ہوا ہو اور اس لئے بہت جلد واقع ہونے والا ہو۔ اس لئے تمہیں تمسخر زیبا نہیں ہے اور یہ بات کہ اب تک کیوں نہ واقع ہوا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شبہ حق تعالیٰ لوگوں پر بڑی عنایت کرنے والے ہیں کہ ان کو مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی اصلاح کرلیں۔ اور اس طرح عذاب سے بچ جائیں اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ لوگ اس انعام کا شکر کریں مگر بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے بلکہ اس سے ان کی سرکشی اور بڑھتی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں محض افسانے ہیں۔
اور یہ یقینی بات ہے کہ تمہارا رب ان خیالات کو بھی جانتا ہے جن کو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور ان باتوں کو بھی جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان ہی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ آسمان و زمین میں کوئی مخفی چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب لوح محفوظ میں نہ ہو پس جو ظاہر ہیں۔ وہ تو بالا ولی ہوں گی۔ پس جب کہ ان کے خیالات و اقوال ہمارے علم میں ہیں تو ہم ان کو ان خیالات و اقوال پر سزا دیں گے بلاشبہ یہ قرآن جس کا یہ لوگ انکار کرتے ہیں بنی اسرائیل پر ان میں کی بہت سی باتوں کو ظاہر کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں جو کہ دلیل ہے اس کے منجانب اللہ ہونے کی اور وہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو اسے مانتے ہیں پس ان لوگوں کا ایسے قرآن کا انکار بڑی بیجا بات ہے۔
تمہارا پروردگار ان ہٹ دھرموں کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کرے گا اور وہ نہایت زبردست اور بڑا جاننے والا ہے اس لئے فیصلہ پر قدرت بھی رکھتا ہے۔ اور اس کا طریق بھی جانتا ہے پس جب کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ قرآن بالکل صحیح اور فائدہ کی چیز ہے تو آپ خدا پر بھروسہ رکھئے اور قرآن پر جمے رہئے کیونکہ آپ کھلے ہوئے حق پر ہیں جس میں باطل کا احتمال بھی نہیں۔
اس پر اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ اگر تم کھلے حق پر ہوتے تو دوسرے لوگ تمہارے مسلک کو کیوں نہ قبول کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو پکار سکتے ہیں بالخصوص جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلدیں اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کر سکتے ہو۔ تم صرف ان کو سنا سکتے ہو جو اپنی حیات روحانی اور صحت حواس کی بنا پر ہماری آیتوں پر ایمان لائیں۔ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہیں اور وہ آپ کی تمام باتوں کو مانتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ قبول حق کیلئے صرف اس کا وضوح کافی نہیں۔ جب تک قبول کرنے والے میں شرائط قبول نہ پائے جائیں۔ مثلاً اس کا زندہ ہونا، بہرا اور اندھا نہ ہونا وغیرہ۔ چنانچہ جن لوگوں میں یہ شرائط

Marfat.com

موجود ہیں۔ جیسے مسلمان وہ اسے قبول کرتے ہیں۔
اور گو یہ لوگ اس وقت انکار کرتے ہیں لیکن جس وقت ان پر وعدہ پورا ہونے کو ہوگا اور قیامت قریب ہوگی تو ہم ان کیلئے ایک جاندار چلنے والا زمین سے ایسی حالت میں نکالیں گے کہ وہ ان سے باتیں کرے گا۔ بدیں وجہ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے۔ جس پر وہ انکار سے باز آجائیں گے گو یہ باز آجانا ان کیلئے مفید نہ ہوگا۔ نیز گو اس وقت یہ منکرین بعینہ موجود نہ ہونگے۔ مگر جو منکرین اس وقت موجود ہوں گے وہ بھی چونکہ ان کے مثل ہوں گے اس لئے ان کا باز آجانا گویا ان ہی کا باز آنا ہے۔

Marfat.com

27/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 208

سورۂ نمل آیت نمبر 83 تا 93 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ
بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ
يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى
الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا
مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِىْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ

Marfat.com

بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾
وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ
ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے پھر ان کی جماعت بندی کی جائیگی ٥ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو خدا کہے گا کہ تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا حالانکہ تمھارا علم ان کا احاطہ نہ کرسکا یا بولو کہ تم کیا کرتے تھے ٥ اور ان پر بات پوری ہو جائیگی اس سبب سے کہ انھوں نے ظلم کیا پس وہ کچھ نہ بول سکیں گے ٥ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تا کہ لوگ اس میں آرام کریں اور دن کہ اس میں دیکھیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں ٥ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو گھبرا اٹھیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر وہ جس کو اللہ چاہے اور سب چلے آئیں گے اس کے آگے عاجزی سے ٥ اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر گمان کرتے ہو کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلیں گے جیسے بادل چلیں یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو محکم کیا ہے بیشک وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ٥ جو شخص بھلائی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر ہے اور وہ اس دن گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے ٥ اور جو شخص برائی لے کر آیا تو ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دئے جائیں گے تم وہی بدلہ پا رہے ہو جو تم کرتے تھے ٥ مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم ٹھہرایا اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداری کرنے والوں میں سے بنوں ٥ اور یہ کہ قرآن کو سناؤں پھر جو شخص راہ پر آئے گا تو وہ اپنے لئے راہ پر آئے گا اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دو کہ میں صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں ٥ اور کہو کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم ان کو پہچان لوگے اور تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو ٥

Marfat.com

تشریح: اللہ رب العزت قیامت کے روز ہر امت میں سے ایک ایسی جماعت کو مجتمع کریں گے جو کہ ان لوگوں سے بنی ہوگی جو کہ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے ہیں۔ پھر ان کو اس غرض سے روکا جائے گا کہ سب اکٹھے ہو کر عدالت میں حاضر ہوں تو اس روز وہ حاضر عدالت کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو حق تعالیٰ ان سے کہے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا کس قدر نامعقول حرکت تھی اچھا بتاؤ تم کیا کام کرتے تھے اب وہ جو کچھ انہیں کہنا ہوگا کہیں گے اور بالآخر ان پر ان کے ظلم کی بدولت بوجہ صدور حکم سزا کے بات پوری ہو چکی ہوگی جس پر وہ بالکل خاموش ہوں گے اور بوجہ معقولیت سزا اور بے بسی کے بات نہ کرتے ہوں گے کیونکہ عذر تو وہ اس لئے نہیں کر سکتے کہ ان کے تمام عذر دوران تحقیقات میں رد ہو چکے ہوں گے۔ اور دھینگا دھینگی ان کی چل نہیں سکتی۔ اس لئے اب بولیں تو کیا بولیں مجبوراً خاموش ہوں گے۔ یہ لوگ جو قیامت کے منکر ہیں اور ان باتوں سے اس لئے متاثر نہیں ہوتے کہ وہ ان کو واقع ہونے والی نہیں جانتے۔

کیا ان منکرین نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو اس لئے بنایا کہ وہ لوگ اس میں آرام کریں چنانچہ وہ ایسا کرتے ہیں اور دن کو روشن بنایا جس میں وہ کاروبار کرتے ہیں اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو مانیں پس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ بغرض تحقیق ان امور میں غور کریں۔ تا کہ ان کا انکار رفع ہو۔ کیونکہ جب وہ غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ جو ہستی رات کے بعد دن پیدا کرتی ہے وہ موت کے بعد حیات بھی پیدا کر سکتی ہے۔ پھر جب وہ دیکھیں گے۔ کہ ہم رات کو سوتے اور دن کو جاگتے ہیں۔ تو اس سے ان کو معلوم ہوگا کہ موت کے بعد حیات مستبعد نہیں۔ پھر جب وہ یہ سوچیں گے کہ حیات بعد الممات کیوں ناممکن ہے؟ کیا اس وجہ سے کہ نفس حیات غیر مقدور ہے۔ یا اس وجہ سے کہ وجود بعد العدم غیر مقدور ہے۔ سو شق اول کے تو وہ قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ ان کے مسلمات کے خلاف ہے۔ لہٰذا وہ شق ثانی کا اقرار کریں گے اور یہ اشکال ان کا اس سے رفع ہو جائے گا کہ وہ خواب کے بعد بیداری اور رات کے بعد دن کو موجود پائیں گے جس سے معلوم ہوگا کہ وجود بعد العدم بھی ناممکن نہیں۔ پس ان وجوہ سے ان کا اشکال رفع ہو جائے گا۔ اور وہ قیامت کے قائل ہو جائیں گے۔ الغرض انکارِ قیامت محض باطل ہے اور قیامت ضرور آئے گی۔

اور جس روز صور پھونکا جائے گا جس پر جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں زندہ ہوں گی سب گھبرا جائیں گی۔ بجز ان کے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ نہ گھبرائیں اس روز سب مر جائیں گے اور مر کر سب اس خدا کے پاس بحالت عجز حاضر ہوں گے کسی کو یہ تاب نہ ہوگی کہ وہ حاضری کا حکم سن کر اس سے سرتابی کرے۔ یہ تو جانداروں کی حالت تھی اور بے جانوں کی حالت کا اس سے اندازہ کر لو کہ تم پہاڑوں کو ایسی حالت میں دیکھ رہے ہو کہ بنا بر ظاہر حال تم ان کو اپنی جگہ پر جے رہنے والے اور کبھی نہ ہلنے والے خیال کرتے ہو۔ حالانکہ وہ اس روز یوں جائیں گے جیسے ابر جاتا ہے تم اس کا انکار نہ کرنا کیونکہ یہ اس خدا کا فعل ہے جس نے ہر چیز کو نہایت ٹھیک بنایا ہے چنانچہ پہاڑ بھی اسی نے بنائے اور ابر بھی۔ اور اس لئے نہ اس کے لئے کسی چیز کو پہاڑ بنانا مشکل ہے۔ اور نہ ابر بنانا۔ پس انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ وہ ان کاموں سے بخوبی خبردار ہے جو تم کرتے ہو اس لئے اگر تم نے اس کا انکار کیا تو اس کی اسے خبر ہوگی اور وہ تمہیں اس کی سزا دے گا۔ کیونکہ اس کا قانون ہے کہ جو کوئی نیکی لائے گا اس کے لئے اس سے بہتر معاوضہ ہوگا۔ اور یہ لوگ اس روز کی گھبراہٹ سے بے خطر ہوں گے۔ اور جو برائی لے کر آئیں گے تو ان کے منہ آگ میں

Marfat.com

اوندھے کئے جائیں گے اوران سے کہہ دیا جائے گا کہ تمہیں انہیں کاموں کا بدلہ دیا جاتا ہے جو تم کرتے رہے ہو اور تم پر اصلا ظلم نہ کیا جائے گا کہ بے کئے سزا دی جائے۔ یا جرم سے بڑھ کر سزا دی جائے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ مجھے صرف یہ حکم کیا گیا ہے کہ میں اس شہر مکہ مکرمہ کے اس پروردگار کی پرستش کروں گا جس نے اسے محترم بنایا اور جس کی ملک ہر چیز ہے۔ اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں حق تعالیٰ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ میں قرآن پڑھوں۔ اب جو ہدایات حاصل کرے تو وہ صرف اپنے لئے ہدایت حاصل کرتا ہے ہمارا کچھ نفع نہیں۔ اور جو گمراہ رہے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں ہوں سو میں اپنا کام کر چکا۔ اب تم جانو، تمہارا کام جانے اور آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ الحمد للہ وہ تم کو اپنی نشانیاں ضرور دکھلائے گا جس پر تم ان کو پہچان لو گے اور ان کو جادو نہ بتا سکو گے اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو معلوم ہو کہ آپ کا پروردگار ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے جو تم لوگ کرتے ہو پس جیسے کام تم کرو گے اس کے موافق تم کو اس کا نتیجہ ملے گا۔ اس لئے اعمال کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ اور کوئی کام حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القصص

سورۃ القصص مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 88 اور رکوع کی تعداد 9 ہے کلمات کی تعداد 1454 اور حروف کی تعداد 6011 ہے اس کا نام آیت نمبر 25 سے لیا گیا ہے اسمیں مختلف اقوام کا تذکرہ ہے اس لئے اس کا نام القصص پڑا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 28 ہے ترتیب نزولی کے اعتبار سے ان کا نمبر 49 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 88: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیل سے تذکرہ ہے۔دیگر انبیاء کا تذکرہ،قرآن مجید میں سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت کی،پھر انہوں نے اپنی بیٹی دی وہاں سے واپس آئے۔داماد اگر سسرال والوں کا کوئی کام کرے تو کوئی قباحت نہیں ہے یہ انبیاء کی سنت ہے۔قارون،موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا۔قارون اور اس کے اہل خانہ کو زمین میں خزانہ سمیت دھنسا دیا گیا۔کیونکہ کچھ لوگ قارون کے خزانہ کو دیکھ کر رشک کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کاش یہ خزانہ ہمارے پاس ہوتا اہل ایمان یہ کہتے تھے کہ یہ نہ کہو اللہ کے پاس بہت اجر ہے اور جب یہ خزانہ زمین میں دھنسا دیا گیا تو سب توبہ توبہ کرنے لگے۔ہم جس حال میں ہیں صبر وشکر کرتے ہیں۔آخرت میں اچھے ثمر والوں کے اوصاف،طالب دنیا وطالب آخرت کا فرق،قوم شعیب علیہ السلام کا ذکر ہے۔وادی یمن کا ذکر۔

Marfat.com

28/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 209

سورۂ قصص آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ
نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ
فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ
طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ط اِنَّهٗ
كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ لا وَنُمَكِّنَ
لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ج فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِی الْيَمِّ وَلَا تَخَافِیْ
وَلَا تَحْزَنِیْ ج اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾

Marfat.com

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًاؕ اِنَّ
فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـٕیْنَ (۸) وَ قَالَتِ امْرَاَتُ
فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (۹) وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ
مُوْسٰى فٰرِغًاؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى
قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۰) وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ٘ۚ
فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (۱۱) وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ
الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ
یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ (۱۲) فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ
تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (۱۳) وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ
حُكْمًا وَّ عِلْمًاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (۱۴) وَ دَخَلَ
الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا
رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖۚ فَاسْتَغَاثَهُ
الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِیْنٌ (۱۵) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗؕ اِنَّهٗ

Marfat.com

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ
اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا
يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ط قَالَ
لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا لا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ صلے اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا
فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ
رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ز قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ز قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

طسم ٥ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں ٥ ہم نے موسیٰ اور فرعون کا کچھ حال تمہیں ٹھیک سناتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں ٥ بیشک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس نے اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کردیا ان میں سے ایک گروہ کو اس نے کمزور کر رکھا تھا وہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا ٥ اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور کردیے گئے تھے اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کو وارث بنادیں ٥ اور ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں اور فرعون اور ہامان اور ان کی فوجوں کو ان سے وہی دکھادیں جس سے وہ ڈرتے تھے ٥ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام کیا کہ وہ اس کو دودھ پلاؤ پھر جب تمہیں اس کی بابت ڈر ہو تو اس کو دریا میں ڈال دو اور نہ اندیشہ کرو اور نہ غمگین ہو ہم اس کو تمھارے پاس لوٹا کر لائیں گے اور اس کو پیغمبروں میں سے بنائیں گے ٥ پھر اس کو فرعون کے گھر والوں نے اٹھالیا تا کہ وہ ان

Marfat.com

کے لئے دشمن ہو اور غم کا باعث بنے بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا کار تھے ٥ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ آنکھ کی ٹھنڈک ہے میرے لئے اور تمھارے لئے اس کو قتل نہ کرو کیا عجب کہ یہ ہمیں نفع دے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں اور وہ سمجھتے نہ تھے ٥ اور موسیٰ کی ماں کا دل بے چین ہو گیا قریب تھا کہ وہ اس کو ظاہر کر دے اگر ہم اس کے دل کو نہ سنبھالتے کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے رہے ٥ اور اس نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے جا تو وہ اس کو اجنبی بن کر دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو خبر نہیں ہوئی ٥ اور ہم نے پہلے ہی موسیٰ سے دائیوں کو روک رکھا تھا تو لڑکی نے کہا کیا میں تمھیں ایسے گھر والوں کا پتہ دوں جو اس کو تمھارے لئے پالیں اور وہ اس کی خیر خواہی کریں ٥ پس ہم نے اس کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو اور تا کہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچا اور پورا ہو گیا تو ہم نے اس کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو ٥ اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا جب کہ شہر والے غفلت میں تھے تو اس نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک اس کی اپنی قوم کا تھا اور دوسرا دشمنوں میں سے تھا تو جو اس کی قوم میں سے تھا اس نے اس کے خلاف مدد طلب کی جو اس کے دشمنوں میں سے تھا پس موسیٰ نے اس کو گھونسہ مارا پھر اس کا کام تمام کر دیا موسیٰ نے کہا کہ یہ شیطان کے کام سے ہے بیشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا ٥ اس نے کہا کہ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھ کو بخش دے تو خدا نے اس کو بخش دیا ہے بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ اس نے کہا کہ اے میرے رب جیسا تو نے میرے اوپر فضل کیا تو میں کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا ٥ پھر صبح وہ شہر میں اٹھا ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا تو دیکھا کہ وہی شخص جس نے کل مدد مانگی تھی وہی آج پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا بیشک تم صریح گمراہ ہو ٥ پھر جب اس نے چاہا کہ اس کو پکڑے جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تم تو زمین میں سرکش بن کر رہنا چاہتے ہو تم صلح کرنے والوں میں سے بننا نہیں چاہتے ٥ اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے موسیٰ دربار والے مشورہ کر رہے ہیں کہ تمھیں مار ڈالیں پس تم نکل جاؤ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں ٥ پھر وہ وہاں سے نکلا ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ جو تم کو سنائی جا رہی ہیں واضح کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں اس لئے بالکل صحیح ہیں۔ جن میں ذرا شک وشبہ کی گنجائش نہیں اب ہم ان لوگوں کے نفع کی خاطر جو ہماری باتوں کی تصدیق کریں۔ تم کو موسیٰ اور فرعون کی خبر کا کچھ قصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں تا کہ وہ لوگ اعمال فرعونیہ سے اجتناب کریں۔ اور ان برے نتائج سے محفوظ رہیں۔ جو ان پر مرتب ہوئے اور ہوں گے۔

اب وہ قصہ سنو فرعون سرزمین مصر میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا۔ اور اس نے اس کے باشندوں کی مختلف جماعتیں بنا رکھیں تھیں۔ اب وہ اپنی قوت کے گھمنڈ پر ان میں سے ایک مختصر جماعت کو دبا تا ہے ان کی اولاد نرینہ کو ذبح کرتا ہے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ہے۔ الغرض وہ فساد پیشہ لوگوں میں سے تھا اس لئے وہ ایسے ہی خرابی کے کام کرتا تھا تو اس کی یہ حالت ہے اور ادھر ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو اس ملک میں ہر طرح دبایا جاتا تھا اور انہیں لوگوں کا مقتدا بنائیں۔ اور انہیں فرعون کے بعد اس

Marfat.com

ملک کا مالک بنائیں اور انہیں اس ملک میں حکومت عطا کریں۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کی فوجوں کو ان کمزوروں سے وہ کام کرا کے دکھلا دیں جس کا ان کو ان سے اندیشہ ہے جس کی پیش بندی کے لئے وہ ان کی اولاد نرینہ کو ذبح کرتے ہیں۔

اور ابتدا اس کی یوں ہوئی کہ ہم نے اس قوم میں موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرعون کے پنجہ ظلم سے بچانے کے واسطے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف یہ وحی کی کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو۔ اب جب کہ تمہیں ان پر ہلاکت کا خطرہ ہو تو تم انہیں بے تکلف تابوت میں بند کر کے دریا میں ڈال دینا اور نہ کچھ اندیشہ کرنا اور نہ کچھ رنج کرنا کیونکہ ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اور ہم اسے پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور اسے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر بنائیں گے ان کی ماں نے ان باتوں پر عمل کیا۔ چنانچہ جب انہیں اندیشہ ہوا۔ تو انہوں نے ان کو تابوت میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دیا اب فرعون کے گروہ نے انہیں اٹھا لیا تا کہ وہ ایک روز ان کے لئے دشمن اور مجسم غم بنیں۔ بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کی فوجیں سراسر غلطی پر تھیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔ خیر وہ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے۔

اور جب انہوں نے ان کو لڑکا دیکھ کر مار ڈالنا چاہا تو فرعون کی بیوی نے فرعون سے کہا کہ یہ میرے اور تیرے آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ تم لوگ اسے مارو مت۔ کیا بعید ہے کہ یہ ہمیں کوئی نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور انہیں کچھ خبر نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جو ہمیں ملیا میٹ کرے گا۔ ادھر تو یہ ہوا اور ادھر جب موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو معلوم ہوا کہ میرا بچہ فرعون کے ہاتھ لگ گیا۔ اور وہ اسے مارنا چاہتے ہیں تو موسیٰ کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو گیا اور وہ ان کا راز فاش کرنے کو ہو ہی گئی تھی۔ اگر ہم ان کے دل کو اس لئے مضبوط نہ کئے رہتے کہ ان کو ہماری باتوں میں شبہ نہ پیدا ہو اور وہ ان کے مصدق رہیں چنانچہ وہ ہماری ہدایات پر قائم رہیں اور انہوں نے ان کی بہن سے کہا کہ تو ذرا جا کے اس کی خبر تو لا کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے چنانچہ وہ گئیں اور جا کر انہوں نے اسے دور سے دیکھا اور ان کو کچھ خبر نہیں کہ یہ عورت اس بچہ کو دیکھنے آئی ہے۔ انہوں نے آکر دیکھا کہ بچہ الحمد للہ محفوظ ہے اور کوئی خطرہ کی بات نہیں اور اس سے پہلے ہم یہ کاروائی کر چکے تھے کہ دودھ پلانی والیوں کو ان پر حرام کر چکے تھے اور اس لئے وہ کسی کا دودھ نہ پیتے تھے۔ اس لئے وہ لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ اب اس کی پرورش کا کیا انتظام جائے یہ تو کسی کا دودھ ہی نہیں پیتا۔

اب جب کہ ان کی بہن نے یہ گفتگو سنی تو اسے موقع ملا اور اس نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسا گھر نہ بتادوں جو اس کی پرورش کا ذمہ دار ہو جائے اور وہ اپنے نفع کے خاطر اس کے خیر خواہ بھی ہوں اور اسے بلا کسی تکلیف کے پرورش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتر کیا بات ہے ہم تو یہی چاہتے ہیں پس وہ انہیں اپنے گھر لے آئیں اور اس طرح ہم نے انہیں ان کی ماں کے پاس لوٹا دیا۔ تا کہ اس کی آنکھ کی ٹھنڈک رہے۔ اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تا کہ وہ جان لے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے بچپن میں تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا یہ انتظام کیا۔

اور جب کہ وہ اپنی قوت کو پہنچے اور درست ہو گئے تو ہم نے ان کی غذائے روحانی کا یہ انتظام کیا کہ بذریعہ وحی کے یا بطور الہام کے ہم نے انہیں حکمت و علم عطا کیا کیونکہ وہ نیکوکار تھے اور ہم نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اور ایک روز یہ واقعہ ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اہل شہر کی بے خبری کے وقت شہر میں آئے یہ بے خبری کی حالت میں آنا یا تو محض اتفاقی تھا یا اس وجہ سے تھا کہ فرعون اور اس کی جماعت کو ان کے خیالات کا علم ہو گیا تھا اور اسلئے وہ ان کے دشمن ہو گئے تھے۔ اور یہ ان سے

Marfat.com

روپوش رہتے تھے۔اب جب کہ وہ شہر میں آئے تو انہوں نے اس میں دو شخصوں کو لڑتے پایا۔ایک تو ان کی جماعت کا تھا۔اور دوسرا ان کے دشمنوں میں کا۔اس پر اس شخص نے جوان کے گروہ کا تھا اس شخص کے مقابلہ میں جوان کے دشمنوں میں کا تھا ان سے فریاد کی۔اس پر انہوں نے اس کے گھونسہ مارا تو اس کا فیصلہ کر دیا اور وہ مر گیا یہ دیکھ کر ان کو ندامت ہوئی اور کہا کہ یہ شیطان کا کام تھا کہ اس نے مجھ سے گھونسہ لگوایا۔اور وہ بھی اتنی زور سے کہ وہ مر گیا واقعی وہ کھلا غلطی میں ڈالنے والا دشمن ہے۔

اب انہوں نے حق تعالیٰ سے معذرت کی اور کہا کہ اے اللہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔آپ مجھے معاف کر دیجئے۔جس پر حق تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا۔واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم والا ہے۔اب انہوں نے یہ بھی کہا کہ اے میرے پروردگار آپ کے مجھ پر انعام کے سبب جس کا مقتضا اطاعت ہے۔اب میں مجرموں کا پشت پناہ نہ ہوں گا جیسا کہ اس مرتبہ مجھ سے غلطی سے ایسا ہو گیا ہے

اب موسیٰ علیہ السلام بوجہ قتل قبطی کے شہر میں خوف زدہ ہو گئے کہ ہر وقت گرفتاری کے منتظر تھے اور خیال کرتے تھے کہ اب فرعون کے آدمی پکڑنے آتے ہوں گے،اب آتے ہوں گے۔اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ہی شخص جس نے ان سے کل مدد چاہی تھی آج پھر ان کو مدد کے لئے پکارتا ہے یہ حالت دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو کھلا ہوا بدراہ ہے کہ ہر روز لوگوں سے الجھتا ہے۔یہ کہہ کر چاہا کہ قبطی کو پکڑیں پس جب کہ انہوں نے اس شخص کو پکڑنا چاہا جو کہ ان دونوں یعنی مستغیث اور موسیٰ کا دشمن تھا۔تو اس مستغیث نے سمجھا کہ وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔اس پر اس نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی یوں ہی مارنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو صرف اس ملک میں اپنا زور جمانا چاہتا ہے اور تو اہل اصلاح میں نہیں ہونا چاہتا اس طرح کل کے قتل کا راز فاش ہو گیا۔اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ قبطی کے قاتل موسیٰ ہیں۔اب موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازشیں ہونے لگیں۔

اور شہر کے کنارہ سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔اس نے کہا کہ اے موسیٰ ارباب حکومت تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں تا کہ تمہیں مار ڈالیں لہذا تم یہاں سے کسی طرف کو نکل جاؤ۔میں یقیناً تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں اور اس لئے میں نے تمہاری خیر خواہی کی بنا پر تم کو مطلع کر دیا ہے اور اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔پس تم اس میں تساہل نہ کرنا اب موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ایسی حالت میں نکلے کہ وہ خوف زدہ تھے جن کو ہر وقت گرفتاری کا کھٹکا لگا ہوا تھا۔اب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے ان ستم پیشہ لوگوں کے پنجہ سے بچائیے جو کہ ابتدا سے ناحق میرے خون کے پیاسے ہیں اور اب تک جو میں بچا رہا وہ صرف آپ کے تصرف و تائید سے۔ورنہ یہ لوگ مجھے کبھی کا مار چکے ہوتے۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب پر رحم و کرم فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

29/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 210

سورۂ قصص آیت نمبر 22 تا 42 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى
رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ
وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ ؗ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى
الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ
يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ
الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ

Marfat.com

الْاَمِیْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ
عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ
وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى
مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًاۚ
قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ
شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٠﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَؕ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ
وَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ
تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا

Marfat.com

فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالَ
مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ
فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ
یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ
مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ
فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾
فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى
النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ
الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب اس نے مدین کا رخ کیا تو اس نے کہا امید ہے کہ میرا رب مجھ کو سیدھا راستہ دکھادے ہ اور جب وہ مدین کے پانی پر پہنچا تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور ان سے الگ ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریوں کو روکے ہوئے کھڑی ہیں موسیٰ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا ماجرا ہے انھوں نے کہا ہم پانی نہیں پلاتی جب تک چرواہے اپنی بکریاں ہٹا نہ لیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے ہ تو اس نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا پھر سائے کی طرف ہٹ گیا پھر کہا کہ اے میرے رب تو جو چیز میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں ہ پھر ان دونوں میں سے ایک آئی شرم سے چلتی ہوئی اس نے کہا کہ میرا باپ آپ کو بلا رہا ہے کہ آپ نے ہماری خاطر جو پانی پلایا اس کا بدلہ آپ کو دے پھر جب وہ اس کے پاس آیا اور اس سے سارا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالموں سے نجات پائی ہ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے باپ اس کو ملازم رکھ لیجیے بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں وہی ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو ہ اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے ہے اور میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا انشاء اللہ تم مجھ کو بھلا آدمی پاؤ گے ہ موسیٰ نے کہا کہ یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہے ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کروں تو مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا اور اللہ ہمارے قول و اقرار پر گواہ ہے ہ پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کی اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ روانہ ہوا تو اس نے طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے کوئی خبر لے آؤں یا آگ کا انگارہ تاکہ تم تاپو ہ پھر جب وہ وہاں پہنچا تو وادی کے داہنے کنارے سے برکت والے خطہ میں درخت سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ میں اللہ ہوں سارے جہان کا مالک ہ اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو جب اس نے اس کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور اس نے مڑ کر نہ دیکھا اے موسیٰ آگے آؤ اور نہ ڈرو تم بالکل محفوظ ہو ہ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو وہ چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی مرض کے اور خوف کے واسطے اپنا بازو اپنی طرف ملالو پس یہ تمہارے رب کی طرف سے دو سندیں ہیں فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس جانے کے لئے بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں ہ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کیا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ہ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہے زبان میں پس تو اس کو میرے ساتھ مددگار کی حیثیت سے بھیج کہ وہ میری تائید کرے میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ مجھے جھٹلادیں گے ہ فرمایا کہ ہم تمہارے بھائی کے ذریعہ تمہارے بازو کو مضبوط کر دیں گے اور ہم تم دونوں کو غلبہ دیں گے تو وہ تم لوگوں تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کے ساتھ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے ہی غالب رہیں گے ہ پھر جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری واضح نشانیوں کے ساتھ پہنچا انھوں نے کہا کہ یہ محض گھڑا ہوا جادو ہے اور یہ بات ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں نہیں سنی ہ اور موسیٰ نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اسکی طرف سے ہدایت لے کے آیا ہے اور جس کو آخرت کا گھر ملے گا بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ہ اور فرعون نے کہا کہ اے درباروالو میں تمہارے لئے اپنے سوا کسی معبود کو نہیں جانتا تو اے ہامان میرے لئے مٹی کو آگ دے پھر میرے لئے ایک اونچی عمارت بنا تاکہ میں موسیٰ کے

Marfat.com

رب کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو اس کو ایک جھوٹا آدمی سمجھتا ہوں ٥ اور اس نے اور اس کی فوجوں نے زمین میں ناحق گھمنڈ کیا اور انہوں نے سمجھا کہ ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا نہیں ہے ٥ تو ہم نے اس کو اور اس کی فوجوں کو پکڑا پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا تو دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا ٥ اور ہم نے ان کو سردار بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کو مدد نہیں ملے گی ٥ اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے ٥

تشریح: موسیٰ علیہ السلام شہر سے نکل کر مدین کی جانب روانہ ہوئے جبکہ انہوں نے مدین کا رخ کیا تو کہا کہ کیا بعید ہے جو حق تعالیٰ کسی سیدھے راستہ پر لے چلے۔ اور راہ میں مجھے بھٹکنا نہ پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب کہ وہ مدین کے پانی پر پہنچے تو اس پر انہوں نے لوگوں کے ایک گروہ کو اپنے جانوروں کو پانی پلاتے پایا اور ان کے ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی سے ہٹاتی ہیں۔ انہوں نے کہا تمہارا کیا حال ہے کہ اور تو پلاتے ہیں اور تم ہٹاتی ہو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہ پلائیں گے جب تک یہ چرواہے اپنے جانوروں کو نہ لے جائیں کیونکہ یہ غیر محرم ہیں۔ اور ہم کو ان کے ساتھ اختلاط سے شرم آتی ہے اور ہمارے باپ بہت بڈھے ہیں جو کہ کاروبار نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں کو یہ کام کرنا پڑتا ہے اس پر موسیٰ علیہ السلام کو ان پر ترس آیا اور انہوں نے ان کی خاطر پانی پلایا اس کے بعد وہ سایہ میں جا بیٹھے اور کہا کہ اے میرے پرودگار آپ جو نعمت بھی مجھے بھیج دیں میں اس کا محتاج ہوں ادھر تو یہ ہوا، ادھر وہ عورتیں اپنے گھر گئیں اور اپنے باپ سے سارا قصہ کہا۔ اس پر ان کے باپ نے کہا کہ اچھا اس شخص کو ہمارے پاس بلا لاؤ۔

اب ان میں سے ایک عورت شرم کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔ اس نے آکر کہا کہ میرے باپ آپ کو اس غرض سے بلاتے ہیں کہ آپ کو اس کا معاوضہ دیں۔ جو آپ نے ہمارے خاطر پانی پلایا ہے۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ہو لئے۔ اب جب کہ وہ ان کے پاس آئے اور آپس میں گفتگو ہوئی اور انہوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اب تم کچھ مت ڈرو تم ان ظالم لوگوں کے بیچ گئے ہو اور یہاں ان کا تم پر کچھ قابو نہیں چل سکتا۔ جب ان عورتوں نے ان کی گفتگو سنی اور سمجھا کہ یہ ایک دیندار آدمی ہیں اور معاش کی ان کو ضرورت ہے تو ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ابا آپ انہیں نوکر رکھ لیجئے۔ جن کو آپ نوکر رکھیں ان میں بہتر وہ ہے جو مضبوط بھی ہو اور پورے طور پر خدمت مفوضہ کو انجام دے سکے اور امانت دار بھی ہو کہ قصداً خدمت میں کوتاہی نہ کرے اور ان میں دونوں باتیں موجود ہیں۔ اس لئے یہ بہتر نوکر ہوں گے۔

انہوں نے لڑکی کی یہ بات سن کر کہا کہ میں اپنی ان دو لڑکیوں میں سے ایک کی تم سے اس شرط پر شادی کرتا ہوں کہ تم آٹھ برس میری نوکری کرو۔ اگر تم دس برس پورے کر دو تو یہ تمہاری طرف سے احسان ہوگا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اس پر بھروسہ کرو انشاء اللہ تم مجھے معقول آدمی پاؤ گے اور میری طرف سے کوئی بدمعاملگی نہ دیکھو گے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان طے ہو چکی۔ اب جونسی میعاد میں پوری کر دوں اس کا مجھے اختیار ہے۔ اور مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا۔ اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں ان پر خدا شاہد ہے اس لئے نہ میں اپنی بات سے پھروں گا اور نہ آپ کو پھرنا چاہئے۔ الغرض یہ امر طے ہو گیا۔ اور شرط کے موافق موسیٰ علیہ السلام برابر نوکری کرتے رہے۔

جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے میعاد مقرر پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہوئے تو ایک مقام پر پہنچ کر انہوں نے طور کی

Marfat.com

جانب سے ایک آگ محسوس کی۔ اب انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ ممکن ہے کہ میں تمہارے پاس کوئی خبر یا آگ کی چنگاری لاؤں۔ کیا بعید ہے کہ تم اس سے آگ جلا کر تاپ لو چنانچہ وہ یہ کہہ کر آگ کی جانب روانہ ہوگئے اب جب کہ وہ اس کے پاس آئے تو ان کو اس وادی کے دائیں کنارہ سے جو کہ ایک متبرک زمین میں واقع تھی۔ ایک درخت سے یہ آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں خدائے رب العالمین ہوں یہ آواز درخت کی نہ تھی بلکہ حق تعالیٰ کی تھی اور یہ آواز دی گئی کہ تم اپنی لاٹھی ہاتھ سے چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے لاٹھی ہاتھ سے چھوڑ دی اور وہ سانپ بن گئی پس جب کہ انہوں نے اسے یوں لہراتے دیکھا جیسے کہ سچ مچ کا پتلا سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حالت دیکھ کر ہم نے کہا کہ اے موسیٰ آگے آؤ۔ اور ڈرو مت۔ تمہیں کوئی خطرہ نہیں جب وہ واپس آئے تو ان سے کہا کہ اچھا اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بلا کسی مرض کے سفید نکلے گا۔ اور یہ جو خوف تمہیں لاحق ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اس خوف کے سبب سے تم اپنا بازو اپنے سے لگالو اس سے یہ خوف جاتا رہے گا کیونکہ ہم نے اس میں یہ خاصیت رکھی ہے پس یہ دو حجتیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے ارباب حکومت کی طرف تمہاری رسالت پر ہیں کیونکہ وہ نافرمان ہیں اور بذریعہ رسالت کے ان پر حجت قائم کرنا مقصود ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے ان کا ایک آدمی مار ڈالا تھا اور اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ایک بات تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میرا بھائی ہارون علیہ السلام مجھ سے زیادہ صاف بولتا ہے۔ پس آپ اسے بھی میرے ساتھ مددگار کی حیثیت سے بھیجئے کہ وہ میری تصدیق کرے۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہارا بازو تمہارے بھائی سے قوی کریں گے۔ اور تمہیں دونوں کو رعب دیں گے جس سے وہ تمہیں دور سے تو ڈرائیں دھمکائیں گے مگر تم تک نہ پہنچ سکیں گے الغرض ہماری آیات کی بدولت تم دونوں اور جو تمہارا اتباع کریں گے۔ وہی غالب ہوں گے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس پہنچے اور اسے احکام خداوندی سنائے پس جبکہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس ایسی حالت میں ہمارے احکام لے کر آئے کہ وہ بالکل صاف تھے جن میں شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہ تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک گھڑا ہوا منتر ہے جو کہ جاہلوں پر پھونکنے کے لئے بنایا گیا ہے اور ہم نے تو یہ بات کبھی اپنے بڑوں میں نہیں سنی۔ اور اس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے۔ جو اس کے پاس سے ہدایت لیکر آیا ہے اور جس کے لئے آخرت کا گھر ہوگا اس لئے تیری تکذیب سے میرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ہاں خود تیرا ضرر ہے کیونکہ جو ظلم پر کمر بستہ رہنے والے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔

اور جب کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے دعوے پر سخت مصر پایا تو فرعون نے کہا کہ اے ارکان دولت تم اس کی باتوں میں نہ آنا میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی معبود نہیں جانتا اچھا جب کہ وہ اس پر مصر ہے کہ میرے سوا کوئی اور معبود ہے۔ اور میں معبود نہیں ہوں تو اے ہامان تم میرے لئے مٹی پر آگ جلاؤ یعنی اینٹوں کا پزاوہ لگاؤ اس کے بعد میرے لئے ایک اونچا محل بناؤ۔ شاید اس ذریعہ سے میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں۔ اور اب تو میں اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں الغرض فرعون نے تکذیب سے کام لیا اور اس نے

Marfat.com

اوراس کی فوجوں نے ملک میں ناحق سر اٹھایا۔اور یہ سمجھ لیا کہ وہ ہماری طرف سے واپس نہ لائے جائیں گے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس پر ہم نے فرعون اوراس کی فوجوں کو عذاب میں پکڑ لیا اور سمندر میں پھینک دیا۔پس تم دیکھو کہ ان ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔اوراس سے بڑھکر یہ کہ ہم نے ان کی بداعمالیوں کے سبب ان کو ایسے سرغنے بنایا جو کہ ان کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں جس کے سبب ان کے مقلدین کا وبال بھی ان کی گردن پر ہوگا اور قیامت میں ان کے پیروؤں کی جانب سے ان کی کوئی مدد نہ کی جاسکے گی اس لئے دوسروں کی پیروی سے ان کو بجز نقصان کے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا اور ایک ضرر ان کا یہ ہوا کہ دنیا میں بھی ہم نے ان کے لئے لعنت لگادی کہ اب جو کوئی ہے انہیں برا ہی کہتا ہے اور اچھا کوئی بھی نہیں کہتا۔حتی کہ ان کے پیرو بھی انہیں اچھا نہیں کہتے اور قیامت کے دن تو وہ بدحال ہی ہوں گے الغرض یہ نتائج تو وہ تھے جو فرعون اوراس کی جماعت کو تکذیب کے بدلے میں ملے۔
جو لوگ دنیا میں خدائے وحدہ لاشریک کی اطاعت نہیں کرتے۔اور نہ ہی اسوہ رسول کو اپنی زندگی کا مقصد جانتے ہیں وہ سمجھ لیں کہ دنیا میں بھی ان پر اللہ کی لعنت رہتی ہے اور آخرت میں بھی وہ لعنت کے حق دار بن جاتے ہیں۔اور خدا کی لعنت جس پر پڑ جائے۔اس کے لئے دنیا و آخرت تنگ کردی جاتی ہے کیا ایسے نافرمان شخص یا قوم کے لئے اس سے بڑا عذاب اور کیا ہوگا۔اللہ رب العزت ہمیں عذاب سے محفوظ رکھے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

30/جولائی درس فیضان القرآن نمبر 211

سورۂ قصص آیت نمبر 43 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾
وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا
كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
عَلَیْهِمُ الْعُمُرُۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا
عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَاۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ
الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ
اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ لَاۤ
اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا
لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ
أُوْتِيَ مِثْلَ مَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ أَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وَقَالُوْآ إِنَّا بِكُلٍّ
كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ أَهْدٰى مِنْهُمَآ
أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ
أَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ أَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَلَقَدْ
وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْآ
اٰمَنَّا بِهٖٓ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾
أُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوْا عَنْهُ
وَقَالُوْا لَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي
الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْآ
إِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ؕ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى إِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

Marfat.com

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا
قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا
مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے اگلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی لوگوں کے لئے بصیرت کا سامان اور ہدایت اور رحمت تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ٥ اور تم پہاڑ کے مغربی جانب موجود نہ تھے جب کہ ہم نے موسیٰ کو احکام دیئے اور نہ تم شاہدین میں شامل تھے ٥ لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں پھر ان پر بہت زمانہ گزر گیا اور تم مدین والوں میں بھی نہ رہتے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں سناتے مگر ہم ہیں پیغمبر بھیجنے والے ٥ اور تم طور کے کنارے نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو پکارا لیکن یہ تمہارے رب کا انعام ہے تا کہ تم ایک ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ٥ اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان کے اعمال کے سبب سے کوئی آفت آئی تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ہم ایمان والوں میں سے ہوتے ٥ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انھوں نے کہا کہ کیوں نہ اس کو ویسا ملا جیسا موسیٰ کو ملا تھا کیا لوگوں نے اس کا انکار نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا انھوں نے کہا کہ دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور انھوں نے کہا کہ ہم دونوں کا انکار کرتے ہیں ٥ کہو کہ تم اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ہدایت کرنے میں ان دونوں سے بہتر ہو میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو پس اگر یہ لوگ تمہارا کہا نہ کر سکیں تو جان لو کہ وہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے علاوہ اپنے رب کی ہدایت کے ٥ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ٥ اور ہم نے ان لوگوں کے لئے پے در پے کلام بھیجا تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ٥ جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں ٥ اور جب وہ ان کو سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہ

Marfat.com

حق ہے ہمارے رب کی طرف سے ہم تو پہلے ہی سے اس کو ماننے والے ہیں ٥ یہ لوگ ہیں کہ ان کا اجر دہرا دیا جائیگا اس پر کہ انھوں نے صبر کیا اور وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ٥ اور جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال تم کو سلام ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے ٥ تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تمھارے ساتھ ہو کر اس ہدایت پر چلنے لگیں تو ہم اپنی زمین سے اچک لئے جائیں گے کیا ہم نے ان کو امن وامان والے حرم میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ اور ہم نے کتنی ہی بستیاں ہلاک کردیں جو اپنے سامان معیشت پر نازاں تھیں پس یہ ہیں ان کی بستیاں جو ان کے بعد آباد نہیں ہوئیں مگر بہت کم اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے ٥ اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جب تک ان کی بڑی بستی میں کسی پیغمبر کو نہ بھیج لے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم ہرگز بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر جب کہ وہاں کے لوگ ظالم ہوں ٥ اور جو چیز بھی تمہیں دی گئی ہے تو وہ بس دنیا کی زندگی کا سامان اور اسکی رونق ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں ٥

تشریح: موسیٰ علیہ السلام کو اطاعت کا جوصلہ ملا وہ یہ تھا کہ ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو ایسی حالت میں کتاب دی کہ اس کے مضامین لوگوں کے لئے بصیرتیں اور ہدایت اور رحمت تھے۔ بدیں توقع کے وہ ان سے نصیحت حاصل کریں گے یہ واقعات ہیں امم ماضیہ کے اور یہ دلیل ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب وحی ہونے کی کیونکہ آپ اس وقت مغربی جانب میں موجود نہ تھے جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو احکام دیئے تھے۔ اور آپ اس زمانہ میں موجود لوگوں میں بھی نہ تھے کہ اپنے ذاتی علم سے یا خود موسیٰ سے سن کر یہ واقعہ بیان کرتے ہوں ہاں ہم نے تم سے پہلے اور موسیٰ کے بعد بہت سی امتیں پیدا کیں۔ جن کی عمریں دراز ہوئیں اور اس لئے تمہارے اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بہت فاصلہ ہو گیا۔ پس یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ نے اس زمانہ کے قریب کے لوگوں سے اس واقعہ کو سنا ہو اگر آپ نے اہل کتاب سے سنا ہوتا تو وہ خود کہتے کہ جناب یہ باتیں تو ہمیں نے آپ کو بتائی ہیں اور جبکہ کسی نے ایسا نہیں کہا تو ایسا احتمال نکالنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے اور اسی طرح آپ اہل مدین میں بھی مقیم نہ تھے کہ اپنے ذاتی علم سے ہمارے بیان کئے ہوئے مضامین ان مشرکین مکہ کو پڑھکر سنا رہے ہو۔ ہاں ہم تم کو ان کی طرف پیغام دے کر بھیجنے والے ہیں اسی لئے آپ ہماری وحی سے ان کو یہ مضامین سنا رہے ہیں اور اسی طرح آپ طور کی جانب بھی موجود نہ تھے جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی تھی کہ اپنے ذاتی علم سے اس کو لوگوں سے بیان کرتے ہو ہاں تم اپنے رب کی ایک رحمت ہو بدیں غرض کہ تم ایسے لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی مصیبت پہنچے۔ اس پر وہ یہ کہیں کہ آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ جس پر ہم آپ کے احکام کا اتباع کرتے اور ان کے ماننے والوں میں سے ہوتے تو ہم تمہیں رسول نہ بناتے۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت ایسا ضرور کہتے اس لئے ہم نے رسول بنایا۔

پس اب جب کہ ان کے پاس ہماری جانب سے امر حق آیا جس کی وہ بصورت نہ آنے کی شکایت کرتے تو اس کے قبول کرنے میں انہوں نے یہ حجت نکالی کہ انہوں نے کہا کہ اس کو ویسی ہی چیز کیوں نہ دی گئی جیسی موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی اچھا تمہاری تصدیق

Marfat.com

نہ کرنے میں تو ان کو یہ عذر ہے اور کیا جو چیز اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی اس کا انہوں نے انکار نہیں کیا ضرور کیا تو وہاں کیا عذر تھا۔ الغرض ان کے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہے۔ بلکہ وہ عناداً ایسی باتیں نکالتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس کتاب کی نسبت جو تم کو دی گئی۔ اور اس کی نسبت جو موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی دونوں کی نسبت یہ کہا کہ یہ دونوں دو منتر ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم کسی کو بھی نہیں مانتے۔ پس آپ ان سے کہئے کہ اگر یہ دونوں دو منتر ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم کسی کو بھی نہیں مانتے۔ پس آپ ان سے کہئے کہ اگر یہ دونوں منتر ہیں تم خود کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان سے زیادہ صحیح رستہ بتانے والی ہو۔ میں اس کی پیروی کروں گا۔ اگر تم واقعی سچے ہو۔ اب اگر وہ آپ کی استدعا کو منظور نہ کریں اور ایسی کوئی کتاب پیش نہ کریں۔ اور یقیناً نہ کرینگے تو آپ جان لیجئے کہ وہ صرف اپنی خواہش کے پیرو ہیں نہ کہ کسی کتاب ہادی کے اور یہ ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو بغیر خدا کی جانب سے ہدایت کے خود اپنی خواہش کا پیرو ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سراسر ظلم پر کمربستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا اس لئے یہ واضح حقیقت ان کی نظر سے مخفی ہے۔ ورنہ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ ایک منصف پر مخفی رہے۔ پس ان کو چاہیے کہ وہ اصرار علی الظلم کو ترک کر دیں۔ تاکہ ان پر یہ حقیقت منکشف ہو کہ خدا کی ہدایت کے مقابلہ میں اتباع ہوئی در حقیقت نری گمراہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے ان کی ہدایت کے لئے بدیں توقع یہ مسلسل گفتگو کی ہے کہ وہ نصیحت حاصل کریں گے اب انہیں اختیار ہے کہ چاہے مانیں یا نہ مانیں۔ جن لوگوں کو ہم نے اس قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جب کہ وہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یقیناً یہ بالکل صحیح اور ہمارے رب کی جانب سے ہے ہم تو اس سے پہلے حق تعالیٰ کے فرماں بردار ہیں چنانچہ ہم اس کے احکام کو پہلے سے مان رہے ہیں۔ پھر اسے کیوں نہ مانیں یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو ان کا معاوضہ دہرا دیا جائے گا۔ بدیں وجہ کہ وہ نبی سابق و لاحق دونوں کے عہد میں ہماری اطاعت پر جمے رہے اور ان کی عادت ہے کہ وہ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب کہ لایعنی بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں۔ اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ بس سلام ہے تمہیں ہم نادانوں سے نہیں الجھتے۔

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کو آپ چاہیں آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے۔ ہاں خدا جسے چاہے اسے ہدایت کرتا ہے کیونکہ اگر آپ کے قبضہ میں ہدایت ہوتی ہے تو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مشرکین مہتدی ہوتے۔ کیونکہ وہ آپ کی قوم اور آپ کے عزیز و اقارب ہیں۔ اور اس لئے آپ کو ان کی ہدایت کا اہتمام بھی زیادہ ہے۔ مگر واقعہ یہ نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ہدایت آپ کے قبضہ میں نہیں۔ بلکہ خدا کے قبضہ میں ہے اور وہ ان لوگوں سے خوب واقف ہے جو ہدایت پانے والے ہیں اس لئے وہ ان ہی کو ہدایت کرتا ہے پس آپ اس معاملہ کو خدا کے سپرد کیجئے اور مشرکین کی ہدایت کے اہتمام سے اپنے کو پریشان نہ کیجئے۔ اور نہ ان کی ہدایت حاصل نہ کرنے کا رنج کیجئے۔ الغرض مشرکین ہدایت نہیں حاصل کرتے اور اس کے لئے لایعنی عذر کرتے ہیں۔
ایک عذر ان کا یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو ہم کو ہماری اس سرزمین سے نکال دیا جائے گا مگر دوسرے عذروں کی طرح ان کا یہ عذر بھی لایعنی ہے اور وہ جو یہ عذر کرتے ہیں تو کیا ہم نے حرم میں جو ایک باامن جگہ ہے

Marfat.com

جس کی طرف ہر قسم کے پھل ہماری طرف سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کو جگہ نہیں دی تو پھر ان کو اخراج کا اندیشہ کیوں ہے۔ الغرض واقعہ ہے یہ کہ ان کو ایمان لانے میں اخراج کا کچھ اندیشہ نہیں اور ہمارا حرم کو محل امن بنانا اور اس میں رہنے والوں کے لئے سامان معیشت بہم پہنچانا مقتضے ہے اس بات کو کہ وہ ایمان لے آئیں اور خواہ مخواہ حجتیں نہ نکالیں مگر بہت سے لوگ ان باتوں کو نہیں جانتے اور خواہ مخواہ کی حجتیں نکالتے ہیں اور ان سرکشوں کو واضح ہو کہ ہم بہت سی ایسی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جو اپنے سامانِ عیش پر نازاں تھیں۔ چنانچہ یہ ان کے گھر ہیں جو تمہارے سامنے ایسی حالت میں موجود ہیں کہ ان کے بعد آباد ہی نہ ہوئے۔ بجز تھوڑی دیر کے کوئی آتا جاتا وہاں ٹھہر جاتا ہے اور آخر کار ہمیں ان کے مالک ہوئے پس اگر تم بھی اسی حالت پر قائم رہے تو بہت ممکن ہے کہ تمہارا بھی یہی حشر ہو۔

اور اب تک جو ان کو ہلاک نہیں کیا گیا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ آپ کا رب اس وقت تک بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں۔ جب تک کہ وہ ان کے صدر مقام میں ایسا رسول نہ بھیجدے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے۔ اور رسول بھیجنے کے بعد بھی فوراً ہلاک نہیں کرتے بلکہ ہم صرف ایسی حالت میں بستیوں کو ہلاک کرتے ہیں کہ ان کے رہنے والے پورے طور پر ظلم پر کمربستہ ہوں اور وہ کسی حجت سے متاثر ہونے پر آمادہ نہ ہوں اور ہنوز ان مشرکین کی نوبت اس مرتبہ تک نہیں پہنچی۔ اس لئے ان کو ابھی تک ہلاک نہیں کیا گیا۔ یہ تو خطاب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اے مشرکین اب تم سے کہا جاتا ہے کہ تم جو معیشتِ دنیا پر مغرور ہو اور آخرت کو بھولے ہوئے ہو یہ تمہاری غلطی ہے۔ دیکھو جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے یہ صرف دنیوی زندگی کے برتنے کی چیز اور اسی کی زیبائش ہے آخرت میں وہ کچھ بھی کارآمد نہیں۔ پس تم اس پر مغرور نہ ہو اور آخرت کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ جو خدا کے پاس ہے وہ متاع دنیا سے بہتر اور اس سے زیادہ پائیدار ہے سو کیا تم بالکل ہی نہیں سمجھتے کہ یہ کھلی ہوئی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

قرآن مجید کے مخاطب دو طرح سے ہیں اول یہ کہ قرآن کے سب سے پہلے مخاطب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مخاطب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ جب تک قرآن مجید کو اس انداز سے نہ پڑھا جائے کہ آقائے دو جہاں علیہ السلام ہم سے مخاطب ہیں بات صحیح سمجھ میں نہیں آئے گی۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

31/ جولائی درس فیضان القرآن نمبر 212

سورۂ قصص آیت نمبر 61 تا 75 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ز مَا
كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

Marfat.com

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى
وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾
وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ
لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے پھر وہ اس کو پانے والا ہے کیا اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے صرف دنیوی زندگی کا فائدہ دیا ہے پھر قیامت کے دن وہ حاضر کئے جانے والوں میں سے ہے ٥ اور جس دن خدا ان کو پکارے گا پھر کہے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم دعویٰ کرتے تھے ٥ جن پر بات ثابت ہو چکی ہوگی وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب یہ لوگ ہیں

Marfat.com

جنھوں نے ہمیں بہکایا ہم نے ان کو اسی طرح بہکایا جس طرح ہم خود بہکے تھے ہم ان سے برأت کرتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے ۝ اور کہا جائیگا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ تو وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھیں گے کاش وہ ہدایت اختیار کرنے والے ہوتے ۝ اور جس دن خدا ان کو پکارے گا اور فرمائے گا کہ تم نے پیغام پہنچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا ۝ پھر اس دن ان کی تمام باتیں بند ہو جائیں گی تو وہ آپس میں بھی نہیں پوچھ سکیں گے ۝ البتہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا ۝ اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور وہ پسند کرتا ہے جس کو چاہے ان کے ہاتھ میں نہیں ہے پسند کرنا اللہ پاک اور برتر ہے اس سے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں ۝ اور تیرا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ۝ اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے حمد ہے دنیا میں اور آخرت میں اور اسی کے لئے فیصلہ ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۝ کہو کہ بتاؤ اگر اللہ قیامت کے دن تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم لوگ سنتے نہیں ۝ کہو کہ بتاؤ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کیلئے دن کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے رات کو لے آئے جس میں تم سکون حاصل کرتے ہو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ۝ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو ۝ اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا پھر کہے گا کہ کہاں ہیں میرے شریک جن کا تم گمان رکھتے تھے ۝ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے پھر لوگوں سے کہیں گے کہ اپنی دلیل لاؤ تب وہ جان لیں گے کہ حق اللہ کی طرف سے ہے اور وہ باتیں ان سے گم ہو جائیں گی جو وہ گھڑتے تھے ۝

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجرم اور وفادار برابر نہیں ہے بھلا تم سوچو تو سہی کیا وہ شخص جس سے ہم نے ایک اچھا وعدہ کیا ہے جس پر وہ اس کو پانے والا ہے۔ اس جیسا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا چندروزہ کارآمد سامان دیا۔ اس کے بعد وہ قیامت میں مجرمانہ طور پر پیش کئے ہوئے لوگوں میں سے ہوگا پھر تم شخص اول کیوں نہیں بننا چاہتے۔ اور شخص ثانی کیوں بنتے ہو۔ پس یہ تمہاری سخت غلطی ہے۔

اور تم کو واضح ہو کہ جس روز حق تعالیٰ ان مشرکین کو پکارے گا اور کہے گا کہ ہاں صاحبو! وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے تم مدعی تھے ذرا ہمیں بھی تو دکھلاؤ نہ پوچھو کہ اس روز کیا ہوگا جن پر خدا کا فرمودہ ثابت ہو چکا ہے اور وہ حتمی طور پر اپنے اعمال کی بدولت دوزخی قرار دیئے جا چکے ہیں۔ وہ اس روز ان کے خلاف شہادت دیں گے اور ان سے بیزاری ظاہر کریں گے۔ چنانچہ وہ کہیں گے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ ہم نے انہیں یوں ہی گمراہ کیا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے یہ تو ہمارا بیشک قصور ہے لیکن ہم آپ کے سامنے اپنے دعویٰ معبودیت سے بری ہوئے ہیں یہ لوگ ہماری پرستش نہ کرتے تھے پس آپ ہمیں دعویٰ معبودیت کے جرم میں نہ پکڑیئے۔ یہ بیان تو ان کے پیشواؤں کا ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے معبودوں کو بلاؤ۔ اب یہ انہیں پکاریں گے جس پر وہ نہ آئیں گے۔ اور وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کاش یہ لوگ ہدایت یافتہ ہوتے اور اس رسوائی اور مصیبت سے محفوظ رہتے۔

اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا۔ اور اس کے جواب میں اس روز ان پر تمام خبریں مخفی

Marfat.com

ہو جائیں گی اس لئے کوئی جواب نہ دے سکیں گے اور وہ آپس میں پوچھ گچھ بھی نہ سکیں گے کہ دوسرے سے پوچھ کر ہی جواب دیدیں۔ اس روز جوان کی حالت ہوگی وہ تو ظاہر ہی ہے اب رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر سے توبہ کی تھی اور ایمان لے آئے تھے۔ اور اچھے کام کئے تھے۔ سوان کے متعلق امید ہے کہ وہ کامیاب لوگوں میں سے ہوں گے الغرض شرک بہت بری چیز ہے۔ جس میں ابتلاء موجب خسران اور جس سے نجات موجب فلاح ہے اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کا رب ہی جس کو چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس امر کو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے۔ اور ان کو کوئی اختیار نہیں اور ایسی حالت میں جو لوگ شرک کرتے ہیں خدا ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور آپ کا رب ہی ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جس کو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں۔ اور جس کو وہ ظاہر کرتے ہیں اور کسی دوسرے کو یہ بات حاصل نہیں۔ لہذا اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کے لئے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور صرف اسی کی حکومت ہے۔ اور اسی کی طرف تمہیں واپس کیا جائے گا۔
ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو لوگ شرک کرتے ہیں آپ ان سے کہئے کہ تم یہ تو بتاؤ۔ اگر خدا تم پر رات کو دائم کردے تو خدا کے سوا وہ کونسا معبود ہے۔ جو تمہارے پاس دن کی روشنی لے آئے گا تم یہی کہو گے کہ کوئی نہیں تو کیا تم سنتے نہیں کہ باوجود ان دلائل کے تم شرک کر رہے ہو۔ نیز آپ ان سے کہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر دن کو دائم کردے۔ تو خدا کے سوا وہ کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات کو لے آئے۔ جس میں تم آرام کرو اس کا جواب بھی تم یہی دو گے کہ کوئی نہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں کہ ایسی کھلی باتیں تمہیں نظر نہیں آتیں اور تم برابر شرک کر رہے ہو۔ الغرض یہ بیان تھا موانع شرک کا اور مقتضے توحید یہ ہے کہ اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے۔ تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ تمہارے لئے ہرگز زیبا نہیں کہ تم شرک کرو۔
اور یاد رکھو کہ جس روز خدا ان مشرکین کو پکارے گا اور کہے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے تم مدعی تھے۔ اور ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ نکالیں گے جو کہ ان کے شرک پر گواہی دے گا اور یہ گواہ ان کا رسول ہوگا۔ اب ہم ان سے کہیں گے کہ اپنی حجت پیش کرو اور بتلاؤ کہ تم کس دلیل سے ان کو میرے شریک کہتے تھے جس پر انہیں معلوم ہوگا کہ سچی خدا ہی کی بات تھی۔ اور ان کے تمام افتراءات ان سے غائب ہوگئے ہوں گے اس روز نہ پوچھو کہ ان کی کیا حالت ہوگی۔
یہ بات بھی یاد رہے کہ قرآن مجید کا مقصد لوگوں کو توحید اور رسالت کے ایمان میں پختہ کرنا ہے اور پھر یوم آخرت کے متعلق بھی یقین کی حد تک ایمان قائم کرنا مقصود ہے۔ جب ایمان اس حد تک پختہ ہو جائے تو خیال کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان کی سمت درست ہو جائے گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم/اگست درس فیضان القرآن نمبر 213

سورۂ قصص آیت نمبر 76 تا 88 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ
قَوْمِ مُوسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَآ إِنَّ
مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ ق إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا
تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ
اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ
كَمَآ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ط إِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ إِنَّمَآ أُوْتِيْتُهُ عَلٰى عِلْمٍ
عِنْدِيْ ط أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ
الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا ط وَلَا يُسْـَٔلُ
عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ فِيْ زِيْنَتِهِ ط

Marfat.com

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ
اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ
بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا
لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا
يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

Marfat.com

إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ

إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ط لَهُ

الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا پھر وہ ان کے خلاف سرکش ہوگیا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں اٹھانے کے لئے کئی طاقت ور مرد تھک جاتے تھے ٥ جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ مت اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ٥ اور جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں آخرت کے طالب بنو اور دنیا میں اپنے حصے کو نہ بھولو اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے اور زمین میں فساد کے طالب نہ بنو اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ٥ اس نے کہا یہ مال مجھ کو ایک علم کی بناء پر ملا ہے جو میرے پاس ہے کیا اس نے یہ نہیں جانا کہ اللہ اس سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے زیادہ قوت اور جمعیت رکھتی تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہ پوچھے نہیں جاتے ٥ پس وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی پوری آرائش کے ساتھ نکلا جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے انھوں نے کہا کاش ہمیں بھی وہی ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے بیشک وہ بڑی قسمت والا ہے ٥ اور جن لوگوں کو علم ملا تھا انھوں نے کہا تمہارا برا ہو اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ انھیں کو ملتا ہے جو صبر کرنے والے ہیں پھر ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر اس کے لئے کوئی جماعت نہ اٹھی جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی اور وہ نہ خود ہی اپنے آپ کو بچا سکا ٥ اور جو لوگ کل اس کے جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے کہ افسوس بیشک اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا افسوس بیشک انکار کرنے والے فلاح نہیں پائیں گے ٥ یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کو دیں گے جو زمین میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور آخری انجام ڈرنے والوں کے لئے ہے ٥ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر ہے اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو جو لوگ برائی کرتے ہیں ان کو وہی ملے گا جو انھوں نے کیا ٥ بیشک جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے وہ تمہیں ایک اچھے انجام تک پہنچا کر رہے گا کہو کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی ہوئی گمراہی میں ہے ٥ اور تمہیں یہ امید نہ تھی کہ تم پر کتاب اتاری جائے گی مگر تمہارے رب کی مہربانی سے پس تم منکروں کے مددگار نہ بنو ٥ اور وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے روک نہ دیں جب کہ وہ تمہاری طرف اتاری جا چکی ہیں اور تم اپنے رب کی طرف بلاؤ اور مشرکوں میں سے نہ بنو ٥ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوا اس کی ذات کے فیصلہ اسی کے لئے ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥

Marfat.com

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں ہم ایک نافرمان کا قصہ سناتے ہیں۔ جو کہ ان سے مال و دولت میں بہت زیادہ تھا اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک شخص تھا۔ سو اس نے ان پر بے جا زیادتی کی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ ہم نے اسے اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ایک قوی جماعت ان کی کنجیوں کے بوجھ سے نیچے کو جھک جاتی تھی پس وہ اپنی دولت کے زور پر کمزوروں پر زیادتی کرتا تھا اور صرف اپنی قوم ہی پر زیادتی نہ کرتا تھا۔ بلکہ وہ ہمیں بھی خاطر میں نہ لاتا تھا چنانچہ جس وقت اس کی قوم نے اس کا ظالمانہ رویہ دیکھکر اس سے کہا کہ بھائی اتنا نہ اتراؤ۔ حق تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور جو کچھ تمہیں خدا نے دیا ہے تم اس میں پچھلے گھر کو ڈھونڈ و اور اس کے ذریعہ سے آخرت کی بھلائی حاصل کرو اور دنیا سے اپنے حصہ کو نہ بھولو یعنی ایک روز تم کو مرنا ہے۔ جو کہ دنیا سے تمہارا حصہ ہے اس کو یاد رکھو اور لوگوں سے سلوک کرو۔ جیسا کہ خدا نے تم سے کیا ہے۔ اور زمین میں بگاڑ نہ چاہو۔ کیونکہ حق تعالیٰ بگاڑ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ تو اس نے کہا کہ خدا نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے یہ تو مجھے صرف میرے ذاتی علم اور قابلیت کی بناء پر دیا گیا ہے یہ تکبر تھا اس کا ہمارے مقابلہ میں اور اس نے جو ایسا تکبر کیا تو کیا اس نے یہ نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے امم ماضیہ میں سے ان لوگوں کو تباہ کر دیا ہے جو اس سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور جتھے میں بھی وہ ضرور جانتا تھا۔ کیونکہ فرعون کی بربادی ابھی وقوع میں آ چکی ہے۔ پس یہ جان کر اس کا ایسا تکبر کرنا صریح نادانی اور کھلا جرم تھا۔ جس پر وہ سزا کا مستحق تھا اور ہمارے یہاں کا قاعدہ ہے کہ دنیاوی سزا کے لئے مجرمین پر مقدمہ قائم کر کے ان سے ان کے جرائم کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا بلکہ جس وقت جرم حد سزا کو پہنچ جاتا ہے اور اجرائے سزا سے کوئی حکمت مانع نہیں ہوتی۔ تو فوراً بلا اطلاع سزا نافذ کر دی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو مطمئن نہ رہنا چاہئے۔ نہیں معلوم ہم کس وقت اسے سزا دیدیں۔

اب ایک روز وہ قارون اپنے حسب شان ٹھاٹھ سے اپنی قوم کے سامنے نکلا یہ تجمل دیکھ کر جو لوگ دنیا کے خواہاں ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ اے کاش ہمیں بھی ویسا ہی سامان دیا جاتا جیسا کہ قارون کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ فی الحقیقت وہ بہت بڑا نصیبہ ور ہے۔ اور جن کو علم حقیقتِ حال دیا گیا تھا انہوں نے کہا کہ اے تمہارا برا ہو تم کس چیز کی تمنا کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا معاوضہ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں اور اچھے کام کریں قارون کی دولت سے کہیں بہتر ہے۔ اور وہ ان ہی کو دیا جائے گا جو حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مشقتوں پر صبر کرتے ہیں پس تم اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کی تمنا کیوں کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کہ ہم نے اس کا یہ تکبر دیکھا تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور اس کے پاس کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو خدا کے سوا اس کی مدد کر سکتی۔ اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتا تھا اور اس لئے وہ زمین میں دھنسنے کے لئے مجبور تھا اور اس کی یہ حالت دیکھکر وہ لوگ جو کل اس کی جگہ کی آرزو کرتے تھے۔ اب خود کہہ رہے ہیں۔ ارے یقینی بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے اسے تنگ کرتا ہے اور یہ کوئی مقبولیت عند اللہ کی دلیل نہیں اور یہ خدا کا انعام ہے کہ اس نے ہمیں ایسے خطرہ کی چیز سے محفوظ رکھا ورنہ اگر خدا نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا اور ہم کو بھی یہ خطرہ کی چیز دیدیتا تو ہم بھی وہی کرتے جو قارون نے کیا اور وہ اس بنا پر ہم کو دھنسا دیتا۔ ارے یقینی بات ہے کہ کافر فلاح نہیں پاتے۔

Marfat.com

اس قصہ میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑی عبرت ہے جو کفار کے جاہ و مال پر رشک کرتے ہیں۔ اور ان کو ترقی یافتہ اقوام کہکر ہر وقت ترقی کی دھن میں رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس طرف مائل کرتے ہیں۔ اور جو ان کے ساتھ موافقت نہیں کرتے ان کو پست خیال وغیرہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس قصہ میں حق تعالیٰ نے قارون کی ترقی پر رشک کرنے والوں کو طالبِ دنیا قرار دیا ہے۔ اور ان کے مخالفین کو اہل علم۔ اور دوسری بات قابل عبرت یہ ہے کہ قارون کے جاہ و مال پر رشک کرنے والوں کو اس کا انجام دیکھ کر اپنی غلطی پر تنبہ ہو گیا۔ لیکن ہمارے طالبانِ ترقی کو کسی طرح تنبہ نہیں ہوتا۔

تیسری بات قابل عبرت یہ ہے کہ جن لوگوں نے قارون پر رشک کیا تھا انہوں نے محض دنیاوی حیثیت سے کہا تھا اور اس کی حالت کو مطلوب شرعی نہیں بنایا تھا۔ اور ہمارے طالبانِ ترقی اس ترقی کو نہ صرف مطلوب شرعی بلکہ اس کو اسلام کا مقصود اصلی قرار دیتے ہیں۔ جو خدا پر کھلا ہوا افتراء ہے۔

قارون پر رشک کرنے والوں نے کہا تھا کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ اب حق تعالیٰ اس کی تائید کے لئے فرماتے ہیں۔ کہ واقعی کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے قرار دیتے ہیں جو نہ زمین میں بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ بگاڑ چاہتے ہیں اور آخرت ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو خدا سے ڈرتے اور اس کی مخالفت سے پرہیز کرتے ہیں چنانچہ جو کوئی نیکی لائے گا۔ اسے اس سے بہتر معاوضہ ملے گا اور برخلاف ان کے جنہوں نے برے کام کئے ہیں ان کو صرف وہی دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے اس اصول کو پیشِ نظر رکھ کر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی سمجھنا چاہئے کہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے اور جس نے آپ کو اس پر عمل کرنے کا مکلف بنایا ہے وہ آپ کو آخرت کی طرف لوٹانے والا ہے۔ اور یہ سمجھ کر آپ کو عمل بالقرآن میں حتی الامکان کوتاہی نہ کرنی چاہئے۔ اگر کفار آپ کو اس میں کوئی شک وشبہ ڈالنے اور اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کریں تو آپ ان کی باتوں میں نہ آیئے۔ اور ان سے کہہ دیجئے کہ احمقو! تم ہدایت اور گمراہی کو کیا جانو میرا رب اس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے۔ اور اس کو بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔ بس میں خدا کے مقابلہ میں تمہاری نہیں مان سکتا۔

اور یہ ایک واقعہ ہے کہ تمہیں اس کی توقع نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ لیکن وہ تمہارے رب کی جانب سے رحمت کے طور پر تم پر نازل کی گئی۔ اور اس رحمت کا مقتضٰے یہ ہے کہ تم اس کا شکر کرو پس تم کو چاہئے کہ ان کافروں کی موافقت کر کے ان کے معین نہ بنو اور دیکھنا ہم مزید تاکید کے لئے تم کو پھر متنبہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ تمہیں شک میں ڈال کر تم کو خدا کی آیات پر عمل سے روک دیں۔ بعد اس کے کہ وہ تم پر نازل کی جا چکی ہیں اور ان پر عمل لازم ہو گیا ہے اور ان آیات کے موافق لوگوں کو اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہنا۔ اور اس کو ترک کر کے مشرکین میں سے نہ ہونا۔ اور خدا کے سوا کسی اور معبود کو بھی نہ پکارنا کیونکہ یہ تو حقیقۃً مشرک ہونا ہے۔ اور جب مشرکین میں حکماً شامل ہونے کی بھی ممانعت ہے تو مشرک ہونے کی بالا دلی ممانعت ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ بجز اس کے کوئی معبود نہیں کیونکہ ہر چیز فانی ہے بجز اس کی ذات کریم کے یہ دوسری بات ہے کہ خود خدا کسی شئی کو باقی رکھنا چاہے۔ اس لئے وہ فنا نہ ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو فانی ہے۔ وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ بس ثابت ہوا کہ وہی معبود ہے اور اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں نیز حکومت بھی اسی کی ہے نہ کہ کسی اور کی اور یہ بھی دلیل ہے اس بات کی کہ صرف وہی معبود ہے۔ اور یہ جس طرح مثبت توحید ہے۔ یوں ہی مانع شرک بھی ہے۔ کیونکہ اگر ایسی حالت میں تم کسی دوسرے کو معبود بناؤ گے تو وہ تمہیں کیا نفع پہنچا سکتا

Marfat.com

ہے کیونکہ اسے کچھ اختیار نہیں۔ اور خدا بوجہ اپنے کمال اختیار کے ایسی حالت میں تمہیں نقصان پہنچائے گا اس لئے شرک سے بچنا ضروری ہوا اور اسی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی اس لئے بھی شرک سے احتراز واجب ہے کیونکہ جب تم شرک کر کے اس کے سامنے جاؤ گے تو وہ لامحالہ تمہیں سزا دے گا۔ اس لئے بھی شرک سے احتراز ضروری ہے۔

قارون کے واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ دولت اللہ کی طرف سے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اور یاد رکھیں جو لوگ مال جمع کرتے رہتے ہیں اور انہیں گنتے رہتے ہیں کہ کہیں کم نہ ہو جائے۔ اور اس میں سے نہ ہی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، نہ مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور نہ صدقہ وخیرات دیتے ہیں۔ یہ مال ان کے لئے عذاب بنے گا۔ قارون کے واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب وہ مرا تو سارا مال و متاع دنیا میں ہی رہ گیا۔ یاد رکھیں فخر کے لائق دنیاوی مال ومتاع نہیں بلکہ علم وعمل ہے کیونکہ مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے جبکہ علم خود حفاظت کرے گا۔ اللہ رب العزت سب کو علم وعمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 69 اور رکوع کی تعداد 7 ہے کلمات کی تعداد 990 اور حروف کی تعداد 4410 ہے۔اس سورۃ کا نام آیت نمبر 41 سے لیا گیا ہے اس سورۃ میں مکڑی کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام عنکبوت رکھا گیا ہے۔عنکبوت کا معنیٰ ہے مکڑی۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 29 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر **85** ہے۔

آیت نمبر 1 تا 69: عنکبوت مکڑی کا ذکر ہے یعنی اس کا گھر بہت کمزور ہوتا ہے، جو لوگ بتوں پر سہارا کرتے ہیں ان کا سہارا مکڑی کے گھر کی طرح کمزور ہے، والدین اگر شرک کی طرف بلائیں تو ان کی اطاعت نہ کی جائیگی، حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نوسو سال عمر کا ذکر ہے۔نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے دنیا کی زندگی کھیل تماشہ ہے اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، زمین وآسمان کی پیدائش اللہ نے کی ہے قوموں پر عذاب کس طرح نازل ہوتا رہا اس کا ذکر ہے۔بد فعلی کا ذکر ہے، آیات کا انکار کرنے والوں کا انجام۔ایمان والوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کا ذکر ہے۔والدین کی خدمت کا بھی ذکر ہے۔حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر، دنیاوی زندگی کی بے ثباتی اور حقیقت کا واضح الفاظ میں ذکر ہے۔نماز بے حیائی سے روکتی ہے اللہ کے بندوں کے لئے زمین وسیع ہے اس کی عبادت کا بھی بیان ہے زمین وآسمان سورج چاند کی تخلیق کس نے کی تو کہیں گے کہ اللہ نے تو پھر یہ ایمان کیوں نہیں لاتے کا بیان ہے انبیاء کی زندگی کا بیان۔رزق کی تنگی اور کشادگی کا ذکر ہے۔اور جو لوگ ہماری راہ میں محنت کرتے ہیں ان کے لئے راستے ضرور کھول دیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

2راگست درس فیضان القرآن نمبر 214

سورۂ عنکبوت آیت نمبر 1 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ
لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٥﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ
وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا

Marfat.com

نُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (٨)
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ (٩)
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
الْعٰلَمِيْنَ (١٠) وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ (١١)
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ
خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ (١٢) وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ
وَلَيُسْـَٔـلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (١٣) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ
الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ (١٤) فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ
اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (١٥) وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (١٦) اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ
وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (١٧) وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ

Marfat.com

كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى
اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾
يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا
أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن
دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ال م ۰ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محض یہ کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو جانچا نہ جائیگا ۰ اور ہم نے ان لوگوں کو جانچا ہے جو ان سے پہلے تھے پس اللہ ان لوگوں کو جان کر رہے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو بھی معلوم کرے گا ۰ کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ جائیں گے بہت برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں ۰ جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے تو اللہ کا وعدہ آنے والا ہے اور وہ سننے والا ہے جاننے والا ہے ۰ اور جو شخص محنت کرے تو وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے بیشک اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے ۰ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیا تو ہم ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے عمل کا بہترین بدلہ دیں گے ۰ اور ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھ کو کوئی علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں بتادوں گا جو کچھ تم کرتے تھے ۰ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے تو ہم ان کو نیک بندوں میں داخل کریں گے ۰ اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں اس کو ستایا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے ستانے کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتا ہے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے کوئی مدد آجائے تو وہ کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ اس سے اچھی طرح باخبر نہیں جو لوگوں کے دلوں میں ہے ۰ اور اللہ ضرور معلوم کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ ضرور معلوم کرے گا منافقین کو ۰ اور منکر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے راستے پر چلو اور ہم تمہارے گناہوں کو اٹھالیں گے اور وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانیوالے نہیں ہیں بیشک وہ جھوٹے ہیں ۰ اور وہ

Marfat.com

اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ کچھ اور بوجھ بھی اور یہ لوگ جو جھوٹی باتیں بناتے ہیں قیامت کے دن اس کی بابت ان سے پوچھ ہوگی ٥ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے اندر پچاس سال کم ایک ہزار سال رہا پھر ان کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ٥ پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو دنیا والوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا ٥ اور ابراہیم کو جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ٥ تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کو پوجتے ہو اور تم جھوٹی باتیں گھڑتے ہو اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس تم اللہ کے پاس رزق تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ٥ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول پر صاف صاف پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ٥ کیا لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح خلق کو شروع کرتا ہے پھر وہ اس کو دھرائے گا بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ٥ کہو کہ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلق کو شروع کیا پھر وہ اس کو دوبارہ اٹھالے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ وہ جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور جس پر چاہے گا رحم کرے گا اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ اور تم نہ زمین میں عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمہارے لئیے اللہ کے سوا کوئی کارساز ۔ اور نہ کوئی مددگار

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ صرف اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ یہ کہہ لیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا جس سے کہ ان کا کھرا پن اور کھوٹ ظاہر ہو۔ یہ خیال ان کا محض غلط ہے۔ اور یہ برتاؤ ان کے ساتھ کچھ نیا نہیں بلکہ ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ عملی طور پر ان لوگوں کو بھی ضرور جانے گا جنہوں نے سچ کہا۔ اور ان کو بھی ضرور جانے گا جو اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔

کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے اور ہمارا ان پر قابو نہ ہو سکے گا۔ سو ان کا خیال ہی محض غلط ہے۔ اور وہ نہایت برا فیصلہ کرتے ہیں الغرض ان دو گروہوں کا خیال غلط ہے اور نہ صرف دعوی ایمان پر چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ اور نہ برے کام کرنے والے خدا کے قابو سے نکل سکتے ہیں۔ اب جو کوئی خدا سے ملنے کی توقع رکھتا ہے جیسے وہ لوگ جو مدعی ایمان ہیں تو اس کو چاہئے کہ وہ کفار کی ایذاؤں پر صبر کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مقررہ میعاد ضرور آنے والی ہے۔ جس پر ان کی مصیبت کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ کامیاب ہوگا۔ خواہ یوں کہ یہ شخص مر جائے۔ اور اس طرح کفار کی تکالیف سے چھوٹ کر آرام و آسائش ہو جائے یا کفار کی شوکت توڑ دی جائے اور یوں اس کی تکلیف کا خاتمہ ہو جائے اور یہ ضرور ہے کہ اس کو ایسا کرنے میں تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ لیکن اس تکلیف میں خود اسی کا فائدہ ہے۔ خدا کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جو کوئی تکلیف اٹھاتا ہے۔ وہ اپنے لئے اٹھاتا ہے نہ کہ خدا کے لئے کیونکہ حق تعالیٰ تمام جہان سے بے نیاز ہے اور اسے کسی کی کسی بات کی ضرورت نہیں۔

اور جو لوگ صحیح طور پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں جن میں کفار کی تکالیف پر صبر بھی داخل ہے تو ان کا فائدہ یہ ہے کہ ہم ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے کاموں بہتر معاوضہ دیں گے۔

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے متعلق حسن سلوک کی ہدایت کی ہے اور اس کی بھی کہ اگر وہ تجھ سے اس کی کوشش کریں کہ خدا کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کے متعلق تجھے شریک ہونے کا علم نہیں ہے۔ تو تو ان کا کہنا نہ ماننا پس تمہیں ان دونوں

Marfat.com

برائیوں پر عمل نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ میری ہی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ اور میں تمہیں وہ سب باتیں بتلاؤں گا جو تم کرتے تھے اس میں ان لوگوں کو دھمکی ہے جو اطاعتِ والدین کے حیلہ سے یا بلا اس کے شرک میں گرفتار ہو جائیں اور برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں ان کے لئے یہ وعدہ ہے کہ ہم ضرور انہیں اچھے لوگوں میں شامل کریں گے یہ وعدہ ان ہی کے ساتھ مختص ہے جو صدق دل سے ایمان لائے ہیں۔

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے۔ اب جب کہ ان کو خدا کے معاملہ میں تکلیف دی جاتی ہے۔ تو وہ لوگوں کی تکلیف کو خدا کے عذاب کے مثل قرار دیتے ہیں اور جس طرح خدا کے عذاب کے خوف سے ایمان لائے تھے یوں ہی لوگوں کی تکلیف سے ایمان کو چھوڑ بیٹھتے ہیں اس وقت تو ان کی یہ حالت ہے اور اگر کسی وقت آپ کے رب کی مدد آئے گی جس سے کفار مغلوب ہوں گے تو یہ ضرور یہ کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے اس طرح یہ خدا کے ساتھ دھوکا کرتے ہیں اور کیا اللہ تعالیٰ تمام جہان کے سینوں کے اندر کی باتوں سے بخوبی واقف نہیں تو ان کا دھوکا اس پر کیسے چل جائے گا ہرگز نہیں اور گو حق تعالیٰ کو ذاتی طور پر مومنین کے ایمان اور منافقین کے نفاق کا علم ہے۔ لیکن وہ اسی پر اکتفا نہ کرے گا بلکہ حق تعالیٰ ان کو عملی طور پر ضرور جانے گا۔ جو منافقین ہیں۔

اس جگہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جن لوگوں کو اس جگہ منافق قرار دیا گیا ہے۔ وہ حقیقی منافق نہ تھے۔ بلکہ حکمی منافق تھے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ حقیقی منافق وہ ہے جو دل میں بالکل تصدیق نہ رکھتا ہو اور اپنے کو مومن ظاہر کرتا ہو۔ اور اس کا منشاء چند چیزیں ہیں۔ ایک جلبِ منفعت دوسرا دفع مضرت اور تیسرا مخبری و جاسوسی۔ سو ان لوگوں میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تھی۔ کیونکہ مکہ میں مسلمانوں کی حالت ایسی نہ تھی۔ جس سے کسی کو ان سے مضرت کا اندیشہ یا نفع کی توقع ہوتی۔ ہاں احتمال مخبری و جاسوسی ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کفار کے جاسوس ہوتے تو کفار ان کو ایذاء کیوں دیتے بلکہ اس سے پہلی دونوں قسموں کا انتفاء بھی ظاہر ہے کیونکہ اگر یہ لوگ دل سے نہ مسلمان ہوتے بلکہ کسی مصلحت سے ہوتے تو وہ کفار سے وہی کہتے جو منافقین مدینہ کہتے تھے یعنی انا معکم انما نحن مستھزؤن۔ اور اس صورت میں وہ ان کو ایذا نہیں دے سکتے تھے۔ پس یہ اس قسم کے منافق تھے کہ دل میں تصدیق بھی کرتے تھے اور اظہار ایمان بھی بلا کسی دنیوی مصلحت کے کرتے تھے۔ لیکن اپنی کمزوری کی وجہ سے کفار کی ایذاء کا تحمل نہ کر سکتے تھے۔ اور عملاً ان کے ساتھ ہو جاتے تھے مگر اس وقت تک پس یہ لوگ مصدق قلباً و مکذب فعلاً تھے۔ اس لئے ان کو منافق کہا گیا ہے اور یہ نفاق حکمی ہے۔

اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض زبانی مومن تھے۔ اور دل میں ان کے ایمان نہ تھا۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دل میں ایمان اس درجہ راسخ نہ تھا کہ وہ تحمل مشاق کو ان پر سہل کر دیتا۔ اور اس وقت یہ بھی ایمان ایمان سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا تمہارے دلوں کی حالت جانتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ تمہارے دلوں میں وہ ایمان نہیں جس کو ہمارے یہاں ایمان سمجھا جاتا ہے۔ یعنی وہ ایمان جو تحمل مشاق کو تم پر سہل کر دے پس اب اشکال نہ رہا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ مکہ میں منافق نہ تھے۔ بلکہ مدینہ میں تھے۔

الحاصل ایمان و کفر کی چند صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ آدمی قلباً و فعلاً ہر طرح مومن ہو۔ دوم یہ کہ قلباً و عملاً ہر طرح کافر ہو۔ سوم یہ کہ قلباً

Marfat.com

کافر وعملاً کسی دنیاوی مصلحت سے مومن ہو۔ چہارم یہ کہ قلباً مومن ومصدق ہو اور فعلاً کسی مصلحت سے جیسے دفع ایذاء کفار کافر ومکذب ہو۔ اول مومن خالص ہے۔ اور دوسرا کافر خالص اور تیسرا منافق خالص۔ اور چوتھے میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر وہ اظہار کفر میں ماذون من الشرع ہے۔ تو مومن۔ اور اگر ماذون من الشرع نہیں ہے تو کافر اور منافق۔ مگر اس کا نفاق خالص نہیں۔ کیونکہ وہ قلباً مصدق اور مومن ہے گو اس کے کفر عملی کی وجہ سے جو کہ بلا اذن شارع ہے اس کا وہ ایمان وتصدیق عنداللہ مقبول نہیں پس یہ لوگ اس قسم کے منافق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی حالت بیان کی تھی۔ اب خالص کافروں کی حالت بیان فرماتے ہیں۔ کہ جو خالص کافر ہیں وہ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری راہ پر ہو جاؤ۔ اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں حالانکہ وہ ان کے کچھ بھی گناہ اٹھانے والے نہیں بلکہ خود اپنے گناہوں کی نسبت یہ چاہیں گے کہ کوئی دوسرا اٹھالے لہذا وہ اس بیان میں بالکل جھوٹے ہیں اور وہ ان کرتوتوں کی بدولت خود اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ یعنی ان لوگوں کے بوجھ جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے اور ان سے ان باتوں کے متعلق باز پرس ہوگی۔ جو وہ اپنی طرف سے تراشا کرتے تھے جیسے شرک وغیرہ۔

فرمایا کہ زمان گذشتہ کے کافروں کے حالات یہ ہیں کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ جس پر وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے اور برابر ان کو نصیحت کرتے رہے لیکن ان کی قوم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور برابر سرکشی بڑھتی رہی اب انہیں طوفان نے ایسی حالت میں آدبایا کہ وہ ظالم تھے۔ اب ہم نے نوح علیہ السلام اور اہل کشتی کو بچالیا اور ان ظالموں کو ڈبو دیا اور ہم نے اس واقعہ کو جہان بھر کے لئے ایک دلیل بنادیا جس سے وہ حسن ایمان اور قبح کفر پر صحیح استدلال کر سکتے اور ایمان کا نتیجہ اور کفر کا مآل بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی ان کی قوم کی طرف بھیجا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا کی پرستش کرو۔ اور اس سے ڈرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم علم رکھتے ہو۔ تم لوگ خدا کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پرستش کرتے ہو اور ایک نرالی بات تراشتے ہو یہ بہت نامعقول بات ہے کیونکہ جن کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو وہ تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس تم خدا کے یہاں روزی ڈھونڈو۔ اور اس کی پرستش کرو۔ اور اس کا شکر کرو کیونکہ تمہیں اسی کے پاس جانا ہے پس تم غیر کی پرستش کر کے اس کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤ گے۔ اور ایسی حالت میں تم کو اس سے کسی قسم کے سلوک کی توقع ہو سکتی ہے۔ اس پر انہوں نے مضمون بعث کی تکذیب کی۔ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اب اگر تم مضمون رجوع الی اللہ کی تکذیب کرو جیسا کہ واقعہ ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ تم سے پہلے اور جماعتوں نے بھی تکذیب کی ہے پس جو نتیجہ ان کو ملا وہی تم کو ملے گا اور پیغمبر کے ذمہ تو صرف صاف صاف پیغام دینا ہے اور اس سے زیادہ وہ اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ سو جس طرح پہلے پیغمبر اپنے فرائض ادا کر چکے تھے میں بھی اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اب تم جانو تمہارا کام جانے۔ یہاں تک وعظ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کے سامنے۔

اب اللہ تعالیٰ ان کی قوم کی تکذیب بعث کو رد فرماتے ہیں کہ ان کی قوم نے مضمونِ بعث کی تکذیب کی اور انہوں نے جو اس کی تکذیب کی تو کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ حق تعالیٰ پہلی مرتبہ کیونکر پیدا کرتا ہے یوں ہی اس کے بعد اسے دوہرا بھی دے گا کیونکہ یقیناً وہ دہرانا حق تعالیٰ کے لئے بہت سہل ہے اگر کچھ دقت ہو سکتی تھی تو ابتداء خلق میں ہو سکتی تھی۔ لیکن جب یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں

Marfat.com

کہ ابتدائے خلق میں خدا کے لئے کوئی دشواری نہیں تو اس کے اعادہ میں تو بالاولیٰ نہ ہوگی۔ یہاں تک قوم ابراہیم علیہ السلام پر رد فرما کر مشرکین عرب پر احتجاج فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی منکر بعث قوم سے کہئے کہ تم زمین میں چلو پھرو۔ اور مصنوعات الٰہیہ کو دیکھو اور عجائب قدرت کا مشاہدہ کرو پھر دیکھو کہ حق تعالیٰ نے ابتدائے تخلیق کیونکر کی پس جس طرح اس نے ابتدائے تخلیق کی یوں ہی اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوسری دفعہ پیدا کردے گا کیونکہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس لئے نہ اسے ابتداء خلق دشوار نہ اعادہ خلق اور وہ اسی کی کمال قدرت کی بنا پر جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا جس پر وہ حسب منشا تمہارے ساتھ معاملہ کرے گا خواہ تمہیں سزا دے یا رحم کرے اور نہ تم زمین میں بھاگ کر کہیں اسے اپنے اوپر قابو پانے سے عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں پہنچ کر اور نہ تمہارا خدا کے سوا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار جو تم کو اس کے قبضہ سے چھڑا لے اور سزا سے بچالے۔

اس درس میں خصوصی نکتہ یہ ہے۔ کہ اللہ سے ملاقات کی جو شخص امید رکھتا ہے۔ وہ سمجھ لے کہ ضرور ملاقات کرے گا۔ اور جس شخص کے دل میں اللہ رب العزت سے ملاقات کی امید نہ ہے۔ وہ بڑا ہی بدبخت ہے۔ کسی شخص نے کیا خوب کہا: کہ محشر کے میدان میں اللہ سے قرب جنت ہے۔ اور اللہ رب العزت سے دوری جہنم ہے۔ اور یاد رکھیں جو شخص محنت کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے کرتا ہے، اور وہ خود ہی کامیاب ہوگا۔ لہذا ملاقات خداوندی کے ہر وقت متمنی رہو۔ اور ایسی تمنائیں کامیابی کی طرف لے جائیں گی۔ اور خدا کا محبوب بنادے گی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

3 اگست درس فیضان القرآن نمبر 215

سورہ عنکبوت آیت نمبر 23 تا 44 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ
اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ
بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى
رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

Marfat.com

اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾
وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ
الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا
بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ
انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ
اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ
اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٘ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ
بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫
اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ
بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

Marfat.com

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾
وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا
بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ
مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ
الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا تو وہی میری رحمت سے محروم ہوئے اور اس کے لئے دردناک عذاب

Marfat.com

ہے ٥ پھر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انھوں نے کہا کہ اس کو قتل کر دو یا اس کو جلا دو تو اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا
بیشک اس کے اندر نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ٥ اور اس نے کہا کہ تم نے اللہ کے سوا جو بت بنائے ہیں بس وہ
تمہارے دنیا کے تعلقات کی وجہ سے ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک دوسرے کا انکار کر دے گا اور ایک دوسرے پر لعنت
کرے گا اور آگ تمہارا ٹھکانا ہوگی اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا ٥ پھر لوط نے اس کو مانا اور کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا
ہوں بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور ہم نے عطا کئے اس کو اسحاق اور یعقوب اور اس کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ
دی اور ہم نے دنیا میں اس کو اجر عطا کیا اور آخرت میں یقیناً وہ صالحین میں سے ہوگا ٥ اور لوط کو جب کہ اس کی قوم سے کہا کہ تم ایسی
بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا ٥ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور راہ مارتے ہو
اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو پس اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اس نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے اوپر اللہ کا
عذاب لاؤ ٥ لوط نے کہا کہ اے میرے رب مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما ٥ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے
پاس بشارت لے کر پہنچے انھوں نے کہا کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بیشک اس کے لوگ سخت ظالم ہیں ٥
ابراہیم نے کہا کہ اس میں تو لوط بھی ہے انھوں نے کہا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہاں کون ہے ہم اس کو اور اس کے گھر والوں کو
بچالیں گے مگر اس کی بیوی کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی ٥ پھر جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے تو وہ پریشان
ہوا اور دل تنگ ہوا اور انھوں نے کہا کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے مگر تمہاری بیوی کہ وہ پیچھے رہ
جانے والوں میں سے ہوگی ٥ ہم اس بستی کے باشندوں پر ایک آسمانی عذاب ان کی بدکاریوں کی سزا میں نازل کرنے والے ہیں ٥
اور ہم نے اس بستی کے کچھ نشان رہنے دیئے ہیں ان لوگوں کی عبرت کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ٥ اور مدین کی طرف ان کے بھائی
شعیب کو پس اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد پھیلانے والے نہ
بنو ٥ تو انھوں نے اس کو جھٹلایا پس زلزلہ نے ان کو آپکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ٥ اور عاد اور ثمود کو اور تم پر
حال کھل چکا ہے ان کے گھروں سے اور ان کے اعمال کو شیطان نے ان کے لئے خوش نما بنا دیا پھر ان کو راستہ سے روک دیا اور وہ
ہوشیار لوگ تھے ٥ اور قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو اور موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انھوں نے زمین مین گھمنڈ کیا
اور وہ ہم سے بھاگ جانے والے نہ تھے ٥ پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ میں پکڑا پھر ان میں سے بعض پر ہم نے پتھراؤ کرنے
والی ہوا بھیجی اور ان میں سے بعض کو کڑک نے آپکڑا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم
نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ٥ جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز
بنائے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے اس نے ایک گھر بنایا بیشک تمام گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے کاش کہ یہ لوگ
جانتے ٥ بیشک اللہ جانتا ہے ان چیزوں کو جن کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور یہ مثالیں ہیں
جن کو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے رہے ہیں اور ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق
پیدا کیا ہے بیشک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لئے ٥

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جولوگ ہماری آیات سے اور ہم سے ملنے کے منکر ہیں وہ میری رحمت سے بالکل ناامید ہیں۔ اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ انہیں سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا لہٰذا ان کو چاہئے کہ وہ احتمالِ رحمت کو اپنے دل سے نکال دیں۔

جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے مذکورۂ بالا تقریر کی تو ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ اسے مارڈالو۔ یا اسے آگ میں جلادو چنانچہ جلانے پر رائے قرار پائی۔ اور ان کو آگ میں ڈالا گیا پس اللہ نے انہیں آگ سے صحیح سالم نکال لیا۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے جو اسے مانیں متعدد دلائل ہیں چنانچہ ایک دلیل نبوت ابراہیم علیہ السلام پر ہے۔ جس سے منکرین نبوت کے خیال کی تردید ہوتی ہے۔ دوسری دلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ وہ وہی کہتے ہیں۔ جو ان سے پہلے نبی کہہ چکے ہیں۔ اور تیسری امکانِ بعث پر ہے۔ کیونکہ جس طرح حیٰوۃ بعد الموت مستبعد طبعی ہے۔ یوں ہی آگ میں نہ جلنا اور اس سے زندہ نکل آنا بھی مستبعد طبعی ہے۔ اور اس کا وقوع متیقن ہے۔ تو اس کا وقوع بھی متیقن ہوگا۔

اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کو دنیاوی زندگی میں آپس کی محبت کی وجہ سے بت بنا رکھے ہیں اور تم اس لئے انہیں پوجتے ہو کہ تمہارے باپ دادا انہیں پوجتے تھے۔ اور ان کی محبت کی وجہ تم انکے مسلک سے محبت رکھتے ہو۔ یا تم کو یہ خیال ہے کہ اگر ہم انہیں چھوڑ دیں گے تو ہمارے عزیز و اقارب جو انہیں نہ چھوڑیں گے ہم سے خفا ہو جائیں گے۔ لیکن یہ محبت دنیا ہی تک ہے اس کے بعد قیامت میں تم آپس میں ایک دوسرے کی مخالفت کرو گے اور ایک دوسرے کو برا کہے گا۔ اور چونکہ وقت نکل چکا ہوگا اس لئے یہ براءت تمہارے کچھ کام نہ آئے گی بلکہ تمہارا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے اس لئے تم کو چاہئے کہ دنیا ہی میں کفر سے بیزاری ظاہر کرو اس طرح عذاب سے بچو۔

لوط علیہ السلام نے جو کہ پیغمبر تھے ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ باتیں بالکل صحیح ہیں اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام کہہ رہے ہیں بالکل صحیح ہے۔ مگر ان کی قوم نے نہ ان کے بیان کو مانا۔ اور نہ لوط علیہ السلام کی تصدیق کو اور جب کہ انہوں نے دیکھا کہ میری قوم کسی طرح نہیں مانتی۔ اور خواہ مخواہ میری رائے آزار ہے تو انہوں نے کہا کہ اب میں خدا کی خوشنودی کے لئے تمہیں چھوڑتا ہوں۔ یقیناً وہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے اور تم کمزور اور سفیہ۔ اس لئے اس کی خوشنودی کے لئے تم کو چھوڑنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تمہاری خوشنودی کے لئے اس کو چھوڑا جائے۔

بالآخر ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی اور بعد ہجرت ہم نے ان کو ایک بیٹا اسحٰق علیہ السلام اور ایک پوتا یعقوب علیہ السلام دیا۔ اور ہم نے قیامت تک کے لئے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب قائم کردی۔ اور اس طرح ہم نے دنیا میں ان کا معاوضہ دیدیا۔ اور آخرت میں وہ نیکوں میں سے ہوں گے۔ اور اس لئے وہاں ان کو معاوضہ علیحدہ ملے گا۔

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ بے حیائی کی بات کا ارتکاب کرتے ہو۔ حالانکہ دنیا جہان میں تم سے پہلے کسی نے ایسی حرکت نہیں کی ہے۔ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور ڈاکہ زنی کرتے ہو اور اپنی مجلس میں نامعقول حرکت کرتے ہو کتنی بیجا بات ہے ان باتوں سے توبہ کرو سو ان کی قوم کا جواب بجائے اطاعت کے صرف یہ تھا کہ آپ ہمیں اس نصیحت سے معاف رکھئے۔ اور اگر آپ سچے ہیں تو ہمارے پاس خدا کا عذاب لے آیئے جس سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں۔ اب انہوں نے مجبور ہو کر کہا کہ اے میرے پروردگار آپ ان فساد پیشہ لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرمایئے اور

Marfat.com

انہیں عذاب کا مزہ چکھایئے اس پر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور عذاب کے لئے فرشتے روانہ کر دیئے اور چونکہ ابراہیم علیہ السلام کو ایک لڑکے کی خوشخبری دینے کی خدمت ان کے بھی سپرد تھی اس لئے وہ اول ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے۔

اور جب کہ ہمارے فرستادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم اس بستی والوں کو ہلاک کریں گے۔ کیونکہ اس کے باشندے ظلم پر کمربستہ ہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس میں تو لوط علیہ السلام بھی ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہم اس سے ناواقف نہیں اس میں جو کوئی بھی ہے ہم اس سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم اسے اور اس کے متعلقین کو بچادیں گے۔ علاوہ ان کی بیوی کے کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والوں میں سے ہے۔

ابراہیم علیہ السلام سے یہ واقعہ بیان کر کے وہ لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اور جب کہ ہمارے فرستادے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ ان سے دل تنگ ہوئے کیونکہ ان کو خیال ہوا کہ میری قوم آوارہ ہے۔ اور یہ لڑکے ہیں۔ ایسا نہ ہو وہ انہیں ستائیں اور مجھے ان کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے کہ ہماری اچھی مہمان نوازی کی۔ فرشتوں نے ان کو اطمینان دلایا۔ اور انہوں نے ان سے کہا کہ نہ آپ ڈریں اور نہ غمگین ہوں ہم لڑکے نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ اور آپ کی قوم کو سزا دینے کے لئے آئے ہیں۔ نیز آپ مطمئن رہیں ہم آپ کو اور آپ کے آدمیوں کو بچادیں گے علاوہ آپ کی بیوی کے کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والوں میں سے ہے ہم آپ کو یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ ہم اسی بستی والوں پر آسمان سے عذاب نازل کریں گے اس وجہ سے کہ وہ برابر نافرمانی کر رہے ہیں چنانچہ ان پر پتھر برسا کر ان کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ اور بستی کو الٹ دیا گیا اور ہم نے ان لوگوں کے لئے اس کی صاف نشانی چھوڑ رکھی ہے جس کا جی چاہے جا کر شام کے راستہ میں دیکھ لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب علیہ السلام کو بھیجا اس پر انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم خدا کی پرستش کرو۔ اور قیامت کو واقع ہونے والی سمجھ کر اس کے متوقع رہو۔ اور مفسد ہو کر زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔ پس انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ جس پر انہیں زلزلہ نے آلیا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

اور ہم نے عاد اور ثمود کو ہلاک کیا اور یہ امر تم کو ان کے مکانات سے ظاہر ہے اور وجہ ان کے ہلاک کی یہ تھی کہ شیطان نے ان کے کاموں کو ان کے لئے مزین کر دیا تھا اور وہ اپنے برے کاموں کو اچھا سمجھتے تھے اور اس طرح ان کو صحیح رستہ سے روک دیا تھا۔ اور یوں وہ ہوشیار تھے کچھ دیوانے نہ تھے مگر عقل سے کام نہ لیتے تھے۔

اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا اور ان کے ہلاک کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام صاف اور واضح احکام لائے۔ جس پر انہوں نے ماننے سے انکار کیا اور اپنے کو زمین میں بڑا اور اطاعت کو اپنے لئے عار سمجھا پس ہم نے انہیں پکڑ لیا اور وہ ہم سے بچ کر آگے نکل جانے والے نہ تھے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ میں پکڑ لیا۔ چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جن پر ہم نے تیز آندھی بھیجی جیسے قوم عاد۔ اور بعض ان میں وہ ہیں جن کو خوفناک آواز نے آپکڑا جیسے قوم ثمود اور بعض ان میں سے وہ ہیں جن کو ہم نے زمین میں دھنسایا جیسے قارون اور بعض ان میں سے وہ ہیں جن کو ہم نے پانی میں ڈبو دیا جیسے فرعون و ہامان اور اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہ کرتا تھا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے کہ سرکشی کرتے تھے۔ اور نصیحت نہ سنتے تھے۔

Marfat.com

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو سرپرست بنا رکھا ہے۔ان کی حالت ایسی ہے جیسے مکڑی کی حالت۔جس نے ایک گھر بنایا تا کہ وہ گھر اس کی حفاظت کرے اور یہ یقینی بات ہے کہ سب گھروں میں کمزور مکڑی کا گھر ہے اس لئے وہ کسی طرح اس کی حفاظت نہیں کرسکتا۔پس اسی پر اشخاص مذکورین کو قیاس کرلو۔جنہوں نے ایسے کمزوروں کو اپنا سرپرست بنایا ہے۔جو ان کی کچھ بھی حفاظت نہیں کر سکتے تھے کاش وہ اس حقیقت کو جانتے ہوتے اور ایسے کمزوروں کو سرپرست نہ بناتے یہ مثال جو بیان کی گئی ہے۔بالکل صحیح ہے۔کیونکہ جس کسی شئے کو بھی وہ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں خواہ جن ہو یا فرشتے یا بت یا انسان حق تعالیٰ اس کو بخوبی جانتے ہیں اور اس لئے اس کی مثال کے بیان کرنے میں ان سے غلطی نہیں ہوسکتی اور وہ بڑے زبردست اور بڑی حکمت والے ہیں برخلاف ان کے معبودوں کے کہ ان میں یا تو اصلاً قوت وحکمت نہیں۔جیسے اصنام۔یا ہے۔مگر ایسی کمزور ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔جیسے انسان اور ملائکہ اور جن یہ مثالیں ہیں جن کو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔اور ان کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔جو کہ دانا ہیں برخلاف نادانوں کے کہ وہ الٹا ان کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔دیکھو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے۔اس میں بڑی دلیل ہے ماننے والوں کے لئے۔کیونکہ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو اس کی بھی تو کوئی مخلوق ہونی چاہئے تھی۔حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ خود مخلوقِ خدا میں داخل ہے پھر وہ معبود کیسے ہوسکتا ہے پس ثابت ہوا کہ شرک باطل ہے اور معبودانِ باطلہ کی جو مثال ہے وہ بالکل صحیح ہے اور مضحکہ اڑانے والے غلطی پر ہیں۔اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔

یادرکھیں فرشتے نوری مخلوق ہیں اور ان کی جو ذمہ داریاں اللہ رب العزت نے لگا رکھی ہیں۔وہ قیامت تک نبھاتے رہتے ہیں۔ملائکہ ہر وقت اطاعت اللہ میں مصروف ہیں۔اور اللہ رب العزت کی وہ مخلوق ہے جو رحمت کی شکل میں بھی لوگوں پر نازل ہوتی ہے۔اس طرح رمضان المبارک کی راتوں میں بھی یہ نیک لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔اور ان پر خدا کی رحمتیں بھیجتے ہیں۔اللہ رب العزت ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/اگست درس فیضان القرآن نمبر 216

سورۂ عنکبوت آیت نمبر 45 تا 69 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ
الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ
یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ
اَحْسَنُ ۗۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ
اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ
بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ
هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

Marfat.com

بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ
الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ
وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ قف
ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ قلے الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ
اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

Marfat.com

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا
رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ
اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۛ وَلِيَتَمَتَّعُوْا
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تم اس کتاب کو پڑھو جو تم پر وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو بیشک نماز بے حیائی سے اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت

Marfat.com

بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو بہتر ہے مگر جو ان میں بے انصاف ہیں اور کہو کہ ہم ایمان لائے اس چیز پر جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اس پر جو تمہاری طرف بھیجی گئی ہے ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کی فرماں برداری کرنے والے ہیں ٥ اور اسی طرح ہم نے تمہارے اوپر کتاب اتاری تو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں میں سے بعض ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں ٥ اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے ایسی حالت میں باطل پرست لوگ شبہہ میں پڑتے ٥ بلکہ یہ کھلی ہوئی آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر وہ ظالم ہیں ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں کہو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں ٥ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے بیشک اس میں رحمت اور یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ٥ کہو کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کا انکار کیا وہی خسارے میں رہنے والے ہیں ٥ اور یہ لوگ تم سے عذاب جلد مانگ رہے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آجاتا اور یقیناً وہ ان پر اچانک آئے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی ٥ وہ تم سے عذاب جلد مانگ رہے اور جہنم منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ٥ جس دن عذاب ان کو اوپر سے ڈھانک لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی اور کہے گا چکھو اس کو جو تم کرتے تھے ٥ اے میرے بندو جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع ہے تو تم میری ہی عبادت کرو ٥ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کو ہم جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا ٥ جنھوں نے صبر کیا اور جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ٥ اور کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں سے پھیر دیے جاتے ہیں ٥ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو زندہ کیا اس کے مرنے کے بعد تو ضرور وہ کہیں گے کہ اللہ نے کہو کہ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھتے ٥ اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا اور آخرت کا گھر ہی اصل زندگی کی جگہ ہے کاش کہ وہ جانتے ٥ پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے ہیں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے جاتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں ٥ تاکہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناشکری کریں اور چند دن فائدہ اٹھائیں پس وہ عنقریب جان لیں گے ٥ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے ایک پر امن حرم بنایا اور ان کے گرد و پیش لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو کیا وہ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ٥ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب کہ وہ اس کے پاس آچکا کیا منکروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا ٥ اور جو لوگ ہماری خاطر مشقت اٹھائیں

Marfat.com

گے ان کو ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے o

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس قرآن کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے برابر پڑھتے رہئے تاکہ نفس تلاوت کا ثواب بھی حاصل ہو۔ اور وہ استحضار احکام واجبۃ العمل میں بھی مدد دے اور باقاعدہ نماز پڑھتے رہئے۔ کیونکہ یقیناً نماز بے حیائی کی بات اور برے کام سے روکتی ہے کیونکہ اس سے استحضار ہوتا ہے عظمت حق سبحانہ کا۔ اور وہ استحضار مانع ہوتا ہے ارتکاب معصیت سے اور جن نمازوں میں یہ بات نہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے وہ دوا جس کی قوت باطل ہوگئی ہو۔ اور وہ باوجود بقاء صورت کے اپنا اثر نہیں کرتی۔ پس چونکہ وہ نمازیں بلاحضور قلب پڑھی جاتی ہیں جس کی بناء پر وہ مؤثر نہیں۔ اس لئے باوجود صورت صلوٰۃ کے موجود ہونے کے وہ مؤثر نہیں۔ یا یوں کہو کہ تنھٰی کا یہ مطلب ہے کہ وہ بزبان حال مصلی کو برے کاموں سے منع کرتی ہے۔ اور خدا کی یاد بہت بڑی چیز ہے اس لئے اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئے اور یہ واضح رہے کہ حق تعالیٰ ان کاموں کو بخوبی جانتے ہیں جو تم کرتے ہو پس تم جیسا کرو گے اسی قسم کا تمہیں بدلہ ملے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اچھے کام کرتے رہنا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اہل کتاب سے صرف اس طریق سے مناظرہ کرو جو بہت اچھا ہے یعنی ملاطفت اور نرمی سے باستثناء ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں بیجا حرکت کی ہے اور وہ حق کے معلوم کرنے کے درپے نہیں ہیں۔ بلکہ محض عناد سے کام لیتے ہیں اور تم ان سے یوں کہو کہ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے۔ اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی۔ اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور ہم اسی کے تابعدار ہیں اب تم بتلاؤ کہ ہم کیا برا کرتے ہیں۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ ہم کوئی برائی نہیں کرتے۔ اور جو برائی تم سمجھتے ہو وہ تمہارے عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ اور ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہوتے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہم نے ان اہل کتاب کو کتاب دی ہے یوں ہی ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے پھر اہل کتاب کے اس کو نہ ماننے اور اس کے انکار کی کون سی وجہ ہے کوئی نہیں چنانچہ اسی بنا پر وہ لوگ جن کو ہم نے صحیح معنی میں کتاب دی ہے بایں معنی کہ وہ اسے مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ اس تمہاری کتاب کو مانتے ہیں اور چونکہ اس کا منزل من اللہ ہونا بہت ظاہر ہے اس لئے کچھ ان مشرکین میں بھی ایسے ہیں جو باوجود اس کے کہ وہ سرے سے نبوت ہی کو باطل سمجھتے تھے اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اور چونکہ ہماری آیات واضح ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو ایمان لانا ضروری تھا۔ کیونکہ جس میں فہم و انصاف ہے اس کو ان کے ماننے سے چارہ نہیں اور ہماری آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو پکے کافر ہیں اور ایمان لانا چاہتے ہی نہیں اور آپ اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے۔ اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ اس صورت میں اہل باطل کو شبہ ہوتا اور وہ خیال کرتے کہ یہ دوسری کتابوں سے مضامین چرا کر اور کچھ ان میں اپنی قابلیت سے تصرف کر کے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خدا نے میری طرف نازل کئے ہیں۔ پھر بجز ہٹ دھرموں کے کسی کو اس میں شبہ کی کیا گنجائش ہے بلکہ وہ کتاب خود ان لوگوں کے ذہنوں میں جن کو علم دیا گیا ہے بہت سے روشن دلائل کا مجموعہ ہے کیونکہ اس کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں اور اس لئے ہماری ان آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظلم پر کمربستہ ہیں۔

Marfat.com

اور یہ ظالم ان تمام آیات بینات سے آنکھیں بند کر کے کہتے ہیں کہ اس پر دوسری آیات جن کو ہم آیات سمجھتے ہیں کیوں نہ نازل ہوئیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آیات مطلوبہ خدا کے قبضہ میں ہیں میرے اختیار میں نہیں ہیں اور میں تو صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں اور مدعی اتیان آیات نہیں ہوں۔ اور کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے کہ وہ ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے ضرور کافی ہے۔ کیونکہ اس میں رحمۃ اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو مانیں اور جب کہ وہ کافی ہے تو اور آیات کی ضرورت کیا ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان نزاع میں خدا کافی گواہ ہے۔ کیونکہ وہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں سے واقف ہے اس لئے وہ میرے اور تمہارے سچ اور جھوٹ کو بھی جانتا ہے اور اس نے اپنی کتاب میں میرے حق میں شہادت دیدی ہے۔ اس لئے میں سچا ہوں اور تمہارا اس کتاب کو خدا کی کتاب نہ ماننا چونکہ بلا حجت بلکہ خلاف حجت ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور جو لوگ باطل کو مانیں اور خدا کو نہ مانیں جیسے تم پتھروں کی مورتوں کو تو مانتے ہو اور خدا کو نہیں مانتے کیونکہ تم اس کی شہادت اور احکام کو قبول نہیں کرتے ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر اس کے لئے میعاد معین نہ ہوتی تو عذاب ان کے پاس کبھی کا آ گیا ہوتا۔ اور اب بھی وہ ٹلنے والا نہیں ہے بلکہ وہ ان کے پاس اچانک ایسی حالت میں آئے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی خیر یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں جس سے مقصود ان کا انکارِ عذاب ہے حالانکہ یہ یقینی بات ہے کہ عذاب جہنم تمام کافروں کو اس روز ضرور گھیرنے والا ہے۔ جس روز عذاب ان کو ان کے اوپر سے بھی ڈھک لے گا۔ اور ان کے پاؤں تلے سے بھی اور کہے گا کہ اب تم ان کاموں کا مزہ چکھو جو تم کیا کرتے تھے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اے میرے وہ بندو! جو دل سے تصدیق کر چکے ہو لیکن ایذاء کفار سے متاثر ہو کر عملاً کفر اختیار کرتے ہو میری زمین فراخ ہے اگر تم سے ان کفار کی ایذاء کا تحمل نہیں ہوتا تو کہیں اور جگہ چلے جاؤ اور جب یہ صورت ہے تو تم میری ہی پرستش کرو اور کفار کی ایذاء سے متاثر ہو کر کفر و شرک میں گرفتار مت ہو۔ تم جان کے بچانے کے لئے کفر کا ارتکاب کرتے ہو لیکن ہر شخص کو خواہ وہ کافر ہو یا مومن موت کا مزہ چکھنا ہے پس جب کفر بھی موت سے نہیں بچا سکتا۔ تو پھر ایمان برباد کرنا کیا ضرور ہے۔ القصہ ایک دن تم ضرور مرو گے اس کے بعد تم ہماری ہی طرف واپس لائے جاؤ گے اور جب کہ آخر میں ہم سے سابقہ پڑنا ضرور ہے تو ہماری مخالفت کی تمہارے لئے کب گنجائش ہو سکتی ہے۔ پس تم مؤمن رہو اور اچھے کام کرو اور ہمارا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کو ہم جنت کے ایسے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی کیا کہتے ہیں ان کام کرنے والوں کے اس معاوضہ کی جنہوں نے ایمان پر استقامت دکھلائی اور وہ ہر حالت میں اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں پس تم ایمان پر قائم رہ کر اس قابل تعریف معاوضہ کے مستحق بنو۔

اور اگر تم کو اختیارِ ہجرت کی صورت میں یہ خطرہ ہو کہ ہم کھائیں گے کہاں سے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ زمین پر چلنے والے آدمی اور جانور کتنے ہی ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ نہیں رکھتے آخر ان کو رزق کہاں سے ملتا ہے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور نہ صرف ان کو بلکہ تم کو بھی جو کہ اپنے ساتھ رزق رکھتے ہو۔ کیونکہ یہ جو تمہارے پاس رزق ہے یہ کس کا دیا ہوا ہے۔ خدا کا۔ پس وہی خدا تم کو

Marfat.com

ہجرت کی صورت میں رزق دے گا اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ اس لئے اس پر یہ احتمال بھی نہیں ہو سکتا کہ شاید وہ ہماری درخواست کو نہ سنے یا اسے ہماری ضرورت کا علم نہ ہو۔ اور اس لئے ہم بھوکوں مر جائیں پس ان کو رزق پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان مشرکین سے جو کہ خود ہی شرک نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو جبراً مشرک بناتے ہیں یہ پوچھیں گے کہ آسمان زمین غرض تمام جہان کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ ضرور یہ ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر ان کی اوندھی مت انہیں کہاں اٹھائے لئے جا رہی ہے اور وہ برخلاف اپنے اقرار کے کیونکر شرک میں گرفتار ہیں۔ کیونکہ ان کے اقرار کا نتیجہ صریح یہ ہے کہ صرف خدا معبود ہے اور کوئی نہیں۔ کیونکہ وہ اس اقرار میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے معبود خدا کی مخلوق اور اس کے مربوب ہیں۔ پھر وہ اس کے شریک اور رب اور الہ کیسے ہو جائیں گے اب ہم کہتے ہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے اس لئے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کس کے لئے فراخی مناسب ہے اور کس کے لئے تنگی اور اس کا بھی ان مشرکین کو اقرار ہے۔ چنانچہ اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جس نے اول آسمان سے پانی اتارا۔ اس کے بعد اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ ہے پس اس میں اقرار ہے رزق کے خدا کے قبضہ میں ہونے کا۔ پس جب کہ ان مشرکین نے خدا کے تفرد فی الخلق کو بھی تسلیم کر لیا۔ جو کہ ذریعہ وجود ہے۔ اور تفرد فی الرزق کو بھی جو کہ ذریعہ بقا ہے اور ثابت ہو گیا کہ خدا ہی موجد ہے اب آپ کہئے کہ شکر ہے خدا کا کہ تم پر حجت تمام ہو گئی۔ اور تم نے توحید کو تسلیم کر لیا۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے مذکورۂ بالا اقراروں سے ثبوتِ توحید ایسا نہیں ہے کہ سمجھ میں نہ آئے بلکہ ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ وہ ان کے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس لئے وہ سمجھتے نہیں۔

اور منشا اس نہ سمجھنے کا دنیا کی محبت اور اس میں انہماک ہے لیکن یہ بھی ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ دنیاوی زندگی صرف لہو و لعب ہے۔ اور آخرت ہی حقیقی حیات ہے پس دنیاوی زندگی میں اس قدر انہماک جس سے آخرت فوت ہو جائے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی لہو و لعب میں مصروف ہو کر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے۔ اور ظاہر ہے یہ سراسر خلاف عقل ہے۔ اس لئے ان کا یہ انہماک ضرور خلاف عقل ہے کاش وہ جانتے ہوتے اور ایسی غلطی نہ کرتے ان کو اپنی غلطی کا کسی وقت فی الجملہ احساس ہوتا ہے لیکن وہ پھر جاتا رہتا ہے۔

چنانچہ جس وقت وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور ہلاکت ان کے سامنے ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس مصیبت سے علاوہ خدا کے کوئی نہیں بچا سکتا تو اس وقت وہ خدا کے لئے اطاعت کو خالص کر کے اسے پکارتے ہیں۔ اب جب کہ اس نے انہیں نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیا تو دیکھئے کیا ہیں کہ وہ تو اپنے معمول کے موافق شرک کر رہے ہیں کہ جو نعمت ہم نے ان کو دی بھی اس کی ناقدری کریں۔ اور تا کہ وہ چند روز خوب دنیا کے مزے اڑائیں۔ خیر انہیں عنقریب ان شرارتوں کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

اور کیا ان منکرین نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن کا مقام بنایا ہے جس میں وہ لوگ چین سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کے گرد و نواح سے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے تو کیا اس کا شکر ان پر واجب نہیں ہے تو کیا وہ بے حقیقت بات کو تو مانتے ہیں جیسے غیر

Marfat.com

اللہ کی معبودیت اور خدا کی نعمت کی ناقدری کرتے ہیں بڑی بیجا بات ہے۔ خیر یہ تو ان کا ظلم ہے ہی اور اس سے بڑھکر ظلم یہ ہے کہ وہ خدا کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہیں کہ اس نے ہمیں شرک کا حکم دیا ہے۔ اور خدا کے احکام کی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا کے ذمہ جھوٹ لگائے یا سچی بات کو جھٹلائے جب کہ وہ اس کے پاس آئے خیر کیا دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا نہ ہوگا اور وہ وہاں بھی یوں ہی افتراء پردازیاں کرتے رہیں گے۔ پس اس روز نہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

اور جو لوگ ان مشرکین کی ایذاؤں کی تحمل نہ کر کے دین سے پھر جاتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کا یہ فعل اچھا نہیں ہے۔ بلکہ اس کو مصائب پر صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہمارے معاملہ میں مشقت جھیل لی۔ ہم ان کو اپنی راہیں دکھلائیں گے جس سے وہ نکوکار ہو جائیں گے اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ نکوکاروں کے ساتھ اور معین مددگار ہے اس لئے ان کو حق تعالیٰ کی معیت کا شرف حاصل ہوگا۔ جس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ وہ ان کو کفار کے پنجۂ ظلم سے نجات دے گا۔ پس ان کو کفار کی ایذاؤں پر صبر کر کے اس دولت کو حاصل کرنا چاہئے اور کمزوری دکھلا کر اتنی بڑی دولت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔

دین اسلام کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ آپ پر جب مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے تو تحمل مزاجی سے برداشت کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ذرا سی تکلیف ملے تو دین سے پھر جائیں۔ جو مصائب میں صبر کرتے ہیں اور دین اسلام میں پختہ رہتے ہیں ایسے لوگوں کو خدا کی طرف سے سلام پہنچتا ہے۔ لیکن جو لوگ مقابلہ مصائب نہ کر سکیں اور واپس اپنے دین پر پھر جائیں تو ایسے لوگ نامراد ہونگے۔ اور جنہوں نے تکالیف کو برداشت کیا ان کے لئے دنیا میں بھی اجر ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اللہ پاک ایسا اجر عظیم ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الروم

سورۃ الروم مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 60 اور رکوع کی تعداد 6 ہے کلمات کی تعداد 827 اور حروف کی تعداد 3547 ہے
اس سورۃ کا نام آیت نمبر 02 سے لیا گیا ہے روم ایک ملک کا نام ہے چونکہ اس کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے۔اس لئے اس کا نام روم ہے،ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 30 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 84 ہے۔
آیت نمبر 1 تا 60: ہونے کے بعد غلبہ روم کا ذکر ہے۔جس طرح امریکہ وروس کا شہرہ ہے اسی طرح اس دور میں قیصر وکسریٰ یعنی روم و ایران کا شہرہ تھا۔ اپنے آپ میں غور کریں۔''اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی''۔وفی انفسکم افلا تبصرون،مردے کو زندہ سے نکالنا اور زندہ کو مردہ سے نکالنا، انڈا پہلے کہ مرغی، اسی طرح زمین کی ملکیت، غلام،لونڈی کے تصور کو ختم کیا گیا،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمادیا کہ عرب غلام نہیں ہوسکتے، اللہ نے انسان کو فطرت پر پیدا فرمایا ہے فطرت دین اسلام ہے،ہم اپنے بچوں کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں،ہوا، بادل، بارش کے بننے کے ذریعے کا تذکرہ خشکی وتری میں لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے،مردہ اور اندھے وہ ہیں جو دل کے مردے اور اندھے ہیں کا تذکرہ، قیامت کا ذکر ہے۔

Marfat.com

5/اگست درس فیضان القرآن نمبر 217

سورۂ روم آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ﴿۲﴾ فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۙ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ
وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ
یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا
مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۖۚ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَ لَمْ
یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ
النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ

Marfat.com

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ⑨ ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا
السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑩ ؑ اَللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑪ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ⑫ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا
بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑬ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ⑭
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ⑮
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗىِٕكَ فِي
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ⑯ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ⑰
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ⑱
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ⑲ ؑ

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ال م ٥ رومی پاس کے علاقہ میں مغلوب ہوگئے اور وہ اپنی مغلوبیت کے بعد عنقریب غالب ہوں گے ٥ چند برسوں میں اللہ ہی کے ہاتھ میں سب کام ہے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ٥ اللہ کی مدد سے وہ جس کو چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحمت والا ہے اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ وہ دنیا کی زندگی کے صرف ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں ٥ کیا انھوں نے اپنے جی میں غور نہیں کیا اللہ نے آسمانوں

Marfat.com

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے برحق پیدا کیا ہے اور صرف ایک مقرر مدت کے لئے اور لوگوں میں بہت سے ہیں جو اپنے رب سے ملاقات کے منکر ہیں ٥ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے وہ ان سے زیادہ طاقت رکھتے تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا جتنا انھوں نے آباد کیا ہے اور ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پس اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا مگر وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ٥ پھر جن لوگوں نے برا کام کیا تھا ان کا انجام برا ہوا اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان کی ہنسی اڑاتے تھے ٥ اللہ خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن مجرم لوگ حیرت زدہ رہ جائیں گے اور ان کے شریکوں میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے ٥ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ٥ پس جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیا وہ ایک باغ میں مسرور ہوں گے ٥ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں پکڑے ہوئے ہوں گے ٥ پس تم پاک اللہ کی یاد کرو جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو ٥ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے اور تیسرے پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو ٥ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ٥

تشریح: واضح ہو کہ جب اہل روم اور اہل فارس میں لڑائی ہوئی تو اس میں اہل فارس کو فتح ہوئی۔ اہل روم چونکہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے اہل اسلام کے زیادہ قریب تھے۔ اور اہل فارس بوجہ آتش پرست ہونے کے مشرکین مکہ کے قریب تھے۔ اس لئے اہلِ فارس کی فتح سے مشرکین مکہ کو خوشی ہوئی اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ خدا بھی مشرکین کے ساتھ ہے۔ مشرکین کی اس بیجا خوشی اور غلط استدلال سے مسلمانوں کو گونہ ملال تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اور رومیوں کے غلبہ کی پیشین گوئی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سرزمین عرب کے قریب رُومی مغلوب ہو گئے مگر یہ مغلوبی عارضی ہے اور وہ اپنی اس مغلوبی کے بعد چند سال میں جن کی زیادہ سے زیادہ مدت نو سال ہے ضرور غالب ہو جائیں گے کیونکہ اختیار اس غلبہ سے پہلے بھی خدا ہی کو تھا اور اس کے بعد بھی خدا ہی کو ہے پس جس نے انہیں مغلوب کیا تھا وہی ان کو غالب بھی کر دے گا اور اس روز مسلمان خدا کی مدد سے خوش ہوں گے یوں بھی کہ رومیوں کو فارس پر غلبہ ہوگا۔ اور یوں بھی کہ خود مسلمانوں کو ان مشرکین پر غلبہ ہوگا۔ چنانچہ جس روز رومیوں کو فارس پر فتح ہوئی۔ اسی دن جنگ بدر میں مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر فتح ہوئی۔ اس پر کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ مسلمان آدمی تو کمزور ہیں۔ خدا ان کی مدد کیسے کرے گا۔ کیونکہ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور بہت رحم والا ہے پس اس کے کمال اختیار اور کمال قوت اور کمال رحم کو پیش نظر رکھنے کے بعد اس شبہ کی گنجائش نہیں۔ اب رہا یہ شبہ کہ ہم نے مانا کہ خدا ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ ضرور ایسا کرے گا۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔ اور حق تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا الغرض یہ تمام باتیں صحیح ہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں چنانچہ کچھ لوگ تو حق تعالیٰ کے وعدوں ہی کو نہیں مانتے جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ وہ ایسے تصرفات کو بعید سمجھتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ وہ ان باتوں کو نبی کا افتراء

Marfat.com

خیال کرتے ہیں جیسے مشرکین مکہ اور کچھ وعدے کو تسلیم کر کے اس کے ایفاء کو ضروری نہیں سمجھتے دنیاوی زندگی کو تو جانتے ہیں۔اور آخرت سے جس کا علم استدلال سے ہوسکتا ہے اپنے فعل کی وجہ سے بے خبر ہیں۔

اور وہ جو آخرت کا انکار کرتے ہیں تو کیا انہوں نے اپنے دلوں میں یہ نہیں سوچا کہ حق تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اس کے درمیانی چیزوں کو محض ایک غرض اور ایک میعاد معین کے ساتھ پیدا کیا ہے یقیناً انہوں نے غور نہیں کیا۔ ورنہ اگر وہ غور کرتے تو ان کی بے خبری قائم نہ رہ سکتی تھی۔ کیونکہ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو فضول پیدا کیا ہے یا اس کی کوئی غرض ہے فضول تو ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ تو حکمت کے خلاف ہے جس سے حق تعالیٰ کی شان ارفع واعلیٰ ہے۔ سبحنک ما خلقت هذا باطلاً۔ پس ضرور کسی غرض سے پیدا کیا ہے۔ اور غرض کا صحیح علم خود پیدا کرنے والے کو ہوسکتا ہے اس لئے جو غرض وہ بیان کرے وہ صحیح ہے۔ اور خود خدا نے جو غرض بیان کی ہے وہ اطاعت وتعظیم خالق ہے۔ اور یہ غرض عقلاً بھی صحیح ہے۔ کیونکہ شکر منعم واطاعت مولیٰ ایک امر عقلی ہے۔ جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ پس یہ غرض عقلاً ونقلاً ہر طرح صحیح ہے۔ اور جب کہ یہ غرض صحیح ہوئی تو اس جزاء وسزا کی بھی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے وہ غرض حاصل نہیں ہوسکتی اور جب کہ جزاء وسزا کی ضرورت ہوئی تو اس جزاء وسزا اور اس کے طریق کی تعیین کا اختیار خود حق سبحانہ کو ہونا چاہئے کیونکہ وہ حاکم اور مالک ہے اور اس تعیین کا علم بھی اسی کے بتلانے سے ہوسکتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور وہ طریق جو اس نے بتلایا ہے یہ ہے کہ اس عالم کے فنا کرنے کے بعد دوسرا عالم جزاء وسزا کے لئے قائم کیا جائے گا اور یہ طریق خلاف عقل بھی نہیں۔ اس لئے اس کا ماننا بھی ضروری ہے اور جب کہ اس کو مانا گیا تو معلوم ہوا کہ اس عالم کے لئے میعاد معین ہے۔ اور یہ عالم امتحان ہے اور اس کے بعد دوسرا عالم ہوگا۔ جس کا نام آخرت اور قیامت ہے بس مدعا ثابت ہے اور باوجود اس کے بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے منکر ہیں۔

اور وہ جو اس کے محض بلا وجہ منکر ہیں تو کیا وہ دنیا میں چلے پھرے نہیں۔ کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا جنہوں نے ان باتوں کا ناحق انکار کیا تھا۔ کیسا برا انجام ہوا اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ لوگ ان سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا بویا بھی تھا۔ اور جس قدر انہوں نے اسے آباد کیا اس سے زیادہ انہوں نے اس کو آباد کیا تھا۔ اور ان کے پاس بھی ان کے رسول صاف صاف احکام لے کر آئے تھے۔ کیونکہ خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا اور ان کو ان کے برے افعال کے نتیجہ سے آگاہ نہ کرتا ہاں وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے کہ برابر معاصی میں منہمک تھے اور کسی رسول کی بات نہ مانتے تھے۔ الغرض وہ برابر معاصی میں منہمک رہے اس کے بعد ان لوگوں کا انجام جنہوں نے برائی کی تھی برا ہی ہوا۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے تو احکام کو ناحق جھٹلایا اور وہ ان کے ساتھ ہمیشہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

الغرض انکار بعث محض بے معنی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ مٹی سے دوبارہ پیدا کرے گا اس کے بعد اس کی طرف تمہاری واپسی ہوگی جس پر تمہارے اعمال کا محاسبہ ہو کر تم کو جزا و سزا دی جائے گی اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز جرائم پیشہ لوگ حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ہم تو قیامت کو ایک لغو خیال سمجھتے تھے۔ یہ تو واقع ہوگئی اور ان کے معبودان کے سفارشی نہ ہوں گے۔ اور یہ لوگ بھی اپنے معبودوں سے منکر ہو جائیں گے۔

اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز مؤمن وکافر ایک دوسرے سے جدا ہو جائینگے چنانچہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں

Marfat.com

نے اچھے کام کئے ہیں سو ان کی حالت تو یہ ہوگی کہ وہ ایک باغ میں مسرور ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا۔ سو وہ لوگ عذاب میں حاضر کئے گئے ہوں گے۔

پس جب کہ مؤمن و کافر کی یہ حالت ہے تو تم کو چاہئے کہ ایمان لاؤ اور اعمال صالحہ کرو۔ اور بالخصوص نماز پنجگانہ ادا کیا کرو۔ اس وقت بھی جب کہ تم شام کرتے ہو یعنی بوقت مغرب و عشاء اور اس وقت بھی جب کہ تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور بوقت عصر اور جبکہ تم وقت ظہر میں داخل ہوتے ہو پس تم کو چاہئے کہ تم ان اوقات میں بذریعہ نماز کے اس کی تسبیح و حمد کیا کرو۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جو حق تعالیٰ منزہ عن النقائص اور متصف بصفات کمال ہے۔ چنانچہ وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے جیسے مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغی اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے تم کو سمجھ لینا چاہئے کہ یوں ہی تم بھی موت سے حیات کی طرف نکالے جاؤ گے کیونکہ واقعاتِ مذکورہ سے تم کو حق تعالیٰ کی وسعتِ قدرت کا علم ہو چکا ہے۔ اس کا بے جان کو جاندار بنا دینا کچھ مشکل نہیں۔

ان لوگوں کو یاد کریں۔ جو طاقت کے زعم میں مبتلا تھے۔ زمین پر ان کی حکومت تھی۔ اور فتوحات کر کے وسیع علاقے پر ان کا کنٹرول تھا۔ وقت نے ان کا نشان تک مٹا ڈالا تو کیا تم قائم رہو گے۔ تم سے بعد تم سے بھی اچھے لوگ آئیں گے۔ اور خدا کی حمد و ثنا میں لگ جائیں گے۔ لہذا تم اس زندگی کو غنیمت سمجھو یہ دوبارہ نہیں ملے گی۔ اس زندگی کو نعمت سمجھتے ہوئے عمل خیر کرو۔ پھر ایسا عمل کرنے کا موقع دوبارہ نہیں ملے گا۔ اللہ رب العزت ہمیں نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6/اگست درس فیضان القرآن نمبر 218

سورہ روم آیت نمبر 20 تا 40 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

Marfat.com

بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾
وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِىْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ
لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِىْ
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ
اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾
اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ

Marfat.com

أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ
ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ
يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا آتَيْتُمْ
مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا
آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ
مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر یکا یک تم بشر بن کر پھیل جاتے ہو اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ٥ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے ٥ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں ٥ اور اس کی نشانیاں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی دیکھاتا ہے خوف کے ساتھ اور امید کے ساتھ اور وہ آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مردہ ہو جانے کے بعد بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ٥ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہے پھر جب وہ تمہیں ایک بار پکارے گا تو تم اسی وقت زمین سے نکل پڑو گے ٥ اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اسی کا ہے

Marfat.com

سب اسی کے تابع ہیں○ اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے سب سے برتر صفت ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے○ وہ تمہارے لئے خود تمہاری ذات سے ایک مثال بیان کرتا ہے کیا تمہارے غلاموں میں کوئی تمہارے اس مال میں شریک ہے جو ہم نے تمہیں دیا ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں اور جس طرح تم اپنوں کا لحاظ کرتے ہو اسی طرح ان کا بھی لحاظ کرتے ہو اس طرح ہم آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں○ بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں نے بلا دلیل اپنے خیالات کی پیروی کر رکھی ہے تو اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے جس کو اللہ نے بھٹکا دیا ہو اور کوئی ان کا مددگار نہیں○ پس تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے اس کے بنائے ہوئے کو بدلنا نہیں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے○ اسی کی طرف متوجہ ہو کر اور اسی سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ بنو○ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے طریقہ پر نازاں ہے جو اس کے پاس ہے○ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی طرف متوجہ ہو کر پھر جب وہ اپنی طرف سے ان کو مہربانی چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے○ کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس کے منکر ہو جائیں تو چند دن فائدہ اٹھا لو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا○ کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے کہ وہ ان کو خدا کے ساتھ شرک کرنے کو کہہ رہی ہے○ اور جب ہم لوگوں کو مہربانی چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے اعمال کے سبب سے ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہو جاتے ہیں○ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ اللہ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں○ پس رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں○ اور جو سود تم دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم دو گے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تو یہی لوگ ہیں جو اللہ کے یہاں اپنے مال کو بڑھانے والے ہیں○ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر اس نے تمہیں روزی دی پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا یا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو وہ پاک ہے اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں○

تشریح: منجملہ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ قدرت کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اس لئے اول تم بے جان تھے اس کے بعد یکایک تم آدمی ہوئے جو کہ زندہ ہوتے ہو۔

اور منجملہ اس کی وسعت قدرت کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے خود تمہارے جوڑے یعنی مردوں سے عورتیں اس غرض سے پیدا کیں کہ تم ان سے ملکر آرام پاؤ اور تمہارے درمیان ان سے محبت اور ہمدردی قائم کی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں خدا کی وسعت قدرت کے متعدد دلائل ہیں۔

اور منجملہ اس کی وسعت قدرت کے دلائل کے ایک دلیل آسمانوں اور زمین کا پیدا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ اس میں بھی جاننے والوں کے لئے متعدد دلائل ہیں۔

Marfat.com

اور منجملہ اس کی وسعت قدرت کے دلائل کے ایک تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کا فضل رزق طلب کرنا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے متعدد دلائل وسعت قدرت ہیں جو دلائل کو سنیں۔

اور وہ اپنی وسعت قدرت کے دلائل میں سے تم کو بجلی دکھلاتا ہے۔ جس میں خوف بھی ہوتا ہے اور طمع بھی وہ آسمان سے پانی برساتا ہے جس پر وہ اس زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں بہت سے دلائل ہیں۔

اور منجملہ اس کی وسعت قدرت کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں اور ایک دلیل اس کے دلائل قدرت میں سے تمہارا مرنا ہے۔ چنانچہ تم مرو گے اس کے بعد جب وہ تم کو ایک مرتبہ زمین سے پکارے گا تو تم بلا توقف نکل پڑو گے جیسا کہ مذکورہ بالا دلائل سے بھی اس کا ثبوت ہو چکا ہے اور ایک دلیل اس کی یہ بھی ہے کہ جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ سب اسی کی ہیں چنانچہ وہ سب اس کی فرماں بردار ہیں اور اس کے حکم تکوینی سے سرتابی نہیں کرسکتیں اور جب کہ سب اس کی ملک ہیں۔ تو تم بھی اس کی مِلک ہو۔ اور جب تم اس کی ملک ہو تو اس کے بلانے پر تمہارا زمین سے نکلنا لازم ہے اور اللہ وہ ذات ہے جو پیدائش کی ابتدا کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ اسے دہرائے گا۔ اور یہ دہرانا تو اس کے لئے اور بھی آسان ہے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ کوئی کام اول مرتبہ بہ نسبت دوسری مرتبہ کے دشوار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اول خلق میں تو تم لاشے محض تھے۔ اور اعادہ کے وقت تم شے ہو گے اور ظاہر ہے کہ لاشے سے شئے بنانا زیادہ دشوار ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ایک شے سے دوسری شے بنائی جائے اور جب کہ تم کو ابتدائے خلق پر قدرت تسلیم ہے تو اس کے اعادہ پر قدرت کا انکار محض بے معنی ہے۔ الغرض وہ اعادہ خلق پر قدرت رکھتا ہے اور آسمان وزمین میں اسی کی شان سب سے بڑی ہے اور نہ کوئی اس سے بڑھ کر ہے اور نہ اس کے برابر اور وہ ہی نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے اور کوئی دوسرا اس کا ہمسر نہیں۔

اب اللہ تعالیٰ ابطال شرک کے لئے خود تمہاری ایک حالت کو مثل کے طور پر بیان کرتے ہیں اچھا تم بتلاؤ کیا ان چیزوں میں جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں تمہارے شریک ہیں کہ تم اور وہ ان میں برابر ہوں۔ جن سے تم یوں ہی ڈرتے ہو جیسے تم اپنوں سے ڈرتے ہو جو کہ تمہارے ہمسر ہیں۔ اس کا جواب تم یہی دو گے کہ ایسا نہیں ہے۔ تو اب تم خیال کرو کہ جب تمہاری خاص مملوکات میں جو درحقیقت تمہاری ہیں بھی نہیں بلکہ ہماری ہیں۔ تمہارا کوئی شریک نہیں حالانکہ تم ان کے حقیقی مالک بھی نہیں۔ پھر ہم جو کہ اشیاء کے حقیقی مالک ہیں ان میں ہمارا کوئی شریک کیونکر ہو سکتا ہے دیکھو ہم ان لوگوں کے لئے جو سمجھیں یوں وضاحت سے دلائل بیان کرتے ہیں لیکن جب کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے تو اس کا کیا علاج۔ الغرض جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کسی دلیل کی بناء پر نہیں کرتے بلکہ ان ظالموں نے بلا دلیل اپنی خواہشات کا اتباع کر رکھا ہے جس کے لازمی نتیجہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے اب تم بتلاؤ کہ جسے خود اس کے سوء اختیار کی بدولت خدا گمراہ کرے اسے کون ہدایت کرسکتا ہے الغرض نہ ان کو عمل کے وقت کوئی ہدایت کرسکتا ہے اور نہ سزا کے وقت ان کے کوئی مددگار ہوں گے۔

پس جب کہ شرک کا بطلان اور مشرکین کی حالت معلوم ہو چکی تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم اس بلا میں نہ پھنسنا بلکہ تم شرک سے پھر کر ٹھیک اس دین کی طرف اپنا رخ رکھنا خدا کی وہ فطرت ہے جس پر حق تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے کیونکہ خدا کی خلقت کو بلا اس کے حکم کے بدلنا نہ چاہئے غرض یہ بالکل صحیح دین ہے۔ اور اس میں تبدیلی کی اصلاً ضرورت نہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں

Marfat.com

اور اس لئے اسے خواہ مخواہ بگاڑتے ہیں تم اس کی طرف رجوع کرنے والے ہو۔ اور اس سے ڈرو اور باقاعدہ نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ جنہوں نے اپنے دین کو پارہ پارہ کر رکھا ہے اور مختلف جماعتیں بن گئے ہیں پھر یہ بھی نہیں کہ حق کی تلاش ہو اور یہ بھی نہیں کہ جب حق ان کے پاس آئے تو اسے قبول کریں بلکہ سب اس پر خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔

اور اس سے بڑھکر بے جا یہ بات ہے کہ جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جس وقت وہ ان کی بے کسی پر رحم کر کے ان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے۔ تو ان میں سے ایک فریق دفعۃً بدل جاتا ہے اور پھر اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے تا کہ اس نعمت کی ناقدری کرے جو ہم نے اسے دی تھی خیر کچھ مضائقہ نہیں تم چندروز خوب مزے اڑالو اس کے بعد تمہیں عنقریب اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا ان سے کوئی پوچھے کہ کیا ہم نے ان پر کوئی حجت نازل کی ہے وہ اس کے ساتھ ان کے شرک کو بتاتی ہے اور ان سے کہتی ہے کہ تمہارا یہ طریق اچھا ہے تم اس پر جمے رہو۔ ایسا تو نہیں پھر یہ شرک کیوں کرتے ہیں۔

اور جس طرح لوگوں کی مذکورۂ بالا حرکت بے جا تھی۔ یوں ہی ان کی ایک بے جا بات یہ ہے کہ جس وقت ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتے ہیں اور پھر شرک کرتے ہیں اور کہیں اور معاصی اور جب کہ خود ان کی کرتوتوں کی بدولت انہیں کوئی ناگوار حالت لاحق ہوتی ہے تو یکا یک وہ مایوس ہو جاتے ہیں اور خدا کی ایسی شکایتیں کرتے ہیں کہ گویا نہ اس نے کبھی ان پر کوئی انعام کیا ہے اور نہ آئندہ کبھی کرے گا۔ سو یہ دونوں طریق ان کے غلط ہیں اور وہ جو ایسا کرتے ہیں تو کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ حق تعالیٰ کبھی کسی کو راحت دیتا ہے اور کبھی تکلیف چنانچہ وہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے چاہتا ہے اسے تنگ کر دیتا ہے پس جو لوگ ناامید ہو جاتے ہیں ان کو ناامیدی نہ کرنی چاہئے اترانے والے کو اترانا نہ چاہئے الغرض اس واقعہ میں متعدد دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو مانیں۔

پس جس کے رزق کی تنگی و فراخی حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے تو تم کو چاہئے کہ تم تنگی کے خوف سے کسی کا حق نہ رکھو بلکہ تم قرابت دار کو اور غریب کو اور مسافر کو ان کے حقوق دو۔ یہ بات بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کی خوشنودی چاہتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اور اس طرح تم کو یہ بھی چاہئے کہ تم اپنے مال کو ناجائز ذرائع سے بڑھانے کی کوشش نہ کرو جیسے سود۔ کیونکہ جو سودی روپیہ وغیرہ تم اس غرض سے دیتے ہو کہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے سو وہ صرف دنیا ہی میں بڑھ سکتا ہے لیکن وہ خدا کے یہاں نہیں بڑھ سکتا کیونکہ وہ اسے ملیا میٹ کر دیتا ہے اور تم کو چاہئے کہ زکوٰۃ دیا کرو۔ کیونکہ جو زکوٰۃ تم ایسی حالت میں دیتے ہو کہ اس سے تم کو حق تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہے تو وہ بیشک خدا کے یہاں بڑھے گی اور یہی لوگ ہیں جو حقیقی طور پر اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہیں الغرض نہ رزق کی تنگی کے خوف سے تم کو اپنے مالوں کو ناجائز طور پر بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ دوسروں کی حق تلفی کرنی چاہئے نہ زکوٰۃ سے دستکش ہونا چاہئے کہ شرک یقیناً باطل ہے کیونکہ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اس کے بعد تمہیں رزق دیا۔ اس کے بعد تم کو مارے گا۔ پھر تم کو زندہ کرے گا چنانچہ یہ سب باتیں ثابت شدہ ہیں۔ اب تم یہ بتلاؤ کیا تمہارے تجویز کئے ہوئے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو تو یہ تو بہ وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور برتر ہے ان کے شرک سے ان لوگوں کو اس کے انجام بد سے ڈرنا چاہئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

7/اگست درس فیضان القرآن نمبر 219

سورہ روم آیت نمبر 41 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی
النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ
سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ط
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾
مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ط
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

Marfat.com

إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱنتَقَمْنَا مِنَ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ
فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا
فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن يَشَآءُ
مِنْ عِبَادِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلِ
أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِۦ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ فَٱنظُرْ إِلَىٰٓ ءَاثَٰرِ رَحْمَتِ
ٱللَّهِ كَيْفَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا
لَّظَلُّوا۟ مِنۢ بَعْدِهِۦ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ
ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا۟ مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾ وَمَآ أَنتَ بِهَٰدِ ٱلْعُمْىِ عَن
ضَلَٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾
ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضَعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ
وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يُقْسِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ
مَا لَبِثُوا۟ غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا۟ يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ
أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ وَٱلْإِيمَٰنَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْبَعْثِ ۖ
فَهَٰذَا يَوْمُ ٱلْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ

Marfat.com

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ
لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ
عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٠﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا لوگوں کے لئے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تا کہ اللہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آئیں ٥ کہو کہ زمین مین چلو پھرو پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو اس سے پہلے گزرے ہیں ان میں سے اکثر مشرک تھے ٥ پس اپنا رخ دین قیم کی طرف سیدھا رکھو قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے ایسا دن آجائے جس کے لئے واپسی نہیں ہے اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ٥ جس نے انکار کیا تو اس کا انکار اسی پر پڑے گا اور جس نے نیک عمل کیا تو یہ لوگ اپنے ہی سامان کر رہے ہیں ٥ تا کہ اللہ ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو اپنے فضل سے جزا دے بیشک منکروں کو پسند نہیں کرتا اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے خوشخبری دینے کے لئے اور تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت سے نوازے اور تا کہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم اس کا شکر ادا کرو ٥ اور ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا ان کی قوم کی طرف پس وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنھوں نے جرم کیا تھا اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں ٥ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پس وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور وہ ان کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے پہنچا دیتا ہے تو یکایک وہ خوش ہو جاتے ہیں اور وہ اس کے نازل کئے جانے سے قبل خوشی سے پہلے ناامید تھے ٥ پس اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھو وہ کس طرح زمین کو زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہو جانے کے بعد بیشک وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اور اگر ہم ایک ہوا بھیج دیں پھر وہ کھیتی کو زرد ہوتی دیکھیں البتہ ہو جاویں اس کے بعد کفر کرنے والے پس آپ مردوں کو نہیں سنواتے اور نہیں سنواتے بہرے کو آواز اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ پر لا سکتے ہیں تم صرف اس کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لانے والا ہو پس یہی لوگ اطاعت کرنے والے ہیں ٥ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ناتوانی سے پیدا کیا ہے پھر ناتوانی کے بعد قوت دی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا طاری کر دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ علم والا ہے قدرت والا ہے ٥ اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے اس طرح وہ

Marfat.com

پھیرے جاتے تھے ۝ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب میں تو تم روز حشر تک پڑے رہے پس یہ حشر کا دن ہے لیکن تم جانتے نہ تھے ۝ پس اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لئے کہا جائے گا ۝ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی لے آؤ تو جن لوگوں نے انکار کیا ہے وہ یہی کہیں گے کہ تم سب باطل پر ہو ۝ اس طرح اللہ مہر کر دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو نہیں جانتے ۝ پس تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تم کو بے برداشت نہ کر دیں وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے ۝

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خشکی وتری میں لوگوں کے کرتوتوں کے سبب خرابی ظاہر ہو چکی ہے چنانچہ ان کو قحط وبا، طوفان وغیرہ میں بتلا کیا گیا ہے تاکہ ان کے **بعض** اعمال قبیحہ کا بدیں توقع مزہ چکھا دے کہ وہ ان اعمال قبیحہ سے پلٹ جائیں گے ان لوگوں کو اس کے ماننے میں تامل ہوگا۔ اس لئے آپ ان سے کہئے کہ تم زمین میں چلو پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ یہ لوگ اکثر مشرک تھے پس ثابت ہوا کہ شرک کا انجام بہت برا ہے۔

پس جب کہ انجام شرک کی برائی ثابت ہوگئی تو آپ اپنا رخ ٹھیک اس دین صحیح کی طرف رکھئے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جو آنے کے بعد خدا کی طرف سے لوٹایا نہ جائے گا کیونکہ اس کے بعد شرک سے توبہ مفید نہ ہوگی نیز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ کیونکہ اس روز سب ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے اور کوئی کسی کی مدد نہ کرے گا۔ یہ نصیحت جو ہم کر رہے ہیں اس میں ہمارا کوئی نفع نقصان نہیں ہے بلکہ سراسر تمہارا ہی نفع نقصان ہے۔ کیونکہ جو کوئی کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال خود اس پر ہوگا اور جو کوئی نیک کام کرے تو یہ نیک کام کرنے والے اپنے ہی لئے سامان کر رہے ہیں۔ تاکہ حق تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے اپنے فضل سے اچھا بدلہ دے کیونکہ وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس لئے ان کو اچھا بدلہ بھی نہیں دیتا۔

اور منجملہ اس کے دلائل توحید کے ایک اس کا ہواؤں کو ایسی حالت میں چھوڑنا ہے کہ وہ لوگوں کو بارش کی خوشخبری دینے والی ہیں اور اس لئے چھوڑتا ہے تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے کہ ان سے بارش ہو اور بارش سے غلہ وغیرہ پیدا ہو جس کو تم کھاؤ اور تاکہ ان کے ذریعہ سے اس کے حکم سے کشتیاں چلیں جن میں تم سفر کرو اور تاکہ تم اس سفر کے ذریعہ سے اس کا فضل یعنی اپنی روزی طلب کرو۔ اور کہ تم ان فوائد اور منافع کو پیش نظر رکھکر اس کا شکر کرو جس کا حاصل حق تعالیٰ کی اطاعت اور غیر اللہ سے اعراض ہے۔ اور یہ دلیل توحید اس لئے ہے کہ ان باتوں پر خدا کے سوا کسی کو قدرت نہیں۔ لہذا وہی معبود ہے نہ کہ کوئی اور۔ الغرض یہ دلائل توحید ہیں اور ان کا مقتضے یہ ہے کہ لوگ شرک سے توبہ کریں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے۔ اور برابر شرک پر مصر ہیں۔ جس کا ان کو نتیجہ بھگتنا ہوگا

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہم نے آپ کو ان کی طرف بھیجا ہے یوں ہی ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ اور آپ کی طرح وہ بھی ان کے پاس دلائل واضح لے کر آئے تھے جس پر انہوں نے ان کو یوں ہی جھٹلایا جس طرح آپ کو انہوں نے اور اس پر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے ارتکاب جرم کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کے شر سے نجات دی کیونکہ ہمیں مسلمانوں کی مدد کرنا ضروری تھا پس یوں ہی ہم ان سے بھی انتقام لیں گے اور ان کے مقابلہ میں مؤمنین کی مدد کریں گے۔ پس آپ خاطر جمع رکھیں اور ان کی ایذاؤں سے شکستہ خاطر نہ ہوں۔

Marfat.com

تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ حق تعالیٰ کی اطاعت سے سرتابی کرتے ہیں حالانکہ خدا وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جس پر وہ ابر کو ابھارتی ہیں۔حق تعالیٰ اسے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے۔اور اس کو متعدد ٹکڑے کرتا ہے۔اس کے بعد اس کے درمیان سے مینہ نکلتا ہوا نظر آتا ہے جب کہ وہ اسے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بھیجتا ہے۔جن کو بھیجنا چاہتا ہے تو وہ یکا یک خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پیشتر یقیناً ناامید تھے اور اس بارش سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔اب تم سوچو کہ کیا ایسا کامل القدرۃ والاختیار اور ایسا منعم خدا اس قابل ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے معاذ اللہ۔اے دیکھنے والے خدا کی رحمت بارش کے آثار نباتات کو بنظر غور دیکھ اور سوچ کہ حق تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے کے بعد کیسے عجیب طریقہ سے زندہ کر دیتا ہے پس وہ یوں ہی قیامت میں مردوں کو بھی زندہ کر دے گا۔اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اس لئے نہ اسے زمین کا زندہ کرنا مشکل ہے اور نہ مردوں کا زندہ کرنا۔اور مشرکین کا انکار بعث محض ہٹ دھرمی ہے۔جب حق تعالیٰ ایسی ہوائیں چلاتے ہیں جو مینہ برساتی ہیں۔تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر ہم ہوا کو بھیجتے ہیں جس پر وہ اس کھیتی کو زرد دیکھتے ہیں تو فوراً ہی ناشکری کرنے لگتے ہیں۔

پس جبکہ ایسے دلائل ظاہرہ سے بھی یہ لوگ راہ راست پر نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بالکل مردے اور بہرے اور اندھے ہیں۔ اور جبکہ خود ان کی یہ حالت ہے تو ان کی ہدایت نہ حاصل کرنے کا آپ پر کوئی الزام نہیں کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔اور نہ آپ بہروں کو پکار سکتے ہیں بالخصوص جب کہ وہ سننا بھی نہ چاہیں اور منہ پھیر کر چل دیں اور اسی طرح آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر نہیں لا سکتے آپ صرف ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات کو مانیں۔چنانچہ آپ نے ان کو سنایا اور اب وہ آپ کی باتیں سن کر حق تعالیٰ کے فرماں بردار ہیں۔

اے منکرو اللہ رب العزت جس کی اطاعت کے لئے تم سے کہا جاتا ہے وہی تو ہے جس نے تمہیں ابتداء خلقت میں کمزوری سے پیدا کیا یعنی تم کو کمزور بنایا اور کمزوری کے بعد قوۃ بنائی۔چنانچہ جوانی میں تم کو مضبوط بنا دیا پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا بنایا۔اور تم کو جوان اور قوی سے کمزور اور بڈھا بنایا اور ان ہی کی کیا تخصیص ہے بلکہ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔اور وہ بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے پس تم سوچو کہ ایسے کامل العلم اور کامل القدرۃ اور کامل الاختیار خدا کی مخالفت کر کے تم کس نتیجہ پر پہنچو گے۔پس تم خدا کی اطاعت کرو اور سمجھو کہ ایک روز قیامت ضرور آنے والی ہے۔

جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز مجرمین کے ہوش اڑ جائیں گے اور وہ قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ اس سے پہلے ایک ساعت سے زیادہ نہیں ٹھہرے اب تم دیکھو کہ جس طرح اب الٹے لے جائے جا رہے ہیں کہ اس قدر مدت طویلہ کو ایک ساعت اور قیامت کے بہت جلد آنے والی بتا رہے ہیں یوں ہی وہ دنیا میں الٹے لے جائے جاتے تھے کہ قیامت کے آنے ہی کے سرے سے منکر تھے۔

خیر ان کا تو یہ بیان ہوگا کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے اور جن کو علم صحیح اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے موافق قیامت تک رہے ہو پھر تم اسے ایک گھڑی کیوں بتلاتے ہو اور یہ قیامت کا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا مگر تم جانتے نہ تھے اس جہالت سے اس کا انکار کیا کرتے تھے اب بتلاؤ کہ اب بھی انکار کرو گے پس اس روز ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی ان کو معذرت نافع نہ ہوگی اور نہ ان سے اس کی درخواست کی جائے گی کہ وہ خدا کو راضی کر لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے اور ان کو طرح طرح

Marfat.com

سمجھانے کی کوشش کی لیکن افسوس کہ ایک بات بھی ان کی سمجھ میں نہ آئی اور صرف یہی نہیں کہ وہ دلائل کو نہ مانتے ہوں۔ بلکہ ان کی ہٹ دھرمی کی یہ حالت ہے کہ اگر تم ان کے پاس کوئی خارق عادت نشانی لاؤ گے تب بھی وہ یہ ہی کہیں گے کہ تم صرف اہل باطل ہو اور یہ تمہارا شعبدہ ہے۔تم نے ان کی حالت دیکھی؟ یوں حق تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کردیتے ہیں جو حق کو جاننے کا قصد نہیں کرتے جس طرح ان لوگوں کے دلوں پر کررکھی ہے پس جبکہ ان کے ماننے کی کوئی توقع نہیں۔تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبر کیجئے۔اور خدا کے وعدہ کے منتظر رہئے۔کیونکہ خدا کا وعدہ بالکل صحیح ہے۔

آج کے درس میں خلقیت کا تذکرہ ہے۔کہ اس رب کی عبادت میں کیوں کوتاہی کرتے ہو جس نے تمہیں ماں کے پیٹ سے جب پیدا کیا تو تم بہت کمزور تھے پھر تمہارے اندر قوت پیدا کردی۔اور تم بچپن، لڑکپن، شباب یعنی جوانی کے منزلیں طے کرنے لگے۔ اور تمہارے اندر خوب طاقت آگئی۔اس وجہ سے کام بھی کرنے لگے۔اور دیگر امور بھی سرانجام دینے لگے۔پھر تم ضعیف ہوگے اور پھر موت کا انتظار کرنے لگے۔ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہ ساری حالتیں بدلنے والا اللہ ہے جو کہ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔لہٰذا بندگی کا حق صرف اسی کا ہے۔اس کے علاوہ کون ان حالتوں میں کمی بیشی کرسکتا ہے۔جب تمہارا جواب نفی میں ہے تو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔کہ میں نے آخر اسی رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔تو کیوں میں اسے نہ پوجوں۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورہ لقمان

سورۃ لقمان مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 34 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 554 اور حروف کی تعداد 2217 ہے اس کا نام آیت نمبر 13 سے لیا گیا ہے حضرت لقمٰن علیہ السلام کی نصیحتیں اس میں شامل ہیں۔ جو کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں اس وجہ سے اس کا نام سورۃ لقمٰن نام پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 31 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 57 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 34: حضرت لقمٰن علیہ السلام کی وجہ سے اس کا نام ہے حضرت لقمٰن علیہ السلام حکیم تھے۔ حضرت لقمٰن کی اپنے بیٹے کو نصیحت، شرک نہ کرنے کا تذکرہ، والدہ کا تذکرہ، اس کے حمل کے بوجھ کا، دودھ پلانے کی مدت دو سال، گال پھلا کر گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا، زمین پر اکڑ کر نہ چلنا، خود پسندی کو اللہ پسند نہیں کرتا، اپنے منہ پر تعریف کرانا، اونچی آواز میں چلا کر بولنا گدھے سے مشابہت ہے قرآن مجید کے فوائد، مخالفین قرآن کا نتیجہ، اللہ رب العزت کی قوت وحکمت، زمین کے سارے درخت اگر قلم بن جائیں اور سمندر کا تمام پانی سیاہی بن جائے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہو سکتی، علوم خمسہ یعنی پردے کے چھپے راز سے اللہ رب العزت ہر وقت ہر جگہ آگاہ ہے کے متعلق گفتگو کا بیان ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

8/اگست درس فیضان القرآن نمبر 220

سورۂ لقمان آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۳﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

Marfat.com

وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا
فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ
الَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ بَلِ الظَّٰلِمُونَ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ
ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمَٰنُ لِابْنِهِۦ
وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ
وَفِصَٰلُهُۥ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَٰلِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾
وَإِن جَٰهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ
ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَٰبُنَيَّ إِنَّهَآ
إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي
السَّمَٰوَٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾
يَٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَوٰةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ
عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ

Marfat.com

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ال م ٥ یہ پُر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت نیکی کرنے والوں کیلئے ٥ جو کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ٥ یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ٥ اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے گمراہ کرے بغیر کسی علم کے اور اس کی ہنسی اڑائے ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ٥ اور جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں بہرہ پن ہے تو اس کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیا ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے ٥ یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اللہ نے آسمانون کو پیدا کیا ہے ایسے ستونوں کے بغیر جو تمہیں نظر آئیں اور اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دئے کہ وہ تمہیں لے کر جھک نہ جائے اور اس مین ہر قسم کے جاندار پھیلا دئے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں ٥ یہ ہے اللہ کی تخلیق تو تم مجھ کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انھوں نے کیا پیدا کیا ہے بلکہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں ہیں ٥ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرو اور جو شخص شکر کرے گا تو وہ اپنے ہی لئے شکر کرے گا اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا ہے ٥ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے ٥ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے معاملہ مین تاکید کی ہے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اس کو پیٹ مین رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوا تو میرا شکر کر اور اپنے والدین کا میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ٥ اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور ڈالیں تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جو تجھ کو معلوم نہیں تو ان کی بات نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا اور تم اس شخص کے راستے کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہے پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تمہیں بتادوں گا جو کچھ تم کرتے رہے ٥ اے میرے بیٹے کوئی عمل اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اللہ اس کو حاضر کردے گا بیشک اللہ باریک بین ہے باخبر ہے ٥ اے میرے بیٹے نماز قائم کر واچھے کام کی نصیحت کرو اور برائی سے روکو اور جو مصیبت تمہیں پہنچے اس پر صبر کرو بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے ٥ اور لوگوں سے بے رخی نہ کر اور زمین میں اکڑ اکڑ کر نہ چل بیشک اللہ کسی اکڑنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ٥ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ جو تم کو سنائی جاتی ہیں یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک کاروں کے لئے جو کہ باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو آخرت پر واقعی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی جانب سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں بس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان پر ایمان لائیں۔ اور ان پر عمل

Marfat.com

کریں۔
لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جو فضول قصے اس لئے خریدتے ہیں کہ لوگوں کو اس قرآن سے ہٹا کر خدا کی راہ سے بے جانے بوجھے بھٹکا دیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے ذلت آمیز عذاب ہوگا کیونکہ یہ لوگ تنہا خود ہی گمراہ نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس وقت اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے یوں پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے جیسے اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی ہے جس کی وجہ سے اسے سنائی ہی نہیں دیتا پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے سخت تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے گا کیونکہ اگر وہ ان حرکتوں سے باز نہ آیا۔ تو اس کے لئے عذاب مذکور لازمی ہے۔
اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے عیش وعشرت کے باغات ہوں گے اور عارضی طور پر نہیں بلکہ یوں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے خدا نے اس کا بالکل صحیح وعدہ کیا ہے جس میں اصلاً تخلف نہیں ہوسکتا۔ اور اس سے محض ترغیب مقصود نہیں ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے اس لئے اس کا وعدہ پورا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جھوٹ یا عاجز بولتا ہے یا احمق۔ اور خدا ان دونوں سے پاک ہے پھر وہ جھوٹا وعدہ کیوں کریگا۔
اور تم اس کی قوت وحکمت کا اس سے اندازہ کرسکتے ہو کہ اس نے آسمانوں کو بلا ستونوں کے پیدا کیا چنانچہ تم ان کو اس صفت پر مشاہدہ کررہے ہو۔ اور اس نے زمین پر مضبوط پہاڑ قائم کئے کہ مبادا وہ ہمیں لے کر ایک طرف کو نہ جھک جائے۔ اور اس میں ہر قسم کے حیوانات پھیلائے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا۔ جس پر ہم نے اس میں طرح طرح کے عمدہ اقسام نباتات اگائے۔ اس سے جس طرح حق تعالیٰ کی قوت اور حکمت کا پتہ چلتا ہے یوں ہی اس سے اس کا تفرد بھی معلوم ہوتا ہے۔ یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ اب تم ہمیں دکھلاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے جو اس کے سوا ہیں حقیقت یہ ہے کہ نہ خدا کے سوا کوئی خدا ہے اور نہ اس نے کچھ پیدا کیا بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔
اللہ تعالیٰ عقلمندوں کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے لقمان علیہ السلام کو دانائی عطا کی تھی یوں کہ ان سے کہا تھا کہ تم خدا کا شکر کرو کیونکہ وہ تمہارا منعم ہے۔ اور اس نے تمہیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو تمہارے پاس ہیں اور یہ واضح رہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو خود تمہارا فائدہ ہے۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو خدا کا کچھ ضرر نہیں کیونکہ یہ اصول عام ہے کہ جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اس میں خود اسی کا فائدہ ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو اس سے خدا کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ اللہ تمام عالم سے بے نیاز اور تمام خوبیوں والا ہے پھر اسے کسی کے شکر کی کیا ضرورت ہے اور اس کے نہ ہونے سے اس کا کیا نقصان ہے۔
اور یہ حکمت ہم نے اس زمانہ میں دی تھی جب کہ اس سے بہرہ ور ہو کر لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کو نصیحت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ فی الحقیقت شرک بڑی بیجا بات ہے یہ تو لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت تھی۔
اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کی بابت ہدایت کی ہے کیونکہ باپ کی عظمت تو ظاہر ہی ہے اور اس کی ماں نے اس کو مسلسل کمزوریوں پر پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے یہ دو تکلیفیں چونکہ اہم اور اعم تھیں۔ اس لئے ان کو ذکر کیا گیا۔ ورنہ اس کے علاوہ اور بہت سی تکلیفیں ہیں۔ جو خاص خاص حالات میں ماں کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ خیر ہم نے اس کے والدین

Marfat.com

کے متعلق اسے ہدایت کی ہے کہ تو میرا بھی شکر کرنا اور اپنے ماں باپ کا بھی دیکھنا اس میں کوتاہی نہ ہو کیونکہ تیری واپسی میری طرف ہوگی اور بعد واپسی کے مجھی سے سابقہ پڑے گا۔ اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو تجھے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ اگر تیرے ماں باپ تجھ سے اس کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی شئے کو شریک کرے جس کے متعلق تجھے شرکت کا کوئی علم نہیں تو اس میں ان کا کہنا نہ ماننا۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے رہنا۔ اور جو میری طرف رجوع ہو اس کی راہ پر چلنا کیونکہ ایک روز تم کو مرنا ہے اس کے بعد تمہاری واپسی میری ہی طرف ہوگی۔ جس پر میں تمہیں وہ تمام کام بتلا دوں گا جو تم کیا کرتے تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ شرک کتنی بری چیز ہے۔ کہ اس میں ماں باپ کی اطاعت بھی جائز نہیں جن کی اطاعت فرض ہے۔ اور یہ بھی کہ لقمان علیہ السلام نے جو اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی اس پر اس کا ماننا ضروری تھا دو وجہ سے اول اس لئے کہ وہ باپ کا حکم تھا اور دوسرے اس لئے کہ خود ہمارا حکم ہے۔

اور لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ بھی کہا کہ اے میرے بیٹے! اگر نیکی یا بدی رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی اور کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہوگی تو خدا اسے بھی لے آئے گا کیونکہ حق تعالیٰ بڑا باریک بین اور بہت باخبر ہے کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں۔ اور یہ سمجھ کر تجھے چاہئے کہ ہر برائی سے بچے۔ اور اطاعت کو عمل میں لانے کی کوشش کرے اے میرے بیٹے! تو باقاعدہ نماز پڑھتے رہنا۔ اور اچھی بات کا حکم اور بری بات سے روک ٹوک کرتے رہنا۔ اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کرنا کیونکہ یہ تاکیدی باتوں میں سے ہیں جن کی خدا نے تاکید کی ہے اور لوگوں کے لئے تکبر سے اپنا رخسار نہ موڑنا اور نہ زمین میں اکڑ کر چلنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال رکھنا۔ اور اپنی آواز کو قدرے پست رکھنا کیونکہ چلانا گدھوں کا شیوہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سب سے بدتر گدھوں کی آواز ہے پس تجھے نہ چاہئے کہ تو اپنی آواز کو گدھوں کی سی بنائے۔ الغرض یہ نصیحت تھی لقمان علیہ السلام کی خاص اپنے بیٹے کو۔ جس معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر خلوص پر مبنی تھی اور اسی سے اس کی دانائی اور ان مشرکین کی سفاہت معلوم ہوتی ہے۔

آج کے درس میں اہم بات یہی ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جہاں بے شمار نصیحتیں کیں وہاں یہ بھی کہا کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کی بندگی نہ کرنا۔ اچھے کام کرنا اور جو بھی تم عمل کرو گے اس کا اجر ضرور پاؤ گے۔ اس دربار کبریا سے کبھی بھی محروم نہ رہو گے۔ جبکہ کامیابی تبھی ملے گی۔ جب اس دربار سے بریت ملے گی۔ لہذا اپنا تکبر سے حسد سے بچنا اور بندگی رب کبریا کی کرنا۔ اللہ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9راگست درس فیضان القرآن نمبر 221

سورۂ لقمان آیت نمبر 20 تا 34 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ؕ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم
مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً
وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى
وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ
السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ
كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

Marfat.com

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ
وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ
فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ
اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا
یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا
یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـا ؕ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی
الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ
بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمہارے کام میں لگا دیا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین مین ہے اور اس نے اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں کسی علم اور کسی ہدایت اور کسی روشن کتاب کے بغیر ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم پیروی کرو اس چیز کی جو اللہ نے اتاری ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگر شیطان ان کو آگ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو تب بھی ٥ اور جو شخص اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ نیک عمل کرنے والا بھی ہو تو اس نے مضبوط رسی پکڑ لی اور اللہ ہی کی طرف ہے تمام معاملات کا انجام کار ٥ اور جس نے انکار کیا تو اس کا انکار تمہیں غمگین نہ کرے ہماری ہی طرف ہے ان کی واپسی تو ہم ان کو بتا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا بیشک اللہ دلوں کی بات سے بھی واقف ہے ٥ ان کو ہم تھوڑی مدت فائدہ دیں گے پھر ان کو ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے کہو کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے ٥ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانون میں ہے اور زمین میں ہے بیشک اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا ہے ٥ اور اگر زمین میں جو درخت ہیں وہ قلم بن جائیں اور سمندر سات مزید سمندروں کے ساتھ روشنائی بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٥ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک چلتا ہے ایک مقرر وقت تک اور یہ کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ٥ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن چیزوں کو وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور بیشک اللہ برتر ہے بڑا ہے ٥ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنیوالے شکر کرنے والے کیلئے ٥ اور جب موت ان کے سر پر بادل کی طرح چھا جاتی ہے وہ اللہ کو پکارتے ہیں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پھر جب وہ ان کو نجات دیکر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو ان میں کچھ اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر گزار ہیں اے لوگو اپنے رب کا لحاظ رکھو اور اس دن سے ڈرو جب کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہوگا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تمہیں اللہ کے باب میں دھوکہ دینے پائے ٥ بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مریگا بیشک اللہ جاننے والا باخبر ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں پس کیا اس کا مقتضے یہ نہیں ہے کہ تم اس منعم کی اطاعت کرو۔ اور شرک وغیرہ کے ذریعہ سے اس کی نافرمانی نہ کرو۔ یہ تو واقعہ ہے اور باوجود اس کے کچھ لوگ ایسے ہیں جو خدا

Marfat.com

کے معاملہ میں بلا علم اور بلا ہدایت اور بلا کسی روشن کتاب کے حجتیں کرتے ہیں اور اس مخالفت کو ضروری قرار دیتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو احکام خدا نے اتارے ہیں ان کی پیروی کرو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو نہ مانیں گے بلکہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے آباواجداد کو پایا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ کیا وہ ہر حالت میں اپنے آباواجداد کی پیروی کریں گے۔ اگرچہ ان کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو کتنی بیجا بات ہے۔ یہ لوگ تو بوجہ اتباع شیطان کے دوزخ کا عذاب بھگتیں گے اور برخلاف ان کے جو کوئی اپنا رخ خدا کی طرف جھکا دے۔ اور وہ نکوکار بھی ہو۔ اس نے ایک مضبوط دستہ پکڑ لیا جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اس لئے وہ ہلاکت کے خطرہ سے بچ گیا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ تمام امور کا آخر حق تعالیٰ ہی کی طرف ہے اس لئے جزاوسزا اسی کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ جزاوسزا طے کر چکا ہے۔ اس لئے ان کا واقع ہونا ضرور ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بنا پر آپ سے کہا جاتا ہے کہ جو کوئی کافر ہے آپ کو اس کے کفر سے رنج نہ ہونا چاہئے کیونکہ ان کی واپسی ہماری ہی طرف ہوگی۔ اس کے بعد ہم انہیں وہ تمام کام بتلائیں گے جو انہوں نے کئے تھے۔ کیونکہ حق تعالیٰ دلوں تک کی بات سے واقف ہے پھر اس سے ان کا کوئی عمل کیونکر رہ سکتا ہے ابھی ہم چند روز ان کو مزہ اڑانے دیں گے۔ اس کے بعد ہم انہیں ایک سخت عذاب کی طرف جانے کے لئے مجبور کریں گے یہ لوگ شرک کرتے ہیں اور حالت ان کی یہ ہے کہ اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ آسمان وزمین یعنی تمام عالم کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ پس یہ صاف اقرار ہے توحید کا۔ اور آپ کہئے کہ خدا کا شکر ہے کہ تم پر خدا کی حجت تمام ہوئی۔ اور تم نے شرک کے بطلان کا اپنے منہ سے اقرار کر لیا کیونکہ اس میں اقرار ہے کہ جن کو ہم لوگ پوجتے ہیں وہ بھی ہماری طرح خدا کی مخلوق ہیں نہ کہ شریک خدائی۔ یہ حقیقت ایسی نہیں ہے کہ کوئی اسے معلوم کرنا چاہے تو معلوم نہ ہو سکے بلکہ بہت سے لوگ جانتے نہیں اور جاننے کا قصد ہی نہیں کرتے پس یہ ان کا قصور ہے جس پر وہ سزا کے مستحق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے اور اس میں کسی کی شرکت نہیں۔ اور جن کو شریک بتلایا جاتا ہے وہ بھی خدا ہی کے مملوک ومخلوق اور بندے ہیں کیونکہ اللہ ہی بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے اور اس کے سوا کسی کے لئے یہ بات ثابت نہیں۔ اس لئے مالک عالم وہی ہوگا۔

اور خدا کی محمودیت کی یہ حالت ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم ہوں۔ اور سمندر کی یہ حالت ہو کہ اس کے علاوہ سات ویسے ہی سمندر اس کو سیاہی دیں۔ تب بھی خدا کی خوبیوں کی باتیں ختم نہ ہوں۔ واقعی حق تعالیٰ بڑا زبردست اور بہت حکمت والا ہے۔ پھر بھلا اس کے کمالات کیونکر ختم ہو سکتے ہیں اس کے نزدیک تمہارا سب کا پیدا کرنا اور تمہارا سب کا قیامت میں زندہ کر کے اٹھانا صرف ایسا ہے جیسا کہ ایک جاندار کا۔ اور ظاہر ہے کہ ایک جان کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں پس تم سب کا بھی کچھ مشکل نہ ہوگا۔ کیونکہ اسے کسی کام کے لئے کوئی سامان کرنا نہیں پڑتا۔ بلکہ وہاں تو صرف حکم کی دیر ہے۔ اور حکم میں ایک اور کروڑوں سب برابر ہیں۔ پس اس کے اثر میں بھی برابر ہوں گے یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے اس لئے اس سے ان منکرین کا کوئی قول وفعل مخفی نہیں۔ پس وہ ان ہٹ دھرموں کو سخت سزا دے گا جو خواہ مخواہ اس کے کمالات کا انکار کرتے ہیں۔

اے منکر کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ دن کو بڑھا کر رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے۔ اور رات کو بڑھا کر دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ چنانچہ ہر ایک میعاد معین تک برابر چلتا رہے گا۔ پھر کیا یہ اس کے کمال قدرت

Marfat.com

کے دلائل نہیں ہیں۔ اور کیا ایسے کامل القدرت خدا کو تمہارا دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل ہے اور کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو پھر کیا اس کے بعد بھی تمہیں اس کے کمالات کے انکار کی گنجائش ہے۔ الغرض یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ خدا ہی واقعی ہے اور جن چیزوں کو اس کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں۔ وہ محض جھوٹ ہے اور ان کے تراشیدہ ہیں۔ اور اس وجہ سے ہے کہ صرف اللہ ہی عالی شان اور بڑا ہے اور اس کے سوا سب پست اور حقیر ہیں کیونکہ اگر کسی اور کو بھی وہ بات حاصل ہوتی جو حق تعالیٰ کو ہے تو خدا یہ کام کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس صورت میں تصادم لازم تھا۔ اور تصادم کی حالت میں یہ انتظام ممکن نہ تھا۔

نیز کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا کے فضل سے کشتیاں دریا میں اس لئے چلتی ہیں کہ وہ تم کو اپنے دلائل قدرت میں سے کسی قدر دلائل کا مشاہدہ کرا دے جبکہ تو نے دیکھا ہے تو پھر تو کیوں اس کے کمال قدرت کا انکار کرتا ہے فی الحقیقت اس میں متعدد دلائل ہیں ہر ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو خواہ استدلال سے پہلے جیسے مومنین یا استدلال کے بعد جیسے وہ کفار جو ان آیات سے استدلال کر کے کمال تصرف خداوندی کے معتقد ہوتے اور اس ذریعہ سے توحید کے قائل ہو کر تصرف مخالف طبع پر صبر اور موافق طبع پر شکر کرتے ہیں اور جس وقت ان لوگوں پر سائبانوں کی طرح موجیں چھا جاتی ہیں تو یہ لوگ خدا کو اس کے لئے اطاعت کو خالص کر کے پکارتے ہیں۔ اب جبکہ اس نے ان کو غرق سے بچا کر خشکی تک پہنچا دیا تو کچھ ان میں سے معتدل رہتے ہیں اور باقی پھر اسی شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو کہ صریح انکار ہے ہماری آیات کا اور ہماری آیات کا انکار صرف ہر بدعہد اور ناشکرا کرتا ہے ورنہ جو ان کمینہ اوصاف سے خالی ہیں وہ ہرگز ان کا انکار نہیں کرتے۔

اے لوگو ہم تمہیں تمہاری خیرخواہی سے سمجھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ناشکری، بدعہدی انکارِ آیات سے توبہ کرو اور اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس روز نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا ہو گا جو کہ اپنے باپ کے کچھ کام آنے والا ہو۔ کیونکہ قیامت ضرور آئے گی اور خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس تم دنیوی زندگی کے دھوکے میں ہرگز مت آنا۔ اور نہ خدا کے متعلق دھوکے باز شیطان کے فریب میں آنا جیسا کہ وہ تم کو سمجھاتا ہے کہ یہ مذہب شرک خدا کا پسندیدہ ہے اور وہ اس سے خوش ہے وغیرہ وغیرہ الغرض قیامت ضرور آئے گی۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ قیامت کے آنے کا صحیح علم خدا ہی کو ہے کہ کب آئے گی اور دوسرے کو یہ علم نہیں دیا گیا اور وہی اپنے ذاتی علم سے مینہ برساتا ہے اور اس کا بھی کسی دوسرے کو صحیح علم نہیں دیا گیا۔ اور اسباب عادیہ پر نظر کر کے بارش کا حکم لگا دینا یہ صحیح علم نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ حکم غلط ہوتا ہے اور جن صورتوں میں وہ صحیح ہوتا ہے ان صورتوں میں بھی اس کو صحیح اور یقینی علم نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ صرف ظن اور تخمین ہوتا ہے اور وہی ان چیزوں کو صحیح اور یقینی طور پر جانتا ہے جو کہ رحموں میں ہوتی ہیں اور دوسروں کو اس کا علم بھی نہیں۔ اور جو علم اسباب عادیہ کی بنا پر کسی کو ہوتا ہے وہ صرف ظن و تخمین ہوتا ہے۔ نہ کہ علم صحیح و یقینی اور نہ کوئی ذاتی طور پر یہ جانتا ہے کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور نہ کوئی شخص ذاتی طور پر یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا بلکہ ان امور کو صرف حق تعالیٰ جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بہت باخبر ہے اس کے سامنے ان چیزوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ پس جب کہ حق تعالیٰ کے کمال علمی کی یہ حالت ہے۔ اور دوسروں کی بے خبری کی یہ حالت ہے تو ثابت ہوا کہ صرف وہ ہی معبود ہے نہ کہ کوئی اور۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ السجدہ

سورۃ السجدہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 30 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 274 اور حروف کی تعداد 1577 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 15 سے لیا گیا ہے اس میں سجدہ کی اہمیت وفضیلت کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام سورۃ سجدہ پڑ گیا ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 32 ہے اور ترتیب نزدلی کے اعتبار سے اس کا نمبر 75 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: اس میں سجدہ ہے اس لئے اس کا نام سجدہ ہے زمین وآسمان کی تخلیق چھ دن میں ہوئی اس کا تذکرہ ہے، زمین و آسمان کے کاموں کا انتظام وہ خود کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کو ہزار سال سے تعبیر کیا گیا ہے مٹی سے انسان کو بنایا، پھر پلید پانی سے اس کو شکل دی پھر روح پھونکی، پھر تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے لیکن تم پھر بھی شکر نہیں کرتے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرتا ہے مجرمین کی ندامت کا ذکر، کافروں کی صنعت الٰہی سے چشم پوشی۔ اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھروں گا۔ اللہ کا بیان ہے جس میں مخلوقات کو تنبیہ کی گئی ہے۔ دعوت دیتے رہیں کوئی مانے یا نہ مانے پیغام دینا لازمی ہے کافروں کی صنعت الٰہی سے چشم پوشی۔

Marfat.com

10/اگست درس فیضان القرآن نمبر 222

سورہ سجدہ آیت نمبر 1 تا 30 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ
مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ
الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ
مَّهِیْنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

Marfat.com

وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ
ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ
یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع
وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ
هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا
یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ
یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

Marfat.com

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ
رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ج وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ
اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ
اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ال م ٥ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں خداوند عالم کی طرف سے ہے ٥ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تا کہ وہ راہ پر آجائیں ٥ اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر قائم ہوا اس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ٥ وہ آسمان سے زمین تک تمام معاملات کی تدبیر کرتا ہے پھر وہ اس کی طرف لوٹتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال کے برابر ہے ٥ وہی ہے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا زبردست ہے رحمت والا ہے ٥ اس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی اور اس نے انسان کی تخلیق

Marfat.com

کی ابتداء مٹی سے کی o پھر اس کی نسل حقیر پانی کے خلاصہ سے چلائی o پھر اس کے اعضاء درست کیئے اور اس میں اپنی روح پھونکی تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو o اور انھوں نے کہا کہ کیا جب ہم زمین میں گم ہو جائینگے تو ہم پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں o کہو کہ موت کا فرشتہ تمہاری جان قبض کرتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے o اور کاش تم دیکھو جب کہ یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا تو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں ہم یقین کرنے والے بن گئے o اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری بات ثابت ہو چکی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا o تو اب مزہ چکھو اس بات کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کیئے کی بدولت ہمیشہ کا عذاب چکھو o ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان کے ذریعہ سے یاد دہانی کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے o ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈر سے اور امید سے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں o تو کسی کو خبر نہیں کہ ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال کے صلہ میں آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے o تو کیا جو مومن ہے وہ اس شخص جیسا ہوگا جو نافرماں ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے o جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیئے تو ان کے لیے جنت کی قیام گاہیں ہیں ضیافت ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے o اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے وہ لوگ جب اس سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے o اور ہم ان کو بڑے عذاب سے پہلے قریب کا عذاب چکھائیں گے شاید کہ وہ باز آجائیں o اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے اعراض کرے ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے o اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو تم اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کرو اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا o اور ہم نے ان میں پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کی راہنمائی کرتے تھے جب کہ انھوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے o بیشک تیرا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان امور میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے o کیا ان کے لئے یہ چیز ہدایت دینے والی نہ بنی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کی بستیوں میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں کیا وہ لوگ سنتے نہیں o کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو چٹیل زمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں پھر ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے کھاتے ہیں اور وہ خود بھی پھر کیا وہ دیکھتے نہیں o اور وہ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو o کہو کہ فیصلہ کے دن ان لوگوں کا ایمان نفع نہ دے گا جنھوں نے انکار کیا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی o تو ان سے اعراض کرو اور منتظر رہو یہ بھی منتظر ہیں o

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب کی تنزیل پروردگار عالم کی جانب سے ہے ہاں کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس رسول نے اپنی طرف سے اسے گھڑ لیا ہے حاشا وکلا یہ بات ہرگز نہیں بلکہ وہ واقعی تمہارے رب کی جانب سے ہے اس لئے کہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ وہ صحیح راستہ پر آجائیں۔

Marfat.com

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا اس کے بعد وہ تخت سلطنت پر بیٹھا اور عنان حکومت ہاتھ میں لے کر مخلوق کا انتظام شروع کیا اور جب کہ وہ تنہا بادشاہ ہے تو اب اس کے سوا نہ تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ سفارشی۔ پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو کہ اس خالقِ ارض وسماء وغیرہ اور تنہا بادشاہ اور سرپرست کو چھوڑ کر تم نے دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں۔ یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ اس کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں۔

اور صرف وہ اللہ ہی آسمان سے لے کر زمین تک کا کل انتظام کرتا ہے اور گو اس وقت بہت سے ایسے بھی ہیں جن میں بادی النظر میں دوسروں کو بھی دخل معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ بعضوں کو تو ان کے استقلال کا شبہ ہو جاتا ہے جیسے بندوں کے افعال اختیاریہ۔ لیکن یہ حالت ایک خاص وقت تک رہے گی اس کے بعد تمام معاملات ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار سال ہوتی ہے۔ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور کسی کو ظاہری اختیار بھی نہ رہے گا یہ شان عالی ہے اس حاضر و غائب کے جاننے والے زبردست حکمت والے کی جس نے جو چیز بھی پیدا کی خوب پیدا کی۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا اس کے بعد اس کی نسل کو ایک حقیر پانی سے بنایا۔ پھر اسے درست کیا۔ اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور اس کے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے اس کا مقتضا یہ تھا کہ تم شکر گزار ہوتے لیکن افسوس کہ تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو یہ بہت بری بات ہے۔ تم کو ایسا نہ کرنا چاہیے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کہتے ہیں کہ آیا جب کہ ہم مٹی ہو کر زمین میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں آئیں گے بلکہ وہ اپنے رب سے ملنے کے سرے سے منکر ہیں اور اس سوال سے ان کا مقصود تمہاری تجہیل ہے۔ العیاذ باللہ۔ پس آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اول تمہیں وہ فرشتہ موت اپنے قبضہ میں لے گا جو اس کام کے لئے تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تمہارا انکار چونکہ کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کا منشا محض ایک جاہلانہ خیال ہے اس لئے وہ قابل التفات نہیں ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تو ان کی یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

اور کاش آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب کہ یہ جرائم پیشہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے شرم و ندامت سے سر جھکائے کھڑے ہوں اور یہ کہتے ہوں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے خوب دیکھ سن لیا اب آپ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دیں اب ہم نیک کام کریں گے اب ہمیں بالکل یقین آ گیا اور ان لوگوں کی یہ درخواست محض بیکار ہے۔ کیونکہ واپسی کی ضرورت ہمیں اس وقت ہوتی جبکہ ہمیں خواہ مخواہ لوگوں کو ہدایت پر لانا منظور ہوتا لیکن ہمیں ایسا کرنا منظور نہیں کیونکہ ہماری جانب سے یہ طے ہو چکا ہے کہ میں جنوں اور آدمیوں دونوں قسم کے افراد سے ان کی اختیاری بداعمالیوں کے سبب دوزخ کو بھر دوں گا۔ اور ان کی اختیاری بداعمالیاں متحقق ہو چکیں۔ اس لئے اب واپسی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تم سے دوزخ کو بھرنا ضروری ہے پس اب تم اس وجہ سے کہ تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ذرا مزہ چکھو۔ اب ہم تمہیں بھول گئے اس لئے تمہاری درخواست پر کوئی توجہ نہ کی جائے گی اور اب تم اپنے ان کرتوتوں کے سبب جو تم کرتے رہے ہو۔ عذابِ خدا کا مزہ چکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ لوگ قرآن کو ایک تراشیدہ قصہ بتلاتے اور اس کے مضامین پر اعتراض کرتے ہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یہ نالائق ہماری آیتوں کو کیا مانتے ہماری آیتوں کو وہی لوگ مانتے ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو ان کے ذریعہ سے خدا کی یاد

Marfat.com

دہانی کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہیں۔ زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اس میں ذرا تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو خوابگاہوں سے ایسی حالت میں جدا رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کو خوف عذاب اور طمع انعام سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے جو خرچ کرتے ہیں اور ان میں یہ باتیں کہاں ہیں جو یہ ایمان لائیں پس جب کہ ان کا ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ تو ہمارا برتاؤ بھی ان کے ساتھ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے کاموں کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے ہیں کس قدر آنکھوں کی ٹھنڈک ان کیلئے چھائی ہوئی ہے جس کو ان کے لئے قیامت میں ظاہر کیا جائے گا۔

اچھا تم ہی بتلاؤ جو شخص خدا کی باتوں کو ماننے والا ہے کیا وہ اس جیسا ہے جو کہ نافرمان ہے ہرگز نہیں اور یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اور اس لئے دونوں کے ساتھ برتاؤ بھی یکساں نہیں ہو سکتا۔ لہذا جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے تو ان کاموں کے سبب جو وہ کرتے رہے ہیں بطور سامان مہمانی کے رہنے کے باغات ہیں اور جنہوں نے نافرمانی کی ہے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ یہ لوگ جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے ان کو اسی میں لوٹا دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب یعنی دوزخ کے عذاب سے کسی قدر قریب عذاب کا مزہ بھی چکھا دیں گے۔ کیا بعید ہے کہ یہ کل یا بعض اپنے شرارت سے پلٹ جائیں۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس کو خدا کی آیتوں سے یاد دہانی کی جائے پھر وہ ان سے اعراض کرے۔ ہمیں ضرور ایسے جرائم پیشہ لوگوں سے انتقام لینا ہے اور ہم انہیں ضرور وہ سزا دیں گے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے یہ کتاب آپ کو نئی نہیں دی ہے بلکہ اس سے پہلے ہم موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دے چکے ہیں۔ پس آپ کو اس کے ملنے میں کوئی تردد نہ ہونا چاہئے اور جس طرح ہم نے اس کو آپ کے زمانہ کے لوگوں کے لئے ہدایت بنایا ہے یوں ہی ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے ایسے مقتدا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے۔ جبکہ انہوں نے اس پر عمل کرنے میں استقلال دکھلایا۔ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھیں۔ اسی طرح ہم آپ کی جماعت میں بھی ایسے لوگ پیدا کریں گے۔ لیکن اسی شرط سے کہ وہ استقلال سے کام لیں۔ اور ہماری آیتوں پر یقین رکھیں۔ پس آپ اس کے باب میں تردد نہ کیجئے۔ اور یقین رکھئے کہ یہ خدا کی کتاب ہے جو اس نے آپ کو دی ہے۔ اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں روشن کر دیجئے کہ آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا عملی فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہتے تھے۔ اور یہ لوگ جو خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں تو کیا ان کو اس امر نے راہ نمائی نہیں کی کہ ہم تم سے پہلے کتنی ہی مختلف زمانوں کی جماعتوں کو اسی تکذیب کی بدولت ایسی حالت میں ہلاک کر چکے ہیں کہ وہ گھروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اس میں متعدد دلائل ہیں شناعت تکذیب اور وجوب ایمان اور قدرت حق سبحانہ اور اس کے توحد پر۔ کیونکہ ہر زمانہ کا اہلاک ایک مستقل دلیل ہے پس کیا لوگ سنتے نہیں کہ باوجود تذکیر کے پھر نہیں مانتے بڑی بیجا بات ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ایک خشک زمین کی طرف پانی لیجاتے ہیں اور اس سے ہم ایسی کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے جانور بھی اور خود وہ بھی کھاتے ہیں۔ پس کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں اور اندھے ہیں کہ ایسی کھلی باتوں کے باوجود بھی وہ حق تعالیٰ کی قدرت کا انکار اور اس کی نعمت کی ناقدری کرتے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے اور یہ لوگ فیصلہ کی

Marfat.com

دھمکی سن کر براہ انکار کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ سچے ہیں کہ فیصلہ ہوگا تو ہم کو بتلایا جائے کہ وہ فیصلہ کب ہوگا۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ تو میں بھی نہیں جانتا کہ کب ہوگا۔ اور نہ اس کے جاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ جس روز فیصلہ ہوگا اس روز کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ نافع نہ ہوگا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی اس لئے اس کے دیکھنے کی خواہش سراسر مضر ہے اچھا جب یہ کسی طرح نہیں مانتے تو آپ ان سے اعراض کیجئے ان کے منہ نہ لگئے اور فیصلہ کے منتظر رہئے کیونکہ وہ بھی اس کے منتظر ہیں۔

آج کے درس میں مختلف امور پر خاص گفتگو کی گئی ہے۔ اللہ رب العزت نے کس طرح لوگوں کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام کو بھیجا۔ کتابیں ارسال کیں کس طرح انسان کی پہلے تخلیق کی۔ پھر کس طرح موت دے گا۔ اور قبر میں کس طرح عذاب ہوگا۔ اور محشر کے میدان میں دوبارہ کس طرح حساب لے گا۔ اور جنت میں انعام اکرام کس طرح دے گا اور جہنم میں سزا کس طرح دے گا۔ یہ سب چیزیں وہ ہیں۔ جو فی الحقیقت وقوع پذیر ہونے والی ہیں۔ ان میں سے کچھ کا تعلق دنیاوی زندگی سے ہے۔ اور کچھ کا تعلق برزخی حیات سے ہے۔ اور کچھ کا تعلق قیامت سے ہے جو خدا تمہیں عدم سے لا سکتا ہے۔ اس کے لئے بقیہ کام کرنے کونسے مشکل ہیں۔ اب خدائے وحدہ لاشریک کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کو ایک کہانی اور قصہ سمجھتے ہیں۔ اور کائنات کے نظام کو از خود پیدائش کا حصہ سمجھتے ہیں۔ یہ بھول میں ہیں۔ یہ اپنی پیدائش کو بھول چکے ہیں۔ یہ اس چیز کو بھی بھول چکے ہیں کہ ہماری پیدائش ایک پلید پانی سے ہوئی ہے جو اگر بدن پر لگ جائے تو بدبودار جسم ہو جاتا ہے۔ ایسے بدبودار پانی سے اس کی نسل کو بڑھایا۔ پھر ماں کے پیٹ میں ان کے اعضاء تشکیل دیئے پھر اس میں روح پھونکی۔ جو اس کی آنکھیں اور کان بنائے۔ دل بنایا، جسم کی خوبصورت ساخت بنائی۔ بولنے والی زبان دی۔ سمجھنے کے لئے دماغ دیا۔ پھر بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ کیوں ان کے باوجود دوسروں کو اپنا معبود مانتے ہیں جنہوں نے ان کی خلقت میں ذرہ بھر بھی کردار ادا نہیں کیا۔ پھر بھی اے انسان تجھے عقل کیوں نہیں آتی؟ اب تو سمجھ لے کہ تو نے خدائے وحدہ لاشریک کے حضور پیش ہونا ہے، پھر کس منہ سے جواب دو گے؟ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الاحزاب

سورۃ الاحزاب مکی سورۃ ہے اس میں آیات 73 اور رکوع 9 ہے کلمات 1210 اور حروف 5909 ہے اس کا نام آیت نمبر 20 سے لیا گیا ہے جس کے معنیٰ جنگ کرنے کے ہیں چونکہ اس میں جنگ کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام احزاب پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 33 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 90 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 73: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایات ربانی کسی کو ماں کہنے سے یا بیٹا کہنے سے وہ تمہارے محرمات نہیں بن سکتے بلکہ ان کو ان کے اصلی ماں باپ کے نام پکارو اور اگر غلطی کر بیٹھو تو کوئی بات نہیں پیغمبر علیہ السلام کی بیوی کو ماں کا درجہ دیا گیا ہے پیغمبر علیہ السلام کی بیوی سے کہا جارہا ہے کہ اگر دنیا کی زیبائش چاہتی ہو تو تمہیں مال دیا جاتا ہے اسے لیکر رخصت ہو جاؤ اور اگر آخرت چاہتی ہو تو اس میں بڑا اجر ہے اے پیغمبر کی بیویو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت نہ کرے گی اس کو ڈبل سزا دی جائے گی۔ اللہ کے احسانات کا ذکر ہے نفاق کا ذکر۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ غیر مردوں سے نرم انداز میں یا ہنس کر گفتگو نہ کیا کریں کہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے وہ کسی قسم کی امید پیدا نہ کرے اہل بیت کو پاک صاف کر دیا گیا ہے، مرد وعورت نیک صفات کے حامل کو اجر عظیم عطا فرمایا گیا ہے۔ صحابیات کا تذکرہ ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں وہ اللہ کے رسول ہیں شاہد، مبشر، داعی، روشن چراغ بنا کر بھیجا گیا ہے، دخول سے قبل عورت کو طلاق دینے سے عدت واقع نہیں ہوتی، مہر والی بیویاں۔ لونڈیاں جو کفار کے مال غنیمت سے حاصل ہوئیں ان کا تذکرہ، جو ہجرت کر کے آئیں ان کا بیان۔ نبی کے گھر جاؤ اگر دعوت کے طور پر بلایا جائے، اسی طرح کوئی چیز مانگو تو گھر کے باہر سے مانگو اور پیغمبر کو ایذا نہ دو۔ وہ شرم کی وجہ سے آپ کو منع نہیں کرتے لیکن اللہ تمہیں بتانے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ صلوٰۃ وسلام کے متعلق آیت ہے، پردے کے متعلق آیت ہے، چہرے پر چادر لٹکا کر نکلا کریں، ڈھیلا لباس لازمی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

11/ اگست درس فیضان القرآن نمبر 223

سورۂ احزاب آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾
مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ
الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ط
ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾
اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ط وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ
بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ط

Marfat.com

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ
ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ
وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۷﴾ لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ
وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا
شَدِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ
یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ
النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ
اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا
الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ كَانُوْا
عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

Marfat.com

مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ
الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم
مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ط وَلَا
يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ
اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
إِلَيْنَا ج وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ج فَإِذَا
جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي
يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ج فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ
حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ط أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ط
وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ج
وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ
يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ط وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے نبی اللہ سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور پیروی کرو اس چیز کی جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر وحی کی جارہی ہے بیشک اللہ باخبر ہے اس سے جو تم لوگ کرتے ہو ٥ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کارساز ہونے کے لئے کافی ہے ٥ اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا بنا دیا یہ سب تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہ سیدھا راستہ دیکھاتا ہے ٥ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے پھر اگر تم

Marfat.com

ان کے باپ کو نہ جانو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے رفیق ہیں اور جس چیز میں تم سے بھول چوک ہو جائے تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں مگر جو تم دل سے ارادہ کر کے کرو اور اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ اور نبی کا حق مومنوں پر ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار خدا کی کتاب میں دوسرے مومنین اور مہاجرین کی بہ نسبت ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ٥ اور جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا ٥ تا کہ اللہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے اور منکروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور ایسی فوج جو تمہیں دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ جب کہ وہ تم پر چڑھ آئے تمہارے اوپر کی طرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے اور جب آنکھیں کھل گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرنے لگے ٥ اس وقت ایمان والے امتحان میں ڈالے گئے اور بالکل ہلا دئے گئے ٥ اور جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا وہ صرف فریب تھا ٥ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اے یثرب والو تمہارے لیے ٹھہرنے کا موقع نہیں تو تم لوٹ چلو اور ان میں سے ایک گروہ پیغمبر سے اجازت مانگتا تھا وہ کہتا تھا کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور وہ غیر محفوظ نہیں تھے وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے ٥ اور اگر مدینہ کے اطراف سے ان پر کوئی گھس آتا اور ان کو فتنہ کی دعوت دیتا تو وہ مان لیتے اور وہ اس میں بہت کم دیر کرتے ٥ اور انھوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کی پوچھ ہوگی ٥ کہو کہ اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اور اس حالت میں تمہیں صرف تھوڑے دنوں فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا ٥ کہو کہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تم پر رحمت کرنا چاہے اور وہ اپنے لیے اللہ کے مقابلہ میں کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے ٥ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے روکنے والے ہیں اور جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ اور وہ لڑائی میں کم ہی آتے ہیں ٥ وہ تم سے بخل کرتے ہیں پس جب خوف پیش آتا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی آنکھوں کی طرح گردش کر رہی ہیں جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو پھر جب خطرہ دور ہو جاتا ہے تو وہ مال کی حرص میں تم سے تیز زبانی کے ساتھ ملتے ہیں یہ لوگ یقین نہیں لائے تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دئے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے ٥ وہ سمجھتے ہیں کہ فوجیں ابھی گئی نہیں ہیں اور اگر فوجیں آجائیں تو یہ لوگ یہی پسند کریں کہ کاش ہم بدوؤں کے ساتھ دیہات میں ہوں تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ ہوتے تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ خدا سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقین کا کہنا نہ مانئے جو کہ آپ کو کفر کی دعوت دیتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بہت حکمت والا ہے اس لئے اس کا یہ حکم حِکم ومصالح پر مبنی ہے اور جو امر آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا جائے اس کی پیروی کرتے رہئے اور دیکھنا اس میں ذرا فرق نہ آئے۔ ورنہ تم کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا کیونکہ حق تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بخوبی خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھئے۔

Marfat.com

اور خدا کافی کارساز ہے۔اس لئے اس پر بھروسہ بالکل مناسب ہے۔ یہ تو خاص طور پر آپ کے لئے احکام تھے جن کی پابندی آپ کو کرنی چاہئے۔

اور عامہ مسلمین کے لئے یہ احکام ہیں کہ حق تعالیٰ نے کسی کے اندر دو دل نہیں بنائے اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہے وہ ایک جاہلانہ خیال ہے۔ پس تمہیں ایسا اعتقاد نہ رکھنا چاہئے اور نہ اس نے ان عورتوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ وہ ایسا کرنے سے حکماً مائیں ہو جاتی ہیں اور ان سے تعلق زن وشوئی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک جاہلانہ رسم ہے۔ تم کو اس کی بھی پابندی نہ کرنی چاہئے اور نہ اس نے تمہارے بیٹا کہے ہوئے لوگوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے اور یہ بھی لوگوں کا ایک جاہلانہ خیال ہے۔ اس لئے تم کو اس سے بھی احتراز واجب ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں خود تمہارے اپنے منہ سے کہی ہوئی ہیں نہ کہ خدا کی مقرر کی ہوئیں۔ پس وہ بے اصل اور لغو ہیں اور خدا بالکل ٹھیک کہتا ہے۔ اور وہ صحیح راستہ بتاتا ہے اس لئے خدا کی بات ماننا ضروری ہے تم ان کو ان کے باپوں کا کہا کرو اور جن لوگوں نے ان کو اپنا بنالیا ہے ان کا نہ کہا کرو یہ بات خدا کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے اور یہ سراسر بے انصافی ہے کہ ہو کسی کا اور کہو کسی اکا اب اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو خواہ مخواہ دوسروں کو ان کا باپ بنانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں پس انہیں اپنا بھائی اور دوست کہو اور جو بات تم نے غلطی سے کہی ہو مثلاً یہ کہ لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور تم کو اصل واقعہ کی تحقیق نہ تھی اور بنا بر شہرت تم نے بھی اسے اس کا بیٹا کہا تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہاں تم کو اس میں گناہ ہے جس کو تم نے جان بوجھ کر ایک کے بیٹے کو دوسرے کا سمجھا اور خدا بہت بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے کہ اس نے صورت غلطی کو گناہ سے خارج کر دیا ورنہ اسے حق تھا کہ وہ غلطی کو بھی گناہ قرار دے کر اس پر سزا دیتا۔

نیز مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ نبی کی اطاعت اور ان کی بیویوں کی تعظیم کریں کیونکہ نبی مؤمنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور اسی طرح ان کو چاہئے کہ وہ عقد موالاۃ وغیرہ کی بنا پر وراثت کے دعویدار نہ ہوں کیونکہ نوشتۂ خداوندی میں اصالۃً رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کی وراثت کی بہ نسبت عامۂ مؤمنین اور مہاجرین کے زیادہ حقدار ہیں اور اب تک موالات کا مدار میراث ہونا ایک ضرورت وقتی کی بناء پر تھا ہاں اس کا مضائقہ نہیں کہ تم ان لوگوں سے جن سے تم نے موالاۃ کی ہے کوئی سلوک کرو اور بذریعہ وصیت کے ان کو کچھ دیدو۔ یہ قانون بھی نوشتۂ خداوندی میں پیشتر سے لکھا ہوا تھا لہذا یہ بھی قانون سابق کی طرح اصلی حکم ہے۔

اور جبکہ ہم نے انبیاء سے ان کا عہد اطاعت لیا تھا۔ اور بالخصوص تم سے اور نوح علیہ السلام سے اور ابراہیم علیہ السلام سے اور موسیٰ علیہ السلام سے اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم سے اور ان لوگوں سے بھی جن کو آپ دعوت دے رہے ہیں ایک مضبوط عہد لیا تھا چنانچہ ہم نے کہا تھا الست بربکم اور انہوں نے اس کے جواب میں بلیٰ کہا تھا تا کہ وہ عہد میں سچے لوگوں سے بھی ان کے سچ کی جانچ کرے اور بدعہدوں سے ان کی بدعہدی پر باز پرس کرے۔ اسی وقت ہم نے لوگوں پر اطاعت کو واجب کر دیا تھا۔ اور جو لوگ نہ مانیں ان کے لئے اس نے سخت تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے لہذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان احکام کی تعمیل کریں۔

اے مسلمانو تم اس نازک وقت میں خدا کے اپنے اوپر انعام کو یاد کرو۔ جبکہ کفار کی فوجیں تم پر چڑھ آئیں تھیں جس پر ہم نے تمہاری

Marfat.com

مدد کے لئے آندھی اور ایسی فوجیں بھیجیں جن کو تم نہ دیکھتے تھے۔ اور خدا تمہارے وہ کام دیکھ رہا تھا جو تم کر رہے تھے۔ یعنی اس وقت جب کہ وہ تمہارے اوپر کی جانب سے بھی اور تم سے نیچے کی جانب سے بھی تم پر چڑھ آئے تھے۔ اور جبکہ آنکھیں پھر گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم حق تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے خیال کر رہے تھے اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ واقعی اس موقع پر مسلمانوں کا امتحان لیا گیا اور ان کو خوب ہی جھڑ جھڑایا گیا

اور اس وقت جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور وہ ایمان سے بے بہرہ ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے خدا اور اس کے رسول نے محض دھوکا دینے کے لئے وعدہ کیا تھا کہ تم فارس کے خزانوں کے مالک ہو گے۔ اور یہ ہو گا۔ اور وہ ہو گا۔ بھلا یہ تو مسلمانوں کی حالت ہے۔ اس حالت میں ان باتوں کی کیا امید ہو سکتی ہے

اللہ رب العزت جنگ احزاب کے موقع پر منافقین کا رویہ ذکر کرتے ہیں جبکہ ان میں سے ایک جماعت نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو! تم ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے لہذا لوٹ جاؤ کیوں خواہ مخواہ اپنے کو ہلاک کرتے ہو اور کچھ لوگ ان میں سے رسول سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگتے ہیں کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ ان کے گھر غیر محفوظ نہیں کیونکہ وہ تو کفار ہی کے گروہ کے ہیں پھر انہیں ان سے کیا خطرہ ہے بلکہ وہ صرف اس بہانہ سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور اس وقت تو یہ نالائق گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا عذر کرتے ہیں اور اگر ان کے گھروں کے سب طرف سے لوگ ان پر گھس آتے پھر ان سے مسلمانوں سے لڑنے کی درخواست کی جاتی۔ تو وہ اس کو منظور کر لیتے اور وہ ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہرتے یعنی اگر یہ لوگ اپنے گھروں میں موجود ہوتے اور ان کے گھروں پر چاروں طرف سے حملہ ہوتا۔ اور ان کے گھر بالکل خطرہ میں ہوتے اور ایسی حالت میں ان سے کوئی کہتا کہ چلو مسلمانوں کو ماریں گے تو یہ اس وقت اپنے گھروں کا کچھ خیال نہ کرتے اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اپنے گھروں فوراً نکل پڑتے اور یہ ذرا نہ خیال کرتے کہ ہمارے جانے کے بعد ہمارے گھروں کا کیا حشر ہو گا۔ پس یہ عذر ان کا محض جھوٹ ہے۔ اور اصل مقصود ان کا لڑائی سے بھاگنا ہے اور یہ لوگ خدا سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے مگر اب بالکل بھاگنے پر تیار ہیں۔ یہ ان کی کھلی بد عہدی ہے اور خدا کے عہد کی پرسش ہوتی ہے اس لئے ان سے ان کی ضرور باز پرس ہو گی۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچائے گا۔ اور اس وقت یعنی بھاگ کر بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ مزہ نہ اڑانے دیئے جاؤ گے کیونکہ آخر ایک روز تو مرنا ہے۔ پھر بھاگنے سے کیا فائدہ نیز آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ اگر خدا تمہارے متعلق کوئی برائی چاہے تو تمہیں خدا سے کون بچا سکتا ہے۔ یا وہ تم پر رحم کرنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ کوئی نہیں روک سکتا اور ایسی حالت میں وہ اپنے لئے خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ مددگار پھر بھاگنے سے کیا فائدہ الغرض یہ ان کی سراسر حماقت ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کو بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ارے کہاں مرنے جاتے ہو ہماری طرف آؤ اور یہ لوگ جنگ میں بہت کم اور محض دکھاوے کے لئے شریک ہوتے ہیں وہ بھی ایسی حالت میں کہ تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے ہوتے ہیں اور دل سے نہیں چاہتے کہ تم کو کامیابی ہو اب جس وقت کہ یہ لڑائی میں بادل ناخواستہ پھنس جاتے ہیں تو ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب خوف پیش آتا ہے تو بجائے اس کے زائل کرنے کی کوشش کے آپ ان کو اس حالت میں دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں یوں چکراتی

Marfat.com

ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو۔ پھر جس وقت کہ مسلمانوں کو فتح ہو جاتی ہے اور خوف جاتا رہتا ہے مال پر حریص ہونے کی حالت میں تم کو تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں کہ سارا مال تم ہی لیجاؤ گے ہمیں نہ دو گے۔ ہمارے سبب سے تمہیں غنیمت ملی اور ہمیں کو محروم کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ لوگ دل سے ایمان نہیں لائے اور محض مصلحۃً ایمان کا اظہار کرتے ہیں سو خدا نے بھی ان کے تمام اعمال برباد کر دیئے۔ اور یہ خدا پر آسان ہے کیونکہ وہ فاعل مختار ہے اور کوئی اس سے باز پرس نہیں کر سکتا۔

ان کی بزدلی کی یہ حالت ہے کہ وہ اب تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار کی جماعتیں ابھی موجود ہیں اور گئی نہیں۔ اور اگر وہ جماعتیں پھر آ جائیں تو یہ اس کے خواہاں ہو گے کہ وہ یہاں سے نکل کر دیہاتوں میں ایسی حالت میں جار ہیں کہ وہ تمہاری خبریں دریافت کرتے ہوں۔ اور اگر وہ تم میں بادل نخواستہ موجود بھی ہوں تو وہ بہت ہی تھوڑا لڑیں جس سے اپنا بچاؤ ہو سکے۔ اور تمہیں ان پر شبہ نہ ہو۔

آج کل کے دور میں ایک وباء ہے کہ کسی کا بیٹا جب خود پالتے ہیں تو اس کو اپنا نام ولدیت میں لکھ دیتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ بچہ لے پالک ہو۔ یا لے کر پالا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اس بچہ کو اپنی ولدیت، حسب ونسب دینا یا اپنا وارث ظاہر کرنا یہ زیادتی ہے۔ بلکہ وہ بچہ اس کا رہے گا۔ جس کے نطفے سے اس کی پیدائش ہوئی۔ اور ماں بھی وہی رہے گی جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ وراثت میں وہ شریک وارث نہیں۔ لیکن اس کے حق میں وصیت کی جا سکتی ہے۔ اور کچھ ہبہ بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ اس بچہ کو دینے سے وارث متاثر نہ ہوں۔ دوسری بات یہ بچہ اپنے والدین سے بھی حصہ پائے گا۔ اس کا شرعی وارث ہوگا۔ ایسا قطعا نہیں۔ کہ والدین نومولود بچہ کسی کو دینے کے بعد اسے وراثت سے محروم سمجھنے لگیں۔ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ وہ بچہ جہاں مرضی پلے بڑھے وارث اپنے حقیقی نسبی والدین کا ہی ہوگا۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12 / اگست درس فیضان القرآن نمبر 224

سورۂ احزاب آیت نمبر 21 تا 34 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ
وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ
قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ
اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ
اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ط وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ط
وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾ وَ اَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

Marfat.com

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ
اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ
كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ تھا اس شخص کے لئے جو اللہ کا اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے ہ اور جب ایمان والوں نے فوجوں کو دیکھا وہ بولے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اور اس نے ان کے ایمان اور اطاعت میں اضافہ کر دیا ہ ایمان والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کر دکھایا پس ان میں سے کوئی اپنا ذمہ پورا کر چکا اور ان میں سے کوئی منتظر ہے اور انھوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی ہ تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہ اور اللہ نے منکروں کو ان کے غصہ کیساتھ پھیر دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور مومنین کی طرف سے اللہ لڑنے کے لئے کافی ہو گیا اللہ قوت والا زبردست ہے ہ اور اللہ نے ان اہل کتاب کو جنھوں نے حملہ آوروں کا ساتھ دیا ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں اس نے رعب ڈال دیا تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قید کر رہے ہو ہ اور اس نے ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تمہیں وارث بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے قدم نہیں رکھا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ہ اے نبی اپنی بیویوں سے کہو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال ومتاع دے کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں ہ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے ہ اے نبی کی بیویو تم میں سے جو کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی اس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے ہ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی تو ہم اس کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لئے باعزت روزی تیار کر رکھی ہے ہ اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرو تو تم لہجہ میں نرمی نہ اختیار کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ میں پڑ جائے اور معروف کے مطابق بات کہو ہ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور سابقہ جاہلیت کی طرح نہ پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت سے آلودگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے ہ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت کی جو تعلیم ہوتی ہے اس کو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بیں ہے خبر رکھنے والا ہے ہ

تشریح: اے لوگو! اس شخص کے لئے جو خدا سے اور قیامت کے دن سے ڈرتا ہو اور خدا کی یاد بہت کرتا ہو خدا کے رسول میں ایک عمدہ قابل تقلید چیز تھی یعنی ان کا صبر واستقلال۔ پس اگر تم در حقیقت خدا اور قیامت سے ڈرنے والے اور خدا کی یاد کرنیوالے تھے۔ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے تو تم نے اس کی تقلید کیوں نہ کی۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا دعویٰ غلط ہے اور تم مؤمن نہیں ہو بلکہ منافق ہو۔

اور برخلاف اس کے جبکہ مؤمنوں نے کفار کی جماعتوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کا ہم سے خدا اور رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اور واقعی خدا اور رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے ان کا ایمان اور انقیاد ہی بڑھایا۔ یہ تو ان کی عام حالت تھی اور

Marfat.com

مؤمنین میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے صراحۃ خدا سے صبر واستقلال اور اس کی راہ میں جان دینے کا عہد کیا تھا اور جو کچھ انہوں نے خدا سے عہد کیا تھا اس کو سچا کر دیا۔ چنانچہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی اور خدا کی راہ میں جان دیدی اور کچھ وہ جو ہنوز منتظر ہیں اور انہوں نے اپنے عہد کو ذرا نہیں بدلا مسلمانوں پر یہ مصیبت اس لئے ڈالی گئی تھی تا کہ مخلصین اور منافقین میں امتیاز ہو جائے۔ اور مخلصین کو خدا ان کے اخلاص کا صلہ دے۔ اور منافقین کو اگر چاہے تو عذاب دے یا اگر وہ توبہ کر لیں تو ان پر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو کیونکہ حق تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنیوالا ہے اگر اس سے کوئی معافی چاہے تو معاف کرنے میں بالکل دریغ نہیں کرتا خواہ کیسا ہی گنہگار اور کتنا ہی نافرمان کیوں نہ ہو۔ خیر یہ اس مصلحت سے یہ ہنگامہ برپا کیا گیا۔

اور انجام اس کا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غم وغصہ کے ساتھ ایسی حالت میں واپس کر دیا کہ ان کو اس ہنگامہ آرائی سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوا اور مسلمانوں کو کوئی معتد بہ فائدہ نہ پہنچا اور خدا نے خود مقابل ہو کر مسلمانوں کو جنگ سے بچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے بڑا قوت والا اور بہت زبردست رہا ہے اور اسلئے اسکو ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہ تھا

اور دوسری کارروائی یہ ہوئی کہ جن اہل کتاب نے ان کو مدد دی تھی اس نے ان کو ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ تم ان میں سے ایک جماعت کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو قید کرتے ہو اور وہ چوں نہیں کر سکتے اور تمہیں ان کی زمین اور انکے گھروں اور مالوں اور ایک ایسی زمین کا مالک بنا دیا جہاں تم نے قدم بھی نہیں رکھا چنانچہ عنقریب اس کا ظہور فتح خیبر سے ہو جائیگا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے اس لئے اسے ایسا کرنا کچھ بھی دشوار نہ تھا الغرض یہ تفصیل تھی حق تعالیٰ کے اس انعام کی جس کی تم کو یاد دہانی کی گئی تھی۔ پس تم اس کو یاد کر کے حق تعالیٰ کا شکر کرو۔ یہاں تک عام مؤمنین کی اصلاح فرما کر اب خاص ازواج مطہرات کی اصلاح فرماتے ہیں۔

کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں سے جو کہ آپ سے آپ کی حیثیت سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں یہ فرما دیجئے کہ اگر تمہیں دنیوی زندگی اور اسکی زیبائش مطلوب ہے اور تم موجودہ حالت پر قناعت نہیں کرنا چاہتیں جیسا کہ تمہارے انداز سے مترشح ہوتا ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دیدوں جو کہ بوقت طلاق دیا جاتا ہے اور تمہیں خوبی کیساتھ چھوڑ دوں اور اگر تم کو خدا اور رسول اور آخرت منظور ہو تو پھر ایسی باتیں چھوڑ دو اور اچھے کام کرو کیونکہ جو تم میں سے اچھے کام کریں حق تعالیٰ نے ان کیلئے بڑا معاوضہ تیار کر رکھا ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو تم کو اس پر ناز نہ ہونا چاہئے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں کیونکہ یہ بات تم کو سزا سے نہیں بچا سکتی بلکہ جو کوئی تم میں سے کھلی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ خدا پر بہت آسان ہے۔ کیونکہ وہ قادر مطلق اور فاعل مختار ہے اور نہ وہ مجبور ہے اور نہ اس پر کسی کا دباؤ پڑ سکتا ہے۔

اور جو کوئی تم میں سے خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرے اور اچھے کام کرے گی اس کو ہم اس کا صلہ بھی دوگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عمدہ رزق جنت میں تیار کر رکھا ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔ بلکہ تم ان سے بہت بڑھی ہوئی ہو پس تم کو چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کسی سے دبے لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ تمہارے اندر طمع کرے۔ اور اس کا

Marfat.com

یہ مطلب نہیں کہ تم ایسی بات کہو جس سے خواہ مخواہ دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ بات معقول کہو اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔ اور جاہلیت کے زمانۂ قدیم کی طرح باہر نہ پھرو کہ اس سے خرابیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور نماز باقاعدہ پڑھتی رہو۔ اور زکوٰۃ دیتی رہو۔ اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اب اس پر غور کرنا چاہئے کہ جب امہات المؤمنین کو یہ احکام ہیں تو عام عورتوں کو کیسے آزادی دی جاسکتی ہے۔ پس جو لوگ مروجہ آزادی نسواں کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ سراسر منحرف ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے اس گھر کے رہنے والو خدا کو فقط یہ منظور ہے کہ وہ تم سے پلیدی معصیت کو بالکل دور کردے اور تم کو بالکل پاک صاف کردے اور اس لئے وہ تم کو خاص طور پر یہ احکام دیتا ہے اب تمہیں اختیار ہے چاہے تم ان پر عمل کر کے پاک صاف رہو یا مخالفت کر کے گندگی میں ملوث ہو جاؤ اور تم ان آیاتِ الٰہیہ اور دین کی باتوں کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ امور مخفیہ کا بڑا جاننے والا ہے اور بہت باخبر ہے اور اس لئے اس سے تمہاری کوشش مخفی نہیں رہ سکتی اس لئے وہ تم کو اس کا اجر دے گا۔

آج کے درس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوا۔ کہ انبیاء کرام کی ازواج امت کی مائیں ہوتی ہیں۔ انبیائے کرام کی بیوگان سے قطعاً نکاح نہیں ہوسکتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قیامت تک آنی والی امت کی امہات ہیں۔ اسی لئے ان کا لقب ہے امہات المؤمنین۔ ان کا مقام ساری امت کے مرد وعورت سے بلند تر ہے۔ اور ساری کائنات کی عورتوں سے بھی زیادہ ان کا مقام ومرتبہ ہوتا ہے۔ ازواج مطہرات سے ناپاکی کو بالکل ختم کردیا گیا ہے۔ اس لئے انہیں ازواج مطہرات کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ اللہ رب العزت سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 راگست درس فیضان القرآن نمبر 225

سورۂ احزاب آیت نمبر 35 تا 52 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ
وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ
وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ
وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا
مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ
مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ ؕ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ
اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

Marfat.com

مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى
زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ
فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ
اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾
تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ
بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ
اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

Marfat.com

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ
وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ
الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ
هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ
مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ
وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ
قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ
النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ ع

ترجمہ:
پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے
بیشک اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور فرماں

Marfat.com

برداری کرنے والی عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے ۝ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کیلئے یہ گنجائش نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کردیں تو پھر ان کے لئے اس میں اختیار باقی رہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا ۝ اور جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور تم نے انعام کیا اور اپنی بیوی کو روکے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈر رہے تھے اور اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو پھر جب زید اس سے اپنی غرض تمام کر چکا ہم نے تم سے اس کا نکاح کردیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض تمام کرلیں اور اللہ کا حکم ہونے ہی والا تھا ۝ پیغمبر کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کردیا ہو یہی اللہ کی سنت ان پیغمبروں کے معاملہ میں رہی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ کا حکم ایک قطعی فیصلہ ہوتا ہے ۝ وہ اللہ کے پیغاموں کو پہنچاتے تھے اور اسی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے ۝ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۝ اے ایمان والو اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ۝ اور اس کی تسبیح کرو صبح وشام ۝ جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے ۝ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے باعزت صلہ تیار کر رکھا ہے ۝ اے نبی ہم نے تمہیں گواہی دینے والا اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۝ اور اللہ کی طرف اس کے اذن سے دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ ۝ اور مومنوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے ۝ اور تم کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کے ستانے کو نظر انداز کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بھروسہ کے لئے کافی ہے ۝ اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کے بارے میں تم پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کا تم شمار کرو پس ان کو کچھ متاع دے دو اور خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کردو ۝ اے نبی ہم نے تمہارے لئے حلال کردیں تمہاری وہ بیویاں جن کو مہر تم دے چکے ہو اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ نے غنیمت میں تمہیں دی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہو اور اس مسلمان عورت کو بھی جو اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دے بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لیے ہے مسلمانوں سے الگ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور ان کی لونڈیوں کے باب میں فرض کیا ہے تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ تم ان میں سے جس جس کو چاہو دور رکھو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جن کو دور کیا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کرو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی اور وہ اس پر راضی رہیں جو تم ان سب کو دو اور اللہ جانتا

Marfat.com

ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جاننے والا ہے بردبار ہے ۰ ان کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ یہ درست ہے کہ تم ان کی جگہ دوسری بیویاں کرلو اگرچہ ان کی صورت تمہیں اچھی لگے مگر جو تمہاری مملوکہ ہو اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۰

تشریح: جس قدر اسلام کے کام کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر اسلام کے کام کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر ایمان لانے والے مرد ہیں اور جس قدر ایمان لانے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر فرمانبردار مرد ہیں۔ اور جس قدر فرمانبردار عورتیں ہیں۔ اور جس قدر مخلص مرد ہیں اور جس قدر مخلص عورتیں ہیں۔ اور جس قدر صبر کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر صبر کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر خشوع والے مرد ہیں اور جس قدر خشوع والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر خیرات کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر خیرات کرنے والی عورتیں ہیں اور جس قدر روزہ رکھنے والے مرد ہیں اور جس قدر روزہ رکھنے والی عورتیں ہیں اور جس قدر اپنی شرم گاہ کے حفاظت کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اور جس قدر خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر خدا کی بہت یاد کرنے والی عورتیں ہیں غرض کوئی بھی اچھا کام کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت اللہ نے ان سب کے لئے معافی اور بہت بڑا صلہ تیار کر رکھا ہے اس لئے ہر مرد و عورت کو چاہئے کہ ان کاموں میں کوشش کرے۔

اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف درست نہیں ہے اس لئے جب اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات طے کردیں تو پھر کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ بات حاصل نہیں ہے کہ ان کو اپنے معاملہ کے متعلق اختیار ہو کہ اگر چاہیں اس کام کو کریں اور اگر چاہیں نہ کریں۔ بلکہ ان کو اس کا ماننا ضروری ہے اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے تو وہ صاف راہ بھول گیا اور غلط راستہ پر چل دیا اور اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آپ اس شخص یعنی زید بن حارثہ سے جس پر خدا نے بھی انعام کیا تھا۔ اور آپ نے بھی انعام کیا تھا کہ اس کو آزاد کیا اور اس کو بمنزلہ اپنی اولاد کے سمجھا۔ اور اپنی پھوپھی زاد بہن سے شادی کرائی جس کا مقتضے یہ تھا کہ وہ آپ کے حکم سے انحراف نہ کرتا یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور طلاق دینے کا خیال چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو کیونکہ حق تعالیٰ کو طلاق پسند نہیں ہے۔ اور وہ ابغض المباحات ہے اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے۔ جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا یعنی یہ کہ اگر زید نے نہ مانا اور طلاق دیدی تو خیر میں ہی اس سے شادی کرلوں گا تاکہ اس کی اشک شوئی ہوجائے۔ کیونکہ اسے یہ خیال ہوگا کہ اس نے زور دے کر میری ایسے شخص سے شادی کرائی جس نے مجھے نہ نباہا۔ اور میرا اس سے شادی کرلینا ایک قسم کی معذرت ہوگا کہ اگر اس نے نہ نباہا نہ سہی میں تمہیں نباہوں گا اور اس خیال کے ساتھ آپ لوگوں سے ڈر بھی رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ اگر میں نے ایسا کرلیا تو لوگ کہیں گے کہ لو جی! بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس سے ڈریں اور اس بنا پر آپ کو چاہئے تھا کہ لوگوں کے خوف کو دل میں جگہ نہ دیتے۔ اور اس رسم جاہلیت کے مٹانے پر پورے طور پر آمادہ رہتے اور ذرا نہ ہچکچاتے۔ تو اس وقت اس کو چاہئے تھا کہ وہ آپ کا کہنا مانتا لیکن اس نے آپ کا کہنا نہ مانا۔ پس اس کا یہ فعل اچھا نہ تھا۔ کیونکہ اول تو آپ اس کے منعم تھے اس لئے اسے آپ کا کہنا ماننا چاہئے تھا۔ پھر آپ رسول تھے اس لئے بھی اس کو کہنا ماننا چاہئے۔ پھر آپ نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ خدا سے ڈر اور خدا اس کا منعم تھا اس لئے بھی اسے کہنا ماننا چاہئے تھا۔ پس ان باتوں کے ہوتے ہوئے اس کا کہنا نہ ماننا ضرور برا تھا۔ خیر اس کا

Marfat.com

فعل جیسا کچھ بھی تھا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اب جبکہ زید نے اس کو طلاق دیدی تو ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دیدیا تا کہ جاہلیت کی یہ رسم قبیح کہ متبنیٰ کی بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے ہیں ٹوٹے۔ اور لوگوں کو ان کے متبنوں کی بیویوں کے باب میں تنگی نہ ہو۔ جبکہ وہ ان سے اپنی ضروریات پوری کرلیں اور انہیں طلاق دیدیں اور خدا کا کام ہمیشہ سے ہو رہا ہے اور کس کے روکے نہیں رک سکتا۔

الغرض چونکہ یہ کام آپ نے خدا کے حکم سے کیا ہے اس لئے کسی کو آپ پر طعن و تشنیع کا حق نہیں کیونکہ نبی پر اس کام کوئی تنگی نہیں تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا تھا کیونکہ خدا نے ان لوگوں میں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں یہی طریقہ رکھا ہے کہ جو کام تم پر لازم کیا جائے اس کا تم کو ماننا ضروری ہے اور خدا کا کام ایک طے شدہ تقدیر ہوتا ہے اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا یعنی خدا نے ان لوگوں میں یہ طریق رکھا ہے جو خدا کے پیغامات پہنچاتے ہیں۔ اور اسی سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے خلاصہ یہ کہ خدا کا پہلے رسولوں میں بھی یہ ہی طریق رہا ہے کہ جس کام کو ان کے لئے مقرر کیا جاتا تھا وہ ان کے لئے واجب العمل ہوتا تھا اور اس کے کرنے کے لئے وہ مجبور ہوتے تھے اور اس لئے اس کے کرنے میں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا۔ پس اسی سنت کے موافق اس رسول نے بھی عمل کیا۔ اور اس لئے ان پر بھی نکاح میں کوئی الزام نہیں ہوسکتا اور اے رسول خدا کافی حساب لینے والا ہے وہ اس لئے معترضین سے ان کے لایعنی اعتراضات پر خود باز پرس کرلے گا۔ آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کیجئے۔

اے معترضو! تمہارے اعتراضات محض لایعنی ہیں کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے۔ نہ زید کے اور نہ کسی اور کے پس انہوں نے ہرگز اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی نہیں کی ہاں وہ خدا کے رسول اور سب سے پچھلے نبی تھے اور اس لئے پہلے انبیاء اور رسولوں کی سنت کے موافق حق تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے کام پر عمل کرنا ان کا فرض تھا۔ بلکہ اوروں سے بڑھکر تھا کیونکہ وہ اوروں سے اکمل تھے۔ اس لئے یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اگر زید کی بیوی سے نکاح جائز نہ تھا۔ تو فرض بھی نہ تھا پھر انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ بالخصوص جبکہ ان کو ایسا کرنے سے لوگوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملتا تھا۔ اور خلاصہ یہ کہ یہ کام رسول نے اپنی خواہش سے نہیں کیا اور خدا کے حکم سے کیا اس لئے ان پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں اور اللہ ہمیشہ سے پورا واقف رہا ہے اس لئے اس کا بیان بالکل صحیح ہے۔ اور معترضین کے اعتراضات بالکل لغو ہیں

اے مسلمانو! تم خدا کی بہت یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہا کرو کیونکہ وہ اللہ ہے جو تم پر خود بھی رحمت کرتا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کا مقتضٰے یہ ہے کہ تم اس کی یاد کرو۔ اور اس کی تسبیح کرو۔ پس تم ایسا ضرور کیا کرو تا کہ وہ تم کو پورے طور پر باطل کی تاریکیوں سے نکال کر حق کی روشنی میں لائے کیونکہ ذکر اور اس کی تسبیح میں یہ خاص اثر ہے کہ اس سے صفائے باطنی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس سے معرفت الٰہی بڑھتی ہے اور حق تعالیٰ مؤمنین پر ہمیشہ سے بڑا مہربان رہا ہے اس لئے وہ ان کو ان کے نفع کی باتیں بتلاتا ہے اور یہ لوگ اس کے نزدیک بہت باوقعت ہیں چنانچہ جس روز یہ اس سے ملیں گے اس روز اس کی جانب سے ان کا سلام۔ لفظ سلام ہوگا۔ اور وہ ان کو السلام علیکم کہے گا اور اس نے ان کے لئے نہایت اچھا صلہ تیار کر رکھا ہے جو کہ ان کو بوقت ملاقات دیا جائے گا۔

Marfat.com

اللہ رب العزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہیں آپ سے کہا جاتا ہے کہ ہم نے آپ کو لوگوں پر شہادت دینے والا اور ان کو خوشخبری دینے والا۔ اور ان کو ڈرانے والا اور خدا کے حکم سے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینے والا اور ہدایت دینے والا اور ہدایت کا ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے پس آپ اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیجئے اور جو آپ کے ماننے والے ہیں ان کو خوشخبری دیجئے کہ خدا کی جانب سے ان کے لئے بہت بڑا انعام مقرر ہے اور آپ کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے۔ اور ان کی تکلیف کو چھوڑ یئے اور خدا پر بھروسہ رکھئے۔ اور خدا کافی کارساز ہے اس لئے وہ بھروسہ کے قابل ہے۔

اور اے مسلمانو! تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم مؤمن عورتوں سے شادی کرو جیسا کہ تمہارا معمول بھی ہے۔ اور تمہارے لئے شایاں بھی ہے اس کے بعد تم ان کو طلاق دیدو قبل اس کے کہ تم نے انہیں حقیقۃً یا حکماً بذریعہ خلوۃ صحیحہ ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدۃ نہیں ہے۔ جس کو تم شمار کرو۔ پس تم ان کو حسب قاعدہ مقررہ نفع پہنچاؤ یعنی اگر مہر مقرر ہو تو نصف مہر دو۔ اور اگر مہر مقرر نہ ہو تو ایک جوڑا دو اور ان کو عمدگی کے ساتھ چھوڑ دو۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ حکم ہے کہ ہم نے آپ کے لئے آپ کی وہ بیویاں جو کہ فی الحال ہیں یا آئندہ بنیں حلال کر دی ہیں۔ جن کا آپ نے حقیقۃً یا حکماً مہر دیا ہو حقیقۃً یہ کہ مہر ان کے حوالہ کر دیا۔ اور حکماً یہ کہ عقد کے وقت مہر کا حقیقۃً یا حکماً التزام کر لیا اور وہ بھی جو تم کو خدا کے دینے سے تمہاری مملوک ہو گئی ہیں۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں بھی اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں بھی اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں بھی اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت میں شرکت کی ہے اور جنہوں نے شرکت نہیں کی وہ حلال نہیں اور وہ عورت بھی جو کہ مؤمن ہو اور کافر نہ ہو اگر وہ اپنے کو بلا عوض نبی کو دیدے۔ اگر نبی کو یہ منظور ہو کہ وہ اسے اپنے نکاح میں لائیں ایسی حالت میں کہ وہ عورت جواز میں آپ کے لئے خالص ہے نہ کہ مؤمنین کے لئے کیونکہ یقیناً ہم نے ان امور کو جان رکھا ہے جو کہ ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے باب میں ان پر مقرر کئے ہیں۔ اور منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ نکاح میں مہر ضروری ہے۔ اس لئے ان کو بلا مہر کے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور تمہارے لئے بلا مہر کے نکاح کو اس لئے جائز رکھا ہے تاکہ تم پر تنگی نہ ہو۔ اور حق تعالیٰ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

نیز آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ آپ ان اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہیں اپنے سے الگ رکھیں۔ اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ اور جن کو آپ نے الگ رکھا ہے ان میں سے آپ جس کو طلب کر لیں تو اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ تجویز اس کے قریب تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں۔ اور جو آپ ان کو دیدیں اس پر سب کی سب راضی ہوں۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں اور اس لئے وہ آپ کی بیویوں کے قلوب کی حالت کو بھی جانتا ہے اور اس علم کی بنا پر وہ جانتا ہے کہ یہ تجویز ان کے لئے راحت بخش ہوگی اور اللہ ہمیشہ سے بڑا جاننے والا اور بڑا دانا رہا ہے اور اس لئے وہ ہمیشہ دانائی ہی کے کام کرتا ہے نیز اب جبکہ تعداد ازواج پوری ہو چکی ہے موجودہ بیویوں کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ تعداد کم کرنے کے لئے موجودہ بیویوں کو طلاق دیدیں اور بجائے ان کے اور بیویاں کر لیں اگرچہ آپ کو ان کا حسن پسند ہو۔ ہاں آپ کی لونڈیاں آپ کے لئے جائز ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا نگران ہے اسلئے وہ آپ کے افعال کا بھی نگران ہے۔ پس آپ کو ہمارے احکام کی پوری پابندی کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

14 / اگست درس فیضان القرآن نمبر 226

سورۂ احزاب آیت نمبر 53 تا 73 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ
النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ
اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ
لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ
وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ
تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ
ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿53﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿54﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ
اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا

Marfat.com

نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ
جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ
فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ ج يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي
النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا

Marfat.com

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ
اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا
قَالُوْا ط وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لا لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو نبی کے گھروں میں مت جایا کرو مگر جس وقت تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو پھر جب تم کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں میں لگے ہوئے بیٹھے نہ رہو اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے مگر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ازواج رسول سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو یہ طریقہ تمہارے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور ان کے دلوں کے لئے بھی اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ تم ان کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑی سنگین بات ہے ٥ تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥ پیغمبر کی بیویوں پر اپنے باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے بارے میں اور نہ اپنے بھائیوں کے بارے مین اور نہ اپنے بھتیجوں کے

Marfat.com

بارے میں اور نہ اپنے بھائیوں کے بارے میں اور نہ اپنی عورتوں کے بارے میں اور نہ اپنی لونڈیوں کے بارے میں اور ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے ٥ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود وسلام بھیجو ٥ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ٥ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انھوں نے کچھ کیا ہو تو انھوں نے بہتان کا اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ٥ اے نبی اپنی بیویوں سے کہو اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے جلدی پہچان ہو جائے گی تو وہ ستائی نہ جائیں گی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور جو مدینہ میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر وہ باز نہ آئے تو ہم تمہیں ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ تمہارے ساتھ مدینہ میں بہت کم رہنے پائیں گے ٥ پھٹکارے ہوئے جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح مارے جائیں گے ٥ یہ اللہ کا دستور ہے ان لوگوں کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں اور تم اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ٥ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو کہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور تمہیں کیا خبر شاید قیامت قریب آ لگی ہو ٥ بیشک اللہ نے منکروں کو رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ٥ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ نہ کوئی حامی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار ٥ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی ٥ اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا ٥ اے ہمارے رب ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر بھاری لعنت کر ٥ اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنھوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی تو اللہ نے اس کو ان لوگوں کی باتوں سے بری ثابت کیا اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا ٥ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو ٥ وہ تمہارے اعمال سدھارے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی ٥ ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا ٥ تا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توجہ فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ چند آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے مسلمانو! تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ بجز اس کے کہ تم کو اس کی ایسی حالت میں اجازت دی جائے کہ تم کھانے کے لئے ایسی حالت میں بلائے گئے ہو کہ اس کے پکنے کے منتظر نہ ہو۔ اور اس حالت میں بھی از خود نہ جا بیٹھنا ہاں جس وقت تم کو بلایا جائے کہ چلو کھانا تیار ہے کھا لو اس وقت جا نا۔ اب جبکہ تم کھا چکے تو فوراً منتشر ہو جاؤ اور اپنی اپنی راہ لو اور ایسی حالت میں کہ تم گفتگو کے لئے جی نہ لگائے ہوئے ہو کیونکہ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے شرماتے ہیں اس لئے وہ نہیں کہہ سکتے کہ اب جاؤ مجھے تکلیف ہوتی ہے اور حق تعالیٰ سچی بات سے نہیں شرماتا اس لئے وہ صاف کہہ دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا کہ تمہارے بیٹھے رہنے سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے کھانے کے بعد بیٹھا مت کرو اور جس وقت تم ان ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔ اس میں

Marfat.com

تمہارے دل کی بھی پاکی ہے۔ اور ان کے دل کی بھی۔ کیونکہ بے پردگی میں یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے دل میں شیطانی خیال پیدا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے دل میں پیدا ہو۔ اس لئے پردہ کی ضرورت ہے اور تم کو یہ بھی حق نہیں کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کسی فعل سے تکلیف پہنچاؤ۔

اور نہ یہ کہ تم ان کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح کرو کیونکہ یہ خدا کے نزدیک بہت بری بات ہے۔ پس تمہیں ایسی کوئی بات نہ کرنی چاہیے۔ نہ ظاہر طور پر اور نہ مخفی طور پر۔ کیونکہ خواہ تم کسی شئے کو ظاہر کرو خواہ اسے چھپاؤ وہ حق تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز سے بخوبی واقف رہا ہے۔

نیز ان ازواج مطہرات پر نہ ان کے باپ دادوں کے باب میں کچھ گناہ ہے اگر وہ ان کے سامنے آئیں اور نہ ان کے بیٹوں کے باب میں اور نہ ان کے بھائیوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے بھتیجوں کے باب میں اور نہ ان کے بھانجوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے ہم جنس یا ہم مذہب عورتوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے مملوکوں غلام اور لونڈی دونوں کے یا فقط لونڈیوں کے باب میں اور اے ازواج مطہرات گو تم کو ان لوگوں کے سامنے آنے کی بضرورت اور دفع حرج کے لئے اجازت دی گئی ہے۔ لیکن تاہم تم کو احتیاط سے کام لینا چاہیے اور خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو کسی معصیت میں مبتلا کر دے۔ کیونکہ یقیناً اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔ اس لئے اس سے تمہارا کوئی فعل کوئی ارادہ کوئی خواہش اور کوئی خیال مخفی نہیں۔ پس تم کو اس باب میں امکانی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

نیز کہا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ لہذا اے مسلمانو! تم بھی ان پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو نیز تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو لوگ خدا اور رسول کو تکلیف دیتے ہیں خدا نے ان کو دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ایسی بات سے تکلیف دیتے ہیں جو انہوں نے نہیں کی۔ تو انہوں نے بہت بری تہمت اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیا۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو کہ نیچی کر لیا کریں اپنے اوپر کچھ اپنی چادریں جبکہ کسی ضرورت سے ان کو کہیں باہر جانا ہو۔ کیونکہ یہ قریب تر ہے اس کے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے کیونکہ اس سے اوباش لوگوں کو جو لونڈیوں اور آوارہ عورتوں کو راستہ میں چھیڑا کرتے ہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم نہ لونڈیاں ہو اور نہ آوارہ۔ اور اس لئے وہ تم کو چھیڑیں گے نہیں اور اللہ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم والا رہا ہے اسی لئے اس وقت اس نے بمقتضائے مغفرت و رحمت ان عورتوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے یہ حکم نافذ فرمایا

اگر نفاق پیشہ لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں شہوت رانی کا مرض ہے اور وہ جو مدینہ میں ناقابل اشاعت خبریں شائع کرتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو ہم تمہیں ان پر حکم کر دیں گے کہ ان کو شہر مدینہ سے نکال دو اور اس کے بعد وہ آپ کے پاس اس میں بہت کم رہ سکیں گے اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ وہ بھٹکائے ہوئے ہوں گے کہ جہاں پائے جائیں گے ان کو گرفتار کیا جائے گا اور خوب قتل کئے جائیں گے کیونکہ خدا نے ان سے پہلے کے لوگوں میں بھی یہی طریق رکھا ہے۔ اور آپ سنن الٰہیہ کے لئے تبدیلی

Marfat.com

نہ پائیں گے کیونکہ کسی دوسرے میں تو اس کی قدرت ہی نہیں۔ رہے خود حق سبحانہ۔ سو چونکہ وہ خدا کا عہد عملی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی اسے نہیں بدلتے۔ اب اگر وہ سنت اکثریہ ہے تو اس کو اپنی اکثریت پر باقی رہنا ضروری ہے۔ اور اگر سنت مستمرہ ہے تو استمرار پر باقی رہنا لازم ہے۔

نیز لوگ آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ کب ہوگی آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم صرف خدا کے نزدیک ہے میں نہیں جانتا اور اے سائل متعنت تجھے اس کی کیا خبر جو تو اس کا انکار کرتا ہے بہت ممکن ہے کہ قیامت عنقریب متحقق ہو جائے اور تیرے پاس اس کے خلاف بھی کوئی دلیل نہیں۔ پھر اس کے سرے سے متحقق نہ ہونے پر تو تیرے پاس کیا حجت ہو سکتی ہے پھر تو خواہ مخواہ اس کا کیوں انکار کرتا ہے (یاد رکھ حق تعالیٰ نے کافروں کو جو خواہ مخواہ خدا کی باتوں کا انکار کرتے ہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور اس نے ان کے لئے آتشِ سوزاں یوں تیار کر رکھی ہے کہ وہ اس میں ایسی حالت میں ہمیشہ رہیں گے کہ اپنے لئے نہ کوئی یار پائیں گے اور نہ مددگار جو اسے بچالے یہ لوگ اس روز جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹے پلٹے جائیں یوں کہیں گے کہ اے کاش ہم رسول کا کہنا مانتے۔ اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ اے اللہ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑے لوگوں کا کہنا مانا۔ سو انہوں نے ہمیں صحیح راستہ سے بچلا دیا۔ اے اللہ آپ انہیں دوگنا عذاب دیں۔ اور ان پر بہت بڑی پھٹکار ڈالیں۔)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مسلمانو! تم ان جیسے نہ ہو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی تھی اور ان کو غسل وغیرہ کے وقت پردہ کرتے دیکھ کر کہا تھا کہ [illegible] کوئی عیب ہے ورنہ یہ مرد ہو کر اس قدر پردہ کیوں کرتے ہیں کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے جس پر اللہ نے ان کو اس الزام سے بری کر دیا تھا۔ جو انہوں نے ان پر لگایا تھا چنانچہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہار ہے تھے۔ اور کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے تھے۔ حق تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا۔ اور موسیٰ لٹھ لے کے اس کے پیچھے دوڑے۔ وہ پتھر ان کے ایسے موقعہ پر ہاتھ آیا۔ جہاں بنی اسرائیل موجود تھے۔ اس پر موسیٰ نے اس کے لٹھ لگایا اور کپڑے لے کر پہن لئے۔ اس وقت بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو واضح طور دیکھ کر معلوم کر لیا کہ جو الزام ہم ان پر لگاتے ہیں وہ اس سے بری ہیں اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے اس لئے خدا کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی کہ نا اہل ان پر الزام لگائیں اور اس طرح انہیں تکلیف پہنچائیں۔ پس اسی طرح یہ نبی بھی حق تعالیٰ کے یہاں معزز ہیں۔ اور ان کی تکلیف بھی حق تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اگر تم انہیں تکلیف دو گے تو وہ ضرور ان کی حمایت کرے گا۔

نیز اے مسلمانو تم خدا سے ڈرتے رہو اور کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو اور بات ٹھیک کہا کرو کیونکہ اکثر مفاسد کا ذریعہ زبان ہی ہے پس جب کہ تم تقویٰ اختیار کرو گے اور زبان پر قابو رکھو گے تو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال درست کر دے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور یاد رکھو جس نے خدا اور رسول کا کہنا مانا اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی پس تمہیں ضرور کہنا ماننا چاہئے۔

ہم نے ابتدائے آفرینش میں اس امانت یعنی خدا کی اطاعت اختیاری کے بار کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان کے سامنے پیش کیا تو اس نے اسے اٹھا لیا واقعی وہ اس معاملہ میں اپنے نفس پر بڑا ظلم کرنے والا اور سخت نادان تھا کہ اس نے بے انجام کو سوچے سمجھے اس کی حامی بھر لی۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے کو مصیبت میں پھنسا لیا کیونکہ عقل اور سلامتی کا مقتضی یہی تھا کہ وہ بھی انکار کر دیتا۔

Marfat.com

پھر ہمیں اختیار تھا کہ ہم اپنے حاکمانہ و مالکانہ اختیار سے اس پر یہ بار ڈالتے یا نہ ڈالتے لیکن اسے اسی وقت عذر کر دینا چاہئے تھا الغرض انسان نے اس بار کو اپنے سر لے لیا جس کا انجام یہ ہوا کہ اب اللہ منافقین اور منافقات اور مشرکین و مشرکات و امثالہم کو سزا دے گا جو کہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور اپنے قول کو نہ نباہا اور مؤمنین اور مؤمنات پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا اور ایمان کی بدولت ان کے گناہوں کو معاف کرے گا اور وہ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بڑا رحمت والا رہا ہے اس لئے وہ ہر ایسے شخص کو بخشنے اور اس پر رحمت کرنے کو تیار ہے جو اس سے معافی اور رحم کا خواستگار ہو۔ جیسے مؤمنین اور مؤمنات۔ اور وہ کافر جو ایمان لے آئیں۔

ایک بات یہ یاد رکھنی والی ہے۔ کہ منافق کسے کہتے ہیں یاد رکھیں منافق ہر وہ شخص ہے جو زبان سے جس چیز کا اقرار کر رہا ہے۔ دل میں اس کے خلاف بغض رکھتا ہو۔ یعنی زبان اور دل ایک دوسرے کے خلاف ہوں۔ جو کہے اس پر عمل نہ ہو۔ قول و فعل میں تضاد ہو، شریعت میں وہ لوگ جو زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن دل میں کافروں کے ساتھ ہوں۔ بلکہ اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں پھیلانے والے ہوں۔ انہیں منافق کہتے ہیں۔ منافق مرد بھی ہوتے ہیں اور منافق عورتیں بھی۔

درس کے آخر میں یہی کہا جا رہا ہے۔ کہ اللہ رب العزت منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا۔ جبکہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو معاف بھی کرے گا۔ اور ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ پاک ہمیں معاف بھی فرمائے اور رحم بھی فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ السبا

سورۃ السبا مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 54 اور رکوع کی تعداد 6 ہے کلمات کی تعداد 896 اور حروف کی تعداد 3636 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 15 سے لیا گیا ہے سبا ایک ملک کا نام ہے اس ملک کی ملکہ کا تذکرہ اس میں بڑی خصوصیت سے کیا گیا ہے اس لئے اس کا نام سباء ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 34 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 58 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 9: ابتدائی آیات میں حمد رب ذوالجلال اور اس کی عظمت وکبریائی کا ذکر ہے۔ اس کے بعد کفار کے ان سوالات کے جوابات دیئے گئے جن میں انہوں نے قیامت کا انکار کیا تھا، مومنوں اور کافروں کے عقائد کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔

آیت نمبر 10 تا 54: داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام اور قوم سباء کا تذکرہ ہے۔ عقیدہ شرک کی کمزوریوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ساری کائنات کے لئے ہے، داعی کا بیان کہ ہم تو صرف تمہیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، دو دو ایک ایک ہو کر آئیں کا بیان۔ کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے کوئی صلہ مانگا ہے میرا صلہ تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور اس سے بہتر کوئی صلہ نہیں ہے کا تفصیلی بیان۔ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا طاقتور امیر اور فقیروں کے درمیان جھگڑے کا ذکر ہے۔ اعمال صالحہ اور قیامت کے دن سوال وجواب کا بیان ہے۔ توحید الٰہی کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

15 / اگست درس فیضان القرآن نمبر 227

سورۂ سبا آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ط وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ① یَعْلَمُ مَا
یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ط وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ لا
عٰلِمِ الْغَیْبِ ج لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ
كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ③ قلا لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط
اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ④ وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ⑤ وَیَرَى

Marfat.com

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ
الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي
الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَ مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ
الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ
سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ
وَ اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ
السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ
عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى

Marfat.com

مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ
الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ
یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ
طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ
وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ
مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ
اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا
اٰمِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ
فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ
مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا
فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تعریف خدا کے لئے ہے جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں اور وہ

Marfat.com

حکمت والا جاننے والا ہے ٥ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے
اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ رحمت والا بخشنے والا ہے ٥ اور جنھوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی کہو کہ
کیوں نہیں قسم ہے میرے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آئے گی اس سے ذرہ برابر کوئی چیز مخفی نہیں نہ آسمانوں اور نہ زمین میں
اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک کھلی کتاب میں ہے ٥ تا کہ وہ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے اور نیک کام کیا
یہی لوگ ہیں جن کے لئے معافی ہے اور عزت کی روزی ٥ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو عاجز کرنے کی کوشش کی ان کے لئے
سختی کا دردناک عذاب ہے ٥ اور جن کو علم دیا گیا ہے وہ اس چیز کو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے جانتے
ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ خدائے عزیز وحمید کا راستہ دیکھاتا ہے ٥ اور جنھوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی بتا
ئیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں نئے سرے سے بننا ہے ٥ کیا اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا
ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں مبتلا ہیں ٥ تو کیا
انھوں نے آسمان اور زمین کی طرف نظر نہیں کی جو ان کے آگے ہے اور ان کے پیچھے بھی اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا
ان پر آسمان سے ٹکڑا گرا دیں بیشک اس میں نشانی ہے ہر اس بندے کے لئے جو متوجہ ہونے والا ہو ٥ اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف
سے بڑی نعمت دی اے پہاڑو تم بھی اس کے ساتھ تسبیح میں شرکت کرو اور اسی طرح پرندوں کو حکم دیا اور ہم نے لوہے کو اس کے لئے
نرم کر دیا ٥ کہ تم کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور نیک عمل کرو جو کچھ تم کرتے ہو اس کو میں دیکھ رہا ہوں ٥
اور سلیمان کے لئے ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی ہوتی اور اسکی شام کی منزل ایک مہینہ کی اور ہم نے ا
سکے لئے تانبا کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں سے ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے اور ان میں سے
جو کوئی ہمارے حکم سے پھرے تو ہم اس کو آگ کا عذاب چکھائیں گے ٥ وہ اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا عمارتیں اور تصویریں
اور حوض جیسے لگن اور جمی ہوئی دیگیں اے آل داؤد شکر گزاری کے ساتھ عمل کرو اور میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں ٥ پھر جب
ہم نے اس پر موت کا فیصلہ نافذ کیا تو کسی چیز نے ان کو اس کے مرنے کا پتہ نہیں دیا مگر زمین کے کیڑے نے وہ اس کی عصا کو کھاتا
تھا پس جب وہ گر پڑا تب جنوں پر کھلا کہ اگر وہ غیب کو جانتے تو اس ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے ٥ سبا کے لئے ان کے اپنے مسکن
میں نشانی تھی دو باغ دائیں اور بائیں اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر کرو عمدہ شہر اور بخشنے والا رب ٥ پس انھوں نے
سرتابی کی تو ہم ان پر بند کا سیلاب بھیج دیا اور ان کے باغوں کو دو ایسے باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل اور جھاؤ کے درخت
اور کچھ تھوڑے سے بیر ٥ یہ ہم نے ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ایسا بدلہ ہم اسی کو دیتے ہیں جو ناشکر ہو ٥ اور ہم نے ان کے اور ان کی
بستیوں کے درمیان جہاں ہم نے برکت رکھی تھی ایسی بستیاں آباد کیں جو نظر آتی تھیں اور ہم نے ان کے درمیان سفر کی منزلیں
ٹھہرا دیں ان میں رات دن امن کیساتھ چلو ٥ پھر انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے سفروں کے درمیان دوری ڈال دے
اور انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا اور ہم نے ان کو بالکل تتر بتر کر دیا بیشک اس میں نشانی ہے ہر صبر
کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے ٥ اور ابلیس نے ان کے اوپر اپنا گمان سچ کر دکھایا پس انھوں نے اسکی پیروی کی مگر ایمان
والوں کا ایک گروہ ٥ اور ابلیس کو ان کے اوپر کوئی اختیار نہ تھا مگر یہ کہ ہم معلوم کرلیں ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان

Marfat.com

لوگوں سے الگ کر کے جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور تمہارا رب ہر چیز پر نگراں ہے

تشریح: یہ ایک حقیقت ہے کہ استجماع صفات کمالیہ کے سبب حمد اس اللہ رب العزت کو زیبا ہے جس کی ملک وہ چیزیں ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں یعنی تمام عالم میں ہیں اور آخرت میں بھی وہ ہی مستحق حمد ہے کیونکہ جس طرح دنیا میں استحقاق حمد کا منشا یعنی ملک تام اس میں موجود ہے یوں ہی یہ منشا اس میں آخرت میں بھی موجود ہے اور وہ بڑا حکمت والا اور بہت باخبر ہے چنانچہ وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہیں اور ان کو بھی جو اس سے باہر آتی ہیں اور ان کو بھی جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان کو بھی جو اس میں چڑھتی ہیں اور وہ بہت رحم والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے اور ان تمام باتوں کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس کو اپنا خالق و مالک سمجھ کر اس کی اطاعت کی جائے اس کی تعریف کی جائے، اس کی تصدیق کی جائے۔ اس سے رحم و مغفرت کی درخواست کی جائے اور قیامت کا انکار نہ کیا جائے۔ کیونکہ اول تو اس میں تکذیب ہے اللہ تعالیٰ کی پھر انکار ہے اس کے ملک تام اور قدرتِ کاملہ کا اور حکمت بالغہ کا۔

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی کس قدر غضب کی بات ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ ہاں ہاں قسم ہے میرے اس پروردگار کی جو کہ جملہ مغیبات کا جاننے والا ہے کہ اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں مخفی ہے اور نہ زمین میں اور نہ اس سے کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی۔ بجز اس کے کہ وہ ایک واضح کتاب میں درج ہے وہ تمہارے پاس ضرور آئے گی اور اس لئے آئے گی تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے۔ حق تعالیٰ صلہ دے۔ چنانچہ ان لوگوں کے لئے صلہ میں گناہوں کی معافی اور جنت میں عمدہ رزق ہے۔ اور برخلاف ان کے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے باب میں کوشش کی ہے کہ وہ ہم کو ہرانا چاہتے تھے جیسے یہ مشرکین ان کو نہایت سخت عذاب کی بہت تکلیف دہ سزا ہوگی یہ لوگ تو ہماری آیات کے باب میں بجائے ماننے کے مخالفانہ کوششیں کرتے ہیں اور جن کو ہماری طرف سے علم صحیح دیا گیا ہے۔ وہ اس کتاب کو جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف نازل کی گئی ہے۔ بالکل صحیح سمجھتے ہیں۔ اور وہ واقع میں ایسی ہی ہے کیونکہ وہ خدائے زبردست و ستودہ کے راستہ کی طرف لوگوں کو لیجاتی ہے

اور یہ کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایسا عجیب آدمی نہ بتلا دیں جو تمہیں یہ بدیہی البطلان خبر دیتا ہے۔ کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے تو اس وقت تم ایک نئی پیدائش میں ہو گے اور تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا نہیں معلوم اس نے دانستہ خدا پر بہتان باندھا ہے۔ یا اسے کسی قسم کا جنون ہے ہم اس باب میں سخت حیران ہیں۔ کیونکہ جو بات وہ کہتا ہے وہ تو کسی طرح عقل میں آنے کے قابل نہیں ہے اب صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ یا وہ قصداً جھوٹ بولتا ہے۔ یا اس کا دماغ خراب ہے۔ یہ گفتگو تھی کفار کی اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہ وہ جھوٹ بولتا ہے نہ اس کا دماغ خراب ہے بلکہ خود یہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے عذاب الٰہی میں گرفتار اور ضلال بعید میں مبتلا ہیں کیونکہ ان کی مت ماری گئی ہے اور وہ ممکن کو ناممکن اور واقع کو غیر واقع عاقل کو دیوانہ، دیوانوں کو عاقل، سچے کو جھوٹا، جھوٹوں کو سچا سمجھ رہے ہیں پس جبکہ ان کی یہ حالت ہے تو کیا انہوں نے اس آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسی زمین میں ان کو دھنسا دیں یا ہم چاہیں تو اسی آسمان کے ٹکڑے ان پر گرا دیں لیکن باقتضائے حکمت ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ اور ان کو ڈھیل دے رہے ہیں اس میں بھی ہر ایسے شخص کے لئے جو حق تعالیٰ کی طرف

Marfat.com

رجوع ہوا ایک بڑی دلیل ہے امکانِ قیامت پر۔ کیونکہ جو خدا آسمان توڑ سکتا ہے اور زمین کو پھاڑ سکتا ہے۔ اس کو مردوں کو زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا آسمان وزمین میں یہ تصرف کیوں کر سکتا ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہی ہے کہ وہ لامحدود قدرت والا ہے۔ اور یہ چیزیں اس کی مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں۔ پھر وہ مردوں کو کیوں نہیں زندہ کر سکتا۔

اور ہمارے کمال قدرت کے بعض ایسے دلائل جن سے ان کفار کا قیامت کے متعلق استبعاد دور ہو سکتا ہے۔ تم کو اس واقعہ سے معلوم ہوں گے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی جانب سے ایک نعمت دی تھی یعنی یہ کہ ہم نے کہا تھا اے پہاڑو تم بوقت تسبیح ان کے ساتھ انہی کلمات کو دوہرایا کرو جو وہ کہیں اور پرندوں کو بھی یہ ہی حکم دیا تھا۔ اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ تم بڑی بڑی زرہیں بناؤ اور ان کے بنانے میں ایک خاص انداز رکھو اور نیک کام کرتے رہو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں اس واقعہ میں چند ایسے خوارق ہیں جو کہ نافہموں کی نظر میں اسی طرح قابلِ انکار ٹھہر سکتے ہیں جس طرح ان مشرکین کی نظر میں واقعہء قیامت۔ لیکن وہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ ان کا وقوع ہو چکا ہے اس لئے واقعہء قیامت بھی قابلِ انکار نہ ہونا چاہئے۔

اور ہم نے ہوا کو سلیمان علیہ السلام کا فرمانبردار بنا دیا تھا چنانچہ اب بعد تسخیر سلیمان علیہ السلام کے حکم سے صبح کی منزل اس کی ایک مہینے کی راہ ہے اور شام کی منزل اس کے ایک مہینے کی راہ ہے۔ اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔ اور کچھ جن وہ تھے جو حق تعالیٰ کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور ان کو ایسا کرنا بھی چاہئے تھا کیونکہ جو کوئی ہمارے حکم سے ٹیڑھا ہو ہم اسے آتشِ سوزاں کے عذاب کا مزہ چکھائیں پس وہ ان مشرکین کی طرح نادان نہ تھے کہ مخالفت کر کے دوزخ کا عذاب اپنے سر لیتے۔ چنانچہ آج ان کے لئے وہ چیزیں بناتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں یعنی بڑی بڑی عالیشان عمارتیں اور تصویریں اور ایسی بڑی بڑی لگن جیسے حوض۔ اور ایک جگہ قائم رہنے والی دیگیں یہ ہمارے انعامات تھے جن کا شکر ان پر اور ان کے ماننے والوں پر واجب ہے۔

پس اے داؤد علیہ السلام کے گروہ جو کہ اس زمانہ میں موجود ہے تم ان نعمتوں کے شکر میں کام کرو اور صرف تم کو ہی نہیں بلکہ میرے تمام بندوں کو شکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ کونسا ہے جس پر میں نے انعام نہیں کیا مگر افسوس کہ شکر گزار میرے بندوں میں بہت کم ہیں۔

اب جبکہ ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم لگا دیا۔ تو کسی کو ان کی موت کی خبر نہ ہوئی بلکہ ان کی موت ان کو صرف گھن کے کیڑے نے بتلائی کہ وہ ان کی لاٹھی کو کھا رہا تھا جس پر وہ رکے ہوئے تھے اب جب کہ وہ لاٹھی کے ٹوٹنے سے نیچے گرے تو اب جنوں کو مشاہدہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں اتنے عرصے تک نہ رہتے۔ یہ واقعہ بھی ایسے خوارق پر مشتمل ہے جو نافہموں کی نظر میں یوں ہی ناممکن معلوم ہوں گے جیسے ان مشرکین کی نظر میں واقعہء قیامت۔ حالانکہ یہ صرف ممکن ہی نہیں۔ بلکہ واقع میں ثابت ہوا کہ ان لوگوں کا قیامت کو ناممکن سمجھنا سراسر جہل ہے۔ اس کے علاوہ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جو جنوں کو غیب داں سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پرستش کرتے ہیں ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اول تو وہ ہمارے بندوں کے غلام ہیں۔ پھر وہ اپنے جہل کا خود اقرار کرتے ہیں۔ پھر کسی کو کیا گنجائش ہے کہ مدعی سست گواہ چست بن کر ان کی اولوہیت کو مانے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں قوم سبا کے لئے خود ان کے گھروں میں ہماری اطاعت کے وجوب کی ایک بہت بڑی دلیل تھی چنانچہ

Marfat.com

اس کی حالت یہ ہے کہ اس کی سڑکوں کے دائیں بائیں جانب دو باغ ہیں جن کا سایہ بھی عمدہ ہے۔اور جن میں کھانے کے لئے مختلف قسم کے پھل لگے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ دیا گیا ہے کہ یہ تمہارے رب کا تم کو دیا ہوا رزق ہے تم اپنے رب کے رزق میں سے خوب کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ تمہارا شہر ایک عمدہ شہر ہے۔اور تمہارا رب ایک بڑا بخشنے والا رب ہے جو کہ شکر کے اندر کوتاہی پر فوراً مواخذہ نہیں کرتا۔ بلکہ کبھی تو اس کو از خود معاف کر دیتا ہے۔اور کبھی معافی چاہنے سے معاف کر دیتا ہے۔ پس تم اس شہر کی قدر کرو اور اپنے رب کی اطاعت کرو۔اور اگر کوتاہی ہو جائے تو معافی چاہو اس پر انہوں نے طاعت سے روگردانی کی۔ اس پر ہم نے ان پر بند کا پانی چھوڑ دیا جس نے ان کے باغوں اور شہر سب کو غارت کر دیا اور اس طرح ہم نے ان کے ان دو باغوں کے بدلے میں دو ایسے باغ دیئے جن کے پھل سخت بد مزہ تھے۔اور جن میں جھاؤ کے درخت اور تھوڑی سی جھڑ بیریوں کے درخت تھے یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی سزا دی اور حقیقت یہ ہے کہ ہم بڑے ہی ناشکرے کو سزا دیتے ہیں جو بار بار فہمائش پر بھی باز نہیں آتا۔ ورنہ یکا یک سزا دینا ہماری عادت نہیں ہے۔

اور ہم نے ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی ایسے بہت سے گاؤں قائم کر دیئے تھے جو راہ گیروں کے لئے ظاہر تھے اور راستہ سے بہت دور نہ تھے اور ہم نے ان کے قائم کرنے میں عام اختیار کا انداز کر لیا تھا اس لئے ان کو اس انداز سے قائم کیا تھا کہ مسافر جب راہ میں قیام کرنا چاہے تو اس کا قیام آبادی میں ہو کہ تم ان میں رات دن بے کھٹکے پھرو نہ درندوں کا اندیشہ ہے، نہ رہزنی کا خطرہ، نہ بھوک پیاس کی تکلیف پس انہوں نے اس نعمت کی بھی قدر نہ کی اور کہا کہ اے ہمارے پروردگار ان بستیوں کو اجاڑ دیجئے اور ہمارے سفروں کے درمیان دوری کر دیجئے کہ لمبے لمبے سفر ہوں۔اور اس طرح انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا کہ آج لوگ ان کے صرف قصے بیان کرتے ہیں۔اور ان کا نام و نشان بھی نہیں اور پورے طور پر پراگندہ کر دیا۔اس واقعہ میں متعدد دلائل ہیں ہر ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو۔ خواہ پہلے سے یا ان دلائل سے متاثر ہو کر۔ کیونکہ وہ ان واقعات سے سمجھ سکتا ہے کہ نافع و ضار صرف حق تعالیٰ ہے۔اور وہ اپنے انعامات پر شکر چاہتا ہے اور ناشکری کرنے والوں کو سخت سزا دیتا ہے۔ نیز ان سے معلوم ہوا کہ خدا وہ کام کر سکتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔اور اس سے قیامت کا امکان بھی معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات بالکل یاد رکھیں کہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہے۔ جہاں پر سب نے اکٹھے ہونا ہے۔اور حساب دینا ہے۔ جوانی کا مال کا اولاد کا اور ہر اس نعمت کا جو اس رب کبریا نے ہمیں دے رکھی ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں محشر کے دن رسوائی سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

16 / اگست درس فیضان القرآن نمبر 228

سورہ سبا آیت نمبر 22 تا 36 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ
ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا
فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ
وَاِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا
تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ
بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ
اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ
الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو کہ ان کو پکارو جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان دونوں میں ان کی کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا مددگار ہے ٥ اور اس کے سامنے کوئی شفاعت کام نہیں آتی مگر اس کے لئے جس کے لئے وہ اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا وہ کہیں گے کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ سب سے اوپر ہے سب سے بڑا ہے ٥ کہو کہ کون تمہیں آسمانوں اور زمین میں رزق دیتا ہے کہو کہ اللہ اور ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہدایت پر ہے یا کھلی ہوئی گمراہی میں ٥ کہو کہ جو قصور ہم نے کیا اس کی کوئی پوچھ تم سے نہ ہوگی اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی بابت ہم سے نہیں پوچھا جائے گا ٥ کہو کہ ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کے مطابق فیصلہ فرمائے گا اور وہ فیصلہ فرمانے والا ہے علم والا ہے ٥ کہو مجھے ان کو دکھاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور ہم نے تمہیں تمام انسانوں کے لئے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ٥ کہو کہ تمہارے لئے ایک خاص دن کا وعدہ ہے کہ اس سے نہ ایک ساعت ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو ٥ اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ اس قرآن کو مانیں گے اور نہ اس کو جو اس کے آگے ہے اور اگر تم اس وقت کو دیکھو جب کہ یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے ایک دوسرے پر بات ڈالتا ہوگا جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ٥ بڑا بننے والے کمزور لوگوں کو جواب دیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا جب کہ وہ تمہیں پہنچ چکی تھی بلکہ تم خود مجرم ہو ٥ اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے نہیں بلکہ تمہاری دن رات کی تدبیروں سے جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ اپنی پشیمانی کو چھپائیں گے جب کہ وہ عذاب دیکھیں گے اور ہم منکروں کی گردن میں طوق ڈالیں گے وہ وہی بدلہ پائیں گے جو وہ کرتے تھے ٥ اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو اس کے منکر ہیں جو دے کر تم بھیجے گئے ہو ٥ اور انھوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم کبھی سزا پانے والے نہیں ٥ کہو کہ میرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے کہئے کہ اچھا تم ان کو پکارو جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھے ہوئے ہو۔ دیکھیں وہ تمہارے کیا کام آتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کیونکہ انہیں آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ برابر بھی اختیار نہیں اور نہ ان کے لئے ان میں کسی قسم کی شرکت ہے اور نہ ان میں کوئی اس خدا کا کوئی مددگار ہے پھر وہ تمہارے کیا کام آسکتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ گو انہیں کچھ اختیار نہیں۔ مگر خدا سے ہماری سفارش تو کر سکتے ہیں تو یہ بھی بے سود ہے کیونکہ اس کے یہاں سفارش بھی اسی کو نفع پہنچا سکتی ہے۔ جس کے لئے وہ سفارش کی اجازت دے پس وہ سفارش میں بھی مستقل اور خود مختار نہیں ہیں۔ پھر تمہیں ان سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ فرشتوں کے بارے میں فرماتے ہیں ان کی تو یہ حالت ہے کہ جس وقت

Marfat.com

ان کے پاس حق تعالیٰ کا کوئی حکم پہنچتا ہے تو وہ اس کی ہیبت سے گھبرا جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ہماری جانب سے ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے اور وہ اپنی اصلی حالت پر آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کہو تمہارے رب نے کیسی بات کہی۔ دوسرے جواب میں کہتے ہیں کہ بالکل ٹھیک کہی اور وہ بہت عالی شان اور بہت بڑا ہے پس جن کی خدا سے ڈرنے کی یہ حالت ہو اور وہ حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کو تسلیم کئے ہوں۔ اور اس کی ہر بات کو صحیح سمجھتے ہوں۔ اول تو وہ معبود کیونکر ہو سکتے ہیں پھر وہ بلا اذنِ خداوندی سفارش کیونکر کر سکتے ہیں۔ پھر سفارش بھی تم جیسے نافرمانوں کی حاشا وکلا۔ یہ حالت تو ان کی ہے جن کے لئے ایک گونہ شفاعت ثابت ہے جیسے فرشتے۔ اور جو سفارش کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ جیسے شیاطین اور بت ان سے سفارش کی توقع کیسی ہے۔ الغرض ان لوگوں کا غیر اللہ کو معبود سمجھنا سراسر باطل ہے۔

نیز اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ تمہیں آسمانوں میں سے اور زمین میں سے کون رزق دیتا ہے۔ آپ کہئے کہ خدا ہی تو دیتا ہے اور تمہارا کوئی معبود تو نہیں دیتا پھر تم ان کو خدا کا شریک کیوں مانتے ہو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔ یعنی ہم میں سے ایک فریق ضرور ہدایت پر ہے۔ اور دوسرا فریق گمراہی میں کیونکہ نہ دونوں ہدایت پر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ دونوں گمراہی پر۔ پس اب تم سوچو کہ ہدایت پر کون ہے اور گمراہی پر کون؟ اس کے جواب میں وہ یہی کہیں گے کہ ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی میں۔ اس لئے آپ کہئے کہ اگر ہم گمراہی میں ہیں تو تم ہمیں گمراہی میں رہنے دو کیونکہ جو جرم ہم نے کیا ہو اس کی تم سے باز پرس نہ ہوگی اور اسی طرح تمہارے افعال کی ہم سے باز پرس نہ ہوگی پس نیز آپ ان سے کہئے کہ ہمارا رب ہم سب کو ایک روز اپنی عدالت میں اکٹھا کرے گا۔ اس کے بعد ہمارے درمیان صحیح فیصلہ کرے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور بہت جاننے والا ہے اس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون ہدایت پر تھا اور کون گمراہی میں اور یوں ہٹ دھرمی سے یہ کہہ دینے سے کہ ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی میں کچھ نہیں ہو سکتا نیز آپ کہئے کہ اچھا اگر تم واقعی ہدایت پر ہو تو تم ہمیں بھی تو وہ معبود دکھلاؤ جن کو تم نے بحیثیت شریک ہونے کے خدا کے ساتھ ملایا ہے اس کے جواب میں وہ کسی کو پیش نہ کر سکیں گے۔ پس ایسی بات ہرگز نہ کہنی چاہئے کیونکہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں بلکہ معبود صرف اللہ ہے جو کہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اسی بناء پر آپ ان سے یہ باتیں کہتے ہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں اس لئے وہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ لوگ تم سے قیامت اور عذاب کا ذکر سن کر کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ سچے ہیں تو ہم کو بتلایا جائے کہ یہ وعدہ کب واقع ہوگا۔ اس کے جواب میں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے نہ تم پیچھے ہو سکتے ہو اور نہ آگے اور نہ میں نے تم سے اس دن کی تعیین کے علم کا دعویٰ کیا۔ اور نہ قاعدہ کے موافق اس کی تعیین میرے ذمہ ہے۔

اور ان کافروں نے یہ بھی کہا کہ ہم نہ اس قرآن کو مانیں گے۔ نہ اس سے پہلی کتابوں کو سو اب تو ان کی ضد کی یہ حالت ہے اور آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظلم پر کمربستہ لوگ اپنے رب کے سامنے تو اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ایک دوسرے سے یوں گفتگو کرتے ہوں گے کہ جن لوگوں کو کمزور سمجھا گیا تھا وہ ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے یہ کہتے ہوں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مؤمن ہوتے۔ اس کے جواب میں وہ لوگ جو بڑے بنے تھے ان لوگوں سے جن کو کمزور سمجھا گیا تھا یہ کہیں گے کہ کیا ہم نے

Marfat.com

تمہیں ہدایت سے روکا ہے بعد اس کے کہ وہ تمہارے پاس آئی ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم خود مجرم تھے۔ اور اس کے جواب میں وہ لوگ جن کو کمزور سمجھا گیا تھا ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے۔ یہ کہیں گے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم خود مجرم نہ تھے بلکہ تمہاری رات دن کی کوشش تھی جس نے ہم کو مجرم بنایا جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا کو نہ مانیں اور اس کے لئے شریک بنائیں الغرض جبکہ یہ واقعات ہوں گے اس وقت ان کی حالت موجودہ حالت کے بالکل برعکس ہوگی۔ اور وہ دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے۔ جبکہ وہ عذاب دیکھیں گے اور ہم نے ان کافروں کی گردن میں طوق ڈال رکھے ہوں گے آخر یہ لوگ اب کیوں پچھتاتے ہیں ان کو وہی تو صلہ دیا جا رہا ہے جو یہ کرتے تھے پس جب کہ وہ ان کاموں کو پسند کرتے تھے تو اس صلہ کو ناپسند کیوں کرتے ہیں۔ اور کیوں پچھتاتے ہیں۔

اور ان کافروں کی یہ باتیں جو وہ کر رہے ہیں کچھ نئی نہیں ہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا آ رہا ہے چنانچہ ہم نے جو ڈرانے والا بھی کسی بستی میں بھیجا ہے تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہ ہی کہا ہے کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اسے ماننے والے نہیں ہیں۔ اور ان مشرکین نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم تم لوگوں سے مال میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اولاد میں بھی۔ اور یہ دلیل ہے اس کی کہ خدا ہم سے ناراض نہیں ہے ورنہ وہ ہمیں یہ نعمتیں کیوں دیتا۔ لہذا ہم کو سزا نہ دی جائے گی۔ اور تم لوگوں کا بیان بالکل غلط ہے۔ آپ ان سے کہئے کہ یہ دلیل مقبولیت نہیں کیونکہ میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اس میں مقبول وغیر مقبول کی تفریق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اسباب دوسرے ہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں۔

رزق کی کشادگی اللہ رب العزت کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔ اور رزق کی تنگی مالک کائنات کی طرف سے بہت بڑی سزا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے۔ اس لئے رزق جب بھی طلب کرو۔ صرف اللہ رب العزت سے طلب کرو۔ اللہ کے علاوہ رزق کا مالک کوئی اور نہیں ہو سکتا اور نہ ہے۔ اور نہ کوئی تمہیں رزق دینے میں آزاد ہے رزاق صرف اللہ ہے۔ کیوں نہیں سمجھتے، نادانو اپنے رازق کو پہچانو۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

17/ اگست درس فیضان القرآن نمبر 229

سورۂ سبا آیت نمبر 37 تا 54 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا
وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝٣٧ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ
اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝٣٨ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ
فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝٣٩ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ
یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝٤٠ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا

Marfat.com

تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا
رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَا
إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾
قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۖ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ
تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ
يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ
إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا
يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ
عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ
قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ
قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ
بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ
مَكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

Marfat.com

بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۠ (۵۴)

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ چیز نہیں جو درجہ میں تمہیں ہمارا مقرب بنا دے البتہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا ایسے لوگوں کے لئے ان کے عمل کا دوگنا بدلہ ہے اور وہ بالا خانوں میں اطمینان سے رہیں گے ۝ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کے لئے سرگرم ہیں وہ عذاب میں داخل کئے جائیں گے ۝ کہو کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے تو وہ اس کا بدلہ دے گا اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے ۝ اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر وہ فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے پاک ہے تیری ذات ہمارا تعلق تجھ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے بلکہ یہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر لوگ انھیں کے مومن تھے ۝ پس آج تم میں سے ایک دوسرے کو نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ آگ کا عذاب چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے ۝ اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو بس ایک شخص ہے جو چاہتا ہے کہ تمہیں ان سے روک دے جن کی تمہارے باپ دادا عبادت کرتے تھے اور انھوں نے کہا یہ تو محض ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا اور ان منکروں کے سامنے جب حق آیا تو انھوں نے کہا کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے ۝ اور ہم نے ان کو کتابیں نہیں دی تھیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور ہم نے تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا ہ اور ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا اور یہ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان کو دیا تھا پس انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا تھا ان پر میرا عذاب ۝ کہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر سوچو کہ تمہارے ساتھی کو جنون نہیں ہے وہ تو بس ایک سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہے ۝ کہو کہ میں نے تم سے کچھ معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی ہے میرا معاوضہ تو بس اللہ کے اوپر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے ۝ کہو کہ میرا رب حق کو (باطل پر) مارے گا وہ چھپی ہوئی چیزوں کو جاننے والا ہے ۝ کہو کہ حق آگیا اور باطل نہ آغاز کرتا ہے اور نہ اعادہ ۝ کہو کہ اگر میں گمراہی پر ہوں تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی بدولت ہے جو میرا رب میری طرف بھیج رہا ہے بیشک وہ سننے والا ہے قریب ہے ۝ اور اگر تم دیکھو جب یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے پس وہ بھاگ نہ سکیں گے اور قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے ۝ اور وہ کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لائے اور اتنی دور سے ان کے لئے اس کا پانا کہاں ۝ اور اس سے پہلے انھوں نے اس کا انکار کیا اور بن دیکھے دور جگہ سے باتیں پھینکتے رہے ۝ اور ان کی اور ان کی آرزو میں آڑ کر دی جائے گی جیسا کہ اس سے پہلے ان کے ہم مشربوں کے ساتھ کیا گیا وہ بڑے دھوکے والے شک میں پڑے رہے ۝

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم صاف کہتے ہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ نہیں جو تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں جو کوئی ایمان لائے اور نیک کام کرے اس کو اس کا ایمان اور عمل صالح اس کو مقرب بناتا ہے پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان

Marfat.com

کے اعمال کا دگنا معاوضہ ملے گا اور وہ بہشت کے بالاخانوں میں چین سے ہوں گے۔ اور برخلاف ان کے جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ایسی حالت میں کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہم کو ہرانا چاہتے ہیں وہ عذاب میں لائے گئے ہوں گے اگرچہ وہ بڑے مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے نہ بخل سے فراخی حاصل ہوتی ہے نہ نفاق سے تنگی اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ بجائے اس کے تمہیں اور دے گا خواہ دنیا میں یا آخرت میں اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے اس لئے تم کو چاہئے کہ تم ضرورت کے موقعوں پر خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو۔

اور یہ لوگ شرک کو خدا کا پسندیدہ بتلاتے ہیں۔ جس کی تردید ہم کر چکے ہیں اور مزید تردید اس کی یہ ہے کہ جس روز حق تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے گا اس روز وہ فرشتوں سے جن کو یہ خدا کی بیٹیاں کہہ کر پوجتے ہیں یہ کہے گا کہ کیا یہ لوگ تم کو پوجتے تھے یعنی تم نے ان سے کہا تھا کہ ہمیں پوجو یا تم اس سے خوش تھے۔ تو اس روز وہ کہیں گے اے اللہ آپ پاک ہیں شرک وغیرہ سے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں اور آپ ہمارے دوست ہیں نہ کہ یہ پھر ہم ان کو ایسا حکم کیونکر دے سکتے تھے یا ہم ان کے فعل سے خوش کیسے ہو سکتے تھے اس لئے یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے جنہوں نے ان کو یہ طریق سکھلایا تھا۔ چنانچہ بہت سے ان میں کے صاف طور پر ان پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ آج بروز قیامت تم عابدین ومعبودین میں سے کوئی کسی کو نہ نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے نہ نقصان کا اور ثابت ہوا کہ جن کی تم پرستش کرتے تھے وہ درحقیقت معبود نہ تھے۔ خیر ہم فرشتوں سے یہ سوال کریں گے اور جبکہ ان کے جواب سے ان کی بریت اور ان کا جرم ثابت ہو جائے گا تو ہم ان ظالموں سے جنہوں نے بلاوجہ شرک کیا تھا یہ کہیں گے کہ اب تم اس کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں اور جس وقت ہماری آیتیں ان کے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ بالکل واضح ہوتی ہیں اور ان میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف وہ شخص ہے جو تم کو ان چیزوں سے روکنا چاہتا ہے جن کو تمہارے باپ دادا پوجتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ جو شخص کہتا ہے صرف ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے اور یہ کافر اس بالکل سچی بات کے لئے جبکہ وہ ان کے پاس آئی جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اسے قبول کرتے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف کھلا ہوا جادو ہے حالانکہ ہم نے انہیں کوئی کتاب نہیں دی جس کو وہ پڑھتے ہوں۔ اور نہ آپ سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا ہے کہ یہ لوگ یہ باتیں اس کتاب اور اس رسول کی بتلائی ہوئی کہتے ہوں۔ بلکہ محض اپنی کجروی سے ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کو واضح رہے کہ ان سے پہلوں نے بھی یوں ہی جھٹلایا ہے۔ اور وہ ان سے مال ودولت وغیرہ میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے کیونکہ یہ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے جو ہم نے ان کو دیا تھا۔ پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا جس پر ہم نے ان کو سزا دی پس تم دیکھو کہ ہماری سزا کیسی تھی اور جبکہ ہم نے اس تکذیب پر ان کو سزا دی جو ان سے دس گنا سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے تو پھر ان بیچاروں کی تو ہستی ہی کیا ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں وہ یہ کہ تم خدا کے لئے اور

Marfat.com

نفسانیت اور تقلید باطل کو چھوڑ کر دو دو ایک ایک اٹھ کھڑے ہو۔ پھر حقیقت کو سوچو اس سے انشاء اللہ تم پر حقیقت کھل جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اس آدمی کو ذرا بھی جنون نہیں۔ وہ صرف تم کو ایک سخت عذاب سے پہلے خطرہ پر مطلع کرنے والا ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جو معاوضہ میں نے تم سے مانگا ہو میں اس سے دست بردار ہوتا ہوں وہ تمہارا ہی رہا۔ میرا معاوضہ تو حق تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر مطلع ہے اس لئے میری خدمات کو بھی جانتا ہے نیز آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب بالکل ٹھیک بات القاء کرتا ہے یعنی ٹھیک بات کہتا ہے وہ جملہ مغیبات کا جاننے والا ہے اس لئے اس سے حق مخفی نہیں رہ سکتا نیز آپ کہہ دیجئے کہ اب حق آ گیا اور اس کے مقابلہ میں باطل اب کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ نیز آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہو گیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو تمہارا کچھ ضرر نہیں۔ کیونکہ میں اپنے اوپر گمراہ ہوتا ہوں۔ اور اگر میں صحیح راستہ پر ہوں جیسا کہ واقعہ ہے تو یہ برکت ہے اس کی جس کو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بڑا سننے والا اور بہت قریب ہے اس لئے وہ میری حالت سے بخوبی واقف ہے۔ اور جانتا ہے کہ میں بالکل ہدایت پر ہوں اور کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس وقت تو منکرین کی یہ حالت ہے اور اگر آپ ان کو اس وقت دیکھیں جبکہ یہ احوال قیامت کو دیکھ کر گھبرائیں اور نکل بھاگنے کی کوشش کریں اور بچ نہ سکیں۔ اور قریب ہی جگہ سے پکڑ لئے جائیں۔ اور کہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے تو آپ ان کی حالت کو موجودہ حالت کے بالکل خلاف دیکھیں گے جیسا کہ ان کی حالت کے بیان سے ظاہر ہے اور وہ جو اس وقت ایمان کا اظہار کر رہے ہیں یہ محض بے سود ہے کیونکہ ان کے لئے کسی شئے کو دور جگہ سے لے لینا کہاں ممکن ہے ظاہر ہے کہ نہیں۔ اور اس وقت ان کا ایمان لانے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایسی چیز کے لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا جو اس کی دسترس سے باہر ہو۔ پس وہ ضرور بے سود ہے اور اگر وہ اس سے پہلے ایمان لاتے تو لا سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اس سے پیشتر وہ اس کے منکر رہے۔ اور اب یہ لوگ ہیں دیکھئے دور جگہ سے پتھر وغیرہ مار رہے ہیں یعنی اس وقت ان کا یہ کہنا کہ ہم ایمان لے آئے ایسا ہے جیسے کوئی کسی نشانہ پر پتھر وغیرہ مارے اور وہ اس کی نظر سے بھی غائب ہو اور جگہ بھی دور ہو اور ایسی حالت میں اس مارنے والے کی ناکامی یقینی ہے۔ یوں ہی ان کا ایمان کا اظہار بھی بے سود ہے اور ان کے اور ان کی مرغوب شئے یعنی ایمان کے درمیان آڑ واقع کر دی گئی ہے اس لئے ان کا اس تک پہنچنا ناممکن ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان ہم مشربوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دنیا میں انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کیا۔ تو وہ ایمان لائے۔ مگر اس وقت ان کا ایمان مقبول نہیں ہوا۔ اور ہونا بھی یہی چاہئے کیونکہ یقیناً یہ لوگ ایسے شک میں تھے جو ان کو تر ذد میں ڈالے ہوئے تھا اور باوجود وضوح دلائل کے خدا کی باتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

خدا کی باتیں تو واضح ہیں۔ اس میں تو ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ اور نہ ہی یہ باتیں وہم پر مبنی ہیں پھر بھی انسان کی عقل ماری جا چکی ہے۔ جب معلوم ہے کہ حق وہ ہے تو پھر انسان باطل کو اپنے لئے اہم کیوں سمجھتا ہے؟ اللہ سے دعا ہے کہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ فاطر

سورۃ فاطر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 45 اور رکوع کی تعداد 5 ہے کلمات کی تعداد 792 اور حروف کی تعداد 3389 ہے اسکا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے فاطر اللہ رب العزت کا صفاتی نام ہے جس کا معنیٰ ہے پیدا کرنا، اس لئے اس کا نام فاطر پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 35 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 43 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 45: قیامت کی آمد کے متعلق خبردار کیا گیا ہے اللہ رب العزت کا وعدہ سچا ہے اور شیطان انسانوں کو دھوکہ میں ڈال کر گمراہ کر رہا ہے۔ نیک اور بد میں فرق کا تذکرہ، انسان کو مہلت دینے کا تذکرہ، اللہ کی پکڑ کا بیان ہے، مشرک کو نجات نہ دینے کا بیان ہے۔ خدا نے جوڑے جوڑے بنائے ہیں حمل اور پیدائش بڑھاپا، بچپن سب کچھ اس کے حکم سے ہو رہا ہے جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں، روشنی اور اندھیرا، زندہ اور مردہ، اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ہو سکتے، مختلف رنگوں کے موسے، پہاڑوں میں سفید، سرخ، اور سیاہ رنگ کے ہیں کا تذکرہ، انسانوں، جانوروں اور چوپائیوں میں بھی کئی رنگ ہیں کا بیان، صاحب علم اللہ سے ڈرتے ہیں جو لوگ نماز، قرآن پڑھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں چھپ کر یا اعلانیہ خرچ کرتے ہیں یہ ان کے لئے بڑی تجارت ہے۔ اور انہیں مکمل اجر دیا جائے گا۔ اگر اللہ کسی کو ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے جاتا ہے تو وقت آنے پر انہیں پکڑے گا، پھر انہیں مہلت نہیں دی جائے گی۔

Marfat.com

Marfat.com

18/اگست درس فیضان القرآن نمبر 230

سورۂ فاطر آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا
أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ
الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا

Marfat.com

حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ
الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ مَكْرُ
اُولٰٓىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
وَ مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ سَآىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا
وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ

Marfat.com

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ؕ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا
دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ﴿۱۴﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تعریف اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا جن کے پر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کرتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے تو کوئی اس کا روکنے والا نہیں اور جس کو وہ روک لے تو کوئی اس کو کھولنے والا نہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اے لوگو اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہو ٥ اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور سارے امور اللہ ہی کی طرف رجوع ہونے والے ہیں ٥ اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے تو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکہ باز تمہیں اللہ کے باب میں دھوکہ دینے پائے ٥ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم اس کو دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہو جائیں ٥ جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیا ان کے لئے معافی ہے اور بڑا اجر ہے ٥ کیا ایسا شخص جس کو اس کا برا عمل اچھا کر کے دکھایا گیا پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا پس اللہ جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے پس ان پر افسوس کر کے تم اپنے کو ہلکان نہ کرو اللہ کو معلوم ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ٥ اور اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس کو ایک مردہ دیس کی طرف لے جاتے ہیں پس ہم نے اس سے اس زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کر دیا اسی طرح ہوگا دوبارہ جی اٹھنا ٥ جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت تمام تر اللہ کے لئے ہے اس کی طرف پاکیزہ کلام چڑھتا ہے اور عمل صالح اس کو اوپر اٹھاتا ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی تدبیریں نابود ہو کر رہیں گی ٥ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کوئی عمر والا بڑی عمر پاتا ہے اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر وہ ایک کتاب میں درج ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ٥ اور دونوں دریا یکساں نہیں یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا پینے کے لئے خوشگوار اور یہ کھاری کڑوا ہے اور تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زینت کی چیز نکالتے ہو جس کو پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو جہازوں کو کہ وہ اس میں پھاڑتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا

Marfat.com

کروہ وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور وہ داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے ہر ایک چلتا ہے ایک مقرر وقت کے لئے یہ اللہ ہی تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسکے سوا تم جنھیں پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں ہ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں گے اور اگر وہ سنیں تو وہ تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے اور وہ قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کرینگے اور ایک باخبر کی طرح کوئی تمہیں نہیں بتا سکتا ہ

تشریح: ہر تعریف اللہ رب العزت کے لئے زیبا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو ایسے پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو تین تین چار چار بازو ہیں چونکہ پردار جانوروں میں تم نے صرف دو باز و دیکھے ہیں۔ اس لئے تین اور چار بازوئیں سن کر تم کو تعجب ہوگا۔ مگر تعجب کی کوئی بات نہیں حق تعالیٰ پیدائش میں جس چیز کو چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

نیز اس رب العزت کی یہ شان ہے کہ جس رحمت کو وہ لوگوں کے لئے کھول دے اس کو اس کے بعد کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ روک دے اس کو اس کے بعد کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے اور اس کی قوت کی وجہ سے کسی کو اس کے مزاحمت کی مجال نہیں۔ اور حکمت کی وجہ سے وہ اپنی قوت کے گھمنڈ پر کوئی لایعنی کام نہیں کرتا جیسا کہ دوسرے زبردستوں کا شیوہ ہے الغرض یہ شان ہے حق تعالیٰ کی اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ لوگ صرف اس کو مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے کی پرستش نہ کریں۔

لہٰذا کہا جاتا ہے کہ اے لوگو! تم اپنے اوپر خدا کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم کو پیدا کیا۔ تم کو رزق دیا۔ وغیرہ وغیرہ اور اس کو یاد کر کے اس کے مقتضے پر عمل کرو۔ اور شکر کرو۔ اور حقیقی شکر یہ ہے کہ اس کو اپنا منعم، خالق وغیرہ جان کر اس کی اطاعت کرو۔ لہٰذا تم کو ایسا کرنا چاہئے۔ اچھا تم بتلاؤ کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو رزق دیتا ہے؟ اس کے جواب میں تم بھی یہی کہو گے کہ نہیں۔ پھر تم دوسروں کی پرستش کیوں کرتے ہو۔ دیکھو ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں بجز اس معبود برحق کے۔ پھر تم کہاں الٹے لے جائے جارہے ہو اور خدا کی طرف کیوں نہیں چلتے۔ یہ ہمارا حکم ہے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کو لوگوں تک پہنچا دیجئے اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کوئی رنج کی بات نہیں آپ سے پہلے بھی بہت بڑے بڑے رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے۔ اور تمام معاملات حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے جن میں ان مکذبین کا معاملہ بھی ہے۔ پس ہم آپ سمجھ لیں گے۔

اے لوگو! اس کو محض دھمکی نہ سمجھنا۔ کیونکہ یقیناً خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت ضرور آئے گی پس تم دنیوی زندگی کے فریب میں نہ آنا کہ وہ تم کو اپنے اوپر فریفتہ کر کے آخرت سے غافل کر دے اور نہ یہ ہو کہ دھوکے باز شیطان تم کو حق تعالیٰ کے متعلق دھوکا دیدے کہ وہ تمہاری باتوں سے خوش ہے۔ اور تم کو ہرگز سزا نہ دے گا۔ وغیرہ وغیرہ دیکھو یہ یقینی بات ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس لئے وہ تم کو جو مشورہ دے گا وہ ایسا ہی ہوگا جس میں تمہارا ضرر ہو لہٰذا تم اسے دشمن ہی سمجھو اور ہرگز اس کے بہکائے میں نہ آؤ وہ اپنے گروہ کو محض اس لئے دعوت دیتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں پس تم اس کی دعوت کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ تم کو واضح ہو کہ جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا۔ ان کے لئے سخت سزا ہے اور جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے ان کے لئے گناہوں کی معافی اور بہت بڑا صلہ ہے یہ قانون ہم نے تم کو سنا دیا۔ اب تم اپنا نفع نقصان سوچ کر چاہے کافر رہو یا ایمان لا کر اچھے کام کرو۔

Marfat.com

پس کیا وہ لوگ جن کیلئے ان کے برے کام خوشنما بنا دیئے گئے ہیں جس پر وہ ان کو اچھا سمجھے ہوئے ہیں اس قابل نہیں کہ ان پر رنج کیا جاوے کیونکہ خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے پس یہ نہ ہو کہ ان پر حسرتوں میں آپ کی جان چلی جائے کیونکہ خدا خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کون قابل ہدایت ہے کہ اس کو ہدایت دی جائے اور کون قابل ہدایت نہیں ہے کہ اس کو گمراہ رکھا جائے۔ اس لئے آپ کو رنج کی ضرورت نہیں۔

اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو چھوڑتا ہے جس پر وہ ابر کو اٹھاتی ہیں۔ اس پر ہم اسے ایک خشک زمین کی طرف لیجاتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے ہم زمین کو بعد اس کی خشکی کے سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں ان واقعات سے ہمارا کمال قدرت اور توحد فی الملک ظاہر ہوتا ہے پس تم شرک کو چھوڑ کر خاص ہماری پرستش کرو۔ نیز اس واقعہ سے قیامت کے متعلق استبعاد بھی دور ہوتا ہے کیونکہ جس طرح احیاء ارض بعد الموت ہے یوں ہی قیامت میں لوگوں کا جی اٹھنا ہوگا اس لئے کہ جو خدا احیاء ارض پر قادر ہے۔ وہ احیاء موتی پر بھی قادر ہے۔ کیونکہ منشاء احیاء ارض حق تعالیٰ کا کمال قدرت اور ارض وغیرہ کا اس کا محکوم و مملوک و مخلوق ہونا ہے۔ اور یہ منشاء احیاء موتی میں بھی موجود ہے۔ اس لئے جس طرح یہ ممکن ہے وہ بھی ممکن ہے۔

چونکہ اس جگہ توحید اور مسئلہ قیامت کی تعلیم ہے جن کے خلاف لوگ مختلف کوششیں کرتے ہیں اور اپنا غلبہ چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کو متنبہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی غلبہ کا خواہاں ہو اور وہ چاہتا ہو کہ حق تعالیٰ کے دین کو دبا دے تو اس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کا یہ خیال خام ہے اور اس کیلئے غلبہ ممکن نہیں کیونکہ غلبہ تامہ حق تعالیٰ کیلئے ہے اس کے مقابلہ میں غلبہ کی کس کو مجال ہے۔ اگر ان کو یہ خیال ہو کہ ہماری یہ کاروائی حق تعالیٰ کے موافق ہے اور وہ ہماری مدد کرے گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی طرف اچھی باتیں چڑھتی ہیں۔ اور وہ عمل صالح کو رفعت دیتا ہے نہ کہ بری باتوں اور برے کاموں کو اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں ان کیلئے بجائے تائید اور حمایت کے سخت عذاب ہے۔ اور ان کی تدبیریں بجائے غالب ہونے کے خود فنا ہو جائے گی۔

اور اللہ رب العزت کی یہ شان ہے کہ اس نے تمہیں اول مٹی سے اس کے بعد منی سے پیدا کیا۔ اس کے بعد تمہیں جوڑے بنایا۔ اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے۔ اور نہ کسی معمر کو عمر دی جاتی ہے۔ اور نہ اس کی عمر میں سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر اس حالت میں کہ وہ کمی بیشی ایک کتاب میں درج ہے کیونکہ یہ باتیں حق تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہیں۔ اور اس کی قدرت کی یہ حالت ہے کہ وہ دونوں سمندر یکساں نہیں ہیں چنانچہ یہ پیاس بجھانے والا شیریں ہے۔ جس کا پانی بسہولت حلق سے اتر جاتا ہے۔ اور یہ کڑوا نمک ہے حالانکہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اور باوجود اس قدر اختلاف کے مچھلیاں اور موتی وغیرہ دونوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک میں سے تازہ گوشت کھاتے اور زیور یعنی موتی نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو۔ اور اے مخاطب تو اس میں کشتیوں کو ایسی حالت میں چلتے دیکھتا ہے کہ وہ پانی کو چیرتی چلی جا رہی ہیں۔ تاکہ تم اسکے فضل یعنی رزق کا ایک حصہ طلب کرو جو کہ تمہارے لئے مقدور ہے اور کیا بعید ہے کہ تم ان واقعات کو دیکھ کر شکر کرو نیز وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور اسی طرح دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے چنانچہ ان میں سے ہر ایک ایک معین میعاد تک چلتے رہیں گے۔ یہ ہے خدا تمہارا رب جس کی قدرت کے کرشمے وہ ہیں جو ابھی تم کو بتلائے گئے ہیں اور حکومت اسی کی ہے جیسا کہ تم کو واقعات مذکورہ سے معلوم ہو چکا ہے۔

Marfat.com

اور اس کے سوا نہ کوئی تمہارا رب ہے اور نہ اس کی حکومت ہے۔ چنانچہ جن کو خدا کے سوا تم پکارتے ہو وہ چھوہارے کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے چنانچہ اگر تم انہیں پکارو تو وہ اسے سنیں گے بھی نہیں اور اگر سن بھی لیں۔ تو تمہارا کہا نہ کریں گے یہ تو ان کے عجز کی حالت ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ قیامت میں تمہارے شرک کو تسلیم نہ کریں گے بلکہ تم سے صاف بیزاری ظاہر کریں گے۔ یہ باتیں ہم علم و واقفیت کی بناء پر کہہ رہے ہیں کیونکہ ہمیں ہر چیز کی خبر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایک باخبر جیسا کوئی تم کو نہ بتلائے گا کیونکہ اور کوئی واقف ہے ہی نہیں پھر بتلائے گا کون۔ پس تم خدا کی بات کو سن کر اس پر یقین لاؤ۔ اور دوسروں کی باتیں نہ سنو۔ کیونکہ وہ علم میں خدا کے مانند نہیں ہیں۔

اللہ کی رحمت جس کے لئے وسیع ہو جائے تو پھر اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لئے رحمت روک دی جائے۔ تو پھر کوئی بھی اس رحمت کو بڑھانے والا نہیں ہے۔ اللہ کی رحمت سے کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی رحمت نے کائنات کو سائبان دے رکھا ہے۔ اور ساری کائنات اس کی رحمت کے نیچے ہے۔ اس لئے کہا کہ اے لوگو اسے خوب یاد کرو اس لئے کہ وہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ دے رہا ہے۔ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ خدائے وحدہ لاشریک کی ذات میں یکتائی ہے۔ وحدانیت ہے رحمیت ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنی رحمت سے نوازیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

19 راگست درس فیضان القرآن نمبر 231

سورۂ فاطر آیت نمبر 15 تا 37 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ
اِلَى اللّٰهِ ج وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِیْدٍ ﴿١٦﴾ ج وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ط وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ
كَانَ ذَا قُرْبٰى ط اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿١٨﴾
وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ﴿١٩﴾ لا وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ لا وَلَا
الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ ج وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ
اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ
اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ط وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ

Marfat.com

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ
الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾
إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ
أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾
جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ
وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

Marfat.com

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ
فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز ہے تعریف والا ہے ٥ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ٥ اور یہ اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں ٥ اور کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے تو اس میں سے ذرا بھی نہ اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ قرابت والا کیوں نہ ہو تم تو صرف انھیں لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ٥ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ٥ اور نہ اندھیرا اور نہ اجالا ٥ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ ٥ اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے بیشک اللہ سناتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور تم ان کو سنانے والے نہیں بن سکتے جو قبروں میں ہیں ٥ تم تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو ٥ ہم نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو ٥ اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے جو لوگ ہوئے ہیں انھوں نے بھی جھٹلایا ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلے دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے ٥ پھر جن لوگوں نے نہ مانا ان کو میں نے پکڑ لیا تو دیکھو کہ کیسا ہوا ان کے اوپر میرا عذاب ٥ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کر دئے اور پہاڑوں میں بھی سفید اور سرخ مختلف رنگوں کے ٹکڑے ہیں گہرے سیاہ بھی ٥ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی مختلف رنگ کے ہیں ٥ اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ زبردست ہے بخشنے والا ہے ٥ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اِن کو عطا کیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی ٥ تا کہ اللہ ان کو ان کا پورا اجر دے اور ان کے لئے اپنے فضل سے اور زیادہ کر دے بیشک وہ بخشنے والا ہے قدرداں ہے ٥ اور ہم نے تمہاری طرف جو کتاب وحی کی ہے وہ حق ہے اس کی تصدیق کرنے والی

Marfat.com

ہے جو اس سے پہلے سے موجود ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا ہے دیکھنے والا ہے ٥ پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا ان لوگوں کو جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس ان میں سے کچھ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور ان میں سے کچھ بیچ کی چال پر ہیں اور ان میں سے کچھ اللہ کی توفیق سے بھلائیوں میں سبقت کرنے والے ہیں یہی سب سے بڑا فضل ہے ٥ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا ٥ اور وہ کہیں گے شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے غم کو دور کیا بیشک ہمارا رب معاف کرنے والا قدر کرنے والا ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے آباد رہنے کے گھر میں اتارا اس میں ہمیں نہ کوئی مشقت پہنچے گی اور نہ کبھی تکان لاحق ہوگی ٥ اور جنھوں نے انکار کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ٥ اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم نیک عمل کریں گے اس سے مختلف جو ہم کیا کرتے تھے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو! تم کو ان باتوں سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ان میں ہماری کوئی غرض ہے کیونکہ تم ہی خدا کے محتاج ہو اور خدا تمہارا احتیاج نہیں کیونکہ وہ بالکل بے نیاز اور قابل ستائش ہے کیونکہ وہ تمام صفات کمال کا جامع ہے اور تمہاری عبادت سے اس میں کوئی کمال نہیں بڑھ سکتا۔ چنانچہ اس کی تم سے بے پروائی کی یہ حالت ہے کہ اگر وہ چاہے تو تم کو عدم میں لیجائے اور ایک نئی مخلوق کو وجود میں لے آئے اور جس کی یہ شان ہو اس کا تم سے اور تمہاری عبادت سے مستغنی ہونا ظاہر ہے پس تم اس میں ہماری کوئی غرض نہ سمجھو اور نہ یہ خیال کرو کہ ہم گناہ کریں گے تو ہمارے گناہ کوئی دوسرا اپنے سر لے لے گا کیونکہ کوئی گرانبار دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی گرانبار کسی کو اپنے بوجھ کے اٹھانے کیلئے بلائے گا۔ تو بلانے پر بھی کوئی اس کا بوجھ اپنے سر نہ لے گا۔ اگرچہ وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو پس تم ہوش میں آؤ اور کفر و معصیت کو چھوڑ دو۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ ان باتوں کو سن کر آپ کی تکذیب کرتے ہیں جس سے آپ کو صدمہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف ان کو ڈراتے ہیں جو خدا سے بن دیکھے ڈریں۔ اور نماز باقاعدہ پڑھیں اور جن میں یہ باتیں نہیں وہ آپ کی باتوں سے نہیں ڈر سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو کوئی پاک ہوتو وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اس کی پاکی سے آپ کا کیا فائدہ ہے۔ جس کے فوت سے آپ کو رنج ہو اور تیسری بات یہ ہے کہ سب کی واپسی اللہ ہی کی طرف ہوگی لہٰذا وہ آپ سمجھ لے گا۔ اس لئے آپ کو رنج کی ضرورت نہیں۔

اور چوتھی بات یہ ہے کہ اندھا اور بینائی والا برابر نہیں ہوسکتے اور نہ تاریکیاں اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ زندے اور مردے برابر ہوسکتے ہیں پھر آپ ان کو برابر کرنا کیوں چاہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ خدا تو جس کو چاہے سنا سکتا ہے۔ اور آپ مردوں کو جو قبروں میں دفن ہیں نہیں سنا سکتے پھر ان کافروں کے نہ سننے پر آپ کو کیوں رنج ہوتا ہے۔ جو قبروں میں مدفون مردوں کے مشابہ ہیں آپ صرف لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کرنے والے ہیں کیونکہ ہم نے آپ کو صرف صحیح پیغام دے کر ایسی حالت میں بھیجا ہے کہ آپ ماننے والوں کو خوشی کی بات سنانے والے اور نہ ماننے والوں کو خطرہ سے مطلع کرنے والے ہیں اور آپ کو ان کے افعال کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا پھر آپ کو ان کے اعمال کی فکر کیوں ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کا آپ کی رسالت

Marfat.com

کا انکار بھی بیجا ہے کیونکہ کوئی گروہ ایسا نہیں جس میں کوئی ان کو خطرہ سے آگاہ کرنے والا نہ ہوا ہو اس لئے آپ کی رسالت کوئی اچنبھے کی چیز بھی نہیں جس کے انکار پر اس قدر زور دیا جائے۔ جس قدر یہ لوگ آپ کی رسالت کے انکار پر دیتے ہیں۔
اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کیلئے بھی کوئی ملال کی بات نہیں کیونکہ ان سے پہلے والوں نے بھی اپنے رسولوں کی تکذیب کی ہے چنانچہ ان کے رسول ان کے پاس اپنی رسالت کے دلائل واضحہ اور متعدد صحیفے اور روشن کتابیں لائے جن کا انہوں نے انکار کیا جس پر ان کو چندے مہلت دی گئی اس کے بعد میں نے انہیں پکڑا پھر دیکھو کہ میرا عذاب کیسا سخت تھا۔ پس اسی طرح ان مکذبین کو بھی مہلت دی جا رہی ہے۔ اس کے بعد ان کو بھی پکڑ لیا جائے گا۔ پس آپ ان کی باتوں پر کچھ رنج نہ کیجئے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مخاطب کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا جس پر ہم نے اس سے ایسے پھل نکالے جن کی رنگتیں مختلف ہیں اور پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں سفید و سرخ جن کی رنگتیں مختلف ہیں۔ اور کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور مویشیوں میں بھی مختلف رنگ کے ہیں ذرا دیکھو تو سہی کہ اس سے حق تعالیٰ کا کس قدر کمال قدرت وصنعت ظاہر ہوتا ہے پھر کیا خدا کے سوا کسی اور میں یہ بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معبود صرف وہی ہے پس لوگوں کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور شرک سے توبہ کرنی چاہیے، مگر بات یہ ہے کہ خدا سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو جاہل ہیں جیسے یہ مشرکین وہ کیا ڈریں گے۔ کیونکہ خوف بلا علم کے ناممکن ہے۔ واقعی حق تعالیٰ بڑا زبردست اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔ جس نے باوجود قدرت کے ان کافروں کو اب تک بلا سزا کے چھوڑ رکھا ہے۔
اب مومنین و کافرین کی جزا و سزا کا حال بتلاتے ہیں۔ کہ جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور باقاعدہ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی تجارت کے بجا طور پر متوقع ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی وہ اس کے اس لئے متوقع ہیں کہ خدا ان کو ان کے صلے پورے دے اور اپنے فضل سے ان کو ان کے اصلی اجر سے زیادہ بھی دے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدر دان ہے۔ اور جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ درحقیقت ٹھیک ہے وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے پس حق تعالیٰ کا غفور و شکور اور اس کی کتاب کا واقعی اور صحیح ہونا ایسی چیزیں ہیں جن کی بنا پر اس کتاب کے پڑھنے والوں کی یہ امید مذکور بالکل بجا ہے۔ کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے حال سے بخوبی خبردار اور ان کو دیکھنے والا ہے۔ اور اس لئے وہ تلاوت کرنے والوں کے اعمال سے بھی باخبر ہے۔ اور اس لئے ان کے اعمال کا ان کو بدلہ ملنا یقینی ہے پھر یہ کتاب ہم نے اپنے ان بندوں کو دی ہے جن کو ہم نے اپنے تقرب کیلئے منتخب کیا ہے۔ چنانچہ کچھ ان میں سے گناہ کر کے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور کچھ ان میں میانہ رو ہیں جو کہ نہ گناہ کرتے ہیں اور نہ طاعت میں مبالغہ کرتے ہیں اور کچھ ان میں خدا کے حکم سے نیکیوں میں خوب ترقی کرنے والے ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے پس چونکہ وہ ہمارے برگزیدہ ہیں اس لئے بھی ان کی امید بجا ہے اور جو ان میں ظالم النفس ہیں حق تعالیٰ ان کو بخشنے والا ہے۔ وہ رہنے کے باغات جن میں یہ لوگ اپنے اعمال کے معاوضہ میں داخل ہوں گے۔ ان میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا لباس ان میں ریشم ہوگا۔ اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ واقعی ہمارا رب بڑا بخشنے والا اور بڑا قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں داخل کیا جس میں نہ ہمیں تکلیف چھوئے گی اور نہ اس میں ہمیں تکان چھوئے گی یہ تو جزا تھی

Marfat.com

ایمان والوں کی اور برخلاف ان کے جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا۔ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے یوں کہ نہ ان کا خاتمہ کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور مرکر عذاب سے چھوٹ جائیں اور نہ ان سے اس کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی دیکھو ہم ہر ناقدرے کافر کو یوں سزا دیتے ہیں جس کا بیان تم سن رہے ہو اور وہ اس میں چیختے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں نکال دیجئے ہم اچھے کام کریں گے علاوہ ان کے جو ہم کرتے رہے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ کیا ہم نے تمہیں اس قدر عمر نہ دی تھی جس میں وہ شخص جو نصیحت حاصل کر سکے ضروردی تھی اور تمہارے پاس اس خطرہ سے مطلع کرنے والا بھی آیا تھا پس تم نے اس وقت کیوں نہ نصیحت حاصل کی۔اب نصیحت حاصل کرنے کا وقت گیا لہٰذا اب تم مزہ چکھو۔کیونکہ اب ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ظاہر ًا یا خفیہ ان کے لئے بڑا اجر ہوتا ہے۔یہ ایسی تجارت کر رہے ہیں جس میں کبھی بھی نقصان نہیں ہوگا۔یہ اپنے رب کو راضی کر رہے ہیں۔جنہوں نے رب کو راضی کر لیا۔ان پر ان کے رب کا خاص کرم ہوتا ہے۔قرآن مجید کا علم ان لوگوں کو دیا جاتا ہے۔جو اسے پڑھ کر خوش ہوتے ہیں۔اور لوگوں کو بتلاتے ہیں۔دیکھو میرے رب نے مجھ پر کتنا کرم کیا ہے۔کہ مجھے فہم قرآن نصیب کر دیا ہے۔دیکھو میرے رب نے کس طرح مجھے قرآن مجید کا ادراک دیا ہے۔وہ خوش ہو کر اعلان کرتا رہتا ہے۔اپنے رب کے کرم کا۔ان کو جنت کا وہ مقام دیا جاتا ہے۔جس کا تصور بھی نہ کر سکیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ لو اس اجر کو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔اور وہ کہیں گے کہ اللہ نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا وہ پورا کر دیا ہے۔اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/اگست درس فیضان القرآن نمبر 232

سورۂ فاطر آیت نمبر 38 تا 45 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ
غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ
الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ
مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ
اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ
اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

Marfat.com

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ
لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ
شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا
قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ
عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب جاننے والا ہے بیشک وہ دل کی باتوں سے باخبر ہے ٥ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں آباد کیا تو جو شخص انکار کرے گا اس کا انکار اسی پر پڑے گا اور منکروں کے لئے ان کا انکار ان کے رب کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور منکرون کے لئے ان کا انکار خسارہ ہی میں اضافہ کرے گا ٥ کہو ذرا تم دیکھو اپنے شریکوں کو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھ کو دکھاؤ کہ انھوں نے زمین میں سے کیا بنایا ہے یا ان کی آسمانوں میں کوئی حصہ داری ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے تو وہ اس کی کسی دلیل پر ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے صرف دھوکہ کی باتوں کا وعدہ کر رہے ہیں ٥ بیشک اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو

Marfat.com

تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی اور ان کو تھام نہیں سکتا بیشک وہ تحمل والا ہے بخشنے والا ہے ٥
اور انھوں نے اللہ کی تاکیدی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے پھر جب ان کے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو صرف ان کی بیزاری ہی کو ترقی ہوئی ٥ زمین میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کو اور بری تدبیروں کا وبال تو بری تدبیر کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے باب میں ظاہر ہوا پس تم خدا کے دستور میں نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے اور نہ خدا کے دستور کو ٹلتا ہوا پاؤ گے ٥ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزرے ہیں اور وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں کہ کوئی چیز اس کو عاجز کردے نہ آسمانوں اور نہ زمین میں بیشک وہ علم والا ہے قدرت والا ہے ٥ اور اگر اللہ لوگوں کے اعمال پر ان کو پکڑتا تو زمین پر وہ ایک جاندار کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مقرر مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی تو اللہ اپنے بندوں کو خود دیکھنے والا ہے ٥

تشریح: حق تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام مخفی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ بالخصوص سینوں کے اندر کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ ذات وہ ہے جس نے تم کو زمین میں دوسرے لوگوں کا جانشین بنایا اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ اس لئے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اسے مانیں اب جو نہ مانے اس کے نہ ماننے کا وبال خود اس پر ہے۔ اور ان نہ ماننے والوں کا نہ ماننا ان کے پروردگار کے نزدیک ان کیلئے صرف سخت ناراضی ہی بڑھائے گا اور ان نہ ماننے والوں کو نہ ماننا ان کے لئے صرف گھاٹا ہی بڑھائے گا اور اس سے ان کو حق تعالیٰ کی خوشنودی یا کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے کہئے کہ کیا تم نے اپنے ان معبودوں کو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو دیکھا ہے کہ انہوں نے کچھ پیدا کیا ہوا چھا ذرا ہمیں بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین کے متعلق کیا پیدا کیا یا ان کی آسمانوں میں شرکت ہے۔ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی وجہ سے وہ حجت صحیحہ پر ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ ظلم پیشہ آپس میں ایک دوسرے کو صرف دھوکے سے وعدہ دیتے ہیں کہ تمہارے معبود تم کو یہ نفع پہنچائیں گے اور وہ پہنچائیں گے اور واقع میں کچھ بھی نہیں۔ دیکھو حق تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو اپنی جگہ سے ٹلنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر وہ اپنی جگہ سے ٹلیں تو حق تعالیٰ کے بعد کون ہے۔ جو ان کو روک سکے کوئی بھی نہیں۔ تو پھر اس کے سوا کون معبود ہوسکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ بڑا متحمل اور بہت ہی بخشنے والا ہے جو ان مشرکین کی شرارتوں کا تحمل اور درگزر کر رہا ہے۔ ورنہ ان کی باتیں ضرور اسی قابل ہیں کہ ان کو نیست ونابود کر دیا جاتا۔

اور ان لوگوں نے بڑے زور سے قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی خطرہ سے آگاہ کرنے والا رسول آئے تو ہم ہر گروہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔ اب جبکہ ان کے پاس خطرہ سے آگاہ کرنے والا آیا تو وہ سب قسمیں بھول گئے اور اس نے ان کیلئے بجز زمین میں بڑا بننے کی وجہ سے دور بھاگنے اور برے کام کی تدبیر کی وجہ سے دور بھاگنے کے سوا اور کوئی شے نہ بڑھائی۔ اور ان کو واضح رہے کہ بری تدبیر خود اپنے کرنے والوں پر پڑتی ہے۔ پس اب وہ صرف اس دستور کے منتظر ہیں جو اگلوں کے ساتھ برتا گیا ہے۔ پس تم خدا کے دستور کیلئے تبدیلی نہ پاؤ گے۔ اور ہم پھر کہتے ہیں کہ تم خدا کے دستور کے لئے تغیر نہ پاؤ گے اور اس لئے ان کے

Marfat.com

ساتھ ضرور وہی برتاؤ برتا جائے گا جو پہلوں کے ساتھ برتا گیا ہے۔

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے کیسا برا انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت بڑھے ہوئے تھے ان کو چل پھر کر ضرور دیکھنا چاہیے اور گو وہ بہت زور آور تھے۔ مگر خدا سے نہ بچ سکتے تھے۔ اور نہ یہ ہی بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا ایسا نہیں کہ اس کو آسمانوں میں کوئی چیز عاجز کر دے۔ اور نہ زمین میں کوئی ایسی شے ہے کیونکہ یقیناً وہ بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے۔ پس نہ بوجہ عدم علم کے کوئی چیز اس کے قابو سے باہر ہو سکتی ہے اور نہ بوجہ کمزوری اور عجز کے۔

اور اگر خدا لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر کرتا تو روئے زمین پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتا۔ مگر وہ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے پس جبکہ ان کی وہ میعاد معین آجائے گی۔ تو اس وقت وہ ان سے سمجھ لے گا کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی طاقت کو ہمیشہ سے بخوبی دیکھنے والا رہا ہے اور اس لئے ان کی کوئی حالت اس سے مخفی نہیں۔

اللہ رب العزت کی قدرت ہے کہ وہ زمینوں اور آسمانوں میں پوشیدہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ زمین و آسمان کی مالکیت اس کی ہے۔ جو شخص پھر بھی اس کا انکار کرے گا۔ تو وہ سمجھ لے کہ اس نے بہت بڑا نقصان اٹھالیا ہے۔ اللہ رب العزت کی یہ شان ہے کہ زمین و آسمان کی حرکت اس کے تابع ہے۔ پھر بھی انسان کی عقل ماری جا چکی ہے۔ کہ وہ نہیں سمجھتا۔ جو زمین کے اوپر اپنی ذات میں تکبر کرتے تھے۔ وہ مٹ گئے ہیں سابقہ امتوں کے احوال پڑھ کر دیکھو کس طرح اس کا ستیاناس ہوا تھا۔ کہاں ان کا تکبر گیا۔ کہاں ان کی طاقت گئی۔ سب خاک میں مل چکے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ یٰس

سورۃ یٰس مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 83 اور رکوع کی تعداد 5 ہے کلمات کی تعداد 739 اور حروف کی تعداد 3090 ہے
اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے یٰس حروف مقطعات میں سے ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام بھی ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 36 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 41 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 83: یٰس کی وجہ سے نام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے قرآن کا دل کہا گیا ہے رزق کی کمی، سکرات پر پڑھنے سے حالت بدل جاتی ہے پیغمبروں کا مذاق اڑانا، قرآن ہدایت والی کتاب ہے ایک شخص کی اچھی نصیحت کا ذکر، کھلانا پہنانا کا تذکرہ ہے۔ صور پھونکنے کا ذکر ہے۔ اصحاب جنت کا ذکر جہنم کا ذکر ہے، بڑھاپے سے سبق سالگرہ، عمر دراز کے متعلق بات کا بیان ہے۔ انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر جھگڑالو بن گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی حقانیت کو قوم کے سامنے بیان کرنے کا ذکر ہے۔ منکرین کو ایک تباہ شدہ بستی کے احوال کے متعلق بتانے کا ذکر، توحید کو عقلیہ اور آفاقیہ دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے سرمایہ دار کے ذہن سے بخل کو نکالنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہیے کا ذکر ہے۔ رسالت کی حقیقت ماہیت کے متعلق کا تذکرہ کرتا ہے۔

Marfat.com

21/اگست درس فیضان القرآن نمبر 233

سورۂ یٰسٓ آیت نمبر 1 تا 12 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ
نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط وَكُلَّ شَيْءٍ
اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

یٰس ٥ قسم ہے باحکمت قرآن کی ٥ بیشک تم رسولوں میں سے ہو نہایت سیدھے راستے پر ٥ یہ خدائے عزیز ورحیم کی طرف سے اتارا گیا ہے ٥ تاکہ تم ان لوگوں کو ڈراد و جن کے اگلوں کو نہیں ڈرایا گیا پس وہ بے خبر ہیں ٥ ان میں سے اکثر لوگوں کی بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے ٥ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دئے ہیں سو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں پس ان کے سر اونچے ہو رہے ہیں ٥ اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کردی ہے اور ایک آڑ ان کے پیچھے کردی پھر ہم نے ان کو ڈھانک دیا تو ان کو دکھائی نہیں دیتا ٥ اور ان کے لئے یکساں ہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے ٥ تم تو صرف اس شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت پر چلے اور خدا سے ڈرے بن دیکھے تو ایسے شخص کو معافی کی اور باعزت ثواب کی بشارت دے دو ٥ یقیناً ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا اور جو انھوں نے چھوڑا ہر چیز ہم نے درج کر لی ہے ایک کھلی کتاب میں ٥

تشریح: اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قسم ہے اس حکمت والے قرآن کی آپ ضرور پیغمبروں میں سے اور سیدھے راستہ پر ہیں اور جو لوگ آپ کو مفتری اور گمراہ کہتے ہیں وہ بالکل جھوٹے ہیں اس قرآن کو خدائے زبردست اور رحمت والے نے نازل کیا اور آپ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اور اس لئے نازل کیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو عذاب خداوندی سے ڈرائیں جن کے قریبی باپ دادوں کو نہیں ڈرایا گیا ہے۔ لہٰذا وہ بے خبر ہیں۔

ان کے بہت سے افراد اب وہ ایمان نہ لائینگے پس آپ ان کی فکر میں نہ پڑیئے۔ صرف اتمام حجت کیلئے تبلیغ کئے جایئے کیونکہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے سر اوپر کو ہیں اور نیچے نہیں جھک سکتے اور ہم نے ایک دیوار انکے آگے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے لہٰذا ہم نے انہیں ان دیواروں سے ڈھک دیا ہے سو اب وہ بالکل نہیں دیکھ پاتے۔ اور اب ان کے لئے دونوں باتیں یکساں ہیں خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ آپ صرف اس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے بن دیکھے ڈرے نہ کہ اس کو جس میں یہ باتیں نہ ہوں جیسے یہ مشرکین سو آپ ان کی فکر چھوڑیئے اور اس کو مغفرت اور عمدہ صلہ کی بشارت دیجئے جو کہ اس کو قیامت میں ملے گا کیونکہ یقیناً ہم مردوں کو زندہ کرینگے۔ اور اب ہم ان کے وہ افعال جو وہ اپنی حیات میں آگے پہنچ چکے ہیں اور وہ آثار بھی جو وہ مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں لکھ رہے ہیں اور اس کے علاوہ ہر چیز کو ہم نے پیشتر سے ایک واضح کتاب لوح محفوظ میں ضبط کر رکھا ہے پس ہم قیامت میں ان کا محاسبہ کرینگے اور ان کے اعمال کے موافق ان کو جزا و سزا دیں گے۔

قرآن مجید حکمت سے بھری ہوئی الہامی کتاب ہے۔ اس کے موتی وہی چنتا ہے جو روحانی طور پر طہارت رکھتا ہو۔ قرآن سے دانائی والی باتیں سیکھیں اور سمجھیں۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

22/اگست درس فیضان القرآن نمبر 234

سورۂ یٰس آیت نمبر 13 تا 32 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ
الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا
عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ
اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

Marfat.com

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ
مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ
شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّي آمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي
يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا
أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾
يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾
وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

آپ ان کے سامنے ایک بستی والوں کا قصہ بیان کریں جب اس بستی میں رسول آئے ٥ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے پس ہم نے تیسرے سے تائید کی پس انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں ٥ تو ان لوگوں نے کہا نہیں ہو تم مگر آدمی ہمارے جیسے اور نہیں اتاری رحمٰن نے کوئی چیز تم تو جھوٹ بولتے ہو ٥ ان رسولوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں ٥ اور ہمارے ذمہ حکم کا پہنچا دینا تھا ٥ ان لوگوں نے کہا بے شک ہم تم سے بدفالی لیتے ہیں اگر تم باز نہ آئے ہم تمہیں پتھر ماریں گے اور ہماری طرف سے تمہیں سخت تکلیف پہنچے گی ٥ تو ان رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے تم نصیحت دیئے گئے ہو تم اس کو نحوست سمجھتے ہو بلکہ تم خود حد سے نکلنے والے لوگ ہو ٥ اور شہر کے دور مقام سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو ٥ ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ ٹھیک راستے پر ہیں ٥ اور میں کیوں نہ عبادت کروں اس ذات کی جس نے مجھ کو پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ٥ کیا میں اس کے سوا دوسروں کو معبود بناؤں اگر رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں گے ٥ بیشک

Marfat.com

اس وقت مین ایک کھلی ہوئی گمراہی میں ہوں گا○ میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو تم بھی میری بات سن لو○ ارشاد ہوا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اس نے کہا کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور مجھ کو عزت داروں میں شامل کر دیا○ اور اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی فوج نہیں اتاری اور ہم فوج نہیں اتارا کرتے بس ایک دھماکہ ہوا تو یکا یک وہ سب بجھ کر رہ گئے○ افسوس ہے بندوں کے اوپر جو رسول بھی ان کے پاس آیا وہ اس کو مذاق ہی اڑاتے رہے○ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں اب وہ ان کی طرف واپس آنے والی نہیں○ اور ان میں کئی ایسا نہیں جو اکھٹا ہو کر ہمارے پاس حاضر نہ کیا جائے○

تشریح: ان مکذبین کے سامنے ایک بستی والوں کا قصہ بیان کیجئے جبکہ ان کے پاس پیغامبر آئے تھے تا کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں قصہ یہ ہے کہ جس وقت ہم نے ان کے پاس دو آدمی بھیجے جس پر انہوں نے ان کو جھٹلایا اس پر ہم نے ان کو تیسرے سے قوت پہنچائی جس پر ان نبیوں نے کہا کہ ہم یقیناً تمہاری طرف خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اس وقت انہوں نے کہا کہ تم صرف ہم جیسے آدمی ہو اور رسول نہیں ہو اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ہم جھوٹے نہیں ہیں ہم یقیناً تمہاری طرف خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے ذمہ صرف صاف پیغام پہنچا دینا ہے سو ہم اپنا فرض ادا کر چکے اب تمہیں اختیار ہے خواہ مانو یا نہ مانو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے لئے منحوس سمجھتے ہیں تم قوم میں تفریق پیدا کرتے ہو جس کے نتائج خراب ہیں اب اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دینگے اور تمہیں ہماری جانب سے بہت تکلیف دہ سزا ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست خود تمہارے ساتھ ہے کیونکہ ہماری رسالت کا منشاء بھی تمہاری بداعمالیاں ہیں اور اس کے بعد جو برے نتائج اس پر مرتب ہوں ان کے ذمہ دار بھی تمہاری بداعمالیاں ہیں کیا یہ دھمکی تم اسلئے دیتے ہو کہ تم کو نصیحت کی گئی بڑی بے وقوفی کی بات ہے کیا نصیحت کا یہی صلہ ہے تمہاری صرف ایک یہی تعدی نہیں بلکہ تم تعدی پیشہ لوگ ہو۔

اور اسی سلسلہ میں ایک شخص ایک مرتبہ شہر کی کسی دور جگہ سے دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے میری قوم یہ خدا کی فرستادے ہیں تم ان فرستادوں کی پیروی کرو تم ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں تم انہیں غلطی پر نہ بتلانا۔ اور میری اس تقریر سے تم میری نسبت بھی یہ ہی کہو گے کہ اس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا۔ مگر میں اس میں معذور ہوں۔ کیونکہ میرے لئے کون سی وجہ ہے کہ میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور ان کی پرستش کروں جنہوں نے مجھے پیدا نہیں کیا اور تم کو واضح ہو کہ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے چنانچہ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی سزا دے گا۔ تم سوچو تو سہی کیا میں خدا کے سوا ایسے معبود بناؤں کہ اگر خدا مجھے کسی قسم کی تکلیف دینا چاہیے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے۔ اور وہ مجھے چھڑا نہ سکیں اگر میں ایسا کروں تب تو یقیناً میں کھلی غلطی میں ہوں گا۔ الغرض میں تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں۔ لہٰذا میری بات سنو اور میرا کہنا مانو۔ اس پر انہوں نے اسے مار ڈالا۔ اس کے مرتے ہی اس سے کہا گیا کہ تم جنت میں جاؤ اور اس کی سیر کرو، کھاؤ، پیو۔ لیکن وہ ابھی تم کو رہنے کیلئے نہ دی جائے گی اور رہنے کیلئے قیامت میں حساب کتاب کے بعد دیجائے گی اس پر وہ جنت میں گیا اور وہاں کی حالت دیکھ کر اس نے کہا کہ اے کاش میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور میری

Marfat.com

عزت افزائی فرمائی۔خیروہ شخص شہید کر دیا گیا۔
اوراس کے بعداس کی قوم پرہم نے کوئی لشکرنہیں اتارا۔اوراس کی وجہ یہ نہ تھی کہ کسی نے ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا ہو بلکہ ہم خوداتارنے والے نہ تھے بلکہ فقط ایک چیخ تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یکا یک وہ بالکل ٹھنڈے اور مردہ ہیں۔ہائے رے افسوس بندوں کی حالت پرکہ ان کے پاس جورسول بھی آتا ہے وہ اس کے ساتھ تمسخرہی کرتے ہیں چنانچہ مشرکین مکہ کا بھی یہی حال ہے کیاانہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کوغارت کر دیا ہے کہ اب وہ ان کے پاس لوٹ کرنہ آئیں گی ان کوضروراس پرنظرکرنی چاہیے اوران کوواضح رہے کہ سب ایک ایسا مجموعہ ہیں جوکہ ہمارے حضور میں ضرورحاضرکیا جائے گا۔خیرایک نشانی توان کیلئے اہلاک قرون اولیٰ تھی۔

بستیوں کے قصے بیان کرکے بتایا جارہا ہے ان لوگوں کی دینی اوراخلاقی دیوالیہ پن کی حقیقت۔کہ دیکھیں کہ انہیں انبیاء کرام نے دعوت حق دی۔لیکن انہوں نے صریحاً انکارکردیا۔جب کہ جوایمان لائے انہوں نے بھی اپنی قوم کویقین دلایا۔کہ انبیاء کرام کی دعوت حق بالکل صحیح ہے۔لیکن اہل بستی نہ مانے بلکہ انہوں نے اس شخص کوبھی ہلاک کردیا۔جب اللہ کی راہ میں مارے جانے والےکواحوال آخرت کی خبرہوئی۔توکہنےلگا۔کہ کاش آج میری قوم یہ اجردیکھتی۔توپھر بالکل شکوہ نہ کرتی۔بلکہ ایمان لاتی،اور دین پرکاربندرہتی۔لیکن افسوس میں انہیں حالات بتانہیں سکتا۔جواس دنیا سے چلا گیا۔وہ واپس نہیں ہوسکتا۔ اللہ رب العزت سے دعاہے کہ سمجھنےاورعمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

23 اگست درس فیضان القرآن نمبر 235

سورہ یٰس آیت نمبر 33 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۖ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ
الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا
الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا

Marfat.com

يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا
إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا
تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَا
إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے اس کو ہم نے زندہ کیا اور اس سے ہم نے غلہ نکالا پس وہ اس میں سے کھاتے ہیں ٥ اور اس میں ہم نے کھجور کے اور انگور کے باغ بنائے اور اس میں ہم نے چشمے جاری کئے ٥ تا کہ لوگ اس کے پھل کھائیں اور اس کو اس کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تو کیا وہ شکر نہیں کرتے ٥ پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیز کے جوڑے بنائے ان میں سے بھی جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کے اندر سے بھی اور ان میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے ٥ اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے ہم اس سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ٥ اور سورج وہ اپنی ٹھہری ہوئی راہ پر چلتا ہے یہ عزیز وعلیم کا باندھا ہو اندازہ ہے ٥ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کردیں یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی شاخ ٥ نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں ٥ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ٥ اور ہم نے ان کے لئے اسی کے مانند چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ٥ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کردیں پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ بچائے جاسکیں ٥ مگر یہ ہماری رحمت ہے اور ان کو ایک وقت معین تک فائدہ دینا ہے ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈرو جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تا کہ تم پر رحم کیا جائے ٥ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی ان کے پاس ایسی نہیں آتی جس سے وہ اعراض نہ کرتے ہوں ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو جن لوگوں نے انکار کیا وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو اللہ چاہتا تو وہ ان کو کھلا دیتا تم لوگ تو کھلی گمراہی میں

Marfat.com

ہو ۰ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ۰ یہ لوگ بس ایک چنگھاڑ کی راہ دیکھ رہے ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ جھگڑتے ہی رہ جائیں گے ۰ پھر وہ نہ کوئی وصیت کر پائیں گے اور نہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ سکیں گے ۰

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک نشانی ان منکرین کیلئے مردہ زمین ہے کہ ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے غلہ نکالا۔ چنانچہ وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے اور ہم نے اس میں چشمے نکالے تاکہ وہ اسکے پھل کھائیں اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ بس جبکہ ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے ان پر یہ انعام کیا تو کیا وہ شکر نہیں کرتے کہ وہ اس سے ہمارے تفرد پر استدلال کرکے اور ہم کو اپنا منعم جان کر صرف ہماری پرستش کریں اور شرک سے توبہ کریں ان کو ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ پاک ہے شرک اور جملہ نقائص سے وہ ذات جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا۔ زمین کی اگائی ہوئی چیزوں میں سے بھی اور خود ان میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔

اور ایک نشانی ان کیلئے رات ہے کہ اس پر سے ہم دن کو اتار لیتے ہیں جس پر وہ دفعتہً روشنی سے اندھیرے میں آجاتے ہیں۔ اور آفتاب اپنے ٹھکانے پر پہنچنے کیلئے برابر چلتا رہتا ہے یہ تجویز ہے اس زبردست اور بڑے جاننے والے کی اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اور یہ نشانی ہے ان کیلئے اس کے تفرد پر اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں چنانچہ وہ ان کو برابر طے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ کھجور کی پرانی شاخ کی مانند پتلا اور مڑا ہوا ہو جاتا ہے یہ انتظام بھی ان کیلئے ایک نشانی ہے اس کے تفرد پر نیز نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے کیونکہ آفتاب بہ نسبت چاند کے بطی السیر ہے۔ اور چاند سریع السیر۔ اس لئے ان میں جو مقابلہ ہوتا ہے تو وہ چاند کے پکڑنے سے ہوتا ہے نہ کہ آفتاب کے پکڑنے سے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور چاند اور سورج ہر ایک ایک خاص دائرے میں تیرتے ہیں یہ بھی ان کیلئے اس کے کمال قدرت اور تفرد پر ایک نشانی ہے۔

اور ایک نشانی ان کیلئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو جن کو یہ لوگ تجارت کیلئے دوسرے ممالک میں دریا کے رستہ سے بھیجتے ہیں بھرے ہوئے کشتی میں لاد کر لیجاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں اور نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو۔ اور نہ ان کو کوئی بچا سکے بجز ہماری رحمت اور ان کو ایک وقت تک نفع پہنچانے کے کہ یہ ان کو بچا سکتے ہیں اور بچا رہے ہیں۔ الغرض ان کیلئے یہ نشانیاں ہیں جو ان کو ہمارے تفرد اور وجوب طاعت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

اور باوجود اس کے ان کی یہ حالت ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس عذاب سے بچو۔ جو تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے ہے۔ یعنی تم کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور جس سے تم نہ آگے بھاگ کر بچ سکتے ہو اور نہ پیچھے بھاگ کر کیا بعید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے اور تم اس بلا سے نجات پا جاؤ۔ تو وہ اس کو نہیں مانتے اور برابر اپنے کفر پر اصرار کئے جاتے ہیں اور ایک یہ ہی کیا بلکہ خدا کے احکام میں سے جو کوئی حکم بھی ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے روگردانی ہی کرتے ہیں۔

اور یہ حماقت ان کی خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو خدا نے تم کو دیا ہے تم اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو۔ تو یہ کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم اس کو کھلائیں جس کو خدا چاہتا تو کھلا سکتا تھا یعنی خدا تو اس کو بھوکا رکھنا چاہتا ہے اور ہم اس کا پیٹ بھریں۔ یہ تو خدا کا مقابلہ ہے۔ پھر کیا تم ہم سے خدا کا مقابلہ کراتے ہو لہٰذا تم نری غلطی میں مبتلا ہو یہ ان کا جواب ہے اور اس کا حماقت ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ اگر یہ اصول صحیح ہے تو اس سے اپنے اور اپنے متعلقین کے مقابلہ میں کیوں نہیں

Marfat.com

کام لیا جاتا۔ مثلاً اگر تمہارا کوئی بچہ بھوکا ہو تو اسے کھانا کیوں دیتے ہو۔ اگر وہ بیمار ہو تو اس کا علاج کیوں کرتے ہو۔

اور ایک شرارت ان کی یہ ہے کہ وہ تعنتا کہتے ہیں کہ یہ وعدہ عذاب کب ہوگا اگر تم سچے ہو حالانکہ اس پر بار ہا دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ اور طرح طرح سے ان کو سمجھایا گیا ہے کہ عذاب کوئی ناممکن چیز نہیں ہے۔ جس کا انکار کیا جائے پس اب معاملہ دلیل کی حد سے گزر گیا ہے اور اب وہ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو ایسی حالت میں آ پکڑے کہ وہ جھگڑ رہے ہوں۔ جس پر وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں اور نہ وہ اپنے گھر کو واپس جا سکیں الغرض اب انہیں عملی جواب کی ضرورت ہے۔ اور صرف دلائل ان کیلئے کافی نہیں ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اور اول مرتبہ صور پھونک کر سب کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

آج کے درس میں ایک ایسی آیت موجود ہے۔ جس کا معنی ہر چیز اپنے دائرے میں حرکت کر رہی ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی واحد برکت ہے۔ جسے دائیں سے بائیں پڑھیں یا بائیں سے دائیں پڑھیں آیت کا عربی متن دونوں طریقوں سے تلاوت ہو سکتا ہے۔ یہ آیت اپنے معانی کے اعتبار سے بذات خود حرکت میں ہے۔ یعنی آیت کا حصہ "کل فی فلک" اور دونوں طریقوں سے پڑھی جائے گی۔ یعنی کائنات حرکت میں ہے۔ اور حرکت ایک سائیڈ پر نہیں ہوتی بلکہ دونوں طریقوں سے ہوتی ہے اس طرح آیت ایک طرف سے نہیں پڑھی جاتی بلکہ دونوں طریقوں سے پڑھی جائے گی۔ صدیوں قبل قرآن نے کائنات کی حرکت کے متعلق اشارہ کر دیا۔ اللہ رب العزت سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

24/اگست درس فیضان القرآن نمبر 236

سورۂ یٰس آیت نمبر 51 تا 67 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی
رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﱃ هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا وَّلَا تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ
وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآىٕكِ مُتَّكِـٴُـوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ
مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِیْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ

Marfat.com

تُوْعَدُوْنَ ۝۶۳ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۶۴

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۶۵ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ۝۶۶ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

مُضِیًّا وَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝۶۷ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور صور پھونکا جائے گا تو یکا یک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے ۰ وہ کہیں گے ہائے ہماری بدبختی ہماری قبر سے کس نے ہمیں اٹھایا یہ وہی ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا ۰ بس وہ ایک چنگھاڑ ہوگی پھر یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دئے جائیں گے ۰ پس آج کے دن کسی شخص پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے ۰ بیشک جنت کے لوگ آج اپنے مشغلوں میں خوش ہوں گے ۰ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ۰ ان کے لئے وہاں میوے ہوں گے اور ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ مانگیں گے ۰ ان کو سلام کہلایا جائے گا مہربان رب کی طرف سے ۰ اور اے مجرمو آج تم الگ ہو جاؤ ۰ اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا بیشک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۰ اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے ۰ اور اس نے تم میں سے ایک کثیر گروہ کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے ۰ یہ ہے جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۰ اب اپنے کفر کے بدلے اس میں داخل ہو جاؤ ۰ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے ۰ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا دیتے پھر وہ راستہ کی طرف دوڑتے تو ان کو کہاں نظر آتا ۰ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں بدل دیتے تو وہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے لوٹ سکتے ۰

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس پر یکا یک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اب وہ کہیں گے کہ ہائے رے ہماری کمبختی۔ ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا بس جی یہ وہی قیامت ہے جس کا ہم سے خدا نے وعدہ کیا تھا۔ اور واقعی پیغمبروں نے بالکل سچ کہا تھا دیکھو وہ قیامت جس کا یہ لوگ اس شد و مد سے انکار کیا کرتے تھے۔ کیسے آسانی سے آ گئی کہ صرف ایک زور کی آواز تھی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب وہ ایک ایسا مجموعہ ہیں جو کہ ہمارے حضور میں حاضر کیا ہوا ہے سو آج کسی پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور نہ تم کو کچھ بدل دیا جائے گا۔ بجز اس کے جو تم کرتے رہے ہو۔

Marfat.com

آج جنتی لوگ اپنے کاموں میں لگے ہوئے اور خوش دل ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے اس میں میوے ہیں اور ان کیلئے وہ کل چیزیں ہیں جو وہ چاہتے ہیں انکوان کے مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کہا گیا ہے۔

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ کیونکہ تم کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ یہ نتیجہ ہے تمہاری شیطان پرستی کا اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں پیشتر ہی ہدایت نہ کردی تھی کہ تم شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری پرستش کرنا یہ سیدھا رستہ ہے۔ اور باوجود ان ہدایات کے اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہ تھے کہ باوجود میری ہدایت کے تم اس کے بہکائے میں آگئے۔ اب دیکھ لو یہ وہ دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج تم اپنے کفر کے سبب اس میں داخل ہونا۔

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔ اور ہم سے ان کے ہاتھ گفتگو کریں گے اور جو کام انہوں نے ان سے کئے ہیں وہ سب کہہ دینگے اور ان کے پاؤں ان کاموں کی شہادت دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ یہ سزا تو ان کو قیامت میں ہوگی۔ اور اس وقت بھی ہم سزا سے عاجز نہیں ہیں بلکہ اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں پٹ کر دیتے۔ جس پر وہ رستہ کو دوڑتے تو وہ اسے نہ پا سکتے کیونکہ انہیں دکھلائی کہاں دیتا ہے جو انہیں رستہ مل سکے اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کی جگہ ہی پر مسخ کر دیتے۔ پس نہ وہ قبل از مسخ آگے جاسکتے۔ اور نہ پیچھے لوٹ سکتے غرض کسی آفت سے بچنے کے جو دو طریق ہیں ایک آگے بڑھ جانا دوسرا پیچھے لوٹ جانا۔ اس میں سے وہ کسی طریق سے نہ بچ سکتے۔

آج کے درس میں جنتی اور دوزخیوں کی صحیح طور پر نشاندھی کی گئی ہے، قبروں سے جس طرح لوگ نکل کر اس کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ نیک اعمال کرنے والے لوگوں کو نعمتیں ملیں گی۔ انہیں بیویاں ملیں گی، اور رب رحیم کی طرف سے انہیں سلام پیش کیا جائے گا اور مجرموں سے کہا جائے گا۔ کہ آج تم الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ تمہیں دوزخ میں جانا ہے۔ کیونکہ تم لوگ شیطان کی پرستش کرتے تھے۔ اور تمہیں بارہا دفعہ ہدایت دی گئی تھی کہ شیطان کی حرکتوں سے بچنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے لیکن تم نہ مانے بلکہ اس کی اقتداء کرتے رہے۔ آج میں عذاب کا مزہ چکھاؤں گا۔ اس کے متعلق تمہیں بارہا دفعہ آگاہ کیا گیا۔ لیکن تم نہ مانے بلکہ شیطان ہی کی پیروی کرتے رہے۔ آج اس کا انجام تمہارے سامنے ہے۔ نہ ہی شیطان تمہارے کام آیا۔ اور نہ ہی اس کے چیلے تمہارے کام کر سکتے ہیں۔ آج تمہارے منہ پر مہر لگا دی گئی ہے۔ کیونکہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ اور بے مقصد باتیں کر رہے ہو جو عمل تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ وہ عمل خود بولیں گے اور بتائیں گے کہ کیا کیا کام انہوں نے کئے اور یہ اعضائے بدن آج تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔

لہٰذا دوستو! اس جہاں کی زندگی کو تحفہ خداوندی سمجھتے ہوئے اسے ضائع مت کریں بلکہ اس سے مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے اعمال نامہ کی اصلاح کریں۔ تاکہ محشر کے دن میں بے آسرا نہ ہو سکو۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

25/اگست درس فیضان القرآن نمبر 237

سورۂ یٰس آیت نمبر 68 تا 83 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ
قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط قَالَ

Marfat.com

مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝٧٨ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝٧٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝٨٠ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰي ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ۝٨١ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٨٢ فَسُبْحٰنَ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٣

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں تو اس کو اس کی پیدائش میں پیچھے لوٹا دیتے ہیں تو کیا وہ سمجھتے نہیں ۝ اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے لائق ہے یہ تو صرف ایک نصیحت ہے اور واضح قرآن ہے ۝ تا کہ وہ اس شخص کو خبردار کر دے جو زندہ ہو اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے ۝ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں مین سے ان کے لئے مویشی پیدا کئے تو وہ ان کے مالک ہیں ۝ اور ہم نے ان کو ان کا تابع بنا دیا تو ان میں سے کوئی ان کی سواری ہے اور کسی کو وہ کھاتے ہیں ۝ اور ان کے لئے ان میں فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی تو کیا وہ شکر نہیں کرتے ۝ اور انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنائے کہ شاید ان کی مدد کی جائے ۝ وہ ان کی مدد نہ کر سکیں گے اور ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے ۝ تو ان کی بات تمہیں غمگین نہ کرے ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ۝ کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو ایک بوند سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن گیا ۝ اور وہ ہم پر مثال چسپاں کرتا ہے اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا وہ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں ۝ کہو ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ سب طرح پیدا کرنا جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی پھر تم اس سے آگ جلاتے ہو ۝ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسوں کو پیدا کر دے ہاں وہ قادر ہے اور وہی ہے اصل پیدا کرنے والا جاننے والا ۝ اس کا معاملہ تو بس یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ۝ پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۝

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کو ہم عمر دیتے ہیں۔ ایسی پیدائش میں الٹا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ نہ ان کے حواس قائم رہتے ہیں، نہ قوت، نہ رنگ روغن وغیرہ۔ یہ کھلا نمونہ ہے طمس و مسخ کا اس لئے ان کو اس کے انکار کی گنجائش نہیں تو کیا وہ اب بھی نہیں سمجھتے

Marfat.com

اور سزاؤں کے خیال سے بھی اپنی معصیت سے باز نہیں آتے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں قرآن کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ شعر ہے یعنی تخیل محض ہے بالکل غلط ہے کیونکہ ہم نے اس رسول کو نہ شعر سکھایا ہے اور نہ وہ اس کیلئے زیبا ہے کیونکہ شاعری کا تمام تر بنی جھوٹ پر ہے۔اور جھوٹ کسی طرح رسول کے شایاں نہیں ہوسکتا۔اس لئے یہ شعر نہیں ہے بلکہ وہ صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے جو کہ ان پر خدا کی طرف سے اس لئے نازل کی گئی ہے تا کہ وہ اس کو خطرہ سے مطلع کریں۔جو زندہ اور زندوں کی طرح عقل و فہم تذکر و اتعاظ اپنے اندر رکھنے والا ہو یہود اور کافروں پر جو کہ مردہ اور اوصاف مذکورہ سے عاری ہیں حجت تمام ہو کر بات پوری ہو جائے۔

اور یہ لوگ جو کفر کرتے ہیں تو کیا انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کیلئے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے مویشی پیدا کئے۔جس پر اب وہ ان کے مالک ہیں۔اور ہم نے ان کیلئے ان کو مسخر کر دیا۔چنانچہ اب کچھ ان میں ان کی سواری ہیں۔ اور کچھ کو وہ کھاتے ہیں اور ان کیلئے ان میں دوسری قسم کے منافع اور پینے کی چیزیں بھی ہیں۔تو کیا وہ ان باتوں کو دیکھ کر بھی شکر نہیں کرتے اور انہوں نے خدا کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں۔بدیں توقع کہ ان کی مدد کی جائے گی مگر ان کی یہ توقع محض غلط ہے۔ اور وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔اور بجائے مدد کے وہ ان کی ایسی فوج ہوں گی جو حق تعالیٰ کے سامنے بغرض جوابدہی حاضر کی گئی ہوگی۔چنانچہ وہ اپنے جواب میں ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کریں گے۔اور خود ان کو مجرم بنا دیں گے پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ان کی نافہمی اور کجروی کی یہ حالت ہے تو آپ ان کی بات سے رنجیدہ نہ ہو جائے۔ہم ان کو خود سمجھ لیں گے کیونکہ ہم ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جن کو یہ چھپاتے ہیں۔اور ان کو بھی جن کو یہ ظاہر کرتے ہیں اور اس لئے ان کا کوئی فعل ہم سے مخفی نہیں ہے۔

اور کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ ہماری کمال قدرت کا اعتراف کرتا ہم کو اپنا خالق و منعم جانتا، ہمارے سامنے سرخم کرتا اس پر برخلاف مقتضائے مذکور کے وہ یکا یک ہمارا کھلا ہوا مقابل ہے چنانچہ وہ کھلم کھلا ہماری تکذیب کرتا اور ہماری قوت کا انکار کرتا ہے اور بیان کرتے وقت اپنی پیدائش کو بالکل بھول گیا چنانچہ اس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔جبکہ وہ بوسیدہ ہوں گی یعنی کوئی نہیں کر سکتا۔اس میں اس نے صراحۃً عین عجز کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے جواب میں کہہ دیجئے کہ انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اور وہ ہر پیدائش کو بخوبی جاننے والا ہے۔اس لئے نہ اسے اول مرتبہ پیدا کرنا دشوار ہے اور نہ دوبارہ۔

یعنی وہ پیدا کرے گا جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنائی۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب تم اس درخت سے یکا یک آگ جلا لیتے ہو پس جس کو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنا مشکل نہیں ہے اسے بوسیدہ ہڈی سے آدمی پیدا کرنا کیا مشکل ہے اور تم ذرا سوچو تو سہی کیا جس خدا نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اس پر قادر نہیں کہ ان کفار جیسے کمزور آدمی پیدا کر دے۔کیوں نہیں وہ ضرور اس پر قادر ہے۔اور وہ بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

جب وہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو کہہ دے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ وہاں صرف ارادہ کی دیر ہے اور بعد ارادہ کے پیدا ہو جانے میں دیر نہیں ہوتی۔پس جبکہ واقعات سے منکرین کا استبعاد دور ہو گیا تو ثابت ہوا کہ پاک ہے عجز سے وہ

Marfat.com

ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے لہٰذا تم کو چاہیے کہ انکار سے باز آؤ اور یاد رکھو کہ تم کو اسی کی طرف واپس کیا جائے گا اور وہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا دے گا۔ پس تم کو ایسے کاموں سے پوری احتیاط چاہیے۔ جن پر تم مستحق سزا ہو۔

اس درس میں خاص بات جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان اپنی پیدائش سے سبق کیوں نہیں سیکھتا۔ کہ اسے ایک قطرہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ قطرہ جسم پر یا لباس پر لگ جائے تو اسے دھو دھو کر صاف کرتے ہیں۔ اس قطرہ سے اللہ رب العزت نے انسان کو خلق کیا ہے۔ اب یہ انسان نہیں سمجھتا۔ بلکہ الٹا بحثیں کرتا ہے۔ جھگڑے کرتا ہے۔ اور بڑے بڑے بلند بانگ دعوے کرتا ہے۔ یہ کس لئے ہے۔ اپنی حیثیت اور اپنی کیفیت کی طرف تو نظر ڈالے۔ وہ چیز ہے کیا۔ جس پر اسے ناز ہے اے انسان تو کیا سمجھتا ہے۔ کہ تو بے مقصد پیدا کیا گیا ہے۔ یا تو سمجھتا ہے کہ بس میرا کام دنیا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔ اور انہیں استعمال کر کے غفلت کی نیند سو جانا ہے یہ تمہارا گمان ہے تم جوابدہ ہو ہر عمل کے اور تم سے باز پرس ہوگی ہر فعل پر۔ لہٰذا اپنے آپ کو درست کر لو۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الصّٰفّٰت

سورۃ الصفت مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 182 اور رکوع کی تعداد 5 ہے کلمات کی تعداد 860 اور حروف کی تعداد 3826 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے، الصفت کا معنیٰ ہے صف باندھنے والی جماعت، اسی وجہ سے اس کا نام صفت پڑ گیا ہے۔
ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 37 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 56 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 182: قرآن میں غور وفکر کا حکم ہے اللہ کی عبادت میں کامیابی ہے نوح علیہ السلام کو سلام کہا گیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا، ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کا ذکر۔ حضرت ابراہیم کے خواب کا ذکر، پھر قربانی اسماعیل کا ذکر، انبیائے کرام کا تذکرہ، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام کا بیان۔ اگر یونس علیہ السلام دعا نہ مانگتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو جس قوم کی طرف بھیجا گیا ان کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ بیٹیاں اللہ کی طرف نسبت کرتے ہو اور بیٹے اپنی طرف کا بیان۔ ہر نبی پر مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے۔ عداوت ودشمنی سے ان کو واسطہ پڑا، انہوں نے صبر کا دامن نہ چھوڑا کا تفصیلی تذکرہ، اہل مکہ کو خبردار کیا گیا ہے کہ آج جس تحریک کو تم کمزور سمجھ رہے ہو سارے عرب پر اس کا پرچم لہرانے والا ہے۔ اور سارے عالم میں اس تحریک کا پھیلنا مقرر کردیا ہے۔

Marfat.com

26/اگست درس فیضان القرآن نمبر 238

سورۂ صافات آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۪﴿۱۲﴾
وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۪﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۪﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۱۶﴾
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۚ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

Marfat.com

وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے قطار در قطار صف باندھنے والے فرشتوں کی ٥ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر ٥ پھر ان کی جو نصیحت سنانے والے ہیں ٥ کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے ٥ آسمانوں اور زمین کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور سارے مشرقوں کا رب ٥ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے سجایا ہے ٥ اور ہر شیطان سرکش سے اس کو محفوظ کیا ہے ٥ وہ ملاء اعلیٰ کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے مارے جاتے ہیں ٥ بھگانے کے لئے اور ان کے لئے ایک دائمی عذاب ہے ٥ مگر جو شیطان کوئی بات اچک لے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ٥ پس ان سے پوچھو کہ ان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے یا ان چیزوں کی جو ہم نے پیدا کی ہیں ہم نے ان کو چمکتی مٹی سے پیدا کیا ہے ٥ بلکہ تم تعجب کرتے ہو اور وہ مذاق اڑا رہے ہیں ٥ اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ سمجھتے نہیں ٥ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو وہ اس کو ہنسی میں ڈال دیتے ہیں ٥ اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے ٥ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو پھر ہم اٹھائے جائیں گے ٥ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ٥ کہو کہ ہاں اور تم ذلیل بھی ہو گے ٥ پس وہ تو ایک جھڑکی ہو گی پھر اسی وقت وہ دیکھنے لگیں گے ٥ اور وہ کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ تو جزاء کا دن ہے ٥ یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف بستہ ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو ذکر الٰہی کی تلاوت کرنے والے ہیں بلاشبہ تمہارا معبود ایک ہے۔ یعنی وہ جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا اور مالک ہے جملہ مشارق کا اور جو معبود تم نے تراش رکھے ہیں وہ درحقیقت معبود نہیں ہیں۔ پس تم ان سب کو چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کرو دیکھو ہم نے تم سے قریب والے آسمان کو ایک خاص زینت یعنی ستاروں کے ساتھ آراستہ کیا ہے اس کو خوشنما بنانے کیلئے اور ہر شریر شیطان سے محفوظ رکھنے کیلئے۔ چنانچہ اب وہ ملا اعلیٰ یعنی فرشتوں کی جانب کان لگا کر پوری طرح ان کی بات نہیں سن سکتے۔ اور ان کو دفع کرنے کیلئے ہر جانب سے جس طرف وہ جاتے ہیں مارا جاتا ہے یہ تو ان کی فی الحال سزا ہے اور اس کے علاوہ ان کیلئے قیامت میں عذاب دائم ہے اب وہ بخوبی ملا اعلیٰ کی بات نہیں سن سکتے ہاں جو کچھ لے بھاگتا ہے جس پر اس کے پیچھے شہاب ثاقب جاتا ہے جو کہ اسے جلا دیتا ہے اگر کچھ سن لیتا ہے مگر دوسروں تک وہ بھی نہیں پہنچا سکتا۔ الغرض ہم نے آسمان دنیا کو مزین اور محفوظ بنایا ہے یہ دلیل ہے ہماری ربوبیت، ہمارے تفرد اور ہمارے کمال قدرت کی۔

اور یہ لوگ قیامت کو نہیں مانتے پس آپ ان سے پوچھئے کہ کیا ان کی پیدائش زیادہ سخت اور دشوار ہے یا ان کی جن کو ہم نے پیدا کیا ہے جیسے آسمان، ستارے، فرشتے، جن۔ ظاہر ہے کہ آسمان وغیرہ کی پیدائش زیادہ سخت ہے۔ پس جبکہ ان کی پیدائش زیادہ سخت

Marfat.com

ہے تو جب ہم نے ان کو پیدا کیا تو کیا ہم انہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے ضرور کر سکتے ہیں۔ پس ان کا انکار قیامت محض لایعنی ہے نیز ہم نے ان کو ابتدا میں ایک چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے اور مر کر پھر مٹی ہو جائیں گے۔ تو جس طرح ہم نے ان کو اولاً مٹی سے پیدا کیا۔ کیا دوبارہ اس طرح ہم انہیں مٹی سے نہیں پیدا کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ان کا انکار بعث بالکل بے معنی ہے۔ آپ ان کے اس بیہودہ خیال پر متعجب ہیں اور وہ آپ کی باتوں پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور جبکہ ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اسے مانتے نہیں۔ اور جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو محض ایک کھلا ہوا جادو ہے۔

نیز منکرین قیامت کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی جن کی ہڈیوں اور مٹی کا بھی نشان باقی نہیں رہا۔ یہ محض خلاف عقل اور ایک لغو خیال ہے آپ ان سے کہئے کہ ہاں تم بھی اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے باپ دادا بھی اور یوں اٹھائے جاؤ گے کہ تم ذلیل ہو گے کیونکہ صرف ایک للکار ہو گی جس پر وہ یکایک قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری مصیبت یہ تو جزا کا دن ہے اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہ فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب تو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ اب تو کچھ شبہ نہیں۔

جب لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور انبیاء کرام معجزات پیش کرتے ہیں تو لوگوں کا یہ موقف ہوتا تھا کہ یہ تو جادو ہے۔ یعنی ہر معاشرے میں مافوق الحرکات کا پریشر رہا ہے۔ اور افراد یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جنات بڑے طاقت ور ہیں۔ اور یہ بڑے اختیارات رکھتے ہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ جادو ایک فتنہ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے گندگی کا ڈھیر ہے۔ ان میں سے بو ضرور آئے گی۔ اور سلیم الفطرت لوگ جو بو کو سونگھتے ہیں تو ان کے طبعی مزاج خراب ہو جاتے ہیں۔ تو آپ کیا کہیں گے کہ بو نے ان پر جادو کر دیا ہے۔ اور انہیں بے بس کر دیا ہے۔ یہ اگر بندہ نماز اور قرآن کی تلاوت کرتا رہے۔ پاکیزہ رہے۔ تو کبھی بھی وہ سحر انگیز نہیں ہو سکے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

27 اگست درس فیضان القرآن نمبر 239

سورۂ صافات آیت نمبر 22 تا 74 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ

ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا
تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا
قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا

Marfat.com

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾
اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ
لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا
اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ
تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

Marfat.com

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾
إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ
ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جمع کرو ان کو جنھوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور ان معبودوں کو جن کی وہ عبادت کرتے تھے ٥ پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ٥ اور ان کو ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھنا ہے ٥ تمھیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ٥ بلکہ آج تو فرماں بردار ہیں ٥ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کریں گے ٥ کہیں گے تم ہمارے پاس دائیں طرف سے آتے تھے ٥ وہ جواب دیں گے بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہیں تھے ٥ اور ہمارا تمہارے اوپر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ٥ پس ہم سب پر ہمارے رب کی بات پوری ہو کر رہی ہمیں اس کا مزہ چکھنا ہی ہے ٥ ہم نے تمھیں گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے ٥ پس وہ سب اس دن عذاب میں مشترک ہوں گے ٥ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ٥ یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ٥ اور وہ کہتے تھے کہ کیا ہم ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ٥ بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے اور وہ رسولوں کی پیشین گوئیوں کا مصداق ہے ٥ بیشک تمھیں دردناک عذاب چکھنا ہوگا ٥ اور تم اسی کا بدلہ دئے جا رہے ہو جو تم کرتے تھے ٥ مگر جو لوگ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ٥ ان کے لیے معلوم رزق ہوگا ٥ میوے اور وہ نہایت عزت سے ہوں گے ٥ آرام کے باغوں میں ٥ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ٥ ان کے پاس ایسا پیالا لایا جائے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا ٥ صاف شفاف پینے والوں کے لئے لذت ٥ نہ اس میں کوئی ضرر ہوگا اور نہ اس سے عقل خراب ہوگی ٥ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی ٥ گویا کہ وہ انڈے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہوں ٥ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے ٥ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی تھا ٥ وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو ٥ کیا ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا ملے گی ٥ کہے گا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ٥ تو وہ جھانکے گا اور اس کو جہنم کے بیچ میں دیکھے گا ٥ کہے گا کہ خدا کی قسم تم تو مجھ کو تباہ کر دینے والے تھے ٥ اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہیں لوگوں میں ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں ٥ کیا اب ہمیں مرنا نہیں ہے ٥ مگر پہلی بار جو ہم مر چکے ہیں اور اب ہمیں عذاب نہ ہوگا ٥ بیشک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ٥ یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت ٥ ہم نے اس کو ظالموں کے لئے فتنہ بنایا ہے ٥ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہہ

Marfat.com

سے نکلتا ہے ○ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے شیطان کا سر ○ تو وہ لوگ اس سے کھائیں گے پھر وہ اسی سے پیٹ بھریں گے ○ پھر ان کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا ○ پھر ان کی واپسی دوزخ ہی کی طرف ہوگی ○ انھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہی میں پایا ○ پھر وہ بھی انھیں کے قدم بقدم دوڑتے رہے ○ اوران سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں اکثر گمراہ ہوئے ○ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے ○ تو دیکھو ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جن کو ڈرا گیا تھا ○ مگر وہ جو اللہ کے چنے ہوئے بندے تھے ○

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ شریک ٹھہرانے والے ان ظالموں کو اور ان کے جوڑی داروں کو اور ان کو جن کی یہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے سب کو اکٹھا کرو۔ اور ان کو دوزخ کی راہ پر لیجانا اور ابھی ذرا ان کو روکو۔ ان سے کچھ دریافت کیا جائے گا ہاں صاحبو! تم یہ تو بتلاؤ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ اب تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا بلکہ وہ سب اس روز سر فگندہ ہوں گے اور کسی کو مجال ردوقدح کی نہ ہوگی اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال وجواب کریں گے چنانچہ وہ کہیں گے کہ تم ہم کو مجبور کرتے تھے۔ دوسرے کہیں گے کہ ہم تمہیں مجبور نہ کرتے تھے بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا۔ بلکہ تم خود سرکشی کرنے والے لوگ تھے سو ہم پر ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوئی کہ ہم کو ضرور مزہ چکھنا ہے۔ لہٰذا ہم نے تمہیں گمراہ کیا کیونکہ ہم خود گمراہ تھے اور اسی لئے ہم کو بھی اپنا ہی سا بنانا چاہتے تھے یہ ان کی گفتگو ہوگی جس میں سب کی طرف سے اقرار ہے جرم کا پس اس وجہ سے وہ سب اس روز عذاب میں مشترک ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں اور ہم یقیناً ان جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کریں گے کیونکہ ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تم دوسروں کی پرستش نہ کرو تو وہ تکبر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں ان کا رسول کو شاعر مجنون کہنا غلط ہے اور نہ وہ شاعر ہیں، نہ مجنون بلکہ وہ حق بات لائے ہیں اور انہوں نے قولاً وفعلاً دوسرے انبیاء کی تصدیق کی ہے اچھا اے کافرو! اگر تم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہ تھے تو اب تم سخت تکلیف دہ عذاب کا ضرور مزہ چکھنے والے ہو پس تم اس کا مزہ چکھو اور تم کو مطمئن رہنا چاہیے کہ تم کو وہی صلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے خواہ مخواہ جوش عداوت میں تم پر زیادتی نہ کی جائے گی۔

مگر خدا کے برگزیدہ بندے اس سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ان کی حالت ان سے جداگانہ ہے۔ چنانچہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لئے غذائے معلوم ہے یعنی میوے اور آسائش کے باغوں میں ان کی یوں عزت کی جائے گی کہ وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ نیز ان کے سامنے ایک بہنے والی شراب سے بھرا ہوا ایسا پیالہ لے کر چکر لگایا جائے گا جو کہ سفید اور پینے والوں کے لئے مزے دار ہوگا۔ جس میں نہ سرگرانی ہوگی اور نہ وہ اس سے بدمست ہوں گے بلکہ ایک نہایت لطیف سرور ہوگا اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی، بڑی آنکھوں والی اور ایسی خوبصورت عورتیں ہوں گی گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں جو کہ پردوں میں محفوظ ہونے کی وجہ سے گردوغبار سے پاک۔

اب وہ جنتی لوگ آپس میں سوال وجواب کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی اس نامعقول بات کو سچا سمجھنے والوں میں سے ہے ذرا غور تو کر کیا جب ہم مرجائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں زندہ کر کے جزا دی جائے گی یہ بیان کر کے وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا

Marfat.com

کہ کیا تم اسے جھانک کر دیکھو گے چلو دیکھیں کہ اب وہ کس حال میں ہے۔ یہ مشورہ کر کے وہ چلیں گے اب وہ اسے جھانکے گا تو وہ اسے وسط دوزخ میں دیکھے گا یہ دیکھ کر وہ کہے گا کہ بخدا تو تو مجھے تباہ کرنے کو ہو ہی گیا تھا اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر انعام نہ ہوتا اور میں تیرے بہکائے میں آ جاتا تو آج میں بھی ماخوذ لوگوں میں سے ہوتا۔ اچھا اب بتلا کہ ہمیں سوائے ہماری پہلی موت کے جس کو ہم دنیا میں بھگت چکے ہیں اور کوئی موت تو نہ آئے گی۔ اور ہمیں عذاب تو نہیں دیا جاتا اور ہم ان باتوں میں سچے تھے یا نہیں۔ جن کو تو رسوائی کہا کرتا تھا۔ اب بھی یقین آیا یا نہیں۔ یہ گفتگو تھی اس شخص کی۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حالت جو جنتیوں کی تم سن چکے ہو بڑی کامیابی ہے۔ اور ایسی کامیابی کے لئے کام کرنے والوں کو ضرور کام کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور بڑا محروم ہے وہ شخص جو اس سے محروم رہے۔ اچھا لوگو! تم یہ بتلاؤ کہ یہ بہتر دعوت ہے جو کہ جنتیوں کو دی گئی ہے یا زقوم کا درخت جس سے دوزخیوں کی تواضع کی جائے گی پس شجرہ زقوم کسی طرح اس نعمت سے اچھا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم نے اسے ظالموں کو تکلیف دینے کی شے بنایا ہے کیونکہ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پھل ایسے ہیں جیسے کہ وہ سانپوں کے پھن ہوں۔ پس وہ ظالم لوگ ان میں سے کھائیں گے اور انہیں کھا کر ان سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کیلئے ان پر نہایت تیز گرم پانی کی آمیزش ہوگی جو کہ ان کو پینے کو دیا جائے گا۔

اس کے بعد یہ سمجھو کہ ان لوگوں کی واپسی جو کہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں دوزخ کی طرف ہوگی کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔ سو وہ اپنے گمراہوں کے نقش قدم پر دوڑے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ان سے پیشتر بھی بہت سے ان سے پہلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے جن کی انہوں نے تکذیب کی پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا کیسا برا انجام ہوا باستثنائے خدا کے برگزیدہ بندوں کے کیونکہ وہ اپنے ایمان کی بدولت اس برے نتیجہ سے محفوظ رہے اس لئے ان لوگوں کو بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ کیا بعید ہے کہ ان کو بھی ویسی ہی سزا دی جائے جیسے ان سے پہلوں کو دی گئی۔

سزا کا ذکر بار بار کیوں کیا جاتا ہے تاکہ انسان سنبھال جائے اور اسے عام بات نہ سمجھے کہ مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ وقت گزر جائے گا کس نے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ یہ سب باتیں ہیں۔ کوئی قیامت نہیں، کوئی حساب نہیں، انسان کے اس زعم کو ختم کرنے کے لئے بار بار قیامت کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جہنم میں پیش ہونے والی کیفیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ انسان کے اندر خوف پیدا ہو۔ اور وہ یقین کر لے کہ میرے ہر عمل کے بارے میں سوال ہوگا۔ میں نے جواب دینا ہے۔ اور کوئی ایسی صورت نہیں کہ میری جان چھوٹ جائے۔ اور حساب نہ ہو۔ ہر حال میں ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا۔ اس لئے تیاری کا آج وقت ہے۔ پھر موقعہ نہیں ملے گا۔ اسے غنیمت سمجھیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

28/اگست درس فیضان القرآن نمبر 240

سورۂ صافات آیت نمبر 75 تا 113 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ
اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي
النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰى
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

Marfat.com

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا
فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾
وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ
یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ
یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾
فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ
صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی
الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہمیں نوح نے پکارا تو ہم کیا خوب پکار سننے والے ہیں ○ اور ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو بہت بڑے غم سے بچالیا ○ اور ہم نے اس کی نسل کو باقی رہنے والا بنایا ○ اور ہم نے اس کے طریقہ پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ○ سلام ہے نوح پر تمام دنیا والوں میں ○ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ○ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا ○

Marfat.com

اور اس کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھا ٥ جب کہ وہ آیا اپنے رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ ٥ جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو ٥ کیا تم اللہ کے سوا من گھڑت معبودوں کو چاہتے ہو ٥ تو خداوند عالم کے باب میں تمہارا کیا خیال ہے ٥ پھر ابراہیم نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی ٥ پس کہا کہ میں بیمار ہوں ٥ پھر وہ لوگ اس کو چھوڑ کر چلے گئے ٥ تو وہ ان کے بتوں میں گھس گیا کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو ٥ تمہیں کیا ہوا کہ تم کچھ بولتے نہیں ٥ پھر ان کو مارا پوری قوت کے ساتھ ٥ پھر لوگ اس کے پاس دوڑے ہوئے آئے ٥ ابراہیم نے کہا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو ٥ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تمہیں بھی اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم بناتے ہو ٥ انھوں نے کہا اس کے لئے ایک مکان بناؤ پھر اس کو دہکتی آگ میں ڈال دو ٥ پس انھوں نے اس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تو ہم نے انھیں کو نیچا کر دیا ٥ اور اس نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ میری راہنمائی فرمائے گا ٥ اے میرے رب مجھ کو اولاد صالح عطا فرما ٥ تو ہم نے اس کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی ٥ پس جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں پس تم سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے میرے باپ آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کر ڈالئے انشاء اللہ آپ مجھ کو صابروں میں سے پائیں گے ٥ پس جب دونوں مطیع ہو گئے اور ابراہیم نے اس کو ماتھے کے بل گرا دیا ٥ اور ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم ٥ تم نے خواب کو سچ کر دکھایا بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ٥ یقیناً یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی ٥ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کے عوض اس کو چھڑا لیا ٥ اور ہم نے اس پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ٥ سلامتی ہو ابراہیم پر ٥ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ٥ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ٥ اور ہم نے اس کو اسحاق کی خوشخبری دی ایک نبی صالحین میں سے اور ہم نے اس کو اور اسحاق کو برکت دی ٥ اور ان دونوں کی نسل میں اچھے بھی ہیں اور ایسے بھی جو اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ اب چند گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے کفر سے تنگ آ کر ہمیں مدد کیلئے پکارا تو ہم نے اس کا نہایت عمدہ جواب دیا۔ کیونکہ ہم بہت خوب جواب دینے والے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو اس سخت تکلیف سے نجات دی جس میں وہ مبتلا تھے اور ان ہی نوح علیہ السلام کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والا کیا۔ اور ہم نے ان کیلئے پچھلے لوگوں میں یہ دعا چھوڑی کہ تمام جہان میں نوح علیہ السلام پر سلام ہو۔ یہ جزا ان کی اس لئے دی گئی کہ وہ نکوکار تھے اور ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس صلہ کے پورے طور پر قابل تھے۔ خیر یہ تو ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے لوگوں کے ساتھ کیا کہ ان کو بچا لیا اس کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو جو ان کے مخالف تھے غرق کر دیا۔

اور ان ہی نوح علیہ السلام کے گروہ میں سے ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبکہ وہ خدا کے پاس خیال معصیت سے محفوظ دل لے کر آئے تھے چنانچہ بیان ان کے سلامت قلب کا یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنے باپ اور ان کی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو یہ ہرگز قابل پرستش نہیں ہیں کیا تم خدا پر بہتان باندھنے کیلئے خدا کے سوا دوسرے معبود چاہتے ہو اگر ایسا ہے تو تمہارا رب العلمین کے متعلق کیا خیال ہے کیا وہ اس بہتان بندی سے خوش ہوگا۔ ہرگز نہیں تو ان کے باپ اور ان کی قوم نے ان کی

Marfat.com

نصیحت کو نہ مانا۔

اب انہوں نے ان پر پوری طرح اتمام حجت کے لئے یہ تدبیر کی کہ ایک نظر ستاروں کو دیکھا تا کہ وہ سمجھیں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ واقعی ہے۔ کیونکہ وہ علم نجوم کے معتقد اور اس پر عامل تھے اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں اب جبکہ انہوں نے یہ سنا کہ یہ بیمار ہونے والا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چل دیئے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی بیماری ہمیں لگ جائے اب ان کو موقع ملا۔ اور وہ ان کے بتوں کی طرف چلے۔ اور کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو جب بتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو کہا کہ کیا بات ہے کہ تم بولتے نہیں۔ اب جبکہ انہوں نے اس کا بھی جواب نہ دیا تو وہ انہیں خوب مارنے کیلئے ان پر جھک پڑے جب خوب مار کر توڑ پھوڑ دیا تو وہاں سے چل دیئے۔

جب لوگ بت خانہ میں آئے اور اپنے معبودوں کی خوب گت بنی دیکھی تو تحقیق شروع کی کہ یہ کس کی حرکت ہے۔ کسی نے کہہ دیا کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا معلوم ہوتا ہے۔ وہی ان کی برائی کیا کرتا ہے اب وہ ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ کیا تم نے یہ حرکت کی ہے۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور جانبین سے گفتگو ہوئی۔ جس کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا تم ان کو پوجتے ہو جن کو تم خود تراشتے ہو اور خدا نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جن کو تم بناتے ہو یعنی بتوں کو اور اس لئے وہی قابل پرستش ہے مگر تم اس کو نہیں پوجتے کس قدر عجیب بات ہے۔ اس کا جواب تو انہیں کیا بن آتا اس لئے انہوں نے بجائے حجت کے قوت سے کام لینا چاہا اور کہا کہ اس کیلئے ایک عمارت بناؤ اور اس کو آگ سے بھر دو پھر اسے آگ میں ڈال دو۔ پس انہوں نے ان کے متعلق نقصان رسانی کا ارادہ کیا چنانچہ ان کو آگ میں ڈال بھی دیا اس پر ہم نے ان ہی کو زیر کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو صحیح وسلامت آگ سے نکال لیا۔ اب ابراہیم علیہ السلام ان کی ہدایت سے ناامید ہو گئے۔

اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا اور مجھے ایسی جگہ پہنچائے گا جہاں بآسانی خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت کرسکوں۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور بعد ہجرت انہوں نے خدا سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے کوئی نیک لڑکا دیجئے۔ اس پر ہم نے انہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی۔ اور خوشخبری کے مطابق وہ لڑکا پیدا بھی ہو گیا۔

اب جبکہ وہ ان کے ساتھ چلنے پھرنے کی حد کو پہنچا۔ تو انہوں نے اس سے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں اپنے کو تجھے ذبح کرتے دیکھتا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری اس باب میں کیا رائے ہے آیا تو بخوشی ذبح ہونا چاہتا ہے یا نہیں اس نے کہا کہ اباجان جو آپ کو حکم ہے آپ شوق سے کیجئے۔ آپ کے خدا نے چاہا تو مجھے مستقل پائیں گے اور میں خدا سے جان عزیز رکھنے والا نہ ہوں گا۔

پس جبکہ دونوں نے ہمارا حکم قبول کر لیا۔ اور انہوں نے اس کو کروٹ سے لٹایا تو خواب پورا ہو گیا اور ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام بس کیجئے آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا اور اس طرح ہم نے لڑکے کی جان بچادی اور ابراہیم علیہ السلام کو اس رنج سے نجات دیدی۔ جو ذبح ولد سے ان کو طبعی طور پر ہونا چاہیے۔ یہ ان کی نکوکاری کا ثمرہ تھا۔ اور ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ بہت کھلا ہوا امتحان تھا اور اس میں پورا اترنا ان ہی کا کام تھا۔ اور اس لئے وہ ضرور بدلہ کے مستحق تھے۔ خیر ہم نے ان

Marfat.com

کو ذبح ولد سے روک دیا اور ایک بڑے ذبیحہ سے اس کی جان کا معاوضہ کر دیا اور اس وقت سے قربانی کا قانون مقرر کر دیا۔ پس اس سلسلہ میں جو جانور بھی ذبح ہوگا وہ اس کا فدیہ ہے اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو یہ بھی ہمارا صلہ تھا جو ہم نے ان کو دیا۔ کیونکہ ہم نیکوں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

اور جبکہ ہم نے ان کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی تھی۔ تو وہ کوئی معمولی خوشخبری نہ تھی بلکہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ کیونکہ ہم نے ان کو اسحٰق کی خوشخبری دی تھی بحالیکہ وہ نیکوں میں سے معمولی درجہ کے نیک نہیں تھے بلکہ ان میں بڑے مرتبہ کے نیک یعنی نبی تھے۔ اور ہم نے ان پر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں یہ تو خود ان کی حالت ہے اور ان کی اولاد میں سے کوئی نکوکاری جیسے مومنین اور کوئی اپنے اوپر کھلا ظلم کرنے والا ہے جیسے مشرکین اور یہود و نصاریٰ۔ اور جو نیک ہیں ان کے لئے ان کی نکوکاری ایک خوشی کی بات ہے۔ اور جو بدکار ہیں ان کی بدکاری موجب ننگ و عار ہے کہ ایسے نیکوں کی اولاد ایسی بدکار ہو۔ سو یہ کسی طرح زیبا نہیں۔

یہ جو ہم کسی بھی نبی کا جب نام لیتے ہیں تو پھر علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ان پر سلام آیا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام یعنی وہ ہستی جن پر اللہ رب العزت نے سلام بھیجا ہے ہم بھی ان پر سلام پیش کرتے ہیں۔ آج کے درس میں انبیاء کرام کا ذکر اور ان پر رب کبریا کی طرف سے سلام کا بیان بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ انسان کیوں ان لوگوں کو پوجتا ہے جو خود مخلوق ہوں۔ یا ان بتوں کو کیوں سجدہ کرتا ہے۔ جنہیں خود تراشتا ہے۔ انسان کی اس کیفیت پر سوائے حیرت کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ رب العزت انسان کی اس مشرکانہ کیفیت کا خاتمہ فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29 راگست درس فیضان القرآن نمبر 241

سورۂ صافات آیت نمبر 114 تا 138 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ
رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ

Marfat.com

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَإِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا ہ اور ان کو اور ان کی قوم کو ایک بڑی مصیبت سے نجات دی ہ اور ہم نے ان کی مدد کی تو ہی غالب آنے والے بنے ہ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی ہ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھا راستہ دکھایا ہ اور ہم نے ان کے طریقہ پر پیچھے والوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ہ سلامتی ہو موسیٰ اور ہارون پر ہ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہ بے شک وہ دونوں مومن بندوں میں سے تھے ہ اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھا ہ جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہ کیا تم لوگ بعل کو پکارتے ہو اور بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو ہ اللہ کو جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی ہ انھوں نے اس کو جھٹلایا پس وہ پکڑے جانے والوں میں سے ہوں گے ہ مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے ہ اور ہم نے اس کے طریقہ پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ہ سلامتی ہو الیاس پر ہ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں سے تھا ہ اور بیشک لوط بھی پیغمبروں سے تھا ہ جب کہ ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو نجات دی ہ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ہ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ہ اور تم ان کی بستیوں پر گزرتے ہو صبح کو بھی ہ اور رات کو بھی ہ تو کیا تم نہیں سمجھتے ہ

تشریح: :اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر بھی احسان کیا تھا۔ اور ان کو اور ان کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی تھی۔ اور ان کی مدد کی تھی۔ جس پر وہ فرعون جیسے شخص پر غالب رہے تھے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب تورات دی تھی۔ اور ہم نے ان کو سیدھے راستہ پر چلایا تھا اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی ہے کہ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر سلام ہو۔ ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں اس لئے ہم نے ان کو یہ صلہ دیا کیونکہ بیشک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس جزاء کے جوان کو دی گئی مستحق تھے۔

اور الیاس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا تم بعل نام بت کو پکارتے ہو۔ اور نہایت عمدہ پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑتے ہو جو کہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی اور اس لئے وہ چھوڑنے کے قابل نہیں ہے۔ جس پر انہوں نے ان کو جھٹلایا سو یہ لوگ اس تکذیب کی سزا میں عذاب میں حاضر

Marfat.com

کئے جائیں گے لیکن خدا کے برگزیدہ بندے ایسے نہیں ہیں کیونکہ ان کیلئے عیش و آرام ہے اور ہم نے ان کیلئے بھی پیچھے آنے والوں میں یہ دعا چھوڑ دی ہے کہ سلام ہو الیاسین پر ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

اور لوط علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو عذاب سے نجات دی تھی بجز ان کی بیوی کے کہ وہ باقی رہنے والوں میں تھی۔ پھر ہم نے دوسروں کو تباہ کر دیا تھا۔ اور اے اہل مکہ تمہارا ان پر ایسی حالت میں بھی گزر ہوتا ہے کہ تم صبح میں داخل ہونے والے ہوتے ہو۔ اور رات میں بھی کیونکہ تم ملک شام کو آتے جاتے ہو اور رستے میں ان کی بستی پڑتی ہے جن کو تم دیکھتے ہو تو کیا تم یہ حالت دیکھ کر بھی نہیں سمجھتے بڑی بے سمجھی کی بات ہے۔

آج کے درس میں بھی انبیاء کرام پر سلامتی بھیجی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان ہستیوں کو اخلاص کے ساتھ تنبیہ دی گئی ہے نیک ہستیاں ہمیشہ سے لوگوں کے لئے خیر خواہی چاہتی رہی ہیں۔ اور ان کا یہ عمل رہا کہ ایک خدا کو مانو اور ہماری اتباع کرو۔ تا کہ تم لوگ برائی سے بچو۔ اور اچھے کام کرو۔ بت پرستی چھوڑ دو۔ توحیدی بن جاؤ۔ اور اتباع رسالت میں اپنے شب و روز لگا دو۔ جن لوگوں نے اتباع کیا۔ اچھے عمل کئے ان کا یہ دنیا بھی درست اور آخرت بھی درست اور جنہوں نے بغاوت کی انہیں صفحہ ہستی سے بھی مٹا دیا گیا۔ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم نے اپنی زندگی کو ضائع نہیں کرنا اور نہ ہی آخرت کو۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

30/اگست درس فیضان القرآن نمبر 242

سورہ صافات آیت نمبر 139 تا 182 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ
فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾
وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ
يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ
الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ
شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاْتُوْا

Marfat.com

بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ط
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ
عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ
مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور بیشک یونس بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب کہ وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی پر پہنچا۔ پھر قرعہ ڈالا تو وہی خطاوار نکلا۔ پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے کو ملامت کر رہا تھا۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔ تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ ہی میں رہتا۔ پھر ہم نے اس کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ نڈھال تھا۔ اور ہم نے اس پر ایک بیل دار درخت اگا دیا۔ اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔ پھر وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان کو فائدہ اٹھانے دیا ایک

Marfat.com

مدت تک ٥ پس ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ٥ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ دیکھ رہے تھے ٥ سن لو یہ لوگ صرف من گھڑت کے طور پر ایسا کہتے ہیں ٥ کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں ٥ کیا اللہ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں پسند کی ہیں ٥ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگا رہے ہو ٥ پھر کیا تم سوچ سے کام نہیں لیتے ٥ کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے ٥ تو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو ٥ اور انھوں نے خدا اور جنات میں رشتہ داری قرار دی ہے اور جنوں کو معلوم ہے کہ یقیناً وہ پکڑے ہوئے آئیں گے ٥ اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں ٥ مگر وہ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ٥ پس تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو ٥ خدا سے کسی کو پھیر نہیں سکتے ٥ مگر اس کو جو جہنم میں پڑنے والا ہے ٥ اور ہم میں سے ہر ایک کا معین مقام ہے ٥ اور ہم خدا کے حضور بس صف بستہ رہنے والے ہیں ٥ اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں ٥ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ٥ کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی کوئی تعلیم ہوتی ٥ تو ہم اللہ کے خاص بندے ہوتے ٥ پھر انھوں نے اس کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے ٥ اور اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ہمارا یہ فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے ٥ کہ بیشک وہی غالب کئے جائیں گے ٥ اور ہمارا لشکر ہی غالب رہنے والا ہے ٥ تو کچھ مدت تک ان سے اعراض کرو ٥ اور دیکھتے رہو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ٥ کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں ٥ پس جب وہ ان کے صحن میں اترے گا تو بڑی ہی بری ہوگی ان لوگوں کی صبح جن کو اس سے ڈرایا جا چکا ہے ٥ تو کچھ مدت کے لئے ان سے اعراض کرو ٥ اور دیکھتے رہو عنقریب وہ خود دیکھ لیں گے ٥ پاک ہے تیرا رب ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں ٥ اور سلام ہے پیغمبروں پر ٥ اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں میں سے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے جبکہ وہ ہم سے بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی تک گئے اور اس میں سوار ہوئے اور جبکہ کشتی نہ چلی تو ملاحوں نے سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی ایسا شخص ہے جس کی وجہ سے کشتی نہیں چلتی جس پر قرعہ ڈالا گیا اور وہ شریک قرعہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مغلوب ہوئے اور قرعہ ان ہی کے نام پر آیا اس پر انہوں نے اپنے آپ کو دریا کے حوالہ کر دیا۔ اور ان کو ایسی حالت میں مچھلی نگل گئی کہ وہ ایک قابل ملامت فعل کے مرتکب تھے جس پر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین. اب اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے۔ تو وہ اس روز تک جس روز مردے زندہ کئے جائیں گے اس کے پیٹ میں رہتے اور انہیں اس سے نکلنا نصیب نہ ہوتا لیکن چونکہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے اس لئے ہم نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ اور ان کو اس کے پیٹ سے نکال دیا۔

اب ہم نے انہیں اس کے پیٹ سے نکال کر چٹیل میدان میں ایسی حالت میں ڈالا کہ وہ خستہ حال تھے۔ اور ہم نے بیل کی قسم کا ایک درخت ان پر اگا دیا تاکہ انہیں سایہ اور غذا ملے اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا جس پر انہوں نے اول ان کی تکذیب کی پھر عذاب دیکھ کر وہ ایمان لے آئے۔ جس پر ہم نے انہیں ایک زمانہ تک حیات وغیرہ سے متمتع رکھا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں پس آپ ان سے پوچھیے کہ کیا آپ کے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور ران کیلئے بیٹے اور بھلا کیا یہ کہیں عقل میں آ سکتا ہے کہ خدا بری چیزیں تو اپنے لئے رکھے اور اچھی چیزیں ان کو دے یا کم از کم وہ یہ ہی بتا دیں کہ ہم نے فرشتوں کو ایسی حالت میں زنانہ پیدا کیا ہے کہ وہ موجود تھے وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے سامنے خدا نے ان کو زنانہ بنایا ہے اور جبکہ وہ ان کے زنانہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں رکھتے تو ان کو ایسا دعویٰ نہ کرنا چاہیے دیکھو خوب یاد رکھو کہ نہ فرشتے عورتیں ہیں اور نہ ہم نے انہیں بیٹیاں بنایا ہے بلکہ وہ اپنے تراش سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اولاد جنی۔ اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں کیا اس نے لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دی بھلا ایسا بھی کرتا ہے۔ اے مشرکو! تمہیں کیا ہوا۔ تم کیسا نامعقول حکم کرتے ہو اور جبکہ یہ سراسر نامعقول بات ہے تو کیا تم نصیحت نہیں قبول کرتے کہ اس سے باز آ جاؤ۔ بڑی بیجا بات ہے یا ہم اس سے بھی تنزل کر کے تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس اس دعویٰ کی کوئی واضح حجت ہے کہ خدا نے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے۔ یا کم از کم وہ زنانے ہیں اگر ہے تو تم اپنی وہ آسمانی کتاب لاؤ جس میں خدا نے یہ بتلایا ہو کہ ہم نے فرشتوں کو بیٹیاں یا کم از کم زنانے بنایا ہے اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ لیکن تمہارے پاس اس کا ثبوت کہاں ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ اس جھوٹے دعویٰ سے باز آ ؤ۔

اور ان لوگوں نے صرف فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنانے پر بس نہیں کیا بلکہ انہوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان بھی رشتہ قائم کر دیا چنانچہ انہوں نے سرداران اجنات کی بیٹیوں کو خدا کی بیویاں قرار دیا حالانکہ خود جن بخوبی جانتے ہیں کہ ان کو خدا سے کوئی رشتہ نہیں۔ کیونکہ وہ دوزخ میں حاضر کئے جائیں گے جیسے انسان حاضر کئے جائیں گے۔ اور پاک ہے خدا اس بات سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں ہاں تو ہم نے کہا تھا کہ جن عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ اب ہم کہتے ہیں لیکن خدا کے برگزیدہ بندے خواہ جن ہوں یا انس وہ حاضر نہ کئے جائیں گے۔ اور اس استثناء کی وجہ یہ ہے کہ تمام جن و انس خدا کے نافرمان نہ ہوں گے۔ بلکہ ان میں بہت سے مطیع بھی ہوں گے کیونکہ تم یعنی کفار مکہ اور وہ شیاطین جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ صرف اس کو خدا کے خلاف کر سکتے ہو۔ جو کہ لامحالہ دوزخ میں داخل ہونے والا ہے اور جو ایسے نہیں ہیں وہ تمہارے بہکائے میں نہیں آ سکتے۔ خیر، یہ تو جنوں کے متعلق گفتگو تھی کہ ان کو اپنی بندگی کا علم ہے۔

اور فرشتوں کے متعلق یہ ہے کہ ان کو بھی اپنی بندگی کا اقرار ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں۔ جس کے لئے ایک مقام معلوم نہ ہو بلکہ ہر ایک کیلئے ایک مقام معلوم معین ہے۔ جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا اور ہم حق تعالیٰ کی اطاعت کیلئے صف بستہ رہتے ہیں اور ہم اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ ضرور یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی نصیحت ہوتی تو ہم ضرور خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ سو اب جبکہ وہ نصیحت ان کے پاس آئی تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ خیر انہیں عنقریب اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

اور یقیناً ہمارے ان بندوں کیلئے جن کو پیغامبر بنایا گیا ہے یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ ان کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور ہماری ہی فوج غالب ہوگی۔ پس آپ ان کی تکذیب کی پروا نہ کیجئے۔ اور ان سے اعراض کیجئے۔ اور انہیں دیکھتے رہئے کیونکہ وہ عنقریب اپنی تکذیب کا نتیجہ بد اپنی آنکھوں دیکھ لیں گے اچھا جب آپ ان کو عذاب سے ڈراتے ہیں تو کیا وہ براہ تمسخر ہمارے عذاب کے متعلق جلدی مچاتے ہیں۔ سو یہ انکی غلطی ہے کیونکہ جب وہ عذاب ان کے میدان میں فروکش ہوگا تو ان لوگوں کی جن کو ڈرایا گیا ہے صبح

Marfat.com

نہایت بری ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کوتباہ وبرباد کردے گا۔ اچھا اب ان کوجلدی مچانے دیں اوران سے ایک خاص وقت تک اعراض کریں۔اوردیکھتے رہیں کیونکہ وہ عنقریب اس تمسخر کا نتیجہ دیکھ لیں گے الحاصل پاک ہے آپ کا پروردگار جوکہ مالک ہے غلبہ کا۔ان بری باتوں سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں جیسے اس کیلئے شرکاء کا ہونا، اولاد اور بیویوں کا ہونا اور سلام ہوپیغمبروں پر جنہوں نے ان ناپاکیوں کے دور کرنے میں سعی بلیغ کی اور قابل تعریف ہے وہ خدا جو پروردگار ہے تمام جہان کا جس نے رسولی بھیج کرلوگوں کی روحانی تربیت کا انتظام فرمایا۔

اس درس میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ان کی قوم پر جب عذاب آنے لگا تھا۔تو سب نے اجتماعی طور پر توبہ کی اللہ رب العزت نے ان کی توبہ کوقبول فرما کر معاف کردیا۔اسی طرح اہل مکہ کے اندر بھی یہ خرابی تھی کہ وہ فرشتوں کے متعلق یہ گمان کرتے تھے کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں حالانکہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔اوروہ اکیلا ہے۔بیوی سے پاک ہے۔ بچوں سے پاک ہے۔والدین سے پاک ہے۔اوراس کا ہمسر اور ساتھی کوئی نہیں، پھر بھی یہ لوگ شعور نہیں رکھتے کہ کبھی اس کا شریک بنادیتے ہیں۔اورکبھی اس کی اولاد، بہرکیف اپنے آپ کو مشرکانہ آلائشوں سے پاک کرنا بھی سعادت مندی ہے۔اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۚ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۙ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ
ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۙ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جمع کرو ان کو جنھوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور ان معبودوں کو جن کی وہ عبادت کرتے تھے ٥ پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ٥ اور ان کو ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھنا ہے ٥ تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ٥ بلکہ آج تو فرماں بردار ہیں ٥ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کریں گے ٥ کہیں گے تم ہمارے پاس دائیں طرف سے آتے تھے ٥ وہ جواب دیں گے بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہیں تھے ٥ اور ہمارا تمہارے اوپر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ٥ پس ہم سب پر ہمارے رب کی بات پوری ہو کر رہی ہمیں اس کا مزہ چکھنا ہی ہے ٥ ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے ٥ پس وہ سب اس دن عذاب میں مشترک ہوں گے ٥ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ٥ یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ٥ اور وہ کہتے تھے کہ کیا ہم ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ٥ بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے اور وہ رسولوں کی پیشین گوئیوں کا مصداق ہے ٥ بیشک تمہیں دردناک عذاب چکھنا ہوگا ٥ اور تم اسی کا بدلہ دیئے جا رہے ہو جو تم کرتے تھے ٥ مگر جو لوگ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ٥ ان کے لیے معلوم رزق ہوگا ٥ میوے اور وہ نہایت عزت سے ہوں گے ٥ آرام کے باغوں میں ٥ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ٥ ان کے پاس ایسا پیالا لایا جائے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا ٥ صاف شفاف پینے والوں کے لئے لذت ٥ نہ اس میں کوئی ضرر ہوگا اور نہ اس سے عقل خراب ہوگی ٥ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی ٥ گویا کہ وہ انڈے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہوں ٥ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے ٥ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی تھا ٥ وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو ٥ کیا ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا ملے گی ٥ کہے گا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ٥ تو وہ جھانکے گا اور اس کو جہنم کے بیچ میں دیکھے گا ٥ کہے گا کہ خدا کی قسم تم تو مجھ کو تباہ کر دینے والے تھے ٥ اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہیں لوگوں میں ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں ٥ کیا اب ہمیں مرنا نہیں ہے ٥ مگر پہلی بار جو ہم مر چکے ہیں اور اب ہمیں عذاب نہ ہوگا ٥ بیشک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ٥ یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت ٥ ہم نے اس کو ظالموں کے لئے فتنہ بنایا ہے ٥ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہہ

Marfat.com

سے نکلتا ہے ○ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے شیطان کا سر ○ تو وہ لوگ اس سے کھائیں گے پھر وہ اسی سے پیٹ بھریں گے ○ پھر ان کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا ○ پھر ان کی واپسی دوزخ ہی کی طرف ہوگی ○ انھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہی میں پایا ○ پھر وہ بھی انھیں کے قدم بقدم دوڑتے رہے ○ اور ان سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں اکثر گمراہ ہوئے ○ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے ○ تو دیکھو ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا ○ مگر وہ جو اللہ کے چنے ہوئے بندے تھے ○

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ شریک ٹھہرانے والے ان ظالموں کو اور ان کے جوڑی داروں کو اور ان کو جن کی یہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے سب کو اکٹھا کرو۔ اور ان کو دوزخ کی راہ پر لیجانا اور ابھی ذرا ان کو روکو۔ ان سے کچھ دریافت کیا جائے گا ہاں صاحبو! تم یہ تو بتلاؤ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ اب تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا بلکہ وہ سب اس روز سرفگندہ ہوں گے اور کسی کو مجال رد وقدح کی نہ ہوگی اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کریں گے چنانچہ وہ کہیں گے کہ تم ہم کو مجبور کرتے تھے۔ دوسرے کہیں گے کہ ہم تمہیں مجبور نہ کرتے تھے بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا۔ بلکہ تم خود سرکشی کرنے والے لوگ تھے سو ہم پر ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوئی کہ ہم کو ضرور مزہ چکھنا ہے۔ لہٰذا ہم نے تمہیں گمراہ کیا کیونکہ ہم خود گمراہ تھے اور اسی لئے ہم کو بھی اپنا ہی سا بنانا چاہتے تھے یہ ان کی گفتگو ہوگی جس میں سب کی طرف سے اقرار ہے جرم کا پس اس وجہ سے وہ سب اس روز عذاب میں مشترک ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں اور ہم یقیناً ان جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کریں گے کیونکہ ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تم دوسروں کی پرستش نہ کرو تو وہ تکبر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں ان کا رسول کو شاعر مجنون کہنا غلط ہے اور نہ وہ شاعر ہیں، نہ مجنون بلکہ وہ حق بات لائے ہیں اور انہوں نے قولاً وفعلاً دوسرے انبیاء کی تصدیق کی ہے اچھا اے کافرو! اگر تم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہ تھے تو اب تم سخت تکلیف دہ عذاب کا ضرور مزہ چکھنے والے ہو پس تم اس کا مزہ چکھو اور تم کو مطمئن رہنا چاہیے کہ تم کو وہی صلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے خواہ مخواہ جوش عداوت میں تم پر زیادتی نہ کی جائے گی۔

مگر خدا کے برگزیدہ بندے اس سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ان کی حالت ان سے جداگانہ ہے۔ چنانچہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لئے غذائے معلوم ہے یعنی میوے اور آسائش کے باغوں میں ان کی یوں عزت کی جائے گی کہ وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ نیز ان کے سامنے ایک بہنے والی شراب سے بھرا ہوا ایسا پیالہ لے کر چکر لگایا جائے گا جو کہ سفید اور پینے والوں کے لئے مزے دار ہوگا۔ جس میں نہ سرگرانی ہوگی اور نہ وہ اس سے بدمست ہوں گے بلکہ ایک نہایت لطیف سرور ہوگا اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی، بڑی آنکھوں والی اور ایسی خوبصورت عورتیں ہوں گی گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں جو کہ پردوں میں محفوظ ہونے کی وجہ سے گرد و غبار سے پاک۔

اب وہ جنتی لوگ آپس میں سوال و جواب کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی اس نامعقول بات کو سچا سمجھنے والوں میں سے ہے ذرا غور تو کر کیا جب ہم مرجائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں زندہ کر کے جزا دی جائے گی یہ بیان کر کے وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا

Marfat.com

کہ کیا تم اسے جھانک کر دیکھو گے چلو دیکھیں کہ اب وہ کس حال میں ہے۔ یہ مشورہ کر کے وہ چلیں گے اب وہ اسے جھانکے گا تو وہ اسے وسط دوزخ میں دیکھے گا یہ دیکھ کر وہ کہے گا کہ بخدا تو تو مجھے تباہ کرنے کو ہو ہی گیا تھا اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر انعام نہ ہوتا اور میں تیرے بہکائے میں آجاتا تو آج میں بھی ماخوذ لوگوں میں سے ہوتا۔ اچھا اب بتلا کہ ہمیں سوائے ہماری پہلی موت کے جس کو ہم دنیا میں بھگت چکے ہیں اور کوئی موت تو نہ آئے گی۔ اور ہمیں عذاب تو نہیں دیا جاتا اور ہم ان باتوں میں سچے تھے یا نہیں۔ جن کو تو رسوائی کہا کرتا تھا۔ اب بھی یقین آیا یا نہیں۔ یہ گفتگو تھی اس شخص کی۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حالت جو جنتیوں کی تم سن چکے ہو بڑی کامیابی ہے۔ اور ایسی کامیابی کے لئے کام کرنے والوں کو ضرور کام کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور بڑا محروم ہے وہ شخص جو اس سے محروم رہے۔ اچھا لوگو! تم یہ بتلاؤ کہ یہ بہتر دعوت ہے جو کہ جنتیوں کو دی گئی ہے یا زقوم کا درخت جس سے دوزخیوں کی تواضع کی جائے گی پس شجرہ زقوم کسی طرح اس نعمت سے اچھا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم نے اسے ظالموں کو تکلیف دینے کی شے بنایا ہے کیونکہ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پھل ایسے ہیں جیسے کہ وہ سانپوں کے پھن ہوں۔ پس وہ ظالم لوگ ان میں سے کھائیں گے اور انہیں کھا کر ان سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کیلئے ان پر نہایت تیز گرم پانی کی آمیزش ہوگی جو کہ ان کو پینے کو دیا جائے گا۔

اس کے بعد یہ سمجھو کہ ان لوگوں کی واپسی جو کہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں دوزخ کی طرف ہوگی کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔ سو وہ اپنے گمراہوں کے نقش قدم پر دوڑے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ان سے پیشتر بھی بہت سے ان سے پہلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے جن کی انہوں نے تکذیب کی پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا کیسا برا انجام ہوا باستثنائے خدا کے برگزیدہ بندوں کے کیونکہ وہ اپنے ایمان کی بدولت اس برے نتیجہ سے محفوظ رہے اس لئے ان لوگوں کو بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ کیا بعید ہے کہ ان کو بھی ویسی ہی سزا دی جائے جیسے ان سے پہلوں کو دی گئی۔

سزا کا ذکر بار بار کیوں کیا جاتا ہے تا کہ انسان سنبھال جائے اور اسے عام بات نہ سمجھے کہ مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ وقت گزر جائے گا کس نے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ یہ سب باتیں ہیں۔ کوئی قیامت نہیں، کوئی حساب نہیں، انسان کے اس زعم کو ختم کرنے کے لئے بار بار قیامت کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جہنم میں پیش ہونے والی کیفیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تا کہ انسان کے اندر خوف پیدا ہو۔ اور وہ یقین کرلے کہ میرے ہر عمل کے بارے میں سوال ہوگا۔ میں نے جواب دینا ہے۔ اور کوئی ایسی صورت نہیں کہ میری جان چھوٹ جائے۔ اور حساب نہ ہو۔ ہر حال میں ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا۔ اس لئے تیاری کا آج وقت ہے۔ پھر موقعہ نہیں ملے گا۔ اسے غنیمت سمجھیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

28 اگست درس فیضان القرآن نمبر 240

سورۂ صافات آیت نمبر 75 تا 113 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ
فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾
وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا ذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ
اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی
النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ
ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

Marfat.com

تَنۡحِتُوۡنَ ﴿۹۵﴾ۙ وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ وَ مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابۡنُوۡا لَہٗ بُنۡیَانًا
فَاَلۡقُوۡہُ فِی الۡجَحِیۡمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَسۡفَلِیۡنَ ﴿۹۸﴾
وَ قَالَ اِنِّیۡ ذَاہِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَہۡدِیۡنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ ہَبۡ لِیۡ مِنَ
الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرۡنٰہُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعۡیَ قَالَ
یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ
یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾
فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلۡجَبِیۡنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ وَ نَادَیۡنٰہُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ قَدۡ
صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ
الۡبَلٰٓـؤُا الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی
الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾ۖ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿۱۰۹﴾ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾
اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرۡنٰہُ بِاِسۡحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ
الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَکۡنَا عَلَیۡہِ وَ عَلٰۤی اِسۡحٰقَ ؕ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِہِمَا مُحۡسِنٌ
وَّ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ مُبِیۡنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہمیں نوح نے پکارا تو ہم کیا خوب پکار سننے والے ہیں ہ اور ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو بہت بڑے غم سے بچالیا ہ اور ہم نے اس کی نسل کو باقی رہنے والا بنایا ہ اور ہم نے اس کے طریقہ پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ہ سلام ہے نوح پر تمام دنیا والوں میں ہ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ہ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا ہ

Marfat.com

اور اس کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھا جب کہ وہ آیا اپنے رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ ٥ جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو ٥ کیا تم اللہ کے سوا من گھڑت معبودوں کو چاہتے ہو ٥ تو خداوند عالم کے باب میں تمہارا کیا خیال ہے ٥ پھر ابراہیم نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی ٥ پس کہا کہ میں بیمار ہوں ٥ پھر وہ لوگ اس کو چھوڑ کر چلے گئے ٥ تو وہ ان کے بتوں میں گھس گیا کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو ٥ تمہیں کیا ہوا کہ تم کچھ بولتے نہیں ٥ پھر ان کو مارا پوری قوت کے ساتھ ٥ پھر لوگ اس کے پاس دوڑے ہوئے آئے ٥ ابراہیم نے کہا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو ٥ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تمہیں بھی اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم بناتے ہو ٥ انھوں نے کہا اس کے لئے ایک مکان بناؤ پھر اس کو دہکتی آگ میں ڈال دو ٥ پس انھوں نے اس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تو ہم نے انھیں کو نیچا کر دیا ٥ اور اس نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ میری راہنمائی فرمائے گا ٥ اے میرے رب مجھ کو اولاد صالح عطا فرما ٥ تو ہم نے اس کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی ٥ پس جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں پس تم سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے میرے باپ آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کر ڈالئے انشاء اللہ آپ مجھ کو صابروں میں سے پائیں گے ٥ پس جب دونوں مطیع ہو گئے اور ابراہیم نے اس کو ماتھے کے بل گرا دیا ٥ اور ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم ٥ تم نے خواب کو سچ کر دکھایا بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ٥ یقیناً یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی ٥ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کے عوض اس کو چھڑا لیا ٥ اور ہم نے اس پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ٥ سلامتی ہو ابراہیم پر ٥ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ٥ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ٥ اور ہم نے اس کو اسحاق کی خوشخبری دی ایک نبی صالحین میں سے اور ہم نے اس کو اور اسحاق کو برکت دی ٥ اور ان دونوں کی نسل میں اچھے بھی ہیں اور ایسے بھی جو اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ اب چند گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے کفر سے تنگ آ کر ہمیں مدد کیلئے پکارا تو ہم نے اس کا نہایت عمدہ جواب دیا۔ کیونکہ ہم بہت خوب جواب دینے والے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو اس سخت تکلیف سے نجات دی جس میں وہ مبتلا تھے اور ان ہی نوح علیہ السلام کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والا کیا۔ اور ہم نے ان کیلئے پچھلے لوگوں میں یہ دعا چھوڑی کہ تمام جہان میں نوح علیہ السلام پر سلام ہو۔ یہ جزا ان کی اس لئے دی گئی کہ وہ نکوکار تھے اور ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس صلہ کے پورے طور پر قابل تھے۔ خیر یہ تو ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے لوگوں کے ساتھ کیا کہ ان کو بچالیا اس کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو جو ان کے مخالف تھے غرق کر دیا۔

اور ان ہی نوح علیہ السلام کے گروہ میں سے ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبکہ وہ خدا کے پاس خیال معصیت سے محفوظ دل لے کر آئے تھے چنانچہ بیان ان کے سلامت قلب کا یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنے باپ اور ان کی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو یہ ہرگز قابل پرستش نہیں ہیں کیا تم خدا پر بہتان باندھنے کیلئے خدا کے سوا دوسرے معبود چاہتے ہو اگر ایسا ہے تو تمہارا رب العلمین کے متعلق کیا خیال ہے کیا وہ اس بہتان بندی سے خوش ہوگا۔ ہرگز نہیں تو ان کے باپ اور ان کی قوم نے ان کی

Marfat.com

نصیحت کو نہ مانا۔

اب انہوں نے ان پر پوری طرح اتمام حجت کے لئے یہ تدبیر کی کہ ایک نظر ستاروں کو دیکھا تا کہ وہ سمجھیں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ واقعی ہے۔کیونکہ وہ علم نجوم کے معتقد اور اس پر عامل تھے اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں اب جبکہ انہوں نے یہ سنا کہ یہ بیمار ہونے والا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چل دیئے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی بیماری ہمیں لگ جائے اب ان کو موقع ملا۔اور وہ ان کے بتوں کی طرف چلے۔اور کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو جب بتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو کہا کہ کیا بات ہے کہ تم بولتے نہیں۔اب جبکہ انہوں نے اس کا بھی جواب نہ دیا تو وہ انہیں خوب مارنے کیلئے ان پر جھک پڑے جب خوب مار کر توڑ پھوڑ دیا تو وہاں سے چل دیئے۔

جب لوگ بت خانہ میں آئے اور اپنے معبودوں کی خوب گت بنی دیکھی تو تحقیق شروع کی کہ یہ کس کی حرکت ہے۔کسی نے کہہ دیا کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا معلوم ہوتا ہے۔وہی ان کی برائی کیا کرتا ہے اب وہ ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ کیا تم نے یہ حرکت کی ہے۔انہوں نے اس کا جواب دیا اور جانبین سے گفتگو ہوئی۔جس کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا تم ان کو پوجتے ہو جن کو تم خود تراشتے ہو اور خدا نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جن کو تم بناتے ہو یعنی بتوں کو اور اس لئے وہی قابل پرستش ہے مگر تم اس کو نہیں پوجتے کس قدر عجیب بات ہے۔اس کا جواب تو انہیں کیا بن آتا اس لئے انہوں نے بجائے حجت کے قوت سے کام لینا چاہا اور کہا کہ اس کیلئے ایک عمارت بناؤ اور اس کو آگ سے بھر دو پھر اسے آگ میں ڈال دو۔پس انہوں نے ان کے متعلق نقصان رسانی کا ارادہ کیا چنانچہ ان کو آگ میں ڈال بھی دیا اس پر ہم نے ان ہی کو زیر کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو صحیح وسلامت آگ سے نکال لیا۔اب ابراہیم علیہ السلام ان کی ہدایت سے ناامید ہو گئے۔

اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا اور مجھے ایسی جگہ پہنچائے گا جہاں بآسانی خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت کرسکوں۔چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور بعد ہجرت انہوں نے خدا سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے کوئی نیک لڑکا دیجئے۔اس پر ہم نے انہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی۔اور خوشخبری کے مطابق وہ لڑکا پیدا بھی ہو گیا۔

اب جبکہ وہ ان کے ساتھ چلنے پھرنے کی حد کو پہنچا۔تو انہوں نے اس سے کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں اپنے کو تجھے ذبح کرتے دیکھتا ہوں۔اب تو دیکھ کہ تیری اس باب میں کیا رائے ہے آیا تو بخوشی ذبح ہونا چاہتا ہے یا نہیں اس نے کہا کہ ابا جان جو آپ کو حکم ہے آپ شوق سے کیجئے۔آپ کے خدا نے چاہا تو مجھے مستقل پائیں گے اور میں خدا سے جان عزیز رکھنے والا نہ ہوں گا۔

پس جبکہ دونوں نے ہمارا حکم قبول کر لیا۔اور انہوں نے اس کو کروٹ سے لٹایا تو خواب پورا ہو گیا اور ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام بس کیجئے آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا اور اس طرح ہم نے لڑکے کی جان بچا دی اور ابراہیم علیہ السلام کو اس رنج سے نجات دیدی۔جو ذبح ولد سے ان کو طبعی طور پر ہونا چاہیے۔یہ ان کی نکوکاری کا ثمرہ تھا۔اور ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔واقعی یہ بہت کھلا ہوا امتحان تھا اور اس میں پورا اترنا ان ہی کا کام تھا۔اور اس لئے وہ ضرور بدلہ کے مستحق تھے۔خیر ہم نے ان

Marfat.com

کو ذبح ولد سے روک دیا اور ایک بڑے ذبیحہ سے اس کی جان کا معاوضہ کر دیا اور اس وقت سے قربانی کا قانون مقرر کر دیا۔ پس اس سلسلہ میں جو جانور بھی ذبح ہوگا وہ اس کا فدیہ ہے اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو یہ بھی ہمارا صلہ تھا جو ہم نے ان کو دیا۔ کیونکہ ہم نیکوں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

اور جبکہ ہم نے ان کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی تھی۔ تو وہ کوئی معمولی خوشخبری نہ تھی بلکہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ کیونکہ ہم نے ان کو اسحٰق کی خوشخبری دی تھی بحالیکہ وہ نیکوں میں سے معمولی درجہ کے نیک نہیں تھے بلکہ ان میں بڑے مرتبہ کے نیک یعنی نبی تھے۔ اور ہم نے ان پر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں یہ تو خود ان کی حالت ہے اور ان کی اولاد میں سے کوئی نکوکاری جیسے مومنین اور کوئی اپنے اوپر کھلا ظلم کرنے والا ہے جیسے مشرکین اور یہود و نصاریٰ۔ اور جو نیک ہیں ان کے لئے ان کی نکوکاری ایک خوشی کی بات ہے۔ اور جو بدکار ہیں ان کی بدکاری موجب ننگ و عار ہے کہ ایسے نیکوں کی اولاد ایسی بدکار ہو۔ سو یہ کسی طرح زیبا نہیں۔

یہ جو ہم کسی بھی نبی کا جب نام لیتے ہیں تو پھر علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ان پر سلام آیا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام یعنی وہ ہستی جن پر اللہ رب العزت نے سلام بھیجا ہے ہم بھی ان پر سلام پیش کرتے ہیں۔ آج کے درس میں انبیاء کرام کا ذکر اور ان پر رب کبریا کی طرف سے سلام کا بیان بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ انسان کیوں ان لوگوں کو پوجتا ہے جو خود مخلوق ہوں۔ یا ان بتوں کو کیوں سجدہ کرتا ہے۔ جنہیں خود تراشتا ہے۔ انسان کی اس کیفت پر سوائے حیرت کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ رب العزت انسان کی اس مشرکانہ کیفیت کا خاتمہ فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29/اگست درس فیضان القرآن نمبر 241

سورۂ صافات آیت نمبر 114 تا 138 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَ نَجَّیْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ هَدَیْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ
رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ
عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ

Marfat.com

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ
نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا ٥ اور ان کو اوران کی قوم کو ایک بڑی مصیبت سے نجات دی ٥ اور ہم نے ان کی مدد کی تو ہی غالب آنے والے بنے ٥ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی ٥ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھا راستہ دکھایا ٥ اور ہم نے ان کے طریقہ پر پیچھے والوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ٥ سلامتی ہو موسیٰ اور ہارون پر ٥ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ٥ بے شک وہ دونوں مومن بندوں میں سے تھے ٥ اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھا ٥ جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ٥ کیا تم لوگ بعل کو پکارتے ہو اور بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو ٥ اللہ کو جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی ٥ انھوں نے اس کو جھٹلایا پس وہ پکڑے جانے والوں میں سے ہوں گے ٥ مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے ٥ اور ہم نے اس کے طریقہ پر پچھلوں میں ایک گروہ کو چھوڑا ٥ سلامتی ہو الیاس پر ٥ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ٥ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں سے تھا ٥ اور بیشک لوط بھی پیغمبروں سے تھا ٥ جب کہ ہم نے اس کو اور اس کے لوگوں کو نجات دی ٥ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ٥ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا ٥ اور تم ان کی بستیوں پر گزرتے ہو صبح کو بھی ٥ اور رات کو بھی ٥ تو کیا تم نہیں سمجھتے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر بھی احسان کیا تھا۔ اوران کو اوران کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی تھی۔ اوران کی مدد کی تھی۔ جس پر وہ فرعون جیسے شخص پر غالب رہے تھے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب تورات دی تھی۔ اور ہم نے ان کو سیدھے راستہ پر چلایا تھا اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی ہے کہ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر سلام ہو۔ ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں اس لئے ہم نے ان کو یہ صلہ دیا کیونکہ بیشک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس جزاء کے جوان کو دی گئی مستحق تھے۔

اور الیاس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا تم بعل نام بت کو پکارتے ہو۔ اور نہایت عمدہ پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑتے ہو جو کہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی اور اس لئے وہ چھوڑنے کے قابل نہیں ہے جس پر انہوں نے ان کو جھٹلایا سو یہ لوگ اس تکذیب کی سزا میں عذاب میں حاضر

Marfat.com

کئے جائیں گے لیکن خدا کے برگزیدہ بندے ایسے نہیں ہیں کیونکہ ان کیلئے عیش و آرام ہے اور ہم نے ان کیلئے بھی پیچھے آنے والوں میں یہ دعا چھوڑ دی ہے کہ سلام ہو الیاسین پر ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

اور لوط علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو عذاب سے نجات دی تھی بجز ان کی بیوی کے کہ وہ باقی رہنے والوں میں تھی۔ پھر ہم نے دوسروں کو تباہ کر دیا تھا۔ اور اے اہل مکہ تمہارا ان پر ایسی حالت میں بھی گزر ہوتا ہے کہ تم صبح میں داخل ہونے والے ہوتے ہو۔ اور رات میں بھی کیونکہ تم ملک شام کو آتے جاتے ہو اور رستے میں ان کی بستی پڑتی ہے جن کو تم دیکھتے ہو تو کیا تم یہ حالت دیکھ کر بھی نہیں سمجھتے بڑی بے سمجھی کی بات ہے۔

آج کے درس میں بھی انبیاء کرام پر سلامتی بھیجی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان ہستیوں کو اخلاص کے ساتھ تنبیہ دی گئی ہے نیک ہستیاں ہمیشہ سے لوگوں کے لئے خیر خواہی چاہتی رہی ہیں۔ اور ان کا یہ عمل رہا کہ ایک خدا کو مانو اور ہماری اتباع کرو۔ تاکہ تم لوگ برائی سے بچو۔ اور اچھے کام کرو۔ بت پرستی چھوڑ دو۔ توحیدی بن جاؤ۔ اور اتباع رسالت میں اپنے شب و روز لگا دو۔ جن لوگوں نے اتباع کیا۔ اچھے عمل کئے ان کا یہ دنیا بھی درست اور آخرت بھی درست اور جنہوں نے بغاوت کی انہیں صفحہ ہستی سے بھی مٹا دیا گیا۔ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم نے اپنی زندگی کو ضائع نہیں کرنا اور نہ ہی آخرت کو۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

30/اگست درس فیضان القرآن نمبر 242

سورۂ صافات آیت نمبر 139 تا 182 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَی
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ
فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾
وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ
یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ
الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓىٕكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ
شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَی الْبَنَاتِ عَلَی الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَیْفَ
تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا

Marfat.com

بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ
عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ
مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور بیشک یونس بھی رسولوں میں سے تھا ہ جب کہ وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی پر پہنچا ہ پھر قرعہ ڈالا تو وہی خطاوار نکلا ہ پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے کو ملامت کر رہا تھا ہ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا ہ تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ ہی میں رہتا ہ پھر ہم نے اس کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ نڈھال تھا ہ اور ہم نے اس پر ایک بیل دار درخت اگا دیا ہ اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا ہ پھر وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان کو فائدہ اٹھانے دیا ایک

Marfat.com

مدت تک ٥ پس ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ٥ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ دیکھ رہے تھے ٥ سن لو یہ لوگ صرف من گھڑت کے طور پر ایسا کہتے ہیں ٥ کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں ٥ کیا اللہ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں پسند کی ہیں ٥ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگا رہے ہو ٥ پھر کیا تم سوچ سے کام نہیں لیتے ٥ کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے ٥ تو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو ٥ اور انھوں نے خدا اور جنات میں رشتہ داری قرار دی ہے اور جنوں کو معلوم ہے کہ یقیناً وہ پکڑے ہوئے آئیں گے ٥ اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں ٥ مگر وہ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ٥ پس تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو ٥ خدا سے کسی کو پھیر نہیں سکتے ٥ مگر اس کو جو جہنم میں پڑنے والا ہے ٥ اور ہم میں سے ہر ایک کا معین مقام ہے ٥ اور ہم خدا کے حضور بس صف بستہ رہنے والے ہیں ٥ اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں ٥ اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ٥ کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی کوئی تعلیم ہوتی ٥ تو ہم اللہ کے خاص بندے ہوتے ٥ پھر انھوں نے اس کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے ٥ اور اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ہمارا یہ فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے ٥ کہ بیشک وہی غالب کئے جائیں گے ٥ اور ہمارا لشکر ہی غالب رہنے والا ہے ٥ تو کچھ مدت تک ان سے اعراض کرو ٥ اور دیکھتے رہو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ٥ کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں ٥ پس جب وہ ان کے صحن میں اترے گا تو بڑی ہی بری ہوگی ان لوگوں کی صبح جن کو اس سے ڈرایا جا چکا ہے ٥ تو کچھ مدت کے لئے ان سے اعراض کرو ٥ اور دیکھتے رہو عنقریب وہ خود دیکھ لیں گے ٥ پاک ہے تیرا رب ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں ٥ اور سلام ہے پیغمبروں پر ٥ اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں میں سے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے جبکہ وہ ہم سے بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی تک گئے اور اس میں سوار ہوئے اور جبکہ کشتی نہ چلی تو ملاحوں نے سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی ایسا شخص ہے جس کی وجہ سے کشتی نہیں چلتی جس پر قرعہ ڈالا گیا اور وہ شریک قرعہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مغلوب ہوئے اور قرعہ ان ہی کے نام پر آیا اس پر انہوں نے اپنے آپ کو دریا کے حوالہ کر دیا۔ اور ان کو ایسی حالت میں مچھلی نگل گئی کہ وہ ایک قابل ملامت فعل کے مرتکب تھے جس پر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین. اب اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے۔ تو وہ اس روز تک جس روز مردے زندہ کئے جائیں گے اس کے پیٹ میں رہتے اور انہیں اس سے نکلنا نصیب نہ ہوتا لیکن چونکہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے اس لئے ہم نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ اور ان کو اس کے پیٹ سے نکال دیا۔

اب ہم نے انہیں اس کے پیٹ سے نکال کر چٹیل میدان میں ایسی حالت میں ڈالا کہ وہ خستہ حال تھے۔ اور ہم نے بیل کی قسم کا ایک درخت ان پر اگا دیا تا کہ انہیں سایہ اور غذا ملے اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا جس پر انہوں نے اول ان کی تکذیب کی پھر عذاب دیکھ کر وہ ایمان لے آئے۔ جس پر ہم نے انہیں ایک زمانہ تک حیات وغیرہ سے متمتع رکھا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں پس آپ ان سے پوچھئے کہ کیا آپ کے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے اور بھلا کیا یہ کہیں عقل میں آسکتا ہے کہ خدا بری چیزیں تو اپنے لئے رکھے اور اچھی چیزیں ان کو دے یا کم از کم وہ یہ ہی بتادیں کہ ہم نے فرشتوں کو ایسی حالت میں زنانہ پیدا کیا ہے کہ وہ موجود تھے وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے سامنے خدا نے ان کو زنانہ بنایا ہے اور جبکہ وہ ان کے زنانہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں رکھتے تو ان کو ایسا دعویٰ نہ کرنا چاہیے دیکھو خوب یاد رکھو کہ نہ فرشتے عورتیں ہیں اور نہ ہم نے انہیں بیٹیاں بنایا ہے بلکہ وہ اپنے تراش سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اولاد جنی۔ اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں کیا اس نے لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دی بھلا ایسا بھی کرتا ہے۔ اے مشرکو! تمہیں کیا ہوا۔ تم کیسا نا معقول حکم کرتے ہو اور جبکہ یہ سراسر نا معقول بات ہے تو کیا تم نصیحت نہیں قبول کرتے کہ اس سے باز آجاؤ۔ بڑی بیجا بات ہے یا ہم اس سے بھی تنزل کر کے تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس اس دعویٰ کی کوئی واضح حجت ہے کہ خدا نے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے۔ یا کم از کم وہ زنانے ہیں اگر ہے تو تم اپنی وہ آسمانی کتاب لاؤ جس میں خدا نے یہ بتلایا ہو کہ ہم نے فرشتوں کو بیٹیاں یا کم از کم زنانے بنایا ہے اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ لیکن تمہارے پاس اس کا ثبوت کہاں ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ اس جھوٹے دعویٰ سے باز آؤ۔

اور ان لوگوں نے صرف فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنانے پر بس نہیں کی بلکہ انہوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان بھی رشتہ قائم کر دیا چنانچہ انہوں نے سرداران اخباث کی بیٹیوں کو خدا کی بیویاں قرار دیا حالانکہ خود جن بخوبی جانتے ہیں کہ ان کو خدا سے کوئی رشتہ نہیں۔ کیونکہ وہ دوزخ میں حاضر کئے جائیں گے جیسے انسان حاضر کئے جائیں گے۔ اور پاک ہے خدا اس بات سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں ہاں تو ہم نے کہا تھا کہ جن عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ اب ہم کہتے ہیں لیکن خدا کے برگزیدہ بندے خواہ جن ہوں یا انس وہ حاضر نہ کئے جائیں گے۔ اور اس استثناء کی وجہ یہ ہے کہ تمام جن وانس خدا کے نافرمان نہ ہوں گے۔ بلکہ ان میں بہت سے مطیع بھی ہوں گے کیونکہ تم یعنی کفار مکہ اور وہ شیاطین جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ صرف اس کو خدا کے خلاف کر سکتے ہو۔ جو کہ لامحالہ دوزخ میں داخل ہونے والا ہے اور جو ایسے نہیں ہیں وہ تمہارے بہکائے میں نہیں آسکتے۔ خیر، یہ تو جنوں کے متعلق گفتگو تھی کہ ان کو اپنی بندگی کا علم ہے۔

اور فرشتوں کے متعلق یہ ہے کہ ان کو بھی اپنی بندگی کا اقرار ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں۔ جس کے لئے ایک مقام معلوم نہ ہو بلکہ ہر ایک کیلئے ایک مقام معلوم معین ہے۔ جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا اور ہم حق تعالیٰ کی اطاعت کیلئے صف بستہ رہتے ہیں اور ہم اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ ضرور یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی نصیحت ہوتی تو ہم ضرور خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ سو اب جبکہ وہ نصیحت ان کے پاس آئی تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ خیر انہیں عنقریب اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

اور یقیناً ہمارے ان بندوں کیلئے جن کو پیغامبر بنایا گیا ہے یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ ان کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور ہماری ہی فوج غالب ہوگی۔ پس آپ ان کی تکذیب کی پروانہ کیجئے۔ اور ان سے اعراض کیجئے۔ اور انہیں دیکھتے رہئے کیونکہ وہ عنقریب اپنی تکذیب کا نتیجہ بد اپنی آنکھوں دیکھ لیں گے اچھا جب آپ ان کو عذاب سے ڈراتے ہیں تو کیا وہ براہ تمسخر ہمارے عذاب کے متعلق جلدی مچاتے ہیں۔ سو یہ انکی غلطی ہے کیونکہ جب وہ عذاب ان کے میدان میں فروکش ہوگا تو ان لوگوں کی جن کو ڈرایا گیا ہے صبح

Marfat.com

نہایت بری ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کو تباہ و برباد کردے گا۔ اچھا اب ان کو جلدی مچانے دیں اور ان سے ایک خاص وقت تک اعراض کریں۔ اور دیکھتے رہیں کیونکہ وہ عنقریب اس تمسخر کا نتیجہ دیکھ لیں گے الحاصل پاک ہے آپ کا پروردگار جو کہ مالک ہے غلبہ کا۔ ان بری باتوں سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں جیسے اس کیلئے شرکاء کا ہونا، اولاد اور بیویوں کا ہونا اور سلام ہو پیغمبروں پر جنہوں نے ان ناپاکیوں کے دور کرنے میں سعی بلیغ کی اور قابل تعریف ہے وہ خدا جو پروردگار ہے تمام جہان کا جس نے رسول بھیج کر لوگوں کی روحانی تربیت کا انتظام فرمایا۔

اس درس میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی قوم پر جب عذاب آنے لگا تھا۔ تو سب نے اجتماعی طور پر توبہ کی اللہ رب العزت نے ان کی توبہ کو قبول فرما کر معاف کردیا۔ اسی طرح اہل مکہ کے اندر بھی یہ خرابی تھی کہ وہ فرشتوں کے متعلق یہ گمان کرتے تھے کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں حالانکہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اور وہ اکیلا ہے۔ بیوی سے پاک ہے۔ بچوں سے پاک ہے۔ والدین سے پاک ہے۔ اور اس کا ہمسر اور ساتھی کوئی نہیں، پھر بھی یہ لوگ شعور نہیں رکھتے کہ کبھی اس کا شریک بنادیتے ہیں۔ اور کبھی اس کی اولاد، بہرکیف اپنے آپ کو مشرکانہ آلائشوں سے پاک کرنا بھی سعادت مندی ہے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ ص

سورۃ ص مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 88 اور رکوع کی تعداد 5 ہے کلمات کی تعداد 738 اور حروف کی تعداد 3107 ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 38 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 38 ہے۔ اسکا نام آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے۔

آیت نمبر 1 تا 88: حضرت داؤد علیہ السلام کی بادشاہت کا تذکرہ، حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کا ذکر، کوئی چیز بیکار نہیں بنائی گئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے، ان کی بیماری اور شفاء یابی کا ذکر ہے۔ قسم کا ذکر ہے تقیہ کرنا، بیوی کو سو چھڑیاں مارنے کا بیان۔ حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا تذکرہ، شیطان کا تذکرہ، قرآن تو اہل علم کے لئے نعمت ہے اس کے متعلق ایک وقت کے بعد معلوم ہوگا۔ کافروں کے الزامات اور اللہ رب العزت کی طرف سے ان کے جوابات کا بیان، حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنگی گھوڑوں کی مشق کا بیان، مومنوں کے لئے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ۔ اور کفار کے لئے جہنم کا بیان، حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا تذکرہ۔

Marfat.com

Marfat.com

31/اگست درس فیضان القرآن نمبر 243

سورہ ص آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ؕ (۱) بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ (۲)
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (۳)
وَ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۚۖ (۴)
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۵) وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ
مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۚۖ (۶)
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚۖ (۷) ءَاُنْزِلَ
عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا
یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ (۸) اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۚ (۹)
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ (۱۰)
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ (۱۱) كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ

Marfat.com

وَفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ص قسم ہے نصیحت والے قرآن کی ٥ بلکہ جن لوگوں نے انکار کیا وہ گھمنڈ اور ضد میں ہیں ٥ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں تو وہ پکارنے لگے اور وقت بچنے کا نہ تھا ٥ اور ان لوگوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا اور انکار کرنے والوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے جھوٹا ہے ٥ کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک معبود کر دیا یہ تو بڑی عجیب بات ہے ٥ اور ان کے سردار اٹھ کھڑے ہوئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ٥ ہم نے یہ بات پچھلے مذہب میں نہیں سنی یہ صرف ایک بنائی بات ہے ٥ کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا بلکہ یہ لوگ میری یاد دہانی کی طرف سے شک میں ہیں بلکہ انھوں نے اب تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا ٥ کیا تیرے رب کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں جو زبردست ہے فیاض ہے ٥ کیا آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کی بادشاہی ان کے اختیار میں ہے پھر وہ سیڑھیاں لگا کر چڑھ جائیں ٥ ایک لشکر یہ بھی تباہ ہوگا سب لشکروں میں سے ٥ ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور میخوں والا فرعون ٥ اور ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ نے جھٹلایا یہ لوگ بڑی بڑی جماعتیں تھے ٥ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب نازل ہو کر رہا ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس نصیحت والے قرآن کی کہ ان لوگوں کا انکار صحیح نہیں ہے بلکہ یہ کافر غرور اور بیجا مخالفت میں گرفتار ہیں اور بلا وجہ سچی باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کو کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنوں ہی کو ایسی ہی باتوں کی بنا پر ہلاک کیا ہے جس پر انھوں نے پکارا اور کہا کہ اب ہمیں چھوڑ دیا جائے آئندہ ہم ایسا نہ کریں گے لیکن ان کی یہ آواز بے سود ثابت ہوئی اور وہ بچ نہ سکے کیونکہ اب بچنے کا وقت نہ رہا تھا پس ایسا نہ ہو کہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آئے اور یہ اس وقت پچھتادیں اور ان کا اس وقت پچھتانا بے سود ثابت ہو۔ اس لئے ان کو چاہیے کہ ابھی توبہ کر لیں اور تکذیب سے باز آئیں ورنہ پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔

اور ان لوگوں کو اس پر تعجب ہے کہ ان کے پاس ان ہی میں کا ایک ڈرانے والا آیا۔ اور یہ کافر یہ ہی کہتے ہیں کہ یہ تو صرف ایک جھوٹا جادوگر ہے جو کہ لوگوں پر منتر پھونک کر ان کو اپنے قابو میں لاتا ہے کیا غضب کی بات ہے کہ اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود بنا دیا۔ واقعی یہ نہایت عجیب بات ہے اور ان کے سرداروں کی جماعت یہ کہتی ہوئی چلدی کہ چلو یہاں سے اور اس کی باتیں نہ سنو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو کیونکہ یہ ایک امر مطلوب ہے اور اس کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیے ہم نے تو یہ بات جو یہ کہتا ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ ان کے مذہب کے سوا کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی جو کہ ہم تک پہنچا ہے اور پہلے مذاہب جو ہم تک نہیں پہنچے ان کی خبر نہیں

Marfat.com

چنانچہ یہود عزیز کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ نصاریٰ عیسیٰ کو۔ اور تثلیث کے قائل ہیں۔ آتش پرست آگ کو پوجتے ہیں الی غیر ذلک غرض توحید خالص جس کی یہ شخص دعوت دیتا ہے کسی مذہب میں بھی نہیں ہے۔ پھر اگر ہمیں غلطی پر ہیں۔ تو کیا تمام مذاہب والے غلطی پر ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ محض بناوٹ ہے کیا ہم میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی اور نصیحت اتارنے کیلئے خدا کو وہی ملا تھا جس کو کوئی وجاہت حاصل نہیں کیا ہم میں کوئی اس قابل نہ تھا۔ یہ ہی دلیل ہے اس کی کہ وہ محض جھوٹا ہے۔

اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا نہیں ہے بلکہ خود یہ لوگ میری نصیحت کے باب میں شک میں مبتلا ہیں اور اس کا کوئی صحیح منشا نہیں ہے بلکہ انہوں نے ابھی میرا عذاب نہیں چکھا اس لئے وہ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ورنہ جب وہ عذاب چکھیں گے اس وقت وہ سب باتیں بھول جائیں گے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے نہایت زبردست اور بڑے دینے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں یا ان کو آسمانوں اور زمینوں کی حکومت حاصل ہے کہ وہ جس کو جو کچھ چاہیں دیں اور جسے نہ چاہیں نہ دیں۔ ایسا تو نہیں پھر اگر خدا نے تمہیں نبوت اور رسالت دی تو ان کا اس میں کیا اجارہ ہے پس ان کو چاہیے کہ اس جلن میں رسیوں میں ٹنگ جائیں اور پھانسی کھا کر مر جائیں۔ نہ خدا تم سے رسالت چھینے گا۔ اور نہ یہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں کیونکہ یہ انبیاء کی مخالف جماعتوں میں سے ایک نہایت معمولی جمعیت ہے جو اس باب میں شکست خوردہ ہے اور اسے کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی ان سے پہلے قوم نوح نے اور عاد نے اور فرعون نے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور بن والوں نے تکذیب کی تھی۔ یہ تھے واقعی گروہ جن کو گروہ کہنا مناسب ہے ان میں سے کوئی گروہ ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو۔ پس اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہ یہ کہ ان پر میرا عذاب واقع ہوا اور وہ تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ پس جب رسولوں کے مقابلہ میں ان کی نہ چلی یہ تو ہمارے کس گنتی میں ہیں۔ پس یہ ضرور شکست کھا دیں گے۔ اور تمہارے مقابلہ میں ان کو ہرگز کامیابی نہیں ہوسکتی۔

جو لوگ بھی قرآن مجید کی آیات پر غور و فکر نہیں کرتے اور نہ ہی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی جدوجہد کرتے ہیں ان کے اندر تکبر ہوتا ہے اللہ رب العزت کو تکبر پسند ہی نہیں۔ اور بے شمار لوگ صرف تکبر کی وجہ سے ہلاک کئے جائیں گے اور جن جن قوموں نے دعوت حق کو جھٹلایا ان کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اب تو سمجھ جاؤ تاکہ نجات ممکن ہو سکے۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

یکم ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 244

سورۂ ص آیت نمبر 15 تا 26 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾
وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ
نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ
وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی
الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا

Marfat.com

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى
وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ
الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور یہ لوگ صرف ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جس کے بعد کوئی ڈھیل نہیں ० اور انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں حساب کے دن سے پہلے دے دے ० جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو قوت والا رجوع کرنے والا تھا ० ہم نے پہاڑوں کو اس کے ساتھ مسخر کر دیا کہ وہ اس کے ساتھ صبح وشام تسبیح کرتے تھے ० اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے ० اور ہم نے اس کی سلطنت مضبوط کی اور اس کو حکمت عطا کی اور معاملات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی ० اور کیا تمھیں خبر پہنچی ہے مقدمہ والوں کی جب کہ وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں داخل ہو گئے ० جب وہی داؤد کے پاس پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو فریق معاملہ ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں راہ راست بتایئے ० یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے تو وہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالہ کر دو اور اس نے گفتگو میں مجھ کو دبالیا ० داؤد نے کہا اس نے تمہاری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا مطالبہ کر کے واقعی تم پر ظلم کیا ہے اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر وہ جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے اس کا امتحان کیا ہے تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر گیا اور رجوع ہوا ० پھر ہم نے اس کو وہ معاف کر دیا اور بیشک ہمارے یہاں اس کے لئے تقرب ہے اور اچھا انجام ० اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ (حاکم) بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت

Marfat.com

عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھولے رہے

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان مخالفین کی بیباکی تو دیکھو کہ وہ براہ تمسخر کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارا حکمنامہ تو ہمیں قیامت سے پہلے ابھی دیدیجئے یہ ان کی سخت بیباکی ہے اور ایسی باتوں سے ضرور آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آپ ان کی پروا نہ کریں۔

اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کریں ان کو ان باتوں کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا اور ہم اس جگہ آپ کو انبیاء سابقین کے حالات کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ ان کے حالات وواقعات کے معلوم ہونے سے آپ کو تسلی ہو۔

لہٰذا آپ قوت والے داؤد علیہ السلام کو یاد کیجئے۔ یقیناً وہ حق تعالیٰ کی طرف بڑے رجوع ہونے والے تھے۔ نیز ہم نے پہاڑوں کو ان کے یوں تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ صبح وشام خدا کی تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی ایسی حالت میں ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ اکٹھے ہوتے تھے غرض وہ سب ان کی طرف خوب رجوع تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط بنایا تھا۔ اور ہم نے ان کو صحیح علم اور صاف گفتگو عطا کی تھی جس میں نہ لاگ لپیٹ تھی اور نہ الجھن۔ بلکہ وہ دوٹوک ہوتی تھی۔

اور آپ کو مقدمہ والوں کا قصہ بھی پہنچا ہے جو کہ اس وقت ہوا تھا جبکہ وہ پہرہ والوں کی روک ٹوک سے بچنے کیلئے دیوار پر کو عبادت خانہ میں پہنچے تھے۔ وہ قصہ یہ ہے کہ جب وہ داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گئے کہ خدا جانے کون لوگ ہیں اور کس ارادہ سے آئے ہیں۔ ان پر خوف کے آثار دیکھ کر انہوں نے کہا کہ آپ ڈریئے نہیں ہم کسی برے ارادہ سے نہیں آئے ہم دو فریق مدعی و مدعا علیہ ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ہم اس کے فیصلہ کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں پس آپ ہمارے درمیان صحیح فیصلہ فرما دیجئے۔ اور انصاف سے دور نہ جائیے۔ اور ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ بتائیے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ اب اس نے کہا کہ یہ بھی میرے حوالہ کر دے۔ اور مجھ سے سخت کلامی کی۔

انہوں نے فرمایا کہ اگر یہی واقعہ ہے تو اس نے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کیلئے تجھ سے تیری دنبی کے مانگنے میں تجھ پر ظلم کیا اور بہت سے تعلق والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں بجز ان کے جو مومن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں یہ انہوں نے کہا اور اس سے ان کا اپنے معاملہ کی طرف ذہن منتقل ہوا اور انہوں نے سمجھا کہ اس معاملہ میں ہم نے ان کا امتحان کیا تھا پس یہ سمجھ کر انہوں نے اپنے پروردگار سے معافی چاہی۔ اور نیچے کو جھکتے ہوئے سجدے میں گر پڑے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے اس پر ہم نے انہیں معاف کر دیا۔ اور اب یقیناً ان کیلئے ہمارے یہاں تقرب اور عمدہ ٹھکانا ہے پس کسی کو حق نہیں کہ ان پر طعن کرے۔ یا ان کو برا سمجھے۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا برائی کے قصد سے نہیں کیا۔ کیونکہ اس وقت یہ نہ سمجھے تھے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے۔ اور یہ ان کو اس وقت سمجھ میں آیا جبکہ انہوں نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور جب ان کو سمجھ میں آ گیا تو ایک منٹ کے لئے بھی وہ اس پر قائم نہ رہے بلکہ فوراً معافی مانگ لی۔ اور ہم نے معاف بھی کر دیا۔

واضح ہو کہ قرآن سے اتنا تو ثابت ہوتا ہے کہ ان سے نادانستہ ایک ایسا فعل صادر ہوا جو حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تھا۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا تھا اور اس کی تفصیل کیا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے قابل اعتماد طریق سے اس کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ اس

Marfat.com

لئے اس کو مجمل ہی رکھنا چاہیے۔ عام طور پر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ اوریا نام ایک شخص تھا۔ جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی فوج میں تھا۔ اس کے بیوی حسین تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی اس پر نظر پڑگئی۔ اور وہ اس پر عاشق ہو گئے۔ اب انہوں نے اس عورت کو حاصل کرنے کی یہ تدبیر کی کہ فوج کے افسر کو حکم دیا کہ اس کو لڑائی میں آگے رکھا جائے تا کہ یہ شہید ہو جائے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور وہ شہید ہو گیا اور آپ نے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

لیکن یہ واقعہ سراسر غلط ہے۔ قرآن میں اس کی تفصیل کی طرف کوئی اشارہ نہیں بلکہ قرآن کے الفاظ اس کے خلاف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک بے گناہ کے قتل کی کوشش ایسی نہیں تھی جس کا معصیت ہونا حضرت داؤد علیہ السلام پر مخفی رہ سکتا۔ حالانکہ قرآن کے الفاظ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس وقت انہوں نے اس کو کہا تھا۔ اس وقت وہ اس کو معصیت نہ سمجھتے تھے پس یہ تفصیل غلط اور اہل کتاب کا خدا کے نبی پر افتراء ہے۔ تعجب ہے کہ بعض اکابر عام مفسرین کی رائے کے مطابق تفسیر کر کے اعتراض کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اس میں کسی کا خون نہیں کیا۔ بے ناموسی نہیں کی۔ مگر کسی کی چیز لے لی تدبیر سے۔ پیغمبروں کی ستھرائی کا اتنا داغ بھی عیب تھا۔ اس پر جانچ ہوئی اھ۔ لیکن وہ یہ خیال نہیں فرماتے کہ آخر قرآن میں کونسا لفظ ہے۔ جو اس تدبیر کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ خواہ مخواہ اہل کتاب کے افتراؤں کو نبی پر چسپاں کرنا کہاں تک صحیح ہے۔ پھر یہ بھی نہیں خیال فرماتے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے حاکمانہ طور پر اس کو طالوت کے آگے رکھا اور اس میں کوئی جنگی مصلحت بھی نہ تھی بلکہ صرف یہ منشاء تھا کہ یہ مارا جائے۔ تو اور خون کرنا کسے کہتے ہیں۔ کیا خون جب ہی ہوتا جب اپنے ہاتھ سے اسے قتل کرتے۔ ہم نے مانا کہ یہ تدبیر تھی مگر کاہے کی۔ خون ناحق کی۔ دوسرے کی بیوی پر قبضہ کرنے کی۔ اور ایسی تدبیر تھی جیسے جہانگیر نور جہاں کے لئے شیر افگن کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ پھر کیا کوئی انبیاء کی نسبت محض اہل کتاب سے ماخوذ روایتوں کی بناء پر ایسی تدبیروں کو جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں۔

اس قصہ کے متعلق ایک حدیث مروی ہے۔ مگر اس کی سند میں دو شخص تو سخت مجروح ہیں۔ اور ایک کسی قدر۔ چنانچہ اس کو انس سے روایت کرنے والے یزید رقاشی ہیں یہ محض صوفی اور واعظ تھے۔ اور روایت کے باب میں نہایت کمزور تھے۔ حتیٰ کہ شعبہ ان کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں ڈاکہ ڈالنا اس سے اچھا سمجھتا ہوں کہ یزید رقاشی سے روایت کروں اور ایک مرتبہ فرماتے ہیں کہ میں زنا کرنا اس سے اچھا سمجھتا ہوں کہ یزید رقاشی سے روایت کروں۔ ابن حبان نے ان کی نسبت لکھا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان پر جرح کی ہے۔ دوسرے راوی جو اس کو یزید سے روایت کرتے ہیں وہ ابو صغر ہیں۔ یہ کسی قدر غنیمت ہیں۔ تیسرے راوی جو اس کو ابو صخر سے روایت کرتے ہیں وہ ابن ربیعہ ہیں۔ یہ مدلس اور سخت مختلف فیہ ہیں۔ پس یہ روایت ہرگز قابل قبول نہیں۔

اور دوسری بحث اس جگہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے فرشتے تھے یا آدمی۔ پھر اگر آدمی تھے تو آیا جو واقعہ انہوں نے بیان کیا وہ واقعی تھا یا محض فرضی جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کی غلطی پر مہذب طور پر اور ادب کے ساتھ تنبیہ کرنے کیلئے بنایا گیا تھا۔ اس کے متعلق بھی قرآن میں کوئی صاف تصریح نہیں۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ وہ آدمی تھے۔ اور یہ قصہ واقعی تھا۔ فرضی نہ تھا۔ واللہ اعلم۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کے استغفار پر ہم نے ان کو معاف کر دیا۔ اور آئندہ کیلئے کہہ دیا کہ اے داؤد ہم نے

Marfat.com

آپ کو زمین میں عدل وانصاف جاری کرنے کیلئے اپنا نائب السلطنت اور حاکم بنایا ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ لوگوں کے درمیان صحیح فیصلہ کریں اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں کہ وہ آپ کو خدا کی راہ سے بھٹکا دے کیونکہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ان کیلئے سخت عذاب طے شدہ ہے۔

قصص انبیائے کرام میں بڑے دلچسپ پہلو ہوتے ہیں۔جن سے لوگ جلدی سمجھ سکتے ہیں ان قصص کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے۔کہ سابقہ دور کے نبیوں کے حالات بھی امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر رہیں۔کہ کس طرح اللہ رب العزت نے انہیں رتبہ،طاقت،اقتدار دے رکھا تھا۔اور یہ ہستیاں کس کس طرح خالق کائنات کے کاموں میں مصروف عمل رہی ہے۔اور ان پر مالک کائنات نے کس قدر فضل وکرم کر رکھا تھا۔چونکہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھیں گے تو ان واقعات پر ان کی گواہی بھی ہو جائے گی اور آگاہی بھی۔قرآن مجید کا یہی تو خاصہ ہے کہ اس نے لوگوں کے واقعات کو بیان کر کے لوگوں کو ہر ممکن حد تک سمجھانے کی کوشش کی ہے۔اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

2/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 245

سورۂ ص آیت نمبر 27 تا 40 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ
كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ
عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ
الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ
مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى
كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا
يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

Marfat.com

تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ
غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ
اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے زمین اور آسمان اور جو ان کے درمیان ہے عبث نہیں پیدا کیا یہ ان لوگوں کا گمان ہے جنھوں نے انکار کیا تو جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے بربادی ہے آگ سے ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی مانند کر دیں گے جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے ہ یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں ہ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا بہترین بندہ اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا ہ جب شام کے وقت اس کے سامنے تیز رو عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے ہ تو اس نے کہا میں نے دوست رکھا مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک کہ چھپ گیا اوٹ میں ہ ان کو میرے پاس واپس لاؤ پھر وہ جھاڑنے لگا پنڈلیاں اور گردنیں ہ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ہم نے اس کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا ہ اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھ کو معاف کر دے اور مجھ کو ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو بیشک تو بڑا دینے والا ہے ہ تو ہم نے ہوا کو اس کے تابع کر دیا چلتی تھی اس کے حکم سے نرم نرم جہاں پہونچنا چاہتا تھا ہ اور تابع کر دیئے ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور ہ اور دوسرے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے رہتے ہ یہ ہمارا عطیہ ہے تو خواہ اس کو دو یا روکو بے حساب اور اس کے لئے ہمارے یہاں قرب ہے اور بہتر انجام ہ

تشریح: سمجھ لینا چاہئے کہ روز حساب ضرور ہونے والا ہے کیونکہ اگر روز حساب نہ ہو تو آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش بے نتیجہ ہوئی جاتی ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کو بے نتیجہ نہیں پیدا کیا بلکہ ہمیں اس کی تخلیق سے طاعت پھر اس پر جزا و سزا مقصود ہے یہ صرف ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں۔ سو بڑی خرابی ہے ان کیلئے آگ کی جیت سے اور صرف بے نتیجہ ہی نہیں بلکہ اس سے لازم آتا ہے کہ عاصیین و مطیعین دونوں برابر ہو جائیں۔ پس کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان لوگوں کی مثل بنا دیں گے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی مانند کر دیں گے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس قیامت کا آنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے داؤد کو سلیمانؑ بیٹا دیا۔ یہ بھی بہت ہی خوب بندہ تھا کیونکہ وہ بھی حق تعالیٰ کی طرف بہت رجوع تھا۔ چنانچہ جب شام کے وقت ان کے سامنے عمدہ صافن گھوڑے ﴿صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو کہ تین پاؤں پر کھڑا ہو۔ اور چوتھا پاؤں پورا زمین پر نہ رکھے بلکہ اس کا ایک کنارہ رکھے اردو میں اس کا کوئی مرادف نہیں اس لئے ترجمہ نہیں کیا ۱۲﴾ پیش کئے گئے تو وہ

Marfat.com

ان میں اس طرح مشغول ہو گئے کہ چندے خدا کی یاد سے غافل ہو گئے اس پر ان کو نہایت قلق ہوا اور انہوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں نے خدا کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت کو پسند کیا پس وہ برابر پچھتاتے رہے یہاں تک کہ وہ گھوڑے ان کے سامنے سے واپس لیجائے گئے اور اوٹ میں آ گئے اب انہوں نے کہا کہ انہیں میرے پاس پھیر لاؤ چنانچہ وہ واپس لائے گئے اس پر وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں جھاڑنے لگے اور سب کو کاٹ کر ان کا خاتمہ کر دیا کیونکہ وہ ان کی غفلت کا سبب ہوئے تھے۔

اور ہم نے ایک اور موقعہ پر سلیمان علیہ السلام کو جانچا۔ اور ان کی کرسی پر ایک جسم ڈالا۔ اس کے بعد انہوں نے ہماری طرف رجوع کیا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار آپ میرا قصور معاف کر دیجئے اور مجھے ایک ایسی حکومت دیجئے کہ میرے بعد کسی کے شایاں نہ ہو۔ یقیناً آپ بڑے دینے والے ہیں اس لئے آپ کی طرف سے مجھے ایسی حکومت دینا کچھ بعید نہیں ہے اب ہم نے ان کیلئے ہوا کو یوں مسخر کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے نرم نرم وہاں جاتی جہاں وہ جاتے۔ اور شیاطین کو بھی مسخر کیا یعنی تمام بنانے والوں اور غوطہ لگانے والوں کو۔ اور ان کے علاوہ اوروں کو بھی یوں مسخر کیا کہ وہ پا بجولاں تھے بدیں وجہ کہ وہ سرکش تھے اور ہم نے ان سے کہہ دیا کہ یہ ہماری بخشش ہے اب تم خواہ کسی پر احسان کرو، خواہ اس سے اس کو روک لو اور بلا کسی جانچ پڑتال کے ایسا کرو کیونکہ تم اس معاملہ میں آزاد ہو۔ اور خدا کے سوا تم پر کسی کی ماتحتی نہیں جو تم سے پوچھ سکے کہ یہ تم نے کیوں کیا۔ اور وہ کیوں نہ کیا۔ یہ تو ان کی دنیا میں عزت افزائی تھی اور اس کے علاوہ ان کیلئے ہمارے یہاں بڑا تقرب اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

بسا اوقات زیادہ نعمتیں بندے کو غافل کر دیتی ہیں۔ اور بندہ ان نعمتوں کی لذت میں اس رب کو بالکل بھول جاتا ہے جس نے یہ کثیر نعمتیں دے رکھی ہیں۔ نعمت کا عطا ہونا اللہ رب العزت کی طرف سے بہت بڑا کرم وفضل ہے۔ لیکن ان نعمتوں کے بعد مالک کائنات کی خوب حمد وثنا کی جائے۔ خوب یاد کیا جائے۔ شکر ادا کیا جائے۔ تو نعمتوں میں زیادتی ہو گی لیکن اگر غافل ہو گیا تو سمجھ لو کہ نعمتوں سے بھی محروم ہو جائے گا۔ اللہ رب العزت ہمیں شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

3 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 246

سورۃ ص آیت نمبر 41 تا 64 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ
وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ج هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾
وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ط إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ط
نِعْمَ الْعَبْدُ ط إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَا إِبْرٰهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ج ﴿٤٦﴾
وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ
وَذَا الْكِفْلِ ط وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ط وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ
مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ج ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ
فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِندَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

Marfat.com

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾
هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾
هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ
لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ
قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے ٥ اپنا پاؤں مارو یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لئے اور پینے کے لئے ٥ اور ہم نے اس کو اس کا کنبہ عطا کیا اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بھی اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل والوں کے لئے نصیحت کے طور پر ٥ اور اپنے ہاتھ میں سینکوں کا ایک مٹھا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بیشک ہم نے اس کو صابر پایا بہترین بندہ اپنے رب کی طرف سے بہت رجوع کرنے والا ٥ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو وہ ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ٥ ہم نے ان کو ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ آخرت کی یاد دہانی ہے ٥ اور وہ ہمارے یہاں چنے ہوئے نیک لوگوں میں سے ہیں ٥ اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو سب نیک لوگوں میں سے تھے ٥ یہ نصیحت ہے اور بیشک اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے ٥ ہمیشہ کے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے ٥ وہ ان میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہت سے میوے اور مشروبات طلب کرتے ہوں گے ٥ اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی ٥ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے روز حساب آنے پر وعدہ کیا جاتا ہے ٥ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ٥ یہ بات ہو چکی اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے ٥ جہنم اس میں وہ داخل ہوں گے پس کیا ہی بری جگہ ہے ٥ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے تو یہ لوگ ان کو چکھیں ٥ اور اس کی قسم کی دوسری اور بھی چیزیں ہوں گی ٥ یہ ایک

Marfat.com

فوج تمہارے پاس گھسی چلی آرہی ہے ان کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں وہ آگ میں پڑنے والے ہیں ٥ وہ کہیں گے بلکہ تم تمہارے لیے کوئی خوش آمدید نہیں تمہیں تو یہ ہمارے آگے لائے ہو پس کیسا برا ہے یہ ٹھکانا ٥ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب جو شخص اس کو ہمارے آگے لایا اسکو تو دوگنا عذاب دے جہنم میں ٥ اور وہ کہیں گے کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو یہاں نہیں دیکھ رہے ہیں جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے ٥ کیا ہم نے ان کو مذاق بنالیا تھا ان سے نگاہیں چوک رہی ہیں ٥ بیشک یہ بات سچی ہے اہل دوزخ کا باہم جھگڑنا ٥

تشریح: اور آپ ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کو بھی یاد کیجئے جبکہ وہ اپنی کسی لغزش کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوئے تھے اور اس سے مجبور ہو کر انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ شیطان نے مجھے دکھ اور تکلیف لگا دی آپ مجھ پر رحم فرمائیے۔ اور میرا قصور معاف کر کے مجھے اس بلا سے نجات دیجئے۔ اس پر ہم نے ان پر رحم کیا۔ اور کہا کہ اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس سے ایک چشمہ زمین سے نکلا۔ اب ہم نے کہا کہ یہ نہانے اور پینے کا ٹھنڈا پانی ہے اس سے آپ نہائیے بھی اور اسے پیجئے بھی آپ کو صحت ہو جائیگی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ اچھے ہو گئے اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے اور اہل عقل کی نصیحت کیلئے ان کے موجودہ متعلقین بال بچے بھی دیئے۔ یہ ذ انعام قدیم ہے اور اچھا ہونے کے بعد اس کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے یہ انعام جدید ہے۔ جس کا سبب صبر و شکر ہے اور اس کا رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور نصیحت اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنبہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ نیکی کا انجام اچھا ہے اور بدی کا برا اور چونکہ انہوں نے اپنی بیوی کے کسی قصور پر مارنے کی قسم کھائی تھی۔ اس لئے ہم نے کہا کہ ایک مٹھا لکڑیوں کا اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے ایک مرتبہ اس کو مارو اور قسم کے توڑنے سے بچ جاؤ یہ تمام رعایتیں اس لئے تھیں کہ ہم نے انہیں صابر پایا۔ واقعی وہ بہت خوب بندے تھے کیونکہ وہ حق تعالیٰ کی طرف رجوع تھے۔

اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو بھی یاد کرو۔ جو کہ ہاتھوں اور آنکھوں والے اور قوت عملیہ و علمیہ میں کامل تھے ہم نے ان کو چیدہ بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ منتخب کیا تھا۔ اور وہ ہمارے یہاں ان برگزیدہ لوگوں میں ہیں جو بہتر ہیں اور آپ اسمٰعیلؑ اور یسعؑ اور ذوالکفل پیغمبروں کو بھی یاد کیجئے۔ اور یہ سب لوگ بھی بہتر لوگوں میں سے تھے۔ الغرض یہ ایک نصیحت ہے اس سے آپ کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی اور ان لوگوں کی روش پر چلنا چاہیے۔

اور جو لوگ ان کی طرح پرہیزگار ہوں گے ان کیلئے عمدہ ٹھکانا ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ یوں کہ ان کیلئے ان کے دروازے کھلے ہوں گے جن میں وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور ان میں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگاتے ہوں گے اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ یہ وہ ہے جس کا تم سے روز حساب کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے۔ الغرض یہ ہماری دین ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ یہ تو متقیوں کیلئے ہے۔

اور اس کے برخلاف شریروں کے لئے نہایت برا ٹھکانا ہے۔ یعنی جہنم کہ اس میں وہ داخل ہونگے پس وہ نہایت برا بستر ہے ابجائے یہ ان کیلئے ہے۔ سو وہ اسے چکھیں۔ یعنی گرم پانی اور پیپ اور ان کے علاوہ اسی قسم کی دوسری طرح طرح کی تکلیف دہ ، نیز جب روسا کفار کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو اس کے بعد ان کے پیرو لائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ ایک ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہوگی اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ نہ مرحبا ہو ان کو یعنی یہ برے لوگ ہیں اور ہم

Marfat.com

ان کی صورت دیکھنانہیں چاہتے۔ اس کے جواب میں ان سے کہا جائے گا کہ انہیں ضرور جہنم میں داخل ہونا ہے خواہ تم پسند کرو یا ناپسند اور وہ داخل کردیئے جائیں گے اور یہ نئے آنے والے ان کے اس قول کے جواب میں کہ ان کو مرحبا نہ ہو یہ کہیں گے کہ ہم کو نہیں بلکہ خود تم کو مرحبا نہ ہو کیونکہ تمہیں تو اس کو ہمارے آگے لائے جس میں ہمیں رہنا ہے سو نہایت برا ہے ہمارا یہ رہنا۔ وہ یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو اسے ہمارے آگے لائے آپ انہیں دوزخ میں ہم سے دونا عذاب بڑھایئے اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھیں گے جن کو ہم برے لوگوں میں سے گنتے تھے۔ کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا تھا۔ یا ہماری نظریں ان سے چوک گئیں غرض یقیناً یہ بات بالکل صحیح ہے۔

یاد رکھیں کہ ہر نبی معصوم ہوتا ہے۔ یعنی اس سے کوئی خطا، غلطی سرزد نہیں ہوتی وہ بے مثل و بے مثال ہستیاں ہوتی ہیں۔ یہ جو واقعات لغزش یا دکھ درد میں مبتلا کئے جانے کے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ حقیقت میں ہمیں سمجھانے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں دوسرا اگر ان پر سے اس قسم کے واقعات کو گزارا نہ جاتا تو کون یقین کرتا حق و باطل کے فرق کو۔ دکھ اور سکھ کے مابین لذت و حرارت کو یہ بھی ممکن تھا جب ان برگزیدہ ہستیوں کے ساتھ واقعات کو پیش کیا جاتا۔ ان واقعات کے رونما ہونے پر انہوں نے اللہ کے حضور دعائیں کیں آج وہ دعائیں ہم کررہے ہیں تو یہ تکالیف ہمارے لئے بھی موجب نجات بن گئی ہیں۔ اس لئے وہ نفوس قدسیہ معصوم ہوتے ہیں۔ واقعات ان کی استقامت کو بیان کرنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

4/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 247

سورہ ص آیت نمبر 65 تا 88 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ
وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾
مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ یُّوْحٰۤى اِلَیَّ
اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ
وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ
مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾

Marfat.com

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾
قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو کہ میں تو صرف ایک ڈرانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ یکتا اور غالب ٥ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے ٥ کہو کہ یہ ایک بڑی خبر ہے ٥ جس سے تم بے پرواہ ہو رہے ہو ٥ مجھ کو عالم بالا کی کچھ خبر نہ تھی جب کہ وہ آپس میں تکرار کر رہے تھے ٥ میرے پاس تو وحی بس اس لئے آتی ہے کہ میں ایک ڈرانے والا ہوں ٥ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں ٥ پھر جب میں اس کو درست کروں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا ٥ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے گھمنڈ کیا اور وہ انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا ٥ فرمایا کہ اے ابلیس کس چیز نے تجھ کو روک دیا کہ تو اس کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا یہ تو نے تکبر کیا یا تو بڑے درجہ والوں میں سے ہے ٥ اس نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے ٥ فرمایا کہ تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے ٥ اور تجھ پر میری لعنت ہے جزا کے دن تک ٥ ابلیس نے کہا اے میرے رب مجھ کو مہلت دے اس دن تک کے لئے جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے ٥ فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی گئی وقت معین کے لئے ٥ اس نے کہا کہ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا ٥ بجز تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص کر لیا ہے ٥ فرمایا تو حق یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں ٥ کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان تمام لوگوں سے بھر دوں گا جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے ٥ کہو کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں ٥ یہ تو بس ایک نصیحت ہے دنیا والوں کے لئے اور تم جلد اس کی دی ہوئی خبر کو جان لو گے ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں جو تم سے یہ باتیں بیان کرتا ہوں تو میں تو صرف تم کو خطرہ سے آگاہ کرنے والا ہوں اور اس لئے تمہارے ماننے نہ ماننے میں میرا کوئی نقصان نہیں ہے اگر تم مانو گے تو تمہارا فائدہ ہے۔

Marfat.com

اور نہ مانو گے تو تمہارا نقصان ہے اور میں تم سے کہتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اس اکیلے خدا کے جو سب کو دبائے ہوئے ہے۔ یعنی وہ جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا جو کہ بڑا زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے بس تم بجز اس کے کسی کی پرستش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں معاف کر دے گا کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ ورنہ وہ تمہیں سزا دے گا اور کوئی تمہیں نہ بچا سکے گا کیونکہ وہ بڑا زبردست اور بڑے دباؤ والا ہے۔ اس کی کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ یہ جو میں تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ وہ ایک بہت بڑی چیز ہے جس سے تم روگرداں ہو اور مجھے ملاء اعلیٰ کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ جبکہ وہ آپس میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے بلکہ وہ صرف میری طرف اس لئے وحی کیا جاتا ہے کہ میں کھلے خطرہ سے مطلع کرنے والا ہوں۔

وہ واقعہ جس کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یعنی ملاء اعلیٰ کا تخلیق آدمؑ کے متعلق بحث و مباحثہ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس وقت تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں انسان کو مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔ بس جس وقت میں اسے بالکل ہموار اور مکمل کر چکوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو تم اس کیلئے سجدہ کرتے ہوئے گر جانا جس پر سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ بجز ابلیس کے اس نے تکبر کیا۔ اور وہ اس وقت جب کہ اس نے سجدہ سے براہ تکبر انکار کیا کافروں میں سے تھا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھے اس بات سے کیا چیز مانع ہوئی کہ تو اس کیلئے سجدہ کرے۔ جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو بڑا بنا۔ یا تو واقع میں بڑوں میں سے تھا۔ اس نے کہا کہ میں واقع میں اس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔ اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تیری یہ حالت ہے کہ تو اپنے کو صرف آدمؑ ہی سے بہتر نہیں جانتا۔ بلکہ مجھ سے بھی بڑھ کر سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ میرا حکم بیجا تھا تو یہاں سے نکل جا۔ کیونکہ تو مردود ہے۔ اور جزا کے دن یعنی قیامت تک میری تجھ پر لعنت ہے اور قیامت کے بعد بھی۔

اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار جب آپ نے مجھے مردود کر دیا تو آپ مجھے اس روز تک مہلت دیجئے جس روز وہ اٹھائے جائیں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تیری یہ خواہش ہے تو تجھے وقت معلوم کے دن یعنی قیامت تک مہلت ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا جب مجھے مہلت ہے تو تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز تیرے چیدہ بندوں کے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا جب تو سب کو گمراہ کرے گا تو یہ بالکل صحیح ہے اور میں صحیح بات ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور ان سے جو ان میں تیرا کہا مانیں سب سے دوزخ کو بھر دوں گا یہ واقعہ ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ بہت بڑی بات ہے۔ بس تم اسے غور سے سنو۔ اور اس سے عبرت حاصل کرو آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا بلکہ محض تمہاری خیر خواہی سے کہتا ہوں اور میں بات بنانے والوں میں بھی نہیں ہوں چنانچہ نبوت سے پہلے کے حالات تم کو بخوبی معلوم ہیں۔ اور تم میری عادت سے بخوبی واقف ہو۔ اب عناد و انکار کرو تو یہ دوسری بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ قرآن یا جو میں تم سے کہتا ہوں تمام جہان کے لئے صرف نصیحت ہے۔ اور میری بنائی ہوئی بات نہیں ہے اور گو اس وقت تم اس کا انکار کرو۔ مگر ایک زمانہ کے بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی یعنی بعد مرنے کے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الزمر

سورۃ الزمر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 75 اور رکوع کی تعداد 8 ہے کلمات کی تعداد 1184 اور حروف کی تعداد 4965 ہے اس کا نام آیت نمبر 71 سے لیا گیا ہے جس کا معنیٰ ہے غول درغول۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 39 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 59 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 31: عبادت کا تذکرہ۔ تخلیق انسانیت کا تذکرہ ہے اللہ کے صفاتی نام کا ذکر، مالک، واحد، قھار کا ذکر ہے۔ جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے محل ہیں اور جو نہیں ڈرتے بے خوف ہیں ان کی پکڑ ہے موت اٹل ہے۔ جھگڑے کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا کا تفصیلی بیان، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا کا تذکرہ۔ قرآن مجید کی عظمت اور اس کی شان اس کے احسن الحدیث اور منزل من اللہ کا نہایت تفصیل سے ذکر ہے۔ روح کے قائم رہنے اور جسم کے چلے جانے کا ذکر۔ توبہ کے قبول ہونے کا ذکر، اللہ کی رحمت سے مایوی کفر ہے کا ذکر۔ شرکیہ عقائد کی مذمت، قیامت کے روز کافروں کو جہنم اور متقی لوگوں کو جنت کی طرف لیجانے کا ذکر۔

آیت نمبر 32 تا 75: معراج کی تصدیق، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی، اس کے متعلق آیت ہے، کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ جسے خدا گمراہ کرے اور جسے وہ ہدایت دے، ایک موت مستقل ہے اور ایک موت بحالت نیند ہے جن پر موت کا حکم ہو چکا ہے ان کی روح روک دیتا ہے اور جن کی موت ابھی نہیں انہیں کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ مقام علیین، مقام سجین کا تذکرہ، اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ وہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں خدا سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، صور دومرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے دوسری دفعہ سب کھڑے ہو جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگائے گی، دوزخ میں گروہ درگروہ کافر داخل ہوں گے داروغہ سوال کرے گا، جنت میں بھی گروہ درگروہ جائیں گے جنت کا داروغہ انہیں سلام کہے گا۔ پھر جنتی رب کا شکر ادا کریں گے۔

Marfat.com

Marfat.com

5/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 248

سورۂ زمر آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ
زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ
النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

Marfat.com

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَۚ وَاِنْ
تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً
مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِهٖؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًاۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا
رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَؕ
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْؕ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌؕ
اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ
اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾
قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

Marfat.com

الْمُبِيْنُ (15) لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ
يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ (16) وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ
اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ (17) الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰٓىٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (18) اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ (19) لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا
يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ (20) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ
فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ (21)

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ۰ بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے پس تم اللہ ہی کی عبادت کرو اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ۰ آگاہ دین خالص صرف اللہ کے لئے ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے حمایتی بنا رکھے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خدا سے قریب کردیں بیشک اللہ ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا حق کو نہ ماننے والا ہو ۰ اگر اللہ چاہتا کہ وہ بیٹا بنائے تو وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا وہ پاک ہے وہ اللہ ہے اکیلا سب پر غالب ۰ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک ایک ٹھہری ہوئی مدت پر چلتا ہے سن لو کہ وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے ۰ اللہ نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا پھر اس نے اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے تمہارے لئے نر مادہ چوپایوں کی آٹھ قسمیں اتاریں وہ

Marfat.com

تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت تین تاریکیوں کے اندر یہی اللہ تمہارا رب ہے بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں سے پھرے جاتے ہو ہ اگر تم انکار کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے انکار کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تمہارے رب ہی کی طرف تمہاری واپسی ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات کو جاننے والا ہے ہ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اس کی طرف رجوع ہو کر پھر جب وہ اس کو اپنے پاس سے نعمت دے دیتا ہے تو وہ اس چیز کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے پکار رہا تھا اور وہ دوسروں کو اللہ کا برابر ٹھہرانے لگتا ہے تا کہ اس کی راہ سے گمراہ کر دے کہو کہ اپنے کفر سے تھوڑے دن فائدہ اٹھا لے بیشک تو آگ والوں میں سے ہے ہ بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں عاجزی کر رہا ہو آخرت سے ڈرتا ہوا اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو کہو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقل والے ہیں ہ کہو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کریں گے ان کے لئے نیک صلہ ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا ہ کہو مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ہ اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے خود مسلم بنوں ہ کہو کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ہ کہو کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ہ پس تم اس کے سوا جس کی چاہے عبادت کرو کہو کہ اصلی گھاٹے والے تو وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن گھاٹے میں ڈالا سن لو یہی کھلا ہوا گھاٹا ہے ہ ان کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی یہ چیز ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو پس مجھ سے ڈرو ہ اور جو لوگ شیطان سے بچے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیئے خوش خبری ہے تو میرے بندوں کو خوش خبری دے دو ہ جو بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کے بہتر کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں ہ کیا جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی پس کیا تم ایسے شخص کو بچا سکتے ہو جو کہ آگ میں ہے ہ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرے ان کے لئے بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے ہیں بنے ہوئے ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس کو زمین کے چشموں میں جاری کر دیا پھر وہ اس سے مختلف قسم کی کھیتیاں نکالتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اس کو زرد دیکھتے ہو پھر وہ اس کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس میں نصیحت ہے عقل والوں کے لئے ہ

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں واضح ہو کہ یہ زبردست اور حکمت والے خدا کی جانب سے کتاب کا نازل ہونا ہے اس میں کوئی شک نہیں پس تمہیں اس میں تردد نہ ہونا چاہئے نیز ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب بالکل ٹھیک اتاری ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہئے کہ آپ خدا کی یوں پرستش کریں کہ اطاعت کو اس کے لئے خالص رکھیں اور اس میں کسی دوسرے کی اطاعت کی آمیزش نہ کریں دیکھو خوب سمجھ لو کہ خالص اور بلا آمیزش اطاعت خدا کے لئے مخصوص ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے

Marfat.com

سرپرست بنا رکھے ہیں وہ خدا کی خالص عبادت نہیں کرتے بلکہ وہ اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس لئے پرستش کرتے ہیں کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کر دیں سو یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ جن کی وہ پرستش کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ نہ وہ خود مقرب ہیں اور نہ ان میں کسی کو مقرب بنانے کی صلاحیت ہے۔ جیسے بت۔ اور کچھ ایسے ہیں جو مقرب ہیں مگر خود ان کو ان کا یہ فعل پسند نہیں ہو سکتا اور نہ پوری طرح ان کو ان کی پرستش کی اطلاع ہو سکتی ہے۔ جیسے فرشتے انبیاء اور اولیاء۔ بس جبکہ نہ وہ ان کی عبادت سے پورے طور پر واقف ہیں۔ اور نہ جس قدر وہ واقف ہیں اس قدر کو پسند کرتے ہیں تو وہ ان کو مقرب کیسے بنا دیں گے اور خاص کر خود خدا کو یہ بات پسند نہیں اور وہ اس کو سخت برا سمجھتا ہے۔ پھر وہ خدا کا مقرب کیسے بنا سکتے ہیں۔ الغرض یہ ان کا خیال محض باطل ہے۔

چنانچہ قیامت میں حق تعالیٰ ان کے درمیان ان تمام امور میں فیصلہ کریں گے۔ جن میں وہ حق کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں اور یہ سوال کہ اب ہی ان کو کیوں ہدایت نہیں کر دیتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جھوٹے اور سخت منکر ہیں۔ جن کا انکار حد عناد کو پہنچا ہوا ہے اور یقیناً خدا ایسے کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو جھوٹے اور سخت منکر ہوں اور دیدہ و دانستہ حق سے انحراف کرتے ہوں۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ خدا نے بیٹیاں بنائیں۔ سو ان کا یہ خیال بھی لغو ہے۔ کیونکہ اگر خدا کو اولاد بنانا منظور ہوتا تو بیٹیاں کیوں بناتا۔ جو کہ خود ان کو بھی ناپسند ہیں۔ بیٹے کیوں نہ بناتا۔ کیونکہ وہ اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا منتخب کر لیتا اسے اس سے مانع کون تھا۔ مگر اسے یہ منظور ہی نہیں تھا کیونکہ وہ پاک ہے اولاد بنانے سے کیونکہ وہ ایسا خدا ہے جو کہ اکیلا ہے اور سب پر دباؤ رکھنے والا ہے اس لئے کسی میں اس کا بیٹا بیٹی بننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ سب اس کے مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں اور اس لئے اس کے بیٹا بیٹی نہیں ہو سکتے پھر یہ اس کے توحد اور تفرّد کے بھی منافی ہے۔ پس جبکہ نہ اولاد بنانا اس کے شایان ہے اور نہ کسی میں اس کی اہلیت ہے پھر وہ بیٹا بیٹی بنائے تو کیونکر بنائے۔

اس کے واحد اور قہار ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس نے آسمانوں کو اور زمین کو یعنی تمام عالم کو بجا طور پر پیدا کیا وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔ اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ چنانچہ ہر ایک ایک میعاد معین تک برابر چلتا رہے گا اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ تو اس کا توحد وقہر ہر دو ثابت ہیں دیکھو خوب سن لو وہ نہایت زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے اس لئے وہ بصورت اصرار علی المعصیت تم کو سخت سزا دے گا اور بصورتِ استغفار تم کو معافی دے گا۔ پس تم اس سے معافی چاہو۔ اور مخالفت کو چھوڑو۔

دیکھو اس نے تم کو ایک جہان سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور تمہارے لئے مویشیوں میں سے آٹھ جوڑے گائے، بیل۔ اونٹ، اونٹنی۔ مینڈھا، بھیڑ۔ بکرا، بکری بنائے۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں رفتہ رفتہ تین تاریکیوں میں پیدا کرتا ہے۔ ایک تاریکی شکم دوسری تاریکی رحم تیسری تاریکی مشیمہ یہ ہے خدا تمہارا پروردگار جو کہ ایسا کامل القدرة کامل العلم ہے۔ نہ کہ وہ جن کو تم پوجتے ہو اسی کی حکومت ہے جیسا کہ دلائل سے ثابت ہوا پھر تم کہاں پھرے جا رہے ہو کہ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پوجتے ہو بڑی نادانی کی بات ہے۔ تم کو واضح ہو کہ اگر تم کفر کرو تو خدا کا کچھ ضرر نہیں کیونکہ وہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور باوجود اس کے جو وہ تم کو اس سے روکتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا کیونکہ کفر نہایت بری چیز ہے اور

Marfat.com

اگر بجائے کفر کے تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرے گا کیونکہ شکر درحقیقت عمدہ چیز ہے اور تم کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کوئی گناہ گار کسی دوسرے کا گناہ نہ اٹھائے گا بلکہ اس کو اس کا خمیازہ خود ہی جھیلنا پڑے گا پھر تمہارے پروردگار ہی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ جس پر وہ تم کو تمہارے سب کام جو تم کرتے رہے ہو بتلا دے گا۔ کیونکہ وہ دلوں کی باتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ دوسری باتیں تو درکنار۔ پس تم کو شکر ہی کرنا چاہئے۔ اور کفر ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ انجام کار پچھتانا پڑے گا۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے اور اس وقت اسے کوئی شریک نہیں یاد آتا اور جبکہ وہ اس کو اپنی طرف سے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس بات کو بالکل بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ خدا کو پہلے پکارتا تھا اور یہ نہیں خیال کرتا کہ جس خدا نے وہ تکلیف پہلے دی تھی وہ اب بھی دے سکتا ہے۔ اور اس لئے جس طرح اس کی ہمیں پہلے ضرورت تھی اب بھی ہے اور اسے بھول کر خدا کے لئے شریک بناتا ہے تاکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس کی راہ سے بھٹکائے۔ آپ ایسے شخص سے کہہ دیجئے کہ تھوڑے دنوں اپنے کفر سے فائدہ اٹھا لے اس کے بعد تجھے اس کا نتیجہ معلوم ہوگا کیونکہ تو دوزخیوں میں سے ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ ایک اطاعت شعار ایک کامل نافرمان کے برابر ہو جائے۔

کیا جو شخص رات کے اوقات میں یوں اطاعت کرتا ہے کہ سجدہ کرتا ہے اور کھڑا رہتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے۔ اور رحمت کا امیدوار ہے وہ اس کے برابر ہو جائے گا۔ جو رات دن مخالفت پر کمربستہ رہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ اس میں اس کی اطاعت کی ناقدری ہے۔ کیونکہ جب معصیت کا انجام بھی وہی ہے جو طاعت کا۔ تو طاعت بے سود ہوئی۔ اور مطیع کی تمام جدوجہد اکارت ہوگئی آپ ان کہئے کہ کیا تمہارے نزدیک جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے دونوں برابر ہیں جبکہ نہیں تو مؤمن و کافر کیسے برابر ہوں جائیں گے۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن کو سن کر ان کو فوراً ایمان لے آنا چاہئے مگر نصیحت تو اہلِ عقل ہی قبول کرتے ہیں جو عقل سے کورا ہو وہ کیا نصیحت مانے گا خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔

آپ مؤمنین سے کہئے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! جو کہ ایمان لے آئے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو اور کافروں کے بہکانے سے یا ان کی ایذا سے کفر میں نہ پھنس جانا کیونکہ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ہے ان کو نیکی ملے گی اور خدا کی زمین فراخ ہے اگر یہاں تم کو دین کی وجہ سے تکلیف دی جاتی ہے۔ اور تم سے برداشت نہیں ہوسکتی تو اور کہیں ہجرت کر جاؤ لیکن دین کو نہ چھوڑو گو ہجرت میں بھی تکلیف ہے لیکن جو لوگ خدا کی راہ میں مصائب پر صبر کرنے والے ہیں خواہ وہ کفار کی تکالیف ہوں یا ہجرت کی ان کو ان کا بیشمار معاوضہ دیا جائے گا۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آپ کو بھی کفر کی دعوت دیتے ہیں۔ لہٰذا آپ ان سے کہئے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں خدا کی یوں پرستش کروں کہ اس کے لئے اطاعت کو خالص اور بے میل رکھوں۔ اور مجھے یہ بھی حکم کیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ آپ یہ بھی کہئے کہ اگر میں مخالفت کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ آپ یہ بھی کہئے کہ میں تو صرف خدا کی عبادت کروں گا یوں کہ اپنی اطاعت کو ان کے لئے خالص اور بے میل رکھوں گا ہاں اگر تم کو یہ منظور نہیں سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔

آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ پورے گھاٹے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں اور اپنے متعلقین قیامت کے دن سب کھو دیئے۔

Marfat.com

خوب سن لو کہ یہ کھلا ہوا گھاٹا ہے کیونکہ ان لوگوں کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے چھپر ہوں اور ان کے نیچے سے بھی چھپر ہوں گے۔ یہ وہ خطرناک حالت ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو تا کہ اس بلا سے بچ جاؤ اور جو برخلاف اس کے لوگ شیطانوں سے بچتے رہے یعنی اس سے کہ وہ ان کی پرستش کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے۔ ان کے لئے خوشی کی بات ہے۔ پس آپ میرے ان بندوں کو خوشی سنا دیجئے جو کہ بات سن کر اس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی ہے۔ اور یہ ہی اہلِ عقل ہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو ان کی باتوں سے رنج ہوتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ یہ کسی طرح راہِ راست پر آجائیں پس کیا جس پر حکم عذاب ثابت ہو چکا اس کی نسبت آپ ایسا چاہتے ہیں۔ آپ ایسا خیال نہ کریں۔ کیونکہ وہ تو گویا جہنم میں جا چکے پس کیا آپ ان کو چھڑا سکتے ہیں جو دوزخ میں ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس آپ ہرگز غم نہ کیجئے۔ خیر کفار کے لئے دوزخ ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بالا خانے ہوں گے۔ جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وعدہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ خیر آپ کہئے کہ مجھے توحید کا حکم کیا گیا ہے۔ اور شرک سے منع کیا گیا ہے کیونکہ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ اس کے بعد وہ اسے اس کے چشموں میں لے گیا۔ اس کے بعد وہ اس سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالتا ہے اس کے بعد وہ تیاری پر آتی ہے۔ اب تو اسے زرد دیکھتا ہے پھر وہ اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اس میں نصیحت ہے اہلِ عقول کے لئے اور وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ قدرت اور یہ تصرفاتِ عجیبہ اور کسی کے لئے حاصل نہیں۔ لہٰذا اور کوئی خدا نہیں

درحقیقت انسانوں کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ دیکھو، زمین و آسمان کی خلق کس نے کی۔ ہوا اور پانی کو کس نے تخلیق کیا۔ چاند، سورج، ستارے کس نے بنائے۔ بارش کس نے برسائی۔ زمینوں سے کس نے کھیتیاں نکالیں۔ حشرات الارض کس نے پیدا کئے۔ جانوروں کو کس نے فائدہ مند بنایا۔ تو بلا شبہ یہی جواب ملتا ہے۔ کہ ہر چیز کی تخلیق اللہ رب العزت نے کی ہے۔ تو پھر اس کے باوجود انسان شرک کرے۔ تو اس سے بڑا بدبخت کون ہوگا؟ جو اپنے خالق کو نہ پہچانے اور نہ ہی اپنے مالک کو پہچانے۔ یہ کام وہ کرتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ اللہ پاک سب کو عقل و خرد سے نوازے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

6 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 249

سورۂ زمر آیت نمبر 22 تا 41 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ
الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ
ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ
لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ
ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

Marfat.com

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ
مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ
مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ
يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

Marfat.com

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾
قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ
مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ
اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ
اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا پس وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر ہے تو خرابی ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کی نصیحت کے معاملہ میں سخت ہو گئے یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ٥ اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے ایک ایسی کتاب آپس میں ملتی جلتی بار بار دہرائی ہوئی اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں پھر ان کے بدن اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے اس وجہ سے وہ ہدایت دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اسکو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ٥ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے چہرے کو برے عذاب کی سپر بنائے گا اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ چکھو مزہ اس کمائی کا جو تم کرتے تھے ٥ ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا تو ان پر عذاب وہاں سے آ گیا جدھر ان کا خیال بھی نہ تھا ٥ تو اللہ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب اور بھی بڑا ہے کاش یہ لوگ جانتے ٥ اور ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ٥ یہ عربی قرآن ہے اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں تاکہ لوگ ڈریں ٥ اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک شخص کی جس کی ملکیت میں کئی ضدی آقا شریک ہیں اور دوسرا شخص پورا کا پورا ایک ہی آقا کا غلام ہے کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو گا سب تعریف اللہ کے لئے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ تمہیں بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرو گے ٥ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچائی کو جھٹلا دیا جب کہ وہ اس کے پاس آئی کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہو گا ٥ اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں ٥ ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب ہے جو وہ چاہیں گے یہ بدلہ ہے نیکی کرنے والوں کا ٥ تاکہ اللہ ان سے ان کے

Marfat.com

برے عملوں کو دور کردے اور ان کے نیک کاموں کے عوض ان کو ان کا ثواب دے ٥ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور یہ لوگ اس کے سوا دوسروں سے تمہیں ڈراتے ہیں اور اللہ جس کو گمراہ کردے اس کو کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ٥ اور اللہ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ زبردست انتقام لینے والا نہیں ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے کہو تمہارا کیا خیال ہے اللہ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روکنے والے بن سکتے ہیں کہو کہ اللہ میرے لئے کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ٥ کہو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کر رہا ہوں تو تم جلد جان لوگے ٥ کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر وہ عذاب آتا ہے جو کبھی ٹلنے والا نہیں ٥ ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ اتاری ہے پس جو شخص ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لئے کرے گا اور جو شخص بے راہ ہوگا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر پڑے گا اور تم ان کے اوپر ذمہ دار نہیں ہو ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں کیا وہ شخص جس کے سینہ کو حق تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور اب وہ اپنے رب کی جانب سے روشنی پر قائم ہے اس جیسا ہو جائے گا جو ہٹ دھرم ضدی اور کسی طرح ہدایت کو قبول کرنے والا نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اور جبکہ ان میں تفاوت ضروری ہے تو پھر بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل خدا کے ذکر سے سخت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اور گمراہی کا نتیجہ ہدایت کے خلاف ہونا ضروری ہے۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے بڑی خرابی ہو۔ جبکہ ہدایت والوں کے لئے بڑی کامیابی ہے ورنہ ہدایت والوں کا گمراہوں کے برابر ہونا اور ہدایت کا بے سود ہونا ثابت ہوگا۔

دیکھو اللہ نے بہت عمدہ بات نازل کی ہے۔ یعنی وہ کتاب جس کے مضامین وعبارات ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے غیر مختلف اور بغرض نصیحت بار بار دہرائے ہوئے ہیں جس سے ان لوگوں کی کھالیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھریرے لیتی ہیں۔ پھر ان کی کھالیں اور دل خدا کی یاد کی طرف مائل ہو کر نرم ہو جاتے ہیں وجہ یہ کہ وہ خدا کی ہدایت ہے۔ وہ اس کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور چاہتا اسی کو ہے جو اپنی ہدایت خود چاہے اور جس کو اس کے تعنت عناد کی وجہ سے خدا گمراہ کرے۔ اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ پس جبکہ آدمی دو قسم کے ہیں۔ ایک ہدایت یافتہ اور دوسرا گمراہ۔ تو کیا جو شخص خدا کی خوشنودی حاصل کرے قیامت میں میرے عذاب سے بچتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا۔ جو دوڑ کر عذاب میں گرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اول کو صلہ ملے گا۔ اور ثانی کو سزا ہوگی۔

اور ان ظالموں سے کہا جائے گا کہ تم ان کاموں کا مزہ چکھو جو تم کرتے رہے ہو۔ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ جس پر ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آیا تھا جہاں سے آنے کا ان کو علم بھی نہ تھا۔ پس خدا نے ان کو دنیا ہی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بہت بڑا ہے۔ کاش وہ سمجھیں اور اپنے کو تباہی سے بچائیں

اور ہم نے اس قرآن میں ان کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کیں۔ بدیں توقع کہ وہ عربی ہونے کی وجہ سے اس کو سمجھیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں۔ اور ان باتوں کے صحیح ہونے کی وجہ سے وہ عذاب سے بچ جائیں چنانچہ انہیں مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ خدا ایک ایسے شخص کو بطور مثال کے بیان کرتا ہے کہ جس میں کئی شخص بدخو شریک ہیں جو کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں

Marfat.com

سکتے اور ایک ایسے شخص کو بھی جو پورا ایک ہی کا ہے۔ کیا یہ دونوں حالت میں برابر ہیں ہرگز نہیں کیونکہ پہلا شخص بیچارہ ہر وقت مصیبت میں ہے۔ کہ ایک کا کہا مانتا ہے تو دوسرا ناخوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے کا کہنا مانتا ہے تو یہ خفا ہوتا ہے۔ برخلاف دوسرے شخص کے کہ اسے یہ قصہ پیش نہیں آتا۔ پس توحید لامحالہ شرک سے بہتر ہوگی۔ کیونکہ مشرک پہلے شخص کی مثل ہے اور موحد دوسرے کی الحمد للہ کہ حجت تمام ہوئی۔ یہ بات بہت صاف ہے۔ اور ایسی نہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے بلکہ بہت سے جانتے نہیں اس لئے کہ جاننے کا قصد نہیں کرتے۔

خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی اس دنیا سے جانے والے ہیں اور وہ بھی چلے جانے والے ہیں اس کے بعد تم قیامت میں خدا کے سامنے جھگڑو گے اس وقت ہم تمہارا فیصلہ کریں گے۔

جب ضرب المثل کے ذریعہ شرک کا بطلان ہوگیا تو پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا کے لئے شریک بنا کر خدا پر جھوٹ بولے۔ اور سچ یعنی توحید کو جھٹلائے۔ جبکہ وہ اس کے پاس آئے خیر کچھ مضائقہ نہیں کیا جہنم میں ان کافروں کا ٹھکانا نہ ہوگا ضرور ہوگا۔ پس ہم اس وقت ان کو ان باتوں کا مزہ چکھادیں گے اور برخلاف ان کے جو سچی بات یعنی توحید لایا ہے۔ اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہ لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے یہاں وہ چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے یہ صلہ ہے اچھے حکم کرنے والوں کا وہ ان کو جزا دے گا تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کاموں کو دور کردے۔ اور ان کو ان کے اچھے کاموں کا صلہ دے جو وہ کرتے رہے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے اور ضرور ہے۔ تو پھر خدا کے ہوتے ہوئے غیر خدا سے ڈرانے کے کیا معنے اور باوجود اس کے وہ آپ کو غیر خدا یعنی اپنے معبودوں سے ڈراتے ہیں یہ سخت گمراہی ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور اسی طرح جس کو خدا ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا بھی نہیں۔ کیا خدا زبردست اور بدلہ لینے والا نہیں ہے اور ضرور ہے۔ پھر وہ اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اور خواہ مخواہ اس کی مخالفت پر کیوں مصر ہیں۔ خیر یہ لوگ آپ کو ڈراتے ہیں۔

اور باوجود اس کے اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ اب آپ کہئے کہ بھلا تم سمجھے بھی۔ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ اگر خدا مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کرنے والے ہیں۔ یا وہ مجھ پر رحمت کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک دینے والے ہیں اس کا جواب یہ ہی ہوسکتا ہے کہ نہیں۔ لہذا آپ کہئے کہ مجھے خدا کافی ہے اور تمہارے عاجز ولاچار معبودوں کی کوئی ضرورت نہیں اور اسی پر بھروسہ رکھنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے اس لئے میں ایسے پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور تمہارے معبودوں سے جن سے تم مجھے ڈراتے ہو بالکل نہیں ڈرتا

آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ تم اپنی جگہ کام کرتے رہو۔ میں اپنی جگہ کام کررہا ہوں۔ سو عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور کس پر پائیدار عذاب واقع ہوتا ہے آیا وہ میں ہوں یا تم ہم نے لوگوں کی خاطر آپ پر یہ کتاب بالکل ٹھیک اتاری ہے۔ اب جو کوئی ہدایت پائے تو اپنے لئے اور جو کوئی گمراہ ہوتو وہ اپنے اوپر گمراہ ہوتا ہے اور اسی کو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ اور آپ ان پر مسلط نہیں ہیں کہ ان کے افعال کی آپ سے بازپرس ہو۔ بس آپ ان کے افعال کی فکر میں نہ پڑیئے اپنا کام کیے جایئے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ مگر واقعہ یہی ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

Marfat.com

7/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 250

سورۂ زمر آیت نمبر 42 تا 63 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى
عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْ بُ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا

Marfat.com

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۶ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝۴۷
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۸ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۹ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۵۰ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۵۱ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳ وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۵۴ وَاتَّبِعُوْۤا
اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

Marfat.com

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ
السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ
بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ
لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ ہی وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی ان کو سونے کے وقت پھر وہ ان کو روک دیتا ہے جن کی موت کر چکا ہے اور دوسروں کو ایک وقت مقرر تک کے لئے رہا کر دیتا ہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ۝ کیا انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے کہو اگر چہ وہ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہوں ۝ کہو سفارش ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جب اکیلے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے تنگ دل ہوتے ہیں اور...... کے علاوہ اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ۝ کہو کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ۝ اور اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو

Marfat.com

جوز مین مین ہے اور اسی کے برابر اور بھی تو وہ قیامت کے دن سخت عذاب سے بچنے کے لیے ان کو فدیہ دے دیں اور اللہ کی طرف سے ان کو وہ معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا ہ اور ان کے سامنے آجائیں گے ان کے برے اعمال اور وہ چیز ان کو گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ہ پس جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اپنی طرف سے اس کو نعمت دے دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو علم کی بناء پر دیا گیا ہے بلکہ یہ آزمائش ہے مگر ان مین سے اکثر لوگ نہیں جانتے ہ ان سے پہلے والوں نے بھی یہ بات کہی تو جو کچھ وہ کماتے تھے وہ ان کے کام نہ آیا ہ پس ان پر وہ برائیاں آپڑیں جو انھوں نے کمائی تھیں اور ان لوگون میں سے جو ظالم ہیں ان کے سامنے بھی ان کی کمائی کے برے نتائج جلد آجائیں گے وہ ہمیں عاجز کر دینے والے نہیں ہیں ہ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور وہی تنگ کر دیتا ہے بیشک اس کے اندر نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لانے والے ہیں ہ کہو کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ہ اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے ہ اور تم پیروی کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہتر پہلو کی قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو کہیں کوئی شخص یہ کہے کہ افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں شامل رہا ہ یا کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی ڈرنے والوں میں سے ہوتا ہ یہ عذاب کو دیکھ کر کوئی شخص یہ کہے گا کہ کاش مجھے دنیا میں پھر جانا ہو تو میں نیک بندوں میں سے ہو جاؤں ہ ہاں تمہارے پاس میری آیتیں آئیں پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں شامل رہا ہ اور تم قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھو گے جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا کیا متکبرین کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا ہ اور جو لوگ ڈرتے رہے اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے ہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے ہ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی گھاٹے میں رہنے والے ہیں ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ قبضہ کرتا ہے ان جانوں پر جو مرنے والی ہیں ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مرتیں ان پر ان کے سونے کی حالت میں۔ اب جن پر وہ موت کو طے کر دیتا ہے ان کو روک لیتا ہے اور اوروں کو ایک میعاد معین تک چھوڑے رکھتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں توحید کے متعدد دلائل ہیں کیونکہ یہ واقعہ متعدد افعال پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ہر ایک فعل ایسا ہے جس پر اس کے سوا دوسرا قدرت نہیں رکھتا اس لئے وہ توحید کی ایک مستقل دلیل ہے۔

کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے سفارشی بنا رکھے ہیں۔ آپ ان سے کہئے کہ کیا تم ان کو ہر حالت میں سفارشی بناؤ گے اگر چہ وہ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ سمجھ رکھتے ہوں۔ آپ ان سے کہئے کہ یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ سفارش تامہ خدا کے لئے حاصل ہے اور کسی اور کو اس کا کچھ بھی اختیار نہیں۔ کیونکہ بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی یعنی تمام عالم کی اسی کو حاصل ہے پھر علاوہ اس کے تم کو اسی طرف لوٹایا جائے گا اور اس لئے تم کو اسی سے پالا پڑنا ہے۔ پھر تم کو دوسروں کی پرستش سے کیا فائدہ ہے بجز نقصان کے۔ الغرض یہاں تک ثابت ہوا کہ نہ بحیثیت خالق و مالک وغیرہ ہونے کے خدا کے سوا کوئی قابل پرستش ہے۔ نہ بحیثیت

Marfat.com

سفارشی ہونے کے اور باوجود ان باتوں کے ان کی حالت یہ ہے کہ جب خدائے وحدہٗ لاشریک کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل رک جاتے ہیں جو کہ آخرت کو نہیں مانتے اور جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو خوش ہو رہے ہیں غور کرو کہ کس قدر بیجا بات ہے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نا منصفانہ طرز عمل کو دیکھ کر آپ کہئے کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے ہم سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں جس میں وہ حق کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں گے یہ لوگ اس وقت اس فیصلہ کے بھی منکر ہیں

اور قیامت میں ان کی یہ حالت ہوگی کہ اگر ان کے پاس تمام روئے زمین کی چیزیں ہوں تو وہ اس سب کو دے کر قیامت کے دن عذاب کی سختی سے چھوٹ جائیں۔ اور حق تعالیٰ کی جانب سے ان کے لئے وہ باتیں ظاہر ہوں گی جن کا وہ گمان بھی نہ رکھتے تھے۔ اور ان کے لئے وہ برے کام ظاہر ہو جائیں جو انہوں نے کمائے تھے اور انہیں وہ شے گھیر لے گی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے یعنی عذاب آخرت دیکھو انسان بھی عجیب چیز ہے کیونکہ پہلے تو وہ دوسروں کو پکارتا رہتا ہے اب جبکہ اسے کوئی دکھ لگتا ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے پھر جبکہ ہم اسے مال وغیرہ دیتے ہیں تو وہ احسان نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ مجھے تو یہ میرے علم و قابلیت کی بناء پر دی گئی ہے یعنی وہ اس کا منشاء ہمارا انعام نہیں سمجھتا۔ بلکہ اپنی قابلیت سمجھتا ہے۔ مگر اس کا یہ خیال غلط ہے اور واقعہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ایک امتحان ہے جس سے ان کی جانچ ہوتی ہے کہ وہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں اور اس لئے وہ اس کو اپنا کمال سمجھتے ہیں یہ بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ سو جو مال و دولت وغیرہ وہ کمایا کرتے تھے۔ ان کے کچھ کام نہ آیا اور وہ تباہ کر دیئے گئے پس ان کے کرتوتوں کے نتائج بدل چکے۔ اور ان میں سے جو لوگ ظلم پر کمر بستہ ہیں ان کو بہت جلد ان کے کرتوتوں کے نتائج بدل دیں گے۔ اور وہ خدا کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے خدا ان کو سزا نہ دے سکے اور انہوں نے جو انما اوتیتہ علی علم کہا تو کیا انہوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ اس کا منشا کسی کا کمال نہیں۔ بلکہ خدا کی مشیت ہے۔ اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ وہ تنگ بھی کر دیتا ہے اس لئے نہ کسی کو یہ چاہئے کہ وہ اس کو اپنا کمال سمجھے۔ اور نہ یہ کہ وہ اس پر اترائے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کو ہر وقت روزی کو تنگ کر دینے کا اختیار ہے اس میں ان لوگوں کے لئے دلائل توحید ہیں۔ جو مانیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اپنے افعال میں بالکل آزاد اور خود مختار ہے۔ اور کسی کو اس کی مزاحمت پر قدرت نہیں۔ اور یہ ہی توحید ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے کہئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے اوپر بہت زیادتی کی ہے کہ شرک وغیرہ تباہ کن افعال کا ارتکاب کیا ہے تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اور ہم کفر و شرک سے اپنے کو تباہ کر چکے۔ اب ایمان لانے سے کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تمام گناہ معاف کر دیتا ہے بشرطیکہ کوئی معافی چاہے کیونکہ وہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے پس تم معافی چاہو اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو اور اس کی اطاعت قبول کر و قبل اس کے کہ تمہارے پاس عذاب آئے۔ کیونکہ اس کے بعد تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے گی اور اس اچھی بات کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے قبل اس کے کہ تمہارے پاس ایسی حالت میں یکایک عذاب آجائے کہ تمہیں اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو۔

Marfat.com

اور اس پیروی کی اس لئے ضرورت ہے کہ مبادا کوئی کہے کہ ہائے حسرت اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے باب میں کی ہے۔ اور واقعی میں ہنسی کرنے والوں میں سے تھا۔ یا وہ کہے کہ اگر خدا مجھے راستہ بتلاتا تو میں بھی برائیوں سے بچنے والوں میں سے ہوتا۔ یا جبکہ وہ عذاب دیکھے تو یہ کہے کہ کاش میرا پھر دنیا میں جانا ہوا اور میں نیک کاروں میں سے ہوں قیامت میں مجرمین ایسا ضرور کہیں گے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف سے ان کے اس قول کا کہ اگر خدا مجھے راستہ بتلاتا تو میں پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یہ جواب ہوگا کہ ہم نے کیوں نہیں ہدایت کی۔ ضرور ہدایت کی۔ چنانچہ تیرے پاس ہمارے احکام آئے۔ سو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا۔ اور تو کافروں میں سے تھا پھر ہمیں کیوں الزام دیتا ہے۔ اور تم قیامت میں ان لوگوں کے چہروں کو سیاہ دیکھو گے۔ جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا ہے۔ نیز کیا جہنم میں متکبرین کا ٹھکانا نہ ہوگا ہوگا اور ضرور ہوگا

اور برخلاف ان کے جن لوگوں نے معاصی سے پرہیز کیا ان کو خدا ان کے مقام کامیابی یعنی جنت کے ذریعہ سے دوزخ سے نجات دے گا کہ اس میں نہ ان کو کوئی برائی لاحق ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور منجملہ دلائل توحید کے ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر چیز پر حاکمانہ طور پر مسلط ہو کر اس کی تمام باتوں کا ذمہ دار ہے۔ نیز اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں یعنی اس کے حکم بغیر نہ آسمانوں سے کچھ اتر سکتا اور نہ زمین سے کچھ نکل سکتا ہے۔ اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں اس لئے وہ ہی معبود ہے۔ یہ آیات ہیں حق تعالیٰ کی جن کا ماننا لوگوں پر ضروری ہے اور جو کوئی خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

8ر ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 251

سورہ زمر آیت نمبر 64 تا 75 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝۶۴ وَلَقَدْ
اُوْحِیَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۶ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

Marfat.com

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٤ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ
حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٥ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو کہ اے نادانو کیا تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کے لئے کہتے ہو ۰ اور تم سے پہلے والوں کی طرف بھی وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ میں رہو گے ۰ بلکہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے بنو ۰ اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور زمین ساری اس کی مٹھی میں ہو گی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں ۰ اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جس کو اللہ چاہے پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو یکا یک

Marfat.com

سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے ٥ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء لائے جائیں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ٥ اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں سناتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ ہاں لیکن عذاب کا وعدہ منکروں پر پورا ہو کر رہا ٥ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے پس کیسا برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا ٥ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرے وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ سلام ہو تم پر خوش حال رہو پس اس میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے ٥ اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا ٥ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد اور تسبیح کرتے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ساری حمد اللہ کے لئے ہے جو سارے عالم کا رب ہے ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپ کو شرک کی دعوت دیتے ہیں آپ ان سے کہئے کہ اے نادانو جب توحید بدلائل ثابت ہے تو کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی پرستش کروں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اور آپ کی طرف بھی وحی کی جاچکی ہے اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا برباد ہو جائے گا اور تم سراسر گھاٹے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس تم ہرگز ان کا کہنا نہ ماننا بلکہ خدا ہی کی عبادت کرتے رہنا اور اس طرح شکر گزاروں میں سے ہونا نہ کہ ناشکروں میں سے۔ جیسے یہ مشرکین ہیں۔ کیونکہ شرک حد درجہ کی ناشکری ہے اور ان لوگوں نے جیسے ان کو قدر کرنی چاہئے تھی خدا کی ویسی قدر نہیں کی کیونکہ ان کو چاہئے تھا کہ نہ اعتقاداً کسی کو قابل پرستش مانتے اور نہ عملاً۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اور یہ ایک واقعہ ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے یعنی اس روز تمام آسمانوں اور زمین پر اس کا پورا پورا قبضہ اور تسلط ہوگا۔ اور اس روز صرف اسی کی حکومت ہوگی اور وہ کہے گا کہ میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں آج شاہانِ زمین کہاں گئے جبارین، کہاں ہیں متکبرین۔ کیونکہ وہ پاک ہے اور برتر ہے ان کے شرک سے اور اس لئے کوئی اس کا شریک نہیں جو اس کے اس اقتدار اور تسلط اور حکومت میں نقصان پیدا کرے۔

اور صور میں پھونک ماری جائے گی جس پر وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے باستثنا اس کے جسے خدا چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو اب وہ یکایک کھڑے ہوں گے جو کہ حیرت زدہ دیکھ رہے ہوں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا رہی ہوگی۔ اور حساب کا دفتر رکھا گیا ہوگا۔ اور انبیا اور دوسرے گواہوں کو حاضر عدالت کیا گیا ہوگا۔ اور لوگوں کے درمیان بالکل صحیح فیصلہ کر دیا گیا ہوگا۔ اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا گیا ہوگا۔ اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا پورا پورا

Marfat.com

دے دیا گیا ہوگا۔اور وہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے بخوبی واقف ہے اس لئے کمی کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ لے جایا گیا ہوگا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ اس کے دروازہ ان کے لینے کے لئے کھلے ہوں گے۔اور ان سے اس کے کارکن کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے خدا کے ایسے فرستادے نہ آئے تھے۔جو تم کو تمہارے رب کے احکام پڑھ کر سناتے ہوں۔اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے ہوں جس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ آئے کیوں نہ تھے۔مگر ہم نے اپنی بدبختی سے ان کی بات نہ مانی اور کافروں پر خدا کے عذاب کا حکم پورا ہوا۔اس وقت ان سے کہدیا جائے گا کہ اچھا دوزخ کے دروازوں میں یوں داخل ہو کہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو پس وہ متکبرین کے رہنے کی بری جگہ ہے۔

اور جو اپنے خدا سے ڈرتے رہے ان کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا۔یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے اور ان کے لینے کے لئے اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور ان سے اس کے کارکن کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔تم بہت اچھے رہے۔پس اس میں داخل ہو کہ ہمیشہ رہنے والے ہو اس وقت یہ لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے۔

اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کیا۔اور ہم کو ایسی حالت میں اس زمین کا مالک بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔پس یہ کام کرنے والوں کا نہایت اچھا معاوضہ ہے اور اس روز تم فرشتوں کو تخت شاہی کے گرد جمع دیکھو گے۔ایسی حالت میں کہ وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان معاملہ بالکل ٹھیک طے کر دیا گیا ہوگا۔اور کہدیا گیا ہوگا کہ شکر ہے خدائے رب العالمین کا کہ قصہ ختم ہوا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ مؤمن

سورۃ مؤمن مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 85 اور رکوع کی تعداد 9 ہے کلمات کی تعداد 1242 اور حروف کی تعداد 5213 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 28 سے لیا گیا ہے جس کے معنیٰ ہیں ایمان لانا، اس سورۃ میں ایک مومن کا ذکر ہے اس وجہ سے اس کا نام پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 40 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 60 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 85: توحید الٰہی کا بیان ہے اس سورۃ کا آغاز اتنا بارعب اور پرجلال ہے کہ عام آدمی جب پڑھتا ہے تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شرک سے اجتناب کا بیان، سورۃ کے اندر جلالیت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون اور ہامان کے مقابلے کا ذکر ہے۔ جہنم میں طاقتوروں اور ضعیفوں کا مکالمہ۔ انبیائے کرام اور رسولوں کو نصرت کی یقین دہانی، کفار کے لئے عذاب، توحید پر آفاقی دلائل۔ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پوری سورۃ کا اصل موضوع توحید الٰہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مابین مکالمہ، قبطی قوم کے ایک فرد نے بھی مکالمہ کیا۔ جس میں دلچسپ پہلو اور نصیحت آموز باتیں ہیں کا ذکر۔ حاملین عرش فرشتوں کا ذکر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

9 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 252.

سورہ مومن آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ
الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

Marfat.com

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۸﴾ وَقِهِمُ
السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ
اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾
قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا
فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ
الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَكَّرُ
اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬
لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ

Marfat.com

يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ
يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ
بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰم ٥ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے جاننے والا ہے ٥ معاف کرنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا بڑی قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے ٥ اللہ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑے نکالتے ہیں جو منکر ہیں تو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے ٥ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا اور ان کے بعد کے گروہ نے بھی اور ہر امت نے ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں اور انھوں نے ناحق کے جھگڑے نکالے تاکہ اس سے حق کو پسپا کر دیں تو میں نے ان کو پکڑ لیا پھر کیسی تھی میری سزا ٥ اور اسی طرح تیرے رب کی بات ان لوگوں پر پوری ہو چکی ہے جنھوں نے انکار کیا کہ وہ آگ والے ہیں ٥ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اس کی حمد کے ساتھ اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ایمان والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس تو معاف کر دے ان لوگوں کو جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی پیروی کریں اور تو ان کو جہنم کے عذاب سے بچا ٥ اے ہمارے رب اور تو ان کو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو بھی جو صالح ہوں ان کے والدین اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور ان کو برائیوں سے بچا لے اور جس کو تو نے اس دن برائیوں سے بچا لیا تو ان پر تو نے رحم کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے ٥ جن لوگوں نے انکار کیا ان کو پکار کر کہا جائے گا خدا کی بیزاری تم سے اس سے زیادہ ہے جتنی بیزاری تمہیں اپنے آپ پر ہے جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے ٥ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبارہ موت دی، اور دو بار ہمیں زندگی دی پس ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو کیا نکلنے کی کوئی صورت ہے ٥ یہ تم پر اس لئے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تو تم مان لیتے پس فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو عظیم ہے بڑے مرتبہ والا ہے ٥ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دیکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے رزق اتارتا ہے اور نصیحت صرف وہی شخص قبول کرتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہو پس اللہ ہی کو پکارو دین کو اسی کے لئے خالص کر کے خواہ کافروں کو ناگوار کیوں نہ ہو ٥ وہ بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے ٥ جس دن کہ وہ ظاہر ہوں گے اللہ سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہ ہو گی آج بادشاہی کس کی ہے اللہ واحد قہار کی ہے ٥ آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا آج کوئی ظلم نہ ہو گا بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ٥ اور ان کو قریب آنے والی مصیبت کے دن سے

Marfat.com

ڈراؤ جب کہ دل حلق تک آ پہنچیں گے وہ غم سے بھرے ہوئے ہوں گے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے ٥ وہ نگاہوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جن کو سینے چھپائے ہوئے ہیں ٥ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ٥

تشریح: اس کتاب کا نازل ہونا اللہ جل وشانہ کی طرف سے ہے۔ جو کہ نہایت زبردست بڑا جاننے والا۔ گناہ کا معاف کرنے والا۔ اور توبہ کا قبول کرنے والا۔ سخت سزا والا۔ صاحب قدرت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف سب کی واپسی ہے پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس کا انکار نہ کریں۔ اور اس پر ایمان لائیں۔ اور جو لوگ اب تک انکار کر چکے ہیں ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور معافی چاہیں حق تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے گا اور ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر قیامت میں سخت سزا دی جائے گی۔ اور ان کو اس سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور بصورت توبہ واستغفار کے وہ ان کو بہت کچھ دے گا کیونکہ وہ بڑا قدرت والا ہے اور اس کے یہاں کچھ کمی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں صرف وہی لوگ نزاع کرتے ہیں جو کفر پر کمربستہ ہیں اور کسی طرح ایمان نہیں لانا چاہتے پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے ملک میں چلنے پھرنے سے دھوکا نہ کھائیں اور یہ نہ خیال کریں کہ اگر ان کا انکار غلط ہوتا تو خدا ان کو کیوں نہ سزا دیتا۔ کیونکہ ان کی یہ چلت پھرت محض برائے چندے ہے۔ اور آخر میں ان کا سزایاب ہونا ضروری ہے۔ دیکھو ان سے پہلے قوم نوح نے اور ان کے بعد دوسری جماعتوں نے تکذیب کی اور ہر جماعت نے اپنے رسول کے متعلق اس کا قصد کیا کہ وہ اسے پکڑیں اور قتل کر ڈالیں اور انہوں نے ان سے غلط حجتوں کے ساتھ مناظرہ کیا تاکہ وہ اس سے سچ کو رد کریں۔ سو جب ان کی یہ حرکتیں حد کو پہنچ گئیں تو میں نے انہیں سزا میں پکڑ لیا۔ پھر دیکھو کہ میرا عذاب کیسا سخت تھا پس جس طرح ان لوگوں کو ابتداء میں مہلت دی گئی اور آخر میں ان کو پکڑ لیا گیا۔ یوں ہی ان کو بھی برائے چندے مہلت دی جا رہی ہے۔ لہذا آپ ان کی تاخیر عذاب سے دھوکا نہ کھائیں اور صرف اسی پر بس نہ کی جائے گی کہ ان کو دنیا میں سزا دی جائے بلکہ جس طرح ان کو دنیا میں سزا دی گئی یا دی جائے گی یوں ہی ان لوگوں پر جو کفر پر مصر ہیں۔ آپ کے رب کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا پر اور اس کی آیتوں پر ایمان لائیں۔ اور ناحق انکار کر کے مستحق عذاب نہ ہوں۔

دیکھو جو فرشتے تخت رب العالمین کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جو ان کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے علاوہ جو ایمان لے آئے ہیں ان کے لئے معافی کی درخواست کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم کے دائرہ میں لئے ہوئے ہیں لہذا آپ ان لوگوں کو معافی دیجئے جنہوں نے کفر ومعصیت سے رجوع کیا۔ اور آپ کے رستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیجئے اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل کیجئے جن کا آپ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور صرف ان ہی کو نہیں بلکہ ان کے ان باپ دادا اور بیویوں اور اولاد کو بھی جو نیک ہوں۔ کیونکہ آپ نہایت زبردست اور بڑے حکمت والے ہیں اور قوت کی وجہ سے آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ اور حکمت کی وجہ سے آپ ضرور ایسا کریں گے۔ اس لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں اور انہیں برائیوں سے بچایئے اور ہم اس کی اس لئے درخواست کرتے ہیں کہ آپ جس کو اس روز برائیوں سے بچالیویں تو سمجھو کہ آپ نے اس پر

Marfat.com

یقیناً رحم کیا۔ اور یہ کہ آپ کسی پر رحم کریں بڑی کامیابی ہے پس جب کہ حاملینِ عرش و من حولہم خود بھی ایمان رکھتے اور مؤمنین کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ایمان بہت بڑی چیز ہے لہذا تم کو چاہئے کہ اس کو حاصل کرو اور اس سے اعراض نہ کرو۔ کیونکہ جس قدر ایمان اچھی چیز ہے اسی قدر کفر بری چیز ہے۔

چنانچہ جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا ان سے کہا جائے گا کہ گو تم اس وقت خود اپنے کو مبغوض رکھتے ہو۔ اور اس وجہ سے خود اپنے کو نفرین کرتے ہو لیکن تمہارے اپنے کو مبغوض رکھنے سے خدا کا تم کو مبغوض رکھنا بہت برا ہے جب کہ تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا جس پر تم بجائے قبول دعوت اور ایمان لانے کے کفر کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ کفر اتنی بری چیز ہے کہ جب کفار کو اس کے نتائج کا علم ہوگا تو وہ خود اپنے کو مبغوض رکھیں گے۔ اور ان کی یہ مبغوضی خدا کی مبغوضی کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی تو اب تم اندازہ کر لو کہ وہ خدا کے نزدیک کس قدر بری چیز ہے تم کو حق تعالیٰ کے مبغوضیت کفر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے ہمیں دو مرتبہ مردہ بنایا ایک قبل از خلق جبکہ وہ نطفہ وغیرہ تھے اور دوسرے بعد از خلق جب کہ ان کو زندہ کرنے کے بعد مارا گیا اور دو مرتبہ ہمیں زندہ کیا ایک دنیا میں دوسرے آخرت میں پس ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں جن میں سے ایک حیٰوۃِ ثانیہ کا انکار تھا اور دوسرے وہ گناہ تھے جو اس سے ناشی تھے پس جب کہ ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا ہمارے لئے دوزخ سے نکلنے کی کوئی راہ ہے اس کا جواب ان کو یہ دیا جائے گا کہ اب اس سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور تم کو اس میں ہمیشہ رہنا ہوگا یہ اس وجہ سے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تو تم انکار کرتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم تصدیق کرتے تھے پس اس سے ثابت ہوا کہ حکم خدا ہی کو حاصل ہے جو کہ بہت بلند مرتبہ اور بڑی شان والا ہے اور یہ دلیل ہے حقانیت توحید اور بطلانِ شرک کی۔

اور دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ اللہ ہے کہ جو تم کو اپنی نشانیاں خلقِ سماء و ارض تسخیرِ شمس و قمر وغیرہ دکھلاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اتارتا ہے پس جبکہ واقعہ یہ ہے تو لوگوں کے لئے شرک کی کب گنجائش ہے ہرگز نہیں اور باوجود اس کے جو لوگ شرک کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نصیحت وہی قبول کرتا ہے جو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ پس اے مسلمانو! چونکہ تم حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اس لئے تم حق تعالیٰ کو ایسی حالت میں پکارتے رہو کہ تم اس کے لئے اطاعت کو خاص کئے ہوئے ہو۔ اگرچہ کافر تمہاری اس بات کو ناپسند کریں۔

نیز ایک دلیلِ توحید یہ ہے کہ وہ صاحبِ مراتبِ عالیہ صاحبِ تخت ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے اس غرض سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ وہ بندہ لوگوں کو خدا اور بندوں کی آپس کی ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ یعنی اس دن سے جس روز وہ ایک کھلے میدان میں یوں نکل کھڑے ہونگے کہ ان کی کوئی چیز خدا پر ظاہراً اور احتمالاً بھی مخفی نہ رہے گی۔

اس روز کہا جائے گا کہ بتلاؤ آج کس کی حکومت ہے اور اس کا جواب صرف یہ ہوگا کہ خدا کی جو کہ اکیلا اور سب پر غالب ہے نیز اس روز کہا جائے گا کہ آج ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا تم اس دن کو ناممکن تو در کنار بعید بھی نہ سمجھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں اور وہ دن عنقریب آنے والا ہے۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو اس قریب آنے والی قیامت کے دن سے ڈرایئے جب کہ ایسی حالت میں کلیجے منہ کو آئے

Marfat.com

ہوئے ہوں گے۔ کہ وہ بمقتضائے قہر درویش برجانِ درویش اپنے غم وغصہ کو پیے ہوئے ہوں گے کیونکہ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش جس کی بات مانی جائے اس لئے ان کو بجز غم وغصہ کو کھانے اور ضبط کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ نیز ایک دلیلِ توحید یہ ہے کہ حق تعالیٰ چوری سے نظر کرنے والی آنکھوں کو بدیں صفت جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جو سینوں میں مخفی ہیں برخلاف ان کے معبودوں کے اور اللہ صحیح فیصلہ کرتا ہے۔ اور جن کو خدا کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ نہیں کرتے نہ حق اور نہ باطل کیونکہ وہ جماد ہیں نیز اللہ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے جس سے کوئی خبر مخفی نہیں۔ برخلاف ان کے معبودوں کے پس ثابت ہوا کہ خدا ہی معبود ہے اور کوئی نہیں۔

اور اللہ رب العزت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سخت عذاب دینے والا اور بڑی طاقت والا ہے۔ اس نے لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے قرآن مجید کا نزول فرمایا۔ تاکہ لوگوں میں ہدایت کوٹ کوٹ کر بھر جائے اور لوگ اللہ رب العزت کو ایک مانیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا آخری نبی اور رسول مانیں۔ اور اپنی زندگیوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع گزاریں اور یاد رکھیں کہ سب نے واپس جانا ہے۔ اس متاع مختصر پر مت بھروسہ رکھیں۔ ایک نہ ایک دن اس سے جان چھوٹ جائے گی۔ اصل گھر آخرت کا گھر ہے جو کہ مستقل رہے گا۔ آخرت میں اسے اچھا گھر ملے گا جس نے یہاں اچھی زندگی گزاری ہوگی۔ لہٰذا دوستو اچھے گھر کے حصول کے لئے۔ اچھے عمل کریں آخرت کا گھر مستقل گھرانہ ہوگا۔ اللہ ہمیں آخرت کا گھر نصیب کرے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 253

سورۂ مومن آیت نمبر 21 تا 37 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا
اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى

Marfat.com

وَ لْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِی
الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ
كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ
هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِی الْاَرْضِ ؗ
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ
اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَ مَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ الَّذِیْۤ
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَ يٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾
يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ
قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا
هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ

Marfat.com

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالٰی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ ان سے بہت زیادہ تھے قوت میں اور ان آثار کے اعتبار سے بھی جو انھوں نے زمین میں چھوڑے پھر اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑ لیا اور کوئی ان کو اللہ سے بچانے والا نہ تھا ٥ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انھوں نے انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا یقیناً وہ طاقت ور ہے سخت سزا دینے والا ہے ٥ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو انھوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر ہے جھوٹا ہے ٥ پھر جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر ان کے پاس پہنچا انھوں نے کہا کہ ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو جو اس کے ساتھ ایمان لائیں اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور ان کافروں کی تدبیر محض بے اثر رہی ٥ اور فرعون نے کہا مجھ کو چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور وہ اپنے رب کو پکارے مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارا دین بدل ڈالے یا ملک میں فساد پھیلا دے ٥ اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لی ہر اس متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ٥ اور آل فرعون مین سے ایک مومن شخص جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا بولا کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس بات پر قتل کردو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کا کوئی حصہ تمہیں پہنچ کر رہے گا جس کا وعدہ وہ تم سے کرتا ہے بیشک اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا ہو جھوٹا ہو ٥ اے میری قوم آج تمہاری سلطنت ہے کہ تم زمین میں غالب ہو پھر اللہ کے عذاب کے مقابل ہماری کون مدد کرے گا اگر وہ ہم پر آ گیا فرعون نے کہا میں تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جس کو میں سمجھ رہا ہوں اور مین تمہاری راہنمائی ٹھیک بھلائی کے راستہ کی طرف کر رہا ہوں ٥ اور جو شخص ایمان لایا تھا اس نے کہا کہ اے میری قوم میں ڈرتا ہوں کہ تم پر اور گروہوں جیسا دن آ جائے جیسا دن قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد

Marfat.com

والوں پر آیا اور اللہ اپنے بندوں پر کوئی ظلم کرنا نہیں چاہتا اور اے میری قوم میں ڈرتا ہوں کہ تم پر چیخ پکار کا دن آجائے ٥ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور تمہیں خدا سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ٥ اور اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس کھلے دلائل کے ساتھ آئے تو تم ان کی لائی ہوئی باتوں کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم نے کہا کہ اللہ ان کے بعد ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اسی طرح اللہ ان لوگوں کو گمراہ کردیتا ہے جو حد سے گزرنے والے اور شک کرنے والے ہوتے ہیں ٥ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ اور ایمان والوں کے نزدیک یہ سخت مبغوض ہے اسی طرح اللہ مہر کردیتا ہے ہر مغرور سرکش کے دل پر ٥ اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان میرے لئے ایک اونچی عمارت بنا تاکہ میں راستوں پر پہنچوں ٥ آسمانوں کے راستوں تک پس موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو اس کو جھوٹا خیال کرتا ہوں اور اس طرح فرعون کے لئے اس کی بدعملی خوشنما بنادی گئی اور وہ سیدھے راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی تدبیر غارت ہو کر رہی ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ لوگ جو باجود اس قدر دلائلِ توحید کے شرک کرتے ہیں تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا برا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے اور یہ دیکھ کر ان سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔ اچھا سنو! ہم بتاتے ہیں وہ لوگ قوت میں بھی اور زمین میں آثار اور یادگاروں کے لحاظ سے بھی ان سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اس پر بھی اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا۔ اور ان کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوا۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی باتیں لے کر آئے تھے تو وہ بجائے ان کے ماننے کے ان کا انکار کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ واقعی حق تعالیٰ بڑی قوت والے اور سخت عذاب والے ہیں۔ پس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا سے ڈریں اور کفر و تکذیب وغیرہ سے باز آئیں۔ ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو اوروں کا ہوا۔

اور لوگوں کو چاہئے کہ اس قصہ کو غور سے سنیں اور اس سے عبرت حاصل کریں۔ کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیتیں اور کھلی حجت دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا جس پر انہوں نے کہا یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے۔ پس جبکہ وہ ان کے پاس ہماری جانب سے بالکل سچی بات لے کر آئے

جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اس کو مانتے تو انہوں نے بجائے اس کو ماننے کے یہ کیا کہ جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ ان کے بیٹوں کو قتل کرو۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو لیکن یہ ان کی تدبیر کچھ کارآمد نہ ہوئی اور کافروں کی تدبیر تو بربادی ہی میں ہوتی ہے اس لئے اس کا برباد ہونا ضروری تھا

اور فرعون نے گمراہی میں مزید ترقی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو۔ اور اسے چاہئے کہ وہ اپنے خدا کو اپنی مدد کے لئے بلائے دیکھیں اس کا خدا اسے کیونکر قتل سے بچا سکتا ہے۔ اس کے قتل کی رائے میں نے اس لئے ظاہر کی ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے۔ یا وہ قوت پا کر زمین میں فساد نہ ظاہر کرے اسی لئے مصلحت اسی میں ہے کہ اس کو ابھی قتل کردیا جائے۔ تاکہ ان خطرات سے امن حاصل ہو جائے۔ یہ تو فرعون نے کہا اور موسیٰ نے کہا کہ میں ہر ایسے متکبر کے شر سے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں جو روزِ حساب کو نہیں مانتا اور اس لئے وہ ہر بد سے بدتر کام پر دلیر ہے۔

Marfat.com

اور اس مجلس میں ایک ایسے شخص نے جو فرعون کے گروہ میں سے مؤمن تھا اور اپنے ایمان کو اب تک چھپائے ہوئے تھا فرعون کی یہ گفتگو سن کر یہ کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے دلائلِ واضحہ بھی لے کر آیا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت خدا کا فرستادہ ہے بڑی بیجا بات ہے اور بالفرض اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو تمہارا کوئی ضرر نہیں بلکہ اس کے جھوٹ کا وبال خود اس پر ہوگا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا ان تمام باتوں میں صادق ہوگا جو وہ تم سے کہتا ہے۔ یا بعض میں صادق ہوگا اور بعض میں کاذب۔ پہلی صورت میں اس کی تمام وعیدوں کا صادق ہونا ضروری ہے۔ اور دوسری صورت میں صرف ان وعیدوں کا جن میں وہ سچا ہے اور اس لئے ہر حالت میں تمہیں ان تکالیف میں سے جن کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کچھ تکالیف ضرور پہنچیں گی پس ایسی حالت میں مقتضائے عقل یہی ہے کہ اس کو سچا جان کر اس کا اتباع کیا جائے۔ نہ یہ کہ اس کے قتل کے منصوبے گانٹھے جائیں۔ یہ دلیل اس شخص کی نہایت معقول تھی اور اس لئے ان کو چاہئے تھا کہ وہ مان لیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ بے اعتدالی پر کمربستہ اور سخت جھوٹے تھے اور حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتے جو بے اعتدالی پر کمربستہ اور سخت دروغ گو ہو کیونکہ ایسا شخص طالب ہدایت ہی نہیں ہوتا پھر اسے ہدایت کیونکر کی جائے۔

اس شخص نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ اے میری قوم یہ مسلم ہے کہ آج تمہاری حکومت ہے کہ تم اس سرزمین میں غالب ہو اور اس لئے تم دوسروں کو ضرر پہنچا سکتے ہو۔ اور دوسرے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ تم خدا سے زبردست نہیں ہو پس تم ہم کو یہ بتلاؤ کہ ہماری مدد کر کے خدا کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر وہ ہمارے پاس آئے جیسا کہ موسیٰ بیان کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا کوئی نہیں کر سکتا۔ پس اس لئے بھی اس کی تصدیق ضروری ہے فرعون نے اس پر بھی التفات نہ کیا اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں وہی سمجھتا ہوں جو خود دیکھتا ہوں اور میں تمہیں محض صحیح راستہ بتلاتا ہوں اس لئے میری بات ماننا تمہارے لئے لازم ہے۔

اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم مجھے تم پر اسی قسم کے دن کا اندیشہ ہے جس قسم کا دوسری جماعتوں پر آیا ہے۔ یعنی ایسے طریق سے جیسا کہ قوم نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کے ساتھ اختیار کیا گیا کیونکہ جب تم ان کی طرح سرکشی کرو گے تو ان کی طرح تم کو سزا بھی دی جائے گی اور خدا کو بندوں پر ظلم مقصود نہیں ہے کہ وہ خواہ مخواہ ان کو سزا دے۔ بلکہ وہ جو کچھ سزا دیتا ہے وہ ایسی حالت میں دیتا ہے کہ بندے بالکل سرکشی پر کمربستہ ہوں اور کسی طرح نہ مانتے ہوں

اور ان سے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم مجھے تم پر پکار کے دن کا اندیشہ ہے۔ یعنی اس دن کا جس روز تم پیٹھ دے کر بھاگو گے یعنی عقوبتِ الٰہی کا مقابلہ نہ کر سکو گے کیونکہ تم کو خدا سے کوئی بچانے والا نہیں جس کے بل پر تم اس کا مقابلہ کر سکو۔ یہ بیان بھی ان کی ہدایت کے لئے کافی تھا۔ لیکن یہ بھی مؤثر نہ ہوا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ جس کو اس کے سوءِ اختیار کے سبب خدا گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔

اور اس نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ اس سے پیشتر تمہارے پاس یوسفؑ دلائلِ واضحہ لے کر آئے تھے۔ سو جو باتیں وہ تمہارے پاس لائے تھے ان کے متعلق بھی تم برابر شک میں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ انتقال کر گئے تو تم نے کہا کہ اب خدا ان کے بعد کو

Marfat.com

ئی رسول نہ بھیجے گا اس لئے ان کے بعد جو رسول آیا تم نے اس کی تکذیب کی اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یوں حق تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جو بے اعتدالی پر کمر بستہ اور گرفتار شک ہوتے ہیں جو کہ خدا کی آیتوں میں بلا کسی ایسی حجت کے حجتیں کرتے ہیں جو خدا کی طرف سے ان کے پاس آئی ہو جیسا کہ تم ابھی سن چکے ہو کہ لوگوں نے محض بلا سند یہ حکم لگا دیا کہ اب یوسفؑ کے بعد کوئی رسول آنے والا نہیں۔اور اس لئے انہوں نے رسولوں کی محض بلا وجہ تکذیب کی یہ بات حق تعالیٰ کو بھی نہایت ناپسند ہے۔اور ان کو بھی جو خدا کو مانتے ہیں یہ بات ایسی نہیں ہے کہ کسی پر مخفی رہ سکے۔لیکن دیکھو یوں حق تعالیٰ ہر متکبر اور سرکش شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں جس طرح ان لوگوں کے دل پر لگا دی کہ وہ ایسی کھلی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔

اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان تو میرے لئے ایک اونچی عمارت بنا۔ممکن ہے کہ میں اوپر چڑھ کر آسمانوں پر پہنچنے کے ذرائع تک پہنچ جاؤں۔اور ان سے آسمانوں پر پہنچ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھ آؤں۔ میں تو اسے جھوٹا ہی جانتا ہوں یہ کاروائی تھی فرعون کی اور اس طرح اس کے کام کی برائی اس کی نظر میں خوشنما بنادی گئی تھی۔اور اس کو سیدھے راستہ سے روک دیا گیا تھا جس کا نمونہ تم ابھی سن چکے ہو کہ وہ اپنے کو برباد کرنے والی تدبیر کرتا ہے۔اور اسے اچھا سمجھتا ہے۔لیکن تدبیر بھی اس کی بیکار اور تباہ ہوئی اور ایک یہ ہی کیا فرعون کی جو تدبیر بھی تھی وہ بربادی ہی میں تھی۔

دنیا کی تشکیل سے لے کر اب تک اور قیامت تک دو گروہ کام کر رہے ہیں۔ایک حزب اللہ اور ایک حزب الطاغوت، دونوں کے مابین کشمکش ہے۔حزب اللہ کے بڑے بڑے پیارے واقعات ہیں۔اور ان کا انجام قابل رشک ہے۔جبکہ اس کے مدمقابل حزب الطاغوت کے واقعات میں عبرت ہے۔نصیحت ہے۔حیرانگی ہے۔اور ان کا انجام بد بھی ان کے واقعات کی طرح بدتر ہے۔بتانا یہ مقصود ہوتا ہے کہ حزب اللہ نے ہمیشہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا ہے۔اور آخرت میں اچھے بدلے کی نوید سنائی ہے۔جبکہ حزب الطاغوت نے ہمیشہ برائی کی طرف لوگوں کو پہنچایا۔اور آخرت میں انہیں اکیلا چھوڑ دیا ہے۔اللہ پاک ہمیں حزب اللہ جماعت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

11 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 254

سورہ مومن آیت نمبر 38 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا
يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوْمِ
مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ط
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ
بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي
الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ

Marfat.com

النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ
اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ
حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِۚ ﴿٤٥﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا
غُدُوًّا وَّ عَشِیًّاۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ
النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا
رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ تَكُ
تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِؕ قَالُوْا بَلٰىؕ قَالُوْا فَادْعُوْاۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ۠ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُۙ ﴿٥١﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا
مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَۙ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّ
ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْۙ اِنْ فِیْ

Marfat.com

صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا
الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا
رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جو شخص ایمان لایا تھا اس نے کہا کہ اے میری قوم تم میری پیروی کرو میں تمہیں صحیح راستہ بتا رہا ہوں ٥ اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے اور اصل ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے ٥ جو شخص برائی کرے گا تو وہ اس کے برابر بدلہ پائے گا اور جو شخص نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں وہ بے حساب رزق پائیں گے ٥ اور اے میری قوم کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو آگ کی طرف بلا رہے ہو ٥ تم مجھ کو بلا رہے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور ایسی چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور میں تمہیں زبردست مغفرت کرنے والے خدا کی طرف بلا رہا ہوں ٥ یقینی بات ہے کہ تم جس چیز کی طرف مجھ کو بلاتے ہو اس کی کوئی آواز نہ دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں اور بیشک ہم سب کی واپسی اللہ ہی کی طرف ہے اور حد سے گزرنے والے ہی آگ میں جانے والے ہیں ٥ پس تم آگے چل کر میری بات کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تمام بندوں کا نگران ہے ٥ پھر اللہ نے اس کو ان کی بری تدبیروں سے بچا لیا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا ٥ آگ کہ جس پر وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی فرعون والوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو ٥ اور جب وہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو ٥ بڑے لوگ

Marfat.com

کہیں گے کہ ہم سب ہی اس میں ہیں اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا○ اور جو لوگ آگ میں ہوں گے وہ جہنم کے نگہبانوں سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے درخواست کرو کہ ہمارے عذاب میں سے ایک دن کی تخفیف کر دے○ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلیلیں لے کر نہیں آئے وہ کہیں گے کہ ہاں نگہبان کہیں گے پھر تم ہی درخواست کرو اور منکروں کی پکار اکارت ہی جانے والی ہے○ بیشک ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے○ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے لئے برا ٹھکانا ہوگا○ اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا○ راہنمائی اور نصیحت عقل والوں کے لئے○ پس تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنے قصور کی معافی چاہو اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ○ جو لوگ کسی سند کے بغیر جو ان کے پاس آئی اللہ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں ان کے دلوں میں صرف بڑائی ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں پس تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے○ یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے○ اور اندھا اور آنکھوں والا یکساں نہیں ہوسکتا اور نہ ایمان دار اور نیکوکار اور وہ جو برائی کرنے والے ہیں تم لوگ بہت کم سوچتے ہو○ بیشک قیامت آکر رہے گی اس مین کوئی شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے○ اور تمہارے رب نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے○

تشریح: جو شخص ایمان لایا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم میری پیروی کرو۔ میں تم کو راستی کی راہ پر لے چلوں گا اے میری قوم یہ دنیوی زندگی صرف چند روز نفع اٹھانے کی چیز ہے۔ اور آخرت رہنے کا گھر ہے پس تم اس چند روزہ زندگی کے لئے ہمیشہ رہنے کا گھر کیوں کھوتے ہو۔ تم کو ایسا نہ چاہئے۔ دیکھو جو کوئی برائی کرے اسے اسی کے موافق بدلہ دیا جائے گا یعنی برا بدلہ اور جو کوئی اچھا کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت بحالیکہ وہ مؤمن ہو سو یہ جنت میں جائیں گے۔ جس میں ان کو بے حساب کھانا دیا جائے گا پس تم برے بدلہ سے بچ کر جنت کیوں نہیں حاصل کرتے اور اے میری قوم یہ کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں دوزخ سے رہائی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف دیتے ہو کیونکہ تم مجھے اس کی دعوت دیتے ہو کہ میں خدا کو نہ مانوں اور اس کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کروں جن کے متعلق مجھے شرکت کا علم نہیں بلکہ عدم شرکت کا علم ہے اور میں تمہیں ایسے زبردست کی طرف بلاتا ہوں جو گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ یقینی بات ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو نہ اس کا دنیا میں بلاوا ہے اور نہ آخرت میں اور یہ بھی یقینی ہے کہ ہم سب کی واپسی اللہ ہی کی طرف ہوگی۔ پس جبکہ یہ یقینی ہے تو تم میری بات یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں اور پچھتاؤ گے کہ افسوس ہم نے فلاں کا کہنا نہ مانا وہ بالکل صحیح کہتا تھا اور میں اپنے معاملہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخوبی دیکھتا ہے۔

پس حق تعالیٰ نے اس شخص کو ان کی تدابیر کے برے آثار سے محفوظ رکھا۔ اور عذاب کی تکلیف گروہ فرعون پر پڑی چنانچہ اب دوزخ کی یہ حالت ہے کہ یہ لوگ صبح وشام اس پر لائے جاتے ہیں اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز کہا جائے گا کہ گروہ فرعون کو فرعون سمیت سخت عذاب میں داخل کرو۔ اور جس روز یہ لوگ آگ میں جھگڑیں گے اور کمزور ان لوگوں سے جو بڑے اور لیڈر رہے

Marfat.com

تھے کہیں گے کہ ہم آپ حضرات کے پیرو تھے۔ سو کیا آپ ہم سے آگ کا کچھ حصہ لے لیں گے اور اس طرح اپنے قومی ایثار کا ثبوت دیں گے تو جو لوگ بڑے اور لیڈر بنے تھے کہیں گے کہ ہم سب اسی میں ہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے اور اس لئے ہمارے لئے یہی دوزخ طے ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں خود اپنی ہی پڑی ہے ایسی حالت میں ہم تمہارے کیا کام آسکتے ہیں۔ اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ کار پردازان دوزخ سے کہیں گے۔ کہ آپ صاحبان اپنے پروردگار سے کہیں کہ وہ ایک دن ہم پر عذاب میں کچھ کمی کردے اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس دلائلِ واضحہ نہ لائے تھے اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ لائے کیوں نہ تھے ہم نے ان کا کہنا نہ مانا اس پر وہ کہیں گے کہ ایسی حالت میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تم خود ہی کہہ لو چنانچہ وہ خود کہیں گے اور ان کافروں کی پکار برباد ہی ہوگی یعنی اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ یہ تو کافروں کی بے بسی اور بے کسی کی حالت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیوی زندگی میں بھی مدد کریں گے۔ اور اس روز بھی جس روز گواہ کھڑے ہوں گے۔ یعنی اس روز جس روز ظالموں کو ان کی معذرت بھی نافع نہ ہوگی۔ اور ان کے لئے رحمت سے کامل دوری ہوگی اور ان کے لئے اس گھر کی تکلیف ہوگی۔

خیر یہ تو فرعون اور فرعونیوں کی حالت تھی۔ اور موسیٰ اور ان کی جماعت کی حالت یہ تھی کہ ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو ایسی حالت میں کتاب کا وارث بنایا کہ وہ ہدایت اور نصیحت تھی ارباب عقول کے لئے پس جبکہ کفر و ایمان معصیت و اطاعت کے نتائج آپ کو معلوم ہو گئے تو آپ صبر کیجئے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور وہ ضرور ہو کر رہے گا اور اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہے۔ اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہے۔

دیکھئے جو لوگ خدا کی آیتوں میں بلا کسی ایسی حجت کے جو ان کے پاس خدا کی طرف سے آئی ہو ناحق حجتیں کرتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے سینوں میں صرف ایسی بڑائی ہے جس تک وہ پہنچنے والی نہیں ہیں یعنی وہ اپنے کو انبیاؤں سے بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا اور یہ غیر واقعی بڑائی ان کو قبول حق سے روکتی ہے پس آپ ایسی ناجائز بڑائی سے خدا سے پناہ مانگئے۔ وہ بڑا سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے اس لئے وہ آپ کی درخواست سن کر اور سچی خواہش کو دیکھ کر ضرور آپ کو پناہ دے گا۔ ان کے کبر کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کو ایسا سمجھے ہوئے ہیں کہ ان کو دوبارہ پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو عاجز خیال کرتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ یقیناً آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بہت بڑھ کر ہے پھر جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرسکتا ہے وہ لوگوں کو کیوں نہیں پیدا کرسکتا۔ ضرور پیدا کرسکتا ہے مگر بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ نابینا اور بینا اور اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار شخص برابر نہیں اور اس کا مقتضے یہ ہے کہ تم لوگ نابینا کو چھوڑ کر بینا بنو اور کفر کو چھوڑ کر ایمان اختیار کرو۔ مگر افسوس کہ تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔

چنانچہ قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی خلجان کی بات نہیں۔ مگر باوجود اس کے بہت سے لوگ اسے نہیں مانتے بڑی نازیبا بات ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس پر ایمان لائیں۔

اور تم کو واضح ہو کہ تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ تم مجھے پکارو۔ میں تمہاری درخواست منظور کروں گا برخلاف اس کے جو لوگ میری

Marfat.com

پرستش سے تکبر کریں گے اور مجھے چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کریں گے وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے پس تم اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔

پکارنا، درخواست کرنا، التجا کرنا، یہ سب دعاؤں کے انداز ہیں۔ دعا عبادت کا حصہ ہے دعا عبادات کی روح ہے۔ دعا سے قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ دعا مانگنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اور جو دعا نہ کرے اللہ رب العزت اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ دعا اگرچہ ہاتھ اٹھا کر کی جاتی ہے۔ لیکن بہترین دعا سجدے میں کرنا انتہائی قرب کی علامت ہے۔ جو دعائیں سجدوں میں کی جاتی ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں جلد قبول فرماتا ہے۔ دعا حقیقت احوال کا نام ہے۔ ہر نبی نے دعا کی۔ صالحین ہمیشہ دعائیں کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ تمہارا رب دعا کو قبول کرتا ہے۔ جو لوگ دعائیں نہیں کرتے۔ اور نہ ہی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ ہر حال میں جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ اور انہیں ذلیل و خوار کر دیا جائے گا۔ اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ ہر حال ان کے مقدر میں دوری لکھ دی گئی ہے۔ اس لئے دوستو! مالک کائنات کو ہی پکارو۔ وہ تمہاری پکاروں کا جواب بھی دے گا۔ اور تم پر رحم بھی کرے گا۔ اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 255

سورۂ مومن آیت نمبر 61 تا 78 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَىُّ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّىْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ

Marfat.com

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ
اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ ۛ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ ۙ
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ۵
ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۚ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا
مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ ۚ اُدْخُلُوْٓا
اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

Marfat.com

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن کیا بیشک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ہ یہی اللہ تمہارا رب ہے ہر چیز کا پیدا کرنیوالا اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں سے بہکائے جاتے ہو ہ اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے رہے ہیں جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہارا نقشہ بنایا پس عمدہ نقشہ بنایا اور اس نے تمہیں عمدہ چیزوں کا رزق دیا یہ اللہ ہے تمہارا رب پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ہ وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو پکارو دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا ہ کہو مجھے اس سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو جب کہ میرے پاس کھلی دلیلیں آچکیں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالہ کر دوں ہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر وہ تمہیں بچہ کی شکل مین نکالتا ہے پھر وہ تمہیں بڑھاتا ہے تا کہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچو پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور تا کہ تم مقرر وقت تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم سوچو ہ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پس جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس اس کو کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے ہ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں وہ کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ہ جنھوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تو عنقریب وہ جانیں گے ہ جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں وہ گھسیٹے جائیں گے ہ جلتے ہوئے پانی میں پھر وہ آگ میں جھونک دئے جائیں گے ہ پھر ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک کرتے تھے ہ اللہ کے سوا وہ کہیں گے وہ ہم سے کھوئے گئے بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو پکارتے نہ تھے اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے منکروں کو ہ یہ اس سبب سے کہ تم زمین مین ناحق خوش ہوتے تھے اور اس سے کہ تم گھمنڈ کرتے تھے ہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے پس کیسا برا ٹھکانا ہے گھمنڈ کرنے والوں کا ہ پس صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے پھر جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا کچھ حصہ ہم تم کو دکھا دیں گے یا تمہیں وفات دیں گے پس ان کی واپسی ہماری ہی طرف ہے ہ اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ان میں سے کچھ کے حالات ہم نے تمہیں سنائے ہیں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے حالات ہم نے تمہیں نہیں سنائے اور کسی رسول کا یہ مقدور نہ تھا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے پھر جب اللہ کا حکم آ گیا تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور غلط کار لوگ اس وقت خسارہ میں رہ گئے ہ

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی۔ تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا پھر کیا اس کا مقتضیٰ یہ ہی ہے کہ تم اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرو۔ ہرگز نہیں۔ پس تم اسی کی پرستش کرو نہ کہ کسی اور کی واقعی حق تعالیٰ لوگوں پر بہت عنایت کرنے والے ہیں۔ مگر بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے چنانچہ وہ اپنے منعم کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہیں یہ نہایت بری بات ہے لوگوں کو ایسا نہ چاہیئے۔

ارے نادانو! یہ ہے خدا جس کے اوصاف تم ابھی سن چکے ہو تمہارا پروردگار ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تم کہاں الٹے لیجائے جارہے ہو کہ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنارہے ہو ذرا ہوش میں آؤ، حقیقت کو سمجھو اور باطل پرستی کو چھوڑو۔ دیکھو یوں الٹے پھرے جاتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی آیتوں کا ناحق انکار کرتے ہیں جس کا نمونہ تم ابھی پڑھ چکے ہو کہ وہ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہیں پس تم خدا کی آیتوں کے انکار سے بچو اور الٹے چلنے سے محفوظ رہو۔

دیکھو اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مستقر قیام گاہ اور آسمان کو عمارت بنایا اور صورتوں کو نہایت عمدہ بنایا اور عمدہ چیزوں سے تم کو غذا دی دیکھو وہ ہے خدا تمہارا رب جس کے یہ اوصاف ہیں نہ کہ وہ جس کی تم پرستش کرتے ہو۔ پھر تم کیوں بہک رہے ہو الحاصل بڑی شان ہے خدائے رب العالمین کی جس نے وہ کام کیے جو دوسروں کے لئے ناممکن ہیں۔ دیکھو وہ ہی زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیونکہ اس کے سوا سب فانی اور ہالک ہیں۔ اور اس کے سوا کسی میں معبودیت کی صلاحیت نہیں پس تم اس کو ایسی حالت میں پکارو کہ اطاعت کو اس کے لئے خالص کیے ہوئے ہو۔ اور دوسرے کی اطاعت کی اس میں بالکل آمیزش نہ ہو قابل تعریف ہے وہ خدا جو کہ پروردگار عالم ہے جس نے اپنی ربوبیت کے اقتضا سے لوگوں کو توحید کی طرف رہنمائی فرمائی۔

خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ خود اپنے ہی شرک پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ آپ کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں لہذا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں ان چیزوں کی پرستش کروں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے اس بات میں کتنے احکام آئے ہیں۔ اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں پروردگار عالم کی اطاعت کروں اور اس کے سوا کسی کی اطاعت نہ کروں لہذا میں تمہاری درخواست کو کسی طرح منظور نہیں کرسکتا۔

اے شرک کی دعوت دینے والو! دیکھو وہ خدا وہ ہے جس نے تم کو اول مٹی سے، اس کے بعد منی سے اس کے بعد بستہ خون سے پیدا کیا پھر وہ تم کو ماں کے پیٹ سے بچہ ہونے کی حالت میں نکالتا ہے پھر وہ تم کو بڑھاتا ہے تا کہ تم اپنی پوری قوت کو پہنچ جاؤ۔ پھر وہ تم کو اور بڑھاتا ہے تا کہ تم بڈھے ہو جاؤ۔ اور کچھ تم میں سے وہ بھی ہیں جو اس سے پہلے ہی لے لئے جاتے ہیں چنانچہ کسی کو جوانی میں موت آجاتی ہے اور کسی کو بچپن میں اور وہ تم کو اس لئے بڈھا کرتا ہے تا کہ تم میعاد معین کو پہنچ جاؤ اور اس پر پہنچ کر تم کو موت دیدی جائے۔ اور بدیں توقع ایسا کرتا ہے کہ تم ان تغیرات کو دیکھ کر سمجھو کہ یہ ایسے کام ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں کرسکتا اور اس لئے وہی خدا ہے اور کوئی نہیں نیز وہ ذات ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر کچھ مارنے جلانے ہی پر منحصر نہیں بلکہ وہ ہر کام کو نہایت سہولت سے کرتا ہے چنانچہ جب وہ کوئی بات طے کر چکتا ہے تو صرف اسی سے کہہ دیں کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے یعنی کسی کام کے ہونے میں صرف اس کے ارادہ کی دیر ہے اور کچھ نہیں کیونکہ جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اس کو کوئی انتظام واہتمام نہیں کرنا پڑتا۔ پس جبکہ خدا کی یہ صفت ہے اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں تو تمہیں کب زیبا ہے کہ تم اس کے

Marfat.com

لئے شریک ٹھہراؤ اور خود بھی شریک کرو اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دو۔ ہرگز نہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے انہیں دیکھا جو کہ خدا کی آیتوں میں ناحق حجتیں نکالتے ہیں جیسے یہ مدعی شرک اور منکرین توحید جو خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں ذرا دیکھئے تو سہی کہ یہ لوگ راہ حق سے کہاں اور کیسے برے راستہ کی طرف پھیرے جا رہے ہیں اور انہیں اس کا ذرا خیال نہیں ہوتا یعنی وہ لوگ جنہوں نے تمام کتب الٰہیہ کی اور ان باتوں کی تکذیب کی جن کو دیکھ کر ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا۔ واقعی یہ عجیب لوگ ہیں اور دیکھنے کے قابل ہیں۔ کیونکہ ایسی باتوں کا انکار جن پر تمام کتب الٰہیہ اور تمام رسول متفق ہیں بلکہ خود کتب الٰہیہ اور رسولوں ہی کا انکار ہی عجیب بات ہے خیر ان کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا جب کہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں بھی نیز ان کو کھولتے پانی میں گھسیٹ کر ڈالا جائے گا۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کو آگ میں جھونکا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ بتلاؤ اب کہاں ہیں وہ جن کو تم خدا کو چھوڑ کر اس کا شریک بتاتے تھے۔ اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے کھوئے گئے پھر کہیں گے کہ نہیں ہم نے غلط کہا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم اس سے پیشتر کسی شے کو نہ پکارتے تھے دیکھو خدا کافروں کو یوں بھلا دے گا جبکہ ابھی تم نے دیکھا ہے کہ اول انہوں نے اقرار کیا تھا اس کے بعد فوراً پلٹ گئے اور صاف مکر گئے خیر ان سے کہا جائے گا کہ یہ سزا اس سبب سے تم کو دی جاتی ہے کہ تم زمین میں ناجائز طور پر خوشیاں مناتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ تم اترایا کرتے تھے۔ اچھا تم جہنم کے دروازوں میں یوں داخل ہو کہ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو اور اس سے تم کو کبھی نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ بس نہایت برا ٹھکانا ہے۔ وہ متکبرین کا خدا محفوظ رکھے اور لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں پس جبکہ واقعہ یہ ہے تو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبر کیجئے خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے اور وہ انہیں ضرور سزا دے گا اب خواہ ہم آپ کو اس عذاب کا کوئی حصہ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں خواہ آپ کو اس سے قبل قبض کر لیں بہر حال وہ عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ ان کو ہماری ہی طرف واپس کیا جائے گا اور اس لئے وہ ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے اور اس لئے ان کو سزایاب ہونا ضروری ہے۔

اور وہ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو عذاب کیوں نہیں آتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے بیان کیا ہے۔ اور کچھ وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے تذکرہ نہیں کیا۔ اور ان تمام رسولوں میں سے کسی رسول کو یہ بات حاصل نہ تھی کہ وہ کوئی نشانی عذاب ہو یا غیر عذاب از خود لے آئے۔ ہاں وہ جو نشانی لائے تھے خدا کے حکم سے لائے تھے پس جبکہ واقعہ یہ ہے تو اب تک اس کے نہ آنے سے اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ انکار اس وقت صحیح ہو سکتا تھا جب کہ اس کا لانا آپ کے امکان میں ہوتا۔ مگر اب تو نہیں۔ پھر انکار کی کیا وجہ ہے بس عذاب آئے گا اور ضرور آئے گا۔ اور جس وقت خدا کا حکم یعنی عذاب آئے گا اس وقت صحیح فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس موقع پر اہل باطل سراسر گھاٹے میں رہیں گے کیونکہ اس وقت انہیں اپنے زعم باطل کی غلطی معلوم ہوگی اور اس کی تلافی پر ان کو قدرت نہ ہوگی۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس وقت سے پہلے ہی اپنے خیالات و اوہام باطلہ کی اصلاح کر لیں۔ اور خسارہ سے بچ جائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 256

سورۂ مومن آیت نمبر 79 تا 85 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٧٩ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا
حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝٨٠ؕ
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖۗ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝٨١ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨٣ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝٨٤ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

Marfat.com

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تا کہ تم بعض سے سواری کا کام لو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو ○ اور تمہارے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور تا کہ تم ان کے ذریعہ سے اپنی حاجت تک پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہو اور ان پر اور کشتی پر تم سوار کئے جاتے ہو ○ اور وہ تمہیں اور بھی نشانیاں دیکھاتا ہے تو تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے ○ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزرے ہیں وہ ان سے زیادہ تھے اور قوت میں اور نشانیوں میں جو کہ وہ زمین پر چھوڑ گئے بڑھے ہوئے تھے پس ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی ○ پس جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے اس علم پر نازاں رہے جو ان کے پاس تھا اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا کہنے لگے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور ہم انکار کرتے ہیں جن کو ہم اس کے ساتھ شریک کرتے تھے پس ان کے کام نہ آیا جب کہ انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا یہی اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں جاری رہی ہے اور اس وقت انکار کرنے والے خسارے میں رہ گئے ○

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے تمہارا معبود وہ ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تا کہ تم ان میں سے بعضوں پر سوار ہو۔ اور تم ان میں سے بعضوں کو کھاتے بھی ہو۔ اور ان میں تمہارے لئے دوسری قسم کی منفعتیں بھی ہیں۔ اور اس لئے بھی بنائے کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنے مقصود تک پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر سوار کر کے تم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جاتا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں جو کہ تم کو اس کے توحد وتفرد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے جن میں سے یہ بھی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی پس تم خدا کی کن نشانیوں کا انکار کرتے ہو جو توحید کو نہیں مانتے۔ ظاہر ہے کہ تم کسی نشانی کا انکار نہیں کر سکتے۔ پھر کیا توحید کا انکار سراسر ہٹ دھرمی نہیں ہے۔

پس کیا یہ ہٹ دھرم اور ضدی لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے کیسا برا انجام ہوا۔ اچھا ہم سے سنو وہ لوگ ان مشرکینِ مکہ سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور زمین میں آثار کے لحاظ سے بھی۔ سو جو کچھ وہ کماتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ چنانچہ جب ان کے پاس ان کے رسول صاف صاف باتیں لیکر آئے تو انہوں نے ان کو نہ مانا۔ اور ان کے ساتھ استہزء کیا۔ اور جو علم ان کے پاس تھا اسی پر خوش رہے اور اس کے نتیجہ میں جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اسی نے ان کو آگھیرا۔ اب جب کہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تنہا خدا پر ایمان لے آئے۔ اور جس کو ہم اس کے شریک بناتے تھے ان کے منکر ہو گئے۔ سو ان کا اس وقت ایمان لانا جبکہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا

Marfat.com

کچھ نافع نہ ہوا کیونکہ خدا نے یہ ہی طریق مقرر کیا ہے جو کہ اس کے بندوں میں پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ عذاب کے مشاہدہ کے بعد ایمان مقبول نہیں ہوتا اور اس موقعہ پر وہ کافر سراسر گھاٹے میں رہے کیونکہ عذاب ابدی میں مبتلا ہوئے۔ پس اس واقعہ سے ان مشرکین کو عبرت حاصل کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ان کا بھی یہ ہی حشر ہو۔

اللہ رب العزت نے انسان کو کون سی سہولت نہیں دی۔ جانوروں کے ذریعے تجارت بھی کرتا ہے۔ ان کا گوشت بھی کھاتا ہے۔ ان کی کھالیں اور اعضاء سے کام بھی لیتا ہے۔ پھر کشتیوں کے ذریعے طویل ترین سفر کرتا ہے۔ اور اب گاڑیاں، ٹرینیں، ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کر کے دنیا کو مسخر کر کے بیٹھا ہے۔ یہ خالق کائنات کی طرف سے انسانوں پر بہت بڑی رحمت ہے۔ آج کا انسان ذرا سوچے کہ قدیم انسان کی زندگی اور ہماری زندگی کس قدر مختلف ہے۔ ہم دنیاوی سہولتوں سے ہر ممکن حد تک استفادہ کر رہے ہیں کوئی ایسی سہولت اب باقی نہیں رہی جس سے ہم نے اب استفادہ نہ کیا ہو۔ ہر ممکن حد تک اشیاء سے مستفید ہو رہے ہیں پھر بھی اس پر نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ شکر ادا کرتے ہیں۔ اور یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ دوستو! اب بھی نہ سمجھو گے تو کب سمجھو گے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ حٰم سجدہ

سورۃ حٰم سجدہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 54 اور رکوع کی تعداد 6 ہے کلمات کی تعداد 809 اور حروف کی تعداد 3406 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 38 سے سجدہ ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے۔ اسے سورۃ فصلت بھی کہتے ہیں یہ نام آیت نمبر 3 میں ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 41 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 61 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 54: قرآن کی حقانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بشیر ونذیر ہونے کا بیان، کامل بشریت کا تذکرہ۔ آسمان کا سجانا، قیامت کے دن اعمال کا حساب، زبان کے علاوہ سب اعضاء شہادت دیں گے، قرآن مت سنو بلکہ شور ڈالو کفار کا بیان، جو خدا کی طرف بلاتا ہے سب سے بہتر اس کی بات ہے نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، کائنات کی ہر چیز اسے سجدہ کررہی ہے، دلوں پر غلاف ہیں کا بیان، قوم عاد اور ثمود کا تذکرہ۔ صابرین کا ذکر۔ رب سے ملاقات کا ذکر۔ مومنوں کو ثابت قدم رہنے کا حکم کے متعلق ذکر ہے۔ داعی الی اللہ کے لئے ہدایات ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ۔ کتاب اللہ کی عظمت اور شرک کی مذمت کا بیان ہے۔ انسانی طبیعت میں مایوسی وغرور کا ذکر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

14 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 257

سورہ حم سجدہ آیت نمبر 1 تا 18 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ
وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا
عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ ﴿۶﴾
الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ
اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ
لَهٗٓ اَنْدَادًا ط ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ

Marfat.com

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا
وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا
بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى
وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى
عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ٥ یہ بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کی طرف سے اتارا ہوا کلام ہے ٥ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کر بیان کی گئی ہیں عربی زبان کی قرآن ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں خوش خبری دینے والا ڈرانے والا پس ان لوگوں میں اسے اکثر نے اس سے اعراض کیا پس وہ نہیں سن رہے ہیں ٥ اورانھوں نے کہا ہمارے دل اس سے پردے میں ہیں جن کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان میں ایک حجاب ہے پس تم اپنا کام کرو ہم بھی اپنا کام کر رہے ہیں ٥ کہو کہ میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے پس تم سیدھے رہو اسی کی طرف اور اس سے معافی چاہو اور خرابی ہے مشرکوں کے لئے ٥ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھون نے نیک عمل کیا ان کے لئے ایسا اجر ہے جو موقوف ہونے والا نہیں ٥ کہو کیا تم لوگ اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور تم اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ رب ہے تمام جہان والوں کا ٥ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں فائدے کی چیزیں رکھ دیں اور اس میں اس کی غذائیں ٹھہرا دیں چار دن میں پورا ہوا پوچھنے والوں کے لئے ٥ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا پھر اس نے آسمان اور زمین سے کہا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے یا ناخوشی سے دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں ٥ پھر اس نے دو دن میں اس کے سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کا حکم بھیج دیا اور ہم نے آسمان کو چراغوں سے زینت دی اور اس کو محفوظ کر دیا یہ عزیز وعلیم کا منصوبہ بندی ہے ٥ پس اگر وہ اعراض کرتے ہیں تو کہو کہ میں تمہیں اسی طرح سے ڈراتا ہوں جیسا عذاب عاد وثمود پر نازل ہوا ٥ جب کہ ان کے پاس رسول آئے ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے کہ اللہ کے سوا تم کسی کی عبادت نہ کرو انھوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو وہ فرشتے اتارتا پس ہم اس چیز کے منکر ہیں جس کو دے کر تم بھیجے گئے ہو ٥ عاد کا یہ حال تھا کہ انھوں نے زمین میں بغیر کسی حق کے گھمنڈ کیا اور انھوں نے کہا کون ہے جو قوت میں ہم سے زیادہ ہے کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ قوت مین ان سے زیادہ ہے اور وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے رہے ٥ تو ہم نے چند منحوس دنوں میں ان پر سخت طوفانی ہوا بھیج دی تا کہ ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب اس سے زیادہ رسوا کن ہے اور ان کو کوئی مدد نہ پہنچے گی ٥ اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کو ہدایت کا راستہ دکھایا مگر انھوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھے پن کو پسند کیا تو ان کو عذاب ذلت کے کڑکے نے پکڑ لیا ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے ٥ اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور ڈرنے والے تھے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں یہ تنزیل ہے بڑے مہربان رحم والے کی جانب سے جس کا منشاء رحمت ہے اپنے بندوں پر پس اس کو اسی رحمن ورحیم کی طرف سے سمجھنا چاہئے۔ اور اس میں شک وشبہ نہ کرنا چاہئے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں ایک عربی زبان کی ایسے پڑھنے کی چیز ہے جو کہ ان لوگوں کے لئے جو علم وفہم رکھتے ہیں خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی ہے۔ مفصل اور قابل فہم اور غیر مبہم رکھی گئی ہیں تا کہ ہر شخص ان کو سمجھ کر ان کے منشا کے مطابق عمل کر سکیں پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے روگردانی کی چنانچہ وہ اسے سننے تک نہیں اور کہتے ہیں کہ اے رسول جس بات کی طرف تو ہم کو بلاتا

Marfat.com

ہے۔ اس سے ہمارے دل غلافوں میں ہیں اور اس لئے وہ ہمارے دلوں تک نہیں پہنچ سکتی اور ہمارے کانوں میں ثقل ہے اس لئے وہ ہمارے کانوں تک بھی نہیں پہنچ سکتی اور ہمارے اور تیرے درمیان ایک بڑی آڑ ہے۔ تو اپنا کام کرتا رہ۔ اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہاری اس وحشت کا منشا یہ ہے کہ تم میرے دعوے کی حقیقت میں غور نہیں کرتے سو خوب سن لو کہ میں انسانیت سے بالاتر کسی دعوے کا مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ میرے دعوے کی حقیقت صرف یہ ہے کہ میں بھی تم ہی جیسا ایک انسان ہوں ہاں مجھ پر خدا کی طرف سے یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے یہ خلاصہ ہے میری وحی کا۔ اور تمام وحی اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ اور یہ دعویٰ کسی طرح قابلِ وحشت نہیں ہے پس تم اس خدا کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور جو کچھ اب تک کجی کر چکے ہو اس سے معافی چاہو۔ اور یاد رکھو کہ بڑی خرابی ہے مشرکوں کے لئے جو کہ علاوہ شرک کرنے کے اپنے اندر یہ برائیاں بھی رکھتے ہیں کہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور وہ آخرت کے بالکل منکر ہیں۔ برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں ان کیلئے نہ منقطع ہونے والا معاوضہ ہے پس تم شرک اور دوسری بری باتیں چھوڑ کر ایمان اور عمل صالح اختیار کرو۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ کیا غضب یہ ہے کہ تم اس قادر مطلق خدا سے منکر ہو رہے ہو جس نے زمین جیسی عظیم الشان مخلوق کو صرف دو دن میں بنایا۔ یہ صرف بیان واقعہ ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے کم میں نہیں بنا سکتا تھا۔ کیونکہ اسے کسی بڑے سے بڑے کام کے لئے بھی کسی مدت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کی شان یہ ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون اور تم اس کے لئے ہمسر بنا رہے ہو نہایت بیجا بات ہے۔ ارے نادانوں وہ ہی عظیم الشان خدا جس کی شان تم پڑھ چکے ہو رب العالمین ہے پس تم اسی کی پرستش کرو اور کسی کی پرستش نہ کرو اور کیا تم اس خدا سے منکر ہو رہے ہو اور اس کے لئے شریک بنا رہے ہو جس نے اس میں اس کے اوپر سے مضبوط پہاڑ بنائے اور اس نے اس میں مختلف قسم کے اشجار، نباتات وعیون وانہار وغیرہ سے برکت دی اور اس میں اس سے پیدا ہونے والی غذائیں مقرر کیں اور یہ سب کچھ زمین کی پیدائش سے لیکر صرف چار دن کے اندر کیا بحالیکہ وہ چار دن بالکل برابر اور صحیح ہیں پوچھنے والوں کے لئے اور ان میں کمی بیشی نہیں ہے۔

پھر وہ اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہ آسمان ایک دھواں تھا۔ پس اس نے آسمان بناتے وقت اس سے اور زمین بناتے وقت زمین سے بھی کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے عدم سے وجود میں آؤ اس کے جواب انہوں نے حالاً کہا کہ ہم بخوشی آگئے یعنی وہ موجود ہو گئے پس ان سے ان کو دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب کام کی وحی کی۔ اور ہم نے زمین سے قریب تر آسمان کو چراغوں سے مزین کیا خوش نمائی کے لئے بھی اور شیاطین سے حفاظت کے لئے بھی یہ تجدید ہے اس نہایت زبردست اور نہایت جاننے والے کی اب تم بتلاؤ کہ یہ بات خدا کے سوا کس میں ہے جس کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ کسی میں بھی نہیں۔ پس لوگوں کا فرض ہے کہ وہ شرک سے توبہ کریں۔

پس اگر اس پر بھی وہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں عاد وثمود کے عذاب کے کڑکے کے مانند کڑکے سے ڈراتا ہوں ان کے عذاب کا قصہ یہ ہے کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی رسول یہ پیغام لے کر آئے کہ تم

Marfat.com

خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر خدا کو پیغام پہنچانا منظور ہوتا تو فرشتے اتارتا پس جبکہ اس نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ تم جھوٹے ہو اور ہم اس پیغام کو نہیں مانتے جس کو دے کر تمہارے زعم میں تم کو بھیجا گیا ہے۔ سو عاد تو زمین میں ناجائز طور پر بڑے بنے اور کہا کہ ہم سے زیادہ کون قوت والا ہے۔ اور انہوں نے جو ایسا دعویٰ کیا تو کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ جس خدا نے انہیں پیدا کیا وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے خیر انہوں نے جہالت سے ایسا دعویٰ کیا اور وہ ہماری آیتوں کا بھی انکار کیا کرتے تھے اس پر ہم نے ان پر کچھ ایسے دنوں میں جو ان کے حق میں منحوس تھے اس غرض سے نہایت تیز آندھی بھیجی گئی کہ ہم انہیں دنیاوی زندگی میں بھی رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں۔ اور آخرت کا عذاب تو اور بھی زیادہ رسوائی کا ہے چنانچہ وہ بھی انہیں بھگتنا ہوگا۔ اور ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ رہے ثمود سو ہم نے ان کو بھی صحیح رستہ بتلایا۔ سو انہوں نے بھی صحیح رستہ معلوم کرنے کے لئے مقابلہ میں اندھے رہنے کو پسند کیا۔ سو ان اعمال کی بدولت جو وہ کرتے رہے تھے ان کو بھی ذلت کے عذاب کے کڑکے نے آلیا۔ چنانچہ اس عذاب سے وہ بھی ہلاک کر دیئے گئے اور ہم ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لے آئے تھے اور معصیت سے پرہیز کرتے تھے۔

آج کے درس میں ایک بات بڑی قابل ذکر ہے۔ اور وہ ہماری زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ یعنی قرآن مجید جس نے نازل کیا وہ رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید آفاقی کتاب ہے جو بنی نوع انسان کے لئے راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس میں نہ یہ کہ صرف یہ مسلمانوں کے لئے کتاب ہے بلکہ یہ نسل انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے کتاب ہے اس سے تھکی ہوئی اور گری ہوئی انسانیت آج بھی سبق حاصل کر سکتی ہے۔ انسانیت میں جو عدم توازن کا بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ وہ اس کتاب الٰہی کی وجہ سے ختم ہو سکتا ہے۔ انسانیت کو عروج کتاب الٰہی کو ماننے سے حاصل ہوگا۔ اس کتاب الٰہی کو دنیا آئیڈیل مان لیں۔ اور تمام آئیڈیل فرضی ہیں یہ حقیقی آئیڈیل ہے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

15 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 258

سورہ حم سجدہ آیت نمبر 19 تا 32 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ؕ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَيَوْمَ يُحْشَرُ

أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي
أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ
بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ ۚ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا

Marfat.com

لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ
النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ
اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا
مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ؕ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف جمع کیے جائیں گے پھر وہ جدا جدا کیے جائیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گی ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں

Marfat.com

گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی وہ کہیں گی کہ ہم کو اسی اللہ نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کے پاس تم لائے گئے ہو ہو اور تم اپنے کو اس سے چھپا نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں لیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تمہارے بہت سے ان اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو ہ اور تمہارے اسی گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تمہیں برباد کیا پس تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ہ پس اگر وہ صبر کریں تو آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ معافی مانگیں تو ان کو معافی نہیں ملے گی ہ اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی مسلط کر دئے تو انھوں نے ان کے آگے اور پیچھے کی ہر چیز ان کو خوشنما بنا کر دکھایا اور ان پر وہی بات پوری ہو کر رہی جو جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں پر پوری ہوئی جو ان سے پہلے گزر چکے تھے بیشک وہ خسارے میں رہ جانے والے تھے ہ اور کفر کرنے والوں نے کہا کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں خلل ڈالو تا کہ تم غالب رہو ہ پس ہم انکار کرنے والوں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کو ان کے عمل کا بدترین بدلہ دیں گے ہ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ ہے یعنی آگ ان کے لئے اس میں ہمیشگی کا ٹھکانا ہوگا اس بات کے بدلہ میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ہ اور کفر کرنے والے کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں کو دکھا جنھوں نے جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں گمراہ کیا ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں گے تا کہ وہ ذلیل ہوں ہ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے اترتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ تم نہ اندیشہ کرو اور رنج کرو اور اس جنت کی بشارت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہ ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے وہاں ہر چیز ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو تم طلب کرو گے ہ غفور و رحیم کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہ

تشریح: وہ منظر کیسا ہوگا جس روز تمام دشمنانِ خدا کو جمع کر کے دوزخ کی طرف لایا جائے گا پھر ان کو روکا جائے گا تا کہ سب جمع ہو جائیں اور سب کو ساتھ لیجایا جائے اس روز نہ پوچھو کہ کیا ہوگا یہاں تک کہ جب وہ ایسی حالت میں اس میں آئیں گے کہ ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف ان کاموں کی عدالت میں گواہی دے چکی ہوں گی جو وہ کرتے رہے ہیں اور وہ اپنی کھالوں وغیرہ سے کہیں گے کہ کم بختو تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی تو اس وقت وہ کہیں گے کہ ہمیں ایسے خدا نے بلوایا جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب گویائی دی ہے پس جبکہ اس نے ہم کو بلوایا تو ہم نے جو سچی بات تھی ظاہر کر دی۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کھالوں کا بیان صحیح ہے اور اس ہی نے ہر چیز کو گویائی دی ہے اور اسی کامل القدرۃ نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم دوبارہ پیدا کر کے لوٹائے جاؤ گے پس تم اس کا انکار نہ کرو اور اے کھالوں وغیرہ سے شکوہ کرنے والو تم اس سے پردہ کرتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان گواہی دیں گے اور نہ اس سے کہ تمہاری آنکھیں ایسا کریں گی اور نہ اس سے کہ تمہاری کھالیں ایسا کریں گی کیونکہ ان کی نسبت تم کو ایسا گمان نہ تھا۔ ہاں تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ حق تعالیٰ بہت سے ان کاموں کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔ اور تمہارے ایسے خیال نے جو تم نے اپنے رب کے متعلق کر رکھا تھا تم کو تباہ کیا۔ چنانچہ تم سراسر گھاٹے والوں میں سے ہو گئے خیر دشمنانِ خدا دوزخ میں جائیں گے اب اگر وہ صبر کریں تب تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ہی اور اگر وہ خدا کو خوش کرنا چاہیں تو ان سے خوش نہ ہوا جائے گا اگر یہ روگردانی کریں تو ان کو عذاب سے ڈرایئے اب ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ اعتراض ضرور

Marfat.com

کریں گے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم نے امتحاناً ان پر کچھ مصاحب شیاطین تعینات کر رکھے ہیں۔ سوانہوں نے ان کے اگلے پچھلے کاموں کو ان کے لئے خوشنما بنا رکھا ہے۔ اور اس لئے جنوں اور انسانوں کی ان دوسری جماعتوں کے سلسلہ میں جو ان سے پہلے ہو چکی ہیں۔ ان پر بھی عذاب کی بات پختہ ہوگئی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یقیناً گھاٹے میں رہنے والے تھے۔ اور یہ بھی ان ہی جیسے ہیں اس لئے یہ بھی گھاٹے میں ہیں۔ پھر یہ ہدایت کو کیونکر قبول کر سکتے ہیں۔

اور یہ کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو کان دھر کے نہ سنو اور اس میں گڑبڑ مچاؤ کیا بعید ہے کہ تم اس تدبیر سے غالب ہو جاؤ اور مسلمانوں کی ترقی رک جائے سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھادیں گے اور انہیں ان کے اس کام کا جو وہ کرتے رہے ہیں نہایت برا بدلہ دیں گے چنانچہ ان دشمنانِ خدا کا وہ بدلہ دوزخ ہے۔ اس سزا میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کی اپنے مشیروں کی اطاعت دنیا ہی تک محدود ہے اور جس وقت یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے تو یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں وہ جن اور آدمی دکھلا دیجئے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں گے تاکہ وہ سب سے نیچے ہوں اور ان کی یہ حالت دیکھ کر ہمارا کلیجہ ٹھنڈا ہو۔ کیونکہ ان ہی نے ہمیں عذاب میں مبتلا کیا ہے

اور جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اس پر قائم رہے۔ ان پر فرشتے یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے کہ نہ تم ڈرو اور نہ کسی قسم کا غم کرو۔ اور اس جنت سے خوش ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ ہم تمہارے دنیاوی زندگی میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی ہیں اس لئے ہم تم سے یہ کہتے آئے ہیں اور تمہیں اس جنت میں وہ تمام چیزیں ملیں گی جن کو تمہارا جی چاہے گا۔ اور اس میں تم کو وہ کل چیزیں ملیں گی جو تم مانگو گے۔ بطور سامان مہمان کے خدائے غفور و رحیم کی جانب سے پس اے لوگو! تم ایمان لا کر اور اچھے کام کر کے اس عزت کے مستحق بنو۔ اور کفر پر مصر رہ کر دوزخ نہ مول لو۔

ایک نفیس نکتہ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر قائم ہو گئے ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور ان کے اندر سے خوف حزن نکال دیئے جاتے ہیں پھر اللہ رب العزت ان سے فرماتا ہے کہ یاد رکھو دنیا اور آخرت میں میں تمہارا دوست ہوں۔ انہیں دنیا میں بھی معطر کر دیا جاتا ہے۔ اور آخرت میں بھی معطر کر دیا جاتا ہے۔ ان کی مہک دور دور تک پھیل جاتی ہے۔ اے کاش لوگ سمجھ جائیں کہ جو خدا کے بن جاتے ہیں پھر خدا انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ پھر ان کے دائیں بائیں خوشبوئیں عام کر دیتا ہے۔ سمجھنے کی بات ہے اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

16 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 259

سورۂ حم سجدہ آیت نمبر 33 تا 54 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ
وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ
اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا
لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ

Marfat.com

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ (٣٨) السجدة وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى
الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ
رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ (٣٩) اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ
اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (٤٠) اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ (٤١) لَّا يَاْتِيْهِ
الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (٤٢) مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (٤٣)
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ (٤٤) ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (٤٥) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (٤٦)

Marfat.com

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ
أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ
شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ
مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ
الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا
مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً
وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا
عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ
عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ
أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ
وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ
رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ﴿٥٤﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اس سے بہتر کس کی بات ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں فرماں برداروں میں سے ہوں ٥ اور بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں تم جواب میں وہ کہو جو اس سے بہتر ہو پھر تم دیکھو گے کہ تم میں اور جس میں دشمنی تھی وہ ایسا ہوگیا

Marfat.com

جیسے کوئی دوست قرابت والا o اور یہ بات اسی کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں اور یہ بات اسی کو ملتی ہے جو بڑا نصیبے والا ہے o اور اگر شیطان تمہارے دل میں کچھ وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے o اور اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن اور سورج اور چاند تم سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو o پس اگر وہ تکبر کریں تو وہ لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ شب و روز اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین فرسودہ حالت میں دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھول جاتی ہے بیشک جس نے اس کو زندہ کر دیا وہ مردوں کو بھی زندہ کر دینے والا ہے بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے o جو لوگ ہماری آیتوں کو الٹے معنی پہناتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا جو کچھ چاہے کرلو بیشک وہ دیکھتا ہے جو تم کر رہے ہو o جن لوگوں نے اللہ کی نصیحت کا انکار کیا جب کہ وہ ان کے پاس آگئی اور بیشک یہ ایک زبردست کتاب ہے o اس میں باطل نہ اس کے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے یہ حکیم وحمید کی طرف سے اتاری گئی ہے o تمہیں وہی باتیں کہی جا رہی ہیں جو تم سے پہلے رسولوں کو کہی گئی ہیں بیشک تمہارا رب مغفرت والا ہے اور دردناک سزا دینے والا بھی o اور اگر ہم اس کو عجمی قرآن بناتے تو وہ کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں کیا عجمی کتاب اور عربی لوگ کہو کہ وہ ایمان لانے والوں کے لئے تو ہدایت اور شفا ہے اور لوگ جو ایمان نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور وہ ان کے حق میں اندھا پن ہے یہ لوگ گویا کہ دور کی جگہ سے پکارے جا رہے ہیں o اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اس میں اختلاف پیدا کیا گیا اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا ہے o جو شخص عمل کرے گا تو اپنے ہی لئے کرے گا اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر آئے گا اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں o قیامت کا علم اللہ ہی سے متعلق ہے اور کوئی پھل اپنے خول سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ ہم آپ سے یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی اس کا مدعی نہیں o اور جن کو وہ پہلے پکارتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کوئی بچاؤ کی صورت نہیں o اور انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس و دل شکستہ ہو جاتا ہے o اور اگر ہم اس کو تکلیف کے بعد جو کہ اسے مہربانی کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ تو میرا حق ہی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا تو اس کے پاس بھی میرے لئے بہتری ہی ہے پس ہم ان منکروں کو ان کے اعمال سے ضرور آگاہ کریں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے o اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہیں تو وہ اعراض کرتا ہے اور اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی لمبی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے o کہو کہ بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو پھر تم نے اس کا انکار کیا تو اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو مخالفت میں بہت دور چلا جائے o ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاق میں بھی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ قرآن حق ہے اور کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا گواہ ہے o سن لو یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات میں شک رکھتے ہیں سن لو وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے o

Marfat.com

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آپ کے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ اول تو آپ داعی الی اللہ اور اچھے کام کرنے والے اور اپنے کو حق تعالیٰ کا فرمان بردار کہنے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ جو خدا کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اور خود بھی اچھا کام کرے اور کہے کہ میں حق تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں اور دوسرے بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوسکتیں بلکہ بھلائی لامحالہ برائی سے بہتر ہے۔ پس یہ دونوں وجہ مقتضی ہیں اس کو کہ آپ ان کے ساتھ قولاً وفعلاً نرمی برتیں اس لئے آپ ان کی برائی کا جواب اس طریق سے دیں جو کہ بہت ہی اچھا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ تمہارا نہایت گہرا دوست ہے کیونکہ برائی کا جواب بھلائی سے اور سختی کا جواب نرمی سے دینا بالخلاصہ جاذب قلب ہے اور یہ طریق احسن ان ہی کو نصیب ہوتا ہے جنہوں نے تکالیف برداشت کی ہوں اور اس لئے ان کو اپنے جذبات پر قبول حاصل ہوگیا ہو نیز یہ طریق احسن بڑے خوش نصیب شخص کو نصیب ہوتا ہے پس آپ صبر کے ذریعہ سے اس طریق کو حاصل کیجئے۔ اور خوش قسمت بنئے۔

اور اگر شیطان کی شرانگیزی تمہیں خرابی میں ڈالے اور تم کو برائی کا جواب برائی سے دینے پر آمادہ کرے تو آپ خدا سے پناہ مانگئے وہ آپ کو پناہ دے گا۔ کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے اس لئے آپ کے استغاثہ کو سنتا اور آپ کی خواہش کو جانتا ہے۔

اور منجملہ اس کے دلائل توحید کے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں چنانچہ جب تم ان کے احوال ذاتیہ اور ان کے فوائد میں غور کرو گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعی خدا ایک ہے اور کوئی نہیں۔ پس نہ تم آفتاب کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور نہ کسی اور شے کو اور اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے اگر تم اس کی بندگی کرنا چاہتے ہو یہ حکم ہے حق تعالیٰ کا۔ پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ حکم لوگوں کو پہنچا دیجئے۔ اب اگر وہ اس کی بندگی سے تکبر کریں۔ تو خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ کیونکہ جو فرشتے آپ کے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اس سے ذرا نہیں اکتاتے پس جبکہ اس کے پاس ایسے تسبیح کرنے والے موجود ہیں۔ تو ان کے تسبیح نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے۔

اور منجملہ اس کے دلائل توحید کے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو ایک وقت میں خستہ حال دیکھتے ہو۔ اب جبکہ ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو اب وہ لہلہاتی اور بڑھتی ہے اور یہ بات خدا کے سوا کسی میں نہیں ہے۔ لہٰذا وہ ہی خدا ہے اور کوئی نہیں۔ جس نے اس زمین کو مردہ سے زندہ کیا وہ ہی کامل القدرۃ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور اس لئے اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ واقعی وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور وہ اس کی قدرت کا انکار کرتے ہیں وہ نہایت ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ جو لوگ ہماری آیتوں کے باب میں کجروی کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں اس لئے ہم ان کو کافی سزا دیں گے اب تم بتلاؤ کیا وہ شخص بہتر ہے جو اپنے الحاد کی سزا میں آگ میں ڈالا جائے گا۔ یا وہ جو قیامت میں اس سے بے خطر ہونے کی حالت میں آئے گا ظاہر ہے کہ دوسرا شخص پہلے شخص سے بہتر ہے اب تمہارا جو جی چاہے کرو خواہ دوزخ میں جانا پسند کرو۔ یا اس سے بے خطر ہونا جو کچھ تم کرتے ہو۔ حق تعالیٰ اسے دیکھتے ہیں اور اسی کے مناسب تم کو جزاء و سزا دیں گے۔ واضح ہو کہ جو لوگ اس نصیحت کا انکار کرتے ہیں جبکہ وہ ان کے پاس آئی۔ حالانکہ وہ ایک ایسی زبردست کتاب ہے کہ نہ اس تک آگے سے باطل کی رسائی ہوسکتی ہے اور نہ پیچھے سے یعنی اس میں کوئی بات ذرا بھی خلاف حق نہیں کیونکہ وہ ایک بڑے حکمت والے ستودہ صفات کی

Marfat.com

نازل کی ہوئی ہے اور اسی لئے اس میں باطل کا نام ونشان بھی نہیں ہوسکتا۔ تو وہ بیہودہ باتیں بکتے ہیں۔
لہٰذا کہا جاتا ہے کہ اے رسول یہ لوگ جو آپ کی تبلیغ قرآن کے وقت آپ سے بیہودہ باتیں کرتے ہیں تو آپ ان پر رنج نہ کریں کیونکہ آپ سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے پہلے دوسرے رسولوں سے کہی گئی ہیں پس جس طرح انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر کریں یقیناً اللہ بڑی مغفرت والا ہے کہ اس نے اب تک ان کو سزا نہیں دی اور سخت تکلیف دہ سزا دینے والا بھی ہے اس لئے وہ انہیں بشرط اصرار علی الکفر ضرور سخت تکلیف دہ سزا دیگا
ان کا خیال یہ ہے کہ یہ باتیں آپ اپنی طرف سے بنا کر کہتے ہیں۔ اور اس کا منشا یہ ہے کہ قرآن آپ کی مادری زبان میں ہے سو اس کے عربی زبان میں ہونے پر تو ان کو یہ شبہ ہے اور اگر ہم اسے کسی غیر زبان کا بناتے تو اس پر یہ لوگ یہ کہتے کہ اس کی آیتیں صاف اور سمجھ میں آنے کے قابل کیوں نہیں رکھی گئیں ہم اسے کیسے سمجھیں اور ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ خدا ہی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے نیز کیا کتاب غیر عربی ہے۔ اور رسول عربی یہ بھی ایک بے جوڑ بات ہے۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی رسول کو دوسری زبان میں پیغام دے کر بھیجا گیا ہو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جن لوگوں نے اسے مان لیا ان کے حق میں تو یہ سراسر ہدایت اور محض شفاء ہے اور جو لوگ اسے نہیں مانتے ان کے کانوں میں گرانی ہے اور وہ بہرے ہیں اور وہ ان کے حق میں ایک اندھا پن ہے جس سے ان کی رہی سہی بصیرت بھی فنا ہوتی جاتی ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیں گویا کہ ان کو بڑی دور جگہ سے پکارا جاتا ہے جہاں سے ان تک آواز ہی نہیں پہنچتی اور اس لئے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے بالکل محروم ہیں۔
اور ان لوگوں کا یہ اختلاف کچھ نیا اختلاف نہیں بلکہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا اور بہت سے لوگوں نے اس کو بھی نہ مانا تھا۔ پس آپ ان کے اختلاف سے متاثر نہ ہو جایئے۔ یہ سب اختلاف محض اس وجہ سے ہے کہ ان کو مہلت دی جا رہی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم کسی کو قبل پورے طور پر اتمام حجت کے سزا نہ دیں گے اور اگر خدا کی یہ بات نہ ہو چکی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور یقیناً یہ لوگ اس فیصلہ کی جانب سے ایسے شک میں مبتلا ہیں جو ان کو خلجان میں مبتلا کئے ہوئے ہے چنانچہ وہ عذاب کو بھی نہیں مانتے۔
خیر جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنے لئے کرتا ہے اور جو برا کرے تو اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے اور اسلئے اس کو سزا دی جائے گی اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں کہ وہ کسی کو ناحق سزا دے۔ بلکہ جس کو سزا دے گا وہ خود اس کے کرتوتوں پر دے گا۔ پس اگر کسی کو سزا سے بچنا ہے تو وہ اپنی حالت درست کر کے بچ سکتا ہے۔
حق تعالیٰ کی توحید کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ قیامت کے علم کو صرف اسی کی طرف پھیرا جاتا ہے چنانچہ کوئی یہ نہیں کہتا کہ میں جانتا ہوں بلکہ جس سے پوچھو وہ یہی کہے گا کہ واللہ اعلم اور جو پھل بھی اپنے غلافوں سے نکلتے ہیں۔ اور جو کوئی مادہ بھی حاملہ ہوتی ہے۔ اور جو کوئی بھی بچہ جنتی ہے یہ سب کچھ اس کے علم سے ہی ہوتا ہے اور بلا اس کے علم کے ان میں سے کوئی بات نہیں ہوسکتی اور یہ بات کسی اور کے لئے حاصل نہیں۔ اس لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہوسکتا مگر باوجود اس کے بھی لوگ اس کے لئے شریک تجویز کرتے ہیں۔
اور جس روز وہ انہیں پکارے گا کہ اب بتلاؤ کہاں ہیں میرے شریک تو اس روز صاف مکر جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم آپ کو مطلع

Marfat.com

کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی یہ کہنے والا نہیں۔اور جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب نجات کی کوئی صورت نہیں اس لئے ان کو بجز انکار کے کوئی چارہ نہ ہوگا لیکن بالکل بے سود۔خیر یہ ناامیدی تو ان کی بجا ہے۔

مگر آدمی بسا اوقات بے جا طور پر بھی ناامید ہوتا ہے چنانچہ آدمی کی حالت یہ ہے کہ وہ بہتری کی طلب سے نہیں اکتاتا اور جس قدر بھی اس کو بہتری دیدی جائے وہ ھل من مزید ہی کہتا ہے اور اگر کبھی اسے برائی لاحق ہوتی تو بالکل مایوس اور سراسر ناامید ہوتا ہے گویا ہم نے کبھی اس پر رحمت کی ہی نہیں کہ آئندہ اس کی توقع رکھی جائے اور اگر ہم اسے اپنی طرف سے بعد ایسی تکلیف کے جو اسے لاحق ہوئی تھی رحمت کا مزہ چکھا دیں تو وہ نشہ میں چور ہو کر احسان فراموش ہو جائے گا۔اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے گا۔ چنانچہ کہے گا کہ یہ میرے استحقاق کی وجہ سے مجھے ملی ہے خدا کا کیا احسان ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت برپا ہوگی یہ پرانے لوگوں کے اوہام ہیں اور اگر بالفرض میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے وہاں بھی اچھائی ہی ہے کیونکہ اگر میں خدا کی نظر میں برا ہوتا تو وہ مجھ پر دنیا میں انعام کیوں کرتا۔اور یہ جو مدعیانِ رسالت کہتے ہیں کہ تم کو ایسی ایسی سزا ہوگی سراسر غلط اور بالکل بنائی ہوئی باتیں ہیں۔چنانچہ یہ سب باتیں ان مشرکین میں موجود ہیں سو ہم ان کافروں کو وہ تمام کام ضرور جتلائیں گے جو انہوں نے کئے ہیں۔اور ہم ضرور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

اور ایک حالت آدمی کی یہ بھی ہے کہ جب ہم آدمی پر انعام کرتے ہیں تو بجائے شکر گذاری کے وہ ہم سے رخ پھیرتا ہے اور اپنی طرف کو کھنچتا ہے اور جب اسے تکلیف لاحق ہوتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعا والا ہوتا ہے۔چنانچہ یہ باتیں بھی ان مشرکین میں موجود ہیں اور چونکہ یہ بہت بری باتیں ہیں۔اس لئے ان میں ان کا ہونا بہت بری بات ہے۔ان سب برائیوں کا منشا یہ ہے کہ وہ قرآن کو خدا کی جانب سے نہیں مانتے۔اور اس کی ہدایتوں پر عمل نہیں کرتے۔آپ ان سے کہئے کہ دیکھو تو سہی اگر وہ خدا کی جانب سے ہو پھر تم اس کا انکار کرو تو تم گمراہ ہو گے یا نہیں۔ضرور ہو گے۔کیونکہ اس صورت میں تم ایسی مخالفت میں مبتلا ہو گے جو موافقت سے بہت دور ہے اور ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا۔جو ایسی مخالفت میں مبتلا ہو۔جو موافقت سے بہت دور ہے یہ لوگ اس کے واقعی ہونے کے منکر اور اس کو تراشیدہ کہتے ہیں۔لیکن ہم ضرور انہیں عالم میں بھی اور خود ان کے باب میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے تا کہ ان پر بات بخوبی روشن ہو جائے کہ وہ واقعی ہے اور تراشیدہ نہیں ہے اور یہ لوگ جو خدا کی کتاب کا انکار کرتے ہیں تو کیا آپ کا رب ہر چیز پر کافی مطلع نہیں ہے ہے اور ضرور ہے تو وہ ان کے انکار پر بھی ضرور مطلع ہے۔اور وہ انہیں اس کی کافی سزا دے گا خوب سن لو کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے کے متعلق شک میں ہیں اور ان کا یہ شک ہی ان کو اس انکار پر جرأت دلا رہا ہے۔مگر یہ ان کا خیالِ خام ہے خوب سن لو کہ وہ ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے قابو سے باہر نہیں ہے۔اس لئے ان کا دوبارہ پیدا کرنا اس کی قدرت میں ہے اور وہ انہیں دوبارہ پیدا کرے گا۔اور ان کے اعمال کی سزا دے گا۔

اللہ رب العزت قرآن مجید سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الشوریٰ

سورۃ الشوریٰ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 53 اور رکوع کی تعداد 5 ہے کلمات کی تعداد 869 اور حروف کی تعداد 3588 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 38 میں ہے الشوریٰ کا معنیٰ آپس میں مشورہ ہے اس میں آپس میں مشورے کا کہا گیا ہے بلکہ اللہ کے نزدیک یہ پسندیدہ عمل ہے اس لئے اس کا نام سورۃ الشوریٰ پڑا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 42 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 62 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 53: آپس میں مشورے کا کہا گیا ہے مشورے سے کام کرنے کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ مشاورت سے مراد۔ مجلس کی گفتگو امانت ہے۔ اہل لوگ مجلس کے مالک ہوتے ہیں جبکہ آج کل کے دور میں نا اہل کو مجالس کا سربراہ بنایا جاتا ہے، لوگ نیک عمل کی وجہ سے نہیں ڈرتے جبکہ برے اعمال کی وجہ سے لوگوں کی عزت واحترام کرتے ہیں، زمین وآسمان کی کنجیاں اسی کے ہاتھوں میں ہیں۔ دنیا کی حقیقت اور اس کی تاریخ وہ ہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے پر مینہ برساتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں واقعہ آٹھ دن بارش ہوتی رہی، جن پر ظلم ہوا ہے اگر وہ بدلہ لیں تو ان پر کچھ الزام نہیں۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں اور جو صبر کرتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں تو یہ ہمت والے لوگوں کے کام ہیں۔ مومنوں کی نیک عادتوں کا تذکرہ۔ مشرکوں کے بنائے ہوئے معبود کے کمزور پہلو کا ذکر۔ اولاد دینا اللہ کا کام ہے کا ذکر، مسلمان کبھی تذلیل برداشت نہیں کرتا کا ذکر، معاف کرنا اسلام کی شان ہے، مسلمان معاف کرنے میں بہت دلیر ہوتا ہے کا ذکر۔ کتاب اللہ کا نزول اور اس کے فوائد کا ذکر۔

Marfat.com

17 رستمبر درس فیضان القرآن نمبر 260

سورۂ شوریٰ آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِیْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لا
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَهُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ ط اَلَآ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ صلے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ط فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِیْ
رَحْمَتِهٖ ط وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

Marfat.com

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰى٘ وَ هُوَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۹﴾ وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى
اللّٰهِؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ
الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًاۚ یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ وَ هُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ مَا
وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰۤى اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَ لَا
تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْۤ
اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُۚ
وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍۚ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْؕ لَنَاۤ
اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَاۚ

Marfat.com

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا
اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ
اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍ
بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰم عسق ٥ اسی طرح اللہ غالب وحکیم وحی کرتا ہے تمہاری طرف اور ان کی طرف جو تم سے پہلے گزرے ہیں ٥ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب سے بڑا بلند قدر ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑے اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اسی کی حمد کے ساتھ اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں سن لو کہ اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے ٥ اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے کارساز بنائے ہیں اللہ ان کے اوپر نگہبان ہے اور تم ان کے اوپر ذمہ دار نہیں ٥ اور ہم نے اسی طرح تمہاری طرف عربی قرآن اتارا ہے تا کہ تم مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈراؤ اور ان کو جمع ہونے کے دن سے ڈرادو جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ آگ میں ٥ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا کوئی حامی ومددگار نہیں ٥ کیا انھوں نے اس کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں پس اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اور جس کسی بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ٥ وہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسمیں تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے پیدا کئے اور جانوروں کے بھی جوڑے بنائے اس کے ذریعہ وہ تمہاری نسل چلاتا ہے کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٥ اسی کے اختیار میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں وہ جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ٥ اللہ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی وحی ہم نے تمہاری طرف کی ہے

Marfat.com

اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو مشرکین پر وہ بات بہت گراں ہے جس کی طرف تم ان کو بلا رہے ہو اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے اور وہ اپنی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں o اور جو لوگ متفرق ہوئے وہ علم آنے کے بعد ہوئے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک وقت معین تک کی بات طے ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال دیا ہے o پس تم اسی کی طرف بلاؤ اور اس پر جمے رہو جس طرح تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور کہو کہ اللہ نے کتاب اتاری ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہمارا عمل ہمارے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہم نہیں حجت کر رہے اللہ سب کو جمع کرے گا اور اسی کے پاس جانا ہے o اور جو لوگ اللہ کے بارے میں حجت کر رہے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ان کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے o اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری اور ترازو بھی اور تمہیں کیا خبر شاید وہ گھڑی قریب ہو o جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے وہ اس کی جلدی کر رہے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ اس گھڑی کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں o اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا زبردست ہے o

تشریح: وحی کرتا ہے یوں آپ کی طرف اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے وہ موجد کائنات جو کہ نہایت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے جو کہ اپنی قوت کی وجہ سے اس پر قدرت رکھتا ہے اور حکمت کی وجہ سے اس کو عمل میں لاتا ہے اسی کی ہیں وہ تمام چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور ان میں کسی کی شرکت نہیں اور وہ ہی رفعت اور عظمت والا ہے اس کی عظمت کے اثر سے آسمان اوپر سے پھٹے جاتے ہیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور جو زمین میں ہیں ان کے لئے استغفار کرتے ہیں پس تم اس کو ایک جانو۔ اور اس کے لئے شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو کچھ اب تک کر چکے ہو اس سے معافی مانگو۔ دیکھو وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے وہ تمہیں ضرور معافی دے گا

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے خلاف دلیل اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا ان کا نگرانِ حال ہے وہ جو برتاؤ ان کے ساتھ مناسب سمجھے گا کرے گا اور آپ ان پر تعینات نہیں ہیں لہذا بجز تبلیغ کے آپ کو ان سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے نہ یوں کہ آپ ان کی ہدایت قبول نہ کرنے سے غم کریں اور نہ یوں کہ آپ خوانخواہ اس کی کوشش کریں کہ یہ لوگ خواہی نخواہی آپ کا کہنا مان لیں۔

اور قرآن عربی ہم نے آپ کی طرف اس لئے وحی نہیں کیا کہ آپ ان کے غم میں گھلیں اور خواہی نخواہی ان کو ہدایت پر لائیں بلکہ اس لئے وحی کیا ہے۔ تاکہ آپ مکہ اور اس کے گردونواح کو ڈرائیں اور روزِ قیامت یعنی قیامت کی خبر دیویں بس آپ یہ کام کئے جائیں اور غیر ضروری کاموں میں اپنے کو مشغول نہ کریں۔ یہ روزِ قیامت ضرور ہوگا اس میں کوئی شک نہیں اس میں ایک جماعت جنت میں ہوگی اور ایک جماعت بھڑکتی آگ میں اس لئے کہ دنیا میں ان میں ہدایت و گمراہی میں تفرق تھا۔ اور ایک گروہ ہدایت پر

Marfat.com

تھا۔ اور دوسرا گمراہی پر

اور اس سے تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ گمراہ ہونے والے خدا سے زبردست تھے۔ اور انہوں نے خدا کی بات نہ چلنے دی کیونکہ اگر خدا کو بجز خفی یا جلی ہدایت کرنا منظور ہوتا تو وہ گمراہوں کو ہدایت کر کے ان سب کو ایک جماعت بنا دیتا۔ مگر اسے جبر منظور نہیں کیونکہ اس سے مقصدِ امتحان فوت ہوتا ہے اور اس لئے وہ سب کو ہدایت نہیں کرتا بلکہ وہ لوگوں کو اختیار دے کر جسے چاہتا ہے بذریعہ توفیق ہدایت کے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو حق کے باب میں عناد سے کام نہیں لیتے اور خدا ان کا متولی کار اور مددگار ہے اور برخلاف ان کے جو لوگ ظلم پر کمر بستہ اور حق کے مقابلہ میں عناد سے کام لیتے ہیں ان کا نہ کوئی متولی کار ہے اور نہ مددگار اس لئے وہ ہدایت اور اس کے ثمرات سے محروم اور گمراہی میں مبتلا ہو کر اس کے نتائج کا خمیازہ بھگتنے والے ہیں ہاں تو کیا انہوں نے اس کے سوا اور سرپرست بنا رکھے ہیں بیشک انہوں نے اس غلطی کا ارتکاب کیا ہے سو ان کو واضح ہو کہ خدا ہی سرپرست ہے اور کوئی نہیں اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور زندہ کر کے ان کو جزا و سزا دے گا۔ پس ان کو اس سے ڈرنا چاہئے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے اس لئے اس کو زندہ کرنا کچھ دشوار نہیں۔ لہذا اس کا انکار نہ چاہئے۔

اور جس کسی شے میں بھی تم اختلاف کرو۔ اس کا فیصلہ حق تعالیٰ ہی کی طرف راجع ہے اس لئے تم کو بچی باتوں میں اختلاف نہ کرنا چاہئے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ مضمون ان کو سنا دیجئے اور کہہ دیجئے کہ یہ ہے اللہ جو کہ میرا رب ہے جس کے اوصاف تم سن چکے اور میرا اسی پر بھروسہ ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع ہوں اور اسی کی طرف تم کو بلاتا ہوں۔ پس تم میری اس دعوت کو قبول کرو۔ اور شرک کو چھوڑو۔ کیونکہ وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس نے تمہارے لئے تم میں سے بھی جوڑے بنائے۔ اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے چنانچہ وہ تم انسانوں اور مویشیوں کو اس جوڑے بنانے میں پیدا کرتا ہے کیونکہ نر و مادہ کے ملنے سے ایک تیسری شے ان سے پیدا ہوتی ہے ایسے قادر مطلق اور صانع حکیم کی مانند کوئی چیز نہیں ہے چنانچہ اگر کوئی ہو تو بتلاؤ کسی میں یہ باتیں ہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا۔ اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

اور اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں چنانچہ وہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ اور تنگ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز سے پورا واقف ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کے لئے فراخ کرنا مناسب ہے اور کس کے لئے تنگ کرنا۔ پس تم اسی کی پرستش کرو اور اس کے لئے شریک نہ بناؤ

اس نے تمہارے لئے وہ دین بنایا جس کی اس نے نوح کو ہدایت کی تھی اور جس کو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کی طرف وحی کیا اور جس کی ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو ہدایت کی تھی یعنی یہ کہ تم اطاعت کو خدا کے لئے خالص کر کے اس کو راست رکھو اور اس میں دوسروں کو شریک کر کے اس میں کجی نہ پیدا کرو۔ اور سب اس پر مجتمع رہو اور اس میں آپس میں پھوٹ نہ ڈالو پس جبکہ وہ ایسا عمدہ دین ہے جو ایسے برگزیدوں کے لئے تجویز کیا گیا ہے تو تمہیں چاہئے کہ تم بھی اسی دین پر آ جاؤ۔ یہ آپ کی دعوت ہے لیکن باوجود اس کے نہایت معقول ہونے کے مشرکین پر وہ بات جس کی آپ ان کو دعوت دیتے ہیں نہایت گراں ہے بات یہ ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے اس نے ان کو منتخب نہیں کیا۔ اس لئے وہ گمراہی پر جمے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو خواہ اپنی عقل کی مدد سے یا بعد تبلیغ کے اور یہ لوگ ہر طرح اتمام حجت کے

Marfat.com

بعد بھی اس سے بھاگتے ہیں تو ان کو ہدایت کیسے کرے۔ اور ان کو اپنے لئے کیسے منتخب کرے۔
اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دین بالکل صحیح ہے کیونکہ پہلے تمام لوگ اسی دین پر تھے اور ان میں صرف ان کے پاس دین صحیح کے علم کے آنے کے بعد آپس کی مخالفت سے پھوٹ پڑی ہے نہ کہ کسی اصل صحیح اور معقول حجت کی بنا پر۔ اور اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اس اختلاف کے پیدا ہوتے ہی خدا نے اس کا فیصلہ کیوں نہ کر دیا اور مخالفین کو بالکل نیست و نابود کیوں نہ کر دیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کو بغرض امتحان ایک میعاد تک اس کا باقی رکھنا مدنظر تھا اس لئے اس نے ایسا نہیں کیا اور اگر خدا کی جانب سے ایک میعاد معین تک اس کے بقاء کا حکم نہ صادر ہو چکا ہوتا تو ضرور ان کے درمیان اب تک فیصلہ کر دیا گیا ہوتا الغرض پہلوں کا اختلاف تو نفسانیت سے تھا اور جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی بابت پہلوں کی تقلید میں ایسے شبہ میں ہیں جو ان کو خلجان میں ڈالے ہوئے ہے۔
پس جبکہ آپ کو اس دین کا صحیح ہونا اور اختلاف کی حقیقت معلوم ہوگئی تو آپ اسی کی دعوت دیجئے۔ اور جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اسی پر قائم رہئے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور یہ لوگ جو آپ کو دین باطل کی طرف دعوت دیتے ہیں آپ ان سے کہئے کہ میرا تو اس کتاب پر ایمان ہے جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں نہ کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی کروں خدا ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اس لئے جس طرح ہمیں اس کی بات کا ماننا ضروری ہے یوں ہی تمہیں بھی ضروری ہے اگر تم نہ مانو تو تمہیں اختیار ہے تو ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے اس لئے جو ہمارا جی چاہے ہم کریں اور جو تمہارا جی چاہے تم کرو۔ اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی آپس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں نہ تم مجھ سے الجھو، نہ ہم تم سے۔ رہی تبلیغ سو وہ جھگڑے میں شامل نہیں کیونکہ جھگڑے میں ہر فریق دوسرے پر غالب آنے کی اور اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور تبلیغ میں صرف پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اسی طرح جہاد بھی اسی میں داخل نہیں۔ کیونکہ اس میں فریق مخالف کے دین پر اثر ڈالنا مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے محض کفار کے شرکاء کا دفع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جو کہ فی الحال موجود یا آئندہ محتمل ہوتا ہے خدا ہمیں اور تمہیں اپنے سامنے جمع کرے گا اور ہمارے تمہارے درمیان نزاعی امور میں فیصلہ کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔
پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو آپ ان سے کہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ خدا کے معاملہ میں بعد اس کے کہ کچھ لوگوں کی طرف سے اس کی دعوت منظور کر لی گئی ہے اور ایمان لے آئے ہیں ناحق حجتیں کرتے اور ان کو سیدھے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی حجت حق تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے اور ان پر اس کا بڑا غصہ ہے۔ اور ان کے لئے سخت سزا طے شدہ ہے کیونکہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اس کتاب کو بالکل ٹھیک اور حق و باطل کی ترازو اس کتاب کو اتارا ہے اور یہ کسی دوسرے کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے اس کا انکار سخت جرم ہے اور اگر کوئی کہے کہ جس عذاب کی دھمکی دی جا رہی ہے اس کا تعلق قیامت سے ہے اور خود قیامت ہی ایک فسانہ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے کیا چیز بتلاتی ہے کہ قیامت آنے والی نہیں ہے۔ پس تیرا انکار لغو ہے اور وہ ضرور آئے گی بلکہ بہت ممکن ہے کہ وہ قریب ہی ہو اور بہت جلد آ جائے پس تم اس کا انکار نہ کرو۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے معمولی بھی نہ سمجھو۔ کیونکہ وہ بڑی خطرناک چیز ہے۔

Marfat.com

چنانچہ اس کی جلدی وہی لوگ مچاتے ہیں جو اس کو نہیں مانتے اور اس لئے اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور جو اسے مانے ہوئے اور اس کی حقیقت سے واقف ہیں وہ اس سے خوفزدہ ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ بالکل واقعی ہے۔ خوب سن لو۔ جو لوگ قیامت کے باب میں نزاع کرتے ہیں۔ وہ ایسی غلطی میں مبتلا ہیں جو راستی سے بہت دور ہے ان کی اس معاندانہ مخالفت کا مقتضی تو یہ تھا کہ ان پر خوب سختی کی جاتی۔ مگر اللہ اپنے بندوں کے متعلق بہت ہی نرم ہے کہ وہ بلا تخصیص مطیعین وعصاۃ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور اس نرمی کا منشا اس کی کمزوری نہ سمجھا جائے کیونکہ وہ نہایت قوت والا اور بڑا زبردست ہے۔

رزق کے معاملہ میں یہ بات بڑی غور طلب ہے کہ اس کے دو مفہوم ہیں۔ ایک رزق سے مراد نان ونفقہ ہے۔ جس کا چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔، رزق کے بڑھانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ وہ رزق میں اضافہ کرتا رہے گا۔ اور جو لوگ کشادہ دلی سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی رزق بڑھتا ہے اور آخرت میں بھی دوسرا مفہوم رزق سے مراد علم ہے جس کا چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ اور جس پر اس کا کرم ہو۔ اس کا سینہ دین کے لئے کھول دیتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑی جامعات کے فارغ التحصیل لوگ کورے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے قابل لوگ کسی ادارے سے پڑھے نہیں ہوتے لیکن ان کا نطق قابل رشک ہوتا ہے۔ یہ بھی رزق ہے۔ جس کا چاہتا ہے بڑھا دیتا اور اس کا فہم اتنا زیادہ کر دیتا ہے کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔ اللہ پاک ایسا علم ہر ایک کو عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

18 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 261

سورہ شوریٰ آیت نمبر 20 تا 43 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ
يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ
وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ
الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ

Marfat.com

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى
قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ لا وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا
فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ
بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ
اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ لا
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ط مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ج وَالَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ
انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ط اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے ہم اس کو اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ○ کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کی بات طے نہ پا چکی ہوتی تو ان کا فیصلہ کردیا جاتا اور بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ ڈر رہے ہوں گے اس سے جو انھوں نے کمایا اور وہ ان پر ضرور پڑنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ جنت کے باغوں میں ہونگے ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب ہوگا جو وہ چاہیں گے

Marfat.com

یہی بڑا انعام ہے ٥ یہ چیز ہے جس کی خوش خبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیا کہو کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر قرابت داروں کی محبت اور جو شخص نیکی کرے گا ہم اس کے لئے اس میں بھلائی بڑھادیں گے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہے قدرداں ہے ٥ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے پس اگر اللہ چاہے تو وہ تمہارے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو ثابت کرتا ہے اپنی باتوں سے بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ٥ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ اور وہ ان لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیا اور وہ ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور جو انکار کرنے والے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے ٥ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے روزی کھول دیتا تو وہ زمین میں فساد کرتے لیکن وہ اندازہ کے ساتھ اتارتا ہے جتنا چاہتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کا جاننے والا ہے ٥ اور وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہ کام بنانے والا ہے قابل تعریف ہے ٥ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور وہ جاندار جو اس نے ان کے درمیان پھیلائے ہیں اور وہ ان کو جمع کرنے پر قادر ہے جب وہ ان کو جمع کرنا چاہے ٥ اور جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں ہی سے ہے اور بہت سے قصوروں کو وہ معاف کردیتا ہے ٥ اور تم زمین میں خدا کے قابو سے نکل نہیں سکتے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ کوئی مددگار ٥ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہاز سمندر میں چلتے ہیں جیسے پہاڑ تو وہ چاہے تو ہوا کو روک دے پھر وہ سمندر کی سطح پر ٹھہرے رہ جائیں گے بیشک اس کے اندر نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر کرنیوالا شکر کرنے والا ہے ٥ یا وہ ان کو تباہ کردے ان کے اعمال کے سبب سے اور معاف کردے بہت سے لوگوں کو ٥ اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ٥ پس جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ محض دنیوی زندگی کے برتنے کے لیے ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور وہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں ٥ اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو وہ معاف کردیتے ہیں ٥ اور وہ جنھوں نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کیا اور نماز قائم کیا اور وہ اپنا کام آپس کے مشورہ سے کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ٥ اور وہ لوگ کہ جب ان پر چڑھائی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں ٥ اور برائی کا بدلہ ہے ویسی ہی برائی پھر جس نے معاف کردیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ٥ اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں کے اوپر کچھ الزام نہیں ٥ الزام صرف ان پر ہے جو لوگوں کے اوپر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے درد ناک عذاب ہے ٥ اور جس شخص نے صبر کیا اور معاف کردیا تو بیشک یہ ہمت کے کام ہیں ٥

تشریح: جو کوئی آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کے لئے اس کی مطلوبہ کھیتی بڑھائیں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو تو گو اس کا یہ فعل حق تعالیٰ کی مرضی کے بالکل خلاف ہے اور اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس کی یہ خواہش ہرگز پوری نہ کی جائے مگر ہم اسی نرمی کی بنا پر اسے محروم نہ کریں گے اور اسے بقدر مناسب اس میں سے دیدیں گے اور چونکہ اس کا یہ فعل حق تعالیٰ کی مرضی کے سراسر خلاف ہے اس لئے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعوت الی التوحید جو کہ خدا کا مقرر کیا ہوا دین ہے۔ مشرکین پر گراں ہے اور وہ تم کو اپنے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ کیا ان کے کچھ ایسے معبود ہیں یعنی شیاطین جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین بنالیا ہے۔ جس کی خدا نے انہیں اجازت نہیں دی ضرور نہیں۔ پس اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ان کا ابھی فیصلہ کر دیا جاتا۔ مگر چونکہ یہ بات ٹھہر چکی ہے کہ قیامت میں فیصلہ ہوگا۔ اس لئے فی الحال اس کو ملتوی رکھا گیا ہے اور قیامت کے فیصلہ کا قصہ نہ ہوتا تو ضرور ان کے درمیان ابھی فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ جو لوگ ظلم پر کمربستہ ہیں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب طے شدہ ہے لہٰذا ان کو تاخیر سے دھوکا نہ کھانا چاہئے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان ظالموں کو ان اعمال کے سبب جو انہوں نے کئے ہیں خوفزدہ دیکھیں گے اور صرف خوف ہی نہ ہوگا بلکہ وہ جس کا ان کو ڈر ہے ان پر واقع ہونے والا ہوگا۔

اور برخلاف ان کے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں ہوں گے نیز ان کے لئے ان کے رب کے یہاں وہ سب چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ یہ بہت بڑی عنایت ہے حق تعالیٰ کی چنانچہ یہ وہ بات جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اس سے تم اندازہ کرلو کہ وہ کتنی بڑی نعمت ہوگی۔ کیونکہ اول اس کا خوشخبری ہونا پھر جن کو خوشخبری دی جاتی ہے ان کا مؤمنین صالحین ہونا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخبری دینے والا خدا ہے۔ یہ باتیں مقتضی ہیں کہ وہ ضرور بہت بڑی نعمت ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایسی بڑی نعمت سے محروم نہ رہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے جو کہ آپ کی تبلیغ سے بھڑکتے اور درپئے ایذا ہوتے ہیں یہ کہئے کہ میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا جس کا دینا تم کو بھاری معلوم ہوتا ہے ہاں میں اس قرابت کے سلسلہ میں جو میرے تمہارے درمیان ہے صرف محبت چاہتا ہوں اور یہ کوئی معاوضہ تبلیغ نہیں کیونکہ اس کا میں رسالت کے پہلے مستحق تھا۔ پس تم مجھ سے رشتہ داروں کا سا برتاؤ کرو۔ اور مجھے ناحق تکلیف نہ پہنچاؤ۔

اور اگر یہ لوگ آپ کی خواہش کے موافق آپ سے محبت کریں گے تو یہ ایک بھلائی ہوگی۔ جس کو ہم خوبی بڑھائیں گے۔ مثلاً یوں کہ ہم اس کو ان کے ایمان کا ذریعہ بنادیں۔ یا اور کسی طریق سے۔ کیونکہ ہمارا قانون ہے کہ جو کوئی اچھی بات کرتا ہے۔ ہم اس کے لئے اس میں اچھائی بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ بڑا گناہوں کا بخشنے والا اور نیکی کا بہت قدردان ہے اور کسی کی اچھی بات کے اندر اچھائی بڑھا دینا اس مغفرت اور قدردانی سے ناشی ہے

ہاں کیا وہ لوگ آپ کی دعوت و تبلیغ سن کر یہ کہتے ہیں کہ اس نے خدا پر جھوٹ تراشا ہے اور خدا نے یہ باتیں نہیں کیں وہ ضرور ایسا کہتے ہیں پس ان کو معلوم ہو کہ اگر خدا چاہے تو ان کے دل پر مہر لگا دے اور اس کو ایسا بنادے کہ تم یہ باتیں سمجھ بھی نہ سکو۔ اور وہ مشرکین کو جو افتراءات سے نہیں روکتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی باتوں سے باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو ثابت کر رہا ہے اور ایسی حالت میں ان کو ترک افتراء پر مجبور نہ کرنے میں تلبیس نہیں ہے۔ جس سے بچنے کے لئے جبری انسداد کی ضرورت تھی۔ واضح ہو کہ یقیناً حق تعالیٰ دلوں تک کی باتوں سے واقف ہے پس وہ ان مشرکین کے اس قول سے بھی واقف ہے کہ اس نے خدا پر افتراء کیا ہے اور وہ اس کی ان کو سزا دے گا۔ الغرض رسول کا دعویٰ توحید صحیح ہے۔ اور ان کا دعویٰ شرک سراسر باطل۔

اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ میں ایسے اوصاف ہیں جو اور میں نہیں پائے جاتے۔ چنانچہ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کی جانب

Marfat.com

سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور ان تمام باتوں کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو اب تم بتلاؤ کہ یہ اوصاف خدا کے کسی میں ہیں۔ تم یہ ہی کہو گے کہ کسی میں بھی نہیں۔ پس بطلانِ شرک ثابت ہے اور تم کو واضح ہو کہ ایمان فائدہ کی شے ہے اور کفر نقصان کی چیز۔ کیونکہ وہ ان لوگوں کی درخواست منظور کرے گا جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ اور جو وہ مانگیں گے انہیں دے گا اور اس کے علاوہ ان کو اپنے فضل سے اور بھی بہت کچھ دے گا جس کا ان کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا اور برخلاف اس کے جو کافر ہیں ان کو بجائے انعامات کے سخت عذاب ہوگا پس تم کفر کو چھوڑ دو اور ایمان لاؤ۔ یہ حالت لوگوں کے کفر کی اس وقت ہے جبکہ ان پر رزق کو فراخ نہیں کیا گیا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رزق کو پورے طور پر فراخ کر دیتے تو وہ دنیا میں طوفان برپا کر دیتے۔ مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لئے وہ جو اتارنا چاہتا ہے ایک خاص انداز سے اتارتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق نہایت باخبر اور بڑا دیکھنے والا ہے اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کو کس قدر رزق دینا مناسب ہے۔

اور ایک دلیل توحید یہ ہے کہ وہ خدا وہ ہے جو بعد لوگوں کے بالکل ناامید ہو جانے کے بارش نازل کرتا ہے اور اس ذریعہ سے دنیا میں اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔ اور اس لئے وہ ہی نہایت قابلِ تعریف سرپرست ہے پس لوگوں کو چاہئے کہ اسی کو سرپرست بنائیں نہ کہ اوروں کو اور منجملہ اس کے دلائلِ توحید کے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں چلنے والی چیزوں کا پیدا کرنا ہے۔ جو اس نے ان میں پھیلائی ہیں جیسے فرشتے، جن، آدمی، جانور اور وہ باوجود ان کے پھیلا دینے کے جس وقت ان کو جمع کرنا چاہے تو اس وقت وہ ان کو اکٹھا کرنے پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے چنانچہ وہ قیامت میں سب کو اکٹھا کرے گا۔

اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے پس وہ تمہاری کرتوتوں کی بدولت پہنچتی ہے اور وہ بہتوں کو تو معاف بھی کر دیتا ہے۔ اور تم زمین بھر میں کسی جگہ بھاگ کر خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو بلکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ وہ وہیں سے تم کو پکڑ سکتا ہے اور تمہارا نہ خدا کے سوا کوئی سرپرست ہے جو تم پر خدا کا قابو نہ ہونے دے اور نہ مددگار جو بعد قابو پانے کے تم کو چھڑا لے۔ پس تم کو چاہئے کہ ایمان لا کر خدا کی حمایت میں آجاؤ اور اس طرح سزا سے بچ جاؤ۔

اور منجملہ دلائل توحید کے پہاڑوں کے مشابہ سمندر میں چلنے والی کشتیاں ہیں جو کہ اس میں محض خدا کے تصرف سے چلتی ہیں۔ چنانچہ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔ جس پر وہ بھی اس سمندر کے منہ پر ساکن ہو جائیں یقیناً اس واقعہ میں ہر ایسے شخص کے لئے جو صبر کا عادی اور ٹھنڈے دل سے ان میں غور کرنے والا اور حق کا قدردان ہو توحید کے متعدد دلائل ہیں کیونکہ وہ ایسے متعدد اجزاء پر مشتمل ہے جن میں سے کسی غیر اللہ کو بھی اس پر قدرت نہیں۔ خیر یہ جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یا اگر خدا چاہے تو ان کرتوتوں کی بدولت جو انہوں نے کئے ہیں جو ان میں سوار ہیں ان کشتیوں کو تباہ کر دے چنانچہ کبھی کبھی وہ اب کرتا بھی ہے اور بہتوں کو معاف کر دیتا ہے یہ بھی ایک جملہ معترضہ ہے اور اس ذریعہ سے وہ لوگ جو خدا کی آیتوں میں خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں۔ بخوبی جان لیں کہ ان کے لئے عذاب موت سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

پس جب کہ موت یا عذاب سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو تم کو سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کے نفع اٹھانے کی چیز ہے اور آخرت میں اصلاً کارآمد نہیں۔ اور اس لئے وہ نہ اچھی چیز ہے، نہ پائیدار۔

Marfat.com

اور جو دولت خدا کے یہاں ہے وہ بہت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے علیحدہ رہتے ہیں اور جب کہ وہ کسی پر غصہ ہوں تو معاف کردیتے ہیں اور جنہوں نے اپنے رب کی دعوت منظور کی ہے اور باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے جو کہ دلیل ہے ان کے سلامتی طبع کی۔ کیونکہ جو لوگ سلیم الطبع ہوتے ہیں وہ جو معتد بہ کام ہوتا ہے خواہ وہ امور سلطنت سے ہو یا ذاتی معاملات میں سے اس میں ایسے لوگوں سے رائے لیتے ہیں جن کی عقل وفہم پر انہیں اعتماد ہوتا کہ ان کو اپنی رائے کی صحت یا غلطی معلوم ہو جائے۔ اور اگر بعد مشورہ کے انہیں اپنی ہی رائے صحیح معلوم ہو تو اپنی رائے پر عمل کریں ورنہ جس کی رائے صحیح معلوم ہو اسی پر عمل کریں خواہ مشورہ دینے والوں میں ان کی تعداد کم ہو یا زیادہ پھر وہ معاملہ امور سلطنت میں سے ہو یا مشورہ لینے والا بادشاہ ہو یا ذاتی معاملات میں سے۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ اور جس طرح ایک شخص ذاتی معاملات میں مشورہ لینے کے بعد آزاد ہوتا ہے کہ چاہے وہ مشورہ دینے والوں کی رائے پر عمل کرے یا نہ کرے اور اگر عمل کرے تو جس کی رائے پر چاہے عمل کرے۔ یوں ہی بادشاہ امور سلطنت میں آزاد ہوتا ہے۔ پھر جس طرح ذاتی معاملات میں آدمی کو کسی سے مشورہ لینا لازم نہیں ہے بلکہ صرف اولیٰ ہے۔ یوں ہی بادشاہ کو امور سلطنت میں کسی سے مشورہ لینا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ صرف اولیٰ نسب ہے اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خدا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب ان پر زیادتی ہو تو وہ صرف انتقام لے لیتے ہیں اور ابتداءً زیادتی کرنا تو درکنار جواب میں بھی زیادتی نہیں کرتے۔

اور یہ کچھ بے جا نہیں کیونکہ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے اس لئے اگر کوئی انتقام لے تو وہ مورد الزام نہیں ہوسکتا بلکہ بعض حالات میں بدلہ ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ حکم عارضی ہے اور اصلی حکم یہ ہے کہ ترک انتقام بہتر ہے اب جو کوئی معاف کردے۔ اور اس معاف کرنے سے اصلاح کرے اور شر نہ بڑھائے تو اس کا معاوضہ حق تعالیٰ کے ذمہ ہے لیکن اگر عفو موجب شر ہو تو پھر انتقام ضروری ہے۔ اور عفو اچھا نہیں۔ لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ حق تعالیٰ ظالموں کو پسند کرتے ہیں اس لئے انتقام کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور معافی کی ترغیب دیتے ہیں اور معاوضہ اپنے ذمہ لیتے ہیں کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ حق تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے بلکہ عفو کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس ترغیب کا منشا حبِ ظلم نہیں بلکہ حب عفو ہے اور جو کوئی بعد اس پر ظلم کئے جانے کے انتقام لے تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر مواخذہ کی کوئی راہ نہیں۔ راہ مواخذہ صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق طوفان مچاتے ہیں۔ چنانچہ یہ وہ ہیں جن کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔ اور باوجود ان باتوں کے اور معاف کردے تو وہ بہت اچھا ہے۔ کیونکہ یہ ایک کرنے کا کام ہے۔

بدلہ کی طاقت ہونے کے باوجود معاف کردینا بہت بڑا انتقام ہے۔ یعنی جو لوگ معافی دینے کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بڑے حوصلہ والے ہوتے ہیں۔ اللہ ہمیں ایسا حوصلہ نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

19 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 262

سورہ شوری آیت نمبر 44 تا 53 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ
مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ

Marfat.com

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ
بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ
كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ
لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا
وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا
كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا
الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ
نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جس شخص کو اللہ بھٹکا دے تو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی صورت ہے ٥ اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے وہ ذلت سے جھکے ہوئے ہوں گے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ خسارہ والے وہی لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارہ میں ڈال دیا سن لو ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے ٥ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں اور خدا جس کو بھٹکا دے تو اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ٥ تم اپنے رب کی دعوت قبول

Marfat.com

کرواس سے پہلے کہ ایسا دن آجائے جس کے لئے خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تم کسی چیز کو رد کر سکو گے ٥ پس اگر وہ اعراض کریں تو ہم نے تمہیں ان کے اوپر نگراں بنا کر نہیں بھیجا ہے تمہارا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور انسان کو جب ہم اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کے اعمال کے بدلے میں ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے ٥ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے ٥ یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی ٥ اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ جاننے والا ہے قدرت والا ہے ٥ اور کسی آدمی کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کسی فرشتے کو بھیجے کہ وہ وحی کر دے اس کے اذن سے جو وہ چاہے بیشک وہ سب سے اوپر ہے حکمت والا ہے ٥ اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف بھی وحی کی ہے ٥ ایک روح اپنے حکم سے تم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے لیکن ہم نے اس کو ایک نور بنایا اس سے ہم ہدایت دیتے ہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اور بیشک تم ایک سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر رہے ہو ٥ اس اللہ کے راستہ کی طرف جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے سن لو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں ٥

تشریح: واضح ہو کہ جس کو اس کے سوء اختیار کے سبب اللہ تعالیٰ گمراہ کرے جیسے وہ لوگ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں طوفان مچاتے ہیں اس کے لئے خدا کے سوا کوئی سرپرست نہیں جس کی پناہ میں آکر وہ سزا سے بچ جائے اور آپ ان ظالموں کو جب کہ وہ عذاب کا معائنہ کریں گے یہ کہتے دیکھیں گے کہ آیا اس کے ٹلنے کی کوئی سبیل ہے۔ یعنی صرف اس کے ٹلنے کی لاحاصل تمنا کریں گے۔ اور اس کے سوا کچھ نہ کر سکیں گے کہ وہ اپنے کسی سرپرست کی پناہ میں چلے جائیں یا کسی مددگار کو مدد کے لئے بلائیں۔

اور اسی طرح آپ ان کو ایسی حالت میں دوزخ پر لائے جاتے دیکھیں گے کہ وہ غایت بے کسی سے تباہ حال ہوں گے اور غایت خوف سے آنکھ نہ کھول سکیں گے۔ بلکہ بہت کم کھلی آنکھ سے دیکھتے ہوں گے۔ اور ان کی یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ جو ایمان لے آئے یہ کہیں گے کہ اصلی خسارہ اٹھانے والے وہ ہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت میں اپنی جانیں اور اپنے متعلقین سب کھو دیئے کیونکہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے گھر والوں کو بھی گمراہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی عذاب ابدی میں مبتلا ہوئے اور ان کو بھی مبتلا کیا۔

خوب سن لو کہ یہ ظالم ایک پائدار عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے لئے سوائے خدا کے اور ایسے سرپرست نہیں ہیں جو اس وقت ان کی مدد کریں اور جن کو ان کے سوء اختیار کے سبب خدا گمراہ کرے۔ ان کے لئے کوئی راہ نہیں کہ وہ ہدایت پائیں یا عذاب سے بچ جائیں۔

اے لوگو دیکھو ہم تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہیں کہ تم کفر و عناد ظلم و فساد کو چھوڑ دو اور اپنے پروردگار کی بات مانو قبل اس کے کہ خدا کی جانب سے وہ دن آئے جس کے لئے لوٹنا نہ ہوگا کیونکہ اس روز نہ تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہوگی۔ اور نہ تمہارے لئے حق تعالیٰ کے فعل جو وہ تمہارے ساتھ کرے گا کوئی ٹوک ہوگی یعنی تم اس وقت یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ ہم ایسا نہ کرنے دیں گے۔ پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گمراہ لوگ دوزخ میں ہیں آپ یہ پیغام لوگوں کو پہنچا دیں۔ اب اگر وہ روگردانی کریں تو

Marfat.com

آپ کا کچھ حرج نہیں کیونکہ ہم نے آپ کو ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ سے ان کے افعال کے بارے باز پرس ہو آپ کے ذمہ صرف پیغام پہنچا دینا ہے سو آپ پہنچا چکے۔ لہذا آپ بری الذمہ ہیں۔
اور منشا اس اعراض کا یہ ہے کہ ہم نے انہیں نعمت دی ہے۔ آدمی کی عادت ہے کہ جب ہم اسے اپنی جانب سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اس کو اپنی ذاتی قابلیت سمجھ کر خدا سے بے پرواہو جاتا ہے۔ اور اس طرح فرعون بے سامان بن جاتا ہے اور اگر انہیں ان اعمال کی بدولت جو وہ اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی ناگوار حالت لاحق ہوتی ہے تو پھر کیا تھا اب تو آدمی پورا ناشکر ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات کھلم کھلا خدا کو برا بھلا کہنے لگتا ہے۔ الغرض نہ آدمی کو نعمت راس ہے، نہ نقمت اور دونوں حالتوں میں وہ خدا سے اعراض کرتا ہے
واضح ہو کہ حق تعالیٰ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی حاصل ہے اور نہ کسی کو ان کے دربار میں کوئی دخل ہے چنانچہ وہ جو چاہتا ہے بلا مزاحمت یا مشارکت کسے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں ہونے کی حالت میں جوڑا بنا دیتا ہے اور اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی دونوں مختلف بطنوں سے ہوتے۔ کبھی ایک بطن سے پھر کبھی الگ الگ ہوتے ہیں کبھی دونوں ملے ہوئے اور کبھی صرف ایک جسم ہوتا ہے جس میں دونوں کی علامتیں ہوتی ہیں۔ جیسے خنثیٰ مشکل۔ الیٰ غیر ذلک اور جس کو چاہتا ہے نا قابلِ توالد و تناسل بنا دیتا ہے کیونکہ یقیناً وہ بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کے لئے کیا مناسب ہے اور بذریعہ کمالِ قدرت کے عمل میں لاتا ہے۔
پس اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ شرک ایک خیالِ باطل ہے۔ دوم یہ کہ قیامت کوئی قابلِ انکار چیز نہیں۔ سوم یہ کہ اگر خدا مشرکین وغیرہم کو سزا دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور ان کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ ان تمام باتوں کے مقتضا پر عمل کریں۔ اور کفر و معاصی سے پرہیز کریں۔
اور یہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر شبہات کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات کسی آدمی کو حاصل نہیں کہ خدا اس سے کسی اور طریقہ سے گفتگو کرے۔ بجز وحی منامی یا الہامی کے۔ جیسے عام طور پر انبیاء کے لئے حاصل ہے یا پردہ کے پیچھے سے جیسے خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حاصل ہے یا یہ کہ وہ قاصد بھیجے جس پر وہ قاصد اس خدا کے حکم سے جو وہ خدا چاہے وحی کرے جیسا کہ جبریلؑ انبیاء کے پاس وحی لایا کرتے ہیں کیونکہ یقیناً وہ بہت بالاتر اور بڑا حکمت والا ہے اور اس کی رفعتِ شان و علوِ مرتبت و حکمت مقتضی ہیں اس کو کہ کسی سے بے حجابانہ کلام نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دارِ تکلیف ہے اور انبیاء بھی مکلف ہیں۔ اس لئے اس میں کچھ پردہ ضرور رہنا چاہئے اور بالکل پردہ اٹھا دینا ایمان بالغیب کے منافی ہے۔ رہی آخرت سو وہ محل انعام واکرام ہے۔ اس لئے وہاں رفع حجاب عین حکمت ہے۔ رہی رفعتِ شان۔ سو وہ اس لئے منافی نہیں کہ وہاں شان فضل وانعام غالب ہے۔ برخلاف دنیا کے کہ یہاں شانِ حکومت غالب ہے اور رفعتِ شان کا لحاظ ایسے ہی موقعہ پر رکھا جاتا ہے۔
اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں یوں ہی ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح وحی کی ہے یعنی کتاب جو کہ مردوں کو زندہ کرتی ہے۔ یعنی کافروں کو مؤمن بناتی ہے۔ پھر اس میں شبہ اور اعتراض کی کیا بات ہے۔ الغرض یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے کیونکہ آپ تو جانتے بھی نہ تھے کہ کتاب کیا چیز ہے۔ اور نہ یہ کہ ایمان کیا شے ہے۔ لیکن ہم نے اس کتاب کو آپ کی

Marfat.com

طرف وحی کر کے اس کو ایک ایسی روشنی بنا دیا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں سے جس کو چاہتے ہیں راہ حق دکھاتے ہیں چنانچہ اسی سے آپ کو بھی راہ دکھائی۔ بس ان کفار کے شبہات بالکل لایعنی ہیں اور آپ یقیناً لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف لا رہے ہیں۔ یعنی اس خدا کے رستہ کی طرف جس کی یہ شان ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اس میں ذرہ برابر بھی کسی کی شرکت نہیں۔ لہذا لوگوں کو لایعنی شبہات سے احتراز کرنا چاہئے اور اس رستہ پر چلنا چاہئے خوب سن لو کہ تمام معاملات حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے اور وہی ان کا فیصلہ کرے گا اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان کو سخت سزا دے گا۔

جن لوگوں کو اللہ رب العزت گمراہ کر دیں پھر ان کے لئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور پھر ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ بھٹکے رہتے ہیں۔ اور جب انسان پر اپنی کوتاہی کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو پھر ناشکرا ہو جاتا ہے اور جب اس پر آسانی آتی ہے تو پھر تکبر کرنے لگتا ہے۔ اور دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کام میرے ذاتی ہنر سے ہو رہے ہے۔ اور اس میں میرا ذاتی کمال ہے۔ اور میرا ذاتی تجربہ ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ میرے اللہ کا مجھ پر کرم ہے اور میرے رب نے مجھے نعمتیں دی ہیں۔ میں اس کا بہت بہت شکر ادا کروں تا کہ نعمتوں میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن انسان بنیادی طور پر جلد باز اور ناشکرا ہے۔

یاد رکھیں ظالم لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی حدود کو توڑا ہے۔ اور جو لوگ خدا کی حدوں کو پھلانگتے ہیں۔ وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ انہیں ظالم کہا گیا ہے۔ دینی قاعدہ اور کلیہ یہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی اچھائی یا نفع پہنچے تو کہے کہ یہ میرے رب کی طرف سے نعمت پہنچی ہے اور اس پر بار ہا دفعہ شکر ادا کرے۔ اور جب کوئی مصیبت آئے یا پریشانی لاحق ہو تو سمجھ جاؤ کہ یہ میرے نفس کا فتور ہے۔ اور اس پر توبہ کرو اور آئندہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ جب بھی نفس لغزش کرے۔ فوری طور پر توبہ کرو۔ اور کثرت سے اپنی مجلس میں استغفار کیا کرو۔ تا کہ رب کبریا کی رضا حاصل ہو جائے اور بندہ اپنے رب کے قریب ہو جائے۔ اور پھر ٹوٹا ہوا تعلق جڑ جائے۔ آخر میں دعا ہے رب ذوالجلال سے کہ ہمیں فہم دین عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الزخرف

سورۃ الزخرف مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 89 اور رکوع کی تعداد 7 ہے کلمات کی تعداد 848 اور حروف کی تعداد 3656 ہے اس کا نام آیت نمبر 35 میں ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 43 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 63 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 89: کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا۔ جس کا مذاق نہ اڑایا گیا ہو۔ زینت کی چیز یعنی سونا ہے، سواری کی دعا۔ معیشت کا ذکر۔ سیاست کا ذکر۔ وحدانیت کا ذکر ہے۔ قیامت کا ذکر، شرک سے اجتناب کا ذکر، جنت کا ذکر، دوزخ کا ذکر ہے۔ تخلیقات کا ذکر ہے، جب سب کو بنانے والا ایک اللہ ہے تو بندگی کسی اور کی کیوں؟ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ قرآن مجید کی تصدیق کا بیان، توحید پر عقلی دلائل کا بیان، مخالفین، معاندین کے غلط اور بیہودہ عقائد کا ذکر کیا گیا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراضات کے جوابات کا ذکر، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون وقت کا ذکر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر، قیامت کی ہولناکی، آخر میں توحید الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

20/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 263

سورۂ زخرف آیت نمبر 1 تا 15 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۚ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؕ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا
مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ
الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ
بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا

Marfat.com

تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا
كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ
مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰم ٥ قسم ہے اس واضح کتاب کی ٥ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو اور بیشک یہ اصل کتاب میں ہمارے پاس ہے بلند اور پرحکمت ٥ کیا ہم تمہاری نصیحت سے اس لئے صرف نظر کرلیں گے کہ تم حد سے گزرنے والے ہو ٥ اور ہم نے اگلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے ٥ اور ان لوگوں کے پاس کوئی نبی نہیں آیا جس کا انھوں نے مذاق نہ اڑایا ہو ٥ پھر جو لوگ ان سے زیادہ طاقت ور تھے ان کو ہم نے ہلاک کردیا اور اگلے لوگوں کی مثالیں گزر چکیں ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو زبردست جاننے والے نے پیدا کیا ٥ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ٥ اور جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک انداز کے ساتھ پھر ہم نے اس سے مردہ زمین کو زندہ کردیا اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ٥ اور جس نے تمام قسمیں بنائیں اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو ٥ تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو پھر تم اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب کہ تم ان پر بیٹھو اور کہو کہ پاک ہے وہ جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کردیا اور ہم ایسے نہ تھے کہ ان کو قابو میں کرتے ٥ اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ٥ اور ان لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے خدا کا جز ٹھہرایا بے شک انسان کھلا ناشکر ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اسے عربی زبان کی پڑھنے کی چیز بنایا تاکہ تم اسے سمجھو۔ اور یہ لوح محفوظ میں ہمارے نزدیک بہت اونچے درجہ کی اور حکمت سے پر کتاب ہے اور یہ ہمارے رسول کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے اچھا تم ہی بتاؤ کہ کیا ہم اس بات سے اعراض کرکے کہ تم بے اعتدالی کرنے والے ہو تمہارا نام نہ لیں اور تمہیں بالکل چھوڑ دیں کہ تم جو چاہو کرو اور کیا یہ کوئی اچھی بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ نصیحت ضروری ہے تو اس کا جاننا بھی لازم ہے۔ پھر تم کیوں نہیں مانتے بڑی بے جا بات ہے۔

اور ان منکرین کو واضح ہو کہ ہم نے پہلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے۔ اور ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا بجز اس کے کہ وہ اس کا مذاق اڑائیں اس پر ہم نے ان کو ہلاک کردیا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بھی بہت زیادہ تھے سو ہم ان سے بھی قوت میں کہیں زیادہ لوگوں کو ہلاک کرچکے ہیں پھر ان کی تو کیا ہستی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ پہلوں کی حالت پچھلوں میں بھی چلی

Marfat.com

آ رہی ہے اس لئے جوان کا حشر ہوا وہی ان کا ہوگا۔

اور ان لوگوں کی یہ حالت نہایت ہی عجیب ہے کہ وہ موجبات توحید کو تسلیم کر کے توحید کا انکار کرتے ہیں چنانچہ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ اپنے کسی معبود کا نام نہ لیں گے بلکہ صاف کہیں گے کہ اس نہایت زبردست بڑے جاننے والے اللہ نے یعنی اس نے جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنایا۔ اور اس میں اس نے تمہارے لئے بدیں توقع رستے بنائے تا کہ تمہیں اپنے مقاصد کی راہ معلوم ہو۔

اور جس نے تمہارے لئے آسمان سے اندازہ سے پانی اتارا نہ کہ اتنا کہ دنیا کو ڈبو دے۔ اور نہ اتنا کہ زمین کی پیاس بھی نہ بجھے جس پر ہم نے اس سے ایک مردہ شہر یعنی خشک بستی کو زندہ اور ہرا بھرا کر دیا۔ بس جس طرح ہم نے اس مردہ شہر کو ہر بھرا کر دیا اور اس میں سے انواع واقسام کے نباتات نکالے یوں ہی تم بھی ایک روز زمین میں سے نکالے جاؤ گے پس اس نظیر کے مشاہدہ کے بعد تم کو اس کا انکار نہ کرنا چاہیے۔

اور اس اللہ نے جس نے تمام جوڑے پیدا کئے۔ اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور جانور بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تا کہ تم ان کی پیٹھوں پر سوار ہو اس کے بعد جبکہ تم ان پر بیٹھ جاؤ تو خدا کے انعام کو یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے شرکاء ودیگر نقائص سے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع بنا دیا۔ اور ہم اپنی قوت سے اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ ہم یقیناً اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہیں کیونکہ جب یہ بات ہے کہ جس وقت ہم اس سے سواری چاہتے ہیں تو وہ فوراً سواری کیلئے حاضر ہو جاتا ہے اور ذرا سرتابی نہیں کرسکتا۔ حالانکہ ہمارا اپنا اس پر کچھ زور نہیں۔ تو جس وقت خدا ہم کو اپنے حضور میں بلانا چاہے گا تو ہم کیسے نہ حاضر ہوں گے۔ جب کہ اس کو اپنی مخلوق پر پوری قدرت حاصل ہے۔ چنانچہ اس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ خیر ایک تو ان کی یہ عجیب حالت تھی کہ وہ موجبات توحید کا اقرار کر کے توحید سے منکر تھے اور دوسری ان کی عجیب حالت یہ ہے کہ انہوں نے اس کیلئے اس کے بندوں میں سے جزو بنا دیا۔ کیونکہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور اولاد جزو ہوتی ہے باپ کا۔ کتنی بڑی ناشکری کی بات ہے۔ کہ اپنے رب، اپنے منعم پر ایسا کھلا بہتان باندھا جائے اور اس کی یوں توہین کی جائے کہ اس کے غلاموں کو اس کا شریک بنایا جائے واقعی آدمی کھلا ہوا ناشکرا ہے۔

موجودہ دور میں جب بھی آپ سفر میں نکلیں اور سائیکل سے لے کر جہاز تک کسی بھی سواری کا استعمال کریں۔ تو سفر کی دعا جو آج کے درس میں موجود ہے پڑھ لیا کریں تا کہ اللہ پاک آپ کا سفر بخیر وعافیت سے گزار دے۔ اس عمل سے سفر کی تمام پریشانیوں سے بندہ بچ جاتا ہے۔ اللہ رب العزت سب کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

21/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 264

سورۂ زخرف آیت نمبر 16 تا 35 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ
بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا
فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا
عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَا

Marfat.com

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ
بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا
الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ
عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ
مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا
بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ
يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں پسند کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خبر دی جاتی ہے

Marfat.com

جس کو وہ رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے ٥ کیا وہ جو آرائش میں پرورش پائے اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے ٥ اور فرشتے جو رحمان کے بندے ہیں ان کو انھوں نے عورت قرار دے رکھا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جائے گا اور ان سے پوچھ ہوگی ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کو اس کا کوئی علم نہیں وہ محض بے تحقیق کر رہے ہیں ٥ کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کتاب دی ہے تو انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ رکھا ہے ٥ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہیں ٥ اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے جس بستی میں بھی کوئی نذیر بھیجا تو اس کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہیں ٥ نذیر نے کہا اگر چہ میں اس سے زیادہ صحیح راستہ تمھیں بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے انھوں نے کہا کہ ہم اس کے منکر ہیں جو دے کر تم بھیجے گئے ہو ٥ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا پس دیکھو کہ کیسا انجام ہو اجھٹلانے والوں کا ٥ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بری ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو ٥ مگر وہ جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے پس بیشک وہ میری راہنمائی کرے گا ٥ اور ابراہیم یہی کلمہ اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں ٥ بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کا سامان دیا جہاں تک کہ ان کے پاس حق آیا اور رسول کھول کر سنا دینے والا ٥ اور جب ان کے پاس حق آ گیا انھوں نے کہا کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں ٥ اور انھوں نے کہا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا ٥ کیا یہ لوگ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں ان کی روزی تو ہم نے تقسیم کیا ہے اور ہم نے ایک کو دوسرے پر فوقیت دی ہے تا کہ وہ ایک دوسرے سے کام لیں اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں ٥ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو جو لوگ رحمٰن کا انکار کرتے ہیں ان کیلئے ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور زینے بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں ٥ اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں ٥ اور سونے کے بھی اور یہ چیزیں تو صرف دنیا کی زندگی کا سامان ہیں اور آخرت تیرے رب کے پاس متقیوں کے لئے ہے ٥

تشریح: کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود تو اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں بنائیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا۔ حالانکہ خود اپنے لئے وہ بیٹیوں کو اس قدر ناپسند کرتے ہیں کہ جب ان میں سے کسی کو اس بات کی خوشی سنائی جاتی ہے جو اس نے رحمٰن کے متعلق بیان کی ہے یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ مبارک ہو تیرے بیٹی ہوئی تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت مغموم ہوتا ہے اور علاوہ اس کے کیا وہ جو بجائے نیزہ وشمشیر کے زیور میں پرورش کیا جاتا ہو اور اس لئے وہ تلوار سے مدد کرنے کے قابل نہ ہو اور وہ زبانی جھگڑے میں صاف نہ کہہ سکتا ہو اس قابل ہے کہ خدا اس کو اولاد بنائے۔ یعنی جو کوئی اولاد چاہتا ہے وہ اس لئے چاہتا ہے کہ ہماری اولاد ہمارے کام آئے پس اگر بالفرض خدا کو اولاد کی ضرورت ہوتی تو اس کا بھی یہ ہی مقصد ہوتا۔ اور سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اولاد دشمن کے مقابلہ میں باپ کی مدد کرے۔ اور عورتیں نہ باپ کی تلوار سے مدد کرنے کے قابل ہیں، نہ زبان سے۔ پھر خدا ایسی ناکارہ اولاد اپنے لئے کیسے تجویز کر سکتا ہے۔ پس ان کا یہ کہنا کہ خدا نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے سخت غلطی ہے اور تیسری عجیب حالت ان کی یہ ہے کہ انھوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں زنانہ قرار دیا ہم ان سے

Marfat.com

پوچھتے ہیں کہ کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے خود دیکھا ہے کہ وہ زنانہ ہیں۔ ایسا تو نہیں پھر وہ ان کو زنانہ کیسے کہتے ہیں انکا یہ بیان ضرور لکھا جائے گا اور اس پر ان سے باز پرس ہوگی پس ان کو بے فکر نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ اس کا معقول جواب سوچنا چاہیے یا اس نامعقول بات کی سزا کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

اور چوتھی عجیب بات ان کی یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ خدا کو بتوں کی عبادت ناپسند نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کر سکتے تھے کیونکہ ان کو اس کا کہ خدا کو ان کی یہ عبادت ناپسند نہیں کوئی صحیح علم نہیں بلکہ وہ یہ بات صرف اٹکل سے کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جو دلیل بیان کی ہے وہ حجت صحیحہ نہیں بلکہ محض اٹکل ہے۔ کیونکہ اگر خدا نے بغرض امتحان ترک عبادت اصنام پر مجبور نہیں کیا تو اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ خدا کو ان کا یہ فعل پسند ہے۔ ہرگز نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ دنیا میں جو کوئی جو کام کرتا ہے وہ سب حق تعالیٰ کو پسند ہوں۔ کیونکہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر میرا کام خدا کو ناپسند ہوتا اور وہ چاہتا کہ یہ کام نہ کروں تو میں اسے نہیں کرسکتا اور یہ امر خود ان کو بھی مسلم نہیں۔ کیونکہ اگر ان کو یہ مسلم ہے تو پھر وہ مسلمانوں کو گمراہ کیوں کہتے ہیں۔ یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ وہ یہ بات محض اٹکل سے کہتے ہیں نہ کہ کسی حجت سے۔ کیا انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جس پر وہ اسے پکڑے ہوئے ہیں یہ بھی نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کے پاس اس دعویٰ پر نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ نقلی بلکہ ان کی انتہائی دلیل یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں جانتے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستہ پر پایا ہے۔ اور ہم ان کے نقش قدم پر ہدایت یافتہ ہیں سو یہ سراسر ہٹ دھری ہے اور کوئی حجت نہیں۔

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح یہ لوگ آپ سے کہتے ہیں یوں ہی ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر کہ خوش عیش لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر ان کے پیرو ہیں اس کے جواب میں اس نے کہا کہ اگر میں اس سے زیادہ مقصود حقیقی تک پہنچانے والا رستہ تمہارے پاس لایا ہوں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے تب بھی تم مانو گے یا نہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جو پیام تم کو تمہارے زعم میں دیکر بھیجا گیا ہے ہم کسی حالت میں اس کو ماننے والے نہیں۔ پس جب کہ یہاں تک نوبت پہنچ گئی تو ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ پھر دیکھو کہ ان جھٹلانے والوں کو کیسا برا انجام ہوا پس اگر یہ بھی ایسا کرتے رہے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

اور جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان سے بالکل الگ ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو بجز رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا سو چونکہ اس نے مجھے پیدا کیا ہے اس لئے وہ ہی مجھے اپنا رستہ بتلائے گا تو حق تعالیٰ نے ان کی یہ بات نہایت پسند کی اسلئے اس نے ان کی اس بات کو ان کی اولاد میں باقی رہنے والی بات قرار دیا۔ تاکہ وہ اپنے غلط مسلک سے لوٹیں گے اور ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کو مانیں گے پس یہ حق تعالیٰ کا ایک انعام تھا ان لوگوں پر۔ اور ایک ہی انعام نہیں بلکہ ان کو اور ان کے باپ دادا کو طرح طرح کے منافع سے متمتع کیا۔

یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور کھلا ہوا رسول آیا یہ سب سے بڑی نعمت تھی۔ کیونکہ وہ ان کی تمام صلاح وفلاح دنیوی واخروی کا ذریعہ تھی لیکن انہوں نے اس کی کچھ قدر نہ کی اور جبکہ ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادو ہے۔ اور ہم اس کو ماننے والے نہیں۔ اور کہا کہ اگر یہ حق تھا تو یہ قرآن ان دو بستیوں مکہ اور طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا گیا کوئی ان سے پوچھے

Marfat.com

کہ کیا خدا کی رحمت کو وہ تقسیم کرتے ہیں اور ان کو یہ حق ہے کہ وہ جس کو تجویز کریں اس کو دی جائے اور جس کو وہ تجویز نہ کریں اس کو نہ دی جائے۔ ایسا تو نہیں پھر ان کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ فلاں پر قرآن کیوں اتارا گیا۔ اور فلاں پر کیوں نہ اتارا گیا۔ الغرض ان کو اس تقسیم کا کوئی حق نہیں اور یہ حق صرف ہم کو ہے کہ ہم جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ چنانچہ ہم ہی نے ان کے درمیان ان کا سامان زندگی مال و دولت تقسیم کیا ہے۔ اور ایک کو دوسرے سے بہت اونچے چڑھا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا خدمت گار بناتا ہے اور باوجود اس کے کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ فلاں کو اتنا کیوں دیا اور فلاں کو کیوں نہ دیا۔

پس اسی طرح رسالت کے بارے میں یہ حق نہیں ہوسکتا کہ کوئی یہ کہے کہ فلاں کو کیوں دی اور فلاں کو کیوں نہ دی الغرض تقسیم کرنے والے ہم ہیں۔ نہ کہ یہ لوگ اور کسی کو ہم نے دولت دی ہے جیسے رؤسائے مکہ و طائف اور کسی کو نبوت و رسالت جیسے رسول اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پروردگار کی خاص رحمت یعنی نبوت و رسالت جو آپ کو دی گئی ہے۔ اس مال و دولت سے بہت بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کرتے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ کی نظر میں اس کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے اور نہ وہ اس کو باستثناء خاص حالات اپنے برگزیدہ بندوں کے لئے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں خاصیت ہے آدمی کو مغرور و سرکش اور خدا سے غافل بنا دینے کی۔

اور اس لئے اگر یہ نقصان نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک گروہ یعنی کافر ہو جائینگے تو ہم ان لوگوں کیلئے جو خدا کو نہیں مانتے ان کے گھروں کی چاندی کی چھتیں اور چاندی کے زینے جن پر وہ چڑھتے اور ان کے گھروں کے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر وہ بیٹھتے۔ اور ان کے علاوہ چاندی سونے وغیرہ کا دیگر سامان آرائش بنا دیتے لیکن چونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا۔ اب رہی یہ بات کہ کفار کو اس قدر دولت دینے سے تمام لوگ کافر کیوں ہو جاتے۔ سو اس کی وجہ ظاہر ہے کہ عام طور پر مال و جاہ کی محبت قلوب میں مرکوز ہے۔ سو جب لوگ دیکھتے کہ کفر میں دولت اور جاہ ملتی ہے تو عام طور پر لوگ کفر کی طرف جھک جاتے۔ چنانچہ آجکل اس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ ہو رہا ہے کہ محض تھوڑے سے نفع مالی و جاہی کے لئے لوگ اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور کوئی کھلم کھلا کفر اختیار کر رہا ہے، کوئی دعویٰ اسلام کی آڑ میں۔ حالانکہ نہ سب مسلمان مفلس ہیں اور نہ تمام کفار دولت مند۔ اور جب کہ دولت کفر میں منحصر ہو جاتی تو پھر جو کچھ ہوتا وہ ظاہر ہے۔ خیر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نبوت و رسالت آپ کیلئے مال و دولت سے بہت بہتر ہے اور ان کو جو دولت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف دنیوی زندگی کے نفع اٹھانے کی شے ہے اور آخرت میں کچھ کارآمد نہیں۔ اس لئے ان کو یہ چیزیں دیدی گئیں کیونکہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور آخرت آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کیلئے ہے جن میں آپ اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور اس لئے اس میں آپ کا حصہ بھی بہت زیادہ ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن مجید کا فہم عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

22 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 265

سورۂ زخرف آیت نمبر 36 تا 56 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ
فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْــَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَسْــَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ

Marfat.com

أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا
نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ
إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿٥٠﴾
وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ
الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ
هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ
أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ
فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا
مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جو شخص رحمان کی نصیحت سے اعراض کرتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے ہ اور وہ ان کو راہ حق سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ہ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو وہ کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی پس کیا ہی برا ساتھی تھا ہ اور جب کہ تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گی کہ تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو ہ پس کیا تم بہروں کو سناؤ گے یا تم اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور ان کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ہ پس اگر ہم تمہیں اٹھا لیں تو ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں ہ یا تمہیں دکھا دیں گے وہ چیز جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے پس ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں ہ پس تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو جو تمہارے اوپر وحی کی گئی ہے بیشک تم لوگ سیدھے راستہ پر ہو ہ اور یہ تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب تم سے پوچھ ہو

Marfat.com

گی ٥ اور جن کو ہم نے تم سے پہلے بھیجا ہے ان سے پوچھ لو کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے ٥ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تو اس نے کہا کہ میں خداوند عالم کا رسول ہوں ٥ پس جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ اس پر ہنسنے لگے ٥ اور ہم ان کو جو نشانیاں دکھاتے تھے وہ پہلی بار سے بڑھ کر ہوتی تھیں اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا تا کہ وہ رجوع کریں ٥ اور انھوں نے کہا کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر واس عہد کی بنا پر جو اس نے تم سے کیا ہے ہم ضرور راہ پر آجائیں گے ٥ پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹادیا تو انھوں نے اپنا عہد توڑ دیا ٥ اور فرعون نے اپنی قوم کے درمیان پکار کر کہا کہ اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہہ رہی ہیں ٥ کیا تم لوگ دیکھتے نہیں بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جو کہ حقیر ہے اور صاف بول نہیں سکتا پھر کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن آپڑے یا فرشتے اس کے ساتھ پرا باندھ کر آتے ٥ پس اس نے اپنی قوم کو بے عقل کر دیا پھر انھوں نے اس کی بات مان لی یہ نافرمان قسم کے لوگ تھے ٥ پھر جب انھوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ٥ پھر ہم نے ان کو ماضی کی داستان بنادیا اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ عبرت ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دیکھو ہمارا قاعدہ ہے کہ جو کوئی خدائے رحمٰن کی نصیحت سے اندھا بنتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں جس پر وہ اس کا مصاحب ہوتا ہے جو کہ ہر وقت اس کے ساتھ لگا رہتا ہے اور وہ شیطان ان لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکتے ہیں اور وہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں چنانچہ تم ابھی سن چکے ہو کہ ان مشرکین نے کہا ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے قدم پر ہدایت یافتہ ہیں اور وہ برابر اسی غلطی میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس وقت ان میں کا کوئی شخص مرکر ہمارے پاس آئے گا اس وقت اسے اپنی غلطی معلوم ہوگی اور وہ کہے گا کہ اے برے مصاحب کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق ومغرب کے برابر دوری ہوتی۔ پس ثابت ہوا کہ وہ نہایت برا مصاحب ہے۔ اور وہ تم کو آج بروز قیامت کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔ جبکہ تم دنیا میں ظلم کر چکے ہو۔ کیونکہ تم سب عذاب میں مشترک ہو اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہے پھر کوئی کسی کو کیا نفع پہنچا سکتا ہے پس یہ باتیں ضرور ایسی ہیں جن سے لوگ عبرت حاصل کریں۔ اور ہدایت اختیار کریں۔

لیکن جب لوگ اندھے اور بہرے بن جائیں اور کھلی گمراہی میں مبتلا ہوں تو آپ کیا کر سکتے ہیں کیا آپ بہروں کو سنا دیں یا اندھوں کو اور ان کو جو کھلی گمراہی میں مبتلا ہوں صحیح راستہ دکھلا دیں یہ تو آپ کے امکان میں نہیں۔ پس اب بجز تعذیب کے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ خواہ آپ کی زندگی میں ہو یا آپ کی وفات کے بعد سو اگر ہم آپ کو لیجائیں اور وفات دیدیں تب بھی ہمیں ان سے بدلہ لینا ہے۔ یا ہم آپ کو وہ عذاب دکھلا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ ہم کو ان پر پوری قدرت حاصل ہے اور وہ ہم سے بچ کر نہیں جاسکتے پس آپ ان کی فکر چھوڑ دیئے اور جو باتیں ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہیں ان کو پکڑے رہئے اور آپ ان مشرکین کے مغالطہ میں نہ آیئے کیونکہ آپ یقیناً سیدھے رستہ پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے بھی اور آپ کی قوم کیلئے بھی نصیحت ہے لہٰذا آپ بھی اس پر عمل کیجئے اور آپ کی قوم کا بھی فرض ہے کہ وہ اس پر عمل کرے اور یہ واضح ہو کہ تم سب سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی کہ تم نے اس پر عمل کیا تھا یا نہیں لہٰذا اس پر عمل کرنے میں بالکل تساہل نہ ہونا چاہیے۔

اور مزید اطمینان کیلئے آپ ان لوگوں سے دریافت کر لیجئے۔ جن کو ہم نے آپ سے پیشتر بھیجا ہے کہ ہم نے خدائے رحمٰن کے علاوہ

Marfat.com

کچھ اور معبود بھی مقرر کیے ہیں جن کی پرستش کی جائے گو وہ رسول آپ کے سامنے موجود نہیں ہیں۔ مگر ان کی کتابیں اور وہ لوگ جواب تک ان کے طریق پر ہیں آپ کو ان کی طرف سے اس کا جواب دیں گے۔ جو کہ نفی میں ہوگا۔ اس قسم کی ہدایتوں سے کسی کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے۔ کہ خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرستی کے باطل اور اسلام کے حق ہونے میں شبہ تھا۔ حاشا وکلا۔ کیونکہ بت پرستی کے حق ہونے کا شبہ تو آپ کو اس وقت بھی کبھی نہیں ہوا جبکہ آپ نبی نہ تھے۔ چہ جائیکہ بعد نبوت بلکہ ان ہدایتوں سے آپ کو کامل طور پر پختہ کرنا مقصود ہے۔ تاکہ احتمال اور وہم کے درجہ میں اور وسوسہ کے طور پر بھی آپ کا ذہن اس طرف نہ جائے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔ خیر ہم نے کہا تھا کہ ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔ پس اس کی تائید کیلئے۔ ہم آپ کو گزشتہ مجرمین کا قصہ سناتے ہیں۔

اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا۔ جس پر انہوں نے کہا کہ میں تمام جہان کے پروردگار کا پیغام رساں ہوں۔ اور ان کو وہ پیغامات سنائے پس جب کہ وہ ان کے پاس ہماری آیات لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو ان کی ہنسی کرتے ہیں۔ اس پر ہم نے ان کو سمجھانے کیلئے معجزات دکھانے شروع کئے اور جو معجزہ بھی ہم انہیں دکھاتے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور جب انہوں نے معجزات کی بھی پروا نہ کی تو ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ اس ذریعہ سے طریق باطل سے پلٹ جائیں اور اس کا ان پر یہ اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اے جادوگر تو ہمارے لئے اس طریق سے جو اس نے تجھے بتلایا ہے اپنے خدا سے دعا کر ہم ضرور راہ پر آجائیں گے اس پر موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اور ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا پس جب کہ ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو وہ لوگ وعدہ کو توڑنے والے تھے۔

اور قصہ اس کا یہ ہوا کہ فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا۔ کہ اے میری قوم کیا حکومت مصر میری نہیں ہے۔ حالانکہ یہ نہریں میرے نیچے سے بہتی ہیں ضرور ہے پس کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ مجھے چھوڑ کر ایک قلاش کی اطاعت کرتے ہو پس یہ مجھ سے بہتر نہیں ہوسکتا بلکہ میں بہتر ہوں اس سے جو کہ بالکل بے وقعت ہے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں سو اگر ایسا تھا تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ آسمان سے اتارے گئے۔ یا اس کے پاس فرشتے آپس میں ملکر کیوں نہ آئے۔ جس سے معلوم ہوتا کہ خدا کے یہاں اس کی عزت ہے اور وہ اس قابل ہے کہ اس کو رسول بنایا جائے۔

بس اس تدبیر سے اس نے اپنی قوم کو مغالطہ میں ڈال دیا۔ جس پر انہوں نے اس کا کہنا مانا۔ اور اپنا عہد توڑ دیا۔ کیونکہ وہ بدکار لوگ تھے اور اس لئے ان کو نہ اپنے عہد کا پاس ہوا اور نہ حق سے انحراف کا پس جب کہ انہوں نے ہمیں بہت ہی غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ چنانچہ ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔ بس ہم نے ان کو پچھلوں کے سلف اور حجت بنا دیا تاکہ وہ ان کی حالت کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں دین اسلام کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

23/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 266

سورۂ زخرف آیت نمبر 57 تا 67 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ
عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

Marfat.com

اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب ابن مریم کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس پر چلا اٹھے ٥ اور انھوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ یہ مثال وہ تم سے صرف جھگڑنے کے لئے بیان کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہیں ٥ عیسیٰ تو بس ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے فضل فرمایا اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک مثال بنا دیا ٥ اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے اندر سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں ٥ اور بیشک عیسیٰ قیامت کا ایک نشان ہیں تو تم اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے ٥ اور شیطان تمہیں اس سے روکنے نہ پائے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ٥ اور جب عیسیٰ کھلی نشانیوں کے ساتھ آیا اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور تا کہ میں تم پر واضح کر دوں بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ٥ بیشک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی تو تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے ٥ پھر گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا پس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے ظلم کیا ایک دردناک دن کے عذاب سے ٥ یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو ٥ تمام دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے بجز ڈرنے والوں کے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ بن مریم کی حالت بیان کی گئی جن کو نصاریٰ گمراہی سے خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ان کی پرستش کرتے ہیں تو دفعۃً آپ کی قوم اس سے چیخ اٹھتی ہے اور کہتی ہے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ جو کہ نصاریٰ کا معبود ہے ظاہر ہے کہ ہمارے معبود اس سے بہتر ہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بشر ہیں۔ ہمارے معبود فرشتے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ہمارے معبودوں کی توہین کی جائے اور دوسروں کے معبودوں کی عزت کی جائے اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہ بات انہوں نے تم سے محض ناحق حجت کے طور پر کہی ہے اور کچھ یہ بھی نہیں بلکہ وہ خصوصیت پیشہ لوگ ہیں جو کہ فضول حجتیں کیا کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر معبود ہونے کی حیثیت سے کیا گیا۔ اور نہ وہ معبود ہیں بلکہ وہ صرف ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے انعام کیا تھا اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کیلئے ایک حجت بنایا تھا تا کہ وہ ان کو خرق عادت کے طور پر پیدا شدہ دیکھ کر اور ان کو خدا کے نزدیک معظم سمجھ کر ان کی پیروی کریں۔ اور بے باپ کے پیدا ہونے سے وہ خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتے اور گو

Marfat.com

وہ بے باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی آدمی تھے۔ ہم میں تو یہ قدرت ہے کہ اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں پھر کیا اس سے وہ خدا سے اور خدا کے بیٹے ہو جائیں گے حاشا وکلا یہ محض ایک غلط خیال ہے۔

اور وہ قیامت کا ذریعہ علم بھی ہیں کیونکہ ان کی پیدائش غور سے دیکھنے کے بعد وہ استبعاد دور ہو جاتا ہے۔ جو لوگوں کو قیامت کے متعلق ہے کہ خدا مردوں کو کیسے پیدا کرے گا۔ اور وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو باپ کے بغیر بچہ پیدا کر سکتا ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے پس تم اس قیامت میں شک نہ کرو۔ اور میرا کہنا مانو یہ سیدھا رستہ ہے پس تم اس پر چلو اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اس سے روک دے۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اور خود عیسیٰ علیہ السلام توحید کے قائل تھے۔ اور لوگوں کو اسی کی دعوت دیتے تھے۔ چنانچہ جس وقت عیسیٰ علیہ السلام واضح اور صاف باتیں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس واقعی باتوں کا علم لے کر اور اس غرض سے آیا ہوں کہ تمہارے لئے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے بیان کر دوں۔ پس تم خدا سے ڈرنا اور میری تکذیب نہ کرنا اور میری اطاعت کرنا پہلی بات جو میں تم سے کہتا ہوں ”یہ ہے کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس تم اس کی پرستش کرو۔ یہ سیدھا رستہ ہے۔ یہ بیان تھا خود عیسیٰ کا جس میں انہوں نے خدا کی معبودیت اور اپنی عبدیت کا صاف اقرار کیا ہے۔

سو بجائے اس کے کہ لوگ ان کی تعلیم پر کار بند ہوتے جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا چنانچہ کسی نے صاف تکذیب کی جیسے یہود۔ اور کسی نے ذرا پردہ کے ساتھ جیسے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں پس بڑی خرابی ہے ان ظالموں کیلئے جنہوں نے ایسی صاف اور سچی بات کو جھٹلایا ایک سخت تکلیف وہ دن کے عذاب کی جہت سے یہ لوگ قبول حق کیلئے اور کسی چیز کے منتظر نہیں بجز قیامت کے کہ وہ ان کے پاس ایسی حالت میں اچانک آجائے کہ انہیں اس کا احساس بھی نہ ہو خیر کچھ مضائقہ نہیں وہ دن بھی آنے ہی والا ہے۔

وہ دن اس قدر خطرناک ہوگا کہ اس روز دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ علاوہ پرہیزگاروں کے کہ وہ آپس میں دوست ہوں گے۔

یعنی دنیا میں اگر تعلق اللہ رب العزت کی وجہ سے قائم کیا ہوگا۔ تو وہ دوستی آخرت میں بھی کام دے گی۔ اور وہ تعلقات جن پر دنیا میں ناز تھا وہ آخرت میں دشمنی میں بدل جائیں گے۔ اللہ رب العزت آخرت میں ہمیں رسوائی سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

24/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 267

سورۂ زخرف آیت نمبر 68 تا 89 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا
مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا
هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ط قَالَ اِنَّكُمْ
مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

Marfat.com

نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا
یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی
الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾
وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ
عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتاہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے میرے بندو آج تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے ٥ جو لوگ ایمان لائے اور فرماں بردار رہے ٥ جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں تم خوش کئے جاؤ گے ان کے سامنے سونے کی رکابیاں اور پیالے پیش کئے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ہوں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کی لذت ہوگی اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے ٥ اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنادئے گئے اس کی وجہ سے جو تم کرتے تھے ٥ تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ٥ بیشک مجرم لوگ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہینگے ٥ وہ ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ٥ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے ٥ اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا رب ہمارا خاتمہ ہی کردے فرشتہ کہے گا تمہیں اسی طرح پڑے رہنا ہے ٥ ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے مگر تم میں سے اکثر حق سے بیزار رہے ٥ کیا انھوں نے کوئی بات ٹھہرالی ہے تو ہم بھی ایک بات ٹھہرالیں گے ٥ کیا ان کا گمان ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سن رہے ہیں ہاں اور ہمارے بھیجے ہوئے

Marfat.com

ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں ٥ کہو کہ اگر رحمٰن کے کوئی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوں ٥ آسمانوں اور زمین کا خداوند عرش کا مالک وہ ان باتوں سے پاک ہے جس کو لوگ بیان کرتے ہیں ٥ پس ان کو چھوڑ دو کہ وہ بحث کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ وہ اس دن سے دوچار ہوں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ٥ اور وہی ہے جو آسمان میں خداوند ہے اور وہی زمین میں خداوند ہے اور وہ حکمت والا علم والا ہے ٥ اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس قیامت کی خبر ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ٥ اور اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے مگر وہ برحق کی گواہی دیں گے اور وہ جانتے ہوں گے ٥ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں بھٹک جاتے ہیں ٥ اور اس کو رسول کے اس کہنے کی خبر ہے کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ٥ پس ان سے درگزر کرو اور کہو کہ سلام ہے تمہیں عنقریب ان کا معلوم ہو جائیگا ٥

تشریح: اللہ رب العزت ان پرہیز گاروں سے فرمائیں گے اے میرے بندو! نہ آج تم پر کوئی خطرہ ہے۔ اور نہ تم غمگین ہو گے پس تم بے فکر رہو۔ یہ وہ ہیں جو ہماری آیتوں کو مانتے اور فرمانبردار تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم اور تمہاری بیویاں جو تمہارے طریق پر تھیں خوش خوش جنت میں جاؤ۔ وہاں تمہارے پاس سونے کی رکابیاں اور آبخورے لائے جائیں گے۔ اور ان میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی خواہش رکھتے اور جن سے آنکھیں مزہ لیتی ہیں۔ اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہ ہے وہ جنت جس کی تم ان کاموں کی بدولت جو تم کرتے رہے ہو مالک بنائے گئے اب تم دیکھو کہ وہ کیسی چین کی جگہ ہے اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے۔

یہ حالت تو متقین کی تھی۔ اب ذرا مجرمین کی حالت بھی سن لو وہ یہ ہے کہ جرائم پیشہ لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے وہ عذاب ان سے ایک دم کو نہ روکا جائے گا اور وہ اس میں بالکل ناامید ہوں گے اور کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ کیونکہ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا کیونکہ ہم نے ان کو نتائج اچھی طرح سمجھا دیئے تھے ہاں وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے کہ ان افعال سے باز نہ آتے تھے اور جو ان کو ان کے نتائج بد سے آگاہ کرتا اس کے دشمن ہوتے تھے اور وہ کہیں گے کہ اے مالک یہ لقب ہے داروغہ دوزخ کا تیرا رب ہمیں موت ہی دیدے۔ اس کے جواب میں وہ کہے گا کہ تم کو اسی میں رہنا ہوگا۔ اور موت نہیں دی جاسکتی۔ یہ حالت تھی اہل دوزخ کی ہم نے تم سے بالکل سچی بات کہہ دی ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ تم میں سے بہت کو سچ سے سخت نفرت ہے اور اس کو قبول کرنا تو درکنار وہ اسے سننا بھی پسند نہیں کرتے ہاں تو کیا انہوں نے کوئی بات پکی کر لی ہے ضرور کی ہے سو کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم بھی بات پکی کرنے والے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے راز اور ان کی خفیہ گفتگو کو نہیں سنتے۔ کیوں نہیں ہم ضرور سنتے ہیں اور صرف سنتے ہی نہیں بلکہ ہمارے فرستادے یعنی فرشتے جو کتابت اعمال کیلئے بھیجے گئے ہیں ان کے پاس لکھ رہے ہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کے اولاد ہوتو سب سے پہلا پرستش کرنے والا میں ہوں لیکن کوئی ثابت بھی تو کرے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ قیامت تک کوئی اس جھوٹی بات کو ثابت نہیں کر سکتا۔ الغرض پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار جو کہ مالک تخت شاہی ہے۔ اس بات سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اس کے اولاد ہے پس آپ

Marfat.com

ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ وہ فضول باتوں میں مصروف اور لایعنی کاموں میں مشغول رہیں۔ تا آنکہ انہیں اس دن کا سامنا ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور وہ عذاب میں گرفتار ہوں۔

اور وہ خدا وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی یعنی آسمان والے بھی اسی کی پرستش کرتے ہیں اور زمین والے بھی اور وہ بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ اور بہت بڑی شان ہے اس کی جس کو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کی بادشاہت حاصل ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے بس اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں کو چاہیے کہ شرک سے باز آئیں اور خدا سے ڈریں اور جن کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں جو سچی بات کا اقرار کرتے اور اس کا علم رکھتے ہیں جیسے انبیاء وصلحاء مومنین۔ وہ بیشک خدا کے حکم سے سفارش کر سکتے ہیں۔

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو جن کی تم پرستش کرتے ہو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور یہ ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ وہ اس اقرار کے بعد کہاں پھرے جاتے ہیں اور اس کے مقتضی پر کیوں نہیں عمل کرتے۔ کیونکہ جب ان کو اقرار ہے کہ وہ خدا کی مخلوق ہیں اور خدا ان کا خالق ہے تو یہ صریح اقرار ہے اس کا کہ وہ قابل پرستش نہیں ہیں پھر وہ ان کی پرستش کیوں کرتے ہیں قسم ہے اس رسول کے یارب کہنے کی کہ یہ ہٹ دھرم جو کہ موجبات توحید کو تسلیم کر کے توحید سے انکار کرتے ہیں وہ لوگ ہیں جو کہ ایمان نہ لائیں گے۔ پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے اعراض کیجئے اور فرمایئے کہ بس سلام ہے تمہیں کہ ایک بات کا خود اقرار کر کے بھی اس کو نہیں مانتے سو عنقریب انہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

آج کے درس میں جنت اور دوزخ کے حالات بڑی وضاحت سے بتائے گئے ہیں۔ جنت میں جہاں بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی وہاں وہ بیویاں جو دنیا میں نکاح میں آئیں تھیں اور وہ بھی نیک ہوئیں اور انہوں نے بھی جنت میں جانا ہوا تو وہ ان شوہروں کے ساتھ جو دنیا میں ان کے نکاح میں تھے ہمراہ جائیں گی۔ یہ بھی تحفہ اللہ رب العزت لوگوں کو عطا کریں گے۔

مالک کائنات ایسے لوگوں کو فرمائیں گے۔ کہ آج تمہیں کسی قسم کا نہ دکھ ہوگا، اور نہ غم ہوگا۔ تم نے میری خاطر دنیا میں جتنے بھی دکھ برداشت کئے تھے۔ اب تم پر کوئی دکھ نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی تمہیں کسی قسم کا رنج پہنچے گا۔ بلکہ تم پر خاص مہربانی ہوگی اپنے رب کی طرف سے اور ایسی مہربانی تمہیں کبھی بھی نصیب نہیں ہوئی ہوگی۔ آج اللہ رب العزت نے وہ سارے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ جو دنیا میں تم سے کئے تھے۔ اور آج ہر قسم کے ثمرات تمہیں دیئے جائیں گے۔ اور بالآخر جنتی لوگ کہیں گے۔ اے اللہ تیرا شکر ہے۔ تمہاری ہر نعمت بے مثل ہے اور ایسی نعمتیں ہم نے دنیا میں دیکھی تک نہیں۔ اے اللہ ہمیں وہ نعمتیں نصیب ضرور کرنا۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الدخان

سورۃ الدخان مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 59 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 349 اور حروف کی تعداد 1495 ہے اس کا نام آیت نمبر 10 میں ہے اس کا معنٰی دھواں ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 44 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 64 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 59:۔ اس میں مبارک رات کا تذکرہ ہے بعض کے نزدیک برأت کی رات ہے اور بعض نے اسے لیلۃ القدر کہا ہے قیامت کی تصویر کشی کی گئی ہے قوم فرعون کی گمراہی اور ان کا حشر کا ذکر روز مرہ کی چیزوں کا، لباس کھانے کا ذکر ہے۔ جنتیوں کے لباس حریر، سندس، حوروں کا ذکر، جنت میں موت نہیں آئے گی۔ منکرین کی معذرت قبول نہیں کی جائیگی، توبہ صرف دنیا میں ہے۔ بنی اسرائیل اور فرعون کا تذکرہ، مومنوں کے اجر کا ذکر، کافروں کی سزا کا ذکر۔

Marfat.com

25/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 268

سورۂ دخان آیت نمبر 1 تا 29 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ
يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾
اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

Marfat.com

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾
وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ
بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾
فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ
مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا
مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا
فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ० قسم ہے اس واضح کتاب کی ० ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے بیشک ہم آگاہ کرنے والے تھے ० اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ طے کیا جاتا ہے ० ہمارے حکم سے بیشک ہم تھے بھیجنے والے ० تیرے رب کی رحمت سے وہی سننے والا ہے جاننے والا ہے ० آسمانوں اور زمین کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو ० اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تمہارا بھی رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب بلکہ وہ شک میں کھیل رہے ہیں ० پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان ایک کھلے ہوئے دھوئیں کے ساتھ ظاہر ہوگا ० وہ لوگوں کو گھیر لے گا یہ ایک دردناک عذاب ہے ० اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں ० ان کے لیے نصیحت کہاں اور ان کے پاس رسول آچکا تھا کھول کر سنانے والا ० پھر انھوں نے اس سے پیٹھ پھیری اور کہا کہ یہ تو ایک سکھایا ہوا دیوانہ ہے ० ہم کچھ وقت کے لئے عذاب کو ہٹا دیں تم پھر اپنی اسی حالت پر آجاؤ گے ० جس دن ہم پکڑیں گے بڑی پکڑ اس دن ہم پورا بدلہ لیں گے ० اور ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا ० کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو میں تمہارے لئے ایک معتبر رسول ہوں ० اور یہ کہ اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے ایک واضح دلیل پیش کرتا ہوں ० اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ० اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ رہو ० پس موسیٰ نے اپنے رب

Marfat.com

کو پکارا کہ یہ لوگ مجرم ہیں ٥ تو اب تم میرے بندوں کو رات ہی رات مین لے کر چلے جاؤ تمہارا پیچھا کیا جائیگا ٥ اور تم دریا کو تھما ہوا چھوڑ دوان کا لشکر ڈوبنے والا ہے ٥ انھوں نے کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات ٥ اور آرام کے سامان جن مین وہ خوش رہتے تھے سب چھوڑ دئے ٥ اسی طرح ہوا اور ہم نے دوسری قوم کو ان کا مالک بنا دیا ٥ پس نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو مہلت دی گئی ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس واضح کتاب کی قسم یہ کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ ہم نے اسے ایک برکت والی رات میں اتارا ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں کو ان کے افعال کے نتائج بد سے ڈرانے والے تھے اس برکت والی رات میں جس میں ہر حکمت والا کام جس کا وجود اس سال میں مطلوب ہوتا ہے دوسرے کاموں سے جدا کیا جاتا اور چھانٹا جاتا ہے اور اتارا ہے ایسے حکم سے جو ہمارے یہاں سے صادر ہوا تھا کیونکہ ہم رسول بھیجنے والے تھے اور اتارا ہے آپ کے رب کی رحمت سے کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے پس اس نے اپنے بندوں کے اقوال وافعال ناشائستہ کو سنا اور جانا جس سے اس کی رحمت مقتضی ہوئی اس کو کہ یہ قرآن نازل کیا جائے تاکہ لوگوں کو اپنے افعال کی برائی کا علم ہو اور وہ ان سے بچیں۔ اور اس رب کی رحمت سے جو کہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا بشرطیکہ تم اس کی الوہیت کا یقین کرو۔

اس کی شان یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اس کے وہ جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی اور اس لئے اس کی اطاعت تم پر بھی واجب ہے اور تمہارے باپ دادا پر بھی تھی یہ بالکل سچی بات ہے جس پر ان کو یقین لانا چاہیے۔ مگر افسوس کہ وہ یقین نہیں کرتے بلکہ وہ شک میں کھیل رہے ہیں۔

سوائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں کھیلنے دیں اور اس دن کے منتظر رہیں جس روز آسمان کھلا دھواں ان کے پاس لائے گا جو کہ ان تمام لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ایک نہایت تکلیف دہ عذاب ہے چنانچہ یہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہم سے اس عذاب کو دور کر دیجئے ہم یقیناً ایمان لانے والے ہیں یہ لوگ ایمان کا ضرور وعدہ کریں گے مگر انہیں قبول نصیحت کہاں نصیب، حالانکہ ان کے پاس ایک کھلا ہوا رسول آیا لیکن انہوں نے پھر بھی اس کی طرف پیٹھ پھیری اور کہا کہ یہ کسی کا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے پس جب کہ اتنی بڑی حجت کو بھی انہوں نے رد کر دیا تو عذاب دخان پر یہ کیا ایمان لائیں گے۔ خیر اتمام حجت کیلئے ہم عذاب کو چند روز دور کر دیں گے مگر ساتھ ہی یہ بھی جتلائے دیتے ہیں کہ تم پھر کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے اور یہ بھی جتلائے دیتے ہیں کہ بڑی گرفت کے دن ہم اس بدعہدی کا بدلہ لیں گے اور اس کو محض دھمکی نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ ایسے قصے پیشتر ہو چکے ہیں۔

چنانچہ ہم نے ان سے پیشتر فرعون کی قوم کو اس کے سوء اختیار کے سبب گمراہ کیا چنانچہ انہوں نے بنی اسرائیل پر بہت مظالم کئے اور اس کے علاوہ اور بھی بیہودگیاں کیں اور اس وجہ سے ان کے پاس ایک معزز رسول موسیٰ علیہ السلام یہ پیغام لے کر آیا کہ تم اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کر دو میں تمہارے لئے خدا کا ایک امانت دار پیغام رساں ہو کر آیا ہوں اور اس لئے جو میں کہتا ہوں وہ میرا اپنا خیال نہیں ہے بلکہ وہ بے کم وکاست خدا کا پیغام ہے۔ خیر ایک پیغام جو تم سن چکے اور دوسرا یہ کہ تم خدا کے مقابلہ میں بڑے نہ بنو بلکہ اس کے احکام کو بندگانہ قبول کرو۔ اور یہ میرا محض دعوی ہی نہیں بلکہ میں تمہارے پاس اس کی کھلی حجت لاؤں گا چنانچہ انہوں نے معجزہ عصا وید بیضا وغیرہ پیش کئے۔ مگر انہوں نے ان کو نہ مانا اور ان کے قتل کے درپے ہوئے۔ اور جبکہ انہوں نے ان کے قتل کی

Marfat.com

تجویز کی اور اس کا طریق سنگساری تجویز کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم میری بات کی تصدیق نہ کرو تو مجھ سے الگ ہی رہو قتل کی تجویزیں تو نہ کرو کہ اس سے تمہارا جرم اور سنگین ہوگا۔
لیکن انہوں نے کوئی بات بھی نہ مانی اب اس رسول نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ جرائم پیشہ لوگ ہیں کسی طرح نہیں مانتے۔ ان کو غارت ہی کردیجئے۔ اس پر حکم ہوا کہ تمہاری درخواست منظور ہوگئی۔ لیکن ابھی ذرا دیر ہے۔ پس جبکہ سزا کا وقت آیا تو حکم ہوا۔ کہ اچھا تم میرے بندوں کو لے کر رات کے وقت چل دو کیونکہ فرعون کی طرف سے تمہارا تعاقب کیا جائے گا اور جب موسیٰ مع اپنی قوم کے دریا سے گزر گئے تو حکم ہوا کہ سمندر کو اسی طرح ٹھہرا ہوا اور غیر متغیر چھوڑ دو کیونکہ وہ ایسا لشکر ہیں جس کو ڈبویا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سب کو ڈبو دیا گیا۔ چنانچہ وہ کتنے ہی باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ جگہیں اور دیگر سامان عیش جس میں وہ مزہ اڑاتے تھے چھوڑ گئے الغرض یوں ہی ہوا اور یہ بھی کہ ہم نے ان چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک کردیا۔ خلاصہ یہ کہ ان کی موت ایسی ہوئی کہ نہ ان پر آسمان وزمین روئے اور نہ ان کو مہلت دی گئی یہ تو قوم فرعون کی بغاوت اور سرکشی کا نتیجہ تھا۔
لیلۃ مبارکہ کا مطلب شب براءت ہے۔ اور اس رات کو اللہ رب العزت کی طرف سے ہر شخص کے نامہ اعمال میں سال بھر کے لئے کمی بیشی کی جاتی ہے۔ بڑے لوگ موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ اور کئی لوگ نئی زندگی پائیں گے۔ بے شمار کو نفع حاصل ہوگا۔ اور بے شمار نقصان اٹھانے والے ہوجائیں گے۔ اس رات کو عبادت افضل درجہ رکھتی ہے۔ اس رات کی خاص عبارت صلوٰۃ الخیر ہے۔ جو کہ ۱۰ رکعت نماز پر مشتمل ہے ہر رکعت میں ۱۰ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح ۱۰۰ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی جائے گی۔ ہمارا معمول ہے باجماعت اس نماز کی ادائیگی کرانا۔ اللہ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

26/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 269

سورۂ دخان آیت نمبر 30 تا 42 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾
وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ
مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾
اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت والے عذاب سے نجات دی ٥ یعنی فرعون سے بیشک وہ سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا ٥ اور ہم نے ان کو اپنے علم کی رو سے دنیا والوں پر ترجیح دی ٥ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں کھلا ہوا انعام تھا ٥ یہ لوگ کہتے ہیں ٥ بس یہی ہمارا پہلا مرنا ہے اور ہم پھر اٹھائے نہیں جائیں گے ٥ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ ہمارے باپ دادا کو ٥ کیا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا بیشک وہ نافرماں تھے ٥ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا ٥ ان کو ہم نے حق کے ساتھ بنایا ہے لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ٥ بیشک فیصلہ کا دن ان سب کا طے شدہ وقت ہے ٥ جس دن کوئی رشتہ دار کے کام نہیں آئے گا اور نہ ان کی کچھ حمایت کی جائے گی ٥ ہاں مگر وہ جس پر اللہ رحم فرمائے بیشک وہ زبردست ہے رحمت والا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بنی اسرائیل کو جوان کی اطاعت کا ثمرہ حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلیل کرنے والے عذاب سے نجات دی۔ جو کہ فرعون کی جانب سے تھا کیونکہ وہ بے اعتدال پیشہ لوگوں میں ایک بڑا شخص تھا۔ کیونکہ بادشاہ تھا اور اپنی بادشاہی اور بے اعتدالی کی وجہ سے ان کو بہت سخت تکلیف دیا کرتا تھا اور ہم نے ان کو اس قابل جان کر اس زمانہ کے تمام لوگوں کے مقابلہ میں ان کو پسند کیا اور ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں ان کا کھلا ہوا امتحان تھا یہ بیان ہے ثمرہ اطاعت۔ پس ان دونوں مضمون سے مشرکین کو سمجھنا چاہیے کہ اگر وہ بغاوت اور سرکشی کریں گے تو ان کو سزا دی جائے گی جیسے فرعونیوں کو دی گئی۔ اور اگر وہ اطاعت کریں گے تو ان کو یوں نعمت دی جائے گی جیسے بنی اسرائیل کو دی گئی۔

یہ مشرک لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف ہماری پہلی اور دنیاوی موت ہی ہے اور اس کے بعد حیات نہیں اس لئے ہم کو مرنے کے بعد زندہ نہ کیا جائے گا سو اگر تم اپنے اس بیان میں سچے ہو کہ موت کے بعد حیات ممکن ہے تو ہمارے باپ دادا کو ہمارے پاس لے آؤ مگر یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے۔ کسی امر کے ممکن ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس وقت وہ اس کا نمونہ دیکھنا چاہیں تو اس وقت وہ نمونہ ان کو ضرور دکھلا دیا جائے۔ مثلاً اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نہیں تسلیم کرتے کہ خدا کسی کو مار سکتا ہے۔ لیکن اگر درحقیقت وہ مار سکتا ہے تو اس وقت فلاں شخص کو مار کے دکھلا دے۔ تو خدا پر لازم نہیں ہے کہ وہ اسی وقت اس کو مار دے۔ پس جب کہ وہ اس قدر ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں تو وہ ہم کو بتلا دیں کہ کیا وہ بڑھ کر ہیں یا تبع حمیری شاہ یمن کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے جیسے قوم فرعون، عاد و ثمود وغیرہ۔ اس کا جواب یہ ہی ہے کہ قوم تبع وغیرہ ان سے بڑھ کر تھے۔ پس جب کہ واقعہ یہ ہے تو اب ان کو جاننا چاہیے کہ ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں کیونکہ وہ جرائم پیشہ تھے اور اسی قسم کی ہٹ دھرمیاں کیا کرتے تھے۔ اور جب ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے کہیں بڑھ کر تھے تو ان کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ پس ان کو ایسی ہٹ دھرمیوں سے باز آنا چاہیے۔

اور ان کو سمجھنا چاہیے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کو یوں نہیں پیدا کیا کہ ہم کو صرف کھیل اور تماشا مقصود ہو۔ ہم نے ان کو صرف غرض صحیح کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور وہ غرض صحیح اطاعت ہے۔ اور دوسرے اغراض اس کے تابع ہیں۔

Marfat.com

اور جبکہ مخلوق کے پیدا کرنے سے اصلی غرض اطاعت ہے تو اس کا نتیجہ جزا وسزا ضروری ہے۔ اور اس کا طریق ہم نے احیاء بعد الموت قرار دیا ہے۔ اس لئے قیامت کا وجود ضروری ہے یہ تو واقعہ ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان چیزوں کو محض بے نتیجہ پیدا کیا ہے۔ خیر وہ ایسا سمجھیں۔

عام فیصلہ کا دن قیامت ان سب کی سزا کا وقت ہے جس روز کہ ایک دوست دوسرے دوست کے کام نہ آئے گا۔ اور ان کی ذرا مدد نہ کی جائے گی۔ بجز ان کے جن پر ان کے ایمان اور اطاعت کی وجہ سے خدا رحم کرے کہ وہ ایک دوسرے کے کام بھی آسکتے ہیں اور آپس میں بذریعہ شفاعت کے مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور خدا بھی ان کی مدد کرے گا۔ کیونکہ وہ بڑا زبردست اور نہایت رحم والا ہے اس لئے وہ رحم پر قدرت بھی رکھتا ہے اور رحم کرے گا بھی۔

اس سے قبل یہ فرمایا گیا کہ ہم نے دنیا کی زندگی کو کھیل تماشہ نہیں بنایا۔ آج کے درس میں بیان کیا جارہا ہے۔ کہ زمین وآسمان اور اس کے درمیان کا حصہ کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا گیا۔ بلکہ ان کی پیدائش میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ زمین میں عبرت کے لئے بے شمار نشانیاں ہیں۔ اور آسمان کو بھی غور سے دیکھو تو تمہیں خدا کی کاریگری نظر آئے گی۔ ہواؤں اور فضاؤں کو دیکھنے سے بھی اس کی قدرت کا ظہور ہوتا نظر آئے گا۔ یہی اس کی شان ہے۔ بس انسان کا کام ہے غور وفکر کرنا۔ اللہ سے دعا ہے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

27/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 270

سورۂ دخان آیت نمبر 43 تا 59 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ
الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ
رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ
هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا
بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ
الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾
فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

زقوم کا درخت گنہ گار کا کھانا ہوگا ہ تیل کی تلچھٹ جیسا وہ پیٹ میں کھولے گا ہ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے اس کو پکڑو اور اس کو گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ تک لے جاؤ ہ پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب اُنڈیل دو ہ چکھو اس کو تو بڑا معزز مکرم ہے ہ یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کرتے تھے ہ بیشک خدا سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے ہ باغوں اور چشموں میں ہ باریک ریشم اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ہ یہ بات اسی طرح ہے اور ہم ان سے بیاہ دیں گے حوریں بڑی بڑی آنکھ والی ہ وہ اس میں طلب کریں گے ہر قسم کے میوے نہایت اطمینان سے ہ وہ وہاں موت کو نہ چکھیں گے مگر وہ موت جو پہلے آ چکی ہے اور اللہ نے ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیا ہ یہ تیرے رب کے فضل سے ہوگا یہی ہے بڑی کامیابی ہ پس ہم نے اس کتاب کو تمہاری زبان میں آسان بنادیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں ہ پس تم بھی انتظار کرو وہ بھی انتظار کرتے ہیں ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قیامت کے دن زقوم کا درخت گنہگار شخص کا کھانا ہے جو کہ گلے ہوئے تانبے کی مانند ہے وہ ان کے پیٹوں میں یوں جوش کھائے گا جیسے نہایت تیز گرم پانی جوش کھاتا ہے نیز اس کی بابت حکم ہوگا کہ اسے پکڑو۔ اور اسے آتش سوزاں کے بیچ میں دھکیلو پھر اسی پر اکتفا نہ کرو۔ بلکہ اس کے سر پر تیز گرم پانی کا عذاب ڈالو۔ اور کہو کہ لے اب اس عذاب کا مزہ چکھ کیونکہ واقعی تو بہت زبردست اور بڑا معزز ہے۔ جو کہ اپنی قوت اور عزت کے سبب حق تعالیٰ کی اطاعت کو عار سمجھتا تھا۔ دیکھا بھی اس قوت وعزت کا نتیجہ یہ وہ ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے اب بھی یقین آیا۔ یا اب جھوٹ ہی بتاؤ گے یہ تو نافرمانوں کا حشر ہوگا۔

اور برخلاف اس کے پرہیزگار ایک مامون جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں میں اور چشموں میں۔ نیز وہ باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے اور وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اور یہ بھی کہ ہم ان کی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے نیز وہ اس میں بے خطر ہوکر ہر قسم کے میوے لگائیں گے نیز وہ اس میں موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ بجز پہلی موت کے مزہ کے جو وہ دنیا میں چکھ چکے ہیں۔ اور حق تعالیٰ ان کو آتش سوزاں کے عذاب سے بچائیگا اور یہ سب کچھ آپ کے رب کی مہربانی سے ہوگا یہ بہت بڑی کامیابی ہے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں سو چونکہ اس کا حصول موقوف ہے عمل بالقرآن پر۔ اور وہ موقوف ہے اس کے سمجھنے پر اس لئے ہم نے قرآن آپ کی زبان میں آسان رکھا ہے تاکہ یہ لوگ جو کہ ان کے ہمزبان ہیں نصیحت حاصل کریں لیکن وہ اس سے بجائے نصیحت حاصل کرنے کے اور بھی زیادہ سرکشی کرتے ہیں پس آپ نتیجہ کے منتظر رہئے کیونکہ وہ حالاً اس کے منتظر ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الجاثیہ

سورۃ الجاثیہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 37 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 492 اور حروف کی تعداد 2131 ہے اس کا نام آیت نمبر 28 میں ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 45 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 65 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 37: جو لوگ روز حساب یا قیامت کے متعلق شک کرتے ہیں شاید حساب نہ ہو، مرنے کے بعد زندہ ہونے کا تذکرہ۔ وہ زندگی کیسی ہوگی جب بندہ مر جائیگا تو پھر زندہ کیسے ہوگا۔ لوگ مختلف انداز سے مر چکے ہیں کروڑوں لوگ مر چکے ہیں انہیں زندگی کیسے ملے گی وغیرہ۔ وہ لوگ دوزخ میں جائیں گے جنہوں نے قرآنی آیات کو مذاق بنا رکھا تھا۔ کوئی شخص قرآن مجید کی سمجھ رکھتا ہے تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ زمین وآسمان کی تسخیر کا ذکر۔ بصیرت کا ذکر۔ زمین وآسمان کی خلقت کا ذکر۔ مشرکین اپنے آباؤ اجداد کے دین کے پیروکار ہوتے ہیں اس کی نفی کی گئی ہے خواہشات کو معبود بنانے والے کا حشر اہل دوزخ کا ذکر کیا گیا ہے قرآن مجید میں غور وفکر کی دعوت ہے۔

Marfat.com

28/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 271

سورہ جاثیہ آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾
يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ط
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ ط مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾

Marfat.com

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حم o یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے o بیشک آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے o اور تمہارے بنانے میں اور ان حیوانات میں جو اس نے زمین میں پھیلا رکھے ہیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں o اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس رزق مین جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کو زندہ کر دیا اس کے مرجانے کے بعد اور ہواؤں کی گردش میں بھی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں o یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کو ہم حق کے ساتھ تمھیں سنا رہے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے o خرابی ہے ہر شخص کے لئے جو جھوٹا ہو o جو خدا کی آیتوں کو سنتا ہے جب کہ وہ اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں پھر وہ تکبر کے ساتھ اُڑا رہتا ہے گویا اس نے ان سنا ہی نہیں پس تم اس کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو o اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی چیز کی خبر پاتا ہے تو وہ اس کی مذاق بنا لیتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انھوں نے کمایا وہ ان کے کچھ کام آنے والا نہیں اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز بنایا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے o یہ ہدایت ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سختی کا دردناک عذاب ہے o

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کتاب کی تنزیل اس خدا کی جانب سے جو کہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس میں شک وشبہ نہ کریں اور اس کے مضامین کو غور سے سن کر اس پر عمل کریں۔

اب رہی یہ بات کہ خدا عزیز وحکیم ہے جس کا اس مضمون میں دعوی کیا گیا ہے۔ سو اس کا بیان یہ ہے کہ آسمان وزمین میں اس دعوی پر ان لوگوں کیلئے بہت سے دلائل ہیں۔ جو مانیں اور جو نہ مانیں ان کا کچھ علاج نہیں اور اسی طرح خود تمہاری پیدائش میں اور جو چلنے والے زمین اور آسمان میں وہ پھیلاتا ہے جیسے فرشتے، جن، جانوران کی پیدائش میں بھی ان لوگوں کیلئے جو یقین کریں بہت سے دلائل ہیں اور رات دن کے آنے جانے میں اور جو روزی اللہ نے آسمان سے اتاری جس پر اس نے اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ یعنی اس کی بے آبادی کے بعد ہرا ابھرا کیا اس میں اور ہواؤں کو گردش دینے میں ان سب میں بھی ان لوگوں کیلئے جو سمجھیں بہت سے دلائل ہیں کیونکہ یہ تمام چیزیں ایسے افعال اور حکمتوں پر مشتمل ہیں جو نہایت بلند آواز سے ان کے صانع کی قوت اور حکمت پر گواہی دیتی ہیں۔ اے رسول یہ خدا کے بیان کئے ہوئے دلائل ہیں جن کو ہم آپ کے سامنے صحیح پڑھ رہے ہیں اور جن میں غلطی کا شبہ بھی نہیں ہوسکتا پس جب کہ یہ مشرکین ان کو مانتے نہیں تو وہ خدا اور ان کے دلائل کے بعد کس بات کو مانیں گے اور وہ کونسی بات ہے جو ان سے بڑھ کر ہو۔

بڑی خرابی ہے ہر ایسے نہایت جھوٹے اور سخت گنہگار کیلئے جو خدا کی آیتوں کو اپنے سامنے پڑھے جاتے سنتا ہو۔ پھر بھی وہ ان کے ماننے سے تکبر کرتے ہوئے اپنے باطل پر یوں جما ہو گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس آپ ایسے شخص کو سخت تکلیف دہ عذاب

Marfat.com

کی خوشخبری سنا دیجئے اور جس کی حالت یہ ہو کہ جب اسے ہماری آیات میں سے کسی آیت کا علم ہو تو اس کو مذاق بنا لے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا چنانچہ ان کے سامنے جہنم ہے اور وہ اس میں عنقریب داخل ہوں گے اور نہ ان کے وہ مال کچھ کام آئے گا جو انہوں نے کمایا ہے اور نہ وہ معبود جن کو انہوں نے خدا کے سوا سرپرست بنا رکھا ہے۔ اور ان کو نہایت سخت عذاب ہوگا۔ یہ ہدایت ہے ان لوگوں کیلئے پس ان لوگوں کو چاہیے کہ اب بھی مان لیں اور جو لوگ اب بھی خدا کی آیات کا انکار کریں۔ ان کیلئے ایک سخت مصیبت کا نہایت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم صرف دنیا کا مال کما کر فارغ ہو چکے ہیں اور اب ہم نے اس کے علاوہ کوئی کام نہیں کرنا اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور زندگی حساب یا جوابدہی کی ہے تو وہ غلط گمان کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آخر اللہ کے حضور زندگی کے ایک ایک دن کا حساب دینا ہے۔ اور دنیاوی زندگی کے ایک ایک عمل کی جوابدہی سے گزرنا ہے اور اگر انہوں نے اپنے آپ کو نہ بدلا اور خدا کی نشانیوں کا انکار کرنے میں پکے رہے۔ تو ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے ہر حال میں گزرنا ہے۔ اللہ رب العزت سب کو عذاب سے محفوظ رکھے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

29 ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 272

سورۃ جاثیہ آیت نمبر 12 تا 26 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ
لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا
یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؗ ثُمَّ
اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ
وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۚ ﴿۱۶﴾
وَ اٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

Marfat.com

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى
سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ
اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو وہ اور اس نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا سب کو اپنی طرف سے بے شک اس میں

Marfat.com

نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور کرتے ہیں ٥ ایمان والوں سے کہو کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو خدا کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تا کہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ٥ جو شخص نیک عمل کرے گا تو اس کا فائدہ اسی کیلئے ہے اور جس شخص نے برا کیا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے ٥ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت دی اور ان کو پاکیزہ رزق عطا کیا اور ہم نے ان کو دنیا والوں پر فضیلت بخشی ٥ اور ہم نے ان کو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں پھر انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آ چکا تھا آپس کی ضد کی وجہ سے بیشک تیرا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دیگا ان چیزوں کے بارے میں جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے ٥ پھر ہم نے تمہیں دین کے ایک واضح طریقہ پر قائم کیا پس تم اسی پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے ٥ یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور ڈرنے والوں کا ساتھی اللہ ہے ٥ یہ لوگوں کے لئے بصیرت کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو یقین کریں ٥ کیا وہ لوگ جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ خیال کرتے ہین کہ ہم ان لوگوں کی مانند کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیا ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے بہت برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں ٥ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا ٥ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے اس کے علم کے باوجود اس کو گمراہی میں ڈال دیا اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا پس ایسے شخص کو کون ہدایت دے سکتا ہے اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو گمراہ کر دیا ہو کیا تم دھیان نہیں کرتے ٥ اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی اور زندگی نہیں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ کی گردش ہلاک کرتی ہے اور ان کو اس باب میں کوئی علم نہیں وہ محض گمان کی بناء پر ایسا کہتے ہیں ٥ اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی حجت اس کے سوا نہیں ہوتی کہ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ اگر تم سچے ہو ٥ کہو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر وہ تمہیں مارتا ہے پھر وہ قیامت کے دن تمہیں جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا۔ تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم ان میں سوار ہو کر جاؤ اور اس کا فضل رزق طلب کرو۔ اور بدیں توقع کہ تم شکر کرو اور کچھ سمندر ہی کی تخصیص نہیں بلکہ اس نے ان چیزوں کو جو آسمان میں ہیں اور ان چیزوں کو جو زمین میں ہیں سب کو اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ اس میں ان لوگوں کیلئے جو سوچیں بہت سے دلائل ہیں۔ جن سے حق تعالیٰ کا کمال انعام، کمال علم، کمال قدرت، کمال حکمت، کمال صفت اور اس کا توحد وتفرد وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ پس تم ان میں غور کرو۔ اور اپنے خیالات واوہام باطلہ سے توبہ کر کے خدا کو مانو۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ یہ مشرکین جو ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے تمہارے اندر جوش پیدا ہوتا ہے۔ جیسے خدا اور رسول اور کتاب اللہ و دین الٰہی کی توہین وغیرہ۔ تو چونکہ ابھی ان میں قوت نہیں ہے اس لئے وہ ان لوگوں کو معاف کریں جو خدا کے عذاب کے دنوں کی اس لئے امید نہیں رکھتے کہ وہ اس کے منکر ہیں تا کہ خدا کچھ لوگوں کو جو کہ کفر پر باقی ہیں ان کاموں کا بدلہ دے جو وہ کرتے رہے ہیں کیونکہ جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنے لئے کرتا ہے اور اس

Marfat.com

میں کسی دوسرے کا فائدہ نہیں اور جو برا کام کرے تو اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے۔ اور اس میں کسی دوسرے کا نقصان نہیں۔ پھر تمہیں خواہ مخواہ جوش کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں جس وقت تم کو ایسا کرنے کا حکم ہو۔ تو وہ دوسری بات ہے پھر تم اپنے رب ہی کی طرف واپس کئے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اس لئے بھی تمہیں خواہ مخواہ جوش کی ضرورت نہیں۔ پس تم کو چاہیے کہ جو کچھ وہ کریں انہیں کرنے دو۔ اور تم ان سے تعرض نہ کرو۔ تاوقتیکہ تم کو ان سے تعرض کا حکم نہ دیا جائے۔ یہاں تک تو مشرکین کے متعلق گفتگو تھی۔

اس کے بعد تم سے بنی اسرائیل کی حالت بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی اور ہم نے انہیں عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ہم نے ان کے زمانہ کے تمام لوگوں پر ان کو فضیلت دی۔ اور ہم نے ان کو دین کی کھلی کھلی باتیں دیں جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں تھی پس انہوں نے محض آپس کی عداوت سے اور ان کے پاس علم صحیح کے آنے کے بعد اختلاف کیا چنانچہ آپ کا رب ان امور میں جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے قیامت کے دن عملی فیصلہ کریگا اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا مسلک بھی صحیح نہیں ہے۔

پھر بنی اسرائیل کے بعد ہم نے آپ کو دین کی ایک راہ پر قائم کیا اس لئے آپ صحیح رستہ پر ہیں پس جبکہ یہ ثابت ہوا کہ مشرکین بھی غلطی پر ہیں اور اہل کتاب بھی اور آپ صحیح رستہ پر ہیں تو آپ اسی کی پیروی کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو علم صحیح نہیں رکھتے جیسے مشرکین و اہل کتاب۔ کیونکہ وہ تم کو خدا سے بچانے میں تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے اور اس کے علاوہ تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ نہ کہ تمہارے اور تم متقی ہو اس لئے تمہارا دوست خدا ہے۔ کیونکہ خدا متقین کا دوست ہے اس لئے تم کو خدا کی بات ماننی چاہیے نہ کہ ان کی یہ بصیرتیں ہیں لوگوں کیلئے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین لائیں پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس پر یقین لا کر بصیرت اور ہدایت اور رحمت حاصل کریں۔

ہاں کیا وہ لوگ جو برائیاں کماتے ہیں۔ یہ سمجھے ہیں کہ ہم انہیں یوں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی بیشک وہ یہی سمجھتے ہیں کیونکہ وہ جزا و سزا کے منکر ہیں اور اس کا حاصل یہی ہے کہ نہ ہمارے فعل پر جزا و سزا ہوگی۔ نہ مومنین کے فعل پر۔

پس ہم مومنین کے مثل ہوئے اور ان سے کم نہ رہے۔ پھر ہمیں کیا ضرور ہے کہ ہم ایمان لائیں اور اچھے کام کریں۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے اور نہایت برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کرتے ہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو غرض صحیح کے ساتھ اور اس لئے پیدا کیا ہے تا کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ ان کا یہ خیال محض باطل ہے۔

پس آپ نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور جس کو خدا نے اس کی نفسانیت اور ہوا پرستی کو جان کر گمراہ کیا ہے اور جس کے کانوں پر اور دل پر اس نے اس کے سوء اختیار کی وجہ سے مہر کر دی ہے۔ اور جس کی آنکھوں پر پردہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے مقابلہ میں کس قدر ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے۔ اور خدا کی ہدایت کو بھی قبول نہیں کرتا سو جب خدا کی باتوں نے بھی اسے ہدایت نہ کی تو خدا کے بعد وہ کون ہے جو اسے ہدایت کرے اور جس کی ہدایت کو وہ قبول کرے کوئی نہیں پس اس کی ہدایت کی اب

Marfat.com

کوئی صورت نہیں پس جبکہ یہ معلوم ہوا کہ جو خدا کی ہدایت کو قبول نہ کرے اس کی ہدایت کی کوئی صورت نہیں تو کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے اور خدا کی ہدایت کو روکنے سے باز نہیں آتے سخت بری بات ہے۔

اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی صرف دنیوی زندگی ہی ہے اور اس کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کو ہماری موت وحیات سے کوئی تعلق نہیں ہم صرف زمانہ کے اثر سے مرتے جیتے رہتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ مارتا ہے حالانکہ ان کو اس کا کوئی صحیح علم نہیں جو کسی حجت پر مبنی ہو بلکہ وہ محض ایک خیال باطل پکار رہے ہیں اور جس وقت ہماری آیتیں جو کہ احیاء موتی سے متعلق ہیں ان کے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ اس مطلب میں نہایت صاف ہوتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے ہمارے پاس لے آؤ۔ آپ ان سے کہئے کہ نادانو! زمانہ کیا چیز ہے اور اس میں احیاء وامانت کی کیا قابلیت ہے اللہ تم کو زندہ کرتا ہے۔ اس کے بعد تمہیں مارتا ہے اس کے بعد جس طرح اس نے تم کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا یوں ہی تم کو دوبارہ زندہ کر کے تم کو قیامت کے دن ملا دیگا۔ اس میں کوئی شک نہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں۔

دنیا کی زندگی کے متعلق ایک بات طے شدہ ہے۔ کہ اگر تم اس زندگی میں اچھا عمل کرو گے۔ اچھی جزا کے حقدار بن جاؤ گے۔ اور اگر اپنی زندگی کو برائی کی نذر کر دو گے۔ تو انجام بھی صحیح نہیں ہوگا۔ اس کا وبال بھی اپنی ذات پر بھی آئے گا۔ اگر جرم ماں نے کیا ہے تو اس کے عوض سزا بیٹی کو نہیں ملے گی۔ بلکہ سزا کی حقدار ماں ہی ہوگی۔ اسی طرح اگر بیٹے نے ظلم کر رکھا ہے تو سزا کا مستحق بیٹا ہی ہوگا باپ نہیں ہوگا۔ کوئی شخص دوسرے کی پاداش میں سزا کا روادار نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی شخص دوسرے کی اچھائی کا بدلہ خود حاصل کرے گا۔ یا چھین لے گا۔ اللہ پاک ہر ایک کو اچھے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

30/ستمبر درس فیضان القرآن نمبر 273

سورۂ جاثیہ آیت نمبر 27 تا 37 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ
تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا
يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا
السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ

Marfat.com

اَلْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۚ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ
الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل خسارہ میں پڑ جائیں گے ٥ اور تم دیکھو گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گر پڑے گا ہر گروہ اپنے نامہء اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں اس عمل کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کر رہے تھے ٥ یہ نامہٴ اعمال ہمارا دفتر ہے جو تم پر حق بات بولتا ہے بے شک ہم لکھوا لیتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ٥ پس جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے تو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کریگا یہی کھلی ہوئی کامیابی ہے ٥ اور جنھوں نے انکار کیا کیا تمہیں میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پس تم نے تکبر کیا اور تم لوگ مجرم تھے ٥ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے ہم تو بس ایک گمان رکھتے ہیں اور ہم اس پر یقین کرنے والے نہیں ٥ اور ان پر ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور وہ چیز ان کو گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ٥ اور کہا جائے گا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلائے رکھا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ٥ یہ اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکہ میں رکھا پس آج نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کا عذر قبول کیا جائے گا ٥ پس ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب ہے تمام عالم کا ٥ اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے

تشریح: اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اس لئے جو کچھ ان میں ہوتا ہے وہ اسکے تصرف سے ہوتا ہے۔ زمانہ کیا چیز ہے۔ اور اس لئے اس کو قیامت کے قائم کرنے پر پوری قدرت ہے اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز سراسر گھاٹے میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے زعم کی بنا پر اس کے لئے کوئی تیاری نہ کی ہوگی۔ اور محاسبہ کے وقت ان کے پاس کچھ بھی نہ نکلے گا بجز برائیوں کے اور اس لئے ان کو سزائے ابدی بھگتنی ہوگی۔ اور اے مخاطب تو اس روز ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھے گا اب ہر گروہ کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائیگا تا کہ وہ اس کو پڑھ کر اپنے اعمال کے متعلق جوابدہی کرے۔ اور جب

Marfat.com

وہ آجائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ آج تم کو ان کاموں کا بدلہ دیا جائیگا جو تم کیا کرتے تھے۔ دیکھو یہ ہمارا نوشتہ ہے جو تمہارے متعلق بالکل صحیح بات بتلا رہا ہے کیونکہ ہم وہ تمام کام لکھوا رہے تھے جو تم کرتے تھے

جو لوگ ایمان لائے تھے اور اچھے کام کئے تھے ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ یہ کھلی کامیابی ہے مومنین کی اور جنہوں نے کفر پر اصرار کیا تھا ان سے کہا جائے گا تو کیا میری آیتیں تمہارے سامنے نہ پڑھی جاتی تھی۔ جس پر تم نے تکبر کیا۔ اور تم جرائم پیشہ لوگ تھے اس لئے ہر قسم کے جرم کرتے تھے۔

اور جس وقت کہا جاتا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں وہ ضرور آئے گی تو تم کہتے کہ ہم نہیں جانتے کیا چیز ہے قیامت۔ ہاں محض ایک خیال ضرور ہوتا ہے کہ شاید کچھ ہو اور ہمیں اس کا یقین نہیں الغرض ان سے کہا جائیگا جس پر وہ لا جواب ہوں گے اور ان کیلئے ان کے اعمال کے نتائج بد ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ اور ان کو اس عذاب نے آگھیرا ہوگا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تمہیں بھول گئے جیسا کہ تم ہمارے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے اور اس لئے تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور آج تمہارا کوئی مددگار نہیں جو تمہیں اس بلا سے چھڑالیں یہ اس وجہ سے کہ تم نے ہماری آیتوں کو مذاق بنایا اور تم دنیوی زندگی کے فریب میں آگئے اور آخرت کو بالکل بھول گئے پس آج نہ ان کو اس سے نکالا جائے گا اور نہ ان سے اس کی خواہش کی جائے گی کہ وہ خدا کو راضی کرلیں الحاصل حمد خدا ہی کیلئے ہے جو کہ آسمانوں کا پروردگار اور زمین کا پروردگار غرض تمام جہان کا پروردگار ہے۔ اور اسی کیلئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ ہی نہایت زبردست اور نہایت حکمت والا ہے۔

درس میں بار بار قیامت کا ذکر، حساب کا ذکر، جزا کا ذکر، سزا کا ذکر، دردناک عذاب کا ذکر، پیپ اور تھوھر جیسی غذا دینے کا ذکر کیوں کیا جارہا ہے اس کا اصل مقصد یہی ہے۔ کہ بندہ کسی خوش گمانی میں نہ رہے۔ کہ بغیر حساب کے میں جنت میں چلا جاؤں گا یا پھر میرے بڑے اعلیٰ تعلقات ہیں۔ میرا حساب ہونا ہی نہیں۔ نامہ اعمال کا حساب بہر صورت ہوگا۔ اور ذرے ذرے کا حساب ہوگا۔ انسان اپنے آپ کو اس گمان سے بالکل نکال لے۔ کہ یہ زندگی بس دنیا کی زندگی ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی زندگی ہے۔ اور نہ کوئی حساب وغیرہ ہے بلکہ کئی ایسے اعمال نامہ بھی کھلیں گے۔ جسے انسان بھول چکا ہے۔ اور اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا۔ کہ اس قسم کا عمل بھی مجھ سے سرزد ہو چکا ہے۔ اور اس کے متعلق مجھے یاد تک نہیں۔ جب اس قسم کے اعمال بھی سامنے آئیں گے۔ تو اس وقت اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ کہ واقعی میرے رب نے سچ کہا تھا۔ میں ہی قصوروار ہوں۔ اور میں نے غلط گمان کر لیا تھا۔ دوستو! اب بھی موقع ہے سمجھ جائیں۔ وگرنہ یہ موقع پھر نہیں ملے گا۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الاحقاف

سورۃ الاحقاف مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 35 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 750 اور حروف کی تعداد 2701 ہے احقاف حقف کی جمع ہے اس کا معنی ہے ریت کا جما ہوا تودہ، جو کہ بلند ٹیلے کی شکل اختیار کر لیتا ہے یہ صحرائے عرب کے جنوب مغرب میں ہے کا نام ہے جہاں قدیم زمانے میں قوم عاد آباد تھی۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 46 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 66 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 35: اس سرزمین کا ذکر ہے جہاں پر قوم عاد آباد تھی، بتوں کو پکارنے کے متعلق ذکر ہے، قرآن مجید کی حقانیت کا انکار ہے، رضاع کی مدت کا بیان، موت کا ذکر، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار صفات کا بیان ہے۔ نہ ماننے والے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ قریش مکہ کو ڈرایا گیا کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں، اللہ کی صفات کا ذکر۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق، ماں باپ کے حقوق کا ذکر، قیامت کے دن کی یاد دہانی کا تذکرہ۔ قوم عاد کا ذکر۔ اہل مکہ کو قوم عاد کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی۔ تبلیغ کے مرحلہ میں صبر کے دامن کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور نہ ہی عذاب وعتاب کے لئے جلد دعا یا بددعا کرنی چاہیے۔ جنات کا قرآن سے متاثر ہونے کا ذکر۔

Marfat.com

Marfat.com

یکم اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 274

سورہ احقاف آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ
كٰفِرِيْنَ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

Marfat.com

إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا
تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ
بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٩﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ
شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ
هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ
وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ
لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ
فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي

Marfat.com

ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ
اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ
قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ
وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

حٰم o یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے اتاری گئی ہے o ہم نے آسمانوں اور زمین کو اوران کے درمیان کی چیزوں کو نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ اور معین مدت کے لئے اور جو لوگ منکر ہیں وہ اس سے بے رخی کرتے ہیں جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے o کہو کہ تم نے غور کیا ان چیزوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین میں کیا بنایا ہے یا ان کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لے آؤ یا کوئی علم جو چلا آتا ہوا گر تم سچے ہو o اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکتے اوران کو ان کے پکارنے کی بھی خبر نہیں o

Marfat.com

اور جب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کے منکر بن جائیں گے ○ اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ اس حق کی بابت جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے ○ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے کہو کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہے تو تم لوگ مجھ کو ذرا بھی اللہ سے بچا نہیں سکتے جو باتیں تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے وہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے اور وہ بخشنے والا رحمت والا ہے ○ کہو کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا مین تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہون جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے اور میں تو صرف ایک کھلا ہوا آگاہ کرنے والا ہوں ○ کہو کیا تم نے کبھی سوچا اگر یہ قرآن اللہ کی جانب سے ہو اور تم نے اس کو نہیں مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسی کتاب پر گواہی دی ہے پس وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور انکار کرنے والوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر یہ کوئی اچھی چیز ہوتی تو وہ اس پر ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور چونکہ انھوں نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو اب وہ کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے ○ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی رہنما اور رحمت اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں تاکہ ان لوگوں کو ڈرائے جنھوں نے ظلم کیا اور وہ خوش خبری ہے نیک لوگوں کے لئے ○ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ یہی لوگ جنت والے ہیں ان اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے تھے ○ اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہوا یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچ گیا تو وہ کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں بھی مجھ کو نیک اولاد دے میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں ○ یہ لوگ ہیں جن کے اچھے اعمال کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے وہ اہل جنت میں سے ہوں گے سچا وعدہ جو ان سے کیا جاتا تھا ○ اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ میں بیزار ہوں تم سے کیا تم مجھ کو یہ خوف دلاتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ تیری خرابی ہو تو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس وہ کہتا ہے کہ یہ سب اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا قول پورا ہوا ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزرے جنوں اور انسانوں میں سے بیشک وہ خسارہ میں رہے ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے اعتبار سے درجے ہوں گے اور تاکہ اللہ سب کو ان کے اعمال پورے کردے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○ اور جس دن انکار کرنے والے آگ کے سامنے لائے جائیں گے تم اپنی اچھی چیزیں دنیا کی زندگی میں لے چکے اور ان کو برت چکے تو آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ○

تشریح: اس کتاب کا نازل ہونا خدائے زبردست اور حکمت والے کی جانب سے ہے اور لوگوں کا یہ خیال محض غلط ہے کہ تراشیدہ ہے۔

Marfat.com

ہم نے آسمان وزمین کو ایک غرض صحیح اور معیاد معین کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس لئے قیامت کا وقوع ضروری ہے اور باوجود اس کے جو کافر ہیں وہ ان چیزوں سے جن سے ان کو ڈرایا گیا روگردان ہیں اور انہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً قیامت کا وقوع اس میں کفار کو سزا وغیرہ۔ اور اپنے باطل مذہب بت پرستی کو حق سمجھ کر اس پر جمے ہوئے ہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ دیکھا بھی جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو کیا انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے اگر ایسا ہے تو تم مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کی کیا چیز پیدا کی ہے یا ان کیلئے آسمانوں میں شرکت ہے اگر ایسا ہے تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا پہلوں سے کوئی نقل لاؤ اگر تم سچے ہو لیکن نہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے، نہ نقل صحیح۔ اس لئے وہ محض گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کے سوا ایسے معبودوں کو پکارے جو اس کی درخواست قیامت تک منظور نہیں کرسکتے اور جنہیں ان کی پکار کی خبر بھی نہیں۔ اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب لوگ قیامت میں حساب کتاب کیلئے جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جب ہماری آیتیں ان کے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ بالکل واضح ہیں اور ان میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں تو یہ کافر اس بالکل صحیح بات کی نسبت جب کہ وہ ان کے پاس آئی اور اس لئے اس کا ماننا ان پر لازم تھا یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اس نے خود گھڑ لیا ہے ہاں وہ ضرور کہتے ہیں اچھا آپ ان سے کہئے کہ اگر میں نے اسے تراشا ہے تو خدا آپ مجھے سزا دے لے گا۔ اور میں تم سے نہیں کہوں گا کہ تم مجھے بچالو۔ کیونکہ تم خدا سے بچانے کے متعلق میرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتے دیکھو وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم کرتے ہو اس لئے وہ تم کو ان باتوں پر سزا دے گا۔ میں اپنے بیان کی سچائی کیلئے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے اور وہ میری سچائی کی گواہی دیتا ہے۔

اس لئے میں سچا ہوں اور تم کو یہ حق نہیں کہ یہ کہو کہ ہم اس کو خدا کی گواہی نہیں مانتے۔ اس لئے وہ ہم پر حجت نہیں۔ اور وہ بہت بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اس لئے تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ اگر ہم غلطی پر ہوتے تو ہمیں کیوں نہ سزا دیتا۔ کیونکہ اس کا منشا اتمام حجت کیلئے چند روز تک اس گناہ کو نظر انداز کر دینا۔ اور اسی ذریعہ سے تم پر حجت تمام کرنا ہے نیز چونکہ وہ غفور ورحیم ہے اس لئے اگر تم اس سے معافی چاہو تو وہ تم پر رحم کر کے معاف بھی کر دے گا۔ پس تم کو چاہیے کہ اس سے معافی چاہو

آخر تمہارے اس قدر شدید انکار کی کیا ضرورت ہے میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے اور رسول بھی ہو چکے ہیں جو وہی کہتے تھے جو میں کہتا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا اس لئے میں اپنی طرف سے عذاب وثواب کی خبریں نہیں دے سکتا۔ بلکہ میں صرف اس کا اتباع کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کیا جائے اور اس لئے جو مجھے حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں اور میں صرف کھلا ڈرانے والا ہوں اس لئے تمہیں عذاب کی خبریں دیتا ہوں۔

آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ دیکھو اگر وہ قرآن جس کو تم تراشیدہ بتاتے ہو درحقیقت خدا کی طرف سے ہے جیسا کہ واقعہ ہے اور تم اسے نہ مانو تو پھر کیا ہوگا۔ کیا تمہیں سزا نہ دی جائے گی۔ ضرور دی جائے گی۔ پس تم عناد سے کام نہ لو۔ اور خالی الذہن ہو کر اس میں غور کرو اور اگر بنی اسرائیل کا ایک اقرار کرنے والا ایسی کتاب کا اقرار کرے جس پر وہ اسے مان لے۔ اور تم اس کتاب کے ماننے

Marfat.com

سے تکبر کرو تو کیا یہ تمہاری ہٹ دھرمی نہ ہوگی۔ اور تم بنی اسرائیل سے بھی گئے گزرے نہ ہو گے ضرور ہو گے۔ پس تم کو شرم کرنی چاہیے اور بنی اسرائیل سے اس بارے میں کم نہ رہنا چاہیے بالخصوص جب کہ تم یہ کہہ بھی چکے تھے کہ اگر ہمیں کتاب دی جاتی تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوتے۔ گو یہ باتیں بہت صاف ہیں۔ مگر وہ انہیں بھی نہ مانیں گے۔ کیونکہ وہ سراسر ظلم پر کمر بستہ ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ حق تعالیٰ ظلم پر کمر بستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اور ان کافروں نے مومنین کی نسبت کہا کہ اگر وہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے آگے نہ جاسکتے۔ اور جب کہ انہوں نے اس کو نکما سمجھ کر چھوڑ دیا اور اس سے ہدایت حاصل نہ کی تو وہ یہ بھی ضرور کہیں گے کہ یہ ایک پرانا جھوٹ ہے۔

حالانکہ یہ بالکل جھوٹ نہیں بلکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اس باب میں امام اور رحمت ہونے کی حالت میں موجود ہے اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے طرز پر چلنے والی اور اس طرح اس کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور ایسی حالت میں موجود ہے کہ وہ عربی زبان ہے برخلاف کتاب موسیٰ علیہ السلام کے کہ اس کی زبان یہ نہ تھی اور عربی زبان اس لئے ہے تاکہ ان ظالموں کو خطرہ سے آگاہ کرے جن کی زبان عربی ہے اور وہ دوسری زبان کو نہیں سمجھتے اور وہ خوشخبری ہے اچھے کام کرنے والوں کیلئے۔

جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور کوئی نہیں۔ اور اس لئے ہم صرف اسی کی پرستش کرتے ہیں پھر وہ سیدھے رہے اور اعتقاداً وعملاً اس کے خلاف نہیں کیا تو ان پر نہ کسی قسم کا خطرہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ لوگ یوں جنتی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی کیونکہ باپ کا جو اس پر احسان ہے وہ تو محتاج بیان نہیں کیونکہ وہ خود اس کے وجود ہی کا ذریعہ ہے۔ رہی ماں سو اس کے احسان کا بیان یہ ہے کہ اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے جنا اس کے بعد دودھ پلا کر پالا اور اس کے پیٹ میں رکھنے اور دودھ پلانے کی مجموعی مدت تیس مہینے یعنی ڈھائی برس ہے۔ جس میں مدت حمل چھ مہینے ہے۔ جو کہ کم از کم ہے اور مدت رضاع دو سال ہے جو زیادہ سے زیادہ ہے اس لئے گویا ڈھائی برس بیچاری نے مصیبت اٹھائی یہ کم سے کم مقدار ہے۔ ورنہ مائیں اس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھاتی ہیں۔ چنانچہ دودھ چھڑانے کے بعد بھی ان کو دوسری قسم کی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ پس اس ہدایت کے متعلق دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جس نے اس پر عمل کیا۔

یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوتوں کو پہنچا اور تمام قوی اس کے کامل ہو گئے اور وہ چالیس برس کا ہو گیا اور طبیعت میں اعتدال اور متانت وسنجیدگی پیدا ہو گئی تو اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو میرے دل میں ڈال کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ بھی کہ میں نیک کام کروں جس کو تو پسند کرتا ہے اور میرے لئے میری اولاد میں بھی اصلاح پیدا کر۔ میں آپ کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور میں آپ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ یہ لوگ تو وہ ہیں جن کی طرف سے ہم ان کے اچھے کام جو انہوں نے کئے ہیں قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے۔ بحالیکہ وہ اہل جنت میں شامل ہوں گے یہ دخول جنت خدا کا سچا وعدہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

اور دوسرا وہ ہے جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں مر کر قبر سے نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سے قرن گزر گئے اور اب تک ایسا نہیں ہوا اور وہ فریاد کرتے ہیں کہ تیرا برا ہو خدا کے لئے ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ یہ صرف پہلے لوگوں کی بے اصل باتیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں کے سلسلہ میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خدا کے عذاب کی بات ٹھیک ہوئی ہے یعنی یہ کہ یہ سب سراسر گھاٹے میں ہیں اور ہر جماعت کیلئے ان کے اعمال کے مختلف مراتب ہیں۔ اور اس لئے ان کو سزائیں بھی مختلف دی جائیں گی تا کہ وہ ان کو ان کے اعمال پورے پورے دیدے۔ اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جائیگا کہ ان کے اعمال سے زائد ان کو سزا دی جائے۔

اور جس روز کافروں کو آگ پر پیش کیا جائے گا اس روز ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مزہ کی چیزیں دنیوی زندگی میں لیجا چکے اور ان سے بہرہ اندوز ہو چکے ہو۔ لہٰذا آج تم کو اس امر کا کہ تم زمین میں ناحق بڑے بنتے اور اس کا کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

2/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 275

سورۂ احقاف آیت نمبر 21 تا 35 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍؕ اِذْ
اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ
عَظِیْمٍ (۲۱) قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۲۲) قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ﳲ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (۲۳) فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَاؕ بَلْ هُوَ مَا
اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ (۲۴) تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ
رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِیْنَ (۲۵) وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا

Marfat.com

لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ
اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ (۲۶) وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (۲۷) فَلَوْ لَا
نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۲۸) وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ
فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ (۲۹) قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ
یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۳۰) یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ
اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِیْمٍ (۳۱) وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ
وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (۳۲) اَوَ لَمْ
یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ
بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۧ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۳۳)
وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ
قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (۳۴)

Marfat.com

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور ڈرانے والے اس سے پہلے گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آئے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تم پر ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۝ انھوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو پس اگر تم سچے ہو تو وہ چیز ہم پر لاؤ جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو ۝ اس نے کہا کہ اس کا علم تو اللہ کو ہے اور میں تو تمہیں وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کی باتیں کرتے ہو ۝ پس جب انھوں نے اس کو بادل کی شکل میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ۝ وہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی پس وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ۝ اور ہم نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تم کو ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھ اور دل دئے مگر وہ کان ان کے کچھ کام نہ آئے اور نہ آنکھیں اور نہ دل کیوں کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور ان کو اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ۝ اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں بھی تباہ کر دیں اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں بتائیں تا کہ وہ باز آئیں ۝ پس کیوں نہ ان کی مدد کی انھوں نے جن کو انھوں نے خدا کے تقرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ سب ان سے کھوئے گئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور ان کی گھڑی ہوئی بات تھی ۝ اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے وہ قرآن سننے لگے پس جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ ڈرانے والے بن کر اپنی قوم کی طرف واپس گئے ۝ انھوں نے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے ان پیشین گوئیوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے موجود ہیں وہ حق کی طرف اور ایک سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے ۝ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا ۝ اور جو شخص اللہ کے داعی کی دعوت پر لبیک نہیں کہے گا تو وہ زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہو گا ایسے لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ۝ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا اس پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝ اور جس دن یہ انکار کرنے والے آگ کے سامنے لائے جائیں گے کیا یہ

Marfat.com

حقیقت نہیں ہے وہ کہینگے کہ ہاں ہمارے رب کی قسم ارشاد ہوگا پھر چکھو عذاب اس انکار کے بدلے جو تم کررہے تھے ہ پس تم صبر کرو جس طرح ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا اوران کے لئے جلدی نہ کرو جس دن یہ لوگ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے تو گویا کہ وہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے یہ پہنچا دینا ہے پس وہی لوگ برباد ہوں گے جو نافرمانی کرنیوالے ہیں ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ سابقہ اقوام کے واقعات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں عاد کے ہم قوم ہود علیہ السلام کو یاد کیجئے اور دیکھئے کہ ان کی قوم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا اوران کو اس کا کیا بدلہ ملا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس وقت انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اوران سے آگے اور پیچھے اور بھی اسی مضمون کے ساتھ ڈرانے والے ہوئے ہیں اوراس لئے ان کا یہ ڈرانا کوئی نئی بات بھی نہ تھا جس سے وحشت ہو کہ تم کسی کی پرستش نہ کرو بجز خدا کے کیونکہ میں تم پر ایک بڑے ہیبت ناک دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں اچھا آپ وہ عذاب لے آیئے جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچے ہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس کا علم کہ وہ کب آئے گا خدا کے پاس ہے۔ اور میں تو تمہیں وہ پیغام سمجھاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔ اوراس میں وقت کی کوئی تفصیل نہیں۔ لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو کہ نادانی کی باتیں کرتے ہو کیونکہ تم خدا کی باتوں کا بلاوجہ انکار کرتے ہو۔ الغرض انہوں نے اپنے نبی کی بات نہ مانی اورانجام کار ان پر عذاب آیا۔

پس جب کہ انہوں نے اس کو اپنے وادیوں کا رخ کئے دیکھا تو کہا کہ یہ ایک ایسا بادل ہے جو ہم پر مینہ برسائیگا لیکن اے نادانو! یہ تمہارا غلط خیال ہے یہ مینہ نہ برسائے گا بلکہ یہ وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے۔ یہ وہ ہوا ہے جس میں سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔ جو کہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے تباہ و برباد کر دے گی۔ پس وہ ہوا آئی اوراس نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اب وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا دیکھو یوں بدلہ دیتے ہیں ہم جرائم پیشہ لوگوں کو۔

اور ہم نے ان کو ان امور میں قوت دی تھی جن میں ہم نے تم کو قوت نہیں دی۔ اور ہم نے ان کیلئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تھے۔ سو نہ ان کے کان کچھ کام آئے نہ آنکھیں اور نہ دل۔ جب کہ وہ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

اور ہم نے خود تمہارے اردگرد کی بستیوں کو بھی ہلاک کیا۔ اور ہم نے ان کو بھی طرح طرح سمجھایا۔ تاکہ وہ اپنے کفر سے پلٹ جائیں لیکن وہ نہ پلٹے۔ اوراس کا خمیازہ بھگتا پس جن کو انہوں نے خدا کے سوا تقرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی کیوں نہ مدد کی بلکہ اس وقت وہ ان سے غائب ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ وہ درحقیقت معبود نہیں اور یہ ان کا سراسر جھوٹ اور وہ شے ہے جس کو وہ اپنی طرف تراشا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کہ ہم نے آپ کی طرف جنوں کے کچھ افراد کو ایسی حالت میں متوجہ کیا کہ وہ قرآن کو سنتے تھے تو انہوں نے ان مشرکین کی طرح اس سے اظہار نفرت نہیں کیا بلکہ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ خاموش رہو چنانچہ سب خاموش رہے اور بڑی توجہ سے اس کو سنا اب جب کہ وہ ختم ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف ایسی حالت میں واپس ہوئے کہ وہ ان

Marfat.com

کو ڈراتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ بھائیو! آج ہم نے وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے وہ حق اور سیدھے رستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بھائیو! تم خدا کے بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہارے گناہ بخشے گا۔ اور تم کو تکلیف دہ عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو کوئی خدا کے بلانے والے کی دعوت کو منظور نہ کرے تو اس کو معلوم ہو کہ وہ زمین بھر میں کہیں جا کر خدا کو اپنے اوپر قابو پانے سے عاجز کرنے والا نہیں بلکہ وہ جہاں کہیں بھی ہوگا خدا اسے وہیں سے پکڑ بلائے گا اور اس کیلئے اس کے سوا کوئی ایسے سرپرست نہیں جو اس کی حمایت کریں بلاشبہ وہ لوگ جو خدا کے بلانے والے کی بات نہیں مانتے اور خدا کو عاجز خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا ان کو اپنے پاس نہیں بلا سکتا۔ اور اس لئے وہ احیاء موتی کے منکر ہیں لیکن غلطی میں ہیں۔

اور کیا انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ وہ خدا جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے ذرا نہیں تھکا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کردے کیوں قادر نہیں ضرور قادر ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

اور جس روز یہ منکر بعث آگ پر لائے جائیں گے اس روز ان سے پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا یہ واقعی نہیں اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ واقعی کیوں نہ ہوتی۔ ہمارے پروردگار کی قسم یہ بالکل واقعی ہے۔ اس کے جواب میں حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ جب یہ واقعی ہے اور تم نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا پس تم عذاب کا مزہ چکھو۔ اس کا انکار کیا کرتے تھے اور ہماری باتوں کو جھٹلایا کرتے تھے الحاصل ان کو ان کی تکذیب پر ضرور عذاب دیا جائے گا پس آپ بھی یوں ہی صبر کریں جیسے دوسرے باہمت رسولوں نے صبر کیا اور ان کیلئے عذاب کی جلدی نہ مچایئے۔ جس روز وہ اس عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اس روز انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ دنیا میں صرف دن کی ایک گھڑی بھر ٹھہرے ہیں۔ یہ تبلیغ ہے ان کو پس اگر وہ مانیں تو ان ہی کا فائدہ ہے۔ اور اگر نہ مانیں تو ان ہی کا نقصان ہے کیونکہ جب عذاب آئے گا تو کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا ہرگز نہیں بلکہ وہی ہلاک کئے جائیں گے۔

تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ متواتر حق بات بیان کرتے رہیں۔ اور کبھی بھی یہ نہ سوچیں کہ لوگ کیوں نہیں تسلیم کررہے۔ یا کثیر تعداد میں لوگوں کو مان لینا چاہیئے تھا۔ ہدایت اللہ رب العزت کے ذمہ ہے۔ دلوں کو بدلنا اس مالک کائنات کے ذمہ ہے۔ ہمارا کام استقامت سے حق کو بیان کردینا ہے۔ اپنا فرض پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تبلیغ کے دوران صبر بھی ضروری ہے۔ بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ پاک صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ محمد

سورۃ محمد مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 38 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 558 اور حروف کی تعداد 2475 ہے اس کا نام آیت نمبر 2 میں ہے چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام ہے۔ اور سورۃ میں یہ نام مبارک موجود ہے۔ اس لئے اس نسبت سے اس سورۃ کا نام محمد پڑ گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 47 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اسکا نمبر 95 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 38: جہاد کا تذکرہ ہے جنہوں نے کفر کیا لوگوں کو اللہ سے روکا۔ اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ جہاد کے ذریعے تمہارا امتحان لیا جارہا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو کافروں کو ہلاک کر دیتا۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اختیارات کا غلط استعمال کرنا کا تذکرہ ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیل نہ بنو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کا حکم دیا گیا ہے، جنت کی نعمتوں کا تذکرہ۔ انعامات الٰہیہ کا ذکر۔ جہاد کا حکم، جہاد میں سستی اور ناراضگی کے اظہار پر سخت گرفت کا انداز، مقصد ہجرت کا ذکر۔ دین وایمان کی حفاظت اور اس کی اشاعت کریں۔ منافقانہ کردار کا تذکرہ۔ سخاوت کرو، وگرنہ تمہاری جگہ پر وہ دوسری قوم کو لے آئے گا کا تذکرہ۔

Marfat.com

3 اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 276

سورۂ محمد آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ① وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لا كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ② ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ لا فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④ سَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑤ وَ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۷
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اَمْثَالُهَا ۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۱۱ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ
يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ
لَهُمْ ۱۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۱۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ
مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ
حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ
اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۱۶ وَالَّذِيْنَ

Marfat.com

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّآتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا ہ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اس چیز کو مانا جو محمد پر اتارا گیا ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا ہ یہ اس لئے کہ جن لوگوں نے انکار کیا انھوں نے باطل کی پیروی کی اور جو لوگ ایمان لائے انھوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے اس طرح اللہ لوگوں کے لئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے ہ پس جب منکروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو ان کو مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے چھوڑنا ہے یا معاوضہ لے کر یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے یہ ہے کام اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ان سے بدلہ لے لیتا مگر تا کہ وہ تم لوگوں کو ایک دوسرے سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا ہ وہ ان کی راہنمائی فرمائے گا اور ان کا حال درست کر دے گا ہ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی انھیں پہچان کرا دی ہے ہ اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جما دے گا ہ اور جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے تباہی ہے اور اللہ ان کے اعمال کو ضائع کر دیگا ہ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے اتاری ہے پس اللہ نے ان کے اعمال کو اکارت کر دیا ہ کیا یہ لوگ ملک مین چلے پھرے نہیں کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اللہ نے ان کو اکھاڑ پھینکا اور منکروں کے سامنے انھیں کی مثالیں آتی ہیں ہ یہ اس سبب سے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے اور منکروں کا کوئی کارساز نہیں ہ بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیا ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ برت رہے ہیں اور کھا رہے ہیں جیسے کہ چوپائے کھائیں اور آگ ان لوگوں کا ٹھکانا ہے ہ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت میں تمہاری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تمہیں نکالا ہے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا پس کوئی ان کا مددگار نہ ہوا ہ کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہے وہ اس کی طرح ہو جائے گا جس کی بدعملی اس کے لئے خوشنما بنا دی گئی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چل رہے ہیں ہ جنت کی مثال جس کا وعدہ ڈرنے والوں سے کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جس میں تغیر نہ ہوگا اور نہریں ہوں گی شراب کی جو

Marfat.com

پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی اور نہریں ہوں گی شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی کیا یہ لوگ ان جیسے ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا پس وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا ۞ اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں یہان تک کہ جب وہ تمہارے پاس سے باہر جاتے ہیں تو علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے ابھی کیا کہا یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی اور وہ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں ۞ اور جن لوگوں نے ہدایت کی راہ اختیار کی تو اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو ان کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے ۞ یہ لوگ تو بس اس کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر اچانک آجائے تو اس کی علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں پس جب وہ آجائے گی تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں رہے گا ۞ پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کو اور تمہارے ٹھکانوں کو ۞

تشریح: واضح ہو کہ جن لوگوں نے خود کفر کا ارتکاب کیا۔ اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکا خدا نے ان کے تمام اچھے اعمال کھودیئے اور اسی لئے ان کو ان کا کوئی بہتر نتیجہ نہیں مل سکتا اور برخلاف اس کے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس کتاب کو مانا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ اور وہ بالکل صحیح اور ان کے رب کی جانب سے ہے تو وہ ان کی برائیاں دور کرے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ یہ اس لئے کہ جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا انہوں نے غلط بات کی پیروی کی جو کہ جرم شدید اور موجب حبط اعمال ہے اور جو ایمان لائے انہوں نے اس کی پیروی کی جو بالکل صحیح اور ان کے رب کی جانب سے ہے یوں حق تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے حالات واقعی بیان کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے نفع نقصان کو سمجھیں اور نفع کی بات اختیار کریں نقصان کی بات سے بچیں۔

پس جب کہ کافر غلط بات کے پیرو ہیں اور دوسروں کو بھی اسی راہ پر لانا چاہتے ہیں اور خدا کے قانون کو عالم میں جاری نہیں ہونے دیتے اور اس طرح دنیا میں شر پھیلاتے اور امن عالم کو خطرہ میں ڈالتے ہیں تو جس وقت تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو اور کچھ نہ کرو یہاں تک کہ جب تم ان میں خونریزی کر چکو اور تمہارا سکہ بیٹھ جائے تو اب تم کو اجازت ہے کہ ان کو مضبوط باندھو اور قید کرلو اب بعد قید کرنے کے خواہ تم ان پر احسان کرو اور بلا معاوضہ چھوڑ دو خواہ ان سے معاوضہ لے کر چھوڑ دو تم کو دونوں اختیار ہیں۔ پس تم جیسی مصلحت دیکھو ویسا کرو۔ تاکہ کفار تمہاری اطاعت قبول کرلیں یا تم سے مصالحت کرلیں اور جنگ کا خاتمہ ہوجائے۔

اور اگر خدا چاہتا تو خود بدلہ لیتا اسے تم سے کہنے کی ضرورت نہ تھی مگر تم سے اس لئے کہا تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے آزمائے کیونکہ اس سے معلوم ہوجائے گا کہ تم ایمان میں کس قدر پکے ہو۔ اور وہ کفر میں کس قدر پکے ہیں۔ اور اس کے بعد دونوں کو ان کے ایمان وکفر کے مراتب کے موافق جزا وسزا دی جائے گی۔

اور تم کو بتلایا جاتا ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں گے سو ان کی جان جائے گی مگر حق تعالیٰ ان کے نیک اعمال نہ ضائع کریں گے چنانچہ ان کو ان کی جانبازی کا یہ نتیجہ ملے گا کہ حق تعالیٰ انہیں ان کے مطلوب یعنی اپنی خوشنودی تک پہنچائیں گے۔

Marfat.com

اوران کی حالت درست کریں گے۔اوران کو جنت میں داخل کریں گے اور جنت کی حالت اس نے ان کو بتلا ہی دی ہے کہ وہ کیسے آرام وآسائش کی جگہ ہے پس اس سے خود سمجھ سکتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کی جانبازی کی کیسی قدر کی پس ان کو چاہیے کہ وہ قتل سے نہ ڈریں۔اور خوب جی کھول کرلڑیں۔

اے مسلمانو! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمائے گا پس تم لڑائی سے ہرگز جی نہ چرانا۔

اور جو کافر ہیں سوان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ غارت ہوں۔اور خدا ان کے کاموں کو جو وہ خدا کے مقابلہ میں کرتے ہیں ضائع کردے اوران پر کوئی بہتر نتیجہ مرتب نہ ہو یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔جس کو خدا نے نازل کیا۔سو خدا نے ان کے اعمال اکارت کردیئے۔

پس جبکہ وہ کفر پر مصر ہیں تو کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا۔جو ان سے پہلے تھے۔چنانچہ خدا نے انہیں غارت کردیا۔اور کافروں کو ایسے ہی نتیجے ملتے ہیں۔یہ اس وجہ سے کہ خدا سرپرست ہے مسلمانوں کا اس لئے وہ ان کو ایسے نتیجوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ خود تو انہیں ایسے نتیجے اس لئے نہیں دیتا کہ وہ ان کا دوست ہے اور دوسرا کوئی ایسا ہے نہیں۔ جو حق تعالیٰ کے خلاف انہیں ایسے نتیجے دے اس لئے وہ محفوظ رہتے ہیں اور کافروں کا کوئی سرپرست نہیں جو انہیں خدا کے عذاب سے بچالے اس لئے ان کو ان نتیجوں سے چارہ نہیں۔چنانچہ اسی وجہ سے کہ خدا مسلمانوں کا مولیٰ ہے۔اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔اور جو لوگ کہ کافر ہیں وہ بجائے ایمان واعمال صالحہ کے چندروز دنیا کی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوں گے۔اور یوں کھائیں گے جیسے جانور کھاتے ہیں کہ ان کو صرف کھانے سے غرض ہے۔اور نہ اس سے بحث ہے کہ اسے کھانا چاہیے یا نہیں۔اور نہ اس سے غرض کہ یہ کس نے دیا ہے اور کیوں دیا ہے اور کھانا کھا کر ہمیں کیا کرنا چاہیے اور انجام کار ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اوران کافروں کو واضح ہو کہ بہت سی وہ بستیاں جو آپ کی اس بستی سے جس نے آپ کو نکالا اور اس لئے مستحق ہلاکت ہوئے قوت میں بہت زیادہ نہیں۔ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں۔ان کا کوئی مددگار نہ تھا پس یوں ہی ہم اس مجرم بستی کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ اوران کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔یہ کافر جو جزاوسزا وثواب وعتاب کے قائل نہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔کیونکہ جزاوسزا نہ ہونے کی صورت میں مومن کا کافر کی مثل ہونا لازم آتا ہے۔پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی جانب سے حجت پر قائم ہو نتیجہ کے لحاظ سے اس جیسا ہو جائے گا جس کیلئے اس کا برا عمل خوشنما بنادیا گیا ہو۔اور انہوں نے خدا کے احکام کی پابندی کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو ایسا نہیں ہوسکتا اس لئے جزاوسزا ضروری ہے۔اور جب جزاوسزا ضروری ہے تو مومنین کے لئے جنت بھی ضروری ہے۔

اس جنت کی حالت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں خوشگوار پانی کی نہریں ہیں۔اور اس میں دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا۔اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے مزہ ہی مزہ ہیں اور صاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کیلئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔اوران کے پروردگار کی جانب سے مغفرت ہے اب تم بتلاؤ کیا یہ متقین ایسے ہیں جیسے وہ لوگ

Marfat.com

جو آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جن کو گرم پانی پلایا جائے گا جس پر وہ ان کی آنتیں کاٹ ڈالے گا ہرگز نہیں۔ پس تم مومنین کو نتیجہ کے لحاظ سے کافروں کے مانند کیوں سمجھتے ہو۔ خیر یہ تو وہ کافر تھے جو آپ کی باتوں سے متوحش ہیں۔

اور ان میں کچھ وہ بھی ہیں جو آپ کی باتوں کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے یعنی مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر حق تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور جو اپنی خواہشات کے متبع ہیں اس لئے ان کو یہ باتیں پوچ اور لچر معلوم ہوتی ہیں اور برخلاف ان کے جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی اس نے ہدایت بڑھائی ہے۔ اور ان کو ان کا مطلوب تقویٰ عطا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ ان کو حق جانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں جس سے ان کی ہدایت اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔

پس جب کہ رسول کی باتیں ان کی ہدایت کیلئے کافی نہیں۔ بلکہ ان سے ان کی گمراہی بڑھتی ہے تو اب ان کو صرف قیامت کا انتظار ہے کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے اور ان کو اچھی طرح سمجھاوے سو یہ بھی ہو جائے گا کیونکہ اس کی علامتیں آنی شروع ہو گئی ہیں چنانچہ خود آپ کا ظہور بھی ان ہی علامتوں میں سے ہے پس یوں ہی ایک روز قیامت بھی آجائے گی سو جب وہ آجائے گی اس وقت ان کیلئے قبول نصیحت کہاں الحاصل وہ قیامت کو دیکھ کر ایمان لائیں گے مگر اس وقت کا ایمان لانا محض بے نتیجہ ہوگا۔ اور اس لئے انہیں علاوہ پچھتانے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔

پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ کفر پر جمے ہوئے ہیں تو انہیں جمے رہنے دیجئے۔ اور آپ یہ جانتے رہئے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے مقتضی پر عمل کرتے رہے۔ یعنی پورے طور پر اس کی اطاعت کرتے رہئے اور اگر کبھی بمقتضائے بشریت بھول چوک سے کوئی لغزش ہو جائے تو اپنے قصور کی معافی مانگئے۔ اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے بھی معافی مانگئے۔ کیونکہ وہ بھی انسان ہیں ان سے بھی دانستہ یا نادانستہ قصور ہو جاتا ہے۔ اور خدا کو تمہارے چلنا پھرنا اور رہنا سہنا خوب معلوم ہے اس لئے اس پر تمہاری کوئی بات مخفی نہیں۔ پس تم اس کو پیش نظر رکھو اور کوئی کام کسی حال میں ایسا نہ کرو جس سے تم کو حق تعالیٰ کے سامنے ندامت ہو۔

قرآن مجید کی جب بھی تلاوت کی جائے یا اسے سمجھا جائے۔ تو یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے۔ کہ یہ کلام اللہ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب نہیں بلکہ اصل مخاطب انسان ہے۔ آج ہم جب قرآن کریم پڑھیں گے تو ہمارے تصور میں یہ بات ضرور رہنا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مخاطب ہیں۔ تب آیات کے مفاہیم جلد سمجھ میں آجائیں گے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

4/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 277

سورۂ محمد آیت نمبر 20 تا 38 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ قف
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ ۚ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

Marfat.com

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ

وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا ؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ

فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ

وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ

وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا یَسْــٴَـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

اِنْ یَّسْــٴَـلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ یُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ

هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ

وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کوئی سورۂ کیوں نہیں اتاری جاتی پس جب ایک واضح سورۂ اتار دی گئی اور اس میں جنگ کا ذکر بھی تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت چھا گئی ہو پس خرابی ہے ان کی ٥ حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنا ہے پس جب معاملہ کا قطعی فیصلہ ہو جائے تو اگر وہ اللہ سے سچے رہتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا ٥ پس اگر تم پھر گئے تو اس کے سوا تم سے کچھ متوقع نہیں مگر یہ کہ تم زمین میں فساد کرو اور آپس کی قرابتوں کو قطع کرو ٥ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا پس ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ٥ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ٥ جو لوگ پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے ہدایت ان پر واضح ہو گئی شیطان نے ان کو فریب دیا اور اللہ نے ان کو ڈھیل دے دی ٥ یہ اس سبب سے ہوا کہ انھوں نے ان لوگوں سے جو کہ خدا کی اتاری ہوئی چیز کو ناپسند کرتے ہیں کہا کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان لیں گے اور اللہ ان کی راز داری کو جانتا ہے ٥ پس اس وقت کیا ہوگا جب کہ فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہوں گے ان کے منہ اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے ٥ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے اس چیز کی پیروی کی جو اللہ کو غصہ دلانے والی تھی اور انھوں نے اس کی رضا کو ناپسند کیا پس اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دے ٥ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ ان کے کینے کو کبھی ظاہر نہ کرے گا ٥ اور اگر ہم چاہتے تو ہم ان کو تمہیں دکھا دیتے پس تم ان کی علامتوں سے ان کو پہچان لیتے اور تم ان کے انداز کلام سے ضرور ان کو پہچان لو گے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے ٥ اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے تا کہ ہم ان لوگوں کو جان لیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں اور ہم تمہارے حالات کی جانچ لیں گے ٥ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی جب کہ ہدایت ان پر واضح ہو چکی تھی وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ ان کے اعمال کو ڈھا دے گا ٥ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو ٥ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستے سے روکا پھر وہ منکر ہی مر گئے اللہ ان کو کبھی نہ بخشے گا ٥ پس تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی درخواست نہ کرو اور تم ہی غالب رہو گے ٥ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں کمی نہ کرے گا ٥ دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا ٥ اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے پھر آخر تک طلب کرتا رہے گا تو تم بخل کرنے لگو اور اللہ تمہارے کینے کو ظاہر کر دے ٥ ہاں تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے پس تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے تم محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ جہاد سے جی چرانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ مدعیان ایمان کہتے ہیں کہ اب تک جہاد کے باب میں کوئی سورۃ کیوں نہ اتاری گئی۔ پھر جبکہ ایک مضبوط سورۃ اتاری جائے گی اور اس میں جہاد کا ذکر ہوگا تو آپ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ ہے یعنی ان ہی جہاد کی تمنا کرنے والوں کو آپ کی طرف یوں دیکھتے ہوئے دیکھیں گے جیسے وہ دیکھتا ہو

Marfat.com

جس پر موت کے خوف سے بے ہوشی طاری ہو چکی ہو۔ سو براہوان منافقین کا کہ وہ خدا سے جان کو عزیز رکھتے ہیں اور اپنی بات کا بھی پاس کرتے ہیں کہ ہم نے خود جہاد کی خواہش کی تھی خیراب تو ان کیلئے ظاہری اطاعت اور معقول بات دونوں حاصل ہیں پھر جب کہ لڑائی ٹھن جائے گی اس وقت وہ اس سے جی چرائیں گے سو اگر وہ خدا سے سچے رہتے۔ تو ان کیلئے بہت اچھا ہوتا۔ سوائے منافقین اگر تم جنگ سے پیٹھ پھیرو تو اس کا نتیجہ فساد فی الارض اور قطع ارحام لازم ہے۔ کیونکہ جب تک کفار کی شوکت نہ ٹوٹے گی اس وقت تک ان دونوں خرابیوں کا انسداد ناممکن ہے۔ پس کیا تم ایسا کرنے کو ہو کہ امتناع عن الجہاد کے ذریعہ سے کفر کو مدد پہنچا کر زمین میں فساد کرو اور رشتہ داریوں کو توڑو کس قدر نامعقول بات ہے۔ ذرا شرم کرو۔ اور ایسا کام نہ کرو یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ جس پر اس نے ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کہ اب نہ وہ حق کو سنتے ہیں اور نہ اسے دیکھتے ہیں پس وہ جو ایسی باتیں کرتے ہیں تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ یا ان کے دلوں پر ان کے مناسب حال قفل لگے ہوئے ہیں۔ دونوں باتیں ہیں۔ اور وہ غور بھی نہیں کرتے۔ اور ان کے دلوں پر قفل بھی ہیں۔ خوب سمجھ لو جو لوگ بعد اس کے کہ ان کیلئے ہدایت بخوبی ظاہر ہو چکی۔ اس سے پیٹھ پھیر کر الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ اور ان کیلئے شیطان نے اس فعل کو خوشنما بنا دیا ہے اور اسی نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے بعض باتوں کے باب میں جن کو ہم ظاہر نہیں کرنا چاہتے ان لوگوں سے جنہوں نے خدا کی نازل کردہ چیز کو ناپسند کیا۔ یہ کہا کہ ہم اس باب میں تمہارا کہنا مانیں گے اور گو یہ بات مخفی طور پر کی تھی مگر حق تعالیٰ ان کے اخفا کرنے کو بخوبی جانتے ہیں۔ پس جب کہ ان کی شرارت کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا کے دشمنوں سے ساز رکھتے ہیں تو اس وقت انہیں کیسی بری بنے گی جب کہ فرشتے ان کی روح یوں قبض کریں گے کہ ان کے چہروں اور ان کے پشتوں کو مارتے ہوں گے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس شے کی پیروی کی جس نے خدا کو ناخوش کیا۔ اور انہوں نے اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا۔ جس پر اس نے ان کے اچھے اعمال اکارت کر دیئے۔

ہاں کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں روگ ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کے کینے نہ نکالینگے اور ان کو اسی طرح مخفی رہنے دیں گے جس طرح وہ ان کو مخفی رکھنا چاہتے ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ ہم انکا راز ضرور فاش کریں گے اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو انہیں دکھا دیں جس پر آپ انہیں ان کی صورت سے پہچان لیں مگر یہ مصلحت کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ایسا نہیں کرتے اور آپ ان کو گفتگو کے لہجہ سے پہچان لیں گے۔ اور اللہ تم لوگوں کے کام بخوبی جانتا ہے اس لئے وہ ان منافقین کی وہ حرکتیں بھی جانتا ہے جو وہ مسلمانوں کے اور خدا اور رسول کے خلاف کرتے ہیں۔

اور ہم جہاد کا حکم نافذ کر کے تمہارا ضرور امتحان کریں گے۔ تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو عملی طور پر جان لیں اور تمہارے کارنامے معلوم کر لیں۔ اب جن لوگوں نے خود کفر کا ارتکاب کیا اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کے لئے ہدایت بخوبی ظاہر ہو چکی تھی جیسے یہ منافقین کہ خود بھی جہاد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں سو وہ خدا کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور وہ ان کے اعمال اکارت کر دے گا۔

اے مدعیان ایمان دیکھو تم خدا کی بھی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور ان کی مخالفت کر کے اپنے اعمال کو باطل نہ کرو

Marfat.com

کیونکہ جن لوگوں نے خدا ورسول کی مخالفت کر کے خود کفر کا ارتکاب کیا اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکا پھر وہ ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ کافر تھے اور کفر سے توبہ نہ کی تو خدا انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ پس تم بودے بن کر کفار کو صلح کی دعوت مت دو بلکہ ان سے خوب لڑو اور یہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں خدا تمہارے ساتھ اور تمہارا معاون ومددگار ہے۔ اور تم کو یہ بھی اطمینان دلایا جاتا ہے کہ خدا تم سے تمہارے اعمال نہ لوٹے گا۔ بلکہ جو کچھ تم کرو گے اس کا تم کو پورے سے بھی زیادہ معاوضہ ملے گا۔ پس تم جہاد سے ہرگز جان نہ چرانا۔ تم اگر جہاد سے جان چراؤ گے تو اس کا منشا بجز جان کی محبت اور کچھ نہ ہوگا۔

لیکن ہم بتلاتے ہیں کہ دنیاوی زندگی محض ایک لہو ولعب ہے اور ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی غافل اس سے محبت کرے اور اگر تم خدا کی بات مانو گے اور مخالفت سے پرہیز کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے معاوضے دے گا اور تم سے تمہارے کل اموال نہ مانگے گا کیونکہ اگر وہ تم سے وہ مال مانگے اور اس میں تم پر زور دے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کینے نکال دے گا یعنی حق تعالیٰ کے ایسا کرنے سے تم اپنے کینے جو تمہارے دلوں میں بھرے ہوئے ہیں ظاہر کر دو گے۔ اور کھلم کھلا دشمنی کرنے لگو گے تم وہ ہو کہ تم کو دعوت دی جاتی ہے کہ تم خدا کی راہ میں کچھ مال نہ کہ کل مال خرچ کرو۔ سو تم میں کچھ تو خرچ کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں۔ اور تم کو واضح ہو کہ جو کوئی کنجوسی کرے وہ خود اپنے سے کنجوسی کرتا ہے کیونکہ اگر وہ خرچ کرتا تو اسے اس کا فائدہ پہنچتا۔ اور جب وہ خرچ نہیں کرتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے کو فائدہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ لہٰذا وہ خود اپنے سے کنجوس ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ خدا بالکل بے نیاز ہے۔ اور اس لئے وہ تمہارا محتاج نہیں اور تم سراسر محتاج ہو اس لئے تمہیں اس کی ضرورت ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ خرچ کرنے میں بخل نہ کرو اور اگر تم روگردانی کرو اور خدا کی بات نہ مانو تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم لے آئے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے بلکہ خدا کی بات مانیں گے۔ اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے دریغ نہ کریں گے۔

جو لوگ اللہ کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان پر پہلا عذاب یہ نازل ہوتا ہے۔ کہ ان سے سماعت اور بصارت چھین لی جاتی ہے۔ یعنی قرآن ان کے سامنے پڑھا جائے تو ان کے دل متغیر نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی اثر لیتے ہیں اس طرح حقائق دین سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں دین اسلام کی حقیقت نظر ہی نہیں آتی۔ جب یہ حال لوگوں کا ہو جائے۔ تو اللہ رب العزت کی رحمت سے دور چلے جاتے ہیں۔ اور پھر دربدر ہو جاتے ہیں اللہ رب العزت ہمیں اپنی رحمت میں رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفتح

سورۃ الفتح مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 29 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 563 اور حروف کی تعداد 2359 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت میں ہے صلح حدیبیہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے اس کا نام سورۃ الفتح ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 48 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 111 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 29: صلح حدیبیہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا گیا ہے، شرائط صلح حدیبیہ پر تبصرہ ہے شرائط کے اثرات، رسالت کا تذکرہ۔ صحابہ کا تذکرہ، ان کی فضیلت اور مناقب کا بیان۔ بیعت رضوان کا ذکر اور اس کی اہمیت، فتح مکہ کی بشارت اور اس کا وعدہ۔ تابعدار مرد وعورت کو کامیاب قرار دیا گیا ہے کا ذکر ہے۔ اقرار پورا کرنے والوں کو کمل اجر ملے گا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا صحابہ کی صفات کا ذکر ہے۔ منافقین کا بیان ہے صحابہ کے متعلق کہ ان کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے۔ اہل ایمان کے چہرے سجدوں کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے اللہ معاف کرنے اور اجر عظیم دینے والا ہے کا بیان۔

Marfat.com

Marfat.com

5/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 278

سورۂ فتح آیت نمبر 1 تا 17 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن
ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ
السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ
وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ
اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَ
الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ

Marfat.com

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُؕ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى
نَفْسِهٖۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾
سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا
فَاسْتَغْفِرْ لَنَاۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ شَيْــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًاؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى
اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ
قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا
انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا
كَلٰمَ اللّٰهِؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ
بَلْ تَحْسُدُوْنَنَاؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ

Marfat.com

مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ
يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم
مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک ہم نے تمہیں کھلی فتح دے دی o تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی خطائیں معاف کردے اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کی تکمیل کردے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے o اور تمہیں زبردست مدد عطا کرے وہی ہے جس نے مومنوں کے دل پر اطمینان اتارا تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمانوں اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے o تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور تاکہ ان کی برائیاں ان سے دور کردے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے o اور تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے ساتھ برے گمان رکھتے ہیں برائی کی گردش انھیں پر ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہوا اور ان پر اس نے لعنت کی اور ان کے لئے اس نے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے o اور آسمانوں اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے بیشک ہم نے تمہیں گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے o تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور تم اللہ کی تسبیح کرو صبح وشام o جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پھر جو شخص اس کو توڑیگا اس کے توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا o جو دیہاتی پیچھے رہ گئے وہ اب تم سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور ہمارے بال بچوں نے مشغول رکھا پس آپ ہمارے لئے معافی کی دعا فرمائیں یہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے تم کہو کہ کون ہے اللہ کے سامنے تمہارے لیے کچھ اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ ہی اس سے باخبر ہے جو تم کر رہے ہو o بلکہ تم نے یہ گمان کیا کہ رسول اور مومنین کبھی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر نہ آئیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا نظر آیا اور تم نے بہت برے گمان کئے اور تم برباد ہونے والے لوگ ہوگئے o اور جو ایمان نہ لایا اللہ پر اور اس کے رسول

Marfat.com

پر تو ہم نے ایسے منکروں کے لئے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے ٥ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ جب تم غنیمتیں لینے کے لئے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی بات کو بدل دیں کہو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اللہ پہلے ہی یہ فرما چکا ہے تو وہ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ یہی لوگ بہت کم سمجھتے ہیں ٥ پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے کہو کہ عنقریب تم ایسے لوگوں کی طرف بلائے جاؤ گے جو بڑے زور آور ہیں تم ان سے لڑو گے یا وہ اسلام لائیں گے پس اگر تم حکم مانو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا اگر تم روگردانی کرو گے جیسا کہ تم اس سے پہلے روگردانی کر چکے وہ تو ہو تمہیں دردناک عذاب دے گا ٥ نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس کو اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص روگردانی کرے گا اس کو وہ دردناک عذاب دے گا ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہارے مخالفین کے مقابلہ میں تمہارے حق میں کھلا فیصلہ کر دیا ہے جو کہ صلح حدیبیہ سے کسی قدر ظاہر ہو چکا ہے کیونکہ اول تو ان لوگوں کا باوجود اس قدر شدید عداوت کے صلح پر آمادہ ہو جانا ہی اپنی کمزوری اور رسول کی قوت کا اقرار ہے۔ پھر یہ مقدمہ ہے فتح مکہ وغیرہ کا۔ اور فتح خیبر و مکہ وغیرہ سے اس کا کامل ظہور ہو جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کی دینی خدمات کے صلہ میں آپ کی تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دے گا۔ اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے گا اور ان کو سیدھے رستہ پر چلائے گا۔ اور خدا آپ کو نہایت زبردست فتح دے گا کیونکہ وہ خدا وہ قادر المطلق ہے۔ جس نے مومنین کے قلوب میں اطمینان اتارا۔ تاکہ انہیں خدا کی باتوں میں شک وشبہ نہ ہو اور وہ ان کی تصدیق کر کے اپنے پہلے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھاتے پس جو خدا مومنین کی ایسی زبردست مدد کر سکتا ہے وہ آپ کی مدد بالاولیٰ کر سکتا ہے۔

اور اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ مخالفین کے پاس فوجیں زیادہ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان وزمین کی کل فوجیں خدا ہی کی ہیں اس لئے ان کی فوجیں خدا کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اگر وہ چاہے تو خود انہیں فوجوں سے ان کو شکست دلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے قبضہ سے باہر نہیں ہیں۔ بلکہ اس کی مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں۔ اور اس لئے اس کو ان میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ جب یہ صورت ہے تو کفار کو اب تک کیوں نہ کامل شکست دیدی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس وقت کیا کام مناسب ہے اور اسی وقت اس کو کرتا ہے۔ الغرض وہ آپ کو زبردست فتح دے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مومنین اور مومنات کو ان کی خدمات کے صلہ میں ان باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور ان کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور یہ حق تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ اسے حاصل کریں اور منافقین اور مشرکین اور منافقات اور مشرکات کو جو کہ حق تعالیٰ کی نسبت برا خیال رکھتے تھے کہ وہ اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا سخت سزا دے گا چنانچہ ان پر بڑی سخت مصیبت ہے کہ وہ اپنے منصوبوں میں ناکام اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ہوں گے اور ان سے خدا سخت ناخوش ہے اور اس نے ان

Marfat.com

کو رحمت سے دور کر دیا ہے۔ اور ان کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور دوزخ کو معمولی چیز نہ سمجھو بلکہ وہ بہت بُری جائے بازگشت ہے خدا بچائے اور ان کو اپنی فوجوں پر گھمنڈ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ آسمان و زمین کے تمام لشکر حق تعالیٰ کے ہیں۔ اس لئے ان کے لشکر اس کے قبضہ سے باہر نہیں ہیں۔ پس وہ ان کو اپنے دوسرے لشکروں کے ذریعہ سے بھی اور دوسرے ذریعہ سے ہر طرح مغلوب کر سکتا ہے بلکہ ان کو خود ان کے لشکروں سے بھی سزا دلا سکتا ہے اور خدا ہمیشہ سے نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا رہا ہے پس قوت کی وجہ سے وہ ہر کام کر سکتا ہے اور باوجود قوت کے جو کام نہیں کرتا اس میں حکمت ہوتی ہے۔ پس ان کو اس سے دھوکا نہ ہونا چاہیے کہ ان کو اب تک سزا نہیں دی گئی۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے آپ کو پیغام دے کر بھیجا ہے ایسی حالت میں کہ آپ ان لوگوں کے افعال کے گواہ اور ان کو اچھے کاموں پر خوشخبری دینے والے اور برے کاموں پر ان کے نتیجہ بد سے ڈرانے والے ہیں اور اے لوگو! ہم نے انہیں اس واسطے بھیجا ہے تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور اس خدا کی صبح و شام تسبیح کرو پس تم کو چاہیے کہ یہ کام کرو اور ان میں کوتاہی نہ کرو۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو بھیجا ہے۔ لہٰذا جو معاملہ بحیثیت رسول کے آپ کے ساتھ کیا جائے گا وہ معاملہ ہمارے ساتھ ہوگا اب جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اس میں چونکہ آپ کی شخصیت ملحوظ نہیں بلکہ وہ بیعت آپ سے بحیثیت رسول اور نائب خدا ہونے کے کی جاتی ہے لہٰذا وہ درحقیقت خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بیعت کے وقت جو آپ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے وہ ذاتی طور پر نہیں بلکہ من حیث الرسالۃ ہے اس لئے یوں کہنا چاہیے کہ درحقیقت خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جبکہ اس بیعت کی حقیقت معلوم ہوگئی کہ وہ خدا سے معاہدہ ہے تو اب جو کوئی عہد شکنی کرے وہ اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے اور اس کو اس کا نتیجہ برداشت کرنا ہوگا۔ اور جو اس کام کو پورا کرے۔ جس پر اس نے خدا سے معاہدہ کیا ہے تو خدا اس کو اس کا بہت بڑا معاوضہ دے گا پس لوگوں کو عہد شکنی سے بچنا چاہیے۔ اور معاہدہ کو پورا کرنا چاہیے اور جن لوگوں نے بدعہدی کی۔ انہوں نے بہت برا کیا۔ جیسے وہ دیہاتی جو اس موقع پر یعنی صلح حدیبیہ میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے۔

یہ پیچھے آئے ہوئے بدو آپ سے کہیں گے کہ کیا بتائیں ہمیں ہمارے مالوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے میں لگائے رکھا اور ہم کچھ ایسے ان میں مشغول ہوئے کہ ہم کو بالکل فرصت نہ ملی ورنہ ہم ضرور شریک ہوتے پس آپ ہمارے لئے معافی مانگیے مگر ان کا یہ بیان بالکل غلط ہے اور وہ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں ہے لہٰذا آپ ان سے کہیے کہ خیر تم نے مجھ سے تو بات بنا دی پس اگر خدا تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو تمہارے لئے خدا سے بچانے کا کون کچھ اختیار رکھتا ہے۔ یا اگر وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے اس سے کون روک سکتا ہے۔ جب کہ کوئی نہیں روک سکتا تو ثابت ہوا کہ خدا تمہارے ساتھ جو معاملہ کرے تو اس کو اس کا پورا اختیار ہے۔ اب جب کہ وہ تمہیں اس تخلف کی سزا دے گا تو اس وقت تم کیا کرو گے کیونکہ وہ تو تمہاری اس تخلف کی حقیقت سے ناواقف نہیں۔

بلکہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اس سے وہ پورے طور پر واقف ہے۔ یہ تمہاری سراسر بناوٹ ہے۔ اور تمہارا تخلف ہرگز عدیم الفرصتی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ رسول اور مومنین اپنے گھروں کو کبھی نہ لوٹیں گے بلکہ اہل مکہ سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے اور یہ بات شیطان کی طرف سے تمہارے دلوں میں خوشنما بنا دی گئی تھی۔ اور اس کی بناء پر تم نے یہ برا گمان کیا تھا۔ اور اس لئے تم ایک

Marfat.com

ہلاک شدہ قوم تھے۔اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے جیسے یہ پیچھے رہے ہوئے دیہاتی۔جنہوں نے ان کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا۔بلکہ اپنی طرف سے برے خیالات پکا لئے تو ان کافروں کیلئے ہم نے نہایت دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہے اس لئے اسے پورا اختیار ہے کہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے لہٰذا کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اس لئے اس نے اب تک ان کافروں کو سزا نہیں دی ورنہ ان کا جرم اس قابل تھا کہ ان کو فوراً سزا دی جاتی۔خیر اب تو ان کی یہ حالت ہے کہ یہ لوگ جہاد سے جی چراتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت موت کے منہ میں جانا ہے۔لیکن جب انہیں مال ملنے کی توقع ہوگی اس وقت وہ خوشی سے اس کیلئے تیار ہو جائیں گے۔

چنانچہ جب تم اموال غنیمت لینے جاؤ گے تو یہ پیچھے رہے ہوئے لوگ یہ کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ آنے دو۔یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ خدا کی بات بدل دیں کیونکہ خدا حکم دے چکا ہے کہ ان کو ساتھ نہ لیجایا جائے۔اب اگر ان کی خواہش کے موافق ان کو ساتھ لیجایا جائے تو وہ حکم منسوخ ہو جائے گا اور یہ ہو نہیں سکتا اس لئے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ نہ جاسکو گے حق تعالیٰ اس سے پہلے یوں ہی کہہ چکے ہیں لہٰذا ہم معذور ہیں اس پر وہ یہ کہیں گے کہ خدا نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور یہ تمہارا محض ایک حیلہ ہے بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو اور اس لئے ہم کو ساتھ نہیں لیجانا چاہتے کہ انہیں نفع نہ پہنچ جائے۔لیکن یہ بیان ان کا سراسر غلط ہے اور وہ ان پر حسد نہیں کرتے بلکہ خود یہ لوگ حقیقت کو بہت ہی کم سمجھتے ہیں اور نادانی سے اچھے کام کرتے اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو عقل اور واقع کے بالکل خلاف ہے خیر اس وقت تو ان کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔

لیکن آپ ان پیچھے رہنے والے بدوؤں سے کہہ دیجئے کہ اس وقت تو تم امتحان میں ناکام رہے۔لیکن ایک مرتبہ تمہارا اور امتحان ہوگا اور تم کو ایک نہایت زبردست قوم کے مقابلہ کیلئے بلایا جائے گا جن سے تم لڑو گے۔یا وہ اطاعت قبول کرلیں۔اور گو ہمیں معلوم ہے کہ ان میں سے کونسی صورت واقع ہوگی۔لیکن اس کا بتلانا مصلحت نہیں ہے۔کیونکہ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ تمہیں ان سے لڑنا نہیں پڑے گا تو پھر امتحان ہی کیا ہوا۔اور اگر یہ کہا جاتا ہے کہ تمہیں لامحالہ ان سے لڑنا ہوگا تو ایک تو تم پہلے ہی سے بودے ہو۔پھر یہ سن کر تمہارے اور بھی اوسان خطا ہو جائینگے اس لئے مصلحت اسی میں ہے کہ ابھی اس معاملہ کو گول مول رکھا جائے پس اگر تم اطاعت کرو تو اللہ تم کو اس اطاعت کا عمدہ معاوضہ دے گا۔اور اگر تم یوں ہی پیٹھ پھیرو جیسے پیشتر پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں سخت تکلیف دہ عذاب دے گا۔

لیکن یہ حکم سب کیلئے نہیں بلکہ کچھ لوگ اس سے مستثنیٰ بھی ہیں۔چنانچہ نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی ہے۔اور نہ بیمار پر کوئی تنگی ہے کہ ان کو قتال کے لئے مجبور کیا جائے۔ہاں جس قسم کی اعانت ان سے ممکن ہو۔وہ ان پر بھی لازم ہے اور جو کوئی ان میں خدا اور رسول کی اطاعت کرے۔اور جو امداد اس سے ہو سکے وہ امداد کرے۔اور اگر کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم اس پر آمادہ ہو کہ اگر خدا مجھے قدرت دے تو میں بھی جہاد کروں تو خدا اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو بالکل اطاعت سے پیٹھ پھیرے اسے تکلیف دہ سزا دے گا یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی جو پیچھے رہے اور شریک نہیں ہوئے۔ اب ان کی حالت سنو جو شریک ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

Marfat.com

6/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 279

سورۂ فتح آیت نمبر 18 تا 29 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ

اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

Marfat.com

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ
نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿۲۸﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى

Marfat.com

سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ ایمان والوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اللہ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی اور ان کو انعام میں ایک قریبی فتح دیدی ٥ اور بہت سی غنیمتیں بھی جن کو وہ حاصل کریں گے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم لوگے پس یہ اس نے تمہیں فوری طور پر دے دیا اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تا کہ اہل ایمان کے لئے یہ ایک نشانی بن جائے اور تا کہ وہ تمہیں سیدھے راستے پر چلائے ٥ اور ایک فتح اور بھی ہے جس پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے اللہ نے اسکو احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ اور اگر یہ منکر لوگ تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر وہ نہ کوئی حمایتی پاتے اور نہ مددگار ٥ یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ٥ اور وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا ٥ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی روکے رکھا کہ وہ اپنی جگہ پر نہ پہنچیں اور اگر (مکہ میں) بہت سے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم لاعلمی میں پیس ڈالتے پھر ان کے باعث تم پر بیخبری میں الزام آتا تا کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ لوگ الگ ہو گئے ہوتے تو ان میں جو منکر تھے ان کو ہم دردناک سزا دیتے ٥ جب انکار کرنے والوں نے اپنے دلوں میں حمیت پیدا کی جاہلیت کی حمیت پھر اللہ نے اپنی طرف سے سکینت نازل فرمائی اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اور اللہ نے ان کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل تھے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ٥ بیشک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا جو مطابق واقعہ ہے بیشک اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے امن کے ساتھ بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں پر اور کترتے ہوئے تمہیں کوئی اندیشہ نہ ہوگا پس اللہ نے وہ بات جانی جو تم نے نہیں جانی پس اس سے پہلے اس نے ایک فتح دیدی ٥ اور اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ کافی گواہ ہے ٥ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہین وہ منکروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں تو ان کو رکوع میں سجدہ میں دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدہ کے اثر سے ان کی یہ مثال تورات میں ہے اور انجیل میں انکی مثال یہ ہے کہ جیسے کھیتی اس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اس کو مضبوط کیا پھر وہ اور موٹا ہوا پھر اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا وہ کسانوں کو بھلا لگتا ہے تا کہ ان سے کافروں کو جلائے ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا اللہ نے ان سے معافی کا اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے ٥

Marfat.com

تشریح: یقیناً اللہ تعالیٰ مومنین سے خوش ہوا۔ جب کہ وہ ببول کے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کرتے تھے پھر اس نے ان کے اس خلوص کو جانا جو ان کے دل میں تھا جس پر اس نے ان پر اطمینان اتارا جس سے وہ شک اور انکار اور کفار کی ضد پر بیجا جوش سے محفوظ رہے اور اس کے معاوضہ میں اس نے ان کو ایک جلد حاصل ہونے والی فتح یعنی فتح خیبر اور بہت سے اموال غنیمت دیئے۔ جن کو وہ لیں گے اور اللہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے پس قوت کی وجہ سے اس نے ان کو یہ چیزیں دیں اور حکمت کی وجہ سے ان کو ایک زمانہ تک التواء میں رکھا۔ دیکھو اے مسلمانو! خدا نے تم سے بہت سے اموال غنیمت کا وعدہ کیا ہے جن کو تم لوگے۔ سو یہ اموال جو تم کو فتح خیبر کے وقت حاصل ہوئے یا ہوں گے یہ تو اس نے تمہیں جلدی دیدی جو کہ اس کا ایک انعام ہے اور اس کے ساتھ ایک انعام یہ کیا کہ اس نے تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روک دیا اور انہوں نے تم سے جنگ نہیں کی۔ حالانکہ وہ لڑنے کیلئے آئے تھے اور یہ اس لئے کیا تاکہ ماننے والوں کیلئے خدا کی قدرت اور رسول کی رسالت پر ایک نشانی ہو اور تمہیں سیدھے رستے پر چلائے کیونکہ جو کافر ابھی ایمان نہیں لائے لیکن وہ ہٹ دھرم بھی نہیں وہ اس کو دیکھ کر ایمان لائیں گے۔ اور تم چونکہ پہلے سے مومن ہو اس لئے تم کو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تمہارے ایمان کو قوت ہوگی اور تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے اور دوسرے اموال غنیمت جن پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے۔ وہ خدا کے علم میں ہیں۔ اور اس لیے وہ بھی تم کو دلائے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس لئے نہ اس کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ اور نہ کسی کو ایسا سمجھنے کی گنجائش ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روک دیا۔ اور وہ تم سے نہیں لڑے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ان کیلئے اسی میں خیریت تھی اور اگر وہ کافر تم سے لڑتے تو وہ ضرور پیٹھ پھیر دیتے۔ پھر نہ ان کو کوئی سرپرست ملتا اور نہ مددگار۔ چنانچہ خدا نے یہ طریق مقرر کر رکھا ہے جو کہ پہلے سے ہوتا رہا ہے کہ خدا اپنے جن بندوں سے نصرت کا وعدہ کر لیتا ہے وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں ان کے مخالفین کو ضرور شکست ہوتی ہے اور آپ خدا کے اس طریق کو بدلا ہوا نہ پائیں گے۔ اور وہ خدا جس نے تم سے اس وقت کفار کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور اس طرح تم پر انعام کیا وہی ہے جس نے بطن مکہ میں بعد اس کے کہ اس نے تم کو ان پر قابو دیا تھا ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور اس طرح تم پر انعام کیا تھا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا تھا اور یہ بھی تم پر انعام تھا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکنے کی یہ وجہ نہ تھی کہ حق تعالیٰ کو ان کے جرائم کی خبر نہ تھی۔ کیونکہ جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اس کو ہمیشہ سے دیکھتا رہا ہے۔

چنانچہ وہ جن سے تمہارے ہاتھوں کو روکا وہ ہیں جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا اور تم کو مسجد حرام سے اور قربانی کے جانوروں کو بحالیکہ وہ رکے ہوئے تھے اپنی جگہ پہنچنے سے روکا پس وہ ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان سے تمہارے ہاتھوں کو روکا جاتا اور اگر کچھ ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ یعنی اگر یہ نہ ہوتا کہ تم انہیں بے خبری میں پامال کر دو گے جس پر تمہیں عیب لگے گا تو اس وقت ہم ان کافروں کو بتلاتے لیکن چونکہ ان کی جان اور تمہاری آبرو بچانی منظور تھی اس لئے ہم نے تم کو جنگ سے روکا تاکہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے چنانچہ اس نے ان مسلمانوں کی جان بچا کر اور تم کو قتل مومن کے عیب سے بچا کر اپنی رحمت میں داخل کر لیا چنانچہ اگر وہ ان سے جدا ہو جاتے تو ہم ان لوگوں کو جنہوں نے ان میں سے کفر کیا ہے سخت تکلیف دہ عذاب دیتے اور انہیں خوب قتل و غارت کراتے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں کو ان سے اس وقت روکا جب کہ ان لوگوں نے

Marfat.com

جنہوں نے کفر کیا۔ اپنے دلوں میں غیرت کو جاہلیت کی غیرت بنا دیا تھا اور ان کو اس سے شرم آئی کہ مسلمان اس شان کے ساتھ اور بلا ان کی اجازت کے عمرہ کیوں کرتے ہیں جس پر اللہ نے اپنے رسول پر بھی اور مومنین پر بھی سکون اتارا کہ اس بیجا ضد پر جوش سے بے قابو نہ ہوئے اور اس نے انہیں پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو خدا کے یا حرم کی حرمت کے خلاف ہو اور وہ لوگ اس کے مستحق اور اس کے اہل بھی تھے کیونکہ اطاعت پیشہ لوگ تھے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس لئے اس کو آپ کی اہلیت کا علم تھا۔ اس لئے اس نے ایسا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے بلا عمرہ کئے واپس ہو جانے سے کسی کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ جو خواب آپ نے دیکھا تھا اور جس کی بناء پر آپ نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا وہ غلط تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ اللہ نے اپنے رسول کو بالیقین سچا خواب دکھایا ہے چنانچہ تم انشاء اللہ مسجد حرام میں ضرور ایسی حالت میں داخل ہو گے کہ کوئی تم میں سر منڈائے ہو گا اور کوئی بال کٹائے۔ اور کفار کا کوئی خوف نہ ہو گا۔ پس اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ابھی کیوں نہ ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مصلحت معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں ہے۔ اور بے وقت عمرہ کا ارادہ کر دیا پس اس مصلحت کی بناء پر اس نے اس وقت عمرہ نہ ہونے دیا۔ اور اس سے پہلے اس نے جلد حاصل ہونے والی فتح کر دی اس میں حق تعالیٰ کے علم میں عمرہ سے پہلے خیبر کا فتح ہونا مصلحت تھا۔ اس لئے اسے مقدم کر دیا۔ پھر اس وقت عمرہ کے نہ ہونے میں اور بھی مصلحتیں تھیں۔ مثلاً یہ کہ یہ صلح مقدمہ ہے فتح مکہ کا چنانچہ اسی صلح کی ایک شرط کے خلاف ورزی کی بناء پر آپ نے مکہ پر فوج کشی کی تھی۔ الحاصل اے کافرو! تم رسول کو جھوٹا نہ جانو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے کہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ چنانچہ تم اس کا غلبہ اور دوسرے ادیان کی مغلوبیت کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہو اور خدا اس بات کا کافی گواہ ہے پس تم اس کی تکذیب نہ کرو۔

دیکھو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر نہایت سخت اور آپس میں بہت نرم ہیں۔ نیز اے مخاطب تو انہیں ایسی حالت میں رکوع و سجدہ کرنے والے دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی جانب سے فضل اور رضامندی کے خواہاں ہیں اور کوئی دنیاوی غرض مقصود نہیں ہے۔ نیز ان کی نشانی یعنی سجدہ کا نشان ان کے چہروں میں موجود ہے یہ ان کی حالت توراۃ میں موجود ہے جو کہ ان پر بالکل مطابق ہے۔

اور انجیل میں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ایسی کھیتی کے مانند ہیں جس نے اول اپنی کھونٹی نکالی۔ پھر ذرا اسے مضبوط کیا۔ پھر وہ موٹی ہوئی۔ جس پر وہ اپنے تنوں پر ایسی حالت میں کھڑی ہو گئی کہ اب وہ بونے والوں کو نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے اور اسے دیکھ کر ان کا دل باغ باغ ہوتا ہے اور یہ انجیل کی حالت بھی ان پر بالکل منطبق ہے۔ چنانچہ وہ ابتداء میں کچھ بھی نہ تھے۔ پھر نہایت کمزور حالت میں ان کا وجود ہوا۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ مسلمان ہوئی تھیں جو کہ عورت اور تنہا ہونے کی وجہ سے نہایت کمزور۔ اور کھیتی کی کھونٹی کے مشابہ تھیں۔ پھر ترقی ہونی شروع ہوئی اور اب ان کی قوت کی یہ حالت ہے کہ عرب میں ان کی دھاک ہے۔ اور خدا اور رسول جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں وہ اپنی اس کھیتی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس قوت پر ان کو کیوں پہنچایا گیا ہے۔ اس لئے تاکہ خدا ان سے کفار کو جلائے پس جب توریت اور انجیل دونوں کی شہادت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت ہے۔ تو اب لوگوں کو ضرور ایمان لے آنا چاہیے۔ کیونکہ خدا نے ان لوگوں سے جو ان میں سے جو کہ ان کے ساتھ

Marfat.com

ہیں دل سے ایمان لے آئے۔ اور نیک کام کئے۔ بخشش اور بہت بڑے معاوضہ کا وعدہ کیا ہے پس تم بھی ایمان لا کر ان کے ساتھیوں میں داخل ہو جاؤ اور مغفرت اور بڑے معاوضہ کے مستحق بنو۔

درس میں دین اسلام کے غلبہ کی بھی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مانے یا نہ مانے لیکن اسلام تمام ادیان پر غالب رہے گا۔ مطلب ان کا یہ نہیں کہ بقیہ ادیان مٹ جائیں گے بلکہ دیگر مذاہب چونکہ انسان کے بنائے ہوئے مذہب ہیں، یا پھر آسمانی ادیان سابقہ کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے۔ اور اب جو دین ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اور جو رسول ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا جب ہی انسانیت گرتی ہوگی۔ اور بربادی کے دھانے پر ہوگی جس وقت کوئی مسیحائی نظر نہیں آئے گی۔ انسان اپنے آپ کو خود ذبح کرنا شروع کر دے گا۔ اس وقت اگر کوئی دین دیگر ادیان کی راہنمائی کرے گا تو وہ صرف اسلام ہوگا۔ اور کوئی ہستی اگر اسوہ کامل کا درجہ رکھتی ہے۔ تو وہ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اس بات کو کوئی مانے یا نہ مانے۔ اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحجرات

سورۃ الحجرات مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 18 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 530 اور حروف کی تعداد 1573 ہے اس کا نام آیت نمبر 4 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 49 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 106 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 18: آداب مجلس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے، آواز کو پست کریں۔ جس طرح آپس میں بولتے ہیں ایسا انداز دربار رسالت میں مت کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں تمہیں خبر تک نہ ہو۔ جو پیغمبر کے سامنے آہستہ آواز سے بولتے ہیں وہ متقی ہیں جو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں وہ بے عقل ہیں، صلح کرادیں اگر دونوں میں سے ایک زیادتی پر ہے جو زیادتی کرے اس سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ رجوع کرے۔ پھر آپس میں انصاف کے ساتھ صلح کرادیں۔ کسی قوم کا مذاق نہ اڑائیں۔ مرد مردوں کا اور عورتیں عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، اور نہ برے القاب سے عیب لگاؤ۔ بدگمانی، جاسوسی، غیبت سے بچو، کیونکہ یہ معاشرے کا چین اور سکون برباد کردیتے ہیں انسان کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا گیا ہے کا بیان ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آداب اور احترام کی تلقین کی گئی ہے مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنی رائے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مقدم سمجھیں، مسلمانوں کو اخلاقیات کا درس دیا گیا ہے، اصلاح معاشرہ اور حسن معاشرت کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر یہ مت سمجھو کہ تم نے بہت بڑا احسان کیا ہے بلکہ یہ اللہ رب العزت کا خاص فضل وکرم ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی توفیق سے نوازا ہے۔ مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اللہ رب العزت تمہارے سارے اعمال دیکھ رہا ہے اور نیتوں کو جانتا ہے اس کا بھی بھرپور تذکرہ ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

7/1 اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 280

سورۂ حجرات آیت نمبر 1 تا 18 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا
اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝1 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝2 اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ
لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝3 اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ
وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝4 وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى
تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝5 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝6 وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰهِ ؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ
الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ
وَ الْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (۷) فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ
وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (۸) وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ
تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (۹) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۰)
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا
مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا
تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۱) یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ
یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ
رَّحِیْمٌ (۱۲) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ
شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ

Marfat.com

اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن
قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ
أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ
هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع

ترجمه:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ٥ اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اوپر مت کرو اور نہ اس کو اس طرح آواز دے کر پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ٥ جو لوگ اللہ کے رسول کے آگے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں وہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے ان کی معافی ہے اور بڑا ثواب ہے ٥ جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر سمجھ نہیں رکھتے ٥ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود ان کے پاس نکل کر آ جاؤ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تم اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کئے پر پچھتانا پڑے ٥ اور جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لے تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب بنا دیا اور کفر اور فسق اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کر دیا ایسے ہی لوگ راہ راست پر ہیں ٥ اللہ کے

Marfat.com

فضل اور انعام سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر دو ان میں کا ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ٥ مسلمان سب بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں کے درمیان ملاپ کراؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ٥ اے ایمان والو نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آئیں تو وہی لوگ ظالم ہیں ٥ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ٹوہ میں نہ لگو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم خود ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور خاندانوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے ٥ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے ٥ مومن تو بس وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انھوں نے شک نہیں کیا اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہی سچے لوگ ہیں ٥ کہو کیا تم اللہ کو اپنے دین سے آگاہ کر رہے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے ٥ یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ انھوں نے اسلام قبول کیا ہے کہو کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم سچے ہو ٥ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥

تشریح: اے مسلمانو! تم خدا اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو یعنی کوئی کام اپنی رائے سے نہ کرو بلکہ خدا اور رسول کا اتباع کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور بڑا جاننے والا ہے جو کہ تمہارے اقوال کو سنتا اور تمہارے افعال کو جانتا ہے۔ پس اگر تم ان کی مرضی کے خلاف اپنی رائے سے کوئی کام کرو گے تو وہ اس پر تم کو سزا دے گا۔

نیز اے مسلمانو! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اور ان سے بلند آواز سے بات نہ کرو جیسا کہ تم آپس میں بلند آواز سے بات کیا کرتے ہو کیونکہ یہ ایک قسم کا سوء ادب ہے مبادا تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ تم کو واضح ہو کہ جو لوگ خدا کے رسول کے سامنے بلا بناوٹ کے آواز کو پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوئ کیلئے آزمالیا ہے۔ کیونکہ اس کا منشا رسول کی عظمت ہے۔ اور جس کے دل میں رسول کی عظمت ہے اس کے دل میں اس کے احکام کی بھی وقعت ہوگی۔ اور یہ ہی جڑ ہے تقوئ کی ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا معاوضہ ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے گستاخانہ انداز سے پکارتے ہیں ان میں بہت سے بے سمجھ ہیں

Marfat.com

اور بعض منافق ہیں جو قصداً توہین کرنا اور ایذا دینا چاہتے ہیں اور اگر یہ لوگ دم لیتے۔ یہاں تک آپ خود اپنے حوائج سے فارغ ہوکر ان کے پاس آتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا کہ یہ لوگ سوءِ ادب اور اس کے نتائج سے محفوظ رہتے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کیلئے کوئی سزا تجویز نہیں کی بلکہ صرف تنبیہ پر اکتفاء کیا۔

نیز اے مسلمانو! اگر کوئی خدا کا نافرمان تمہارے پاس کوئی خبر لایا کرے تو تم اس کے مقتضا پر فوراً عمل نہ کرلیا کرو بلکہ تحقیق کرلیا کرو کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ مبادا تم لوگوں کو ناواقفیت سے کوئی صدمہ پہنچادو اور اس کے بعد تم اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

اور یہ جان لو کہ تم میں خدا کا رسول ہے جس کو خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ پس اگر اسے دھوکا دینا چاہو گے تو بذریعہ وحی کے ان کو مطلع کردیا جائے گا۔ جس سے علاوہ ناکامی کے تم کو ندامت اٹھانی پڑے گی اگر اللہ تعالیٰ کے رسول بہت سی باتوں میں تمہارا کہنا مانتے جیسا کہ تم چاہتے ہو تو تم مشقت میں پڑجاتے کیونکہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ کونسی بات اچھی ہے اور کونسی بری۔ اور کس میں نفع ہے اور کس میں نقصان۔ اور اگر علم بھی ہو تو نفس تم کو مقتضائے عقل سے پھیر کر اپنی خواہش کی طرف لاسکتا ہے۔ پس تم رسول سے اتباع کے خواہاں نہ ہو لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا پسندیدہ بنایا اور اس کو تمہارے دلوں میں خوشنما بنایا۔ اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو تمہارا ناپسندیدہ بنایا ہے۔ پس تم اس کے مقتضاء کے موافق خود رسول کا اتباع کرو۔ چنانچہ وہ لوگ جو کفر وفسوق وعصیان کو ناپسند اور ایمان کو پسند کرتے ہیں خدا کے فضل اور اس کے انعام سے صحیح چال چلنے والے ہیں۔ اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اس لیے وہ انعال کی راستی وناراستی سے واقف ہے اور صحیح افعال کا حکم اور ان ہی کی ترغیب دیتا ہے۔

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اب اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے اور مصالحت پر آمادہ نہ ہو تو جو زیادتی کرے اس سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حق تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹے۔ اب اگر وہ لوٹ آئے۔ اور خدا کے حکم کے ماننے پر رضامند ہوجائے تو ان میں خدا کے حکم کے موافق انصاف کے ساتھ صلح کرادو۔ کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ نیز یہ حکم صرف دو جماعتوں تک محدود نہیں بلکہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس جس وقت دو مسلمانوں میں لڑائی ہو تو تم اپنے دونوں بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو مبادا صلح میں کسی خاص شخص کے ناجائز طور پر حامی بن جاؤ۔ امید ہے کہ ایسا کرنے سے تم پر رحم کیا جائے گا۔

نیز اے مسلمانو! تم کو چاہیے کہ وہ جن سے تمسخر کیا جاتا ہے خدا کے نزدیک ان تمسخر کرنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے تمسخر کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ جس سے تمسخر کیا جاتا ہے ان تمسخر کرنے والیوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں۔

اور نہ اپنوں کو عیب لگایا کرو۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارا نام فاسق اور نافرمان ہوگا۔ اور ایمان کے بعد نافرمانی برا نام ہے پس لوگوں کو چاہیے کہ ان باتوں سے توبہ کریں اور جو توبہ نہ کرے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔

نیز اے مسلمانو! تم بہت سے گمانوں سے بھی پرہیز رکھو کیونکہ بعض گمان جو بلا منشا صحیح ہوں گناہ ہوتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے تمہارے گناہ میں مبتلا ہوجانے کا اور دوسروں کی عیب جوئی نہ کیا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے جس پر تم اس کے اس فعل کو برا سمجھو ایسا تو کوئی نہیں معلوم ہوتا۔ پس سمجھ لو کہ

Marfat.com

غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ جس کو سب لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ پس تم غیبت نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ وہ بڑا رحمت کے ساتھ متوجہ ہونے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ پس اگر تم توبہ کرو گے تو وہ توبہ قبول کرے گا۔ اور تم پر رحم کرے گا۔

نیز غیبت تمسخر وغیرہ کا منشا اصل میں اپنے کو اچھا اور دوسروں کو برا سمجھنا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد آدم اور ایک عورت حوّا سے پیدا کیا ہے اور اس کے بعد ہم نے تم کو مختلف خاندان اور مختلف قبیلے بنادیا ہے نہ اس لئے کہ تم تفاخر کرو اور اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھو۔ بلکہ اس لئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ پس تم ایک دوسرے کو حقیر نہ سمجھا کرو۔ کیونکہ تم میں خدا کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں خدا سے ڈرنے والا ہو۔ اب اگر تم اس کے حکم کی خلاف ورزی کرو گے تو وہ تمہیں سزا دے گا۔ کیونکہ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور بہت باخبر ہے اس لئے اس سے تمہارا کوئی فعل چھپا نہیں رہ سکتا۔

یہاں تک عام طور پر مسلمانوں کی اصلاح فرما کر اب خاص منافقین کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ان سے کہئے کہ تم ایمان نہیں لائے کیونکہ ایمان تصدیق قلبی اختیاری کا نام ہے ہاں تم یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول کر لی اور علانیہ مخالفت چھوڑ دی اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں نہیں گھسا پس تم دعوی ایمان کو چھوڑ کر واقعی مومن بن جاؤ اور اگر تم خدا اور رسول کا دل سے کہنا مانو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ بلکہ تمہارے اعمال تم کو پورے دے گا۔ اور تمہارے گزشتہ قصوروں پر نظر نہ کرے گا۔ کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم والا ہے۔

دیکھو اصلی مومن وہ ہیں جنہوں نے دل سے خدا کو اور اس کے رسول کو مانا پھر کسی وقت ان کو اس میں شک نہیں ہوا۔ اور انہوں نے اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ یہ ہیں سچے لوگ اور ان کو مومن کہنا صحیح ہے نہ کہ تم کو کہ تم اعتقاداً دل میں شک رکھتے ہو اور عملاً جہاد سے جان چراتے ہو اور مال خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہو آپ ان سے کہئے کہ کیا تم خدا علیم وخبیر کو اپنا دین بتاتے ہو۔ حالانکہ وہ ان تمام چیزوں کو بھی جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں۔ اور ان کو بھی جو زمین میں ہیں اور ان کی ہی تخصیص نہیں بلکہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ آپ ان سے کہئے کہ تم اپنی اطاعت کا احسان مجھ پر نہ رکھو میرا اس میں کیا فائدہ ہے بلکہ خود خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت کی۔ اگر تم درحقیقت سچے ہو لیکن واقعہ یہ نہیں ہے کیونکہ اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام تعینات کو جانتا ہے اور ان کاموں کو دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو اس لئے وہ جانتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو۔ آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ ق

سورۃ ق مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 45 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 336 اور حروف کی تعداد 1525 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے، چونکہ ق حروف مقطعات میں سے ہے اور سورۃ کی پہلی آیت میں ق کا حرف آیا ہے اس وجہ سے اس کا نام سورۃ ق معروف ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 50 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 34 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 45: قرآن مجید کی قسم اٹھائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں، موت کا ذکر، قیامت کا ذکر، خدا کو بن دیکھے ایمان لانے والے کا مرتبہ، قرآن مجید کو جو شخص دل سے سنتا ہے نجات حاصل کر لیتا ہے، اللہ رب العزت کو زمین و آسمان بنانے میں تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ زندگی موت اللہ کے اختیار میں ہے اور پھر اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے قرآن سے نصیحت حاصل کرنے کا بیان۔ اقوام سابقہ کا اختصاراً تذکرہ ہے غور وفکر کرنے کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں تا کہ انسان خوب غور وفکر کرے۔ اللہ رب العزت شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ دوزخ اور جنت کا تذکرہ۔ قیامت کے متعلق پرزور دلائل، ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ رب العزت ہے۔

Marfat.com

8/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 281

سورۂ ق آیت نمبر 1 تا 15 کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ(۱) بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۚ(۲) ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ (۳) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ
وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ (۴) بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ (۵) اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا
وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ (۶) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا
رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۙ(۷) تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ (۸) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ۙ(۹) وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ(۱۰) رِّزْقًا
لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (۱۱) كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

Marfat.com

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالٰی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قٓ قسم ہے باعزت قرآن کی ٥ بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا پس منکروں نے کہا کہ یہ تعجب کی چیز ہے ٥ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے یہ دوبارہ زندہ ہونا بہت بعید ہے ٥ ہمیں معلوم ہے جتنا زمین ان کے اندر سے گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ٥ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا ہے جب کہ وہ ان کے پاس آچکا ہے پس وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں ٥ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا ہم نے کیسا اس کو بنایا اور اس کو رونق دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں ٥ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ ڈال دئے اور اس میں ہر قسم کی رونق کی چیز اگائی ٥ سمجھانے کو اور یاد دلانے کو ہر اس بندے کے لئے جو رجوع کرے اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا پھر اس سے ہم نے باغ اگائے اور کاٹی جانے والی فصلیں ٥ اور کھجوروں کے لمبے درخت جن میں تہہ بہ تہہ خوشے لگتے ہیں ٥ بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے اس کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح زمین سے نکلنا ہوگا ٥ ان سے پہلے نوح کی قوم اور اصحاب الرس اور ثمود ٥ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی ٥ اور ایکہ والے اور تبع کی قوم نے بھی جھٹلایا سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا ڈرانا ان پر واقع ہوکر رہا ٥ کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز رہے بلکہ یہ لوگ از سرنو پیدا کرنے کی طرف سے شبہہ میں ہیں ٥

تشریح: قسم ہے اس بڑی شان والے قرآن کی کہ قیامت کا قصہ غلط نہیں ہے بلکہ مخالفین محض سراسر ہٹ دھرمی سے کام لے کر اس کا ناحق انکار کرتے ہیں چنانچہ ان کو اس سے تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا حالانکہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ بات نئی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا آیا ہے اس پر انہوں نے ان کی رسالت کا انکار کیا جو کہ سراسر ہٹ دھرمی تھا اور اس انکار کی بناء پر ان ہٹ دھرم منکروں نے کہا کہ یہ قیامت کا قصہ تو ایک عجیب بات ہے۔ بھلا کیا جس وقت ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے تو پھر کہیں زندہ ہوں گے یہ تو ایک دور از عقل واپسی ہے یہ حقیقت تھی ان کے انکار کی۔ لیکن ان کا انکار سراسر لغو ہے۔ کیونکہ اس کا مبنیٰ صرف یہ استبعاد ہے کہ جب ہم مٹی ہوجائیں گے تو پھر کیونکر زندہ ہوں گے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ تمام چیزیں معلوم ہیں جو ان کے مٹی ہونے تک زمین ان میں سے کم کرے گی۔ اور علاوہ اس علم کے ہمارے پاس ایک دفتر ہے جو تمام چیزوں کو محفوظ کئے ہوئے ہے۔ پس جب کہ وہ چیزیں ہمارے علم میں بھی ہیں۔

Marfat.com

اور ہمارے دفتر میں بھی۔ تو پھر ہم ان کا اعادہ کیوں نہیں کر سکتے۔ اور تم کو دوبارہ پہلی حالت پر کیوں نہیں لوٹا سکتے۔ پس ان کا یہ انکار کسی حجت صحیحہ پر مبنی نہیں بلکہ انہوں نے ایک بالکل سچی بات کو جھٹلایا ہے جب کہ وہ ان کے پاس آئی اس لئے وہ گڑبڑ میں ہیں۔

پس وہ جو ہماری قدرت علی الاحیاء کا انکار کرتے ہیں تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا۔ اور کیونکر اسے زینت بخشی۔ اور اس میں درزیں نہیں پھر کیا ان کا پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس میں مضبوط پہاڑ قائم کئے اور اس میں ہر قسم کی بارونق چیزیں اگائیں یہ ذریعہ ہیں ہر ایسے بندے کے سمجھانے اور نصیحت کو جو کہ خدا کی طرف رجوع ہو پھر کیا ان کا پیدا کرنا اس سے بھی مشکل ہے۔

اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا۔ جس سے ہم نے باغات اور کٹی ہوئی کھیتی کے غلے اور لمبے لمبے کھجوروں کے درخت جن کیلئے تہ بتہ خوشے ہیں بندوں کے رزق کیلئے پیدا کئے۔ اور جس سے ہم نے مردہ اور خشک بستی کو زندہ اور سرسبز کر دیا بس یوں ہی تمہارا زمین سے نکلنا ہوگا پھر ان واقعات کا مشاہدہ کر کے اپنے زندہ ہونے سے انکار سراسر بے معنی ہے۔ دیکھو اب بھی سمجھ جاؤ اس ہٹ دھرمی کا انجام اچھا نہیں ہے۔

چنانچہ ان سے پہلے قوم نوح نے اور کنویں والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے اور بن والوں نے اور تبع کی قوم نے تکذیب کی۔ یعنی ان میں سے ہر ایک فرقہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔ سو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس بات کی میں نے ان کو دھمکی دی تھی وہ ہوئی یعنی ان پر عذاب آیا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ ارے نادانو! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا ہم پہلی مرتبہ کے پیدا کرنے سے تھک گئے کہ اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ ایسا نہیں بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق خواہ مخواہ کے شبہ میں ہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے۔ کہ جب رب کبریا کسی چیز کی قسم اٹھاتے ہیں اس کی ایک وجہ اس چیز کی اہمیت بتانا ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کو کیا ضرورت ہے قسم اٹھانے کی۔ فرمایا گیا۔ کہ عزت وعظمت والے قرآن کی قسم۔ یعنی قرآن مجید ہمیشہ سے عظمت والی کتاب ہے۔ اور تا قیامت یہ کتاب عزت وعظمت والی رہے گی۔ اس کی قسم اٹھا کر کہا کہ تم نے مرنا بھی ہے اور پھر زندہ بھی ہونا ہے۔ اور حساب بھی دینا ہے۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

9/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 282

سورہ ق آیت نمبر 16 تا 29 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ
الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ
رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ
مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ
نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِیْنُهٗ
هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ۙ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ ۙ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی
الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ

Marfat.com

ضَلٰلٍۭ بَعِيۡدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَىَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَيۡكُمۡ
بِالۡوَعِيۡدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۲۹﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں ان باتوں کو جو اس کے دل میں آتی ہیں اور ہم رگِ کی گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں ○ جب وہ لینے والے لیتے رہتے ہیں جو کہ دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہیں ○ کوئی لفظ وہ نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک مستعد نگراں موجود ہے ○ اور موت کی بیہوشی حق کے ساتھ آپہنچی یہ وہی چیز ہے۔ جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صور پھونکا جائے گا یہ ڈرانے کا دن ہوگا ○ ہر شخص اس طرح آگیا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا تم اس سے غفلت میں رہے پس ہم نے تمہارے اوپر سے پردہ ہٹایا پس آج تمہاری نگاہ تیز ہے اور اس کے ساتھ کا فرشتہ کہے گا یہ جو میرے پاس تھا حاضر ہے ○ جہنم میں ڈال دو ناشکر مخالف کو ○ نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھنے والا شبہہ ڈالنے والا ○ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بنائے پس اس کو ڈال دو سخت عذاب میں ○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہیں بنایا بلکہ وہ خود راہ بھولا ہوا دور پڑا تھا ○ ارشاد ہوگا میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور میں نے پہلے ہی تمہیں عذاب سے ڈرادیا تھا ○ میرے یہاں بات بدلی نہیں جاتی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں ○

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور یہ تمام واقعات جو ہم اس وقت بیان کرتے ہیں بالکل صحیح ہیں۔ پس ان منکرین کو چاہیے کہ ان میں غور کریں۔ اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کریں۔ چنانچہ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ ہم اس کو دوبارہ بھی پیدا کرسکتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ہم اس کی کسی بات سے بے خبر نہیں ہیں اور ہم ان چیزوں تک کو جانتے ہیں جو اس کے دل میں آتی ہیں۔ اور ہم اس سے اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں کیونکہ رگ گردن کو اس سے محض اتصال صوری سے ہے جس کا اثر یہ ہے کہ اسے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اور ہمیں اس سے اتصال معنوی ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ ہم سے اس کی کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔

بالخصوص جب کہ فرشتے جن میں سے ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی تمام باتیں لیتے ہیں اور اپنے دفتر میں لکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ کوئی ایسی بات کہتا کام کرنا تو درکنار بجز اس کے کہ اس کے پاس ایک ایسا نگراں موجود ہوتا ہے جو اسے لکھنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے اور اس لئے یہ خیال نہیں ہوسکتا کہ شاید اس کی غفلت کی وجہ سے کوئی بات اس سے رہ جائے۔ اور موت کی بے ہوشی بھی یقیناً آئے گی دیکھ اے انسان یہ وہ ہے جس سے تو گریز کرتا تھا لیکن نہ بچ سکا اور مردوں کو زندہ کرنے کیلئے صور پھونکا جائے گا دیکھ اے انسان یہ وہ دن ہے جس کی تجھے دھمکی دی جاتی تھی مگر تو اس کا انکار کرتا تھا۔ اور کسی طرح سے نہ مانتا تھا اور ہر شخص ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک اسے پکڑ کر لانے والا ہوگا اور ایک اس کے ساتھ مدد کیلئے حاضر ہوگا

Marfat.com

جیسا کہ عام طور پر ملزموں کے ساتھ دو آدمی ہوتے ہیں۔ ایک اس کی رسی وغیرہ پکڑے ہوتا ہے۔ اور دوسرا مدد کیلئے ساتھ ہوتا ہے دیکھ اے انسان تو اس کے متعلق غفلت میں تھا۔ سو اب ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اٹھا دیا۔ جس پر آج تیری آنکھ تیز ہے اور تو اسے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔

اور اس کا ساتھی جو اسے لے کر عدالت میں آیا ہے کہے گا یہ جو میرے پاس ہے اور میرے نگراں ہیں حاضر ہے اس کی بابت جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جائے اس پر حکم ہوگا کہ تم دونوں سائق و شہید ہر بڑے کفر کرنے والے معاند کو جو کہ اچھی باتوں سے روکتا اور حد سے تجاوز کرنے والا اور مبتلائے شک تھا جہنم میں ڈال دو۔ نیز جو خدا کے ساتھ دوسرے کے معبود کو پکارتا ہو سو اس کو خصوصیت کے ساتھ سخت عذاب میں ڈالو۔

اب اس کا مصاحب جو اسے کفر کی تعلیم و ترغیب دیا کرتا تھا کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اسے گمراہ نہیں کیا بلکہ وہ خود ایسی گمراہی میں مبتلا تھا جو حق سے بہت دور تھی۔ اس پر حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے سامنے مت جھگڑو میں تمہاری طرف وعید بھیج چکا تھا۔ جس کو تم نے نہ مانا لہٰذا اس کا نتیجہ بھگتو میرے یہاں بات نہیں بدلی جاتی لہٰذا جزمیں کہہ چکا ہوں کہ کفار کو عذاب ابدی حتمی طور پر دیا جائے گا اور وہ اس سے بچ نہیں سکتے وہ ضرور ہوگا اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ کہ انہیں خواہ مخواہ سزا دوں۔ بلکہ یہ خود تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے۔

انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے معاملات کی کسی کو خبر نہیں ہوسکتی۔ یہ بات غلط ہے۔ جس خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ وہ اس کے دل کے حال بھی جانتا ہے۔ اور کیسے کیسے برے خیالات آتے ہیں ان پر گرفت نہیں کرتا، اور کیسے کیسے اچھے خیالات آتے ہیں ان پر انہیں جزا دیتا ہے۔ بندے کو خبر تک نہیں ہوتی۔ تو انسان کس طرح بھاگ سکتا ہے۔ اسے ہر حال میں خبر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اب انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ جو اتنا قریب ہو وہ کس طرح بے خبر رہ سکتا ہے۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

10/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 283

سورۂ ق آیت نمبر 30 تا 45 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ
حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

Marfat.com

يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ط
ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾
يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ط ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ قف فَذَكِّرْ
بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جس دن ہم جہنم سے کہینگے کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے ٥ اور جنت ڈرنے والوں کے قریب لائی جائے گی کچھ دور نہ رہے گا ٥ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے اور یاد رکھنے والے کے لئے ٥ جو شخص رحمٰن سے ڈرا بن دیکھے اور رجوع ہونے والا دل لے کر آیا وہ داخل ہو جاؤ اس میں سلامتی کے ساتھ یہ دن ہمیشہ رہے گا ٥ وہاں ان کے لئے وہ سب ہوگا جو وہ چاہیں اور ہمارے پاس مزید ہے ٥ اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں وہ قوت میں ان سے زیادہ تھیں پس انھوں نے ملکوں کو چھان مارا کہ ہے کوئی پناہ کی جگہ ٥ اس مین یاد دہانی ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہو یا وہ کان لگائے متوجہ ہو کر ٥ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہمیں کچھ تکان نہیں ہوئی ٥ پس جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور اپنے رب کی تسبیح کرو حمد کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے اور رات میں اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے پیچھے ٥ اور کان لگائے رکھو کہ جس دن پکارنے والا بہت قریب سے پکارے گا ٥ جس دن لوگ بالیقین چنگھاڑ کو سنیں گے وہ نکلنے کا دن ہوگا ٥ بیشک ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹنا ہے ٥ جس دن زمین ان پر سے کھل جائے گی وہ سب دوڑتے ہوں گے یہ اکٹھا کرنا ہمارے لئے آسان ہے ٥ ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو پس تم قرآن کے ذریعہ اس شخص کو نصیحت کرو جو میرے ڈرانے سے ڈرے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ اور جنت کی حالت بیان فرماتے ہیں جس روز ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے اگر ہو تو لائیے ابھی بہت گنجائش ہے اور متقین کیلئے ایسی حالت میں جنت قریب لائی گئی ہوگی کہ وہ دور نہ ہوگی۔ یہ وہ ہے جس کا تم سے ہر ایسے شخص کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے جو کہ حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا اور اپنے افعال کی نگہداشت کرنے والا ہے یعنی اس کے لئے جو خدا سے بن دیکھے ڈرے اور اس کے پاس رجوع ہونے والا دل لائے۔ اچھا تم اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونا۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے جس میں جنت میں ہمیشہ رہیں گے اس میں ان کیلئے وہ کل چیزیں

Marfat.com

ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے جو ان کو بلا طلب دیا جائے گا۔
اور ہم ان منکرین سے پہلے بہت سی ایسی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھے۔ جس پر انہوں نے شہروں کو چھان مارا تھا اب تم بتاؤ کیا ان کیلئے ہلاکت سے بچنے کی کوئی صورت تھی اور کیا وہ بچ گئے۔ ہرگز نہیں۔ پس تم ان تمام واقعات سے عبرت حاصل کرو کیونکہ اس مذکورہ بالا بیان میں نصیحت ہے اس کیلئے جس کے لئے دل ہو اور اس قدر سمجھدار اور منصف مزاج ہو کہ اسے حق کے معلوم کرنے اور اس کے قبول کرنے کیلئے کوشش کی ضرورت نہ ہو یا وہ کان دھر کرسنے اور وہ متوجہ ہو اور اس طرح کوشش کر کے حق کو معلوم کرے۔ اور اسے قبول کرے۔
اور ایک دلیل مردوں کے زندہ کرنے کے ممکن ہونے کی یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان کے درمیانی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہیں ہوئی پھر ہم باوجود اس قوت وقدرت کے ان لوگوں کو دوبارہ کیوں پیدا نہیں کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں اور ان کا انکار محض ہٹ دھرمی ہے پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ یہ لوگ آپ کی نسبت یا ہماری نسبت کہتے ہیں اس پر آپ صبر کریں۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں۔ اور سجدہ یعنی نماز کے بعد بھی۔ اور جس روز ایک پکارنے والا ایک نزدیک جگہ سے پکارے گا۔ یعنی جس روز یہ لوگ بھی واقعی طور پر اس روز کی آواز کو سنیں گے۔ اس روز تم اپنے کان سے یہ آواز سن لینا کہ یہ لوگوں کا قبروں سے نکلنے کا دن ہے پس جبکہ تم بھی اور وہ بھی اپنے کانوں سے یہ آواز سن لیں گے پھر تو کوئی شک وشبہ اور جھگڑے کی بات نہ رہے گی۔
الغرض یہ یقینی بات ہے کہ ہم زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں۔ اور ہماری طرف اس روز لوٹنا ہوگا جس روز ان پر سے زمین ایسی حالت میں پھٹے گی کہ وہ قبروں سے نکلنے میں اور میدان مناسب میں آنے میں جلدی کرتے ہوں گے گو یہ لوگ ان باتوں کو نہیں مانتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسا جمع کرنا ہے جو ہمارے لئے نہایت آسان ہے کیونکہ اس کیلئے صرف حکم دینے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ خیر ہم ان باتوں کو خوب جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور آپ ان کو مجبور کرنے والے نہیں ہیں۔ بس آپ ان سے تعرض نہ کیجئے اور جو کوئی میری دھمکی سے ڈرے اس کو قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہیے۔
کیونکہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔ اور اس میں نصیحت موجود ہے۔ امید کا بھی اس میں ذکر ہے۔ یاس کا بھی ذکر ہے۔ رحمت کا بھی ذکر ہے۔ لعنت کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے اسی کے ذریعے تبلیغ کرو۔ لوگ جلد سمجھ جائیں گے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الذاریات

سورۃ الذاریات مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 60 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 360 اور حروف کی تعداد 1559 ہے اس کا نام آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے الذاریات ان ہواؤں کو کہتے ہیں جو گرد وغبار اڑا کر لاتی ہیں، چونکہ اس کا تذکرہ ہے اس لئے اس کا نام سورۃ الذاریات ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 51 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 67 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 60: اس سے مراد وہ ہوائیں ہیں جو ذرات اٹھا کر پھینکتی ہے کم سونا، کم کھانا، استغفار کرنا۔ وہ تمہارے اندر ہے تم دیکھتے نہیں۔ رزق آسمان میں ہے رزق بوسیلہ عورت اور اولاد بوسیلہ مرد، اگر لڑکی ہو جائے تو قصور خاتون کا نہیں ہے لہٰذا ایسی خواتین جن کی بچیاں ہوتی ہیں ان کا جینا دوبھر کر دیا جاتا ہے قطعاً منع ہے ہر چیز کی دو قسمیں بنائی ہیں۔ جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ توحید کا بیان ہے، وقوع قیامت پر دلائل کا تذکرہ، کائنات میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے کا تذکرہ۔ سب لوگوں کی حاجتوں اور مرادوں کو پورا کرنے والا اللہ رب العزت ہی ہے۔ انجام کا بھی ذکر ہے۔

Marfat.com

11/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 284

سورۂ ذاریات آیت نمبر 1 تا 23 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾
يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾
ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ
هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

Marfat.com

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں ٥ پھر وہ اٹھالیتی ہیں بوجھ ٥ پھر وہ چلنے لگتی ہیں آہستہ ٥ پھر الگ الگ کرتی ہیں معاملہ ٥ بیشک تم سے جو وعدہ کیا جارہا ہے وہ سچ ہے ٥ اور بیشک انصاف ہونا ضرور ہے ٥ قسم ہے جالدار آسمان کی ٥ بیشک تم ایک اختلاف میں پڑے ہوئے ہو ٥ اس سے وہی پھرتا ہے جو پھیرا گیا ٥ مارے گئے انکل سے باتیں کرنے والے ٥ جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں ٥ وہ پوچھتے ہیں کہ کب ہے بدلہ کا دن ٥ جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے رکھے جائیں گے ٥ چکھو مزہ اپنی شرارت کا یہ ہے وہ چیز جس کی تم جلدی کررہے تھے ٥ بیشک ڈرنے والے لوگ باغوں میں اور چشموں میں ہوں گے ٥ لے رہے ہوں گے جو کچھ ان کے رب نے ان کو دیا وہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے ٥ وہ راتوں کو کم سوتے تھے ٥ اور صبح کے وقتوں میں وہ معافی مانگتے تھے ٥ اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حصہ تھا ٥ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے ٥ اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم دیکھتے نہیں ٥ اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے ٥ پس آسمان اور زمین کے رب کی قسم وہ یقینی ہے جیسا کہ تم بولتے ہو ٥

تشریح: قسم ہے بخارات اڑنے والوں یعنی ہواؤں کی پھر قسم ہے بوجھ یعنی پانی سے بھرے ہوئے بادل اٹھانے والیوں یعنی ہواؤں کی پھر قسم ہے نرم چلنے والیوں یعنی ہواؤں کی۔ پھر قسم ہے ایک چیز یعنی بارش کو مختلف مقامات میں تقسیم کرنے والیوں یعنی ہواؤں کی کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے۔ اور جزا ضرور واقع ہوگی اور تمہارا انکار بالکل غلط ہے۔

نیز قسم ہے رستوں والے آسمان کی کہ تم ایک ایسی بات میں ہو جو حق سے جدا ہے جس سے وہ بہت سے لوگ راہ راست سے پھرے جاتے ہیں۔ پس تم ایسی باتیں کرکے دوسروں کو گمراہ نہ کرو۔ اور خود راہ راست پر آؤ یہ حقائق ہیں انکل لگانے والے جو جوش گمراہی میں بالکل بھولے ہوئے ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں کہ قیامت بھی آنے والی ہے چنانچہ وہ اعتراض کے طور پر دریافت کرتے ہیں کہ آخر وہ جزاء کا دن کب ہوگا ہم تو انتظار ہی میں رہے اور اب تک نہیں آیا۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اس روز ہوگا جس روز وہ آگ پر تاؤ دیئے جائیں گے چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ اپنے اس تاؤ کا مزہ چکھو۔ یہ ہے وہ جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

برخلاف اس کے پرہیزگار ایسی حالت میں باغوں اور چشموں میں ہوں گے کہ وہ ان چیزوں کو لینے والے ہوں گے۔ جو کہ ان کے پروردگار نے ان کو دی ہیں۔ کیونکہ وہ اس سے قبل نکوکار تھے۔ چنانچہ وہ رات کے بہت کم حصہ میں سوتے تھے۔ اور صبح کے وقت وہ معافی مانگتے تھے۔ اور ان کے مالوں میں بھیک مانگنے والوں اور بے رزقوں کا حق تھا۔

اور زمین میں یقین کرنے والوں کیلئے امکان قیامت پر بہت سے دلائل ہیں۔ اور خود تمہارے اندر ہی کیونکہ خود تم خدا کی مخلوق ہو

Marfat.com

پھر جبکہ خدا تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کر سکتا ہے تو دوسری دفعہ کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔ علیٰ ہذا تمہارا ہر روز سونا اور پھر جاگنا یہ بھی دلیل ہے امکان بعث کی پس جب کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اتنے دلائل ہیں تو کیا تم کو دکھلائی نہیں دیتا کہ تم اس کا انکار کرتے ہو۔

اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے پس جس طرح تم کو رزق دیا جاتا ہے یوں ہی وہ قیامت بھی تمہارے پاس آجائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ دونوں ایک وقت میں معدوم اور اس کے بعد خدا کی قدرت سے موجود ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ پھر ایک چیز کا اقرار کر کے دوسری کا انکار کرنا محض بے معنی ہے پس قسم ہے آسمان و زمین کے پروردگار کی۔ وہ یوں ہی سچ اور واقعی و یقینی ہے جیسے تم بولتے ہو جس میں تم کو کوئی شک و شبہ نہیں۔

جن متقی لوگوں کو جنت کے باغوں اور چشموں کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے اوصاف کے متعلق بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو مال انہیں ان کے رب نے دیا ہے۔ وہ تقسیم کرتے رہتے ہیں نیکیاں پھیلاتے رہتے ہیں رات کو کم سوتے ہیں، یعنی غفلت میں کم رہتے ہیں، صبح جلد بیدار ہوتے ہیں۔ عبادت کرتے ہیں اور اللہ سے توبہ کرتے ہیں اور جو لوگ اموال سے محروم ہیں اور سائلین ہیں انہیں وہ دیتے رہتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ یہ کیفیت اللہ نے ان کے اندر پیدا کی ہے۔ اور واقعی خدائے وحدہ لاشریک انسانوں کے اندر جلوہ گر ہوتا ہے پھر بھی انسان دیکھتا نہیں اور نہ اپنے اندر بصارت پیدا کرتا ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

12 اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 285

سورۂ ذاریات آیت نمبر 24 تا 46 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ
الْمُكْرَمِیْنَ ۝۲۴ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۲۵
فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ۝۲۶ۙ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا
تَاْكُلُوْنَ ۝۲۷ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِیْمٍ ۝۲۸ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۝۲۹
قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ۝۳۰

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۱ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى
قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۝۳۲ۙ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ۝۳۳ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ۝۳۴ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳۵ۚ
فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۳۶ۚ وَ تَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً

Marfat.com

لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ
اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾
فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تمہیں ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ٥ جب وہ اس کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا اس نے کہا تم لوگوں کو بھی سلام ہے کچھ اجنبی لوگ ہیں ٥ پھر وہ اپنے گھر کی طرف چلا اور ایک بچھڑا بھنا ہوا لے آیا ٥ پھر اس کو ان کے پاس رکھا اس نے کہا آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں ٥ پھر وہ دل میں ان سے ڈرا انھوں نے کہا کہ ڈرومت اور ان کو ذی علم والے لڑکے کی بشارت دی ٥ پھر اس کی بیوی بولتی ہوئی آئی پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی کہ بوڑھی بانجھ ٥ انھوں نے کہا کہ ایسا ہی فرمایا ہے تیرے رب نے بیشک وہ حکمت والا جاننے والا ہے ٥ ابراہیم نے کہا کہ اے فرشتو تمہیں کیا حکم درپیش ہے ٥ انھوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں ٥ تاکہ اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائیں ٥ جو نشان لگائے ہوئے ہیں تمہارے رب کے پاس ان لوگوں کے لئے جو حد سے گزرنے والے ہیں ٥ پھر وہاں جتنے ایمان والے تھے ان کو ہم نے نکال لیا ٥ پس وہاں ہم نے ایک گھر کے سوا کوئی مسلم گھر نہ پایا ٥ اور ہم نے اس میں ایک نشانی چھوڑی ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ٥ اور موسیٰ میں بھی نشانی ہے جب کہ ہم نے اس کو فرعون کے پاس ایک کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا ٥ تو وہ اپنی قوت کے ساتھ پھر گیا اور کہا کہ یہ جادوگر ہے یا مجنون ہے ٥ پس ہم نے اس کو اور اس کی فوج کو پکڑا ٥ پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ سزاوار ملامت تھا ٥ اور عاد میں بھی نشانی ہے جب کہ ہم نے ان پر ایک بے نفع ہوا بھیج دی ٥ وہ جس چیز پر سے گزری اس کو ریزہ ریزہ کر کے چھوڑ دیا ٥ اور ثمود میں بھی نشانی ہے جب کہ ان سے کہا گیا کہ تھوڑی مدت تک کے لئے فائدہ اٹھالو ٥ پس انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی پس

Marfat.com

ان کو کڑک نے پکڑ لیا اور وہ دیکھ رہے تھے ٥ پھر وہ نہ اٹھ سکے اور نہ اپنا بچاؤ کر سکے ٥ اور نوح کی قوم کو بھی اس سے پہلے بیشک وہ نافرماں لوگ تھے ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کا قصہ بھی پہنچا ہے ذرا سنئے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مجرمین کو کیسے سزا دی اور مومنین کو کیسے خوشخبری دی جس سے قیامت کا ثبوت بھی ہوتا ہے اور ایمان کی فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے وہ قصہ یہ ہے کہ جب وہ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے جس پر انہوں نے کہا کہ ہم سلام کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میری جانب سے بھی سلام ہے اور دل میں خیال کیا کہ یہ اوپرے آدمی ہیں خدا جانے کون ہیں اور کیوں آئے ہیں وہ اپنے گھر گئے اور ایک چکنا بچھڑا تلا ہوا لائے اور اسے انکے آگے رکھا جس کو انہوں نے نہ کھایا انہوں نے کہا کہ آپ کھاتے کیوں نہیں لیکن اس پر بھی انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا اب تو وہ ان سے کھٹکے کہ خدا خیر کرے آخر یہ بات کیا ہے کہ یہ کھانا نہیں کھاتے اگر مہمان ہوتے تو انہیں کھانا ضرور کھانا چاہیے تھا انہوں نے اندر سے پہچان کر یا ان کی قلبی حالت پر مطلع ہو کر کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں اور انہوں نے ان کو ایک صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی۔ اس پر ان کی بیوی چلا کر ان کی طرف متوجہ ہوئیں اور اپنا منہ پیٹ لیا۔ اور کہا کہ کیا بڑھیا بانجھ بچہ جنے گی ایسی بات کہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ بگڑتی کیوں ہیں آپ کے پروردگار نے یوں ہی کہا ہے یقیناً وہ بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے پس اس کی بات خلاف واقع نہیں ہو سکتی۔

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اچھا تو اے فرستادو تم یہ بتاؤ کہ تمہارا اصلی کام کیا ہے اور تم کس غرض سے بھیجے گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جرائم پیشہ لوگوں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے تاکہ ہم ان پر ایسی حالت میں مٹی کے پتھر چھوڑیں کہ وہ آپ کے پروردگار کے یہاں بے اعتدالی پیشہ لوگوں کی سزا کیلئے نشان کئے ہوئے اور پہلے سے مقرر کیے ہوئے ہیں پس ہم نے ان مومنین کو جو اس بستی میں تھے وہاں سے روانہ کر دیا سو ہم نے اس میں بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے دوسرا گھر نہ پایا لہٰذا ان ہی کو چلتا کر دیا اور باقی پر پتھر برسا کر ہلاک کر دیا اور ہم نے اس بستی میں ان لوگوں کیلئے جو تکلیف دہ عذاب سے ڈریں نشانی چھوڑ دی تاکہ وہ اس کی حالت دیکھ کر عذاب سے ڈریں۔

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام میں بھی ایک نشانی چھوڑی۔ جب کہ ہم نے انہیں فرعون کی طرف حجت واضح دے کر بھیجا تھا۔ جس پر اس نے اپنی قوت کے بل پر منہ پھیرا اور کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ جس پر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو عذاب میں پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ بحالیکہ وہ قابل ملامت افعال کا مرتکب تھا۔ اور ہم نے قوم عاد میں بھی ایک نشانی چھوڑی جب کہ ہم نے ان پر ایسی حالت میں ایک بے خبر آندھی بھیجی کہ جس چیز پر اس کا گزر ہوتا وہ اسے چورا ہی کر کے چھوڑتی تھی۔ اور ہم نے قوم ثمود میں بھی ایک نشانی چھوڑی۔ جب کہ ان سے کہا گیا کہ تم ایک خاص وقت تک خدا کی اطاعت کے ساتھ دنیاوی چیزوں سے بہرہ اندوز ہو جس پر انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی جس پر ان کو مہلک عذاب نے ایسی حالت میں آ پکڑا کہ وہ دیکھ رہے تھے اور ان کو اس کے دفع پر قدرت نہ تھی سو نہ وہ اٹھ سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے اور ان سے پہلے قوم نوح کو عذاب نے پکڑا تھا کیونکہ وہ بھی نافرمان لوگ تھے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

13 اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 286

سورۂ ذاریات آیت نمبر 47 تا 60 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ ۚ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ ﴿۵۱﴾
كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ
مَجْنُوْنٌ ۚ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ
بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ
یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ
لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا اور ہم کشادہ کرنے والے ہیں ٥ اور زمین کو ہم نے بچھایا پس کیا ہی خوب بچھانے والے ہیں ٥ اور ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا ہے تاکہ تم دھیان کرو ٥ پس دوڑو اللہ کی طرف میں اس کیطرف سے ایک کھلا ڈرانے والا ہوں ٥ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں ٥ اسی طرح ان کے اگلوں کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو انھوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو ٥ کیا یہ ایک دوسرے کو اس کی وصیت کرتے چلے آ رہے ہیں بلکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں ٥ پس تم ان سے اعراض کرو تم پر کچھ الزام نہیں ٥ اور سمجھاتے رہو کیوں کہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے ٥ اور میں نے جن اور انسان کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں ٥ میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلائیں ٥ بیشک اللہ ہی روزی دینے والا زور آور زبردست ہے ٥ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ان کا ڈول بھر چکا ہے جیسے ان کے ساتھیوں کے ڈول بھرے تھے پس وہ جلدی نہ کریں ٥ پس منکروں کے لئے خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ٥

تشریح: قیامت کے دن اٹھنے کے بعض دلائل معلوم ہو چکے اور بعض یہ ہیں کہ ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بغیر کسی کے واسطہ کے بنایا اور ہمارے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ ہم صاحب مقدور ہیں اور اس لئے یہ تو کیا چیز ہے اس سے بھی کہیں بڑھ کر بنا سکتے ہیں اور ہم نے زمین کو بچھایا سو نہایت خوب بچھایا۔ کیونکہ ہم نہایت عمدہ بچھانے والے ہیں اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے مثلاً آسمان وزمین، نور وظلمت، سیاہی سفیدی، قوی وضعیف، امیر وغریب، عورت ومرد وغیرہ وغیرہ کیا بعید ہے کہ تم ان کو دیکھ کر نصیحت قبول کرو اور سمجھو کہ ایسے قادر مطلق کے سامنے مردوں کا زندہ کرنا کوئی بات نہیں پس تم انکار سے باز آؤ۔ اور خدا کی طرف دوڑو۔ دیکھو میں تمہیں اس سے کھلا ڈرانے والا ہوں پس اگر تم اس کی طرف نہ دوڑو گے تو وہ تمہیں سخت سزا دے گا اور تم خدا کے سوا دوسرا کوئی معبود نہ بناؤ۔ دیکھو میں تم کو اس سے کھلا ڈرانے والا ہوں پس اگر تم اس کے ساتھ کوئی اور معبود بناؤ گے تو وہ تمہیں نہایت سخت سزا دے گا۔ یہاں تک امکان بعث کے متعلق گفتگو تھی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ ان باتوں پر آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہتے ہیں۔ یوں ہی وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے جو رسول بھی ان کے پاس آیا اسے جادوگر یا دیوانہ ہی کہتے تھے آخر کیا ان مشرک لوگوں نے اپنے سلف سے بطور وصیت کے یہ بات حاصل کی ہے کہ جب تمہارے پاس رسول آئے تو تم بھی یہ ہی کہنا۔ نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ لوگ گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں جیسے پہلے لوگ تھے۔ اور جس طرح ان کی گمراہی ان کو یہ باتیں سمجھاتی تھی۔ یوں ہی ان کی گمراہی ان کو یہ باتیں سمجھاتی ہے پس آپ ان سے اعراض کیجئے۔ کیونکہ ایسا کرنے میں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور صرف نصیحت کیجئے۔ کیونکہ وہ نصیحت ماننے والوں کو نفع دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نصیحت کی ضرورت اس لئے ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں۔ اور یہ مقصد بلا نصیحت کے حاصل نہیں ہوتا اس لئے نصیحت کی ضرورت ہے اور میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے دیں۔ اور نہ میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں کیونکہ اللہ خود بہت دینے والا، قوت والا اور مضبوط ہے پس اس کو

Marfat.com

کیا ضرورت ہے کہ کوئی اسے کچھ دے۔ یا وہ کھانا کھلائے۔ کیونکہ کھانے کا مقصد یہ ہے کہ غذا بدل ما تحلل ہو کر اس کمزوری کو دور کرے جو تحلیل سے پیدا ہونے والی ہے۔ اور حق تعالیٰ کو اپنی ذاتی قوت و مضبوطی کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں۔ تو اسے کھانے کی کیا ضرورت ہے خیر آپ ان سے اعراض کیجئے کیونکہ ایک روز ان ظالموں کی باری بھی آئے گی جیسے ان کے ہم مشربوں کی باری آچکی ہے۔ پس یہ ہم سے جلدی نہ مچائیں۔ پس بڑی خرابی ہے ان کافروں کیلئے ان کے اس دن کی جہت سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ نہایت خطرناک ہوگا۔

تخلیق انسانیت کا مقصد عبدیت ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ کہ اے انسان میں نے کائنات کی ہر چیز تیرے لئے پیدا کی ہے کائنات کے انواع و اقسام اور نعمتیں سب انسان کے استعمال کے لئے ہیں۔ لیکن انسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ مطلب انسان خوب نعمتوں سے استفادہ کرے۔ اور پھر شکر ادا کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھک جائے۔ اور اسی کی بندگی کرے۔ اور تمام لوگوں سے الگ ہو کر فقط اسی رب کی بندگی کرے۔ جس نے اسے پیدا بھی کیا ہے۔ اور شعور و فہم سے بھی نوازا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ انسان پھر بھی نہیں سمجھتا۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الطّور

سورۃ الطور مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 49 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 312 اور حروف کی تعداد 1500 ہے اس کا نام آیت نمبر 1 میں ہے۔ طور ایک پہاڑ کا نام اس کی اللہ رب العزت نے قسم اٹھائی ہے اس وجہ سے اس سورۃ کا نام الطور ہے۔

ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 52 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 76 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 49: اللہ رب العزت طور پہاڑ کی قسم اٹھا رہے ہیں بیت معمور کا ذکر ہے۔ علامات قیامت کا ذکر ہے۔ تخلیق کائنات کا ذکر۔ زیادہ تر سوالیہ آیات ہیں انسان کسی کے پیدا کرنے کے بغیر پیدا کس طرح ہوا۔ رات کے آخری پہر میں عبادت کا حکم ہے یعنی قیام اللیل کا ذکر ہے۔ کھاؤ پیو اور خوش رہو کا تذکرہ۔ قیامت کے آنے کا تاکیداً حکم آیا ہے۔ اس میں ایک اصول بھی وضع کر دیا گیا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکرین اور اللہ رب العزت کے ساتھ شرک ٹھہرانے والوں کو مخاطب کیا گیا ہے، تبلیغ کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے مبلغ کا کام ہے تبلیغ کرنا اس کا انجام اللہ رب العزت کے سپرد کر دے۔ تبلیغ بے لوث اور بغیر حرص وطمع کی جاتی ہے۔

Marfat.com

14/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 287

سورۂ طور آیت نمبر 1 تا 28 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾
فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا
اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ
وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾
وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا
قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے طور کی ٥ اور لکھی ہوئی کتاب کی ٥ کشادہ ورق میں ٥ اور آباد گھر کی ٥ اور اونچی چھت کی ٥ اور ابلتے ہوئے سمندر کی ٥ بیشک تمہارے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ٥ اس کو ٹالنے والا کوئی نہیں ٥ جس دن آسمان ڈگمگائے گا ٥ اور پہاڑ چلنے لگیں گے ٥ پس خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ٥ جو باتیں بناتے ہیں کھیلتے ہوئے ٥ جس دن وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے ٥ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلاتے تھے ٥ کیا یہ جادو ہے یا تمہیں نظر نہیں آتا ٥ اس میں داخل ہو جاؤ پھر تم صبر کرو یا صبر نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے تم وہی بدلہ پارہے ہو جو تم کرتے تھے ٥ بیشک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ٥ وہ خوش دل ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کے رب نے انھیں دی ہوں گی اور ان کے رب نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے اعمال کے بدلہ میں ٥ تکیہ لگائے ہوئے صف بہ صف تختوں کے اوپر اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے ٥ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ان کی راہ پر ایمان کے ساتھ چلی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی جمع کر دیں گے اور ان کے عمل مین سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہوا ہے ٥ اور ہم انکو پسند کے میوے اور گوشت ان کو برابر دیتے رہیں گے ٥ ان کے درمیان شراب کے پیالوں کے تبادلے ہور ہے ہوں گے جو لغویت اور گناہ سے پاک ہوگی ٥ اور ان کی خدمت میں لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے گویا کہ وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں ٥ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے وہ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے رہتے تھے ٥ پس اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا ٥ ہم اس سے پہلے اسی کو پکارتے تھے بیشک وہ نیک سلوک والا مہربان ہے ٥

Marfat.com

تشریح: قسم ہے طور کی۔ اور ایک ایسے نوشتہ کی جو ایک کھلی ہوئی جھلی یا ورق میں لکھا ہوا ہو۔ اور آباد گھر کی آباد گھر سے مراد یا خانہ کعبہ ہے۔ یا بیت العمور معروف جو کہ ساتویں آسمان پر ایک عبادت خانہ ہے فرشتوں کا اور اونچی چھت یعنی آسمان کی۔ اور ابلتے دریا کی۔ کہ تیرے پروردگار کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اور اس کو کوئی ہٹانے والا نہیں اور اس روز واقع ہونے والا ہے جس روز آسمان ڈانوا ڈول ہوگا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے حرکت کریں گے پس بڑی خرابی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کی جو فضول باتوں میں مصروف ہو کر کھیل رہے ہیں جس روز ان کو جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا چنانچہ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آگ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا اور جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب بتلاؤ کیا یہ جادو ہے۔ یا تم اسے دیکھتے نہیں ہو۔ اچھا اس میں داخل ہو۔ پھر خواہ صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے دونوں برابر ہیں اور تم کسی حال میں اس سے نکالے نہیں جاسکتے۔ یہ تم پر ظلم نہیں بلکہ تم کو اپنے کاموں کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے یہ حالت تو کفار کی ہوگی۔

اور برخلاف اس کے پرہیز گار خوش ہونے کی حالت میں باغوں اور عیش میں ہوں گے بدیں وجہ کہ اللہ نے ان کو یہ چیزیں دی ہیں اور ان کو ان کے رب نے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا ہوگا نیز ان سے کہا گیا ہوگا کہ تم لوگ اپنے اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے قطار در قطار بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے خوب کھاؤ پیو خدا تمہارا کھانا پینا ہضم کرے اور ہم نے ان کی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کردی ہوگی۔

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ذریعہ سے ان کی پیروی کی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی ملا دیں گے اور ہم ان کے عمل میں سے کچھ کم نہ کریں گے کیونکہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ہر شخص اپنے عمل پر قائم ہے اور اس کے اعمال میں سے دوسرے کو حصہ نہیں دیا جاتا اور ہم میوے سے اور گوشت سے جس قسم کے وہ چاہیں گے ان کی مدد کریں گے۔ نیز وہ اس میں دوستانہ خوش طبعی کے طور پر ایک دوسرے جام شراب چھینتے ہوں گے۔ جس میں نہ بیہودہ باتیں کرنے کا اثر ہوگا۔ اور نہ گنہگار کرنے کا۔ جیسا کہ دنیاوی شراب میں ہوتا ہے۔ اور ان کے پاس ان کیلئے نوعمر لڑکے گویا کہ وہ اپنی صفائیوں میں چھپے ہوئے موتی ہیں جو کہ گرد و غبار سے محفوظ ہوتے ہیں ان کی خدمت کے لئے چکر لگاتے ہوں گے۔ اور وہ جنتی لوگ آپس میں گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے چنانچہ وہ اپنے اثنائے گفتگو میں کہیں گے کہ ہم تو اس سے پہلے دنیا میں اپنے گھر والوں میں بہت ڈر رہے تھے کہ دیکھئے ہمارا انجام کیا ہوتا ہے پس خدا نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں آگ تو درکنار گرم ہوا کے عذاب سے بھی بچالیا کیونکہ وہ پہلے دنیا میں اسی کو پکارتے تھے واقعی وہ بڑا سلوک کرنے والا۔ اور بڑا رحم والا ہے۔

وہ رب اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے اور فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

15/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 288

سورۂ طور آیت نمبر 29 تا 49 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ
رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ط ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ
الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ط ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ
اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ج ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ ج ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ط ﴿۳۴﴾ اَمْ
خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ط ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ج بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ط ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
الْمُصَيْطِرُوْنَ ط ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ج فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ط ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ط ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا
فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ط ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ط ﴿۴۱﴾

Marfat.com

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ
إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ
السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ
الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ
يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بس تم نصیحت کرتے رہو اپنے رب کے فضل سے تم نہ کاہن ہو اور نہ مجنون ٥ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہے ہم اس پر گردش زمانہ کے منتظر ہیں ٥ کہو کہ انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ٥ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں یا یہ سرکش لوگ ہیں کیا وہ کہتے کہ یہ قرآن کو خود بنا لایا ہے بلکہ وہ ایمان نہیں لانا چاہتے ٥ پس وہ اس کے مانند کوئی کلام لے آئیں اگر وہ سچے ہیں ٥ کیا وہ کسی خالق کے بغیر پیدا ہو گئے یا وہ خود ہی خالق ہیں ٥ کیا زمین و آسمان کو انھوں نے پیدا کیا ہے بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے ٥ کیا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغہ ہیں ٥ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر وہ باتیں سن لیا کرتے ہیں تو ان کا سننے والا کوئی کھلی دلیل لے آئے ٥ کیا اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ٥ کیا تم ان سے معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں ٥ کیا ان کے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں ٥ کیا وہ کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں پس انکار کرنے والے خود ہی اس تدبیر میں گرفتار ہوں گے ٥ کیا اللہ کے سوا ان کا اور کوئی معبود ہے اللہ پاک ہے ان کے شریک بنانے سے ٥ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو وہ کہیں گے کہ یہ تہہ بہ تہہ بادل ہے ٥ پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس میں ان کے ہوش جاتے رہیں گے ٥ جس دن ان کی تدبیریں ان کے کچھ کام نہ آئیں گی اور نہ ان کو کوئی مدد ملے گی ٥ اور ان ظالموں کے لئے اس کے سوا بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ٥ اور تم صبر کے ساتھ اپنے رب کے فیصلہ کا انتظار کرو بیشک تم ہماری نگاہ میں ہو اور اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ جس وقت تم اٹھتے ہو ٥ اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو اور ستاروں کے پیچھے ہٹنے کے وقت بھی ٥

Marfat.com

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ واقعات لوگوں کو سنا کر ان کو نصیحت کیجئے کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں جن کے جن تابع ہوتے ہیں۔ اور وہ جنوں کے ذریعہ سے جھوٹی سچی غیب کی خبریں دیتے ہیں اور نہ آپ دیوانے ہیں۔ اور یہ لوگ جو آپ کو کاہن یا دیوانہ کہتے ہیں بالکل غلط ہے۔ بلکہ آپ جو کچھ کہتے ہیں ہماری وحی سے کہتے ہیں اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہیں جو کہ تخیلات باطلہ کو عمدہ پیرایہ میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور جن کے متعلق ہم گردش زمانہ کے منتظر ہیں بہت خوب آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا صاحبو! تم انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں دیکھیں کس کا انتظار صحیح ثابت ہوتا ہے۔

اچھا یہ منکرین مخالفین جو یہ باتیں کرتے ہیں تو کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا کرنے کو کہتی ہیں یا وہ گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے لوگ ہیں ان کی عقلیں ہرگز انہیں ایسا نہیں کہہ سکتیں۔ بلکہ ان کی گمراہی ان سے ایسی باتیں کہلاتی ہے اچھا کیا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن جھوٹ بنالیا ہے ہاں وہ ضرور کہتے ہیں لیکن یہ کہنا صحیح نہیں بلکہ وہ مانتے نہیں اس لئے یہ باتیں بناتے ہیں پس اگر درحقیقت یہ ان ہی کا بنایا ہوا ہے تو وہ ایسی ہی بنائی ہوئی بات لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں کیونکہ وہ ان سے کسی بات میں کم نہیں ہیں جب وہ بنا سکتے ہیں تو یہ بھی ضرور بنا سکتے ہیں۔ لیکن ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے پس ثابت ہوا کہ یہ قرآن بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت خدا کا نازل کیا ہوا ہے۔

نیز وہ جو خدا کو نہیں مانتے تو کیا خدا ان کا اور آسمان وزمین کا خالق نہیں ہے اور کیا وہ آپ ہی آپ بلا پیدا کئے پیدا ہو گئے۔ یا وہ خود خالق ہیں کہ ان پر کسی کی اطاعت واجب نہیں ہے اگر وہ خود خالق ہیں تو کیا انہوں نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے کچھ بھی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خدا کی باتوں پر ناحق یقین نہیں لاتے نیز وہ کہتے ہیں کہ خدا نے اس کو رسالت کیوں دی تو کیا خدا کے خزانے ان کے پاس ہیں۔ یا وہ خدا کے خزانوں کے داروغہ ہیں کہ جس کو وہ چاہیں اس کو دیں۔ نیز وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ باتیں خدا نے نہیں کہیں۔ اور خدا ان باتوں کو پسند نہیں کرتا تو کیا ان کے پاس سیڑھی ہے۔ جس پر چڑھ کر وہ خدا کی باتیں سنتے ہیں پس اگر ایسا ہے تو ان میں جو سننے والا ہے وہ کوئی کھلی حجت لائے لیکن ان کے پاس حجت کہاں۔ پس ان کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔

نیز وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ کیا اس کیلئے بیٹیاں ہیں جو کہ ان کے نزدیک عار کی چیز ہیں اور تمہارے لئے بیٹے کس قدر نامعقول بات ہے پس یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ نیز وہ آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں تو کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان میں دبے جاتے ہیں یا ان کے قبضہ میں مغیبات ہیں کہ وہ انہیں لکھ لیتے ہیں پھر وہ آپ کی باتوں کو اپنے نوشتہ سے ملا کر دیکھتے ہیں اور آپ کی باتوں کے ان کے نوشتہ کے خلاف ہونے سے وہ ان پر جھوٹ ہونے کا حکم لگاتے ہیں کچھ بھی نہیں۔ پس یہ انکار بھی ان کا محض بلاوجہ ہے اچھا کیا وہ ان کے خلاف کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں۔ بیشک وہ ایسا کرنا چاہتے سو تم کو واضح ہو کہ جو کافر ہیں وہ پیچ ہی میں آئیں گے۔ نیز وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا کے سوا اور بھی معبود ہیں۔ سو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی خدا کے سوا کوئی معبود ہے اگر ہے تو اس کا ثبوت دو۔ لیکن انکے پاس ثبوت کہاں۔ لہٰذا ان کا یہ دعویٰ غلط ہے اور پاک ہے خدا ان کے شرک سے ان باتوں سے معلوم ہوا کہ ان کے تمام دعاوی لغو ہیں مگر باوجود اس کے وہ ان پر جمے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

اوران منکرین کی ہٹ دھرمی یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ اگر وہ آسمان کا ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں گے کہ یہ تو ابر ہے جو کہ تہ بتہ جما ہوا ہے۔ پس جبکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے تو اب ان کیلئے کوئی حجت نافع نہیں۔ لہٰذا آپ ان کو چھوڑ دیجئے تاکہ انہیں اس دن کا سامنا ہو جس میں وہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔ یہ وہ دن ہے جس میں ان کی کوئی تدبیر ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ ان کی کسی قسم کی مدد کی جائے گی۔ اور اس سے پہلے بھی ان ظالموں کیلئے عذاب ہے۔ یہ باتیں بالکل صحیح ہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں۔

نیز اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں چھوڑ یئے اور اپنے رب کے فیصلہ کے انتظار میں صبر کیجئے کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ہم آپ کی کافی حفاظت کر رہے ہیں اور جس وقت آپ اٹھیں اس وقت بھی اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ یا رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں۔ اور ستاروں کے پیٹھ موڑنے کے وقت بھی۔

یعنی رات کے ابتدائی حصہ میں عبادت کریں۔ رات کے نصف حصہ میں بھی عبادت کریں اور رات کے آخری حصہ میں بھی اٹھ کر عبادت کریں یہ وہ اوقات ہیں جن سے اللہ رب العزت کی قربت زیادہ سے زیادہ نصیب ہوتی ہے۔ ان لمحات کے ذریعے بندہ کو اللہ کی رضا بھی نصیب ہوتی ہے۔ ان لمحات کو بڑا قیمتی کہا گیا ہے۔ کیونکہ سجدے کی لذت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ شور کم ہوتا ہے۔ اس لئے جو بات بھی کی جائے وہ اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النجم

سورۃ النجم مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 62 اور کوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 365 اور حروف کی تعداد 1450 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 53 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 23 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: ستاروں کی قسم اٹھائی جارہی ہے کافر کے پاس سفارش کے مختلف طریقے تھے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانا جاتا تھا معراج کا ذکر بڑی تفصیل سے ہے معراج کے متعلق جتنے شک وشبہات پیدا کیے گئے تھے ان کا صحیح معنوں میں ردّ ہے بلکہ اس سورۃ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج آسمانی اور ملاقات الٰہیہ کا بڑی وضاحت سے ذکر ہے۔

بتوں کا ذکر ہے بتوں کی حقیقت کے متعلق بیان ہے، بیٹے کی پیدائش اپنے لیے اور بیٹیوں کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف یہ کونسا انصاف ہے، دنیا کی محبت کے متعلق ذکر ہے بخیل کا ذکر ہے قوم ہود علیہ السلام، قوم نوح علیہ السلام اور قوم لوط علیہ السلام کا ذکر اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے اللہ رب العزت کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔

آیت نمبر 31 تا 62: کفار عرب نے جن جن ہستیوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے ان کے اصل اور بے حقیقت ہونے کا بیان ہے معبودانِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے قیامت میں ہر نیک و بد کو بدلہ دیا جائے گا نیک آدمیوں کی نشانیوں اور برے آدمیوں کی خصلتوں کا ذکر ہے ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جو اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کر دینے کا جذبہ نہیں رکھتے۔

Marfat.com

16 اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 289

سورہ نجم آیت نمبر 1 تا 25 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ
فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَى
السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ
اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾
اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

Marfat.com

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے ستارے کی جب کہ وہ غروب ہو○ تمہارا ساتھی نہ بھٹکا ہے اور نہ گمراہ ہوا ہے○ اور وہ اپنے جی سے نہیں بولتا○ یہ ایک وحی ہے جو اس پر بھیجی جاتی ہے○ اس کو زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے○ عاقل و دانا نے پھر وہ نمودار ہوا○ اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا○ پھر وہ نزدیک ہوا پس وہ اتر آیا○ پھر وہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا○ پھر اللہ نے وحی کی اپنے بندہ کی طرف جو وحی کی○ جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو اس نے دیکھا○ اب کیا تم اس چیز پر اس سے جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا ہے○ اور اس نے ایک بار اور بھی اس کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اترتے دیکھا ہے○ اس کے پاس ہی بہشت ہے آرام سے رہنے کی○ جب کہ سدرۃ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا○ نگاہ بہکی نہیں اور نہ حد سے بڑھی○ اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں○ بھلا تم نے لات اور عزیٰ پر غور کیا ہے○ اور تیسرے ایک اور منات پر○ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور خدا کے لئے بیٹیاں○ یہ تو بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی○ یہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے حق میں کوئی دلیل نہیں اتاری وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور نفس کی خواہش کی حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے ہدایت آچکی ہے○ کیا انسان وہ سب پالیتا ہے جو وہ چاہے○ پس اللہ کے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا○

تشریح: قسم ہے ستارے کی جب کہ وہ غروب ہو کہ یہ تمہارا آدمی جس کے سپرد تمہاری ہدایت ہے نہ سیدھے راستہ سے ہٹا اور نہ غلط راستہ پر چلا۔ اور وہ یہ باتیں اپنی خواہش سے نہیں کہتا بلکہ وہ صرف وحی ہے جو اس کی طرف جاتی ہے یہ باتیں اس کو اس فرشتہ نے سکھلائی ہیں جو کہ سخت قوتوں والا اور طاقتور ہے چنانچہ ایک مرتبہ وہ ایسی حالت میں اپنی اصل شکل پر آیا کہ وہ اوپر کی افق پر تھا اس کے بعد وہ قریب ہوا تو نیچے اتر آیا۔ اب وہ دو کمان کے یا اس سے بھی کم فاصلہ پر ہو گیا پس اس قدر قریب ہو کر اس فرشتے نے اس خدا کے خاص بندے کی طرف وہ وحی کی جو اس خدا نے وحی کی تھی اس واقعہ میں رسول نے اس فرشتہ کو بچشم قلب دیکھا اور دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا بلکہ بالکل صحیح دیکھا پس کیا تم اس سے اس بات پر حجت کرتے ہو جس کو وہ دیکھتا ہے اور کیا مشاہدہ کو ظن و تخمین سے رد کرنا صحیح ہو سکتا ہے ہرگز نہیں اور اس نے صرف ایک اسی مرتبہ نہیں دیکھا بلکہ ایک مرتبہ اسے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا ہے۔ اسی لئے اس نے سدرۃ المنتہیٰ کو بھی دیکھا ہے اور اسی کے قریب جنت الماوی ہے اسی لئے اس نے جنۃ الماوی کو بھی دیکھا ہے اور اس وقت دیکھا ہے جب کہ سدرہ کو وہ چیز ڈھکے ہوئے تھی جو اسے ڈھکے ہوئے ہوتی ہے جس کے بتلانے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اس نے وہ شے بھی دیکھی اور اس دیکھنے میں نہ اس کی نظر چوکی اور نہ اس نے غلطی کی بلکہ جو کچھ دیکھا

Marfat.com

بالکل صحیح دیکھا حقیقت یہ ہے کہ اس نے خدا کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں پس تمہیں ایسے شخص کی تکذیب کا کیا حق ہے۔
اللہ تعالیٰ اب منکرین رسالت کو خطاب کرتے ہیں کہ اچھا تم رسول کو جھوٹا بتلاتے ہو لیکن تم نے لات اور عزیٰ اور تیسری اور مناۃ کو بھی دیکھا کہ وہ کیا بلا ہیں ذرا دیکھو تو سہی کیا ان میں خدا کی بیٹیاں ہونے کی قابلیت ہے جس کے تم مدعی ہو۔ اور جس کا منشا یہ ہے کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہو۔ اور لات وغیرہ کو ان کی مورتیں۔ نیز تم یہ بتلاؤ کہ تمہارے لئے تو مذکر ہوں۔ اور خدا کیلئے مونث یہ کوئی عقل کی بات ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ نہایت ناقص تقسیم ہے۔ دیکھو یہ صرف وہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے از خود رکھ لئے ہیں۔ اور خدا نے ان کے متعلق کوئی حجت نہیں اتاری۔ الغرض یہ لوگ محض خیال باطل اور خواہشات نفسانی کے پیرو ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ان کا مقصود یہ ہے کہ یہ ہماری خدا کے یہاں سفارش کریں اور ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں۔ لیکن کیا ان کو ہر وہ چیز مل سکتی ہے جس کی وہ آرزو کرے۔ سو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ ہی کیلئے ہے آخرت بھی اور دنیا بھی اس لئے اسی کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے اور جس کو چاہے نہ دے۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں ایک بڑا معجزہ معراج ہے۔ اس کا ذکر دو مقام پر آیا ہے ایک کا ذکر پندرہ پارے کے شروع میں ہے اور دوسرے حصے کا ذکر تفصیل سورۃ النجم کے شروع میں ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج زمینی بھی ہے اور معراج آسمانی بھی۔ دونوں سے معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تفصیل سے معلومات ملتی ہے۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

17/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 290

سورۂ نجم آیت نمبر 26 تا 32 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔاۚ ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاؕ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰىۚ ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

Marfat.com

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ اجازت دے جس کو وہ چاہے اور پسند کرے ٥ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں ٥ حالانکہ ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں وہ محض گمان پر چل رہے ہیں اور گمان امر حق میں ذرا بھی مفید نہیں ٥ پس تم ایسے شخص سے اعراض کرو جو ہماری نصیحت سے منہ موڑے اور وہ دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہ چاہے ٥ ان کی سمجھ بس یہیں تک پہنچی ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہے ٥ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے تا کہ وہ بدلہ دے برا کام کرنے والوں کو ان کے کئے کا اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے ٥ جو کہ بڑے گناہوں سے اور بےحیائی سے بچتے ہیں مگر کچھ آلودگی بیشک تمہارے رب کی بخشش کی بڑی سمائی ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب کہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں جنین کی شکل میں تھے تو تم اپنے کو مقدس نہ سمجھو وہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لات عزیٰ ومنات تو کس شمار میں ہیں آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن میں وہ بھی ہیں جن کی تم انہیں مورتیں بتلاتے ہو اور وہ بھی جو ان کے مغائر ہیں خود ان کی سفارش بھی کسی کے کچھ کام نہیں آسکتی۔ لیکن بعد اس کے کہ خدا جس کیلئے چاہے اور پسند کرے اور اس کے لئے سفارش کی اجازت دیدے پس ان کا لات وعزیٰ کی بغرض سفارش پرستش کرنا محض لغو ہے یہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے جس طرح بتوں کے متعلق غلط خیال جمائے ہوئے ہیں۔ یوں ہی وہ فرشتوں کے متعلق بھی جمائے ہوئے ہیں۔

چنانچہ فرشتوں کے زنانہ نام رکھتے ہیں کیوں وہ ان کو خدا کی بیٹیاں جانتے ہیں حالانکہ ان کو اس کا کوئی علم نہیں چنانچہ یہ لوگ اس بارے میں صرف ایک خیال باطل کی پیروی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ خیال باطل سچی بات سے مستغنی نہیں کرسکتا لہٰذا ان کا سچی بات کو چھوڑ کر خیال باطل پر قناعت کرنا محض لایعنی ہے۔

پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے جو ہماری نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور جنہیں دنیوی زندگی مطلوب ہے۔ اعراض کریں۔ کیونکہ ان کا مبلغ علم یہی ہے کہ وہ ظنون واوہام کو علم صحیح سمجھ کر اس پر قناعت کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ علم صحیح کو قبول نہیں کرسکتے آپ کا رب ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔ اور وجہ یہ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے پھر وہ گمراہوں اور ہدایت یافتوں کو کیوں نہ جانے گا۔ پس جبکہ وہ گمراہوں اور ہدایت یافتوں سے بخوبی واقف ہے تو وہ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہدایت نہیں پاسکتے۔ لہٰذا وہ تم کو ان سے

Marfat.com

اعراض کا حکم دیتا ہے تا کہ وہ ان لوگوں کو جو برے کام کریں ان کے کاموں کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جنہوں نے اچھے کام کئے ان کو عمدہ کاموں کے ساتھ بدلہ دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ باستثناء جن کو خدا معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ یقیناً آپ کا رب بہت وسیع مغفرت والا ہے اور اس لئے اس کی مغفرت کے سامنے ان اتفاقی گناہوں کی کوئی وقعت نہیں۔ خیر جبکہ یہ معلوم ہوا کہ نیک کام کرنے والے یہ لوگ ہیں۔

تو اے مشرکین تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تم کو اس وقت بھی جانتا تھا جبکہ اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور اس وقت بھی جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنے کو پاک صاف نہ بناؤ کیونکہ جو پرہیز گار ہیں ان کو وہ خوب جانتا ہے چنانچہ اس نے بتلا بھی دیا ہے کہ وہ لوگ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچیں۔ سو تم مشرک اور زانی وغیرہ ہو۔ پھر متقی اور نیک کار کیسے ہو سکتے ہو۔

ان لوگوں سے بچنے کے لئے کیوں کہا گیا ہے۔ جنہیں دعوتِ حق دی جاتی ہے۔ اور وہ بجائے دعوتِ حق کو ماننے کے الٹا جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں۔ حکم دیا گیا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ انہیں بدلہ ہم خود دیں گے۔ آپ ان سے اپنے آپ کو بچائیں۔ آپ نیک لوگوں کے ساتھ رہیں۔ اس سے آپ کے ایمان میں اضافہ ہوگا۔ اور برے لوگوں سے الجھنے سے آپ کی کیفیت بھی خراب ہوگی آپ نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب ہم جانیں اور یہ لوگ۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

18/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 291

سورۂ نجم آیت نمبر 33 تا 62 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا
وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي
صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ
يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾
وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ
النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ
الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ
نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾

Marfat.com

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ
النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾
وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اعراض کیا o تھوڑا سا دیا اور رک گیا o کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے پس وہ دیکھ رہا ہے o کیا اس کو خبر نہیں پہنچی اس بات کی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے o اور ابراہیم کے جس نے اپنا قول پورا کر دیا o کہ کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا o اور یہ کہ انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا o اور یہ کہ اس کی کمائی عنقریب دیکھی جائیگی o پھر اس کو پورا دیا جائے گا o اور یہ کہ سب کو تمہارے رب تک پہنچنا ہے o اور بیشک وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے o اور وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے o اور اسی نے دونوں قسم نر اور مادہ کو پیدا کیا o ایک بوند سے جب کہ وہ ٹپکائی جائے o اور اسی کے ذمہ ہے دوسری بار اٹھانا o اور اسی نے دولت دی اور سرمایہ دار بنایا o اور وہی شعریٰ کا رب ہے o اور اللہ ہی نے ہلاک کیا عاد اول کو o اور ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا o اور قوم نوح کو اس سے پہلے بیشک وہ نہایت ظالم اور سرکش تھے o اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پٹک دیا o پس ان کو ڈھانک لیا جس چیز نے ڈھانک لیا o پس تم اپنے رب کے کن کن کرشموں کے بارے میں جھگڑا کرو گے o یہ ایک ڈرانے والا ہے پہلے ڈرانے والوں کی طرح o قریب آنے والی قریب آ گئی o اللہ کے سوا کوئی اسکو ہٹانے والا نہیں o کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے o اور تم ہنستے ہو اور تم روئے نہیں o اور تم تکبر کرتے ہو o پس اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو o

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسے بھی دیکھا جو لوگوں کے عار دلانے سے ایمان سے پھر گیا۔ اور ان میں سے ایک شخص کے اس کہنے پر کہ تو مجھے اتنا مال دیدے میں تیرے گناہ اپنے سر لے لوں گا۔ اس نے تھوڑا سا دیا۔ اور باقی کیلئے ٹس سے مس نہ ہوا کہ اس نے یہ عجیب حرکت کی کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ غیب کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ میرے گناہ یہ شخص اٹھا لے گا اگر اس نے وقت پر انکار کر دیا کہ میں تو نہیں اٹھاتا تو وہ کیا کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوسرے کے گناہوں کا اٹھانا ممکن بھی ہو تب بھی یہ اس کی حماقت تھی علاوہ ازیں کیا اسے کسی نے وہ بات نہیں بتلائی جو موسیٰ اور ابراہیم کی کتابوں میں ہے جس نے حق اطاعت پورا ادا کیا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور یہ کہ آدمی کے لئے صرف اس کی کوشش ہے اور دوسروں کی کوشش سے اسے کوئی فائدہ نہیں۔

رہا ایصال ثواب وغیرہ سو وہ اس میں داخل نہیں۔ کیونکہ وہ اسی کی کوشش کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر وہ ایمان دلاتا تو اسے کیسے ثواب مل

Marfat.com

سکتا تھا اور یہ کہ اس کی نیک کوشش ضرور دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو اس کا بہت پورا معاوضہ دیا جائے گا اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔

اور یہ بھی کہ وہی ہنساتا اور رولاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ ہی مارتا اور جلاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہی منی ہے جب کہ رحم مادہ میں ٹپکائی جائے نر و مادہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس کے وعدہ کی رو سے اس پر دوبارہ پیدا کرنا لازم ہے۔ اور یہ بھی کہ وہی حاجت روائی کرتا اور پونجی دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ شعریٰ ستارہ کا پروردگار ہے جس کو یہ لوگ پوجتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اس نے پہلی قوم عاد کو اور قوم ثمود کو ہلاک کیا۔ تو کسی کو نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوح کو پیدا کیا۔ کیونکہ وہ مذکورہ بالا گروہ بہت ظالم اور گمراہی میں بہت زیادہ حد سے نکلے ہوئے تھے اور اس نے الٹی ہوئی بستی کو بھی ٹپکا۔ پھر اسے پہنچایا وہ عذاب جو پہنچایا یعنی اس پر پتھر برسائے یہ نعمتیں تھیں حق تعالیٰ کی اپنے بندوں پر چنانچہ بعض کا نعمت ہونا تو ظاہر ہے جیسے خلق اغناد غیرہ۔ اور بعض جیسے ہلاک امم۔ سووہ اس لئے نعمت ہیں کہ ان میں انسداد ہے کفر کا۔ اولاً اس لئے کہ جب کافر نہ رہے تو کفر کون پھیلائے گا۔ اور ثانیاً اس لئے کہ ان میں عبرت ہے آئندہ نسلوں کیلئے جو کہ اپنی شرارت سے گمراہ ہوں اور دوسروں کو گمراہ کریں پس اے انسان تو اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک کرے گا اور جب کہ تیرے لئے شک کی گنجائش نہیں تو تو شک کو چھوڑ اور انکار سے باز آ۔ دیکھ یہ بھی پہلے ڈرانے والوں کی جنس سے ایک ڈرانے والا ہے اور کوئی انوکھا رسول نہیں ہے کہ تو اس کا انکار کرے۔ دیکھ قریب آنے والی قیامت قریب آ چکی ہے۔ چنانچہ خدا کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ وہاں اگر خدا چاہے تو اب کر سکتا ہے۔ مگر وہ کرے گا نہیں۔ پس تم اس سے ڈرو۔ اور ایمان لاؤ اب کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور بجائے ماننے کے تم اس سے ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں۔ اور تم اس سے بالکل بے پرواہ ہو تم کو ایسا نہ چاہیے پس تم خدا کے سامنے سر ٹیک دو۔ اور اس کی پرستش کرو۔

مراد یہ ہے کہ ہر حال میں تم یہ سمجھ لو کہ اس کی طرف سے سب کچھ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ لیکن تم سمجھتے نہیں بلکہ تکبر کرتے ہو۔ اور یہ خیال کرتے ہو۔ کہ سب کچھ خود بخود ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القمر

سورۃ القمر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 55 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 348 اور حروف کی تعداد 1483 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 54 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 37 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 40: معجزہ شق القمر کا بیان، قرآن مجید کی حقانیت، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قیادت کے برحق ہونے کا تذکرہ۔ دیگر اقوام کے بعد فرعون کا ذکر ہے بعدازاں کافروں کو بھی عذاب کی وعید سنائی گئی ہے مجرموں کا تذکرہ۔ جنتیوں کا ذکر، قرآن مجید کو آسان کر دیا گیا ہے ترغیب دی گئی ہے کہ کون ہے جو قرآن کو سمجھے، عزت وصداقت کی جگہ جنت ہے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر۔

آیت نمبر 41 تا 55: مجرموں اور متقیوں کا ذکر، قیامت کی آمد کا ذکر، کائنات کی پیدائش میں اللہ کا کوئی شریک نہیں بلکہ صرف کائنات اس اکیلے نے خلق کی ہے کا مفصل ذکر، آسمانی صحف کا ذکر، اللہ رب العزت کا حکم اٹل ہے، سابقہ اقوام کی ہلاکتوں کا ذکر، ہر نوع کا عمل نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

19/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 292

سورۂ قمر آیت نمبر 1 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾
وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا
تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ
مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِیْنَ اِلَى الدَّاعِ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ ازْدُجِرَ ﴿۹﴾
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ
قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً

Marfat.com

لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا ہ اور وہ کوئی بھی نشانی دیکھیں تو وہ اعراض ہی کریں گے اور کہیں گے کہ یہ تو جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے ہ اور انھوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے ہ اور ان کو وہ خبریں پہنچ چکی ہیں جس میں کافی عبرت ہے ہ نہایت درجہ کی حکمت مگر تنبیہات ان کو فائدہ نہیں دیتیں ہ پس ان سے اعراض کرو جس دن پکارنے والا ایک ناگوار چیز کی طرف پکارے گا ہ آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں ہ بھاگتے ہوئے پکارنے والے کی طرف منکر کہیں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے ہ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا انھوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی ا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور جھڑک دیا گیا ہ پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں تو بدلہ لے ہ پس ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار بارش سے کھول دئے ہ اور زمین سے چشمے بہادئے پس سب پانی ایک کام پر مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا ہ اور ہم نے اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی پر اٹھا لیا ہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی رہی اس شخص کا بدلہ لینے کے لئے جس کی ناقدری کی گئی تھی ہ اور اس کو ہم نے نشانی کے لئے چھوڑ دیا پھر کوئی ہے سوچنے والا ہ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ہ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ہ عاد نے جھٹلایا تو کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ہ ہم نے ان پر ایک سخت ہوا بھیجی مسلسل نحوست کے دن میں ہ وہ لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی جیسے کہ وہ اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے ہوں ہ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ہ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ہ

تشریح: ایک رات ابو جہل اور ایک یہودی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ابو جہل بولا کہ اے محمد یا تو اپنی صداقت پر کوئی معجزہ دکھاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ اس وقت بری طرح پیش آؤں گا آپ نے فرمایا کہ کیا معجزہ دیکھنا چاہتا

Marfat.com

ہے۔اس نے یہودی کی طرف نظر کی گویا اس سے مشورہ لیتا تھا کہ کیا معجزہ طلب کروں۔ وہ بولا کہ محمد ماہر جادوگر ہے لیکن جادو کا اثر زمین ہی پر چلتا ہے آسمان پر کچھ زور نہیں چلتا ان سے کہو کہ چاند کے دوٹکڑے کر دیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت چاند کی طرف اٹھائی۔ انگلی کا اٹھانا تھا کہ چاند دوٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا جبل ابوقبیس پر اور دوسرا جبل قیقعان پر جا گرا۔ ابوجہل بولا اچھا اب ان کو ملا دو خیر الابرار کے اشارے سے پھر بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ یہودی تو فوراً اسلام لے آیا۔ مگر ابوجہل بولا کہ ہو نہ ہو یہ تو نظر بندی ہے آنکھوں پر جادو کر دیا اور جادو کا یہی تو کمال ہے۔ میں تو باہر کے آنے والے مسافروں سے جب تک تصدیق نہ کرلوں گا کبھی یقین نہ کروں گا۔ غرض مسافروں سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس عجیب واقعہ کے دیکھنے کی خبر دی سب ہی کچھ تصدیق ہوئی لیکن یہ بدبخت ازلی ایمان نہ لایا۔

قیامت نزدیک آگئی اور ان مشرکین کی درخواست پر چاند ٹکڑے ہو گیا جو کہ رسول کے صدق کی ایک نشانی اور قرب قیامت کی ایک علامت ہے اور باوجود اس کے یہ لوگ اپنی ضد پر قائم ہیں۔ چنانچہ اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس سے منہ پھیرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو کہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے اس لئے انہوں نے معجزہ شق القمر اور قیامت کی تکذیب کی۔ اور اپنی خواہشات کی پیروی کی جس کی ان کو سزا دی جائے گی اور کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ اگر سزا کا قصہ فرضی نہیں ہے تو اب تک کیوں نہ سزا دی گئی کیونکہ ہر بات اپنے وقت پر ٹھہری ہوئی ہے جب اس کا وقت آئے گا ہو جائیں گے۔ ان کے پاس وہ باتیں آچکی ہیں جن میں ان کیلئے کافی انزجار ہے۔ کیونکہ وہ حد درجہ معقول باتیں ہیں۔ سو ان کو ڈرانے والی باتیں کچھ کام نہیں دیتیں۔ پس جبکہ ان کی حالت اس مرتبہ پر پہنچ چکی ہے تو آپ ان سے اعراض کیجئے کیونکہ یہ اس وقت نہ جانیں گے۔ بلکہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مانیں گے جس روز بلانے والا ان کو ایک بالکل نئی چیز کی طرف بلائے گا کہ ان کی آنکھیں نیچے کو دیکھتی ہوں گی۔ نیز وہ قبروں سے یوں نکلیں گے گویا کہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں اور ایسی حالت میں نکلیں گے کہ وہ بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے۔ تو اس روز یہ کافر کہیں گے کہ یہ تو بڑا کٹھن دن ہے ان کو واضح ہو کہ انکار کا نتیجہ اچھا نہیں ہے۔

چنانچہ ان سے پہلے قوم نوحؑ نے تکذیب کی چنانچہ انہوں نے ہمارے خاص بندے نوحؑ کو جھٹلایا۔ اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے۔ اور اسے ڈانٹا گیا۔ اس پر انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا۔ کہ اے میرے پروردگار میں ان سے مغلوب ہوں اس لئے میں انہیں سزا نہیں دے سکتا لہٰذا آپ ان سے انتقام لیں۔ اس پر ہم نے گرنے والے پانی کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین کو چشموں سے پھاڑ دیا۔ پس دونوں پانی اس کام پر مل گئے۔ جو کہ تجویز ہو چکا تھا یعنی آسمان وزمین کے پانیوں کے ملنے پر وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے اور ہم نے اپنے اس بندہ نوح کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کیا۔ جو کہ ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی اور اس لئے مجال نہ تھی کہ وہ ذرا سی گزند بھی ان کو پہنچا سکتے۔ یہ سب کیوں کیا گیا اس کو بدلہ دینے کیلئے جس کی ناقدری کی گئی تھی۔ اب تم سمجھو کہ وہ خدا کے نزدیک کیسے قابل قدر تھے اور ان کی ناقدری کس قدر حق تعالیٰ کو ناگوار ہوئی اور ہم نے آئندہ نسلوں کیلئے نتائج تکذیب کی یہ نشانی باقی رکھی پس کیا کوئی نصیحت ماننے والا ہے۔ جو نصیحت مانے پس اب تم بتاؤ کہ میرا یہ عذاب اور دھمکی کیسی تھی آیا واقعی تھی یا بناوٹی۔ تم اس کو بناوٹی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ وقوع میں آچکی ہے۔ پھر تکذیب کیوں کرتے ہو۔ پس تم ہرگز ایسا نہ کرو۔ یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کی غرض سے آسان رکھا ہے تا کہ

Marfat.com

ہر شخص اس سے نصیحت حاصل کر سکے پس ہے کوئی نصیحت ماننے والا جو نصیحت مانے۔

نیز عاد نے تکذیب کی۔ پھر دیکھو ان کیلئے بڑا عذاب اور دھمکی کیسی ہوئی چنانچہ ہم نے ایک باقی رہنے والی نحوست کے دن میں ان پر ایک تیز آندھی چھوڑی۔ جو کہ لوگوں کو یوں اکھاڑ کر پھینکتی تھی جیسے کہ وہ کھجوروں کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں۔ اب تم بتلاؤ کہ میرا یہ عذاب اور دھمکی کیسی تھی۔ آیا واقعی تھی یا بناوٹی تم انہیں بناوٹی نہیں کہہ سکتے تو تم اس وقت ان باتوں کی کیوں تکذیب کرتے ہو۔ یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے آسان رکھا ہے تاکہ اس سے ہر شخص نصیحت حاصل کر سکے پس ہے کوئی نصیحت ماننے والا جو نصیحت مانے۔

جنہوں نے دین حق کو جھٹلایا ان کا حشر دیکھ لیں کہ کیا ہوا۔ ان کا نام ونشان تک ختم کر دیا۔ پھر بھی لوگ نہیں سمجھتے اور قرآن مجید سے نصیحت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قرآن مجید کو لوگوں کے پڑھنے کے لئے سمجھنے کے لئے عمل کرنے کے لئے اور لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر بھی لوگ نہیں سمجھتے۔ کب قرآن سے نصیحت حاصل کریں گے جب موت آ جائے گی۔ اس وقت کوئی عمل بھی کارگر نہیں ہوگا۔ جو بھی عمل کرنا ہے یا سمجھنا ہے۔ اسی زندگی میں کریں۔ اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

20/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 293

سورۂ قمر آیت نمبر 23 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾
فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ
الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾
وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ
بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ ۙ
نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

Marfat.com

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ثمود نے ڈر سنانے کو جھٹلایا ۵ پس انھوں نے کہا کیا ہم اپنے ہی اندر کے ایک آدمی کے کہے پر چلیں گے اس صورت میں تو ہم غلطی اور جنون میں پڑ جائیں گے ۵ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتری ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے بڑا بننے والا ۵ اب وہ کل کے دن جان لیں گے کہ کون جھوٹا ہے اور بڑا بننے والا ۵ ہم اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں ان کے لئے آزمائش بنا کر پس تم ان کا انتظار کرو اور صبر کرو ۵ اور ان کو آگاہ کر دو کہ پانی ان میں بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر حاضر ہو ۵ پھر انھوں نے اپنے آدمی کو پکارا پس اس نے وار کیا اور اونٹنی کو کاٹ ڈالا ۵ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۵ ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی تو وہ باڑھ والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح ہو کر رہ گئے ۵ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ۵ لوط کی قوم نے ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا ۵ ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی صرف لوط کے گھر والے اس سے بچے ان کو ہم نے بچا لیا سحر کے وقت ۵ اپنی جانب سے فضل کر کے ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں اس کو جو شکر کرے ۵ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا پھر انھوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کئے ۵ اور وہ اس کے مہمانوں کو اس سے لینے لگے پس ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۵ اور صبح سویرے ان پر عذاب آپڑا جو ٹھہر چکا تھا ۵ اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۵ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ۵

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قوم ثمود نے بھی عذاب کی خبر کو جھٹلایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کی جو کہ ہم ہی میں سے ایک ہے پیروی کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تب تو ہم کھلی غلطی اور جنون میں مبتلا ہوں گے۔ بھلا کیا ہم میں سے اس پر نصیحت اتاری گئی جو کسی طرح اس کے قابل نہیں ہے بلکہ ہم اس کی بہ نسبت زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ ہم قوم کے سردار ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ بالکل جھوٹا اور شیخی باز ہے کہ خواہ مخواہ اپنی بڑائی کرتا ہے کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں میرا اتباع کرو۔ اور مجھے مانو وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول یعنی صالح یہ لوگ آج آپ کی نسبت ایسی گستاخی کرتے ہیں لیکن کل انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا۔ ہم ان کے امتحان کیلئے یہ اونٹنی بھیج رہے ہیں۔ پس آپ انہیں دیکھتے رہیں اور ذرا ٹھہرے رہیں دیکھئے اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور آپ ان سے یہ کہہ دیں کہ پانی ان کے درمیان منقسم ہے۔ ہم اپنی باری پر پانی پینے آئیں۔ اور تم اپنی باری پر

Marfat.com

پس یہ تقسیم انہیں ناگوار ہوئی اور انہوں نے اپنے آدمی کو آواز دی۔ پس اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ جس پر انہیں سزا دی گئی اب تم دیکھو کہ یہ عذاب اور عذاب کی خبر کیسی تھی آیا سچی تھی یا جھوٹی۔ تم اسے جھوٹی نہیں کہہ سکتے۔

کیونکہ اس کا وقوع ہو چکا ہے چنانچہ ہم نے انہیں ایک ڈانٹ بتائی۔ اسی میں وہ ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کا چورا یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے۔ اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے آسان رکھا تاکہ اس سے ہر شخص نصیحت حاصل کر سکے۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا جو نصیحت قبول کرے۔

نیز قوم لوطؑ نے بھی خبر عذاب کی تکذیب کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجی جس نے سب کو ہلاک کر دیا علاوہ آل لوط کے کہ ہم نے انہیں اپنے یہاں سے انعام کے طور پر صبح کے وقت اس عذاب سے نجات دی۔ دیکھو ہم ان لوگوں کو جو شکر کریں ان کے شکر کا ہم یوں بدلہ دیتے ہیں۔ اور لوطؑ نے انہیں پیشتر ہی ہماری گرفت سے آگاہ کر دیا تھا سو انہوں نے اس خبر میں شک کیا۔ اور شک کی کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ کیونکہ وہ اس کا نمونہ دیکھ چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے ان کے مہمانوں کے متعلق بری درخواست کی تھی۔ جس پر ہم نے ان کی آنکھیں پٹ کر دی تھیں۔ پس اس طرح ہم نے ان سے کہہ دیا تھا کہ لو چکھو میرے عذاب اور خبر عذاب کا مزہ۔ اور جب کہ ان کو اس معمولی تنبیہ سے تنبیہ نہ ہوا تو صبح کے وقت ان پر ایک پائدار عذاب چھایا اور جس نے ان کا صفایا ہی کر دیا پس اے کافرو! جب کہ تم کسی طرح نہ مانے تو اب تم میرے عذاب اور عذاب کی خبر کا مزہ چکھو۔ اب تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ وہ جھوٹ نہیں۔ یہ قرآن ہے جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اتارا گیا ہے اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے بہت آسان رکھا ہے۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا جو نصیحت قبول کرے۔

قرآن مجید میں جو جو نصیحتیں اتاری گئی ہیں۔ ان میں زیادہ تر سابقہ اقوام وملل کے واقعات ہیں۔ جن سے نصیحت حاصل کرنے کے متعلق کہا گیا ہے بڑی بڑی قومیں آئیں۔ ان میں متکبر لوگ بھی بہت تھے۔ لیکن سب کا تکبر بے کار گیا۔ ان کے کام نہ آیا۔ بلکہ ان کا نشان تک نہ رہا۔ اگر نام ہے تو صرف اللہ رب العزت کا اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

21/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 294

سورۂ قمر آیت نمبر 41 تا 55 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ
بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى
النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ
بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾
وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾
فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

Marfat.com

ترجمہ:
پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے
اور فرعون والوں کے پاس پہنچے ڈرانے والے ۵ انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ایک غالب اور قوت والے کے پکڑنے کی طرح پکڑا ۵ کیا تمھارے منکران لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں معافی لکھ دی گئی ہے ۵ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب رہیں گے ۵ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ۵ بلکہ قیامت ان کے وعدہ کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے ۵ بیشک مجرم لوگ گمراہی میں اور بے عقلی میں ہیں ۵ جس دن وہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے چکھو مزا آگ کا ۵ ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اندازہ سے ۵ اور ہمارا حکم بس یکبارگی آجائے گا جیسے آنکھ کا جھپکنا ۵ اور ہم ہلاک کر چکے ہیں تمہارے ساتھ والوں کو پھر کیا کوئی ہے سوچنے والا ۵ اور جو کچھ انھوں نے کیا سب کتابوں میں درج ہے ۵ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے ۵ بیشک ڈرنے والے باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ۵ بیٹھے سچی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں گروہ فرعون کے پاس بھی عذاب کی خبر آئی لیکن انہوں نے بھی ہماری تمام باتوں کو جھٹلایا اس پر ہم نے ان کو بھی یوں پکڑا جیسے ایک نہایت زبردست اور صاحب اقتدار پکڑتا ہے چنانچہ ہم نے انہیں دریا میں ڈبو دیا۔ اور ایسے قاہر سلطنت کو دم کے دم میں ملیامیٹ کر دیا۔ یہ واقعات ہیں پہلے منکرین کے۔

پس اے مشرکین تم بتلاؤ کیا تمہارے منکرین بڑھ کر ہیں یا وہ جن کے عذاب کے واقعات تم سن چکے ہو۔ تم اپنے کو ان سے بڑھ کر نہیں کہہ سکتے۔ پھر جب کہ ہم ان کو سزا دے چکے تو تم کو کیوں نہیں دے سکتے یا تمہارے لیے آسمانی کتابوں میں عذاب نہ دیئے جانے کا پروانہ ہے۔ جب یہ بھی نہیں تو تم عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے ہو۔ اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انتقام لینے والی جماعت ہیں اس لئے ہم رسول سے انتقام لیں گے۔ ہاں وہ ضرور کہتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ یہ جماعت شکست کھائے گی۔ اور میدان جنگ میں پیٹھ دے گی اور ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اور اگر معاملہ اسی پر ختم ہو جاتا تب بھی خیریت تھی۔ لیکن ایسا نہیں بلکہ قیامت ان کے وعدہ کا وقت ہے اور قیامت بری بلا اور نہایت تلخ ہے۔

یہ جرائم پیشہ بڑی غلطی اور جنون میں مبتلا ہیں کہ وہ اس کی پروا نہیں کرتے، یہ وہ دن ہے جس روز یہ لوگ اندھے منہ دوزخ میں کھینچے جائیں گے کہ لو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو ایک تجویز و تعین کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس لئے ابھی ان کو عذاب نہیں دیا گیا۔ جب اس کا وقت آجائے گا تو دیر نہیں لگے گی۔ کیونکہ کسی کام کیلئے ہمیں کوئی انتظام و اہتمام نہیں کرنا پڑتا اور ہمارا کام صرف ایک بات ہے وہ بھی ایسے جیسے آنکھ سے دیکھنا۔ کہ جس طرح آنکھ سے دیکھنے میں دیر نہیں لگتی یوں ہی ہمارے حکم میں دیر نہیں لگتی اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہم تمہارے ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا جو نصیحت قبول کرے اور جو کام انہوں نے کئے ہیں وہ سب فرشتوں کی کتابوں میں ہیں۔ اور ہر جھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے پس اسی کے موافق ان کو سزا دی جائے گی برخلاف اس کے پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں عمدہ جگہ میں صاحب اقتدار شاہ کے پاس ہوں گے اور اس لئے ان کو جسمانی راحت اور علو مرتبت دونوں نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور یہ خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کیونکہ وہ بہت صاحب اقتدار ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الرحمٰن

سورۃ الرحمٰن مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 78 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 351 اور حروف کی تعداد 1683 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 55 ہے۔ اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 97 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 60: رحمٰن کی رحمت کا بیان ہے، قرآن کی تعلیم کا ذکر، انسانوں اور جنوں کو مخاطب کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے 31 بار ذکر کر کے خطابت کی شان کو دوبالا کیا گیا ہے اللہ رب العزت کی طرف سے انسانوں کو دی گئی نعمتوں کو گنوایا گیا ہے، رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لئے ہے، جنت کا ذکر ہے حوروں کا ذکر ہے نعمت کا اظہار ہے اللہ رب العزت کی نعمتوں کا ذکر ہے بار بار یہ سوال کیا گیا ہے انسانوں کو تم کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے۔ ہر چیز کے فنا ہونے کا بیان، جن وانس کی طاقت کو مخاطب کیا گیا ہے کہ اللہ کے حدود سے کوشش کرنے کے باوجود بھاگ نہیں سکتے۔

آیت نمبر 61 تا 78: جنت کی نعمتوں کا ایک ایک کر کے ذکر، اس سورت میں ہر آیات اپنے اندر ایک وسیع تر مضمون سموئے ہوئے ہیں اس سورت کو عروس القرآن بھی کہا جاتا ہے یعنی قرآن کی دلہن۔ اس سورت میں ہر قسم کے طبقہ فکر کے افراد کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس سورت میں ایک آیت کو 31 بار دہرایا گیا ہے۔ ہر مرتبہ نئی تنبیہ نئے طریقہ سے کی گئی ہے۔ اس آیت مبارک سے سورت کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ قاری جب اس سورت کی تلاوت کرتا ہے تو ایک عجیب سا سماں پیدا ہوتا ہے۔ پورا ماحول روحانی لذاتی اور جذباتی کیفیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس سورت کا آغاز رب ذوالجلال کے نام سے ہوا اور اختتام بھی ذکر الٰہی پر ہوتا ہے اس سورۃ کی تلاوت سُن کر بیشتر کافروں نے اسلام قبول کیا۔

Marfat.com

Marfat.com

22/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 295

سورہ رحمٰن آیت نمبر 1 تا 78 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾
اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾
فِیْهَا فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۚۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَ الرَّیْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۚ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۙ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

Marfat.com

وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ یَسْــَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ
هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ
الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ یُرْسَلُ
عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْــَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ
وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ یَطُوْفُوْنَ
بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

Marfat.com

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ
حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

رحمن نے ٥ قرآن کی تعلیم دی ٥ اس نے انسان کو پیدا کیا ٥ اس کو بولنا سکھایا ٥ سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے ٥

Marfat.com

اور ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں ٥ اور اس نے آسمان کو اونچا کیا اور اس نے ترازو رکھ دی ٥ کہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ سیدھی ترازو تولو اور تول میں نہ گھٹاؤ اور زمین کو اس نے خلق کے لئے رکھ دیا ٥ اس میں میوے ہیں اور کھجور ہیں جن کے اوپر غلاف ہوتا ہے ٥ اور بھس والے اناج ہیں اور خوشبودار پھول بھی ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اس نے پیدا کیا انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے ٥ اور اس نے جنات کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ وہ مالک ہے دونوں مشرق کا اور دونوں مغرب کا ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اس نے چلائے دو دریا مل کر چلنے والے ٥ دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان دونوں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے ٥ پھر اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اور اسی کے ہیں جہاز سمندر میں اونچے کھڑے ہوئے جیسے پہاڑ ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ جو بھی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے ٥ اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی عظمت والی اور عزت والی ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اسی سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ہر روز اس کا ایک کام ہے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ہم جلد ہی فارغ ہونے والے ہیں تمہاری طرف سے اے دو بھاری قافلو ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ تم نہیں نکل سکتے بغیر سند کے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ تم دونوں پر قیامت کے دن آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا پس تم اس کو نہ ہٹا سکو گے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ پس اپنے رب کی کون پھر جب آسمان پھٹ کر کھال کی مانند ہو جائے گا ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ پس اس دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کی بابت پوچھ نہ ہوگی ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ مجرم پہچان لیے جائیں گے اپنی علامتوں سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ یہ جہنم ہے جس کو مجرم لوگ جھوٹ بتاتے تھے ٥ وہ پھریں گے اس کے درمیان اور کھولتے پانی کے درمیان ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو باغ ہیں ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ دونوں بہت شاخوں والے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان کے اندر دو چشمے جاری ہوں گے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ وہ تکیہ لگائے ایسے بچھونوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور پھل ان باغوں کا جھک رہا ہوگا ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی جنھیں ان لوگوں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ وہ ایسی ہوں گی جیسے کہ یاقوت اور مرجان ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ اور ان کے سوا دو باغ اور ہیں ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان میں دو چشمے ہوں گے ابلتے ہوئے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان میں پھل اور کھجور اور انار ہوں گے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان میں خوب سیرت

Marfat.com

خوب صورت عورتیں ہوں گی ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ حوریں خیموں میں رہنے والیاں ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ ان سے پہلے ان کو نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ تکیہ لگائے سبز مسندوں پر اور قیمتی نفیس بچھونے پر ٥ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ٥ بڑا بابرکت ہے تیرے رب کا نام بڑائی والا اور عظمت والا ٥

تشریح: جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے رحمٰن کا ذکر فرمایا تو کافر بولے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے اس وقت اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا۔ اس کو اظہار مطالب سکھلایا۔ آفتاب ماہتاب ایک خاص حساب کے ساتھ وابستہ ہیں جو کہ اس نے ان کیلئے مقرر کیا ہے اور اس سے الگ نہیں ہو سکتے اور بیلیں اور درخت اس کے سامنے سرافگندہ ہیں اور اس کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتے اور اس نے آسمان کو اونچا کیا۔ اور ترازو رکھی کہ تم وزن میں زیادتی نہ کرو مثلاً یہ کہ دیتے وقت کم تولو اور لیتے وقت زیادہ تولو۔ پس تم ایسا نہ کرنا اور وزن کو انصاف کے ساتھ صحیح رکھنا اور باٹ ترازو کو بھی کم نہ کرنا۔ اور اس نے زمین کو مخلوق کیلئے پست کیا۔ تاکہ وہ اس سے رہنے سہنے وغیرہ کے ذریعہ سے فائدہ اٹھاوے نیز اس میں میوے ہیں اور کھجوریں ہیں جو کہ غلافوں والی ہیں کیونکہ کھجوروں کے پھل غلافوں میں ہوتے ہیں اور بھوسہ دار غلہ ہے۔ اور خوشبودار نباتات ہیں یہ تمام تصرفات حق تعالیٰ کی ربوبیت عالم پر دلالت کرتے ہیں۔ اور مقتضی ہیں اس کو کہ اس کو اپنا رب مانا جائے پس وہ علاوہ دوسری حیثیتوں کے اس حیثیت سے بھی نعمت ہیں کہ وہ حق تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں پس اے جن وانس تم جو خدا کو نہیں مانتے تو تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور اس کے کن تصرفات کو جھٹلاتے اور اس کا انکار کرتے ہو ظاہر ہے کہ تم کسی نعمت اور کسی تصرف کا انکار نہیں کر سکتے تو تمہارا اس کو نہ ماننا سراسر ظلم ہے۔

نیز اس نے انسان کو ٹھیکرے کی مانند کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔ اور یہ اس کا تصرف عجیب اس کی ربوبیت وتفرد پر دال ہے۔ اور اس کا انسان کے حق میں نعمت ہونا بھی ظاہر ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور کن تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے اور اس نے جنوں کو خالص آگ سے پیدا کیا۔ یہ بھی اس کا ایک تصرف عجیب اور جنوں پر نعمت ہے۔ اور حق تعالیٰ کی ربوبیت وتفرد پر دلالت کرتا ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور اس کے کن تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

نیز وہ رب ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں یعنی گرمیوں کی مشرق ومغرب اور جاڑوں کے مشرق ومغرب کا کیونکہ ان میں جو تصرف کرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اور کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ جس کا تم بھی انکار نہیں کر سکتے اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے پس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور کن تصرفات کا انکار کرتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

نیز اس نے دو سمندروں کو ایسی حالت میں پیدا کیا ہے کہ وہ یوں ایک دوسرے سے ملتے نہیں کہ ان کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ نہیں بڑھتے یہ بھی حق تعالیٰ کا ایک تصرف عجیب ہے جو کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تصرف پر دلالت کرتا ہے۔ نیز وہ بھی ایک نعمت ہے منجملہ نعمہائے الٰہیہ کے کیونکہ اس میں ان دونوں سمندروں کو ایک خاص اور عجیب طور سے وجود عطا کرنا ہے۔

Marfat.com

جو کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اور اس کا نعمت ہونا ظاہر ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور کن تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو تم اسے نہیں مانتے نیز ان سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں یہ بھی حق تعالیٰ کا ایک تصرف عجیب ہے جو کہ اس کی ربوبیت اور تفرد پر دلالت کرتا ہے اور وہ اس حیثیت سے نعمت ہے بھی کہ ان سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے۔اور اس حیثیت سے بھی کہ وہ حق تعالیٰ کی ربوبیت اور تفرد کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور کن تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو تم اسے نہیں مانتے اور اسی کے ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے ہیں اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے۔پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کا انکار کرتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

نیز ہر وہ شخص یا چیز جو روئے زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور تیرے عظمت وعزت والے پروردگار کی ذات باقی رہے گی اور یہ بھی دلیل ہے اس کی کہ صرف حق تعالیٰ رب والٰہ ہے۔اور کوئی نہیں۔نیز یہ ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کی بقاء اور اس کا نا قابل عدم ہونا ایک نعمت ہے۔کیونکہ وہ بھی منشا ہے تمام انعامات کا اسی طرح اس عالم کا فنا ہونا یہ بھی ایک نعمت ہے۔کیونکہ وہ مبنی ہے ظہور آخرت کا۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو تم اسے نہیں مانتے۔

نیز اس رب کی شان یہ ہے کہ جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں جو کچھ مانگتے ہیں اسی سے مانگتے ہیں کیونکہ اس کے سوا کوئی دینے کے قابل نہیں۔یہ دوسری بات ہے کہ مشرکین کو اس کا احساس نہ ہو۔اور اس لئے وہ بظاہر دوسروں سے بھی مانگتے ہیں پس وہ ہر مخلوق کا محتاج الیہ ہے۔چنانچہ اسی لئے وہ ہر روز ایک نئے کام میں ہے اور اپنی مخلوق کا اس کے مناسب انتظام کر رہا ہے۔یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تفرد کی بڑی بھاری دلیل ہے۔اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو تم اسے نہیں مانتے نیز اے جن وانس ہم عنقریب اس تمام کاروبار کو چھوڑ کر تمہارے فیصلہ اور جزا وسزا کے لئے فارغ ہو جائیں گے یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت وتفرد کی۔اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے۔کیونکہ ایک تو وہ ذریعہ ہے لوگوں کی جزا کا دوسرے وہ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

اے جنوں اور انسانوں کی جماعت اگر تم محاسبہ روز قیامت سے بچنے کیلئے آسمانوں اور زمین کے اطراف سے نکل سکو تو نکل جاؤ۔تم نہیں نکل سکتے۔بجز قدرت کے جو تم کو حق تعالیٰ کی طرف سے دی جائے۔اور جو کہ تم کو دی نہیں گئی۔یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تفرد کی۔اور چونکہ یہ لوگوں کو اس کی ربوبیت وتفرد کی طرف رہنمائی کرتی ہے اس لئے وہ ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں اور تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

نیز تمہارے برے اعمال کے بدلے میں تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا جس پر تم اس سے انتقام نہ لے سکو گے یہ بھی دلیل ہے اس کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ تم اسے مانو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے۔پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو تم اسے نہیں مانتے۔

پس جس وقت آسمان پھٹ جائے گا جس پر وہ سرخی میں گلاب اور قوام میں روغن کی مانند ہو جائے گا یہ بھی حق تعالیٰ کے تصرف تام

Marfat.com

اوراس کی ربوبیت کی دلیل ہے اور یہ ایک نعمت بھی ہے۔ کیونکہ وہ مقدمہ ہے جزاوسزا کا اور حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں اور تصرفات کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے جس وقت آسمان پھٹے گا تو اس روز بغرض تحقیق حال کسی آدمی یا جن سے یا اس کے گناہ کی بابت سوال نہ کیا جائے گا۔ اور یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی ربوبیت کو تسلیم کیا جائے۔ اس لئے یہ بھی حق تعالیٰ کی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔

اس روز مجرم لوگ اپنی خاص علامت سے پہچانے جائیں گے۔ جس پر ہر مجرم پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا یہ واقعہ بھی اس کی ربوبیت کی دلیل ہے اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ اسے اپنا رب مانا جائے اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے دیکھو یہ وہ جہنم ہے جس کو جرائم پیشہ جھٹلایا کرتے تھے جس کو خدا نے ان جرائم پیشہ کیلئے تیار کیا ہے اب وہ اس کے درمیان اور نہایت تیز گرم پانی کے درمیان چکر لگائیں گے یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ ایک اس کو اپنا رب مانا جائے۔ اور اس لئے یہ بھی خدا کی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو کہ اسے نہیں مانتے۔ یہ حالت تو نافرمانوں کی تھی۔

اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے اس کیلئے دو باغ ہوں گے جو کہ اعلیٰ ہوں گے یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے اور اس کو مقتضی یہ ہے کہ اس کو اپنا رب مانا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ یہ دو باغ جو کہ مختلف قسم کی شاخوں والے ہوں گے یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے۔ اور اس کو مقتضی ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اس کو نہیں مانتے ان میں دو چشمے ہوں گے جو کہ برابر جاری ہوں گے یہ بھی دلیل ہے اس کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اس کو نہیں مانتے ان میں ہر میوہ کی دو قسمیں ہوں گی ایک باغ میں ایک میوہ ایک قسم کا ہوگا۔ اور دوسرے میں وہی میوہ دوسری طرح کا۔ یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے خیران کے لئے یہ دو باغ ہوں گے اور یوں ہوں گے کہ وہ ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر استبرق یعنی دبیز ریشمی کپڑے کے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے ان کے قریب اور سہل الحصول ہوں گے یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو کہ اسے نہیں مانتے۔

ان میں اپنے شوہروں تک نظر کو محدود رکھنے والی عورتیں ہوں گی۔ جن کو ان سے پہلے نہ کسی آدمی نے پاس سلایا ہے، نہ جن نے یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے جو کہ مقتضی ہے اطاعت کو۔ اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ وہ عورتیں ایسی حسین ہوں گی گویا کہ وہ لعل اور مونگا ہیں یہ بھی حق تعالیٰ کی

Marfat.com

ربوبیت کی ایک دلیل ہے جو کہ مقتضی ہے اطاعت کو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ یہ چیزیں ان کے لئے ہوں گی کہ انہوں نے اچھے کام کئے تھے اور بھلائی کا معاوضہ صرف بھلائی ہے یہ قانون ہے حق تعالیٰ کا۔ اور وہ مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کا محسن ہونا معلوم ہے۔ اور اس کے اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اس کو نہیں مانتے۔

اور ان کیلئے دو باغ ان مذکورہ بالا دو باغوں سے کم ہوں گے اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور یہ بھی مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ خیر ان کیلئے ان سے کم دو باغ ہوں گے جو کہ اپنی سرسبزی وشادابی کی وجہ سے سیاہ ہوں گے یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے ان میں بھی وہ ابلنے والے چشمے ہوں گے اور یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔ جو اسے نہیں مانتے ان میں میوہ اور کھجور کے درخت اور انار ہوں گے یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اسے مانا جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔ ان میں بھی بہتر اور عمدہ عورتیں ہیں اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اسے مانا جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے وہ عورتیں حوریں ہیں جو رُکی ہوئی ہیں خیموں میں اور یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ وہ عورتیں بھی ایسی ہیں کہ ان کو ان سے پہلے کسی آدمی یا جن نے پاس نہیں سلایا یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی دلیل ہے اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ خیر وہ لوگ ان باغوں میں یوں ہوں گے کہ وہ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے یہ بھی ایک دلیل ہے۔ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کی اطاعت کو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو جو اسے نہیں مانتے۔ الغرض خدا کی نعمتیں جو کہ اس کی ربوبیت پر دال ہیں۔ اس قدر ہیں کہ تم ان میں سے کسی کو بھی نہیں جھٹلا سکتے اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔ پس تم خدا کی نعمتوں کو سوچو اور ان کے مقتضی کے موافق ان پر عمل کرو الحاصل بڑی شان والا ہے۔ تیرے عظمت وعزت والے پروردگار کا نام اور بڑی غلطی پر ہیں وہ لوگ جو اسے نہیں مانتے اور دوسروں کو اس کے برابر بناتے ہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الواقعہ

سورۃ الواقعہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 96 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 384 اور حروف کی تعداد 1768 ہے اس سورت کا نام پہلی آیت سے لایا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 56 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اسکا نمبر 46 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 60: آخرت، قرآن مجید اور توحید کے متعلق مشرکین کے شبہات کی تردید کی گئی ہے اس کے آخر میں موت کا دردناک منظر بھی پیش کیا گیا ہے۔ نیک اعمال کرنے والوں کو جنت ملے گی۔ عذاب دوزخ کی تفصیل جس میں گرم ہوا، گرم پانی اور سیاہ دھواں کا ذکر ہے۔ غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔ مختلف طریقوں سے استدلال کر کے توحید الٰہی کا خوب درس دیا گیا ہے۔

آیت نمبر 61 تا 96: عام انسانوں کو مخاطب کر کے انہیں ان کی پیدائش کی طرف راغب کیا گیا ہے اور غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔ قرآن مجید اللہ رب العزت کی کتاب ہونے پر دلائل دیئے گے ہیں اسکی تکذیب سے روکا گیا ہے۔ انسان کی موت حیات کا ذکر کر کے اسکو نیک کام کرنے اور برائیوں سے بچنے کی دعوت دی گئی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

23/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 296

سورۂ واقعہ آیت نمبر 1 تا 38 پر مشتمل ہے

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ؕ
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۙ ﴿۱﴾ لَيۡسَ لِوَقۡعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ ﴿۳﴾
اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ ﴿۵﴾ فَكَانَتۡ هَبَآءً
مُّنۡۢبَثًّا ۙ ﴿۶﴾ وَّكُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ ﴿۷﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ
الۡمَيۡمَنَةِ ؕ ﴿۸﴾ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ
السّٰبِقُوۡنَ ۚۙ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ ﴿۱۱﴾ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيۡنَ
عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۙ ﴿۱۷﴾ بِاَكۡوَابٍ
وَّاَبَارِيۡقَ ۙ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ ۙ ﴿۱۹﴾
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ۙ ﴿۲۰﴾ وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ؕ ﴿۲۱﴾ وَحُوۡرٌ
عِيۡنٌ ۙ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ۚ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾

Marfat.com

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾
وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾
وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾
وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾
إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی o اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں وہ پست کرنے والی بلند کرنے والی ہوگی o جب کہ زمین ہلا ڈالی جائے گی اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے o پھر وہ پراگندہ غبار بن جائیں گے o اور تم لوگ تین قسم کے ہو جاؤ گے o پھر دائیں والے پس کیا خوب ہیں دائیں والے o اور بائیں والے کیسے برے لوگ ہیں بائیں والے o اور آگے والے تو آگے ہی والے ہیں o وہ مقرب لوگ ہیں o نعمت کے باغوں میں o ان کی بڑی تعداد اگلوں میں سے ہوگی o اور تھوڑے پچھلوں میں سے ہوں گے o جڑاؤ تختوں پر o تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے o پھر رہے ہوں گے ان کے پاس لڑکے ہمیشہ رہنے والے o آب خورے اور کوزے لیے ہوئے اور پیالہ صاف شراب کا o اس سے نہ درد سر ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا o اور میوے کہ جو چاہیں چن لیں o اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہو o اور بڑی آنکھوں والی حوریں o جیسے موتی کے دانے اپنے غلاف کے اندر o بدلہ ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے o اس میں وہ کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے o مگر صرف سلام سلام کا بول o اور داہنے والے o کیا خوب ہیں داہنے والے o بیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں o اور کیلے تہہ در تہہ o اور پھیلے ہوئے سائے o اور بہتا ہوا پانی o اور کثرت سے میوے o جو نہ ختم ہوں گے اور نہ کوئی روک ٹوک ہوگی o اور اونچے بچھونے o ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے o پھر ان کو کنواری رکھا ہے o دل ربا اور ہم عمر o داہنے والوں کے لئے o

تشریح: جب واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت۔ کیونکہ اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں تو وہ کسی کو پست کریں گے۔ اور کسی کو بلند۔ کیونکہ وہ پست کرنے والی بھی ہے۔ اور بلند کرنے والی بھی یعنی جب کہ زمین ہلائی جائے گی۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کیئے جائیں گے جس پر وہ ایک پراگندہ غبار ہو جائیں گے۔

اور تم تین قسم ہو جاؤ گے تو اس وقت ہر گروہ کی حالت جداگانہ ہوگی اور اس کے ساتھ ایک علیحدہ معاملہ کیا جائے گا سو ان میں کچھ تو

Marfat.com

دائیں والے ہیں نہ پوچھو کہ کیا چیز ہیں دائیں والے اور کیسی عمدہ حالت ہے ان کی۔ چنانچہ آگے اس کا بیان آئے گا اور دوسرے بائیں والے ہیں۔ نہ پوچھو کہ کیا چیز ہیں بائیں والے اور کیسی بری حالت ہے ان کی۔ چنانچہ ان کا بیان بھی آگے آئے گا اور کچھ آگے والے ہیں اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ خدا کے مقرب ہیں۔
نیز یہ لوگ عیش کے باغوں میں ہیں وہ ایک جماعت پہلوں میں سے ہے۔ اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔ یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے پلنگوں پر یوں ہوں گے کہ ان پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوں گے نیز ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے اور کوزے اور لوٹے۔ اور ایسی صاف شراب کے پیالے جس سے نہ ان کو دردسر ہوگا اور نہ وہ بہکیں گے۔ اور میوے اس قسم کے جس کو وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کے گوشت اس قسم کے ہیں جس کی وہ خواہشیں لئے پھرتے ہوں گے اور ان کے لئے بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو کہ ایسی ہوں گی جیسے چھپا ہوا موتی۔ جس کی رنگت اور آب وتاب کو گرد وغبار نے مکدر نہ کیا ہو ان کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ نہ ان باغوں میں کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ بجز سلام سلام کہنے کے۔

اور دائیں والے نہ پوچھو کہ کیا چیز ہیں۔ دائیں والے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ بے کانٹوں کی بیریوں میں ہوں گے۔ اور گھنے کیلوں میں اور دور دور تک پھیلے ہوئے سایہ اور گرتے ہوئے پانی۔ اور ایسے بہت سے میووں میں جو نہ منقطع ہوں گے اور نہ وہ ان سے روکے گئے ہوں گے۔ اور ایسے بستروں میں ہوں گے جو کہ اونچے ہوں گے۔ ہم نے ان عورتوں کو جوان کے ساتھ ہمبستر ہوں گی پیدا کیا۔ جس پر ہم نے انہیں کنواریاں، پیاریاں اور دائیں والوں کی ہمجولیاں بنایا۔

قیامت کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ اور نیک لوگوں کا ذکر ہے۔ تین درجے کے لوگ قیامت والے دن ہوں گے۔ برے لوگوں کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ اچھے اعمال والے کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ اور کچھ لوگ وہ ہوں گے کہ ان کے اعمال ان کے آگے آگے ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو مقربین کی فہرست میں ہوں گے۔ اللہ ہمیں مقربین میں شامل فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

24/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 297

سورۂ واقعہ آیت نمبر 39 تا 74 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾
وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾
وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾
وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا
لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾
لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا
الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ
مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ
شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ

Marfat.com

فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ
اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اگلوں میں سے ایک بڑا گروہ ہوگا ٥ اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ ٥ اور بائیں والے کیسے برے ہیں بائیں والے ٥ آگ میں اور کھولتے ہوئے پانی میں ٥ اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ٥ نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا ٥ یہ لوگ اس سے پہلے خوش حال تھے ٥ اور بھاری گناہ پر اصرار کرتے رہے ٥ اور وہ کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے ٥ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ٥ کہو کہ اگلے اور پچھلے ٥ سب جمع کئے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت پر ٥ پھر تم لوگ اے بہکے ہوئے اور جھٹلانے والے ٥ زقوم کے درخت میں سے کھاؤ گے ٥ پھر اس سے اپنا پیٹ بھرو گے ٥ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ٥ پھر پیاسے اونٹوں کی طرح پیو گے ٥ یہ ان کی مہمانی ہوگی انصاف کے دن ٥ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے ٥ کیا تم نے غور کیا اس چیز پر جو تم ٹپکاتے ہو ٥ کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے ٥ ہم نے

Marfat.com

تمہارے درمیان موت مقدر کی ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں ٥ کہ تمہاری جگہ تمہارے جیسے پیدا کر دیں اور تمہیں ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے نہیں ٥ اور تم پہلی پیدائش کو جانتے ہو پھر کیوں سبق نہیں لیتے ٥ کیا تم نے غور کیا اس چیز پر جو تم بوتے ہو ٥ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم ہیں اگانے والے ٥ اگر ہم چاہیں تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ٥ ہم تو تاوان میں پڑ گئے ٥ بلکہ ہم بالکل محروم ہو گئے ٥ کیا تم نے غور کیا اس پانی پر جو تم پیتے ہو کیا تم نے بادل سے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں ٥ اگر چاہیں تو اس کو کڑوا کر دیں کیا پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے کیا تم نے غور کیا اس آگ پر جس کو تم جلاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کے درخت کو یا ہم ہیں اس کے پیدا کرنے والے ٥ ہم نے اس کو یاد دہانی بنایا ہے اور مسافروں کے لئے فائدہ کی چیز ٥ پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرو ٥

تشریح: پہلے لوگوں میں سے ایک جماعت اور پچھلے لوگوں میں سے ایک جماعت ہوگی یہ حالت دائیں والوں کی تھی اور بائیں والے نہ پوچھو کہ کیا چیز ہیں۔ بائیں والے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ایک نہایت لطیف آگ میں اور نہایت تیز گرم پانی میں۔ اور دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو کہ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ عزت کا۔ کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے دنیا میں خوشحال تھے اور خوشحالی کے سبب بڑے گناہ پر اصرار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے پہلے آباؤ اجداد بھی یہ بات ہرگز عقل میں نہیں آسکتی اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ یہ یقینی بات ہے کہ تمام پہلے اور پچھلے اکٹھا کر کے ایک وقت معین یعنی روز معلوم کی طرف لائے جائیں گے۔ اس کے بعد تم اے گمراہ جھٹلانے والو زقوم کے درخت میں سے کھاؤ گے۔ جس پر تم اس سے پیٹ بھرو گے۔ اس کے بعد تم اس پر نہایت تیز گرم پانی پیو گے جس پر تم اسے یوں پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ ہے ان کا سامان مہمانی بروز جزا جو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے منکرو۔ آخر ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے اور جب ہم پہلی مرتبہ تم کو پیدا کر چکے ہیں تو دوبارہ بھی ضرور پیدا کر سکتے ہیں پھر تم کیوں نہیں۔

اچھا تم نے اسے بھی دیکھا ہے جو تم عورتوں کے رحم میں ٹپکاتے ہو ضرور دیکھا ہے پس تم بتلاؤ کہ کیا تم اسے پیدا کرتے اور انسان بناتے ہو یا ہم اسے پیدا کرنے والے ہیں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اسے پیدا کرتے ہیں بلکہ تم یہی کہو گے کہ خدا پیدا کرتا ہے۔ پھر جب کہ تم اس کی یہ قدرت عجیبہ دیکھ رہے ہو کہ وہ پانی کو آدمی بناتا ہے تو تم کو اس سے کیوں انکار ہے کہ وہ تمہیں دوبارہ پیدا کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی نے تمہارے درمیان مرنا مقرر کیا ہے اور تمہیں دوبارہ زندہ کریں گے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ بجائے تمہارے تم ہی جیسے دوبارہ پیدا کریں اور تم کو اس دن یا اس شکل میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے یعنی قیامت میں اور تم کو پہلی پیدائش معلوم ہے پھر تم اسے کیوں نہیں یاد کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

اچھا تم نے اسے بھی دیکھا ہے جسے تم بوتے ہو ضرور دیکھا ہے اچھا اب تم یہ بتلاؤ کہ کیا تم اسے کھیتی بناتے ہو یا ہم اسے کھیتی بنانے والے ہیں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم بناتے ہیں بلکہ یہ ہی کہو گے کہ خدا بناتا ہے۔ پھر جو خدا بیج کو کھیتی بناتا ہے کیا وہ دوبارہ مٹی کو آدمی نہیں بنا سکتا کس قدر نافہمی کی بات ہے۔ اور صرف نافہمی ہی نہیں بلکہ سخت ناشکری بھی ہے کیونکہ اگر ہم چاہیں تو ہم اس کا بھس

Marfat.com

بنادیں جس پر تم باتیں بناتے رہو کہ ہم پر تو ڈنڈ پڑ گیا ہم تو بالکل ہی کورے رہ گئے لیکن ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ ہم تمہاری کھیتی لگاتے اور تمہیں غلہ دیتے ہیں جس کا شکر تم پر واجب ہے۔

اچھا تم نے وہ پانی بھی دیکھا ہے جسے تم پیتے ہو ضرور دیکھا ہے پس اب تم یہ بتلاؤ کہ کیا تم نے اسے ابر سے اتارا ہے۔ یا ہم اسے اتارنے والے ہیں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اتارا ہے۔ بلکہ یہ ہی کہو گے کہ خدا نے اتارا ہے۔ پھر جب کہ تم حق تعالیٰ کی یہ صفت عجیبہ دیکھ رہے ہو تو دوبارہ پیدا ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو۔ یہ صرف تمہاری جہالت ہی نہیں بلکہ سخت ناشکری بھی ہے۔ کیونکہ اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنادیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے لہٰذا اس کا تم پر شکر واجب ہے پس تم شکر کیوں نہیں کرتے اور خدا کی بات کیوں نہیں مانتے۔

اچھا تم نے وہ آگ بھی دیکھی ہے جس کو تم سلگاتے ہو ضرور دیکھی ہے پس اب تم یہ بتلاؤ کہ کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا ہے۔ یا ہم اسے پیدا کرنے والے ہیں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اسے پیدا کیا ہے بلکہ تم یہی کہو گے کہ خدا نے پیدا کیا ہے۔ پس جب تم خدا کی یہ صفت عجیبہ دیکھ رہے ہو تو تم دوبارہ پیدائش کا کیوں انکار کرتے ہو یہ تمہاری بہت بڑی غلطی ہے۔ دیکھو ہم نے اسے لوگوں کیلئے خدا کی قدرت کو یاد دلانے اور جنگل والوں کیلئے فائدہ اٹھانے کی چیز بنایا ہے پس تم کو اس سے قدرت خدا کو یاد کرنا اور اس کی اس نعمت کا شکر کرنا چاہیے پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے تسبیح کیجئے کہ اس نے کفار کے استبعاد کو دور کر کے ان پر حجت تمام کردی اور اپنے سے اوپر شبہ نقص و عجز دور کر دیا۔

آج کے درس میں بھی قیامت کے متعلق زیادہ ذکر ہے۔ بلکہ حالات قیامت کا تذکرہ دنیاوی مثالوں کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ تا کہ انسان قیامت کی زندگی کو صحیح معنوں میں سمجھ سکے۔ اور یہ جان سکے کہ کس طرح عذاب اور تکالیف ہم پر مسلط ہوں گے آگ کے عذاب سے کس طرح پالا پڑے گا۔ دنیاوی آگ جو کہ معمولی ہے وہ اگر جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ تو خدائی سلگھائی ہوئی آگ کا کیا حال ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

25/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 298

سورۂ واقعہ آیت نمبر 75 تا 96 پر مشتمل ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

فَلَآ أُقْسِمُ

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ
رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
فَلَوْلَآ إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ
نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ
مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾

Marfat.com

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مواقع کی o اور اگر تم غور کرو تو یہ بہت بڑی قسم ہے o بیشک یہ ایک عزت والا قرآن ہے o ایک محفوظ کتاب میں o اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں o اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے o پھر کیا تم اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو o اور تم اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم اس کو جھٹلاتے ہو o پھر کیوں نہیں جب کہ جان حلق میں پہنچتی ہے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو o اور ہم تم سے زیادہ اس شخص سے قریب ہوتے ہیں مگر تم نہیں دیکھتے o پھر کیوں نہیں اگر تم محکوم نہیں ہو o تو تم اس جان کو کیوں نہیں لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو o پس اگر وہ مقربین میں سے ہو o تو راحت ہے اور عمدہ روزی ہے اور نعمت کا باغ ہے o اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہو تو گرم پانی کی ضیافت ہے اور جہنم میں داخل ہونا بیشک یہ قطعی حق ہے پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرو

تشریح: جب کہ استبعاد نشاۃ اخری دور ہو گیا جو کہ ایک منشا تھا تکذیب قرآن کا تو اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں مواقع نجوم کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور اگر تم جانو تو یہ ایک بہت بڑی قسم ہے کہ واقعی یہ قرآن کریم ہے جو کہ ایک چھپی ہوئی کتاب لوح محفوظ میں محفوظ ہے جس کو بجز پاک فرشتوں کے کوئی چھو بھی نہیں سکتا اور اس لئے اس میں یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ شاید کسی نے اس میں کمی بیشی اور تغیر تبدیل کر دی ہو اس لئے وہ رب العالمین کی جانب سے نازل کیا ہوا ہے نہ کہ کسی کا بنایا ہوا پس کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ صرف یہ کرتے ہو کہ تم اسے جھٹلاؤ۔ نہایت بیجا بات ہے۔ تمہاری اس کی تکذیب کا منشا یہ ہے کہ تم مضمون بعث کو غلط سمجھتے ہو۔ اور اس لئے کہتے ہو کہ اگر یہ خدا کی جانب سے ہوتا تو اس میں ایسی غلط باتیں نہ ہوتیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پس جب کہ جان ایسی حالت میں گلے میں پہنچتی ہے کہ تم دیکھتے ہوتے ہو اور ہم اس مرنے والے سے بہ نسبت تمہارے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مگر تم دیکھتے نہیں ہوتے تو اگر واقعی تم کو جزا نہ دی جائے گی تو اگر تم اس میں سچے ہو تو تم اس جان کو لوٹا کیوں نہیں لیتے اور نکلنے کیوں دیتے ہو۔ اور جب کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تو معلوم ہوا کہ تم بالکل جھوٹے ہو کیونکہ جب تم کو اتنی قدرت نہیں کہ تم خدا کو جان نکالنے سے روک سکو تو تم اسے اس کے اعادہ سے بالا ولی نہیں روک سکتے۔ اور جب کہ تم اسے اس کے اعادہ سے نہیں روک سکتے تو اسکا یہ بیان کہ ہم دوبارہ جسم میں روح کا اعادہ کر کے اسے جزا و سزا دیں گے سچا ہے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ایسا نہیں ہو سکتا بالکل غلط ہے۔ خلاصہ استدلال یہ ہے کہ دلائل سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ کیلئے دوبارہ پیدا کرنا ممکن ہے اور خدا کہتا ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ تو اب اس کے بیان کے غلط ہونے کی صرف یہ ہی صورت ہے کہ منکرین اسے ایسا کرنے سے روک دیں۔ اس لئے منکرین گویا اس کے مدعی ہیں کہ ہم خدا کو ایسا نہ کرنے دیں گے۔ اس بناء پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم سچے

Marfat.com

ہو کہ ہم خدا کو ایسا نہ کرنے دیں گے تو تم ذرا روح کو نکلنے ہی سے روک لیا کرو۔ یہ تو تم سے ہو نہیں سکتا تو تم خدا کو ایسا کرنے سے کیونکر روک سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ جزا و سزا بالکل صحیح ہے۔

اب اگر وہ مرنے والا مقربین میں سے ہے تب تو اس کیلئے چین اور رزق اور آسائش کا باغ ہے۔ اور اگر وہ دائیں والوں میں سے ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ سلام ہو تجھ پر بحالیکہ تو دائیں والوں میں ہے۔

اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو اس کیلئے تیز گرم پانی کا سامان مہمانی اور دوزخ میں داخل کرنا ہے۔ یقیناً یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے بالکل یقینی ہے جس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے تسبیح کیجئے کہ وہ پاک ہے جملہ نقائص سے۔

یہاں پر پھر قسم اٹھائی جا رہی ہے۔ اور یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر تم غور کرو۔ تو یہ قسم بہت بڑی ہے۔ قسم کے بعد کہا کہ یہ قرآن بڑی عزت والا ہے۔ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ یعنی اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک کے پاس ہے۔ یاد رکھیں جو پاک وصاف لوگ ہوں گے وہ ہی اس قرآن کو پڑھیں گے جو سلیم الفطرت ہوں گے قرآن مجید سے وہی لوگ استفادہ کریں گے۔ اس لئے کہ ناپاک لوگوں کو قرآن سن کر تکلیف ہونے لگتی ہے بلکہ ان میں بیزارگی پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ پاک لوگ تو قرآن سن کر خوش ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں فہم قرآن عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحدید

سورۃ الحدید مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 29 اور رکوع کی تعداد 4 ہے کلمات کی تعداد 586 اور حروف کی تعداد 2599 ہے۔ اسکا نام آیت نمبر 25 سے لیا گیا ہے۔ حدید کا معنی لوہا، لوہا کہنے، سننے اور دیکھنے میں معمولی چیز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ سونے سے زیادہ قیمتی اور مفید ہے۔ اسکا تذکرہ بھی سورت میں موجود ہے اسلئے اس نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 57 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 94 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 29: لوہے کا ذکر ہے اسکا مرکزی مضمون انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے آخرت کی زندگی دائمی ہے کا بیان۔ قرآنی آیات کا انکار کرنے والوں کا بیان ہے۔ انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ حقوق العباد کا خاص خیال رکھنے کا ذکر ہے۔ رہبانیت کا ذکر ہے۔ اللہ رب العزت سے ڈریں۔ اسکی رحمت کے طلب گار رہیں۔ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے دے دیتا ہے کا بیان۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان اور انکے متبعین کا ذکر ہے ایمان والوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ تم نفسانیت اور تعصب کو چھوڑ دو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تا کہ تمہیں دوہرا اجر ملے۔

Marfat.com

Marfat.com

26/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 299

سورۂ حدید آیت نمبر 01 تا 10 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ
الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③ هُوَ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ⑤ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ
عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦

Marfat.com

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ
أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ
عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ
بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ
مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ
الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ
وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر چیز جو آسمانون اور زمین میں ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ آسمانوں اور زمین میں اسی کی سلطنت ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ وہی اول بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ٥ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر متمکن ہوا وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں سارے امور ٥ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دل کی باتوں کو جانتا ہے ٥ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو اس میں سے جس میں اس نے تمہیں امین بنایا ہے پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں ان کے لئے بڑا اجر ہے ٥ اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے اگر تم مومن ہو ٥ وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور اللہ تمہارے اوپر نرمی کرنے والا ہے مہربان ہے ٥ اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سب آسمان اور زمین آخر میں اللہ ہی کا رہ جائے گا تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ کریں اور لڑیں وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنھوں نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑے اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥

تشریح: تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت

Marfat.com

والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کو حاصل ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور کچھ احیاء واماتت کی تخصیص نہیں۔ بلکہ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے وہی اول بھی ہے اور آخر بھی کیونکہ وہ ازلی وابدی ہے۔ اور اس کے سوا تمام چیزیں حادث اور فانی ہیں اور آثار کے لحاظ سے ظاہر بھی ہے ذات کے لحاظ سے باطن اور مخفی بھی۔ اور وہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے اس لئے وہ جس چیز کے متعلق جو کچھ بیان کرتا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین جیسے عظیم الشان مخلوقات کو صرف چھ دن میں پیدا کیا۔ اس کے بعد ان کے انتظام کے لئے تخت پر بیٹھا اور عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہیں اور اس سے باہر نکلتی ہیں۔ اور ان چیزوں کو بھی جو آسمانوں سے اترتی اور اس میں چڑھتی ہیں۔ اور وہ ذات جہاں تم ہو تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ان سب کو بخوبی دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کو حاصل ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات رجوع کئے جائیں گے۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ سینوں کی باتوں تک سے بخوبی واقف ہے یہ صفات ہیں حق تعالیٰ کی جو کہ مقتضی ہیں اس کو کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔

لہٰذا کہا جاتا ہے کہ تم خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور ان چیزوں میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو جن میں اس نے تم کو نائب بنایا ہے کیونکہ وہ تمہاری ملک نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی ملک ہیں۔ اس لئے تم کو ان میں اسی تصرف کا حق ہے۔ جس کی تم کو اجازت دی گئی ہے۔ پس تم کو ان میں روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ اصل مالک تم کو انفاق کا حکم دیتا ہے پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں ان کیلئے اس تعمیل حکم پر بہت بڑا معاوضہ ہے۔ اور تمہارے لئے کونسی وجہ ہے کہ تم خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ حالانکہ پیغمبر تم کو اس کی دعوت دیتا ہے کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ اور اس نے تم سے روز الست میں ایمان کا عہد بھی لیا تھا۔ اگر تم مانو اور زبردستی اس کا انکار نہ کرو۔ پس داعی کا رسول ہونا اور مدعوالیہ کا تمہارا رب ہونا۔ اور خود تمہارا ایمان کا عہد کرنا۔ یہ تمام باتیں مقتضی ہیں اس کو کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور ان کے ہوتے ہوئے تم کو ہرگز گنجائش نہیں کہ تم ایمان نہ لاؤ۔

اس کے علاوہ وہ خدا جس پر ایمان لانے کیلئے تم سے کہا جاتا ہے وہ ہے جو اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے صاف صاف باتیں نازل کرتا ہے تا کہ وہ تم کو کفر کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی کی طرف لگائے۔ پس ثابت ہوا کہ دعوت ایمان کا مقصود خود تم کو نفع پہنچانا ہے۔ اور اپنی کوئی غرض نہیں ہے۔ اور یہ بھی مقتضی ہے اس کو کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس وجہ سے بھی تم کو ایمان نہ لانے کی گنجائش نہیں ہوسکتی اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تم پر بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے جو تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالنا چاہتا ہے۔ پس تم ہرگز اس کی مخالفت نہ کرو۔ اور ضرور اس پر ایمان لاؤ۔

اور تمہارے لئے کون سی وجہ ہے کہ تم خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حالانکہ اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی ملک اور ایسی حالت میں تمہارے اس کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تم حق تعالیٰ کی مملوک چیز اس کو دینا نہیں چاہتے اور اس کا غیر معقول ہونا ظاہر ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ تمہارے لئے خرچ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

تم کو واضح ہو کہ ہر وہ شخص جس نے تم میں سے قبل از فتح مکہ خرچ کیا۔ اور جنگ کی۔ اور وہ شخص جس نے بعد کو ایسا کیا۔ دونوں برابر نہیں بلکہ وہ ان سے مرتبہ میں بہت بڑے ہیں جنہوں نے بعد کو خرچ کیا اور جنگ کی۔ اور یوں اللہ نے ہر ایک سے اچھی چیز کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ ان سب سے واقف ہے اس لئے وہ تمہیں ضرور ان کا معاوضہ دے گا۔

Marfat.com

27/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 300

سورۂ حدید آیت نمبر 11 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ
كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾
یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ

Marfat.com

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض کہ وہ اس کو اس کے لئے بڑھائے اور اس کے لئے باعزت اجر ہے ٥ جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے دائیں چل رہی ہوگی آج کے دن تمہیں خوش خبری ہے باغوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے ٥ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں موقع دو کہ ہم بھی تمہاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں کہا جائے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر تلاش کرو روشنی پھر کھڑی کردی جائیگی ان کے درمیان ایک دیوار جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا وہ انکو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ ہاں مگر فتنے میں ڈالا تم نے اپنی جانوں کو اور انتظار کیا تم نے اور شک کیا تم اور تمہیں دھوکہ میں رکھا آرزوؤں نے یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا اور دھوکہ باز نے تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکہ دیا ٥ پس آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ٥ کیا ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت کے آگے جھک جائیں اور اس حق کے آگے جو نازل

Marfat.com

ہو چکا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں o جان لو کہ اللہ زمین کو زندگی دیتا ہے اس کی موت کے بعد ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان کر دی ہیں تا کہ تم سمجھو o بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ لوگ جنھوں نے اللہ کو قرض دیا اچھا قرض وہ ان کے لئے بڑھایا جائے گا اور ان کے لئے باعزت اجر ہے o اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر اور ان کی روشنی ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ کے لوگ ہیں o

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کون ہے وہ جو اللہ کو اچھا یعنی نیک نیتی کے ساتھ قرض دے جس پر وہ اسے اس کیلئے کئی گونہ کر دے پس جو کوئی ایسا کرے گا حق تعالیٰ اس کے دیے ہوئے قرض کو دوگنا کر دے گا اور اس کیلئے عمدہ معاوضہ ہوگا۔ چنانچہ اے مخاطب جس روز تو مومن مردوں اور عورتوں کو جو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسی حالت میں دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑتا ہوگا۔ اور اس روز ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں ان باغوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ یوں کہ تم ان میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اسے ہاتھ سے نہ دیں۔

خیر یہ تو مومنین کی حالت تھی اور برخلاف اس کے جس روز منافق مرد اور عورتیں جو کہ نہ خدا پر ایمان لاتے ہیں اور نہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا بھی خیال کرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی سے حصہ لے لیں اس روز ان سے کہا جائے گا کہ اس نور سے تم کو حصہ نہیں مل سکتا تم پیچھے جاؤ۔ اور وہاں نور ڈھونڈو پھر ان کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی۔ جس کیلئے ایک دروازہ ہوگا جن کے اندرونی جانب کی یہ حالت ہوگی کہ اس میں رحمت ہوگی۔ اور بیرونی جانب کی یہ حالت ہوگی کہ اسکی جہت سے عذاب ہوگا۔ نیز یہ لوگ انہیں پکاریں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے پھر ہم سے یہ بے رخی کیوں ہے اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں تم ضرور ہمارے ساتھ تھے مگر تم نے اپنے کو گمراہ کر رکھا تھا اور تم ہمارے متعلق مصائب کے منتظر تھے۔ اور تم کو خدا کی باتوں میں شک تھا۔ اور تم کو فضول آرزوؤں نے دھوکا دے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم آ گیا اور تمہاری سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں اور تم کو خدا کے متعلق بڑے دھوکے باز شیطان نے دھوکا دے رکھا تھا۔ پس نہ آج تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا۔ اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلم کھلا کفر کیا تھا لہٰذا آج تمہارا ٹھکانہ آگ ہے۔ اور وہی تمہارا سرپرست اور متولی کار ہے اس لئے وہی تمہاری خبر لیں گے اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے لوگوں کو چاہیے کہ اس سے ڈریں اور ایسے کام نہ کریں جن سے ان کو اس سے سابقہ پڑے۔

کیا مسلمانوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کے یہاں اور ان سچی باتوں کے سامنے جو نازل ہوئی ہیں پست ہو جائیں اور وہ ان جیسے نہ ہوں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی۔ پس ان پر ایک مدت دراز گزر گئی جس پر ان کے دل سخت ہو گئے اور اس لئے بہت سے ان میں نافرمان ہیں وہ وقت ضرور آ گیا ہے۔ اس لئے ان کے دلوں کو خدا کے بیان کے سامنے پست ہونا چاہیے۔ اور ان کو اہل کتاب کی مانند نہ ہونا چاہیے۔ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یہ دلیل ہے اس بات

Marfat.com

کی کہ وہ تم کو بھی تمہارے مرنے کے بعد زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ ایسا کرے گا اور تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ پس تم کو اچھے کام کرنے چاہئیں اور برے کاموں سے بچنا چاہیے ہم نے تمہارے لیے دلائل بیان کر دیئے ہیں امید ہے کہ تم سمجھو گے۔

دیکھو جو صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں ہیں۔ اور اس طرح خدا کو اچھا قرض دیتے ہیں ان کیلئے اس کو چند گونہ کیا جائے گا۔ اور ان کیلئے اس کا عمدہ معاوضہ ہے۔ اور جو لوگ خدا پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائیں وہی لوگ ہیں جو نہایت سچے اور لوگوں پر اپنے پروردگار کے یہاں گواہ ہیں جس میں ان کی اعلیٰ درجہ کی عزت ہے ان کیلئے ان کا معاوضہ اور ان کا نور ہے۔ اور برخلاف اس کے جو لوگ منکر ہوئے اور انہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا۔ وہ لوگ دوزخی ہیں پس تم کو چاہیے کہ کفر و تکذیب سے احتراز کر کے ایمان اور تصدیق اختیار کرو۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نیک عمل کرنے کا حکم صرف مردوں کے لئے نہیں۔ بلکہ ان میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ نہیں کہ صرف یہ کام مردوں نے کرنے ہیں۔ اور عورتوں کو ان کی ضرورت نہ ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو مکلف کیا ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں اس وجہ سے قرآن میں جہاں مردوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں، وہاں عورتوں کی صفات کا بھی تذکرہ کیا ہے، صدقہ دینے والا مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔ اور اللہ کی راہ میں قرضہ حسنہ دینے والے مرد اور اللہ کی راہ میں قرضہ حسنہ دینے والی عورتیں ان کا اجر بہت بڑا ہے۔ انہیں اللہ خالق کائنات کی طرف سے اجر عظیم عطا ہو گا۔ جس کا صدقہ سوائے خالق کائنات کے اور کسی کے پاس نہیں ہے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

28/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 301

سورۂ حدید آیت نمبر 20 تا 25 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ
وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى
الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا

Marfat.com

بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ
وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ
الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ
شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جان لو کہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ کھیل اور تماشہ ہے اور زینت اور باہمی فخر اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے جیسے کہ بارش کہ اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے معافی اور رضامندی بھی اور دنیا کی زندگی دھوکہ کی پونجی کے سوا اور کچھ نہیں ٥ دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے وہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ٥ کوئی مصیبت نہ زمین میں آتی ہے اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم ان کو پیدا کریں بیشک یہ اللہ کے لئے آسان ہے ٥ تاکہ تم غم نہ کرو اس پر جو تم سے کھویا گیا اور نہ اس چیز پر فخر کرو جو اس نے تم کو دیا اور اللہ اترانے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ٥ جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور جو شخص اعراض کرے گا تو اللہ بے نیاز ہے خوبیوں والا ہے ٥ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ اتارا کتاب اور ترازو تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی قوت ہے اور لوگوں کے لئے فائدے ہیں اور تا کہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بن دیکھے بیشک اللہ طاقت والا زبردست ہے ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض ایک کھیل اور دل لگی۔ اور زیبائش اور آپس کا فخر اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنا ہے لہٰذا اس کی حالت ایسی ہے جیسے بارش کی حالت جس سے سبزہ اُگے اور کافروں کو اس کی روئیدگی پسند آئے۔ اس کے بعد وہ خشک ہو جس پر تو اسے زرد دیکھے۔ پھر وہ بھس ہو جائے اور ظاہر ہے کہ اس سبزہ کی وہ دل

Marfat.com

خوش کن حالت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ محض ناپائیدار ہے پس اسی طرح دنیا کی یہ دل خوش کن حالت بھی ناقابل اعتبار ہوگی۔

اور برخلاف اس کے آخرت میں سخت عذاب بھی ہے جس سے بچنے کی ضرورت ہے اور خدا کی مغفرت اور خوشنودی بھی۔ جس کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور دنیا تو محض ایک دھوکے کا سامان ہے۔ اس لئے اس کی طرف ہرگز التفات نہ ہونا چاہیے الغرض تم خدا کی مغفرت اور اس کی طرف تیزی سے بڑھو۔ جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں اور زمین کی چوڑائی اور اس لئے وہ دنیا سے جس پر تم فریفتہ ہو وسعت میں بھی بڑی ہے اور باتیں تو درکنار۔ وہ تیار کی جا چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں خدا کا فضل ہے لہٰذا وہ اسے اسی کو دے گا جسے وہ چاہے گا اور چاہے گا ان ہی کو جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں جیسا کہ وہ کہہ چکا ہے۔ پس تم ایمان لا کر خدا کے اس فضل کو حاصل کرو اور خدا بہت بڑے فضل والا ہے کہ اس نے مومنین کیلئے اتنا بڑا انعام مقرر کیا۔ پس تمہیں اس کے فضل سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

نیز نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے اور نہ خود تمہارے نفسوں میں مگر کہ وہ قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ایک کتاب میں درج ہوتی ہے اس کا آنا تقدیر الٰہی ہوتا ہے۔ تم اس کو سن کر تعجب نہ کرنا۔ کیونکہ یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔

اور اس لئے وہ ہرگز قابل تعجب وانکار نہیں یہ تم سے اس لئے کہا گیا ہے تا کہ جو چیز تمہیں نہ ملے اس پر تم غم نہ کرو اور سمجھو کہ خدا کو یوں ہی منظور تھا اور جو چیز اس نے تم کو دی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور سمجھو کہ کیا خبر یہ رہے گی یا نہیں اور اللہ کسی مغرور، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا خصوصاً ان کو جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں پس تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی اس حکم کے ماننے سے پیٹھ پھیرے۔ تو اس کا نقصان ہے۔ اور خدا کا کوئی ضرر نہیں۔ کیونکہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے اور اس لیے کسی کے ماننے یا نہ ماننے کی کوئی پرواہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اپنے رسول صاف صاف باتیں دے کر بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ کتاب اور حق وباطل کی ترازو اتاری ہے لیکن نہ اس لئے کہ ہمیں اس سے کچھ فائدہ ہو بلکہ صرف اس لئے کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور اس سے ان کو نفع پہنچے اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت خطرہ بھی ہے۔ اور لوگوں کیلئے منفعتیں بھی تا کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو انصاف پر رکھا جائے اور تا کہ حق تعالیٰ کو عملی طور پر معلوم ہو جائے کہ کون اس کے اور اس کے رسولوں کی خدا کو بن دیکھے مدد کرتا ہے۔ اور اس کو اس مدد کا صلہ دیا جائے۔ مگر اس سے نہ سمجھنا کہ خدا کمزور ہے۔ اور اس لئے اسے مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یقیناً اللہ نہایت زور آور اور نہایت زبردست ہے۔ پس اس کا منشا احتیاج نہیں بلکہ لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ خدا کے رسولوں اور اس کی کتابوں کو مانیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کی مدد کریں۔

اللہ رب العزت ہمیں دین اسلام کا معاون بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

29/ اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 302

سورۂ حدید آیت نمبر 26 تا 29 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ
ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾
ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ
وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ
اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ
بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ
اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

Marfat.com

اور ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں ہم نے پیغمبری اور کتاب رکھ دی پھر ان میں سے کوئی راہ پر ہے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں○ پھر انھی کے نقش قدم پر ہم نے اپنے رسول بھیجے اور انھیں کے نقش قدم پر عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اس کو انجیل دی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت رکھ دی اور رہبانیت کو انھوں نے خود ایجاد کیا ہے ہم نے اس کو ان پر نہیں لکھا تھا مگر انھوں نے اللہ کی رضا مندی کے لئے جس کو اختیار کر لیا پھر انھوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی پس ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں○ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دو حصے عطا کرے گا اور تمہیں روشنی عطا کرے گا جس کو لے کر تم چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتے اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے○

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اس رسول سے پیشتر نوح کو اور ابراہیم کو بھیجا تھا۔ اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی تھی سو کچھ تو ان میں ہدایت یافتہ ہیں اور بہت سے نافرمان ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ان کے پیچھے اپنے دوسرے رسول بھیجے۔ اور ان کے بعد ہم عیسیٰ بن مریم کو لائے۔ اور انہیں انجیل دی اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں نرمی اور رحم رکھا۔ اور رہبانیت جس کو انہوں نے خود نکالا ہے۔ ہم نے اسے ان پر لازم نہ کیا تھا۔ ہاں طلب رضائے خدا کو ہم نے ان پر ضرور لازم کیا تھا جو کچھ رہبانیت پر موقوف نہ تھی سو انہوں نے اس رہبانیت کا جس کو انہوں نے خود اپنی خوشی سے ایجاد کیا تھا جیسا لحاظ رکھنا چاہیے تھا ویسا لحاظ نہیں رکھا سو ان کی یہ بے اعتدالی قابل شکایت ہے۔ کیونکہ اول تو ان کو ایسا کرنا نہ چاہیے تھا۔ اور اگر کیا تھا تو اس کو نباہنا چاہیے تھا۔ مگر انہوں نے نہ یہ کیا نہ وہ پس جو ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا پورا معاوضہ دیا۔ اور بہت سے نافرمان ہیں اور اس لیے معاوضہ سے محروم ہیں۔

اے وہ لوگو! جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہو۔ تم خدا سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے دے گا ایک عیسیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ اور دوسرا موجودہ رسول پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ اور تمہیں ایسی روشنی عطا کرے گا جس کے ذریعہ سے تم چل سکو گے اور کافروں کی طرح اندھیرے میں پڑے ٹوئیے نہ مارو گے اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور تم اس کو بعید نہ سمجھنا۔ کیونکہ اللہ بڑا نہایت معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔ اس کے نزدیک یہ باتیں کچھ مشکل نہیں۔ یہ ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ وہ اللہ کے فضل کے کسی حصہ کے حاصل کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔ اور نہ یہ سمجھیں کہ فضل صرف اللہ کے قبضہ میں اس طرح سے ہے کہ بندہ اس کو کسی طرح حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ بلکہ بلا دخل عبد وہ جس کو چاہتا ہے اسے دیتا ہے کیونکہ اس بتلانے سے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کے فضل کا حاصل کرنا ان کے امکان میں ہے۔ اور وہ رسول پر ایمان لا کر اس کو حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو ایسے طریقے بتاتا ہے۔ جس سے ان کو نفع ہو اور وہ ضرر سے محفوظ رہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنی جناب سے نفع عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المجادلہ

سورۃ المجادلہ مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 22 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 473 اور حروف کی تعداد 1792 ہے اس کا نام مجادلہ اس لئے ہے کہ اس میں ایک عورت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہار کے معاملہ میں بحث وتکرار کرتی ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت پر قرآن مجید کی آیات کا نزول ہو گیا اس وجہ سے اس کا نام سورۃ مجادلہ ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 58 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 105 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 22: ظہار کی تعریف اور اس کے احکام کا ذکر ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے ذلت والے عذاب کی پیشین گوئی کی گئی ہے سرگوشیوں سے منع کیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے سے قبل خیرات دیا کرو۔ نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہے حزب اللہ اور حزب الشیاطین کا تذکرہ ہے خدا کا لشکر ہی کامیاب ہوگا، مجلس کے احکامات کا ذکر ہے اہل علم کی فضیلت کا بیان ہے منافقین کی مذمت کی گئی ہے جھوٹی قسمیں کون اٹھاتے ہیں کا ذکر، مسلمان اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے محبت نہیں کرتے اگر وہ ایسا کریں گے تو اسلام سے غداری ہوگی لہٰذا اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ کا مفصل تذکرہ ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

30/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 303

سورہ مجادلہ آیت نمبر 1 تا 6 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى
اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ
مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ
لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ
يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ
لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

Marfat.com

وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶ ع ۱

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ نے سن لیا اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے جھگڑتی تھی اور اللہ سے شکوہ کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ تم میں جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا اور یہ لوگ بیشک ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ۝ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اس سے رجوع کریں جو انھوں نے کہا تھا تو ایک گردن کو آزاد کرنا ہے اس سے پہلے کہ وہ آپس میں ہاتھ لگائیں اس سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۝ پھر جو شخص نہ پائے تو روزے ہیں دو مہینے کے لگاتار اس سے پہلے کہ آپس میں ہاتھ لگائیں پھر جو شخص نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ اللہ کی حدیں اور منکروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۝ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ہوں گے جس طرح وہ لوگ ذلیل ہوئے جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے واضح آیتیں اتار دی ہیں اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے ۝ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا اور ان کے کیے ہوئے کام ان کو بتائے گا اللہ نے اس کو گن رکھا ہے اور وہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ۝

تشریح: جاننا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب وہ اپنی بیویوں کو ماں کہہ لیتے تھے تو اس کے بعد وہ ان سے تعلق زن وشوئی کو بہت بری بات جانتے تھے اور اس لئے ان کا یہ کہنا ان عورتوں کو اپنے اوپر ہمیشہ کیلئے حرام کر لینا ہوتا تھا۔ اسی قاعدہ کے موافق اوس بن صامت انصاری نے اپنی بیوی کے لئے یہ لفظ استعمال کیا۔ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ قصہ لے کر آئیں چونکہ اب تک شریعت نے اس قانون کو باقی رکھا تھا اور اس میں ترمیم وتنسیخ نہ کی تھی۔ اس لئے آپ نے عرف کے موافق حکم دیا چونکہ عورت بال بچوں والی تھی اس لیے اس کو طلاق کی خبر سے پریشانی ہوئی۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں گفتگو کی کہ کوئی ایسی صورت ہو کہ میں اپنے خاوند سے جدا نہ ہوں۔ ورنہ میرے لئے سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور خدا سے بھی فریاد کرتی تھی کہ اے اللہ تو میری مصیبت پر نظر کر اور میرے لئے کوئی صورت جواز کی پیدا کر دے۔ اس لئے یہ آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے معاملہ میں آپ سے گفتگو کرتی اور خدا سے اپنی مصیبت کی فریاد کرتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی باتیں سن رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت

Marfat.com

سننے والے اور بڑے دیکھنے والے ہیں۔

لہٰذا اس عورت کی فریاد رسی کیلئے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں اور ان کو ماں کی مانند کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب وہ ان کی مائیں ہوگئیں۔ اس لئے اب ان سے تعلق زن وشوئی ہمیشہ کیلئے حرام ہوگیا۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں صرف وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ اور یقیناً وہ لوگ ایک بری بات اور سراسر غلط کہتے ہیں۔ اور گو وہ اس پر سزا کے مستحق ہیں مگر اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے اس لئے وہ ان کی اس غلطی کو معاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ غلطی ان کی کسی پہلے قانون کی عمداً خلاف ورزی کرنے پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مبنی جہالت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے۔

ظہار کا لفظ ظہر سے نکلا ہے جس کے معنی پیٹھ ہیں۔ اسلام سے قبل عرب اپنی بیویوں سے لڑتے وقت یہ کہہ دیتے تھے کہ تیری پیٹھ میرے لئے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب یہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہوگئی ہے اسے طلاق بھی سمجھا جاتا تھا مگر شریعت اسلامیہ نے بیوی کو کسی بھی تحریمی رشتے سے منسوب کردینے کو حرام قرار نہیں دیا اور نہ ہی اسے طلاق قرار دیا ہے۔ البتہ! سزا کے طور پر کفارہ ادا کرنے کا حکم ہے جو کہ ایک غلام یا دو مہینے کے مسلسل روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا شامل ہے۔

ظہار کے احکام

١- ظہار سے مراد بیوی کی ماں ر بہن یا کسی حرمت والے رشتے کی طرف منسوب کرکے یہ سمجھ لینا کہ اب بیوی بھی مجھ پر حرام ہے۔

٢- زبان سے محض بیوی کو ماں یا بہن کہہ دینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔ ٣- ظہار طلاق نہیں۔ ٤- ظہار میں عدت نہیں۔

٥- ظہار کا کفارہ ہے ایک غلام کو آزاد کرنا اگر اتنی طاقت نہیں تو ٦٠ روزے مسلسل رکھنا۔ اگر ایسا بھی نہیں کرسکتا تو ٦٠ مساکین کو کھانا کھلا دے۔ تب ظہار کا کفارہ ادا ہوگا۔

یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس لئے تم عملاً بھی ان سے تجاوز نہ کرنا اور جو نہ ماننے والے ہیں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔

دیکھو جو لوگ خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کی باتوں کو نہیں مانتے وہ یوں ہی ذلیل کئے جائیں گے۔ جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کئے گئے۔ اور ہم اتمام حجت کیلئے صاف صاف احکام نازل کرچکے ہیں اس لئے اب کسی کو انکار کی گنجائش نہیں اور جو لوگ اس پر بھی ماننے والے نہیں ہیں ان کیلئے اس روز ذلت کا عذاب ہے جس روز اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا۔ اور ان کو وہ تمام کام جتلائے گا جو انہوں نے کئے تھے کیونکہ اللہ کو وہ سب محفوظ ہیں اور وہ لوگ بھول گئے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کے پاس موجود ہے اس لئے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

31/اکتوبر درس فیضان القرآن نمبر 304

سورۂ مجادلہ آیت نمبر 7 تا 13 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ اَدْنٰى
مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْاۚ ثُمَّ
یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ۝٧ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ٘ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُۙ
وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُؕ حَسْبُهُمْ
جَهَنَّمُۚ یَصْلَوْنَهَاۚ فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝٨ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

Marfat.com

إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ﴿۹﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ
آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ
انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۱﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ
تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۲﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی نہیں ہوتی جس میں چوتھا اللہ نہ ہو اور نہ پانچ کی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس سے کم کی یا زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہیں پھر وہ

Marfat.com

ان کو ان کے کئے سے آگاہ کرے گا قیامت کے دن بیشک اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے ٥ کیا تم نے نہیں دیکھا جن کو سرگوشیوں سے روکا گیا تھا پھر بھی وہ وہی کر رہے ہیں جس سے وہ روکے گئے تھے اور وہ گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں ایسے طریقہ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے تمہیں سلام نہیں کیا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری ان باتوں پر اللہ ہمیں عذاب نہیں دیتا ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے وہ اس میں پڑیں گے پس وہ برا ٹھکانا ہے ٥ اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور تم نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے ٥ یہ سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو رنج پہنچائے اور وہ ان کو کچھ بھی رنج نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے حکم سے اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے ٥ اے ایمان والو جب تمہیں کہا جائے گا کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے گا کہ اٹھ جاؤ تو تم اٹھ جاؤ تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ٥ اے ایمان والو جب تم رسول سے رازدارانہ بات کرو تو اپنی رازدارانہ بات سے پہلے کچھ صدقہ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے پھر اگر تم نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ کیا تم ڈر گئے اس بات سے کہ تم اپنی رازدارانہ گفتگو سے پہلے صدقہ دو پس اگر تم ایسا نہ کرو اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مخاطب کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اچھا سن کوئی تین شخصوں کی خفیہ گفتگو نہیں ہوتی۔ مگر ان میں چوتھا وہ اللہ ہوتا ہے اور نہ چار کی کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے مگر ان میں پانچواں وہ اللہ ہوتا ہے اور نہ پانچ کی کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے مگر وہ اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں۔ اس کے بعد وہ قیامت میں ان کو وہ تمام کام جتا دے گا جو انہوں نے کئے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ گفتگو سے منع کیا گیا تھا ذرا دیکھئے تو سہی کیسے سرگوش لوگ ہیں کہ پھر بھی وہ کام کرتے ہیں جس سے ان کو روکا گیا تھا۔ اور گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کے خفیہ مشورے کرتے ہیں اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو وہ دعا دیتے ہیں جو خدا نے آپ کو نہیں دی چنانچہ وہ بجائے السلام علیک کے السام علیک کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں تجھے موت آئے اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ شخص اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہے تو خدا ہمیں اس بات پر جو ہم کہتے ہیں کیوں نہیں سزا دیتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کیلئے جہنم کافی ہے چنانچہ یہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس وہ بہت بری جائے بازگشت ہے۔

اے مسلمانو! جب تم آپس میں گفتگو کیا کرو تو گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کی گفتگو نہ کیا کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری کی گفتگو کیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جمع کر کے لایا جائے گا۔ یہ منافقین کی خفیہ گفتگو شیطان کی جانب سے ہے صرف اس لئے کہ مسلمانوں کو رنج دے کیونکہ وہ اس کو دیکھ کر فکر میں پڑتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ خدا جانے کیا باتیں کرتے ہیں۔

Marfat.com

ضرور کوئی بات ہمارے خلاف ہے ورنہ ہم سے چھپانے کی کیا وجہ ہے اور وہ ان کو بلا خدا کے حکم کے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور خدا ہی پر مومنین کو بھروسہ رکھنا چاہیے اور اس کی ذرا پروا نہ کرنی چاہیے۔ تا کہ شیطان پورے طور پر ذلیل ہو۔ اور وہ اپنے اس مقصد میں بھی ناکام ہو اور تم پریشانی سے محفوظ رہو۔

نیز اے مسلمانو! جب جگہ کی تنگی کی وجہ سے تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کھول دو یعنی آنے والے کیلئے جگہ کردو تو تم جگہ کھول دیا کرو۔ خدا تمہارے لئے فراخی پیدا کرے گا۔ اور جس وقت تم سے کہا جایا کرے کہ اٹھ جاؤ۔ تو اٹھ جایا کرو۔ خدا تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے مانا اور ان کو جو اہل علم ہیں مراتب کے لحاظ سے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی خبر دار ہے اس لئے نہ اس سے تمہارا ایمان مخفی ہے اور نہ تمہاری اطاعت پس وہ تمہیں ضرور ان کا معاوضہ دے گا۔

نیز اے مسلمانو جب تم رسول سے کوئی خفیہ گفتگو کیا کرو تو اپنی گفتگو سے پہلے صدقہ پیش کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ باعث طہارت ہے۔ اب اگر تمہیں کچھ میسر نہ ہو تو نہ پیش کرنے کا مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔ واضح ہو کہ یہ حکم ایک خاص وجہ سے نازل کیا گیا تھا۔ اور وہ وجہ یہ تھی کہ لوگ خواہ مخواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی۔ پس فضول باتوں کے انسداد کیلئے یہ حکم نازل کیا گیا تھا لیکن جب کہ یہ حکم نازل ہوا تو لوگوں پر گرانی ہوئی اور جو مقصود تھا وہ حاصل ہو چکا تھا۔ اس لئے آئندہ آیت سے اس حکم کو اٹھا دیا گیا چنانچہ ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! کیا تم اس سے ڈر گئے کہ اپنی گفتگو سے پہلے صدقہ پیش کرو اور اس لئے تم نے گفتگو ہی چھوڑ دی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ تم صدقہ سے گریز کرتے ہو۔ ہاں ضرور ایسا ہوا پس جب کہ تم نے ایسا نہیں کیا اور صدقہ نہیں دیا اور حق تعالیٰ نے تم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی تو اب تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اب صدقہ کی ضرورت نہیں اور تم باقاعدہ نماز پڑھتے رہو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتے رہو یہ کافی ہے اور یہ خیال رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے اس لئے ان باتوں میں کوتاہی نہ ہونی پائے۔

اللہ رب العزت ہر وقت ساتھ ہوتا ہے بلکہ بڑے واضح طور پر فرما دیا کہ اگر تم اکیلے ہو۔ تو دوسرا رب ہے۔ اور اگر مجلس میں گنتی کے لوگ ہوں۔ تو پھر سمجھ لو کہ رب کبریا بھی موجود ہے۔ اور رب کائنات کا حیا کرتے ہوئے گناہ نہ کریں۔ اور نہ ہی ظلم کریں۔ بلکہ ہر وقت خدا کے سامنے اپنے آپ کو حاضر سمجھیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

یکم رنومبر درس فیضان القرآن نمبر 305

سورۂ مجادلہ آیت نمبر 14 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ
تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى
شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ
فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ

Marfat.com

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ
اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے ہیں اور وہ جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں o اللہ نے ان لوگوں کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں o انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے پس ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے o ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو ذرا بھی اللہ کیعذاب سے نہ بچا سکیں گے یہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے o جس دن سب کو اٹھائے گا تو وہ اس سے بھی اسی طرح قسم کھائیں گے جس طرح تم سے قسم کھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں سن لو کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں o شیطان نے ان پر قابو حاصل کر لیا ہے پھر اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں سن لو کہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے o جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی ذلیل لوگوں میں ہیں o اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے o تم ایسی قوم نہیں پاسکتے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور وہ ایسے لوگون سے دوستی رکھے جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہیں یا ان کے خاندان والے کیوں نہ ہوں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں

Marfat.com

میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے اور وہ ان کو ایسے باغوں مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے انہیں نہیں دیکھا۔ جو ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جس سے خدا سخت ناراض ہے ذرا دیکھو تو یہ کیسے عجیب لوگ ہیں یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے۔ اور جان بوجھ کر سراسر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ کیونکہ نہایت برا ہے وہ کام جو وہ کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور جب ان پر کسی بات پر گرفت کی جاتی ہے فوراً قسمیں کھا کر بچ جاتے ہیں پھر انہوں نے خدا کی راہ سے لوگوں کو روکا ہے۔ لہٰذا ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کو خدا سے بچانے میں نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد۔ بلکہ یہ لوگ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے خیر ان کے مال اور اولاد اس روز ان کے کچھ کام نہ آئینگے جس روز خدا ان کو قبروں سے اٹھائے گا جس پر وہ ان کے سامنے بھی یوں ہی جھوٹی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے ہیں۔ اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی اچھے راستہ پر ہیں لیکن خوب سن لو کہ وہ سراسر جھوٹے ہیں اور ہرگز کسی اچھے رستہ پر نہیں ہیں۔

ان پر شیطان غالب ہو گیا ہے پس اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی ہے۔ لہٰذا یہ شیطان کا گروہ ہیں۔ دیکھو خوب سن لو کہ شیطان کا گروہ سراسر گھاٹے میں ہے کیونکہ جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں جیسے یہ منافق وہ کمزوروں میں داخل ہیں کیونکہ خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہوں گے اور یہ کوئی شبہ کے قابل بات نہیں کیونکہ اللہ بہت زور آور اور بڑا زبردست ہے پھر اس پر کون غالب آ سکتا ہے۔

آپ ان لوگوں کو جو خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان سے دوستی کریں جو خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں۔ یا بیٹے، یا بھائی یا ان کا کنبہ۔ یہ لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کی ایسی وحی سے مدد کی ہے جو اس کی جانب سے ہے۔ اور وہ ان کو ایسے باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی یوں داخل کریگا کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ خدا ان سے راضی ہے اور وہ اس سے خوش ہیں۔ یہ لوگ خدا کا گروہ ہیں۔ اور خوب سن لو کہ خدا ہی کا گروہ کامیاب ہے۔

دوستی کا معیار بھی دین اسلام نے دے دیا ہے۔ کہ دوستی ان سے رکھو۔ جن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری ہو۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر نہ چلنے والے ہوں ان سے دوستی مت کرو۔ بلکہ وہ تمہیں بھی دھوکہ دیں گے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحشر

سورۃ الحشر مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 24 اور رکوع کی تعداد 3 ہے کلمات کی تعداد 445 اور حروف کی تعداد 1913 ہے اس کا نام آیت نمبر 2 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 59 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 101 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 24: اللہ کی حمد وثناء کا تذکرہ ہے، یہود کو مدینہ سے شہر بدر کرنے کا ذکر ہے مال غنیمت کا تذکرہ ہے۔ انصار اور مہاجرین دونوں گروہوں کے مناقب بیان کئے ہیں۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان کا تذکرہ ہے۔ آنے والے کل کے لئے کیا چھوڑا ہے، قرآن مجید کی فضیلت کا ذکر ہے۔ اصحاب نار اور اصحاب جنت کا ذکر ہے اسمائے الٰہیہ کا ذکر ہے توحید کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

2 رنومبر درس فیضان القرآن نمبر 306

سورۃ حشر آیت نمبر 01 تا 24 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾
هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ
مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ
یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ
بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾
وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ
وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾
مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا

Marfat.com

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ
يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾
مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ ۚ
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

Marfat.com

الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ
أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا
لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾
لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ
مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ
جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾
كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ
اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ
الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا
وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ

Marfat.com

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ۰ وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو ان کے گھر والوں سے پہلی بار اکٹھا کر کے نکال دیا تمہارا گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے پھر اللہ ان پر وہاں سے پہنچا جہاں سے انکو خیال بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی پس اے آنکھ والو عبرت حاصل کرو ۰ اور اگر اللہ نے ان پر جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں ان کو عذاب دیتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ۰ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ سخت عذاب والا ہے ۰ کھجوروں کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ اللہ کے حکم سے اور تا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے ۰ اور اللہ نے ان سے جو کچھ اپنے رسول کی طرف لوٹایا تو تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ اور لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط دے دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۰ جو کچھ اللہ اپنے رسول کو بستیوں والوں کی طرف سے لوٹائے تو وہ اللہ کے لئے ہے اور رسول کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیمون اور مسکینوں اور مسافرون کے لیے ہے تا کہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے اور رسول تمہیں جو کچھ دے وہ لے لو اور وہ جس چیز سے تمہیں روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۰ ان مفلس مہاجروں کے لئے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے ہیں وہ اللہ کا فضل اور رضامندی

Marfat.com

چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں ٥ اور جو لوگ پہلے سے دارالسلام (مدینہ) میں قرار پکڑے ہوئے ہیں اور ایمان استوار کئے ہوئے ہیں جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے وہ محبت کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اس سے تنگی نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا جاتا ہے اور وہ ان کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں اگر چہ ان کے اوپر فاقہ ہو اور جو شخص اپنے جی کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ٥ اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہین اور ہمارے دلوں میں ایمان والون کے لئے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب تو بڑا شفیق اور مہربان ہے ٥ کیا تم نے نہیں دیکھا جو نفاق میں مبتلا ہیں وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جنھون نے اہل کتاب میں سے کفر کیا ہے اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ٥ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر ان کی مدد کریں گے تو ضرور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر وہ کہیں مدد نہ پائیں گے ٥ بیشک تم لوگوں کا ڈر ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ ہے یہ اس لئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ٥ یہ لوگ سب مل کر تم سے کبھی نہیں لڑینگے مگر حفاظت والی بستیوں مین یا دیواروں کی آڑ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت ہے تم ان کو متحد خیال کرتے ہو اور ان کے دل جدا جدا ہوتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے ٥ یہ ان لوگوں کی مانند ہیں جو ان سے کچھ ہی پہلے اپنے کئے کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ٥ جیسے شیطان جو انسان سے کہتا ہے کہ منکر ہو جا پھر جب وہ منکر ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مین تم سے بری ہون میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے ٥ پھر انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی سزا یہی ہے ٥ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ باخبر ہے جو تم کرتے ہو ٥ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے ان کو خود ان کی جانوں سے غافل کر دیا یہی لوگ نافرمان ہیں ٥ دوزخ والے اور جنت برابر نہیں ہوسکتے جنت والے اصل میں کامیاب ہیں ٥ اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو تم دیکھتے کہ وہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سوچیں ٥ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ٥ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ سب عیبوں سے پاک سراسر سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زور آور عظمت والا اللہ اس شرک سے پاک ہے جو لوگ کر رہے ہیں ٥ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود میں لانے والا صورتیں بنانے گری کرنے والا اسی کے لیے ہیں سارے اچھے نام ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥

تشریح: جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں۔ سب اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے چنانچہ وہ ذات ہے جس نے اپنی قوت اور حکمت سے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر تھے یعنی یہود بنی نضیر تمہارے اجتماع کے شروع ہی میں قبل اس کے کہ جنگ واقع ہو ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تم یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے کیونکہ ان کی قوت تم سے زیادہ تھی اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا سے بچانے والے ہیں۔ پس ان کے خیال کے

Marfat.com

خلاف خدا ان کے پاس وہاں سے پہنچ گیا ہے جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔ اور وہ خدا کا پہنچنا یہ تھا کہ اس نے ان کے دلوں میں تمہارا خوف بٹھلا دیا اور اس لئے باوجود تمہارے ضعف اور ان کی قوت کے ان کو تم سے لڑائی کی ہمت نہ ہوئی۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے گھر چھوڑنے پر راضی ہو گئے چنانچہ اب وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑتے ہیں اور کوچ کیلئے اپنا سامان لادتے ہیں پس اے آنکھوں والو! تم اس سے خدا کی قوت کا اندازہ کرو اور عبرت حاصل کرو۔ اور سمجھو کہ اگر تمہاری یہی حالت رہی تو ایسا نہ ہو کہ تم کو بھی یہ ہی واقعہ پیش آئے۔ یا اس کے مثل اور کوئی۔

یہ بڑی خیریت ہوگئی کہ حق تعالیٰ ان کے لئے جلاوطنی کی سزا مقرر کر چکا تھا اور اگر خدا ان پر جلاوطنی نہ لکھ چکا ہوتا تو وہ ان کو دنیا میں قتل وقید کی سزا دیتا لیکن چونکہ وہ لکھ چکا تھا اس لئے ان کو دنیا میں صرف جلاوطنی کی سزا دی گئی۔

اور آخرت میں ان کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور کچھ ان ہی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ جو کوئی خدا کی مخالفت کرے اس کو واضح ہو کہ اللہ نہایت سخت سزا دینے والا ہے اس لئے وہ اسے سخت سزا دے گا۔

اس واقعہ کے متعلق یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ تم نے جو کھجوریں کاٹیں یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑا وہ سب خدا کے حکم سے تھا ورنہ تم اپنی قوت سے ایسا نہ کر سکتے تھے اور خدا نے اس کا حکم اس لئے دیا تا کہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے اور اس سے یہود کے اس اعتراض کا جواب بھی نکل آیا۔ کہ تم فساد فی الارض سے روکتے ہو اور خود درختوں کو کاٹ کر فساد کرتے ہو۔ کیونکہ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ خدا کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور مشتمل ہے حکمت پر اس لئے فساد نہیں ہے۔ خیر تمہارا کھجوریں کاٹنا یا چھوڑنا تمہاری قدرت اور قوت سے نہ تھا بلکہ بتصرف حق سبحانہ تھا اور اسی طرح جو کچھ خدا نے ان بنی نضیر سے اپنے رسول کو دلوایا۔ اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے تھے۔ اور نہ اونٹ یعنی تم نے اسے بزور نہیں چھینا ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اس لئے اس نے اس پر اپنے رسول کو مسلط کر دیا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس لئے اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

الحاصل اس فتح میں تمہاری قوت اور جدوجہد کو دخل نہ تھا کہ تم کو حاصل شدہ مال میں حصہ کا استحقاق ہو اس لئے تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں والوں یعنی بنی نضیر سے دلوایا ہے وہ اول خدا کا ہے اور اس کے بعد اس کے دینے سے رسول کا اور ان کے رشتہ داروں اور یتیموں کا اور مسافروں کا تا کہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان ایک سے دوسرے کو پہنچنے والا نہ ہو پس تم اس کے دعویدار نہ ہونا اور کچھ اسی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ تمہارا معمول یہ ہونا چاہیے کہ جو کچھ رسول تمہیں دیدے اسے لے لو۔ اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ کیونکہ وہ مطاع ہے اور تم مطیع اور مطیعین کا کام یہ ہی ہونا چاہیے اور خدا سے ڈرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تم مال کی بیجا خواہش کرو۔ کیونکہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے پس اگر تم اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو سزا دے گا۔ الغرض اس میں مالداروں کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ وہ محتاجوں کا ہے جو کہ وہ مہاجرین ہیں جن کو ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا ہے۔ بحالیکہ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں اور اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں لہٰذا یہ لوگ بالکل سچے اور مخلص ہیں اور اس لئے اس کے مستحق ہیں کہ ان کی مدد کی جائے۔

اور جو کہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس گھر کو اور ایمان کو ان سے پہلے ٹھکانا بنایا ہے بحالیکہ وہ ان سے محبت کرتے جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے اور جو کچھ ان مہاجرین کو دیا گیا اس کے سبب سے وہ اپنے دل میں خواہش نہیں پاتے اور یہ نہیں چاہتے کہ ہم

Marfat.com

کو بھی ملے اور دوسروں کو اپنے او پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر چہ انہیں بھول ہو اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے جیسے یہ لوگ تو وہ لوگ کامیاب ہیں۔ اور جو کہ وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد آئے بحالیکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں بھی بخش دیجئے۔ اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم پر ایمان میں مقدم ہیں۔ اور آپ ہمارے دل میں مسلمانوں کا کینہ نہ رکھئے۔ اے ہمارے پروردگار آپ بڑے نرم اور بہت رحم والے ہیں۔

یہاں تک غزوہ بنی نضیر کا ذکر کر کے اب اس کے بعض متعلقات کو بیان فرماتے ہیں۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے منافقین کی طرف نظر نہیں کی ذرا دیکھئے تو سہی کیسے عجیب لوگ ہیں یہ لوگ اپنے بھائیوں سے جو کہ اہل کتاب میں سے کافر ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔

اور حق تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں چنانچہ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بفرض محال مدد کریں بھی تو ان کی مدد کارآمد نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے اس کے بعد ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی۔

اے مسلمانو! تم کو معلوم ہو کہ ان کے دل میں تمہارا خوف خدا سے زیادہ ہے اور وہ جتنا تم سے ڈرتے ہیں اتنا خدا سے نہیں ڈرتے یہ اس وجہ سے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ تم بلا خدا کے حکم کے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لئے ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے نہ کہ تم سے۔ وہ تم سے بہت ڈرتے ہیں اسلئے وہ تمہارے مقابلہ میں آنے کی مشکل سے جرأت کر سکتے ہیں۔ نیز وہ اکٹھے ہو کر تم سے میدان میں جنگ نہ کریں گے۔ ہاں محفوظ آبادیوں یا دیواروں کے پیچھے سے وہ تم سے لڑ سکتے ہیں۔ جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو مسلمانوں سے نقصان پہنچنے کی امید نہیں ہے نیز ان کی لڑائی آپس ہی میں زبردست ہے لیکن تمہارے مقابلہ میں یہ لوگ نہایت بودے ہیں نیز تم ان کو مجتمع سمجھتے ہو۔ اور حالت یہ ہے کہ ان کے دل آپس میں ایکدوسرے سے الگ ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں اور اپنی ناسمجھی سے اس بات کو ترک کئے ہوئے ہیں جو کہ دلوں کو ملانے والی ہے۔ یعنی ایمان اور اطاعت خدا و رسول۔ نیز ان کی حالت وہ ہوگی جیسے ان لوگوں کی حالت جو بھی ان سے پہلے تھی۔ جنہوں نے ابھی اپنے کاموں کا خمیازہ اٹھایا ہے یعنی وہ اہل بدر جو قید ہوئے یا قتل ہوئے یا شکست کھا کر بھاگے اور ان کیلئے قیامت میں سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا نیز ان کی حالت ایسی ہے جیسے شیطان کی حالت۔ جب کہ اس نے آدمی سے کہا کہ تو کافر ہو جا۔ پس جب کہ وہ اس کے کہنے سے کافر ہو گیا تو کہہ دیتا ہے کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں خدائے رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو تو نے کیا ہے اس کا خمیازہ بھگت پس ان دونوں یعنی شیطان اور انسان کا فر کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں دوزخ میں یوں ہوں گے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور یہ ہی سزا ہے ظالموں کی پس جس طرح شیطان آدمی کو کفر کا مشورہ دے کر اس سے الگ ہو گیا۔ یوں ہی یہ لوگ اپنے بھائی اہل کتاب کو مشورہ دے کر وقت پر صاف الگ ہو جائیں گے اور کفر کا نتیجہ دونوں کو برداشت کرنا ہوگا

پس جب کہ منافقین کی حالت معلوم ہو گئی تو اے مسلمانو! تم خدا سے ڈرو اور ان کی مخالفت نہ کرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھے

Marfat.com

کہ اس نے کل کیلئے اب تک کیا کام کیے ہیں۔ اور خدا سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو سزا دے۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے پس اگر تم اس کی مخالفت کرو گے تو اس کی اسے خبر ہوگی اور وہ اس کی تم کو سزا دے گا۔ اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جو خدا کو بھول گئے جس پر اس نے ان کو ان کی جانیں بھلا دیں کہ اب انہیں اپنے نفع نقصان کا بھی خیال نہیں جیسے منافقین اور کفار۔ کیونکہ یہ لوگ سراسر نافرمان ہیں اور ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ کوئی اپنے کو ان جیسا بنائے دیکھو دوزخی اور جنتی برابر نہیں۔ کیونکہ جنتی ہی کامیاب ہیں برخلاف دوزخیوں کے کہ وہ ایسے نہیں۔ پس تم جنتی بنو۔ اور دوزخی نہ بنو۔

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے حق تعالیٰ کے حکم کے سامنے پست اور خدا کے خوف سے پھٹ جانے والا دیکھتے۔ پس اگر آدمی اس سے متاثر نہ ہوں تو وہ پتھر سے بھی گئے گزرے ہوئے۔ اور یہ ان کیلئے نہایت شرم کی بات ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں سے بدیں توقع بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں اور سوچ کر ان کے مقتضی پر عمل کریں۔

دیکھو وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ رحمٰن اور رحیم ہے نیز وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ ہے نہایت پاک ہے سلامت رہنے والا ہے۔ امن دینے والا ہے۔ ہر چیز کا نگراں ہے۔ نہایت زبردست ہے۔ بہت بڑائی والا ہے۔ اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ اس لئے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے۔ نیز وہ خدا ہے جو کہ اول ایک چیز کا انداز مقرر کرنے والا اس کے بعد اس کو وجود میں لانے والا اس کے بعد اسے صورت پہنانے والا ہے۔ اسی کے اچھے نام ہیں۔ اس کی وہ تمام چیزیں پاکی بیان کرتی ہیں۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہ نہایت زبردست اور حکمت والا ہے۔ پس جب کہ اس کے یہ اوصاف ہیں تو وہ ضرور اس کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

انسان لازمی طور پر اللہ سے ڈرتا رہے اور اس بات کا خاص خیال رکھے کہ کل کے لئے اس نے کیا چھوڑ رکھا ہے۔ یعنی آنے والے دن کے لئے کون کونسا عمل کر رکھا ہے۔ تا کہ آنے والے دنوں میں اسے کسی قسم کی پریشانی لاحق نہ ہو۔ بلکہ وہ سرخرو ہو سکے۔ یہ بھی یاد رکھیں صاحب نار اور صاحب جنت کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ سلوک ایک جیسا کیا جا سکتا ہے۔ صاحب جنت تو کامیاب ہو جائیں گے۔ جبکہ صاحب نار ناکام و نامراد اور سیاہ چہرے والے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنی حفاظت میں کرے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الممتحنہ

سورۃ الممتحنہ مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 13 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 348 اور حروف کی تعداد 1510 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 کے کلمہ (فامتحنوھن) سے ماخوذ ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 60 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 91 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 13: منافقین کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر اللہ کے لئے گھر چھوڑا ہے تو مصلحت کی خاطر اللہ کے دشمنوں سے تعلقات قائم نہ کرو قیامت کے دن ایسے تعلق ان کے کام نہیں آئیں گے، بیعت کرنے کے لئے عورتیں آئیں، ان امور پر بیعت کی جائے کہ شراب، چوری، بدکاری، اپنی اولاد کو قتل، بہتان، نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گی مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو انہیں واپس نہ کرو بلکہ اب وہ تمہارے لئے حلال ہیں دار الحرب، دار الاسلام کی تعریف ہے انصاف اللہ کو پسند ہے کا بیان ہے۔

Marfat.com

3/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 307

سورۂ ممتحنۃ آیت نمبر 1 تا 13 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج
يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط اِنْ
كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ صلے
تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ق صلے وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ط
وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١ اِنْ
يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝٢ ط لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾ ع عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

Marfat.com

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا
مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ
وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان سے دوستی کا اظہار کرتے ہو حالانکہ انھوں نے اس حق کا انکار کیا جو تمہارے پاس آیا اور رسول کو اور تمہیں اس بناء پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم میری راہ میں

Marfat.com

جہاد اور میری رضامندی کی طلب کے لئے نکلے ہو تم چھپا کر انھیں دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہیں اور جو شخص تم مین سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹک گیا٥ اگر وہ تم پر قابو پا جائیں تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے تمہیں آزار پہنچائیں گے اور چاہیں گے کہ تم بھی کسی طرح منکر ہو جاؤ٥ تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئینگے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو٥ تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں اچھا نمونہ ہے جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم الگ ہیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ہم تمہارے منکر ہیں اور ہمارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت اور بیزاری ظاہر ہوگئی یہاں تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں آپ کے لئے معافی مانگوں گا اور میں آپ کے لئے اللہ کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے رب ہم نے تیرے اوپر بھروسہ کیا اور ہم تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے٥ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اے ہمارے رب ہمیں بخش دے بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ہے٥ بیشک تمہارے لیے ان کے اندر اچھا نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کا اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو اور جو شخص روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز ہے تعریفوں والا ہے٥ امید ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے جن سے تم نے دشمنی کی اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے٥ اللہ تمہیں ان لوگوں سے نہیں روکتا جنھوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں نے نہیں نکالا کہ تم ان سے بھلائی کرو اور تم ان کے ساتھ انصاف کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے٥ اللہ بس ان لوگوں سے تمہیں منع کرتا ہے جو دین کے معاملہ میں تم سے لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں مدد کی کہ تم ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں٥ اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کو جانچ لو اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پس اگر تم جان لو کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ نہ وہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور کافر شوہروں نے جو کچھ خرچ کیا وہ ان کو ادا کر دو اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم ان سے نکاح کرو جب کہ تم ان کے مہر ادا کر دو اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے مانگ لو اور جو کچھ کافروں نے خرچ کیا ہے وہ بھی تم سے مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے٥ اور اگر تمہاری بیویوں کے مہر میں سے کچھ کافروں کی طرف رہ جائے پھر تمہاری نوبت آئے تو جن کی بیویاں گئی ہیں ان کا ادا کر دو جو کچھ انھوں نے خرچ کیا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو٥ اے نبی جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی اور وہ چوری نہ کریں گی اور وہ بدکاری نہ کریں گی اور وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اور وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی اور وہ کسی معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا کرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے٥ اے ایمان والو تم ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن کے اوپر اللہ کا غضب ہوا وہ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح قبروں میں پڑے ہوئے کافر ناامید ہیں٥

Marfat.com

تشریح: جاننا چاہیے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر فوج کشی کا ارادہ کیا تو حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خفیہ طور پر ایک خط لکھا جس میں اس ارادہ کو ظاہر کیا گیا تھا اور وہ خط ایک عورت کو دیا کہ میرا یہ خط اہل مکہ کو پہنچا دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس خط کی اطلاع ہوگئی۔ اور آپ نے راستہ میں سے وہ خط گرفتار کرالیا اور اس کے متعلق حاطب بن ابی بلتعہ سے جواب طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مکہ میں میرے بیوی بچے تھے۔ اور قریش سے میری کوئی رشتہ داری نہ تھی جو وہ رشتہ داری کی وجہ سے ان کی حفاظت کرتے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں ان پر احسان کروں۔ تاکہ وہ میرے احسان کے بدلے میں میرے بال بچوں کی حفاظت کریں۔ اور میں یہ جانتا تھا کہ میری اس کاروائی سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ حق تعالیٰ آپ کا مددگار ہے۔ بس میں نے یہ فعل کسی بدنیتی سے نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس بیان کی تصدیق کی اور انہیں کوئی سزا نہیں دی۔ لیکن حق تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو پسند نہیں کیا۔ اور یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

اے مسلمانو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کیسی عجیب بات ہے کہ تم ان کے سامنے دوستی پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ اس سچی بات یعنی دین حق کو نہیں مانتے جو تمہارے پاس آئی چنانچہ وہ رسول کو بھی نکالتے ہیں اور تم کو بھی محض اس جرم پر کہ تم خدا پر جو کہ تمہارا پروردگار ہے ایمان رکھتے ہو پس یہ نہایت بری بات ہے اور تم ایسا نہ کرو اگر تم فی الحقیقت میری راہ پر جہاد کرنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کیلئے اپنے گھروں سے نکلے ہو اور ان کاموں کیلئے تم نے وطن چھوڑا ہے اور ہجرت کی ہے کیونکہ یہ بات میری مرضی کے خلاف ہے تم لوگ انہیں خفیہ دوستی کا پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ میں ان باتوں کو بھی جانتا ہوں جن کو تم چھپاتے ہو اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور تم کو مطلع کیا جاتا ہے جو کوئی تم سے میں ایسا کرے وہ صحیح راستہ سے پھسل گیا اور غلط رستہ پر ہولیا۔

دیکھو جن سے تم دوستی جتلاتے ہو۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے۔ اور برائی کے ساتھ تم پر اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں کھولیں گے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم سوچو کہ کیا یہ لوگ دوستی کے مستحق ہیں۔ حاشا وکلا۔

دیکھو تم نے یہ حرکت اپنے رشتہ داروں اور اپنی اولاد کی خاطر کی ہے۔ مگر تم کو معلوم ہو کہ نہ تمہاری رشتہ داریاں قیامت میں تمہارے لئے نافع ہوں گی اور نہ تمہاری اولاد۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس روز تمہارے درمیان جدائی کردے گا اور تمام تعلقات قرابت وغیرہ توڑ دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے اس لئے تم کو اپنے افعال کی نگہداشت کرنی چاہیے تاکہ کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ نہ ظاہر طور پر اور نہ خفیہ طور پر۔

ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے اندر تقلید کا ایک عمدہ نمونہ تھا۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے بالکل بے تعلق تھے اور ان چیزوں سے بھی جن کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو ہم تمہیں نہیں مانتے اور تمہاری پیروی نہیں کرتے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت اور دشمنی ظاہر ہوگئی ہے تاآنکہ تم تنہا خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ لیکن ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں آپ کیلئے اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست کروں گا۔ اور میں آپ کیلئے خدا سے بچانے میں کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا یہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ مگر یہ بھی خدا کے دشمن کو دشمن جان کر نہ تھا۔ بلکہ صرف غلط فہمی کی بناء پر تھا۔ لیکن جب کہ ان کو بات معلوم ہوگئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے کامل بے تعلقی کا اظہار کردیا۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور آپ ہی کی طرف رجوع ہیں اور ہمیں آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ نیز اے

Marfat.com

ہمارے پروردگار آپ ہمیں کفار کا ذریعہ امتحان نہ بنایئے کہ وہ ہم کو جس طرح چاہیں ستائیں اور اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں بخش دیجئے۔ کیونکہ آپ بڑے زبردست اور حکمت والے ہیں اور اس لئے آپ جو کرنا چاہیں نہ اس میں کوئی مزاحمت کرسکتا ہے۔ اور نہ اس پر کوئی اعتراض ہوسکتا ہے۔ الغرض یہ کام تھے ابراہیم اور ان کے متبعین کے۔ پس تم کو یہ ہی کام کرنے چاہئیں تھے۔ نہ کہ ان سے دوستی کرنا خیر تم لوگوں کیلئے یعنی ان کے لئے جو خدا سے اور قیامت کے دن سے ملنے کی امید رکھتا ہے ان لوگوں میں تقلید کا عمدہ نمونہ ہے اس لئے آئندہ اسی نمونہ کی پیروی کی جائے اور جو کوئی اس سے پیٹھ پھیرے تو خود اس کا نقصان ہے اور خدا کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ خدا بالکل بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

اگر تمہارا ان سے دوستی کو جی چاہتا ہے تو جلدی نہ کرو کیا بعید ہے اللہ ان کو ایمان کی توفیق دے کر تمہاری اور ان کے درمیان جن سے ان میں تمہاری دشمنی ہے محبت پیدا کردے اور یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اور اس لئے اس کے نزدیک ان کے قصوروں کو معاف کردینا اور ان پر رحم کر کے ان کو ایمان کی توفیق دینا کچھ بڑی بات نہیں۔

حق تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔

یعنی تمہیں اس سے نہیں روکتا کہ تم ان سے سلوک کرو۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرو کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے پھر وہ اسے کیسے روکے گا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی۔ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے پر مدد دی یعنی وہ تمہیں اس سے روکتا ہے کہ تم ان سے دوستی کرو پس تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی ان سے محبت کرے تو وہ سراسر ظالم ہیں کہ خدا کے منع کرنے پر بھی باز نہیں آتے۔

نیز اے مسلمانو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کی جانچ کرلیا کرو کہ وہ فی الحقیقۃ مومن ہیں یا انہوں نے کسی مصلحت سے اپنے کو مومن ظاہر کیا ہے خدا کو تو ان کے ایمان کا وجود یا عدم علم ہے مگر تمہیں اس کا علم نہیں اسلئے امتحان کی ضرورت ہے۔ پس اگر تم انہیں مومن جانو تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ کیونکہ نہ یہ عورتیں ان کفار کیلئے حلال ہیں۔ اور نہ وہ کفار ان عورتوں کیلئے۔ اور ان کفار کو وہ مال دیدو جو انہوں نے ان کے مہر میں خرچ کیا ہے۔ اور اب تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے شادی کرلو جب کہ تم ان عورتوں کے مہر دیدو اور کافر عورتوں کی عصمتوں پر قبضہ نہ رکھو۔ بلکہ انہیں کفار کے پاس جانے دو۔ اور جو تم نے مہر میں خرچ کیا تھا وہ ان سے مانگ لو۔ اور اسی طرح جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔ وہ بھی تم سے مانگ لیں جب کہ ان کی بیویاں تمہارے پاس مسلمان ہوکر چلی آئیں یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ جو وہ تمہارے درمیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اس لئے اس کا یہ فیصلہ ضرور ماننے کے قابل ہے اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے پاس سے کفار کے پاس چلی جائے اور تمہیں اس کا معاوضہ نہ ملے پھر تمہاری باری آئے خواہ یوں کہ ان کی کوئی عورت تمہارے پاس چلی آئے یا وہی عورت غنیمت میں تمہارے ہاتھ لگے تو تم ان لوگوں کو جن کی بیویاں گئی تھیں اتنا مال دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اس خدا سے

Marfat.com

ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ایسا نہ ہو کہ تم اس کے کسی حکم کی مخالفت کرو۔

فائدہ: اس آیت کے احکام اب منسوخ ہیں۔

نیز اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آپ کے پاس مومن عورتیں ایسی حالت میں آئیں کہ وہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ خدا کے ساتھ شرک نہ کریں گی۔ اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ کسی ایسے بہتان کا ارتکاب کریں گی جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی جان بوجھ کر بلا کسی مغالطہ کے تراشیں اور نہ کسی نیکی کی بات میں آپ کی نافرمانی کریں گے تو انہیں بیعت کرلیا کرو۔ اوران کیلئے خدا سے معافی چاہا کرو۔ کیونکہ اللہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور بہت بڑا رحم والا ہے۔ نیز اے مسلمانو! آخر میں تم کو پھر متنبہ کیا جاتا ہے کہ تم ان لوگوں سے محبت نہ کرو جن سے خدا سخت ناراض ہے جو کہ آخرت کی بھلائی سے یوں ناامید ہیں جیسے وہ کافر جو مردوں میں سے ہیں کیونکہ جب وہ مر گئے تو اب ایمان لانے کی کوئی صورت ہی نہ رہی اس لئے مایوسی لازم ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو وہ زبانی ہوتی تھی یا پھر کپڑا کا ایک سرا عورتوں کے پاس ہوتا تھا۔ اور دوسرا سرا آقا علیہ السلام کے پاس ہوتا تھا۔ ہاتھوں میں ہاتھ دے کر بھی بیعت نہ لی گئی ہے۔ حالانکہ وہ ہستی ہم سب کے لئے عزت واکرام والی ہے۔ لیکن اس ہستی نے بھی نہایت احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ آج کل جو بیعت کرتے ہیں عورتوں سے بھی ہاتھ میں ہاتھ لے کر جو کہ غلط ہے، یا عورتوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ سب مناسب نہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الصّف

سورۃ الصف مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 14 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 231 اور حروف کی تعداد 955 ہے اس کا نام آیت نمبر 4 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 61 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 109 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 14: صف بندی کے متعلق ذکر ہے اے ایمان والوتم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ مجاہدین جو خدا کی راہ میں ڈٹ کر لڑیں وہ اللہ کے محبوب ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی۔ اللہ کے نور کو پھونکوں سے نہیں بجھایا جائے گا۔ خالص تجارت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ خدا کی طرف سے مدد نصیب ہوگی اور فتح قریب ہے کا ذکر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خدا کی طرف سے کون میرا مددگار ہے۔ حواری کا لفظ استعمال ہوا ہے ان کا تفصیل سے بیان ہے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے اعلان ہے کہ یہود ونصاریٰ مشرکین، ومنافقین اللہ رب العزت کے اس نور کو بجھانے کی جتنی بھی کوشش کریں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیں گے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے ساتھ وہ روش نہ رکھیں جو موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل نے اختیار کی تھی۔

Marfat.com

4 / نومبر درس فیضان القرآن نمبر 308

سورہ صف آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ (١) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (٢)
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (٣) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (٤)
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ط فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ط وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (٥) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ
اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (٦)

Marfat.com

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى
اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ
لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲
وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِىْٓ
اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝۱۴

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ غالب ہے حکیم ہے o اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں o اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرو نہیں o اللہ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں o اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم لوگ کیوں مجھ کو ستاتے ہو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں پس جب وہ پھر گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا اور اللہ نافرماں لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا o اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اس توراۃ کا جو مجھ سے پہلے سے موجود ہے اور خوش خبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ کھلا ہوا جادو ہے o اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا o وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے منہ سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو o وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو o اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچالے تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنے جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو o اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ ہے بڑی کامیابی o اور ایک اور چیز بھی جس کی تم تمنا رکھتے ہو اللہ کی مدد اور فتح جلدی اور مومنوں کو بشارت دے دو o اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار بنو جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا کون اللہ کے واسطے میرا مددگار ہوتا ہے حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے مددگار پس بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے انکار کیا پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب ہوگئے o

تشریح: جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ اور وہ نہایت زبردست اور حکمت والا ہے پس لوگوں کو چاہیے کہ اس پر ایمان لائیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ اس کی نافرمانی سے ڈریں۔

اے مسلمانو! تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ حق تعالیٰ کے یہاں یہ بات سخت مبغوض ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں پس تم ایسا نہ کیا کرو۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے اس کی خواہش ظاہر کی تھی کہ خدا ہم کو کوئی اعلیٰ درجہ کا کام بتائے جس کو ہم کریں۔ اس پر ہم نے تمہیں بتایا کہ وہ کام جہاد ہے لیکن اب تم اس سے جی چراتے ہو۔ سو یہ بات حق تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔

اور حق تعالیٰ ان لوگوں کو نہایت پسند کرتے ہیں جو کہ اس کی راہ میں یوں صف بستہ ہو کر لڑیں جیسے کہ وہ ایک نہایت مضبوط وجود ہیں جو کہ اپنی جگہ سے ہلنا ہی نہیں چاہتے۔

اور تم کو معلوم ہو کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو حالانکہ تم جانتے

Marfat.com

ہو کہ میں تمہاری طرف خدا کا فرستادہ ہوں تو انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی تھی پس جب کہ انہوں نے کجروی کی تو اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے چنانچہ وہ سیدھی بات سمجھتے ہی نہ تھے۔ بلکہ انہیں جو سوجھتی تھی الٹی ہی سوجھتی تھی اور حق تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ وہ نافرمانی پیشہ لوگوں کو صحیح راستہ نہیں دکھلاتا پس اگر تم بھی اپنے رسول کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی ویسا ہی کیا جائے گا جیسا کہ قوم موسیٰ کے ساتھ کیا گیا۔ پس تم ایسا نہ کرو۔

اور اسی طرح جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف ایسی حالت میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں کہ اپنے سے پہلی کتاب تورات کو سچا جانتا۔ اور اس رسول کو خوشخبری دیتا ہوں۔ جس کا نام تعریف کیا گیا یعنی محمد ہوگا تو انہوں نے ان سے ان کے دعویٰ کی تصدیق چاہی جس پر انہوں نے اپنے دعویٰ پر دلائل واضحہ پیش کیے۔

پس جب کہ وہ ان کے پاس دلائل واضحہ لائے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے پس یہ ان کا صریح ظلم تھا کہ وہ خدا کی باتوں کو جادو بتاتے تھے اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا کے ذمہ جھوٹ تراشے بالخصوص ایسی حالت میں کہ اس کو اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہو جیسا کہ اس موقع پر بنی اسرائیل نے کیا۔ اور چونکہ وہ ظلم پر کمر بستہ تھے اس لئے خدا نے ان کو ہدایت نہیں کی۔ کیونکہ حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو ظلم پر کمر بستہ ہوں پس تم کو ظلم پر کمر بستہ نہ ہونا چاہیے۔ ورنہ تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو کہ ان کے ساتھ کیا گیا۔

یہ لوگ جو ظلم پر کمر بستہ اور نافرمانی پیشہ ہیں یہ چاہتے ہیں کہ خدا کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور بذریعہ تکذیب کے دین حق کو پھیلنے سے روک دیں۔ لیکن یہ ان کا خیال خام ہے اور خدا اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔ چنانچہ وہ خدا وہ ہے جس نے حق کے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کیلئے ہدایت اور سچا دین دیکر اس غرض سے اپنا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہے تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس غلبہ کو ناپسند کریں اور وہ اس کو دبانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائیں پس وہ ضرور ایسا کریں گا۔ چنانچہ یہ غلبہ رسولؐ کے وقت سے شروع ہوا۔ اور جب تک مسلمانوں نے دین کو نہیں چھوڑا اس وقت تک برابر جاری رہا۔ اور مسلمانوں کو وہ شوکت حاصل ہوئی جو کسی کے خیال میں بھی نہ آسکتی تھی اور تمام کفار مغلوب ہو گئے۔

اچھا اے مسلمانو! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو کہ تم کو سراسر نفع ہی نفع بخشے یعنی وہ تمہیں سخت تکلیف دہ عذاب سے نجات دے تم یہ ہی کہو گے کہ اچھا بتلایئے کیونکہ مقتضائے عقل یہ ہی جواب ہے لہٰذا سنو۔ وہ تجارت یہ ہے کہ تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو دیکھو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم جانو کیونکہ گو اس میں بظاہر نقصان جان و مال معلوم ہوتا ہے مگر اس کا جو تم کو معاوضہ ملے گا وہ اتنا بڑا ہوگا کہ اس نقصان کی اس کے مقابلہ میں کچھ بھی وقعت نہ ہوگی۔ پس تم کو چاہیے کہ تم ایمان رکھو اور جہاد کرو خدا تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور ان عمدہ مکانات میں داخل کرے گا جو کہ ہمیشہ رہنے کے باغات میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے اس کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور تمہارے لئے ایک اور چیز بھی ہوگی جس کو تم پسند کرتے ہو وہ حق تعالیٰ کی مدد اور قرب حاصل ہونے والی فتح ہے اور اے رسول آپ ان مسلمانوں کو یہ خوشخبری دید یجئے جو ان ہدایتوں پر پیشتر سے

Marfat.com

عامل ہیں۔
دیکھو اے لوگو تم خدا کے مددگار بنو اور حوارین عیسیٰ کی تقلید کرو۔ چنانچہ جیسے ہی عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ کون لوگ ہیں میرے مددگار۔ ان کی یہ نصرت خدا تک پہنچنے والی ہے اور وہ حقیقت میں خدا کی مدد ہے تو حوارین نے فوراً کہا کہ ہم ہیں خدا کے مددگار۔ پس اس وقت سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی یہ وہ ہے جس نے حضرت عیسیٰ کی دعوت کو قبول کیا ہے اور دوسری جماعت نے کفر کیا اور یہ لوگ یہودی ہیں پس جو ایمان لے آئے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کی۔ چنانچہ وہ ان پر غالب ہو گئے اور اب تک غالب ہیں۔ پس یہی ثمرہ تم کو بھی ملے گا۔

اللہ رب العزت ایمان والوں سے تجارت کرنا چاہتا ہے۔ اور ایسی تجارت جس کا نفع ہی نفع ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی خسارہ نہیں۔ وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان پختہ رکھو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی گزارنے کا آئیڈیل بناؤ۔ اپنے مال اور جان سے اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے جہاد کرو۔ یہ اعمال تمہارے لئے بہترین نفع بخش کاروبار ہیں، اگر تم سمجھ جاؤ تو یہی کام کرتے رہو۔ پھر اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تمہیں ایسی جنت میں باغ دے گا اور مکانات دے گا کہ اس جیسی نعمتیں تم نے دنیا و آخرت میں دیکھیں تک نہ ہوں گی۔ کیسی تجارت ہے؟ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الجمعہ

سورۃ الجمعہ مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 11 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 180 اور حروف کی تعداد 720 ہے اسکا نام آیت نمبر 9 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 62 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 110 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 11: اللہ کی تسبیح اور اس کی صفات حمیدہ کا ذکر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن وکمالات کا ذکر ہے یہودیوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ فضیلت اعمال کی وجہ سے ہے۔ بنی اسرائیل کا تذکرہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ذکر ہے اجتماع جمعہ کا ذکر ہے اس کی فضیلت اور اہمیت کا بیان کیا گیا ہے مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ نماز جمعہ کے اوقات میں کاروبار نہ کرو، کامیاب تجارت کا ذکر ہے۔ صلوٰۃ الجمعہ کی ضرورت واہمیت کا ذکر، بنی اسرائیل کے اس زعم کا رد کہ نبوت اور رسالت صرف بنی اسرائیل کا حق ہے، فضیلت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک قوم کے اقوال اور اعمال اچھے ہوں جونہی کسی قوم کے اقوال و اعمال اچھے نہ رہیں سمجھو کہ اس قوم کی فضیلت و برتری ختم ہو جائے گی۔ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

5/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 309

سورۂ جمعہ آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾

Marfat.com

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ⑧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي
الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی تسبیح کر رہی ہے جو چیز بھی آسمانوں اور زمین میں ہے جو بادشاہ ہے پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول انھیں میں سے اٹھایا وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ٥ اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے ٥ یہ اللہ کا فضل ہے وہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ٥ جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا پھر انھوں نے اس کو نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ٥ کہو کہ اے یہودیو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم اور لوگوں کے مقابل میں اللہ کے محبوب ہو تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو ٥ اور وہ کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے ان کاموں کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ٥ کہو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں آکر رہے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کے پاس لے جائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے رہے ہو ٥ اے

Marfat.com

ایمان والو جب جمعہ کے دن کی نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ○ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ ○ اور جب وہ کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ دیتے ہیں کہو کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے ○

تشریح: تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اس خدا کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ تمام عالم کا بادشاہ اور نہایت پاک اور نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔

وہ ذات ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں جن کے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ ان ہی میں سے یعنی امی ہے اور جو کہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور ان کو نجاسات روحانیہ سے پاک صاف کرتا اور انہیں خدا کی کتاب اور واقعی باتیں سکھاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور اس نے ان ہی ان پڑھ لوگوں میں سے ان دوسرے لوگوں میں بھی وہی رسول بھیجا جس کا اوپر ذکر ہے جو ابھی ان مذکورہ بالا ان پڑھ لوگوں سے نہیں ملے بلکہ ان کے بعد آنے والے ہیں اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے پس اس نے اپنی قدرت اور حکمت کی بناء پر ایسا کیا نیز یہ اللہ کا ایک فضل ہے وہ جسے چاہے اسے دے اور اہل کتاب کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس نے ہم میں سے رسول کیوں نہ بھیجا اور حق تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے اس لئے اس کا فضل اہل کتاب تک محدود نہیں ہو سکتا۔

ان لوگوں کی مثال جن سے توراۃ اٹھوائی گئی۔ پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا یعنی ان سے اس پر عمل کرنے کو کہا گیا مگر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ اس رسول کی تکذیب کرتے ہیں جس کو وہ اپنے یہاں توراۃ میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ نبی کو ہم میں سے ہونا چاہئے تھا ایسی ہے جیسے گدھے کی حالت بحالیکہ وہ اپنی پیٹھ پر دفتر اٹھائے ہوئے ہو کہ وہ محض بوجھ میں مرتا ہے اور فائدہ کچھ نہیں لہٰذا بہت بری حالت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور چونکہ یہ ظلم پر کمربستہ اور عناداً حق کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے حق تعالیٰ بھی ان کو ہدایت نہیں کرتا کیونکہ اللہ ظلم پر کمربستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ اے یہودیو! اگر تم فی الحقیقۃ یہ سمجھتے ہو کہ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی خدا کے دوست ہو۔ تو اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو کیونکہ جب تم خدا کے دوست ہو تو مرنے میں تمہارا فائدہ ہے کہ تم جلدی سے اپنے دوست کے پاس پہنچ جاؤ گے جو کہ تم کو بہت خوشی کے ساتھ لے گا۔ اور تم پر بہت کچھ انعام و اکرام کرے گا اور یہ ہم کہے دیتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے ان اعمال کے سبب سے جواب تک یہ لوگ اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ان ظالموں کی حالت سے بخوبی واقف ہیں اس لئے اس کا یہ بیان صرف قیاس نہیں بلکہ واقعہ پر مبنی ہے۔

آپ ان سے کہئے کہ تم کو واضح ہو کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہارے آگے آئے گی اس کے بعد تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو کہ تمام چھپی اور ظاہر خبروں کا جاننے والا ہے۔ جس پر وہ تمہیں وہ تمام کام جتلا دے گا جو تم کرتے رہے ہو۔

یہاں تک حق تعالیٰ اصولی طور پر خدا اور رسول کا واجب الاطاعۃ ہونا بیان فرما کر بعض وقتی احکام بیان فرماتے ہیں۔

اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اور جنہوں نے خدا و رسول کی اطاعت قبول کر لی ہے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب جمعہ کے روز نماز

Marfat.com

کیلئے اذان دی جایا کرے تو تم خدا کے ذکر کی طرف چلا کرو۔ اور بیع وغیرہ جو اس طرف جانے میں مزاحم ہیں ان کو چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم جانو کیونکہ اس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ سرچشمہ ہے تمام بھلائیوں کا پھر جب کہ نماز ختم کر دی جائے تو اس وقت تمہیں اجازت ہے کہ تم زمین میں پھیل جاؤیوں کہ کوئی کہیں جائے کوئی کہیں اور خدا کا فضل یعنی رزق تلاش کرو۔ اور خدا کو بہت یاد کیا کرو۔ امید ہے کہ تم اس پر عمل کر کے کامیاب ہو گے۔ اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جب کوئی تجارت یا گا جا با جا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چل دیتے ہیں اور آپ کو خطبہ کی حالت میں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں یہ نہایت بری بات ہے آپ ان سے کہئے کہ اے لوگو! جو خدا کے پاس ہے وہ گاجے باجے اور تجارت سے بہت بہتر ہے پس تم ایسا نہ کیا کرو اور اگر تم کو روزی کا خیال ہے تو اللہ بہتر رزق دینے والا ہے تم اس پر بھروسہ رکھو۔ اور اس کا اتباع کرو۔ وہ تم کو رزق دے گا۔

میرے نزدیک تو یہ ہے، کہ جب جمعہ کی نماز کے لئے اذان ہو جائے۔ تو کاروبار ترک کر دینے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص اس کے باوجود کاروبار زندگی چلاتا ہے تو وہ ناجائز ہے اس لئے واضح حکم آیا ہے کہ سب لوگ اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور ہر قسم کی خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جان گئے ہو۔ تو یہ عمل تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاؤ۔ تو پھر کاروبار زندگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور اللہ کا ذکر بھی کرو۔ اور شکر بھی کرو۔ یہ تمہارے کامیاب ہونے کی علامت ہے۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المنافقون

سورۃ المنافقون مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 11 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 180 اور حروف کی تعداد 973 ہے اس سورۃ کا نام آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 63 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 104 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 11: منافقین کا ذکر ہے منافق بھی اسلام کے حقیقی دشمن ہیں اللہ رب العزت منافقین کو ہرگز نہ بخشے گا عزت اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے میں ہے اولاد، مال اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔ موت اٹل ہے۔ ریاکاری کا ذکر ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ منافقوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا بیان ہے اور ان کی مذمت کی گئی ہے۔ اموال اور اولاد کی موجودگی تمھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں کا بیان ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

6/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 310

سورۂ منافقین آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾
اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ
وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ
يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ

Marfat.com

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا

يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں ٥ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے بیشک نہایت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں ٥ یہ اس سبب سے کہ وہ ایمان لائے پھر انھوں نے کفر کیا پھر ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے ٥ اور جب تم انھیں دیکھو تو ان کے جسم تمہیں اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کرتے ہیں تو تم ان کی بات سنتے ہو گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں ٹیک لگائی ہوئی وہ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی لوگ دشمن ہیں پس ان سے بچو اللہ ان کو ہلاک کرے وہ کہاں پھرے جاتے ہیں ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے استغفار کرے تو وہ اپنا سر

Marfat.com

پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں ○ ان کے لئے یکساں ہے تم ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو اللہ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافقین نہیں سمجھتے ○ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ لوٹے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا حالانکہ عزت اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لیے اور مومنین کے لئے ہے مگر منافقین نہیں جانتے ○ اے ایمان والو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی گھاٹے میں پڑنے والے لوگ ہیں ○ اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے پھر وہ کہے کہ اے میرے رب تو نے مجھے کچھ اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا ○ اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہیں دیتا جب کہ اس کی میعاد آ جائے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم صدق دل سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ تک ہماری طرف سے ایسی باتیں پہنچاتے ہیں جو ہمارے اس بیان کے خلاف ہیں۔ وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ یہ بیان ہے منافقین کا اور یہ تو خدا بھی جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین بالکل جھوٹے ہیں اور وہ ہرگز صدق دل سے یہ گواہی نہیں دیتے۔ بلکہ محض اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کہتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو بچاؤ بنا رکھا ہے کہ جب ان پر کوئی بات آتی ہے تو جھٹ جھوٹی قسمیں کھا کر بچ جاتے ہیں پھر انہوں نے لوگوں کو خدا کی راہ سے بھی روکا ہے اور اس سے بڑھ کر کیا جرم ہو سکتا ہے یقیناً بہت بڑا ہے وہ کام جو یہ کرتے ہیں یہ بدعملی ان کی اس وجہ سے ہے کہ اول وہ خدا پر ایمان لائے پھر کفر کیا جس پر اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ سو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے کہ جو کام ہم کرتے ہیں کرنا چاہیئے یا نہیں بلکہ وہ جانوروں کی طرح اپنی خواہشات کے پیرو ہیں۔ اور نفع نقصان سے کچھ سروکار نہیں۔

اور دیکھنے میں اچھے خاصے آدمی معلوم ہوتے ہیں چنانچہ جب آپ انہیں دیکھتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے جہاد میں ایک ایک دس دس کافروں پر بھاری ہوگا اور خوش گفتار ایسے کہ جب وہ کوئی بات کہیں تو آپ ان کی بات جی لگا کر سنتے ہیں لیکن ان کا یہ ڈیل ڈول کسی کام کا نہیں بلکہ وہ ایسے ہیں جیسے وہ لکڑی کے لٹھے جو دیوار سے لگے کھڑے ہوں اور بزدل ایسے کہ ہر للکار کو اپنے ہی اوپر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی للکار سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ آئی مصیبت اور بھاگ کھڑے ہوتے ہیں یہ دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیے۔ خدا انہیں غارت کرے۔ یہ لوگ کہاں الٹے پھرے جا رہے ہیں کہ حق کو کھلی آنکھوں دیکھتے ہیں مگر اس کی طرف نہیں آتے بلکہ اس کے خلاف چلتے ہیں۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے خدا کے رسول استغفار کریں گے اور تمہارے پچھلے قصور معاف کرا دیں گے تو سرتابی کرتے ہیں۔ اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ اس سے ایسی حالت میں اعراض کرتے ہیں کہ وہ غرور میں ہوتے ہیں۔ ان کیلئے یکساں ہے۔ خواہ آپ معافی چاہیں یا نہ چاہیں حق تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا اور انہیں ہرگز ہدایت نہ دے گا کیونکہ اللہ

Marfat.com

نافرمانی پر مصر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

یہ وہی تو ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے مال ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو خدا کے رسول کے پاس ہیں تاکہ وہ اس سے الگ ہو جائیں پھر جب وہ اس قدر مخالفت پر تلے ہوئے ہیں تو خدا انہیں کیسے ہدایت کردے اور ان کے خرچ بند کردینے سے کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ تمام آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں پس خدا انہیں دے گا مگر منافقین سمجھتے نہیں اس لئے وہ ایسی لایعنی تدبیریں کرتے ہیں نیز وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ گئے تو ہم میں جو زبردست ہے وہ کمزور کو نکال باہر کرے گا لیکن ان کا یہ سمجھنا کہ ہم زبردست ہیں غلط ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قوت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کیلئے ہے نہ کہ ان کیلئے مگر منافقین جانتے نہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم زبردست ہیں۔

اے مسلمانو! دیکھو ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں خدا کی یاد سے غافل کردیں اور تم خدا کو بھول جاؤ۔ جیسا کہ یہ منافق بھول گئے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے تو وہ لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

اور جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے جس قدر ہو سکے اس سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے ایک شخص کو موت آئے اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے تھوڑی مدت اور کیوں نہ مہلت دیدیں کہ میں خیرات کروں۔ اور اگر آپ مجھے مہلت دیں تو میں نیکوں میں سے ہو جاؤں اور خوب خرچ کروں اور یہ واضح ہو کہ اللہ کسی شخص کو مہلت نہ دے گا جب کہ اس کا وقت آجائے گا پس تم ان منافقین کی باتوں میں نہ آنا اور خوب خرچ کرنا اور واضح ہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے پس اگر تم بخل کروگے تو اس پر تم کو سزا دے گا۔

مال اور اولاد اس لئے نہیں دیئے جاتے کہ تم اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کو بالکل فراموش کردو بلکہ ان کا جائز استعمال کرو۔ ان سے استفادہ کرو۔ اور انہیں اپنی زندگی کے سکون کے لئے خرچ کرو۔ اور اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرو۔ لیکن ایسا نہ ہو۔ کہ تمہیں موت آجائے۔ اور یہ سارے مال و متاع یہیں رہ جائیں اور پھر تم خالی ہاتھ افسوس کرتے ہوئے ہمارے ہاں حاضر ہو اس وقت افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التغابن

سورۃ التغابن مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 18 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 239 اور حروف کی تعداد 1070 ہے اس کا نام آیت نمبر 9 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 64 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 108 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: اللہ رب العزت کی ذات کی طاقت، علم اور کبریائی کا بیان ہے اور خصوصاً ان صفات کا ذکر کیا گیا ہے جس کا تعلق اس کائنات کی تخلیق اور خصوصاً انسان کی تخلیق سے ہے۔

آیت نمبر 6 تا 18: عدل کے تقاضا کا بیان ہے، حیات ثانی کا بیان ہے، اللہ کی راہ میں قرض حسنہ دینے کا ذکر ہے، مال اور اولاد کے متعلق بیان ہے کہ کس طرح یہ تمہارے لئے مشکلات پیدا کر سکتے ہیں، اللہ ہی غیب کا علم جانتا ہے۔ اللہ رب العزت سے ڈرنے کی تلقین کی گئی ہے بخل سے بچنے کے لئے کہا گیا ہے اس چیز کا بھی ذکر ہے کہ جو لوگ بخل سے بچ گئے وہ کامیاب ہوگے، ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خوب خرچ کریں۔ اللہ کی صفات کا ذکر ہے۔

Marfat.com

7/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 311

سورۃ تغابن آیت نمبر 1 تا 18 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ج لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ
كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ج وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَبْلُ ز فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ز
فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

Marfat.com

وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾
یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ
یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ
اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ ع
مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِیْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا
لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا
وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ

Marfat.com

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر چیز جو زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٥ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ اس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو نہایت اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف ہے لوٹنا ٥ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے ٥ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے اس سے پہلے انکار کیا پھر انھوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ٥ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلوں کے ساتھ آئے تو انھوں نے کہا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کریں گے پس انھوں نے انکار کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ ان سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بے نیاز ہے تعریف والا ہے ٥ انکار کرنے والوں نے دعوٰی کیا کہ وہ ہرگز اٹھائے نہ جائیں گے کہو کہ ہاں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں بتایا جائے گا جو کچھ تم نے کیا ہے اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے ٥ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ٥ جس دن وہ تم سب کو ایک جمع ہونے کے دن جمع کرے گا یہی دن ہار جیت کا دن ہوگا اور جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہوگا اور اس نے نیک عمل کیا ہوگا اللہ اس کے گناہ اس سے دور کر دے گا اور اس کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہینگے یہی ہے بڑی کامیابی اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی آگ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے ٥ جو مصیبت بھی آتی ہے اللہ کے اذن سے آتی ہے اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو راہ رکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ٥ اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم اعراض کرو گے تو ہمارے رسول پر بس صاف صاف پہنچا دینا ہے ٥ اللہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے ٥ اے ایمان والو تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ٥ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش کی چیزیں ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے ٥ پس تم اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور جو شخص دل کی تنگی سے محفوظ رہا تو ایسے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں ٥ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے کئے گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر داں ہے بردبار ہے ٥ غائب اور حاضر کو جاننے والا ہے زبردست ہے حکیم ہے ٥

تشریح: وہ تمام چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ اسی کو حکومت ہے اسی کو تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

وہ اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس جو کچھ تم میں سے کافر ہیں جو کہ اپنے خالق کی عبادت اور اطاعت سے سرتابی کرتے ہیں اور کچھ مومن ہیں جو اپنے خالق کو مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی دیکھتا ہے لہٰذا وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کی جزا و سزا دے گا اس نے آسمانوں کو غرض صحیح سے پیدا کیا ہے اور فضول اور بیکار نہیں پیدا کیا اور اس نے تم کو صورتیں پہنائیں۔ سو اس نے تم کو تمہاری صورتوں کو عمدگی عطا کی۔ اور اسی کی طرف واپسی ہے وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو۔ اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ سینوں تک کی باتوں سے واقف ہے یہ اوصاف ہیں حق تعالیٰ کے۔ اور یہ سب مقتضی ہیں اس کو کہ اس کو اپنا معبود مانا جائے۔ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔

لیکن باوجود اس کے تم ایسا نہیں کرتے ہو کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا جس پر انہوں نے اپنے کام کا خمیازہ اٹھایا اور اس کے علاوہ ان کے لئے ایک اور تکلیف دہ عذاب ہے جو کہ آخرت میں انہیں دیا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے پاس ان کے رسول صاف صاف باتیں لے کر آتے تھے۔ اس پر وہ کہتے تھے کہ کیا ہم ہی جیسے آدمی ہمیں ہدایت کریں گے۔ پس انہوں نے اطاعت سے انکار کیا۔ اور پیٹھ موڑی۔ اور جب کہ انہوں نے یہ کیا تو خدا نے بھی ان کی پروانہ کی۔ اور اللہ ہر چیز سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے نہ اسے کسی کی طاعت سے فائدہ ہے اور نہ کسی کی معصیت سے نقصان۔ پس خدا کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ خود ان ہی کا نقصان ہوا۔ یہ حالت تھی ان لوگوں کی پس کیا تم اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا اور یہ ہی خیال اصل منشا ہے ان کے کفر کا لہٰذا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم کیوں نہیں زندہ کئے جاؤ گے بخدا تم ضرور زندہ کئے جاؤ گے ان کے بعد تم کو تمہارے وہ تمام اعمال جتلائے جائیں گے جو تم نے کئے ہیں اور یہ خدا کے لئے بہت آسان ہے اور ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس کا انکار کیا جائے پس جب کہ واقعہ قیامت قابل انکار نہیں تو تم خواہ مخواہ انکار نہ کرو بلکہ خدا کو اور اس کے رسول کو اور اس روشنی یعنی قرآن کو مانو جو ہم نے اتاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمام کاموں سے بخوبی خبردار ہے۔ اس لئے وہ تم کو اس کی جزا دے گا۔ جس طرح کہ نہ ماننے کی صورت میں تم کو سزا دے گا جس دن وہ تم کو جمع کے دن یعنی قیامت کیلئے اکٹھا کرے گا۔ وہ نفع نقصان کا دن ہوگا۔

اور جو کوئی خدا کو مانے گا۔ اور اچھے کام کرے گا تو وہ اس سے اس کی برائیاں دور کرے گا۔ اور اسے ایسے باغات میں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور اس کو ضائع کرنا سراسر نادانی ہے اور برخلاف اس کے جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری باتوں کو جھٹلایا۔ وہ لوگ دوزخی ہوں گے یوں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے اور جو اس پر جرات کریں ان سے بڑھ کر کوئی نادان نہیں۔ نیز کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس لئے ہجرت نہیں کرتے یا مال خرچ نہیں کرتے کہ اس میں انہیں مصائب کا سامنا نظر آتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ۔

بلا حکم خدا کوئی مصیبت نہیں پڑ سکتی اور نہ ایمان مصائب میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اور نہ کفران سے بچا سکتا ہے اور جو کوئی خدا پر ایمان

Marfat.com

لائے گا حق تعالیٰ اس کے دل کو صحیح بات سمجھائیں گے اور وہ حقیقت سے واقف ہو کر ایسے بیہودہ خیالات سے مامون اور صابر شاکر ہو جائے گا جس سے وہ مصیبت اسے مصیبت ہی نہ معلوم ہو گی اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس لئے اس کا یہ بیان سراسر واقعیت پر مبنی ہے۔ بس تم ان خیالات کو چھوڑ و اور خدا کا بھی کہنا مانو اور رسول کا بھی کہنا مانو۔ کیونکہ وہ تمہیں بالکل ٹھیک اور سچی باتیں بتلاتے ہیں اب اگر تم پیٹھ پھیرو تو تم جانو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔ نیز اللہ کی یہ شان ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو کسی کو اس کی مرضی کے خلاف نفع نقصان پہنچا سکے اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

دیکھو اے مسلمانو! تمہاری کچھ بیویاں اور کچھ اولاد تمہاری دشمن ہیں کہ جو تم کو غلط مشورہ دیتے ہیں۔ مثلاً ہجرت سے روکتے ہیں یا مال خرچ کرنے سے روکتے ہیں پس تم ان سے ہوشیار رہو اور ان کی باتوں میں نہ آؤ اور اگر تم ان سے درگزر کرو۔ اور طرح دو۔ اور معاف دو تو یہ اچھی بات ہے کیونکہ خدا بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اس لئے معافی کو پسند کرتا ہے۔ تم کو واضح ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک جانچ ہیں کہ تم خدا کے مقابلہ میں ان کا خیال کرتے ہو یا خدا کا اور اللہ کے یہاں بہت بڑا معاوضہ ہے جو تم کو اس امتحان میں کامیاب ہونے کی صورت میں دیا جائے گا پس تم جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرو۔ اور اس کی بات سنو۔ اور اس کا کہنا مانو۔ اور اپنی بھلائی کیلئے مال خرچ کرو۔ اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہے تو یہ اس کی بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ یہ ہی لوگ کامیاب ہیں دیکھو اگر تم خدا کو نیک نیتی کے ساتھ اور اچھا قرض دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بہت بڑھائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان، بڑا بردبار تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا، نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے لہٰذا تمہیں اس کے احکام کو ماننا چاہیے۔ اور اس کی مخالفت نہ کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی معصیت پر سزا نہ ہو تو اس سے دھوکا نہ کھانا چاہیے۔

اہم بات یہ ہے کہ اولاد کی محبت اور بیویوں کی محبت کہیں دین اسلام کے احکامات کو پس پشت نہ پھینک دیں یہ چیزیں تو آزمائش کا درجہ رکھتی ہیں۔ کہ معلوم ہو کہ مسلمان کثیر مال و اولاد کے باوجود اپنے رب کو کتنا یاد رکھتا ہے۔ اللہ رب العزت ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الطلاق

سورۃ الطلاق مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 12 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 298 اور حروف کی تعداد 1237 ہے، اس میں طلاق کے متعلق تفصیلاً احکام موجود ہیں اس لئے اس کا نام طلاق ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 65 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 99 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 12: طلاق کی تعریف اور اس کی اقسام کا تذکرہ۔طریقہ طلاق کا بیان۔عدت،طہر کا بیان،حیض کی تفصیل اور مدت کا بیان،حاملہ مطلقہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم،خلع اور اس کے احکام کا بیان۔دودھ پلانے کی اجرت کا بیان،حسب حیثیت خرچ کرنا۔اللہ رب العزت تنگی کے بعد آسانی اور راحت دیتا ہے کا بیان،حدود اللہ کا بیان۔اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی پر وعید اور مومنوں کو اطاعت کا حکم اور عمل صالحہ پر وعدہ،ایمان کا ذکر۔

Marfat.com

Marfat.com

8/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 312

سورۂ طلاق آیت نمبر 1 تا 12 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ
اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝١ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ
وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝٣
وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ

Marfat.com

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ
الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ
اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ
یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ
مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ
وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰى
یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿۶﴾ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ
وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا
یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ
یُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ
فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی
الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾

Marfat.com

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ
رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ
يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے پیغمبر جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت پر طلاق دو اور عدت کو گنتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو اسنے اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اس طلاق کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کر دے ٥ پھر جب وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں تو ان کو یا تو معروف کے مطابق رکھ لو یا معروف کے مطابق ان کو چھوڑ دو اور اپنے میں سے دو معتبر گواہ کر لو اور ٹھیک ٹھیک اللہ کے لئے گواہی دو یہ اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے راہ نکالے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ گیا ہو اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے ٥ بیشک اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ ٹھہرا رکھا ہے ٥ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینہ ہے اور اسی طرح ان کی بھی جن کو حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے اس کے کام میں آسانی کر دے گا ٥ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ اس سے دور کر دیگا اور اسکو بڑا اجر دے گا ٥ تم ان عورتوں کو اپنی وسعت کے مطابق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرو یہاں تک کہ ان کا وضع حمل ہو جائے پھر اگر وہ تمہارے لئے دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور تم آپس میں ایک دوسرے کو نیکی سکھاؤ اور اگر تم آپس میں ضد کرو تو کوئی عورت دودھ پلائے گی ٥

Marfat.com

چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اتنا ہی جتنا اس کو دیا ہے اللہ سختی کے بعد جلد ہی آسانی پیدا کر دے گا o اور بہت سی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی پس ہم نے ان کا سخت حساب کیا اور ہم نے ان کو ہولناک سزا دی o پس انھوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہوا o اللہ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اللہ سے ڈرو اے عقل والو جو کہ ایمان لائے ہو اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت اتاری ہے o ایک رسول جو تمہیں اللہ کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تا کہ ان لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیا اور جو شخص اللہ پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اس کو وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے اس کو بہت اچھی روزی دی o اللہ ہی ہے جس نے بنائے سات آسمان اور انھیں کی طرح زمین بھی ان کے اندر اس کا حکم اترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے o

تشریح: یاایھا النبی الخ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اے عبداللہ حیض میں طلاق دینی ناجائز ہے۔ رجعت کرلو۔ تو اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر طلاق کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ ومن یتق اللہ الخ اتفاق سے حضرت عوفؓ بن مالک کے لڑکے کو ایک بار کافر پکڑ کے لے گئے۔ بیٹے کے فراق میں ماں باپ کا برا حال ہو گیا حضرت عوفؓ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا کفار کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا اس کی ماں اس کے فراق میں ایسا برا حال ہے کہ نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا۔ ایک بے حیا سانس ہے کہ آتا جاتا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی کے کلمات کہے اور فرمایا کہ اس کی ماں سے کہہ دو کہ لاحول کی کثرت سے ورد رکھے اس مصیبت زدہ نے ارشاد خیر الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کو سرآنکھوں پر رکھ کر عمل کرنا شروع کیا۔ چند ہی روز کے بعد بیٹا کافروں کے پنجہ سے کسی صورت میں چھوٹ آیا اور نیز ہزار بکریوں کا گلہ آنکھ بچا کر اپنے ساتھ ہانک لایا۔ اللہ پاک نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ والی یئسن الخ حضرت خلاد بن عمرو نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حیض والی عورتوں کا بیان تو سورہ بقرہ میں ہو چکا جن عورتوں کو صغر یا کبرسنی یا حمل کی وجہ سے حیض نہیں آتا اگر ان کو طلاق دیدی جائے تو ان کی عدت کس قدر ہے۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اے نبی۔ جب کہ تم لوگ عورتوں کو طلاق دیا کرو تو ان کو ان کی عدت پر طلاق دیا کرو یعنی جب کہ زمانہ عدت یعنی حیض آنے کو ہو اس وقت طلاق دیا کرو۔ اور جس وقت حیض آتا ہو۔ اس طہر میں وطی واقع ہوئی ہو اور اس وجہ سے حمل کا احتمال ہو۔ اور احتمال حمل کی وجہ سے حیض نہ آنے کا احتمال ہو تو ایسی حالت میں طلاق نہ دیا کرو۔ لیکن اگر دیدی جائے گی تو واقع ہو جائے گی۔ اور طلاق دینے والا گنہگار ہوگا اور عدت کی نگہداشت کیا کرو یعنی عدت پوری گزارا کرو اور خدا سے ڈرو کہ نہ عدت کے اندر تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو۔ اور نہ وہ خود نکلیں۔ بجز اس لئے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں جیسے زنا۔ اس صورت میں اقامت حد کیلئے ان کا نکالنا جائز ہے اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں پس تم ان سے تجاوز نہ کرنا اور جو کوئی خدا کی مقررہ حدود سے آگے بڑھا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا کہ اپنے کو سزا کا مستحق بنایا نیز اے حد سے بڑھنے والے۔ اور عورتوں کو عدت کے اندر گھر سے نکالنے والے

Marfat.com

تو نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ اس طلاق کے بعد اللہ کوئی اور بات پیدا کر دے یعنی تم میں دوبارہ میل پیدا کر دے اس لئے عدت کے اندر نہ نکالنا ہی مصلحت ہے۔ پس تو ایسا نہ کر۔ اور خدا کی اس مصلحت کو ضائع نہ کر۔

اور پس جب کہ وہ اپنی معیاد کو پہنچنے کو ہوں اور عدت قریب اختتام ہو تو اب تم خواہ انہیں خوبی کے ساتھ روک لو اور رجعت کر لو یا خوبی کے ساتھ ان سے جدا ہو جاؤ۔ بشرطیکہ طلاق رجعی ہو اور جو صورت بھی ہو، خواہ رجعت یا مفارقۃ اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو اس پر گواہ کر لیا کرو ایسا کرنا اس لئے مناسب ہے کہ آئندہ کوئی جھگڑا ہو تو اس کے فیصلہ میں سہولت ہو۔ ورنہ نفس معاملہ کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور رجعت یا مفارقت بلا گواہوں کے بھی صحیح ہیں اور جس وقت رجعت یا مفارقت کے متعلق جھگڑا ہو تو تم خدا کیلئے ٹھیک گواہی دو اور کسی فریق کی رعایت نہ کرو یہ وہ باتیں ہیں جن سے ان لوگوں کو نصیحت ہوگی جو خدا اور روز قیامت کو مانتے ہیں۔

معاہدہ نکاح جب کسی خلوت صحیحہ کے بعد کسی وجہ سے ٹوٹ جائے یا خاوند فوت ہو جائے تو عورت ایک مدت معینہ گزارتی ہے اس مدت معینہ کو عدت کہا جاتا ہے۔ عدت کی مختلف نوعیتیں ہیں۔

سورۃ طلاق آیت نمبر۱ میں ہے:

یایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة واتقوا الله ربکم.....

ترجمہ: اے نبی ﷺ! مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو مقررہ وقت کے مطابق طلاق دو اور طلاق کے بعد عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۷ میں ہے:

والمطلقت یتربصن بانفسهن ثلثة قروء.....

ترجمہ: اور طلاق یافتہ عورتیں تین حیض آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۳۵ میں ہے:..... ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله.....

ترجمہ: اور جب تک عدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۹ میں ہے کہ: یا ایها الذین اٰمنو اذا نکحتم المؤمنت ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها.....

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر مجامعت سے قبل طلاق دے دو پھر تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔

سورۃ طلاق آیت نمبر ۴ میں ہے:

والتی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر والتی لم یحضن.....

ترجمہ: اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی اگر ان کی عدت کے متعلق تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو حیض نہیں آ رہا ہے ان کی بھی عدت یہی ہے۔

Marfat.com

سورۃ طلاق آیت نمبر ۴ میں ہے:

.....واو لات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن.....

ترجمہ: اور جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۴ میں ہے:

والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشراً.....

ترجمہ: اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ دیں تو عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک روکے رکھیں۔

قرآن مجید کی آیات کے ذریعے عدت کی مختلف نوعیتیں بیان کر دی ہیں۔

خواتین اسلامیہ ان نوعیتوں کا مطالعہ خود بھی کر سکتی ہیں ان نوعیتوں سے درج ذیل کیفیات سامنے آتی ہیں۔

۱- وہ مطلقہ عورتیں جن کو حیض آتے ہوں ان کی عدت تین حیض ہے

۲- وہ مطلقہ عورتیں جن کو حیض آنا بند ہو گئے ہیں ان کی عدت تین مہینے ہے۔

۳- وہ مطلقہ عورتیں جن کو حیض آنا بھی شروع ہی نہ ہوئے ہوں ان کی عدت تین مہینے ہے۔

۴- وہ مطلقہ عورتیں جو حاملہ ہیں ان کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔

۵- وہ مطلقہ عورت جس نے خلع کیا ہو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

۶- وہ مطلقہ عورت جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

۷- وہ مطلقہ عورت جس کو مجامعت سے قبل طلاق دی گئی ہو اس کی کوئی عدت نہیں۔

۸- وہ مطلقہ بیوہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی۔

دوران عدت کے احکام

۱- ایسی مطلقہ عورتیں جنہیں ایک طلاق دی گئی وہ عدت اپنے شوہر کے گھر میں گزاریں حتی المقدور شوہر کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور زینت و زیبائش کے ذریعے۔ اپنے اخلاق کے ذریعے۔ معذرت خواہانہ رویے کے ذریعے۔ شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کریں تاکہ شوہر رجوع کر لے۔

۲- ایسی مطلقہ عورتیں جن کو دو طلاقیں دی گئی ہوں وہ بھی عدت شوہر کے گھر گزاریں شاید اللہ رب العزت بہتری کی کوئی صورت نکال دے اور خاوند رجوع کر لے اور گھر اجڑنے سے بچ جائے۔

۳- تیسری طلاق کے بعد نہ شوہر کو اسے اپنے گھر رکھنا لازم ہے اور نہ خرچہ برداشت کرنا لازم ہے اور عورت اپنے ورثاء کی طرف جانے کی مجاز ہے۔

۴- بیوہ عورت کو حالت عدت میں بناؤ سنگھار کرنے کی ممانعت ہے۔ خوشبو، سرمہ، تیل، مہندی وغیرہ نہ لگائے۔

۵- بیوہ ایسا کوئی عمل جس سے کشش پیدا ہوتی ہو دوران عدت قطعاً نہ کرے۔

۶- عورت جہاں عدت گزار رہی ہو وہاں سے عدت کے دنوں باہر نہ نکلے۔ سوائے انتہائی مجبوری کے عالم میں اجازت ہے۔

Marfat.com

۷- بیوہ عورت عدت کے دن اپنے شوہر کے گھر گزارے گی یا اس گھر میں جہاں اسے شوہر کی موت کی خبر ملی ہے۔

۸- عدت کے ایام کو گنتے رہیں۔

۹- عدت کے دوران نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں۔

۱۰- عدت کے دوران کیا گیا نکاح باطل ہے۔

۱۱- عدت کے دوران اگر غلطی سے نکاح کیا گیا تو فریقین کے مابین جدائی کرائی جائے۔

۱۲- حاملہ مطلقہ عورتیں بھی عدت شوہر کے گھر گزاریں گی نان نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔

۱۳- حاملہ بیوہ عورتیں بھی عدت شوہر کے گھر گزاریں گی ورثاء ایک سال تک اس کا خرچہ برداشت کرنے کے پابند ہیں۔

چونکہ کبھی عورتوں کو عدت میں نکالنے کا منشا یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی غریب ہوتا ہے۔ اور عدت کے نان نفقہ کو اپنے اوپر بار سمجھتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جو کوئی خدا سے ڈرے گا اور عدت میں اپنی مطلقہ کو گھر سے نہ نکالے گا اللہ اس کیلئے کوئی راہ پیدا کر دے گا۔ اور اس کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اسے خیال بھی نہ ہوگا۔ اور جو کوئی خدا پر بھروسہ کرے۔ خدا اس کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اپنا کام جو وہ کرنا چاہتے ہیں کر کے رہتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ نیز اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے پس جب وہ اس حد پر پہنچ جاتی ہے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے فقر کی بھی ایک حد ہے۔ اور وہ بھی ایک وقت میں ختم ہو جائے گا اس لئے گھبرانا نہیں چاہیے۔

اور جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو ان کی عدت کے متعلق خلجان ہو تو ہم تم کو بتائے دیتے ہیں کہ ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور ان کی بھی جن کو ابھی حیض نہیں آنا شروع ہوا۔

اور حمل والیاں جو ہیں ان کی میعاد یہ ہے کہ ان کو وضع حمل ہو جائے خواہ بذریعہ اسقاط کے یا بذریعہ بچہ جننے کے اور گو تمہیں اس مدت میں نفقہ دینا دوبھر ہوگا لیکن جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ دیکھو یہ خدا کا حکم ہے جس کو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے پس تم اس کی پابندی کرنا۔ اور خدا سے ڈر کر اس کی مخالفت نہ کرنا اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے گناہ اس سے دور کرے گا۔ اور اس کا اجر بڑھائے گا۔

نیز تم ان کو وہاں رکھنا جہاں تم رہو۔ اپنی حیثیت کے موافق۔ اور انہیں تکلیف نہ دینا۔ تاکہ تم ان پر تنگی ڈالو۔ اور وہ گھر چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں اگر وہ حمل والی ہوں تو اس وقت تک جب تک کہ ان کو وضع حمل ہو ان پر خرچ کرو جیسا کہ غیر حمل والیوں پر کرتے ہو۔ کیونکہ یہ تو نفقہ عدت ہے اب اگر وہ تمہارے لئے تمہارے بچہ کو جو ان سے پیدا ہوا ہے دودھ پلائیں تو ان کو ان کے معاوضے دو۔ اور آپس میں حسن سلوک کا خیال رکھو مثلاً اگر عورت تمہارے انداز سے کچھ زیادہ مانگے تو دیدو۔ یا مرد عورت کے انداز سے کم دینا چاہے تو عورت کو چاہیے کہ لے لے اور اگر تم آپس میں کٹرے پڑو اور عورت کہے کہ میں اس سے کم نہ لوں گی۔ اور مرد کہے کہ میں اس سے زیادہ نہ دوں گا تو قصہ ختم کرو اس کیلئے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

الحاصل گنجائش دار آدمی کو اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرنا چاہیے اور خست سے کام نہ لینا چاہیے اور جس پر رزق کی تنگی ہو اس کو اس میں سے خرچ کرنا چاہیے۔ جو اسے خدا نے دیا ہے کیونکہ خدا آدمی کو اسی کا مکلف بناتا ہے جو اس نے اسے دیا ہے اور اس سے زیادہ

Marfat.com

کا مکلف نہیں بناتا۔اور تسلی رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ عنقریب سختی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم کو واضح ہو کہ کتنی ہی بستیوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی ہے جس پر ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں نہایت سخت سزا دی۔ جس پر انہوں نے اپنے کام کا خمیازہ اٹھایا اور ان کے کام کا انجام ٹوٹا ہوا اسکے علاوہ اس نے ان کیلئے اور سخت عذاب تیار کر رکھا ہے جو ان کو قیامت میں دیا جائے گا پس اے عقلمندو! جو کہ ایمان لے آئے ہو جو کہ دلیل ہے تمہاری عقلمندی کی۔اور مقتضیٰ اس کو ہے کہ تم خدا کی باتوں پر یقین کرو تم خدا سے ڈرو اس نے تمہاری طرف قرآن کو اتارا ہے جو کہ تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا اور تمہیں خدا کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تاریکیوں میں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے پس تمہیں اس کے اس انعام کی قدر کرنی چاہیے۔اور اس کی ہدایتوں پر عمل کر کے تاریکیوں میں سے روشنی میں آنا چاہیے اور جو کوئی خدا پر ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا وہ خدا اسے ایسے باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔نیز اس نے ان کی روزی کو اچھا بنایا ہے چنانچہ ان کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دی جائیں گی۔

دیکھو اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں کو اور ان کی مثل زمین کو پیدا کیا۔ بحالیکہ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے جس سے وہ ان کا انتظام کرتا ہے یہ تم کو اس لئے بتلایا گیا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ ہر چیز کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز ان کے احاطہ علم سے باہر نہیں۔اور یہ جان کر تم اسے مانو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔اور اس کی مخالفت سے ڈرو۔

قرآن مجید کی یہ شان ہے کہ اس نے ہر قسم کے احکام کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں اب بھی اگر ہم نہ سمجھیں اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق نہ چلائیں۔تو پھر ہماری بدقسمتی ہے۔اللہ رب العزت ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التحریم

سورۃ التحریم مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 12 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 247 اور حروف کی تعداد 1060 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 66 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 107 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 12: رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے باز پرس کرنے کا اختیار صرف اللہ رب العزت کو ہے۔ انسانی معاشرے میں انبیائے کرام علیہ السلام کے قول وفعل شریعت کا درجہ رکھتے ہیں اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذکر ہے۔ فرائض کو ادا کریں، کافروں اور منافقوں سے جہاد کا حکم ہے سچی توبہ کا ذکر ہے۔ اہل ایمان سے کہا گیا ہے کہ وہ سچی توبہ کریں، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کی مثال دی گئی ہے اور مومنوں کی تسلی اور تشفی کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

9/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 313

سورہ تحریم آیت نمبر 1 تا 12 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ
اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ وَاِذْ اَسَرَّ
النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝۴
عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

Marfat.com

مُؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝۵
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا
النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي
اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَاۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْؕ وَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ
نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ
الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَۘ اِذْ قَالَتْ
رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ
نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۱ وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے نبی تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اپنی بیویوں کی رضامندی چاہنے کیلئے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٥ اللہ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے ٥ اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چھپا کر کہی تو جب اس نے اس کو بتا دیا اور اللہ نے نبی کو اس سے آگاہ کر دیا تو نبی نے کچھ بات بتائی اور کچھ ٹال دی پھر جب نبی نے اس کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی نبی نے کہا کہ مجھ کو بتایا جاننے والے نے باخبر نے ٥ اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم دونوں نبی کے مقابلہ میں کاروائیاں کرو گی تو اس کا رفیق اللہ ہے اور جبریل اور صالح اہل ایمان اور ان کے علاوہ فرشتے اس کے مددگار ہیں ٥ اگر نبی تم سب کو طلاق دے دے تو اس کا رب تمہارے بدلے میں تم سے بہتر بیویاں اس کو دیدے مسلمہ باایمان فرماں بردار توبہ کرنے والی عبادت کرنے والی روزہ دار بیوہ اور کنواری ٥ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر تند خو اور زبردست فرشتے مقرر ہیں اللہ ان کو جو حکم دے اس میں وہ اس کی نافرمانی کریں گے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ملتا ہے ٥ اے لوگو جنھوں نے انکار کیا آج عذر نہ پیش کرو تم وہی بدلہ میں پا رہے ہو جو تم کرتے تھے ٥ اے ایمان والو اللہ کے آگے سچی توبہ کرو امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جس دن اللہ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والون کو رسوا نہیں کرے گا ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہی ہوگی وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لیے ہماری روشنی کو کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ٥ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ٥ اللہ کافروں کے لئے مثال بیان کرتا ہے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے ان کے ساتھ خیانت کی تو وہ دونوں اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہ آسکے اور دونوں کو کہہ دیا گیا کہ آگ میں داخل ہو جاؤ داخل ہونے والوں کے ساتھ ٥ اور ایمان والوں کے لئے مثال بیان کرتا ہے فرعون کی بیوی کی جب کہ اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھ کو ظالم قوم سے نجات دے ٥ اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے کلمات کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرماں برداروں میں تھی ٥

تشریح: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے، دن تو حضرت حفصہؓ ہی کی باری کا تھا لیکن چونکہ حفصہؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے باپ یعنی حضرت عمر فاروقؓ کے مکان پر گئی ہوئی تھیں اس لئے آپ نے اپنی سریہ ماریہ قبطیہؓ کو بلا بھیجا چونکہ ازواج مطہرات لوازم بشریت سے سبکدوش نہ تھیں اور جیسا کہ اپنے پیارے شوہر کے پاس کسی دوسری بی بی کا آنا اور وہ بھی اپنی باری کے روز ناگوار گزرتا ہے حضرت حفصہ کو بھی اس

Marfat.com

امر سے مطلع ہونے پر ناگوار گزرا۔ حضرت حفصہؓ کی خاطر داری سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا اور فرمایا کہ اے حفصہؓ میرا یہ قول امانت ہے اس کی کسی دوسرے کو خبر نہ ہو۔ اتفاقاً حضرت حفصہؓ خوشی میں آکر حضرت عائشہؓ سے اس بات کا تذکرہ کر بیٹھیں کہ مجھ ناچیز کی خاطر محبوب رب العالمین نے ایک حلال محرم اپنے اوپر حرام کرلی۔ اللہ پاک نے وحی کے ذریعہ اپنے نبی کو اس کی خبر دی اور یہ آیات نازل فرمائیں۔

بعض مفسرین نے اس کا شان نزول یہ بھی لکھا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد زیادہ پسند تھا۔ حضرت ام سلمہؓ نے ایک برتن میں شہد بھر کر رکھ چھوڑا تھا۔ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تو شہد نوش جان فرمایا کرتے تھے۔ بعض ازواج مطہرات کو باقتضائے بشریت رشک ہوا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے باہم مشورہ کیا کہ جس دن سرور عالم شہد کھا کر حضرت عائشہؓ کے یہاں تشریف لائے تو یہ بولیں کہ یارسول اللہ آج تو آپ کے دہن مبارک سے کچھ بدبو آتی ہے ایسے ہی جب خیر الابرار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے بھی کہا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرما کر کہ میں نے شہد کے علاوہ اور کچھ کھایا نہیں اسی کے باعث بدبو ہوگی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے نہایت تنفر تھا اس لئے اپنے اوپر شہد حرام کرلیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس شے کو جس کو آپ کیلئے خدا نے حلال کیا ہے اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں کہ آپ اس سے اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں آپ ایسا نہ کیجئے اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اس لئے آپ کی یہ اختیاری لغزش معاف کردی۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ میں تو قسم کھا چکا ہوں پھر میں کیسے اس کام کو کروں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ نے تم لوگوں کیلئے اپنی قسموں کے کھولنے کا طریق مقرر کردیا ہے جو کہ کفارہ ہے پس آپ اسی طریق سے اپنی قسم کو کھول ڈالیں اور اللہ تم لوگوں کا سرپرست ہے اور اس لئے وہ تمہاری ضروریات کا لحاظ رکھتا ہے اور وہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اور اس لئے جو بات وہ تمہارے لئے تجویز کرتا ہے اس کو تمہارے مناسب حال جان کر اور اس میں حکمت کو ملحوظ رکھ کر تجویز کرتا ہے۔

اور جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی سے ایک بات خفیہ کہی تھی اس کو نہیں چاہئے تھا کہ وہ اسے ظاہر کرتی۔ کیونکہ اول تو وہ نبی تھے۔ اور بحیثیت نبی ہونے کے ان کی اطاعت لازم تھی۔ دوسرے وہ خاوند تھے۔ اس حیثیت سے بھی ان کی اطاعت کرنی چاہئے تھی۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور اسے اوروں سے کہہ دیا پس جب کہ انہوں نے اسے ظاہر کردیا۔ اور حق تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع کردی تو انہوں نے اس بیوی کو کچھ تو جتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ اب جب کہ انہوں نے اس بیوی کو اس کی خبر دی کہ تم نے ایسا کیا تو اس نے کہا کہ آپ سے یہ بات کس نے کہی۔ انہوں نے کہا کہتا کون مجھ سے بڑے جاننے والے اور بڑے خبردار نے کہی جس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

پس اس واقعہ سے ان دو بیویوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور رسول کے خلاف کوئی سازش نہ کرنی چاہیے۔ ورنہ جس طرح انہوں نے ان کو اس وقت اطلاع دیدی یوں ہی وہ پھر بھی دیدیگا دیکھو اے سازش کرنے والیو! اگر تم خدا سے توبہ کرو۔ کیونکہ تمہارے دل صحیح روش سے کسی قدر پھر گئے ہیں تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم دونوں رسول کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مددگار رہو تو تم کو معلوم ہو کہ خدا ان کا متولی کار اور جبرئیل اور نیک مومن اور ان کے علاوہ دوسرے فرشتے ان کے مددگار ہیں اور اس لئے تمہاری

Marfat.com

سازش سے ان کا کوئی ضرر نہیں۔ دیکھو تم کو زیادہ ناز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ بہت ممکن ہے کہ اگر وہ تم سب کو طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار ان کو بجائے تمہارے اور ایسی بیویاں دیدے جو کہ تم سے بہتر اور حق تعالیٰ کی فرمانبردار، ایمان والیاں، طاعت شعار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزے رکھنے والیاں اور بیوائیں اور کنواریاں ہوں اور جب کہ یہ کچھ بعید نہیں تو تم کو حد کے اندر رہنا چاہیے اور اترانا نہ چاہیے۔

یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کو خطاب فرما کر آگے عام مسلمانوں کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جس پر سخت اور قوی فرشتے مقرر ہیں۔ جو کہ خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے پھر اس روز کسی کی بھی معذرت قبول نہ ہوگی۔ چنانچہ جب کافر لوگ معذرت کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ اے لوگو! جنہوں نے دنیا میں کفر کا ارتکاب کیا تھا تم آج معذرت نہ کرو کیونکہ اس وقت معذرت بے سود ہے تم کو اسی کا تو بدلہ دیا جاتا ہے جو تم کرتے رہے پھر جب تم نے باوجود بار ہا سمجھانے کے ان کاموں کو نہیں چھوڑا۔ تو آج اس کے نتیجہ سے کیوں بھاگتے ہو۔

اے مسلمانو! تم خدا سے خالص توبہ کرو۔ کیا بعید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیوں کو دور کردے۔ اور ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جس روز اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور ان کے ساتھ مومنین کو رسوا نہ کرے گا چنانچہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں چلتا ہوگا۔ اور وہ کہتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہماری روشنی ہمارے لئے پوری کردیں اور ہمارے گناہ معاف کردیں کیونکہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور اس لئے نہ آپ کیلئے روشنی پوری کرنا مشکل ہے اور نہ گناہ معاف کرنا۔

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا کردار

آپ بعض اوقات کوئی ضروری کام کرتے ہوئے ٹی وی کے پاس سے گزرتے ہیں۔ آپ کی نظر نشری پروگرام پر پڑتے ہی آپ ایک دومنٹ کے لئے اس پروگرام کو دیکھتے رہتے ہیں یہ سوچ کر کہ ایک دومنٹ بعد آپ اپنا ضروری کام جاری رکھ سکیں گے۔ لیکن آپ تو ٹی وی کے سامنے منجمد ہو چکے ہوتے ہیں اور اس بات کا احساس آپ کو اس وقت ہوتا ہے جب ٹی وی کا پروگرام ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ٹی وی کا یہ مقناطیسی عمل بڑوں کو متاثر کر سکتا ہے تو بچوں کا کیا حال ہوگا اور ان کو دنیا و مافیہا سے کس طرح بے نیاز کر دیتا ہوگا۔ ٹی وی ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹی وی نے ہمارے بچوں کو ہمہ وقت متحرک قوت سے ایک ساکت و جامد شے میں تبدیل کر دیا ہے اور اپنے ارد گرد سے بے خبر ہو کر گھنٹوں اس کے سامنے بت بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے بچے ٹی وی کی بدولت تیس سال پہلے کے بچوں سے زیادہ معلومات رکھتے ہیں اور بعض والدین کے مطابق بچے باہر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے بھی بچ جاتے ہیں لیکن والدین کے لئے اس بات کا ادراک بہت ضروری ہے کہ بچوں کو محض گلی میں کھیل کود سے بچانے کے لئے انہیں اپنے بچوں کی اخلاقی ذہنی اور جسمانی صحت میں کس کس چیز کی قربانی دینا پڑتی ہے اور اس کے بدلے ان کے بچوں کے ذہن میں کن کن منفی رجحانات کی نشو نما ہو رہی ہے۔ سائنسی بات سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو کی

Marfat.com

وجہ سے بچے نہ صرف کند ذہن ہوتے جا رہے ہیں بلکہ ان کے تعلقات باقی لوگوں سے بھی منقطع ہوتے جا رہے ہیں۔ یوں ٹی وی نہ صرف انفرادی سطح پر بچوں کو ذہنی اور اخلاقی طور پر معذور بنا رہا ہے بلکہ اجتماعی سطح پر بھی سوسائٹی کے لئے ایک ناسور کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اسلامی فکر کے لوگوں کے لئے ٹی وی کا غلط استعمال تو پہلے ہی نا قابل قبول تھا۔ لیکن اب سیکولر معاشرہ بھی ٹی وی کے اثرات سے خائف ہے۔ اس وجہ سے دنیا میں سب سے زیادہ پروگرام بنانے اور انہیں برآمد کرنے والے ملک امریکہ میں ''ٹی وی سے پاک امریکہ'' کے نام سے گروپ بنا ہے جو عوام اور سکول کے بچوں میں اثر و رسوخ حاصل کر رہا ہے اور وہاں پچھلے دو تین سالوں سے ہر سال ٹی وی بند ہفتہ منایا جاتا ہے۔ جس میں لوگ ایک ہفتے کے لئے اپنے ٹی وی کو مکمل طور پر بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ میڈیا بچوں پر کس طرح برے اثرات ڈال رہا ہے۔

ایک بچہ جتنا زیادہ ٹی وی دیکھتا ہے اتنا ہی اس کی تعلیمی کارکردگی پر برا اثر پڑتا ہے کیونکہ سکول کی کتابیں پڑھنے اور زیادہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو ٹی وی مفقود کر دیتا ہے۔ کتابیں پڑھنے میں انسان کو اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت خرچ کر کے اپنے ذہن میں خاکے بنانے پڑتے ہیں جس سے ذہن مشقت کا عادی ہوتا ہے جبکہ ٹی وی آپ کو مکمل خاکے فراہم کرتا ہے جسے آپ کا ذہن بغیر سوچے سمجھے قبول کر لیتا ہے اور سوچنے سمجھنے کی مشقت چھوڑ دیتا ہے۔ ایسے بچے جو ٹی وی سے چمٹے رہتے ہیں ان کے والدین کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان کے بچوں کا مستقبل مخدوش ہوتا جا رہا ہے چاہے وہ باتوں میں بہت تیز ہی کیوں نہ ہوں۔

آپس کے تعلقات کا انحصار لوگوں کا ایک دوسرے پر توجہ مرکوز کرنے پر ہوتا ہے زیادہ ٹی وی دیکھنے والے بچے اپنے والدین، عزیزوں اور رشتہ داروں پر زیادہ توجہ مرکوز نہیں رکھ سکتے اور خیالوں میں بھٹک جاتے ہیں۔ اس وجہ سے آپس کے تعلقات منقطع ہوتے جا رہے ہیں۔

اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ بے شمار مائیں شکایت کرتی ملیں گی کہ ان کا بچہ بار بار کہنے کے باوجود ان کی بات نہیں سنتا بچہ سوشل ورکر نہیں رہتا اور اپنے خیالوں میں مگن رہتا ہے۔ بعض مائیں بچے کے اس رویہ سے بے حد پریشان ہیں۔

ایک پندرہ سولہ سال کا بچہ اس عمر کو پہنچتے پہنچتے قتل کی ہزاروں وارداتیں دیکھ چکا ہوتا ہے۔ یہ بچہ جب عملی زندگی کی سختیوں کا سامنا کرتا ہے تو اس کیلئے فرار کی راہ آسان دولت کے حصول کے لئے جرائم کو جنم دیتی ہے اسی لئے اس وقت دنیا میں تمام ملکوں میں جرائم کی شرح وقت کے ساتھ ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی ہے۔ کئی مرتبہ آپ نے اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کو نقلیں اتارتے ہوئے لاتیں اور مکے چلاتے ہوئے اور منہ سے ٹھشوں ٹھشوں کی آوازیں نکالتے ہوئے دیکھا ہوگا یہی رویہ مستقبل میں جارحانہ ذہنیت کا باعث بن جاتا ہے۔ والدین کے لئے یہ بہت آسان ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کو ٹی وی یا ریڈیو کے سامنے بٹھا کر خود اپنے کام میں لگ جائیں لیکن ان پانچ چھ سال کے بچوں کو آپ بڑوں کی غیر موجودگی میں فلموں کے ہیرو اور ہیروئن کی نقل کرتے دیکھیں گے وہ فحش گانوں کے بول آپ کو سنا دیں گے یا آپ خود ان کی زبانی فحش کاری کا مشاہدہ بھی کر لیں گے۔ بچپن کے یہ تجربات انہیں ایک اچھا انسان بنانے کے بجائے ایک خیالی دنیا میں رہنے والا ہیرو اور ہیروئن بنا دیتے ہیں جو اخلاقی طور پر بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتے اور عملی زندگی میں ناکام رہتے ہیں۔

نظر کی کمزوری سے ٹی وی کی وابستگی پرانی ہے لیکن مرگی کا تناسب ٹی وی کی لہروں کی وجہ سے بڑھ رہا ہے۔ زیادہ قریب بیٹھ کر دیکھنے،

Marfat.com

ڈراؤنی اور جارحانہ فلمیں دیکھنے، اندھیرے کمرے میں ٹی وی دیکھنے اور خراب ٹی وی جس میں زیادہ لہریں پیدا ہو رہی ہوں دیکھنے سے مرگی کا دورہ پڑسکتا ہے۔ٹی وی دیکھتے ہوئے زیادہ دیر تک جاگنا بچوں میں جسمانی نشوونما کے ہارمونز کو متاثر کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے قد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا گویا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جلدی سونا صحت کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔

کیونکہ ہمیں ہر طرح کے خاکے بنے بنائے مل جاتے ہیں اور ہمیں باہمی تعلقات رہن سہن بڑوں کو چھوٹوں سے بات چیت کا ڈھنگ غرض ہر چیز کا خاکہ یا ماڈل مل جاتا ہے لہذا ہمارے ذہن کو پھر کسی اور اقدار کو قبول کرنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چند ہی روز میں ہم مکمل طور پر میڈیا کے محتاج ہو جاتے ہیں کہ ہم کون سی چیز کہاں سے خریدیں اور ہمارے لباس فرنیچر اور سامان زندگی کا کیا ڈیزائن ہو۔یاد رکھیں! جب کسی قوم کی سوچ ختم ہو جاتی ہے تو وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔متحرک قومیں ہی زندگی میں کامیابی حاصل کرسکتی ہیں اور کرتی ہیں اور ہمیں تو بحیثیت مسلمان دنیا و آخرت دونوں کے لئے سوچ اور غور وفکر کی ضرورت ہے۔

سب سے ضروری چیز والدین کا خود ایک بہترین مثال بننا ہے۔ایسے والدین جو بچوں کو نصیحت کرتے ہیں لیکن ان کا عمل اس کے برعکس ہو تو بچوں سے شائستگی کی توقع نہ رکھیں۔لہذا اپنے آپ کو بچوں کے سامنے ایک آئیڈیل کے طور پر پیش کریں ماں باپ کی خوبیوں کا ذکر کرے اور باپ ماں کی خوبیوں کا تذکرہ کرے شکوہ جات سے اجتناب کریں لڑنے جھگڑنے سے دور رہیں۔

ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا جائے سونے کا آخری وقت عشاء کی نماز کے فوراً بعد موسم کے مطابق طے کیا جائے والدین اس کے بعد خود بھی جلد سونے کی کوشش کریں۔

پروگراموں کی فہرست دیکھ کر مخصوص پروگراموں کی اجازت دی جائے۔تعلیمی اور معلوماتی پروگراموں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

جبکہ اشتعال انگیز ڈراموں ڈراؤنی اور واہیات فلموں سے یقینی طور پر اجتناب کیا جائے نہ کہ اشتہارات دیکھنا شروع کر دیئے جائیں کیونکہ اس اشتہار بازی سے بھی بچوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان کے بے جا مطالبات اور خواہشات والدین کو ناجائز ذرائع استعمال کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

وڈیو فلموں کے بارے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔یہ فلمیں بذات خود معاشرے پر برے اثرات مرتب کر رہی ہیں اور ہماری یہ روک ٹوک کہ ہر فلم خصوصاً انڈیا کی فلم کو دیکھنا اپنی نسل کو اخلاقی اور ذہنی طور پر تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

بچوں کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ خود ٹی وی کے کمرے میں جا کر ٹی وی لگالیں اور نہ یہ کہ کھانے کے دوران ٹی وی لگا رہے ہوں۔اس کے علاوہ گھر سے باہر جا کر ٹی وی دیکھنے پر بھی پابندی ہونی چاہئے۔

تمام الیکٹرانک میڈیا میں سب سے اہم اور خطرناک کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ہے جس کے غلط استعمال پر نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

انٹرنیٹ پر کتب اور مضامین یا دوسری معلومات کا حصول مفید ہے اور ہر طرح کا تحقیقی مواد مل جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ انتہائی فحش لٹریچر بھی باآسانی دستیاب ہے۔اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح سمت کی طرف مسلسل راہنمائی کرتے رہیں اور گاہے بگاہے احتساب surprise check بھی کرتے رہیں بے مقصد چیٹنگ اور فحش وبیہودہ srufing کو بطور خاص چیک کرنے کی ضرورت ہے کمپیوٹر پر زیادہ وقت صرف کرنے کے نقصانات کہیں زیادہ ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

وڈیو گیم ٹی وی کی نسبت بہتر چیز ہے۔ کیونکہ اس میں سوچنے سمجھنے اور تجربہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اکیلے کھیلنے سے بہتر ہے کہ ساتھیوں والے کھیل میں شامل ہوں۔ کوشش کی جائے کہ تعلیمی کھیل کھیلا جائے انفرادی کھیل کھیلنے سے بچہ تنہائی پسند ہو جاتا ہے اور اس میں سخت رویے کے رجحانات پیدا ہونے لگتے ہیں۔

آپ نے سنا ہی ہوگا۔ انسانی دماغ میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں یا ہم جو بھی سوچتے ہیں اور بذریعہ الیکٹرانک میڈیا ہمارے ذہن پر نقش ہوتا ہے ہم اسی کے مطابق react کرتے ہیں۔ آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ ہم جو سوچیں گے جو سنیں گے اور جو پڑھیں گے ہمارا ذہن اور کردار اسی کی عکاسی کرے گا۔ لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو وہی دیکھنے سننے اور بات چیت کرنے کا موقع دیں جیسا آپ ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

بچوں کے لئے جسمانی کھیل کھیلنے کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے کتابیں پڑھنے صبح سویرے سیر کرنے اور ورزش کرنے کے لئے وقت نکالا جائے۔ ٹی وی کے سامنے بت بننے سے بہتر ہے کہ دوستوں یا رشتہ داروں سے ملا جائے پکنک منائی جائے یا بچے ایک دوسرے کو کہانی سنائیں، حالات حاضرہ پر تبادلہ خیال کریں ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ سب چیزیں انسان کی صلاحیت اور معاشرتی تعلقات پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ نماز روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت کا پابند بنایا جائے۔ طہارت کی طرف توجہ بھی دلائیں شائستگی والی گفتگو کی طرف رجوع کرائیں۔

اللہ رب العزت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ کفار پر بھی جہاد کریں اور منافقین پر بھی۔ اور ان سے سختی پیش آئیں یہ تو ان کی دنیا میں سزا ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے اور بہت نادان ہیں وہ لوگ جو اس سے نہیں ڈرتے۔

اب اللہ تعالیٰ کافروں کیلئے نوح علیہ السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی حالت بیان کرتے ہیں تاکہ ان کو عبرت ہو اور وہ سمجھیں کہ کفر ایسی بری چیز ہے کہ انبیاء کی بیویوں کو بھی سزا سے نہیں بچا سکتا۔ چنانچہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ہمارے دو نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ پس انہوں نے ان سے خیانت کی یعنی در پردہ ان کے دشمنوں سے ملی رہیں۔ اور ان کو ان کے حالات پر مطلع کرتی رہیں۔ پس وہ نیک بندے ان کو خدا سے بچانے میں ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور ان عورتوں سے کہہ دیا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہونا۔

اور مسلمانوں کیلئے فرعون کی بیوی کی حالت بیان کرتے ہیں جب کہ اس نے باوجود فرعون جیسے کافر کے قبضہ میں ہونے کے یہ کہا کہ اے میرے پروردگار آپ میرا اپنے یہاں جنت میں گھر بنایئے اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دیجئے۔ اور مجھے ان ظلم پیشہ لوگوں سے چھڑایئے۔

اور عمران کی بیٹی مریم کی بھی جس نے اپنی شرم گاہ کو بچائے رکھا۔ جس پر ہم نے اس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جسم بنانے کے بعد اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور جس نے اپنے رب کی تمام باتوں اور اس کی تمام کتابوں کی تصدیق کی۔ اور جو کہ اطاعت شعاروں میں سے تھی پس مسلمان اس کی حالت میں غور کریں اور اس کی کوشش کریں کہ وہ مرد ہو کر عورتوں سے کم نہ رہیں۔

Marfat.com

قرآن مجید نے جہاں نیک مردوں کا ذکر کیا ہے وہاں عورتوں کے نیک اور بد ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔اور ان عورتوں کا ذکر کیا ہے۔جن کا تاریخ قرآن میں ناقابل فراموش کردار ہے۔آج کے درس میں چار عورتوں کا ذکر ہے۔حضرت نوح اور حضرت لوط علیہ السلام کا کردار اور اس کا انجام فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور حضرت مریم ان کا نیک اور وفا شعار کردار اور ان کا انجام اگر صنف نازک کا دین میں یہ کردار ہے تو مرد جری کا کیا کردار ہونا چاہئے۔اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الملک

سورۃ الملک مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 30 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 325 اور حروف کی تعداد 1350 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 67 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 77 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: مالکیت کا تذکرہ ہے آسمان کی طرف دیکھو تمھیں کوئی شگاف نظر نہیں آئے گا۔ بار بار دیکھ بالآخر تھک جاؤ گے پرندوں کی پرواز اوران کی اٹھکیلیاں، کون ہے جوانہیں تھامے ہوئے ہے، وہ شخص بہتر ہے جو برابر چل رہا ہے یا وہ بہتر ہے جو دھکے کھا رہا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر، پانی اگر خشک ہوجائے تو خدا کے سوا کون ہے جو تمہیں پانی دے، کفر کو جن ہولناکیوں سے گزرنا پڑے گا اس کا تذکرہ ہے تمام اشیاء پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ان کی تخلیق کرنے والا اللہ ہے۔ یہ سورۃ عذاب الٰہی کو روکنے والی ہے موت وحیات کا سلسلہ اللہ نے شروع کر رکھا ہے اس کی تفصیل سے تذکرہ ہے توحید الٰہی، دوبارہ زندہ کرنا جنت اور جہنم کا تذکرہ ہے بڑی تفصیل سے ہے خوف خدا رکھنے والوں کے لئے بڑا اجر ہے اس کا بھی تذکرہ ہے۔ اللہ رب العزت کی قدرت کا تذکرہ۔ اس کے حسن تدبیر اور آپ کی فرمان روائی کا تذکرہ ہے۔

Marfat.com

10 /نومبر درس فیضان القرآن نمبر 314

سورۂ ملک آیت نمبر 1 تا 14 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾
الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ
وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ۙ﴿۷﴾
تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ
نَذِیْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

Marfat.com

شَیۡءٍ ۚۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ
مَا کُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۰﴾ فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِہِمۡ ۚ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۱﴾
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۱۲﴾
وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِ اجۡہَرُوۡا بِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعۡلَمُ
مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بڑا بابرکت ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے o جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے اور وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے o جس نے بنائے سات آسمان اوپر تلے تم رحمٰن کے بنانے میں کوئی خلل نہیں دیکھو گے پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے o پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھو نگاہ ناکام تھک کر تمہاری طرف واپس آجائے گی o اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے سجایا ہے اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار رکھا ہے o اور جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے o اور وہ برا ٹھکانا ہے جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے وہ اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی o معلوم ہوگا کہ وہ غصہ میں پھٹ پڑے گی جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس کے داروغہ اس سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا o وہ کہیں گے کہ ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا آیا پھر ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری تم لوگ بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو o اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے o پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے پس لعنت ہو دوزخ والوں پر o جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے o اور تم اپنی بات چھپا کر کہو یا پکار کر کہو وہ دلوں تک کی باتوں کو جانتا ہے o کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بیں ہے خبر رکھنے والا ہے o

تشریح: جو شخص اس سورت کو پڑھے گا تو یہ مقدس سورت قیامت کے دن اس شخص کی اللہ پاک سے شفاعت کرا دے گی اور بخشوا کر جنت میں لیجائے گی۔ یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا اچھا ہو کہ سورۂ ملک کی تیسوں آیتیں ہر مومن کے قلب میں ہوں۔ اس حدیث سے اس سورت کے حفظ کرنے اور ورد رکھنے کی فضیلت ظاہر ہے۔

دشمنان خدا و رسول شہوت پرست ملعون بے دین کافر اپنی خواہشات نفس میں مغرور و مسرور ہو کر پروردگار عالم کی شان میں

Marfat.com

گستاخیاں کیا کرتے تھے۔ اور بسااوقات ان کے ناشائستہ الفاظ سے بذریعہ وحی محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرمادیا جاتا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب سے جو بات ایسی کہنی ہو وہ تنہائی میں چپکے چپکے کہنی چاہیے تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا نہ سنے۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت **واسروا قولکم** الخ نازل فرمائی۔

بڑی شان ہے اس کی جس کے ہاتھ میں حکومت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی وہ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہارا امتحان کرے کہ کس کے کام اچھے ہیں چنانچہ حیات کا دخل تو اس امتحان میں ظاہر ہے اور موت کو اس میں اس لئے دخل ہے کہ حیات ثانیہ اس پر متفرع ہے۔ اور اس کا دخل امتحان میں ظاہر ہے کیونکہ جو لوگ اسے تسلیم کریں گے وہ اچھے کام کریں گے۔ اور جو اسے نہ مانیں گے وہ اچھے کاموں کی پروانہ کریں گے اس کے علاوہ خود اس کا ماننا بھی اچھا کام ہے اور وہ نہایت زبردست بڑا معاف کرنے والا ہے جو کہ بدکاروں کو سزا دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے اور انہیں معاف کرنے پر بھی۔ اسی طرح نیک کاروں کو جزا دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ اور ان کے گناہ معاف کرنے پر بھی۔

یعنی وہ ذات جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور اس خوبی سے پیدا کئے کہ تو اس رحمٰن کی پیدائش میں کوئی تفاوت نہ دیکھے گا۔ چنانچہ تو نظر کو آسمانوں کی طرف لوٹا پھر بتا کہ کیا تجھے اس میں شگاف نظر آتے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ بھی نہیں بلکہ دو مرتبہ نظر کو لوٹا اور دیکھ کیا کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے تیری نظر اس جستجو میں ذلیل ہو کر ایسی حالت میں لوٹے گی کہ تھکی ہوئی ہوگی اور مشقت زدہ اسے کوئی رخنہ نہ دکھائی دیا ہوگا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا۔ اور ان کو شیطان کی مار بنایا۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اس کے سوا ہم نے ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وجہ یہ کہ وہ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے۔

اور ہمارا قانون ہے کہ جو اپنے پروردگار کو نہ مانیں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے بڑے نادان ہیں وہ لوگ جو اس سے نہیں ڈرتے جب یہ لوگ اس دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کی آواز سنیں گے۔ بحالیکہ وہ یوں جوش مارتی ہوگی کہ غصہ سے پھٹ جانے کو ہوگی۔ نیز جب اس میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو اس کے محافظ ان سے دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی خطرہ سے آگاہ کرنے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے کہ آیا کیوں نہیں تھا مطلع کرنے والا ضرور آیا تھا پس ہم نے اسے جھٹلایا۔ اور ہم نے کہا کہ خدا نے کوئی چیز نہیں اتاری تم محض ایک بڑی گمراہی میں ہو کہ خدا پر افترا کرتے ہو۔

اور وہ منکرین یہ بھی کہیں گے کہ واقعی یہ ہمارا بہرہ پن اور نافہمی تھی اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخی نہ ہوتے پس انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا۔ سو دور ہوں یہ دوزخی ان کا کالا منہ ہو۔

خیر یہ تو کفار کی حالت تھی اور برخلاف ان کے جو لوگ اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں یعنی مومن ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا معاوضہ ہوگا۔ اور اے لوگو! تم کو واضح ہو کہ تم چھپا کر کوئی بات کہو یا اسے ظاہر کرو ہر حالت میں حق تعالیٰ کو اس کا علم ہوگا کیونکہ وہ سینوں کے اندر کی باتوں تک سے بخوبی واقف ہے کیونکہ وہ اسی کی پیدا کی ہوئی تو ہیں پھر کیا جس نے پیدا کیا وہ جانے گا نہیں ضرور جانے گا اور وہ بہت باریک بیں اور بڑا خبردار ہے۔ اس لئے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ پس تم کو چاہیے کہ علی الاعلان تو درکنار تم کوئی بات چھپا کر بھی اس کے خلاف نہ کہو اور کہنا تو درکنار اس کو اپنے دل میں بھی نہ رکھو۔

Marfat.com

11 نومبر درس فیضان القرآن نمبر 315

سورہ ملک آیت نمبر 15 تا 30 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ
اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ
نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا
اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ
بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى
اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ

Marfat.com

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے پست کر دیا تو تم اس کے رستوں میں چلو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف ہے اٹھنا٥ کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین مین دھنسا دے پھر وہ لرزنے لگے٥ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے پھر تم جان لو کہ کیسا ہے میرا ڈرانا٥ اور انھوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے تو کیسا ہوا میرا انکار٥ کیا وہ پرندوں کو اپنے اوپر نہیں دیکھتے پر پھیلائے ہوئے اور وہ ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں جو ان کو تھامے ہوئے ہو بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے٥ آخر کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے انکار کرنے والے دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں٥ آخر کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکشی پر اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں٥ کیا جو شخص اوندھے منہ چل رہا ہے وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ شخص جو سیدھا ایک سیدھی راہ پر چل رہا ہے٥ کہو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو٥ کہو کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور تم اسی کی طرف اکٹھا کئے جاؤ گے٥ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو٥ کہو کہ یہ علم اللہ کے پاس ہے اور میں صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں٥ پس جب وہ اس کو قریب آتا ہوا دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے جنھوں نے انکار کیا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ چیز جس کو تم مانگا کرتے تھے٥ کہو کہ اگر وہ اللہ مجھ کو ہلاک کر دے اور ان لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں یا ہم پر رحم فرمائے تو منکروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا٥ کہو وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا پس عنقریب تم جان لو گے کہ کھلی ہوئی گمراہی میں کون ہے٥ کہو کہ بتاؤ

Marfat.com

اگر تمہارا پانی نیچے اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے صاف پانی لے آئے ۰

تشریح: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو منقاد بنایا۔ پس تم اس کے اطراف و جوانب میں چلو اور اس خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اس کا مضائقہ نہیں لیکن اس کی مخالفت نہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ سب کو اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے اور بصورت مخالفت وہ تم کو سخت سزا دیگا۔

تم لوگ جو اس کی مخالفت کرتے ہو تو کیا تم آسمان والے سے اس بات سے مطمئن ہو کہ وہ تم سمیت زمین کو دھنسا دے۔ جس پر وہ یکا یک لرزنے لگے اور تم اس کی حرکت سے اور نیچے اتر جاؤ یا تم اس آسمان والے سے مطمئن ہو کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے اس اطمینان کی کوئی وجہ نہیں۔ پس تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈراوا کیسا تھا آیا سچا تھا یا جھوٹا اور معمولی تھا یا نہایت خطرناک اور ان سے پہلے لوگ جھٹلا چکے ہیں۔ پھر دیکھو کہ ان پر میرا انکار کیسا سخت تھا پھر ان کیلئے مطمئن ہونے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے کچھ بھی نہیں۔

اور کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر ہوا میں پرندوں کو پر کھولتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا کہ ان کو ہوا میں خدا کے سوا کوئی روکے ہوئے نہیں ہے بلکہ وہی ان کو روکے ہوئے ہے کیونکہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور اس کی خبر گیری کرتا ہے پھر جب کہ وہ خدا کی اس قدرت کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو وہ خدا کو کیوں نہیں مانتے اچھا تم یہ بتلاؤ کہ خدا کے سوا وہ کون ہے جو تمہاری فوج ہو۔ کہ تمہاری مدد کرے اگر خدا تم کو عذاب دینا چاہے کوئی بھی نہیں بلکہ یہ کافر سراسر دھوکے میں ہیں۔

یا وہ کون ہے جو تم کو رزق دے گا۔ اگر وہ خدا اپنا رزق روک لے کوئی بھی نہیں بلکہ یہ لوگ خواہ مخواہ سرکشی اور حق سے بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں اچھا تم بتلاؤ جو کوئی اوندھے منہ چلتا ہو جیسے کافر لوگ وہ زیادہ صحیح راستہ پر ہے یا وہ جو سیدھے راستہ پر کھڑا چلتا ہو جیسے مومن تم یہ ہی کہو گے کہ دوسرا شخص زیادہ صحیح رستہ پر ہے۔ تو پھر تم مومن کیوں نہیں ہوتے۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ نادانو! وہ خدا جس کی اطاعت کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے پس کیا اس کی اطاعت واجب نہیں۔ اور کیا اس کے ان انعامات کا شکر لازم نہیں ہے اور ضرور ہے مگر افسوس کہ تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ وہ خدا وہ ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور اس لئے وہ تم کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ پس تم اسی کی طرف جمع کر کے لائے جاؤ گے جہاں وہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا دے گا۔ پس تم اس کی ہرگز مخالفت نہ کرو اور اطاعت قبول کرو۔

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو آخر وہ وعدہ کب واقع ہوگا اتنا زمانہ گزر گیا اب تک تو ہوا نہیں۔ اس کے جواب میں آپ کہئے کہ اس کا علم صرف خدا کو ہے کہ کب واقع ہوگا اور میں صرف تم کو کھلا ہوا خطرہ سے آگاہ کرنے والا ہوں نہ کہ اس کو واقع کرنے والا۔ اس لئے یہ سوال مجھ سے فضول ہے کہ کب واقع ہوگا پس اس وقت تو یہ لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں لیکن جب وہ اسے اپنے قریب دیکھیں گے تو اس وقت ناگواری سے ان کے منہ بگڑ جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم مانگا کرتے تھے اب اپنی تکذیب کا مزہ چکھو آپ ان سے کہئے کہ تم سمجھے بھی میں کیا کہتا ہوں ذرا غور سے سنو اگر خدا مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں ہلاک کرے یا وہ ہم پر رحم کرے دونوں صورتوں میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں پس تم اس بحث کو چھوڑ کر یہ سوچو کہ

Marfat.com

کافروں کو تکلیف دہ عذاب سے کون بچاوے گا کیونکہ تمہارے سوچنے کی یہ ہی بات ہے۔ اور یہ کہ ہمارا انجام کیا ہوگا اس سے تم کو کوئی سروکار نہیں۔ پس چاہیے کہ ہمیں چھوڑ کر اپنی فکر کرو۔

نیز آپ ان سے کہیئے کہ وہ رحمٰن ہی ہے جس کو ہم مانتے ہیں۔ اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے برخلاف تمہارے کہ تم اس کو نہیں مانتے سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں ہے۔ آپ ان سے کہیئے کہ تم سمجھے بھی میں کیا کہتا ہوں۔ اچھا سنو اگر تمہارا پانی زمین میں اتر جائے۔ تو کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لے آئے تم یہ ہی کہو گے کہ کوئی نہیں پھر جب کہ غیر خدا کو اتنی بھی قدرت نہیں کہ تم کو پانی سی معمولی چیز دیدے تو تم دوسروں کو کیوں پوجتے ہو۔ یہ تمہاری بڑی غلطی ہے۔ بس انہیں چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو۔

اللہ رب العزت کی مخالفت کیا ہے وہ یہی ہے کہ جو کام تمہیں معلوم ہے کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ انہیں کسی اور سے منسوب کر دینا۔ اور یہ توقع رکھنا کہ یہ کام یہ مخلوق کر سکتی ہے۔ یا ان کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ اللہ رب العزت تو سارے کام نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ رب العزت کے کاموں میں معاونت کر رہے ہیں۔ ایسا سوچنا اور ایسا عمل کرنا ہی خدائے وحدہ لاشریک سے مخالفت کرنا ہے اور ایسی سوچ کو صحیح کرنے کے لئے قرآن مجید میں بار بار اسے اشارے ملتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آخر کار ہم سب نے اپنے اپنے اعمال کو اللہ رب العزت کے حضور پیش کرنا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف و خلاصہ سورۃ القلم

سورۃ القلم کی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 52 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 600 اور حروف کی تعداد 1295 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 68 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 02 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کافر جو آپ کو دیوانہ اور مجنون کہتے ہیں یہ جھوٹ کہتے ہیں آپ تو اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہیں اس مقام کے حامل ہستی پر ایسا الزام لگانا سورج پر تھوکنے کے مترادف ہے، کافروں کا کردار پیش کیا جارہا ہے۔

آیت نمبر 31 تا 52:۔ باغ والوں کا قصہ عبرت کے لئے پیش کیا گیا ہے، شرک کی تردید کی گئی ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین کی گئی ہے سرکش بغاوت کرتے رہیں گے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بالکل پرواہ نہیں کرنی ہے جیسے مضامین کا تذکرہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اجر عظیم ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

12 نومبر درس فیضان القرآن نمبر 316

سورۂ قلم آیت نمبر 1 تا 33 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ
يُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ
كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ

Marfat.com

إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ
عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا
لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا
تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾ عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ
يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ
الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ن قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں ٥ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو ٥ اور بیشک تمہارے لئے اجر ہے کبھی ختم نہ ہونیوالا ٥ اور بیشک تم ایک اعلیٰ اخلاق پر ہو ٥ پس عنقریب تم دیکھو گے اور وہ بھی دیکھیں گے ٥ کہ تم میں سے کس کو جنون تھا ٥ تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ٥ پس تم ان جھٹلانے والوں کا کہا نہ مانو ٥ وہ چاہتے ہیں کہ تم نرم پڑ جاؤ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ٥ اور تم ایسے شخص کا کہا نہ مانو جو بہت قسمیں کھانے والا ہو بے وقعت ہو ٥ طعنہ دینے والا ہو چغلی لگاتا پھرتا ہو ٥ نیک کام سے روکنے والا ہو ٥ حق مارنے والا ہو گنہگار ٥ سنگ دل ہو مزید برآں بے نسب ہو ٥ اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہے ٥ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی بے سند باتیں ہیں ٥ عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ لگائیں گے ٥ ہم نے ان کو آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمائش میں ڈالا تھا جب کہ انھوں نے قسم کھائی کہ وہ صبح سویرے ضرور اس کا پھل توڑ لیں گے ٥ اور انھوں نے انشاء اللہ نہیں کہا ٥ پس اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا پھر گیا اور وہ سو رہے تھے ٥ پھر صبح کو وہ ایسا رہ گیا جیسے کٹی ہوئی فصل ٥ پس صبح انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا ٥ کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تمہیں پھل توڑنا ہے ٥ پھر وہ چل پڑے اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے تھے ٥ کہ آج کوئی محتاج تمہارے پاس باغ میں نہ آنے پائے ٥ اور وہ اپنے کو نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے ٥ پھر جب باغ کو دیکھا تو کہ ہم راستہ بھول گئے ٥ بلکہ ہم محروم ہو گئے ٥ ان مین جو بہتر تھا اس نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ تسبیح کیوں نہیں کرتے ٥ انھوں نے کہا کہ ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم حد سے نکلنے والے لوگ تھے ٥ شاید ہمارا رب ہمیں

Marfat.com

اس سے اچھا باغ اس کے بدلے میں دے دے ہم اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہ اسی طرح آتا ہے عذاب اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے کاش یہ لوگ جانتے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قلم کی اور ان چیزوں کی قسم جو لوگ لکھتے ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی عنایت سے دیوانے نہیں ہیں اور آپ کیلئے آپ کی دینی خدمتوں کے صلہ میں ایسا معاوضہ ہے جو ختم نہ ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ایک عظیم الشان طریق پر ہیں اور جس روش پر آپ چل رہے ہیں وہ نہایت اعلیٰ ہے اور ان کا آپ کو دیوانہ اور آپ کی روش کو ناپسندیدہ بتانا سراسر غلط ہے پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے۔ اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ کسے جنون تھا یہ بیان بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ آپ کا پروردگار ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ یافتہ ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے ہو جائیں اور شرک کی مذمت نہ کریں تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں اور اس سختی سے آپ کی مخالفت نہ کریں۔

پس جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ آپ بالکل صحیح رستہ پر ہیں تو آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے جو بہت قسمیں کھانے والا، ذلیل طعن کرنے والا، ادھر ادھر کی لگانے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا، گنہگار، اکھڑ۔ ان کے علاوہ برائی میں مشہور بھی ہو۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے کیونکہ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے اور اسے خوب ذلیل کریں گے۔

ہم نے ان لوگوں کو جو مال دیا ہے تو اس میں ہم نے ان کا امتحان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے ایک خاص باغ والوں کا امتحان کیا تھا جس وقت کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور صبح ہوتے اس کا میوہ توڑیں گے۔ اور وہ انشاء اللہ ہی نہ کہتے تھے پس ایسی حالت میں کہ وہ سو رہے تھے خدا کی طرف سے ایک گھومنے والا اس سارے باغ پر گھوم گیا جس نے اس میں ایک بھی درخت نہ چھوڑا پس وہ ایسا ہو گیا جیسے کہ کھیتی کٹا ہوا کھیت کہ خالی زمین رہ جاتی ہے اب صبح ہوتے انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر تمہیں پھل توڑنے ہیں تو چلو پس وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج تمہارے پاس کوئی فقیر نہیں آسکتا۔ اور وہ یہ تجویز کرتے ہوئے تنہا گئے۔ پس جب کہ انہوں نے اسے دیکھا تو کہا کہ یہ تو اجڑا ہوا ہے۔ یہ وہ باغ نہیں ہم رستہ بھول گئے ہیں اور کسی اور باغ میں چلے آئے ہیں۔ پھر غور سے دیکھ کر کہا کہ نہیں رستہ نہیں بھولے بلکہ ہم محروم ہو گئے۔ ان میں جو اچھا تھا اس نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم خدا کی پاکی کیوں نہیں بیان کرتے۔ انہوں نے کہا کہ پاک ہے ہمارا رب۔ واقعی ہم ظالم تھے۔ اب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے آخر کار انہوں نے کہا کہ واقعی ہم حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں امید ہے کہ ہمارا رب اس کے بجائے ہمیں اس سے بہتر دے گا۔ اب ہم اپنے پروردگار کی طرف مائل ہیں دیکھا ایسا ہوتا ہے عذاب اور یہ تو کچھ بھی نہیں آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑا ہے۔ کاش یہ لوگ مشرکین مکہ جانیں اور اپنے کفر سے باز آئیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں شعور و فہم عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

13 نومبر درس فیضان القرآن نمبر 317

سورۂ قلم آیت نمبر 34 تا 52 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿۳۴﴾
أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۳۶﴾
أَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿۳۷﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿۳۸﴾
أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بٰلِغَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿۳۹﴾
سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿۴۰﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَآئِهِمْ
إِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى
السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۴۲﴾ خٰشِعَةً أَبْصٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ
كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سٰلِمُونَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ يُّكَذِّبُ
بِهٰذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ
إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۴۵﴾ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۶﴾

Marfat.com

أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن
كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ
مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ
الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا
الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بیشک ڈرنے والوں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمت کے باغ ہیں ۰ کیا ہم فرماں برداروں کو نافرمانوں کے برابر کردیں گے تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ۰ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو ۰ اس میں تمہارے لئے وہ ہے جس کو تم پسند کرتے ہو ۰ کیا تمہارے لئے ہمارے اوپر قسمیں ہیں قیامت تک باقی رہنے والی کہ تمہارے لئے وہی کچھ ہے جو تم فیصلہ کرو ۰ ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے ۰ کیا ان کے کچھ شریک ہیں تو وہ اپنے شریکوں کو لائیں اگر وہ سچے ہیں ۰ جس دن حقیقت سے پردہ اٹھایا جائے گا اور لوگ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ نہ کرسکیں گے ۰ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہوگی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے اور صحیح سالم تھے ۰ پس چھوڑو مجھ کو اور ان کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو آہستہ آہستہ لا رہے ہیں جہاں سے وہ نہیں جانتے ۰ اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں بیشک میری تدبیر مضبوط ہے ۰ کیا وہ تم سے معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ اس کے تاوان سے دبے جا رہے ہیں ۰ یا ان کے پاس غیب ہے پس وہ لکھ رہے ہیں ۰ پس اپنے رب کے فیصلہ تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ بن جاؤ جب اس نے پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا ۰ اگر اس کے رب کی مہربانی اس کے شامل حال نہ ہوتی تو وہ مذموم ہو کر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا ۰ پھر اس کے رب نے اس کو نوازا پس اس کو نیکوں میں شامل کردیا ۰ اور یہ منکر لوگ جب نصیحت کو سنتے ہیں تو اس طرح تمہیں دیکھتے ہیں گویا اپنی نگاہوں سے تمہیں پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے ۰ اور وہ عالم والوں کے لئے صرف ایک نصیحت ہے ۰

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں پرہیزگاروں ہی کے لیے ان کے پروردگار کے یہاں عیش کے باغ ہیں نہ کافروں کے لیے ورنہ مسلمانوں کا کافروں کے مانند ہونا لازم آئے گا پس کیا ہم فرمانبرداروں کو جرائم پیشہ لوگوں کے مانند کردیں گے یہ نہیں ہوسکتا۔ اے کافرو! تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ اپنے کو جنتوں کا مستحق قرار دیتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیزیں ہیں جن کو تم پسند کرو۔ یا تمہارے لئے ہمارے اوپر قیامت تک پکی قسمیں ہیں کہ تمہیں وہی ملے گا کہ جو تم تجویز کرو اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے پوچھئے کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے کہ خدا انہیں

Marfat.com

وہی دے گا جو وہ چاہیں گے کیا ان کے لئے اور معبود ہیں جو خدا سے زبردستی انہیں وہ چیزیں دلا دیں گے۔ یا خود دیدیں گے اگر وہ اس میں سچے ہیں تو وہ اپنے معبودوں کو لائیں جس روز پنڈلی کھولی جائیگی یعنی حق تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولیں گے اور ان کو سجدہ کیلئے کہا جائے گا جس پر وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اس روز ان پر یوں ذلت چھائی ہوگی کہ ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور وہ ندامت اور خوف کے سبب آنکھ نہ اٹھا سکیں گے اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ یہ کہ ان کو ایسی حالت میں سجدہ کیلئے کہا جاتا تھا کہ وہ اچھے خاصے تھے لیکن وہ سجدہ نہ کرتے تھے۔ پس اس کی سزا میں آج ان کو سجدہ کی قوت نہ دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اور ان لوگوں کو اور جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دیجئے ہم خود نمٹ لیں گے۔ چنانچہ ہم انہیں اس طرح رفتہ رفتہ پکڑیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہوگا۔ اور ابھی ہم مہلت دے رہے ہیں۔ یقیناً ہماری تدبیر بڑی مضبوط ہے جس کو وہ ہرگز نہیں توڑ سکتے۔ لہٰذا انہیں لامحالہ اس کا شکار ہونا پڑے گا۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ مانتے نہیں کیا آپ ان سے کچھ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے جاتے ہیں اور اس لئے وہ اسے نہیں مانتے یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے لکھتے ہیں اور اس وجہ سے انہیں آپ کی باتوں کا جھوٹا ہونا اور اپنا سزا سے محفوظ ہونا وغیرہ امور معلوم ہیں۔ اور اس لئے وہ آپ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ پھر بجز ناحق مخالفت کے اور اس کا منشا کیا ہو سکتا ہے۔

پس آپ اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیجئے اور ایسے نہ ہو جائے جیسے مچھلی والا یونسؑ تھا کہ اس نے سخت کبیدہ ہو کر اپنے پروردگار کو اپنی قوم کے عذاب کیلئے پکارا اور جب عذاب میں دیر ہوئی تو بلا اجازت اپنی قوم کو چھوڑ کر چل دیا۔ کیونکہ ان کا یہ فعل حق تعالیٰ کو ناپسند تھا۔ چنانچہ اگر اس کے پروردگار کا انعام اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ مچھلی کے پیٹ سے میدان میں مذموم ہونے کی حالت میں پھینکا جاتا یعنی ان کی تسبیح کی وجہ سے ان کو مچھلی کے پیٹ سے تو نجات مل جاتی مگر مقبولیت حاصل نہ ہوتی اور یہ حق تعالیٰ کا انعام تھا کہ ان کو نجات کے ساتھ مقبولیت بھی حاصل ہوگئی چنانچہ ان کے پروردگار نے انہیں منتخب کر لیا اور ان کو نیکوں میں سے بنا دیا خلاصہ یہ کہ آپ یونسؑ کی طرح بے صبری اور عدم استقلال ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ یہ حق تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ جیسا کہ آپ کو یونس علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہو چکا ہے۔

اور جب کہ ان لوگوں نے قرآن سنا تو یہ لوگ آپ کو یوں تیز نظروں سے گھورتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا کر گرا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ محض نصیحت ہے تمام عالم کیلئے اور اس لئے اس سے ان کا خفا ہونا اور آپ کی شان میں ایسی گستاخی کرنا نہایت بری بات ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن مجید کا فہم نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الحاقہ

سورۃ الحاقہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 52 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 260 اور حروف کی تعداد 1134 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 69 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 78 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: علامات قیامت کا تذکرہ ہے۔ فرمادیا گیا کہ جس طرح آندھی اور طوفان نے قوم عاد وثمود کو ختم کیا تھا اس طرح عذاب آسکتے ہیں، مسکین کے کھانے کا ذکر ہے دوزخیوں کو ستر گز لمبی زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا، قرآن مجید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے۔

آیت نمبر 31 تا 52: قرآن مجید اللہ کا کلام ہے کسی کاہن کا کلام نہیں، اعمال ناموں کا تذکرہ ہے کسی شاعر کا کلام نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام سننے کا تذکرہ ہے۔ قیامت کی حقانیت کا ذکر ہے اور دیگر اہم علامات قیامت کا بیان ہے۔ قیامت کی آمد پر صور پھونکنے اور اس کی ہولناکیوں کا تذکرہ۔ اعمال ناموں کے دیئے جانے کا ذکر، اہل ایمان کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دئے جانے کا ذکر، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی حقانیت اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی تصدیق ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

14 / نومبر درس فیضان القرآن نمبر 318

سورۂ حاقہ آیت نمبر 1 تا 26 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَآقَّةُ ﴿1﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿2﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿3﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ
بِالْقَارِعَةِ ﴿4﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿5﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا
بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿6﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى
الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿7﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿8﴾
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿9﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ
رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿10﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ﴿11﴾
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿12﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ
وَّاحِدَةٌ ﴿13﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿14﴾ فَيَوْمَئِذٍ
وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿15﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿16﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى
اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿17﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ

Marfat.com

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا
كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾
فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ
الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾
وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

وہ ہونے والی ٥ کیا ہے وہ ہونے والی ٥ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ ہونے والی ٥ ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز کو جھٹلایا ٥ پس ثمود تو وہ ایک سخت حادثہ سے ہلاک کردئے گئے ٥ اور عاد تو وہ ایک تیز وتند ہوا سے ہلاک کئے گئے ٥ اس کو اللہ نے سات رات اور آٹھ دن ان پر مسلط رکھا پس تم دیکھتے ہو کہ وہاں وہ اس طرح گرے ہوئے پڑے ہیں گویا کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں ٥ تو کیا تمہیں ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے ٥ اور فرعون اور اس سے پہلے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں نے جرم کیا ٥ انھوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بہت سخت پکڑا ٥ اور جب پانی حد سے گزر گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کرایا ٥ تاکہ ہم اس کو تمہارے لیے یادگار بنادیں اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں ٥ پس جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی ٥ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی بار میں ریزہ ریزہ کردیا جائے گا ٥ تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہوجائے گی ٥ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس روز بالکل بودا ہوگا ٥ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ٥ اس دن تم پیش کئے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی ٥ پس جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ لو میرا اعمال نامہ پڑھو ٥ میں نے گمان رکھا تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا تھا ٥ پس وہ ایک پسندیدہ عیش میں ہوگا ٥ اونچے باغ میں ٥ اس کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے ٥ کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے دنوں میں کئے ہیں ٥ اور جس شخص کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا ٥ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہونے والی اور نہ ٹلنے والی قیامت کیا چیز ہے۔ اور آپ کیا جانیں وہ کیا چیز ہے۔ جو تو بتلائے کیونکہ وہ آپ کے علم سے باہر ہے اور اسے ہم ہی جانتے ہیں آپ اسے کما حقہ نہیں جان سکتے۔ وہ کھڑکانے والی ہے جو کہ تمام خواب عدم میں سونے والوں کو نیند سے چونکا کر میدان میں لاکھڑا کریں گے قوم ثمود اور قوم عاد نے اس کھڑکانے والی کو جھٹلایا۔ تو

Marfat.com

ان کا حشر یہ ہوا ثمود تو ایک حد سے بڑھی ہوئی آفت یعنی زلزلہ سے ہلاک کئے گئے۔ رہی قوم عاد سو وہ لوگ ایک ایسی تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے جو کسی کے بس میں آنے والی نہ تھی۔ جس کو ہم نے ان پر مسلسل سات رات اور آٹھ دن مسلط رکھا۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ اب تو لوگوں کو اس زمین میں یا آندھی میں یوں بچھڑے پڑے ہوئے دیکھتا ہے جیسے کھجوروں کے اندر سے کھوکھلے تنے جو آندھی کے دیکھنے کو برداشت نہیں کر سکتے پس اب تو بتا کیا تو ان کیلئے کوئی باقی رہنے والی چیز دیکھتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا پورے طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اور فرعون اور اس سے پہلے والوں اور الٹی بستیوں نے بھی جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اور اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے کی نافرمانی کی تھی۔ سو اس نے ان کو بھی سخت پکڑا تھا پس تم ان واقعات کو سوچو اور ان سے عبرت حاصل کرو۔ اور انکار قیامت اور رسول کی نافرمانی سے باز آؤ۔ دیکھو جب نوح کے زمانہ میں پانی کی طغیانی ہوئی تھی تو ہم نے تمہیں اصلاب آباء میں کشتی میں سوار کیا تھا تا کہ ہم اس کشتی کو تمہارے لئے یاددہانی بنائیں۔ اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں پس تم اس کشتی کو یاد کرو۔ اور جو نصیحت وہ تمہیں دیتی ہے اسے سماع قبول سنو اور یاد رکھو۔

پس جس وقت صور میں ایک مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی مرتبہ دے مارا گیا ہوگا جس پر اس روز وہ واقع ہونے والی قیامت واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ اس روز نہایت بودا ہوگا۔ اور فرشتے اس کے اطراف پر ہوں گے جیسے کوئی فوج کسی مقام کا محاصرہ کئے ہوتی ہے یا اس وجہ سے کہ آسمان بیچ میں سے پھٹ چکا ہوگا۔ اور کنارے باقی ہوں گے اور تیرے پروردگار کے تخت کو اس روز اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے پس جس وقت یہ تمام واقعات ہوں گے اس روز تم اپنے رب کے حضور میں یوں پیش کئے جاؤ گے کہ تمہاری کوئی چھپی چیز اس سے پوشیدہ نہ ہوگی۔

پس جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہوگا جس پر وہ جوش مسرت میں کہے گا کہ لو صاحبو! میرا نامہ اعمال پڑھو دیکھو کیسا اچھا ہے۔ اجی میں تو سمجھے ہوئے تھا کہ مجھے میرے حساب سے سابقہ پڑنا ہے چنانچہ وہی ہوا سو وہ تو اس عالی شان باغ میں جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے ایک پسندیدہ زندگانی میں ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں سے کہا گیا ہوگا کہ خدا ہضم کرے تم اپنے ان اعمال کے سبب جو تم نے گزشتہ دنوں میں کئے ہیں خوب کھاؤ پیو اور اس لئے وہ خوب کھاتے پیتے اور چین کرتے ہوں گے۔

رہا وہ جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا ہوگا۔ جس پر وہ کہے گا کہ اے کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا۔ اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اللہ رب العزت محشر کے میدان کی سختی سے ہمیں بچائیں۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

15/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 319

سورۂ حاقہ آیت نمبر 27 تا 52 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾
هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِىْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا
حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ
اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾
وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

Marfat.com

اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۲﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کاش وہی موت فیصلہ کن ہوتی ٥ میرے مال میرے کام نہ آیا ہ میرا اقتدار ختم ہوگیا ٥ اس شخص کو پکڑ و پھر کسی کو طوق پہناؤ پھر اس کو جہنم میں داخل کردو ٥ پھر ایک زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو ٥ یہ شخص خدائے عظیم پر ایمان نہ رکھتا تھا ٥ اور وہ غریبوں کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا تھا ٥ پس آج یہاں اس کو کوئی ہمدرد نہیں ٥ اور زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا نہیں ٥ اس کو گناہ گاروں کے سوا کوئی نہ کھائے گا ٥ پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو ٥ اور جن کو تم نہیں دیکھتے ہو ٥ بے شک یہ ایک باعزت رسول کا کلام ہے ٥ اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں تم بہت کم ایمان لاتے ہو ٥ اور یہ کسی کاہن کا کلام نہیں تم بہت کم غور کرتے ہو ٥ خداوند عالم کی طرف سے اتارا ہوا ہے ٥ اور اگر وہ کوئی بات گھڑ کر ہمارے اوپر لگاتا ٥ تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑتے ٥ پھر ہم اس کی رگ دل کاٹ دیتے ٥ پھر تم میں سے کوئی اس سے ہمیں روکنے والا نہ ہوتا ٥ اور بلاشبہ یہ یاددہانی ہے ڈرنے والوں کے لئے ٥ اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں اسکے جھٹلانے والے ہیں ٥ اور وہ منکروں کے لئے پچھتاوا ہے ٥ اور یہ یقینی حق ہے ٥ پس تم اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو ٥

تشریح: قیامت کے دن جس شخص کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ پریشان ہوکر کہے گا اے کاش وہ پہلی موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور اسکے بعد یہ حساب کتاب کا جھگڑا نہ ہوتا۔ ہائے رے میرا تو مال بھی میرے کام نہ آیا۔ میری قوت بھی مجھ سے جاتی رہی اس کی حالت یہ ہوگی کہ فرشتوں سے کہا جائے گا کہ پکڑ واسے۔ پھر اسے دوزخ میں داخل کرو۔ اس کے بعد اسے اس زنجیر میں پرو دو جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے کیونکہ وہ نہ عظیم الشان خدا کو مانتا تھا اور نہ کسی کو محتاج کے کھانے پر ترغیب دیتا تھا خود کھلانا تو در کنار لہٰذا آج یہاں نہ اس کا کوئی دوست ہے، نہ اس کے لئے کھانا ہے۔ بجز زخموں کے دھوون کے یا اسی قسم کے اور کھانوں کے جیسے زقوم وغیرہ جس کو جرائم پیشہ لوگ ہی کھائیں گے الغرض یہ مختصر حالات تھے قیامت کے جن سے تم کو عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ نہیں یہ بات نہیں میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو۔ اور جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ ایک معزز رسول کا قول ہے جو کہ وہ بحیثیت رسول ہونے کے کہتا ہے اور ایک شاعر کا قول نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ تم بہت کم مانتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے مگر افسوس کہ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو۔

درحقیقت یہ رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات بھی ہماری طرف سے بنا کر کہتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑتے جیسے کہ جلادوں کا گردن مارنے کے وقت قاعدہ ہے پھر اس کی رگ دل کاٹ دیتے۔ اور تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا تھا الغرض وہ بنائی ہوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا کی نازل کی ہوئی ہے اور وہ پرہیز گاروں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ اور یہ ہم ضرور

Marfat.com

جانتے ہیں کہ تم میں کچھ اس کو جھٹلانے والے بھی ہیں پس ہم انہیں اس کی سزا دیں گے اور نہ ماننے والوں کے حق میں ایک بڑے پچھتائے کی چیز ہے۔ اور وہ بالکل یقینی ہے جس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں پس اے رسول آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے اس کی تسبیح کیجئے کہ اس نے آپ کو ایسی بڑی دولت دی۔

جیسا کہ کوئی نعم البدل نہیں جن کو ایمان نصیب ہو چکا ہے وہ واقعی بڑے سعادت مند ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے راضی ہیں اور ان سے خوش ہیں۔ اور جو لوگ منکر ہیں کفر میں سرگرداں ہیں ان کی بدنصیبی ہے۔ اور مالک کائنات ان سے خوش نہیں۔ اسی وجہ سے وہ بے یقینی والی زندگی گزار رہے ہیں۔ افسوس والی زندگی بندے کو خراب کر دیتی ہے۔ ایسے فرمایا گیا ہے کہ جب تمہیں اللہ رب العزت نے ایمان جیسی لذت دی ہے تو اس کی حمد و ثنا ہر وقت کرتے رہو۔ اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس کا تم پر بڑا اکرم و فضل ہے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المعارج

سورۃ المعارج مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 44 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 201 اور حروف کی تعداد 982 ہے
اس کا نام آیت نمبر 3 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 70 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا
نمبر 79 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 44: مضامین کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ اہل مکہ قرآن کا انکار کرتے ہیں قیامت کا انکار، رسالت کا انکار، دل
آزاری والی باتیں کرتے۔ مسلمانوں کو غصہ دلاتے کہ تمہاری قیامت کب آئے گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو تسلی
دی گئی کہ قیامت بھی ضرور آئے گی آپ گھبرائیں نہیں، اللہ رب العزت انہیں ضرور پوچھے گا ان کا ضرور حساب ہوگا۔ وقوع قیامت
کوئی کھیل تماشا نہیں کہ ادھر تم نے فرمائش کی اور ادھر وقوع قیامت کا عمل شروع ہو گیا کے متعلق تبصرہ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ آپ علیہ السلام کا مذاق اڑا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مت گھبرائیں اور نہ ہی دل
برداشتہ ہوں ان کی باتوں کا ضرور نتیجہ نکلے گا کا تذکرہ ہے۔

Marfat.com

16 / نومبر درس فیضان القرآن نمبر 320

سورۂ معارج آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ (1) لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ (2)
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِؕ (3) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ (4) فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (5)
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًاۙ (6) وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًاؕ (7) يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِۙ (8)
وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ (9) وَ لَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًاۚۖ (10) يُّبَصَّرُوْنَهُمْ
يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِۙ (11) وَ
صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِۙ (12) وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِۙ (13) وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًاۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِۙ (14) كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ (15) نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ (16) تَدْعُوْا
مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰىۙ (17) وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى (18) اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوْعًاۙ (19) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًاۙ (20) وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًاۙ (21)

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

مانگنے والے نے عذاب واقع ہونے والا مانگا o منکروں کے لئے کوئی اس کا ہٹانے والا نہیں o اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں کا مالک ہے o اس کی طرف فرشتے اور جبریل چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے o پس تم صبر کرو بھلی طرح کا صبر o وہ اس کو دور دیکھتے ہیں o اور ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں o جس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا o اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح o اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا o وہ ان کو دکھائے جائیں گے مجرم چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں o اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی o اور اپنے کنبہ کو جو اس پناہ دینے والا تھا o اور تمام اہل زمین کو فدیہ میں دے کر اپنے کو بچا لے o ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہو گی o جو کھال اتار دے گی o وہ ہر اس شخص کو بلائے گی جس نے پیٹھ پھیری اور اعراض کیا o جمع کیا اور سینت کر رکھا o بیشک انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے o جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ گھبرا اٹھتا ہے o اور جب اس کو فارغ البالی ہوتی ہے تو وہ بخل کرنے لگتا ہے o

تشریح: ایک درخواست کرنے والے نے اس عذاب کی درخواست کی جو اس خدا کی جانب سے جو کہ بہت سے زینوں والا یعنی بہت بالاتر ہے جس تک فرشتے اور روح باایں ہمہ سرعت سیر اس ایک دن میں چڑھ سکتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ وہ عذاب کافروں کیلئے یوں واقع ہونے والا ہے کہ اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں اور چونکہ اس درخواست کا منشا حقیقت میں انکار ہے اس عذاب کا اس لئے یہ صریح توہین ہے اس عالی شان خدا کی پس آپ ان کی اس گستاخی پر اچھا صبر کیجئے جو کہ قاعدہ کے اندر ہو یہ لوگ تو اسے بہت دور اور ناممکن الوقوع سمجھتے ہیں۔ اور ہم اسے بہت قریب دیکھ رہے ہیں۔

نیز گو اس وقت وہ عذاب کی درخواست کرتا ہے لیکن جس روز آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی مانند ہو جائیں گے۔ اور دوستوں کی بات نہ پوچھی جائے گی۔ حالانکہ وہ ایسے دوست ہوں گے جو ناشناختہ نہ ہوں گے بلکہ ان کو شناخت کرائے جائیں گے۔ تو اس روز یہ مجرم اس کی خواہش کرے گا کہ کاش وہ اپنے بیٹے اور بیوی اور بھائی اور اپنا وہ سارا کنبہ جس میں وہ رہتا ہے اور جو روئے زمین پر ہیں۔ سب کو دے کر اس دن کے عذاب سے چھوٹ جائے پھر وہ اگر ایسا کرے بھی تو کیا وہ اسے نجات دیدے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ کھال اتارنے والی آگ ان تمام لوگوں کو بلا رہی ہے جنہوں نے حق کو پیٹھ دی اور اس سے منہ پھیرا اور مال جمع کیا۔ پھر اسے سینت کے رکھا۔ پس وہ اس سے نہیں بچ سکتا۔

بیشک انسان تکلیف پہنچنے کے وقت سخت گھبرا جانے والا کہ اس وقت جو کچھ اس سے مانگو سب دینے کو تیار ہوتا ہے اور بھلائی پہنچنے کے وقت سخت بخیل کہ کسی کو کوڑی نہ دے پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ تم کو مجرم مذکور کی حالت سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ دنیا میں کسی کو کچھ دینا پسند نہ کرتا تھا۔ اور آخرت میں عذاب کو دیکھ کر سب کچھ دینے کو تیار ہے۔ اللہ پاک ہمیں عذاب آخرت سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰىنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

17 ر نومبر درس فیضان القرآن نمبر 321

سورۂ معارج آیت نمبر 22 تا 44 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾
وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ
رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ

Marfat.com

امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰۤى اَنْ
نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

مگروہ نمازی o جو اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں o اور جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا معین حق ہے o اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں o اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں o بیشک ان کے رب کے عذاب سے کسی کو نڈر نہ ہونا چاہیے o اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں o مگر اپنی بیویوں سے یا اپنی مملوکہ عورتوں سے پس ان پر ان کو کوئی ملامت نہیں o پھر جو شخص اسکے علاوہ کچھ اور چاہے تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں o اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کو نباہتے ہیں o اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں o اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں o یہی لوگ جنتوں میں عزت کے ساتھ ہوں گے o پھر ان منکروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تمہاری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں o دائیں سے اور بائیں سے گروہ در گروہ o کیا ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ وہ نعمت کے باغ میں داخل کر لیا جائے گا o ہرگز نہیں ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اس چیز سے جس کو وہ جانتے ہیں o پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی ہم اس پر قادر ہیں o کہ بدل کر ان سے بہتر لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں o پس ان کو چھوڑ دو کہ وہ باتیں بنائیں اور کھیل کریں یہاں تک کہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے o جس دن قبروں سے نکل پڑینگے دوڑتے ہوئے جیسے وہ کسی نشانہ کی طرف بھاگ رہے ہوں o ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہو گی یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ تھا o

تشریح: اللہ تعالیٰ مجرمین کی حالت بیان کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حالت ہے مجرمین کی باستثناء ان نمازیوں کے جو اپنی نماز پر قائم ہیں اور جن کے مالوں میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حق مقرر ہے اور جو کہ جزاء کے دن یعنی روز قیامت کو سچا جانتے ہیں۔ اور جو کہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ ان کے رب کا عذاب اس قابل نہیں کہ آدمی اس سے بےفکر ہو جائے۔ اور جو کہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بیوی پر اور ان عورتوں پر جو شرعاً ان کی ملک ہیں حفاظت کی ضرورت نہیں

Marfat.com

کیونکہ ان کے بارے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پس جو کوئی ان کے علاوہ اور عورتوں کا خواہاں ہو تو وہ لوگ سراسر حد سے بڑھ جانے والے ہیں اور اس لئے وہ قابل ملامت ہیں اور باستثناء ان لوگوں کے جو اپنی امانتوں کا جو ان کے پاس دوسروں کی رکھی ہوئی ہیں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو کہ اپنی گواہیوں پر قائم ہیں اور ان سے ہٹتے نہیں اور جو لوگ اپنی نماز کی نگہداشت رکھتے ہیں اور اسے قیامت پر ادا کرتے ہیں کہ ان کی یہ حالت نہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کی آخرت کے باغوں میں عزت افزائی کی جائے گی۔

پس جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ جنت ان لوگوں کا حق ہے تو ان کافروں کو کیا ہوا کہ یہ لوگ آپ کی جانب پراگندہ ہونے کی حالت میں دائیں اور بائیں سے دوڑے آتے ہیں۔ اور بطور تمسخر کے کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جائیں گے کیا ان میں سے ہر شخص اس کی خواہش رکھتا ہے کہ اس کو عیش کے باغ میں داخل کیا جائے بیشک ان کی یہ خواہش ہے مگر یہ ہرگز نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ وہ قیامت کے منکر ہیں اور ان کی یہ خواہش فرض کے طور پر ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہم نے ان کو اس شے سے پیدا کیا ہے جس کو وہ جانتے ہیں اور اس لئے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کیسی حقیر چیز ہے۔ جس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سے ایسے آدمی بن سکتے ہیں۔ پس ان کا انکار نشاۃ اخری ایسا ہی ہے جیسے کوئی ناواقف یہ کہے کہ بھلا منی سے آدمی کیسے بن سکتا ہے۔ اور اس انکار کو یہ لوگ ہی غلط کہیں گے۔ اس لئے ان کا انکار بھی غلط ہے لہٰذا میں قسم کھاتا ہوں جملہ مشارق و مغارب کے پروردگار کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کے بجائے ان سے بہتر پیدا کر دیں۔ اور وہ ہم سے آگے نہیں نکل سکتے لہٰذا ہم انہیں ضرور اس گستاخی کی سزا دیں گے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں دوبارہ نہیں پیدا کر سکتے۔

پس اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں چھوڑیئے کہ وہ اپنی بیہودہ باتوں میں لگے رہیں۔ اور کھیلتے رہیں۔ یہاں تک کہ ان کا اس دن سے سامنا ہو۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی اس دن سے جس روز وہ اپنی قبروں سے یوں دوڑتے ہوئے نکلیں گے۔ گویا کہ وہ کسی دیوی کے تھان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں نیز ان پر یوں ذلت چھائی ہوئی ہوگی کہ ان کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوں گی اور مارے ندامت اور خوف کے اوپر آنکھ نہ اٹھا سکتے ہوں گے دیکھا؟ یہ خطرناک دن وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے کاش یہ لوگ اس سے ڈریں اور اپنی شرارتوں سے باز آئیں۔

اللہ رب العزت ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ نوح

سورۃ نوح مکی سورۃ ہےاس میں آیات کی تعداد 28اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 231اور حروف کی تعداد 972 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 71 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 71 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 28: اہل مکہ بتوں کی مخالفت کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کمربستہ ہو چکے تھے اللہ رب العزت نے ان کے سامنے قوم نوح کے حالات بیان کر کے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کے لئے بطور تنبیہ اس سورۃ کا نزول فرمایا ہے۔توحید الٰہی کا تذکرہ،نوح علیہ السلام کی رسالت کا تذکرہ،ان کی تبلیغ کا تذکرہ،ان کی قوم کی بغاوت،سرکشی کا ذکر،نوح علیہ السلام کا اللہ رب العزت کے حضور اپنی بے بسی کا پیش کرنا کہ میری قوم نے دعوت کو رد کر دیا ہے حکم خداوندی کے مطابق عذاب کا آنا۔اہل ایمان کا بچ جانا۔نوح علیہ السلام کا دعا کرنا اپنے لئے والدین کے لئے اہل ایمان کی مغفرت کے لئے اور کفار کے خاتمے کے لئے بددعا کرنا۔

Marfat.com

Marfat.com

18 / نومبر درس فیضان القرآن نمبر 322

سورۂ نوح آیت نمبر 1 تا 28 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ
دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ
جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ
خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ

Marfat.com

فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾
ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾
لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا
مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا
تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾
وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا
نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى
الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا
فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کر دو اس سے پہلے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آجائے ٥ اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو میں تمہارے لئے ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں ٥ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ٥ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر کرے گا اور تمہیں ایک معین وقت تک باقی رکھے گا بیشک جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر وہ ٹالا نہیں جاتا کاش کہ تم اس کو جانتے ٥ نوح نے کہا کہ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز پکارا ٥ مگر میری پکار نے ان کی دوری ہی میں اضافہ کیا ٥ اور میں نے جب بھی ان کو بلایا کہ تو انہیں معاف کر دے تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور ضد پر اڑ گئے اور بڑا گھمنڈ کیا ٥ پھر میں نے ان کو برملا پکارا ٥ پھر میں نے ان کو کھلی تبلیغ کی اور ان کو چپکے سے سمجھایا ٥ میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ٥ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا ٥ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ پید

Marfat.com

اکرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا ہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے لیے عظمت کے متوقع نہیں ہ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے بنایا ہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ بنائے ہ اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا ہ اور اللہ نے تمہیں زمین میں خاص اہتمام سے اگایا ہ پھر وہ تمہیں زمین میں واپس لے جائے گا اور پھر اس سے تمہیں باہر لے آئے گا ہ اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو ہموار بنایا ہ تا کہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو ہ نوح نے کہا کہ اے میرے رب انھوں نے میرا کہا نہ مانا اور ایسے آدمیوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے گھاٹے ہی میں اضافہ کیا ہ اور انھوں نے بڑی تدبیریں کیں ہ اور انھوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور تم ہرگز نہ چھوڑنا ودّ کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو ہ اور انھوں نے بہت لوگوں کو بہکا دیا اور اب تو ان گمراہوں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر ہ اپنے گناہوں کے سبب سے وہ غرق کئے گیے پھر وہ آگ میں داخل کیے گئے پس انھوں نے اپنے لئے اللہ سے بچانے والا کوئی مددگار نہ پایا ہ اور نوح نے کہا کہ اے میرے رب تو ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ ہ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہو گا بدکار اور سخت کافر ہی ہو گا ہ اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو تو اس کی مغفرت فرما اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو معاف فرما دے اور ظالموں کے لئے ہلاکت کر سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر ہ

تشریح: اس سورۃ مقدسہ کا شان نزول یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم کا اپنے کفر اور ہٹ دھرمی کے باعث غرق ہونا کفار مکہ کو یاد دلا کر عبرت دلائی مقصود ہے۔ کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کی نافرمانی کو چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔

نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے جھٹلایا اور باوجویکہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو ساڑھے نو سو برس تک سمجھاتے رہے۔ اور ایمان کی ترغیب دیتے رہے لیکن سوائے چند آدمیوں کے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ نوح علیہ السلام نے دشمنان خدا اور رسول کے ہاتھوں سے پتھر کھائے بے ہوش ہو کر گرے۔ جب ہوش آیا تو وہی فرض منصبی کا ادا کرنا سمجھانا بجھانا ایمان کی ترغیب دینا معمول رہا۔ آخرکار جب کافر کسی طرح نہ سنبھلے اور نہ مانے تو نوح علیہ السلام نے بددعا کی اور تمام کافر ایسے غرق ہوئے کہ وہ طوفان ہمیشہ کیلئے ذریعہ عبرت ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کے پاس تکلیف دہ عذاب آئے اپنی قوم کو اس خطرہ سے مطلع کرو چنانچہ انہوں نے اس کی تعمیل کی اور کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی پرستش کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو وہ اللہ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا اور بصورت اس کے نہ ماننے کے تم کو اس وقت سے پہلے ہی عذاب سے ہلاک کرے گا۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ تم کو ایک وقت معین تک مہلت دے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کا مقررہ وقت جب آجاتا ہے تو پھر مہلت نہیں دی جاسکتی اور اس سے تم کو یہ نتیجہ بھی نہ نکالنا چاہیے کہ تم جو اچھے کام کرنا چاہو اس وقت سے پہلے کر سکتے ہو۔ اور جب وہ آجائے گا تو اس وقت تم کچھ نہ کر سکو گے۔ اور بجز حسرت و افسوس کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو گا کاش تم ان باتوں کو جانتے ہوتے اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے۔ لیکن انہوں نے ان کی نصیحت نہ سنی اور اپنے کفر پر مصر ہے۔

Marfat.com

اس پر انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی سو میری دعوت نے ان کا بھاگنا اور اس سے وحشت کرنا ہی بڑھایا اور جب کبھی میں نے انہیں طریق حق کی دعوت دی تا کہ وہ اسے قبول کریں اور آپ ان کے گناہ معاف کریں۔ تو انہوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے۔ اور کفر پر اصرار کیا اور حق کے قبول کرنے سے تکبر کیا۔ پھر میں نے انہیں کھلم کھلا دعوت دی۔ پھر میں نے ان سے اپنے مدعا کو علی الاعلان بھی ظاہر کیا اور خفیہ طور پر بھی ان سے کہا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے معافی چاہو کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر دھواں دھار مینہ برسائے گا اور مالوں سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغات دے گا۔ اور تمہیں نہریں دے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ تم خدا کے لئے عظمت کی امید نہیں رکھتے اور اسے ناممکن سمجھتے ہو حالانکہ اس نے تمہیں مختلف ڈھنگ سے پیدا کیا کہ ایک وقت تم نطفہ تھے اس کے بعد تمہیں خون بنایا۔ پھر گوشت وغیرہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ اور ان میں چاند کو روشن بنایا۔ اور سورج کو چراغ بنایا پس تم ان واقعات میں غور کرو اور ان سے اس کے تفرد فی الالوہیت کو سمجھو اور یہ سمجھ کر اس کی اطاعت کرو اور یہ یاد رکھو کہ اللہ نے تمہیں زمین سے اگایا کیونکہ اس نے تمہیں مٹی اور اس سے پیدا ہونے والی غذاؤں سے پیدا کیا اس کے بعد وہ تمہیں اسی میں لوٹا دے گا اور تم مر کر مٹی میں مل جاؤ گے اور اس کے بعد وہ تمہیں اس سے دوبارہ نکالے گا اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فراخ بنایا تا کہ تم اس کے کشادہ رستوں میں چلو اور یہ واقعات ایسے ہیں جو کہ مقتضی ہیں اس کو کہ تم اس کے انعامات کا شکر کرو۔ اور اس کی سزا سے ڈرو۔ پس تم کو ایسا کرنا چاہیے۔ الغرض میں نے انہیں ہر طرح سمجھایا مگر انہوں نے میری ایک نہ مانی۔

اب نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ اور ان کی پیروی کی جن کو ان کے مال اور اولاد نے صرف گھاٹا ہی بڑھایا اور نفع کچھ نہ بخشا۔ اور جنہوں نے میرے خلاف نہایت زبردست تدبیر کی۔ اور کہا کہ تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا۔ اور نہ ود کو چھوڑنا۔ اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو۔ اور اس طرح انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کر دیا۔

پس اے میرے پروردگار تو انہیں ہدایت نہ کرنا اور تو ان ظالموں کی گمراہی ہی بڑھانا لہٰذا ان کے گناہوں کے سبب ان کو ڈبو دیا گیا۔ اور ڈبونے کے بعد انہیں آگ میں داخل کیا گیا۔ پس انہیں خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ملے جو انہیں سزا سے بچا لیتے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ نوح نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار تو ان کافروں میں سے کسی رہنے والے کو زمین پر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو انہیں چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور صرف بدکار اور ناشکر بچے جنیں گے۔ اے میرے پروردگار تو مجھے بھی بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی۔ اور ان کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوا۔ اور ان کے علاوہ دوسرے قیامت تک ایمان لانے والے مردوں اور ایمان لانے والی عورتوں کو بھی اور جو ظلم پر کمربستہ ہوں ان کو صرف تباہی بڑھا۔

اللہ رب العزت ہمیں افعال بد سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الجن

سورۃ جن مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 28 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 287 اور حروف کی تعداد 1126 ہے اسکا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے، ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 72 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 40 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 28: جنوں کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے قرآن سنا۔ اس پر ایمان لائے۔ شرک سے توبہ کی اپنی قوم کی اصلاح کی انہیں بھی تبلیغ کی۔ اللہ رب العزت کے احکاماتؒ سے منہ موڑنے کا انجام۔ غیب کا علم رکھنے والی ذات صرف اللہ کی ذات ہے، کفار کی ہلاکت کا تذکرہ ہے۔ لوگوں کو کہا گیا کہ اگر وہ راہ راست پر آجائیں اور ثابت قدمی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں تو اللہ کی طرف سے ان پر انعامات کی بارش ہوگی۔ اللہ رب العزت کے احکام سے منہ موڑنے کا انجام کار سخت عذاب ہوگا۔ نفع ونقصان پہنچانے والی ذات وحدہ لاشریک ہے اس کی ذات کے علاوہ کوئی نفع ونقصان دینے پر قدرت نہیں رکھتا۔ اس کا بڑی تفصیل سے تذکرہ ہے۔

Marfat.com

19 رنومبر درس فیضان القرآن نمبر 323

سورۂ جن آیت نمبر 1 تا 28 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ
تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا
لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا
نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

Marfat.com

نَّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا
بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ
وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ
مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ
عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾
وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ
اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾
قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ
اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ
اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ
خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ
وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہو کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے ہ جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے ہ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے اس نے نہ کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد ہ اور یہ کہ ہمارا نادان اللہ کے بارے میں بہت خلاف باتیں کہتا تھا ہ اور ہم نے گمان کیا تھا کہ انسان اور جن خدا کی شان میں کبھی جھوٹ بات نہ کہیں گے ہ اور یہ کہ انسانوں مین کچھ ایسے تھے جو جنات میں سے بعض کی پناہ لیتے تھے تو انھوں نے جنوں کا غرور اور بڑھا دیا ہ اور یہ کہ انھوں نے بھی گمان کیا جیسا تمہارا گمان تھا کہ اللہ کسی کو نہ اٹھائے گا ہ اور ہم نے آسمان کا جائزہ لیا تو ہم نے پایا کہ وہ سخت پہریداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا ہے ہ اور ہم اس کے بعض ٹھکانوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے سو اب جو کوئی سننا چاہتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے ہ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ زمین والوں کے لئے کوئی برائی چاہی گئی ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے ہ اور یہ کہ ہم میں سے بعض نیک ہیں اور بعض اور طرح کے ہم مختلف طریقوں پر ہیں ہ اور یہ کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں ہ اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو ہم اس پر ایمان لائے پس جو اپنے رب کے ساتھ ایمان لائے گا تو اس کو کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا ہ اور یہ کہ ہم میں فرماں بردار بعض ہیں اور بعض بے راہ ہیں پس جس نے فرماں برداری کی تو انھوں نے بھلائی کا راستہ ڈھونڈ لیا ہ اور جو لوگ بے راہ ہیں تو وہ دوزخ کے ایندھن ہوں گے ہ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ یہ لوگ اگر راستہ پر قائم ہو جاتے ہیں تو ہم ان کو خوب سیراب کرتے ہ تاکہ اس میں ان کو آزمائیں اور جو شخص اپنے رب کی یاد سے اعراض کریگا تو وہ اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا ہ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ہ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو گئے ہ کہو کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہ کہو کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا ہ کہو کہ مجھ کو اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اسکے سوا کوئی پناہ پا سکتا ہوں ہ پس اللہ ہی کی طرف سے پہنچا دینا اور اس کے پیغاموں کی ادائیگی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ہ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے اس چیز کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو وہ جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کون تعداد میں کم ہے ہ کہو کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس کے لیے لمبی مدت مقرر کر رکھی ہے ہ غیب کا جاننے والا وہی ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہ سوا اس رسول کے جس کو اس نے پسند کیا ہو تو وہ اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے ہ تاکہ اللہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے ہیں اور وہ ان کے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے ہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہئے کہ مجھے بذریعہ وحی کے بتلایا گیا ہے کہ جنوں میں سے کچھ لوگوں نے یہ قرآن سنا تو کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو کہ راستی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ پس ہم

Marfat.com

نے اسے مان لیا۔ اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ ہمارے رب کی شان بہت اعلیٰ ہے۔ اس نے نہ بیوی بنائی، نہ بیٹا بیٹی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ہم میں کے کم عقل خدا کے متعلق غیر واقعی باتیں کہتے تھے۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن خدا کے متعلق جھوٹی بات نہ کہیں گے اس لئے ہم ان احمقوں کی باتوں میں آ گئے۔

یہاں تک جنوں کے مضمون کو بیان کر کے اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں اور یہ بھی واقعی بات ہے کہ کچھ تو جن اپنی طبیعت سے ہی شریر اور بے وقوف تھے اور کچھ یہ ہوا کہ انسانوں کے کچھ لوگ جنوں میں کے کچھ لوگوں کی پناہ لیتے تھے۔ پس انہوں نے اور بھی ان کا دماغ خراب کر دیا اور ان کی سرکشی اور ان کا ارتکاب معاصی اور بھی بڑھ گیا اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ جس طرح اے مشرکو! تم سمجھتے ہو یوں ہی انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا کسی کو ہرگز قبروں سے نہ اٹھائے گا اور یہ خیال ان کی معصیت میں اور معین ہو گیا۔ پس یہ وجہ تھی ان کی خدا کے متعلق غلط اور جھوٹی باتیں بیان کرنے کی۔

اور جنوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بھی یقینی امر ہے کہ ہم نے آسمان کو چھونا چاہا جیسا کہ ہماری عادت تھی تو ہم نے اسے پہرہ داروں اور ٹوٹنے والوں تاروں سے بھرا پایا۔ اور یہ ایک واقعہ ہے کہ اس سے پہلے ہم اس کی نشستگاہوں میں عالم بالا کی باتیں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ پس اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ اپنے لئے ٹوٹنے والے تارے کو تاک میں پائے گا۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بھی واقعہ ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے اہل زمین کے متعلق کوئی برائی مقصود ہے۔ یا ان کے رب نے ان کے متعلق بھلائی چاہی ہے۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ہم میں سے کچھ اچھے ہیں اور کچھ اس کے علاوہ کیونکہ ہم مختلف راہوں پر تھے۔ اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہم نے اب سمجھ لیا کہ ہم زمین پر کسی جگہ رہ کر اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم اسے کہیں بھاگ کر عاجز کر سکتے ہیں بلکہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی جائیں ہر حالت میں خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ جو چاہے ہمارا کر سکتا ہے۔

اور یہ بھی واقعہ ہے کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو ہم نے اسے مان لیا۔ پس لوگ کمی اجر اور ظلم سے مامون ہو گئے کیونکہ جو کوئی اپنے رب کو مانے اسے نہ کمی اجر کا کھٹکا ہے اور نہ ظلم کا۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے کہ ہم میں کچھ خدا کے فرمانبردار ہیں اور کچھ ظالم۔ پس جنہوں نے اطاعت قبول کی انہوں نے تو اچھی سوچی۔ رہے ظالم سو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اگر لوگ صحیح رستہ پر رہتے تو ہم انہیں بہت سا پانی دیتے جس سے ان کے جنگل ہرے بھرے اور ان کی کھیتیاں سرسبز ہوتیں اور وہ چین کرتے۔ اور اس لئے دیتے تاکہ ہم اس میں ان کا امتحان کریں کہ وہ اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ یا عیش میں پڑ کر ہمیں بھول جاتے ہیں اور اس لئے وہ ان کے لئے من وجہ انعام ہوتا اور من وجہ امتحان۔ خیر یہ تو مطیعین پر انعام ہوتا اور اب جو اپنے رب کی نصیحت سے اعراض کرتے ہیں ہم انہیں ایسے عذاب میں داخل کریں گے جو اوپر کو چڑھنے والا اور ترقی کرنے والا ہوگا۔ اور یہ بھی یقینی ہے کہ عبادت خانہ خدا ہی کیلئے ہیں پس تم خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارو اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ جب خدا کا بندہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکارنے کھڑا ہوا تو ان کو اس سے روکنے کیلئے اس کثرت سے لوگ جمع ہوئے کہ قریب تھا کہ وہ اوپر تلے ان پر گر جائیں اور یہ ایک نہایت بیجا بات ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہئے کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا پس تم مجھ سے اس کی توقع چھوڑ دو کہ میں تمہارے ساتھ شریک کروں گا نیز آپ کہئے کہ تمہارے لئے نہ

Marfat.com

میں نقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔ اور نہ کسی بھلائی کا۔ علیٰ ہذا آپ یہ بھی کہیے کہ میں تمہیں تو کیا نفع پہنچا سکتا ہوں خود میری یہ حالت ہے کہ مجھے کوئی خدا سے پناہ نہیں دے سکتا۔ نہ مجھے خدا کے سوا کوئی ملجا و ماوی مل سکتا ہے پس میں تمہیں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا بجز خدا کی جانب سے تبلیغ اور اس کے پیغامات کے کہ یہ بیشک میرے اختیار میں ہے۔ چنانچہ میں یہ کر رہا ہوں۔ پس تم اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے لیکن یہ لوگ اپنی قوت کے گھمنڈ پر برابر اس کا انکار کرتے رہیں گے یہاں تک کہ جب یہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ کس کا مددگار کمزور تھا اور کون عدد میں کم تھا یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بتلاؤ کہ آخر وہ کب ہوگا تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا اس کیلئے میرا رب کوئی مدت دراز مقرر کرے گا۔

غیب داں وہی اللہ تعالیٰ ہے اور دوسروں کو جو غیب کی بات معلوم ہو سکتی ہے تو اس کے بتانے سے ہو سکتی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ بجز رسول کے جس کو وہ پسند کرے اور اس کو بھی اسی قدر مطلع کرتا ہے جس قدر کہ وہ چاہتا ہے۔ نہ کہ کل مغیبات پر۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے وقت کا علم نہ دینا اس پر شاہد ہے پس جب کہ وہ اس کو مطلع کرتا ہے تو اس خبر کے آگے پیچھے پہرہ داروں کو چلاتا ہے تا کہ نہ درمیان میں کوئی اس پر مطلع ہونے پائے۔ اور نہ اس میں زیادتی کمی کے ساتھ تصرف کر سکے۔ اور رسولوں کو اسی لئے مطلع کرتا ہے تا کہ وہ عملی طور پر جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور وہ ان کے پاس کی تمام چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور ان کی کسی بات سے بے خبر نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کا عدد گن رکھا ہے اس لئے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

یاد رکھیں نبی کا معنی یہ ہے کہ پہلے خبر خود پائیں بعد میں اس خبر کو مخلوق خدا تک پہنچائیں۔ نبی اللہ رب العزت کے نمائندے ہوتے ہیں۔ جن کا کام خدائے وحدہ لاشریک کے پیغامات کو اللہ کی مخلوق تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ایک ہونا اور جزاوسزا کے متعلق معلومات دینا ہی خبریں ہیں جو انبیائے کرام دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المزمل

سورۃ المزمل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 20 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 275 اور حروف کی تعداد 888 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 73 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 3 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 20: یہ سورۃ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے تبلیغ دین کا تذکرہ ہے۔ رات کو قیام کرنے کا ذکر، تلاوت کرنے کا طریقہ، تہجد کے احکام، کفار مکہ کو فرعون سے تشبیہ، سحر خیزی کی فضیلت کا بیان ہے۔ مسلمانوں کو نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے بھلائی کا حکم اور اس کے اجر کا بیان ہے۔ نماز تہجد میں تخفیف کا حکم ہے مسلمانوں کو حکم نماز پنجگانہ پڑھنے کا اور زکوۃ ادا کرنے کا، بھلائی جو بھی کرو گے اس کو اللہ کے ہاں پاؤ گے۔ سورۃ المزمل کامیابی کی سورۃ ہے اس کے مستقل پڑھنے سے نہ صرف درجات کی بلندی ملتی ہے بلکہ دنیاوی زندگی میں بھی کامیابی کا زینہ ہے، کے متعلق اصول بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

20/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 324

سورۂ مزمل آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ
قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ
اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾
وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَاۤ
اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ۗ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ
الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ﴿۱۵﴾

Marfat.com

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ
تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے کپڑے میں لپٹنے والے ○ رات میں قیام کر مگر تھوڑا حصہ ○ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دو ○ یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں ○ بیشک رات کا اٹھنا سخت روندنا ہے اور بات ٹھیک نکلتی ہے ○ بیشک تمہیں دن میں بہت کام رہتا ہے ○ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ سب سے الگ ہو کر ○ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں پس تم اس کو اپنا کارساز بنالو ○ اور لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور بھلی طرح ان سے الگ ہو جاؤ ○ اور جھٹلانے والے خوش حال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی ڈھیل دیدو ○ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے ○ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے ○ جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ کا ریت کے پھسلتے ہوئے تودے ہو جائیں گے ○ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے تم پر گواہ بنا کر جس طرح ہم نے فرعون

Marfat.com

کی طرف ایک رسول بھیجاہ پھر فرعون نے رسول کا کہانہ مانا تو ہم نے اس کو پکڑا سخت پکڑناہ پس اگر تم نے انکار کیا تو تم اس دن کے عذاب سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گاہ جس میں آسمان پھٹ جائے گا بیشک اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گاہ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کر لےہ بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب یا آدھی رات یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہو اور ایک گروہ تمہارے ساتھیوں میں سے بھی اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے اس نے جانا کہ تم اس کو پورا نہ کرسکو گے پس اس نے تم پر مہربانی فرمائی اب قرآن سے پڑھو جتنا تمہیں آسان ہو اس نے جانا کہ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کتنے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں زمین میں سفر کریں گے اور دوسرے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے پس اس میں سے پڑھو جتنا تمہیں آسان ہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض دو اچھا قرض اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے یہاں موجود پاؤ گے وہ بہتر ہے اور ثواب میں زیادہ اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہےہ

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے کپڑے میں لپٹے ہوئے آپ تمام رات نماز میں کھڑے ہوا کریں مگر کچھ کم یعنی نصف شب کھڑے ہوں یا اس میں سے کچھ کم کر دیں مثلاً یہ کہ تہائی رات کھڑے ہوں یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں مثلاً یہ کہ دو تہائی رات کے قریب کھڑے ہوں اور اس میں قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھا کریں یعنی ٹھہر ٹھہر کر اور صفائی کے ساتھ اس حکم سے ممکن ہے کہ آپ کی طبیعت پر گرانی ہو اور آپ خیال کریں کہ یہ تو بڑا سخت حکم ہے اس لئے ابھی ابھی ہم آپ پر ایک وزن دار بات القاء کرتے ہیں جس کے سننے سے آپ کو تسلی ہوگی۔ وہ بات یہ ہے کہ شب بیداری دل جمعی اور درستی قول کا بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اس وقت طبیعت یکسو ہوتی ہے۔ اور جو بات منہ سے نکلتی ہے وہ جچی تلی نکلتی ہے پس جب کہ اس میں یہ بڑا فائدہ ہے تو اس سے آپ کی طبیعت پر گرانی نہ ہونی چاہیے۔ اب رہا یہ سوال کہ اس سے آرام فوت ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو دن میں بہت کچھ آرام کا موقع حاصل ہے پس آپ دن میں آرام کر سکتے ہیں۔ الغرض جب کہ قیام شب کا داعی موجود ہے اور مانع مرتفع۔ تو آپ قیام شب کریں اور آپ اس میں علاوہ تلاوت قرآن کے اپنے رب کا نام بھی لیا کریں۔ اور سب خیالات سے یکسو ہو کر اس کی طرف متوجہ رہا کریں۔

اگر یہ خیال ہو کہ اس صورت میں حوائج ضروریہ معاش کا کیا انتظام ہوگا۔ کیونکہ رات تو عبادت میں گزری اور دن آرام میں۔ پھر معاش کیلئے کونسا وقت رہا۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ مالک ہے جملہ مشارق و مغارب کا اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس لئے وہ مستحق ہے اس کا کہ آپ اپنے تمام کاموں کو اس کے حوالہ کر دیں پس آپ اسے اپنا وکیل بنالیں اور اپنے کام اس کے حوالہ کر دیں اور خود اس کے کام میں لگے رہیں جیسا کہ اس نے حکم دیا ہے۔

اور جو باتیں یہ لوگ یعنی مشرکین کہ آپ کی نسبت کہتے ہیں۔ آپ ان پر صبر کریں اور آپ خوبی کے ساتھ چھوڑ دیں یعنی اس طرح کہ اس سے کوئی محذور شرعی لازم نہ آئے۔ اور مصلحت دینوی بھی فوت نہ ہو اور آپ ان سے تعرض نہ کریں۔ بلکہ مجھے اور ان مالدار جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں میں خود ان سے نبٹ لوں گا اور آپ چندے انہیں مہلت دیں کیونکہ ہمارے یہاں ان کی سزا کا ہر قسم کا سامان تیار ہے۔ بس وقت آنے کی دیر ہے چنانچہ ہمارے یہاں بیڑیاں بھی ہیں اور آتش سوزاں بھی۔ اور گلے سے نہ اترنے

Marfat.com

والا کھانا بھی۔ اوران کے علاوہ اور تکلیف دہ عذاب بھی اس روز جس روز زمین اور پہاڑ سخت لرزیں گے اور پہاڑ ایک تودہ ریگ ہوں گے۔ جس کا ریت نیچے کو گرتا ہوگا۔

اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول جو تم پر خدا کی عدالت میں گواہی دینے والا ہے یوں ہی بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا پس فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس پر سخت ناگوار گرفت کی پس جب کہ تم بھی وہی کرتے ہو جو فرعون نے کیا تھا۔ تو ممکن ہے کہ تم کو وہی سزا دی جائے لیکن اگر دنیا میں ایسا عذاب نہ بھی ہو تو عذاب آخرت تو ٹل ہی نہیں سکتا پس تم اس دن سے کیسے بچو گے جو کہ اپنی شدائد اور اپنی درازی کے سبب بچوں کو بڈھے کردے گا۔ اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ ہونے والا ہی ہے۔ یہ نصیحت ہے لوگوں کیلئے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنائے ہمارا کام سمجھا دینا تھا سو وہ ہم کر چکے۔ خیر! اے رسول آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ کبھی قریب دو تہائی رات کے اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی۔ لیکن دوسرے لوگ ایسا نہیں کرتے اور اللہ رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اس لئے اس نے جو مقدار آپ کے قیام کی بیان کی وہ صحیح ہے نیز اس نے کچھ لوگوں کی اس کی پابندی نہ کرنے سے عملی طور پر جان لیا کہ تم اس کی پابندی نہ کرو گے۔ پس اس نے تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کی اور تم سے اس حکم کو اٹھا دیا پس جس قدر قرآن تم سے آسانی سے بن پڑے اس قدر پڑھ لیا کرو۔

نیز وہ جانتا ہے کہ تم میں بیمار بھی ہوں گے اور کچھ لوگ خدا کا فضل رزق تلاش کرتے ہوئے زمین میں سفر کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور ان حالات میں اس حکم کی پابندی دشوار ہوگی لہٰذا جس قدر قرآن تم سے آسان ہو اس قدر پڑھ لیا کرو۔ اور نماز باقاعدہ پڑھتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کر کے خدا کو اچھا قرض دیتے رہو۔ اور یہ خیال رکھو کہ اپنے لئے جو نیکی تم پہلے کر لو گے اس کو تم خدا کے یہاں معاوضہ کے لحاظ سے بہت بڑی پاؤ گے۔ پس جو نیکی تم کر سکو اسے ضرور کرو اور جو کوتاہی ہو جایا کرے اس کی خدا سے معافی چاہتے رہو کیونکہ خدا بڑا معاف کرنے اور بڑا رحم والا ہے پس وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور تم پر رحم کرے گا۔

آج کے درس والی سورۃ کو روزمرہ کے معمول میں تلاوت کا معمول بنائیں۔ اور اس میں کئی ایسے احکامات ہیں جن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص کر کے تہجد اور قرآن کی تلاوت بڑی اہمیت کا حامل ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المدثر

سورۃ المدثر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 56 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 256 اور حروف کی تعداد 1145 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 74 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 4 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: ان آیات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین کے لئے ابتدائی پانچ باتوں کی تعلیم دی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدثر کہہ کر پکارا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے اندر خوف الٰہی پیدا کریں۔ عظمت خداوندی کا چرچہ کریں۔ دوزخ کی تصویر کھینچی گئی ہے پاکیزگی اور صفائی کا تذکرہ۔ لباس کی صفائی کا ذکر، کفار کے مرض کی اصل جڑ کا ذکر۔ ان کی روشنی میں لوگوں کو دعوت حق دی گئی منکرین حق کو تنبیہ کی گئی ہے کہ آخر کار تمھیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

آیت نمبر 31 تا 56: کفار کے اصل مرض کا ذکر ہے دوزخ کا تذکرہ۔ عذاب آخرت کا ذکر ہے قرآن مجید کافروں کو نصیحت کر رہا ہے۔ قرآن مجید سے وہ ہی نصیحت حاصل کرے گا جس کو اللہ کی توفیق حاصل ہوگی۔

Marfat.com

21/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 325

سورۂ مدثر آیت نمبر 1 تا 56 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی
النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ
وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۗۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ؕ﴿۱۶﴾
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚۖ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ
اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ

Marfat.com

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾
وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ
جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ
الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ
مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے کپڑے میں لپٹنے والے ○ اٹھ اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر ○ اور اپنے کپڑے کو پاک رکھ ○ اور گندگی کو چھوڑ دے ○ اور ایسا نہ کرو کہ احسان کرو اور بہت بدلہ چاہو ○ اور اپنے رب کے لئے صبر کرو ○ پھر جب صور پھونکا جائے گا ○ تو وہ بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہ ہوگا ○ چھوڑ دو مجھ کو اور اس شخص کو جس کو میں نے پیدا کیا اکیلا ○ اور اس کو بہت سا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا اور بیٹے سامنے رہنے والے ○ اور تیار کیا اس کے لئے تیار کرنا ○ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اس کو اور زیادہ دوں ○ ہرگز نہیں

Marfat.com

وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے ٥ عنقریب میں اس کو ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا ٥ اس نے سوچا اور بات بنائی ٥ پس وہ ہلاک ہوا اس نے کیسی بات بنائی ٥ پھر وہ ہلاک ہوا اس نے کیسی بات بنائی ٥ پھر اس نے دیکھا ٥ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بنایا ٥ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا ٥ پھر بولا یہ تو محض ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے ٥ یہ تو بس آدمی کا کلام ہے ٥ میں عنقریب اس کو دوزخ میں داخل کروں گا ٥ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے دوزخ ٥ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ٥ کھال جھلس دینے والی ٥ اس پر انیس (۱۹) فرشتے ہیں ٥ اور ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی جو گنتی رکھی ہے جو صرف منکروں کو جانچنے کے لئے تاکہ یقین حاصل کریں وہ لوگ جن کو کتاب عطا ہوئی اور ایمان والے اپنے ایمان کو بڑھائیں اور اہل کتاب اور مومنین شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اور منکر لوگ کہیں کہ اس سے اللہ کی کیا مراد ہے اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور تیرے رب کے لشکر کو صرف وہی جانتا ہے اور یہ تو صرف سمجھانا ہے لوگوں کے واسطے ٥ ہرگز نہیں قسم ہے چاند کی ٥ اور رات کی جب کہ وہ جانے لگے ٥ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے ٥ وہ دوزخ بڑھی چیزوں میں سے ہے ٥ انسان کے لیے ڈراوا ٥ ان کے لیے جو تم میں سے آگے کی طرف بڑھے یا پیچھے کی طرف ہٹے ٥ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے ٥ دائیں والوں کے سوا ٥ وہ باغوں میں ہوں گے پوچھتے ہوں گے ٥ مجرموں سے ٥ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی ٥ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے ٥ اور ہم غریبوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ٥ اور ہم بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کرتے تھے ٥ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے ٥ یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہم پر آ گئی ٥ تو ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کچھ فائدہ نہ دے گی ٥ پھر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں ٥ گویا کہ وہ وحشی گدھے ہیں ٥ جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں ٥ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے صحیفے دئے جائیں ٥ ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے ٥ ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے ٥ پس جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ٥ اور وہ اس سے نصیحت حاصل نہ کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے کے لائق ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے کپڑے میں لپٹے ہوئے اٹھ۔ اور لوگوں کو آنے والی مصیبت سے ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اور ہر قسم کی پلیدی کو چھوڑ۔ اور یوں احسان نہ کر کہ اس سے زیادہ احسان کا خواہاں ہو۔ اور اپنے پروردگار کے لئے کفار کی ایذاؤں پر صبر کر۔

پس جس وقت صور پھونکا جائے گا تو وہ وقت اس روز کافروں پر نہایت سخت وقت ہوگا نہ کہ معمولی چنانچہ اس روز ان سے ان کی تمام شرارتوں کا بدلہ لے لیا جائے گا نیز آپ مجھے اور اس کو چھوڑ دیں جس کو میں نے تنہا پیدا کیا اور اس کو بہت سا مال دیا اور بیٹے دیئے جو کہ موجود ہیں اور اس کا خوب پھیلاوا کیا میں اس سے نبٹ لوں گا۔ میں نے اس کے ساتھ یہ سب کیا اس پر بھی وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اسے زیادہ دوں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری باتوں کا سخت مخالف ہے۔ نیز میں اسے ایسے عذاب کے جھیلنے پر مجبور کروں گا جو کہ اوپر کو چڑھنے والا اور ہردم ترقی کرنے والا ہوگا۔

کیونکہ اس نے قرآن کے بارے میں غور کیا۔ اور اپنے ذہن میں ایک بات تجویز کر لی۔ سو وہ مارا جائے اس نے کیسی بری بات تجویز کی پھر وہ مارا جائے اس نے کیسی بری بات تجویز کی خیر پھر اس نے رسول کی طرف دیکھا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔

Marfat.com

پھر اس نے اس قرآن کے ماننے سے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ تو جادو ہے جو پہلوں سے منقول ہوتا آرہا ہے یہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتا یہ صرف آدمیوں کا قول ہے۔ میں اسے دوزخ میں داخل کروں گا۔

اور تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے دوزخ اسے ہم جانتے ہیں۔ وہ نہایت بری بلا ہے وہ نہ کسی کو باقی رکھے گی نہ کچھ چھوڑے گی۔ وہ آدمیوں کے لئے خوب ظاہر ہونے والی ہے جس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے گی، اس پر انیس شخص مقرر ہیں جن کے متعلق اس کا اہتمام وانتظام ہے اور ہم نے منتظمین دوزخ صرف فرشتے بنائے ہیں اور آدمی یا جن نہیں جن کو دوزخی مغلوب کرلیں۔ یا وہ کسی کی رعایت یا کسی پر رحم کریں۔

اور ہم نے ان کی اس مختصر تعداد کو صرف کافروں کا امتحان بنایا ہے۔ تاکہ اہل کتاب اس تعداد کو اپنی کتابوں کے موافق جان کر اس کا یقین کریں اور مسلمان اس کو خدا کا ارشاد سمجھ کر اس کی تصدیق کریں اور اس طرح مسلمانوں کا ایمان بڑھے۔ اور تاکہ اہل کتاب اور مومنین اس میں شک نہ کریں۔ اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے۔ اور وہ جو کافر ہیں یہ کہیں کہ خدا کا اس بیان سے کیا مقصود ہے۔ کیونکہ یہ اس قدر قلیل تعداد ہے جس کو سن کر ہر شخص ہنسے گا اور کہے گا کہ بھلا انیس محافظ اس قدر کثیر دوزخیوں پر کیسے قابو رکھ سکیں گے۔ اور انہیں کیسے سزا دے سکیں گے۔ پس یہ دھمکی نہیں ہوسکتی دیکھو خدا جس کو چاہتا ہے یوں گمراہ کرتا ہے کہ وہ انیس کا نام سن کر تکذیب پر آمادہ ہوگئے۔ اور یہ نہ خیال کیا کہ وہ آدمی نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں جن میں ایک بھی سب کے لئے کافی ہے اور یوں ہی وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت بھی کرتا ہے چنانچہ اس نے اہل کتاب اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ انہوں نے تکذیب نہیں کی۔ الغرض یہ تعداد صرف امتحان کیلئے رکھی گئی ہے۔ نہ کہ کام کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے۔ کیونکہ اس کی فوج بے انتہا ہے اور آپ کے رب کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے۔ پس وہ جس قدر چاہتا اس قدر مقرر کرسکتا تھا اور وہ دوزخ آدمیوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

وہ دوزخ ہرگز بے حقیقت یا معمولی چیز نہیں جیسا کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب کہ وہ پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب کہ وہ روشن ہو وہ ایک بہت بڑی چیز ہے ڈراوا ہے لوگوں کیلئے۔ یعنی ان لوگوں کیلئے جو تم میں سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہیں چنانچہ ہر شخص اپنے اعمال کے عوض اس میں محبوس ہوگا۔

بجز دائیں والوں کے اور شائقین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ان کی شان تو بہت ہی اعلیٰ ہے یہ لوگ باغوں میں مجرموں کی بابت آپس میں گفتگو کریں گے بالآخر وہ خود مجرموں کو مخاطب کر کے کہیں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ ہم نہ نماز پڑھنے والوں میں تھے۔ اور نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے اور فضول باتوں یعنی دین الٰہی میں شبہات پیدا کرنے اور اس کی ہنسی اڑانے اور اس کے خلاف مشورے کرنے میں مصروف رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی ان میں مصروف رہتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ یقینی دن ہمارے پاس آپہنچا یہ وجہ ہے ہمارے دوزخ میں داخل ہونے کی پس انہیں سفارشیوں کی سفارش بھی نافع نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

پس جب واقعہ یہ ہے تو انہیں کیا ہوا کہ وہ نصیحت سے یوں اعراض کرتے ہیں جیسے کہ وہ گدھے ہوں جو کہ کھڑکے سے بھاگتے ہیں بات کچھ بھی نہیں بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو خدا کی جانب سے کھلے ہوئے اوراق لکھے لکھائے دیدیئے جائیں

Marfat.com

تا کہ وہ مستقل ہو کر بلا کسی کے اتباع کے اور بلا عقل کو تکلیف دیئے کے ان پر عمل کرنے لگیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا اور یہ بات بھی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے لیکن یہ بات نہایت بری ہے ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ اب جو کوئی چاہے اسے مانے اور جو نہ چاہے وہ جانے اور ہم پیشین گوئی کرتے ہیں کہ یہ لوگ نہ مانیں گے۔ ہاں خدا ہی چاہے تو دوسری بات ہے۔ اس کی مشیت کے مقابلہ میں ان کی مشیت کیا چیز ہے۔ الحاصل وہ مستحق ہے اس کا کہ لوگ اس سے ڈریں اور اس قابل ہے کہ لوگوں کے گناہ معاف کرے لہذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس سے ڈریں اور وہ ان کے گناہ معاف کرے گا۔

یاد رکھیں سورۃ مزمل اور سورۃ مدثر تبلیغ حق کے ابتدائی امور کی سورتیں ہیں، ان کے احکامات بقیہ سورتوں کی نسبت جداگانہ طرز پر مشتمل ہیں اس میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اے پیارے اٹھیے اور لوگوں کو آنے والے وقت کی پریشانیوں سے ڈراؤ۔ اور انہیں میرے احکامات بار بار سناؤ۔ اور میری طرف بار بار توجہ کراؤ۔ کیونکہ میرا منشا ہی یہ ہے کہ میرے بندے میرے عذاب سے بچ جائیں۔ کیونکہ یہ سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں تھیں اور مکہ میں جو لوگ مخاطب تھے۔ وہ مشرکین لوگ تھے۔ اور مکہ میں خال خال اہل کتاب بھی آباد تھے جنہیں عقیدہ توحید اور عقیدہ رسالت اور عقیدہ یوم آخرت کے متعلق سوجھ بوجھ تھی انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے قرآن مجید نے ہمیشہ کہا کہ کم از کم تم سابقہ انبیائے کرام کی تعلیمات کے مطابق زندگی کو گزارو۔ اور تمہیں یہ بھی بتایا جا رہا ہے۔ کہ جو پیغام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سنا رہے ہیں۔ یہ پیغام وہ ہی پیغام ہیں جو تمہیں اس سے قبل بھی دیا گیا تھا لہذا اب تو تم سنبھل جاؤ۔ وگرنہ اپنا حشر یاد رکھو۔ ایسا انجام ہوگا کہ پھر توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ اللہ رب العزت ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القیامہ

سورۃ القیامہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 40 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 164 اور حروف کی تعداد 682 ہے اس کا نام آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 75 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 31 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 40: منکرین آخرت کے اعتراضات کا جواب قسم اٹھا کر دیا جا رہا ہے۔ غور وفکر کرنے کا حکم ہے۔ قیامت کا تذکرہ۔ خواہشات کا تذکرہ۔ اہل ایمان کے لئے خوشخبریاں ہیں جبکہ انکار کرنے والے افراد کیلئے انکار کا انجام کیا ہوگا کا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید نے قیامت کا یقینی اظہار اور منکرین قیامت کا رد کیا ہے۔ ایک منکر آخرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کا موضوع قیامت، زندگی بعد الموت کا ذکر اور توحید الٰہی ہے۔ منکرین قیامت کے اعتراضات اور ان کے جوابات کا ذکر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

22 رنومبر درس فیضان القرآن نمبر 326

سورۂ قیامہ آیت نمبر 1 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ یُرِیْدُ
الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ یَسْــٴَـلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾
وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ﴿۹﴾ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ
الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ
یَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ لَوْ
اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَیْنَا
جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ
یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ

Marfat.com

بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ
التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا
صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ
يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ
أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً
فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ
ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

نہیں میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ٥ اور نہیں میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی ٥ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کریں گے ٥ کیوں نہیں ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور کو درست کر دیں ٥ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے ٥ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا ٥ پس جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی ٥ اور چاند بے نور ہو جائے گا ٥ اور سورج اور چاند اکھٹا کر دئے جائیں گے ٥ اس دن انسان کہے گا کہ کہاں بھاگوں ٥ ہرگز نہیں کہیں پناہ نہیں ٥ اس دن تیرے رب ہی کے پاس ٹھکانا ہے ٥ اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا ٥ بلکہ انسان خود اپنے آپ کو جانتا ہے ٥ چاہے وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے ٥ تم اس کے پڑھنے پر اپنی زبان نہ چلاؤ تا کہ تم اس کو جلدی سیکھ لو ٥ ہمارے اوپر ہے اس کو جمع کرنا اور اس کا سنانا ٥ پس جب ہم اس کو سنائیں تو تم اس کو سنانے کی پیروی کرو ٥ پھر ہمارے اوپر ہے اس کو بیان کر دینا ٥ ہرگز نہیں بلکہ تم چاہتے ہو جو جلد آئے ٥ اور تم چھوڑتے ہو جو دیر میں آئے ٥ کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے ٥ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ٥ اور کچھ چہرے اسدن اداس ہوں گے ٥ گمان کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا ٥ ہرگز نہیں جب جان حلق تک پہنچ جائے گی ٥ اور کہا جائے گا کہ کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا ٥ اور وہ گمان کرے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے ٥ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ٥ وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف جانے کا ٥ تو اس

Marfat.com

نے نہ سچ مانا اور نماز پڑھی ٥ بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا ٥ پھر اکڑتا ہوا اپنے لوگوں کی طرف چلا گیا ٥ افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے ٥ پھر افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے ٥ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ بس یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا ٥ کیا وہ ٹپکائی ہوئی منی کی ایک بوند نہ تھا ٥ پھر وہ علقہ ہوگیا پھر اللہ نے بنایا پھر وہ اعضاء درست کئے ٥ پھر اس کی دو قسمیں کر دیں مرد اور عورت ٥ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بات نہیں میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی کہ آدمی کا خیال غلط ہے اور یہ بات نہیں میں قسم کھاتا ہوں۔ اس نفس کی جو کہ برا کام کر کے اپنے کو بہت ملامت کرنے والا ہے کہ انسان کا خیال ہرگز صحیح نہیں کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں اکٹھی نہ کریں گے اور اسے قیامت میں زندہ نہ کرینگے وہ ضرور ایسا خیال کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط ہے ہم ایسا کیوں نہیں کریں گے۔ ہم ضرور اس کی ہڈیاں جمع کریں گے بحالیکہ ہم قادر ہیں اس پر کہ اس کی انگلیوں کے پوروں تک کو ہموار کر دیں اور یہ ہی نہیں کہ وہ صرف ایسا خیال کرتا ہے بلکہ آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس خدا کے سامنے بدمعاشی کرے۔ چنانچہ وہ طعن سے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا یعنی نہ ہوگا۔ یہ اس کی نہایت گستاخی ہے پس گو اس وقت وہ اس کا انکار کرتا ہے لیکن اس کا یہ انکار باقی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ جس وقت قیامت آئے گی۔ اور اس کے اثر سے آنکھ چندھیا جائے گی اور چاند کی روشنی سلب کر لی جائے گی۔ اور چاند اور سورج اکٹھے کئے جائیں گے۔ اس روز آدمی کہے گا کہ اب کہاں بھاگنا ہو یعنی اب بھاگ کر کہاں جائیں۔ یہ تو بڑی آفت آئی۔ لیکن اس کا جواب یہ ہوگا کہ خبردار ایسا خیال نہ کرنا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔ اس روز تیرے پروردگار کے پاس جا کر ہی ٹھہرنا ہوگا اور اس کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا اس روز آدمی کو وہ تمام کام جتائے جائیں گے جو اس نے پہلے اور پیچھے کئے ہیں۔ بلکہ آدمی کو اپنی حالت خود معلوم ہے اگرچہ وہ اپنے عذر پیش کرے اور اسی لئے جتلانے کی ضرورت ہوگی تاکہ اس پر حجت قائم ہو۔ ورنہ اس کی ضرورت نہ تھی۔

جب وحی یہاں تک پہنچی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ میں بھی ساتھ ساتھ پڑھتا جاؤں یا آپ نے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے مضمون کو بیچ میں چھوڑ کر آپ کو اس سے منع کیا گیا کہ آپ اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دیں کہ اسے جلدی سے سیکھ لیں کیونکہ آپ کو اس فکر کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس کا آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور آپ کا اس کو پڑھنا ہمارے ذمہ ہے پس جس وقت ہم اسے پڑھ چکیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں یعنی اب اسے اپنی زبان سے اسی طرح پڑھیں جس طرح آپ کو پڑھ کر سنایا گیا ہے اس کے بعد ہمارے ذمہ اس کا بیان اور شرح ہے چنانچہ جو بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے گی۔ اور اس کے سمجھانے کی ضرورت ہوگی تو آپ کو سمجھا دی جائے گی۔

اور کہتے ہیں کہ تم لوگ جو قیامت کا انکار کرتے ہو تم کو ہرگز ایسا نہیں چاہیے بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو یہ تمہاری سخت غلطی ہے جو لوگ آخرت کو اختیار کرتے ہیں وہ آخرت میں مزہ میں رہیں گے۔ اور جو لوگ اس کو چھوڑتے ہیں وہ اس روز مصیبت میں ہوں گے۔

اور اس لئے اس روز تمام لوگ دو قسم کے ہوں گے۔ چنانچہ کچھ منہ تو اس روز تر و تازہ ہونگے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور کچھ منہ اس روز بگڑے ہوئے ہونگے جو کہ یہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کیا جائے گا لہٰذا

Marfat.com

خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا کہ دنیا کو پسند کرو اور آخرت کو چھوڑ دو۔ دیکھو دنیا محض چند روز ہے اور بالآخر تمہیں خدا سے سابقہ پڑنا ہے چنانچہ جس وقت دھکدھکی میں دم آئے گا اور کہا جائے گا کہ اس وقت کون عامل ہے جو اسے مرنے سے بچالے اور وہ بھی سمجھ لے گا کہ بس اب جدائی ہے اور نزع کی شدت کے سبب پنڈلی سے پنڈلی لپٹی ہوگی۔ اس روز تجھے تیرے رب ہی کے پاس لیجایا جائے گا۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کو سن کر اس منکر بعث کو چاہیے تھا کہ وہ قیامت کو سچا جانتا اور اسی کیلئے تیاری کرتا۔

پس نہ اس نے اس کی تصدیق کی۔ اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ اس نے اسے جھٹلایا۔ اور پیٹھ پھیری۔ اور اکڑتا ہوا اپنے گھر چل دیا، ستیاناس پر ستیاناس ہو تیرا۔ پھر ستیاناس پر ستیاناس ہو تیرا کہ تو نہایت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے کہ کسی طرح نہیں مانتا آخر کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا اور اسے خدا کی اطاعت کا مکلف نہ بنایا جائے گا یہ نہیں ہوسکتا۔ اور جبکہ اس کو مکلف بنایا گیا تو یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو نہ عاصی کو سزا ہو نہ طائع کو جزا۔ اور جب کہ جزا و سزا ضروری ہے تو جس روز یہ جزا و سزا ہوگی اسی کا نام قیامت ہے۔ پھر قیامت کا کیوں انکار ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ بھلا مردے کیسے زندہ ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کیا وہ اس منی کا جو کہ ٹپکائی جاتی ہے۔ ایک قطرہ نہ تھا اس کے بعد وہ خون بستہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے اسے بنانا شروع کیا۔ اسے بالکل ہموار اور مکمل کر دیا۔ اس کے بعد اس سے دو جوڑے بنائے یعنی مرد اور عورت یہ واقعات ہیں جن کا وہ انکار نہیں کرسکتا۔ پس کیا وہ خدا جس نے یہ سب کچھ کیا اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کردے پس ایسی حالت میں اس کا انکار کرنا کس قدر بری بات ہے۔ پس آدمی کو چاہیے کہ وہ اس سے باز آئے۔

زندگی جو مالک دینے والا ہے۔ موت بھی اس نے ہی دینی ہے اور جب قیامت بپا ہوگی۔ تو پھر وہ زندہ بھی کرے گا۔ یہ جو انسان کا وہم ہے کہ اب دوبارہ زندہ ہونا مشکل ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کی تردید کی ہے جو خالق تمہیں پہلے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ کیا وہ دوبارہ تمہیں پیدا نہیں کرسکتا یہ کام اس کے لئے مشکل نہیں۔ اللہ پاک ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الدھر

سورۃ الدھر مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 31 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 246 اور حروف کی تعداد 1099 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 76 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 98 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 31: الدھر کا معنیٰ زمانہ یا مدت دراز کے ہیں اس سورۃ کا ایک نام الانسان بھی ہے۔ انسان سے مراد ہر ایک انسان ہے چاہے اس کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو کوئی بھی رنگ ہو کوئی بھی زبان ہو عالم ہو یا جاہل، مرد یا عورت سب مخاطب ہیں۔ اس میں مضامین کی تفصیل کچھ اس طرح ہے زمانہ کا تذکرہ انسان کو اس کی اصل کیفیت سے آگاہ کیا ہے انعامات کی تقسیم، بندگی کی اقسام، کفار کے اعتراضات کا جواب، قرآن کریم کا نجماً نجماً نزول کی وجہ۔ شب و روز اللہ کو یاد کریں، دنیا سے محبت کرنا، قرآن مجید کا چیلنج کہ جو نصیحت حاصل کرنا چاہے گا اسے ملے گی اور یہ بھی واضح ہے کہ ہدایت اللہ کی توفیق سے ملتی ہے۔

Marfat.com

23/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 327

سورۃ دھر آیت نمبر 1 تا 31 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا
بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ
كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾
یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ
عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ
جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ
شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ﴿۱۲﴾
مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾

Marfat.com

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا
وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ
تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ
اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا
طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا
ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کبھی انسان پر زمانہ میں ایک وقت گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا ہم نے انسان کو ایک مخلوط بوند سے پیدا کیا ہم اس کو پلٹتے

Marfat.com

رہے پھر ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنا دیا ہم نے اس کو راہ سمجھائی چاہے وہ شکر کرنے والا بنے یا انکار کرنے والا ہم نے منکروں کے لئے زنجیروں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے نیک لوگ ایسے پیالے سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی اس چشمہ سے اللہ کے بندے پئیں گے وہ اس کی شاخیں نکالیں گے وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور اس کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو اللہ کی خوشی چاہنے کے لئے ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے اور نہ شکر گزاری ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں پس اللہ نے ان کو اس دن کی سختی سے بچالیا اور ان کی تازگی اور خوشی عطا فرمائی اور ان کے صبر کے بدلہ میں ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا کیا ٹیک لگائے ہوں گے اس میں تختوں پر اس میں نہ وہ گرمی سے دوچار ہوں گے اور نہ سردی سے جنت کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے پھل ان کے بس میں ہوں گے اور ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش میں ہوں گے شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہاں ان کو ایک اور جام پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ اس میں ایک چشمہ ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے اور ان کے پاس پھر رہے ہوں گے ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں اور تم جہاں دیکھو گے وہیں عظیم نعمت اور عظیم بادشاہی دیکھو گے ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ مشروب پلائے گا بیشک یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی ہم نے تمہیں قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے پس تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکر کی بات نہ مانو اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو اور رات کو بھی اس کو سجدہ کرو اور اس کی تسبیح کرو رات کے طویل حصہ میں یہ لوگ جلدی ملنے والی چیز کو چاہتے ہیں اور انھوں نے چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور جب ہم چاہیں گے انھیں جیسے لوگ ان کی جگہ بدل لائیں گے یہ ایک نصیحت ہے پس جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرلے اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

تشریح: آیا اس گزشتہ زمانہ میں آدمی پر کوئی ایسا وقت آیا ہے جس میں وہ کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا نام لیا جاتا ہو ضرور آیا ہے۔ چنانچہ ایک وقت میں اس کا کوئی نام بھی نہ جانتا تھا۔ اس کے بعد ہم نے آدمی کو ایک گڈمڈ نطفہ سے جو کہ مرد اور عورت کی منی کے ملنے سے پیدا ہوا تھا ایسی حالت میں پیدا کیا کہ ہمیں اس کا امتحان منظور تھا۔ لہٰذا ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا اور سمجھنے والا بنایا تاکہ وہ قابل امتحان ہو جائے۔

چنانچہ ہم نے اسے رستہ بتا دیا اب خواہ وہ اس کی قدر کرے اور اس رستہ پر چلے یا ناقدری کرے اور اس پر نہ چلے۔ لیکن اس کو معلوم ہو کہ ہم نے اس ہدایت کے نہ ماننے والوں کے لئے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے علیٰ ہذا جو نیک ہیں اور اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ وہ جنت میں ایسا جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور ہوگی۔ بحالیکہ وہ شراب جس کی آمیزش کافور ہوگی ایک ایسا چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے یوں پیویں گے کہ وہ اسے زمین پھاڑ کر نکالیں گے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے۔ تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بیمار پایا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ اللہ کی منت مان لو۔ کہ حسنین کو شفا ہو جائے دونوں نے تین روزے کی منت مان لی۔ شافی مطلق نے سبطین کو صحت کلی عطا فرمائی۔ ایفائے نذر کی نیت سے روزے رکھے۔ شام کے وقت کچھ جو قرض لے کر پیسے اور روٹی پکا کر روزہ افطار کرنے بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ پر ایک مسکین نے سوال کیا کہ اے اہل بیت نبوت اللہ کے واسطے مجھ محتاج کا پیٹ بھرو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فوراً اپنے حصے کی روٹی حاضر کی اس پر سارے گھر والوں نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی فقیر کو لا کر دیدی صرف پانی سے روزہ کھول کر اللہ کے نام پر پڑ کر سو رہے۔ دوسرا روزہ ہوا شام کے وقت روٹی لے کر بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ پر ایک یتیم نے صدا دی کہ بے ماں باپ کا بچہ ہوں روٹی کھلا دو۔ حضرت علیؓ نے پھر اپنا حصہ اس کو جا کھلایا۔ اور تمام گھر والوں نے روز گزشتہ کی طرح اپنا اپنا کھانا یتیم کے حوالے کیا پانی سے روزہ کھول کر پھر پڑ رہے۔ تیسرے دن شام کے وقت ایک قیدی آ کھڑا ہوا اس روز بھی گزشتہ دونوں دنوں کی طرح سب نے تمام کھانا اس کے حوالہ کیا اللہ پاک نے اہل بیت نبوت کی بشارت میں یہ آیت یوفون بالنذر ویخافون یوما الخ نازل فرمائی۔

فرمایا کہ یہ نیک لوگ منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی اور اس کا خوف سب پر چھایا ہوا ہوگا اور باوجود اس کے محبوب ہونے کے وہ غریبوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو خدا کی خوشنودی کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکرگزاری کیونکہ ہم کو اپنے رب کی جانب سے ایک دن کا خطرہ ہے۔ جو کہ سخت مکروہ اور نہایت سخت ہوگا۔ پس جب کہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں تو خدا بھی انہیں اس دن کی برائی سے بچائے گا اور ان کو تازگی اور خوشی سے دوچار کرے گا۔

اور ان کو ان کے صبر کے معاوضہ میں باغ اور ریشمی لباس دے گا۔ یوں کہو کہ اس میں مسہریوں پر تکیہ لگائے آرام سے بیٹھے ہوں گے کہ نہ وہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت سرما۔ اور ان پر اس باغ کے درختوں کے سائے جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور اس کے میوے ان کے تابع کر دیئے گئے ہوں گے کہ وہ جس وقت اور جس حالت میں چاہیں گے ان کے پاس پہنچ جائیں گے اور خدام ان کے پاس چاندی کے ظروف اور ایسے آبخورے لئے پھرتے ہوں گے جو کہ شیشے یعنی چاندی کے شیشے ہوں گے یعنی چاندی کے بنے ہوئے اور شفاف ایسے جیسے شیشے جن میں نظر آر پار ہوتی ہے جن کو انہوں نے اپنی پسند کے موافق خود تجویز کیا ہوگا کہ ایسی شکل کے اور اتنے بڑے اور ایسے ایسے ہوں اور ان کو اس باغ میں ایسا جام پلایا جائے گا جس کی آمیزش سونٹھ ہوگی بحالیکہ وہ اس باغ میں ایک ایسا چشمہ ہوگا جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے اور ان کے آس پاس ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جن کو اس میں ہمیشہ رکھا جائے گا اور جن کے حسن کی یہ حالت ہے کہ جب تو وہاں نظر کرے تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرے گا اور وہ ایک ایسی جگہ ہوگی کہ جب تو وہاں نظر کرے تو تو سراسر چین اور ایک عالی شان حکومت دیکھے گا چنانچہ ان کے اوپر سبز سندس اور استبرق کے کپڑے ہوں گے۔ اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے ہوں گے۔ اور ان کا رب ان کو پاکیزہ پینے کی چیزیں پلائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا معاوضہ ہے اور تمہاری کوشش کی ہمارے یہاں قدر کی گئی ہے یہ بیان تھا جزا و سزا کا۔ اب آدمی کو چاہیے کہ وہ اس میں غور کرے اور اپنے لئے وہ رستہ تجویز کرے جو بہتر ہو۔

Marfat.com

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے۔اور مشرکین کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ یہ آپ کا بنایا ہوا ہے۔یا آپ دیوانے ہیں وغیرہ وغیرہ پس آپ اپنے رب کے فیصلہ کے انتظار میں صبر کیجئے اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناقدرے کا کہنا نہ مانئے۔اور صبح وشام اپنے رب کا نام لیتے رہئے اور رات میں اس کیلئے سجدہ کیجئے۔اور بڑی رات تک اس کی پاکی بیان کیجئے خلاصہ یہ کہ رات کو تہجد پڑھئے۔

آپ کو ان کی بات ماننے سے اس لئے روکا جاتا ہے کہ یہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں۔اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑے ہوئے ہیں اور اس لئے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی ان کا کہنا مانے۔یہ لوگ اس بھاری دن کو اس لئے چھوڑے ہوئے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کو دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا۔مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ ہم ہی نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے پس ان کا دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں اور ہم جس وقت چاہیں گے ان کی جگہ ان جیسے بنادیں گے یعنی ان کو دوبارہ پیدا کردیں گے یہ نصیحت ہے۔اب جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ لے۔

اور اے مشرکو! ہم کہے دیتے ہیں کہ تم خدا کی راہ اختیار کرنا چاہو گے نہیں مگر یہ کہ خدا ہی چاہے تو تم اس سے کچھ زبردست نہیں کہ اس وقت بھی نہ چاہو۔اب رہا یہ سوال کہ جب وہ خدا سے زبردست نہیں تو پھر خدا انہیں راہ پر کیوں نہیں لے آتا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے اس لئے وہ اپنے علم وحکمت کے موافق جس کو چاہتا ہے اس کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور چاہتا انہیں کو ہے جو حق سے بھاگنے اور معاند نہ ہوں۔بلکہ اس کے طالب ہوں اور جو ظلم پر کمربستہ ہیں اور ہدایت چاہتے ہی نہیں ان کو وہ ہدایت تو کیا کرتا اس نے تو ان کیلئے سخت تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور جیسے وہ چاہے کہ سلیم الفطرت ہیں اور قلبی اور ذہنی طور پر نیک خصلت کے لوگ ہیں ان سے اگر ظاہراً کوتاہی بھی ہو جائے تو وہ درگزر کردیتے ہیں جبکہ اگر کوئی شخص قلبی اور ذہنی طور پر ظالم ہیں لیکن ظاہراً عبادت کرنے والا ہے۔اسے وہ پسند نہیں کرتا۔کیونکہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔جتنی نیتیں اچھی ہونگی اتنا ہی اچھا اجر ہوگا۔اللہ سے دعا ہے کہ ہماری نیت صحیح کردے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المرسلٰت

سورۃ المرسلٰت مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 50 اور رکوع کی تعداد 02 ہے کلمات کی تعداد 181 اور حروف کی تعداد 486 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 77 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 33 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 50: اس کا موضوع بھی قیامت اور آخرت کے وقوع اور وجوب کے دلائل پر مبنی ہے، منکرین کو وضاحت کی گئی ہے، دل ہلا دینے والے عذاب سے متنبہ کیا گیا ہے جو قرآن سے ہدایت حاصل نہیں کرسکتا تو پھر اسے ہدایت کبھی بھی نہیں مل سکتی۔ قسموں کا مقصد قیامت کی صداقت کی وضاحت ہے نماز نہ پڑھنے والوں کا انجام۔ قرآن مجید پر عمل بہت ہی آسان ہے اوامر ونواہی کا بیان ہے۔ قیامت کا انکار کرنے والوں کے لیے وعید اور آخرت میں ان کے لئے طرح طرح کی سزاؤں کا ذکر ہے ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے قیامت پر ایمان لاکر اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کی ہے۔ آخر میں منکرین قیامت کو تنبیہ کی گئی ہے کہ دنیا کی چندروزہ زندگی میں مزے کرلو آخر کار تمہارا انجام سخت تباہ کن ہوگا۔

Marfat.com

Marfat.com

24/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 328

سورۂ مرسلت آیت نمبر 1 تا 50 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا
النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ
اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾
وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۙ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖۗ
فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾
اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ
یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى

Marfat.com

ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا
يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا
يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے ہواؤں کی جو چھوڑ دی جاتی ہیں ○ پھر وہ طوفانی رفتار سے چلتی ہیں ○ اور بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں ○ پھر حاملہ کو جدا کرتی ہیں ○ پھر یاد دہانی ڈالتی ہیں ○ عذر کے طور پر یا ڈراوے کے طور پر ○ جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والا ہے ○ پس جب ستارے بے نور ہو جائیں گے ○ اور جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے ○ اور جب پیغمبر وقت معین پر جمع کئے جائیں گے ○ کس دن کے لئے وہ ٹالے گئے ہیں ○ فیصلہ کے دن کے لیے ○ اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلہ کا دن کیا ہے ○ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ○ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا ○ پھر ہم ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پچھلوں کو ○ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ○ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ○ کیا ہم نے تمہیں کیا حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا ○ پھر اس کو ایک محفوظ جگہ رکھا ○ ایک مقرر مدت تک ○ پھر ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا ہم کیسا اچھا اندازہ ٹھہرانے والے ہیں ○ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ○ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا ○ زندوں کے لئے اور مردوں کے لئے ○ اور ہم نے اس میں اونچے پہاڑ بنائے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا ○ اس روز خرابی ہے جھٹلانے والوں کے لئے ○ چلو اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے ○ چلو تین شاخوں والے سایہ کی طرف ○ جس میں نہ سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے ○ وہ انگارے برسائے گا جیسا کہ اونچا

Marfat.com

محل ٥ زرد اونٹوں کی مانند ٥ اس دن خرابی ہے جھٹلانے والوں کے لئے ٥ یہ وہ دن ہے جس میں لوگ نہ بول سکیں گے ٥ اور نہ اس کو اجازت ہوگی کہ وہ عذر پیش کریں ٥ خرابی ہے اسدن جھٹلانے والوں کے لیے ٥ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تمہیں اور اگلے لوگوں کو جمع کر لیا ٥ پس اگر کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلاؤ ٥ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ٥ بیشک ڈرنے والے سایہ میں اور چشموں میں ہوں گے ٥ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں ٥ مزے کے ساتھ کھاؤ اور پیو ٥ اس عمل کے بدلے میں جو تم کرتے تھے ٥ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ٥ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ٥ کھاؤ اور برت لو تھوڑے دن بیشک تم گناہ گار ہو ٥ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ٥ اب اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے ٥

تشریح: یہ سورت ذکر قیامت اور منکرین حشر ونشر کو عذاب آخرت سے ڈرانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں قسم ہے ان کی جو یکے بعد دیگرے بھیجے جاتے ہیں۔ پھر ان کی جو تیزی سے چلتے ہیں۔ اور ان کی جو پھیلاتے ہیں پھر ان کی جو علیحدہ کرتے ہیں۔ پھر ان کی جو نصیحت اتارتے ہیں کافروں پر اتمام حجت کے لئے یا مومنوں کو ڈرانے کیلئے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور اس میں ذرا شک وشبہ نہیں پس جس وقت ستارے مٹا دیئے جائیں گے اور جس وقت کہ آسمان چاک کیا جائے گا اور جس وقت کہ پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ اور جب کہ رسولوں کو ان کے انتقام کیلئے وقت دیا گیا ہے۔ یہ سب کام کس دن کیلئے اٹھا رکھے گئے ہیں۔ فیصلہ ہی کے دن کے لئے تو اٹھا رکھے گئے ہیں پھر اس کے ہونے میں کیا شبہ ہے۔ پس وہ فیصلہ کا دن ضرور ہوگا۔

اور تو کیا جانے فیصلہ کا دن کیا چیز ہے اسے ہم جانتے ہیں اور بڑی خرابی ہے اس دن ان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ کیا ہم نے اسی تکذیب کے سبب پہلوں کو ہلاک نہیں کیا ضرور کیا ہے تو ان کے بعد ہم اسی تکذیب کے سبب پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے کریں گے اور جہاں وہ گئے ان کو بھی وہیں بھیجیں گے کیونکہ ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں پس جب کہ اس کی تکذیب کی یہ سزا ہے تو وہ ضرور واقع ہوگا اور بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا ضرور کیا ہے چنانچہ ہم نے اسے ایک معلوم مقدار تک ایک مضبوط جگہ یعنی رحم میں رکھا جس پر ہم نے اس کو مکمل کرنے کی تدبیر کی۔ پس ہم نہایت اچھے تدبیر کرنے والے ہیں کہ جو ہم نے کرنا چاہا وہ ہو گیا اور تم لوگ ماں کے پیٹ سے آدمی بن کر نکل آئے پس جب کہ ہم تم کو اول مرتبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ تو کیا دوسری مرتبہ نہیں پیدا کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں اور بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

نیز کیا ہم نے زمین کو اکٹھا کرنے کی چیز نہیں بنایا جس کے ذریعہ سے ہم زندوں اور مردوں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ ضرور بنایا ہے اور ہم نے اس میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے ہیں۔ اور ہم نے تمہیں پیاس بجھانے والا پانی پلایا ہے پھر کیا یہ واقعات اس کی دلیل نہیں ہیں کہ ہم تمہیں دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں ضرور ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو اس قدر کمال قدرت رکھتا ہو کہ ایسی چیزیں بنائے۔ وہ تم کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہو سکتا۔ پس ہم تمہیں ضرور پیدا کریں گے اور بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کو جو اس کو جھٹلاتے ہیں جس روز وہ دن ہوگا۔

اس روز ان سے کہا جائے گا کہ چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اس تین شاخوں والے سایہ کی طرف جو کہ نہ گاڑھا

Marfat.com

ہے ایک شاخ یہ ہے اور نہ بھڑک سے بچاتا ہے دوسری شاخ یہ ہے نیز وہ آگ جس کو اوپر سایہ کہا گیا ہے۔ ایسی مخلوق کی مانند چنگاریاں اڑاتی ہے۔ گویا کہ وہ آزاد اونٹ ہیں یہ تیسری شاخ ہے بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کو جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس میں وہ لوگ بلا اذن بات نہ کر سکیں گے اور نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی جس پر وہ ایسے معذرت کریں جو مقبول ہو۔ لہٰذا بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کیلئے جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ نیز اس روز ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے فیصلہ کا دن جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چنانچہ ہم نے تم کو اور تم سے پہلوں کو فیصلہ کیلئے اکٹھا کیا ہے۔ سو اگر تمہارے پاس اس کے ٹالنے کی کوئی تدبیر ہو تو وہ مجھ سے کر لو سو ان کے پاس اس کی کیا تدبیر ہے اور وہ کیا کر سکتے ہیں لہٰذا بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کیلئے جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

یہ حالت تو مکذبین کی تھی اور برخلاف اس کے پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور ان میووں میں ہوں گے جو وہ چاہیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے ان کاموں کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے خوب کھاؤ پیو۔ ہم نیکوں کو یوں ہی جزا دیتے ہیں۔ بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کی جو کہ ان نعمتوں سے محروم ہو کر مصائب میں گرفتار ہوں گے اچھا اے جھٹلانے والو تھوڑے دن دنیا میں خوب کھا لو اور مزہ اڑا لو آخر کار تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ کیونکہ بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کی۔ اور جس وقت ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے سامنے جھکو۔ تو وہ جھکتے نہیں۔ بلکہ برابر تکبر کئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ وہ دیکھیں گے۔ کیونکہ بڑی خرابی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کی الغرض کسی بات کے ماننے کے چار طریق ہیں۔ ایک متکلم کا اعتبار اور اس کا بڑا ذریعہ ہے قسم۔ سو قسم بھی کھالی گئی۔ دوسرا ذریعہ ہے دلیل۔ سو دلائل بھی بیان کر دیئے گئے تیسرا ذریعہ ہے ترہیب۔ سو اس سے بھی کام لیا گیا۔ چوتھا ذریعہ ہے ترغیب۔ سو وہ بھی استعمال کر لیا گیا۔ لیکن وہ اس پر بھی نہیں مانتے پس وہ اس کے بعد کس بات کو مانیں گے اور اب کونسی بات باقی رہ گئی ہے۔ نہیں مانتے نہ مانیں۔ وہ جانیں خود ہی اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔

دوستو! رب کبریا کا خاص کرم ہے ہم پر کہ وہ ہمیں اپنی دی ہوئی نصیحتوں کی قسمیں دے دے کر ان کی افادیت کے متعلق بتاتا ہے کہ یہ چیزیں انسان کے لئے کتنی قیمتی چیزیں ہیں۔ ان کے بغیر انسانی زندگی نامکمل ہے۔ لہٰذا خدا کی ہر نصیحت کی قدر کریں۔ اور اس کا شکر ادا کریں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النباء

سورۃ النباء مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 40 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 174 اور حروف کی تعداد 801 ہے اس کا نام آیت نمبر 02 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 78 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 80 ہے۔

نبا کا معنیٰ ہے خبر اور عظیم کا معنیٰ ہے بڑی خبر چونکہ قیامت کا ذکر انسانوں کے لئے بہت بڑی خبر کا درجہ رکھتی ہے۔

آیت نمبر 1 تا 20: آخرت کے منکرین کے شوشے چہ میگوئیاں۔ مزاحیہ ٹھٹے، بتایا گیا ہے کہ کیا ان مسخروں کے اس انداز سے قیامت ٹل جائیگی وہ تو اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہے گی۔

آیت نمبر 21 تا 40: اہل دوزخ کا ذکر ہے اور دوزخ کی تصویر کشی کی گئی ہے جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہ حساب وکتاب ہو گا ان کے لئے دوزخ ہے دو انسانوں کی مثالیں دے کر حقیقت کو واضح کیا گیا ہے عدالت الٰہیہ کا نقشہ بیان ہوا ہے۔ کہ وہاں بغیر اجازت کے زبان بھی کوئی نہیں کھول سکتا۔ اللہ رب العزت کے ہاں منکرین حق کسی بھی قسم کی سفارش کے مستحق نہ ہوں گے۔ جو لوگ قیامت کے دن حساب وکتاب کا خیال نہیں رکھتے شائد کسی بھی قسم کا حساب وغیرہ نہ ہو ان کے لئے دردناک عذاب کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ قیامت کا آنا فطری عمل ہے یعنی جزا و سزا کا ہونا انسانوں کے درمیان توازن قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

25 نومبر درس فیضان القرآن نمبر 329

سورۂ نباء آیت نمبر 1 تا 40 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪﴿۱۱﴾
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ﴿۱۳﴾
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾
وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِی
الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۪ۙ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۚ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ﴿۲۴﴾

Marfat.com

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾
فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ
وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا
لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَبِّ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾
يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ
إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں ٥ اس بڑی خبر کے بارے میں ٥ جس میں وہ لوگ مختلف ہیں ٥ ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے ٥ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا ٥ اور پہاڑوں کو میخیں ٥ اور تمہیں ہم نے بنایا جوڑے جوڑے ٥ اور نیند کو بنایا تمہاری تکان رفع کرنے کے لئے ٥ اور ہم نے رات کو پردہ بنایا ٥ اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا ٥ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ٥ اور ہم نے اس میں ایک چمکتا ہوا چراغ رکھ دیا ٥ اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا ٥ تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے اگائیں غلہ اور سبزی ٥ اور گھنے باغ ٥ بیشک فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے ٥ جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم فوج در فوج آؤ گے ٥ اور آسمان کھول دیا جائیگا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے ٥ اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے ٥ بیشک جہنم گھات میں ہے ٥ سرکشوں کا ٹھکانا ٥ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے ٥ اس میں وہ نہ کسی ٹھنڈک کو چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز ٥ مگر گرم پانی اور پیپ ٥ بدلہ ان کے عمل کے موافق ٥ وہ حساب کا اندیشہ

Marfat.com

نہیں رکھتے تھے ○ اور انھوں نے ہماری آیتوں کو بالکل جھٹلا دیا ○ اور ہم نے ہر چیز کا شمار کر رکھا ہے ○ پس چکھو کہ ہم تمہاری سزا ہی بڑھاتے جائیں گے ○ بیشک ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے ○ باغ اور انگور ○ اور نوخیز کم سن لڑکیاں ○ اور بھرے ہوئے جام ○ وہاں وہ لغو اور جھوٹی باتیں نہ سنیں گے ○ بدلہ تیرے رب کی طرف ہو گا ان کے عمل کے حساب سے ○ رحمٰن کی طرف جو آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے کوئی قدرت نہیں رکھتا کہ اس سے بات کرے ○ جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی نہ بولے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے گا ○ یہ دن برحق ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنالے ○ ہم نے تمہیں قریب آجانے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے جس دن آدمی اس کو دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور منکر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا ○

تشریح: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تو قریش مکہ آپس میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے قرآن مجید میں قیامت کا ذکر بھی ہوتا تھا اسے سن کر بعض لوگ تصدیق کرتے اور بعض تکذیب کرتے تھے ان لوگوں کی اس گفتگو پر عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ نازل ہوئی کہ یہ لوگ کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں پھر خود ہی جواب دے دیا کہ بڑی خبر کے بارے میں آپس میں سوال کرتے ہیں جس میں اختلاف کر رہے ہیں کوئی منکر ہے اور کوئی تصدیق کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ یہ مشرک لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال و جواب کرتے ہیں اس بڑی خبر کے متعلق جس کے بارے میں یہ لوگ حق سے اختلاف رکھتے ہیں یعنی قیامت کے متعلق جس کے یہ منکر ہیں۔ لیکن انہیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ انہیں عنقریب اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ انہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ انہیں عنقریب اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اور وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کوئی ان ہٹ دھرم منکروں سے پوچھے کہ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو اس کے ایک حال پر قائم رکھنے کے لئے میخیں نہیں بنایا ضرور بنایا ہے اور ان کے علاوہ ہم نے تم کو جوڑے یعنی مرد و عورت نیک و بد۔ کالے گورے، امیر غریب وغیرہ پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کی چیز بنایا۔ اور رات کو جو تم کو اپنی تاریکی میں چھپالیتی ہے اوڑھنا بنایا۔ اور دن کو زندگی کا ذریعہ بنایا کہ تم اس میں سامانِ زندگی خوراک وغیرہ حاصل کرتے ہو اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک روشن چراغ آفتاب بنایا اور بدلیوں سے گرنے والا پانی اتارا۔ تاکہ ہم اس سے غلے اور روئیدگی اور گھنے باغات نکالیں یہ واقعات ہیں جن کا تم انکار نہیں کر سکتے۔ اب تم سوچو کہ جو خدا ایسے عجیب و غریب کام کر سکتا ہو وہ تمہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ضرور کر سکتا ہے۔ پھر تم اس کا ناحق کیوں انکار کرتے ہو۔

یاد رکھو کہ فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے جو ٹل نہیں سکتا یہ وہ دن ہے جس میں صور پھونکا جائے گا۔ جس پر تم قبروں سے نکل کر گروہ در گروہ میدانِ قیامت میں آؤ گے اور آسمان کو جگہ جگہ سے پھاڑ کر کھولا جائے گا جس پر وہ سراسر دروازے ہو جائے گا۔ اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا۔ جس پر وہ ریگِ رواں ہو جائیں گے۔

اے منکرو! تم کو معلوم ہو کہ جہنم ایک بڑے خطرہ کی جگہ اور حد سے بڑھ جانے والوں کا ایک مرجع ہے کہ وہ اس میں بے انتہا زمانہ

Marfat.com

ایسی حالت میں رہنے والے ہوں گے کہ نہ وہ اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا بجز نہایت گرم پانی اور بہتی پیپ کے۔ یہ ان کو بالکل مناسب سزا دی جائے گی کیونکہ وہ حساب کتاب کی توقع نہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے ہماری باتوں کو پورے طور پر جھٹلایا تھا۔ اور ہم نے ہر چیز کو تحریر سے محفوظ کر رکھا ہے اس لئے ان کی تمام باتیں ہمارے یہاں قلم بند ہیں پس جب کہ صورت حال یہ ہے تو اے منکرو! اور جھٹلانے والو! تم اپنے انکار اور تکذیب کا مزہ چکھنا۔ کیونکہ ہم تمہارا عذاب ہی بڑھا دیں گے یہ تو حشر تھا منکرین کا اور مکذبین کا۔

برخلاف اس کے پرہیزگاروں کے لئے بڑی کامیابی ہوگی۔ یعنی باغات اور انگور اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔ اور بھرا ہوا پیالہ۔ نیز وہ لوگ ان باغات میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ تکذیب۔ تمہارے رب کی جانب سے ان کو یہ بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ چیزیں ان کو حساب کر کے دی جائیں گی تا کہ ان کی حق تلفی نہ ہو یعنی اس رب کی جانب سے جو کہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا یعنی رحمٰن کی جانب سے جس کی شان یہ ہے کہ لوگ بوجہ ہیبت کے اس سے بات نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ جس روز روح اور فرشتے اور اس کے سامنے صف کھڑے ہوں گے وہ اس سے بات نہ کر سکیں گے بجز اس کے جس کو وہ اجازت دے۔ اور ٹھیک بات کہے۔

یہ عظیم الشان اور خطرناک دن وہ بالکل واقعی دن ہے جس کا لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو لوگ خواہ مخواہ جھٹلاتے ہیں پس جو کوئی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے اور جو نہ چاہے اسے اختیار ہے۔ خود ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ ہم بری الذمہ ہیں۔ کیونکہ ہم نے تمہیں بہت نزدیک عذاب سے مطلع کر دیا ہے یعنی اس دن سے جس روز آدمی اپنے ہاتھوں کیے ہوئے تمام کام اپنے سامنے دیکھے گا۔ اور جس نے کفر کا ارتکاب کیا تھا وہ کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا اور آدمی ہو کر جزاء و سزا کے جھگڑے میں نہ پڑتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر ورضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن چوپائے جانور چرند پرند جمع کیے جائیں گے پھر ان کے درمیان دنیا میں جو مظالم ہوئے تھے ان کا بدلہ دلایا جائے گا یہاں تک کہ سینگ مارنے کا بدلہ سینگوں والی بکری سے بے سینگوں والی بکری کا بدلہ دلایا جائے گا۔ جب جانوروں کو ایک دوسرے سے بدلے دلا دیئے جائیں گے تو ان سے فرما دیا جائے گا کہ تم مٹی ہو جاؤ، جب کافر یہ منظر دیکھیں گے تو یہ جان کر کہ ہم سے تو جانور ہی اچھے رہے بدلے دلا کر ان کا کام تمام ہو گیا اور آگے ان کے لئے کوئی عذاب نہیں اب یہ مٹی بنا دیئے گئے ان کے لئے ثواب نہیں تو عذاب بھی نہیں ہمارے لئے تو عذاب ہی عذاب ہے۔ کاش ہم بھی مٹی ہو جاتے تو کیسا اچھا ہوتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النازعات

سورۃ النازعات مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 46 اور رکوع کی تعداد 2 ہے کلمات کی تعداد 181 اور حروف کی تعداد 791 ہے اس کا نام سورۃ کی آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 79 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 81 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 23: میں ہوا کا ذکر ہے جو کہ ہر چیز کو کھینچ لیتی ہے اگرچہ تشبیہ کے طور پر کیا گیا ہے، فرشتوں کا تذکرہ ہے کہ وہ کس طرح روح قبض کرتے ہیں وہ سارے طریقے جن کو فرشتے استعمال میں لاتے ہیں ان کی قسم کھائی ہے پھر فرمایا گیا کہ ضرور قیامت آئے گی اور حیات ثانی دوامی ملے گی پھر پوچھا جائے گا جن کا انکار کیا جاتا تھا۔

آیت نمبر 24 تا 40: موسیٰ علیہ السلام کا اور فرعون کا تذکرہ ہے۔ قیامت کی آمد کا سوال کیا جاتا ہے فرمایا اس کا جواب اللہ کے پاس ہے رسول کا کام ہے خبردار کرنا تا کہ اپنے اعمال فوری درست کر لئے جائیں۔ اہل مکہ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو ترک کر دو، ورنہ فرعون کا انجام دیکھ لیں کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلایا تو اس کا کیا حال کر دیا گیا دعوت حق کو جو لوگ جھٹلاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

26/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 330

سورۂ نزعٰت آیت نمبر 1 تا 46 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ
سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾
قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ
فِی الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾
فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ
مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ
فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ
یَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

Marfat.com

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝٢٧ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝٢٨ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ
ضُحٰىهَا ۝٢٩ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝٣٠ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝٣١
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝٣٢ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٣ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ
الْكُبْرٰى ۝٣٤ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝٣٥ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
لِمَنْ يَّرٰى ۝٣٦ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝٣٧ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٣٨ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ
هِيَ الْمَاْوٰى ۝٣٩ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى ۝٤٠ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝٤١ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰىهَا ۝٤٢ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝٤٣ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝٤٤ اِنَّمَآ
اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝٤٥ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝٤٦

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے جڑ سے اکھاڑنے والی ہواؤں کی ۰ اور قسم ہے آہستہ چلنے والی ہواؤں کی ۰ اور قسم ہے تیرنے والے بادلوں کی ۰ پھر سبقت کر کے بڑھنے والوں کی ۰ پھر معاملہ کی تدبیر کرنے والوں کی ۰ جس دن ہلا دینے والی ہلا ڈالے گی ۰ اس کے پیچھے ایک اور آنے والی چیز آئے گی ۰ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے ۰ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی ۰ وہ کہتے ہیں کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے ۰ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے ۰ انھوں نے کہا کہ یہ واپسی تو بڑے گھاٹے کی ہوگی ۰ وہ تو بس ایک ڈانٹ ہوگی ۰ پھر یکایک وہ میدان مین موجود ہوں گے ۰ کیا تمہیں موسیٰ کی بات پہنچی ہے ۰ جب کہ اس کے رب نے اس کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا ۰ فرعون کے پاس جا ؤ وہ سرکش ہو گیا ہے ۰ پھر اس سے کہو کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے ۰ اور میں تجھ کو تیرے رب کی راہ دکھاؤں پھر تو ڈرے ۰ پس موسیٰ نے اس کو بڑی نشانی دکھائی ۰ پھر اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۰ پھر وہ پلٹا کوشش کرتے ہوئے ۰ پھر اس نے جمع کیا پھر اس نے پکارا ۰ پس اس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں ۰

Marfat.com

پس اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑا ۰ بیشک اس میں نصیحت ہے ہر اس شخص کے لئے جو ڈرے ۰ کیا تمہارا بنانا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا ۰ اس کی چھت کو بلند کیا پھر اس کو درست بنایا ۰ اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا ۰ اور زمین کو اس کے بعد پھیلایا ۰ اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا ۰ اور پہاڑوں کو قائم کر دیا ۰ سامان حیات کے طور پر تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے ۰ پھر جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا ۰ جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا ۰ اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی ۰ پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ۰ تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہو گا ۰ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا ۰ تو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا ۰ وہ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب کھڑی ہو گی ۰ تمہیں کیا کام اس کے ذکر سے ۰ یہ معاملہ تیرے رب کے حوالے ہے ۰ تم تو بس ڈرانے والے ہو اس شخص کو جو ڈرے ۰ جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو گویا وہ دنیا میں نہیں ٹھہرے مگر ایک شام یا اس کی صبح ۰

تشریح: ہٹ دھرم کفار اپنی عقل کے آگے فرمودۂ خلاقِ عالم کو بھی کچھ خیال میں نہ لاتے تھے حالانکہ قیامت کا حادثہ بار باران کو سنا دیا جاتا اور قدرتِ خداوندی کا اقتدار ان کو بتا دیا جاتا تھا لیکن جب بولتے یہی بولتے تھے کہ ہماری سمجھ میں قیامت کا آنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اس لئے اللہ پاک نے اس سورۃ کو نازل فرما کر بتاکید تمام اثباتِ قیامت فرمایا

بندہ کا تو کام یہ ہی ہے کہ اپنے آقا کا ارشاد سر آنکھوں پر رکھے خواہ سمجھ آئے یا نہ آئے اور قیامت جیسے ہزار واقعات اس قادر مطلق کی قدرت کے آگے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے جو ہر حال نئی حالت اور بیشمار مخلوق پیدا فرماتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قسم ہے زور سے کھینچنے والوں کی اور آسانی سے گرہ کھولنے والوں کی اور تیرنے والوں کی۔ پھر آگے بڑھنے والوں کی پھر ایک کام کا انتظام کرنے والوں کی کہ تم ضرور زندہ کئے جاؤ گے یعنی جس روز ہلنے والی یوں ہلے گی کہ پیچھے آنے والا اسے کے پیچھے آئیں گے یہ دن نہایت سخت ہو گا۔ چنانچہ بہت سے دل اس روز خوف سے دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوں گی۔ اور وہ فرط ندامت وشدتِ خوف سے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکتے ہوں گے۔ یہ تو واقعہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہمیں وہ مرنے کے بعد حیات کی طرف واپس لوٹایا جائے گا۔ کیا اس وقت لوٹایا جائے گا جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے یہ کسی طرح عقل میں نہیں آتا نیز انہوں نے کہا کہ اگر واقعی ایسا ہوا تب تو یہ بڑے گھاٹے کا لوٹنا ہے لیکن یہ گفتگو بنا بر فرض ہے۔ ورنہ ایسا ہو کب سکتا ہے سو وہ تو اسے اس قدر بعید اور ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کچھ بھی مشکل کام نہیں بلکہ صرف ایک ڈانٹ ہو گی۔ جس پر وہ یکا یک میدانِ قیامت میں آموجود ہوں گے پس اس قدر آسان کام کو اس قدر دشوار اور ناممکن سمجھنا سخت نادانی کی بات ہے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بھی پہنچا ہے۔ جب کہ ان کو ان کے رب نے وادی پاک یعنی طویٰ میں پکارا تھا۔ اچھا سنو وہ قصہ یہ ہے کہ ان کو بلا کر کہا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ وہ حد گزر گیا ہے۔ اور جا کر اس سے کہو کہ کیا آپ کو اس طرف رغبت ہے کہ آپ پاک صاف ہو جائیں اور میں آپ کو آپ کے پروردگار کا راستہ بتاؤں۔ جس پر آپ اس سے ڈریں چنانچہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور یہ پیغام پہنچا دیا۔ جس پر اس نے ان سے رسالت کی دلیل مانگی پس انہوں نے بہت بڑی نشانی عصا کا اژدھا بننا۔ اور ہاتھ کا سفید ہو جانا دکھلائی۔ پس اس نے انہیں جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ بحالیکہ وہ

Marfat.com

ابطالِ حق میں کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو جمع کیا۔ اور اعلان کیا۔ اور کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا مالک ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں۔ لہٰذا تم میری ہی اطاعت کرو۔ اور موسیٰ تمہیں جس خدا کی طرف بلاتا ہے وہ کوئی چیز نہیں ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے آخرت اور دنیا کی سزا میں پکڑ لیا چنانچہ اسے ڈبو دیا گیا جو کہ دنیاوی سزا تھی۔ اور آخرت کی سزا دوزخ وغیرہ ہے۔ یہ نتیجہ ہوا رسولِ خدا یعنی موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کا۔ لہٰذا اس میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈریں پس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا سے ڈریں اور رسول کی تکذیب سے باز آئیں۔

اے منکرو! تم یہ تو سوچو کہ کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا اگر تم میں کچھ سمجھ ہے تو یہ ہی کہو گے کہ آسمان کا۔ اب ذرا آسمان کی حالت سن لو اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا اس نے اس کو اونچا کیا۔ پھر اس نے اسے ہموار اور مکمل کیا اور اس کی رات کو تاریکی بنایا۔ اور اس کے وقت چاشت کو رات میں سے یا تم عدم سے جلوہ گر کیا۔ اور ان سب کے علاوہ اس نے زمین کو پھیلایا۔ اس سے اس کا پانی اور گھانس نکالا اور پہاڑوں کو مضبوط کیا یہ سب کچھ کیوں کیا تم کو اور تمہارے مویشیوں کو نفع پہنچانے کے لئے پس جس خدا نے اس قدر عجائباتِ قدرت تم کو دکھلائے کیا وہ خدا تم جیسی معمولی ہستیوں کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز ہے۔ اور کیا کسی کی عقل میں یہ بات آتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ انکارِ قیامت سراسر ہٹ دھرمی ہے اور قیامت ضرور ہوگی۔

پس جب کہ وہ بڑی بلا یعنی قیامت اس روز آئے گی جس روز کہ آدمی کو وہ تمام باتیں یاد آجائینگی جو اس نے کی تھیں۔ اور دوزخ کو ان لوگوں کے سامنے ظاہر کیا جائے گا جو اسے دیکھتے ہوں گے اور اس وجہ سے اس کے انکار پر قدرت نہ رکھیں گے تو اس وقت آدمی دو قسم کے ہوں گے۔ اور دونوں کی مختلف حالتیں ہوں گی چنانچہ جو لوگ حد سے بڑھ گئے تھے اور دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تھی تو ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہی ہوگا اور جنت سے ان کو کوئی سروکار نہ ہوگا اور جو لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے تھے۔ اور نفس کو خواہشات لایعنی سے روکا تھا تو ان کا ٹھکانا جنت ہی ہوگا اور دوزخ سے ان کو سروکار نہ ہوگا۔ اب رہے تیسری قسم کے لوگ۔ یعنی عصاۃ مؤمنین۔ سو وہ من وجہ قسم اول میں داخل ہیں اور من وجہ قسم ثانی میں۔ کیونکہ من جہت العصیان ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور من جہت الطاعۃ ان کا ٹھکانا جنت۔ لہٰذا جب تک ان پر عصیان کا اطلاق ہوگا اس وقت تک وہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جب وہ سزا بھگت کر یا بذریعہ معافی کے عصیان سے نکل گئے تو اب وہ جنت میں رہیں گے۔

یہ لوگ آپ سے اعتراضاً پوچھتے ہیں کہ آخر اس کا جماؤ کب ہوگا اور وہ کب آئیں گے لیکن یہ ان کی دوسری غلطی ہے بھلا آپ کو اس کا کیا علم ہے۔ اس کا علم تو براہِ راست آپ کے رب تک پہنچتا ہے۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈریں خیر اس وقت یہ لوگ جس قدر بھی ہٹ دھرمیاں کرنا چاہیں کرلیں لیکن جس روز وہ اسے دیکھیں گے اس روز وہ اپنے خیال میں ایسے ہوں گے گویا کہ وہ دنیا میں صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے ہیں یعنی وہ اس کو اس قدر جلد آجانے والا خیال کریں گے۔ اور وجہ اس خیال کی اس دن کے شدائد ومحن ہوں گے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو راحت کا زمانہ اس کی نظر میں بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جس قدر یہ لوگ اس وقت اس کو بعید سمجھ رہے ہیں اسی قدر اسے دیکھنے کے بعد اسے قریب سمجھیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ عبس

سورۃ عبس مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 42 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 130 اور حروف کی تعداد 533 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 80 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 24 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 40: ایک نابینا صحابی کی فضیلت کا تذکرہ ہے سرداران کفار کا برا محسوس کرنے کے متعلق بیان ہے قرآن مجید کی قدر ومنزلت اور اہمیت پیش کی گئی ہے اللہ کی نعمتوں کے سلسلہ میں کفار و معاندین کی ناشکری کا بیان ہے حوادث قیامت کے کچھ لرزہ براندام کردینے والے حصوں کی طرف اشارہ ملتا ہے اور اس عظیم دن میں مسلمانوں اور کافروں کے احوال کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ انسان اور حیوانات کی غذا کے سلسلہ میں انسان کے احساس شکرگزاری کو بیدار کرنے کے لیے اللہ رب العزت کی نعمتوں کے ایک حصہ کا بیان ہے۔ حوادث قیامت کے کچھ حصے جو کہ دل ہلا دینے والے ہیں کی طرف اشارہ ہے اور اس عظیم دن میں مسلمانوں اور کافروں کے احوال کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

27/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 331

سورۂ عبس آیت نمبر 1 تا 42 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
يَزَّكّٰٓى ۙ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ
لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾
وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ
ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ
بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ
خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ
فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ﴿۲۸﴾

Marfat.com

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا
لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ترش ہوا اور بے رخی برتی ٥ اس بات پر کہ اندھا اس کے پاس آیا ٥ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ سدھر جائے ٥ یا نصیحت کو سنے تو نصیحت اس کے کام آئے ٥ جو شخص بے پروائی برتتا ہے ٥ تم اس کی فکر میں پڑتے ہو ٥ حالانکہ تم پر اس کی ذمہ داری نہیں اگر وہ نہ سدھرے ٥ اور جو شخص تمہارے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے ٥ اور وہ دوڑتا ہے ٥ تو تم اس سے بے پروائی برتتے ہو ٥ ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے ٥ پس جو چاہے یاد دہانی حاصل کرے ٥ وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں ٥ بلند مرتبہ ہیں پاکیزہ ہیں ٥ معزز نیک کاتبوں کے ہاتھوں میں ٥ برا ہو آدمی کا وہ کیسا ناشکرا ہے ٥ اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے ٥ ایک بوند سے اس کو پیدا کیا پھر اس کیلئے اندازہ ٹھہرایا ٥ پھر اس کے لئے راہ آسان کردی ٥ پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا ٥ پھر جب وہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کرے گا ٥ ہرگز نہیں اس نے پورا نہیں کیا جس کا اللہ نے اسے حکم دیا تھا ٥ پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کو دیکھے ٥ ہم نے پانی برسایا اچھی طرح ٥ پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا ٥ پھر اگائے اس میں غلے ٥ اور انگور اور ترکاریاں ٥ اور زیتون اور کھجور ٥ اور گھنے باغ ٥ اور پھل اور سبزہ ٥ تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے سامان حیات کے طور پر ٥ پس جب وہ کانوں کو بہرہ کردینے والا شور برپا ہوگا ٥ جس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے ٥ اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ٥ اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے ٥ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایسا فکر لگا ہوگا جو اس کو کسی اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا ٥ کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے ٥ ہنستے ہوئے خوشی کرتے ہوئے ٥ اور کچھ چہروں پر اس دن خاک اڑ رہی ہوگی ٥ ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی ٥ یہی لوگ منکر ہیں ڈھیٹ ہیں ٥

تشریح: حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے جو نابینا تھے، وہ مہاجرین اولین میں سے تھے مشہور قول

Marfat.com

کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے سے پہلے مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے آ گئے تھے، ایک مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ مشرکین کے سرداروں میں سے بعض لوگ موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے باتیں کر رہے تھے اور اسلام کی تبلیغ فرما رہے تھے، اسی اثناء میں حضرت ابن ام مکتوم حاضر خدمت ہو گئے چونکہ وہ نابینا تھے اس لئے انہیں آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولیت کا پتہ نہ چلا اور بار بار عرض کرتے رہے کہ مجھے بھی کچھ سکھا دیجئے، آپ کو اس وقت ان کا آ جانا اچھا نہ لگا کیونکہ وہ گفتگو کے درمیان بیچ میں آئے جس سے ایسی صورت حال پیدا ہو گئی کہ ان کا جواب دیں تو حاضرین سے جو بات ہو رہی تھی وہ کٹ جاتی، آپ نے ابن ام مکتوم کی طرف سے اعراض فرمایا اور سرداران قریش میں سے جس سے بات ہو رہی تھی اس کی طرف متوجہ رہے آپ کے خیال مبارک میں یہ بات تھی کہ یہ تو اپنا ہی آدمی ہے کبھی بھی میرے پاس آ سکتا ہے اور سوال کر سکتا ہے لیکن ان قریش کے سرداروں میں سے کوئی شخص اسلام قبول کر لے تو سارے قریش پر اس کا اثر پڑے گا اور اس کا فائدہ زیادہ ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ابن ام مکتوم کا آنا اور بات کرنا ناگوار ہوا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

ناگواری ظاہر کی۔ اور بے رخی برتی کیوں؟ صرف اتنی بات پر کہ وہ بڑے لوگوں کو سمجھا رہے تھے اور ایسی حالت میں ان کے پاس غریب اندھا آیا جس سے ان کو خطرہ ہوا کہ یہ لوگ اس کے آنے کو پسند نہ کریں گے اور اس سے میرے مقصود میں خلل واقع ہو گا جو کہ ان بڑے لوگوں کو راہ راست پر لانا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ نے ایسا کیوں کیا اور آپ کو کیا معلوم کہ اس کا اس وقت کا آنا برا ہے ممکن ہے کہ وہ پاک صاف ہو جائے۔ یا وہ نصیحت مانے اور اسے نصیحت نافع ہو اور یہ ہی آپ کا مقصد ہے۔ پھر آپ نے اس کے آنے کو برا کیوں سمجھا۔ اور اس پر ناگواری کیوں ظاہر کی جو پروا نہیں کرتا اس کے تو آپ درپے ہوتے ہیں۔ حالانکہ آپ پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ وہ پاک نہ ہو اور جو آپ کے پاس کوشش کر کے آئے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے تو آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں۔ خبردار آئندہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ ایک نصیحت ہے۔ سو جس کا جی چاہے اسے مانے اور جو نہ مانے وہ جانے۔ آپ کو اس کی کیا ضرورت ہے کہ آپ نہ ماننے والوں کو خواہ مخواہ لپٹیں اور اس کی کوشش کریں کہ جس طرح بھی بن پڑے ان کو راہ پر لائیں۔

وہ نصیحت یعنی قرآن ایسے اوراق میں ہے جو کہ ادب کے قابل اور بلند مرتبہ اور پاک ہیں جو کہ ایسے کاتبوں کے ہاتھوں میں ہیں جو کہ معزز اور نیک ہیں پس جس کے اوراق اور کاتبوں کی یہ حالت ہے تو اب سمجھ لو کہ خود اس کے بزرگی اور عمدگی اور جلالت قدر کی کیا حالت ہو گی اور جب کہ اس کی یہ حالت ہے تو اس کا قبول کرنا کس قدر ضروری ہو گا پس لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اسے قبول کریں لیکن غارت ہو یہ آدمی کیسا ناقدرا ہے کہ ایسی نصیحت سے بھی اعراض کرتا ہے۔

وہ جانتا ہے کہ اس خدا نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ منی سے۔ چنانچہ اس نے اسے پیدا کیا پھر اسے تیار یعنی ہدایت کے قابل کیا پھر اسے رستہ آسان کیا یوں کہ اسے قدرت واختیار دیا۔ برے بھلے کی تمیز دی۔ حق و باطل اسے سمجھایا گیا پھر اس نے موت دی۔ اور اسے قبر میں پہنچایا۔ پھر جب وہ چاہے گا اسے زندہ کر دے گا یہ تمام باتیں مقتضی ہیں اس کو کہ وہ اپنے اس خالق اور منعم کے احکام کی تعمیل کرتا۔ لیکن کیا اس نے ایسا کیا ہرگز نہیں۔ چنانچہ جو اس نے اسے حکم دیا اسے اس نے بالکل نہیں پورا کیا بھلا اس سے زیادہ کیا ناشکری اور ناقدری ہو گی۔

Marfat.com

آدمی اور تمام باتوں کو چھوڑ کر صرف اپنے کھانے کو دیکھے کہ صرف اس کے اور مویشیوں کے لئے ہم نے کس قدر اہتمام کیا۔ چنانچہ ہم نے پانی برسایا۔ پھر زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں غلے اور انگور اور زیتون اور کھجوریں۔ اور گھنے باغ اور میوے اور گھاس اگائے کیوں؟ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کو نفع پہنچانے کے لئے پس جبکہ ہم نے صرف اس کی خوراک کے لئے اتنا انتظام کیا ہے تو کیا اس پر ہماری اطاعت لازم نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔

پس جب کہ وہ اپنے شور سے کان پھوڑنے والی قیامت آئے گی یعنی اس روز جس روز آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ کیونکہ اس روز ان میں سے ہر ایک کی ایک ایسی حالت ہوگی جو اس کو دوسروں سے بے پروا کئے ہوگی۔ تو کچھ منہ تو اس روز کھلے ہوئے اور ہنسی خوشی ہوں گے اور کچھ منہ اس روز ایسے ہوں گے کہ ان پر تکدر ہوگا اور ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہ وہی ہوں گے جو کافر اور بدکار ہیں۔

ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے نیک بندوں کے چہرے روشن ہوں گے ان کی صورتوں سے بشاشت اور خوشی ظاہر ہو رہی ہوگی اور جن نالائقوں نے دنیا میں خدا کو فراموش کیا ایمان اور اعمال صالحہ کے نور سے علیحدہ رہے اور کفر و فجور کی سیاہی میں گھسے رہے قیامت کے دن ان کے چہروں پر سیاہی پڑھی ہوگی ذلت اور رسوائی کے ساتھ حاضر محشر ہوں گے اپنے اعمال بد کی وجہ سے اداس ہو رہے ہوں گے اور خوف زدہ ہو کر یہ سوچتے ہوں گے کہ یہاں ہم سے برابر تاؤ ہونے والا ہے اور وہ آفت آنے والی ہے جو کمر توڑ دینے والی ہوگی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التکویر

سورۃ التکویر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 29 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 104 اور حروف کی تعداد 534 ہے اس کا نام التکویر ہے اس سورۃ کی پہلی آیت میں لفظ کوّرت آیا ہے۔ اس سے اس کا مصدر بنا کر التکویر بنتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کسی چیز کو لپیٹ لینا ہے۔ مراد ایک وقت ایسا آئے گا کہ سورج لپیٹ دیا جائے گا مراد قیامت کا دن ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 81 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 07 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 29: قیامت کے ابتدائی مراحل کا ذکر ہے سورج کے بے نور، ستاروں کا بکھر جانا اور پہاڑوں کا کھڑکھڑانا۔ لوگوں کو اپنا اور کسی کا بھی ہوش تک نہ رہنا۔ جنگلوں کے جانوروں کا بدحواس ہونا، سمندروں کا بھڑک اٹھنا۔ نامہ اعمال کا کھولنا۔ جرائم کی باز پرس ہوگی آسمان کے پردے ہٹ جائیں گی۔ دوزخ اور جنت نگاہوں کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔ تب ہر شخص کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ کیا اعمال لے کر آیا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت باعث اسوہ حسنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز پیش کر رہے ہیں یہ کسی شیطانی وسوسے یا ذہنی اختراع سے نہیں بلکہ اللہ رب العزت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ قیامت کی نشانیوں کا ذکر کس طرح کائنات کو سمیٹ لیا جائے گا سورج، ستارے، پہاڑ کس طرح معمول سے ہٹ کر اپنا کام چھوڑ دیں گے۔

Marfat.com

28/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 332

سورہ تکویر آیت نمبر 1 تا 29 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَإِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ ۝٥ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَإِذَا النُّفُوسُ
زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩
وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا
الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ
مَّا أَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦
وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝١٩ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِينٍ ۝٢٠ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝٢٢

Marfat.com

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَ
مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا o اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے o اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے o اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹیاں آوارہ پھریں گی o اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے o اور جب سمندر بھڑکا دئے جائیں گے o اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکھٹا کئے جائینگے o اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا o کہ وہ کس قصور میں ماری گئی o اور جب اعمال نامہ کھولے جائیں گے o اور جب آسمان کھل جائے گا o اور دوزخ بھڑکائی جائے گی o اور جب جنت قریب لائی جائے گی o ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے o پس نہیں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے o چلنے والے اور چھپ جانیوالے ستاروں کی o اور رات کی جب وہ جانے لگے o اور صبح کی جب وہ آنے لگے o کہ یہ ایک باعزت رسول کا لایا ہوا کلام ہے o قوت والا عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے o اس کی بات مانی جاتی ہے وہ امانت دار ہے o اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں o اور اس نے اس کو کھلے افق میں دیکھا ہے o اور وہ غیب کی باتوں کا حریص نہیں o اور وہ شیطان مردود کا قول نہیں o پھر تم کدھر جا رہے ہو o یہ تو بس عالم والوں کے لئے ایک نصیحت ہے o اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے o اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ رب العلمین چاہے o

تشریح: جس وقت قیامت کی آمد کے سبب آفتاب لپیٹ دیا جائے گا یعنی اس کی روشنی سلب کر لی جائے گی اور جس وقت کہ قیامت کی آمد کی وجہ سے ستارے ماند پڑ جائیں گے اور ان کی روشنی جاتی رہے گی اور جس وقت کہ قیامت کی وجہ سے پہاڑوں کو ریگِ رواں بنا کر چلایا جائے گا اور جس وقت کہ قیامت کے خوف سے ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور اس وجہ سے کسی کو اپنے عزیز ترین مالوں کی پروا نہ ہوگی اور اس لئے دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں جو کہ اپنے مالکوں کو بہت پیاری تھیں بیکار چھوڑ دی جائیں گی اور کسی کو ان کی فکر و خبر نہ ہوگی اور جس وقت کہ قیامت کے خوف سے جانوروں تک میں ہل چل پڑے گی اور اس وجہ سے وحشی جانور جیسا کہ ان کا قاعدہ ہے کہ خوف کے وقت سب اکٹھے ہو جاتے ہیں اکٹھے ہوں گے اور جس وقت کہ قیامت کی آمد کے سبب سمندر بہائے جائیں اور ان کا پانی زمین پر پھیل جائے گا اور جس وقت کہ قیامت کے میدان میں لوگوں کو ان کے ہم مشربوں کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اور جس وقت کہ عدالت کے قائم ہونے پر زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس قصور پر مارا گیا تھا ورنہ وہ کہے گی کہ مجھے محض بلا قصور مارا گیا۔ اور اس وجہ سے اس کے قاتل پر مقدمہ ہوگا اور جس وقت کہ نامۂ اعمال کھولے جائیں گے

Marfat.com

اور ہر ایک کے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور جس وقت آسمان اپنی جگہ سے اکھیڑا جائے گا اور جس وقت کہ دوزخ کو دھونکا جائے گا اور جس وقت کہ جنت قریب کی جائے گی الغرض جس وقت یہ تمام واقعات رونما ہوں گے جو کہ آثار ہیں قیامت کے یعنی قیامت آئے گی اس وقت ہر شخص ان کاموں کو جان لے گا جو وہ لے کر آیا ہے پس ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اچھے کام کرے تا کہ اس وقت پچھتانا نہ پڑے۔

تم اس کو سن کر یہ کہو گے کہ یہ سب بنائی ہوئی باتیں ہیں سو یہ بات نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں ان کی جو ہٹنے والے چلنے والے چھپ جانے والے ہیں اور رات کی جب کہ وہ آئے اور صبح کی جبکہ وہ طلوع ہو۔ کہ یہ ایک خدا کے معزز فرستادے جبریل کی کہی ہوئی بات ہے۔ جو کہ بڑی قوت والا اور صاحب تخت یعنی حق تعالیٰ کے یہاں بڑا مرتبہ رکھنے والا ہے اور جس کی وہاں اطاعت کی جاتی ہے یعنی بہت سے فرشتوں پر افسر ہے۔ جو کہ اس کا کہنا مانتے ہیں اور جو کہ امانت دار ہے۔ اور اس وجہ سے اس پر یہ احتمال نہیں ہو سکتا کہ شاید اس نے اپنی طرف سے یہ باتیں بنالیں ہوں۔ یا ان میں کمی بیشی کر دی ہو اور تمہارا یہ آدمی جو کہ تمہاری ہدایت پر مامور ہے دیوانہ نہیں ہے بلکہ وہ وہی باتیں کہتا ہے جو اسے بتلائی گئی ہیں اور وہ اس فرستادے کو پہچانتا بھی ہے کیونکہ اس نے اسے آسمان کے ظاہر کنارے پر جو کہ زمین کے اوپر ہے اس کی اصل شکل میں دیکھا ہے اس لئے یہ بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ جبریل کے نام سے کوئی اور اس سے آ کے یہ باتیں کہہ دیتا ہو اور وہ غیب کی باتوں پر بخل کرنے والا بھی نہیں ہے کہ تم سے چھپالے اور ظاہر نہ کرے بلکہ جو کچھ اسے بتلایا جاتا ہے وہ اس کو تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہے اور یہ شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے جیسا کہ تم لوگوں کا خیال ہے پس تم حق سے ہٹ کر کہاں جارہے ہو ذرا ہوش میں آؤ اور عقل سے کام لو۔ اور ناحق تکذیب نہ کرو۔ یہ صرف خدا کی نصیحت ہے تمام لوگوں کے لئے بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے سیدھا ہونا اور راہ راست پر آنا چاہیں۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ تم سیدھا ہونا چاہو گے نہیں مگر یہ کہ خدا ہی چاہے جو کہ رب ہے تمام جہان کا تو یہ دوسری بات ہے۔ کیونکہ تم اس سے زبردست نہیں کہ اس کی مشیت کو بھی نہ چلنے دو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانفطار

سورۃ الانفطار مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 19 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 80 اور حروف کی تعداد 334 ہے اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے ''الانفطار'' اصل لفظ جو سورۃ کی پہلی آیت میں ہے۔ ''انفطرت'' اس کا مصدر ''الانفطار'' ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 82 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 82 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 19: منکرین قیامت کے سامنے قیامت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ انسان کو رب کریم سے غفلت کا احساس دلانے اور قیامت کی ہولناکیوں سے خبردار کیا گیا ہے انسانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تم کسی غلط فہمی میں نہ رہنا اور یاد رکھنا کہ تمہارا اعمال نامہ تیار کیا جارہا ہے اور نہایت ہی مستعد کاتب ہر وقت تمہاری ہر حرکت کو نوٹ کررہے ہیں۔ قیامت کے دن فیصلے کے تمام اختیارات اللہ رب کریم کے پاس ہیں اور کسی دوسرے کو ذرہ بھر اختیار نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے جسے اللہ رب العزت اس دن خود شفاعت کے لئے اختیار دیں۔ یہ پوری سورۃ ایک ہی مضمون کے گرد گھومتی ہے اس سورۃ میں آیت اوّل سے لیکر آخر تک وقوع قیامت کا ہولناک منظر پیش کرنے کے بعد قرب قیامت کی نشانیاں اور علامات بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

29/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 333

سورۂ انفطار آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝١ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢ وَاِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝٣ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيْۤ
اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ
عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٤
يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝١٥ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝١٦ وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٧ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٨
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝١٩

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا○ اور جب ستارے بکھر جائیں گے○ اور جب سمندر بہہ پڑیں گے○ اور جب قبریں کھول دی جائیں گی○ ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا○ اے انسان تجھ کو کس چیز نے اپنے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے○ جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو متناسب بنایا○ جس صورت میں چاہا تمہیں ترتیب دے دیا○ ہرگز نہیں بلکہ تم انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں○ معزز لکھنے والے○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو○ بیشک نیک لوگ عیش میں ہوں گے○ اور بیشک گنہ گار دوزخ میں○ انصاف کے دن وہ اس میں ڈالے جائیں گے○ وہ اس سے جدا ہونے والے نہیں○ اور تمہیں کیا خبر کہ انصاف کا دن کیا ہے○ پھر تمہیں کیا خبر انصاف کا دن کیا ہے○ اس دن کوئی جان کسی دوسری جان کے لئے کچھ نہ کر سکے گی○ اور معاملہ اس دن اللہ ہی کے اختیار میں ہوگا○

تشریح: ان آیات میں انسان کو اس کا حال بتایا ہے اور اسے توجہ دلائی ہے کہ وہ خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو۔ انسان کچھ بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے اسے پیدا فرمایا، وجود بخشا اس کے جسم کو نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ ٹھیک بنایا اور اپنی حکمت کے مطابق جس صورت میں چاہا ڈھال دیا، انسان اپنے اختیار سے نہ پیدا ہوا نہ قد کی درازی میں اسے کوئی دخل ہے نہ موٹا پتلا ہونے میں نہ حسین قبیح ہونے میں، وہ جس صورت اور حالت میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے ہر شخص اپنی اپنی صورت میں چلتا پھرتا ہے اسی کی طرف متوجہ رہنا اور اسی کا بھیجا ہوا دین قبول کرنا اور اسی کے احکام پر عمل پیرا ہونا لازم ہے اب انسانوں میں بہت سے لوگ تو ملحد زندیق ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہی نہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو خالق جل مجدہ کے وجود کو تو مانتے ہیں لیکن اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اس کے دین کو قبول نہیں کرتے اور کچھ لوگ ایسے ہیں اس کا دین بھی قبول کرتے ہیں لیکن اس کے اوامر و نواہی پر عمل نہیں کرتے فرائض چھوڑتے رہتے ہیں اور گناہ کرتے رہتے ہیں اور جب کسی کے یاد دلانے سے خیال آجاتا ہے کہ گناہگاری کی زندگی اچھی نہیں ہے تو نفس اور شیطان یہ سمجھا دیتے ہیں کہ ارے میاں چلتے رہو مزے کرتے رہو تمہارا رب کریم ہے بخش دے گا بڑی زندگی پڑی ہے توبہ کر لینا وغیرہ وغیرہ حالانکہ جس ذات پاک کے اتنے بڑے بڑے احسانات اور انعامات ہیں اس کی تو ذرا سی نافرمانی کرنا بھی مقتضائے عقل کے خلاف ہے۔

بات یہ ہے کہ وفاداری کا مزاج نہیں ہے جس ذات پاک نے وجود بخشا ان گنت نعمتوں سے نوازا اس کی نافرانی بڑی ہو یا چھوٹی صغیرہ گناہ ہوں یا کبیرہ سراسر بے وفائی ہے اگر گناہ پر عذاب نہ ہونا یقینی ہوتا اور بخش دیا جانا ہی متعین ہوتا تب بھی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنا لازم تھا عذاب کے ڈر سے نافرمانی سے بچنا یہ نمک حرام غلام کا خاصہ ہے جو ڈنڈے کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ یہ آقا کا فرمانبردار نہیں، نمک حلال اور وفادار تو ذرا سی نافرمانی کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ اس کے سامنے نعمتیں ہوتی ہیں جن کے استحضار سے وفاداری کا مزاج بنا ہوتا ہے وفادار کی نظر صرف حکم پر ہوتی ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ حکم نہ مانا تو مار پڑے گی یا معافی ہو جائے گی بلکہ نافرمانی کی زندگی ہی کو عذاب کے برابر سمجھتا ہے ڈنڈا لگنے سے تو بظاہر جسم کو تکلیف ہوتی ہے لیکن نافرمانی کی وجہ سے

Marfat.com

جو وفاداری میں فرق آ گیا اس کی ندامت میں پگھلنا وفادار بندہ کے لئے جسمانی عذاب سے زیادہ ہے۔

اے آدمی تجھے تیرے اس رب کریم کے متعلق کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ تو اسے نہیں مانتا جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے ہموار اور مکمل کیا پھر یہ بھی نہیں کہ یوں ہی گھڑ مڑ دیا۔ بلکہ تجھے موزوں اور بالکل ٹھیک بنایا۔ یعنی جس صورت میں اس نے چاہا اس صورت میں تجھے ترکیب دیا اور یہ نہیں کہ مادہ کی استعداد اس خاص صورت کو مقتضی ہوئی ہو جیسا کہ مادہ پرستوں کا خیال ہے۔

بلکہ جو کچھ کیا اپنے اختیار سے کیا۔ اے انسان! تجھے باوجود اس کے کرم اور اس انعام اور اس قدرتِ قاہرہ کے مشاہدہ کے ہرگز ایسا نہیں چاہئے۔ لیکن افسوس کہ تم لوگ ایسا نہیں کرتے بلکہ جزا و سزا کے قصہ کو جھٹلاتے ہو اور یہ صریح احسان فراموشی اور اس کی قدرتِ باہرہ مشاہدہ کا انکار ہے۔

اور تم کو واضح ہو کہ تم پر نگہبان مقرر ہیں جو کہ معزز اور تمہارے تمام اعمال کو لکھنے والے ہیں کیونکہ وہ ان تمام کاموں کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو اور اس لئے تم کو تمہارے اعمال پر جزاء و سزا ضرور دی جائے گی۔

اور قیامت کے دن ساری حکومت اللہ ہی کے لئے ہوگی۔ دنیا میں جو مجازی حکومتیں ہیں بادشاہ ہیں اور حکام ہیں قاضی ہیں اور جج ہیں ان میں سے کسی کا کچھ بھی زور اس روز نہ چلے گا بلکہ یہ خود پکڑے ہوئے آئیں گے اور ان کی پیشیاں ہوں گی اپنے کفریہ مظالم اور غیر شرعی فیصلوں کی سزا نہیں بھگتنی ہوگی۔

چنانچہ جو نیک ہیں وہ آرام میں ہوں گے۔ اور جو بدکار ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے۔ جس میں وہ جزا کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس سے چھپ نہیں سکتے۔ اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے جزاء کا دن ہم پھر مکرر کرتے ہیں کہ تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے جزاء کا دن اس کی حقیقت ہم جانتے ہیں وہ خطرناک دن ہے جس میں کسی کو کسی کے لئے کسی بات کا اختیار نہ ہوگا۔ اور حکومت اس دن خدا کی ہوگی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ المطففین

سورۃ المطففین مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 36 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 173 اور حروف کی تعداد 758 ہے اس کا نام اس سورۃ کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 83 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 86 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 36: اس سورۃ میں کم تولنے اور کم ماپنے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔ بے ایمانی اور دھوکہ دہی، فراڈ معاشرتی بیماریاں ہیں جن سے ہر ممکن حد تک بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بدکار لوگوں کا ذکر ہے۔ نیک لوگوں کا تذکرہ ہے۔ نیک اور بد قیامت کے دن اپنے اپنے مقام کو دیکھ کر خوشی یا غمی محسوس کریں گے۔ نیک لوگوں کے متعلق بتایا گیا ہے ان کے نامہ اعمال بلند پایہ لوگوں کے رجسٹر میں درج ہو رہے ہیں۔ جس پر مقرب فرشتے مامور ہیں۔ اہل ایمان کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ آج تمہاری تذلیل کر رہے ہیں۔ قیامت کے روز ان کا انجام دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دگے۔ اور کافروں کو ان کی حرکتوں کی سزا یقیناً مل کر رہے گی۔

Marfat.com

Marfat.com

30/نومبر درس فیضان القرآن نمبر 334

سورۂ مطففین آیت نمبر 1 تا 36 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ
يَسْتَوْفُوْنَ ۠﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا
يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ
النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ
سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ
بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ
اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؕ﴿۱۶﴾
ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ

Marfat.com

لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۱۸ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۲۰ یَّشْهَدُهُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۱ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۲۲ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ۲۳
تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۲۴ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ
مَّخْتُوْمٍ ۲۵ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۲۶
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۲۷ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۸
اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ۲۹
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۳۰ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ۳۱
وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۳۲ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ۳۳
فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ۳۴ عَلَى الْاَرَآىٕكِ
یَنْظُرُوْنَ ۳۵ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۳۶

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ٥ جو لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لیں ٥ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں ٥ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ اٹھائے جانے والے ہیں ٥ ایک بڑے دن کے لئے ٥ جس دن تمام لوگ خداوند عالم کے سامنے کھڑے ہوں گے ٥ ہرگز نہیں بیشک گناہ گاروں کا اعمال نامہ سجین میں ہوگا ٥ اور تم کیا جانو کہ سجین کیا ہے ٥ وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے ٥ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ٥ جو انصاف کے دن جھٹلاتے ہیں ٥ اور اس کو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرنے والا وہ گناہ گار ہو ٥ جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ٥ ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے ٥ ہرگز نہیں بلکہ اس دن وہ اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے ٥ پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے ٥ پھر کہا جائے گا یہی وہ چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ٥ ہرگز نہیں بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے ٥ اور تم کیا جانو علیین کیا ہے ٥ لکھا ہوا دفتر ہے ٥ مقرب فرشتوں کی نگرانی میں ٥ بیشک نیک لوگ آرام میں ہونگے ٥ تختوں پر بیٹھے دیکھتے

Marfat.com

ہونگے ۰ ان کے چہروں میں تم آرام کی تازگی محسوس کرو گے ۰ ان کو شراب خالص مہر لگی ہوئی پلائی جائے گی ۰ جس پر مشک کی مہر ہوگی اور یہ چیز ہے جس کی حرص کرنے والوں کو حرص کرنے چاہیے ۰ اور اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی ۰ ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے ۰ بیشک جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والون پر ہنستے تھے ۰ اور جب وہ ان کے سامنے سے گزرتے تو وہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ۰ اور جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹتے تو دل لگی کرتے ہوئے لوٹتے ۰ اور جب وہ ان کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں ۰ حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے ۰ پس آج ایمان والے منکروں پر ہنستے ہوں گے ۰ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ۰ واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملا ۰

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ جو لوگ دوسروں کے ہاتھ مال بیچتے ہیں تو کم ناپتے ہیں یا کم تولتے ہیں تولتے وقت ڈنڈی مار دیتے ہیں اور ایک طرف کو کسی ترکیب سے پلڑا جھکا دیتے ہیں اور لوگوں سے مال لیتے ہیں تو پورا نکواتے ہیں اور پورا بنواتے ہیں۔ ان لوگوں کو قیامت کے دن کی پیشی یاد دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تطفیف کرنے والوں کے لئے اس دن بڑی خرابی ہوگی جس دن رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے ذراسی حقیر دنیا کے لئے اپنے ذمہ حقوق العباد لازم کرتے ہیں اور دھوکہ فریب دے کر تجارت کرتے ہیں اس کا وبال آخرت میں بھی ہے اور دنیا میں بھی ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں تمہارے سپرد کی گئیں ہیں ان دونوں کے بارے میں گذشتہ امتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔

ناپ تول میں کمی کرنے کا رواج حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں تھا۔ انہوں نے ان کو بارہا سمجھایا وہ نہ مانے بالآخر عذاب آیا اور ہلاک ہوگئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے، ان کا رزق کاٹ دیا جائے گا۔ یعنی ان کے رزق میں کمی کردی جائے گی۔ یا رزق کی برکت اٹھالی جائے گی۔ ناپ تول میں کمی کرکے دینا حرام ہے۔ ایسا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی برخلاف اس کے جھکا کر تولنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو مزدوری پر تول رہا تھا یعنی بیچنے والے کا مال زیادہ مقدار میں تھا ایک شخص اس کی طرف سے تول رہا تھا اور اس نے اپنے اس عمل کی مزدوری طے کرلی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تولو اور جھکا کر تولو۔

جس طرح ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے اسی طرح سے دیگر امور میں کمی کرنے سے کہیں گناہ ہوتا ہے اور کہیں ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ مومن ہونے کے اعتبار سے جو ذمہ داری قبول کی ہے ہر شخص اسے پوری کرے۔ حقوق اللہ بھی پورے کرے اور حقوق العباد بھی، کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نماز عصر سے فارغ ہوئے تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی وہ نماز عصر میں حاضر نہیں ہوا تھا اس سے دریافت فرمایا کہ تم نماز عصر سے کیوں بچھڑ گئے۔ اس شخص نے کچھ عذر پیش کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا طَفَّفْتَ کہ تو نے اپنے حصے میں کمی کردی، یعنی جماعت کا جو ثواب ملتا اس سے محروم رہ گیا اور اپنا نقصان کر بیٹھا، یہ روایت لکھ کر حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں: کہ ہر چیز کے لئے پورا کرنا بھی ہے اور کم کرنا بھی ہے۔

Marfat.com

نماز کی پانچ کی سنتیں چھوڑ دینا روزہ رکھنا لیکن اس میں غیبتیں کرنا، تلاوت کرنا لیکن غلط پڑھنا یہ سب طفف میں شامل ہے۔ یعنی ثواب میں کمی ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ تلاوت غلط ہونے کی وجہ سے نماز ہی نہیں ہوتی، اگر زکوۃ پوری نہ دے تو یہ بھی طفف ہے۔

جو لوگ حکومت کے کسی بھی ادارہ میں یا کسی انجمن یا مدرسہ وغیرہ میں ملازم ہیں انہوں نے معروف اصول وقواعد یا معاملہ اور معاہدہ کے مطابق جتنا وقت دینا طے کیا ہے اس وقت میں کمی کرنا اور تنخواہ پوری لینا یہ سب طفف ہے۔

جو لوگ اجرت پر کسی کے ہاں کام کرتے ہیں ان کے ذمہ لازم ہے کہ جس کام پر لگایا گیا ہے اسے صحیح کریں اور پورا کریں۔ اگر غلط کریں گے یا پورا نہ کریں گے تو طفف ہوگا اور پوری اجرت لینا حرام ہوگا، یہ جو مزدوری کا طریقہ ہے کہ کام لینے والا دیکھ رہا ہے تو ٹھیک طرح کام کر رہے ہیں اگر وہ کہیں چلا گیا تو سگریٹ سلگالی یا حقہ پینے لگے یا باتیں چھوڑنے لگے یا عالمی خبروں پر تبصرہ کرنے لگے یہ سب طفف ہے، ہر مزدور اور ملازم پر لازم ہے کہ صحیح کام کرے اور وقت پورا دے۔ جو شخص کسی کام پر مامور ہے اور اس کام کے کرنے کے لئے ملازمت کی ہے اگر مقررہ کام کے خلاف کرے گا اور رشوت لے گا تو یہ طفف ہے۔ رشوت تو حرام ہے ہی تنخواہ بھی حرام ہوگی۔ چونکہ جس کام کے لئے دفتر میں بٹھایا گیا وہ کام اس نے نہیں کیا۔ پورے مہینہ میں کتنی خلاف ورزی کی اسی حساب سے تنخواہ حرام ہوگی۔

سجین ساتویں زمین میں ایک مقام ہے جو ارواح کفار کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور علیین ساتویں آسمان میں مومنین کی روحوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں مومنین کے موت کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مومنین کی موت کے وقت فرشتے تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے روح اللہ تعالی کی مغفرت اور اس کی رضامندی کی طرف نکل کر چل، چنانچہ اس کی روح اس طرح سہولت سے نکل آتی ہے جیسے مشکیزہ میں سے پانی کا قطرہ بہتا ہوا باہر آ جاتا ہے۔ پس اسے حضرت ملک الموت علیہ السلام لے لیتے ہیں، ان کے ہاتھ میں لیتے ہی دوسرے فرشتے جو دور تک بیٹھے ہیں پل بھر بھی ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے، حتی کہ اسے لے کر اسی کفن اور خوشبو میں رکھ کر آسمان کی طرف چل دیتے ہیں، اس خوشبو کے متعلق ارشاد فرمایا کہ زمین پر جو بھی عمدہ سے عمدہ خوشبو مشک کی پائی گئی ہے اس جیسی وہ خوشبو ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ اس روح کو لے کر فرشتے آسمان کی طرف چڑھنے لگتے ہیں، اور فرشتوں کی جس جماعت پر بھی ان کا گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کون پاکیزہ روح ہے؟ وہ اس کا اچھے سے اچھا نام لے کر جواب دیتے ہیں جس سے دنیا میں بلایا جاتا تھا کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے، اسی طرح پہلے آسمان تک پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس روح کو لے کر اوپر چلے جاتے ہیں حتی کہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں، ہر آسمان کے مقربین دوسرے آسمان تک اسے رخصت کرتے ہیں جب ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کو کتاب علیین میں لکھ دو۔ اور کافر کی موت کے بارے میں فرمایا کہ بلاشبہ جب کافر بندہ دنیا سے جانے اور آخرت کا رخ کرنے کو ہوتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے اس کے پاس آتے ہیں جن کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں اور اس کے پاس اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک اس کی نظر پہنچی ہے پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں۔ حتی کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ اے خبیث جان!

Marfat.com

اللہ کی ناراضگی کی طرف نکل، ملک الموت کا یہ فرمان سن کر روح اس کے جسم میں ادھر ادھر بھاگی پھرتی ہے۔ لہذا ملک الموت اس کی روح کو جسم سے اس طرح نکالتے ہیں جیسے بوٹیاں بھوننے کی سیخ بھیگے ہوئے اون سے صاف کی جاتی ہے یعنی کافر کی روح کو جسم سے زبردستی اس طرح سے نکالتے ہیں جس طرح بھیگا ہوا اون کانٹے دار سیخ پر لپٹا ہوا ہو اور اس کو زور سے کھینچا جائے پھر اس کی روح کو ملک الموت اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں لیتے ہی دوسرے فرشتے پل جھپکنے کے برابر بھی ان کے پاس نہیں چھوڑتے، حتی کہ فوراً ان سے لے کر اس کو ٹاٹوں میں لپیٹ دیتے ہیں جو ان کے پاس ہوتے ہیں اور ان ٹاٹوں میں ایسی بدبو آتی ہے جیسے کبھی کسی بدترین سڑی ہوئی مردہ نغش سے روئے زمین پر بدبو پھوٹی ہو، وہ فرشتے اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت پر بھی پہنچتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کون خبیث روح ہے؟ وہ اس کا برے سے برا وہ نام لے کر کہتے ہیں جس سے وہ دنیا میں بلایا جاتا تھا کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر پہلے آسمان تک پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں، مگر اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

پھر اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اس کو کتاب سجین میں لکھ دو جو سب سے نیچی زمین میں ہے، چنانچہ اس کی روح وہیں سے پھینک دی جاتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا والے دنیا کی مرغوبات اور لذیذ چیزوں میں لگے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر ان چیزوں کو حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔ ان چیزوں میں دنیا کی شراب بھی ہے۔ جس کے پینے سے نشہ آتا ہے جو وجود سے عدم میں لے جاتا ہے اور اس کے گھونٹ بھی مشکل سے اترتے ہیں اور منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ جہالت کی وجہ سے لوگ اسی میں دل دیئے بیٹھے ہیں۔ وہ تو کوئی چیز رغبت کی ہے ہی نہیں جس میں رغبت اور منافست کی جائے دنیا کی شراب پی کر گناہ گار نہ ہوں اور آخرت کی شراب سے محروم نہ ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں یہ لوگ داخل نہ ہوں گے۔ (۱) شراب پینے کی عادت والا، (۲) قطع رحمی کرنے والا، (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں نیکوں کی لکھائی علیین میں ہے اسے ہم ہی جانتے ہیں وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں عالی مرتبہ لوگوں کے نام درج ہیں چنانچہ اس کے پاس وہ لوگ پہنچیں گے جو خدا کے مقرب ہیں الغرض نیک لوگ آرام میں ہوں گے۔ اور مسہریوں پر بیٹھے قدرت کا تماشا دیکھ رہے ہوں گے چنانچہ اے دیکھنے والے تو ان کے چہروں میں عیش کی تازگی معلوم کرے گا۔

نیز ان کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو سربمہر ہوگی یا جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ اور یہ ایسی نعمت ہے کہ اس میں تمام رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہئے اور بڑا محروم ہے وہ شخص جو اس سے محروم رہے اور اس شراب میں تسنیم کے پانی کی ملاوٹ ہوگی۔ بحالیکہ وہ ایک گرانقدر چشمہ ہے۔ جس میں سے مقرب لوگ پانی پئیں گے اب تم سمجھ لو کہ اس کا پانی کیسا ہوگا۔

حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ مقربین بندے خالص تسنیم پئیں گے اور دوسرے جنتیوں کی شراب میں اس کی آمیزش ہوگی گو ان کی شراب بھی خالص ہوگی۔ مگر مقربین کی شراب میں سے بھی شراب ملے گی جو تسنیم کے چشمہ میں بہ رہی ہوگی دوسرے جنتیوں کی شراب میں بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا دیا جائے گا۔

Marfat.com

جرائم پیشہ لوگ مسلمانوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب ان پر گذرتے تو ان پر چشمک زنی کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھر جاتے تو مذاق کرتے جاتے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے کہ یہ گمراہ لوگ ہیں حالانکہ ان کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا پس قطع نظر اس کے یہ سب باتیں ان کی فی نفسہ بیجا تھیں اس لحاظ سے بھی بری تھیں کہ خواہ مخواہ دخل در معقولات تھیں پس آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے کفار سے ہنستے ہیں مسہریوں پر بیٹھے ہوئے قدرتِ خدا کا تماشا دیکھ رہے ہیں اب تم بتلاؤ کفار کو ان کے کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے بدلہ دیا گیا نا؟ ضرور دیدیا گیا۔ اور کچھ کسر باقی نہیں رہی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانشقاق

سورۃ الانشقاق مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 25 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 109 اور حروف کی تعداد 430 ہے اس کا نام پہلی آیت ''انشقت'' سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 84 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 83 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 25: اس سورۃ میں قیامت کا تذکرہ ہے، حیات ثانی کا ذکر، کفار اور معاندین کو ہر ممکن حد تک قیامت کی حقیقت بیان کر کے دین اسلام کی دعوت دی گئی ہے کیفیت قیامت کا تذکرہ۔ نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جانے کا بیان اور بائیں ہاتھ میں دینے سے کیا نتیجہ نکلے گا کا بیان، جو لوگ قرآن سن کر اللہ کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اس کے احکام بجالاتے ہیں ان کے لئے اجر عظیم کا بیان۔ نیک لوگ نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں ہوں گے۔ مکی سورتوں کا موضوع قیامت کا بیان ہے کیونکہ مکہ کے لوگ قیامت کی آمد اور دوبارہ زندہ ہونے کا سختی سے انکار کرتے تھے جتنا سختی سے انہوں نے انکار کیا ہے اسلام نے اتنا ہی اس موضوع کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کفار اور معاندین کو کھری کھری سنائی ہیں اور ڈنکے کی چوٹ پر ثابت کیا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے۔

Marfat.com

یکم دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 335

سورۂ انشقاق آیت نمبر 1 تا 25 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا
الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا
يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى
سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ
لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ
بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ

Marfat.com

عَلَیۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ؕ السجدة بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
یُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾ۖ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا یُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ۖ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۴﴾ۙ
اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ؑ

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اور جب آسمان پھٹ جائے گا٥ اور وہ اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے٥ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزوں کو اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی٥ اور وہ اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے٥ اے انسان تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف جا رہا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے٥ تو جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا٥ اس سے آسان حساب لیا جائیگا٥ اور وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش خوش آئے گا٥ اور جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا٥ وہ موت کو پکارے گا٥ اور جہنم میں داخل ہوگا٥ وہ اپنے لوگوں میں بے غم رہتا تھا٥ اس نے خیال کیا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے٥ کیوں نہیں اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا٥ پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں شفق کی٥ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے٥ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے٥ کہ تمہیں ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے٥ تو انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے٥ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ خدا کی طرف نہیں جھکتے٥ بلکہ منکرین جھٹلا رہے ہیں٥ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں٥ پس ان کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو٥ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے٥

تشریح: اللہ رب العزت نے ان آیات میں اولاً آسمان وزمین کا حال بیان فرمایا ہے پھر انسان کے اعمال والی محنت اور حاصل محنت یعنی آخرت کے دن کی کامیابی اور ناکامیابی کو بتایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کے حکم کو سن لے گا اور مان لے گا اور حکم ماننا اس کے لئے ضروری ہی ہے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے نافرمانی اور سرتابی کی مجال نہیں ہے اور جب کہ زمین کو پھیلا دیا جائے گا یعنی اس وقت جو اس کا انبساط اور پھیلاؤ ہے اس سے زیادہ پھیلا دی جائے گی اور اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کو نکال کر باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی، جو اموات اس میں دفن ہیں اور ان کے علاوہ جو فتنے ہیں اس سے باہر آجائیں گے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا جیسے آسمان کو حکم کے مطابق انکار کرنے کی کوئی مجال نہیں ہے اسی طرح زمین کو بھی نافرمانی کی کوئی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اس کو حکم ہوگا اسے ماننا ہی لازم ہوگا۔

انسان کی زندگی کا حاصل اور خلاصہ بیان فرمایا گیا کہ دنیا میں رہتے بستے ہیں کچھ نہ کچھ محنت اور عمل کرتے ہی ہیں جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں فرشتے اسے لکھتے ہیں زندگی سب کی گزر رہی ہے اعمال بھی ہو رہے ہیں دنیا بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے قیامت

Marfat.com

قریب آتی جا رہی ہے مرنے والے مر رہے ہیں اپنے اعمال ساتھ لے جا رہے ہیں اسی طرح دنیا رواں دواں ہے حتیٰ کہ اچانک قیامت آجائے گی، پہلا صور پھونکا جائے گا، تو اس سے لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور مر جائیں گے۔

پھر جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو زندہ ہو کر قبروں سے نکلیں گے میدان حشر میں جمع ہوں گے حساب ہوگا اعمال نامے دیئے جائیں گے ہر شخص اپنے عمل سے ملاقات کرلے گا، اچھے لوگوں کے اعمال نامے سیدھے ہاتھ میں اور برے آدمیوں کے اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

انسان جو عمل کرتا ہے قیامت کے دن اس کے سارے اعمال اس کے سامنے آجائیں گے اور ان سے ملاقات کرے گا۔ اعمال ناموں میں اعمال لکھے ہوئے ہوں گے جس کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائے گا وہ سمجھ لے گا کہ میرے لئے خیر ہی خیر ہے اور میری نجات ہوگئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ نجات پا کر اپنے اہل وعیال کے پاس خوشی خوشی چلا جائے گا، جس کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ کہے گا: آؤ پڑھ لو میری کتاب۔ اور جس کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ تو سمجھ لے گا کہ میں ہلاک ہو گیا اعمال نامہ ملتے ہی یوں کہے گا ہائے کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا اور میں اپنا حساب نہ جانتا اور اسی حال میں وہ اپنی ہلاکت کو پکارے گا یوں کہے گا کہ مجھے موت آجاتی تو اچھا تھا تا کہ حساب کتاب اور اس کا نتیجہ سامنے نہ آتا لیکن پچھتانے سے اور افسوس کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا ایسے شخص کو دوزخ میں جانا ہی ہوگا۔

ایسے شخص کی بربادی کا سبب بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا بیشک جب وہ دنیا میں تھا تو اپنے کنبہ خاندان میں خوش تھا یعنی ایمان سے اور ایمان والے اعمال سے غافل تھا قیامت کو نہیں مانتا تھا اور وہاں کی حاضری کا یقین نہیں رکھتا تھا دنیا کی مستی اور مسرت اور اکڑ مکڑ میں زندگی گزارتا رہا مزید فرمایا: بے شک اس کا خیال تھا کہ اسے واپس نہیں ہونا ہے یعنی میدان حساب میں نہیں جانا ہاں اس کو ضرور اپنے رب کی طرف لوٹنا ہوگا اور حساب کے لئے پیش ہوگا۔

بیشک اس کا رب اس کو دیکھنے والا ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں آزاد ہوں جو چاہوں کروں۔ بلکہ اس کو مرنا ہے پیشی ہونی ہے۔

اللہ جل شانہ نے ان آیات میں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی قسم کھائی جو آرام کرنے کے لئے رات کو اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاتی ہیں اور چاند کی قسم کھائی جب کہ وہ پورا ہو جائے یعنی بدر بن کر آشکارا ہو جائے، قسم کھا کر فرمایا کہ تم ضرور بالضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچو گے یعنی احوال کے اعتبار سے مختلف طبقات سے گزرو گے ایک حال گذشتہ حال سے شدت میں بڑھ کر ہوگا پہلا حال موت کا اور دوسرا حال برزخ کا اور تیسرا حال قیامت کا ہوگا پھر ان حالات میں بھی تکثر تعدد ہے اور انہیں مرنا بھی ہے اور مرنے کے بعد احوال سے بھی گزرنا ہے تو کیا مانع ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو نہیں جھکتے۔ نہ ان کا قلب جھکتا ہے نہ ان کا سر جھکتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ کافر لوگ جھٹلاتے ہیں یعنی ایمان کی طرف رجوع کرنے کی بجائے تکذیب ہی پر جمے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں اپنے دلوں میں کفر و حسد، بغض اور بغاوت کو چھپائے ہوئے ہیں۔

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے اور ایمان اور اعمال کی وجہ سے انہیں بڑا اجر ملے گا جو کبھی بھی ختم نہ ہوگا۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ البروج

سورۃ البروج مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 22 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 109 اور حروف کی تعداد 465 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 85 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 27 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 22: بروج جمع ہے برج کی جس کا مطلب ہے ستاروں کا گھر، گنبد، قلعہ، محلات اس جگہ مراد یا تو سورج کے طلوع ہونے کے مقامات ہیں یا آسمانی تصوراتی قلعہ کے حصے مراد ہیں اس سورۃ میں ایک ہی موضوع ہے اصحاب الاخدود کون تھے۔ مومن بندوں کو ظالم قوم نے کس طرح کھائیوں میں ڈال کر بھون دیا اور اپنی آنکھوں سے ان کے جلنے کا تماشہ دیکھا تھا۔ اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے تین قسمیں کھانے سے بعد ارشاد فرمایا اصحاب الاخدود پر کس طرح اللہ کی لعنت پڑی کافروں اور مومنوں کے انجام کا ذکر ہے۔

Marfat.com

2/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 336

سورۂ بروج آیت نمبر 1 تا 22 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ
وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ

Marfat.com

يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ
الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے برجوں والے آسمان کی ٥ اور وعدہ کیے ہوئے دن کی ٥ اور دیکھنے والے کی اور دیکھی ہوئی کی ٥ ہلاک ہوئے خندق والے ٥ جس میں بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی ٥ جب کہ وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے ٥ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے ٥ اور ان سے ان کی دشمنی اس کے سوا کسی وجہ سے نہ تھی کہ وہ ایمان لائے اللہ پر جو زبردست ہے تعریف والا ہے ٥ اسی کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ٥ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کو عذاب ہے ٥ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے ٥ بیشک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے ٥ وہی آغاز کرتا ہے اور وہی لوٹائے گا ٥ اور وہ بخشنے والا ہے محبت کرنے والا ہے ٥ عرش برین کا مالک ٥ کرڈالنے والا جو چاہے ٥ کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے ٥ فرعون اور ثمود کی ٥ بلکہ یہ منکر جھٹلانے پر لگے ہوئے ہیں ٥ اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ٥ بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ٥

تشریح: جب مسلمان بندے کفار قریش کی ایذا دہی سے تنگ دل ہوئے تو اللہ پاک نے ان کی تسلی خاطر کی غرض سے یہ سورت نازل فرمائی جس میں موذی بدکاروں کی سزا اور صابر متحمل نیک بندوں کا اجر بیان فرمایا۔

قسم ہے ستاروں والے آسمان کی۔ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی روز قیامت کی اور حاضر ہونے والے دن یعنی جمعہ کی اور اس دن کی جس کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے یعنی یوم عرفہ کی جس میں لوگ عرفات میں اکٹھے ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کو ستانا بہت بری بات ہے۔ چنانچہ مارے گئے اور غارت ہوئے خندق یعنی ایندھن والی آگ والے جنہوں نے ایک بڑی خندق کھود کر اور اس میں بہت سا ایندھن بھر کر اور اس میں آگ دے کر مسلمانوں کو جلایا تھا

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں

Marfat.com

ان میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر تھا، وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میری عمر تو زیادہ ہوگئی میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دے اسے میں جادو سکھا دوں، بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیج دیا۔ یہ لڑکا جادو سیکھنے جاتا تو راستہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرتا تھا، ایک مرتبہ اس کے پاس بیٹھ گیا اس کی باتیں سنیں تو اسے پسند آئیں، اب اس کے بعد بھی جب جادوگر کی طرف جاتا تو راہب پر گزرتا اور اس کے پاس بیٹھ جاتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو وہ اس کی پٹائی کرتا تھا کہ دیر میں کیوں آیا اس نے اپنی یہ مصیبت راہب کو بتائی، راہب نے کہا کہ تو ایسا کر کہ جب جادوگر کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو یوں کہہ دیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں کی طرف سے پوچھ پاچھ کا اندیشہ ہو یہ کہہ دیا کر کہ جادوگر نے روک لیا تھا، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا ایک دن یہ واقعہ پیش آیا کہ راستہ میں جاتے ہوئے ایک بڑا جانور سامنے آگیا جو لوگوں کا راستہ روکے ہوئے تھا اس لڑکے نے کہا کہ آج پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب، یہ سوچ کر اس نے ایک پتھر لیا اور یہ دعا کر کے اس جانور کو مار دیا کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ۔ اے اللہ راہب کا طریق کار آپ کے نزدیک جادوگر کے طریق کار کے مقابلہ میں محبوب ہے تو اس جانور کو قتل کر دیجئے تا کہ لوگ گزر جائیں۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس پتھر سے وہ جانور قتل ہوگیا اور وہ جن لوگوں کا راستہ روکے ہوئے تھا وہ وہاں سے گزر گئے، اس کے بعد یہ ہوا کہ یہ لڑکا راہب کے پاس پہنچا اور اسے صورت حال کی خبر دی راہب نے کہا اے پیارے بیٹے، اب تو تو مجھ سے افضل ہوگیا تو اس درجہ پر پہنچ گیا جو میں دیکھ رہا ہوں تو اگلی بات سن لے اور وہ یہ کہ اب تیرا امتحان لیا جائے گا اور تو مصیبت میں مبتلا ہوگا ایسی صورت پیش آئے تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔

اب اس لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے مزید یوں نوازا کہ وہ مادر زاد اندھے کو اور برص والوں کو اچھا کرتا تھا یعنی ان کے حق میں دعا کر دیتا تھا اور ان کو شفا ہو جاتی تھی اس کا یہ حال بادشاہ کے پاس بیٹھنے والے ایک شخص نے سن لیا جو نابینا ہو چکا تھا۔ یہ شخص لڑکے کے پاس بہت سے ہدایا لایا اور اس سے کہا کہ اگر تو مجھ کو شفا دیدے تو یہ سب تیرے لئے ہے لڑکے نے کہا کہ میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دوں گا وہ تجھے شفا دیدے گا۔ وہ شخص اللہ پر ایمان لے آیا، اللہ نے اسے شفا دے دی، اب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور حسب دستور بادشاہ نے کہا کہ میرے علاوہ تیرا کوئی رب ہے، اس شخص نے کہا کہ میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے اس پر اس شخص کو پکڑ لیا اور اسے برابر تکلیف پہنچاتا رہا، یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام بتا دیا۔

اب لڑکے کو لایا گیا اس سے بادشاہ نے کہا کہ اے بیٹا تیرا جادو اس درجہ کو پہنچ گیا کہ تو مادر زاد اندھے کو اور برص والے کو اچھا کرتا ہے اور ایسے ایسے کام کرتا ہے، لڑکے نے کہا کہ میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا شفاء صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، اس پر بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے برابر تکلیف دیتا رہا۔ حتیٰ کہ اس نے یہ بتا دیا کہ فلاں راہب سے میرا تعلق ہے اور اس کے پاس آنے جانے کی وجہ سے مجھے یہ بات حاصل ہوئی ہے اس کے بعد راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے انکار کر دیا،

Marfat.com

لہذا ایک آرہ منگایا گیا جو اس کے سر کے درمیان میں رکھ دیا گیا اور اسے درمیان سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے گئے دونوں ٹکڑے زمین پر گر گئے، اس کے بعد بادشاہ کے اسی ہمنشین کو لایا گیا جو اس لڑکے کی دعوت دینے سے ایمان قبول کر چکا تھا اور لڑکے کی دعا سے اس کی بینائی واپس آ گئی تھی اس سے کہا گیا کہ تو ایمان سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا لہذا اس کے سر کے درمیان آرہ رکھ کر چیر دیا گیا اس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور وہ زمین پر گر پڑا، اس کے بعد اس لڑکے کو لایا گیا اس سے کہا گیا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے یعنی ایمان سے پھر جا جو راہب کی صحبت میں آنے جانے سے حاصل ہوا تھا لڑکے نے بھی ایمان سے پھرنے کا انکار کر دیا،

لہذا اسے بادشاہ نے اپنے چند آدمیوں کے حوالہ کیا اور ان سے کہا کہ اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اسے پہاڑ پر لے کر چڑھو جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اس سے کہو کہ اپنے دین سے پھر جا، اگر یہ بات مان لے تو چھوڑ دینا ورنہ اسے وہیں سے نیچے پھینک دینا، وہ لوگ اس لڑکے کو پہاڑ پر لے کر چڑھے لڑکے نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ اے اللہ تو جس طرح چاہے ان لوگوں کے شر سے میرے لئے کافی ہو جا اس کا دعا کرنا تھا کہ پہاڑ میں زلزلہ آ گیا اور جو لوگ اسے لے کر گئے تھے وہ سب ہلاک ہو گئے اور یہ لڑکا بچ گیا اور بادشاہ کے پاس چل کر آ گیا، بادشاہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کا کیا ہوگا جو تجھے لے کر گئے تھے لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے محفوظ فرما لیا۔

اس کے بعد چند دیگر افراد کے حوالہ کیا اور کہا اس لڑکے کو لے جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کرو اور کشتی کو سمندر کے بیچ میں لے جاؤ اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا وہ لوگ اسے لے گئے اور کشتی میں بٹھا کر سمندر کے درمیان پہنچ گئے اس لڑکے نے وہی دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ دعا کرنا تھا کہ کشتی الٹ گئی اور وہ لوگ غرق ہو گئے لڑکا بچ گیا اور بادشاہ کے پاس پہنچ گیا، بادشاہ نے کہا کہ ان لوگوں کا کیا ہوا جو تجھے لے گئے تھے لڑکے نے کہا کہ اللہ میرے لئے کافی ہو گیا اس نے مجھے ان کے شر سے بچا لیا۔

اس کے بعد لڑکے نے کہا کہ تو مجھے اپنی تدبیر سے قتل نہیں کر سکتا ہاں قتل کا ایک راستہ ہے وہ میں تجھے بتاتا ہوں، بادشاہ نے کہا وہ کیا طریقہ ہے؟ لڑکے نے کہا وہ یہ طریقہ ہے کہ تو لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور مجھے درخت کے تنے پر لٹکا دے اور میرے اس ترکش سے ایک تیر لے اور پھر اسے کمان میں رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہتے ہوئے میری طرف پھینک دے لڑکے نے یہ سمجھ کر کہ مجھے مرنا تو ہے ہی اپنی موت کو دعوتِ ایمان کا ذریعہ کیوں نہ بنا دوں لہذا اس نے یہ تدبیر بتائی کہ لوگوں کے سامنے میرا قتل ہو اور اللہ کا نام لے کر قتل کیا جاؤں، بادشاہ بدھو تھا اس تدبیر کو سمجھ نہ سکا چنانچہ اس نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور لڑکے کو درخت کے تنہ پر لٹکا دیا اور اس کے ترکش نے ایک تیر لیا اور کمان میں تیر رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہہ کر لڑکے کو تیر مار دیا تیر اس کی کنپٹی پر لگا لڑکے نے تیر کی جگہ ہاتھ رکھا اور مر گیا، لوگوں نے جو یہ ماجرا دیکھا تو اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ کی رٹ لگانے لگے یعنی ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔

اب بادشاہ کے پاس اس کے آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ تجھے جس بات کا خطرہ تھا کہ اس لڑکے کی وجہ سے حکومت نہ چلی جائے وہ تو اب حقیقت بن کر سامنے آ گیا۔

اس پر بادشاہ نے حکم دیا کہ گلی کوچوں کے ابتدائی راستوں میں خندقیں کھودی جائیں چنانچہ خندقیں کھودی گئیں اور ان میں خوب آگ جلائی گئی، بادشاہ نے اپنے کارندوں سے کہا کہ جو شخص اپنے دین ایمان سے نہ لوٹے اسے آگ میں ڈال دو، چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا،

Marfat.com

اہل ایمان لائے جاتے رہے ان سے کہا جاتا تھا کہ ایمان سے پھر جاؤ وہ انکار کر دیتے تھے تو انہیں زبردستی جلتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ ایک بچہ تھا وہ آگ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگی اس کے بچہ نے کہا کہ اے امی آپ صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

ان آیات میں بعض بڑے بڑے کافروں باغیوں فرعون وثمود کا تذکرہ فرمایا ہے، ارشاد فرمایا کیا آپ کے پاس لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور اس کے لشکروں کا واقعہ اور قوم ثمود کا واقعہ آپ کو معلوم ہے آپ یہ واقعات موجودہ منکرین اور معاندین کو سنا چکے ہیں ان کو ان قوموں کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا چاہئے لیکن اس کی بجائے کافر لوگ تکذیب میں لگے ہوئے ہیں آپ کو بھی جھٹلاتے ہیں، اور قرآن کو بھی جھٹلاتے ہیں ان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے بے خبر ہے اسے ان کی سب حرکتوں کا علم ہے وہ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہے یعنی ان کے سب اعمال اور افعال احوال اور اشغال کا اسے پوری طرح علم ہے گذشتہ باغی قوموں کو جس طرح سزا دی گئی یہ بھی مبتلائے عذاب ہوں گے۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو فرعون اور اس کی فوجوں کا قصہ تو پہنچا ہے پس آپ ان لوگوں کو جو مسلمانوں کو ناحق ستاتے ہیں وہ قصہ سنائیے اور ان کو دکھلائیے کہ مسلمانوں کو ستانے کا یہ انجام ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ کب مانتے ہیں بلکہ یہ کافر تو تکذیب میں منہمک ہیں چنانچہ جو بات بھی ان سے کہی جاتی ہے۔ وہ اسے جھٹلاتے ہی ہیں اور اللہ ان کے گرد سے ان کو گھیرے ہوئے ہے یعنی وہ اس کے قابو میں ہیں۔ اس لئے وہ سزا سے نہیں بچ سکتے الغرض یہ جھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ ان کافروں کا خیال ہے ان کا عناد اور تکذیب ان کی حماقت اور گمراہی کی وجہ سے ہے۔ قرآن ایسی چیز نہیں جس کی تکذیب کی جائے وہ تو ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس میں کسی تغیر وتبدل کا احتمال نہیں وہاں بھی محفوظ ہے اور جو فرشتہ لاتا ہے وہ بھی امین ہے۔ پوری حفاظت کے ساتھ لاتا ہے اگر کوئی شخص اس پر ایمان نہ لائے تو اس کی عظمت اور حفاظت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الطارق

سورۃ الطارق مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 17 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 61 اور حروف کی تعداد 239 ہے اس کا نام پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 86 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 36 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 17: اللہ نے کائنات میں مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے اس سورۃ میں زیادہ تر تخلیق انسانیت کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے نطفہ کی حقیقت کا تذکرہ ہے اس سے انسان کی پیدائش کی گئی ہے کافروں کو کیوں مہلت دی گئی ہے کا تذکرہ۔ منکرین آخرت کے سامنے انسانی پیدائش کے ابتدائی مراحل اور بارش وزمین سے درختوں کے اگنے کی مثال کے ساتھ ساتھ تو اللہ رب العزت کے خالق کائنات ہونا بیان کر کے یہ سمجھایا کہ انسان کے مرنے کے بعد دوبارہ زندگی لازمی طور پر ملے گی۔ جس میں نیک و بد کا امتیاز۔ اچھے اور برے کے فرق کو سمجھایا جائے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

3 / دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 337

سورۂ طارق آیت نمبر 1 تا 17 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ
دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾
اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾
فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ
فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ
كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ع﴿۱۷﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی ٥ اور تم کیا جانو کہ وہ رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے ٥ چمکتا ہوا ستارہ ٥ کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کے اوپر نگہبان نہ ہو ٥ تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ٥ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ٥ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کے درمیان سے ٥ بیشک وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے ٥ جس دن چھپی باتیں پرکھی جائیں گی ٥ اس وقت انسان کے پاس کوئی زور نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ٥ قسم ہے آسمان چکر مارنے والے کی ٥ اور پھوٹ نکلنے والی زمین کی ٥ بیشک یہ دوٹوک بات ہے ٥ اور وہ ہنسی کی بات نہیں ٥ وہ تدبیر کرنے میں لگے ہوئے ہیں ٥ اور میں بھی تدبیر کرنے میں لگا ہوا ہوں ٥ پس منکروں کو ڈھیل دے ان کو ڈھیل دے تھوڑے دنوں ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ نے آسمان کی اور چمکتے ہوئے ستارہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ دنیا میں جو لوگ بھی رہتے اور بستے ہیں ان کے اعمال کی نگرانی کے لئے ہم نے فرشتے لگا رکھے ہیں ہر جان کے ساتھ فرشتہ لگا ہوا ہے۔ یہ فرشتے انسانوں کے اعمال کو لکھتے ہیں اور اعمالنامہ کو محفوظ کر لیتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ اعمال نامے انسانوں کے سامنے آجائیں گے۔

انسان جو قیامت کا منکر ہے اور یوں کہتا ہے کہ موت کے بعد کیسے اٹھائے جائیں گے اور مٹی میں ملے ہوئے ذرات آپس میں کیسے ملیں گے اس کا جواب دے دیا کہ تو دیکھ لے تیری اصل کیا ہے تجھے اپنی حقیقت اور نشوونما کا علم ہے پھر بھی ایسی باتیں کرتا ہے، جس نے تجھے نطفہ سے پیدا فرمایا وہ دوبارہ بھی پیدا فرما سکتا ہے، اسی کو فرمایا: بلاشبہ وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے۔ جس دن مخفی حالات کو جانچا جائے گا یعنی قیامت کے دن اس روز اس کے لئے نہ کوئی قوت ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اس عذاب سے بچ جائے جو اسے اس کے انکار بعث وغیرہ پر دیا جائے گا اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو کہ اسے اپنی قوت سے بچالیوے قسم ہے بارش وغیرہ کو بار بار لوٹانے والے آسمان کی۔ اور دانہ اور گٹھلی وغیرہ کو پھاڑنے والی زمین کی۔ کہ یہ دوٹوک بات ہے جو کہ حق و باطل کو الگ الگ کرتی ہے اور بے حقیقت نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ لوگ نہیں مانتے۔ اور حق کو مغلوب کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اور میں ان کی سزا کی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس ایک تدبیر وہ کر رہے ہیں۔ اور ایک تدبیر میں کر رہا ہوں نتیجہ عنقریب ظاہر ہو جائے گا پس آپ کافروں کو مہلت دیجئے اور بہت زیادہ نہیں بلکہ تھوڑی سی مہلت دیجئے اور آپ صبر کے ساتھ نتیجہ کا انتظار کیجئے۔ دیکھئے اللہ رب العزت کیا کرتے ہیں۔

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے کہ آپ غمگین نہ ہوں آپ اپنا کام کریئے تھوڑے دنوں بعد ہم ان پر عذاب نازل کریں گے، ہر کافر کو موت کے بعد عذاب تو ہونا ہی ہے۔ موت سے پہلے بھی عذاب ہو سکتا ہے جیسا کہ قریش مکہ غزوہ بدر میں مبتلائے عذاب ہوئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الاعلیٰ

سورۃ الاعلیٰ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد19 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد72 اور حروف کی تعداد299 ہے۔اس کا نام آیت نمبر01 سے لیا گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 87 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر08 ہے۔

آیت نمبر1 تا19:۔اس میں کہا گیا ہے کہ وہ رب ہے یعنی پیدائش سے لے کر پرورش تک تمام تر انتظامات وہ ہی کرتا ہے وہ اعلیٰ ہے بلند مرتبہ ہے اس کے برابر کوئی نہیں۔وہ خالق ہے ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ہے ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانا اس کا کام ہے ہر قسم کی نباتات اور جانداروں کے لئے چارہ زمین سے اللہ ہی نکالتا ہے تبلیغ کا حق ادا کرنے کا بیان۔فلاح ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے رب کا نام یاد کریں۔اس سورۃ کا اصل موضوع توحید الٰہی ہے توحید سمجھانے کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں تخلیق وفنا کا ذکر ہے۔اس میں اللہ رب العزت کی حمد وستائش کرنے کا حکم دیا گیا ہے فرمایا گیا کہ وہ رب ہے جو پیدائش سے لیکر پرورش تک تمام انتظامات کرتا ہے۔وہ اعلیٰ ہے وہ خالق ہے وہ ہر چیز کا خود نگہبان ہے اس نے کائنات کی کوئی چیز بیکار نہیں پیدا کی ہے۔

Marfat.com

4/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 338

سورۂ اعلیٰ آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨
فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا
الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا
يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا
لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کر جو سب سے بلند ہے o جس نے بنایا پھر ٹھیک کیا o اور جس نے ٹھہرایا پھر راہ بتائی o اور جس نے چارہ نکالا o پھر اس کو سیاہ کوڑا بنادیا o ہم تمہیں پڑھائیں گے پھر تم نہیں بھولو گے o مگر جو اللہ چاہے وہ جانتا ہے کھلے کو بھی اور اس کو بھی جو چھپا ہوا ہے o اور ہم تم کو لے چلیں گے آسان راہ o پس نصیحت کرو اگر نصیحت فائدہ پہنچائے o وہ شخص نصیحت قبول کرے گا جو ڈرتا ہے o اور اس سے گریز کرے گا وہ جو بدبخت ہوگا o وہ پڑے گا بڑی آگ میں o پھر نہ اس مین مرے گا اور نہ جئے گا o کامیاب ہوا جس نے اپنے کو پاک کیا o اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی o بلکہ تم خود دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو o اور آخرت بہتر ہے اور پائدار ہے o یہی اگلے صحیفوں میں بھی ہے o موسیٰ اور ابراہیم کے صحیفوں میں o

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ ہم نے آپ کو جو شریعت دی ہے اس پر عمل کرنے کے لئے اور اس کو پھیلانے کے لئے آپ کو سہولت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شریعت دی ہے اس پر عمل کرنا سہل اور آسان ہے، کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو بندوں کی استطاعت سے باہر ہو یا اس کی ادائیگی میں بہت مشقت برداشت کرنی پڑتی ہو، مریض آدمی اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر رکوع سجدہ کے ساتھ ادا کرلے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارہ سے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔

زکوٰۃ بھی صاحب نصاب پر فرض ہے جو کچھ واجب ہوتا ہے وہ بھی بہت تھوڑا سا ہے یعنی کل مال کا چالیسواں حصہ اور وہ بھی چاند کے حساب سے نصاب پر ایک سال گزر جانے کے بعد اسی طرح حج بھی ہر شخص پر فرض نہیں ہے۔

جس کے پاس مکہ معظمہ سواری سے آنے جانے کی استطاعت ہو سفر خرچ ہو۔ بال بچوں کا ضروری خرچہ بھی پیچھے چھوڑ جانے کے لئے ہو ایسے شخص پر حج فرض ہوتا ہے وہ بھی زندگی میں ایک بار۔

رمضان میں مریض اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے آسانی رکھ دی گئی ہے کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے اور بعد میں اس کی قضاء کرلے جس کی شرائط اور تفاصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

انہیں آسانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ شرعی مسافر کے ذمہ چار رکعت فرض والی نماز کی جگہ دو رکعت کی ادائیگی ذمہ کردی گئی ہے، دیگر احکام میں بھی جو آسانیاں ہیں وہ بھی عام طور پر مشہور و معروف ہیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے برتر پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجئے۔ جس نے انسان کو پیدا کیا پھر اسے ہموار اور مکمل کیا اور جس نے اسے ہدایت کے لئے تیار کیا کہ اسے عقل و فہم قدرت واختیار دیا پھر اسے صحیح رستہ بتایا۔ اور جس نے گھاس کو زمین سے نکالا۔ پھر اسے سیاہ خاشاک بنایا اس لئے وہ مستحق ہے اس کا کہ آپ اس کے نام کی تسبیح کریں پس جب کہ آپ ہماری تسبیح کریں گے تو ہم آپ پر انعام کریں گے۔

جبریل امینؑ وحی لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شوق اور احتیاط کی وجہ سے جبریلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ

Marfat.com

کہیں ذہن سے نہ نکل جائے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت سنقرئک فلا تنسی الخ نازل فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چنانچہ ہم آپ کو پڑھائیں گے جس پر آپ بھولیں گے نہیں۔ بجز اس کے جس کو خدا بغرض نسخ بھلانا چاہے۔ کیونکہ وہ تمام ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس بات کا یاد رہنا ضروری ہے۔ اور کس کا بھلا دینا اور ہم آپ کو آسان باتیں یعنی نیکیاں آسان کر دیں گے جن میں سے تذکیر بھی ہے

پس آپ نصیحت کریں۔ اگر نصیحت نافع ہو۔ جو لوگ ڈریں گے وہ ضرور نصیحت مانیں گے۔ اور اس سے وہی شخص بچے گا جو سخت محروم ہے جو کہ بڑی آگ یعنی دوزخ میں داخل ہوگا پھر نہ وہ اس میں مرے ہی گا اور نہ جئے ہی گا کیونکہ اس کا وہ جینا موت سے بدتر ہوگا۔ اے لوگو! تم کو واضح ہو کہ جو نصیحت قبول کر کے پاک ہو گیا۔ اور جس نے خدا کا نام لیا۔ پھر نماز پڑھی وہ کامیاب ہو گیا اور اس میں کچھ شبہ نہیں۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ لیکن تم ایسا نہیں کرتے

بلکہ تم دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت دنیا سے بہتر اور اس سے زیادہ پائدار ہے یہ بات بالکل سچی ہے اور رسول کی بنائی ہوئی نہیں ہے کیونکہ یہ بات پہلے صحیفوں یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے پس تم اس میں شبہ نہ کرو اور اس کو مانو۔

پہلے تو انسانوں کی کامیابی اس میں بتائی کہ انسان اپنے نفس کو پاک صاف رکھے کفر و شرک سے بھی اور دوسرے گناہوں سے بھی اور نمازوں کا اہتمام کرے جو تزکیہ نفس کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد انسانوں کی ناکامی کا سبب بتایا اور وہ دنیا کو ترجیح دینا اور آخرت سے غافل ہونا ہے۔ بہت سے لوگ اسلام کو حق جانتے ہوئے دنیاوی عہدوں اور مال و جائیداد کی وجہ سے کفر و شرک میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ جو مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں وہ فرائض و واجبات تک کو دنیا داری اور دکانداری اور نفس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں جبکہ مستحبات تک کا اہتمام کرنا چاہئے جس طرح فرائض و واجبات سے آخرت کے اجور اور رفع درجات سے تعلق ہے اسی طرح سنن و مستحباب سے بھی ہے، لوگ دنیا پر نظر رکھتے ہیں اس کے حقیر منافع کے لئے حلال و حرام کا خیال کئے بغیر آخرت کے اعمال کو چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ آخرت بہتر بھی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی بھی۔ آخرت کا بہتر ہونا تو اسی سے سمجھ لیا جائے کہ ساری دنیا آخرت کے تھوڑے سے عمل کے سامنے بھی ہیچ ہے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: البتہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح کو یا ایک شام کو چلا جانا ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

فجر کی دو سنتوں کے بارے میں یہی فرمایا: کہ فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

یاد رہے کہ دنیا میں رہنا اور حلال کمانا اور حلال کھانا اور حلال پہننا اور حلال مال سے بیوی بچوں کی پرورش کرنا۔ یہ دنیا داری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اس سب میں بھی ثواب ہے، دنیا داری یہ ہے کہ آخرت سے غافل ہو جائے وہاں کام آنے والے اعمال کی طرف دھیان نہ دے اور دنیا ہی کو آگے رکھ لے اسی کے لئے مرے اور اسی کے لئے جئے گناہوں میں لت پت رہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الغاشیہ

سورۃ الغاشیہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 26 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 92 اور حروف کی تعداد 381 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 88 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 68 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 26: غفلت میں پڑے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا۔ چہروں کے بدلنے کا ذکر ہے انسانوں کے مختلف گروہوں کا بیان ہے تخلیق کائنات ارض وسما کے متعلق غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے آخر میں واضح کیا کہ سب کا حساب ہوگا اور سب نے رب کے سامنے پیش ہونا ہے اونٹ کی خصلت کا ذکر۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں صرف تین موضوع بیان ہوئے ہیں۔ توحید الٰہی، آخرت اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا بیان ہے مکہ والوں نے ان تینوں باتوں کی سخت مخالفت کی ہے۔ جتنی مخالفت مکہ والوں نے کی ہے اتنا ہی زیادہ زور سے قرآن مجید نے ان نکات کی وضاحت کی ہے۔ یہ سورۃ ہی ان تینوں چیزوں پر حاوی ہے۔

Marfat.com

5/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 339

سورۂ غاشیہ آیت نمبر 1 تا 26 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِؕ ۝۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌۙ ۝۲
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌۙ ۝۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةًۙ ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ
اٰنِيَةٍؕ ۝۵ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍۙ ۝۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ
مِنْ جُوْعٍؕ ۝۷ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌۙ ۝۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌۙ ۝۹ فِيْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍۙ ۝۱۰ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةًؕ ۝۱۱ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌۘ ۝۱۲ فِيْهَا سُرُرٌ
مَّرْفُوْعَةٌۙ ۝۱۳ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌۙ ۝۱۴ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌۙ ۝۱۵ وَّزَرَابِيُّ
مَبْثُوْثَةٌؕ ۝۱۶ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷ وَاِلَى
السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝۱۹ وَاِلَى الْاَرْضِ
كَيْفَ سُطِحَتْ ۝۲۰ فَذَكِّرْ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌؕ ۝۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍۙ ۝۲۲
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَۙ ۝۲۳ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَؕ ۝۲۴ اِنَّ
اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ ۝۲۵ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝۲۶

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا تمہیں اس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے ٭ کچھ چہرے اسدن ذلیل ہوں گے ٭ محنت کرنے والے تھکے ہوئے ٭ وہ دہکتی آگ میں پڑیں گے ٭ کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے ٭ ان کے لئے کانٹوں والے جھاڑ کے سوا اور کوئی کھانا نہ ہوگا ٭ جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک مٹائے ٭ کچھ چہرے اس دن بارونق ہونگے ٭ اپنی کمائی پر خوش ہوں گے ٭ اونچے باغ میں ٭ اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ٭ اس میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے ٭ اس میں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے ٭ اور آب خورے سامنے چنے ہوئے ٭ اور برابر بچھے ہوئے گدے ٭ اور قالین ہر طرف پڑے ہوئے ٭ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ٭ اور آسمان کو کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ٭ اور پہاڑوں کو کہ وہ کس طرح کھڑا کیا گیا ٭ اور زمین کو کہ وہ کس طرح بچھائی گئی ٭ پس تم یاد دہانی کردو تم بس یاددہانی کرنے والے ہو ٭ تم ان پر داروغہ نہیں ٭ مگر جس نے روگردانی کی اور انکار کیا ٭ تو اللہ ان کو بڑا عذاب دے گا ٭ ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے ٭ پھر ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا ٭

تشریح: اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں کہ آپ کو اس لوگوں پر چھا جانے والی اور یکا یک ان کے پاس پہنچ جانے والی یعنی قیامت کا قصہ بھی پہنچا ہے کہ اس روز کیا ہوگا۔

اچھا سنو بہت سے منہ اس روز ایسے ہوں کہ ان پر مردنی چھائی ہوگی۔ اور محنت ومشقت میں مبتلا ہوں گے۔ اور نہایت گرم آگ میں داخل ہوں گے اور ان کو تیز گرم پانی پلایا جائے گا اور ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا بجز ایک خاردار درخت کے جو کہ نہ کھانے والوں کو موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے بے پروا کرے گا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخیوں کو اتنی زبردست بھوک لگادی جائے گی جو اکیلی ہی اس عذاب کے برابر ہوگی جو بھوک کے علاوہ ہوگا، لہذ وہ کھانے کے لئے فریاد کریں گے۔ اس پر ان کو ضریع کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک دفع کرے پھر دوبارہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا جو گلوں میں اٹک جائے گا، اس کے اترنے کے لئے تدبیریں سوچیں گے تو یاد کریں گے کہ دنیا میں پینے کی چیزوں سے گلے کی اٹکی ہوئی چیزیں اتارا کرتے تھے، لہذا پینے کی چیز طلب کریں گے، چانچہ کھولتا ہوا پانی لوہے کی سنڈاسیوں کے ذریعہ ان کے سامنے کردیا جائے گا، وہ سنڈاسیاں جب ان کے قریب ہوں گے تو چہروں کو بھون ڈالیں گی، پھر جب پانی پیٹوں میں پہنچے گا تو پیٹ کے اندر کی چیزوں یعنی آنتوں وغیرہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔

اور برخلاف ان کے بہت سے منہ اس روز خوش حال اپنی کوشش سے خوش اور ایک عالی شان باغ میں ہوں گے جس میں وہ کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ نیز اس میں بہتا چشمہ ہوگا۔ نیز اس میں اونچے اونچے تخت رکھے ہوئے آبخورے اور برابر برابر رکھے ہوئے تکئے اور پھیلے ہوئے قیمتی فرش ہوں گے پس لوگوں کو چاہیئے کہ وہ حق تعالیٰ کی اطاعت کر کے دوسرے قسم کے لوگوں میں شامل ہوں اور اس کی نافرمانی کر کے پہلی قسم کے لوگوں میں شامل نہ ہوں لیکن خرابی تو یہ ہے کہ لوگ سرے سے قیامت اور ان

Marfat.com

واقعات ہی کو صحیح نہیں سمجھتے۔

سو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے عجیب طریقہ سے پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح عجیب صنعت کے ساتھ بلند کیا گیا ہے کہ اس قدر بڑی چھت کے لئے ایک بھی ستون نہیں ہے اور اونچا کس قدر ہے اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے عجیب طریقہ سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے عجیب طریقہ سے پھیلائی گئی ہے پھر جب وہ خدا کی اس قدر عجیب صنعتیں مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر انہیں اس سے کیوں تعجب ہے کہ خدا ان کو دوبارہ پیدا کرے اور ان کے لئے تعذیب و تنعیم کا ایسا سامان مہیا کرے بڑی ہٹ دھرمی کی بات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخاطبین کو ہدایت پر لانے کا زیادہ فکر رہتا تھا۔ لوگ آپ کی دعوت کو قبول نہ کرتے تھے تو اس سے آپ رنجیدہ ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کو نصیحت کر دیا کریں۔ ان کے قبول نہ کرنے کی وجہ سے رنجیدہ نہ ہوں آپ کا کام اتنا ہی ہے کہ ان کو بتا دیں۔ نصیحت فرما دیں، آپ ان پر مسلط نہیں کئے گئے کہ ان کو منوا کر ہی چھوڑیں، آپ نے بتا دیا سمجھا دیا، جو مان لے گا اس کے لئے بہتر ہوگا لیکن جو نہ مانے گا کفر ہی پر جما رہے گا نصیحت سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا اسے عذاب دینے پر پوری طرح قدرت ہے، کوئی اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بلا شبہ ہماری ہی طرف ان کو لوٹنا ہے پھر بلا شبہ ہمارے ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفجر

سورۃ الفجر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 30 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 139 اور حروف کی تعداد 597 ہے۔اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 89 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 10 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 30: قیامت کا تذکرہ۔ ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائے گا۔اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے پانچ قسمیں کھائی ہیں پھر انسان کی تاریخ میں بطور مثالیں قوم عاد، ثمود اور قوم فرعون کے انجام کو بیان کیا ہے انسان کی حالت پر تنقید کی گئی ہے۔ کہ جب نعمتیں ملتی ہیں تو کہتا ہے کہ میرے رب نے عزت دی ہے اور جب ذلیل کیا جاتا ہے تو تب بھی کہتا ہے کہ میرے رب نے ذلیل کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔جن لوگوں نے انبیائے کرام علیہم السلام کے لائے ہوئے دین کو پورے اطمینان قلب سے قبول کیا ہوگا انہیں قیامت کے دن اللہ رب العزت کی طرف سے دعوت دی جائیگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہوں۔اور جنت میں داخل ہو جائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

6/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 340

سورۂ فجر آیت نمبر 1 تا 30 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۝۴
هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝۸ وَثَمُوْدَ
الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝۱۰
الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝۱۱ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ
رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۴ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ۝۱۵
وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۝۱۶
كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۝۱۷ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِیْنِ ۝۱۸ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝۱۹ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ

Marfat.com

حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ
وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ
يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ
لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ
اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے فجر کی ٥ اور دس راتوں کی ٥ اور جفت اور طاق کی ٥ اور رات کی جب وہ چلنے لگے ٥ کیا اس میں عقل مند کے لئے کافی قسم ہے ٥ تم نے نہیں دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا ٥ ستونوں والے ارم کے ساتھ ٥ جن کے برابر کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی ٥ اور ثمود کے ساتھ جنھوں نے وادی میں چٹانیں تراشیں ٥ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ ٥ جنھوں نے ملکوں میں سرکشی کی ٥ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ٥ تو تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ٥ بیشک تمہارا رب گھات میں ہے ٥ پس انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس کا رب اس کو آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو عزت دی ٥ اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کر دیا ٥ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ٥ اور تم مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں ابھارتے ٥ اور تم وراثت کو سمیٹ کر رکھا جاتے ہو ٥ اور تم مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ٥ ہرگز نہیں جب زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا ٥ اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے آئیں گے قطار در قطار ٥ اور اس دن جہنم لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں ٥ وہ کہے گا کاش میں اپنی زندگی میں کچھ آگے بھیجتا ٥ پس اس دن نہ تو خدا کے برابر کوئی عذاب دے گا ٥ اور نہ اس کے باندھنے کے برابر کوئی باندھے گا ٥ اے نفس مطمئن ٥ چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ٥ پھر شامل ہو میرے بندوں میں ٥ اور داخل ہو میری جنت میں ٥

تشریح: ان آیات میں چند سابقہ قوموں کی بربادی کا تذکرہ فرمایا ہے جو امت حاضرہ کے لئے باعثِ عبرت و موعظت ہے، پہلے پانچ چیزوں کی قسم کھائی۔

اولاً فجر کی قسم کھائی ثانیاً دس راتوں کی قسم کھائی ان دس راتوں سے عشرہ اولیٰ ذی الحجہ کی راتیں مراد ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی الحجہ کے ان دس دنوں میں نیک عمل کرنا دوسرے تمام دنوں میں نیک عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان دنوں کا عمل دوسرے دنوں میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے آپ نے فرمایا ہاں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے الا یہ کہ کوئی شخص ایسی حالت میں نکلا کہ اس نے اپنی جان و مال کو دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے ختم کر دیا پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ ہوا۔

ثالثاً جفت اور طاق کی قسم کھائی، جفت جوڑے کو اور طاق بے جوڑے کو کہتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الشفع والوتر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے نماز مراد ہے۔ بعض نمازیں شفع ہیں یعنی دو رکعت چار رکعت بعض وتر ہیں یعنی تین رکعت۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا آسمان ہے اور زمین ہے خشکی ہے اور سمندر ہے۔ انسان ہیں اور جن ہیں، چاند ہے اور سورج ہے اور ذکور ہیں واناث ہیں یعنی مرد اور عورت اور اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی تنہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال اور احوال سے غافل نہیں ہے اسے سب کچھ خبر ہے جو نافرمان دنیا میں موجود ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ سابقہ اقوام ہی عذاب کی مستحق تھیں ہم عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ دنیا میں اگر کوئی شخص جرم کر کے بھاگنے لگے اور اس کے راستہ پر پکڑنے والے بٹھا دیئے جائیں جو خوب گہری نظروں سے دیکھتے رہیں اور گھات میں لگے رہے کہ یہاں سے کب گزرے اور کب پکڑیں، اسی طرح سمجھ لیں کہ مجرمین پکڑے جائیں گے، یہ نہ سمجھیں کہ ہم کہیں بھاگ کر بچ جائیں گے۔

جو لوگ قرآن کے مخاطبین ہیں انہیں چاہئے تھا کہ سابقہ اقوام کے احوال سے عبرت لیتے اور نصیحت پکڑتے اور کفر و شرک اور نافرمانی سے توبہ کرتے لیکن انسانی مزاج کے مطابق انہوں نے اپنا وہی دنیاداری کا مزاج بنا رکھا ہے اور یہ دنیاداری کا مزاج اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر نہیں آنے دیتا، دنیا کی نعمتیں مل جانا اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبولیت کی دلیل نہیں ہے اور دنیا کی چیزوں سے محروم ہونا، رزق کی تنگی ہونا، یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مردود ہے اسی لئے کافر بھی تنگ دست اور مالدار ہوتے ہیں اور اہل ایمان میں بھی دونوں طرح کے بندے پائے جاتے ہیں۔

اب رہا آدمی پس اسے اس کی کچھ پرواہ ہی نہیں۔ اور وہ سراسر دنیا میں منہمک ہے۔ چنانچہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور آزمائش کے لئے اسے عزت دیتا ہے اور اسے نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے بڑی قدر کی۔ لیکن جس وقت وہ اسے آزماتا ہے اور اس پر اس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے میری خاک قدر نہیں کی لیکن تمہیں ایسا ہرگز نہیں چاہئے کہ تنگی و فراخی رزق کو مدار اکرام و اہانت قرار دو۔ کیونکہ یہ معیار بالکل غلط ہے۔ مگر تم ایک یہی بے اعتدالی نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ تم یہ بھی کرتے ہو کہ تم یتیم کی قدر نہیں کرتے اور مسکین کے کھانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ اور میراث کے مال کو بالکل چاٹ جاتے ہو اور حصہ داروں کو حصہ نہیں دیتے اور مال سے بہت محبت کرتے ہو لیکن ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

دیکھو جس وقت قیامت کے دن زمین ریزہ ریزہ کر دی جائے گی اور تیرا رب اور فرشتے صف کے صف آئیں گے۔ اور اس روز جہنم لائی جائے گی۔ تو اس روز آدمی ہماری باتوں کو یاد کرے گا۔ لیکن اب اس کے لئے یاد کا کہاں موقع ہے اب تو وقت نکل چکا چنانچہ وہ کہے گا کہ اے کاش میں اپنی زندگی میں کچھ کر لیتا پس اس روز وہ اسے ایسی سزا دے گا کہ اس کی سی سزا کوئی نہ دے گا۔ اور وہ ایسا

Marfat.com

جکڑے گا کہ اس کی سی جکڑ کوئی نہ جکڑے گا

بات یہ ہے کہ انعام واکرام اور فقر و فاقہ اور تنگدستی ان احوال میں مبتلا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان لیا جاتا ہے انسان پر لازم ہے کہ نعمتیں مل جائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اس کی نافرمانی نہ کرے اور تکبر کی شان اختیار نہ کرے اور اپنے مال پر نہ اترائے اور یہ پیش نظر رکھے کہ یہ چیزیں دے کر میرا امتحان کیا گیا ہے اور اگر تنگدستی کی حالت آجائے پیسہ پاس نہ ہو مال چلا جائے نعمتیں جاتی رہیں تو صبر سے کام لے نہ اللہ تعالیٰ کی شکایت کرے نہ نافرمانی کرے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔

ہر شخص اس دنیا کو چھوڑ کر جائے گا اور جو کمایا ہے اسے بھی یہیں چھوڑے گا بقدر ضرورت حلال مال کما لے اگر اللہ تعالیٰ شانہ زیادہ دیدے جو حلال ہو تو اسے اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے بندوں میں خرچ کردے، حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جنہیں انسان مکروہ سمجھتا ہے موت کو مکروہ سمجھتا ہے حالانکہ موت مومن کے لئے بہتر ہے تاکہ فتنوں سے محفوظ رہے اور مال کی کمی کو مکروہ سمجھتا ہے حالانکہ مال کی کمی حساب کی کمی کا ذریعہ ہے۔

مفسر ابن کثیر نے لکھا کہ نفس مطمئنہ کو خوشخبری موت کے وقت دی جاتی ہے اور قیامت کے دن بھی اسے خوشخبری دی جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر نیک بندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ اے پاکیزہ نفس جو پاکیزہ بدن میں تھی اور تو اللہ کی نعمت اور اللہ کے رزق پر خوش ہو جا اور اس بات پر خوش ہو جا کہ تیرا رب تجھ پر غصہ نہیں ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا بتائی، کہ اس کو پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ نَفْسًا مُطْمَئِنَّۃً تُؤْمِنُ بِلِقَائِکَ وَتَرْضٰی بِقَضَائِکَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِکَ ۔ اے اللہ میں آپ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی ملاقات کا یقین رکھتا ہو اور آپ کی قضا پر راضی اور آپ کی عطا پر قناعت کرتا ہو۔

اس دعا میں نفس مطمئنہ کی بعض صفات بیان فرمائی ہیں اول تو یہ فرمایا کہ وہ اللہ کی ملاقات پر یقین رکھتا ہے، یقین ہی تو اصل چیز ہے اور یہ ہی اطمینان کا ذریعہ ہے جب کسی کو آخرت کے دن کی حاضری کا یقین ہوگا تو اپنی عبادات اور معاملات اور تمام امور اچھی طرح انجام دے گا اور یوم الحساب کی حاضری کا یقین ہوگا تو دینی کاموں کو اچھی طرح ادا کرے گا، مثلاً نماز میں جلدی نہیں کرے گا اطمینان سے ادا کرے گا۔ نفس مطمئنہ کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی قضا یعنی اس کے فیصلہ پر راضی ہو وہ جس حال میں رکھے اس پر راضی رہے، یہ بھی اطمینان کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نفس مطمئنہ کی تیسری صفت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ وہ اللہ کی عطا پر قناعت کرے، قناعت بھی بہت بڑی نعمت ہے اللہ نے جو کچھ عطا فرمایا اس پر قناعت کرتا رہے تو بڑے اطمینان میں رہتا ہے، مال زیادہ کمانے کی حرص نہیں رہتی، مال کمانے کے لئے نہ گناہوں میں ملوث ہونا پڑتا ہے اور نہ عبادات میں کوتاہی ہوتی ہے، خیانت کرنے سے، کسی کا حق دبانے سے، غصب سے، چوری سے کمائی کے تمام حرام طریقوں سے حفاظت رہتی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ البلد

سورۃ البلد مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 20 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 82 اور حروف کی تعداد 331 ہے۔ اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 90 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 35 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 20: شہر مکہ کی قسم اٹھائی جارہی ہے۔ والدین کی قسم اٹھائی جارہی ہے آنکھوں کا تذکرہ۔ زبان اور ہونٹ کا تذکرہ۔ دائیں ہاتھ والوں کا تذکرہ۔ بائیں ہاتھ والوں کا تذکرہ۔ انکار کرنے والوں پر عتاب کا تذکرہ۔ اسلام دین فطرت ہے وہ انسان کے جسمانی اور روحانی دونوں فطری تقاضوں کی تکمیل پر یکساں توجہ مبذول کرتا ہے نہ تو وہ انسان کو ساری لذتوں میں کھو جانے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اس سے کلیۃً قطع تعلق کرے صرف روحانی لطافتوں میں محو ہو جانے کی تلقین کرتا ہے۔

Marfat.com

7/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 341

سورہ بلد آیت نمبر 1 تا 20 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٤﴾
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُوْلُ
اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٧﴾
اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَ
هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾
فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا
ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا
هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

Marfat.com

ترجمہ:
پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے
اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے
نہیں میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ٥ اور تم اس میں مقیم ہو ٥ اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی ٥ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے ٥ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا زور نہیں ٥ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال خرچ کر دیا ٥ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا ٥ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں ٥ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ٥ اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دئے ٥ پھر وہ گھاٹی پر نہیں چڑھا ٥ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ گھاٹی گردن کو چھڑانا ٥ یا بھوک کے زمانے میں کھلانا ٥ قرابت دار یتیم کو ٥ یا خاک نشیں محتاج کو ٥ پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور ہمدردی کی نصیحت کی ٥ یہی لوگ نصیب والے ہیں ٥ اور جو ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہ بدبختی والے ہیں ٥ ان پر آگ چھائی ہوئی ہوگی ٥

تشریح: انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرمایا ہے وہ اپنے احوال میں مشقتوں تکلیفوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شرف بھی بخشا اور مشکلات اور مسائل میں بھی مبتلا فرما دیا، اس کی اپنی دنیاوی حاجات اور ضروریات جان کے ساتھ ایسی لگی ہوئی ہیں جو اس کے لئے مشقتوں کا باعث ہوتی ہیں، انسان کو کھانے پینے کو بھی چاہئے، پہننے کی بھی ضرورت ہے، رہنے کے لئے مکان بھی چاہئے ساتھ ہی بیماریاں بھی لگی ہوئی ہیں وہ خود تو مصیبت ہیں ہی ان کے علاج کے لئے تدبیریں بھی کرنی پڑتی ہیں اور مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے، مال آسانی سے حاصل نہیں ہوتا اس کے لئے محنت کرنا پڑتا ہے۔ پہاڑ توڑنے پڑتے ہیں بوجھ ڈھونڈنا پڑتا ہے نیند چھوڑ کر ڈیوٹی پر جانا پڑتا ہے، حالت مرض میں بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں جی نہیں چاہتا مگر ضرورتیں پوری کرنے کے لئے نفس کو دبا کر کام پر جانا ہوتا ہے، غذا کو زمین سے حاصل کرنا پڑتا ہے، زمین میں ٹریکٹر چلاؤ یا ہل کو ہلاؤ بیج ڈالو، پودے نکلیں تو پانی دیتے رہو کھیتی پک جائے تو اسے کاٹو، کاٹنے کے بعد بھوسے سے دانے کو نکالو پھر اسے پیسو پھر گوندو، پھر روٹی پکاؤ چاول ہوں تو دیگچہ چڑھاؤ۔ اور اسی پر بس نہیں۔ بلکہ کھاؤ بھی اور نکالو بھی۔ قبض ہو گیا تو دوا تلاش کرو۔ دست ہو گئے تو بار بار جاؤ، نکاح نہ ہو تو مشکل سے نکاح ہو گیا تو بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش اور ان کے دکھ درد کا سامنا، یہ سب دنیاوی مسائل اور مشکلات کی چند مثالیں ہیں۔ غور کریں گے تو اور بہت سی چیزیں سامنے آجائیں گی۔ یہ تو دنیاوی مشکلات کی طرف کچھ اشارہ ہوا دین پر عمل میں بھی نفس کو تکلیف ہوتی ہے۔ نیند چھوڑ کر نماز پڑھنی پڑتی ہے روزے رکھ کر بھوک پیاس برداشت کرنی پڑتی ہے نفس نہیں چاہتا پھر بھی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے۔ حج میں پیسہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے، وغیرہ وغیرہ یہ مشکلات انسان کی جان کے ساتھ ہیں، دوسری مخلوق ان چیزوں سے آزاد ہے۔

جو شخص کوئی بھی تکلیف اللہ کی رضا کے لئے برداشت کرے گا آخرت میں اس کا ثواب پائے گا اور جو شخص محض دنیا کے لئے عمل کرے گا اس کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔ اور اگر گناہ کرے گا جن میں اپنے اعضاء کو اور مال کو استعمال کرے گا تو اس کی سزا پائے گا۔

جب انسان مشقت اور دکھ تکلیف میں مبتلا ہوتا رہتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ سب کچھ جو میرے پاس ہے میرے خالق اور مالک کا دیا ہوا ہے تو اسے اللہ جل شانہ کا مطیع اور فرمانبردار ہونا اور ہر حال میں اسی کی طرف متوجہ رہنا لازم تھا، اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی

Marfat.com

کرنا اور اس کی عبادتیں بھی کرنا اور اس کے احکام پر بھی عمل کرنا۔ لیکن انسان کا یہ طریقہ ہے کہ باغی بن کر رہتا ہے اپنے خالق اور مالک کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بات نہیں جو آدمی خیال کرتا ہے کہ اسے دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی بحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مقیم ہیں۔ اور جننے والی کی اور اس کی جس کو اس نے جنا کہ ہم نے آدمی کو تکلیف میں پیدا کیا ہے جس میں احکام شرعیہ کی پابندی بھی داخل ہے اور اس کے لئے جزا و سزا ضروری ہے اور جزا و سزا کے لئے اس کو دوبارہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ پس اسے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا انکار نہ کرنا چاہئے۔

انسان کا رویہ یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی ذات کو آزاد سمجھتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے دنیا و آخرت میں مواخذہ ہوگا اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا اس کا ڈھنگ یہ بتاتا ہے کہ وہ یہ سمجھ کر اپنے دنیاوی مشاغل میں لگتا ہے کہ میں آزاد ہوں جو چاہوں کروں، مجھے کوئی پکڑنے والا نہیں اور مجھ پر کسی کو کوئی قدرت نہیں حالانکہ جس ذات پاک نے اس کو پیدا فرمایا ہے قوت اور طاقت بخشی ہے وہ اس پر پوری طرح قادر ہے انسان کے اعمال میں، سوال کا خرچ کرنا بھی ہے۔ وہ بے فکری کے ساتھ مال خرچ کرتا ہے اور گناہوں میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ اسراف بھی کرتا ہے۔ حرام مواقع میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے اور شیخی بگھارتے ہوئے شیخی کے ساتھ کہتا ہے کہ میں نے خوب زیادہ مال خرچ کر ڈالا، ان معصیت والے اخراجات میں خرچ کرنے پر جرأت بھی کی اور شیخی بھی بگھاری اور یہ بالکل نہ سوچا کہ ان مواقع میں خرچ کرنا میرے خالق اور مالک کی رضامندی کے خلاف ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی دیہات کا رہنے والا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسا عمل بتا دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے آپ نے فرمایا اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ سائل نے کہا کیا دونوں کا ایک ہی مطلب نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں عتق نسمہ یہ ہے کہ قیمت میں مدد کر دے مثلاً کسی مکاتب غلام کی قسطوں کی ادائیگی میں مدد کر دے اور اعمال جنت میں سے یہ بھی ہے کہ تو کسی کو خوب دودھ دینے والے جانور ہبہ کر دے اور یہ کہ تو کسی ظالم رشتہ دار پر بھلائی کے ساتھ توجہ کرے اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا، اور اچھے کاموں کا حکم کر اور برے کاموں سے روک دے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان کو اچھی باتوں کے علاوہ دوسری باتوں سے روکے۔

دوم بھوک کے دن میں کسی یتیم رشتہ دار کو کھانا کھلائے اور سوم مسکین کو کھانا کھلانا جس کے پاس اپنی جان کے سوا کچھ نہیں ہے زمین سے اپنی جان کو لگائے ہوئے ہے ایسے مسکین کو کھانا کھلانا بھی ایمان کے تقاضوں میں سے ہے اور بڑے ثواب کا کام ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الشمس

سورۃ الشمس مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 15 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 54 اور حروف کی تعداد 247 ہے۔اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 91 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 26 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 15: نیکی اور بدی کا طریق سمجھایا گیا ہے اس میں بھی اللہ رب العزت قسمیں اٹھا رہے ہیں چاند، سورج، دن اور رات کی آسمان اور زمین کی اور انسانی جان کی۔کہا گیا ہے کہ جس نے نفس کو پاک رکھا وہ کامیاب ہوگا۔قوم ثمود کی مثال دی گئی۔حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی اونٹنی کے متعلق بیان ہے۔اہل مکہ کو بھی اپنے انجام کی خبر نہیں کا تذکرہ ہے۔اس سورۃ میں نیکی اور بدی کے فرق کو واضح کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسم اور حواسِ خمسہ اور ذھن کی قوتیں دے کر دنیا میں بالکل بے خبر نہیں چھوڑا بلکہ ایک فطری الہام کے ذریعہ سے اس کے لاشعور میں نیکی اور بدی کا فرق خیر کے خیر ہونے اور شر کے شر ہونے کا احساس اتار دیا ہے۔تیسرے یہ کہ انسان کے مستقبل کا انحصار اس پر ہے کہ اس کے اندر پختہ ارادے اور فیصلے کی جو قوتیں اللہ رب العزت نے رکھ دی ہیں ان کو استعمال کرے وہ اپنے نفس کے اچھے اور برے رجحانات میں سے کس کو ابھارتا ہے اور کس کو دباتا ہے۔اچھے رجحانات کو ابھارنے کی صورت میں وہ کامیاب ہوتا ہے اور برائی کے رجحانات کو ابھارنے کی صورت میں وہ نامراد ہوتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

8 / دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 342

سورۂ شمس آیت نمبر 1 تا 15 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ
اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا
بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ
ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی o اور چاند کی جب کہ وہ سورج کے پیچھے آئے o اور دن کی جب وہ اس کو روشن کرے o اور رات کی جب وہ اس کو چھپالے o اور آسمان کی اور جیسا کہ اس کو بنایا o اور زمین کی اور جیسا کہ اس کو پھیلایا o اور جان کی جیسا کہ اس کو ٹھیک کیا o پھر اس کو سمجھ دی اس کی بدی کی اور اس کی نیکی کی o کامیاب ہوا جس نے اس کو پاک کیا o اور نامراد ہوا جس نے اس کو آلودہ کیا o ثمود نے اپنی سرکشی کی بناء پر اس کو جھٹلایا o جب کہ اٹھ کھڑا ہوا ان کا سب سے بڑا بدبخت o تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری ہے o تو انھوں نے اس کو جھٹلایا پھر اونٹنی کو مار ڈالا پھر ان کے رب نے ان پر ہلاکت نازل کی پھر سب کو برابر کر دیا o وہ نہیں ڈرتا کہ اس کے پیچھے کیا ہوگا o

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے چند چیزوں کی قسم کھائی جن کا وجود انسان کے سامنے ہے اور بہت واضح اور ظاہر ہے آسمان کو سب دیکھتے ہیں، زمین پر سب بستے ہیں اور سب پر رات دن گزرتے ہیں چاند سورج دونوں بڑی روشنی والی چیزیں ہیں۔ اور نفس انسانی تو سب کے ساتھ لگا ہی ہوا ہے ان سب چیزوں کی تخلیق اور ان کے تصرفات سب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظاہرہ ہے انسان پر لازم ہے کہ اپنے خالق کو پہچانے اس کے احکام پر عمل کرے گناہوں سے بچے، طاعات میں لگے اگر ایمان قبول کیا۔ گناہوں سے بچا، نفس کو سنوارا اور گناہوں کو آلائش اور گندگی سے بچایا تو وہ کامیاب ہوگیا اس کی دنیا بھی اچھی ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی کو ہلاک فرمائے کچھ بھی سزا دینا چاہئے وہ اپنی مشیت وارادہ کے مطابق سزا دے سکتا ہے وہ دنیا والے ملوک اور اصحاب اقتدار کی طرح نہیں ہے جو مجرمین سے اور مجرمین کی اقوام سے بعض مرتبہ ڈر جاتے ہیں اور سزا نافذ کرنے میں تامل کرتے ہیں اور یہ سوچتے کہ اگر ہم سزا دینے کا اقدام کریں تو کہیں یہ قوم بغاوت پر نہ اتر آئے اور ہمارا اقتدار کھٹائی میں نہ پڑ جائے۔

چنانچہ ثمود نے اپنی شرارت سے اپنے رسول صالحؑ کی تکذیب کی جبکہ ان میں کا ایک بدبخت ان کی رائے سے خدا کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے اٹھا۔ اس پر خدا کے رسول صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان سے تعرض نہ کرو پس قوم ثمود نے ان کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ خدا کی اونٹنی ہی نہیں اور نہ اس کے لئے خدا کی طرف سے کوئی باری مقرر ہے پس انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں اس پر ان کے رب نے ان کو ان کے گناہ کے سبب پیس دیا۔ اور پورے طور سے پیس دیا۔ اور اسے اس کے نتیجہ کا کچھ بھی اندیشہ نہیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ اللیل

سورۃ اللیل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 21اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 21 اور حروف کی تعداد 310 ہے۔اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 92 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 09 ہے۔

آیت نمبر 1 تا21: میں دومختلف کرداروں کا تذکرہ ہے۔دن رات کی اللہ رب العزت نے قسم اٹھائی ہے ان میں نیک لوگوں کی خصلت بیان کی گئی ہے کہ آدمی اللہ کے لئے مال خرچ کرے۔آدمی تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرے۔اسلام کو سچا دین سمجھے اور لوگوں کو راغب کرے۔بدلوگوں کی خصلت بخل، لاپرواہی، جھوٹ بولنا، بددیانتی کرنا شامل ہے رب کی رضا کس میں شامل ہے کا ذکر ہے۔اس سورۃ میں تین حقیقتوں کا تذکرہ موجود ہے۔(1) اللہ رب العزت نے دنیا کی اس امتحان گاہ میں انسان کو بے خبر نہیں چھوڑا ہے۔بلکہ اس نے یہ بتادینا اپنے ذمہ لیا ہے کہ زندگی کے مختلف راستوں سے سیدھا راستہ کونسا ہے۔(2) دنیا وآخرت کا مالک اللہ ہے دونوں میں سے جو بھی مانگو گے دینے والا وہی ہے۔ہم اللہ رب العزت سے کیا مانگتے ہیں۔(3) جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیش کی جانے والی بھلائی کو جھٹلائے گا اس کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ ہے اور جو شخص خدا ترسی اور بے غرضی کے ساتھ محض اپنے رب کی رضا جوئی کی خاطر اپنا مال راہِ خدا میں صرف کردے اس کا رب اس سے راضی ہوگا اور اسے اتنا اجر دے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

Marfat.com

9/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 343

سورۂ لیل آیت نمبر 1 تا 21 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ
اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا
مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَمَا
لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۧ﴿۲۱﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے ٥ اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو ٥ اور اس کی جو اس نے پیدا کیئے نر اور مادہ ٥ کہ تمہاری کوششیں الگ الگ ہیں ٥ پس جس نے دیا اور وہ ڈرا اور اس نے بھلائی کو سچ مانا ٥ تو اس کو ہم آسان راستہ کے لئے سہولت دیں گے ٥ اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا ٥ اور بھلائی کو جھٹلایا ٥ تو ہم اس کو سخت راستہ کی سہولت دیں گے ٥ اور اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا جب وہ گڑھے میں گرے گا ٥ بیشک ہمارے ذمہ ہے راہ بتانا ٥ اور بیشک ہمارے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا ٥ پس میں نے تمہیں ڈرا دیا بھڑکتی ہوئی آگ سے ٥ اس میں وہی پڑے گا جو بڑا بد بخت ہے ٥ جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی ٥ اور ہم بچا دینگے زیادہ ڈرنے والے کو ٥ جو اپنا مال دیتا ہے پاکی حاصل کرنے کے لئے ٥ اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ اسے دینا ہو گا ٥ مگر صرف اپنے خدائے برتر کی خوشنودی کے لئے ٥ اور عنقریب وہ خوش ہو جائیگا ٥

تشریح: انسان کی عام طور سے دو ہی صنفیں ہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث نر اور مادہ اور عمل کرنے والے انسان ان ہی دو جماعتوں پر منقسم ہیں اور اعمال دن میں ہوتے ہیں یا رات میں زمانہ کے دونوں حصوں لی اور بنی آدم کے دونوں قسموں کی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں۔ دنیا میں اہل ایمان بھی ہیں اور اہل کفر بھی، اچھے لوگ بھی ہیں اور برے لوگ بھی گناہوں پر جمنے والے بھی ہیں اور توبہ کرنے والے بھی۔ اعمال حسنہ اور سیئہ کے اعتبار سے قیامت کے دن فیصلے ہوں گے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو ہر شخص کام کاج کے لئے نکلتا ہے اور اپنے نفس کو مشغول کرتا ہے پھر اپنے نفس کو آزاد کرا لیتا ہے دوزخ کے کاموں سے بچتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

انسان جو دنیا میں آیا ہے کچھ نہ کچھ عمل کرتا ہے اور دنیا دار الامتحان ہے اس میں مومن بھی ہیں کافر بھی ہیں نیک بھی ہیں بد بھی ہیں پھر موت کے بعد انجام کے اعتبار سے بھی مختلف ہوں گے، انسانوں کے احوال مختلف ہیں دنیا کے حالات اور مجلسیں اور صحبتیں بدلتی رہتی ہیں اچھے لوگ برے اور برے لوگ اچھے بن جاتے ہیں۔ مومن ایمان چھوڑ بیٹھتے ہیں اور کافر ایمان لے آتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ لکھا ہوا ہے۔ دوزخ میں بھی اور جنت میں بھی یعنی کسی کا دوزخ میں جانا لکھا ہے اور کسی کا جنت میں جانا لکھا ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا ہم اس پر بھروسہ نہ کر لیں جو ہمارے بارے میں لکھا جا چکا ہے اور کیا عمل کو نہ چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا عمل کرتے رہو ہر شخص کے لئے وہی چیز آسان کر دی جائے گی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے جو شخص اہل سعادت میں سے ہے یعنی نیک بخت ہے اس کے لئے اہل سعادت والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہے۔ اس کے لئے بد بختی والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔

آخری آیات وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى سے لے کر آخیر تک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ساتھ دیا جان سے بھی اور مال سے بھی ہجرت سے پہلے بھی اور ہجرت کے بعد بھی،

Marfat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایمان قبول کرنے کے بعد مشرکین کی طرف سے بہت زیادہ تکلیف دی جاتی تھی ان کی اذیت اور مار پیٹ انتہا کو پہنچ گئی تھی۔ حضرت بلال ایک مشرک امیہ بن خلف کے غلام تھے اور حبشہ کے رہنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ پا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو خرید لیا تو حضرت بلالؓ نے کہا کہ آپ نے مجھے اپنے کاموں میں مشغول رکھنے کے لئے خریدا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے کاموں میں مشغول رہنے کے لئے خریدا ہے، حضرت بلال نے کہا کہ بس تو مجھے اللہ کے اعمال کے لئے چھوڑ دیجئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد چھوڑ دیا اور وہ پورے اہتمام کے ساتھ دین کے کاموں میں لگے رہے پھر ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن بن گئے اور آپ کی حیات طیبہ کی آخر عمر تک یہ عہدہ ان کے سپرد رہا چونکہ مکہ معظمہ کی زندگی میں اسلام کے بارے میں مارے پیٹے جاتے تھے اللہ تعالیٰ شانہ نے انہیں دنیا میں یہ سعادت نصیب فرمائی کہ امن وامان کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن رہے اور اذان واقامت کا کام ان کے سپرد رہا اس طرح اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بڑے فضائل ہیں جن میں سے مال خرچ کرنے میں مسابقت کرنا بھی ہے عموماً اللہ کی راہ میں تو مال خرچ کرتے ہی رہتے تھے۔ ایک مرتبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کی ترغیب دی تو سارا ہی مال لے کر آگئے اور خدمت عالی میں پیش کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا کہ اے ابو بکر تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ عرض کیا ان کے لئے اللہ اور رسول ہی کافی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خیال کر رہے تھے کہ اس مرتبہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جاؤں گا وہ اپنا آدھا مال لے کر آگئے جب یہ دیکھا کہ ابو بکر اپنا پورا ہی مال لے آئے تو کہنے لگے کہ میں ان سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے جو بھی کوئی احسان ہمارے ساتھ کیا ہے ہم نے ان سب کا بدلہ دے دیا، سوائے ابو بکرؓ کے ان کے جو احسانات ہیں اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا اور مجھے کسی کے مال سے کبھی اتنا نفع نہیں ہوا جتنا ابو بکرؓ کے مال نے مجھے نفع دیا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بنا لیتا خوب سمجھ لو کہ میں اللہ کا خلیل ہوں۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع دیا یہ سن کر حضرت ابو بکر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کہ میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الضحیٰ

سورۃ الضحیٰ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 11 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 40 اور حروف کی تعداد 192 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 93 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 11 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 11: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت ورضا کی تسلی دی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت بیان کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو اللہ کی رضا سے وابستہ کیا ہے نعمتوں کی شکر گزاری کرتے رہنا کا حکم ہے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے تین حکم دیئے گئے ہیں۔ کسی یتیم سے سختی سے بات نہ کریں۔ کسی بھی سائل کو نہ جھڑکیں۔ اور اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ بصورت شکر گزاری کرتے رہیئے۔

Marfat.com

10 دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 344

سورۂ ضحیٰ آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
وَمَا قَلٰى ؕ ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ ۝٤ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ ۝٨
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ ۝٩ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ ۝١٠
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے روز روشن کی ۝ اور رات کی جب وہ چھا جائے ۝ آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ وہ آپ سے ناراض ہوا ۝ اور یقیناً آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے ۝ اور عنقریب اللہ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ۝ کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہ پایا ۝ پھر بہترین ٹھکانا دیا ۝ اور آپ کو متلاشی پایا تو راہ دکھائی ۝ اور آپ کو نادار پایا تو آپ کو غنی کر دیا ۝ پس آپ یتیم پر سختی نہ کریں ۝ اور نہ آپ سائل کو جھڑکیں ۝ اور آپ اپنے رب کی نعمت بیان کریں ۝

Marfat.com

تشریح: یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوالقرنین، اصحاب کہف اور روح کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کل بتاؤں گا انشاء اللہ کہنا رہ گیا تھا لہذا چند دن تک وحی نازل نہیں ہوئی اس پر مشرکین نے کہا کہ محمد کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور اس سے بغض کر لیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے دن کی قسم کھائی اور رات کی قسم کھائی اور قسم کھا فرمایا: آپ کے رب نے آپ کو نہ چھوڑا ہے اور نہ دشمنی کی۔

اور فرمایا کہ آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس میں آپ کو مزید تسلی دی اور بتا دیا کہ دشمنوں کی باتوں سے دلگیر نہ ہوں۔ دنیا والوں کی باتیں اعراض اور اعتراض سب کچھ یہیں رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جو کچھ آخرت میں عطا فرمائے گا، بہت زیادہ ہوگا دائمی ہوگا۔ اس دنیا سے بہت ہی زیادہ ہوگا۔

دنیا والی زندگی میں جو کچھ مال کی کمی ہے اس کا خیال نہ فرمائیں آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے کسی چیز کی کوئی کمی محسوس نہ کریں گے۔

مخالفین جو آپ کو یہ دیکھ کر کہ آپ کے پاس دولت نہیں ہے نامناسب کلمات کہنے کی جرأت کرتے ہیں یہ کوئی قابل توجہ چیز نہیں ہے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش کا پوری طرح آخرت ہی میں مظاہرہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو مقام محمود عطاء کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نعمتوں کا تذکرہ فرمایا جو دنیا میں آپ کو دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بطن مادری میں تھے کہ آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ آپ یتیم تو تھے ہی جب پانچ سال کی عمر ہوئی آپ کی والدہ بھی وفات پا گئیں اور وہ بھی مقام ابواء میں جو جنگل بیابان تھا۔ وہیں سے آپ کی باندی ام ایمن رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ لے گئیں۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی پھر چند سال بعد ان کی بھی وفات ہوگئی تو آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت کی ذمہ داری لی اور بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پرورش کی اسی کو فرمایا: اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ نے آپ کو یتیم پایا پھر ٹھکانہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ شفقت کے ساتھ پرورش کرائی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم اور انعام ہے۔ دوسرا انعام بیان فرمایا وہ یہ کہ آپ امی تھے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ باہر کے لوگوں سے بھی کوئی میل جول نہ تھا کچھ علم حاصل کر لیتے اور خاص کر دینی علوم و معارف اور احکام و مسائل کے جاننے کا تو کوئی طریقہ تھا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا آپ کو نبوت اور رسالت سے نوازا، کامل اور جامع شریعت عطا فرمائی، اپنی معرفت بھی عطا کی ملائکہ سے متعلق بھی علوم دیئے، حضرات گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے احوال بھی بتائے آخرت کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمایا، اصحاب جنت اور اصحاب جہنم کے احوال سے بھی باخبر فرمایا اور وہ علوم نصیب فرمائے جو کسی کو نہیں دیئے۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مال والا پایا سو آپ کو غنی کر دیا۔ آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب کرتے رہے لیکن وہ مالدار آدمی نہیں تھے انہیں کے ساتھ گزر بسر کرنا ہوتا تھا جو ان کا حال تھا وہی آپ کا حال تھا، آپ کی امانتداری کی صفت مشہور تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجارت کے لئے اپنا مال ملک شام بھیجا کرتی تھیں جیسا کہ اہل مکہ کا طریقہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال ہوئی تو انہوں نے آپ کی صفات سن کر آپ کو بطور مضاربت تجارت کا مال دے کر ملک شام جانے کی

Marfat.com

درخواست کی آپ نے منظور فرمالی۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیج دیا آپ ملک شام سے واپس تشریف لائے تو حضرت خدیجہ کے غلام نے آپ کی بڑی بڑی صفات بیان کیں اور وہ باتیں بتائیں جن کا ظہور رعموماً نہیں ہوا کرتا نیز مال تجارت میں نفع بھی بہت زیادہ ہوا حضرت خدیجہ بیوہ عورت تھیں۔ پہلے دو شوہروں کے نکاح میں رہ چکی تھیں ان سے اولاد بھی تھی انہوں نے آپ کو نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ ابو طالب آپ کے چچا اور خاندان کے دیگر افراد آپ کے ساتھ گئے اور حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوگیا۔ حضرت خدیجہ مالدار عورت تھیں انہوں نے اپنے مال میں آپ کو تصرف کرنے کا حق دے دیا۔

چونکہ آپ نے یتیمی کا زمانہ گزارا اور آپ کو معلوم تھا کہ ماں باپ کا سایہ اٹھ جانے سے کیسی زندگی گزرتی ہے اس لئے آپ کو خطاب کر کے فرمایا کہ یتیم پر سختی نہ کرنا، گو خطاب آپ کو ہے لیکن اس میں ساری امت کو تلقین فرمادی کہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کریں یتیم کی پرورش کرنے اور اس کے ساتھ رحمت اور شفقت کا برتاؤ کرنے کی احادیث شریفہ میں بڑی فضیلت آئی ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور یہ ہاتھ پھیرنا صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا تو ہر بال جو اس کے ہاتھ کے نیچے آئے اس کے بدلہ میں بہت سی نیکیاں دی جائیں گی اور جس نے کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ اچھا سلوک کیا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے دو انگلیاں آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ساتھ ملایا۔

جس طرح یتیم بچہ بے یار و مددگار ہوتا ہے اس کے لئے رحمت اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بعض مرتبہ غیر یتیم بھی حاجت مند ہو جاتا ہے اور حاجت مندی اسے سوال کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جب کوئی سوال کرنے آئے تو اسے کچھ دے کر خوش کر کے رخصت کیا جائے اگر اپنے پاس کچھ دینے کے لئے نہ ہو تو کم از کم اس سے نرمی سے بات کریں تا کہ اس تکلیف پر اضافہ نہ ہو جس نے سوال کرنے کے لئے مجبور کیا، سائل کو جھڑکنا ظلم و زیادتی کی بات ہے ایک تو اس کو کچھ دیا نہیں اور پھر اوپر سے جھڑک دیا، یہ اہل ایمان کی شان کے خلاف ہے۔

بہت سے پیشہ ور سائل ہوتے ہیں جو حقیقت میں محتاج نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو سوال نہیں کرنا چاہئے ہر شخص کو اپنی اپنی ذمہ داری بتادی گئی۔ مانگنے والا مانگنے سے پرہیز کرے اور جس سے مانگا جائے وہ سائل کی مجبوری دیکھ کر خرچ کر دے سائل کو جھڑکے بھی نہیں کیا معلوم مستحق بھی ہو اور غور و فکر بھی کرے حاجت مندوں کو تلاش بھی کرے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی تعداد میں نعمتیں عطا فرمائیں، دنیا میں بھی نعمتوں سے سرفراز فرمایا، مال بھی دیا، شہرت و عظمت بھی دی اور سب سے بڑی نعمت جس سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا، وہ نبوت اور رسالت کی نعمت ہے آپ کے کروڑوں امتی گزر چکے ہیں اور کروڑوں موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کروڑوں قیامت تک آئیں گے اور ہر وقت آپ پر کروڑوں درود بھیجے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان نعمتو کی قدر دانی کریں اس قدر دانی میں یہ بھی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان فرمائیں۔ اس میں آپ کی امت کو بھی تعلیم دیدی کہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کو بیان کیا کریں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الانشراح

سورۃ الانشراح مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 08 اور رکوع کی تعداد 1 ہے کلمات کی تعداد 28 اور حروف کی تعداد 130 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 94 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 12 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 8: اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین کمالات بیان کئے گئے ہیں شرح صدر، قبل نبوت قوم کی بگڑی ہوئی حالت پر تأسف کرنا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کرنا یعنی جہاں جہاں رب کبریا کا ذکر ہے وہاں وہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی رفعت کا تذکرہ ہے۔ یعنی توحید کے ساتھ ساتھ رسالت کا بھی ذکر ہے۔ جہاں جہاں پر اللہ رب العزت کی وحدانیت کا ذکر ہے۔ وہاں وہاں پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تذکرہ موجود ہے۔

Marfat.com

11 دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 345

سورۂ انشراح آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا ہم نے آپ کا سینہ آپ کے لئے کھول نہیں دیا ہ اور آپ کا وہ بوجھ اتار دیا ہ جس نے آپ کی پیٹھ جھکا دی تھی ہ اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا ہ پس مشکل کے ساتھ آسانی ہے ہ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ہ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو محنت کرو ہ اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھو ہ

تشریح: اللہ رب العزت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا سینہ کو نور نبوت سے بھی بھر دیا اور علم و معرفت سے بھی ایمان کی دولت سے بھی، صبر و شکر سے بھی، کتاب و حکمت سے بھی، قوت و برداشت سے بھی، وحی کی ذمہ داری اٹھانے سے بھی، دعوت ایمان پر اور دعوت احکام پر استقامت سے بھی، اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر انعام فرمائے ان میں ایک بہت بڑا انعام شرح صدر بھی ہے آپ کی برکت سے آپ کی امت کو بھی شرح صدر کی نعمت حاصل ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ کی تلاوت کی پھر فرمایا بیشک جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہے تو پھیل جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا اس کی کوئی نشانی ہے فرمایا ہاں اس کی یہ نشانی ہے کہ دار الغرور دھوکہ والا گھر یعنی دنیا سے بچتا رہے اور دار الخلود یعنی ہمیشہ رہنے کے گھر کی طرف توجہ رکھے اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری رکھے۔

بعض حضرات نے یہاں ان روایات کا بھی ذکر کیا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو چاک کر کے علم اور حکمت سے بھر دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے یہ کام کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے نبوت سے متعلقہ ذمہ داریوں کو ہلکا کر دیا تا کہ آپ کو بھاری معلوم نہ ہوں، درحقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت بھی بہت دی اور کام بھی بہت دیا مشرکین کے درمیان توحید کی بات اٹھنا بڑا سخت مرحلہ تھا۔ آپ کو تکلیفیں بہت پہنچیں جن کو آپ برداشت کرتے چلے گئے اللہ تعالیٰ نے صبر دیا اور استقامت بخشی پھر ایمان کے راستے کھل گئے، آپ کے صحابہ بھی کارِ دعوت میں آپ کے ساتھ لگ گئے اور عرب و عجم میں آپ کی عزت عام ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملا دیا۔ اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، خطبوں میں، کتابوں میں، وعظوں میں، تقریروں میں، تحریروں میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم بالا میں بلایا آسمانوں کی سیر کرائی، سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا جب کسی آسمان تک پہنچتے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام دروازہ کھلواتے تھے، وہاں سے پوچھا جاتا تھا کہ آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیتے تھے کہ میں جبرائیل ہوں پھر سوال ہوتا تھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ وہ جواب دیتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے تمام آسمانوں میں آپ کی رفعت شان کا چرچا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام پر نازل ہونے والی کتابوں میں آپ کا تذکرہ فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ آپ کی تشریف لانے کی بشارت دیں اور آخرت میں آپ کا ذکر بلند ہوگا۔ جبکہ آپ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا اور اس وقت اولین و آخرین رشک کریں گے۔ آپ کو کوثر عطا کر دیا جائے گا۔

دنیا میں اہل ایمان تو محبت اور عقیدت سے آپ کا ذکر کرتے ہی ہیں اہل کفر میں بھی بڑی تعداد میں ایسے لوگ گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے دنیاداری کی وجہ سے ایمان قبول نہیں کیا لیکن آپ کی رسالت و نبوت اور رفعت و عظمت کے قائل ہوئے آپ کی توصیف و تعریف میں کافروں نے مضامین بھی لکھے ہیں اور نعتیں بھی کہی ہیں اور سیرت کے جلسوں میں حاضر ہو کر آپ کی صفات اور کمالات برابر بیان کرتے رہتے ہیں۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ جو مشکلات درپیش ہیں یہ ہمیشہ نہیں رہیں گی اور اسے مستقل ایک قانون کے طریقہ پر بیان فرما دیا کہ بیشک مشکلات کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکلات کے ساتھ آسانی ہے اس کلمہ کو دو مرتبہ فرمایا جو آپ کے لئے بہت زیادہ تسلی کا باعث ہے، آپ کے بعد آنے والے آپ کی امت کے افراد و اشخاص جب آپ کے بتائے ہوئے کاموں میں لگیں اور دینی دعوت میں مشغول ہوں مشکلات سے پریشان نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے دور ہونے کی امید رکھیں، ابتداء میں مشکلات ہوتی ہیں پھر ایک ایک کر کے چھٹتی چلی جاتی ہیں۔

Marfat.com

داعیانہ محنت میں آپ کا اشتغال خوب زیادہ ہے آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دین حق کی دعوت دیتے ہیں اللہ کے احکام پہنچاتے ہیں۔اس میں بہت سا وقت خرچ ہو جاتا ہے یہ خیر ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم سے ہے اس میں مشغول ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کا اجر بھی بہت زیادہ ہے لیکن ایسی عبادت جس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع ہو بندوں کا توسط بالکل ہی نہ ہو ایسی عبادت کرنا ضروری ہے جب آپ کو دعوت اور تبلیغ کے کاموں سے فرصت مل جایا کرے تو آپ اپنی خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جایا کریں، تاکہ اس عبادت کا کیف بھی حاصل ہو اور وہ اجر و ثواب بھی ملے جو براہِ راست عبادت اور انابت میں ہے۔اور حقیقت میں یہ جو بلا واسطہ ہے یہی عبادت ہے بندوں کی جو توحید اور ایمان کی دعوت دی جاتی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التین

سورۃ التین مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 08 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 34 اور حروف کی تعداد 105 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 95 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 28 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 8: اس میں اللہ رب العزت نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے انسان کو ارفع واعلیٰ مقام پر فائز کرنے کے متعلق بیان ہے انسان کا پستی کا سودا کرنے کا تذکرہ ہے۔ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔ قیامت کے واقع ہونے کی مکمل دلیل ہے۔ تین، زیتون، طورِ سینا اور امن والے شہر کی قسم اٹھا کر اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ انسان مقام شرف ''احسن تقویم'' پر فائز ہے لیکن اپنے بدعمل کی وجہ سے پستی میں گر جاتا ہے۔

Marfat.com

12 / دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 346

سورۂ تین آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ② وَهٰذَا
الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ④
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ⑤ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ⑥ فَمَا
يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ⑦ أَلَيْسَ اللّٰهُ
بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ⑧

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے تین کی اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○ ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ○ پھر اس کو سب سے نیچے پھینک دیا ○ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے ○ تو اب کیا ہے جس سے تم بدلہ ملنے کو جھٹلاتے ہو ○ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں

Marfat.com

تشریح: انسان اللہ تعالیٰ کی بہت ہی عجیب مخلوق ہے اس کی روح عقل، شعور، ادراک، فہم وفراست تو بے مثال ہیں ہی، جسمانی ساخت، حسن و جمال، اعضاء وجوارح، قد وقامت، شریں گفتگو، سمع وبصر، دیکھنے کی ادائیں، رفتار وگفتار کے طریقے، قیام وسجود کے مظاہر، سب ہی عجیب وحسین ہیں ان میں مجموعی حیثیت سے کوئی بھی اس کا شریک اور سہیم نہیں ہے۔ انسان قد وقامت والا ہے اس کے دو پاؤں ہیں دو ہاتھ ہیں، پاؤں سے سر تک لمبا قد ہے پھر اس کے سر میں چہرہ ہے جس میں منہ اور آنکھیں اور ناک کان ہیں۔ آنکھوں کی پتلیوں کی چمک، انکھیوں کے اشارے، ہونٹوں کی مسکراہٹ، دانتوں کی جگمگاہٹ کو بھی ذہن میں لاؤ، دماغ میں مغز ہے سینہ میں قلب ہے، دونوں علوم معارف کا مخزن ومظہر ہیں ہر چیز حسن و جمال کا پیکر ہے۔ سر پر جو بال ہیں سراپا زینت ہیں اور داڑھی کے جو بال ہیں وہ بھی زینت ہیں داڑھی مونڈنے والوں کو برا تو لگے گا لیکن بحکم حدیث سُبحان من زین الرجال باللحی والنساء بالذوائب ہم نے لکھ ہی دیا، حدیث کا ترجمہ یہ ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے جس نے مردوں کو داڑھیوں کے ذریعہ عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعہ زینت دی۔

سر کے نیچے سینہ ہے اس میں دل ہے جو تدبر کی جگہ ہے پھر اس کے نیچے پیٹ ہے جو خالی ہے اس کو بھرنا پڑتا ہے۔ انسان کے ہاتھوں کو دیکھو۔ دس انگلیاں ہیں، ہر ایک میں تین تین پورے ہیں۔ پھر ہتھیلی ہے جس میں انگوٹھا بھی لگا ہوا سب انگلیاں مڑتی ہیں، موڑنے سے ہتھیلی میں بھی گہراؤ پیدا ہو جاتا ہے پھر پہنچے پر موڑ ہے اوپر کو دیکھو تو کہنیاں بھی مڑتی ہیں اور اوپر نظر ڈالو تو مونڈھوں کے قریب بغلوں میں بھی موڑ ہے وہاں سے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے جا سکتے ہیں اور عام حالات میں نیچے لٹکے رہتے ہیں۔ دونوں انگوٹھے جو دونوں ہاتھوں میں ہیں بڑے کمال کی چیزیں ہیں۔ اگر انگوٹھا نہ ہوتا تو اشیاء کے پکڑنے سے عاجز ہوتے۔ اس کے بغیر کسی چیز کو اٹھا نہیں سکتے، منہ میں دانت ہیں جو چبانے کا کام دیتے ہیں اور ان کی سفیدی میں سراپا حسن و جمال ہے، منہ میں زبان بھی ہے بات بھی کرتی اور چیزوں کا مزہ بھی چکھتی ہے۔ سر میں کان جوڑے ہوئے ہیں، سننے کا کام تو سوراخوں ہی سے ہو جاتا ہے لیکن کانوں سے چہرہ اور سر میں ایک عجیب حسن آ گیا ہے، اور ایک بات اور مزیدار ہے وہ یہ کہ اگر کان ابھرے ہوئے نہ ہوتے تو چشمہ کہاں لگاتے، کانوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ چشمہ ان پر ٹھہرا رہتا ہے۔ حروف کی ادائیگی پر بھی نظر ڈالو، اقصائے حلق سے لے کر ہونٹوں کے بری حصہ تک حروف کی ادائیگی ہوتی ہے۔ خالق کائنات جل مجدہ نے جس حرف کا جو مخرج مقرر فرما دیا ہے اس کے علاوہ اور کسی جگہ سے نہیں نکل سکتا۔

انسانی قد وقامت کا نیچے والا نصف حصہ کمر کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اس میں ٹانگیں ہیں جو رانوں اور پنڈلیوں اور گھٹنوں پر مشتمل ہیں، ان کے درمیان شہوت کی چیز ہے اور ناپاکی کے نکلنے کا راستہ بھی ہے۔ کمر کا موڑ جھکنے کے لئے ہے جو رکوع کرنے میں نیچے کی چیزیں اٹھانے میں کام دیتا ہے، پھر گھٹنوں کا موڑ ہے اس کے ذریعے اوکڑوں بیٹھتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں اور کرسی پر بیٹھتے ہیں تو پنڈلیاں لٹکا لیتے ہیں، اگر گھٹنوں کا موڑ نہ ہوتا تو کرسی پر بیٹھنا مشکل ہو جاتا، پھر ابھرے ہوئے ٹخنوں کا حسن دیکھو اور انگلیوں کا تناسب اور تناسق دیکھو ساتھ ہی ناخنوں کے حسن و جمال پر بھی نظر ڈالو، اور ہاں پاؤں کا پھیلاؤ بھی تو دیکھنا چاہئے اگر پاؤں پھیلے ہوئے نہ ہوتے صرف ایڑیوں پر ٹانگیں ختم ہو جاتیں تو میاں صاحب یہاں گرتے اور وہاں گرتے، نہ چلتے نہ پھرتے نہ

Marfat.com

دوڑتے نہ بھاگتے وغیرہ وغیرہ، یہ انسان کی جسمانی ساخت ہے جو کمال و جمال کا آئینہ ہے اور اعضاء انسانی کی حرکات میں جو ادائیں ہیں ان کے حسن کو بھی انسان ہی سمجھ پاتا ہے جسمانی کمال و جمال کے علاوہ اللہ جل شانہ نے انسان کو جو عقل و ادراک نصیب فرمایا ہے جس کے ذریعہ وہ دوسری مخلوقات پر حکمران ہے بحر و بر پر اس کی حکومت ہے اور جو کچھ اس نے اپنے آرام و راحت کی چیزیں ایجاد کی ہیں عمارتیں بنائی ہیں طیارے سیارے چلائے ہیں ان سب میں اس کے ظاہری اعضاء اور فہم و ادراک دونوں چیزوں کا دخل ہے۔

ہم نے انسان کو سب سے اچھے سانچہ میں ڈھالا، حسن قامت اور حسن اعضاء کا جمال دے کر اس پر احسان فرمایا سارے انسانوں کو اس انعام کے شکریہ میں شکر گزار ایماندار اور اعمال صالحہ والا ہونا لازم تھا لیکن انسانوں کی دو قسمیں ہو گئیں بعض مومن ہو گئے بعض کافر اور کافروں میں بھی فرق مراتب ہے ان مراتب کے اعتبار سے جہنم کے طبقات میں داخلہ ہوگا ان میں بہت سے وہ بھی ہوں گے جو اسفل السافلین میں جائیں گے انسانوں کی یہ جماعت یعنی کافر جو دنیا میں حسن و جمال اور اچھے قد و قامت والے تھے دوزخ میں جائیں گے یہ دنیا کی خوبصورتی اور چال ڈھال اور ناز و انداز کی رفتار قیامت کے دن کچھ کام نہ آئے گی۔ بنی آدم کا دوسرا گروہ یعنی مومنین صالحین دوزخ سے بچ جائیں گے انہیں جنت نصیب ہوگی اور اعمال صالحہ کا اجر و ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا۔

اے انسان تجھے اپنی تخلیقی حالت معلوم ہے کہ کس طرح پیدا کیا گیا اور تجھے کیسی حسین تقویم میں وجود بخشا گیا تو ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتا رہا۔ یہ سب دیکھتے ہوئے اور خالق کائنات جل مجدہ کی قدرت کو سمجھتے ہوئے اس بات کا کیسے منکر ہو رہا ہے کہ مرنے کے بعد اٹھائے جائیں گے اور ایمان اور کفر اور اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔ یہ سب تخلیقی احوال دیکھ کر تجھے اللہ کی قدرت کا یقین نہیں آتا جسے ان چیزوں پر قدرت ہے جو تیرے سامنے ہیں اسے دوبارہ زندہ کر کے محاسبہ اور مواخذہ بھی قدرت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات میں دیکھنے سے یہ پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ سب حاکموں کا حاکم ہے سب پر اسی کی حکومت ہے تکوینی طور پر بھی سب اسی کے اختیارات ہیں اور تشریعی طور پر بھی سب اسی کے بھیجے ہوئے دین کے پابند ہیں جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یہاں دنیا میں بھی اسی کا حکم نافذ ہے اور آخرت میں بھی اسی کے فیصلے نافذ ہوں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ العلق

سورۃ العلق مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 19 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 72 اور حروف کی تعداد 180 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 96 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 01 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: پہلی وحی ہے جس میں انسانی ساخت کا تذکرہ۔ قلم کے ذریعے علم کے متعلق بیان۔ انسان کے علم اور لاعلمی کا اظہار اور انسان کے مزاج کا بیان ہے۔

آیت نمبر 6 تا 19: نماز سے ممانعت کرنے والوں کے متعلق بیان۔ ابتداء میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو ابوجہل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکتا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ انسان میرا شکر گزار تابعدار اور فرماں بردار بن جائے۔ مگر انسان کیسا ناشکرا ہے کہ سرکش اور نافرمان بن گیا ہے لہٰذا جو لوگ دنیا میں اللہ رب العزت کے تابعدار رہیں گے ان کی دنیا بھی درست اور آخرت بھی۔ وگرنہ ابوجہل سے عبرت پکڑی جاسکتی ہے۔ کہ دنیا میں بھی رسوائی اور آخرت میں عذاب۔ قرآن مجید کی پہلی وحی کا نزول سورۃ العلق کی ابتدائی آیات سے ہوا۔ ابوجہل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور وحی الٰہیہ کا مذاق اڑاتا تھا تاریخ گواہ ہے کہ ابوجہل ذلت کی موت مرا ہے۔

حتیٰ کہ جنگ کے اختتام پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ابوجہل کے کان میں رسی ڈال کر گھسیٹتے آئے اور گڑھے میں ڈال دیا۔ آخرت میں بھی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

Marfat.com

13 دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 347

سورۂ علق آیت نمبر 1 تا 19 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ﴿۲﴾
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ
اسْتَغْنٰى ؕ ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ
يَنْهٰى ۙ ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ ﴿۱۱﴾
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ
اللّٰهَ يَرٰى ؕ ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ﴿۱۸﴾
كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾ السجدۃ

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا o پیدا کیا انسان کو علق سے o پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے o جس نے علم سکھایا قلم سے o انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا o ہرگز نہیں انسان سرکشی کرتا ہے o اس بناء پر کہ وہ اپنے کو بے نیاز دیکھتا ہے o بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے o کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جو منع کرتا ہے o ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہو o تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ ہدایت پر ہو o یا ڈر کی بات سکھاتا ہو o تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی o کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے o ہرگز نہیں اگر وہ باز نہ آیا تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر اس کو کھینچیں گے o اس پیشانی کو جو جھوٹی گناہگار ہے o اب وہ بلالے اپنے حامیوں کو o ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے o ہرگز نہیں اس کی بات نہ مان اور سجدہ کر اور قریب ہو جا o

تشریح: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ فرشتے کی آمد سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تنہا وقت گزارا کرتے تھے یہ تنہائی آپ کو محبوب تھی متعدد راتیں وہاں گزار کر اپنے گھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لاتے تھے وہ مزید چند دن کے کھانے پینے کا سامان تیار کر دیتی تھیں یہ سامان لے کر آپ پھر غار حرا میں واپس چلے جاتے تھے ایک دن آپ غار حرا میں تشریف فرما تھے کہ اچانک فرشتہ آ گیا۔ فرشتہ نے کہا اِقْرَاْ پڑھیے آپ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتے نے آپ کو پکڑ کر خوب اچھی طرح بھینچ دیا، پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے پھر وہی فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتہ نے دوبارہ اسی زوردار طریقے پر بھینچ دیا پھر چھوڑ دیا

، اور وہی بات کہی کہ پڑھیے آپ نے فرمایا پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتہ نے تیسری بار پھر آپ کو بھینچ دیا پھر چھوڑ دیا اور اس مرتبہ اس نے یہ پورا پڑھ دیا۔ آپ نے ان الفاظ کو دہرایا اور غار حرا سے گھبرائے ہوئے واپس تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے ان سے فرمایا کہ مجھے کپڑا اوڑھاؤ، مجھ کپڑا اوڑھاؤ، انہوں نے کپڑا اوڑھا دیا۔ یہاں تک کہ جب خوف و پریشانی کی کیفیت دور ہو گئی تو حضرت خدیجہ کو پوری بات بتائی۔

ارشاد فرمایا کہ آپ پڑھیے، اس کا خیال نہ کیجئے کہ آپ نے مخلوق سے نہیں پڑھا۔ آپ کا رب سب سے بڑا کریم ہے اسے علم دینے کے لئے اسباب کی حاجت نہیں ہے اس نے قلم کے ذریعہ سکھایا اور جسے چاہا بغیر قلم کے بھی سکھا دیا انسانوں کے پاس جو علم ہے سارا استاد اور کتاب اور قلم ہی سے تو نہیں ہے جس ذات پاک نے اسباب کے ذریعہ علم دیا اسے بلا اسباب بھی علم دینے پر قدرت ہے آپ کو جو علم دیا ہے بغیر قلم عطا فرمایا ہے۔

ابوجہل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ دشمنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لاتے تھے اور نماز ادا فرماتے تھے ایک دن ابوجہل نے لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جائیں گے تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ کی گردن مبارک پر پاؤں رکھنے کے لئے آگے بڑھا فوراً الٹے پاؤں پیچھے ہٹا اور وہ ہاتھوں کو اس طرح ہلا رہا تھا جیسے کسی چیز سے بچاؤ کر رہا ہو، لوگوں

Marfat.com

نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے اور ڈراؤنی حالت ہے اور بازوؤں والی مخلوق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مجھ سے قریب ہو جاتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو کر کے اچک لیتے۔ اس پر آیات کریم كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى سے آخر سورت تک نازل ہوئیں۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خبردار آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور برابر سجدہ کرتے رہیے یعنی نماز پڑھتے رہیے اور اس طرح ہم سے برابر نزدیک ہوتے رہیے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ ابو جہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے روکا تو آپ نے ابو جہل کو جھڑک دیا۔ اس پر ابو جہل نے کہا کہ مجھے جھڑکتے ہو میں پوری وادی کو گھوڑوں سے اور فوجی لوگوں سے بھر دوں گا اس پر آیات ذیل نازل ہوئیں۔

خبردار اگر یہ شخص اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کو پکڑ کر گھسیٹ لیں گے جو پیشانی جھوٹی ہے خطا کار ہے سو جب وہ عذاب میں مبتلا ہوا اپنی مجلس والوں کو بلا لے ہم عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے جن کے سامنے اس کا کوئی بس نہیں چل سکتا۔

فرمایا ہے اس سے اس کی دنیا کی ذلت بھی مراد لی جا سکتی ہے بدر کی لڑائی میں وہ دیگر مشرکین مکہ کے ساتھ بڑے طمطراق اور فخر و غرور کے ساتھ آیا اور بری طرح مقتول ہوا اگر آیت کریمہ سے یہ دنیا والی سزا مراد لی جائے تو پیشانی پکڑ کر گھسیٹنے سے ذلیل کرنا مراد ہوگا اور یہ روایت بھی ہے کہ جنگ بدر کے موقعہ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب اس کا سر کاٹ دیا اور خدمت عالی میں حاضر کرنے کے لئے اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکے لہٰذا انہوں نے ابو جہل کے کان میں سوراخ کیا اور اس میں دھاگہ ڈال کر کھینچتے ہوئے لے گئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القدر

سورۃ القدر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 05 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 30 اور حروف کی تعداد 115 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 97 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 25 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: قرآن کی فضیلت اور شان بیان ہوئی ہے پھر نزول قرآن کی رات کی فضیلت کا ذکر ہے اور نزول قرآن کی رات کی فضیلت دوسری راتوں پر ہزار گنا افضل ہے ملائکہ کا نزول زمین پر اور بخشش ومغفرت کے اسباب طلوع فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے کا بیان ہے۔قرآن کی فضیلت کا تذکرہ۔اور اس رات کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے جس رات کو قرآن مجید نازل کیا گیا ہے اس رات کی عبادت دیگر راتوں کے ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

Marfat.com

14 دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 348

سورۃ قدر آیت نمبر 1 تا 5 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ہم نے اس کو نازل کیا ہے شب قدر میں ○ اور آپ کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے ○ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○ فرشتے اور روح الامین اس میں اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں ہر حکم لے کر ○ وہ رات سراسر سلامتی ہے صبح نکلنے تک ○

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک قصہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ تمام رات اللہ کی عبادت کرتا اور تمام ہتھیار باندھ کر دشمنانِ خدا سے لڑتا تھا اور مسلح جہاد کرتا تھا ہزار مہینے تک اسی ریاضت میں مشغول رہا۔ صحابہ نے افسوس کے طور پر عرض کیا کہ یارسول اللہ ہماری عمریں نہایت ہی کم ہوتی ہیں کوتاہی عمر پر اس بندہ جیسی عبادت کیونکر ہو سکتی ہے اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک شب قدر کی عبادت اس ہزار مہینے کی ریاضت سے بہتر و افضل ہے۔

Marfat.com

شب قدر کی فضیلت بتاتے ہوئے اول تو سوال کے پیرایہ میں اس کی اہمیت بتائی اور فرمایا اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ہزار مہینے تک اعمال صالحہ میں مشغول رہے جن میں شب قدر نہ ہو اور کوئی شخص شب قدر میں مشغول عبادت رہے تو اس کا یہ عمل ہزار ماہ اعمال صالحہ میں لگے رہنے والے شخص سے افضل ہوگا۔

ہزار مہینے کے ۸۳ سال اور ۴ مہینے ہوتے ہیں، پھر شب قدر کو ہزار مہینے کے برابر نہیں بتایا بلکہ ہزار مہینے سے بہتر بتایا کس قدر بہتر ہے علم اللہ ہی کو ہے۔ مومن بندوں کے لئے شب قدر بہت خیر و برکت کی چیز ہے، ایک رات جاگ کر عبادت کرلیں اور ہزار مہینوں سے زیادہ عبادت کا ثواب پالیں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے؟

مطلب یہ ہے کہ چند گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور اس میں عبادت کرلینے سے ہزار مہینے سے زیادہ عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے چند گھنٹے بیدار رہ کر نفس کو سمجھا بجھا کر عبادت کرلینا کوئی ایسی قابل ذکر تکلیف نہیں جو برداشت سے باہر ہو، تکلیف ذرا سی اور ثواب بہت بڑا، اگر کوئی شخص ایک پیسہ تجارت میں لگادے اور بیس کروڑ روپیہ کا نفع پائے اس کو کتنی خوشی ہوگی اور جس شخص کو اتنے بڑے نفع کا موقع ملا پھر اس نے توجہ نہ کی اس کے بارے میں یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ وہ پورا اور پکا محروم ہے۔

پہلی امتوں کی عمریں زیادہ ہوتی تھیں، اس امت کی عمر بہت سے بہت ۷۰، ۸۰ سال ہوتی ہے اللہ پاک نے یہ احسان فرمایا کہ ان کو شب قدر عطا فرمادی اور ایک شب قدر کی عبادت کا درجہ ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ کردیا، محنت کم ہوئی، وقت بھی کم لگا، اور ثواب میں بڑی بڑی عمر والی امتوں سے بڑھا دیا اس امت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و انعام ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کون سی دعا مانگوں آپ نے فرمایا یوں دعا مانگنا: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اے اللہ اس میں شک نہیں کہ آپ معاف کرنے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، لہذا مجھے معاف فرمادیجئے۔

دیکھئے کیسی دعا ارشاد فرمائی، نہ زر مانگنے کو بتایا نہ زمین، نہ دھن نہ دولت، کیا مانگا معافی! بات اصل یہ ہے کہ آخرت کا معاملہ سب سے زیادہ کٹھن ہے وہاں اللہ کے معاف فرمانے سے کام چلے گا، اگر معافی نہ ہوئی اور خدانخواستہ عذاب میں گرفتا ہوئے تو دنیا کی ہر نعمت اور دولت و ثروت بیکار ہوگی، اصل شے معافی اور مغفرت ہی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں نازل ہوتے ہیں اور ہر وہ بندہ جو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کررہا ہو ان سب پر رحمت بھیجتے ہیں پھر جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے بطور فخر ان بندوں کو پیش فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزاء ہے جس نے اپنا عمل پورا کردیا ہو، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا اجر پورا دے دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا جو ان پر لازم تھا اور اب

Marfat.com

گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں، قسم ہے میرے عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی کہ میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر بندوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا لہذا اس کے بعد عید گاہ سے بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ البینہ

سورۃ البینہ مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 08 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 94 اور حروف کی تعداد 339 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 98 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 100 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 8: رسول بھیجنے کی ضرورت اہل کتاب اور مشرکین کی طرف رسول بھیجے گئے ہیں۔ جنہوں نے وہ تعلیمات دی ہیں جو کہ دنیا کے لئے آج دستور العمل اور نور ہدایت کی حیثیت رکھتی ہیں، اہل کتاب کی گمراہیوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے انبیائے کرام علیہم السلام کا ایک ہی مؤقف تھا کہ سب کاموں کو چھوڑ کر صرف اللہ کی بندگی کرو کسی اور کی بندگی مت کرو۔ اقامت صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کرو یہی سیدھا دین ہے جنہوں نے تعلیمات نبویہ کا انکار کیا وہ دوزخی ہیں اور جنہوں نے تعلیمات نبویہ کو قبول کیا وہ جنتی ہیں اور دنیا میں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں۔ اس سورۃ میں جس موضوع پر گفتگو کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اشد ضرورت ہے جو شخص قرآن کو مانتا ہے اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بھی صدق دل سے ایمان لائے گا تو وہ مومن کہلائے گا۔ جو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے گا تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وہ مستحق نہ ہوگا۔

Marfat.com

15/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 349

سورۂ بینہ آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ
مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً ﴿۲﴾ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَۃُ ﴿۴﴾
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ
وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ﴿۵﴾ اِنَّ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ
خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ﴿۷﴾ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾

Marfat.com

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے انکار کیا وہ باز آنے والے نہیں جب تک ان کے پاس واضح دلیل نہ آجائے ٥ اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے ٥ جن میں درست مضامین لکھے ہوں ٥ اور جو لوگ اہل کتاب تھے وہ واضح دلیل آجانے کے بعد ہی مختلف ہو گئے ٥ حالانکہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کر دیں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے ٥ بیشک اہل کتاب اور مشرکین مین سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں پڑیں گے ہمیشہ اس میں رہینگے یہ لوگ بدترین خلائق ہیں ٥ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ٥ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغ ہین جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان مین وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ٥

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دنیا میں مشرکین بھی بہت تھے اور اہل کتاب یہود و نصاریٰ بھی تھے، یہ سب جماعتیں اپنے اپنے دین پر مضبوطی سے جمی ہوئی تھیں ان کی ہدایات کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ نے خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا یہ لوگ اتنے اڑیل تھے کہ اپنے کفر کو اس وقت تک چھوڑنے والے نہ تھے جب تک کوئی مضبوط واضح دلیل سامنے نہ آجائے، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مضبوط واضح دلیل بھیجی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ پر قرآن نازل ہوا، لوگوں نے اپنی آنکھوں سے آپ کے معجزات دیکھے اور برکات کا ظہور ہوا۔

پہلے تمام یہود و نصارائے عرب اس بات پر متفق تھے کہ ضرور نبی آخر الزماں پر ایمان لائیں گے جس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا تو سوائے چھ حضرات کے اور کوئی ایمان نہ لایا اور اپنے قول کا بھی پاس ملحوظ نہ رکھا ان کا حال بیان کرنے کو یہ سورت نازل ہوئی ١٢

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی اہل کتاب اور مشرکین وہ اپنے کفر سے جدا ہونے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس بینہ یعنی گواہ آگئے ان گواہوں نے ثابت کر دیا کہ تم لوگ کفر و شرک پر ہو تمہاری نجات کا راستہ اسی میں ہے کہ اسلام قبول کر و یہ گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بھی ہے اور وہ صحیفے بھی ہیں یعنی انبیائے متقدمین علیہم الصلاۃ والسلام کی کتابیں جن پر قرآن مجید مشتمل ہے نیز ان سے قرآن مجید کی سورتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں، ان صحیفوں کی تعریف میں مُطَهَّرَةً بھی فرمایا ہے کہ وہ ہر طرح کے کذب اور جھوٹ سے پاک ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ان صحیفوں میں کتب قیمہ یعنی آیات اور احکام ہیں جو اس میں مکتوب ہیں اور یہ صحف قیمہ عدل و انصاف والے احکام اور صراط مستقیم والے قوانین ہیں۔

قرآن کے جن مخاطبوں کو ہدایت قبول کرنا تھا انہوں نے ہدایت قبول کر لی ان میں اہل کتاب بہت کم تھے اور جنہیں ہدایت قبول کرنا نہ تھا وہ لوگ رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان نہ لائے۔ کھلی ہوئی دلیل سامنے آنے کے باوجود اپنی جگہ منکر ہی رہ گئے اور ان میں دو جماعتیں ہو گئی آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہود و نصاریٰ دونوں اس بات پر متفق تھے کہ آپ کی بعثت ہونے

Marfat.com

والی ہے اور ہم آپ پر ایمان لائیں گے لیکن جب آپ تشریف لے آئے تو متفرق ہو گئے یعنی ایک جماعت آپ پر ایمان لے آئی جن کی تعداد تھوڑی سی تھی اور دوسرا فریق جو کثیر تعداد میں تھے وہ لوگ انکار پر ہی جمے رہے۔
مشرکین اور کفار کو صرف یہی تعلیم دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اسی کے لئے توحید میں بھی مخلص رہیں اور دیگر عبادات میں بھی اور دین اسلام کے علاوہ تمام ادیان سے بچ کر اور ہٹ کر رہیں ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہ جو کچھ انہیں حکم دیا گیا وہ دین قیمۃ ہے یعنی ایسی شریعت کے احکام ہیں جو بالکل سیدھی ہے اس میں کوئی کجی نہیں یہی دین سارے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا دین ہے سب نے اسی کی تعلیم دی یہود و نصاریٰ خود بھی اس بات کو جانتے تھے لیکن ضد اور عناد کی وجہ سے حق کو حق جانتے ہوئے قبول نہ کیا۔
حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے کہ اے جنت والو! وہ کہیں گے کہ اے رب ہم حاضر ہیں اور فرمانبرداری کے لئے موجود ہیں اور ساری خیر آپ ہی کے قبضے میں ہے پھر ان سے اللہ تعالیٰ کا سوال ہوگا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب ہم کیوں راضی نہ ہوں گے آپ نے ہمیں وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو کسی کو بھی نہیں دیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوگا کیا میں تمہیں اس سے افضل عطا نہ کردوں، وہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار اس سے افضل اور کیا چیز ہوگی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوگا کہ خبردار میں تم پر ہمیشہ کے لئے اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں، اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الزلزال

سورۃ الزلزال مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 08 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 37 اور حروف کی تعداد 158 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 99 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 93 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 8: قیامت کے اثبات کے متعلق ذکر ہے موت کے بعد دوسری زندگی کس طرح واقع ہوگی کس طرح انسان کے لئے موجب حیرانی بنے گی۔ انسان کے نامہ اعمال کی پوری تفصیل کس طرح پیش ہوگی، ذرہ ذرہ اچھائی یا برائی جو کی ہوگی وہ اس کے سامنے پیش کردی جائے گی کا مکمل تذکرہ ہے۔ زلزال کا معنی ہے ہلانا، لرزانا۔ قیامت کے انکار کے جواب میں اس سورۃ کا نزول ہوا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

16 / دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 350

سورۃ زلزال آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ②
وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ③ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ④ بِاَنَّ
رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ⑤ یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ⑦ وَ مَنْ
یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ⑧

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب زمین شدت سے ہلا دی جائے گی ○ اور زمین اپنا بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی ○ اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ○ اس دن وہ اپنے حالات بیان کرے گی ○ کیوں کہ تمہارے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا ○ اس دن لوگ الگ الگ نکلیں گے تا کہ ان کے اعمال انھیں دکھائے جائیں ○ پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا ○ اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا ○

Marfat.com

تشریح: دو شخص تھے ان میں ایک شخص اگر کسی فقیر کو ایک لقمہ دیتا تو کہا کرتا تھا کہ ذراسی نیکی پر کیا اجر ملے گا؟ اور دوسرا گناہِ صغیرہ کو خیال میں نہ لاتا تھا۔ اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ نیکی بدی دونوں کا رتی رتی حساب ہو کر ہر ایک کی جزا و سزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کہ زمین اپنے خاص زلزلہ سے ہلائی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال دے گی جو کہ اس میں مدفون ہیں۔ جیسے خزانے وغیرہ اور آدمی کہے گا کہ اسے کیا ہوا کہ وہ یوں ہلتی ہے تو اس روز وہ اپنے حالات بیان کرے گی۔ اس وجہ سے کہ اس کے رب نے اس کو ایسا کرنے کی وحی کی ہوگی۔ نیز اس روز لوگ پراگندہ ہونے کی حالت میں قبروں سے جہاں وہ ایک وقت میں آئے تھے۔ میدانِ قیامت کی طرف اس غرض سے جائیں گے کہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا۔ وہ اسے بھی دیکھ لیں گے اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے بھی دیکھ لے گا پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دن سے ڈریں اور اس کے لئے اچھے کام کریں۔ اور برائیوں سے اجتناب کریں۔

مومن بندوں کو کسی موقع پر بھی ثواب کمانے سے اگرچہ تھوڑا ہی سا عمل ہو غفلت نہیں برتنی چاہئے جیسا کہ گناہ سے بچنے کا فکر کرنا بھی لازم ہے، آخرت کی فکر رکھنے والے بندوں کا ہمیشہ یہی طرز رہا ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہو جانی اور مالی عبادت میں لگے رہیں۔ اللہ کے ذکر میں کوتاہی نہ کریں۔ اگر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا موقع مل جائے تو کہہ لیں۔ ایک چھوٹی سی آیت تلاوت کرنے کا موقع ہو تو اس کی تلاوت کرنے سے دریغ نہ کریں۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دو، سو اگر وہ بھی نہ پاؤ تو بھلی بات ہی کہہ دو۔

ہر مومن کے سامنے سورۃ الزلزال کی آخری دونوں آیات پیش نظر رہنی چاہئیں خیر میں کوئی کوتاہی نہ کریں اور ہلکے سے ہلکے کسی گناہ کا بھی ارتکاب نہ کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ معمولی گناہوں سے بھی پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے بارے میں بھی مطالبہ کرنے والے ہیں یعنی اعمال کے لکھنے والے فرشتے مقرر ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ العدیات

سورۃ العدیات مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 11 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 37 اور حروف کی تعداد 158 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 100 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 14 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 11: گھوڑوں کا تذکرہ۔ گھوڑوں کی پانچ صفات کا ذکر کیا گیا ہے چونکہ گھوڑے جہاد کے لئے استعمال ہوتے تھے اس لئے ان کی قسم اٹھائی گئی ہے انسان کی غفلت کا ذکر۔ ناشکری کا ذکر۔ ضمیر کی ملامت کا ذکر۔ قیامت میں ہر چیز کا واقع ہو جانے کا تذکرہ۔ گھوڑوں کی پانچ صفات کا ذکر کر کے ان سے شہادت بیان کی گئی ہے۔ (1) دوڑتے ہوئے ہانپنے کی صفت۔ (2) پتھریلی زمین پر دوڑتے ہوئے ان کے ٹاپوں سے نکلنے والی چنگاریوں کا ذکر۔ (3) راتوں کو چل کر صبح ہی صبح حملہ کرنے کی صفت۔ (4) اپنی قوت اور حرکت کی تیزی سے گرد وغبار نکالنے کی صفت ہے۔ (5) بھاگتے ہوئے دشمنوں کی صفوں میں جا گھسنے کی صفت۔

Marfat.com

Marfat.com

17/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 351

سورۂ عادیات آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ٥ پھر ٹاپ مار کر چنگاری نکالنے والے ٥ پھر صبح کے وقت چھاپہ مارنے والے ٥ پھر اس میں غبار اڑانے والے ٥ پھر اس وقت فوج میں گھس جانے والے ٥ بیشک انسان اپنے رب کا ناشکر ہے ٥ اور وہ خود اس پر گواہ ہے ٥ اور وہ مال کی محبت میں بہت شدید ہے ٥ کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب وہ قبروں سے نکالا جائے گا ٥ اور نکالا جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے ٥ بیشک اس دن ان کا رب ان سے خوب باخبر ہوگا ٥

Marfat.com

تشریح: قسم ہے ان کی جو خراٹے لیتے ہوئے دوڑتے تھے پھر سم زمین پر ٹاپ مار کر آگ نکالتے پھر صبح کے وقت دشمن پر حملہ کرتے پھر اس میں غبار اڑاتے پھر اس میں دشمن کی جماعت کے بیچ میں پہنچ جاتے ہیں کہ انسان فی الحقیقت اپنے رب کی نہایت ناشکری کرنے والا ہے اور وہ اس پر مطلع ہے اس لئے وہ اسے سزا دے گا اور وہ مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب وہ مردے جو قبروں میں ہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور جو باتیں ان کے دلوں میں ہیں تحقیق کی جائیں گی تو اس روز ان کا پروردگار ان سے بخوبی واقف ہوگا اور ان کو عقائد و اعمال و جذبات و خیالات کے مطابق جزا و سزا دے گا۔ پس اس کو اس سے واقف ہونا چاہئے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی قسم کھائی اور یاد دلایا کہ دیکھو ہم نے تم کو جو نعمتیں دی ہیں ان میں ایسے ایسے جاندار جنگوں میں کام آنے والے گھوڑے بھی دیئے ہیں دوسری نعمتوں کی طرح ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھی لازم ہے اس شکر میں یہ بھی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہیں ان پر ایمان لاؤ آپ پر ایمان لانے سے پہلے گھوڑوں کو غلط استعمال کرتے رہے ہو، اب اس کا رخ بھی بدل جائے گا۔

قیامت کے دن سینوں میں جو کچھ چھپا رکھا ہے وہ سب ظاہر کر دیا جائے گا جو کوئی گناہ بری نیت مال کی محبت، دنیا کی الفت دل میں چھپائے ہوئے تھے وہ سب کچھ ظاہر کر دیا جائے گا، یوں تو آج بھی اسی دنیا میں ہر ایک کے احوال اور اعمال اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور وہ پوری طرح سب حالات سے باخبر ہے چونکہ وہ حساب کا دن ہوگا اس لئے خصوصیت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو اس دن پوری طرح بندوں کے حالات کی خبر ہوگی۔ نیز بندوں پر بھی ان کے اعمال واضح ہو جائیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القارعہ

سورۃ القارعہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 11 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 35 اور حروف کی تعداد 160 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 101 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 30 ہے۔ مکی سورتوں کا زیادہ تر مضمون آخرت کے متعلق تھا کیونکہ اہل مکہ قیامت کے منکر تھے

آیت نمبر 1 تا 11: اس میں قرآن مجید کا انداز بیان ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح کس بات پر زور دیتا ہے قیامت کی ہولنا کی کا تذکرہ۔ زمین وآسمان کی حالت زار کا بیان ہے اللہ رب العزت کی عدالت کس طرح قائم ہوگی نیک اعمالی کی نیک بختی اور بداعمالی کی بدبختی کا ذکر۔ اچھے لوگوں کی زندگی اور برے لوگوں کی زندگی کا مدار اس پر ہوگا۔ مکی سورتوں کا موضوع بالخصوص قیامت کے متعلق ہوتا ہے کیونکہ اہل مکہ قیامت سے انکاری تھے اس لئے انہیں بار بار تنبیہ کی جارہی ہے کہ قیامت ہر حال آئے گی اور قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اعمال پر ہوگا۔

Marfat.com

Marfat.com

18 / دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 352

سورۂ قارعہ آیت نمبر 1 تا 11 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ
رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کھڑکھڑانے والی ○ کیا ہے کھڑکھڑانے والی ○ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی ○ جس دن لوگ پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے ○ اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ○ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا ○ وہ دل پسند آرام میں ہوگا ○ اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا ○ تو اس کا ٹھکانا گڑھا ہے ○ اور تم کیا جانو کہ وہ کیسا ہے ○ بھڑکتی ہوئی آگ ○

Marfat.com

تشریح: لوگوں کو کھڑکانے والی اور ان کو خوابِ عدم سے جگانی والی کیا چیز ہے وہ کھڑکانے والی نہایت عجیب چیز ہے اور تو کیا جانے کیا چیز ہے وہ کھڑکانے والی بس اسے ہم ہی جانتے ہیں وہ وہ ہولناک دن ہے جس میں آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح منتشر ہوں گے۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی مانند ہوں گے اور حساب کتاب شروع ہوگا۔

پس جس کے اوزان بھاری ہوں گے وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور جس کے اوزان ہلکے ہوں گے تو اس کی ماں جو کہ اسے گود میں لے گی ہاویہ ہوگی۔ اور تو کیا جانے کہ وہ کیا چیز ہے بس اسے ہم ہی جانتے ہیں وہ ایک تیز گرم آگ ہے خدا بچائے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دن سے ڈریں اور اس کی کوشش کریں کہ ان کے اعمال اس روز بھاری ہوں تاکہ وہ پسندیدہ زندگی میں رہیں اور ہاویہ سے محفوظ ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کی نیکیاں غالب ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ برائیوں کے مقابلہ میں ایک ہی نیکی زیادہ ہو اور جس کی برائیں زیادہ ہوں گی وہ دوزخ میں جائے گا اگرچہ ایک ہی گناہ زیادہ نکلے گا اس کے بعد انہوں نے سورۃ الاعراف کی دونوں آیتیں فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ آخر تک تلاوت کیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ ترازو ایک حبہ کے برابر بوجھ کے ذریعہ بھی بھاری اور ہلکی ہو جائے گی پھر فرمایا جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں وہ اصحاب اعراف میں سے ہوگا ان کو اعراف میں روک دیا جائے گا پھر یہ اعراف والے بھی بعد میں جنت میں چلے جائیں گے اور جو لوگ گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے دوزخ میں چلے جائیں گے وہ بھی شفاعت سے یا سزا بھگت کر یا محض اللہ کے فضل سے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے کیونکہ کوئی مومن ہمیشہ نہ دوزخ میں رہے گا نہ اعراف میں۔

اہل دوزخ کے لئے فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ فرمایا یعنی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا ام عربی میں ماں کو کہتے ہیں اس میں یہ بتا دیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ذوق رکھنے والے دنیا میں گناہوں سے ہی چپکے رہتے ہیں جیسے ماں اپنے بچوں سے چمٹی رہتی ہے اسی طرح دوزخ ان سے چمٹ جائے گی۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ پتھر کو دوزخ کے منہ سے اندر پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک گرتا رہے گا پھر بھی اس کی آخری گہرائی کو نہ پہنچے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ التکاثر

سورۃ التکاثر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 08 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 28 اور حروف کی تعداد 123 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 102 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 16 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 8: کثرت مال اطاعت خداوندی میں رکاوٹ ہے مال ودولت کی حرص کا بیان ہے۔ دنیا پرستی کے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے ہر نعمت خداوندی کے متعلق تم سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔ غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احکام خداوندی کو بجالانے میں سب سے بڑی رکاوٹ مال ودولت کی حرص ہے اور اس کے حصول کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی فکر ہے یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ انسان حقیقتاً دنیا کی طرف راغب ہوتا چلا جائے گا آخرت سے اتنا ہی دور ہوتا جائے گا۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ انسان اس مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اطاعتِ خداوندی اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر محروم رہتا ہے۔ اللہ رب العزت نے لوگوں کو اس رجحان سے باز رکھنے اور انہیں آخرت میں جواب طلبی سے آگاہ کرنے کے لئے اس کا نزول فرمایا ہے۔

Marfat.com

19/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 353

سورۂ تکاثر آیت نمبر 1 تا 8 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ
الْیَقِیْنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْــَٔلُنَّ یَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝۸

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بہتات کی حرص نے تمہیں غفلت میں رکھا ٥ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے ٥ ہرگز نہیں تم بہت جلد جان لو گے ٥ پھر ہرگز نہیں تم بہت جلد جان لو گے ٥ ہرگز نہیں اگر تم یقین کے ساتھ جانتے ٥ کہ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے ٥ پھر تم اس کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ٥ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارہ مین پوچھ ہوگی ٥

تشریح: اللہ رب العزت فرماتے ہیں تمہیں ترقی کی ہوس نے غافل رکھا یہاں تک کہ تم قبروں سے جا ملے اور مر گئے لیکن یہ ہوس مرتے دم تک تم سے نہ گئی۔ تمہاری یہ ہوس نہایت بیجا ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تم کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا ہم پھر کہتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ تم کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو خبردار ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ نہایت بُری بات

Marfat.com

کاش تم اس کی برائی کو یقینی طور پر جانتے ہوتے تم اس کی برائی کو اس لئے نہیں جانتے کہ تم کو جزا و سزا کا یقین نہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ تم ضرور دوزخ دیکھو لو گے۔ پھر وہ دیکھنا ایسا نہ ہوگا کہ اس میں شک و شبہ کی گنجائش ہو بلکہ تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے پھر تم سے اس کی بابت باز پرس بھی ہوگی جن میں تم منہمک ہو کر خدا سے غافل ہو۔ لہٰذا تم کو چاہئے کہ ان سب خیالات کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مال کی طلب اور کثرت مال کی مقابلہ بازی لوگوں کو اللہ کی رضا کے کاموں کی طرف اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے فکر مند ہونے سے غافل رکھتی ہے اسی طرح دنیا گزارتے ہوئے مر کر قبروں میں پہنچ جاتے ہیں غفلت کی زندگی گزاری تھی وہاں کے لئے کچھ کام نہ کیا تھا، جب وہاں کے حالات سے دوچار ہوتے ہیں تو یہ چھوڑا ہوا مال کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہوتا اس غفلت کی زندگی کو بیان کرتے ہوئے انسانوں کی عمومی حالت بیان کی اور فرمایا: تم کو مال کی کثرت کی مقابلہ بازی نے غافل رکھا یہاں تک کہ تم قبروں میں چلے گئے۔

قرآن مجید میں تمام ایسے لوگوں کو تنبیہ فرمادی جو دنیا میں ڈوبے رہتے ہیں کمانا بھی دنیا کے لئے اور مقابلہ بھی دنیا کی کثرت میں دنیا ہی کو سب کچھ سمجھنا آگے بھی دنیا پیچھے بھی دنیا۔ دنیا ہی کے لئے مرتے ہیں اور دنیا ہی کے لئے جیتے ہیں۔ اس غفلت کی زندگی کا جو انجام ہوگا اس سے باخبر فرمادیا کہ اس سب کا نتیجہ دوزخ کا دیکھنا ہے اور دوزخ میں داخل ہونا ہے یہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے اس کے بعد موت اور آخرت بھی ہے اور نافرمانوں کے لئے دوزخ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے یعنی ذلت کی حالت میں لایا جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ شانہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اللہ جل شانہ کا سوال ہوگا کہ میں نے تجھے نعمتیں دی تھیں اور تجھ پر انعام کیا تھا سو تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں نے مال جمع کیا اور خوب بڑھایا اور اس سے زیادہ چھوڑ کر آیا جو پہلے تھا سو مجھے واپس لوٹا دیجئے میں سارا مال آپ کے پاس لے آتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوگا کہ تو مجھے وہ دکھا جو تو نے پہلے بھیجا تھا، ابن آدم پھر وہی بات کہے گا کہ میں نے مال جمع کیا خوب بڑھایا اور اس سے خوب زیادہ چھوڑ کر کے آیا جتنا پہلے تھا آپ مجھے کو واپس لوٹا دیجئے سارا مال لے کر آپ کے پاس واپس آ جاتا ہوں نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص نے ذرا سی خیر بھی آگے نہ بھیجی ہوگی، لہٰذا اسے دوزخ کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن انسان کے قدم حساب کی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔ (۱) عمر کو کہاں فنا کیا۔ (۲) جوانی کو کن کاموں میں ضائع کیا۔ (۳) مال کہاں سے کمایا۔ (۴) اور کہاں خرچ کیا۔ (۵) علم پر کیا عمل کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ سے نعمتوں کے بارے میں جو سب سے پہلا سوال کیا جائے گا، وہ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کیا ہم نے تیرے جسم کو تندرست نہیں رکھا تھا، کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا دھیان رکھتے تھے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے رہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ہمراہ لے کر ایک انصاری صحابی کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے کھجوروں کا خوشہ پیش کیا جن میں تینوں قسم کی کھجوریں تھیں۔ تر کھجوریں بھی اور خشک بھی اور کچی پکی کے درمیان بھی۔ صاحب خانہ انصاری نے ایک بکری بھی ذبح کی آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھجوریں کھائیں اور کھانا کھایا اور پانی پیا جب سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ نعمت کا کیا حق ادا کیا اور اس سے جو قوت حاصل ہوئی اس کو کس کام میں لگایا شکر ادا کیا یا نہیں؟ تم کو بھوک نے گھروں سے نکالا، ابھی تم واپس نہیں لوٹے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ نعمت عطا فرما دی۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی عنایت فرمایا ہے بغیر کسی استحقاق کے دیا ہے۔ اس کو یہ حق ہے کہ اپنی نعمت کے بارے میں سوال کرے اور مواخذہ کرے کہ تم میری نعمتوں میں رہے ہو، بولو ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ اور میری عبادت میں کس قدر لگے؟ اور ان نعمتوں کے استعمال کے عوض کیا لے کر آئے؟

یہ سوال بڑا کٹھن ہوگا، مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکریہ میں عمل صالح کرتے رہتے ہیں اور آخرت کی پوچھ سے لرزتے اور کانپتے ہیں، برخلاف ان کے وہ بدنصیب ہیں جو اللہ کی نعمتوں میں پلتے بڑھتے ہیں اور نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف ان کو ذرا دھیان نہیں اور اس کے سامنے جھکنے کا ذرا خیال نہیں۔

بلاشبہ یہ انسان کی بڑی نادانی ہے کہ مخلوق کے ذرا سے احسان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے اور جس سے کچھ ملتا ہے اس سے دبتا ہے اور اس کے سامنے باادب کھڑا ہوتا ہے حالانکہ یہ دینے والے مفت نہیں دیتے بلکہ کسی کام کے عوض یا آئندہ کوئی کام لینے کی امید میں دیتے دلاتے ہیں خداوند کریم خالق و مالک ہے، غنی و مغنی ہے وہ بغیر کسی عوض کے عنایت فرماتا ہے لیکن اس کے احکام پر چلنے اور سر بسجود ہونے سے انسان گریز کرتا ہے، یہ بڑی بدبختی ہے، اللہ کی نعمتوں کو کوئی کہاں تک شمار کرے گا جو نعمت ہے ہر ایک کا محتاج ہے ایک بدن کی سلامتی اور تندرستی ہی کو لے لیجئے، کیسی بڑی نعمت ہے جب پیاس لگتی ہے تو غٹا غٹ ٹھنڈا پانی پی جاتے ہیں، یہ پانی کس نے پیدا کیا ہے؟ اس پیدا کرنے والے کے احکام پر چلنے اور شکر گزار بندہ بننے کی بھی فکر ہے یا نہیں؟ یہ غور کرنے کی بات ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ العصر

سورۃ العصر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 03 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 14 اور حروف کی تعداد 74 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 103 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 13 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 3: بڑے جامع اور تفصیل سے بھرپور مضامین ہیں سورۃ العصر قرآنی معنویت پر مبنی سورۃ ہے اسے خلاصۃ القرآن بھی کہہ سکتے ہیں زمانہ نبوت کو بہت سراہا گیا ہے انسان اپنی زندگی اگر عمل صالح میں خرچ نہیں کرتا تو وہ گھاٹے میں ہوگا۔ آخر میں مسلمانوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ عمل صالح کے بعد ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہا کریں۔ اس سورۃ میں زمانہ بطور شہادت پیش کرتے ہوئے انسان کے اعمال پر بحث کی گئی ہے اور انسان کو اس بات سے آگاہ کیا گیا ہے کہ انسان اس وقت تک خسارہ میں ہے جب تک ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ نہیں کرتا۔ اگر انسان ایمان لائے اور پھر عمل صالحہ کرے تو سمجھ لیجئے کہ اس نے زندگی کا مقصد حاصل کر لیا۔ اور اگر بغاوت کی تو اس کی زندگی کا اصل مقصد فوت ہو گیا۔

Marfat.com

20/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 354

سورۂ عصر آیت نمبر 1 تا 3 کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

قسم ہے زمانہ کی ○ بیشک انسان نقصان میں ہے ○ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی ○

تشریح: کلدہ بن اسیدہ جن کی کنیت ابو الاسد تھی کافر تھا اور زمانہ جاہلیت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو یہ ان سے ملا اور کہنے لگا کہ اے ابوبکر تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے اور اپنی ذکاوت وہوشیاری سے تجارت میں بہتیرا مال پیدا کیا اب یک لخت ایسے گھاٹے میں پڑے کہ آبائی دین چھوڑ کر لات وعزیٰ کی عبادت سے محروم اور ان کی شفاعت سے مایوس ہو گئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے بے وقوف جو اللہ کا تابعدار بنتا اور دین حق قبول کرتا ہے وہ کبھی نقصان میں نہیں اللہ پاک نے حضرت عتیق کے کلام کا حسن ظاہر فرمایا اور یہ سورت نازل فرمائی۔

Marfat.com

فرمایا زمانہ کی قسم۔ آدمی سخت ٹوٹے میں ہے بجز ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے اور قبول حق کی ہدایت بھی کی اور صبر کی ہدایت بھی کیونکہ یہ لوگ نعیم ابدی میں ہوں گے برخلاف ان لوگوں کے جو ایسے نہیں۔ کیونکہ وہ عذاب ابدی میں ہوں گے اور اس سے زیادہ کیا گھاٹا ہوگا۔

انسان کو سوچنا چاہئے کہ میری زندگی کے لیل ونہار کس طرح گزر رہے ہیں نقصان والی زندگی ہے یا فائدہ والی؟ جو لوگ اہل ایمان اپنے ایمان کی پختگی اور مضبوطی کی طرف دھیان دیں کہ کس درجہ کا ایمان ہے اعمال صالحہ میں بڑھتے چلے جائیں۔ عمر کا ذرا سا وقت بھی ضائع نہ ہونے دیں، ذرا ذرا سے وقت کو آخرت کے کاموں میں خرچ کریں جب اللہ تعالیٰ شانہ نے سب سے بڑے خسارہ یعنی کفر سے بچا دیا ایمان کی دولت سے نواز دیا تو اب اس کے لئے فکر مند ہوں کہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمائیں اور آخرت میں بلند درجات حاصل کریں۔ لوگوں کو نہ اپنی آخرت کے منافع کی فکر ہے نہ دین اسلام کی قدر دانی ہے۔ خود بھی نیک بنیں دوسروں کو بھی نیک بنائیں گناہوں سے روکیں اور جو کوئی تکلیف پہنچے اس پر صبر کریں اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کریں۔ رات دن کے ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان میں سے عام طور سے تجارت یا سروس اور محنت مزدوری میں ۸ گھنٹے خرچ ہوتے ہیں کچھ وقت سونے میں گزرتا ہے۔ باقی گھنٹے کہاں جاتے ہیں؟

ان میں سے مجموعی حیثیت ۲،۳ گھنٹے نماز کے اور کھانے کے باقی وقت ضائع ہو جاتا ہے، اور یہ ضائع بھی ان کے بارے میں کہا جاسکتا ہے جو گناہوں میں مشغول نہ ہوں کیونکہ جو وقت گناہوں میں لگا وہ تو وبال ہے اور باعث عذاب ہے۔ مسلمان آدمی کو آخرت کی نجات کے لئے اور وہاں کے رفع درجات کے لئے فکر مند ہونا لازم ہے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ملازمتوں سے ریٹائرڈ ہو گئے، کاروبار لڑکوں کے سپرد کر دیئے دنیا کمانے کی ضرورت بھی نہیں رہی بہت کرتے ہیں فرض نماز پڑھ لیتے ہیں یا پوتی پوتا کو گود میں لے لیتے ہیں، اس کے علاوہ سارا وقت یوں ہی گزر جاتا ہے حالانکہ یہ وقت بڑے اجر وثواب میں لگ سکتا ہے۔ ذکر میں تلاوت میں، درود شریف پڑھنے میں اہل خانہ کو نماز سکھانے اور دینی اعمال پر ڈالنے اور تعلیم وتبلیغ میں سارا وقت خرچ کریں تو آخرت کے عظیم درجات حاصل ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ۵۰،۵۵ سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوتے ہیں کاروبار سے فارغ ہو جاتے ہیں، اس کے بعد برس ہا برس تک زندہ رہتے ہیں۔

بہت سے لوگ ۸۰ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر پاتے ہیں ریٹائر ہونے کے بعد یہ ۲۵، ۳۰ سال کی زندگی لایعنی فضول باتوں بلکہ غیبتوں میں، تاش کھیلنے میں، ٹی وی دیکھنے میں اور وی سی آر سے لطف اندوز ہونے میں گزار دیتے ہیں نہ گناہ سے بچتے ہیں نہ لایعنی باتوں اور کاموں سے پرہیز کرتے ہیں یہ بڑی محرومی کی زندگی ہے۔ گناہ تو باعث عذاب اور وبال ہیں ہی ہوشمند وہ ہے جو اپنی زندگی کو نیک کاموں میں خرچ کرے تاکہ اس کی محنت اور مجاہدہ دوزخ میں جانے کا ذریعہ نہ بنے، آخرت کی عظیم اور کثیر نعمتوں کے نقصان اور خسران اور حرمان کی راہ اختیار نہ کرے۔

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مومن کے لئے خود اپنا نیک بننا ہی کافی نہیں ہے دوسروں کو بھی حق اور صبر کی نصیحت کرتا رہے اور اعمال صالحہ پر ڈالتا رہے خاص کر اپنے اہل وعیال کو اور ماتحتوں کو بڑے اہتمام اور تاکید سے نیکیوں پر ڈالے اور گناہوں سے بچنے کی

Marfat.com

تاکید کرتا ہے۔ ورنہ قیامت کے دن یہ پیار ومحبت سے پالی ہوئی اولاد وبال بن جائے گی۔ حدیث شریف میں فرمایا: کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته. یعنی تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت جس کی نگرانی سپرد کی گئی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

آج کل اولاد کو دیندار بنانے کی فکر نہیں ہے، ان کو خود گناہوں کے راستے پر ڈالتے ہیں، حرام کمانا سکھاتے ہیں ایسے ممالک میں لے جا کر انہیں بساتے ہیں جہاں ہر گناہ کرنے کا ماحول مل جاتا ہے اور اس کا نام ترقی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الھمزہ

سورۃ الھمزہ مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 09 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 33 اور حروف کی تعداد 135 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 104 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 32 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 9: ان چیزوں کا ذکر ہے جس کا تعلق انسانی معاشرے سے بڑا گہرا ہے اسے ویل کہا گیا ہے طعنہ مارنا، مال جمع کرنا، اسے ہر وقت گنتے رہنا، مال ودولت کا اپنا مستقل ہمسفر سمجھنا۔ فرمایا گیا ہے کہ وبال جان ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے دوزخ کا ایندھن ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ جو لوگ برے القاب سے طعنہ یا عیب جوئی کرتے ہیں ان کے متعلق ذکر ہے کہ طعنہ دینے والے یا عیب جوئی کرنے والوں کے لئے بہت بڑی تباہی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

21/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 355

سورۂ ہمزہ آیت نمبر 1 تا 9 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿١﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾
یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی
الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ
الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ
مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

تباہی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب نکالنے والے کی ○ جس نے مال کو سمیٹا اور گن گن کر رکھا ○ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا ○ ہرگز نہیں وہ پھینکا جائے گا روندنے والی جگہ پر ○ اور تم کیا جانو کہ وہ روندنے والی جگہ کیا ہے ○ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ○ جو دلوں تک پہنچے گی ○ وہ ان پر بند کردی جائے گی ○ اونچے اونچے ستونوں میں ○

تشریح: مفسرین نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے یہ آیات اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئیں۔ یہ لوگوں پر طعن کرتا تھا، اور ابن جریج کا قول ہے کہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئیں، جو غیر موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کرتا تھا اور سامنے بھی آپ کی ذات گرامی میں عیب نکالتا تھا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بڑی خرابی ہے ہر بدگو عیب چین کی جس نے مال اکٹھا کیا اور اسے گن گن کر رکھا اور خدا کی راہ میں اس میں سے خرچ نہیں کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ دنیا ہی میں رکھے گا لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ضرور مرے گا اور مرنے کے بعد اسے حطمہ میں پھینکا جائے گا اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا چیز ہے اسے ہم ہی جانتے ہیں جو کچھ وہ ہے وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کہ دلوں تک پہنچیں گی وہ ان پر لمبے لمبے ستون کی شکل میں بند ہو گی تا کہ گرمی تیز ہو۔

جو لوگ غیبت کرنے اور عیب لگانے اور بدزبانی اشارہ بازی کا مشغلہ رکھتے ہیں وہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں قرآن کریم میں ان لوگوں کے لئے ویل یعنی ہلاکت بتائی ہے۔ جن لوگوں کو اپنی عمر کی قدر نہیں ہوتی وہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے اور عیب لگانے اور غیبت کرنے اور تہمتیں باندھنے میں اپنی زندگی برباد کرتے ہیں۔ ذکر و فکر اور عبادت میں وقت لگانے کی بجائے ان باتوں میں وقت لگاتے ہیں اور اپنی جان کو ہلاک کرتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے سب سے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی کو لئے پھرتے ہیں دوستوں کے درمیان برائی ڈالتے ہیں جو لوگ برائیوں سے بَری ہیں انہیں مصیبت میں ڈالنے کے طلب گار رہتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طعنے دینے والا اور لعنت بکنے والا اور فحش کلام اور فحش کام میں لگنے والا مومن نہیں ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفیل

سورۃ الفیل مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 05 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 24 اور حروف کی تعداد 97 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 105 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 19 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: اس سورۃ کا مضمون ایک ہی ہے واقعہ اصحاب الفیل کا تفصیلاً ذکر ہے کیونکہ یہ واقعہ اہل حجاز کیلئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ واقعہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً 50 یا 55 دن قبل سرزمین عرب میں پیش آیا تھا اس میں اصحاب الفیل کے گھمنڈ کو ریزہ ریزہ کرنے کا بھی ذکر ہے۔ ابرھہ کے متعلق ذکر ہے کہ اس نے کعبہ شریف کو منہدم کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ رب العزت نے پرندوں کے ذریعے اس کے جاہ وجلال والے لشکر کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا۔ یعنی جو اللہ رب العزت کی نشانیوں کو للکارتا ہے اللہ رب العزت اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے بلکہ اسے لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتے ہیں۔

Marfat.com

22/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 356

سورۂ فیل آیت نمبر 1 تا 5 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝١ اَلَمْ
یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا
اَبَابِیْلَ ۝٣ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ
كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ہ کیا اس نے ان کی تدبیروں کو ناکام نہیں کر دیا ہ اور ان پر چڑیاں بھیجیں جھنڈ کی جھنڈ ہ جو ان پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے ہ پھر اللہ نے ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا ہ

تشریح: اس سورت میں اصحاب فیل کا واقعہ بیان فرمایا ہے لفظ فیل فارسی کے لفظ پیل سے لیا گیا ہے۔ عربی میں چونکہ (پ) نہیں ہے اس لئے اسے (ف) سے بدل دیا گیا۔ اصحاب فیل ہاتھی والے لوگ ان سے ابرہہ اور اس کے ساتھی مراد ہیں یہ شخص شاہ حبشہ کی طرف سے یمن کا گورنر تھا، ابرہہ اپنے ساتھیوں کو ہاتھیوں پر سوار کر کے لایا تھا اور مقصد ان لوگوں کا یہ تھا کہ کعبہ شریف کو گرا دیں تاکہ لوگوں کا رخ ان کے اپنے بنائے ہوئے گھر کی طرف ہو جائے جسے انہوں نے یمن میں بنایا تھا اور اسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ یہ لوگ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے مگر خود ہی برباد ہوئے وہ بھی پرندوں کی پھینکی ہوئی چھوٹی چھوٹی کنکریوں کے

Marfat.com

ذریعہ، واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ یمن پر اقتدار حاصل ہونے کے بعد ابرہہ نے ارادہ کیا کہ یمن میں ایسا کنیسہ بنائے جس کی نظیر دنیا میں نہ ہو اس کا مقصد یہ تھا کہ یمن کے عرب لوگ جو حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں یہ لوگ اس کنیسہ کی عظمت وشوکت سے مرعوب ہو کر کعبہ کی بجائے اس کی طرف آنے لگیں۔ چنانچہ اس نے اتنا اونچا کنیسہ تعمیر کیا کہ اس کی بلندی پر نیچے کھڑا ہوا آدمی نظر نہیں ڈال سکتا تھا اور اس کو سونے چاندی اور جواہرات سے مرصع کیا اور پوری مملکت میں اعلان کرادیا کہ اب یمن سے کوئی شخص مکہ والے کعبہ کے حج کے لئے نہ جائے اس کنیسہ میں عبادت کرے۔ عرب میں اگر چہ بت پرستی غالب تھی مگر کعبہ کی عظمت ومحبت ان کے دلوں میں پیوست تھی اس لئے عدنان اور قحطان اور قریش کے قبائل میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ مالک بن کنانہ ایک شخص نے رات کے وقت ابرہہ والے کنیسہ میں داخل ہو کر اس کو گندگی سے آلودہ کردیا۔ ابرہہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ کسی قریشی نے ایسا کیا ہے تو اس نے قسم کھائی کہ میں ان کے کعبہ کو گرا کر چھوڑوں گا۔ ابرہہ نے اس کی تیاری شروع کردی اور اپنے بادشاہ نجاشی سے اجازت مانگی اس نے اپنا خاص ہاتھی جس کا نام محمود تھا۔ بھیج دیا کہ وہ اس پر سوار ہو کر کعبہ پر حملہ کرے۔ ان کا پروگرام تھا کہ بیت اللہ کے ڈھانے میں ہاتھیوں سے کام لیا جائے۔ اور تجویز یہ کی کہ بیت اللہ کے ستونوں میں لوہے کی مضبوط اور لمبی زنجیریں باندھ کر ان زنجیروں کو ہاتھیوں کے گلے میں باندھیں اور ان کو ہنکا دیں تا کہ سارا بیت اللہ (معاذ اللہ) زمین پر آگرے۔

عرب میں جب اس حملہ کی خبر پھیلی تو سارا عرب مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا۔ یمن کے عربوں میں ایک شخص ذونفر نامی تھا اس نے عربوں کی قیادت اختیار کی اور عرب لوگ اس کے گرد جمع ہو کر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اور ابرہہ کے خلاف جنگ کی مگر اللہ تعالیٰ کو تو یہ منظور تھا کہ ابرہہ کی شکست انسانوں کے ذریعہ نہ ہو لہذا عرب سے مقابلہ ہوا اور اس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوئے۔ ابرہہ نے ان کو شکست دیدی اور ذونفر کو قید کرلیا۔ اس کے بعد جب وہ قبیلہ خثعم کے مقام پر پہنچا تو اس قبیلہ کے سردار نفیل بن حبیب نے پورے قبیلہ کے ساتھ ابرہہ کا مقابلہ کیا مگر ابرہہ کے لشکر نے ان کو بھی شکست دے دی اور نفیل بن حبیب کو بھی قید کرلیا ارادہ تو اس کے قتل کا تھا لیکن یہ خیال کر کے کہ اس سے راستوں کا پتہ معلوم کریں گے اس کو زندہ چھوڑ دیا اور ساتھ لے لیا۔ اس کے بعد جب یہ لشکر طائف کے قریب پہنچا تو چونکہ طائف کے باشندے قبیلہ ثقیف پچھلے قبائل کی جنگ اور ابرہہ کی فتح کے واقعات سن چکے تھے اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا ہم اس سے مقابلہ نہ کریں گے کہیں ایسا نہ ہو کہ طائف میں جو ہم نے ایک بت خانہ لات کے نام سے بنا رکھا ہے یہ اس کو چھیڑ دے انہوں نے ابرہہ سے مل کر یہ بھی طے کرلیا کہ ہم تمہاری امداد اور رہنمائی کے لئے اپنا ایک سردار ابورغال تمہارے ساتھ بھیج دیتے ہیں، ابرہہ اس پر راضی ہو گیا۔ ابورغال کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام مغمس پر پہنچ گیا جہاں قریش مکہ کے اونٹ چر رہے تھے، ابرہہ کے لشکر نے سب سے پہلے حملہ کر کے اونٹ گرفتار کر لئے جن میں دوسو اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان عبدالمطلب رئیس قریش کے بھی تھے۔ ابرہہ نے یہاں پہنچ کر اپنے ایک سفیر حناطہ حمیری کو شہر مکہ میں بھیجا کہ وہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر اطلاع کردے کہ ہم تم سے جنگ کے لئے نہیں آئے ہمارا مقصد کعبہ کو ڈھانا ہے اگر تم نے اس میں رکاوٹ نہ ڈالی تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ حناطہ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو سب نے اس

Marfat.com

کو عبدالمطلب کا پتہ دیا کہ وہ قریش کے سب سے بڑے سردار ہیں۔ حناطہ نے عبدالمطلب سے گفتگو کی اور ابرہہ کا پیغام پہنچا دیا۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ ہم بھی ابرہہ سے جنگ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، نہ ہمارے پاس اتنی طاقت ہے کہ اس کا مقابلہ کر سکیں۔ البتہ میں یہ بتائے دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا گھر ہے اس کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا اللہ سے جنگ کا ارادہ ہے تو جو چاہے کر لے، پھر دیکھے کہ اللہ کا کیا معاملہ ہوتا ہے۔ حناطہ نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو ابرہہ سے ملاتا ہوں۔ ابرہہ نے جب عبدالمطلب کو دیکھا کہ بڑے وجیہہ آدمی ہیں تو ان کو دیکھ کر اپنے تخت سے نیچے اتر کر بیٹھ گیا اور عبدالمطلب کو اپنے برابر بٹھایا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ عبدالمطلب سے پوچھے کہ وہ کس غرض سے آئے ہیں، عبدالمطلب نے کہا میری ضرورت تو اتنی ہے کہ میرے اونٹ جو آپ کے لشکر نے گرفتار کر لئے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ ابرہہ نے ترجمان کے ذریعہ عبدالمطلب سے کہا کہ جب میں نے آپ کو اول دیکھا تو میرے دل میں آپ کی بڑی وقعت وعزت ہوئی مگر آپ کی گفتگو نے اس کو بالکل ختم کر دیا کہ آپ مجھ سے صرف اپنے دوسو اونٹوں کی بات کر رہے ہیں اور یہ معلوم ہے کہ میں آپ کے کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں اس کے متعلق آپ نے کوئی گفتگو نہیں کی۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ اونٹوں کا مالک تو میں ہوں مجھے ان کی فکر ہوئی اور بیت اللہ کا میں مالک نہیں ہوں اس کا جو مالک ہے وہ اپنے گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ ابرہہ نے کہا کہ تمہارا خدا اس کو میرے ہاتھ سے نہ بچا سکے گا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ پھر تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو۔ اور بعض روایات میں ہے کہ عبدالمطلب کے ساتھ اور بھی قریش کے چند سردار گئے تھے، انہوں نے ابرہہ کے سامنے یہ پیش کش کی کہ اگر آپ بیت اللہ پر دست اندازی نہ کریں اور واپس لوٹ جائیں تو ہم پورے تہامہ کی ایک تہائی پیداوار آپ کو بطور خراج ادا کرتے رہیں گے مگر ابرہہ نے ماننے سے انکار کر دیا۔ عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ نے واپس کر دیئے وہ اپنے اونٹ لے کر واپس آئے تو بیت اللہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر دعاء میں مشغول ہوئے۔ آپ کے ساتھ قریش کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ سب نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ ابرہہ کے عظیم لشکر کا مقابلہ ہمارے بس میں نہیں ہے، آپ ہی اپنے بیت کی حفاظت کا انتظام فرمائیں، الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرنے کے بعد عبدالمطلب مکہ مکرمہ کے دوسرے لوگوں کو ساتھ لے کر مختلف پہاڑوں پر چلے گئے کیونکہ ان کو یہ یقین تھا کہ اس کے لشکر پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا، اسی یقین کی بناء پر انہوں نے ابرہہ سے خود اپنے اونٹوں کا تو مطالبہ کیا لیکن بیت اللہ کے متعلق گفتگو کرنا اس لئے پسند نہ کیا کہ خود اس کے مقابلے کی طاقت نہ تھی اور دوسری طرف یہ بھی یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی پر رحم فرما کر دشمن کی قوت اور اس کے عزائم کو خاک میں ملا دے گا۔ صبح ہوئی تو ابرہہ نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تیاری کی اور اپنے ہاتھی محمود نامی کو آگے چلنے کے لئے تیار کیا نفیل بن حبیب جنکو ابرہہ نے راستہ میں گرفتار کر لیا تھا اس وقت آگے بڑھے اور ہاتھی کا کان پکڑ کر کہنے لگے تو جہاں سے آیا ہے وہیں صحیح سالم لوٹ جا کیونکہ تو اللہ کے بلد امین محفوظ شہر میں ہے یہ کہہ کر اس کا کان چھوڑ دیا۔ ہاتھی یہ سنتے ہی بیٹھ گیا، ہاتھی بانوں نے اس کو اٹھانا چلانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، اس کو بڑے بڑے آہنی تیروں سے مارا گیا، اس نے اس کی بھی پرواہ نہ کی، اس کی ناک میں لوہے کا آنکڑا ڈال دیا پھر بھی وہ کھڑا نہ ہوا۔ لوگوں نے اس کو یمن کی طرف لوٹانا چاہا تو فوراً کھڑا ہو گیا۔ پھر شام کی طرف چلانا چاہا تو چلنے لگا پھر مشرق کی طرف چلایا تو بیٹھ گیا۔ دوسری طرف دریا کی

Marfat.com

طرف سے کچھ پرندوں کی قطاریں آئی دکھائی دیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ تین تین کنکریاں چنے یا مسور کے برابر تھیں ایک چونچ میں اور دو پنجوں میں۔

یہ پرندے عجیب طرح کے تھے جو اس سے پہلے نہیں دیکھے گئے۔ جثہ میں کبوتر سے چھوٹے تھے ان کے پنجے سرخ تھے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا کہ یہ سبز رنگ کے پرندے تھے جن کی چونچیں پیلے رنگ کی تھیں اور حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ یہ پرندے دریا سے نکل آئے تھے جن کے سر چوپایوں کی طرح تھے، ہر پنجے میں ایک کنکر اور ایک چونچ میں لئے ہوئے آتے دکھائی دیئے اور فوراً ہی ابرہہ کے لشکر پر چھا گئے ہر ایک کنکر نے وہ کام کیا جو بندوق کی گولی بھی نہیں کر سکتی کہ جس پر پڑتی اس کے بدن سے پار ہوتی ہوئی زمین میں گھس جاتی تھی۔ یہ عذاب دیکھ کر سب ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے صرف ایک ہاتھی رہ گیا تھا جو اس کنکر سے ہلاک ہوا۔ نیز لشکر کے سب آدمی اس موقع پر ہلاک نہیں ہوئے بلکہ مختلف اطراف میں بھاگے ان سب کا یہ حال ہوا کہ راستہ میں مر مر کر گر گئے۔ وہ ابرہہ جسے راستہ کے قبائل شکست نہ دے سکے اسے اللہ نے پرندوں سے شکست دلوائی، اس نے شکست بھی کھائی اور بدترین مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوا۔ اس کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ گل سڑ کر گرنے لگا اسی حال میں اس کو واپس یمن لایا گیا، دار الحکومت صنعاء پہنچ کر اس کا سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہ گیا اور وہ مر گیا ابرہہ کے ہاتھی محمود کے ساتھ دو ہاتھی بان یہیں مکہ مکرمہ میں رہ گئے مگر اس طرح کے دونوں اندھے اور اپاہج ہو گئے تھے، ان کو مکہ معظمہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھا گیا۔

اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مشہور یہ ہے کہ وہ جانور بہت چھوٹے تھے اور انہوں نے صرف چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری تھیں اور اس پر مادہ پرست یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی کنکریوں سے ہم نہیں سمجھتے کہ آدمی کیونکر مر گئے لیکن تعجب ہے کہ یہ لوگ گولی اور چھرے کی قوت کو دیکھ کر بھی ایسے شبہات کرتے ہیں کیا گولی اور چھرا چھوٹے جسم نہیں ہیں پھر وہ آدمی کے اندر کیسے پار ہو جاتے ہیں۔ پس اگر اسی طرح وہ کنکریاں بھی پار ہو گئی ہوں تو تعجب ہی کی کیا بات ہے اور جو خدا بارود اور بندوق کو یہ قوت دے سکتا ہے کہ وہ چھرے اور گولی کو اس قدر زور سے پھینکتی ہے کہ وہ آر پار ہو جاتے ہیں وہ خدا پرندوں کے اندر وہ قوت کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ جواب تو اس وقت ہے جب کہ امر مشہور کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن اگر خود قرآن کے الفاظ کو دیکھا جائے تو اس میں نہ پرندوں کی جسامت بیان کی گئی ہے اور نہ پتھروں کی مقدار۔ پس ممکن ہے کہ پرندے بڑے ہوں اور پتھروں کی جسامت بھی بڑی ہو۔ اس لئے اس پر اشکال نہیں ہو سکتا۔

ہاتھی والوں کا کعبہ شریف پر حملہ کرنے کے لئے آنا پھر شکست کھانا اور ناکام ہونا یہ ایک عجیب اور اہم واقعہ تھا، اس کے بعد اہل عرب جب تاریخی واقعات بیان کیا کرتے تو کہا کرتے تھے کہ یہ عام الفیل کا واقعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا بھی یہی سال ہے جس سال اصحاب الفیل برا ارادہ لے کر آئے تھے۔ اصحاب فیل کے واقعہ کے پچاس دن بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ جس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا اصحاب فیل کے واقعہ سے مکہ معظمہ کے رہنے والے بلکہ عرب کے سب ہی لوگ واقف تھے۔ اس لئے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ اے مخاطب کیا تو نے دیکھا فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت کا کام شروع کیا تو قریش نے آپ کی تکذیب کی، اللہ تعالیٰ شانہ نے انہیں اپنا احسان یاد دلایا کہ دیکھو اس کعبہ کی وجہ سے سارا عرب

Marfat.com

تمہارا احترام کرتا ہے عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہو اس کعبہ پر دشمن چڑھائی کرنے آگئے تھے اور دشمن بھی ایسے قوی تھے کہ ان سے مقابلہ کرنا تمہارے بس سے باہر تھا۔ تمہارے پروردگار نے ان کی تدبیر ناکام بنادی، سوچا انہوں نے کیا تھا اور ہوا کیا؟ ذرا ذرا سے پتھروں سے پورے ہاتھی اور ہاتھی والے ایسے ہلاک ہوئے کہ صرف مرے ہی نہیں بلکہ ان کے جسم ایسا بھوسہ بن کر رہ گئے جسے گائے بیل نے کھا کر اگل دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کی بھی حفاظت فرمائی اور نبی امی خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہیں مبعوث فرمایا۔ آپ کی بعثت سے اس کعبہ کی مزید عظمت ہوگئی

چونکہ یہ واقعہ مسلم ہے تو ان مشرکین کو اپنی قوت پر کس لئے گھمنڈ ہے اور وہ کس بل پر خدا اور رسول کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ اور ان کو ایسا نہ چاہئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ القریش

سورۃ القریش مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 04 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 16 اور حروف کی تعداد 77 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 106 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 29 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 4: آخر میں اللہ رب العزت کی طرف سے قریش کو شرک وکفر چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم، کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ بتوں کی جگہ نہیں بلکہ اللہ کا گھر ہے جس نے تمھیں اس گھر کی وجہ سے امن عطا کیا۔ تمہاری تجارت کو فروغ دیا اور تمہیں فاقہ زنی سے بچایا اور تمہیں خوشحالی دی ہے تمہارا حق ہے کہ تم اسکے گھر کو بتوں سے پاک کرو۔ قریش عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بنو ہاشم قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا اس لئے قریش کا نام لیا گیا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت قریش ہی زیادہ مخالفت میں پیش پیش تھے اس لئے بھی ان کو مخاطب کرنے میں حکمت ہے تیسری وجہ یہ تھی کہ قریش زیادہ تجارت پیشہ تھے اور ان کے اس پیشہ کا ذکر کیا گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جتنی مخالفت آپ کے اپنے خاندان نے کی اتنی مخالفت دوسرے قبائل نے نہیں کی تھی۔ اس لئے اللہ رب العزت نے انہیں اپنے احسانات کا ذکر کر کے انہیں عقیدہ توحید میں پختگی اور بندگی کے لئے کہا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

23/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 357

سورۂ قریش آیت نمبر 1 تا 4 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ﴿۲﴾
فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ
جُوْعٍ ڏ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اس واسطے کہ قریش مانوس ہوئے ٥ جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس ٥ تو ان کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں ٥ جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا اور خوف سے ان کو امن دیا ٥

تشریح: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام سے کعبہ مکرمہ تعمیر کرایا اور اس کا حج مشروع فرمایا زمانہ اسلام سے پہلے بھی اہل عرب اس کا حج کرتے تھے اگرچہ مشرک تھے اور چونکہ مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف واقع تھا جسے بیت اللہ کے نام سے لوگ جانتے اور مانتے تھے اس لئے قریش مکہ کی پورے عرب میں بڑی عزت تھی اہل عرب لوٹ مار کرنے کا مزاج رکھتے تھے لیکن اہل مکہ پر کبھی کوئی حملہ نہیں کرتے تھے۔

Marfat.com

یوں تو گذشتہ زمانہ ہی سے اہل عرب اہل مکہ کا اکرام واحترام کرتے تھے، جب اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا اور عرب میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دشمنوں سے محفوظ فرمایا تو اور زیادہ ان کے قلوب میں اہل مکہ کی عظمت بڑھ گئی، یہ جوان کی حرمت مشہور ومعروف تھی اس کی وجہ سے پورے عرب کے علاوہ دوسرے علاقے کے لوگ بھی ان کا احترام کرتے تھے، مکہ معظمہ چٹیل میدان تھا اس میں پہاڑ تھے پانی کی بھی کمی تھی، نہ باغ تھے نہ کھیتی باڑی تھی، زندگی گزارنے کے لئے ان کے پاس ذرائع معاش عام طور سے نہیں پائے جاتے تھے، زندگی کے مقاصد پورا کرنے کے لئے یہ لوگ ملک شام اور یمن جایا کرتے تھے۔ ایک سفر سردی کے زمانہ میں اور ایک سفر گرمی کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، سردی میں یمن جاتے تھے اور گرمی میں شام جایا کرتے تھے اور دونوں ملکوں سے غلہ لاتے تھے جوان کی غذا میں کام آتا تھا، دیگر اموال بھی لاتے اور فروخت کرتے اور دوسرے کاموں میں بھی لاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کے لئے سردی اور گرمی کے سفروں کو ان کے کھانے پینے اور پہننے کا اور کعبہ شریف کی عظمت اور حرمت کا ان کے امن وامان کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ سورۃ الفیل میں کعبہ شریف کی حفاظت کا ذکر ہے جس کی وجہ سے قریش کو امن وامان حاصل تھا اس لئے اس کے متصل ہی سورۃ القریش کو سورۃ الفیل کے بعد لایا گیا جس میں قریش مکہ کو یاد دلایا کہ دیکھو تم سردی اور گرمی میں تجارت کے لئے سفر کرتے ہو اور ان دونوں سفروں سے تمہیں دیگر مالوفات کی طرح خاص الفت ہے۔ سفروں میں جاتے ہو جن کے منافع اور مرابح سے فائدہ اٹھاتے ہو اور چونکہ تم مکہ معظمہ کے رہنے والے ہو اس لئے اپنے اسفار میں جن قبائل پر گزرتے ہو تمہارا احترام کرتے ہیں تم مکہ معظمہ میں رہتے ہوئے بھی امن وامان میں ہو اور بلاخوف وخطر زندگی گزارتے ہو اور اسفار میں بھی مکہ معظمہ کی نسبت سے امن وامان کا فائدہ اٹھاتے ہو۔ لہذا تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی عبادت میں لگو جو اس بیت یعنی کعبہ شریف کا رب ہے وہ تمہیں کھانے پینے کو بھی دیتا ہے اور امن وامان سے بھی رکھتا ہے یہ خالق جل مجدہ کی ناشکری ہے کہ اس کی نعمتوں میں زندہ رہیں، پلیں اور بڑھیں اور عبادت میں کسی مخلوق کو شریک کردیں۔

قریش مکہ نے بہت دیر سے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں بھی بہت پہنچائیں حتی کہ آپ کو وطن چھوڑنے پر مجبور کردیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی اور خدمت اسلام کی توفیق دی ان حضرات نے بڑے بڑے ممالک فتح کئے۔ حضرت عمرو بن عاص خالد بن ولید رضی اللہ عنہما انہی حضرات میں سے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ:

اے اللہ آپ نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب اور وبال چکھایا سو ان کے آخر کے لوگوں کو بخشش عطا فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ان کو بہت کچھ عطا فرمایا اور ان سے دین کی بڑی خدمت لی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خلافت میرے بعد قریش میں ہوگی۔

جو شخص ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ چہرہ کے بل اس کو اوندھے منہ کرکے ڈال دے گا جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہی فرمادیا تھا کہ خلافت برابر قریش میں رکھی جائے لیکن ملوکیت کا مزاج جب دنیا میں آگیا اور اس کے بعد جمہوریت کی جہالت نے جگہ پکڑلی تو دوسرے لوگ اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے ملوک اور امراء بن گئے اور بنتے رہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الماعون

سورۃ الماعون مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 07 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 25 اور حروف کی تعداد 114 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 107 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 17 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 7: مسلمانوں کو کفار ومنافقین کی عادات کا تذکرہ اور ان لوگوں کا کردار طشت از بام کیا گیا ہے جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ آخرت کا انکار کرتے ہیں نمازوں سے غافل ہیں دیکھاوے کے لئے ادا کرتے ہیں بداخلاقی کا یہ حال ہے کہ پڑوس میں بسنے والا اگر ان سے کوئی معمولی چیز بھی طلب کرے تو نہیں دیتے بلکہ انکار کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو کفار کی بری عادات اور منافقین کی بدترین خصلتوں کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

1956.

Marfat.com

24/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 358

سورۂ ماعون آیت نمبر 1 تا 7 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿١﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣﴾
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کیاتم نے دیکھا اس شخص کو جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے ○ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ○ اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں ابھارتا ○ پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں ○ وہ جو دیکھاوا کرتے ہیں ○ اور معمولی ضرورت کی چیزیں مانگنے پر بھی نہیں دیتے ○

تشریح: اس سورت میں چند چیزوں کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ اولاً فرمایا اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ اے نبی کیا آپ نے اسے دیکھا جو دین یعنی جزاء کو جھٹلاتا ہے یعنی قیامت کے دن کا اور اس بات کا انکار کرتا ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہوں گے اور اعمال

Marfat.com

کی جزا سزا ملے گی۔
ثانیاً: اس شخص کی بے رحمی کا ذکر کیا اور فرمایا: فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ سو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے
ثالثاًیوں فرمایا: وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ کہ یہ شخص مسکین کے کھانے کی ترغیب نہیں دیتا اس میں اس منکر قیامت کی کنجوسی کی انتہا بتادی کہ یہ خود تو کسی مسکین کے کھانے کی ترغیب نہیں دیتا اس میں اس منکر قیامت کی کنجوسی کی انتہاء بتادی کہ یہ خود تو کسی مسکین پر خرچ کرتا، دوسروں کو بھی خرچ کرنے کی ترغیب نہیں دیتا۔ یتیم کو بھی دھکے دیتا اور مسکین پر بھی رحم نہیں کھتا، روز جزاء کی تکذیب کرنے والے کی یہ دونوں صفات بیان فرمائیں جس میں یہ معلوم ہوا کہ ایمان ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے دل نرم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر مومن بندے رحم کرتے ہیں اور ترس کھاتے ہیں اور یوم آخرت میں اللہ تعالیٰ سے اس کی جزا ملنے کی امید رکھتے ہیں۔
جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور روز جزا کے واقع ہونے کا انکار کرتے ہیں ان میں رحم دلی نہیں ہوتی اگر کسی پر کچھ خرچ کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے دنیوی مطلب سے کرتے ہیں اور یوم جزاء میں ثواب ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ جب آخرت ہی کو نہیں مانتے تو ثواب کی کیا امید رکھیں گے۔
منکر قیامت کی بعض صفات بیان کرنے کے بعد ان لوگوں کی تین صفات بیان فرمائیں، جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دعوے کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو منافق ہیں۔ ان کا دعوائے ایمان جھوٹا ہے اور وہ لوگ بھی ہیں جو ملت اسلامیہ سے تو خارج نہیں لیکن اعمال کے اعتبار سے ان کا طرز زندگی اوامر اسلامیہ کے خلاف ہے، فرمایا:
سو ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا دینے والے ہیں۔ یہ پہلی صفت ہوئی جو دکھلاوا کرتے ہیں یہ دوسری صفات ہوئی اور معمولی چیز کو منع کر دیتے ہیں یہ تیسری صفت ہوئی۔
پہلی صفت میں یہ بیان کیا کہ کہنے کو نمازی بھی ہیں لیکن نماز سے غفلت برتتے ہیں، یہ لفظ ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو نماز کو بالکل ہی نہیں پڑھتے اور ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو وقت سے بے وقت کر کے پڑھتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو اس کے ارکان اور شروط کے مطابق ادا نہیں کرتے اور ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو خشوع کی طرف دھیان نہیں دیتے اور اس کے معانی میں غور نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا رہا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے ان میں اللہ کو بس ذرا سا یاد کرتا ہے۔
دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ ریاء کاری کرتے ہیں بعض لوگ سستی کی وجہ سے اور بعض کاروباری دھندوں کی وجہ سے نماز کو بے وقت کر کے پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگوں کے دل میں نماز پڑھنے کا حقیقی جذبہ ہی نہیں ہوتا، دل تو چاہتا نہیں مگر یہ بھی خیال ہے کہ لوگ کیا کہیں گے اس لئے وقت نکلتے ہوئے کھڑے ہو کر جلدی سے جھوٹے دل سے ٹکریں مار لیتے ہیں۔
بات یہ ہے کہ جسے اللہ سے ثواب لینا ہو وہ خوب اچھی طرح دل کے ساتھ عبادت میں لگتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو زبان پر جاری کرتا ہے اور دل میں بساتا ہے اس کے لئے خلوت اور جلوت برابر ہے وہ مخلوق کو اس لائق سمجھتا ہی نہیں کہ ان کے لئے کوئی ایسا عمل کرے جو عبادات میں سے ہو، اور جسے مخلوق کو راضی کرنا ہے وہ برے دل سے تھوڑا سا عمل کرتا ہے وہ بھی لوگوں کے سامنے تنہائی

Marfat.com

میں نہیں کر سکتا ذرا سا عمل کیا اس کا ڈھنڈورہ پیٹ دیا، تہجد پڑھا لوٹا بجادیا، صبح ہوئی تو لوگوں کے سامنے ترکیب سے بیان کر دیا کہ میاں آج رات کو اٹھا تو سردی کے مارے لرزہ چڑھ گیا، قرآن شریف پڑھا، لوگوں کو معتقد بنانے کے لئے، اگر چند قاری جمع ہو گئے تو مجلس منعقد کرنے والوں سے ناراض ہو گئے کہ تم نے میرے بعد دوسرے کی تلاوت کیوں رکھی، میرا جو رنگ جما تھا اسے خراب کر دیا، مقرر صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ تقریر فرمائی نہ اپنے گلے سے اتری نہ سننے والوں کے کانوں سے آگے بڑھی، مقرر داد لینے والے اور سننے والے کانوں کو غذا دینے والے۔ عمل کا ارادہ کسی کا نہیں ہے۔

ہر قسم کے ریاکاروں کی مذمت بیان فرمادی۔ بدنی عبادات کے علاوہ مالیات خرچ کرنے میں بھی ریاکاری ہوتی ہے۔ مسجد بنادی تو شہرت کے لئے اپنے نام پر مسجد کا نام رکھنے کی ضد، کسی مدرسہ میں کوئی حجرہ بنوادیا اس پر اپنے نام کا کتبہ لگانے کا اصرار، کوئی کتاب چھپوا کر تقسیم کر دی اس پر اپنے نام کی تشہیر، زکوٰۃ دے دی تو اس کا اشتہار، مدارس کے سفراء سے رسید لے کر اپنے ہاتھ سے اپنے القاب وآداب کے ساتھ نام لکھنا تا کہ روئداد میں اعلیٰ القاب کے ساتھ نام چھپے یہ چیزیں دیکھنے میں آتی رہتی ہیں اور بہت سے لوگ کسی کی مالی امداد کرتے ہیں تو احسان جتاتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں۔

یادرہے کہ اللہ نے جو عبادت کی توفیق دی اس سے دل میں مسرت اور خوشی آجانا، یہ ریاکاری نہیں ہے اور لوگوں کے سامنے عمل کرنے کا نام بھی ریاکاری نہیں۔ ریاکاری یہ ہے کہ لوگوں کو معتقد بنانے کا اور شہرت اور جاہ کا ارادہ ہو بعضے جاہل مسجد میں جماعت سے نماز نہیں پڑھتے شیطان نے انہیں یہ پٹی پڑھائی ہے کہ لوگوں کے سامنے عمل کروں گا تو ریاکاری ہو جائے گی حالانکہ ریاکاری دل کے اس ارادہ کا نام ہے کہ لوگ میری تعریف کریں اور میرے معتقد بنیں۔

تیسری صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ لوگ ماعون جو چیز استعمال سے نہ بڑھتی ہے اور گھٹتی ہے نہ بدلتی ہے نہ خراب ہوتی ہے اس کے دینے میں کنجوسی کرنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ماعون کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ جو لوگ آپس میں مانگنے کے طور پر دیدیتے ہیں جیسے ہتھوڑا، ہانڈی، ڈول، ترازو اور اسی طرح کی چیزیں ماعون ہیں۔

زکوٰۃ نہ دینا بھی کنجوسی کی ایک شق ہے ایک آدمی کے پاس مال جمع ہو گیا اس میں قواعد شرعیہ کے مطابق زکوٰۃ فرض ہو گئی۔ جو کل مال کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے وہ بھی پورا ایک سال گزرنے پر فرض ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کی تو یہ بہت بڑی کنجوسی ہے۔ کوئی شخص استعمال کی چیز ذرا بہت دیر کے لئے دینے سے منکر ہو جائے۔ جیسے یہ کنجوسی ہے اسی طرح معمولی چیز نہ دینا بھی کنجوسی ہے کسی کو آگ دیدی ماچس کی تیلی دیدی تلاوت کرنے کے لئے قران مجید دے دیا یا نماز پڑھنے کے لئے چٹائی دیدی۔ ان سب چیزوں میں ثواب بہت زیادہ مل جاتا ہے اور روک لینے سے کوئی اپنے پاس مال زیادہ جمع نہیں ہو جاتا جن لوگوں کا مزاج کنجوسی کا ہوتا ہے وہ کسی کو کچھ دینے یا ذرا سی مدد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی، نمک اور آگ، عرض کیا یا رسول اللہ پانی کی بات تو سمجھ میں آ گئی نمک اور آگ میں کیا بات ہے۔ فرمایا جس نے کسی کو آگ دیدی گویا اس نے سارے مال کا صدقہ کر دیا جسے آگ نے پکایا اور جس نے نمک دیدیا گویا اس نے سارے مال کا صدقہ کر دیا جسے نمک نے مزیدار بنایا اور جس

Marfat.com

نے کسی مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی نہیں ملتا، گویا اس نے ایک جان کو زندہ کر دیا۔
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرا دینا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے جو شخص راستہ گم کئے ہوا سے راہ بتا دینا صدقہ ہے کمزور بینائی والے کی مدد کر دینا صدقہ ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الکوثر

سورۃ الکوثر مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 03 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 10 اور حروف کی تعداد 37 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 108 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 15 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 3: حقیقت میں یہ سورۃ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے جس میں آپ کے لئے مبشرات ہی مبشرات ہیں اور آپ کو ایک وسیع امت دینے کا اظہار خداوندی ہے پھر حکم خداوندی ہے کہ اس نعمت کبریٰ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر ادا کریں نماز کے ذریعے اور قربانی کے ذریعے شکر کی ادائیگی دشمن کے قلع قمع کا ذریعہ ہے یہ بات بھی واضح کی گئی کہ جو آپ کی رسالت کو نہیں مانتے ان کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ اس سورۃ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبہ، مقام کا ذکر کیا گیا ہے جس کی مثال انبیائے کرام کی تاریخ میں نہیں ملتی کوثر وہ انعام ہے جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے اور جتنی بھی وضاحت کی جائے کم ہے اللہ رب العزت دینے والا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم لینے والے کوثر کے ضمن میں خیر کثیر بھی آتا ہے بیشمار انعامات بھی آتے ہیں حوض کوثر بھی آتا ہے بلکہ دعا کریں اللہ رب العزت ہم سب کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کا جام نصیب فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

25/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 359

سورۂ کوثر آیت نمبر 1 تا 3 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی ہیں ○ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں ○ بے شک آپ کا دشمن بے نام ونشان ہوگا ○

تشریح: ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے نوازا، سید الانبیاء والرسل بنایا، قرآن عطا فرمایا، بہت بڑی امت آپ کے تابع بنائی۔ آپ کا دین سارے عالم اور ساری اقوام میں پھیلایا اور آخرت میں آپ کو بہت بڑی خیر سے نوازا۔ مقام محمود بھی عطا فرمایا۔ نہر کوثر بھی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے۔ خیر کثیر اسی میں منحصر نہیں۔ احادیث شریفہ میں نہر کوثر کی بھی بہت عظیم صفات بیان فرمائی گئی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شب معراج میں جنت میں چل پھر رہا تھا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہر ہے اس کے دونوں جانب موتیوں کے بنائے ہوئے ایسے قبے ہیں کہ موتیوں کو اندر سے تراش کر ایک ایک موتی کا ایک ایک قبہ بنا دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ اس کے اندر کی مٹی بہت تیز خوشبودار مشک ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے حوض کا طول اور عرض اتنا زیادہ ہے کہ اس کے ایک طرف سے دوسری طرف جانے کے لئے ایک ماہ کی مدت درکار ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے لوٹے اس قدر ہیں جتنے آسمان کے ستارے ہیں، جو اس میں سے پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض اس قدر عریض وطویل ہے کہ اس کی دوطرفوں کے درمیان اس فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ ہے جو ایلہ سے عدن تک ہے۔ سچ جانو وہ برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو دودھ میں ملا ہوا ہو، اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور میں دوسری امتوں کو اپنے حوض سے آنے سے ہٹاؤں گا، جیسے کوئی شخص دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس روز آپ ہم کو پہچانتے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا ہاں ضروری پہچان لوں گا اس لئے کہ تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہ ہوگی۔ اور وہ یہ کہ تم حوض پر میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ وضو کے اثر سے تمہارے چہرے روشن ہوں گے اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تمہارے پلانے کا انتظام کرنے کے لئے پہلے سے پہنچا ہوا ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے گا پی لے گا اور جو اس میں سے پی لے گا کبھی اسے پیاس نہیں لگے گی پھر فرمایا بہت سے لوگ میرے پاس سے گزریں گے۔ جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ لگا دی جائے گی۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے آدمی ہیں جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں نکال لی تھیں اس پر میں کہوں گا دور ہوں، دور ہوں جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔

دین میں پیچر لگانے والوں کا اس وقت کیسا برا حال ہوگا جبکہ قیامت کے دن پیاس سے بے تاب اور عاجز و بے کس ہوں گے اور حوض کوثر کے قریب پہنچا کر دھتکار دیئے جائیں گے، اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ایجادات کا حال سن کر "دور دور" فرما کر پھٹکار دیں گے۔

قرآن وحدیث میں جو کچھ وارد ہوا ہے اسی پر چلنے میں بھلائی ہے کامیابی ہے لوگوں نے سینکڑوں بدعتیں نکال رکھی ہیں اور دین میں ادل بدل کر رکھا ہے جن سے ان کی دنیا بھی چلتی ہے اور نفس کو مزہ بھی آتا ہے اور مختلف علاقوں میں مختلف بدعتیں رواج پا گئی ہیں۔

اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر یعنی دنیا و آخرت میں خیر کثیر عطاء فرمانے کی خوش خبری دی پھر اس کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا اور دو کاموں میں مشغول ہونے کی خاص تلقین فرمائی۔ ایک نماز، دوسری قربانی، نماز بدنی اور جسمانی عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت ہے اور قربانی مالی عبادتوں میں سے ہے اور اس بناء پر خاص امتیاز اور اہمیت رکھتی ہے کہ اللہ کے نام پر قربانی کرنا بت پرستی کے خلاف ایک جہاد ہے مشرکین بتوں کے نام سے قربانی کرتے تھے اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے توسط سے آپ کی امت کو حکم دیا کہ اللہ کے نام سے قربانی کیا کریں۔

عاص بن وائل جو کہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دشمن تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتا تھا تو کہتا تھا کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو ان کے آل واولاد تو ہے نہیں موت کے بعد ان کا ذکر وفکر ختم ہو جائے گا اس پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی اس

Marfat.com

میں بتا دیا کہ آپ کا ذکر اللہ تعالیٰ بہت بڑھائے گا، جو شخص آپ سے دشمنی کرنے والا ہے وہ ہی بے نام ونشان رہ جائے گا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل جو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہے لاکھوں کی تعداد میں گزر چکی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اب بھی موجود ہے اور آپ پر ایمان لانے والے کروڑوں گزر چکے ہیں اور کروڑوں موجود ہیں، جن لوگوں نے آپ سے دشمنی رکھی اور یوں کہا کہ ان کا ذکر فکر کچھ نہ رہے گا خود یہ دشمن بے نام ونشان ہو گئے آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں ہے۔ دنیا سے خود بھی گئے نسل بھی ختم ہو گئی۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی مخالفت کرتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الکافرون

سورۃ الکافرون مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 6 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 26 اور حروف کی تعداد 97 ہے اس کا نام آیت نمبر 1 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 109 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 18 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 6: مکہ والوں نے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کسی بھی صورت میں دعوت حق سے پیچھے نہیں ہٹ رہے تو انہوں نے معاہدہ کرنے کی کوشش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں مذمت نہ کریں ہم ان کے خدا کی مذمت نہیں کرتے۔ کچھ عرصہ سب لوگ بتوں کی عبادت کریں کچھ عرصہ بعد ایک اللہ کی عبادت کی جائے گی۔ اسی طرح آپ بھی ہماری اطاعت کریں اس کے جواب میں اس سورۃ کا نزول ہوا کہ ہماری عبادت اور تمہاری عبادت میں فرق ہے اسی طرح توحید پرستوں کو مشرک نہیں بنایا جاسکتا۔ لہٰذا تمہیں تمہارا دین مبارک اور ہمیں ہمارا دین مبارک ہو۔ ہماری طرف سے آخری اور فائنل بات یہ ہے کہ ہم ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ کسی کی بندگی نہیں کریں گے۔ قریش مکہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لو کچھ دو کے تحت معاہدہ کرنا چاہا۔ کہ کچھ عرصہ بتوں کی عبادت کی جائے کچھ عرصہ اللہ رب العزت کی بندگی کی جائے۔ لیکن رب کبریا کی طرف سے یہ فرمانِ عظیم ہے کہ یاد رکھیں توحید اور شرک کبھی اکھٹے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان دونوں کو اکٹھا کریں۔ پس ہمیں یہی حکم ہے کہ کافروں کا دین کافروں کے لئے ہے اور مسلمانوں کا دین مسلمانوں کے لئے ہے یہ اصول روزِ اوّل سے لے کر قیامت تک رہے گا۔

Marfat.com

1966.

Marfat.com

26/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 360

سورۂ کافرون آیت نمبر 1 تا 6 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ ع

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہیے کہ اے کافرو! ٥ میں ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی عبادت تم کرتے ہو ٥ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں ٥ اور میں ان کی عبادت کرنے والا نہیں جن کی عبادت تم نے کی ہے ٥ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ٥

تشریح: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے جو آپ کے سامنے یہ رائے پیش کرتے ہیں کہ ایک سال آپ بت پرستی کریں اور ایک سال ہم خدا پرستی کریں کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں فی الحال ان کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ اور نہ تم فی الحال اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں اور نہ میں آئندہ ان کی پرستش کرنے والا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ اور نہ تم کبھی اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں اس لئے میرا تمہارا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اب فیصلہ صرف یہ ہی ہے کہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین لیکن جب کہ تم کفر سے ہٹنے والے نہیں ہو تو تم کو اس کے دنیوی و اخروی نتائج کے لئے بھی تیار رہنا چاہیے۔ جن میں سے ایک جہاد بھی ہے۔

Marfat.com

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل مکہ مشرک تھے کعبہ معظمہ تک کے اندر بت رکھ چھوڑے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایمان کی دعوت دی اور شرک چھوڑنے کی تبلیغ کی تو ان کو یہ بات بہت کھلی، پہلے تو آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کو الصادق الامین کہتے تھے۔ جب آپ نے بت پرستی چھوڑنے کا حکم فرمایا تو سخت ترین دشمن ہو گئے اور طرح طرح کی باتیں بنانے لگے، ایک دن ایسا ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور اسود بن المطلب اور امیہ بن خلف آپس میں مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد آؤ ہم اور تم ساجھا کر لیں آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں اس طرح سے ہمارا اور آپ کا دین مشترک ہو جائے گا، آپ کو بھی ہمارے دین میں سے کچھ حصہ مل جائے گا۔

اس پر سورۃ الکافرون نازل ہوئی۔ آپ مسجد الحرام تشریف لے گئے وہاں قریش کی ایک جماعت موجود تھی۔ وہیں کھڑے ہو کر آپ نے برملا بلا خوف و خطر یہ سورت ان لوگوں کو سنا دی اسے سن کر یہ لوگ آپ کی طرف سے بالکل ناامید ہو گئے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا یہ کبھی ذرا بھی نہیں جھک سکتے اور ہمارا دین قبول نہیں کر سکتے۔

بعض ایسے فرقے جو اسلام کے مدعی ہیں لیکن اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں جب انہیں کوئی شخص حق کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خود ساختہ دین کو چھوڑو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ عقائد اور اعمال کو قبول کرو تو لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ سنا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو پورے قرآن مجید میں بس یہی ایک آیت ملی ہے وہ بھی حق سے دور بھاگنے کے لئے یاد کر رکھی ہے۔ آیت کریمہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایمان و کفر سے کوئی بحث نہیں اور جو شخص جو بھی دین اختیار کر لے کفر ہو یا ایمان اسے اس کی اجازت ہے۔ العیاذ باللہ

احادیث شریفہ میں سورۃ الکافرون کے پڑھنے کی فضیلت اور اس کی تلاوت کے مواقع جگہ جگہ مذکور ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے اور سورۃ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنتوں میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں شمار کر سکتا کہ کتنی مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کے بعد والی دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا۔

حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے میں اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا کہ سورت قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ اس کو پڑھ کر سو جاؤ سوتے وقت جو آخری چیز تمہاری زبان سے نکلے وہ سورۃ الکافرون ہونی چاہیے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ النصر

سورۃ النصر مدنی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 03 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 19 اور حروف کی تعداد 82 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 110 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 114 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 3: یہ سورۃ دین کی تکمیل، الوداعی ہے یعنی اس سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے محسوس کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب پورا ہوگیا ہے۔ فتح مکہ کا اشارہ بھی ہے اور لوگوں کی کثیر تعداد کا اسلام قبول کرنے کی بشارت بھی ہے اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے وصال کا ذکر بھی ہے اور اس میں اشارہ بھی ہے کہ جب نعمتیں زیادہ ہو جائیں گی یا وصال کے متعلق علم ہو جائے تو پھر بھی کثرت سے استغفار اور حمد وستائش رب جلیل کرنی چاہیے۔ امت کے لئے ایک سبق ہے۔ کہ ابتدائے زندگی سے لے کر اختتام زندگی تک اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے رہو اور اپنے لئے استغفار کرتے رہو اسی میں نجات ہے۔ یہ سورۃ الوداعی سورۃ ہے۔ اس میں پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے وہ مقصد پورا ہو چکا ہے اس میں فتح مکہ کے متعلق بھی اشارہ ملتا ہے مکہ کے فتح ہونے کی خوشخبری لوگوں کا جوق در جوق اسلام قبول کرنے کی طرف بھی اشارہ ہے۔

Marfat.com

1970.

Marfat.com

27/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 361

سورۂ نصر آیت نمبر 1 تا 3 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے ○ اور تم دیکھو کہ لوگ خدا کے دین میں فوج درفوج میں داخل ہو رہے ہیں ○ تو آپ اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش مانگو بیشک وہ معاف کرنے والا ہے ○

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ ہی تسبیح وتحمید واستغفار میں لگے رہتے تھے اس سورت میں جو ان چیزوں میں مشغول رہنے کے لئے خطاب فرمایا ہے اس خطاب کی وجہ سے آپ نے اور زیادہ تسبیح وتحمید اور استغفار کی کثرت شروع فرمادی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آپ اپنی آخر عمر میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

چونکہ اس سورت میں آپ کی وفات کی خبر دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ آپ دنیا سے جلدی تشریف لے جانے والے ہیں اور تسبیح و تحمید اور استغفار میں مشغول ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے آخر عمر میں آپ ان تینوں چیزوں کی مشغولیت کے ساتھ دیگر امور متعلقہ آخرت میں بھی پہلے کی بلسبت اور زیادہ کوشش فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبکہ مدد اور فتح مکہ آجائے اور آپ لوگوں کو خدا کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوتے دیکھیں تو آپ سمجھ لیں کہ بس اب دنیا سے سفر کا وقت قریب آ گیا اور اس لئے سفرِ آخرت کی تیاری کریں۔ اور کثرت سے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے اپنی لغزشوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ وہ بڑا رحمت کے ساتھ توجہ کرنے والا ہے اور اس لئے وہ آپ کی درخواست کو ضرور منظور کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت بھی اعمال آخرت سے غافل نہیں رہتے تھے، اور ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے اور سورۃ النصر نازل ہونے کے بعد اس طرف اور زیادہ متوجہ ہو گئے، جو دعوت کا کام آپ کے ذمہ تھا یعنی لوگوں کو دین اسلام اور احکام اسلام پہنچانا یہ بھی بہت بڑا کام ہے اور بہت بڑی عبادت ہے لیکن اس کے انجام دینے میں مخلوق کی طرف بھی توجہ دینی پڑتی ہے لہذا آپ کو حکم دیا گیا کہ خصوصیت کے ساتھ ایسی عبادت کا بھی اہتمام کریں جس میں بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو جب کہ اس دنیا سے جانے کا وقت قریب ہے تو اور زیادہ تسبیح و تحمید اور استغفار میں لگے رہیں آپ نے اس پر عمل فرمایا اور آیت کریمہ کے نازل ہونے کے دو سال بعد آپ کی وفات ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کے کام میں بہت محنت کی بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں مکہ والوں میں سے چند ہی آدمیوں نے اسلام قبول کیا اور آپ کو ہجرت پر مجبور کیا پورے جزیرہ عرب میں آپ کی بعثت کی خبر پھیل گئی تھی اور آپ کو دعوتِ حق کا علم ہو گیا تھا لیکن ایمان نہیں لاتے تھے اور یوں کہتے تھے کہ ابھی انتظار کرو، دیکھتے رہو ان کا اپنی قوم کے ساتھ کیا انجام ہوتا ہے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی قریش مکہ ایمان نہ لائے اور بدر اور احد میں جنگ کرنے کے لئے چڑھ آئے اور غزوہ احزاب میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا پھر جب رمضان المبارک ۸ھ میں مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو مکہ والے بھی مسلمان ہو گئے اور عرب کے دوسرے قبائل نے بھی اسلام قبول کر لیا یہ لوگ جوق در جوق فوج در فوج مدینہ منورہ میں آتے تھے اور اسلام قبول کر کے واپس جاتے تھے اسی کی پیشگی خبر دے دی تھی۔

حضرات مشائخ نے فرمایا کہ جو حضرات کسی بھی طرح سے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ جب بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور موت قریب معلوم ہونے لگے تو حسب ہدایت قرآنیہ ذکر و تلاوت اور عبادت میں خوب زیادہ مشغول ہو جائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ اللھب

سورۃ اللھب مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 05 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 22 اور حروف کی تعداد 81 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 111 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 06 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: ابولہب اور اس کی بیوی کا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبر وتحمل سے تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ تکالیف کی پرواہ بالکل نہ کی پھر اس سورۃ میں ان دونوں میاں بیوی کے انجام کا بھی تذکرہ ہے اصل میں قریش نے قرآنی پیش گوئی ملاحظہ کی تھی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ جو کہ ابولہب کے نام سے زیادہ معروف تھا اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سب سے زیادہ دشمنی کی تھی ساری زندگی مخالفت پر ڈٹا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تکالیف دیتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو سب سے زیادہ خوشی بھی اس نے کی تھی بلکہ اپنی ایک لونڈی جس کا نام ثویبہ تھا اسے آزاد کیا تھا۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ اس وجہ سے اس پر ایک دن کے لئے عذاب میں تخفیف ہوتی تھی۔ بقیہ ایام وہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

Marfat.com

1974.

Marfat.com

28/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 362

سورۂ لھب آیت نمبر 1 تا 5 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ط ① مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ
وَمَا کَسَبَ ط ② سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ط
حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالٰی کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے ○ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا ○ وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں پڑے گا ○ اور اس کی بیوی بھی جو سر پر ایندھن لئے پھرتی ہے ○ اس کی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی ○

تشریح: ابولہب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تو رشتہ دار لیکن جان کا لاگو ہو گیا تھا اور اس کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں شب کو کانٹے بچھا جاتی تھی کہ آخر ادھر ہو کر گزریں گے تو بے خبری میں کانٹے چھبیں گے

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے دس بھائی تھے جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے ان میں ایک شخص ابولہب بھی تھا اس کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اظہار فرمایا تو قریش مکہ میں سے جن لوگوں نے بہت زیادہ

Marfat.com

آپ کی دشمنی پر کمر باندھی ان میں ابولہب بھی تھا۔ یہ بہت زیادہ مخالفت کرتا تھا اور اس کی بیوی بھی آپ کی مخالفت میں بہت آگے بڑھی ہوئی تھی، جب سورۃ الشعراء کی آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر تشریف لے گئے اور قریش کے قبیلوں کو نام لے لے کر پکارتے رہے اے بنی عدی ادھر آؤ اور اے بنی فہر ادھر آؤ، آپ کے بلانے پر قریش جمع ہو گئے اور انہوں نے اتنا اہتمام کیا کہ جو شخص خود نہیں آ سکتا تھا اس نے اپنی جگہ کسی دوسرے شخص کو بھیج دیا، جو وہاں حاضر ہو کر بات سن لے، حاضر ہونے والوں میں ابولہب بھی تھا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ یہاں قریب ہی وادی میں گھوڑا سوار دشمن ٹھہرے ہوئے ہیں جو تم پر غارت گری والے حملہ کا ارادہ کر رہے ہیں کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ سب نے کہا کہ ہاں ہم تصدیق کریں گے ہم نے آپ کے بارے میں یہی تجربہ کیا ہے کہ آپ ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں۔ آپ نے نام لے لے کر سب کو موت کے بعد کے لئے فکر مند ہونے کی دعوت دی اور فرمایا کہ اپنی جانوں کو خرید لو یعنی ایسے اعمال اختیار کرو جن کی وجہ سے دوزخ کے عذاب سے بچ جاؤ، میں تمہیں اللہ کے عذاب سے چھڑانے کے بارے میں کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، اے بنی عبد مناف میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔ اے عباس عبد المطلب کے بیٹے میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔ اے صفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لو مجھ سے جو چاہے میرے مال سے طلب کر لے میں تجھے اللہ کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا اور آپ نے تمام حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے یوں بھی فرمایا: اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ میں تمہیں پہلے سے عذاب شدید سے ڈرا رہا ہوں اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سخت عذاب میں مبتلا ہو گے۔ یہ سن کر ابولہب بول پڑا اور اس نے کہا تبا لک سائر الیوم الهذا جمعتنا ہمیشہ کے لئے تیرے لئے ہلاکت ہو تو نے اس بات کے لئے ہمیں جمع کیا ہے۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی۔

ابولہب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو پیشگی خبر دی کہ وہ ہلاک ہوا اور یہ کہ جلنے والی آگ میں داخل ہو گا اس میں پہلی بات کا مظاہرہ دنیا میں ہو گیا اور وہ اس طرح سے کہ اس کے جسم میں بہت خطرناک قسم کی چیچک نکل آئی جس کی وجہ سے لوگ اس سے گھن کرنے لگے اور اپنے عقیدہ کی وجہ سے اس کے پاس جانے سے ڈرنے لگے کہ کہیں یہ مرض ہمیں نہ لگ جائے لہذا اپنے اور پرائے اس سے دور ہو گئے، ایک گھر میں علیحدہ ڈال دیا گیا اور وہ بے بسی اور بے کسی کی حالت میں مر گیا تین روز تک اس کی نعش یوں ہی پڑی رہی جب سڑنے لگی تو لوگوں نے اس کے بیٹوں کو عار دلائی کہ دیکھو تمہارا باپ کس حال میں پڑا ہے اس پر انہوں نے ایک شخص کی مدد سے ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور اس کے بعد اس کو برابر پتھر مارتے رہے یہاں تک کہ وہ ان میں دب گیا۔

ابولہب کی بیوی کا نام اروی اور کنیت ام جمیل تھی جو ابوسفیان بن حرب کی بہن تھی اپنے شوہر کی طرح یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سخت دشمن تھی میاں بیوی دونوں کو لپٹیں مارنے والی آگ میں داخل ہونے کی خبر دنیا ہی میں دیدی گئی۔ یوں تو سبھی کافر دوزخ میں داخل ہوں گے لیکن ان دونوں کا خصوصی نام لے کر نار کی خبر دیدی جو مزید مذمت اور قباحت کا باعث بن گئی۔ رہتی دنیا تک یہ سورت پڑھی جاتی رہے گی اور قارئین کی زبان سے نکلتا رہے گا کہ یہ دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الاخلاص

سورۃ الاخلاص مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 04 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 15 اور حروف کی تعداد 47 ہے اس کا نام الاخلاص ہے یہ نام اس سورۃ میں کسی آیت کے لفظ سے ماٴخوذ نہیں ہے بلکہ احادیث مبارکہ میں اس سورۃ کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے اگرچہ اس سورۃ کے اور بھی کئی نام ہیں۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 112 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 22 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 4: خالص توحید پر مبنی ہے اس سورۃ نے اہل عرب کے وہ جملہ تمام عقائد جو رب تعالیٰ کے متعلق بنا رکھے تھے نفی کر دیا حتیٰ کہ یہود ونصاریٰ کے عقائد کی بھی اس سے نفی ہو جاتی ہے یہ سورۃ اگرچہ مختصر ہے لیکن اسلام کے بنیادی عقیدہ کی مکمل تعریف پیش کرتی ہے۔

اس سورۃ میں ہر قسم کے مشرکانہ خیالات کی نفی کی گئی ہے اس سورۃ میں توحید کا درس دیا گیا ہے عقیدہ توحید کی اصل جان سورۃ الاخلاص ہے اور عقیدہ توحید کو سمجھنے کے لئے صرف سورۃ الاخلاص کو سمجھ لیا جائے تو توحید کا سبق صحیح معنوں میں از بر ہو سکتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اخلاص کی تلاوت کو ثلث قرآن کہا ہے۔

Marfat.com

29/دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 363

سورۂ اخلاص آیت نمبر 1 تا 3 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

کہیے وہ اللہ ایک ہے ۝ اللہ بے نیاز ہے ۝ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ۝ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ۝

تشریح: سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سب پہلے انسان تھے اور سب سے پہلے نبی بھی تھے ان سے اور ان کی بیوی حوا سے انسان دنیا میں پھیلے اور ان کی بتائی ہوئی تعلیم پر چلتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تعلیم خالص توحید پر مشتمل تھی۔ بہت سی قرنیں اسی طرح گزر گئیں پھر شیطان ابلیس اور اس کی ذریت نے لوگوں کو شرک پر ڈال دیا خالق و مالک جل مجدہ کے وجود کا انکار کرانا تو اس زمانہ کے اعتبار سے ناممکن کے درجہ میں تھا البتہ شرکیہ عقائد اور شرکیہ عبادات پر ڈالنے میں وہ کامیاب ہو گیا، جو شرکیہ عقائد ابلیس نے بنی آدم کے دلوں میں ڈالے ان میں سے ایک یہ تھا کہ خالق تعالیٰ شانہ کی ذات ایسی ہی ہے جیسے تم لوگوں کی ہے۔ اس کا وجود بھی تمہاری طرح سے ہے، اس کی اولاد بھی ہے اور اسے چیزوں کی حاجت بھی ہے، اور یہ بھی بتایا کہ اس کی طرح مخلوق میں بھی معبود ہیں اور یہ معبود تمہیں تمہارے خالق تک پہنچا دیں گے ان کی سفارش سے تمہیں اس کا قرب حاصل ہوگا، شیطان نے

Marfat.com

فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتایا اور حضرت عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کو اس کا بیٹا بتایا اور بتوں کو سجدے کرائے اور ان پر نیازیں چڑھوائیں۔ دنیا میں ان چیزوں کا بہت زیادہ رواج ہوگیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے ہی میں بلکہ اس سے پہلے ہی بت پرستی شروع ہوگئی تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرات انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی بعثت ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے کتابیں بھی نازل فرمائیں، صحیفے بھی اتارے لیکن عموماً بنی آدم نے توحید کی دعوت کو قبول نہ کیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی عرب اور عجم میں کفر اور شرک کا دور دورہ تھا آپ نے توحید کی دعوت دی تو مشرکین کو بڑا تعجب ہوا کہنے لگے: اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ۔ کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا۔ بے شک یہ تو بڑے تعجب والی بات ہے۔

جب کوئی چیز رواج میں آجائے خواہ کیسی ہی بری ہو اس کے خلاف جو بھی کچھ کہا جائے تعجب سے سنا جاتا ہے اور رواج کی وجہ سے لوگ اچھائی کی طرف پلٹا کھانے کو تیار نہیں ہوتے۔ عرب میں شرک کا یہ حال تھا کہ داعی توحید سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا انہی کی نسل کے لوگوں نے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھ دیئے تھے اور عرب کے مختلف علاقوں میں بڑے بڑے بت اور بت خانے تھے ان پر چڑھاوے چڑھاتے اور ان سے مدد مانگتے تھے اور ان کے نام کے نعرے لگاتے تھے۔

جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے تو سورہ اخلاص نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ شانہ نے توحید خالص بیان فرمادی۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ وہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو لوگ اس کے لئے شریک تجویز کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے نیز اللہ ہی مقصود فی الحوائج ہے اور اس لئے ہر ایک کو اپنی ضرورتیں اسی کے سامنے پیش کرنی چاہئیں اور جو لوگ بلا اجازت اس حاکم حقیقی کے دوسروں کے پاس اپنی حاجتیں لیجاتے ہیں یہ انکی غلطی ہے نیز نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا پس جو لوگ اس کے لئے اولاد مانتے ہیں یہ انکی غلطی ہے اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں اس لئے جو لوگ اس کیلئے شریک تجویز کرتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے اور جو اولاد تجویز کرتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے اور جو اس کے لئے بیویاں مانتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے اور جو لوگ اس کے سوا کسی کو قاضی الحاجات جانتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سنی وہ اسے بار بار پڑھ رہا تھا، جب صبح ہوئی تو یہ شخص جس نے رات تلاوت سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو بار بار سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ رہا تھا اور سائل کا انداز بیان ایسا تھا کہ جیسے اس عمل کو وہ کم سمجھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں تہائی قرآن پڑھ کر سناتا ہوں اس کے بعد آپ نے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ ختم تک پڑھ کر سنائی۔

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی

Marfat.com

اس کیلئے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لئے جنت میں دو محل بنا دیئے جائیں گے یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم اس صورت میں تو ہم اپنے بہت زیادہ محل بنا لیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت بڑا داتا ہے جتنا عمل کرلو گے اس کے پاس سے بہت زیادہ انعام ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کیا ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لے قیامت کے دن اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الفلق

سورۃ الفلق مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 05 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 23 اور حروف کی تعداد 71 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 113 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 20 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 5: اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا ہے کہ آپ رب خالق سے حفاظت مانگیں تا کہ مخلوق کے شر سے اور دیگر ہر قسم کے ظاہری اور باطنی شرانگیز کیفیات سے محفوظ رہ سکیں۔ مخاطب اگر چہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر ہے لیکن تعلیم آج ہمیں دی جارہی ہے کہ فتنوں اور شرارتوں سے بچنے کے لئے صرف رب کائنات کی تحویل میں آجاؤ سب دروں کو چھوڑ کر ایک در کے ہو جاؤ حسد و بغض کو ترک کر دو محبت کو پھیلاؤ یہی نجات و برکت کا ذریعہ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لئے اس کا نزول ہوا ہے۔ کہ مکہ کے لوگ جتنا چاہیں حسد کر لیں بغض اور عناد کی آگ جلالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اس سورۃ میں تبلیغ کے مرحلہ کو مزید مضبوط کیا گیا ہے۔ آج کل اگر سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا مستقل رکھا جائے تو ممکن ہے مسلمان مخلوقات کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ اور حسد کی نظر سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

30 دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 364

سورۂ فلق آیت نمبر 1 تا 5 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہیے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی ○ ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ○ اور تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے ○ اور گروہوں میں پھونک مارنے والوں کے شر سے ○ اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے ○

تشریح: اس سورت میں چار چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا حکم کیا گیا ہے۔

(۱) مخلوق کے شر سے مثلاً انسان، جنات، حیوانات، جمادات پھاڑنے والے جانور، ڈسنے والے سانپ، جلانے والی آگ، ڈبونے والا پانی، اڑانے والی ہوا بلکہ ہر وہ چیز مراد ہے جس سے کسی کو کوئی تکلیف جسمانی یا روحانی پہنچ سکتی ہے حتیٰ کہ اپنے نفس سے جو شر پہنچ سکتا ہو وہ بھی شامل ہے نیز روحانی شر عقائد کا فساد اور برائیوں کا میلان اور جسمانی شر فقر و تنگدستی، غلبہ اعداء ان تمام شرور سے خالق کائنات کی پناہ مانگنی چاہیے۔

Marfat.com

(۲) رات کے اندھیرے کے شر سے چونکہ رات کے وقت جنات شیاطین، موذی جانور، حشرات الارض پھیلتے ہیں اور چور ڈاکو بھی عموماً رات کی تاریکی میں حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور جادو کی تاثیر بھی رات میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے مراد وہ عورتیں ہیں جو جادو کا کام کرتی ہیں اور خلقۃً عورتوں کو جادو کرنے سے مناسبت زیادہ ہوتی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے والیاں لبید بن اعصم کی لڑکیاں تھیں جنہوں نے باپ کے کہنے پر یہ کام کیا تھا اور جادوگروں کے شر سے پناہ مانگنے کو ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا شر اور ضرر زیادہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی اور بے خبری کی وجہ سے اس کے ازالہ کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی انسان بیماری سمجھ کر دوا دارو میں لگا رہتا ہے اور تکلیف بڑھ کر مسحور لا علاج ہو جاتا ہے۔

(۴) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اقدام حسد ہی کے سبب ہوا۔ یہود و منافقین آپؐ کی اور مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر جلتے تھے اور جنگ سے وہ آپؐ پر غالب آنہیں سکتے تھے اس سے انہوں نے جادو کے ذریعہ اپنے حسد کی آگ کو بجھایا۔ حسد حاسد کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا وہ ہر وقت محسود کو نقصان پہنچانے کی فکر میں لگا رہتا ہے اس لئے اس کا ضرر بھی شدید ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو علوم سے اعمال سے یا جمال، اموال اور کمال سے نواز دیتا ہے تو دیکھنے والے اس سے جلنے لگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے بعض لوگ تو صرف اتنی آرزو ہی سے اپنے نفس کی خواہش کا کام چلا لیتے ہیں اور بعض لوگ اس میں اضافہ کر لیتے ہیں اور وہ یہ کہ اس کے پاس نہ رہے بلکہ ہمیں مل جائے اور بعض لوگ صرف آرزو ہی پر بس نہیں کرتے صاحب نعمت کو تکلیف پہنچانے کے درپے ہو جاتے ہیں اس کو پریشانی میں مبتلا کرتے ہیں اس کے مدمقابل کسی کو کھڑا کر دیتے ہیں لوگوں کو اس کی دشمنی پر ابھارتے ہیں حکام اور اصحاب اقتدار کو اس کی مخالفت پر آمادہ کرتے ہیں اور حسد اور جلن میں ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے جائز ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا حسد کرنے والے جنات بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی اپنے بھی اور پرائے بھی مسلم بھی اور کافر بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف وخلاصہ سورۃ الناس

سورۃ الناس مکی سورۃ ہے اس میں آیات کی تعداد 06 اور رکوع کی تعداد 01 ہے کلمات کی تعداد 20 اور حروف کی تعداد 80 ہے اس کا نام آیت نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے اس کا نمبر 114 ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 21 ہے۔

آیت نمبر 1 تا 6: اس میں ظاہری طور پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مخاطب کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت حاصل کریں انسانوں کے رب کی انسانوں کے مالک کی، انسانوں کے معبود برحق کی۔ اس میں جو ذکر ہے وہ یہی ہے کہ ہم نے دعا مانگنی ہے کہ ہمیں شیطان سے بچایا جائے جو وسوسے ڈالتا ہے شک ڈالتا ہے شبہ ڈالتا ہے یہ حملے کبھی شیطان جنات کے ذریعے کراتا ہے اور کبھی انسان کے ذریعے۔ آج کل یہ حملے واہیات، بے حیائی، وسوسوں کے ذریعے شیطان کی بجائے انسان کر رہا ہے۔

لہٰذا ہمیں اللہ سے مدد طلب کرنی چاہیے کثرت سے دعا کر کے رات کے اندھیروں میں کثرت سجود سے تا کہ اللہ رب العزت ہمیں اس مادی اور بے حیائی کے دور میں شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اہل مکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں طرح طرح کی باتیں بناتے تھے جادوگر اور سحر زدہ، شاعر وغیرہ جیسے القاب سے نوازتے تھے ان کے اندر حسد، بغض اور کینہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس سورت کے نزول میں ان کے اس عمل سے بچنے کی دعا کرائی گئی ہے اور اللہ رب العزت سے پناہ طلب کی گئی ان کے رویوں کے خلاف سورۃ الفلق میں ان مضر باتوں کا ذکر موجود ہے جو روح کے ساتھ جسم کو بھی متاثر کرتی ہیں سورۃ الناس میں ان مضر باتوں سے اللہ رب العزت کی پناہ میں آنا مطلوب ہے جو روح کو زیادہ متاثر کرتی ہیں۔

Marfat.com

1986.

Marfat.com

31/ دسمبر درس فیضان القرآن نمبر 365

سورۂ ناس آیت نمبر 1 تا 6 پر مشتمل ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ترجمہ:

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے

اللہ رب العزت کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت ہی رحم فرمانے والا ہے

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب کی ○ لوگوں کے بادشاہ کی ○ لوگوں کے معبود کی ○ اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جائے ○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ○ جو جنوں میں سے اور انسانوں میں سے ہے ○

تشریح: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان تین صفات رب، ملک، الٰہ، کا ذکر کر کے شیطانی وانسانی وساوس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ کیونکہ ہر انسان کے ساتھ وقت پیدائش سے ایک ساتھی شیطان لگا ہوا ہے جو ہر قدم پر اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو تباہ و برباد کرے وہ اول تو انسان کو گناہوں کی طرف راغب کرتا ہے اور ہر حیلہ و بہانہ سے گناہوں میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے کہ اس میں ریاء و نمود، غرور و کبر اور بدنیتی پیدا ہو جائے۔ اس کے شر سے وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچالے اس لئے آدمی کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے اور خود کو اس کی پناہ میں دے دینا چاہئے۔ کیونکہ ہر

Marfat.com

مالک اپنے مملوک کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح ہر بادشاہ اپنی رعیت و ملک کی حفاظت کرتا ہے اور معبود کا اپنے عابد کا محافظ ہونا تو سب سے زیادہ ظاہر ہے یہ تینوں صفتیں صرف حق تعالیٰ میں جمع ہیں اس کے سوا کوئی دوسرا ان تینوں صفتوں کا جامع نہیں اس لئے اس کی پناہ حاصل کرنا سب سے بڑی پناہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان تین صفتوں کے ساتھ پناہ مانگنا دعا کی قبولیت کے لئے اقرب ہے۔

جس طرح انسان کو خود گناہوں سے بچنا ضروری ہے اسی طرح دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے بارے میں حتی المقدور بدگمانی کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ایسے مواقع سے بچنا چاہئے جس سے لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہو۔ حدیث پاک میں شیطانی وسوسہ کا نہایت خطرناک ہونا ثابت کیا گیا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی پناہ کے بغیر بچنا مشکل ہے انسان کے دو دشمن ہیں، (۱) انسان (۲) شیطان، اول دشمن کی دشمنی سے بچنے کی تدبیر اولاً حسن خلق مدارات، صبر، ترک انتقام اور حسن سلوک بتایا گیا ہے کیونکہ انسانی فطرت یہی ہے کہ وہ حسن سلوک و احسان سے مغلوب ہو جاتا ہے اور جو شدید النفس اپنی فطری انسانی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں ان کا علاج جہاد کی آیات میں بتلا دیا گیا ہے کیونکہ وہ کھلے دشمن ہیں کھلے ساز و سامان کے ساتھ سامنے آتے ہیں اس لئے ان کی قوت کا مقابلہ قوت سے کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے دشمن شیطان سے بچنے کی تدبیر صرف استعاذہ و ذکر ہے کیونکہ شیطان لعین اپنی فطرت میں شریر و خبیث ہے احسان و سلوک عفو و درگزر سے اس پر کوئی اچھا اثر نہیں ہو سکتا جس سے وہ اپنی شرارت سے باز آ جائے اور نہ اس کے مقابلہ میں ظاہری جہاد و قتال کارآمد ہو سکتا ہے یہ دونوں نرم و گرم تدبیریں تو صرف انسانی دشمن کے مقابلہ میں چلتی ہیں نہ کہ شیطان کے مقابلہ میں دنیا کی آفات کا مادی طور پر کچھ نہ کچھ علاج انسان کے قبضہ میں ہے کہ وہ کرتا بھی رہتا ہے مگر شیطان کے مقابلہ میں کوئی مادی تدبیر کارگر نہیں رہتی کیونکہ وہ تو انسان کو دیکھتا ہے اور انسان اس کو نہیں دیکھتا ہے وہ انسان کے باطن میں نامعلوم طریقہ سے تصرف کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ اس کا علاج تو صرف اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جانا ہے اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنا ہے اور بس حق تعالیٰ کی پناہ لینا ہی ایک کارگر تدبیر ہے اس کی پناہ کے سامنے شیطان کی ہر تدبیر ضعیف و بے اثر ہو جاتی ہے۔

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں معوذتین کے نام سے معروف و مشہور ہیں بعض یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اس کی وجہ سے آپؐ کو بڑی تکلیف پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے یہودیوں میں سے ایک شخص نے جادو کر دیا تھا جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا اس کے اثر سے آپؐ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپؐ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ میں نے فلاں کام کیا ہے حالانہ وہ کام ہوا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ جب ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر فرمایا کہ عائشہؓ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے جو کچھ میں نے اپنے مرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تھا میرے پاس خواب میں دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا کہ ان کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے، پھر اس نے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے، پھر دریافت کیا کہ کس چیز پر کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی سے نکالے ہوئے بالوں پر اور کھجور کے پٹھوں پر جادو کیا ہے، پھر سائل نے دریافت کیا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان نامی کنویں میں ہیں۔

Marfat.com

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے وہاں جا کر دیکھا کہ اس کنویں کا پانی ایسا رنگین ہو چکا ہے جیسے اس میں مہندی ڈال دی گئی ہو اور وہاں جو کھجور کے درخت تھے وہ ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے شیاطین کے سر ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ الفلق اور سورۃ الناس لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ ایک ایک آیت پڑھتے اور ایک ایک گرہ کھولتے گئے اور سوئیاں بھی نکالتے گئے آپ کو پوری طرح شفا حاصل ہوگئی۔

حسد کرنا حرام ہے اس کے حرام ہونے کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے کچھ دیا ہے حکمت کے بغیر نہیں دیا ہے اب جو حسد کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ یہ نعمت فلاں شخص کے پاس نہ رہے تو درحقیقت یہ اللہ پر اعتراض ہے کہ اس نے اس کو کیوں نوازا، ظاہر ہے کہ مخلوق کو خالق کے کام میں دخل دینے کا کچھ حق نہیں ہے اور نہ مخلوق اس لائق ہے کہ اس کو یہ حق دیا جائے ہم اپنے دنیاوی انتظام میں اور خانگی امور میں روزانہ ایسے کام کر گزرتے ہیں جو ہمارے بیوی بچوں کی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں اگر ہمارے بیوی بچے ہمارے کام میں دخل دیں تو ہمیں کس قدر برا معلوم ہوتا ہے پھر اللہ رب العزت کی تقسیم میں کسی کو دخل دینے کا کیا حق ہے؟

جب کسی کو حسد ہو جاتا ہے تو جس سے حسد کرتا ہے اس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتا ہے اس کی غیبت کرتا ہے اور اس کو جانی مالی نقصان پہنچانے کے فکر میں رہتا ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے گناہوں میں گھر جاتا ہے پھر اول تو نیکی کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور اگر کوئی نیکی کر گزرتا ہے تو چونکہ وہ آخرت میں اسے ملے گی جس سے حسد کیا ہے تو نیکی کرنا نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی امتوں کا مرض یعنی حسد تم تک آ پہنچا ہے اور بغض تو مونڈ دینے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈتا ہے بلکہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔

آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض خاندانوں پر حسد کی مصیبت سوار ہو جاتی ہے فلاں شخص کیوں علم حاصل کر رہا ہے اور فلاں شخص کے پاس کیوں اٹھیں بیٹھیں، وہ تو ایسے خاندان کا فرد ہے جسے دنیا والے اپنی نظروں میں گھٹیا سمجھتے ہیں اور وہ مال کے اعتبار سے بھی کمزور ہے اور فلاں شخص کے پاس باغ نہیں مال نہیں جائیداد نہیں اس کو علم کیسے مل گیا، اور عجیب بات یہ ہے کہ علوم اسلامیہ اور اعمال صالحہ کی طرف نہ خود بڑھتے ہیں اور نہ قوم وقبیلہ کو بڑھاتے ہیں اور اس جلن کی وجہ سے فلاں شخص جو نسب اور نسل میں ہم سے کم ہے، اس کے پاس کیوں جائیں جاہل رہنے کو پسند کر لیتے ہیں اور جاہل ہی رہ جاتے ہیں۔

سورۃ الناس میں بھی اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تین صفات ذکر کی ہیں اول رب الناس دوم ملک الناس سوم الٰہ الناس، چونکہ وسوسہ ڈالنے والے انسانوں ہی کے دل میں وسوسہ ڈالتے ہیں اس لئے رب اور ملک اور الٰہ کی اضافت الناس ہی کی طرف کی گئی جس میں یہ بتا دیا کہ وسوسہ ڈالنے کے شر سے انسانوں کا رب ہی بچا سکتا ہے اور ان وسوسوں کے اثر سے محفوظ رکھ سکتا ہے وہ لوگوں کا رب ہے بادشاہ بھی ہے اور معبود بھی، نفوس انسانیہ میں جو برے وسوسے آتے ہیں عموماً ایسے وساوس ہوتے ہیں جن پر عمل کرنے سے دین وایمان کی تباہی ہو جاتی ہے اس لئے اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ سورۃ الفلق میں

Marfat.com

دنیاوی آفات ومصائب سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے اور سورۃ الناس میں اخروی آفات سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے، شیاطین ایمان میں بھی وسوسے ڈالتے ہیں اور کفر وشرک کے خیالات بنی آدم کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور گناہوں پر بھی ابھارتے ہیں اس لئے شیاطین کے وسوسہ سے پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس شیطان آئے گا اور وہ یوں کہے گا کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ سوال اٹھاتے اٹھاتے وہ کہے گا کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ سو جب یہاں پہنچ جائے گا تو اللہ کی پناہ لے اور وہیں رک جائے۔ فرمایا کہ جب لوگوں میں اس طرح کے سوالات اٹھیں تو تم ان جوابات کے خیال میں نہ لگو بلکہ یوں کہو اَللّٰہُ اَحَدٌ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ.
اس کے بعد تین بار اپنی بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے۔

شیطان ایمان کا ڈاکو ہے۔ ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لئے وسوسے ڈالتا ہے۔ کافروں کے بارے میں شیطان کی یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ کفر اور شرک پر جمے رہیں۔ اور اہل ایمان کے بارے میں اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ایمان سے پھر جائیں، ان کا بہت پیچھا کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے ستاتا ہے۔ ایمانیات اور اعتقادیات کے بارے میں شک ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور برے برے وسوسے ڈالتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات علم وقدرت وغیرہ کے بارے میں شیطان طرح طرح کے سوالات اٹھاتا ہے جب کہ ان سوالات اور ان کے جوابات پر ایمان موقوف نہیں پھر جب بندہ ان سوالات کے جوابات نہیں دے پاتا تو شیطان کہتا ہے کہ تو تو کافر ہو گیا۔ تو شیطان سے کہہ دے کہ بھاگ تو تو خود ہی کافر ہے تجھے میرے اسلام کی کیا فکر پڑی۔ اگر شیطان کے ساتھ ساتھ چلتا رہے اور اس کے شکوک وشبہات اور وسوسوں کا ساتھ دیتا رہے تو وہ کافر ہی بنا کر چھوڑتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وسوسوں کا علاج بتا دیا کہ وسوسہ آئے، تو وہیں رک جائے اور بائیں طرف کو تین بار تھوک دے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لے۔ یہ تھوکنا شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہے۔

شیطان جس طرح اہل ایمان کے دل میں کفریہ وسوسے ڈالتا ہے اسی طرح گناہوں پر بھی ابھارتا ہے۔ چوری، خیانت، حرام خوری، زنا کاری کے وسوسے ڈالتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان بھی موجود ہوتا ہے۔

اس میں نامحرم عورتوں کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنے کی ممانعت فرمائی کیوں کہ شیطان مرد عورت کے جذبات کو بڑھاتا ہے اور برا کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت باہر نکلی اور شیطان نے اسے تاکنا نظریں اٹھا کر دیکھنا اور گزرنے والوں کو اس کی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا۔ شیطان ایک دوسرے کے خلاف بدگمانی کے وسوسے بھی ڈالتا ہے جو انسانوں میں اثر کر جاتے ہیں۔

Marfat.com

آخر میں مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ فرمایا اور یہ بتا دیا کہ یہ وسوسہ ڈالنے والے صرف جنات ہی نہیں ہوتے انسان بھی ہوتے ہیں انسانوں کا وسوسے ڈالنا اندر داخل ہو کر تو نہیں ہوتا البتہ باہر ہی سے زبانی طور پر اقوال کے ذریعہ اور جسمانی حرکات اور اعمال کے ذریعہ وسوسے ڈالتے ہیں یعنی انسانوں کو راہ حق سے ہٹانے اور کفر و شرک اور معاصی میں فوائد بتانے اور دنیوی منافع سمجھانے اور بتانے کی کوشش کرتے ہیں آج کل تو انسانی وسوسوں اور گمراہی کے آلات کی کثرت ہوگئی ہے زبانی باتیں لیڈروں کی تقریریں، بے شرمی پھیلانے والے اخبار و رسالے ٹیلی ویژن اور اس کے پروگرام، وی سی آر، انٹرنیٹ جیسی چیزیں انسان میں برائی کے جذبات داخل کرتی ہیں جن کے جراثیم واثرات سے انسان برے اعمال اور بری حرکات میں مبتلا ہو جاتا ہے وسوسہ ڈالنے والے انسان کی شرارتیں اور حرکات بعض مرتبہ جنات کے وسوسوں سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس اعتبار سے کہ انسان انسان کا ہم جنس ہے اور آپس میں میل جول بھی زیادہ رہتا ہے اور انسان انسان کو اپنا ہمدرد بھی سمجھتا ہے، شریر انسانوں کے مشورے اور وسوسے انسان کو زیادہ متاثر کر دیتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ شیطان وسوسے ڈالنے والا نظر نہیں آتا، وسوسہ ڈال کر چپکے سے اپنا کام کر جاتا ہے۔ شیطان کے وسوسے زیادہ شدید ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں ایسی چیزیں بھی بے شمار ہیں جو انسانوں کے حق میں نافع اور مفید ہیں اور بہت ساری چیزیں ایسی بھی ہیں۔ جو انسان کے لئے ضرر رساں ہیں اور تکلیف دینے والی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگنا ثابت ہے مثلاً بخل، بزدلی، سینہ کا فتنہ کفر اور شرک قبر کا عذاب، سمع بصر، لسان قلب، بہت زیادہ بڑھاپا، عاجزی، مرض، سستی، غم زندگی اور موت کا فتنہ، دجال، تنگ دستی، ذلت، کفر، عذاب النار، خیانت بھوک، شقاق، نفاق، سوء الاخلاق، لغزش کھانا، گمراہ ہونا، ظالم ہونا، دشمن کا غالب ہونا، دشمنوں کا خوش ہونا، بدبختی کا پالینا، برے امراض مثلاً جنون، جذام اور برص کا لاحق ہونا، مظلوم کی بددعا، شیاطین الجن والانس، احیاء اور اموات کا فتنہ، زمین میں دھنس جانا، اوپر سے گر پڑنا، کسی چیز کے نیچے دب جانا، غرق ہونا، جل جانا، موت کے وقت شیطان کا پچھاڑنا، جہاد میں پشت پھیر کر بھاگتے ہوئے مرجانا، کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مرنا، علم کا نفع نہ دینا، دل میں خشوع نہ ہونا، نفس کا پیٹ نہ بھرنا، دعا کا مقبول نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

جن احادیث میں ان چیزوں سے پناہ مانگنا مذکور ہے ان میں سے انتخاب کر کے استعاذہ کی دعائیں بعض علماء نے علیحدہ بھی لکھ دی ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس نازل ہوئی تو آپ نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ان کے سوا استعاذہ کی باقی دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھتا ہے تو ہر اس چیز کے شر سے اللہ کی پناہ لیتا ہے جو اللہ نے پیدا کی ہے اور رات کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور گرہوں میں دم کرنے والی عورتوں کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے جو جادو کرتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے والا سینوں میں وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ لیتا ہے اتنی چیزوں کے شر سے بچنے کے لئے دعا کی جاتی ہے اسی لئے ان دونوں سورتوں کا پڑھنا ہر طرح کے شر اور بلا مصیبت اور جادو

Marfat.com

ٹونہ ٹوٹکہ سے محفوظ رہنے کے لئے مفید اور مجرب ہیں ان کو اور سورہ اخلاص کو صبح شام تین تین بار پڑھے اور دیگر اوقات میں بھی ورد رکھے کسی بچے کو تکلیف ہو، نظر لگ جائے تو ان دونوں کو پڑھ کر دم کرے، بچوں کو یاد کرادیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں اس طرح پھونک مارتے تھے کہ کچھ تھوک بھی پھونک کے ساتھ نکل جاتا تھا۔ پھر دونوں ہتھیلیوں کو پورے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا تھا پھیر لیتے تھے یہ ہاتھ پھیرنا سر اور چہرے اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے اور یہ عمل تین بار فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو اپنے جسم پر سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے پھر جس مرض میں آپ کی وفات ہوئی اس میں میں یہ کرتی تھی کہ دونوں سورتیں پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر دم کردیتی تھی پھر آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیر دیتی تھی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جسمانی و روحانی امراض سے شفا کاملہ عاملہ مستمرہ عطا فرمائیں۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Marfat.com

دُعَآءُ خَتمِ القُراٰنِ

اَللّٰھُمَّ اٰنِس وَحْشَتِیْ فِیْ قَبرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَةً ○ اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اے اللہ! مجھ سے میری قبر کی وحشت دور فرما، اے اللہ! مجھ پر عظمت والے قرآن کے ذریعہ رحم فرما، اور اس کو میرے لیے مقتداء اور نور اور ہدایت اور رحمت والا بنا، اے اللہ! اس کے اندر جو میں بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد دلا اور جو مجھے نہیں معلوم وہ مجھے سکھا دے اور دن رات اس کی تلاوت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما اور اے سب جہانوں کے پالنے والے اس کو میرے لیے دلیل بنا۔

Marfat.com

دُعَآءُ خَتمِ القُراٰن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ o وَنَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِیْمِ جَمَالاً وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلاً وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّ بِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَایَةً وَّ بِالْیَآءِ یَقِیْنًا o اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ o وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ o وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاخِیْرٍ اَوْ زِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَهُ عَلَیْهِ اَوْ رَیْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ الْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عَنْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَیْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ o اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَی الْخَیْرٰتِ كُلِّهَا دَلِیْلاً فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِیْمَانِ o وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا o

Marfat.com

ترجمہ

بڑی شان بلند مرتبہ والے اللہ نے سچ فرمایا اور سچ فرمایا اس کے رسولؐ نے جو عزت والا نبی ہے اور ہم اس پر گواہوں میں سے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول کیجئے بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے اے اللہ! ہمیں قرآنِ پاک کے ہر حرف کے بدلے مٹھاس نصیب کر اور قرآن پاک کے ہر جزء کے بدلے اچھا بدلا عطا فرما اے اللہ! ہمیں (الف) کے بدلے الفت اور (ب) کے بدلے برکت اور (ت) کے بدلے توبہ اور (ث) کے بدلے ثواب اور (ج) کے بدلے جمال اور (ح) کے بدلے دانائی اور (خ) کے بدلے بھلائی اور (د) کے بدلے رہنمائی اور (ذ) کے بدلے ذہانت اور (ر) کے بدلے رحمت اور (ز) کے بدلے پاکی اور (س) کے بدلے نیک بختی اور (ش) کے بدلے شفاء اور (ص) کے بدلے سچائی اور (ض) کے بدلے روشنی اور (ط) کے بدلے تروتازگی اور (ظ) کے بدلے کامیابی اور (ع) کے بدلے علم اور (غ) کے بدلے بے نیازی اور (ف) کے بدلے فلاح اور (ق) کے بدلے نزدیکی اور (ک) کے بدلے عزت اور (ل) کے بدلے مہربانی اور (م) کے بدلے نصیحت اور (ن) کے بدلہ نور اور (و) کے بدلہ ملاپ اور (ھ) کے بدلہ رہنمائی اور (ی) کے بدلہ یقین عطا فرمایا اللہ! ہمیں عظمت والے قرآن کے ذریعہ نفع پہنچا اور ہمارا مرتبہ آیات اور حکمت والے ذکر کے ذریعہ بلند فرما اور ہمارے پڑھنے کو قبول فرما اور ہم سے درگزر فرما وہ کوتاہی جو قرآن پاک کی تلاوت میں ہوئی ہو یعنی خطا یا بھول یا بدلنا کلمہ کا اپنی جگہ سے یا آگے یا پیچھے یا زیادتی یا کمی یا مراد لینا غیر اس کا جو اتارا تو نے اس پر یا ریب یا شک یا غفلت یا فحش غلطی یا جلدی کرنا تلاوت قرآن کے وقت یا سستی یا تیزی یا زبان کی کجی یا بغیر وقف کے وقف کرنا یا ملانا بغیر مدغم کے یا ظاہر کرنا بغیر بیان یا مد یا تشدید یا ہمزہ یا جزم کے یا اعراب دینا علاوہ اس کے جو اس نے لکھا یا رغبت اور خوف کا کم ہونا رحمت کی آیات اور عذاب کی آیات کے وقت پس بخش ہم کو اے ہمارے پروردگار اور ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ یا اللہ قرآن کے ذریعہ ہمارے دلوں کو منور فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمارے اخلاق کو مزین فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمیں آگ سے نجات عطا فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمیں جنت میں داخل فرمایا، یا اللہ قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ساتھی بنا اور قبر میں غمخوار اور پل صراط پر روشنی والا اور جنت میں ساتھی اور آگ سے پردہ اور حائل اور تمام بھلائیوں کی طرف رہنما بنا پس ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما اور ہمیں ایسا ایمان نصیب فرما جو دل اور زبان سے ادا ہو اور بھلائی کی محبت اور نیک بختی اور خوش خبری والا ایمان نصیب فرما اور اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے اپنے مخلوق میں سے بہتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کی آل اور اس کے تمام صحابہؓ پر اور بہت بہت سلام بھیجے۔

Marfat.com

قرآن مجید کا اجمالاً تعارف

☆ قرآن مجید میں کل استعمال شدہ الفاظ کی تعداد۔۔۔۔ 86000

☆ قرآن مجید میں استعمال شدہ کل الفاظ کی اصل (مادہ) کی تعداد۔۔۔ 2000

☆ قرآن مجید میں استعمال شدہ حروف کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 3212670

☆ قرآن مجید میں اسماء کے طور پر آنے والے الفاظ کی تعداد۔۔۔۔ 25500

☆ قرآن مجید میں عربی کے حروف تہجی کی تعداد۔۔۔۔ 29

☆ قرآن مجید میں کل منزلیں کی تعداد۔۔۔۔۔۔ 7

☆ قرآن مجید کی پہلی منزل سورہ الفاتحہ سے شروع ہو کر سورۃ النساء تک ہے

☆ قرآن مجید کی دوسری منزل سورہ المائدہ سے شروع ہو کر سورۃ التوبہ تک ہے

☆ قرآن مجید کی تیسری منزل سورۃ یونس سے شروع ہو کر سورہ النحل تک ہے۔

☆ قرآن مجید کی چوتھی منزل سورۃ بنی اسرائیل سے شروع ہو کر سورہ الفرقان تک ہے

☆ قرآن مجید کی پانچویں منزل سورہ الشعرا سے شروع ہو کر سورہ یسین تک ہے۔

☆ قرآن مجید کی چھٹی منزل سورہ الصفت سے شروع ہو کر سورہ الحجرات تک ہے۔

☆ قرآن مجید کی ساتویں منزل سورہ ق سے شروع ہو کر سورہ الناس تک ہے۔

☆ قرآن مجید میں کل سورتیں کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔ 114

☆ قرآن مجید کی مکی سورتوں کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔ 86

☆ قرآن مجید کی مدنی سورتوں کی تعداد۔۔۔۔۔۔ 28

☆ قرآن مجید میں کل سپارے کی تعداد۔۔۔۔۔ 30

☆ قرآن مجید میں کل آیات کی تعداد۔۔۔۔۔ 6666

☆ قرآن مجید میں کل کلمات کی تعداد۔۔۔۔۔۔ 323760

Marfat.com

☆ قرآن مجید کے مدت نزول کا وقت ------- 22 سال، 5 ماہ، 14 دن

☆ قرآن مجید میں کل سجدے کی تعداد ---- 14

☆ قرآن مجید میں حروف مقطعات کی تعداد ----- 14

☆ قرآن مجید میں ایسی سورتیں جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے ان کی تعداد 29

☆ قرآن مجید میں آیات دعا کی تعداد -------- 100

☆ قرآن مجید میں متفرق موضوعات آیات کی تعداد ------ 66

☆ قرآن مجید میں آیاتِ وعدہ کی تعداد -------- 1000

☆ قرآن مجید میں آیات مثال کی تعداد --------- 1000

☆ قرآن مجید میں آیات تسبیح کی تعداد --------- 100

☆ قرآن مجید میں آیات امر کی تعداد -------- 1000

☆ قرآن مجید میں آیات حلال وحرام کی تعداد --------- 500

☆ قرآن مجید میں آیات نہی کی تعداد -------- 1000

☆ قرآن مجید میں آیات تہلیل کی تعداد -------- 250

☆ قرآن مجید میں آیات وعید کی تعداد -------- 1000

☆ قرآن مجید میں آیات قصص کی تعداد -------- 1000

☆ قرآن مجید میں حرف ''ا'' کی تعداد --------- 48872

☆ قرآن مجید میں حرف ''ب'' کی تعداد --------- 11428

☆ قرآن مجید میں حرف ''ت'' کی تعداد --------- 1199

☆ قرآن مجید میں حرف ''ث'' کی تعداد --------- 1276

☆ قرآن مجید میں حرف ''ج'' کی تعداد --------- 3273

☆ قرآن مجید میں حرف ''ح'' کی تعداد --------- 973

Marfat.com

☆ قرآن مجید میں حرف ''خ'' کی تعداد ---------- 2416

☆ قرآن مجید میں حرف ''د'' کی تعداد ---------- 5602

☆ قرآن مجید میں حرف ''ذ'' کی تعداد ---------- 4677

☆ قرآن مجید میں حرف ''ر'' کی تعداد ---------- 11793

☆ قرآن مجید میں حرف ''ز'' کی تعداد ---------- 1590

☆ قرآن مجید میں حرف ''س'' کی تعداد ---------- 5991

☆ قرآن مجید میں حرف ''ش'' کی تعداد ---------- 2115

☆ قرآن مجید میں حرف ''ص'' کی تعداد ---------- 2012

☆ قرآن مجید میں حرف ''ض'' کی تعداد ---------- 1307

☆ قرآن مجید میں حرف ''ط'' کی تعداد ---------- 1277

☆ قرآن مجید میں حرف ''ظ'' کی تعداد ---------- 842

☆ قرآن مجید میں حرف ''ع'' کی تعداد ---------- 9220

☆ قرآن مجید میں حرف ''غ'' کی تعداد ---------- 2208

☆ قرآن مجید میں حرف ''ف'' کی تعداد ---------- 8499

☆ قرآن مجید میں حرف ''ق'' کی تعداد ---------- 6813

☆ قرآن مجید میں حرف ''ک'' کی تعداد ---------- 9500

☆ قرآن مجید میں حرف ''ل'' کی تعداد ---------- 3432

☆ قرآن مجید میں حرف ''م'' کی تعداد ---------- 36535

☆ قرآن مجید میں حرف ''ن'' کی تعداد ---------- 40190

☆ قرآن مجید میں حرف ''و'' کی تعداد ---------- 25636

☆ قرآن مجید میں حرف ''ہ'' کی تعداد ---------- 19070

Marfat.com

قرآن مجید میں حرف'' ء '' کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 3720

قرآن مجید میں حرف'' ی '' کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 45919

قرآن مجید کی تلاوت عام دنوں میں کرنے کے اجر کی مقدار۔۔۔۔31,72,850

قرآن مجید کی تلاوت رمضان المبارک کے ایام میں کرنے سے 27 گنا بڑھ جاتا ہے

اس لحاظ سے رمضان المبارک میں قرآن مجید مکمل تلاوت کرنے سے نیکیوں کی تعداد 8,56,66,950 ہوجاتی ہے

☆ قرآن مجید میں فتحہ (زبر) کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔ 53,223

☆ قرآن مجید میں ضمہ (پیش) کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔ 52243

☆ قرآن مجید میں کسرہ (زیر) کی تعداد۔۔۔۔۔۔ 39,586

☆ قرآن مجید میں شد (تشدید) کی تعداد ۔۔۔۔۔۔ 1274

☆ قرآن مجید میں '' مد '' کی تعداد ۔۔۔۔۔ 1771

☆ قرآن مجید میں نقطے (نقطہ) کی تعداد۔۔۔۔۔ 1,05,684

☆ قرآن پاک میں سب سے زیادہ نماز کا مسلسل پڑھنے کا حکم ہے۔

☆ قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو احسن القصص کہا ہے۔

☆ قرآن پاک میں انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔

☆ قرآن مجید میں امتوں میں سے سب سے زیادہ امت ''بنی اسرائیل'' کا ذکر ہے۔

☆ قرآن مجید میں سورۃ توبہ بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ہے۔

☆ قرآن پاک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ذکر 3 مرتبہ آیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔114

☆ قرآن پاک میں لفظ'' قل '' کی تعدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔332.

Marfat.com

☆ قرآن پاک میں زندگی کے ذکر کی تعداد ------------145

☆ قرآن مجید میں موت کے ذکر کی تعداد ------------145

☆ قرآن پاک میں فرشتوں کے ذکر کی تعداد ---------- 88

☆ قرآن مجید میں شیطان کے ذکر کی تعداد ---------- 88

☆ قرآن مجید میں گرمی کے ذکر کی تعداد ------------140

☆ قرآن مجید میں سردی کے ذکر کی تعداد ------------40

☆ قرآن مجید کی سب سے لمبی سورہ ''البقرۃ'' ہے۔

☆ قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورۃ ''الکوثر'' ہے۔

☆ قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت ''سورہ البقرۃ'' کی آیت نمبر 282 ہے۔

☆ قرآن مجید کی سب سے چھوٹی آیت '' **طٰہٰ۔ حٰمٓ** '' ہے

☆ قرآن مجید کے پہلے نصف کا اختتام سورہ الکہف کی آیت نمبر 19 میں '' **ولیتلطف** '' کے حرف '' ت '' پر ہوتا ہے۔

☆ قرآن مجید کے دوسرے نصف کا آغاز سورہ الکہف کی آیت نمبر 19 میں '' **ولیتلطف** '' کے حرف '' ل '' پر ہوتا ہے۔

☆ قرآن مجید کا آغاز '' **الحمدلله** '' سے ہوتا ہے۔

☆ قرآن مجید کا اختتام '' **والناس** '' پر ہوتا ہے۔

☆ قرآن مجید کا آغاز **الحمد** کی '' **زبر** '' سے ہوتا ہے۔

☆ قرآن مجید کا اختتام **والناس** کی '' **زیر** '' پر ہوتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ

اور جو لوگ قرآن کو مظبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں اور نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں تو بے شک ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے (الاعراف۔۱۷۰)

اکیسویں صدی کی منفرد اور بے مثال انداز میں لکھی گئی تفسیر جس کی صدیوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی

تفسیر فیضان القرآن

مفسر قرآن

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمن البغدادی

فیضان القرآن پبلی کیشنز
فون: 0092-42-7917797

Marfat.com